رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۹

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ایڈیٹر
مہر چند شرما

چندہ:-
سالانہ ... ۳
ششماہی ... ۱۲
غیر ممالک سے ...

ہفتہ وار آریہ ویر لاہور

اخبار

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۱۱ | ۲۷ اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء دیانند ۱۱۱ | نمبر ۱۳

جنازہ کفر کا اس ملک سے اُٹھا دوں گا

شہید دھرم پہ ہو کر تمہیں دکھا دوں گا — جہاں سے ہستی جور و ستم مٹا دوں گا
جڑوں سے قصرِ جہالت کو میں ہٹا دوں گا — جنازہ کفر کا اس ملک سے اُٹھا دوں گا
ستم نصیب جو ہندو ہیں محوِ خواب گراں — لگا کے اوم کا نعرہ اُنہیں جگا دوں گا
چلوں گا نقشِ قدم پر میں اگلے ویروں کے — جو مُنہ سے کہتا ہوں کر کے وہی دکھا دوں گا
کرونگا کوششیں شُدھی کے سنگٹھن کیلئے — جو بچھڑے بھائی ہیں اُن کو گلے لگا دوں گا
جگر کے خون سے سینچوں گا اُجڑے گلشن کو — زمینِ ہند کو رشکِ جناں بنا دوں گا
خزاں رسیدہ چمن میں وُہ گل کھلاؤں گا — کہ چپے چپے کو اک گلکدہ بنا دوں گا
جو گوشِ ہوش سے حق کی صدا نہیں سُنتے — پیامِ ویدِ مقدس اُنہیں سُنا دوں گا

عدو نہ آئیں گے شر خیزیوں سے باز اگر
تو برق بن کے انہیں ہم نشیں جلا دوں گا

ہندو آرٹ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر چھپ کر دفتر اخبار آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔

ویدامرت

ओ३म् असुर्या नाम ते लोका अन्धेन तमसावृताः।

ताँस्ते प्रेत्यापिगच्छन्ति ये के चात्मनो हनो जनाः॥

یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۳

ارتھ:- اسُوریا نام کے وُہ لوک ہیں۔ جو گھور اندھکار سے آچھادت ہیں۔ اُن لوکوں میں مرنے کے بعد وُہ لوگ جاتے ہیں۔ جو آتما کا ہنن کرتے ہیں۔

ویاکھیا:- اس پوتر وید منتر میں پرماتما اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ کن کرموں سے منشیہ نندت لوگوں (جنموں) کو پراپت ہوتا ہے۔ نندت لوکوں کو پراپت ہونے کا کیول ایک ہی مول کارن بتایا ہے۔ اور وُہ آتم ہنن یعنی آتما کی آواز نہ سننا۔ آتما کے ورُدھ آچرن کرنا۔ دراصل جیو کا اپنا آتما ہی اُس کو اوپر لے جا سکتا ہے۔ لیکن جو آتما کی آواز کو ٹھکراتے ہیں۔ وہ پد پد پر دھوکا کھاتے ہیں۔ کسی سنسکرت کے کوی نے کہا ہے۔ کہ آتما ہی اپنا سچا متر ہے۔ اور آتما ہی اپنا شترو یا دشمن ہے۔ یعنی جو آتما کی آواز سُن کر اُس کے انکول آچرن کرتے ہیں۔ وُہ کبھی اپنے آپ کو دھوکے میں نہیں ڈالتے ہیں۔ اور جو آتما کی آواز کو نہ سُن کر اُس کے ورُدھ آچرن کرتے ہیں۔ وُہ خود اپنے سر پر مصیبت یا اپنے لے "کشٹ خرید لیتے" ہیں۔

اُداہرن کے لئے جب کوئی شخص کوئی نیک کام کرنے چلتا ہے۔ تو اُس کے من میں خوشی اور جوش ہوتا ہے۔ اُس کو اُس کا آتما پریرت کرتا ہے۔ کہ یہ شُبھ کام ہے۔ اس کو ضرور سر انجام دے۔ اب اُس کو چاہے اُس کام میں کتنی ہی مصیبتیں آئیں وُہ کبھی کشٹ انوبھو نہیں کرتا اور اگر اس نیک راہ میں اُس کو موت کا مُنہ دیکھنا پڑ جاتا ہے۔ تب بھی اُس کی آتما سنتشٹ رہتی ہے۔ مہرشی دیانند نے جب سنسار کا اُپکار کرتے ہوئے اپنے پرانوں کی بلی دی۔ تو بڑی پرسنتا سے یہی شبد اُن کے منہ سے نکلے "ایشور تیری اچھا پورن ہو"۔ سوامی شردھانند جی نے جب پران تیاگ کئے تو یہی کہا۔ "کہ بھارت میں دوبارہ جنم لے کر شدھی دوارا دیش اور جاتی کی سیوا کروں گا"۔ اتہاس میں جتنے بھی مہاپرشوں کے جیون کا مطالعہ کیجئے۔ اُن کے جیون میں یہی بات ملے گی۔ کہ وُہ ہمیشہ ہر حالت میں اپنے آپ کو خوش و خرم پاتے تھے۔ جس کا کارن یہی تھا۔ کہ وُہ کبھی اپنی آتما کی آواز کو ٹھکراتے نہ تھے۔ اُن کا آتما جس بات کو اچھا مانتا تھا۔ اُس کو گرہن کر لیتے تھے۔ اور جس کو وُہ بُرا سمجھتے تھے۔ اُس کو تتکال چھوڑنے میں کٹی بدھ رہتے تھے۔

سوامی جی کو لاکھوں روپے کی گدی کے لوبھ دئے گئے۔ مندر کا مہنت اور راج گورو آدی بنانے کے لالچ دکھائے گئے۔ لیکن اُن کا ایک ہی اُتر تھا۔ کہ میں اپنی آتما کے ورُدھ لیش ماتر بھی کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ بھرت جی کو ماتا کیکئی کی طرف سے بدھائی کے ساتھ ساتھ راجیہ کی بھینٹ کی جاتی ہے۔ بھرت کا اُتر ہے۔ آتما کہتی ہے۔ راجیہ رام کا ادھیکار ہے۔ میں اُن کے ہوتے ہوئے راج گدی پر کیسے بیٹھوں۔ راج گدی پر لات مارتے ہیں۔ آتما کی آواز کا ترسکار نہیں کرتے۔ آج ایسے مہاپرشوں کا جنہوں نے کہ اپنی آتما کی آواز کی قدر کی ہے۔ سنسار انوکرن کرنے کو تیار ہے۔ اُن کا نام بڑے گورو سے لیتا ہے۔ اُن کے جیون کو دھنیہ سمجھتا ہے۔ مگر جنہوں نے اپنی آتما کی آواز کو ٹھکرایا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ جو کام ہم کر رہے ہیں۔ وُہ اچھا نہیں ہے۔ مگر پھر بھی رات دن اُنہیں کو کرتے ہیں۔ وُہ بڑے بھاری دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اُن کا آتما دب جاتا ہے۔ پھر کبھی اچھے کام کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ چور جب چوری کرنے چلتا اُس کا آتما اُس کو اس فعل بد سے روکتا ہے۔ اُس کے دل میں دھڑکن ہوتی ہے۔ مگر وُہ چوری کرنے چل دیتا ہے۔ دو چار بار شروع میں آتما ایسے کاموں سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر جب وُہ آتما کی آواز کو مٹی کر کے ٹال دیتا ہے۔ آتما بھی اُس کو اُپدیش کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اور وُہ پکا بن جاتا ہے۔ کبھی نہ کبھی اس دنیاوی گورنمنٹ کے بھی قابو آ ہی جاتا ہے ساری کسر نکل جاتی ہے۔ اب وُہ پچھتاتا ہے۔ اُس کو چوری کے سب سے دن کی آتما کی آواز چتاونی دیتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ دیکھ اگر اُس وقت میری سُنی ہوتی۔ تو آج دُرگتی کیوں ہوئی ہوتی۔

بھلے ہی کوئی پاپی دنیاوی گورنمنٹ سے بچا رہے مگر اُس پرماتما کی سے جو ہر لمحہ ساری کائنات کو دیکھتی رہتی ہے۔ کوئی کیسے بچ سکتا ہے۔ وُہ اِس میں بھلے ہی گلچھرے اُڑا لے مگر دوسرے جنموں میں اُن پاپوں کا جو کہ اُس کی آواز کو نہ مان کر کئے ہیں۔ ضرور ہی پھل بھوگتا ہے۔ اور وُہ اُن اُن (جنموں) کو پراپت ہوتے ہیں۔ جن میں گیان (بھلے بُرے کی تمیز) کا نام بھی نہیں ہے۔ وہاں وُہ اگیان کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی کا شکار بنتے ہیں۔ وُہ یونیاں جو گیان سے شونیہ ہیں۔ منشیہ یونی سے بھن ہیں اور اُن یونیوں میں کتنا دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ یہ سب کو انوبھو سدھ ہی

آریہ سماج

(از مہاشہ دیو دیال جی آتش خیرپور سادات ضلع مظفر گڑھ)

تو نے باطل پہ جو پائی ہے ظفر آریہ سماج
یہ ترے صدق و صفا کا ہے اثر آریہ سماج

ظلم پر ظلم اِدھر اور اُدھر آریہ سماج
ہر مصیبت میں رہا سینہ سپر آریہ سماج

کامیابی نے لئے دوڑ کے پاؤں اس کے
پرچم وید لئے نکلا جدھر آریہ سماج

قوم کھو بیٹھتی بیہوشی میں سب کچھ اپنا
خواب غفلت سے جگاتا نہ اگر آریہ سماج

ہر قدم پہ ہوئیں سو آفتیں گرچہ حائل
ڈگمگایا نہ رہِ حق سے مگر آریہ سماج

تیرا دیوانہ ہے ہر پیر و جوان و طفلک
تیرا مستانہ ہے ہر فرد و بشر آریہ سماج

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۱۳-اکتوبر ۱۹۳۵ء

آریہ ویر کے رشی نمبر کی ہوم مچا دو

آریہ ویر کا رشی نمبر ۲۲-اکتوبر کو شائع ہوگا۔ یہی آخری پرچہ ہے۔ جس میں اس کے متعلق لکھا جا سکتا ہے۔ اگلا پرچہ تو رشی نمبر ہی ہونا ہے۔ اس لئے آج کا لیڈنگ آرٹیکل اس کے ارپن کیا جاتا ہے۔ آریہ ویر کے خاص نمبر کتنے شاندار ہوا کرتے ہیں۔ یہ آریہ بھائی بخوبی جانتے ہیں۔ لیکن یہ رشی نمبر خاص ہی چیز ہوگی۔ میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔ کہ آریہ ویر کا یہ نمبر رشی اُتسو کے ایلکوشن میں آریہ سماجیوں میں نیا جیون سنچار کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ غیر آریہ سماجیوں کو رشی دیانند اور اُس کے ویدک مشن کی جاننا کا قائل کر کے آریہ سماج کی طرف کھینچنے والی بھینٹ ہو۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں لیڈروں ودوانوں اور لیکھکوں کے چار درجن کے قریب عالمانہ لیکھوں اور چنے ہوئے آریہ شعرا کی دو درجن کے قریب نظموں کا یہ نمبر نہایت ہی شاندار سنگرہ ہوگا۔ سہ رنگی تصویر خاص ڈیزائن کی نیا بلاک بنوا کر تیار کروائی جا رہی ہے۔ یہ تصویر کا ان پور میں رشی دیانند کے شاستر ارتھ کی ہے۔ اس شاستر ارتھ میں رشی دیانند کو اوند وجے پراپت ہوئی تھی۔ اور انگریز پریذیڈنٹ نے خود آپ کی وجے کی گھوشنا کی تھی۔ لوگوں پر آپ کی شاستر ارتھ میں وجے اور مورتی پوجا کے کھنڈن کا اتنا زبردست پربھاؤ پڑا۔ کہ اُنہوں نے سالگرام اور شولنگ آدی کی مورتیاں اُٹھا اُٹھا کر گنگا میں بھینٹ کرنی شروع کر دیں۔ اس تصویر میں اس شاستر ارتھ اور مورتیوں کے گنگا پھینکے جانے کے دونوں نظارے دکھائے جائیں گے۔

تینوں چیزیں یعنی مضمون نظمیں اور سہ رنگی تصویر ہی رشی نمبر کی کامیابی کے لئے ضروری چیزیں ہیں۔ تینوں میں یہ پورا کامیاب اور رشی اُتسو پر شاد روپ بانٹنے کے لئے بہترین بھینٹ ہوگی۔ یہ میں وشواس دلاتا ہوا۔ آریہ سماجوں آریہ یووک سماجوں آریہ کمار سبھاؤں۔ آریہ سنستھاؤں اور دان ویر آریہ پرشوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس کا زیادہ سے زیادہ پرچار کر کے اس کی دھوم مچا دیں۔ جہاں ہر ایک آریہ بھائی اسے پڑھے۔ وہاں یہ بھی کوشش ہونی چاہئے۔ کہ کالجوں سکولوں اور دیگر آریہ انسٹی ٹیوشنوں کے ودیارتھیوں اور غیر آریہ سماجیوں میں بھی اس کی خوب اشاعت کی جائے۔ قیمت پرچار کی خاطر لاگت ماتر تین آنہ فی پرچہ رکھی گئی ہے۔ جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجا جائے۔ قیمت جتنے پرچوں کا آرڈر ہو۔ ساتھ ہی تین آنہ فی پرچہ کے حساب منی آرڈر دوارا بھیجدی جاوے۔ تاکہ نمبر دیوالی سے پہلے مل جائیں۔ وی پی منگوانے سے جہاں دیر سے ملنے کی سمبھاونا ہوتی ہے۔ وہاں اکثر یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ نمبر ختم ہو جانے کی صورت میں آرڈر کی تعمیل بھی نہیں ہو سکتی۔

مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ جس طرح میں رشی نمبر کو خاص شاندار اور پرچار کے لئے نہایت اپیوگی اور رشی اُتسو کی بہترین بھینٹ بنانے کے لئے یتن کر رہا ہوں۔ آریہ سماجیں آریہ یووک سماجیں آریہ کمار سبھائیں آریہ سنستھائیں اور دان ویر آریہ بھائی اس کا زیادہ سے زیادہ پرچار کرنا اسے زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں

پہنچانا اپنا کرتویہ سمجھیں گے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ آرڈروں کی کافی حوصلہ افزا ہے۔ لیکن میں اس سے سنتشٹ نہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ نمبر کی ہر شہر اور قصبہ میں دھوم مچ جائے۔ ہر ایک آریہ سماج آریہ یووک سماج اور آریہ کمار سبھا جس نے ابھی تک آرڈر نہیں بھیجا۔ اس مضمون کو پڑھتے ہی اپنا آرڈر بھیجدے۔ آریہ سنستھاؤں کے سنچالکوں سے خاص طور اپنے ودیارتھیوں میں اس نمبر کے پرچار کی میں پرارتھنا کروں گا۔ یہ عام شکایت پائی جاتی ہے۔ کہ آریہ سکولوں اور کالجوں اور انسٹی ٹیوشنوں میں پڑھنے والے نوجوانوں میں آریہ سماج کے پریم کا ابھاؤ ہو رہا ہے۔ اس کا بڑا کارن یہ ہے۔ کہ انہیں آریہ بنانے اور آریہ سماج کی طرف کھینچنے کا یتن نہیں کیا جاتا۔ اگر آریہ سنستھاؤں کے سنچالک اس طرف دھیان دیں۔ اور ان میں آریہ سماج کے پرچار کا خاص خیال رکھیں۔ جیسا کہ آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں رکھا جاتا تھا۔ تو آج ودیارتھی آریہ سماج کی دُھن میں سرشار نظر آئیں۔ میں اس پر زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ یہاں اتنا ہی ابھیشٹ ہے۔ کہ آریہ سنستھاؤں کے سنچالک اس نمبر کو اپنے ودیارتھیوں کے ہاتھوں میں آریہ سماج کے پرچار کے بھاؤ سے ضرور پہنچائیں۔

دان ویر آریہ بھائی آریہ ویر کے رشی نمبر کو غیر آریہ سماجیوں میں مفت بانٹ کر خاص طور پر یش کے بھاگی بنیں۔ ہمسر آریہ گزٹ اپنے رشی بودھ نمبر کے لئے جو شور تری پر تلا ہے۔ اس مقصد کے لئے سنہری لسٹ کھولی ہے۔ آریہ ویر ابھی لسٹ کھولنی نہیں چاہتا۔ لیکن میری زبردست خواہش ہے۔ کہ اس سال کم از کم دو ہزار پرچے اس رشی نمبر کے مفت ودھرمیوں میں بانٹے جائیں۔ یہ کام دان ویر آریہ بھائیوں کی تھوڑی سی توجہ سے ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ آریہ ویر کے پریمی دان ویر اصحاب رشی نمبر منگوا کر اپنے اپنے علاقوں میں مفت بانٹیں۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ دان ویر آریہ بھائی بھی اس نویدن پر ضرور توجہ دیں گے۔

اخبارات کے ایجنٹوں کے لئے آرڈر اور بکری دونوں کی مثال سے جہاں آریہ ویر کے اس نمبر کو بھاری تعداد میں منگوا کر آریہ سماج کے پرچار کے کام میں سہائک بنیں۔ وہاں آرتھک لابھ بھی پراپت کریں۔ ایجنٹ پہلے بھی آریہ ویر کے نمبروں کو کافی منگوایا کرتے ہیں۔ اب کے انہیں اور بھی زیادہ آرڈر دینے چاہئیں۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور بواپسی ڈاک زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بمع قیمت کے بھیجدیں۔ تاکہ نمبر چھپتے ہی انہیں بھیجدئے جاویں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور نمبروں کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دیر میں آرڈر آنے پر محروم رہنا پڑے۔

آخر میں چند شبد اشتہار دہندگان سے کہہ کر اس لیکھ کو ختم کرتا ہوں۔ اور وُہ یہ ہیں۔ کہ صرف چند صفحے اشتہاروں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس نمبر میں اشتہار دینا کتنا مفید ہے۔ اس پر مجھے [illegible] کی چنداں ضرورت نہیں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ وُہ اس سنہری موقع سے فائدہ اُٹھاویں۔ اور اس نمبر میں جو ہزاروں کی تعداد میں آریہ سماجوں۔ آریہ سنستھاؤں میں بانٹا جائے گا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ایجنٹوں دوارا بکے گا۔ اپنا اشتہار جلد از جلد بمع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرائیں۔ کم از کم رعایتی ریٹ آخری صفحہ کے اشتہار میں دئے ہیں۔ ۲۰-اکتوبر سے پہلے پہلے جو اشتہار آئیں گے۔ وہی نمبر میں جا سکیں گے۔ اس لئے بواپسی ڈاک جو بھائی اپنا اشتہار چھپوانا چاہیں۔ بھیجدیں۔ دیر میں آنے سے چھپ نہ سکیں گے۔

(مہر چند شرما)

پرکاش کی شرارت بڑھ رہی ہے

پرکاش کی شرارت بجائے کم ہونے کے بڑھ رہی ہے۔ تازہ پرچہ میں بارہ صفحوں سے زیادہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنڈت بُدھ دیو جی آچاریہ رام دیو جی کے خلاف بھرے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سارو دیکھا

...ان کے باوجود پنڈت بُدھ دیو جی کے خلاف مضامین چھاپے جا رہے ہیں ... جہاں پنڈت چموپتی جی کے معاملہ کو آڑ بنا کر شروع کر دیا ہے۔ ہم اپنے ... مطابق ..... چونکہ آریہ ویر نے آریہ جنتا کو مہاشہ جی کے گدی چھیننے کے ... سے بخوبی واقف کر دیا ہے۔ اُن کے مضامین کا نوٹس لینا نہیں چاہتے۔ اب ان ... رونے کا کوئی اثر آریہ جنتا پر نہیں پڑ سکتا۔ پنڈت چموپتی جی کے معاملہ ... متعلق انترنگ سبھا کے ممبر ہوتے ہُوئے کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ یہ معاملہ انترنگ سبھا ... اکتوبر کو ہو رہی ہے پیش ہے۔ آریہ سماجوں کو غلط فہمی پھیلانے اور ... نفرت پیدا کر کے پرتی ندھی سبھا کی گدی چھیننے کے ناسور پر مبنی مہاشہ جی اور ... کے ٹھیکوں کے بیہودہ مضامین سے وہی سلوک کرنا چاہئے۔ جن کے وُہ مستحق ... پنڈت بُدھ دیو جی کے معاملہ میں مہاشہ جی کو مُنہ کی کھانی پڑی۔ اور اب ... اُن کی سبھا اُدھ اردھ شتابدی کے خلاف ہر ایک کوشش کا وہی حشر ... گا۔

آریہ ویر کی شان

و آریہ ویر آریہ سماج کی جو سیوا کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ... یا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے اوچیہ کوٹی کے لیڈر اور وِدوان سب اس کے ... یہ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ان پچھلے دو ماہ میں آریہ ویر کی پرشنسا کی دو سو ... قریب چٹھیاں دفتر آریہ ویر میں موصول ہُوئی ہیں۔ آج ہم اُن میں سے ... کے طور پر ایک چٹھی آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان شریمان پنڈت سور یہ دیو ... شرما ایم۔ اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی ہائی سکول اجمیر کی درج کرتے ... آریہ بھائی اسے پڑھیں اور دیکھیں۔ کہ آریہ ویر آریہ سماج کی کتنی سیوا کر ... ہے۔ اور آریہ سماج کے برگزیدہ وِدوانوں کی اس کے متعلق کیا سمتی ہے۔ چٹھی ... ب ذیل ہے:-

"آپ کا آریہ ویر آریہ سماج کی جو سیوا کر رہا ہے۔ وُہ اوردنیہ ہے۔ اس کو ... ھ کر چت گد گد ہو جاتا ہے۔ اور بار بار آپ کو دھنیہ واد دینے کو دل چاہتا ... میں تو جہاں سماجوں کے اُتسووں پر جاتا ہوں۔ آریہ ویر کے گراہک بڑھانے ... چیشٹا کرتا ہوں۔ پربھو آپ کو سپھل بنا دے۔"

سوریہ دیو شرما ایم۔ اے۔ ایل ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی ہائی سکول اجمیر)

آریہ ویر دل ستھاپت ہو رہے ہیں

ہم نے آریہ ویر میں ایک خاص لیڈنگ آرٹیکل لکھ کر آریہ سماجوں سے ... یہ ویر دلوں کی ستھاپنا کی پرارتھنا کی تھی۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ آریہ ... جوں نے اس تحریک کو اپنا شروع کر دیا ہے۔ اور مختلف جگہوں پر آریہ ویر دلوں ... ستھاپنا کے سماچار آ رہے ہیں۔ جو مبارک ہیں۔ پوری کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ... اردھ شتابدی تک زیادہ سے زیادہ آریہ ویر دل ستھاپت ہو جائیں۔ جن میں ... یہ سماج کے سیوا پرچار اور رکھشا کے کاریہ کے لئے ہزاروں نوجوان سنگھٹت ... جاویں۔ لاہور میں اردھ شتابدی پر جو جلوس نکلیگا۔ اُس میں کم از کم ... ہزار آریہ ویر دلوں کے آریہ ویر ضرور شامل ہونے چاہئیں۔

راجہ چمبہ کو مُبارکباد!

ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہُوئی ہے۔ کہ شری مہاشہ پریم ناتھ اُلفت کی ... کوشش سے راجہ صاحب چمبہ نے دریائے راوی پر بھینسے کی قربانی کی رسم ... اس سال بند کر دی ہے۔ ہم اس کے لئے راجہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ... یہ مکروہ رسم ریاست کے نام پر نہایت بدنام دھبہ تھا۔ جو دُور ہو گیا۔ مہاشہ ... پریم ناتھ جی کا پرشارتھ قابل پرشنسنیہ ہے۔

پنڈت رامچندر کی بھوک ہڑتال ختم

پنڈت رام چندر جی نے کلکتہ میں کالی کے مندر میں جیو ہتیا بند کرانے کے لئے جو بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ وُہ پنڈت مالویہ جی کے یقین دلانے پر کہ اس سال وُہ اسے بند کرا دیں گے۔ ایک سال کا موقع دیا جائے۔ توڑ دی گئی۔ ہمیں پوری اُمید ہے۔ پنڈت مالویہ جی اور دوسری ہند و نیتا اس خرابی اور معصوم جیووں پر دھرم کے نام اتیاچار کو بند کرنے کے لئے فوری کارروائی کریں گے۔ اور جلد از جلد یہ اعلان ہو جائے گا۔ کہ کالی کے مندر میں یہ پرتھا بند ہو گئی ہے۔ سب دھارمک سوسائیٹیوں کو بھی اس کے لئے خاص اندولن اور کوشش کرنی چاہئے۔

آریہ ویر کے خلاف پراپیگنڈا

آریہ ویر نے جب تک جوابی اندولن کرنے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ پرکاش کی ہمت نہیں تھی۔ کہ ایک لفظ بھی اس کے خلاف لکھتا۔ لیکن اب آریہ ویر کے خلاف پرکاش و مہاشہ جی کے پٹھو ریفارمر میں زہر اگلا جا رہا ہے۔ اور غلط بیانیاں کی جا رہی ہیں۔ ہم مہاشہ جی کو چتاونی دیتے ہیں۔ کہ وہ آریہ ویر پر کرپا درشٹی رکھیں۔ اور اسے پھر میدان میں آ کر رہی سہی کسر پوری کرنے کے لئے مجبور نہ کریں۔ ہمارے پاس رپورٹیں پہنچی ہیں۔ کہ مہاشہ جی کے کئی پٹھو باہر سماجوں میں بھی آریہ ویر کے خلاف کئی قسم کی غلط بیانیاں کر رہے ہیں۔ ایسے سب بھائی ایسی شرارتوں سے باز آ جائیں۔ ورنہ ......

اردھ شتابدی کی تیاریاں

مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار گورودت بھون ہال میں اردھ شتابدی کمیٹی کا خاص اجلاس بلایا گیا لاہور کی مقامی آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے ممبران کو خاص طور پر بلایا گیا۔ تقریباً ۷۰ کے قریب سبھاسد شامل ہوئے۔ شری پردھان آچاریہ رام دیو جی نے افتتاحی تقریر کی جو بڑی پر بھاو شالی تھی۔ اس کے بعد سرو سمتی سے بہت سی سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ تاکہ اردھ شتابدی کا کاریہ پورے اتساہ سے شروع کر دیا جائے۔ لاہور نواسی آریہ بھائیوں میں بڑا اُتساہ بڑھ رہا ہے۔

(۱) آریہ ٹورنمنٹ کمیٹی کے انچارج شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ ہوں گے (۲) آہار انچارج لالہ رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار (۳) پنڈال و بازار۔ لالہ حکم چند جی اوورسیر و لالہ سوہن لال جی ٹھیکہ دار

(۴) جلوس (۵) رشی لنگر (۶) سجاوٹ۔ (۷) انکوائری آفس۔ (۸) آریہ ویر دل جس کے انچارج لالہ ہردیال جی بی اے جالندھر ہوں گے (۹) برہم یگیہ چاروں ویدوں کے منتروں کے دوارا یگیہ ہوگا۔ شری پنڈت بدھ دیو جی پنڈت پریہ برت جی۔ پنڈت برہم دت جی۔ پنڈت بھگوت دت جی۔ پنڈت مکتی رام جی آدی مہانو بھاؤ اس یگیہ کے پروہت ہوں گے۔ پنجاب کی کل آریہ سماجوں کے پتروں سے گیات ہوتا ہے۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں یاتری آ رہے ہیں۔ کئی ستھانوں کے آریہ بھائی پیدل چل کر آئیں گے۔ پیدل آنیوالے یاتری راستہ میں گراموں میں پرچار کا پروگرام بنا کر آ رہے ہیں۔ (سیکرٹری پرکاشن وبھاگ)

ضروری نویدن

جن آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی سیوا میں آریہ ویر ارسال ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے اب تک چندہ بھیجنے کی کرپا نہیں کی۔ اب اگلا پرچہ دستی نمبر اُن کی سیوا میں ۳/۲۵ کو ایک سال کے لئے بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ رشی دیانند کی سچی سپرٹ کے مطابق سینہ سپر ہو کر آریہ سماج کی سیوا کرنے والے اس ویر اخبار کی وی پی ضرور چھڑا لیں۔ اور کسی حالت میں واپس نہ آنے دیں۔

(۲) اگر چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا ہو۔ تو بھیجکر لکھ دیں۔ تاکہ وی پی نہ کیا جائے۔

(مینجر آریہ ویر لاہور)

ہندوستان بھر میں رہنے والے پنجابی بھائیوں کے نام

پنجاب کی پبلک زندگی میں آریہ سماج کا رتبہ بے مثال ہے۔ اُس زندگی کے تمام شعبوں
میں اُس کا ادھیکار ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے پانچ ہندوؤں میں تین جج پرسدھ آریہ
سماجی ہیں۔ اسی پرکار دیوانی اور فوجداری محکمہ جات میں بھی آریہ سماجی اعلیٰ عہدوں
پر ممتاز ہیں۔ صوبہ بھر میں سب سے بڑا کالج آریہ سماج کا ہے۔ سرکار سے مُستند غیر
سرکاری درسگاہیں ہیں۔ اُن میں تین چوتھائی آریہ سماج کے تحت میں ہیں۔ سارے
ہندوستان میں صرف ایک ہی تعلیم گاہ ہے۔ جس کا سرکار سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔
سرکار سے سند حاصل نہیں کرتی۔ اور جو اپنی تہذیب کی قسمت کے لئے بدیشی سرکار
کو منصف اعلیٰ تصور کر کے اُس کے فیصلہ کو پرمان نہیں کرتی۔ اور جس نے قومی تہذیب اور
قومی ساہتیہ کا وکاس کیا ہے۔ اور جس نے سودیشی بھاشا کو اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ بنا کر
اس حقیقی امر ثابت کر دیا ہے۔ وہ درسگاہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت ہے۔ میرا
مطلب ہردوار کے گورو کل یونیورسٹی سے ہے۔ جس کے ساتھ ڈیرہ دون میں واقع
لڑکیوں کا گورو کل بھی ملحق ہے۔ جس کی دیش و شاستر میں شہرت ہے۔ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے پاس ۲۵-۷۵ اپدیشک ہیں۔ جو لاکھوں منشیوں میں ایشوری گیان
بھگوان کا اُپدیش سناتے ہیں۔ اُس کے کئی اُپدیشکوں نے بدیش میں بھی
ویدک دھرم کو پھیلایا ہے۔ آریہ سماج نے پنڈت لیکھرام جیسے شہید دھرم بھی پیدا کئے
۔۔ اور سماجک سدھار میں آدرشک سہائتا دی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔
دلت بھائیوں کو اپنے اندر جذب کیا ہے۔ اس سبھا کی گولڈن جوبلی ماہ دسمبر کے
آخیر ہفتہ میں منعقد ہوگی۔ چونکہ آریہ سماج کا دھرم پنجاب کے تعلیم یافتہ اور مہذب
ہندوؤں کا قومی دھرم ہے۔ اس واسطے میں ہندوستان بھر میں جو پنجاب کے آریہ
سماجی بھائی ہیں۔ اُن کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وُہ دل کھول کر جوبلی
فنڈ میں سہائتا کریں۔ یہ دھن ویدپرچار فنڈ کے مضبوط کرنے میں لگایا جاوے گا۔
اس سے ایک مشنری ہسپتال جاری کیا جاوے گا۔ اور ایک مشنری سپرٹ کے آریہ نگر
اور روحانی مرکز کا زمان اور بھگوان وید کا مستند ترجمہ طبع کیا جاوے گا۔ ایک نیا
پر ارتھات وشوا نر یگیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۱۰۰ نہایت اعلیٰ پایہ کے وید منتروں
کو شامل کیا گیا ہے۔ جو ورتمان مسئلوں کو حل کرتے ہیں۔ یہ یگیہ ہر ایک آریہ اور
ہندو گھرانا میں ہونا چاہیئے۔ اور مجوزہ دکھشنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت
بھون لاہور کے پاس ارسال کرنی چاہیئے۔ جس سے مذکورہ بالا پوتر کاریہ میں سہائتا
ہو سکے۔ میں بھروسہ کرتا ہوں۔ کہ یہ اپیل نہایت اعلیٰ پیمانہ میں اثر پذیر ہوگی۔
(رامدیو۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور!!)

قائم شدہ ۱۸۸۲ء — قائم شدہ ۱۸۸۲ء

وِشو نر یگیوں کے لئے

شاستروکت اور اُتم ہون سامگری ۶-۸-۱۰-۱۲-۱۴-۱۶ فی سیر منگائیں۔ تھوک مال کے خریداروں کو خاص رعائت دی جاتی ہے۔

سیتارام آریہ اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

اردھ شتابدی دھن سنگرہ
۶-اکتوبر تک ۹۰۰۰۰ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے

ماہ دسمبر میں صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ آریہ سماجوں کے عہدیداروں کو
چاہیئے۔ کہ وُہ جلدی اردھ شتابدی کا دھن اکٹھا کر کے بھیج دیویں۔ ابھی کام ادھک
پڑا ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ اُتساہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آریہ بھائیوں
کو ان دو مہینوں میں سب کام چھوڑ کر اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے
دھن اکٹھا کرنے کے کام میں لگ جانا چاہیئے۔

(پرکاشن وبھاگ گورودت بھون لاہور!)

بھرانتی نِوارن

مہاشہ کرشن جی نے ۶-اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں "پنڈت چموپتی معطل کر دئے گئے" شیرشک سے
لیکھ لکھا ہے۔ مہاشہ کرشن جی انترنگ سبھا کے سدسیہ ہیں۔ نشچیہ انوسار اس لیکھ میں پرکاشت
کئے گئے وچار انہیں انترنگ سبھا میں وچار ارتھ اُپستھت کرنے چاہیئیں تھے۔ پرنتو انہوں
نے ایسا نہیں کیا۔ جنتا میں بھرانتی نہ پھیلے۔ اس لئے سوچنا پرکاشت کی جاتی ہے۔

(۱) پنڈت چموپتی جی کے سمبندھ میں جو نشچیہ کیا گیا ہے۔ وُہ سبھا کی کاریہ کارنی کا نشچیہ ہے
کاریہ کارنی کی انومتی سے سبھا پردھان نے پنڈت چموپتی جی کو لکھا تھا۔ انتم نشچیہ انترنگ سبھا
کرے گی۔ پتر دیوہار انترنگ سبھا کی سویکرتی پراپت کر کے ہی پرکاشت کیا جائے گا۔ تبھی
بھی وہ سماچار جنتا کے سامنے اُپستھت کیا جائے گا۔

(۲) پنڈت بدھ دیو جی سارو دیشک سبھا کی انومتی تھا سبھا پردھان کی آگیہ سے پانڈ دیشک
سبھا میں سملت ہوئے تھے۔ مگر تو دھا آریہ سماج کے اُتسو کی آدشیکتا کو انبھو کرتے ہوئے
تار دوارہ انہیں اُتسو میں سملت ہونے کے لئے کہا گیا تھا۔

(۳) ڈلہوزی آریہ سماج کے اُتسو پر دیاکھیان کے سمبندھ میں پنڈت بدھ دیو جی سے
وکتویہ مانگا جا چکا ہے۔ سبھا اُپ پردھان شری ستو دیالو جی کو اس کی سوچنا بھی دی جا چکی ہے

(پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماجوں کیلئے نادر موقع — ایک عمدہ کام کرنے والا لیکچر میجک لینٹرن معہ ۸۰-۹۰ سلائیڈز کے
قابل فروخت ہے۔ سلائیڈز رشی دیانند، پنڈت لیکھرام جی، سوامی
شردھانند جی، مہاراج کرشن جی، مریادا پرشوتم رام چندر جی اور دیگر مہا پرشوں کے جیونوں اور سوشل
سدھار کی ہوں گی۔ خط و کتابت کا پتہ:- آر۔ بی۔ معرفت **آریہ ویر لاہور**

راڈھا سوامی مت کے ڈھول کے پول سے آگاہ ہونے کے لئے

آریہ ویر لاہور کا راڈھا سوامی نمبر

منگوا کر پڑھیں۔ یہ نمبر آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور اپدیشکوں کے راڈھا سوامی مت
کے کھنڈن کے زبردست مضامین اور چیدہ شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت
شاندار مرقع ہے۔ قیمت فی پرچہ ۲ر۔ ایک پرچہ کے لئے ۲ر کے ٹکٹ۔
آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ تعداد میں منگوا کر بانٹیں۔ راڈھا سوامی مت
کے پاکھنڈ کو توڑنے کے لئے بہترین چیز ہے۔

(مینجر آریہ ویر لاہور)

کوئیٹہ کے آریہ ویروں کی یاد

از قلم شریمان مہاشہ دیوید اس جی آریہ سبھاسد کراچی

مہاشہ دینا ناتھ جی بی - اے

مہاشہ دینا ناتھ جی - بی - اے آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) کی انترنگ سبھا کے سبھاسد تھے - وُہ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے ـــ انہوں نے تکبر اور نخوت کو کبھی اپنے نزدیک بھی نہیں آنے دیا تھا - اُن کا دل آئینے کی طرح صاف و شفاف تھا - تھوڑا عرصہ ہُوا - کہ اُن کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا تھا - لیکن باوجود اپنے والدین کے زور دینے پر بھی انہوں نے دوبارہ شادی کرنے کا خیال بھی نہیں کیا تھا - بھونچال سے ایک دن پہلے یعنی ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کو اُن کی بڑی لڑکی عزیزہ سومترا دیوی کی ہندی رتن پریکھشا سماپت ہوئی تھی - راتری کو سوتے سمے اُس دیوی نے کہا تھا - کہ ''اچھا ہُوا پریکھشا سماپت ہوگئی - آج رات تو مجھے آرام سے سونا نصیب ہوگا'' میری اُس بہن کو یہ الفاظ کہتے ہوئے کیا معلوم تھا - کہ وُہ ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو رہی ہیں - چنانچہ وُہ دیوی اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ ایسی نیند سوئیں کہ پھر کبھی اُٹھنے کا نام نہ لیا - مہاشہ جی کا ایک لڑکا بچ گیا ہے - اُن کا دوسرا لڑکا پنجاب میں اُن کے پتا جی کے پاس تھا - اُن کی تیسری لڑکی کنیا گوروکل ڈیرہ دون میں پڑھ رہی ہے - مہاشہ جی کے مالک مکان لالہ شو ناتھ جی نے اُنہیں ملبے سے باہر نکال لیا تھا - لیکن وُہ اتنی بُری طرح سے کچلے جا چکے تھے - کہ باہر نکلتے ہی پرلوک گمن کے لئے تیار ہو گئے -

مہاشہ آتما رام جی

مہاشہ آتما رام جی آریہ سماج (کالج وبھاگ) کے پُرانے کاریہ کرتا تھے - وُہ بڑے ہی یوگیہ گمبھیر اور وچار شیل سجن تھے - اُنہوں نے [illegible] رام سٹریٹ پر ایک بہت ہی اچھا مکان خریدا تھا - اُن کے چھ بچے تھے - لیکن افسوس کہ وُہ سب بچے اور اُن کی دھرم پتنی اُن کے ساتھ ہی لقمۂ اجل ہو گئے - مہاشہ جی کے چھوٹے بھائی لالہ مدن لال جی سندھ کے دورے پر گئے ہوئے تھے - اُن کی عدم موجودگی میں اُن کے بھی چھ بچے اور دھرم پتنی سورگ سدھار گئے - علاوہ ازیں اُن کی دوسری بھاوج شریمتی شانتی دیوی جی (جو ہری کرشن آریہ پُتری پاٹھشالہ کی ادھیاپکہ تھیں) اپنی پُتری کے ساتھ مہاشہ آتما رام جی کے داماد اپنی دھرم پتنی اور پُتر کے ساتھ اور مہاشہ جی کے ماموں کے تین لخت جگر (جن میں سے ایک بھائی کا ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کو ڈیرہ غازیخاں میں دواہ ہُوا تھا -) اپنے پریوار سمیت مرتیو کا گراس ہو گئے -

مہاشہ نتھو رام جی

مہاشہ نتھو رام جی آریہ سماج (گوروکل وبھاگ) کے پُرانے ادھیکاری تھے - وُہ چودہ پندرہ سالوں تک متواتر ہری کرشن آریہ پُتری پاٹھشالہ کے مینیجر رہے تھے - اُن کا سبھاو پرشنسنیہ تھا - وُہ ہزاروں روپے ماہوار کماتے تھے - اُن کے گھر میں سب طرح کا سکھ کا سامان موجود تھا - اگر کچھ کمی تھی - تو صرف نرینہ اولاد کی - اُن کی ڈیری میں سینکڑوں گائیں اور بھینس موجود تھیں - لیکن دوسرے دن انہیں کوئی سنبھالنے والا بھی نظر نہیں آتا تھا - مہاشہ جی اپنے مکان کی دوسری منزل میں رہا کرتے تھے - جس وقت زلزلے کا جھٹکا محسوس ہونے لگا - تو وُہ فوراً باہر نکلنے لگے - جونہی باہر دوڑے تو فوراً سر کے بل زمین پر آ پڑے - نتیجہ یہ ہُوا - کہ سر پھٹ گیا - اور سر پھٹنے سے اُن کی روح نفس عنصری سے پرواز کر گئی - مہاشہ جی کے دھرم بھراتا لالہ ساون شاہ جی بھی اُن کے ساتھ ہی سورگباش ہو گئے - پراتہ جس سمے میں اُن کے گھر پہنچا - تو ہر دو اصحاب کی استریاں گریہ وزاری کر رہی تھیں - اُنہیں روتا اور پیٹتا ہُوا دیکھ کر میری آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی -

ماسٹر گجر مل جی ایم - اے

ماسٹر گجر مل جی ڈی - اے وی ہائی سکول کوئیٹہ کے سیکنڈ ماسٹر تھے - وُہ بڑے ہی یوگیہ پرشارتھی اور سداچاری مہانو بھاؤ تھے - اُن کے پڑھانے کا ڈھنگ بہت ہی عمدہ اور اعلےٰ تھا - جہاں سکول کے ودیارتھیوں پر ہر سمے اُن کا رعب طاری رہتا تھا - وہاں آریہ سجنوں کے دلوں میں بھی اُن کی بڑی عزت تھی - افسوس کہ ایسے سجن بھی موت کا جام پی کر مع اپنے بچوں اور دھرم پتنی کے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے -

مہاشہ گردھاری لال جی

مہاشہ گردھاری لال جی آریہ سماج (گوروکل وبھاگ) کے پرتشٹھت سبھاسد تھے - وُہ ایک کرم کانڈی مہانو بھاؤ تھے - اُن کا سبھاو پرشنسنیہ وانوکرنیہ تھا - کسی ویکتی سے دویش کرنا تو اُنہوں نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا - اُن کا جسم بڑا مضبوط تھا - کسی کو کبھی خیال بھی نہیں آسکتا تھا - کہ وُہ اتنی جلدی ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو جائیں گے - لیکن افسوس کہ وُہ زلزلے کی زد میں آگئے - اور اپنے بال بچوں سمیت ہی رحلت فرما گئے -

مہاشہ چند بھان جی (کمالیہ نواسی)

مہاشہ چند بھان جی کمالیہ نواسی ایک زندہ دل انسان تھے - وُہ آریہ سماج (گوروکل وبھاگ) کے پُرانے سبھاسد تھے - وُہ بڑے ہی یوگیہ اور پرشارتھی یووک تھے - اُن کا جسم سڈول اور خوبصورت تھا - اُن کی صحت رشک کرنے کے قابل تھی - اُن کا چہرہ ہمیشہ گلاب کے پھول کی مانند کھلا رہتا تھا - اُنہیں ورزش کرنے کا بڑا شوق تھا - اُن کے پانچ بچے (ایک لڑکی اور چار لڑکے) تھے - لیکن وُہ سب بچے اُن کے ساتھ ہی موت کا شکار ہو گئے - مہاشہ جی کی دھرم پتنی اور بھائی صاحب بھی (جو چند دنوں کے لئے ہی کوئیٹہ تشریف لائے تھے) اُن کے ساتھ ہی موت کے گھاٹ اُتر گئے -

مہاشہ چند بھان جی (ڈیرہ غازیخان نواسی)

مہاشہ چند بھان جی ڈیرہ غازیخاں نواسی آریہ سماج کے بڑے پریمی تھے - وُہ ایک کرم کانڈی اور سداچاری سجن تھے - وُہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے - اُنہیں فورٹ سنڈیمن سے تبدیل ہوکر کوئیٹہ آئے ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا - اور [illegible] اُن کا joining time ابھی ختم [illegible] لیکن ظالم زلزلے نے اُنہیں اُن کے [illegible] بچوں اور دھرم پتنی سب کو ہمیشہ [illegible] میٹھی نیند سُلا دیا - مہاشہ جی کے [illegible] ڈیرہ غازیخاں میں پڑے اُن کے [illegible] تڑپ رہے ہیں - کس شخص میں یہ [illegible] ہے - کہ اُن کے دُکھ درد کا ازالہ [illegible] سکے؟ -

مہاشہ منوہر لال جی

مہاشہ منوہر لال جی آریہ سماج [illegible] سچے ہتیشی تھے - وُہ بڑے ہی [illegible] اور فرشتہ سیرت انسان تھے - [illegible] صرف تین لڑکیاں تھیں - باوجود [illegible] کہ اُنہیں دو سو روپے ماہوار [illegible] تھی - لیکن اُنہوں نے کبھی نرینہ [illegible] کا دُکھ محسوس نہیں کیا تھا -

مہاشہ رام دتا مل جی

مہاشہ رام دتا مل جی آریہ سماج [illegible] وبھاگ) کے سبھاسد تھے - وُہ [illegible] دھرماتما اور پرشارتھی یووک تھے [illegible] ورش اُنہوں نے بڑی محنت اور [illegible] سے اپنے دفتر میں اکونٹنٹ کا امتحان [illegible] کیا تھا - جس کے سبب اُن کی تنخواہ [illegible] قابل قدر اضافہ ہو گیا تھا - مہاشہ [illegible] کے پڑوسیوں کا کہنا ہے - کہ جب [illegible] دونو وقت سندھیا نہیں کر لیتے [illegible] تب تک روٹی نہیں کھایا کرتے [illegible] کا انتہ کرن شدھ اور پوتر تھا - [illegible] خیالات بڑے ہی پاکیزہ تھے - [illegible] کی اُمنگیں بھی پوری نہیں ہوئیں [illegible] کہ وُہ مع اپنی دھرم پتنی اور بوجیہ [illegible] کے کال کے گال میں چلے گئے -

ماسٹر وزیر چند جی

ماسٹر وزیر چند جی ڈی - اے وی [illegible] سکول کے ماسٹر تھے - وُہ پہلی شرینی [illegible] ودیارتھیوں کو پڑھایا کرتے تھے - [illegible] سے وُہ پانچ چھ سالوں کے بچوں [illegible] بیٹھنا لکھنا اور پڑھنا سکھلاتے تھے [illegible] کے لئے ہر خاص و عام کو اُن کی تعریف [illegible] پڑتی تھی - مہاشہ جی آریہ سماج کے [illegible] ایک کام میں دلچسپی کا اظہار کیا کرتے [illegible] وُہ نہ تو بھجن گانے سے کتراتے - اور نہ ہی طبلہ بجانے سے گریز کرتے [illegible] وُہ اتنے شیریں زبان تھے - کہ ہر [illegible] کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے - اُن [illegible] بچوں کو ڈانٹنا تو در کنار بلکہ اُنہیں [illegible] معلوم ہوتا تھا - کہ وُہ اپنے پتا کی گود [illegible]

کبجا اور کرشن

بجواب

کبجا اور کرشن از برہمچاری رگھوناتھ جی

(از قلم شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی صدر راولپنڈی)

میرے پاس ایک دوست نے برہمچاری رگھوناتھ جی کا تازہ مضمون کبجا اور کرشن جو متعدد برہم رشی برائے ریویو ارسال کیا ہے۔ اس میں بھگوان کرشن کے جیون پر کبجا سماگم کے لانچھن کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر بھگوان کرشن یا دیگر ہندو بزرگوں کے جیون پر پورانوں میں لگائے گئے لانچھن غلط ثابت ہو جاویں تو ہمیں اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ برہمچاری جی اس میں بڑی طرح فیل ہوئے ہیں۔ ناظرین زیادہ انتظار میں نہ رہیں۔ برہمچاری جی کے مضمون کو دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

(برہمچاری) وید میں کبجا اور بھگوان کرشن کی کتھا ہے۔

तवमग्न हनोम सत्रधारिन,
तव विश्वारगमी नमस्य:
तवबहमायमाहे वहमकालपते
तव विचवे स बसे पनावये॥

رگوید ۱-۲-۲

ہے پرکاش سروپ پرمیشور آپ ہی اندر ہیں۔ جیوتی سروپ ہیں۔۔۔۔ آپ انیک پرکار سے ودھی کو پرایت ارتھات اوتاروں کے روپ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور آپ ہی کرشن اوتار ہیں۔ (:پورن بھیہ) کبجا داسی کی سیوا کو سویکار کرتے ہیں۔ اس وید کے مطلب کو صحیح طور پر نہ سمجھ کر کئی بھائی بھاگوت آدی پورانوں پر نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔

(جواب) برہم رشی اجبار جس طبقہ میں جاتا ہے۔ وہ تو شاید خوش ہو جاویں گے۔ کہ برہمچاری جی نے کبجا اور کرشن کو ویدوں سے نکال دیا ہے۔ لیکن سنجیدہ مزاج اصحاب کی تسلی کے لئے آپ کو کچھ ثبوت بھی دینا ہوگا۔ اول تو جو وید منتر آپ نے درج کیا ہے۔ اور جس کو میں نے اوپر نقل کر دیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اگر آپ اسی طرح اس منتر کو رگوید سے دکھا دیں۔ تو آج سے آپ کی شاگردی قبول کر لوں۔ اچھا ہم مان لیتے ہیں۔ کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ اور اس نے غلط نقل کی ہے۔ لیکن یہ بتاؤ۔ کہ کرشن اور کبجا کے الفاظ اس منتر میں کہاں ہیں۔ اصل وید منتر میں نقل کرتا ہوں۔

त्वमग्न इन्द्रो वृषभः सतामसि।
त्वं विष्णुरुरुगायो नमस्यः।
त्वं ब्रह्मा रयिविद् ब्रह्मणस्पते।
त्वं विधर्तः सचसे पुरन्ध्या॥

اس کا ترجمہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے اتنے سرل اور صاف الفاظ ہیں۔ ہے پرکاش سروپ پرمیشور آپ نیک لوگوں کی کامناؤں کو پورن کرنے والے ہیں۔ آپ ہی نمسکار کرنے یوگیہ ہیں۔ آپ ویاپک ہیں۔ آپ برہما ہیں۔ ہے گیان سپتے آپ بدھی کے ساتھ رہتے ہیں۔ ارتھات گیان سے پراپت ہوتے ہیں۔

اس میں نہ کرشن کا ذکر نہ کبجا کا بیان۔ اسی بھروسے پر آریہ سماجیوں پر وید منتروں میں

کھینچا تانی کا الزام لگایا کرتے ہو۔ اگر ہمت ہے۔ تو کرشن یا اس کا کوئی مترادف لفظ اس منتر میں سے دکھاؤ۔ ورنہ ثابت ہو گیا۔ کہ دو اور دو۔ چار روٹی کی مثال آپ پر ٹھیک آتی ہے۔ برہمچاری صاحب افسوس ہے۔ کہ آپ نے پورانوں کی پوزیشن صاف کرنے کی بجائے ویدوں کو بھی بدنام کرنا شروع کر دیا۔ ؏

"ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے"

لیکن یاد رکھو۔ قیامت تک کامیاب نہ ہوگے۔

(برہمچاری) کئی بھائی کہتے ہیں۔ کہ کبجا نے بھگوان کو چھاتی سے لگایا۔ اور اس سے رمن کیا۔ وہ بھائی غلطی کا شکار ہوتے ہیں۔ (रम क्रीडायाम) دھاتو سے رمن بنتا ہے۔ جس کا ارتھ خوش اور کھیل ہے۔ اگر رمن کا ارتھ وشے بھوگ ہوتا تو آریہ دھرم پستکوں میں

सोमररराणस्तिनो हृदि।

اس منتر کا ارتھ سوامی جی مہاراج نے اس طرح کیا ہے۔ ہے پرمیشور آپ کرپا کر کے ہمارے ہردے میں رمن کیجئے۔ اس منتر سے بھی یہی ثابت ہوگا۔ کہ پرماتما استری کنواری کنیاؤں پرشوں اور بچوں سبھی سے وشے بھوگ کرتا ہے۔

(جواب) برہمچاری جی آپ کو پتہ ہوگا۔ کہ ایک لفظ کا ترجمہ مناسب موقعہ محل کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ سوامی جی نے جو منتر کا ترجمہ کیا ہے۔ وہ اُن الفاظ کو دیکھنے سے صاف ہو جاتا ہے۔ "ہے پرمیشور کرپا کر کے ہمارے ہردے میں رمن کیجئے۔" اول تو پرمیشور کا رمن ناڑی کے بندھن سے علیحدہ۔ دوسرے منتر میں ہردے کا شبد۔ اب بتائیے۔ کہ "ہردے میں رمن کیجئے" کو پڑھ کر کیا کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی کبھی وشے بھوگ مطلب نکال سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر آپ تو بدھی مان ہیں۔ لیکن پورانوں میں جو رمن شبد آیا ہے۔ اس کا موقعہ محل دیکھیں۔ کبجا رمن بھاگوت ۱۵ پربھم میں درن ہے۔ وہاں لکھا ہے۔

(۱) کبجا کام سے سنتپت تھی (دیکھو شلوک ۱)

(۲) کبجا کے گھر میں کام اُدیپک ساری ساگری (خواہشات نفسانی کو بھڑکانے والی سب چیزیں) اکٹھی کی گئی تھیں۔ (شلوک ۲)

(۳) اُس کام اُدیپک ساگری سے سجے ہوئے کمرے میں بچھے قیمتی پلنگ پر شری کرشن جا کر بیٹھ گئے۔ (شلوک ۴)

(۴) کبجا بھی سج۔ اشنان۔ ریشمی کپڑے پھول مالا۔ پان سگندھت پدارتھوں نے جسم کو سجا کر لاج سے بھری ہوئی۔ اور ہنستی ہوئی تیر نگاہ پھینکتی ہوئی سری کرشن کے پاس آئی (شلوک ۵)

(۵) شری کرشن نے کنگن والے ہاتھ پکڑ کر اس کو پلنگ پر لٹا لیا۔

اب یہاں لگاؤ ارتھ (रमण) رمن شبد کا۔ اگر ہمت ہے تو یہاں [illegible] سدھ کر دکھاؤ۔ برہم رشی میں مادھو اچاریہ

کی کتاب پوران وگدرشن سے چند فقرے نقل کر کے مضمون لکھ دینا اور بات ہے لیکن سیاق و سباق کو دیکھ کر ثبوت پیش کرنا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ [illegible] کے آگے بھاگوت کا مصنف ایک فیصلہ کن شلوک لکھتا ہے۔ وُہ بھی سُن لو۔ آنکھیں کھل جاویں گی۔ کبجا رمن کی سماپتی پر بھاگوت کا مصنف کبجا کی عقل پر افسوس کرتا ہُوا لکھتا ہے۔

दुराराध्यं समाराध्य,
विद्यां सर्वेश्वरम्।
यो ह्यतीतमनोग्राह्यम्-
स स्वात्कुमनो व्यसी॥

جو منش بھگوان وشنو کی ارادھنا کر کے اُن سے وشے واسناؤں کی پرارتھنا کرتا ہے۔ وُہ مہا اگیانی ہے۔ سُن لیا۔ بھاگوت کار کبجا کے اس فعل کو مہا اگیان کا کام بتاتا ہے۔ اگر رمن سے مطلب وشے بھوگ نہیں۔ تو اس شلوک درج کرنے اور افسوس کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

اگر اس پر بھی آپ کی تسلی نہ ہو۔ تو ایک چھوٹا سا شلوک۔ بلکہ اس کا بھی آدھا حصہ برہم وی ورت پوران سے نقل کرتا ہوں۔

आगत्य मथुरां कुब्जं,
जघान मैथुनेन च।

(برہم وی ورت کرشن جنم کھنڈ ادھیائے ۱۱۵ شلوک ۶۲)

میتھن شبد کا ارتھ آپ خود ہی کر لینا۔ مجھے اتنی سنسکرت نہیں آتی ہے۔ اور جس وقت میرے مضمون کا جواب لکھنے لگو۔ ذرا برہم رشی کے پاٹھکوں کو بھی اس کا ارتھ کر کے بتا دینا۔

برہم چاری جی مہاراج۔ اتنے صاف شبدوں کی موجودگی میں کیا اب بھی آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ پورانوں میں ہمارے پوجنیہ بزرگوں کے اوپر لانچھن نہیں لگائے گئے ہیں۔ ابھی میں نے برہم وی ورت پوران سے ساری کتھا کبجا رمن کے متعلق نہیں نقل کی۔ کیونکہ میں ایک آریہ سماجی ہوں۔ اور ایک آریہ سماجی کی آنکھوں میں اپنے بزرگوں کی بے عزتی دیکھ کر خون اُتر آتا ہے۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے بزرگوں کے جیون پر لانچھن کبھی اور کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

اس لئے میں آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پرماتما کے لئے ہندو جاتی پر رحم کیجئے۔ سب کچھ کھو بیٹھنے پر اب ہندو جاتی کے پاس رام اور کرشن ہی تو رہ گئے ہیں۔ ان کو بدنام کرنے سے باز آئیے۔ اور جن کتابوں میں بھگوان کرشن اور رام کے جیون پر لانچھن لگائے گئے ہیں۔ ان کو جواب دیجئے۔ اور اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور پورانوں سے آپ کو محبت ہی ہے۔ تو کرپا کر کے اُن میں سے اس حصے کو نکال دیجئے۔ جس میں کہ بزرگوں کو بدنام کیا گیا ہے۔ تاکہ ہم روز غیروں کے آگے شرمندہ نہ ہوں۔

(برہمچاری) دوسرا مطلب یہ ہے۔ کہ کبجا نام بدھی کا ہے۔ اور وُہ بُدھی کبھی لوبھ میں آ کر کنس جیسے دراچاریوں کی سیوا کرتی ہے۔ تب وُہ ٹیڑھی اور بدشکل رہتی ہے۔ لیکن جب وُہ بدھی کنس جیسوں کو چھوڑ کر بھگوان کا پوجن کرنے لگ جاتی ہے تو وُہ بُدھی سیدھی ہو جاتی ہے۔

(جواب) خوب رہی بھاگنے کو رستہ تو اچھا نکالا ہے۔ اگر ہمارے پاس پوران نہ ہوتے۔ تو تم تو صاف ہی بھاگ نکلے تھے۔ لیکن پتہ ہے۔ تمہاری اس بات کو مان لینے کی قیمت کیا ہے۔ انکار مان کر آپ کو کرشن بھگوان اور اس کے ساتھ دیگر سب بزرگوں کی ہستی سے انکار کرنا ہوگا۔ ان کو جواب دینا ہوگا۔ رام کرشن کو۔ رامائن اور مہابھارت کے سارے اتہاس کو شاعرانہ بلند پروازی کا فرضی افسانہ ماننا ہوگا۔ کیا اپنے بزرگوں کو فرضی مان کر پورانوں کی رکھشا کرنے کو تیار رہو۔ تم تو شاید تیار بھی ہو جاؤ۔ لیکن پوران خود تمہارے راستے میں زبردست رکاوٹ بن کر کھڑے ہو رہے ہیں۔ سُنو۔

कुब्जा मृता च संभोगाद्,
वाससा रजको मृतः।

(برہم وی ورت پوران کرشن جنم کھنڈ ۱۰۶ شلوک ۲۲)

میتھن سے کبجا مر گئی۔ اور کپڑوں کی وجہ سے دھوبی مرا۔ اب آپ کو چیلنج ہے۔ کھلا چیلنج ہے۔ ایک دو دن کا نہیں بلکہ تا قیامت چیلنج ہے۔ کہ اس کتھا کو النکار ثابت کر کے دکھاؤ۔ دھوبی کیا ہے۔ اور وُہ کیوں مرا۔ اس کا کیا النکار ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ کرشن نے دھوبی کو مار ڈالا تھا۔ دھوبی کے ذکر کے ساتھ کبجا کا ذکر آنا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ کبجا ہوئی۔ دھوبی ہُوا۔ کرشن ہوئے۔ یہ فرضی افسانے نہیں۔ النکار نہیں۔ بلکہ اتہاس کے

دیکتیاں ہیں۔ تواریخی ہستیاں ہیں۔ اور ان کو النکار ثابت کرنا محض اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ پبلک اب اس دھوکے میں نہیں آ سکتی۔

(برہمچاری) بھگوان کی عمر اس وقت گیارہ سال تھی۔

(جواب) اس سے مطلب۔ گیارہ سال کا لڑکا اگر پوتنا دائی کو مار سکتا ہے۔ چھکڑے کو توڑ سکتا ہے۔ وتسا کر اور بکاسر کو مار سکتا ہے۔ اگھاسر کو مار سکتا ہے۔ دھوبی کو مار سکتا ہے۔ کالیا ناگ کو زیر کر سکتا ہے۔ اتنی تمیز رکھتا ہے۔ کہ عورتوں کو ننگے نہاتے دیکھ کر اُن کو منع کر سکتا ہے۔ کنس کو مار سکتا ہے۔ تو اور کونسی بات اُس سے ناممکن ہے۔ اس لئے عمر کا سوال آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ صاف ماننا ہوگا۔ کہ یہ اور اس قسم کے دوسرے واقعات بھگوان کرشن کے جیون پر لانچھن ہیں۔ غلط ہیں۔ بالکل لغو ہیں۔ اور ہندو جاتی کے دشمنوں نے ہمیں بدنام کرنے کے لئے گھڑے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ہی ہندو جاتی کا کلیان ہو سکتا ہے۔

سیالکوٹ میں وشوانر یگیہ

مورخہ ۵/۱۰/۳۵ بروز منگل وار بوقت ۸ بجے صبح آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے آدیش انوسار شری لالہ گنیش داس جی آنند کے گھر میں وشوانر یگیہ کیا گیا۔ مبلغ -/۱/۵ روپیہ بہ تفصیل ذیل دان دیا۔ دکھشنا آریہ پرتی ندھی سبھا -/۲/۸ روپیہ، مطابق مریادا تجویز کردہ پرتی ندھی سبھا مقامی آریہ یووک سماج -/۸/۱ مقامی آریہ ٹریکٹ سوسائیٹی -/۱/۱ روپیہ یگیہ میں شامل ہونے والوں کا مصری و الائچی سے ستکار کیا گیا۔

(نامہ نگار)

شری دیانند دل کی پریکشائیں

گت ورش اور اس ورش شری [illegible] جو سجن سدھانت رتن اور آریہ [illegible] پریکشاؤں میں پاس ہوئے تھے [illegible] کی سیوا میں چھپے ہُوئے پرمان پتر [illegible] جا چکے ہیں۔ جن کے پاس پہنچے ہوں [illegible] وُہ کرپیا سوچیت کریں۔

(۲) دسمبر میں شری دیانند بلیدان [illegible] کے اوسر پر شری دیانند دل کی طرف [illegible] ایک تیسری پریکشا "آریہ سبھاسد" [illegible] ہُوا کرے گی۔ جس کا پریکشا شلک [illegible] صرف آٹھ آنہ ہے۔ کورس اس پرکار [illegible]

(۱) پنچ مہایگیہ ودھی (سوامی دیانند [illegible] کرت) (۲) برہم یگیہ (پنڈت بُدھ دیو [illegible] جی دیا النکار کرت) (۳) آریہ منتوت بندو [illegible] درپن (ایشور دت میدھارتھی کرت) [illegible]

یہ تینوں پستکیں تیرہ آنہ میں آریہ [illegible] ساہتیہ منڈل اجمیر سے ملتی ہیں۔ پریکشا [illegible] آریہ سبھاسدوں کو کم سے کم ان تینوں [illegible] کا سوادھیائے اوشیہ کر لینا چاہیے۔ فاصلے [illegible] وشیش جاننے کے لئے دل کے [illegible] منتری شری ایشور دت میدھارتھی اجمن [illegible]

ڈلہوزی، چمبہ، منڈی اور کلو کی پیدل یاترا

از قلم شریمان مہاشہ ہربنس لال جی آریہ سابق منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی

میں اپنے دو متروں سمیت ان گرمیوں
لاہور چھاؤنی سے رات کے گیارہ بجے
گاڑی پر روانہ ہو کر صبح چار بجے پٹھانکوٹ
گیا۔ وہاں سے ساڑھے چار بجے کی گاڑی
سوار ہو کر اگلے سٹیشن نورپور روڈ
اُترا۔ وہاں سے پیدل چل کر تین میل
فاصلے پر جا کر نورپور شہر میں اپنے
وجن وغیرہ کا پربندھ کیا۔ نورپور
پہنچے راستے ہم ڈلہوزی کے لئے روانہ
ہوئے۔ دریائے چکی کو عبور کر کے ہم
گھاٹی کے اوپر چڑھے جس کا راستہ
نہایت ہی شکستہ اور خطرناک تھا۔ گرمی
کی شدت تھی۔ اور پیاس کے مارے
دیا تک سوکھ رہا تھا۔ مگر پانی کا نام نشان
نہ تھا۔ ہمیں ڈر تھا۔ کہ کہیں دل کی
حرکت بند نہ ہو جائے۔ پرماتما کی کرپا
گھاٹی کو پار کر گئے ہم ایک دکان پر
آئے۔ وہاں کچھ دیر آرام کے بعد ہم پھر
چل پڑے۔ اور شام کو گاؤں
جو نورپور سٹیشن سے پندرہ میل
فاصلے پر ہے میں قیام کیا۔ دوسرے
صبح وہاں سے چل کر شام کو ہم
(Belam) پہنچ گئے۔ یہ جگہ
سے تقریباً اکیس میل کے فاصلے
ہے۔ راستے میں کیرو پہاڑ بڑا خطرناک
بوجہ ہر وقت گرتے رہنے کے
والے مسافروں کو بڑی احتیاط سے
پڑتا ہے۔ بیلون آریہ سماج کے
ہیرا دھان مہاشہ جی کو ساتھ لے کر ہم دو
کے فاصلے پر رات کو ڈلہوزی پہنچے
سماج مندر اور شہر دیکھنے کے بعد
نے رات کو آریہ سماج مندر بیلون
قیام کیا۔ تیسرے دن صبح وہاں
ہم چمبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ
راستہ نہایت ہی سنسان مگر خوشنما ہے۔
میں چیل کے بڑے بڑے اونچے
آسمان سے باتیں کرتے نظر
ہیں۔ موسم گرما میں گرم کپڑے
کبھی جلنے بھی میں سردی معلوم ہوتی
اس جنگل میں ریچھ اور چیتا
پایا جاتا ہے۔ اور درخت اتنے
ہیں۔ کہ اس جنگل کو اسی کارن
کہتے ہیں۔ ڈلہوزی سے گیارہ
کے فاصلے پر اس جنگل کے عین
میں ایک بڑا بھاری چشمہ ہے۔
کے اندر لگے ہوئے پودے پانی
ساتھ خود بخود گھومتے ہیں۔ یہ
صحت کے لئے آب و ہوا کے لحاظ

سے نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ مگر کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ دوپہر کو وہاں ہم قیام کر کے شام کو وہاں سے آٹھ میل کے فاصلے پر چمبہ پہنچے۔ بوجہ تھکاوٹ اُس دن جاتے ہی آریہ سماج مندر میں سو گئے۔ اگلے دن صبح اُٹھ کر چمبہ شہر دیکھا۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے۔ شہر اور دریا کے درمیان ایک بڑا بھاری میدان ہے جسے چوگان کہتے ہیں۔ چمبہ شہر تقریباً بہت گندہ ہے۔ اور سردی بجائے کچھ گرم ہے۔ وہاں زیادہ تر آبادی دنت جاتیوں کی ہے۔ لوگ زیادہ تر غریب ہیں۔ اور بوجہ ہندو ریاست ہونے کے مسلمانوں کا رہن سہن بھی ہندوؤں کی طرح کا ہے۔ عام ہندو مانس کھانے کے عادی ہیں۔ اور مجھے دُکھ سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ سارے چمبہ شہر میں روٹی کی ایک بھی دوکان ویشنو نہیں ہے۔

چمبہ میں دو دن رہنے کے بعد ہم نورپور روڈ کے لئے ایک دوسرے راستے واپس روانہ ہوئے۔ اس راستے کو

جوت جوارڑی کا راستہ کہتے ہیں۔ یہ راستہ بہت حد تک کالا ٹوپ کی طرح ہے۔ مگر نومیل کی چڑھائی بڑی دشوار اور عمودی ہے۔ اس راستے میں ریاست چمبہ نے مسافروں کے آرام کے لئے چھ چھ میل کے فاصلے پر دھرم شالائیں بنا رکھی ہیں۔ چمبہ سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں جوارڑی ہے۔ جہاں سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ایک جگہ گورچالی ہے۔ اس جگہ ایک سادھو مہاتما رہتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو گورکھ ناتھ کا چیلا بتلاتا ہے۔ یہ مہاتما آتے جاتے مسافروں کی بلا اُجرت سیوا کرتا ہے۔ آپ نے وہاں ایک باغ لگا رکھا ہے۔ جس کے پھل وغیرہ بھی مسافروں کی سیوا کے لئے ہی صرف کیے جاتے ہیں۔ یہ سادھو باوجود سناتنی ہونے کے چھوت چھات کے وہم سے پُرانے ڈھکوسلوں سے اور جنم کی ذات پات کے ابھیمان سے مُبرا ہے۔ یہ شخص خدمت خلق کو ہی خدا کی بندگی سمجھتا ہے۔ اور گورودم کے وہم سے بچنے کے لئے اپنا چیلہ بنانا پاپ خیال کرتا ہے۔ اس مہاتما کو اگر ویدک

سدھانتوں کی روشنی دکھلائی جائے۔ تو یہ مہاتما دیش اور جاتی کی بڑی بھاری سیوا کر سکتا ہے۔ اُس مہاتما کے پاس رات بھر قیام کرنے کے بعد دوسرے دن صبح ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑے وقت میں آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے نورپور روڈ سٹیشن پر پہنچے۔ وہاں سے بذریعہ گاڑی بیجناتھ پپرولا گئے۔ اس جگہ کی کوئی خاص بات قلمبند کرنے کے قابل نہیں ہے۔ البتہ غریبی اور جہالت ایسے ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے کہ اوپر بیان کی گئی ہے۔ وہاں سے گاڑی پر بیٹھ کر ہم جوگندر نگر پہنچے۔ اور پہنچتے ہی ہم سڑک کے راستے کلو کے لئے پیدل روانہ ہو گئے۔ چونکہ ہم تقریباً شام کے چار بجے جوگندر نگر سے روانہ ہوئے تھے۔ اور پہاڑوں میں رات کو سفر کرنا بڑا سخت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے ہم گُما پڑاؤ سے گذرتے ہوئے پڑاؤ اُرلا (Urla) پر جا پہنچے۔ یہ جگہ جوگندر نگر سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور راستے میں نمک کی کان ہے۔ جسے گُما سالٹ مائینز (Guma Salt Mines) کہتے ہیں۔ یہ نمک کی کان ریاست منڈی کی ملکیت ہے۔ رات بھر اُرلہ پڑاؤ میں قیام کرنے کے بعد دوسرے دن صبح ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ وہاں سے ۱۳ میل کے فاصلے پر دُرنگ نامی ایک پڑاؤ ہے۔ اس جگہ بھی ریاست منڈی کی ایک نمک کی کان ہے۔ اور ساتھ ہی ایک نمکین چشمہ بھی بہتا ہے۔ جس کے پانی

سو جوش تبخیر کے ذریعے نمک میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس پڑاؤ پر بھوجن کرنے کے بعد ہم آگے چل پڑے۔ اس راستے

میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ٹھنڈے پانی کے چشمے ہیں۔ جس پانی کو پی کر انسان کی ناساز طبیعت بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اس راستے میں جا بجا شراب کی بھٹیاں ہیں۔ اور اس خرابی کے کارن وہاں کی عام جنتا شراب پینے کی جہالت میں بہتی جا رہی ہے۔

شام کے قریب ہم منڈی شہر میں پہنچے۔ جو پڑاؤ دورنگ سے دس میل کے فاصلے پر ہے۔ منڈی شہر دریائے بیاس کے کنارے پر واقع ہے۔ شہر نہایت ہی صاف ستھرا اور خوبصورت ہے۔ عام لوگ صفائی کے دلدادہ ہیں۔ اور بہ نسبت دوسری ریاستوں کے لوگوں کے ان کی حالت کچھ آسودہ ہے۔ منڈی میں آریہ سماج کا کافی پرچار ہے۔ اُس دن آریہ سماج مندر میں قیام کرنے کے بعد دوسرے دن ہم کلو کے لئے آگے چل پڑے۔ منڈی سے ۱۲ میل کے فاصلے پر پنڈوہ نامی ایک پڑاؤ ہے۔ یہ راستہ بوجہ چشمے کم ہونے کے کچھ تکلیف دہ ہے۔ پنڈوہ میں بھوجن کرنے کے پشچات ہم آگے کے لئے روانہ ہوئے چونکہ یہ راستہ دریائے بیاس کے ساتھ ساتھ جاتا ہے۔ اس لئے چشمے برائے نام ہیں۔ اور پانی کی سخت قلت ہے۔ ہم نے اپنے سارے سفر میں ایسا دشوار خطرناک اور تکلیف دہ کوئی اور راستہ بامشکل ہی دیکھا ہوگا۔ راستے کے ساتھ ساتھ دریا بہتا ہے۔ اور دریا کے دوسری طرف بھی بڑے بڑے اونچے ٹوٹے ہوئے پہاڑ ہیں۔ راستے کے ساتھ ساتھ بھی ایسے ہی خطرناک پہاڑ ہیں۔ راستہ نہایت ہی تنگ اور شکستہ ہے۔ اور پہاڑ ہر وقت گرتے رہتے ہیں۔ چلتے ہوئے شخص کو دس گز کے آگے کا راستہ معلوم نہیں ہوتا۔ اور تقریباً دس دس گز کے فاصلے پر بالکل گول موڑ آ جاتے ہیں۔ راستے میں جا بجا منڈی ریاست کی طرف سے ہدایات لکھی ہوئی ہیں۔ کہ چلنے والوں کو گرتے ہوئے پتھروں سے بچ کر چلنا چاہئے۔ اسی راستے میں سلیٹ پتھر کی کان ہے۔ اور یہ بھی ریاست منڈی کی ملکیت ہے۔ پنڈوہ سے چل

کر ۱۲ میل کے فاصلے پر ہم پڑاؤ اوٹ (Aut) پر پہنچے۔ جہاں سے شملہ کو بھی راستہ جاتا ہے۔ یہ جگہ نہایت ہی ٹھنڈی اور خوشنما ہے۔ عام لوگ شوقین مگر جاہل ہیں۔ رات بھر یہاں قیام کرنے کے بعد دوسرے دن صبح ہم آگے کے لئے چل پڑے۔ اوٹ سے نو میل کے فاصلے پر ہم بجورہ پڑاؤ میں پہنچے۔ اس جگہ پھلوں کے بہت سے باغ ہیں۔ اور یہاں سے گورنمنٹ آف انڈیا کی حدود شروع ہوتی ہے۔ بجورے کے آگے تین میل کے فاصلے پر ایک گاؤں بھونتر ہے۔ جہاں سے منی کرن کو راستہ جاتا ہے۔ جس جگہ گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بھونتر سے چل کر چھ میل کے فاصلے پر ہم کلو پہنچے۔ اور کلو میں تقریباً تین دن قیام کیا۔ کلو خاص بڑی گندی جگہ ہے۔ میونسپلٹی بھی شہر کی صفائی کی جانب کوئی خاص توجہ دیتی نظر نہیں آتی۔ کلو ایک معمولی سا شہر ہے۔ یہاں پر بھی عام لوگ مانس کھانے اور شراب پینے کے عادی ہیں۔ لوگوں نے اپنے گھروں میں جا بجا پھلدار درخت لگا رکھے ہیں۔ جہالت اور اودیا نے عام لوگوں پر غلبہ ڈال رکھا ہے۔ نہ معلوم دیوتاؤں پر بڑا اندھ وشواس ہے۔ لوگ جانوروں کی قربانی کو غنیمت خیال کرتے ہیں۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر کے لوگوں پر آریہ سماج کی روشنی کچھ اثر کر رہی ہے۔ مگر دیہاتیوں کی حالت مذکورہ بالا ہی ہے۔ کلو شہر بھی دریائے بیاس کے عین کنارے پر واقع ہے۔ اور اس جگہ دریا کا پانی اتنا ٹھنڈا ہے۔ کہ موسم گرما میں بھی ہاتھ سے چھوا تک نہیں جاتا۔ پھل یہاں بہت سستا بکتا ہے اور زیادہ تر باغات انگریزوں کی ہی ملکیت میں ہیں۔ کلو سے ہم واپس پھرا، منڈی پہنچے۔ جہاں پر رات بھر قیام کرنے کے بعد دوسرے دن صبح ہم ریاست سکیت کے لئے روانہ ہوئے ریاست سکیت کی راجدھانی کا نام سندرنگر ہے۔ یہ شہر منڈی شہر سے سترہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس شہر میں آم کے عام باغات ہیں۔ اور اس جگہ کا آم نہایت ہی لذیذ اور میٹھا ہوتا ہے۔ اس ریاست کا مہاراجہ کٹر سناتنی ہے۔ اور میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جہاں تک پرانی تہذیب کو قائم رکھنے کا تعلق ہے۔ اس مہاراجہ نے حد درجہ کا

پرشارتھ کیا ہے۔

سکیت سے واپس آ کر ہم نے منڈی میں قیام کیا۔ اور وہاں سے واپس پیدل جوگندر نگر میں پہنچے۔ جوگندر نگر میں بجلی کا کارخانہ وغیرہ دیکھا۔ اس کارخانے میں ایک پانی کا نل ہے۔ جس میں پانی پہاڑی کی بڑی بلندی سے آتا ہے۔ اور یہ پانی اتنا ٹھنڈا ہے۔ کہ دو گھونٹ سے زیادہ بڑی سخت گرمی میں بھی نہیں پیا جاتا۔ جگندر نگر آریہ سماج مندر میں قیام کرنے کے پشچات دوسرے دن بذریعہ گاڑی ہم کانگڑہ پہنچے۔ انہیں دنوں میں اتفاق سے چودھری وید برت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور وہاں ٹھہرے ہوئے تھے اس لئے ہم نے انہیں کے پاس قیام کیا۔ کانگڑہ شہر بھی خوبصورت اور صاف ستھرا شہر ہے۔ اس جگہ پانی کے چشمے قابل دید ہیں۔ آریہ سماج کا کافی پرچار ہے۔ مگر ساتھ ساتھ ہی عیسائیت کا بھی بڑا پرچار ہے۔ لوگوں کی سماجک حالت کوئی خاص اچھی نہیں ہے۔ بت پرستی کے ذریعہ ٹھگنے والے کانگڑہ کے گرد و نواح میں بکثرت

پائے جاتے ہیں۔ اور اسی کارن جنتا کی سماجک اوستھا کوئی خاص اچھی نہیں ہے۔ کانگڑہ سے ہم بذریعہ گاڑی واپس لاہور روانہ ہوئے۔ راستے میں پہاڑ عام طور پر ریلوے لائن پر گرتے رہتے ہیں۔ اور اسی کارن ہماری گاڑی اُس دن چھ گھنٹے لیٹ ہوگئی۔ دو تین سٹیشن گزر کر بڑا اچھا میدانی راستہ آیا۔ جسے دیکھ کر انسان کی اداسی بھی خوشی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہم تقریباً ایک ماہ سیر کرنے کے بعد خیر و خیریت سے لاہور چھاؤنی واپس پہنچے۔

کبیروالہ (ضلع ملتان) میں ویدک دھرم کا ناد

آریہ سماج کبیروالہ کا پہلا سالانہ جلسہ

سناتن دھرم کے مہواپدیشک سری کرشن شاستری کی تہذیب کا دیوالہ

۲۱ ستمبر کو شری پنڈت نرنجن دیو جی سدھانت وشارد پروہت آریہ سماج میاں چنوں نے مارننگ اُتسو کے اپلکش میں آریہ سماج مندر میں وید کتھا آرمبھ کی کتھا کے دوران میں ۳۵/۹/۲۴ کو سناتن دھرم سبھا کا مورتی پوجا شاستر ارتھ میں شکست خوردہ مہواپدیشک سری کرشن شاستری سرائے سدھو سے دم دبا کر بھاگا ہوا کبیروالہ پہنچا۔ اور مہابیر دل کی رہنمائی میں دو دن کبیروالہ میں آریہ سماج اور آریہ سماج کے پرورتک مہرشی سوامی دیانند جی کی شان میں بعید از انسانیت اور خلاف تہذیب بکواس کرتا رہا۔ غلط اور بے بنیاد توہمات لگا کر عوام کو آریہ سماج کے لیکچروں کے سُننے سے باز رکھنے کے لئے بہکاتا رہا۔ مگر پبلک پر اس دریدہ دہن پورانک بھکڑ کی بیہودہ گفتاری کا اُلٹا اثر پڑا۔ اور لوگ اس بھکڑ کی گندگی سے بھری ہوئی تقریروں سے بیزار ہو کر آریہ سماج مندر میں آ کر وید کتھا روپی امرت ورشا سے آتمک پیاس بجھانے لگے۔ جہاں پہلے دو تین دنوں میں صرف تیس پینتیس کی حاضری ہوتی تھی وہاں سو ڈیڑھ سو کی تعداد میں لوگ کتھا سُننے کے لئے آنے لگ گئے۔ دوران کتھا میں شری پنڈت ستیہ دیو جی شاستری منتری آریہ سماج خانیوال و شری سوامی اننتانند جی مہاراج و شری پنڈت رام سروپ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا میں پہنچ گئے۔ اور علاوہ پنڈت نرنجن دیو جی کی کتھا کے ان تینوں مہانو بھاوؤں کے بھی پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ جس سے جنتا بہت ہی آنندت ہوئی۔ اور سناتن دھرمی اپدیشک سری کرشن شاستری اپنی ناکامی پر آنسو بہاتا ہوا ۳۵/۹/۲۶ کو کبیروالہ سے چلا گیا۔ ۳۵/۹/۲۷ کو نگر کیرتن ہوا۔ جس میں ڈی۔ اے۔ وی سکول خانیوال کی سکاوٹس بینڈ پارٹی اور بھجن منڈلی و مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک و مہاشہ موہن لال جی بھجنیک نے بازار کے اندر کیرتن کر کے آریہ سماج کی دھاک بٹھا دی۔ اس نگر کیرتن کی تمام تر کامیابی کا سہرا آریہ سماج خانیوال کے کاریہ کرتاؤں و خانیوال نواسیوں کے سر ہے۔ جنہوں نے سو ڈیڑھ سو کی تعداد میں نگر کیرتن میں شامل ہو کر رونق کو بڑھایا۔

۲۸-۲۹ ستمبر کو دو دن اُتسو کی کاروائی بڑے زور شور سے جاری رہی۔ جس میں شری سوامی رودرانند جی مہاراج و شری سوامی اننتانند جی مہاراج و شری پنڈت رام سروپ جی و شری پنڈت سومدیو جی لائل پور نواسی و شری پنڈت نرنجن دیو جی و مہاشہ کیسر چند جی و مہاشہ موہن لال جی اُپدیشکوں و بھجنیکوں کے منوہر اور ودوتا پورن بھاشن و بھجن ہوتے رہے۔ حاضری روزانہ باوجود پورانکوں کی روک تھام و مقابلے میں رام لیلا کے ہونے کے چھ سات سو کے قریب ہو جاتی رہی۔ علاوہ اس کے دوران جلسہ میں صحت اور سوشل سدھار پر دو کانفرنسیں شری سوامی رودرانند جی مہاراج و شریمان لالہ پنڈی داس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل خانیوال کی صدارت میں ہوئیں۔ جن میں وَید وں ڈاکٹروں و سوشل سدھارکوں کی موثر تقریریں ہوئیں۔ اور پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا۔ ۳۵/۹/۳۰ کو آریہ استری سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں شریمتی ماتا درگا دیوی جی مکھیہ ادھیاپکا آریہ پتری پاٹھ شالا سرائے سدھو و شریمتی ماتا ایشور دیوی جی دھرم پتنی لالہ پنڈی داس جی وکیل و مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک نے اپنے منوہر دیاکھیانوں و بھجنوں دوارا آریہ سماج کا پرچار کیا۔ ڈیڑھ صد کے قریب دیویاں استری سماج میں شامل ہوئیں۔ اور استریوں کے اندر جو غلط فہمی پورانک اُپدیشکوں دوارا

پھیلائی جاتی رہی تھی۔ دُور کیا۔ غرضیکہ جلسہ ہر پہلو سے نہایت کامیابی کے ساتھ سمپورن ہوا۔ اور پورانکوں کو اس کے ناکام بنانے کی ہر ایک سازش میں مُنہ کی کھانی پڑی۔

انت میں آریہ سماج کبیر والہ کی اور سے پرم سہایک پرماتما کے دھنیواد کے پشچات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و آریہ سماج خانیوال و سٹاف ڈی۔ اے وی سکول خانیوال و آریہ سماج سرائے سدھو و آریہ سماج مخدوم پور و آریہ سماج میاں چنوں و شری پنڈت سوم دیو جی لائل پور نواسی کا ہاردک دھنیواد کرتا ہوں۔ جنہوں نے کہ اس اتسو کو کامیاب بنانے کے لئے ہر پرکار کی سہائتا کی۔

(موہری رام اُپ منتری آریہ سماج کبیر والہ)

میلہ گوگا میڑی میں پرچار

یہ میلہ ہر تی ورش بھادوں کرشنا نومی سے نومی تک ور بھادوں شکلا سپتمی سے دسمی تک ہوتا ہے۔ گوگا میڑی ریاست بیکانیر میں سرسہ سے بیس مال کوس کی دوری پر ہے۔ بھادوں کرشنا میں پرایہ پوربی لوگ آتے ہیں۔ کافی جنتا اکٹھی ہوتی ہے۔ اور شکلا میں چاروں طرف سے استری پرش بہت دور دور سے اندازاً ساٹھ ہزار سے بھی ادہک آتے ہیں۔ مور پنکھ کے جھنڈے بندھے ہوئے نشان پرتیک ستھان سے بھاری سنکھیا میں مور کھتا کی بھونگ بجی کرنا چے کودتے آتے ہیں۔ میڑی کے مکان میں ایک قبر ہے۔ اُس کو نمسکار کرتے اور ماتھا رگڑتے ہیں۔ اور اس پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ یہ چڑھاوا مسلمان پجاری کو ملتا ہے۔ جو کہ اُس قبر کے ادھیکاری ہیں۔

گوگا میڑی سے بیس کوس دور سرسہ شہر ہے۔ یہاں کی آریہ سماج کئی ورش سے ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہے۔ ہر سال یہاں سے اپدیشک اور بھجنیک بھیجے جاتے ہیں۔ پنڈال آدی بنا کر پرچار کاریہ بڑے اُتساہ سے کیا جاتا ہے۔ تمام ستھانوں سے بھی آریہ سجن پدھارتے ہیں۔ آریہ بھجنو پدیشک بھی آتے ہیں۔ سب کا بھوجن آریہ سماج سرسہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

اب کی بار کی گت بھادوں شکلا کو ہی سرسہ سے اپدیشک بھجنیک آدی پہنچے۔ دوسرے دن اوم کے جھنڈے کے ساتھ سارے میلے میں سنکیرتن کیا گیا۔ سنکیرتن میں جو اُتساہ تھا۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ راتری کو ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ جنتا کا جمگھٹ ہو رہا تھا۔ اشٹمی کو پراتہ ہون سے کارروائی شروع ہوئی۔ اور سارے دن اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ جنتا کی خوب حاضری تھی۔ نومی کو پراتہ ہون کرایا۔ اور شریمان پنڈت شری رام جی نے ۱۱۵ یگیوپویت کرائے۔ دن اور راتری میں خوب اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ سارے کاریہ کا پربھاؤ اچھا رہا۔

سرسہ سے پنڈت شری رام جی اپدیشک۔ مہاشہ بہادر سنگھ جی بھجنو پدیشک اور مہاشہ ہنسراج جی بھجنیک۔ مہاشہ پنالال جی اور باہر سے مہاشہ کالو رام جی بھٹو والے۔ مہاشہ ہیرا لال و گوپال و شنو نرائن بھجنو پدیشک ترکا نوال اور پنڈت پترام راول داس والے پدھارے۔ سب نے اپدیشوں اور بھجنوں دوارا خوب پرچار کیا۔ پربھاؤ بہت ہی اچھا رہا۔

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ ضلع حصار)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

(۱) انترنگ سبھا میں سروسمتی سے پاس ہوا۔ لالہ پنڈی داس جی سندھوک کو سینئر اُپ پردھان مقرر کیا گیا۔ اور بھائی رام لال و لالہ منوہر لال کو انترنگ سبھا کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

$\frac{10}{35}$ کو مہاشہ سورج پرکاش ولد لالہ سیتا رام جی بہل کی شادی ہمراہ کوشلیا دیوی دختر لالہ جیون مل وج ویدک ریتی سے پنڈت کرپا رام جی نے کرائی اس موقع پر ور پکش کی اور سے ۸۵ روپے اور کنیا پکش کی طرف سے بیس روپے مختلف فنڈوں کو دان پرابت ہوا۔

$\frac{10}{35}$/۵ کو مہاشہ ترلوک ناتھ ولد لالہ سمر پا رام تلوار کی شادی ہمراہ شانتی دیوی دختر لالہ ایشر داس بھیرہ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گردوٹ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بال مکند جی نے کرایا۔ پنڈت جی نے اپدیش کیا حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔ اور دونوں پکشوں کی اور سے پچاس روپے مختلف فنڈوں کو دان ہوا۔

اخبار کی بہار

... اار اکتوبر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ اس
... کو اطالین افواج نے ل رات ۸ بجے ادڈوا
... ور یا ۔ اور شہر کا محاصرہ کر لیا ۔ تقریباً اڑھائی
... کی سپاہیوں کو جو حفاظت کر رہے تھے
... ٹ اتار دیا ۔ اور ایک ہزار رائفلوں
... ۔ توپخانہ اور کئی لاکھ کارتوسوں پر

... ار اکتوبر ۔ لیگ آف نیشنز نے اٹلی کے
... یدیا ہے ۔ اور اعلان کر دیا ۔ کہ اٹلی
... دفعہ ۱۲ کے خلاف ورزی میں ایبے سینیا

... ۱۰ ار اکتوبر ۔ اٹلی کے خلاف تعزیری
... کے سوال پر بحث شروع ہو گئی ہے
... ائی کے متعلق برطانیہ اور فرانس
... خلاف رائے ہے ۔ فرانس چاہتا ہے
... اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے ۔ اور وہ
... ۔ مگر برطانیہ اس امر پر زور دے
... اقتصادی بائیکاٹ کے علاوہ دیگر
... بھی اختیار کی جانی چاہئیں ۔
... ار اکتوبر ۔ لیگ اسمبلی کے اجلاس میں
... نمائندہ نے اٹلی کے خلاف تعزیری
... جانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ۔
... کا ہم اٹلی کے فیصلہ سے ہم آہنگ ہونے
... ہے ۔ کیونکہ اٹلی کے ساتھ ان کے بہت

زیادہ دوستانہ تعلقات ہیں ۔

جینوا ۔ ۱۱ ار اکتوبر ۔ لیگ اسمبلی میں چونکہ اٹلی کے جارحانہ اقدام کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی گئی ہے ۔ اس لئے اٹلی لیگ آف اقوام سے الگ ہو جائیگا ۔

لاہور ۔ ۱۰ ار اکتوبر ۔ افواہ ہے کہ سر سکندر حیات خاں خرابیٔ صحت کی وجہ سے ریزرو بنک کی ڈپٹی گورنری سے استعفیٰ دیکر پنجاب آنے والے ہیں ۔

جالندھر ۔ ۱۰ ار اکتوبر ۔ لالہ فقیر چند اگروال کی موت سے اسمبلی میں جالندھر ڈویژن کے حلقۂ انتخاب کی جو نشست خالی ہوئی ہے ۔ اس کے متعلق ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں آج پولنگ لالہ رام پرشاد کانگریس نیشلسٹ اور رائے زادہ ہنسراج امیدوار کانگریس دونوں امیدواروں کا خوب مقابلہ ہوا ہر ایک امیدوار کے حامیوں کا دعوےٰ ہے کہ انکا امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گا ۔ نتیجہ ۱۷ ار اکتوبر کو نکلے گا ۔

لاہور ۔ ۱۰ ار اکتوبر ۔ فخر پنجاب ڈاکٹر ستیہ پال آج صبح ایک سال کی سزائے قید بھگتنے کے بعد گجرات جیل سے رہا کر دیئے گئے ۔ آج صبح ۱۲/۱ ۹ بجے کی گاڑی پر آپ گجرات سے لاہور تشریف لائے ۔ ریلوے سٹیشن پر ہزاروں اشخاص نے آپ کا خیر مقدم کیا ۔

رہتک ۔ ۹ ار اکتوبر ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ رہتک میں جب دوسہرہ کا جلوس مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا ۔ تو اس پر لاٹھیوں اور اینٹوں سے حملہ کیا گیا ۔ کئی پولیس افسر جن میں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی سب انسپکٹر بھی شامل تھے ۔ مجروح ہوئے پولیس نے حملہ آوروں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ایک ہندو درزی ہلاک ہو گیا ہے ۔ تقریباً دس اشخاص جو تمام کے تمام ہندو ہیں ۔ اور ایک مسلمان کانسٹیبل ہسپتال میں ہیں ۔

الہ آباد ۔ ۹ ار اکتوبر ۔ ایک مقامی دوست کو پنڈت جواہر لال نہرو نے جو تازہ ترین خط بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجا ہے ۔ اس میں انہوں نے اپنی دھرم پتنی کی حالت تشویشناک لکھی ہے ۔

شیخوپورہ ۔ ۹ ار اکتوبر ۔ محکمہ ریلوے نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ چوہڑکانہ کی بجائے شیخوپورہ کو جنکشن بنا دیا جائے ۔ یہ تجویز یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے عملی جامہ پہن لے گی ۔

الہ آباد ۔ ۸ ار اکتوبر ۔ اجمیر کے ایک شخص مسٹر ایل ڈی شرما نے متواتر ۸۰ گھنٹہ پیدل چل کر ایک امریکن کا ۷۲ گھنٹہ کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا ۔

دھنیہ واد

ہماری اپیل پر بلڈنگ کیلئے شریمان لالہ گیان چند جی پوری نے نوشہرہ چھاونی سے مبلغ -/۵۰۰ روپیہ اور شری سردار سنت سنگھ جی نے مبلغ -/۲۰۰ روپیہ اپنی طرف سے اور لالہ دلی رام تیغہ کیطرف سے -/۵۰۰ روپیہ دینے اور دلوانے کا وچن دیا ہے ۔ اور شریمان مسٹر جے ۔ این پوری دلی نے -/۶۵ روپیہ افریقہ سے اکٹھا کر کے بھیجا ہے ۔ اس کے لئے ان مہانو بھاؤں کا ہر دوسے سے دھنیاد کیا جاتا ہے ۔ ابھی ڈیڑھ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے ۔ داویروں سے پرارتھنا ہے ۔ کہ وہ کرپا کر کے اس رقم کو جلدی پورا کر دیں ۔

نویدک

بوسہ رام آنریری سیکرٹری ۔ انجاب ۔ یندری ناتھ آلیہ راوی روڈ ۔ لاہور

آریہ جگت

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

فیروزپور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۱۲ سے ۱۴ - ۳۵ تک بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ اس موقع پر سمپورن یجروید سے برہم یگیہ ہوگا۔ جس کے برہما کے فرائض پنڈت سے تکھیے مہاتو بھاوؤں نے بدھارنے کا وچن دیا ہے شریمان راجیندر کمار ایم۔ اے پرنسپل متھرا داس کالج ہوگا۔ شری سوامی دھیرانند جی مہاراج شری پنڈت ہردیالو جی شری پنڈت چندر بھانو جی شری پنڈت ماتھر شرما جی پنڈت بشپال جی شری مکند لال جی و بھگت رام جی کے منوہر بھجن ہوا کریں گے۔ نگر کیرتن ۱۴ - ۳۵ کو ہوگا۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل مہاودیالیہ رائے کوٹ کے سماچار

(۱) گورو کل میں آج کل سب طرح سے آنند منگل ہے۔ سب برہمچاری ... تن ہیں۔ ... شاستری امتحان سمایت ہو ... نتیجہ ... نکلنے والا ہے۔ دونوں و ... زور شور سے پڑھ رہے ہیں۔
(۲) ... تمبر ۱۹۳۵ ...

رائے کوٹ میں کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے مشہور لیڈر مانیہ ور شری یت اپنے شریمتی شنتو دیوی جی۔ شری یت اجیت سنگھ ستیارتھی۔ رائے صاحب لالہ کندن لال لدھیانہ نواسی تتھا شری چودھری وید برت جی سمپادک آریہ گزٹ اچانک پدھارے۔ اُچت آتھتیہ کے بعد شری پوجیہ آچاریہ سوامی گنگا گری جی نے سارے گورو کل کا نریکشن کروایا۔ شری یت اپنے تتھا شریمتی شنتو دیوی جی نے برہمچاری ورگ کو ایک ستھان پر بلوا کر ان کے سواستھیہ کا اولوکن کیا۔ شریمتی جی پہلے بھی گورو کل میں پدھار چکی ہیں۔ اُس سمیہ بھی برہمچاریوں کو اکٹھا بلوا کر اُن کے سواستھیہ تتھا پڑھائی آدی کا نریکشن کیا تھا۔ اُس سمیہ بھی شریمتی جی گورو کل سے سر تھا سنتشٹ ہو کر گئی تھیں۔ تب گورو کل چار شرینیوں تک ہی تھا۔ اب گورو کل کو مہاودیالہ کے روپ میں پرینت ہوا جان اتینت پرسن ہوئیں۔
(آتما رام سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور کے سماچار

(۱) نمن لکھت سجنوں کے گرہ ہون پر ویشوانر یگیہ ہوئے۔

نام	دکھشنا
مہاشہ آتما رام جی	-/۱/۳
مہاشہ دُنی چند جی	-/۱۰/۲
گوسائیں سالگرام جی	-/۸/۲

(۲) ۲ - ۳۵ کو ... رچانن رام نے گرہ پرویش سنسکار کرایا۔ دکھشنا -/۱/۱ سماج کو دی۔

(۳) ۳ - ۱۰ - ۳۵ کو مہاشہ آتما رام جی نے اپنے دو لڑکوں کے سنسکار کرائے -/۱/۳ روپے دکھشنا ویشوانر یگیہ ندھی میں دی۔

ایک نرسنگ تعلیم خانہ فیروزپور ... دان دیا۔ سنسکار شری پنڈ ... جی نے کرایا۔

(۴) ۴ - ۱۱ - ۳۵ کو ۱/۲ ۹ بجے ... بشمبر ناتھ جی کے پتر کا نام کر ... ہوا۔ پنڈت آریہ منی جی نے سن ... ویا کھیان کی۔ لالہ بشمبر ناتھ جی ... سماج کو دان دیا۔

(۵) ۵ - ۵ - ۳۵ کو سپتاہک ... میں شری سوامی وشودھانند ...

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار

(۱) ۲۲ ۹/۳۵ کو شریمان رائے صاحب لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بڑا پربھاوشالی دیا کھیان ہوا۔

(۲) آریہ سماج مندر میں ۲۶ ۹/۳۵ کو نبی بخش سابق شام لال جامپور نواسی نو مسلم کی شدھی کی گئی۔

(۳) ۲۶ ۹/۳۵ کو شریمان لالہ گنیش دت جی جگیہ کی۔ ہُو کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے شریمان ڈاکٹر لونی بوجی نے کرایا۔ دان مبلغ پانچ روپے ملا۔

(۴) ۲۹ ۹/۳۵ کو آریہ سماج کے اجلاس میں شریمان لالہ روپ چند جی وکیل کے پوتے اور مہاشہ گنیش داس جی جگیہ کی بہو کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

(۵) حسب دستور سابق ماہ ۱۰ ۹/۳۵ کو کوئٹہ مصیبت زدگان میں لالہ پرمانند صاحب بھوٹانی آنریری سیکرٹری گورنمنٹ ریلیف کمیٹی نے بہ موجودگی سب کمیٹی ماہواری امداد تقسیم کی۔ جس سے مصیبت زدگان میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہر وقت ان کی درد بھری داستان کو سننے کے لئے اور انہیں امداد ہر قسم کی پہنچانے کے لئے مسٹر کے ایچ۔ ہینڈرسن صاحب ڈپٹی کمشنر جو ایک بڑے ہردلعزیز نیک افسر ہیں۔ تیار رہتے ہیں۔ سُنا ہے اس وقت تک وُہ قریباً ۶ ہزار روپیہ تقسیم کر چکے ہیں۔ اور اب مصیبت زدگان کو روزگار میں لگانے کے تیس چالیس ہزار روپیہ بطور مستقل امداد تقسیم کرنے والے ہیں۔

(۶) شریمان لالہ دھنپت رائے جی پردھان سیوا سمتی نوشہرہ گت ماس تشریف لا کر قریباً پانصد روپیہ کے پارچات مصیبت زدگان میں بہ ہمراہی لالہ جیٹھانند جی نانگیہ ریٹائرڈ ہیڈ کلرک سیکرٹری سیوا سمتی ڈیرہ غازیخاں تقسیم کر گئے۔

(۷) شریمان ایس۔ آر گپتا۔ آریہ پرادیشک سبھا لاہور کی طرف سے تشریف لائے۔ اور ہندو ہائی سکول و آریہ پتری پاٹھ شالا ڈیرہ غازیخاں کے ودیارتھیوں میں یکصد دس روپیہ کے قریب ماہواری امداد تقسیم کی اور آئندہ بھی ایک سال کے لئے وعدہ کیا۔ علاوہ ازیں قریباً تین صد روپیہ ودھواؤں میں تقسیم کیا۔

(۸) ریلوے ملازمان کے وارثان کو امداد تقسیم کرنے کے لئے شریمان ملک مالی رام صاحب سٹاف وارڈن کوئٹہ تشریف لائے۔ انہوں نے تیسری قسط مبلغ ۲۳۰ روپے تقسیم کیا۔ اور مصیبت زدگان کو وراثت سرٹیفکیٹ اور سکول سرٹیفکیٹ دلانے میں پوری امداد کی۔ ڈیرہ نواسی اُن سب کے اتی دھنواد کرتے ہیں۔ کاش کوئٹہ سنٹرل ریلیف کمیٹی بھی اس طرف توجہ دے۔

(۹) آریہ پتری پاٹھشالہ ڈیرہ غازیخاں نے بیوگان کی امداد کے لئے عموماً اور کوئٹہ مصیبت زدگان مستورات کے لئے خصوصاً دستکاری کا کام جاری کر رکھا ہے۔ تاکہ وُہ اپنا پیٹ خود پالنے کے قابل بن سکیں۔ پہلا کورس ختم ہو چکا ہے۔ اب ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو نیا داخلہ ہوگا۔

شریمان لالہ مہندر ناتھ جی ڈھینگرہ کو آریہ سماج نے اُپ منتری منتخب کیا ہے۔

(سندر داس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پیو برما میں پرچار

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو شری ٹھاکر پردین سنگھ جی جنیوا سے پرچار اتھ یہاں پدھارے۔ وہ اس وقت سوتنتر پرچار کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء تک آریہ سماج مندر میں بڑی یوگیتا سے پرچار کیا۔ ان کی پرچار شیلی اتی اُتم منوہر اور منورنجک ہے۔ انہوں نے یہاں پر بہت آشرم کیا ہے۔ اس کا سرتو پر اور وُہ سب اوگنس آدمی کو کرنا چاہئے۔ اسی وشے پر بڑی یوگیتا اور پربھاوشالی طریقہ سے وکترتا کی۔ جنتا پر بہت ہی اتم پربھاو پڑا۔ شروتا گنی دن پرتی دن ادھک سے ادھک ہی ہوتے گئے۔

چونکہ وُہ خود اچھے ججینک بھی ہیں۔ اس واسطے ان کا بھجن آدی ساتھ ہی حسب موقعہ لگانا سونے پر سوہاگہ کا کام کرتا تھا۔ اس پردھان ستھا میں ان کا یوونگوں جیسا پرشارتھ اور ساہس سراہنیہ ہے۔ یہاں کی جنتا نے ان کو اور بھی یہاں پر پرچار کرنے کی پرارتھنا کی۔ لیکن وُہ پھر آنے کا وعدہ کر کے چینبہ کی طرف پدھار گئے۔ آشا ہے کہ ٹھاکر جی پھر یہاں پدھار کر اپنے وعدہ کو پورا کریں گے۔

(پردھان آریہ سماج ہذا)

رشی اُتسو کی بہترین بھینٹ یا پرشاد

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر دیپ مالا کی تقریب میں ۲۲- اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا - نمبر مذکور آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں لیڈروں ودوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ اور ٹھوس اعلےٰ پایہ کے لیکھوں اور چیدہ آریہ شعرا کی نظموں کا نہایت شاندار مرقع اور رشی اُتسو کے اپلکھش میں بہترین بھینٹ ہوگی - کثیر لاگت سے نیا شاندار بلاک بنواکر سہ رنگی تصویر تیار کروائی جا رہی ہے - جسے دیکھ کر آریہ بھائی داد دئے بغیر نہیں رہیں گے - ضخامت عام ہفتہ وار اخبار سے کم از کم چوگنی ہوگی +

قیمت :- فی پرچہ لاگت ماتر تین آنہ - ایک پرچہ کے لئے ۳/ کے ٹکٹ +

آریہ سماجیں آریہ یووک سماجیں آریہ کمار سبھائیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں قیمت جتنے پرچوں کا آرڈر ہو تین آنہ فی پرچہ کے حساب آرڈر کے ساتھ ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں - تاکہ نمبر دیوالی سے پہلے مل سکیں - وی - پی منگوانے میں جہاں خرچ زیادہ ہوتا ہے - وہاں دیر سے ملنے اور ختم ہوجانے پر محروم رہنے کا بھی امکان ہوتا ہے - اس لئے اس وگیاپن کو پڑھتے ہی آرڈر بمع قیمت کے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیئے جاویں +

اخبارات کے ایجنٹ صاحبان آریہ ویر کے خاص نمبر بھاری تعداد میں منگوا کر فروخت کیا کرتے ہیں - یہ رشی نمبر پہلے سب نمبروں سے شاندار اور ہاتھوں ہاتھ اُڑ جانے والی چیز ہوگی - اس لئے اس کے بہت زیادہ پرچوں کے آرڈر پہلے ہی دے دیں - کیونکہ مانگ بہت زیادہ ہے - دوبارہ تعمیل کرنی مشکل ہوگی پہلے ہی زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر دے دیں - اشتہار دہندگان کے لئے تو اس نمبر میں اشتہار دینے کا سنہری موقع ہے - اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے آریہ ویر کے اس رشی نمبر میں ضرور اشتہار دیں - یہ نمبر عام اشاعت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں رشی اُتسو کے موقعہ پر آریہ سماجوں میں تقسیم کیا جائے گا - ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹ بھاری تعداد میں منگوا کر فروخت کریں - دانی آریہ پرش پرچار ارتھ منگوا کر ودھرمیوں میں بانٹیں گے - لاکھوں انسانوں کی نظروں سے گذریگا - ایسے نمبروں میں اشتہار دینا کتنا مفید ہے - اس کا اندازہ اشتہار دہندگان خود لگالیں - اور بواپسی ڈاک اپنا اشتہار بمع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرالیں - رعایتی اور کم از کم ریٹ حسب ذیل ہیں :-

صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ	½ کالم	¼ کالم
۲۰/-/-	۱۱/-/-	۶/-/-	۳/۸/-	۲/-/-

{ مینجر ہفتہ وار اخبار آریہ ویر لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہر چند شرما

چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
غیر ممالک سے ......

قیمت فی پرچہ - ایک آنہ

جلد ۱۱ | ۲- بھادوں سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۶

چیلنج

(بناوٹی آریہ سماجی کے نام)

تجھے اے کافرِ مسلم نما بدنام کر دوں گا
نمائش کو تیری اب موردِ الزام کر دوں گا

پنپنے ہی نہیں دونگا تیرے فاسد ارادوں کو
میں تیری سازشوں کو ہر طرح ناکام کر دونگا

شہادت کیلئے لاؤں گا تیرے رازداروں کو
تیرے اسرارِ سربستہ کو طشت از بام کر دوں گا

گھسیٹوں گا تجھے گمنامیوں کے غار کی جانب
حیاتِ شہرتِ باطل کا پُر اب جام کر دوں گا

تیری چالیں تیری گھاتیں سمجھتی جاتی ہے دنیا
تیرے پوشیدہ رازوں کو جہاں میں عام کر دوں گا

مٹا دوں گا تیرے پاکھنڈ کی چالوں کو دنیا سے
تیری شہرت کو وقفِ گردشِ ایام کر دوں گا

شہید اب اپنے دل میں ٹھان لی ہے سربکف ہو کر
کہ موہوم اِس جہاں سے ہستیِ اوہام کر دوں گا

آریہ سماج کے اندرونی جھگڑے اور اُن کا علاج

از شری میاں ستیارتھی جی جنرل سکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا پنجاب لاہور

پراچین زمانے کے انوسار اب دیش میں گوروکل سسٹم جاری نہیں۔ اس لئے ایک سادھارن آریہ ہندو کو باقاعدہ طور پر دوج بننے کا اوسر پراپت نہیں ہوتا۔ ماتا پتا سے جنم لینے کے بعد دوسرے روحانی جنم کا سوبھاگیہ شاذ و نادر ہی کسی کو ملتا ہے۔ آریوں کا یہ سماج نہ ہونے سے آریوں کی مریادا نہیں چل سکتی۔ بچپن میں آریہ سماج کے ساتھ محبت اور پریم ہو جانے سے میں نے اسی کو اپنا دوسرا جنم دینے والی روحانی ماتا سمجھ رکھا ہے۔

آج آریہ سماج روپی ماتا نڈھال اور بے حال ہے۔ اس کے جوبن کے دن سماپت ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ آریہ سماج اب گورنمنٹ مسلمان یا عیسائیوں کے لئے بھے اور خوف کا کارن نہیں رہا۔ اس کے اندر اپنی اور آریہ جاتی کی قومی زندگی کے لئے جدوجہد کا جذبہ دن بدن کم ہو رہا ہے۔ مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۳ء میں آریہ سماج کو "جھگڑالو سماج" کا خطاب دیا تھا۔ ان کی یہ نکتہ چینی کہاں تک جائز تھی۔ آج اس پر بحث کرنے کا موقع نہیں۔ مگر آج صورتِ حالات کا آنکھیں کھول کر مطالعہ کرنے والے اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کم از کم مسلمانوں عیسائیوں قادیانیوں۔ سکھوں سناتنیوں۔ رادھا سوامیوں اور جینیوں کسی کے ساتھ اب الجھنے کو تیار نہیں۔ شروع شروع میں آریہ سماج خواہ مخواہ دوسروں سے چھیڑ خانی کرنے کے لئے پر سدھ تھا۔ مگر آج آریہ سماج کشمکش سے گریز کرتا ہے۔ یہ اپنا سر چھپانا چاہتا ہے۔ اس دیش کے اتہاس میں گورو گوبند سنگھ اور سوامی دیانند دونوں نے ہندوؤں کے اندر جارحانہ کارروائی اور انتقام کی سپرٹ پیدا کی تھی۔ صرف حفاظت خود اختیاری کے لئے مدافعانہ پالیسی کسی قوم کو زندہ نہیں رکھ سکتی۔ آریہ سماج بہت عرصہ تک دنیا کو اپنی زندگی کا ثبوت دیتا رہا۔ لیکن آج آریہ سماج کے اندر زندگی کی یہ علامتیں مفقود ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ انتقام اور جارحانہ کارروائی تو ایک طرف آج آریہ سماج اپنی حفاظت کے لئے نااہل بنا ہوا ہے۔

جس تالاب کے اندر نئے پانی کی آمد اور پرانے کے نکاس کا انتظام نہ ہو۔ وہ سڑ جاتا ہے۔ اور اس سے تعفن آنے لگتا ہے۔ آریہ سماج میں بھی نئے وچاروں اور نئی ترنگوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی۔ آریہ سماج اپنی اندرونی بیماری سے گھن کی طرح کھایا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کے متعلق مہاتما گاندھی نے ایک بات کہی تھی۔ کہ جب ان کو کوئی دوسرا لڑنے والا نہ ملے تو یہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اُس وقت مہاتما گاندھی کا یہ ریمارک یہ معنے رکھتا تھا کہ آریہ سماج ایک جنگجو جماعت ہے۔ اس کے ممبروں کے اندر جوش اور ہمت ہے۔ وہ دلیر اور بہادر ہر وقت کمر کسے ہوئے ستیہ کی رکھشا اور استیہ کے ناش کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ سب کے ساتھ نعرم انوسار برتاؤ کیا بتاؤ کرنا جانتے ہیں۔ اور دویک بدھی رکھتے ہیں۔ مگر آج آریہ سماج کی حالت دگرگوں ہے۔ آریہ سماج خانہ جنگی کا مرکز بن رہا ہے۔ آریہ سماج شیطان کے خلاف جہاد کرنے کی بجائے اپنے حلقوں کے اندر ایک دوسرے کو شیطان کا خطاب دے رہا ہے۔

آریہ سماج جس کو میں ہندو جاتی کا باڈی گارڈ اور رضاکاروں کا دستہ اور قدرتی لیڈر سمجھتا ہوں۔ آج وہی ہمت ہار کر مایوس اور نراش اپنی گھریلو لڑائی اور اندرونی کمزوری سے تباہی کی غار کی طرف چلا جا رہا ہے۔ خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے۔ لیکن آریہ سماج اُسے ان سنی سی کر رہا ہے۔ دیدہ دانستہ کانوں میں روئی دے رکھی ہے۔ بلی کے آنے پر کبوتر کی طرح آنکھیں موند کر کے خاموش بے حس و حرکت آنے والی مصیبت سے لاپرواہ کھڑا ہے۔ جس فوج کے سردار کی یہ حالت ہو۔ اُس کے سپاہیوں کے مستقبل کا خدا ہی حافظ ہے۔ ماتا کی یہ دشا دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔ آج اسی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ کہ ٹکے ٹکے کے چھکڑا اخباروں کو آنند کند جگت گورو بھگوان دیانند کی شان میں بدزبانی کرنے کی جرأت پڑتی ہے۔ آریہ سماج کا پریس اور پلیٹ فارم اُس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ گورنمنٹ سے قانونی کارروائی کی درخواست کرتا ہے۔ لیکن سرکار کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ اور اخبار والا محسوس کرتا ہے۔ کہ آریہ سماجی اُس کے بے دام ڈھنڈورچی اور مشتہر کنندہ ثابت ہو گئے ہیں۔ نظام حیدر آباد کی گورنمنٹ آریہ سماج کے لاثانی پرچارک پنڈت رام چندجی دہلوی کے داخلہ و پرچار ریاست پر پابندیاں لگاتی ہے۔ لیکن آریہ سماج کوئی متحدہ ایکشن نہیں لے سکتا۔ آج نظام حیدر آباد کی گورنمنٹ کو آریہ سماج کی کمزوری سے شہ ملتی ہے۔ اور وہ ایک آریہ سماج کا مندر گرا کر اوم کا جھنڈا اکھاڑ دیتی ہے۔ اور اُس پر سرکاری قبضہ کر لیتی ہے۔ آریہ سماجوں کے ممبر کیرتن جگہ جگہ پر بند ہو رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کی آن اور شان کا کوئی والی وارث نہیں۔ سوامی شردھانند کی موت کے بعد آریہ سماج سچ مچ ایک لاوارث جماعت ہو گئی ہے۔ اس کا ڈسپلن اور نظام بگڑ گیا ہے۔ ہر کس و ناکس کو لیڈری کا شوق ہے۔ تیاگ اور بلیدان سے لوگ کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ نمود اور نمائش لوگوں کا شیوہ بن رہا ہے۔

پچھلے ورش کالج پارٹی آریہ سماج کے اندر دو پارٹیوں کا جھگڑا تھا۔ وہ ابھی سماپت نہیں ہوا تھا۔ کہ گوروکل پارٹی میں۔ گوروکل کانگڑی کے نظام۔ شکھیا و دیالیہ میں یونیورسٹی کی سکت اور پنڈت بدھ دیو کا رشی دیانند کی تصویر پر پاؤں کا واقعہ تین واقعات آریہ سماجک حلقوں میں باہمی تو تو میں میں لعن و تشنیع کا کارن بن رہے ہیں۔

میں آج پنڈت بدھ دیو کے رشی دیانند کی تصویر پر پاؤں رکھنے کے واقعہ پر کچھ خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پیشتر یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ گزشتہ پندرہ سال کی زندگی میں مجھے شاید ہی کبھی دس پندرہ منٹ کے لئے بھی پنڈت بدھ دیو جی سے ذاتی ملاقات کا موقعہ ملا ہو۔ میں ان کے ایکا ایکی بن کر بھی یہاں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ میں تو صرف اس بات پر حیران ہوں۔ کہ آریہ سماج اور اس کے لیڈروں کو کیا ہو گیا۔ ایک نہایت معمولی سی بات کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ جذبات بھڑکائے جا رہے تھے۔ رشی پوجا کی دھجیاں چھانٹی جا رہی ہیں۔ ہیرو ورشپ درشٹانت دئے جا رہے ہیں۔ تصویر مصور اور متصور کی ایکتا سمجھائی جا رہی ہے۔ آپس میں گالی گلوچ اور چند بانہ حملے جاری ہیں۔ میں فرائض محسوس کرتا ہوں۔ اس واقعہ کو جن کارنوں کی وجہ سے غیر ضروری اہمیت دی جا رہی ہے اس کی تہ میں کچھ ہی راز دکھائی دیتا ہے۔ کوئی اقتدار ہے پردہ زرنگاری میں۔ پنجابی میں دیوی مشہور ہے "روندی اے یار اں نوں لے لے ناں بھرا واں دے"

رشی دیانند سب سے بڑا تھا۔ بچارا محمود غزنوی رشی کی برابری کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ دفتری جی پستک پر بیٹھ جاتا۔ شوالوں کی مورتیوں کے نیچے بیٹھ کر دیتا۔ اور اپنے سنگھٹن کی وجہ سے پونے میں خوشی خوشی دیانند کا منہ کالا کر کے جوتیوں کا ہار پہنا کر گدھے کی سواری کرتے دیکھتا۔ اپنی فوٹو تک کھچوانے سے انکار کرتا۔ اپنے کو گورو اور آچاریہ

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۱۹ - اگست ۳۵ء

پنجاب کے آریہ ویروں سے خطاب!

مہاشہ کرشن جی سے نویدن کر لیا گیا۔ وہ دو باتیں کر لی گئیں - آج پنجاب کے آریہ ویروں
مخاطب ہو کر پوچھنا چاہتا ہوں - کہ وہ کب تک مہاشہ کرشن جی کو پنڈت بُدھ دیو جی
خلاف رشی دیانند کے ایمان کی جھوٹی دہائی دے کر آریہ سماج کی جڑوں میں
ڈالنے کی کھلی چھٹی دیئے رکھیں گے - مہاشہ جی کے جہاد کا کارن رشی دیانند کا ایمان
- بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی گدی اور مہنتی چھن جانا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا کے
بعد مہاشہ جی کے پرکاش اور اُن کے پٹھو اخبار ریفارمر کا رویہ آریہ بھائیوں کے سامنے
- اس واقعہ کو آڑ بنا کر پنڈت بُدھ دیو جی کو جو مہاشہ جی کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکتے
- نیچا دکھانے - آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس سال کے کام اور ادھ شتابدی کو
میاب بنانے کے لئے یہ طوفان بدتمیزی اُٹھایا گیا ہے - اگر اس کا کارن یہ نہ ہوتا -
مہاشہ جی کا یہ اندولن نیک نیتی اور ایمانداری پر مبنی ہوتا - تو وہ ہرگز اس طرح نہ
ملا اُٹھتے - پنڈت بُدھ دیو جی جیسے تپسوی تیاگی سچے برہمن کو اخبار میں گالیاں نہ
لتے - اور جنتا کے جذبات غلط طور پر اُن کے خلاف نہ بھڑکاتے - آریہ پرتی ندھی سبھا
جس کے مہاشہ جی منتری تھے - پنڈت جی مہوپدیشک ہیں - سبھا کی انترنگ سبھا میں
معاملہ کو پیش کر سکتے تھے - لیکن انہوں نے جو دوسروں کو کانسٹی ٹیوشن ولنگھن کا
یش دیا کرتے تھے - خود پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا ممبر ہوتے ہوئے بھی
مہوپدیشک کے خلاف جو انترنگ سبھا کا ممبر بھی ہے - اپنے اخبار میں جہاد
شروع کیا - اور اپنے پٹھو اخبار ریفارمر میں شروع کرا دیا -

خیر یہ ہو گیا - مان لو - مہاشہ جی روٹھے ہوئے تھے - اُن پر ظلم بھی تو تھوڑا
ہوا تھا - آریہ پرتی ندھی سبھا کی گدی جسے شاید آپ جدی جائیداد سمجھنے لگ گئے
چھن گئی تھی - اس پر انہوں نے انترنگ سبھا کا بائیکاٹ کر رکھا تھا - لیکن انترنگ
تو اپنے فرض سے آگاہ تھی - اور اُس کے فیصلہ کے مطابق پر دہان سبھا آچاریہ
دیو جی نے اعلان کیا - کہ پنڈت بُدھ دیو جی نے یہ غیر ضروری بات سدھانت رکھشا
بھاؤ سے کی ہے - آئندہ نہ ہو گی - اُن کے خلاف اندولن یک لخت بند کر دیا جائے -
بُدھ دیو جی کا بیان بھی انترنگ سبھا میں پیش ہوا - اس میں انہوں نے مانا تھا - کہ
نے یہ بات پہلی اور آخری بار شاستر ارتھ سمبندھی فرض سے مجبور ہو کر چھاتی پر
رکھ کر سدھانت رکھشا کے بھاؤ سے کی ہے - ان کا مضمون آریہ ویر میں چھپا - لیکن
وہ شہ جی جن کا فرض تھا - کہ جہاں ان کے خلاف اتنا زہر اُگلا تھا - وہاں ان کا جوابی مضمون
چھاپ دیتے - لیکن آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا - آچاریہ رام دیو جی کا اعلان بھی
سارا نہ چھاپا - وہ حصہ جس میں اندولن بند کرنے وغیرہ کی اپیل آریہ سماجوں سے
کی تھی - آپ نے سارے کا سارا کاٹ دیا -

یہ ہے مہاشہ جی کی ایمانداری - اب اُن کا نیا کارنامہ جسے کر کے آپ نے
ویدک سبھا اور پرتی ندھی سبھا میں تصادم کرانے کی شرارت کی ہے - ملاحظہ
- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فیصلہ کے باوجود وہ پنڈت چموپتی پنڈت
نرناتھ جی و سوامی سوتنترانند جی کو ساتھ لے کر دہلی گئے - اور دہلی

ساروودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں جہاں آچاریہ رام دیو جی اپنے داماد شری ست
چھبیلا اس کو موٹر حادثہ پیش آنے اور سخت چوٹیں لگنے کے باعث نہ جا سکے تھے - اُن کی
غیر حاضری کا فائدہ اُٹھا کر پنڈت بُدھ دیو جی کے خلاف ریزولیوشن پاس کرا آئے - اور
اپنے زعم میں یہ بڑا مورچہ مار یا قلعہ فتح کر کے مہاشہ جی نے پرکاش میں بڑی ڈینگیں ماری
ہیں - اور لکھا ہے - کہ مٹھ آدیشوں نے آریہ جگت کے آتما کو لوری دے کر سلانے کی
کوشش کی - لیکن وہ جاگ اُٹھا - اور اب کہہ رہا ہے - کہ رشی دیانند کا ایمان کرنے والا
اپرادھی یا تو اپنی بھول سویکار کرے - یا وہ دنڈ پنیہ ہے - پنڈت بُدھ دیو جی کے ساتھیوں
کے متعلق آپ لکھتے ہیں - اُن کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے - اور وہ آریہ جگت
کی ناراضگی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے اس طرح اُڑ جائیں گے - جس طرح
خس و خاشاک -

پاٹھک مہاشہ جی کے مٹھ آدیش لفظ کو نوٹ کریں - مہاشہ کرشن آ...
آچاریہ رام دیو جی آدی تیاگیوں کو مٹھ آدیش لکھ رہا ہے - لیکن وہ بھول جاتا ہے
دنیا جانتی ہے - مٹھ آدیش کون ہوتے ہیں - لوری دے کر سُلانے کی کوشش کسی نے
نہیں کی - بلکہ بالکل درست اور اُچت فیصلہ کیا گیا ہے - باقی رہا اپرادھی کو دنڈ دینا
سو اپرادھی تو مہاشہ جی ہیں - انہیں دنڈ ملنا چاہیئے - پنڈت بُدھ دیو جی کی اس کارروائی
کو آریہ سدھانتوں کے مرم کو نہ سمجھنے والے چند بابو اور وکیل بھلے ہی رشی کے
ایمان جنک کر دیں - یا ایک پنڈت چموپتی جیسا مہاشہ کرشن جی کے ہاتھ میں کھیلنے
والا یا کوئی اور ایک آدھ پورانک ذہنیت کا پنڈت اسے رشی دیانند کا ایمان کہہ دے
ورنہ سب آریہ ودوان پنڈت بُدھ دیو جی کے پکش میں ہیں - مہاشہ کرشن نے ڈینگ
تو ماری تھی - ہمت ہے - تو وہ پنڈت چموپتی جی یا کسی اپنے پکش کے پنڈت کو
میدان میں نکال کر شاستر ارتھ کرا لیں - پچھلے ہفتہ کے آریہ ویر میں پنڈت بھگوت دت جی
پنڈت رام گوپال جی شاستری کے نام لکھے گئے تھے - اور مہاشہ جی کو کہا گیا تھا - کہ وہ پورانک
پوپوں والا پکش لے کر میدان میں نکلنے والے اپنے پنڈتوں کا نام لکھ دیں - لیکن انہیں
ایسا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی - آج میں مہاشہ جی کو اور آریہ بھائیوں کو یہ بتا دینا
چاہتا ہوں - کہ آریہ سماج کے تقریباً سب ودوان اس پکش کے ہیں - کہ کاغذ کی جڑ
تصویر میں چیتن بھاؤ نا رکھی - یا اس کے ساتھ کی گئی کسی کارروائی سے جس کی وہ تصویر
ہے - اُس کا مان ایمان سمجھنا آریہ سدھانت کے ورُدھ ہے - ایسی پورانک اور سدھانت
ورُدھ دھارنا کو رکھتے ہوئے دنڈ کے بھاگی مہاشہ کرشن ہیں - اور اُن کو اس دنڈ کے لئے
تیار ہو جانا چاہیئے -

مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے - کہ مہاشہ کرشن جی کی بڑھتی ہوئی شرارت نے
آریہ سماجوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے - اور انہوں نے جہاں پنڈت بُدھ دیو جی
کی کارروائی کو درست اور سدھانت انکول ہونے کے پرستاؤ پاس کرنے شروع
کر دئے ہیں - وہاں پنڈت جی کے خلاف پراپیگنڈا کی بھی مذمت کرنی شروع کر دی
ہے - لیکن یہ پرستاؤ دس بیس یا پچاس آریہ سماجوں کو پاس نہ کرنے چاہئیں - پنڈت
بُدھ دیو جی کے ساتھیوں (جنہیں مہاشہ کرشن غلطی سے انگلی پر گنے جانے والا سمجھتا ہے) -
خس و خاشاک کی طرح اُڑانے کے خواب لینے والے مہاشہ کرشن کو جو آج پرتی ندھی
سبھا کی گدی چھننے کے ناسور کے باعث پورانک پوپ بنا بیٹھا ہے - سب آریہ سماجوں
آریہ یووک سماجوں اور آریہ کمار سبھاؤں کو یہ پرستاؤ پاس کر کے بتا دینا چاہیئے
کہ وہ سب پنڈت بُدھ دیو جی کے ساتھ ہیں - آریہ سماج مورتی پوجا کا کٹر وروُدھی
ہے - رشی دیانند نے خود رام کرشن آدی کی مورتیوں کو گنگا اور جمنا کی بھینٹ کرایا - مہاشہ
کرشن تو رشی کے نام کو بٹا لگا رہے ہیں - اگر یہ بیہودہ پراپیگنڈا آریہ سماج کی پوزیشن
کو خراب کرنے والا مہاشے کرشن وغیرہ نہ کرتے - تو آریہ سماج کی پوزیشن صاف تھی -
مہاشہ کرشن ان کے پٹھوؤں اور پنڈت چموپتی جیسے تصویر کے نے آنسو بہانے اور
بھگتی پر درشت کرنے والوں نے آریہ سماج کی پوزیشن کو خراب کر دیا ہے - اور
پرکاش اور ریفارمر کے لیکھوں کی موجودگی میں آریہ سماج مورتی پوجا یا تصویر پرستی
کے الزام سے اپنی بریت نہیں کرا سکتا - اس لئے سب آریہ سماجوں - آریہ یووک
سماجوں اور آریہ کمار سبھاؤں کا کرتویہ ہے - کہ وہ پنڈت بُدھ دیو جی کی پوزیشن
کی تائید اور پرکاش اور ریفارمر وغیرہ کے لیکھوں کی مذمت کریں -

(بقیہ دیکھو صفحہ ۴ پر)

شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے نام کھلی چٹھی

(از قلم :- شری یت لالہ بخشیش رام جی دیناںگری)

دیناںگر کے شریمان لالہ بخشیش رام جی پرانے آریہ بزرگ ہیں۔ آپ نے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف جہاد کے سلسلہ میں شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے نام نہایت ہی دلچسپ کھلی چٹھی ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجی ہے۔ ہم اسے لالہ جی کی خواہش کے مطابق آریہ ویر میں شائع کر رہے ہیں۔ آریہ بھائیوں کو اس چٹھی کو غور سے پڑھنا چاہیئے۔ مہاشہ کرشن جی اور ان کے پٹھو بھی نادم تو ہوں گے۔ لیکن ایک بار پڑھ ضرور لیں۔

(ایڈیٹر)

پوجیہ پاد پنڈت بدھ دیو ودیا النکار جی

آپ نے مہرشی دیانند کی تصویر کو ٹھکرا کر غضب ڈھا دیا۔ اور ہمارے جیسے آریہ سماجیوں کے کومل ہردوں کو مجروح کر دیا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں تھا۔ کہ گو ہمارے پوروج شاآریوں کی سنتان تھے۔ مگر خود تو مورتی پوجک تھے۔ اور انہیں کا خون ہمارے رگ و ریشہ اور تار و پود میں جوش مار رہا ہے۔ کیا ہوا۔ جنہے مہرشی کی دلائل ساطع اور براہین قاطع کے سامنے سر تسلیم خم کر کے آریہ دھرم کو سویکار کر لیا۔ جنہے اپنے باپ دادا سے رشتہ توڑا۔ رام۔ کرشن۔ بدھ شو۔ وشنو کی مورتیوں اور تصاویر سے نہ صرف منہ موڑا۔ بلکہ دل بھر کر ان کا کھنڈن کیا۔ انہیں محض پتھر کا ٹکڑا یا کاغذ کا پرزہ بتلا کر اپنے علم و عقل کا زور دکھایا۔ اور ساری عمر یہی بتلایا کہ انہیں مورتیوں کی بدولت ہندوستان میں جہالت و ادبار کا زمانہ آیا۔ جب مہرشی نے اپنے ان تھک پرشارتھ سے وشش نکال دیا۔ اور ہمیں کچھ آرام کا سانس آیا۔ جنہے رام کرشن کے مجسموں اور تصاویر سے تعلق توڑا اور مہرشی دیانند کے سدھانت سے تعلق جوڑا۔ آپ نے تو غضب کر دیا۔ کہ سوامی جی کی تصویر ہی کو ٹھکرا دیا جنہے ویدی پر رکھے ہوئے "اوم" کو تو دور اور بد ہو کے پاؤں تلے سنتے دیکھا۔ خود وید بھگوان کی جلدوں کو نہ صرف سرہانے کا کام دیتے۔ بلکہ سخت لاپرواہی سے الماریوں اور فرش پر سڑتے اور گلتے دیکھ کر برداشت کیا۔ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کو خود نذر آتش کیا۔ ان کے پھول تک کو بھسم کیا بلکہ مہرشی کے پوتر جسم کو بھی داہ کر کے اپنے ہاتھوں بھسم کر کے دم لیا ہو سکتا تو ان کی پوتر لاشیں کو چینیوں اور مصریوں کیطرح محفوظ رکھکر زیارت گاہ بناتے اور تصاویر کا جھگڑا ہی مٹا دیتے۔ مگر آریہ ہوتے ہوئے جیتے جی ان کی تصویر کی ہتک کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

(آپ کو پتہ نہیں) ہم میں ابھی تک اپنے مورتی پوجک بزرگوں کا خون موجزن ہے۔ کیا ہوا۔ اگر مہرشی دیانند نے اگیا دی کہ ان کی ہڈیوں کی بھسم کو کسی کھیت میں مخفی طور پر گاڑ دیا جائے۔ تاکہ ان کے بعد مزار پرستی کی سمبھاونا ہی نہ رہے۔ آپ کے دل میں سوامی جی کی تصویر کاغذ کے ایک معمولی پرزے سے زیادہ وقعت نہ رکھتی ہوگی۔ مگر ہم تو سوامی جی کے اندھ بھگت ہیں۔ ان کا وید بھاشیہ۔ رگویدادی بھاشیہ بھومکا۔ ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی وغیرہ وغیرہ بلکہ خود وید بھی تصویر میں مضمر مانتے ہیں۔ اور اسی کے درشن مارتر میں انکا درس و تدریس سمجھتے ہیں یہی تصویر ہی تو حصول مکتی کا پہلا زینہ ہے۔ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی تصاویر آدر اور پیار سے دیکھکر انکی مفارقت اور مہاجرت کا حقیقی ہو۔ ہمارا دل بلیوں اچھلتا ہے۔ اور ہم وجد میں اپنا سر دھنتے ہیں۔ کیا مہرشی ان سے بھی گئے گذرے ہیں۔ ان کی امرت مئی تصویر کی آپ نے کسر شان کر دی۔ ابھی تو ہمنے اس تصویر پر پھول چڑھانا۔ نیں وید لگانا اور دھوپ جلانا اور دیا بنانے کی پرارتھنائیں کرنا بھی آرمبھ نہیں کیا۔ آپ کے وید شاستر پڑے پڑے جاڑ ہیں۔ آپ کے آرش گرنتھ جائیں چولہے میں۔ ہم مہرشی کی تصویر کی ہتک جیتے جی ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہمارے لئے تو سرو سو یہی ہے۔ ہم پورانکوں کی سنتان آریوں کے جذبات بھڑکائیں گے۔ اور آپ کو اس حرکت کا مزہ چکھائیں گے

ہمارا حق ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے آگے سر جھکانے والوں۔ پورانوں۔ انجیل اور قرآن کی جلدوں کا احترام کرنیوالوں اور وید بھگوان کی سواری نکالنے والوں پر دل بھر کر پھبتیاں اڑائیں۔ مگر آپ کون ہیں کہ ہمارے جیتے جی سوامی جی کی تصویر کو ایک کاغذ کے پرزے سے زیادہ وقعت نہ دیں۔ محمود غزنوی کی پشت پر تو کروڑوں مسلمان بت شکنی پر تحسین کہنے والے تھے۔ آپ کے تو ہمارے جیسے آریہ سماج کی لیڈری کے دعویدار اور ان کے پٹھو ہی دشمن ہیں۔) آپ ہزار بار کہیں کہ اوم کا جھنڈا اور دھولپور کا یگیہ کنڈ واقعی پہچان چیزیں ہیں۔ مگر انہیں جھگڑا "حق استعمال" کا تھا۔ جب ہم مانیں گے ہی نہیں تو پھر اس دلیل کے ہی کیا معنی کہ آریہ سماجی اور سورگیہ سوامی شردھانند جی اپنے حق استعمال کے لئے لڑتے اور دھرنا مارتے تھے۔ اپنے رام سنیہی بیچارے ستیانند جی سنیاسی کو سماج سے نکلوایا۔ اسلئے کہ وہ آریہ سدھانت سے بے مکھ تھے۔ کیا یہ وہی ستیانند جی نہ تھے۔ جنہیں آپ کے ان داتا۔ قربانی مجسم سوامی شردھانند جی کو بدنام کر کے گروکل کی اچاریہ پدوی پر متمکن کر کے سوامی جی مرحوم کو نیچا دکھانیکا پریتن کرتے تھے۔ جنھے نہ پڑھے نام محمد فاضل۔ اے راج رشی شردھانند جی وہ صینہ ہیں۔ تیرے لشکام کرم کہ تیری اعجاز بھری موت نے تیرے کٹر وردھیوں سے بھی تیرے دست مقدس و متبرک پر از سر نو بیعت کرائی۔ اور جانی دشمنوں نے بھی آپ کو اپنے روحانی پیشوا ...میں مصلحت سمجھی۔

پنڈت جی! پنڈت گورو ... ودیارتھی کا زمانہ گیا۔ جبکہ مہرشی ... درکنار۔ سوانح عمری بھی لوگ ... کاغذوں کے اپنے ذات میں لکھ ... ہم جانتے ہیں کہ آپ دھرم نیدر پنڈ... تیاگی۔ اور ویدک سدھانت کے ... اور سدھانت کے مقابلہ پر دنیا ... سمجھتے ہیں۔ اور جیون پر غیبت ... سے ذرا بھر بھی چیوت ہونے کو ... یہی بات ہے۔ جو آپ کو تو سخت ... ڈالے گی۔ اور ہمارا الو سیدھا ... ہم دیر سے آپ کے برخلاف ادھ... بیٹھے تھے۔ اب بھی تو موقعہ ہاتھ ... ہمارے ہاتھ میں بہت سے ... ہم افرادی جذبات کو خوب بھڑکا ... ان آریہ سماجوں سے جہاں کوئی ... یا جنہیں ہماری پارٹی کی میجارٹی ... برخلاف ریزولیوشن پاس کرا ... یا تو آپ کو کائیر بن کر میدان چھوڑ ... یا پرائشچت کر کے آریہ سدھانت ... ہمیں میں شامل ہونا ہوگا۔ پنڈت ... دلی بخارات نکالنے کا یہی موقعہ ...

(بقیہ لیڈنگ آرٹیکل - صفحہ ۳ سے آگے)

مجھے پوری آشا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ ویر اس وقت اپناک تو یہ پالن کریں گے اور ثابت کر دیں گے۔ کہ ہمیں رشی دیانند کی کاغذی تصویر پیاری نہیں۔ ان کے سدھانت پیارے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی دیانند کو کاغذ کے ٹکڑے حلوائی چھولے اور آلو ڈال کر بیچتے ہیں۔ اور گندی نالیوں تک میں رلتا ہے۔ وہ دیانند کے اس کے ویدک سدھانتوں میں درشن کرتے ہیں۔ دیانند کا مان سدھانتوں کا مان ہے۔ اور اس کے سدھانتوں کا ایمان کرنا اس کا ایمان دیانند کی تصویر کا مان کرنے والے۔ ان کے ایمان کا رونا رونے والے سماج میں تصویر پرستی کو چلانے والے خواہ وہ مہاشہ کرشن ہوں یا پنڈت ویسے ہی پوپ اور پاکھنڈی ہیں۔ جیسے کہ دوسری مورتی پوجک۔ اس کا ثبوت پنجاب کے آریہ ویروں کو مہاشہ کرشن اور اس کے پٹھوؤں کو دے اور اس کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی بتا دینا چاہئے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں کے خلاف کمینہ پراپیگنڈا۔ اسے نقصان پہنچانے کی چالوں شتابدی کے یگیہ میں وگھن ڈالنے کی کوششوں کو وہ ٹالریٹ نہیں کریں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اور اس کے ادھیکاریوں پر پورا اعتماد ہے۔ وہ ہیں۔ اور سبھا کی اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سہیوگ تیار ہیں۔

(مہر چند شرما)

مہاشہ کرشن اور مہرشی سوامی دیانند جی کی تصویر

پنڈت بدھ دیو جی کیخلاف بیہودہ اور سدھانت ورودھ جہاد کی حقیقت

سب رونا آریہ پرتی ندھی سبھا کی گدی اور لیڈری چھن جانیکا ہے

لیکھک :- شریمت پنڈت بھگت رام جی رشی جالندھر شہر

۱۱ر اگست ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں لیڈنگ آرٹیکل "آچاریہ کا اپمان" مہاشہ کرشن جی کے قلم سے اسی بارے میں نکلا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر بے ساختہ منہ سے نکلا "رسی جل گئی پر بل نہ گیا"۔

اس مضمون میں آپ نے ایک پرتگیا کی ہے

"میں تو اس آجی ٹیشن کو جاری رکھوں گا۔ اور اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک آریہ سماج کی حس بھڑک نہیں اٹھتی۔ اور وہ پنڈت بدھ دیو کو اس بات پر مجبور نہیں کر دیتا کہ وہ اس پاپ کے لئے پرائشچت کریں۔ جو ان سے حیدرآباد (دکن) میں ہوا ہے۔"

شاباش! اس جہاد کو آپ جاری رکھیں اور خوشی سے جاری رکھیں۔ آریہ سماج میں جوش آئے یا نہ آئے۔ آپ اپنے کام سے نہ ٹلیں۔ کیونکہ آپ کو بڑا دکھ ہوا ہے۔ جو آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ "آریہ بھائیوں اور بہنوں میں ایسا زبردست جذبہ پیدا کر دوں گا۔ کہ آئندہ رشی کے چتر کو جوتا لگانا تو ایک طرف رہا۔ کوئی اس کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے"۔

شاباش! بادشاہی اعلان سے کم یہ اعلان نہیں ہے۔ لیکن بھگوان آپ کی پرتگیا پورن کیسے ہوگی؟ ہاں اس کا ایک ہی علاج ہے۔ آپ مہرشی کی ساری تصویریں ضبط کر لیں۔ نہ وہ ہوں گی نہ کوئی میلی آنکھ سے دیکھ سکے گا۔ آپ کی اخبار میں تصویر نکلی اور اخبار لوگوں نے خریدی۔ میلی چھوڑ۔ لال آنکھوں سے چاہے اسے کوئی دیکھے۔ بیچاری منہ یاد کرتے تو آنے سے رہی۔ آپ ویروں میں شمار ہو ہی گئے۔

ایسے ہی منطق سے بھرا ہوا مضمون ہے۔ الفاظ ہیں۔ کہانیاں ہیں۔ گالیاں ہیں۔ لن ترانیاں ہیں۔ رشی کے اپمان کے مرثیہ ہیں۔ پنڈت بدھ دیو کو سزا دلانے کی دھمکیاں ہیں۔ لیکن افسوس اس رشی بھگت نے ایک بھی لفظ نہیں لکھا۔ جو اس کی اس دلی درد کے بدلے عقل یا دماغ کو اپیل کر سکے۔ ہو کہاں سے جب کوئی ثبوت اپنے پاس ہی ہے نہیں۔

ایک بات عقل کی کہنے پر مجبور ہوتے تھے لیکن ذرا تہذیب ملاحظہ ہو۔

"میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ پنڈت بدھ دیو ایک ودوان اور تیاگی شخص ہیں۔ حیدرآباد میں اس نے جو کچھ کیا وہ اس کی حماقت کا نتیجہ ہے۔ شرارت کا نہیں۔ اسے سزا دیتے ہوئے اس کی نسبت کا لحاظ رکھا جائے لیکن جرم اس کے خلاف ثابت ہے۔ اور اس لئے وہ سزا کا مستوجب ہے"!

شریمان پنڈت بدھ دیو کو ودوان اور تیاگی ماننا یہ وہ جادو ہے جو سر پر سوار ہے۔ دماغ پر اس کا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے خود ہی اسے ملزم بنا دیا ہے۔ اور مستوجب سزا ٹھہرا دیا ہے۔ جج بھی آپ اور جیوری بھی آپ کی۔ دھنیہ ہو۔ آریہ جگت کو آپ نے پاگل سمجھ رکھا ہے۔ جو آپ کے فرمان کے جاری ہوتے ہی آپ کے بھڑکانے پر بدھ دیو کو پکڑ کر ہندوستان سے باہر نکال دے گا۔

مرد میدان! پہلے جرم تو ثابت کیا ہوتا۔ آج آپ کو ایک نئی چیز دکھاؤں۔ غصہ چھوڑو اور شانت ہو کر آچاریہ کے ان الفاظ کو پڑھو کھولو ستیارتھ پرکاش باب ۹۔ پڑھو غور سے پڑھو۔ رشی کے لئے مرنے والے آج میری خاطر یہ سطور پڑھو۔ اور مجھے جاہل کر سمجھاؤ۔ اس کے کیا ارتھ ہیں۔

"جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ساتھ جانتا ہے۔ وہ اودیا یعنی کرم (فعل) اور اپاسنا (عبادت) سے موت کو عبور کر کے ودیا یعنی علم حقیقی سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اودیا کی تعریف یہ ہے یہ یوگ سوتر ہے۔ فانی اشیاء کو (مثلاً جہان اور اجسام وغیرہ کو) وجود کہتے سنتے جاتے ہیں غیر فانی یعنی یہ جہان ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور یہی یوگ کی طاقت سے دیوتاؤں کا جسم مرنے کے سبب ہمیشہ رہتا ہے) تصور کرنا اودیا کی پہلی جزو ہے۔ ناپاک باتوں کو پاک سمجھنا دوسرا جزو ہے۔ وشیوں میں جو دکھ کا موجب ہیں ان کو سکھ جان کر انہیں غلطاں ہونا وغیرہ تیسرا جزو ہے۔ اناتما (جو آتما نہیں ہے) میں آتما کا خیال باندھنا اودیا کی چوتھی جزو ہے) ان چاروں اقسام کی الٹی بدھی کو اودیا کہتے ہیں"۔ آگے پڑھو!

اس لئے منتر میں کہا ہے کہ نیک اعمال اور پرمیشور کی عبادت کے بغیر موت کے عذاب سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ یعنی پاک کام۔ پاک عبادت۔ اور پاک علم سے ہی نجات ہوتی ہے۔ اور ناپاک (اعمال) دروغگوئی وغیرہ کاموں پتھر کی مورت وغیرہ کی پرستش اور جھوٹے گیان سے بندھن ہوتا ہے۔"

بدھ دیو کو گردن زدنی بتانے والے اور دریودھن کی طرح اپنی قوت کا گھمنڈ دکھانے والے یودھا! ان شبدوں کے ارتھ کیا ہیں۔ کیوں آریہ جگت کو لاعلمی کے گندے گڑھے میں گرنے کو بلا رہے ہو۔ اناتما میں آتما کی بھاونا کی مکروہ تعلیم کیوں دے رہے ہو۔ یہ بدبخت اور [illegible] تعلیم جس سے ہم مشکل سے نکلے تھے۔ کیوں اودیا سے MAD ہو کر ہمیں بھی جہالت میں گرا کر مکتی کے مارگ سے ہٹا رہے ہو۔

سنو! مہارشی صاحب۔ سنو! لڑائی نہیں۔ گھر کی بات کہتا ہوں۔ اگر دیانند کی تصویر پر ہی آخر کو مرنا تھا۔ تو بھگوان کرشن کی۔ بھگوان رام کی۔ بھگوان پرشورام کی۔ بھگوان بدھ کی۔ بھگوان مہاویر کی اور بھگوان عیسےٰ کی مورتیوں اور تصویروں کو چھوڑ کر ہم آریہ سماج میں کیوں آتے۔ کیا وہ مہاتما نہیں ہیں۔ کیا ان کا نام لیوا کوئی نہیں ہے۔ کیا اتہاس میں ان کے کارنامے کچھ کم ہیں۔ آپ کی مکروہ تعلیم کرشن کے خلاف نقلیں بجائے ہیں۔ سناتنی اخباروں کے اقتباس ہیں پڑھیے۔ ان کو تو ذرا ایمانداری سے اپنی اخبار میں چھاپا ہوتا۔ تصویر کے دونوں پہلو جناب کی نظر میں دنیا کی نظر میں آ جاتے۔

اب بھی سوچو! اشاستریارتھ میں پنڈت بدھ دیو کے سامنے رشی دیانند کی تصویر بھی نہ تھی۔ بلکہ وید کا وہ منتر بھی جو رشی دیانند نے اس باب کے پہلے لکھا ہے۔ موجود تھا۔ اور جس کی تشریح میں نے نقل کی ہے۔ پھر جذبات کا دھرم میں کیا کام ہے۔ کیا ہم بھی جہالت کے شکار ہو کر وہی کام کریں جو ہمارے پڑوسی بھائی کر رہے ہیں۔

ہم تو اپنے مسلمان اور سکھ بھائیوں کو بھی یہی تلقین کریں گے۔ کہ وہ بھی انسانی جذبات سے بالاتر ہو کر ہمارے مکتی کے مارگ پر چلیں۔ جس کا بیان ستیارتھ پرکاش کے نویں باب میں مندرج ہے۔ کیا ہم بھی مسلمانوں اور سکھوں کی طرح چھرے لے کر پاسبان بن کر رشی دیانند کی تصویروں کی رکھوالی کرتے پھریں۔ کہ کون میلی آنکھ سے انہیں دیکھتا ہے۔ اور جھٹ پیٹ چاک کر کے آپ کی تلقین کے مطابق اسے قتل کر آویں۔ لیکن آپ کو یہ فعل بھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں نظر آتا۔ یہ فقرہ آپ نے اپنی جان بچانے کو لکھا ورنہ مطلب آپ کا اس تحریر سے یہی ہے۔ کہ کوئی پاگل آریہ سماجی پنڈت بدھ دیو کے ساتھ وہی سلوک کرے جو مسلمان

نوجوانوں نے کتب فروش کے ساتھ کیا تھا۔ افسوس یہاں تک گر گئے ہو۔ پر سچ ہے "ارتھی ددشو نیشیتی" خود غرض اندھا ہوتا ہے جائز ناجائز نہیں دیکھتا۔

اب ایک بات گورنمنٹ کے قانون کے متعلق بھی عرض کر دوں۔ پر یہ بھر آتا جی! شہنشاہ معظم کنگ جارج کی مبارک جوبلی کے موقعہ پر ولائیت اور ہندوستان کے اخبارات میں کتنی تصویریں چھپی تھیں۔ نہ صرف بادشاہ سلامت کی بلکہ ان کے سارے خاندان کی۔ لیکن کیا گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ دیکھنا ان تصویروں والی اخباروں میں کوئی پڑیاں نہ باندھے۔ یا ان کو پاؤں سے نہ لگاوے۔ ورنہ سزا کا مستوجب ہوگا گورنمنٹ جاہل نہیں ہے۔ وہ آتما اور اناتما کے سرمن بھی نہیں پڑھی۔ لیکن عقل سلیم سے جانتی ہے۔ کہ ان تصویروں کی کیا وقعت ہے۔ بس!

لیکن آنجناب تو قسم کھا بیٹھے ہیں۔ اور ناحق آریہ جگت کو اردھ شتابدی منانے کے کام سے ہٹا کر تصویر پرستی کی تلقین کو ہی دھرم مان بیٹھے ہیں۔ آپ کی نیت صاف شیشہ کی طرح صاف۔ بلکہ شفاف۔ گنگا جل کی طرح نرمل ہی سہی لیکن پرائشچت کس بات کا کراتے ہو۔ مہاشہ جی اپار بار یہ کہہ کر کہ بدھ دیو ودوان (تیاگی) براہمن ہے۔ اور پھر اسے دھمکی دے کر پرائشچت کے آپ بھاگی بن گئے ہو۔ کھولو! منوسمرتی ادھیائے ۱۱۔ شلوک ۲۰۵ - ۲۰۶ جس میں لکھا ہے۔ بدتر سے بھی براہمن کو مار کر گلے میں کپڑا ڈال کر تھا بکواد میں جیتے تو ہاتھ جوڑ کر اسے پرسن کرے۔ (۲۰۵) براہمن کو مارنے کی اچھیا لو رک ڈنڈا اٹھانے سے سو برس تک نرک کو پراپت ہوتا ہے اور یدی ڈنڈے مارے تو ہزار برس تک نرک میں رہتا ہے (۲۰۶)

میں نے بہت تلاش کیا۔ کہ تصویر کو بحث میں یہ ثابت کرنے کے لئے یہ اناتما ہے۔ اور یہ جڑھ دستو ہے۔ اس کا سمبندھ آتما سے ایک سایہ کی طرح ہے۔ پاؤں سے ٹھکرا کر دکھانے والے کو کیا سزا دھرم شاستر میں ہے۔ منو بھگوان تو چپ ہیں پھر ویدک دھرمی پرائشچت ودھی کیا کرد گے۔ یہی نہ۔ جسکا اپمان ہوا ہے۔ اس سے کشما مانگی جاوے سو بھگوان دیانند خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کا اپمان نہیں ہوا نہ ہی بدھ دیو نے کیا ہے۔ اس نے وہی

کام کیا جو بھگوان شنکر آچاریہ نے بھگوان بدھ کی مورتیوں سے کیا تھا۔ جنکو آپ کے انویائی کنشک نے کلا کی پریرنا سے پریت ہو کر تنند حار شلپ بھون میں بنوائی تھیں۔ شری رشی دیانند کیا فرماتے ہیں۔

"کئی مباحثوں کے بعد جینوں کے مذہب کے دلائل اور پرمانوں سے کھنڈن ہوا۔ اور شنکر آچاریہ کے مذہب کا منڈن۔ اس وقت جینوں کے پنڈت اور سدھنوا راجہ نے اپنے اور عزیز دوست رنجاؤں کو لے کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا جس میں جینی برابر مغلوب ہوتے گئے پھر لکھا ہے۔

اسی وقت سے ازسر نو پھر یگیوپویت پہننے لگے۔ اور ویدوں کا پڑھنا بھی جاری ہو گیا۔ (سوامی شنکر آچاریہ) نے دس برسوں تک تمام آریہ ورت میں دورہ کر کے جینوں کے مت کا کھنڈن اور ویدک دھرم کا منڈن کیا۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ شنکر آچاریہ کے زمانے میں جینوں کے بت بھی توڑے گئے۔ چنانچہ آج تک جینوں کے جس قدر ٹوٹے پھوٹے یا سالم بت نکلتے ہیں۔ وہ سب شنکر آچاریہ کے زمانہ کے ہیں۔ سالم بت جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے۔ کہ توڑے نہ جائیں۔ اب تک بعض مقاموں سے نکلتے ہیں"

کیوں صاحب اب شنکر آچاریہ بھگوان بدھ اور بھگوان مہاویر کے اپمان کرتا بقول آپ کے ٹھیرے۔ پھر ان کا پہلے پرائشچت کراؤ۔ پھر گھر میں اپدیش دینا۔

بھولے بھائی! ہٹ دھرمی سے باز آؤ۔ اور غلط دلیل بازی بند کرو۔ دھرم ناٹک رچنا نہیں ہے۔ کاویہ کا گرنتھ نہیں ہے۔ شاعری کا میدان اور مبالغات کی جگہ نہیں ہے۔ یہ گیان۔ جیوتس گیان۔ بھکتی داتا گیان۔ نربھرانت گیان۔ موہ مایا سے رہت گیان۔ کا بھنڈار ہے۔ اس میں جذبات کا دخل نہیں۔ ذرا گایتری کا پاٹھ کرو اور دعا مانگو کہ پربھو میری بدھی میں گیان کی روشنی ہو۔ میں آتما اناتما سے تمیز کر سکوں۔ میں مان اور اپمان میں بھید جان سکوں۔ اور رشی دیانند کو سمجھ سکوں۔ کہ وہ میری رکھشا کا محتاج نہیں ہے۔ ایشور آپ کی دھارمک لین اور یہ کسی سدھانت کا نہیں۔ بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی گدی اور لیڈری کا جھگڑا۔ اور رونا بند ہو جاوے۔

برادوبت شکن دیانند کی جے۔

> اریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے
> (ایڈیٹر)

مورتی پوجا کا ارتھ

لیکھک شری سوامی وویکانند جی

یہ لیکھ ہمارانہ ہندی ملاپ لاہور میں جس کے ایڈیٹر لالہ خوشحال چند جی خود سند مہاشے آسیہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا میں۔ پرکاشت ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

مورتی پوجا کا ارتھ یہی ہے۔ جو کہ شری پنڈت بدھ دیو جی کے بھاؤ ہیں۔ اس دیش میں ہزاروں سالوں سے بڑے بڑے انوبھوی مہاپرش ہوتے آئے ہیں۔ یہ بھی سب کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ کہ کچھ کال کے بعد ان کے انویائی اپنے آچاریہ کے سدھانتوں کو چھوڑتے ہی نہیں۔ بلکہ اس کے سدھانتوں کے وپریت ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ سوامی شنکر آچاریہ جی کا سدھانت جو کچھ تھا۔ اس کے ستھان پر جیو برہم ہیں تو بھی برہم آدمی پکارتے دیکھے جاتے ہیں۔ اس پرکار جتنے بھی مہاپرش آج تک ہوتے چلے آئے ہیں۔ ان کے ہی انویائی ان کے بھاؤں کو کچلنے میں ہی سچے انویائی کہلانے کی اچھا رکھتے ہیں۔

یہی سدھانت شری سوامی دیانند جی کا تھا مورتی پوجا کا سبتکھ آرہا ہے۔ آریہ سماج میں وہی پرانے خیال کے منشہ اپنے سنکچت ہردیوں سے آریہ ویدوں کے بھاؤں کی اونیانا کرنے کے لئے کٹی بدھ ہو رہے ہیں۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنے شردھالو بھگتوں سے انیک بار رام اور کرشن آدی کی مورتیوں کو ندیوں میں پھنکوایا۔ اور کبھی جوتے بھی لگوائے اور یہ کہا۔ کہ جب تک اس پرکار کی مورتی پوجا دور نہ ہوگی۔ تب تک اس دیش کا بھلا نہ ہوگا۔ جیسے آریہ سماج کے ہردے میں رشی دیانند جی مہاراج کے بارے میں شردھا ہے۔ اسی پرکار سوامی جی کے ہردے میں رام اور کرشن آدی کے لئے شردھا بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مورتیوں پر جوتے لگوائے اور انہیں پھنکوا دیا تھا۔ اگر آج شری ۱۰۸ سوامی دیانند جی مہاراج شری پنڈت بدھ دیو جی کے اس سردا و چیہ کاریہ کو دیکھتے جنکو پرانے خیال کے لوگ گھرنا سپد سمجھتے ہیں۔ تو شری پنڈت بدھ دیو جی کو ایسا ہی سچا سیوک اور سچا شش سمجھتے۔ جیسا کہ وردوان آچاریہ جی نے دیہ ارجن کو سمجھا تھا۔

شری سوامی دیانند جی مہاراج کہا کرتے ... اپدیش کی پورتی ہی رشی پوجا ہے ... کے اپدیشوں کی پورتی نہ کرنا ان کے ... مارنا ہے۔ پتر کا اپنے پتا کے ادھورے اور ... کاریہ کو پورن کرنا ہی پتری پوجا ہے ... پنڈت بدھ دیو جی نے پورن کر دکھایا ... جو یہ کہ کر سیدھے سادے شردھالو جاوی ... بھڑکایا جاتا ہے کہ بدھ دیو نے ... جی مہاراج کا اپمان کیا ہے۔ اس ... میں اتنا ہی ارتھ کافی تھا۔ کہ ہم چتر ... نہیں کرتے۔ اس کا تات پریہ ہو ... کہ ان کے سد اپدیشوں کو چھوڑ کر ... ان کے چتر سے پرستا پاپت ... اور ماس کو سمجھنے کے بعد ... پھیلیگی۔ تو لوگ مٹی یا سونے چاندی ... چتر تولنے لگ جاویں گے۔ جو ... تک تو بھون کی شوبھا اور یادگار ... لئے رہیں گے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ ... وہی بھوگ جو سناتنی لگاتے ہیں ... لگ جائے گا۔ ان کے سچے اپدیش ... ونچت رہ جائیں گے۔ اس ... شروت کو شری پنڈت بدھ دیو جی ... نے سیدھے سادے آریوں کے ہردے ... سولہ آنے نکال دیا۔ کیونکہ وہ جا ... کہ جس پرکار محمود آدی نے گوتا ... آگے کرکے انہیں نیچا دکھایا تھا۔ ... یہ پورا انگ سوامی جی کے چتر کو آگے ... کر کسی پرکار سے آریہ دھرم کو ہانی ... پائیں۔

اے آریہ ویرو! اگر آپ رشی ... جی مہاراج کے انوگامی ہو۔ تو ان ... بکواسوں پر دھیان نہ دے کر سوامی ... جی مہاراج کے اٹل انوگامی بنو۔ کسی کا ... مٹی پتھر آدی کے اپمان سے اپنے ... اپمان مان کر آپس میں ویمنسیہ ... اس رشی دیانند جی مہاراج کا اپمان ... سنسار میں کوئی نہیں۔

رشی دیانند کا اپمان کون کر رہا ہے؟

(از قلم شریمان چودھری ویدبرت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور)

نمبر ۲

میں اپنے گزشتہ لیکھ میں بتا چکا ہوں کہ ت بدھ دیو کے خلاف تمام اندولن جو یہ سماج کے لیڈر مہاشے کرشن جی کی طرف چلایا گیا ہے۔ وہ نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ چونکہ پنڈت بدھ دیو جی مہاشے کرشن جی منسٹری پد کے دنوں میں بھی ویسے ہی خود ادھر اُدھر اور آگم سنسان والے ایک ودوان پرش جا چکے تھے۔ جیسے کہ آج ہیں۔ مہاشے کرشن نے بہتیرا چاہا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی بھی جی حضوری والوں جاویں۔ مگر وہ نہ بنے۔ بلکہ مہاشے جی اور کے پرانے ساتھیوں کی گدیاں الٹانے اس ان کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس کا بدلہ آج ان سے جا رہا ہے۔ اور نہایت بری طرح سے تمام گلی کسر بھی نکالی جا رہی ہیں۔

مہاشے جی ایک کہنہ مشق جرنلسٹ ہیں۔ آریہ سماجیوں کے جذبات کو غلط طور پر بھڑکانے میں ماہر ہیں۔ وہ اپنے پاپوں اور ادھوں کو بھی ایسے سندر اور عمدہ الفاظ پیش کرنے کی شکتی رکھتے ہیں کہ لوگ ان خرابیوں اور بد عنوانیوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ جو کچھ مہاشے رہے ہیں۔ وہ بہر دو تھا ٹھیک ہے آجکل "پرکاش" میں پنڈت بدھ دیو جی بیڑا غرق کرنے اور آریہ پرتی ندھی سبھا موجود نظام کو بیہودہ ثابت کرنے نیز س ورشش کے ادھیکاریوں کو ناکامیاب نے کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس ہفتہ کے "پرکاش" میں تو بعض لیکھ ایسے ہیں۔ جن کی نندا جتنی بھی کی جاوے تھوڑی ہے۔

میں اس بات کے ساتھ سہمت ہوں کہ ت بدھ دیو جی کا معاملہ کسی ایک پارٹی شخص کا نہیں ہے۔ وہ سارے آریہ سماج ہے۔ اس میں گورو کل پارٹی اور کالج ی کے جھگڑے درمیان میں نہیں آنے ہیں۔ مگر جس طریقے سے مہاشے کرشن ران کے ساتھیوں نے پنڈت بدھ دیو جی بدنام اور رسوا کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ اس سے یہ ٹھیک ہے کہ وہ پنڈت بدھ دیو کے خلاف اپنے دل کے ارمان نکال رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ آریہ سماج کو بھی رسوا اور ذلیل کر رہے ہیں۔

میں آج ایک بار پھر ان الفاظ کو دوہرانے کی جرأت کرتا ہوں کہ مہاشے کرشن اور اُن کے ساتھیوں سے پنڈت بدھ دیو جی کے دل میں آریہ سماج کے لئے بہت زیادہ پریم اور رشی دیانند کے پرتی حد سے زیادہ شردھا اور بھگتی موجود ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کا حیدرآباد والا فعل بھی نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اور وہ کسی طرح بھی آریہ سماج کے سدھانت اور رشی دیانند کی سپرٹ کے خلاف نہیں کہا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج میں دونوں قسم کے خیالات کے آریہ سبھاسد موجود ہیں۔ مہاشے کرشن اور ان کا دل کہتا ہے کہ رشی دیانند کی تصویر کو رشی دیانند سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور کہ اُن کی تصویر کو جوتے مارنا رشی دیانند کو جوتے مارنا ہے۔ ان کی اس فلاسفی کی سمجھ مجھے تو آتی نہیں۔ کہ چیتن اور جڑ چیز کیسے ایک ہو سکتی ہے؟

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ یہ غریبی اور سرمایہ داری کے جھگڑے ہیں۔ سرمایہ دار آریہ سماج کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ اور غریب شردھالو لوگ جنمیں اعلے درجہ کے ودوان بھی شامل ہیں۔ آریہ سماج کو رشی کی سپرٹ کے انکول چلانا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج کے اندر کتنے ہی امیر لوگ ہیں جو آریہ سماج کا اپمان کرتے ہیں۔ رشی دیانند کی بے عزتی کرتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی لیڈر ہیں چودھری ہیں۔ اور سچ پوچھو تو آریہ سماج کے خدا ہیں۔ جس بھلے مانس کے پاس چار کوڑیاں ہیں۔ وہ آنریری طور پر آریہ سماج کی سیوا کا ڈھونگ بھر کر آ جاتا ہے وہ بڑا ہے۔ آریہ سماج کے نام پر آنریری کام کرنے والے لوگوں نے اپنی دوکانیں چلائیں خود کنگال سے دھنا ڈھیہ بنے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو سرمایہ دار بنایا۔ اور وہ بھی آریہ سماج کے روپیہ سے۔ مگر کوئی تیاگی تپسوی اور ودوان جو چار پیسے لیکر آریہ سماج کی سیوا کرے۔ اُن ودّیاچاری۔ اپتیاچاری اور نالائق لوگوں کے مقابلہ میں قربان کیا جا سکتا ہے۔ جو آنریری ڈنڈا کھڑکاتے پھرتے ہیں۔

آج "پرکاش" میں ضبط کے اپدیش بھی دیئے جا رہے ہیں۔ آچاریہ رام دیو جیسے فنا فی القوم بزرگوں کو ہٹا دینے کا بھی لکھا جا رہا ہے۔ اور لکھنے والے بھی مہاشے کرشن ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ مجرم کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مہاشے اگر پاکر کے اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ آپ جو تمام باتیں کرتے رہے ہیں۔ وہی دوسروں کے نام مڑھتے ہیں آپ نے سوامی ستیانند جی جیسے دام ستھی کو بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ نہیں؟ آپ نے اور آپ کے اسی قسم کے ساتھیوں نے ایک ایسے آدمی کو گوروکل کا آچاریہ بنائے رکھنے کی کوشش کی جس کے خلاف کہ سنگین الزامات تھے۔ جس کی کل کے بچے تو بھوک ہڑتال پر ہوں مگر وہ ان کے سامنے دودھ کے گلاس پیئے۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے ایک ایسے اورنگ زیب کی حمایت کیوں کی؟

بزرگوار کسی نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ اپنے گھر لگے تو آگ مگر دوسروں کے گھر لگے تو بسنتر دیوتا۔

میں آریہ سماجیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آریہ سماج کی درگدشا اسی طرح ہوتی دیکھتے رہو گے؟ اور سم بکم بڑے رہو گے؟ آریہ سماج کے اس لولوپ کی سنستان طبقہ کو اپنی من مانی کارروائیاں کر کے اسی طرح آریہ سماج کا گورو کم کرنے کی کھیل کھیلنے دو گے۔؟

کہاں ہے وہ ڈسپلن اور ضبط جس کا ڈھنڈورا پیٹا کرتے تھے؟ کیا ان ٹھیکیدار اخبار نویسوں، کوٹھی داروں اور جاگیرداروں کو اسی طرح سر چڑھنے دو گے؟ کیا یہ اسی طرح آئے دن ودوانوں اور دیانند بھگتوں کا اپمان کر کے دندناتے پھریں گے۔؟

میں ذاتی طور پر نہیں مانتا۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے کوئی پاپ حیدرآباد کے شاستراتھ کے اندر کیا ہے۔ یا کوئی سدھانت ورُدھ یا خلاف از دھرم فعل کیا ہے۔ مگر آپ ایک منٹ کے لئے فرض کر لو کہ پنڈت بدھ دیو نے یہ سارے کام کئے ہیں۔ اور کہ اگر مہاشے کرشن مجسٹریٹ ہوتے اور پنڈت بدھ دیو جی ان کی عدالت میں بطور ملزم پیش ہوتے تو وہ انہیں پھانسی کی سزا دیتے۔ مگر جو اندولن مہاشے جی نے "پرکاش" میں جاری کیا ہے۔ کیا اس سے آریہ سماج کی سیوا ہو رہی ہے؟ اور کیا اس سے آچاریہ کا مان اور عزت بڑھ رہی ہے؟

میری رائے میں یہ اندولن اخباروں کے اندر نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ کسی وقت آریہ سماج کے لیڈر ودوان اور کاریہ کرتا بیٹھ جاتے اور اس گھریلو معاملے کو سلجھاتے اور پھر ایک مشترکہ بیان شائع کر دیتے۔ کیونکہ آریہ سماج کی پوزیشن یہ ہے۔ مگر رونا تو اس بات پہ آتا ہے۔ کہ ٹھیکیداروں اور اخبار نویسوں نے سارودیشک سبھا جیسی اونچی سبھا کو بھی اپنے اپوتر ہاتھوں میں کر رکھا ہے۔ اور اس سے بھی غلطی کروا ہی دی ہے۔ میرے خیال میں سارودیشک سبھا کو اس وقت تک کوئی پرستاو نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب تک کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا جو کہ اس کے ماتحت تھی۔ سے اس معاملہ میں جواب طلبی نہ کر لیتی۔ اور انترنگ سبھا کا جلاس میں یہ معاملہ پیش نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب تک کہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی وہاں موجود نہ ہوتے۔ پنڈت بدھ دیو جی کو بھی بلا لیا جاتا۔ مگر یہاں تو آچاریہ رام دیو جی کے داماد کی بری حالت کا جس کے باعث کہ آچاریہ رام دیو جی وہاں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ اس کے علاوہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جنکو میں آریہ سماج کے ہت کے لئے اور آچاریہ کے مان کو مدِ نظر رکھتا ہوا پریس میں دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مگر ان کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو ثابت کر سکتا ہوں کہ آج "آچاریہ کا اپمان" کے ڈھونگ رچ کر لوگوں کے جذبات کو بھڑکانے والے لوگ خود کتنے پانی میں ہیں۔

میری تجویز ہے۔ کہ لاہور میں یا دہلی میں ایک کانفرنس بلائی جاوے جس میں آریہ سماج کے دونوں پکششوں کے لوگ اکٹھے ہوں۔ اور وہاں اسکے متعلق فیصلہ کن

روزیشن اختیار کر کے اس کی گھوشنا کر دی جائے۔ مگر اس کانفرنس کے انعقاد تک اس "پرکاش" پارٹی کے جھگڑے کو ختم نہ کیا جاوے۔ اور جو ایڈیٹر یا اخبار اس حکم کو نہ مانے اس کو دنڈ دیا جاوے۔

اب اس تجویز کے بعد پنڈت بدھ دیو جی گورگڑنے والے ان ہتیس مار خانوں سے ہمکلام ہو کر پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی حیدرآباد ریاست میں اسلامی حکومت نے آریہ سماج کا مندر گرا دیا ہے۔ اس کے لئے تو آپ نے اپنے اخباروں کے صفحے وقف نہ کئے شاید اس لئے کہ وہاں جانے سے کھوپڑی ٹوٹتی ہے۔ یا جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔

راولپنڈی کے بدنام اور رسوائے عالم اخبار "برہم رشی" نے رشی دیانند کا اپمان کیا۔ مگر اس کے خلاف تو آپ لوگوں کی تسلم اس گرمی اور تیزی سے جنبش میں نہ آئی جس تیزی سے کہ آریہ سماج کے ہی ایک ودوان کے خلاف چل رہی ہے۔ جس نے کہ کوئی سدھانتک غلطی نہیں کی۔ اس بیچارے نے تو اپنا بیان آریہ ویر میں شائع کر دیا ہے۔ اور صاف لکھ دیا ہے۔ کہ یہ کام ان کو پہلی اور آخری بار کرنا پڑا ہے۔ مگر کیا ہے۔ مجبوری حالات میں۔

مولوی غلام بھیکن پانی پت والے نے "سوامی دیانند اور اس کی تعلیم" نامی کتاب لکھکر ان کی توہین کی۔ ان کے حسب و نسب کے متعلق توہین آمیز غلطی بیان کی مگر تم آج تک اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

سورگیہ سوامی شردھانند جی کی شہادت اور مہاشے راجپال جی کے قتل کے بعد آپ لوگوں نے عملی طور سے شدھی کا دروازہ بند کر دیا۔ کیونکہ تمہیں مسلمانوں کے چھروں تلواروں اور پستولوں سے بھے لگ گیا ہے آپ لوگ تو دن میں انیک بار "آچاریہ کا اپمان" کرتے ہو۔ ان کی کسی بھی بات کو مانتے تو ہو نہیں۔ سدھانتوں سے آپ کو پریم نہیں۔ ہاں اس کی تصویر سے ضرور پریم ہے مندروں کی اپوترتا کا سرٹیفکیٹ بھی مہاشے جی نے دیا ہے۔ ارے بھائی اینٹوں اور پتھروں کے مندر تو پوتر رکھے جا سکتے ہیں مگر وہ مندر جو آپ کے سینوں میں نہاں ہیں وہ پوتر نہیں ہیں۔ وہ پارٹی بازی نے سیاہ کر دیئے ہیں۔ ان کے اندر حسد کی آگ ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔ وہ ایرشا کی بجلی نے پھونک دیئے ہیں۔ ان سرد مندروں کے اندر پریم اور سماج کی سیوا کے شعلے یاد نہیں ہیں۔ پہلے ان کو تو پوتر بناؤ

آخیر میں میں مہاشے کرشن جی اور "ریفارمر" سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آریہ سماج کا ہت آپ کو منظور ہے۔ تو فوراً اس غلط اور تباہ کن اندولن کو بند کر دو۔ ....

اور اس امر کا فیصلہ کر دو کہ آریہ سماجیوں نے مورتی پوجک پوپوں کی سنتان ثابت ہونا ہے۔ یا رشی دیانند کی سپرٹ اختیار کر کے اس کے مشن کو درست کرنا ہے اگر تمہارے خیال کے مطابق پنڈت بدھ دیو جی قابل گردن زدنی ہی ہیں۔ تو اپنی عدالت لگاؤ۔ ودوان بیٹھیں اور اس کے اندر پنڈت بدھ دیو جی کو پیش ہونے کا موقعہ دو۔ اس کے بعد کوئی گھوشنا کرو۔

یہ مت سمجھو کہ پنڈت بدھ دیو جی اکیلے ہیں اور یہ بھی ڈینگ نہ مارئیے کہ مہاشہ کرشن جی نے ماری ہے بلکہ پنڈت بدھ دیو اور ان کے چند ساتھی خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گے۔ بھائی صاحب جہاں آریہ سماج اور دیانند کی عزت کا سوال ہے وہاں تو پنڈت بدھ دیو جی اور ان کے ساتھی پہلے ہی خس و خاشاک بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کے اندر آ کر کوٹھیاں نہیں بنوائیں بنک نہیں بھرے اور موٹریں نہیں خریدیں ہاں اب وقت آ رہا ہے۔ اگر آپ لوگ ان شرارتوں سے باز نہ آئے تو آریہ سماج کے نوجوان طبقہ کو آپ لوگوں کو دھکے مار مار کر آریہ سماج سے نکالنا پڑے گا۔ اور گدیاں آپ جیسے خود غرض اور فرعون مزاج حاکموں کے ہاتھ سے چھین کر آریہ سماج پنڈت بدھ دیو جی جیسے تیاگیوں اور تپسویوں کے ہاتھوں میں دینا پڑے گا۔

میں ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ تم لوگ آریہ سماج کے دوست نما دشمن ہو اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو یہ موقعہ دو۔ کہ آپ لوگوں کے پول کھول کھول کر بتائیں کہ آپ نے آچاریہ کا مان کیا کیا تھا؟

آریہ سماج بھکر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بھکر کا وارشک اتسو ۳۰، ۳۱ر اگست و یکم ستمبر کو منایا جانا نشچے ہوا ہے۔ اچھے ودوان اپدیشکوں و بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ اتسو سے ایک ہفتہ پہلے پنڈت بہردیالو جی کتھا کریں گے جو شاستراتھ ہونے کی بھی آشا ہے۔

(ستیانند منتری آریہ سماج بھکر)

مہاشہ کرشن کی فرنگی چالیں

(از قلم شری مہاشہ ستیہ پال جی پردھان آریہ یووک سماج مظفرگڑھ)

مہاشہ کرشن سے منتری پد یا عہدہ کیا چھینا گیا۔ کہ انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اس گدی کے چھننے میں انہیں سب سے بڑا ہاتھ پنڈت بدھ دیو جی کا نظر آتا ہے۔ اس لئے انہوں نے آریہ سماج کے اس رتن تیاگی ودوان اور رشی کے اننیہ بھگت چوٹی کے ودوان تیاگی تپسوی سچے برہمن پنڈت بدھ دیو جی کے برخلاف وہ کولاہل شروع کیا ہے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ پرکاش ۱۱ر اگست کے پرچے کے پورے پندرہ صفحے مہاشہ جی نے اس مذموم کام کے لئے ریزرو کر دیئے ہیں۔ پرکاش مہاشہ جی کا اپنا اخبار ہے۔ وہ جس طرح چاہیں۔ اس کے اوراق کا استعمال کریں۔ لیکن اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاشہ جی مہاراج تخت عزرائیلی پر بیٹھ کر پنڈت بدھ دیو جی سے زندگی کا حق بھی چھیننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دھمکی دیدی ہے۔

"کچھ درشن ہوئے۔ کلکتہ کے ایک کتب فروش نے ایک کتاب میں حضرت محمد صاحب کی ایک تصویر شایع کر دی۔ مسلمانوں نے اس کے برخلاف پروٹسٹ کیا۔ اس پر اس کتب فروش نے ان سے معافی مانگ لی۔ باوجود اس کے لاہور کے دو مسلم نوجوان کلکتہ گئے۔ اور اس کتب فروش کو قتل کر آئے۔"

کوئی پوچھے۔ کہ اس واقعہ کا بیان کرنا کیا مطلب رکھتا ہے۔ کیا مسلمانوں کی طرح سوامی جی کی تصویر شایع نہ کی جائے مطلب صاف ہے۔ کہ مہاشہ صاحب کسی سازش میں مصروف کار ہیں!

مہاشہ جی مزید فرماتے ہیں۔ کہ اگر میرا قلم اپنے اچاریہ کی مان رکھشا کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ تو وہ میرے کس مصرف کا؟ کیوں نہ اسے توڑ دوں؟ ہم مہاشہ جی سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ جب سوامی ستیانند آریہ سماج کی تباہی کے سامان میں مصروف تھے۔ اور گپت طور پر چھپے چیلیاں مونڈ رہے تھے۔ تو اس وقت آپ کا قلم کس آسمان پر ...... تشریف فرما تھا۔ اور یہ جو کچھ پنڈت جی نے اب کیا ہے۔

مہاشہ جی کا فرمان ہے۔ کہ پہلے بھی چھاؤنی کے شاستراتھ میں پنڈت جی گھبرانے والے تھے۔ جس کا انہیں علم تھا۔ سو مہاشہ جی کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک کے مطابق جواب دیں کہ اس ان کی بھجائیں کیوں نہ پھڑکیں! اگر جی کا یہ کام غلطی میں شامل ہے۔ تو مہاشہ جی مہاراج اس سے بھی ڈبل غلطی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر پرکاش کے نمبر کے ورق پر رشی کے چترکے ایک بوٹ فیکٹری کا اشتہار چھاپا اور ہی بوٹ کی تصویر بھی دیدی۔ جب کو لپیٹ کر بھیجا گیا۔ تو وہ بوٹ رشی کے ماتھے پر آ گیا۔ چنانچہ خریداروں اس حالت میں پرچے پہنچے۔ مہاشہ جی اتفاق کہیں یا کچھ۔ دنیا جانتی ہے۔ رادھا کشن زر کا بندہ ہے۔ دیدہ د ٹھیکریوں کے لالچ میں اپنے خیالات بموجب رشی کی بے عزتی کر کے آریہ کی دلآزاری کی۔ اور پنڈت بدھ دیو کی نیت بالکل صاف تھی۔ جس کا اظہار وجہ مہاشہ جی کی تیز قلم کو بھی ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ جب سوامی جی کا فوٹو لیا جانے لگا۔ تو سوامی جی اپنا فوٹو نہ دیتے تھے۔ بہت مجبور کرنے پر انہوں نے اجازت دی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ کہیں اسے مورتی پوجا کا ذریعہ نہ آج سوامی جی کا خدشہ صحیح ثابت ہو اور مہاشہ صاحب مورتی پوجا کی ڈال رہے ہیں۔ صرف اس خاطر کہ ہوا وقار کسی طرح واپس آ جائے پرتی ندھی سبھا کی گدی پھر مل جاوے مہاشہ جی مہاراج آج آپ کی آنکھ کا تنکا نظر آ رہا ہے۔ لیکن گنو مالس کی شراب کا اشتہار اپنے میں چھاپ رہے تھے۔ اور سارے جگت نے پروٹسٹ پر بھی ان کے مونگ دلتے رہے تو اس وقت آپ کو سا گٹھا نظر کیوں نہ آیا۔ کیونکہ اس پیسوں کی غرض تھی۔ اور اب نہیں

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

ہفتہ وار

ضمیمہ آریہ ویر لاہور

چندہ سالانہ ۲؍ روپے

قیمت فی پرچہ ایک پیسہ

ایڈیٹر مہر چند شرما

جلد ۱۱ | مورخہ ۲۷ ساون سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۵

مہاشہ کرشن اور مہرشی سوامی دیانند جی کی تصویر

پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف بیہودہ اور سدھانت ورودھ جہاد کی حقیقت

سب رونا آریہ پرتی ندھی سبھا کی گدی اور لیڈری چھن جانے کا ہے

(لیکھک:- شری یت پنڈت بھگت رام جی رشی جالندھر شہر)

میرے سامنے اسوقت ”ویر بھارت“ ۲۹ جولائی کا پڑا ہے۔ اس اخبار میں مندرجہ ذیل عنوان کو پڑھکر میں چونک اٹھا۔ اور کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ عنوان یہ ہے۔

”کیا آریہ سماج کے سدھانت کی رکھشا اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ رشی دیانند کی تصویر کو جوتے لگائے جائیں“۔ میں نے فوراً ہی اس مضمون نگار کے نام کو دیکھنے کی کوشش کی۔ تو یہ لکھا تھا:-

”مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرکاش و پرتاپ کے قلم سے“

اب میں نے ٹھنڈے دل سے اس مضمون کو پڑھنا شروع کیا۔ مضمون پڑھکر میرے دل سے ایک آہ نکلی! اور میں نے برملا کہا۔ کہ اگر یہی ملاں صاحب ہیں تو مکتب کا بیڑہ غرق کیوں نہ ہوگا۔“ میں ایک منٹ میں ہی مضمون لکھنے کا مقصد سمجھ گیا۔ اور ہنس پڑا۔ آپ بھی سمجھ گئے ہوں گے۔ وہ کیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری مہاشہ جی نہیں ہیں۔ مجھے ان سے ہمدردی ہے۔ وہ میرے پرم مترا ہیں۔ اور پرانے مہارتھی ہیں۔ جس گورنمنٹ کو وہ ساری عمر چلاتے رہے۔ آج اسی کی حکومت میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ وہ اپنے باغیوں کو خود سزا نہیں دے سکتے۔ لیکن وہ ہیں گردن زدنی ضرور۔ سزا ان کو ملنی ضروری ہے۔ اسلئے آپ نے اپنی قلم کی شمشیر سے انہیں سیدھا کرنا چاہا ہے۔ آپ کا قلم تو زور ہے۔ آپ کہنہ مشق ایڈیٹر ہیں۔ ہزاروں لوگ روزانہ آپ کی تحریر کو پڑھکر رائے قائم کرتے ہیں۔ لیکن مہاشہ جی بھول گئے ہیں۔ ان کی قلم کا اثر آریہ سماجیوں پر نہیں ہوتا۔ ورنہ ممکن تھا کہ آپ کی گدی چھنی جاتی۔ آپ کو جذبات بھڑکانا خوب آتا ہے۔ ہر ایک بدلہ لینے والا عموماً ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ ”پنچ تنتر“ نامی کتاب میں وشنو شرما نے گیدڑ کی کہانی سے خوب ثابت کر دیا ہوا ہے اسے تو۔ مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ مہاشہ جی جیسا برگزیدہ لیڈر جس کو آریہ سماج کی لیڈری پر اتنا ناز ہے۔ رشی دیانند کے بھگت ہونے کے دعویدار ہو کر ”رشی دیانند“ کے اصولوں سے اتنا ہی کورا ہے۔ جیسے کوئی آج کا طفل مکتب ہو۔

اخبار نویسوں کو یہ راز معلوم ہے۔ کہ لوگوں کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ لوگ ہر روز ان کا اخبار پڑھتے ہیں۔ دوسرے دن بھول جاتے ہیں جن الفاظ کا استعمال کرکے آج آپ نے آریہ سماجیوں میں جوش پیدا کرنا چاہا ہے۔ ایسے الفاظ سے ایک دفعہ ۳۰ برس ہوئے شیر پنجاب لالہ لاجپت رائے جی نے آریہ گزٹ میں ایک مضمون لکھا تھا۔ ”رشی دیانند کی ہڈیوں پر کھانڈ کا ڈھیر“ وہ بھی اس وقت اجمیر میں گورو بھگتی دکھانا چاہتے تھے۔ اور رشی دیانند کی ہڈیوں پر ایک مڑھی بنوانا چاہتے تھے۔ لیکن اس وقت کے آریہ باخبر تھے۔ اس جال میں نہ پھنسے۔

بات سدھانت کی یہ ہے۔ مہاشہ جی کی بلا سے۔ مجھے تو خوب معلوم ہے۔ سدھانت کے نام سے انہیں چڑ ہے۔ سدھانت ڈوبے یا رہے۔ ان کی بلا سے۔ کیا ستیارتھ پرکاش اشتہار جو رادھا سوامی مت والوں نے چھاپی ہے۔ مہاشہ جی کی اخبار پرکاش میں نہیں چھپتا وہی اشتہار بعینہ دس دس روپے کے منی آرڈروں کے آریہ گزٹ۔ آریہ ویر۔ آریہ مسافر میں بھی چھپنے کو گیا تھا۔ لیکن ان بہادروں نے اسے نہیں چھاپا۔

آپ نے کب سدھانتوں کی رکھشا کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ آپ کب کسی شاستر ارتھ مہارتھی بن کر میدان میں آئے ہیں۔ مجھے پورن وشواس ہے۔ آپ نے دفتری حکومت سے اپنے جھوٹی چکوں سے خوب میدان جیتا ہے۔

”مورتی پوجا کا رشی دیانند کٹر مخالف ہے۔ آریہ سماج کی زندگی اور مشن اس کے برخلاف ہے۔ یہ خیال ویدک ہے۔ رشی دیانند کا خیال ہے۔ کہ ہر ایک قسم کی بت پرستی گناہ ہے۔ آپ کی ساری زندگی اسی کی زندہ مثال رہی ہے۔ مورتی پوجا کو ان کے دل میں کوئی جگہ نہ تھی۔ مہاشہ جی کیا آپ نے یہ سطور ستیارتھ پرکاش میں پڑھی ہیں۔ آپ کی بلا پڑھے ملیدہ کبھی پڑھا کرتے ہیں۔ یہ کام ان کے نوکروں کا ہوتا ہے۔ لیڈر تو تقرری اور برخاستگی کے حاکم ہوتے ہیں۔ اچھا اب ستیارتھ پرکاش کھول لو۔

دیکھو ستیارتھ پرکاش ہندی صفحہ ۱۳۲۱ چودہواں ایڈیشن گیارہواں سمولاس مضمون مورتی پوجا سے نقصان۔ گیارہواں نقصان "ان مورتیوں کو کوئی توڑ ڈالتا و چور لے جاتا۔ تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں"۔

آپ کا رونا بھی ایسی مورتی پوجا کی کرپا کا پھل ہے۔ اور سنو مہاشہ جی!

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۸۰ گیارھواں سمولاس۔ سکھوں کے سدھانتوں پر لکھتے لکھتے رشی کیا فرماتے ہیں۔

"مورتی پوجا تو نہیں کرتے۔ کنتو اس سے وشیش گرنتھ کی پوجا کرتے ہیں۔ کیا یہ مورتی پوجا نہیں ہے۔ کسی جڑھ پدارتھ کے سامنے سر جھکانا۔ اس کی پوجا کرنا سب مورتی پوجا ہے"۔

پوجا کے معنی مہاشہ جی کیا ہیں "ستکار"۔ کیا آپ ہمیں بھڑکا کر رشی دیانند کی تصویر پر پھول چڑھوانا چاہتے ہیں۔ بھولے بھائی۔ کیا آپ نے رشی دیانند کی لاکھوں تصویریں اپنی اخباروں میں نہیں چھاپی ہیں۔ ذرا دل پر ہاتھ رکھو۔ اور بتاؤ تصویر کیسے چھپتی ہے۔ دونوں مشینوں کے درمیان کیا آپ کے رشی پیچھے نہ جاتے ہوں گے۔ آپ کا منطق ذرا سنو۔ "تصویر کو دیانند سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔" اگر یہ سچ ہے۔ تو بس آپ گورو کی ہتک کرنے والوں میں سب سے بڑے ہیں۔ تصویر چھپی۔ دیانند کچلا گیا۔ تصویر دفتری کے پاؤں میں پڑی رہی۔ ایک مسلمان اخباروں پر پیر دھر کر آپ کے دفتر میں کودتا پھرے۔ آپ بھی بوٹ پہن کر ان پر سے گذر جاویں اخبار بیچنے والے مسلمان ایجنٹ ایک پیالہ میں گوشت بھر کر اسے آپ کی اخباروں پر رکھکر رونی کھاویں۔ تصویری دیانند کو ماس کی درگندھ سنگھا دیں۔ اور پھر ریل میں کسی دیوی کے بچے کو ٹٹی آوے۔ تو آپ کی اخبار کا ورق پھاڑ کر جس پر رشی کی تصویر ہو۔ اسمیں ٹٹی لپیٹ کر باہر پھینک دے۔ بازاروں میں دوکاندار ان اخباروں میں اپنی چیزیں ڈال کر دیں۔ توبہ! توبہ!! توبہ!!! پھر مہاشہ جی نے کبھی ٹس سے مس نہ کی۔ نہ درد پیدا ہوا۔ چھی! اس منطق پر ہی آریہ سماج کے لیڈر ہو۔ ایسی منطق کے بل بوتے پر کودتے پھرتے ہو۔ گھر رکھو یہ گورو بھگتی۔ یہ سچی نہیں ہے۔

اور سنو آریہ سماج کے لیڈر کیا فرماتے ہیں۔

"آج آریہ جاتی کا ایک بڑا حصہ انہیں (رشی دیانند کو) گہری شردھا کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ان کی پوجا کرتا ہے۔ سناتنی معنوں میں نہیں۔ بلکہ آریہ سماجی معنوں میں انہیں نجات دہندہ مانتا ہے"۔

بریکٹ کے اندر الفاظ میرے ہیں۔ واہ خوب رہی شکر ہے۔ جلد ہی آپ نے اپنا عقیدہ بتا دیا۔ آپ نے مشن سکول میں تعلیم پائی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ آپ ان کی ہفتہ واری سبھاؤں میں بھی جایا کرتے تھے اندازاً ۱۸۹۹ء میں جب آپ کو ہم آریہ کمار سبھا کا ممبر بنا رہے تھے تو آپ کمار سبھا کے اس نیم کے بس میں نے لکھا تھا کہ ہر ممبر کو اتوار کے دن آریہ سماج کی میٹنگ میں آنا ضروری ہے۔ آپ ماننے کو تیار نہ ہوتے تھے۔ اس لئے مہینوں تک آپ کمار سبھا کے ممبر نہ ہو سکے تھے۔ کیونکہ آپ کو عیسائیوں کی ہفتہ وار میٹنگ میں جانا ہوتا تھا۔ مہاشہ جی اس کا اثر اب معلوم ہوا۔ ۲۵ برس کی بات بھگت کو یاد آ گئی۔ نجات دہندہ۔ توبہ! الکفر عجب پہنے تو رشی دیانند کی ساری کمائی پر پانی پھیر دیا۔ یا الٰہی یہ خواب ہے یا حقیقت۔ ہے ہو! یہ آنکھیں کیا پڑھ رہی ہیں۔ نہیں میں نے بار بار آنکھیں پھاڑ کر دیکھا ہے۔ یہ ہی لکھا ہے۔ نجات دہندہ مانتا ہے۔ اور آریہ سماجی معنوں ہیں۔

آریہ سماجیو! سنو! دیانند کا بھگت کہلانے والا۔ دیانند کو اب عیسےٰ بنانے لگا ہے۔ مہاشہ جی کیا ہمیشہ سے آپ کا یہ عقیدہ رہا ہے۔ کہ دیانند نجات دلانے والا ہے۔ تو آپ نے آتم ہتیا کی۔ کہ آریہ سماج کے ممبر بنے رہے۔

پھر آریہ سماجی معنے کیا ہیں۔ کیا کوئی نئی ڈکشنری تیار کروائی تھی۔ کیا وید امرت کی طرح کوئی نئی کتاب آپ کی زیر ہدایت تیار ہوئی ہے۔ جسمیں آریہ سماجی معنے بند ہیں۔ کیا پوجیہ سوامی ستیانند جی کی گپت پستک کی طرح یہ بھی ابھی کسی الماری میں بند ہے جس کو بھگت ہی دیکھ سکتے ہیں۔

صرف ایک ہی ارتھ ہیں جو وہ عیسائیوں کو آتے ہیں۔ نجات دہندہ بھگوان عیسےٰ ہی ہیں۔ یہ ان کا سدھانت ہے۔ لیکن دیانند غریب۔ دیانند کبھی یہ پدوی لینے کو تیار نہیں۔ وہ پربھو سے لینا نہیں چاہتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ آجکل آپ کو ان کی بھگتی ادھک ستا رہی ہے۔ ہے کرپا کر کے چھوڑ دو۔ ہمیں اپنے رحم سے بخش دو۔ ہمیں نجات دہندہ درکار نہیں۔ اس پر ما ایشور ہی ہمارا نجات دہندہ اور اودھارک ہے۔

شریمان پوجیہ بھراتا جی! آپ کسی زعم میں پھنسے ہوئے ہو۔ پنڈت بدھ دیو جی اس کال میں مہارشی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے بعد آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر آیا ہے جس نے تاریخ کو پھر دہرا دیا ہے۔ سنو میں چشم دید بات بتاؤں۔ اس وقت ابھی آپ کو آریہ سماج کی سگندھ بھی نہ چھوئی تھی۔

شہادت سے ایک دن پہلے پوجیہ پاد گورودر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ملتان میں تھے اور وہاں وہ ملتان آریہ سماج کے سب سبھاسدوں کو بلا کر آپ ان سے کسی خاص امر پر بات چیت کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک رشی بھگت وہاں آ گیا۔ اور نمستے کے بعد پنڈت جی سے کہا۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ سب بات چیت بند کر کے اس لاثانی نے کہا۔ پوچھو۔ یہ سوال و جواب میرے دل پر ایسا نقش ہے۔ جیسے پتھر پر کھدا ہوا ہو۔ سنو!

سوال۔ کیا سوامی جی کی تصویر کو نمستے کہنا مورتی پوجا ہے۔؟

اُتر۔ تو کیا مورتی پوجا کے سر پر سینگ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ میرا بس چلے تو سوامی جی کی سب تصویریں جلا دوں۔ کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں سے آئے ہوئے لوگ کبھی سمے پا کر سوامی جی کو ہی ایشور نہ بنا دیں۔ جیسا کہ رام اور کرشن کو بنا دیا ہے۔

سوال۔ تو کیا سوامی جی کی مورتی۔ تصویر کا سوامی جی سے کچھ تعلق نہیں۔ اور اگر ان کی تصویر کو کوئی پھاڑ دے یا پاؤں تلے کچل دے تو آپ کو دکھ نہ ہوگا

اُتر۔ کچھ تعلق نہیں ہے۔ کیا آپ کے سایہ کو آپ سے کچھ تعلق ہے۔ اور اگر آپ کے سایہ پر کوئی جوتا لیکر کھڑا ہو جائے۔ تو کیا وہ آپ پر جوتا لیکر کھڑا ہو گیا ہے۔ بتاؤ۔

سوال کنندہ چپ ہو گیا۔ پنڈت جی پھر بولے۔

سنو بھولے بھگت! یاد رکھو۔ مورتی پوجا کی بنیاد ایسے ہی جھوٹی شردھا سے رکھی جاتی ہے۔ اور رکھی گئی تھی۔ بدھ کی مورتی کی پوجا ایسے ہی جاری ہوئی تھی۔ اور ان کی دیکھا دیکھی ہندوؤں میں بھی آ گئی۔ اس لئے ہمکو خواب میں بھی ایسی مکروہ حرکت نہ کرنی چاہیئے۔

ہاں اگر کوئی شخص میری کتاب۔ میری تصویر۔ میری اور کسی چیز کو بدنیتی اور مجھے دکھ پہنچانے کے لئے اُسے خراب کرتا ہے تو میں ایسے بدمعاش کو اس کی نالائقی کا مزہ چکھاؤں گا۔ وہاں میرے دشمن کا نقصان سامنے ہے۔ نہ کہ میری تصویر کو پھاڑنے سے میری ہتک مقصود ہے۔ لاکھوں بڑے آدمیوں کی لاکھوں تصویریں ہر روز بازاروں میں پاؤں تلے روندی جاتی ہیں۔ جنکی وہ تصویریں ہیں۔ ان کی کوئی ہانی نہیں ہے"۔

اگر آج پنڈت لیکھرام جی ہوتے اور مہاشہ جی کا مضمون پڑھتے تو وہ سیدھے بھاگے ہوئے پوروسنتری جی کی کوٹھی پر پہنچ جاتے۔ اور نہ جانے کیا گفتگو ہوتی۔

مہاشہ جی کے مضمون میں ایک بات بڑی مزے دار ہے۔

"اگر آریہ سماج پنڈت بدھ دیو کے ہاتھوں رشی کا یہ اپمان برداشت کر سکتا ہے تو اسے زندہ کہنا مشکل ہے۔"

پوجیہ بھراتا جی! کیوں تجاہل عارفانہ کر رہے ہو۔ کیوں آتم ہتیا کے بھاگی بنتے ہو میں تو آپ کے ان الفاظ کو پڑھکر رو رہا ہوں۔ رشی کا اپمان آپ کر رہے ہیں۔ اس کی ساری کمائی کو مٹی میں ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر رشی دیانند وہ دیانند جسنے سب سے بڑے بت شکن کا لقب حاصل کیا ہوا ہے۔ یہ پریم بھرے شبد آپ کے سن کر پرسن ہو جاویں تو میں ان سے پوچھوں۔ بھگون آپ کے اس کتھن کے کیا ارتھ ہیں۔ جب ہری دوار پر آپ نے ایک شو کے بھگت کو جو آپ سے لوٹا مانگنے آیا تھا۔ کہے تھے۔

کتھا یوں ہے۔ ایک شو بھگت سوامی جی سے لوٹا مانگنے آیا۔ اور مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

بھگت۔ سوامی جی ذرا اپنا لوٹا دینا۔ (سوامی) کیوں کیا کرو گے۔ بھگت شو جی پر جل چڑھانا ہے۔ (سوامی) تمہارے پاس لوٹا جو ہے۔ (بھگت) نہیں مہاراج لوٹا ہے تو کاہے کو مانگتا۔ (سوامی جی) ہورکھ منہ جو ہے (بھگت) موہنہ (سوامی) ہاں موہنہ میں پانی کا کلا بھر لو اور شو جی پر جا کر چھڑک دو۔

بھگت چپ ہو گیا۔

پوجیہ مہاشہ جی۔ کبھی گھر کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ ۴۶ برس میں کتنی بار ستیارتھ پرکاش اور رشی کا جیون چرتر پڑھا۔ حکومت نے آپ کو فرصت نہیں دی۔ یہ کتھا کیا بتاتی ہے شو جی کی مورتی کو شو جی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہاں آپ تو اب اصلی بات پر آ گئے۔ کیا گوہر افشانی کی ہے۔ ذرا سنو!

آریہ سماج کے مارآستین اخبار ریفارمر کی انتہائی شرارت بے غیرتی اور غداری

آریہ بھائیو! ایسے خطرناک دوست نما دشمنوں اور غداروں سے بچو

(از قلم شریمان چودھری سوبھا راج جی پردھان آریہ سماج جام پور)

آریہ جنتا نے ۱۴ر جولائی ۱۹۳۵ء کے پرچہ "ریفارمر" میں "برہم رشی راولپنڈی کا دیانند سماج نمبر" پر مہاشہ سنت لال اڈیٹر کے لیکھ کو پڑھ کر اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ یہ شخص کس قماش کا آریہ سماجی ہے۔ ہم نے اپنے پہلے لیکھ میں اس کی نبض کو اچھی طرح پہچان کر لکھا تھا۔ کہ یہ شخص آریہ سماج کا نادان دوست ہے۔ اب ہم اس بیہودہ لیکھ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ نہ صرف آریہ سماج کا نادان دوست ہے۔ بلکہ مار آستین ہے جس کا اگر وقت پر سر نہ کچلا گیا۔ تو آریہ سماج کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا۔ اور اسی لئے سماج ہذا نے و دیگر آریہ سماجوں نے بجا طور پر اس کے خلاف مذمت اور بائیکاٹ کے ریزولیوشن پاس کر کے آریہ جنتا کو پریرنا کی تھی۔ کہ ابھی سے اس کی ناکہ بندی کر دی جائے۔ اس کی چالاکی ملاحظہ ہو۔ ادھر لکھتا ہے۔ کہ ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ آغاز کس طرف سے ہوا۔ کیونکہ ہم ایسے لٹریچر کے پڑھنے کے شائق نہیں ہیں۔" ادھر جج بنکر فیصلہ بھی دیدیتا ہے۔ کہ "ایسے بیہودہ نمبروں کی اشاعت کی ذمہ واری کس انش میں ہم پر بھی عاید ہوتی ہے"۔ وہ آریہ سمپادک ہی کیا۔ جو اپنے اس ضروری لٹریچر کو پڑھتا ہی نہیں۔ ٹھیک کہتا ہے۔ کیونکہ اس نے جنم ہی آریہ سماج کے اندر شرارت پیدا کر کے سوارتھ سدھی اور پھوٹ ڈالنے کے لئے لیا ہے۔ آریہ ودوانوں نے پونڈتوں کے شرر انگیز لیکھوں کے جواب میں جتنے لیکھ آریہ ویر کے جوابی نمبروں میں لکھے ہیں۔ سمجھدار تعلیم یافتہ طبقہ کے ایک ویکتی نے بھی آج تک یہ کہنے کی جرأت نہیں کی کہ اس میں اس مت کے کسی بزرگ کی شان میں گالی تو کجا غیر سنجیدہ شبد کا پریوگ بھی کیا گیا ہو۔ خود سناتن دھرم سبھائیں "برہم رشی" کے پچر لیکھوں پر لعنت بھیج رہی ہیں۔ لیکن اس آریہ سماج کے غدار دشمن ودیارتھی مہاشے کی دیدہ دلیری دیکھئے۔ کہ ناصح بنکر الٹا آریہ پرشوں کو اپدیش دینے لگا ہے۔ کہ "ہر چہ بر خود مپسندی بہ دیگراں مپسند" اور حقیقی مجرم "آریہ ویر" کو ٹھیراتا ہے۔ اس آریہ ویر کو جو اپنا سر وسو قربان کر کے برسوں سے آریہ سماج کی رکھشا کا کام کر رہا ہے۔ کیوں! اس لئے کہ آریہ کا اڈیٹر اس غیر ذمہ دار نام نہاد آریہ سماجی ودیارتھی کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اس سمے جبکہ آریہ سماج متفقہ طور پر اس بیہودہ نمبر کی ضبطی کا پُرزور مطالبہ کر رہا ہے۔ ودیارتھی مہاشہ کا بے تُرا راگ الاپنا مار آستین سے کم خطرناک نہیں کیا جا سکتا۔

نو سے چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ دوسروں کو شِشٹاچار کا سبق دینے والے ودیارتھی مہاشہ کا پُر از شرارت فحش و بدتہذیبانہ لیکھ مندرجہ اخبار ریفارمر مورخہ ۲ر جون آریہ پرشوں کو بھول نہیں سکتا۔ جس میں اس نے آریہ دیویوں پر پھبتیاں اڑائیں اور آریہ سبھاسدوں کو لُہار، کمہار اور چمار تک کہہ کر اپنے اندرونی دُشٹ بھاؤں کا پرچہ دیا ہے۔ اب یہ دشمن سماج بے غیرت کو جواب دے کر اُن منافق سمپادکوں و پنڈتوں سے ہاتھ ملاتا ہے۔ جنہوں نے رشی دیانند پر انسانیت سوز بیہودہ پُر اتہام تراشنے میں کمال کر دیا ہے۔ اور اپنے ایسے ہمعصر کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کی جرأت کرتا ہے۔ جو ایک غریب گرہستی پاربرہمن ہے۔ اور آریہ سماج کی رکھشا کی دھن میں سب کچھ تیاگ کر کے اپنے آپ کو ہر وقت خطرے میں ڈالنے کو تیار رہتا ہے۔ اگر آریہ سماج کا یہ دیوانہ سینہ سپر نہ ہوتا۔ تو سوامی ستیانند جی کے بھگتی پرکاش میں ایجاد کردہ پریم پنتھ کے جادو نے کئی آریہ پریواروں کو مردم پرستی کی غار میں گرا دیا ہوتا۔ اس دودھ پینے والے نمائیشی مجنوں ودیارتھی مہاشے نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ آریہ جنتا ایسی بھولی ہے۔ کہ اس کی چالاکیوں اور چالبازیوں کو سمجھ نہیں سکتی۔ یہ اپدیشٹا کا روپ دھارن کر کے آریوں کو تو اپدیش کرتا ہے۔ اور پوپانکوں کی خوشامد کرتا ہے۔ تاکہ اگر آریہ سماج میں اس کی دوکانداری نہ چل سکی۔ تو پورانکوں کے صفیں شامل ہو کر مراد پانے کی سبیل ہو سکے۔

کبھی تو وہ لالہ ستیہ بھوشن جی وکیل ڈیرہ غازی خاں سے مضمون حاصل کرتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج میں غریب ستیہ بھوشن صاحب کی کیا پوزیشن ہے۔ آریہ سماج میں رکھا ہوا ریکارڈ اس کا شاہد ہے۔ دو سال سے آریہ سماج میں آپ کو کوئی عہدہ نہیں ملا۔ انترنگ سبھا میں بھی آپ کو نہیں لیا گیا۔ آج کل بھی آپ ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج کے موجودہ پردھان منتری بیت لالہ جیا جی سے جو ڈیرہ غازیخاں میں مانے ہوئے ہردلعزیز۔ دھرماتما، سچے دیش بھگت اور غریبوں کے سچے ہمدرد ہیں جن کے بغیر پروپکار کے سارے کام ادھورے سمجھے جاتے ہیں۔ الجھ رہے ہیں۔ اور اب ڈیرہ غازیخاں کے چار دیواری میں بیٹھ کر پرتی ندھی سبھا لاہور کے وارشک چناؤ پر ہرزہ سرائی کر رہے ہیں۔ جام پور سماج کا رشتہ آچاریہ رام دیو جی و پنڈت دیو شرما جی جیسے تیاگی فقیروں اور آریہ سماج کے چوٹی کے ودوان لیڈروں سے ہے۔ یہ تو ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ پنجاب میں کونسی سماج ہے۔ جو ان مہاتو بھاووں کا گورو سمان آدر نہیں کرتی۔ آپ آریہ سماج کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس کا حق نمک بھی تو آپ نے ادا کر دکھایا۔ آپ کو ودیارتھی صاحب سے گورو شیش کا سمبندھ مبارک ہو۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے۔ "کند ہم جنس باہم جنس پرواز"۔

کبھی مار آستین ریفارمر منتری بیت لالہ چرنجیت لال جی اور لالہ چمنداس جی وکیل کے لیکھ حاصل کر کے کالی کالی جلی قلم کی سُرخیوں میں چھاپ کر اپنے حسد کی آگ کو بجھانے کا یتن کرتا ہے۔ ہر دو الذکر ایک مرلی ہر دسے مجدد پُرش ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیں لاہور میں بیٹھے ہوئے آریہ پرشوں کو ہی رواجی طور پر اپنا پرتی ندھی چن کر سبھا کے ادھیویشن کا سوانگ پورا کر لیا کریں۔ اور اس طرح سالہا سال سے گدی پر بیٹھے ہوئے سبھا ادھیکاری سیاہ سفید جو کچھ کرتے ہیں۔ آریہ سماجیں چوں چرا نہ کریں تو ٹھیک۔ اگر سوامی ستیانند جی مہاراج جیسے تیاگی سنیاسی برسوں رشی دیانند کے اننیہ بھگتی کا گیت گاتے گاتے اندر ہی اندر بھگتی پرکاش دوارا پریم پنتھ چلا کر آریہ سماج کی جڑوں پر کلھاڑا گھات کرنے لگیں۔ اور پنڈت بدھ دیو آدی سچے برہمن کے ناتا سے پراسچت کرنے پر بھی اپنی غلطی کو ماننے میں اپنی مان ہانی سمجھتے ہوئے آریہ سماج کو چھوڑ جائیں۔ تو بھی آریہ سماج گردن زدنی۔ لیکن اگر چند درد مند آریہ پُرش سبھا کی من مانی ہانی کارک کار روائیوں کو دیکھ کر آریہ سماجوں کا دھیان کرتو یہ کی طرف دلاتے ہیں۔ ان کو سمجھانا ہے۔ پرتی ندھی چن کر سبھا میں بھیجنے کے لئے پریرنا کریں۔ تو اس جائز کارروائی کو انیائے اور دھڑہ بندی کہا جاوے۔ اور اگر سبھا کی اس وقت کی کارروائیاں اپنی آنکھوں دیکھنے کے بعد سماجوں سے چنے ہوئے معزز پرتی ندھی کافی سوچ وچار کے بعد سبھا کی گدی کو نئے ادھیکاریوں کے حوالہ کر دیویں۔ تو منتری بیت لالہ چرنجیت لال جی کو اس میں کلیان نظر نہ آوے۔ اور اگر آچاریہ رام دیو و پنڈت بدھ دیو جی شنتی کو بچانے کے کام میں حصہ لیویں۔ تو اور بھی غضب ہو جاوے۔ اور وہ برہمن پدوی سے گر کر کھشتری ورن میں شمار کئے جاویں۔ لالہ جی نے شاید یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ منش سماج میں اپدرو دیکھ کر برہمن چپ بیٹھا رہے۔ یہی اس کا برہمنتو ہے کیا۔ لالہ جی سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اُن کو نئے انتظام میں کیوں کلیان نظر نہیں آتا۔ کیا موجودہ منتری کے منتری پردھان یا دوسرے ادھیکاری سداچاری نہیں۔ ایماندار نہیں۔ اڈمبری آدمی ہیں یا چالباز ہیں۔ یا انترنگ سبھا میں جو آدمی لئے گئے ہیں۔ وہ ایوگیہ ہیں۔

لالہ جی کا کتھن تب نیائے یکت سمجھا جاتا۔ جب وہ کچھ عرصہ نئے ادھیکاریوں کو کام کرنے کا موقعہ دیتے۔ لیکن پیش از مرگ واویلا کر کے آپ نے آریہ سماج کے ساتھ سخت انیائے کیا ہے۔ اور سنگٹھن کو نقصان پہنچایا ہے۔ اب موخر الذکر صاحب کے وچاروں کو دیکھئے۔ شریمان لالہ چمنداس جی اپنے چند رفیق کار بھدر پرشوں کے غم میں گھلے جا رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ لالہ گوبند رام وکیل انترنگ سبھا میں کیوں نہ لئے گئے۔ فلاں صاحب وائس چیئرمین تھے وہ کیوں نہ چنے گئے۔ فلاں صاحب ۱۵ سال سے ممبر چلے آتے ہیں۔ اُن کی گدی کیوں چھینی گئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور کچھ اپنا بھی ان کو افسوس ہے۔ اور افسوس تو ہمیں بھی ہے۔ لیکن وہاں لالہ جی

[illegible] نے یہ بھی بتلا دیا ہوتا۔ کہ آپ موجودہ ممبران میں سے کسی کو نالایق سمجھتے ہیں۔ جن کو بھرتی کر [illegible] وہاں نے غضب کر دیا۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے دھرمیندر ودوان پنڈت [illegible] لال کو کیوں نہ لیا گیا۔ اسی طرح دیوراج جی سیٹھی کو کیوں نہ لیا گیا۔ جو گورو کل کے ممبیہ ادھشٹاتا رہ چکے ہیں۔ کیا اس وقت یہ مناسب نہیں۔ کہ بجائے بے موقعہ شکایت کرنے کے ایمانداری سے ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹا دیں۔ اور آریہ سماج کے ہتیشی ہونے کے ثبوت دیویں۔ ایشور [illegible] پاپ سنکلپ کے میل کو ہمارے من سے دور کریں۔ تب شدھ بھاوناؤں کا ادے ہو سکتا ہے۔

آگے چل کر ودیارتھی مہاشہ حیدرآباد کے شاستر ارتھ کو الٹی لائیٹ میں پیش کر کے پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف بھڑکانے کا مذموم فعل کرتا۔ اور لوگوں کو بیوقوف بنانا چاہتا ہے "پنڈت بدھ دیو اور رشی ایمان" یہ بالکل ورودھی باتیں ہیں۔ ارے بھلے آدمی! تم ہزار [illegible]کیاں کرو۔ تمہاری ان بہز بیانات پر کون دھیان دیتا ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ پنجاب کی سرزمین پر اگر کوئی سولہ آنہ رشی بھگت ہے۔ تو وہ تیاگی فقیر بچارا برہمن پنڈت بدھ دیو ہے ایسے سچے برہمنوں کی بدولت آج آریہ سماج کا سر اونچا ہے لیکن یہ غیر ذمہ دار ودیارتھی جس کی پنڈت بدھ دیو کے سامنے خاک پا کی بھی حیثیت نہیں۔ لگاتار بدزبانی کر کے اپنے حسد کی آگ سے جلے ہوئے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا ہے۔ یہاں تک بس نہیں اپنی نیچ بھاوناؤں کے کارن پنڈت جی کے لئے شبد "سنت" کا "پریوگ کرنے سے نہیں چوکتا۔ اور یہ شرافت کا پتلا ہمارے سامنے مصلح اور اپدیشک کی شکل میں [illegible] ہوتا ہے گویا وہ پھر لوگوں کو تیار کر رہا ہے کہ وہ اس کے قابل نفریں فعل کی پرزور مذمت [illegible] ہیں۔ جب پنڈت جی نے خود ہی کہہ دیا کہ سدھانت رکھشا کی خاطر ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لات مار [illegible] دیرے دل سے، مہا دیانند کی عزت کم نہیں ہو سکتی، تو معاملہ ختم۔ رشی جیون کی ایک گھٹنا۔ پنڈت جی کے حاسدوں کا منہ بند کرنے کے لئے کافی ہو گی۔ جو شری پنڈت لالہ رام جی کو جھرانوالہ [illegible] نے جو کسی سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان رہ چکے ہیں ایک مرتبہ لاہور میں رشی الستولی [illegible] سنائی تھی۔ رشی دیانند کہیں جانے کے لئے پلنگ پر بیٹھ گئے۔ اپنے پاس خالی سیٹ [illegible] وید اقدس جو ان کو جان سے عزیز تھا۔ کی پلنگ رکھ دی۔ وہاں لالہ رام جی نے بیٹھنا تھا۔ لیکن وہ بیٹھے۔ سوامی جی کے پوچھنے پر عرض کی کہ یہاں وید بھگوان رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی عزت آپ کے نظر میں سب وستوؤں سے بڑھ کر ہے۔ سوامی جی جھٹ پلنگ اٹھا کر نیچے رکھ کر بیٹھ گئے اور مکت کنٹھ سے فرمایا۔ تم لوگوں سے جڑ ہو جاتی ہیں۔ یہ کاغذ کا پوتھا ہے۔ اس کا اپمان کیا؟ میں تو ایشوری گیان کا جو اس کے پڑھنے سے پراپت ہوتا ہے۔ کا پوجاری اور پرچارک ہوں۔"

مہاشہ کرشن اور مہرشی سوامی دیانند جی کی تصویر

بقیہ مضمون صفحہ ۲

"اگر پنڈت بدھ دیو شیچا پاپ اور پرائشچت کے بغیر سبھا کے مہوپدیشک رہ سکتے ہیں اور آریہ سماج کی ویدی پر پہلے کی طرح دندنا سکتے ہیں۔ تو دوسروں کے لئے سوچنے کا مقام ہوگا۔ کہ ایسی آریہ سماج میں ان کے لئے کوئی ستھان ہے یا نہیں۔"

میرا ناقص اور عاجزانہ جواب ہے۔ کون سی گئو ہتیا یا برہم ہتیا بدھ دیو جی نے کی ہے۔ جس کا پرائشچت کرا رہے ہو۔ مہاشہ جی پرائشچت تو آپ کو کرنا چاہیئے۔ جو بے اصول اپن لا رہے ہو۔ رشی کے اصول کی ہانی کرنا رشی ہتیا کے برابر ہے۔ وہ برہمن تو پنیہ مہاتما کا بھاگی ہے۔ جو رشی کے سدھانت کا منڈن کرتا ہوا اپنی جسمانی کمزوری کو جو ایسے وقتوں میں سب کو آ دباتی ہے۔ کچل کر اٹل وشواس کا ثبوت دیتا ہے۔ ہاں اگر ایسے لوگ جو آریہ سماج میں درپردہ عقیدہ مورتی پوجک ہیں۔ تصویروں کا تعلق تصویر والے سے مانتے ہیں۔ برسوں آریہ سماجی کہلا کر۔ نہیں نہیں لیڈر کہلا کر۔ نہیں نہیں۔ ناٹک۔ ملاح کرتا ہوا کہلا کر رشی سدھانتوں سے ایسے ہی کورے ہیں۔ جیسے مٹی کا گھڑا۔ تو میں عاجزی و انکساری سے لکھتا ہوں کہ ان کے لئے بھی آریہ سماج میں ستھان ہے اور وہ ستھان ہے سہایکوں کا۔ یا طالب علموں کا۔ نہ کہ لیڈری کا۔ اور اگر وہ اپنے پودے خیالات نہیں چھوڑ سکتے۔ تو ایمانداری سے انہیں خدارا آریہ سماج کا پلہ چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہے۔

مہاشہ جی انت میں اسی وشہ کو آریہ جگت کے سامنے لانے کی وجہ یہ دیتے ہیں۔ کہ بدھ دیو پاگل ہو گیا ہے۔ اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اگر اس کا علاج نہ کیا گیا۔ تو اگلا دورہ خوفناک ترین ہوگا"

وہ کیا ہوگا۔ وہ مہاشہ کرشن جی کی تصویر کو بھی جوتے تلے روند کر دندناتے پھریں گے نہیں۔ اس وقت مہاشہ جی اُن پر ہتک عزت کا دعویٰ کر کے فیصلہ سرکاری کورٹ سے لیکر ان کو پاگل خانہ بھجوا کر پرسن ہوں گے۔ لیکن یہاں تو مضمون کو اسی لئے لکھا ہے۔ سنو کیا کہتے ہیں۔

"اگر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں ہوتا۔ تو یہ وشہ سولم پیش کر دیتا۔" ہائے ری سبھا۔ ہائے رے منتری کی پدوی۔ ہائے ری لیڈری۔ ہائے ری تمنا۔ دکھ تو سارا یہ ہے۔ آریہ پرشو۔ جلدی کرو۔ اس گدی نشین کو پھر منتری بنا دو۔ نہیں تو نہ جانے کیا ہو جائے گا۔

بھگوان یہ پروپیگنڈا کہلاتا ہے۔ قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ تاڑنے والے۔ ایشور آپ پر رحم کرے۔ میں آپ کی اس مصیبت میں شامل ہوں۔ چلو اگلے سال پھر منتری ہو جانا۔ یہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پریس آپ کا اپنا ہے۔ پرانے اپدیشک جو باہر سماجوں میں جا کر آپ کے گیت گایا کرتے تھے۔ اور پڑھنے کو پرتاپ بانٹا کرتے تھے اب بھی موجود ہیں ان کو آپ کا دھیان ہے۔ ذرا کہدو کہ بدھ دیو اینڈ کو کو خوب بدنام کرو۔ اس منڈلی کے سردار کو بدحو بنا دو۔ اگلے سال بھولی بھالی آریہ سماجیں آپ کو منتری بنا کر شاباش دیں گی۔

پیارے بھائی آپ تو دانا ہو۔ تجربہ کار ہو۔ رحم کرو۔ دیانند پر رحم کرو۔ آریہ سماج پر رحم کرو۔ اور اس طرح کے پروپیگنڈہ سے باز آؤ۔ ابھی ہم گورو مکھوں سے شکشا پائے ہوئے زندہ ہیں۔ دماغ میں فتور نہیں آیا۔ ایشور کرے آپ کو اس راز کا پتہ لگے جو پرکرتی کے پجاری ہیں وہ اندھکار میں گر رہے ہیں۔ (باقی آئندہ)

نو سو چوہے کھا کر بلّی حج کو چلی

پگڑی اُچھال مہاشہ جی کی کمینہ کرتوت

دیانند بھگت پنڈت بُدھ دیو جی کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش

از قلم شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر

ترسم کہ نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

کہتے ہیں عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے - مہاشہ کرشن کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری پد کے ساتھ کچھ ایسا عشق ہو گیا ہے - کہ وہ ہزار بار انکار کریں - اس کا اظہار ہو ہی جاتا ہے - وُہ بوڑھے ہو چکے ہوں - کمزور ہوں - بیمار ہوں - ان کی صحت جواب دے رہی ہو - سبھا کا منتری بنا دو - فوراً ان کی بیماری - کمزوری دور ہو جائیگی - بڑھاپا کافور ہو جائے گا - لیکن اگر . . . . . ایک سال کے لئے کہیں آریہ سماجوں کے پرتی ندھی بھول کر غلطی کر بیٹھیں - اور ان کو منتری نہ بناویں - تو ؟ بس خیر نہیں - صحت گر جاوے گی - کمزور ناتواں ہو جاویں گے - گوروَدت بھون تک جانا ان کے لئے دوبھر ہو جاوے گا - سبھا کے ایک ایک ادھیکاری میں - گوروَدت بھون کے ایک ایک ذرے میں انہیں ہزار نقص نظر آوے گا - اور اپنے مخالفوں پر کیچڑ پھینکنے سے کمینے حملے کر کے ان کو ہر طرح سے تباہ و برباد کرنے کی کوشش کریں گے - یہ عادت ان کی آج کی نہیں گذشتہ ۲۷ سال سے چلی آتی ہے - اور اگر میں گستاخی نہیں کرتا - تو طبیعت ثانی بن چکی ہے -

اور خوبی یہ کہ ہر دفعہ مہاشہ جی اپنی قلم کا نشانہ اُن آریہ ویروں کو بناتے ہیں - جنکہ اپنا تن من دھن اپنا سروسو گورو دیانند کے پوتر یگیہ کے ارپن کر چکے ہوں - دیانند اور آریہ سماج کے لئے گھلے میں کفنی پہن کر شب و روز دیانند اور وید کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے ہوں - جھن جھن دیانند کے نام کی مالا جپتے ہوں - ہر دفعہ اور ہر بار یہ دُودھ پینے والا مجنوں اُنہیں تیاگ مورتیوں اور دیت رنگیوں کو بدنام کرنے کے لئے اپنی قلم کو حرکت میں لاتا ہے اور ایک پل میں یہ اُن مہاتماؤں کی جن کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق بھی شاید یہ کئی شتابدیوں میں نہ ہو سکے بے عزتی کر کے رکھ دیتا ہے -

سوامی درشنانند جی - پنڈت گنپتی شرما جی - رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھون - لالہ رلیا رام جی گوجرانوالہ گورو کل - سوامی شردھانند جی - سوامی سوتنترانند جی - ماسٹر آتما رام جی امرتسری وُہ پوتر ہستیاں ہیں - جن کی ودوتا تیاگ قربانی علمیت سدھانت پریم اس وقت اپنے تو اپنے غیروں سے بھی خراج تحسین وصول کر چکے ہیں - لیکن پگڑی اچھال مہاشہ کو سب میں نقص ہی نقص نظر آئے - سوامی درشنانند جی جیسے مہاتما جن کے ایک ایک ٹریکٹ کو پڑھ کر ہزاروں پرش آریہ سماجی بن گئے ہیں - جو آریہ سماج کے چوٹی کے مہاناظر تھے - اور بڑے بڑے مناظروں، میں جنہوں نے ودھرمیوں کو پچھاڑا - مہاودیالیہ جوالاپور اور دیگر مفت تعلیم کے گوروکل جن کے پوتر نام کو روشن کر رہے ہیں - اُن سوامی درشنانند جی کو آریہ سماج سے نکلوانے کا چوٹی تک کا یتن کیا - اور یہ ایک حقیقت ہے - کہ اس پگڑی اچھال مہاشہ کے چھاپنے میں آ کر چند ایک آریہ سماجوں نے سوامی جی پر ویدی بند کرنے کا پاپ بھی کیا - لیکن وُہ ویر سنیاسی بازاروں میں گھوم کر آریہ سماج کا پرچار کرتا رہا - پنڈت گنپتی شرما جی جیسے سچے تیاگی اور ساوِچیہ کوٹی کے وِدوان بدھوں سے نہایت ہی گھرنت ویوہار کیا - رائے بہادر ٹھاکر دت کو لاہور چھوڑ کر ڈیرہ اسمٰعیل خاں جانا پڑا - ماسٹر آتما رام جی جیسے رتن کی سیوا سے پنجاب کو ونچت ہونا پڑا - سوامی شردھانند کو جس طرح گوروکل کانگڑی اور مایاپور باٹکا سے نکلنے پر مجبور کیا گیا - آریہ سماج کے لئے گولیاں کھانے والے امر شہید شردھانند کو جس طرح تنگ کیا گیا - یہ ایک خون کے آنسو رلانے والی داستان ہے - اور اچھا ہے - اگر اس پر پردہ ہی پڑا رہنے -

اس سب کچھ ہونے کی وجہ ایک اور صرف ایک ہے - اور وُہ یہ کہ مہاشہ جی کے ہاتھ میں پرکاش اخبار تھا - آریہ پرادیشک سبھا کا آرگن آریہ گزٹ ہے - اس کی نیتی نشچت ہے - لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا کا اپنا کوئی اخبار نہ تھا - پرکاش مہاشہ کرشن کا ذاتی اخبار تھا - سوامی درشنانند جی نے اپنے ٹریکٹ "دھرم پال اور کرشن" میں اس کی کافی سے زیادہ قلعی کھولی ہے - اور اگر ضرورت پیش آئی - تو اس ٹریکٹ سے سوامی جی کی رائے پرکاش اور کرشن کے متعلق نقل کر دی جاوے گی - اس جگہ اتنا ہی کافی ہے - کہ مہاشہ جی کے ہاتھ میں پرکاش اخبار تھا - سبھا کے منتری تھے - اُپدیشک صاحبان جس جگہ جاتے - پرکاش کے لئے کنویسنگ کرتے - اور ایک آدمی کی ذاتی ملکیت ہوتے ہوئے بھی پرکاش کو گوروکل پارٹی کا اخبار بتایا جاتا - اس طرح سماجیں دھوکہ میں آ کر اس کی خریدار بن جاتیں - پرکاش کو گوروکل پارٹی کا اخبار بتایا جاتا لیکن اس کی پالیسی سب مہاشہ کرشن کے ادھین تھی - اور اس طرح مہاشہ کرشن سماجوں سے دھن بٹور کر انہیں کے پیسے سے آریہ نیتاؤں اور وِدوانوں کی پگڑی اچھالتے - ان کو بدنام کرتے - اور ہر طرح سے اپنا اُلو سیدھا کرتے -

آریہ پرش اپنی اس کمزوری کو محسوس کرتے تھے - لیکن وُہ بے بس تھے - ان کے پاس کوئی اخبار نہ تھا - جو وُہ اصل حالات پبلک کے سامنے رکھ کر اپنی پوزیشن صاف کرتے - آریہ پتر کا نکلنا تھا - وہ مہاشہ جی کی چالاکی کی نظر ہو گیا - اور چل نہ سکا - آریہ گزٹ میں اگر کوئی لیکھ بھیجا جاتا - تو مہاشہ جی اس مضمون نگار کو غدار بتاتے اور اس طرح بدنام کرتے - گوروکل پارٹی کی سماجوں میں جس جگہ آریہ گزٹ جاتا - وہاں بند کرانے کی کوشش کرتے - اور ہر ممکن نا ممکن ذریعہ سے لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے - پرتی ندھی سبھا اگر کبھی اپنا اخبار جاری کرنے کا پرستاؤ رکھتی تو اس کو فیل کرا دیتے - خود پرکاش کو اُردو میں نکالتے تھے - لیکن سبھا اگر اردو میں اخبار نکالنے کا یتن کرتی - تو سدھانت کی دوہائی دے کر شور مچا دیتے لیکن آخر تا بکے -

مہاشہ چمنجی لال جی پریم اور پنڈت ٹھاکر دت جی کے پرشارتھ سے آریہ مسافر کا اجرا ہوا - مہاشہ جی کی مخالفت کی وجہ سے ۵ سال تک وُہ ماہواری نکلتا رہا - اور ہفتہ واری نہ ہو سکا - اس کے ہفتہ وار کیا گیا - لیکن مہاشہ جی نے پہلے پرچہ میں اعلان کر دیا - کہ اگر چھ ماہ تک حالات بہتر نہ ہوئے - تو بند کر دیا جائے گا - لیکن آریہ پرشوں کی سہائتا سے آریہ مسافر ترقی کر رہا ہے - اور مہاشہ جی کا اخبار کو بند کر دینے کا خواب پورا نہیں ہو سکا ہے -

مہاشہ جی نے اس دفعہ اپنی قلم کا نشانہ آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت بُدھ دیو جی کو بنایا ہے - دونوں مہانو بھاؤں کا قصور صرف اتنا - کہ قبل الذکر تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان منتخب ہو گئے ہیں -

اور پنڈت بُدھ دیو جی نے گورُوکل کے جلسہ پر لیکچر دیا۔ جس کا نام مہاشہ جی ذمہ دار آدمی کی غیر ذمہ دارانہ روش رکھ چکے ہیں۔ اسی لیکچر کی وجہ سے اس دفعہ پرکاش کا گورُوکل جلسہ نمبر نہیں نکل سکا۔ اور نہ گورُوکل کے جلسہ کے حالات جہاں پرکاش کے خاص نمبر میں نکلتے تھے۔ اس دفعہ صرف ڈیڑھ صفحہ اس کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ پنڈت بُدھ دیو کے لیکچر کی وجہ سے گورُوکل، وُہ گورُوکل جس کے لئے ہر سال پرکاش میں اسپیشل چھپا کرتی تھیں۔ قابل نفرین سمجھا گیا۔

گورُوکل کے جلسہ نے ہی مہاشہ جی کو سیخ پا کر دیا تھا۔ کہ سبھا کے چناؤ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ مہاشہ جی منتری نہ بن سکے اور اس میں ہاتھ؟ پنڈت لوکناتھ اور پنڈت بُدھ دیو اور گورُوکل کے دیگر سناتکوں کا۔ پنڈت لوکناتھ تو مہاشہ جی کے ہتھکنڈوں سے تنگ آ کر کراچی چلے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی پہنچ سے دور تھے۔ سارا نزلہ آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت بُدھ دیو پر گرا۔ مہاشہ جی کشمیر چلے گئے۔ اور ان کے پیچھے یہ کام ان کا چھوکرا ریفارمر کرتا رہا۔ آچاریہ رام دیو جی کے برخلاف وُہ بے ہودہ مضامین درج کئے۔ سبھا کے برخلاف وُہ گند اچھالا۔ کہ آریہ سماجوں کو ریفارمر کا بائیکاٹ کرنا پڑا۔ اور ریفارمر اور پرکاش کا پراپیگنڈا اب کچھ نہ کر سکا۔ کیونکہ آریہ سماجوں کو اصل حالات سے آگاہ کرنے کے لئے آریہ مسافر۔ اور آریہ ویر پہنچ جایا کرتے تھے۔ مہاشہ جی کو کشمیر کی سردی بھی شانت نہ کر سکی۔ بوکھلائے ہوئے نیچے اترے۔ آستین چڑھا کر بیچارے بُدھ دیو پر پل پڑے۔ مہاشہ جی کا خیال تھا۔ کہ ان کا ایک مضمون ہی آریہ جگت میں آگ لگا دے گا۔ لوگ پنڈت بُدھ دیو کے برخلاف ہو جائیں گے۔ اور فوراً بُدھ دیو آریہ سماج سے خارج کر دیا جائے گا۔ اور پھر بس پھر گئے انتخاب پر کسی طرح پنڈت لوکناتھ کو تار دے کر یا کسی اور چالاکی سے کراچی رکوا دیں گے۔ اور اس طرح منتری بننے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے گی۔ آرام سے چین سے اور مزے سے منتری بن کر اپدیشکوں پر حکومت کریں گے۔ اُن سے ٹوڈینگ ایجنٹ کا کام لے کر پرکاش اور پرتاپ کے خریدار بڑھا دیں گے۔ بُدھ دیو زیر بحث کا نام ہے۔ ایک سال کی جبری بغیر تنخواہ کی چٹھی بھی اس کو سیدھا نہیں کر سکی۔ یہ ہماری کوٹھی پر حاضری نہیں دینے آتا۔ اس کو سیدھا کرو۔

اس لئے آچاریہ رام دیو جی کے الفاظ میں اگلا پچھلا لیکھا چکانے کے لئے مہاشہ جی نے زبردست چالاکی سے ایک معمولی بات کا تبنگڑ بنا لیا ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ لیکن اس جگہ ہم مہاشہ کرشن کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ؎

ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد

بُدھ دیو ایک پتھر کی چٹان ہے۔ اس کے ساتھ ٹکر لگا کر اپنا ماتھا تو پھوڑ سکتے ہو۔ بُدھ دیو کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ راستہ ترکستان کا ہے۔ اس راستہ پر چل کر تم کعبہ نہیں پہنچ سکتے۔ وُہ دن ہوا ہوئے۔ ؎

شد آں مرغ کو خایہ زریں نہاد

اب وُہ دن نہیں۔ کہ پرکاش کے ایک لیکھ کو پڑھ کر آریہ پبلک دھوکہ میں آ جائے گی۔ اب آریہ جگت آپ کی کرتوتوں سے اچھی طرح واقف ہو چکا ہے۔ آپ میں سنگٹھن کی کچھ عزت ہوتی۔ تو پرتی ندھی سبھا کے مانیہ پردھان کے اعلان کے بعد تم کو اپنی قلم پنڈت بُدھ دیو کے خلاف فوراً روک لینی چاہئے تھی۔ لیکن آپ نے پردھان جی کے فیصلہ کن اعلان کے بعد بھی اپنی شرارت کو جاری رکھا۔ اور اب اس کا نتیجہ بھگتنے کو تیار ہو جاؤ۔ آریہ سماجوں نے آپ کی اس روش سے تنگ آ کر آپ کے برخلاف دھڑا دھڑ ریزولیوشن پاس کرنے شروع کر دئے ہیں۔ جگہ جگہ ریفارمر کا بائیکاٹ ہو رہا ہے۔ اور وُہ دن دُور نہیں کہ پرکاش کا بھی بائیکاٹ شروع ہو جائے۔ پرکاش کی جو حالت اس وقت ہے۔ وُہ آپ سے چھپی ہوئی نہیں۔ دس پندرہ سماجوں کا بائیکاٹ ہی اس کی کمر توڑ کر رکھ دے گا۔ اس لئے اس خیال کو دماغ سے نکال دو۔ کہ اب آپ کی پگڑی اچھال پالیسی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اب سدھانت سدھانت کی دہائی بغل میں چھری اور منہ میں رام والی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اب آریہ جگت اچھی طرح سمجھ چکا ہے۔ کہ آپ کے دل کے اندر کونسا ناسور ہے۔ ؎

جٹی سوندی پالنوں لے نام ہجراں دا

منتری نہ بننے کا ناسور بُدھ دیو پر نزلہ گرانے سے دور نہیں ہو سکتا۔ اور وہ

بقیہ مضمون از صفحہ ۲

سے مُنہ موڑتا۔ رام کرشن کی مورتیوں کو اپنے سامنے گنگا جمنا میں بہاتا۔ وائے افسوس آج اُسی کی مورتی (تصویر) کے فدائی و پوجاری بن کر اُس کے ایمان کی دہائی دے رہے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ پیغمبروں کے پیرو ہی ان کے قاتل ثابت ہوتے ہیں۔ نہ جانے رشی کی آتما آریوں کی اس بت پرستی تصویر پرستی پر کتنا دُکھ مناتی ہو گی۔ اور غضب تو یہ ہے۔ کہ سب آریہ اخباروں کے نمبروں میں اور عام پرچوں میں رشی کی تصویریں چھپتی ہیں۔ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں تصویریں چھپ چکی ہیں۔ کبھی ان کے ایمان کا کسی کو خیال نہیں آیا۔ نمبروں اور اخباروں کے ساتھ بازار میں ردی کے بھاؤ بکتی ہیں۔ اُن میں حلوائی پوری کچوری آلو چھولے لپیٹ کر خریدار کو دیتے ہیں۔ جو کھا کر بازار میں پھینک دیتا ہے۔ اُن پر راہی جوتے چڑھتے ہیں تھوکیں گرتی ہیں۔ مگر کبھی کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔ سوامی دیانند کا ایک جگت دُنیا کو یہ سدھ کرنے کے لئے کہ آریہ سماج مورتی پوجا اور تصویر پرستی کو نہیں مانتا۔ اس پر پاؤں رکھ دیتا ہے تو آریہ سماج کے حلقوں میں مصنوعی شور برپا کر دیا جاتا ہے۔ ایک نئی ایجی ٹیشن کو جنم دیا جاتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ "ماں سے زیادہ پیار کرنے والی ڈائین ہوتی ہے۔"

دیانند اپنی زندگی میں اپنے نام پر اپنے گلے میں جوتوں کا ہار پہنتا دیکھتے۔ لیکن آج اس کی تصویر کو دیانند کی اپنی ذات سے بھی بڑا بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آیا۔ میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو جی نے کوئی آدرش قائم کیا ہے۔ مگر میرا دماغ یہ سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ کہ اُس نے کونسا ناقابل معافی اپرادھ کر دیا ہے۔ کہ اُس کے تمام گُنوں کو مٹی میں ملا دیا جائے۔ اور آج اس کے تیاگ اور تپسیا سے بھی انکار کر کے اُس کو غریب تنخواہ دار اپدیشک ہونے کا طعنہ دیا جا رہا ہے۔

اصلی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سر پر جو ڈیموکریسی کا بھوت سوار ہے وہی تمام فساد کی جڑ ہے۔ اس جمہوری سسٹم کے ماتحت پارٹیوں کا بننا اور سرمایہ پرستی کا زور پکڑنا لازم ہے۔ سدھانت اور سچائی۔ تیاگ اور تپسیا کو ووٹوں کی کثرت کے سامنے جھکنا لازم ہے۔ اس ڈیموکریسی نے سارے یورپ کے امن کو خاک میں ملا دیا ہے۔ بیچارا آریہ سماج کس باغ کی مُولی ہے۔ وہ اس کے اثرات بد سے کیسے محفوظ رہ سکتا تھا۔ اس ڈیموکریسی کے ساتھ ہندو جاتی کی پُرانی بیماری حسد بغض کینہ چغلخوری اور ناشکرگزاری نے ایک ناپاک سازش کر رکھی ہے۔ یہ بھی کیسا غضب ہے۔ کہ دھڑے بندی کا طعنہ دوسروں کو دیتے ہوئے دھڑے بندی کے نام پھر دھڑے بندی کے بجائے دھڑے بندی کا پرچار کھلے بندوں کیا جا رہا ہے۔ اور خود کو دھڑے بندی سے نیارے نشکپش مونی جتاتا سدھ کیا جا رہا ہے۔ میں یہ الزام کسی ایک پارٹی کو نہیں دیتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے چناؤ۔ گورُوکل کانگڑی کی انتظامیہ کمیٹی ودیا سبھا کی قائمی اور کنیا مہا ودیالیہ جالندھر میں یونیورسٹی شکشا پر جھگڑا۔ کالج پارٹی میں سدھانت رکشا اور ویدک منشن کرتیہ ماننے کی پارٹی بازی کی تڑپ سب جگہ یہ راکھشسی ڈاکنی۔ ڈیموکریسی ہی ہے۔ جس نے روپے اور عہدہ کی طاقت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کی خواہش کو بڑھا دیا ہے۔ آج یہ آریہ سماج کے سروناش کا کارن بن رہی ہے۔

میں تو ہٹلر شاہی کا پوجاری ہوں۔ اور آریہ سماج کے اندر ڈیموکریسی کے خاتمہ بالخیر کا تہ دل سے متمنی ہوں۔

[illegible] ہی اب سدھانت سدھانت کا رونا لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ ؎

من خوب می شناسم پیران پارسا را

آپ کب سے سدھانت پر ہی بنے ہو۔ اور آپ کو سدھانت پریم ہے ہی کتنا۔ خوب آج بی کو بھی حج کی سوجھی ہے۔ اگر آپنے سدھانت پریم کی برہنہ تصویر دیکھنی ہے۔ تو اگلے ہفتہ انتظار کرو۔ ہم بتائیں گے۔ کہ سدھانت پریم آپ کے اندر کتنا ہے۔ (باقی آئندہ)

شری پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف مہاشہ کرشن کا جہاد

(از قلم شریان مہاشہ دیو ویاس جی سبھاسد آریہ سماج کراچی)

میں نے شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف مہاشہ کرشن کے تینوں لیکھ جو "پرکاش" اور "ریفارمر" میں پرکاشت ہوئے پڑھے ہیں۔ کوئٹہ کے زلزلہ کی تباہ کاریوں کے سبب میرا دل قدرتی طور پر کچھ پریشان تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ مہاشہ جی کے مضامین کے متعلق کچھ رائے زنی کروں۔ لیکن پانی سر سے اوپر گذرتا دیکھ کر مجھے مجبوراً کچھ عرض کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔

میری رائے میں مہاشہ جی کے اس قسم کے جہاد کا مدعا یہی اور صرف یہی ہے کہ ہر جائز اور ناجائز طریقے سے رشی دیانند روپی شمع پر دل و جان قربان کرنے والے پروانے یا آریہ سماج روپی لیلیٰ کے لئے خون دینے سے بھی گریز نہ کرنے والے مجنوں کو بدنام اور ذلیل کیا جائے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر آریہ سماج کا کوئی سچا ہتیشی مہاشہ جی کے تینوں مضامین پڑھنے اور ان پر شانتی پوروک وچار کرنے کی تکلیف گوارا کرے گا تو وہ چند منٹوں میں اس نتیجے پر پہنچ جائیگا کہ مہاشہ جی یا تو شری پنڈت جی کی دن بدن بڑھتی ہوئی شہرت اور عزت کو دیکھ کر نارِ حسد میں جلتے ہیں۔ یا ان کا شری پنڈت جی سے ایک دو جنموں کا نہیں بلکہ کئی جنم جنمانتروں کا دیر ہے۔ اپنے بھائی کے پہلے لیکھ کا عنوان "پنڈت بدھ دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر" پڑھکر تو میں سوچنے لگ پڑا کہ کیا یہ شرمتی آریہ سماج کے ایک کہنہ مشق اخبار نویس کی دی ہوئی ہے۔ یا کسی پاگل خانے سے نکل کر "پرکاش" کے کاریالہ میں آئے ہوئے مہاشہ جی کے کسی دوست نے یہ حماقت دکھلائی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مہاشہ جی کشمیر کی ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے جل کو چھوڑ کر لاہور کے گرم وایو منڈل میں تشریف لاتے ہی بوکھلا گئے ہیں۔ تبھی تو جو دل میں آتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے قلمبند کئے جاتے ہیں۔ کہیں وہ شری پنڈت جی ایسے تیاگی اور تپسوی مہاتما کو پاگل تبلاتے ہیں۔ اور کہیں ان کے خلاف سرو سادھارن کے جذبات کو ابھار کر انہیں ان کے "پاپ" کی سزا دینے کے لئے اکساتے ہیں۔ ہاں ہاں کہیں کہیں شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سنچالکوں کو شری پنڈت جی کو فوراً سے پیشتر ڈسچارج کرنے کا مشورہ دیتے ہیں مہاشہ جی کو اس بات کا بھی بڑا بھاری دکھ ہے کہ پنڈت بدھ دیو جی آریہ سماج کی ویدی پر کیوں دندنا رہے ہیں۔ ہو بھی کیوں نہ؟ آخر ان کے ساتھ ایک ہی سٹیج پر بیٹھنے ہوئے بیچارے کی لبنیہ وہ حالت ہوا کرتی ہے جو سورج کے سامنے چراغ سحری کی۔ کہاں ویدوں کے دھرندھر ودوان اور کہاں سنسکرت کے گیان سے کورے انسان۔ کہاں سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلنے والے شاہسوار اور کہاں آریہ سماج میں گدی نشین اور عہدہ داری کے ناکامیاب امیدوار۔

آخر شری پنڈت جی کا قصور ہی کیا ہے جو مہاشہ جی اس قدر آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔؟ قصور یہی اور صرف یہی ہے۔ کہ انہوں نے حیدرآباد دکن کے شاستر ارتھ میں پراتہ سمرنیہ مہرشی شری سوامی دیانند جی مہاراج کی تصویر کو ٹھکرا دیا۔ اور وہ بھی پہلی اور آخری بار۔ کاغذ کی بے جان تصویر سے کسی قسم کا بدلہ لینے کے لئے نہیں۔ اور نہ ہی ورتمان یگ کے آچاریہ کا (جن کے دوار کا وہ اپنے آپ کو کتا تبلانے میں بھی فخر شان سمجھتے ہیں۔) اپمان کرنے کے لئے۔ بلکہ محض اپنے مقابلے پر آئے ہوئے پرچارک کو راہ راست دکھلانے کی خاطر۔ ویر وار میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کہ کسی ایک ویکتی کے چتر کو ٹھوکر لگا دینے سے اس ویکتی کا اپمان ہو جاتا ہے۔ ہم بارہا یہ دیکھا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بہتیرے دوست خصوصاً سکولوں اور کالجوں کے ودیارتھی آریہ سماج کے دھارمک سماچار پتروں یعنی "آریہ ویر" "آریہ مسافر" "آریہ گزٹ" "پرکاش اور آریہ متر" کے اوراق میں بھلے پکوڑے۔ چھولے اور گول گپّے کھا کر انہیں گندی اور بدبودار نالیوں میں پھینک دیتے ہیں۔ کیا میں مہاشہ جی سے یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ کیوں جناب کہ کیا آپ کی منطق کے مطابق ایسے اخباروں کو جن میں جگہ بجگہ ایشور کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اور بعض اوقات ان کا چتر بھی دیا ہوا ہوتا ہے۔ جو ٹھاکر کے مٹی اور پیشاب کی نالیوں میں ڈال دینا رشی دیانند کا اپمان کرنا ہے یا نہیں ہے؟ کیا ایسے درشیہ کو سویم اپنی آنکھوں سے دیکھکر آپ کے دل و جگر میں گہرے ناسور پڑتے ہیں۔ یا نہیں۔؟

کوئٹہ کے زلزلہ کے سبب رشی دیانند پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی ہزاروں تصویریں ملبے کے نیچے دبی پڑی ہیں اور انہیں چوہے کتر رہے ہیں۔ کیا آپ کا یہ کرتویہ ہے یا نہیں۔ کہ آپ فوراً بلوچستان کی گورنمنٹ سے اجازت لیکر کوئٹہ پہنچیں اور اپنے نیتاؤں کے پرتی چوہوں کی کیکٹی گستاخی اور کارستانی کے لئے انہیں چند بلیوں دوارا سزا دلانے کا پربندھ کریں۔؟ بھولے بھرا تا جی! کچھ تو عقل سے بھی کام لیا کرو۔ اگر کاغذ کی تصویر کو خاص حالات میں ٹھوکر لگا دی گئی ہے تو کونسا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے؟ اور کونسا سیلاب یا زلزلہ آگیا ہے۔ جو آپ ننگے جھاڑ لیکر شری پنڈت جی کے پیچھے پڑ گئے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے۔ کہ رشی دیانند نے دیوی دیوتاؤں کے کئی بت دریاؤں میں پھنکوا دیئے تھے؟ کیا آپ کی عقل شریف کے مطابق رشی نے ان دیوی، دیوتاؤں کا اپمان نہیں کیا۔؟ مہربان من۔ شری پنڈت جی بھی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ نہ تو کسی جڑ دستو کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی خواہ مخواہ اس پر جوتے برسانے چاہئیں کیونکہ بے جان چیز نہ تو کسی کو کچھ دے سکتی ہے۔ اور نہ ہی کسی کا کچھ بگاڑنے کی شکتی رکھتی ہے۔ اگر ایک شخص بیٹھے بٹھائے کسی تصویر کو یا اپنے گھر میں رکھی ہوئی کسی بے جان چیز مثلاً میز کرسی اور چارپائی کو جوتے لگانے لگ پڑے تو بلاشک و شبہ وہ شخص کسی پاگل خانے کی ہوا کھانے کا مستحق ہے۔ لیکن کروڑوں اشخاص کو یہ تبلانے کے لئے کہ کاغذ آخر کاغذ ہے۔ وہ جلایا جا سکتا ہے۔ پھاڑا جا سکتا ہے۔ اور پاؤں کی ٹھوکر سے دور بھی پھینکا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج نے نہ ایسے کاغذوں کی کبھی پوجا کی اور نہ کبھی انہیں سرو شکتیمان۔ سرو ویاپک اور سرو انتریامی اتیادی پربھو کا استھان دیا۔ اگر کسی تصویر کو ٹھوکر لگا دی گئی۔ تو بھلا کیا غضب ہو گیا۔؟ پیارے کرشن جی! معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پچھلے جنم میں پکے بت پرست تھے۔ اور شاید اسی جنم کے سنسکاروں کا ہی یہ پریِنام ہے۔ کہ آپ جڑ دستو کے اپمان کو چیتن جیو آتما کا اپمان سمجھ رہے ہیں۔

اچھا اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لوں۔ کہ شری پنڈت بدھ دیو جی سے کوئی بڑی بھاری بھول ہوئی ہے۔ تو کیا انہیں راہ راست پر لانے کے لئے سب سے اچھا اور موثر طریقہ یہ نہیں تھا کہ آپ سویم انہیں ملکر اور ان سے پریم پوروک وارتالاپ کر کے اپنی دلائل سے انہیں قائل کرنے کا پریتن کرتے؟ اگر وہ آپ کی کسی بھی بات کو نہ مانتے تو پھر آپ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا شرمتی آریہ سارو دیشک سبھا دوارا ان کے "مرض" کا علاج کراتے۔ اگر تب بھی کامیابی نہ ہوتی۔ تو پھر پنڈت جی کے تپ اور تیاگ ودوتا اور یوگیتا کے سبب ان کا احترام کرتے ہوئے اپنے سر پھرے حواریوں کی طرح نہیں۔ بلکہ "آریہ متر" اور "آریہ گزٹ" کے گمبھیر اور وچار شیل سمپادکوں کی مانند اپنی قلم کو جنبش دیتے۔ یہ کہاں کا نیائے۔ اور کدھر کی نیتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے ایک اونچے چوٹی کے ودوان کے خلاف لکھنؤ کی بھٹیاریوں کی طرح طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا جائے۔؟ کیا ایسا کر کے آپ نے آریہ سماج میں نفاق کی خلیج وسیع کرنے کی ناپاک کوشش نہیں کی؟ کیا ہماری آپس کی پھوٹ کے سبب ودھرمیوں کے ہاتھ مضبوط نہیں ہوں گے۔ اور ان کے گھروں میں گھی کے چراغ نہیں جلیں گے معزز دوست! فرض کریں کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو روز روشن میں قتل کر دیتا ہے۔ اور کئی لوگوں کی موجودگی میں پکڑا بھی جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ اسے

فوراً تختۂ دار لٹکا دیتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں اس کا باقاعدہ چالان کیا جاتا ہے۔ عدالت میں کئی دنوں تک کاروائی ہوتی ہے۔ ملزم کو بھی اپنے ڈیفنس کا موقعہ دیا جاتا ہے اگر وہ چاہے تو اپنا وکیل رکھ سکتا ہے اگر مفلس اور نادار ہونے کے سبب خود وکیل نہیں رکھ سکتا تو سرکاری خرچ پر اس کے لئے لائق سے لائق وکیل یا بیرسٹر کا بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ گواہان استغاثہ اور ملزم کے حلفیہ بیانات کے بعد ہر دو جانب کے وکلاء کی بحث ہوتی ہے۔ بعد ازاں مجسٹریٹ موصوف یہ سوچتے ہیں۔ کہ دراصل میں ملزم قتل کا مجرم ہے بھی یا نہیں۔ اگر کہیں استغاثے کی کہانی میں شک پڑ جاتا ہے۔ تو شک کا فائدہ عدالت کو نہیں بلکہ ملزم کو ملا کرتا ہے۔ بصورت دیگر اگر اسپر فرد جرم لگا کر اسے سیشن سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اور سیشن جج بھی اُسے پھانسی یا عمر قید بعبور دریائے شور دے دیتے ہیں۔ تو پھر ہائیکورٹ میں اور اس سے آگے پریوی کونسل تک اپیل کرنے اور دائسرائے سے معافی کی التجا کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ذرا اپنے دربار کی حالت بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ آپ شری پنڈت بدھ دیو جی کو اُن کے مذکورہ بالا فعل کے لئے قابل گردن زدنی قرار دیتے ہیں۔ جو جی میں آتا ہے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آپ "ملزم" کا ڈیفنس بھی سنتے۔ جہاں اپنے مضامین شائع کرتے تھے۔ وہاں اُن کے ساتھ شری پنڈت جی کا لیکھ بھی پرکاشت کر دیتے۔ تاکہ اگر آپ خود ساختہ جج بن کر اُن کے لئے کوئی سزا تجویز کرتے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھائیں بطور ہائیکورٹ اور آریہ سارودیشک سبھا بطور پریوی کونسل یہ فیصلہ کرتیں۔ کہ آیا شری پنڈت جی کا کوئی قصور ہے بھی یا نہیں؟ اور کیا جو سزا جناب کی عدالت سے ملی ہے وہ اس سزا کے مستحق بھی ہیں یا نہیں۔ لیکن یہ ساری باتیں تب ہوتیں اگر آپ کو انصاف اور سچائی سے پیار ہوتا۔ آپ تو پنڈت جی کے خلاف اپنے دل کا بخار نکالنا ہے۔ چاہے وہ اچھے طریقے سے یا بُرے طریقے سے۔ آپ کو اس کا علاقہ کوئی فکر نہیں ہے۔ شریک کی دیوار ضرور گرانی ہے۔ چاہے اس کے نیچے دب ہی کیوں نہ جائیں۔ کرپیا سوچیں

اور خوب سوچیں۔ دوپہر کے وقت نہیں بلکہ پراتہ کال کے ٹھنڈے اور شانت سمے ہیں۔ اور پھر اپنے انتر آتما سے پوچھیں۔ کہ جو آگ آپ نے لگائی ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اگر آریہ سماج سے واستو میں کچھ محبت رکھتے ہیں۔ تو براہ کرم اس کی موجودہ حالت سدھارنے کی بجائے زیادہ خراب مت کریں۔ اگر سبھا کا منتری نہ چنا جانے کے سبب سوئم کچھ بھی کام نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔ لیکن دوسروں کے راستے میں روڑے مت اٹکائیں۔ معمولی سے وچار بھید یعنی Difference of opinion کے سبب مہاتماؤں کی پگڑیاں اُچھالنے کی بد عادت سے باز آئیں۔

آپ نے شری سوامی شردھانند جی۔ سوامی ستیانند جی اور سوامی سوتنترانند جی کے اپمان کی بھی خوب کہی۔ کبھی ایک مہاتما تو بچار کے کسی ایک وچار سے سہمت نہ ہو کر اس کا کھنڈن کر دینے کا نام اگر اُن کے پیچھے لٹھ لیکر پڑنا ہے۔ تو معاف کرنا۔ اگر میں یہ گستاخی کروں کہ آپ سب سے بڑے لٹھ بار ہیں۔ جو آئے دن لوگوں کی "پرتاپ" "اور پرکاش" میں خبر لیا کرتے ہیں۔ ذرا یہ تو بتلایا ہوتا۔ کہ یہ صلح کی پالیسی جناب نے کس سال کے کس مہینے کے کس دن کے کتنے بجے سے اختیار کی ہے؟ شکر ہے کہ نو سو چوہے کھا کے بلی حج کرنے چلی ہے۔ کیا آپ کو شری سوامی شردھانند جی سے اپنا سلوک بھول گیا ہے؟ کیا ان کے جیون چرتر میں سے "پرکاش پارٹی" کے کارنامے نقل کرکے ناظرین کی سیوا میں پیش کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا منشی رام اب بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ثبوت پورود پردھان شری بخشی لال رام کرشن جی کی سیوا میں بھیجے ہوئے سوامی جی کے پتر سبھا کی فائلوں میں سے اُڑ گئے ہیں؟ کیا آپ کو وہ دن بھی بھول گئے ہیں۔ جبکہ آپ نے شری سوامی درشنانند جی اور شری پنڈت گنپتی جی شرما کے خلاف جلے دل کے پھپھولے پھوڑے تھے۔ جس آچاریہ بدھ دیو جی کے ساتھ آپ نے بارہا اکٹھا کھایا اکٹھا پیا۔ آج اُسی مہاتما کے خلاف اپنی قلم کو جنبش دے رہے ہیں۔ ذرا سنیں۔ اور کان کھول کر سنیں۔

کہ آپ پنڈت چمو پتی اور مسٹر ایس ایل۔ ودیارتھی کی قماش کے ہزاروں اشخاص اکٹھے ملکر بھی شری پوجیہ آچاریہ جی کا اور شری پنڈت جی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ دنیا آریہ سماج کے ان سچے فقیروں کے چرنوں میں اُن کے تپ اور تیاگ کے کارن سر جھکا چکی ہے۔ آپ لاکھ یتن کریں۔ سوچ اور چار نہ پر تھوکنے سے کچھ نہ بنے گا۔ وہ کوئی ایسے تر لقمے نہیں ہیں۔ جنہیں آپ آسانی سے ہڑپ کر سکیں گے۔ آریوں کا حافظہ کمزور نہیں ہے۔ انہیں سوامی ستیانند کے پکش میں آپ کے مِتروں اصحاب کے لکھے ہوئے مضامین زبانی یاد ہیں۔ انہیں پرکاش اور "پرتاپ" میں پرکاشت ہونیوالے گندے اور واہیات اشتہاروں کا بھی بخوبی علم ہے۔ اگر رہی سہی عزت کا کچھ خیال ہے۔ اور پھر کبھی سبھا کا منتری چنے جانے کی تمنا ہے۔ تو آریہ سماج کی جڑیں کاٹنے سے باز آ کر لیش اور پُن کے بھاگی بنیں۔ مانا کہ کسی ایک بات کا بتنگڑ بنانا آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ لیکن آخر آپ اپنے آپ کو رشی بھگت بتلاتے ہیں۔ اندرونی طور پر اُن کے سدھانتوں پر عمل کریں یا نہ کریں۔ لیکن ظاہرا رشی کے لہلہاتے ہوئے پودے کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ کر اغیار کو بغلیں بجانے کا موقعہ نہ دیں۔ یہی آپ سے میرا نویدن ہے۔ اور یہی دکھی دل کی التجا ہے۔ آشا ہے کہ ٹھنڈے دل سے وچار کرنے کی کرپا کریں گے اور آئندہ خواب میں بھی آپ سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہوگی جو آریہ سماج کے لئے موجب ذلت اور باعث ہلاکت ثابت ہو۔

آریہ سماج سناواں کے سماچار

آریہ سماج سناواں میں ہر روز پراتہ کال سندھیا ہون اور رات کو بھی ست سنگ ہوتا ہے۔ آریہ سماج سناواں میں مورخہ ۱۲ر اگست سے ۱۸ر اگست ۱۹۳۵ء تک شریمان پنڈت ہردیال جی اپدیشک اور مہاشہ ہری چند جی بھجنیک اپنے بھجن اپدیش دوارا جنتا کو آنند کرتے رہے۔ اردو شتابدی کے لئے اپیل کی گئی۔ اور دیشوا اُدھو جیسیہ کے لئے بھی تاریخ مقرر کی گئی۔ ... آریہ سماج سناواں

بقیہ صفحہ ۸۔ کالم ۴ سے آگے

جی نے اشتہار اس وقت بند کیا۔ جب معاہدہ ختم ہوا۔ اس پرچہ کی ملاحظہ کیجئے۔ کہ لکھ دیا کہ اب اشتہار شایع نہیں ہوگا۔

دروغگو را حافظہ نباشد

آج مہاشہ جی مہاراج اُن کارہائے نمایاں کو سر انجام دے رہے ہیں۔ جس کے برخلاف چند دن پہلے آپ لکھ چکے ہیں اب انہوں نے پنڈت بدھ دیو کے نڈر حامی شری پنڈت مہر چند جی شرما کو زک پہنچانے کے لئے مشہور زر پیدا وہ من سناتنی پنڈت اکھلانند کی اور پرہم رشی کی تائید شروع کر دی۔ آریہ سماجیں غور کریں۔ کہ اب مہاشہ جی اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے کیا کیا کر رہے ہیں۔

مہاشہ جی پرانے اخبار نویس ہیں۔ انہیں فخر ہے۔ کہ وہ تحریر کے ایک ہی تیر سے کئی شکار کر سکتے ہیں۔ انہیں پنڈت بدھ دیو کا بہانہ کیا ملا۔ کہ اب انہوں نے اپنے گرگوں کو ساتھ لیکر اردو شتابدی کے بکھیڑے میں وگھن ڈالنے کی بھی کوشش شروع کر دی ہے لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ رشی کے نتیس آریہ پرشوں کی اگادھ شردھا ہے۔ وہ اُن کی ان چالوں سے پہلے واقف ہیں۔ اور دسمبر میں ایسے روپ سے شردھا ظاہر کریں گے کہ ان کی اور اُن کے تمام حمائیتوں کی آنکھیں چکاچوند ہو جائیں گی۔

مہاشہ جی کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے۔ کہ جب تین سال پہلے انہیں اس گدی سے ہٹایا گیا۔ تو انہوں نے سارے سال بھر میں ایک دفعہ بھی انترنگ سبھا کی میٹنگ میں Attend نہ کی۔ اب جب یہ گدی چھینی جا چکی ہے۔ تو یہ چالیں چلی جا رہی ہیں۔

آوشیک سوچنا

گورو کل وشو ودیالیہ کی طرف سے پستکالیوں کی ایک ڈائرکٹری تیار کرنے کی آیوجنا کی جا رہی ہے۔ جو مہانو بھاؤ اپنے نگر میں استھت پستکالیہ کے پتے بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ اُن کو ہم کرتگیہ ہوں گے۔ پتے پراپت ہونے پر ہم اُن سے پستکالیہ سمبندھی آوشیک باتیں پوچھ کر ڈائرکٹری تیار کر سکیں گے۔ آشا ہے۔ کہ پستکالیوں کے پربندھک مہودے اپنے اپنے پستکالیوں کا پتہ بھیجکر اس کاریہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

مہاشہ کرشن کے پراپیگنڈے پھوٹ ڈالنے کیلئے کئے جاتے ہیں

آریہ پرشوں کو چیتاونی! بچو اور خبردار ہو جاؤ

(از قلم شری میان حکیم گنڈا رام جی پردھان آریہ سماج دسوہا۔ ضلع ہوشیارپور)

آریہ سماج کے پرانے سیوک اس امر سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ مہاشہ کرشن جی جب کبھی قلم ہاتھ میں لیتے ہیں۔ تو آریہ سماج میں نفاق ڈالنے کے لئے۔ پارٹی بازی کے لئے ہی اُن کا قلم جنبش میں آتا ہے۔ آریہ پرشو! آریہ سماج کے پرانے اتہاس کا مطالعہ کرو۔ پہلے یہ مہاتما بھاؤ کا پیج پارٹی کے خلاف قلم کو استعمال کرتے تھے۔ اور مانس کی مخالفت میں قلم کے جوہر دکھاتے تھے حالانکہ اپنی دوکان قصائیوں کو دی ہوتی تھی۔ اپنی ہی پارٹی میں رائے ٹھاکر دت آدی سجنوں کے خلاف قلم چلاتے رہے سوامی درشنانند۔ پنڈت گنپتی شرما جی کے خلاف ان کی کرتوتیں سب آریوں کو معلوم ہیں۔ سوامی شردھانند کو بھی نہ چھوڑا۔ اب یہ مہاشہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف رشی کی تصویر کا بہانہ بنا کر پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ میں مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ مہاشہ جی! کیا کاغذی تصویر رشی دیانند ہے۔ کیا تصویر میں چیتنتا ہے؟۔ کیا تصویر کا نرادر سدھانت ورودھ ہے؟ اگر سدھانت ورودھ ہے۔ تو کرپا کر کے یہ بتلائیں کہ اخبار پرتاپ کے سرورق پر مہرشی جی کی تصویر چھاپ کر آپ اس کی رکھشا کس طرح سے کرتے ہیں۔ جبکہ وہی اخبار سناتن دھرمیوں مسلمانوں عیسائیوں۔ چماروں۔ خاکروبوں کے ہاتھوں میں جاتی ہے۔ ردی میں شامل ہو کر دوکانداروں حلوائیوں۔ سبزی فروشوں۔ قصائیوں کے ہاتھوں میں جاتی ہے۔ اور وہ پڑیا بنا کر ناجائز چیزیں تک ڈال کر فروخت کرتے ہیں۔ مہاشہ جی! وہاں آپ کے قلم کو جنبش نہیں آتی ہے وہاں تو پیسے کا سوال ہے۔ سوامی جی کی تصویر چاہے گندگی کے ڈھیر میں چلی جائے۔

مہاشہ جی! جس سمے شری سوامی ستیانند جی نے رام نام دیکھشا دیتی۔ اور چیلے چیلیاں مونڈ کر پریم سنیہ کا پرچار شروع کیا تھا۔ اُس وقت سدھانت کہاں گئے تھے۔ ست بات یہ ہے۔ کہ آپ کو سدھانتوں کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ تصویر ایک کاغذ کی ہے۔ وہ جڑ ہے۔ چیتن نہیں ہے۔ کاغذ پر بنی ہوئی سوامی دیانند کی تصویر سوامی دیانند نہیں ہے۔

ودوان تیاگی برہمن پنڈت بدھ دیو کا کاریہ سدھانت ورودھ نہیں ہے۔ بلکہ سدھانت انکول ہے۔ اور آپ کا پراپیگنڈا سدھانت ورودھ ہے۔ اور آپ آریہ سماج کو پوراتک گڑھے میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج پر رحم کرو۔ آپ ہر وقت آریہ سماج کی کھلی اڑانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آریہ سماج میں آ کر آپ نے آریہ سماج کی کونسی سیوا کی ہے بڑی بھاری سیوا آپ کی بزرگوں اور ودوانوں کی پگڑیاں اچھالنا اور پارٹی بازی کو فروغ دینا ہی ہوتی ہے۔ کیا آپ تیاگی ودوان سچے برہمن پنڈت بدھ دیو جی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کبھی نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ ایک طرف تیاگی برہمن دوسری طرف سوارتھ سدھی کرنے والا مہاشہ کرشن۔

آریہ پرشو! آپ کیوں دھوکے میں آ رہے ہیں۔ مہاشہ راجپال کے بھائی اور ماتا کی کہانی تو یاد کر لو۔ کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا تھا جو جان بوجھ کر مہاشہ کرشن جی کے چال میں آ رہے ہو۔ کچھ آریہ سماج بھی پنڈت بدھ دیو جی کے ورودھ پرستاؤ پاس کر رہے ہیں۔ اور سوارتھی مہاشہ کا پکش لے رہے ہیں۔ مجھے لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے کا مضمون پرکاش میں پڑھکر بڑی حیرانی ہوئی ہے۔ لالہ دیوی چند جی سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر بھی غلطی میں پھنس گئے ہیں۔ مہاشہ جی کا پراپیگنڈا محض مہنتی کے لئے ہے۔

مہاشہ جی سے سبھا کی گدی چھن گئی ہے۔ یہ سارا رونا اسی لئے ہے۔ آچاریہ رام دیو جی کے بھی ورودھ ہو رہے ہیں۔ جنکو اپنا بھائی کہتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ سبھا کی اردھ شتابدی میں بھی وگھن ڈالنے پر تیار ہو رہے ہیں۔ آریہ پرشو! خبردار ہو جاؤ مہاشہ جی کو آریہ سدھانتوں کے ساتھ کچھ بھی پیار نہیں ہے۔ ان کے اخبارات میں وہ اشتہار چھپتے رہتے ہیں۔ جو سراسر سدھانت ورودھ ہوتے ہیں۔ ایسے الٹ پٹ اشتہار چھاپ کر آریہ سدھانتوں کی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ آگرہ کے رادھا سوامیوں نے ستیارتھ پرکاش شائع کی جس میں آریہ سماج۔ رشی دیانند اور وید کے برخلاف بہت کچھ بکواس کیا گیا ہے۔ اس کا اشتہار پرتاپ ویر کاش میں مہاشہ جی نے چھاپا۔ آریہ پرشو! سوچو کیا یہ سدھانت پریم ہے یا کہ ٹکہ پریم ہے۔ سراسر ٹکہ پریم ہے آریہ سماج جائے بھاڑ میں۔ مہاشہ جی کو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آریہ سماج میں مہاشہ جی نے کون کون سی کھیل نہیں کی۔ گورُوکل کے پریمی مہاشہ کرشن نے اپنے لخت جگروں کو کالجوں میں تعلیم دلائی ہے پھر بھی آپ نہیں سوچتے کہ مہاشہ جی سدھانت پریمی ہیں۔ یا کیا ہیں؟

آخر میں آریہ پرشوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ بھائیو۔ سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔ خواہ مخواہ آریہ سماج کی ہنسی نہ کراؤ۔ نرلوبھی تیاگی رشی بھگت سدھانت پریمی ودوان پنڈت بدھ دیو جی کی سماجک سیوا کی طرف خیال کرو۔ پنڈت جی جیسے ودوان آریہ سماج کی شان ہے۔ اور آریہ سماج کو چاند لگانے والے ہیں۔ اور مہاشہ کرشن جیسے [illegible] کلنکت کرنے والے ہیں۔ ایسے سوارتھی [illegible] سوارتھ پر مبنی پراپیگنڈا سے بچو۔ سا[illegible] چودھراہٹ کا ہے۔ گدی کا ہے۔ مطل[illegible] ہے۔ مہنتی کا ہے۔ حکومت کا ہے [illegible] پرشو! اول سے لیکر آخر تک مہاشہ جی [illegible] جیون کا مطالعہ تو کرو۔ کہ وہ کیا کیا [illegible] کر رہے ہیں۔ پھر آپ پر سب اصلیت [illegible] ہو جائے گی۔ آج اسی پر اکتفا کرتا ہو[ں] باقی پھر عرض کروں گا۔

حیدرآباد (دکن) میں مورتی پوجا پر شاستر ارتھ کے متعلق پنڈت بدھ دیوجی کے فعل کو بیک اخبارات میں چرچا چل رہی ہے۔ اور اِس چرچا چلانے میں "پرکاش" اور "ریفارمر" پیش پیش ہیں۔ یہ دونوں اخبار ایسے ہیں۔ کہ جو سناتنیوں کی طرف سے رشی دیانند پر لگائے گئے رکیک سے رکیک الزامات کا جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ اِسواسطے اِن اخباروں کا آریہ سماج سے پریم ظاہر ہی ہے پرکاش میں مہاشے کرشن جی کئی مضمون لکھ چکے ہیں۔ اور ابھی آگے بھی لکھیں گے۔

۲۸۔ ساون سمت ۱۹۹۲ بکرمی کا پرکاش ہمارے سامنے ہے۔ اِس کا لیڈنگ آرٹیکل "آچاریہ کا ایمان" مہاشے کرشن جی کے قلم سے ہے اب تک جتنے مضامین اِس موضوع پر انہوں نے لکھے ہیں۔ وہ ان کے خیال میں کافی اثر پیدا نہیں کر سکے۔ اور انہیں اندیشہ ہے۔ کہ شاید ان کے اگلے مضامین بھی سنجیدہ اور بافہم لوگوں میں کوئی اثر پیدا نہ کریں گے۔ اِسواسطے وہ بوکھلا اٹھے ہیں۔ اور اپنی اِس بوکھلاہٹ میں آریہ لوگوں کو پنڈت بدھ دیوجی کے قتل کے لئے اکساتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کچھ عرصہ ہوئے کلکتہ کے ایک کتب فروش نے ایک کتاب میں حضرت محمد کی تصویر شائع کر دی۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اِس پر اِس کتب فروش نے ان سے معافی مانگ لی۔ باوجود اس کے لاہور سے دو مسلم نوجوان کلکتہ گئے۔ اور اِس کتب فروش کو قتل کر آئے۔ میں ان نوجوانوں کے فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اور نہ ہی کوئی اور آریہ سماجی دیکھے گا۔ لیکن اِس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم رشی کے اپمان کو سہتے رہیں۔"

مہاشے صاف اور مبہم الفاظ میں آریہ جیوں کو جوش دلا رہے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیوجی کو قتل کر دیا جائے۔ ہمیں تو مہاشے جی کے اِس لیکھ سے یہ اندیشہ پیدا ہوا ہے۔ کہ کہیں مہاشے کرشن جی خود ہی پنڈت جی کو قتل نہ کر دیں کیونکہ مہاشے جی کی بھجائیں پھڑک رہی ہیں۔ جیسا کہ ان کے مضمون کے ابتدائی فقروں سے ظاہر ہے۔ ممکن ہے۔ مہاشے جی اپنی کمزور صحت اور بیدلی کے کارن یہ کام خود سرانجام نہ دے سکیں۔ تو ہم انہیں دشواشش دلاتے ہیں۔ کہ اگر مہاشے کرشن جی اپنے اِس اراد کی اطلاع کسی طرح بھی پنڈت بدھ دیوجی کو دے دیں۔ تو پنڈت بدھ دیوجی خود ہی ان کے در دولت پر حاضر ہو کر اپنے آپ کو قتل کرانے کے لئے پیش کر دیں گے۔ اِس طرح سے مہاشے جی کے جذبات بھی ٹھنڈے ہو

مہاشہ کرشن جی کی شرمناک گراوٹ

پنڈت بدھ دیوجی کو قتل کرانے کی انگیخت

(لیکھک:۔ "ایک آریہ"۔ از سری نگر)

جائیں گے۔ اور ان کے Mad-Vulgar دوست کے لئے بھی راستہ صاف ہو جائے گا۔ اگر کسی سبب سے یہ نیک کام مہاشے کرشن جی خود سرانجام نہ دیں سکیں۔ تو روپیہ کے سہارے یہ کام کرا دیں۔

دو والوں لوگوں کا کہنا ہے کہ جب کسی کو دلیل کے جواب میں دلیل نہیں سوجھتی۔ تب وہ گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ لیکن مہاشے جی گالی گلوچ دے کر اِس سے سنتشٹ نہ ہو کر ان کے قتل کی سازش میں لگے ہیں۔ اِس سے مہاشے جی کی اندرونی تصویر ظاہر ہو گئی ہے مہاشے جی آجتک اِس اسلامی ذہنیت کا زبردست کھنڈن کرتے آئے ہیں۔ آج اِسی کی آریوں کو پریرنا کر کے مہاشے جی نے اپنی تمام گذشتہ تحریرات پر پانی پھیر دیا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اوپر کے اقتباس میں آخری فقرہ میں مہاشے جی نے اِس کی نندا کر دی ہے۔ لیکن جواب میں عرض ہے۔ کہ اِس واقعہ کی یاد دلانے کا مطلب کیا؟

مہاشے جی بھدے مورتی پوجک کے روپ میں

اِس کے آگے مہاشے جی فرماتے ہیں:۔

"کچھ عرصہ ہوا۔ لاہور کے ایک ہندو اخبار نے ایک ہی تصویر میں ایک سکھ گورو اور لالہ لاجپت رائے کی تصویر ایک ساتھ چھاپ دی۔ اِس پر سکھ سخت بگڑے۔ کہ اِس اخبار نے لالہ لاجپت رائے کی تصویر شائع کر کے ہمارے گورو کا اپمان کیا ہے۔ اور ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ جب تک اخبار معافی نہ مانگے گا ہم چین نہ لیں گے چنانچہ اِس اخبار نے معافی مانگ کر اپنا پیچھا چھڑایا۔ جائے غور ہے کہ سکھ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے کسی گورو کی تصویر لالہ لاجپت رائے جی کی تصویر کے ساتھ شائع ہو..........

مہاشے کرشن جی آریوں کو سکھوں کے نقش قدم پر چلانا چاہتے ہیں۔ لیکن مہاشے جی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اِس کا پہلا وار ان پر ہوگا۔ کیونکہ جناب عالی یہ جرم بارہا کر چکے ہیں۔

منش جب طیش میں آتا ہے۔ تو سچ مچ اس کی بدھی کوچ کر جاتی ہے۔ اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اگر مہاشے جی کو منتری کی گدی سے نہ اتارا جاتا۔ اور مہاشے جی سبھا کے منتری ہوتے۔ تو مہاشے جی کا بے لگام قلم پنڈت بدھ دیوجی کی حمایت میں اٹھا ہوتا۔ لیکن مہاشے جی چونکہ منتری نہیں رہے۔ اور اپنے منتری نہ رہنے کا ایک سبب وہ پنڈت بدھ دیوجی کو مانتے ہیں۔ لہٰذا وہ موقعہ کی تلاش میں تھے۔ کہ پنڈت جی سے بدلہ لیا جائے۔ "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" مہاشے جی نے اِس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

مہاشے جی کے خیال میں ان کے اور ان کے ساتھیوں کے ماسوا سارے کے سارے آریہ بے غیرت ہیں۔ اگر غیرت ہے تو صرف مہاشے جی اور ان کے ہم قماش لوگوں میں۔ ورنہ جہاں شاستر ارتھ ہوا۔ وہاں کے آریوں کو بھی بقول مہاشے جی جوش نہ آیا۔ اور جب تک مہاشے جی اور پرکاش کے اناتھ ایڈیٹر نے مضمون نہ لکھے۔ تب تک پنجاب کے کسی سماج نے کوئی پرستار پاس نہ کیا۔ اِس سے آسانی سے پاٹھک سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مہاشے جی کا کیا مطلب ہے۔ مہاشے جی فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ میں نے سوامی درشنانند جی کو سماج سے نکلوایا پنڈت گپتی شرما کو دھکے دلوائے۔ رائے ٹھاکر دت کی گت بنائی۔ وغیرہ۔ مہاشے جی کے ہاتھ کشتہ شدوں کی فہرست بہت لمبی ہے۔ اب اِس لسٹ میں ایک اور کا اضافہ ہونے لگا ہے۔ لیکن اِس میں اور اِن میں ایک فرق ہے۔ سوامی درشنانند وغیرہ کی بے عزتی کر کے مہاشے جی کو سنتوش ہو گیا تھا۔ لیکن پنڈت بدھ دیوجی کو قتل کئے یا کرائے بغیر ان کو شانتی نہ آئے گی۔ مہاشے جی کے ذرائع وسیع ہیں۔ ان کے دوست یار بھی بہت ہیں۔ اِس واسطے کچھ تعجب نہیں۔ ایک دن ہم اخبارات میں پڑھیں "پنڈت بدھ دیو قتل کر دیئے گئے"۔ کیا آریہ سماجیں اِس دن کی انتظار کرنا

چاہتی ہیں۔ یا مہاشے کرشن اور ان کے شرارتی ساتھیوں پر ابھی سے نفرت اور لعنت بھیجکر مہاشے سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کر کے اپنی شان برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔

انت میں آریہ سماجوں کی سیوا میں میرا یہ ایک نویدن ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو پنڈت بدھ دیوجی کے خلاف پرستاو پاس کرنے سے پہلے مہاشے جی کے اِس قتل کی سازش کا انسداد کریں۔ کیونکہ اگر یہ لہر چل پڑی تو کسی بھی آریہ کی خیر نہیں۔ جو کوئی مہاشے جی سے اختلاف رائے کا اظہار کرے گا وہی قتل کروا دیا جائے گا۔ جیسا کہ مہاشے جی اِس سے قبل اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والوں کو کامیابی سے سماج سے نکلوا دیتے رہے ہیں۔

مہاشے جی کے اِس جہاد کا ایک مقصد اور بھی ہے۔ "پرکاش" کی اشاعت ادھر بہت کم ہو گئی تھی۔ اور اندیشہ تھا کہ پرکاش بند نہ ہو جائے۔ اِس واسطے انہوں نے یہ شرارت کا شوشہ چھوڑا ہے۔

اگلے مضامین میں مہاشے جی کے سارے مضامین کی آلوچنا ہوگی۔

آریہ سماج پر ترس کھاؤ

(از قلم شری مان مہاشہ گنیش دت جی منتری آریہ سماج جام پور)

کچھ عرصہ سے آریہ سماج کے شانت وایو منڈل میں گندی ہوائیں چلائی جا رہی ہیں۔ بھی پرتی ندھی سبھا کے چناؤ پر مخول کئے جاتے ہیں۔ اور اتنے نامعقول الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو بہ ہی بھلی۔ اور کبھی پنڈت بدھ دیو جی ... کو نشانہ بنا کر دل کے پھپھولے پھوڑے جا رہے ہیں۔ اور ان مضامین کی بھاشا ایسی نقیل ہے کوئی بھی سمجھدار آدمی اسے پسند نہیں کر سکتا ... آریہ سماجی اپنی بغلیں بجا بجا کر چرچا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی خوب سیوا ہو رہی ہے۔ ... خلاف لکھنے اور بھڑکانے والے لوگوں کا ... جیون بھی پنڈت جی کے سامنے کچھ نہیں ... کے برابر ہے۔ یہ تو وہی بات ہو رہی ہے۔ ... جیسے ہندوؤں میں ایسی شردھا ہے۔ کہ ... اور پر راون سے بھی خراب کریکٹر کے مالک ہوں ... وہی بھگت شری رام کے ہیں۔ واہ ری انوکھی ... بھگت ہونا تو اپنی سدھانتوں پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ نہ کہ صرف زبانی طور پر۔ بھگت کہلانے سے پنڈت بدھ دیو جی کے ... واقعہ نے آریہ سماج کو کوئی ہانی نہیں پہنچائی ہے۔ لیکن، اس کا ایکشن اخباری طور پر ... لینے والوں کی طرف سے بھاری ہانی پہنچائی جا رہی ہے ... ابھی جوش و خروش قائم ہے۔ تھکنے کے آثار نہیں آتے۔ ایسی صورت میں جبکہ شری پردھان ... پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسے نوٹس میں لا کر نہایت مناسب طریقہ سے معاملہ کو نپٹا دیا ہے۔ پھر بھی طول دیئے جانا کسی طرح مناسب خیال نہیں کیا جا سکتا۔ با اختیار افسر نے فیصلہ دے دیا۔ کہ اس ناگوار بحث کو یکدم بند کر دینا چاہیئے۔ تو ڈسپلن اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ بلا چوں و چرا کئے اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہا جا سکتا ہے کہ پردھان بھی تو غلطی کر سکتا ہے بالکل درست ہے۔ پھر ڈسپلن کی بات ہی کیا رہی۔ کسی نہ کسی کو آخری فیصلہ دینے کی ... تو دینی ہی ہو گی۔ اور یقیناً وہ بھی غلطی کرنے والا انسان ہوگا۔ آخر ہائیکورٹ کے جج بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں۔ بھول تو وہ بھی سکتے ہیں۔ مگر ہائیکورٹ کے لئے اس کا فیصلہ آخری ہوتا ہے۔ دل مانے یا نہ مانے۔ مجبوراً اسے قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔ ابھی کل ہی ... اخبارات پر سنسر شپ لگا دی گئی تھی۔ وہ

پوری کی گئی۔ جن الفاظ کو سنسر نے قابل اعتراض سمجھا۔ کاٹ دیا۔ دل پر پتھر رکھ کر وہ برداشت کیا جا سکتا ہے۔ تو یقیناً سماجک ڈسپلن کو خیال میں رکھتے ہوئے پردھان سبھا کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھنا مناسب ہے۔ نہ کہ ان کی ذات پر نامناسب الفاظ استعمال کرنا۔ یہ بہت بری عادت ہے۔ جو کسی بھی آریہ سماج کو پنپنے نہ دیگی۔ ہاں سرکاری حکم اور سوسائٹی کی آگیا میں ایک فرق ضرور ہے۔ سرکار کے ہاتھ دینا فیصلہ منوانے کی پولیٹیکل طاقت موجود ہے، وہ نہ ماننے والے کو حکم عدولی کا مزا چکھا دیتی ہے۔ اور سوسائٹی کے سیوک کے ہاتھ میں صرف اخلاقی طاقت ہے۔ پرماتما کریں۔ کہ ہمارا اخلاق اتنا بلند ہو۔ تاکہ سوسائٹی کے بندھن میں رہنے کی عادت پیدا ہو۔ اور طرفہ لطف یہ کہ یہ ساری کارروائی سماج سیوا کی اوٹ میں کی جا رہی ہے۔ الٰہی توبہ۔ الٰہی توبہ۔ جب ان مضامین سے پُر اخبار آتے ہیں۔ تو ہم انہیں کھلے دل سے کسی کو دکھلانے کا ساہس نہیں کرتے۔ سنکوچ ہوتا ہے۔ کہ دنیا ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے گی۔ مہاتما گاندھی کے فتوے کو غلط ثابت کرنے والے خود کیا کام کر رہے ہیں۔ ارے بابا۔ اگر ذاتیات کی سطح سے اونچے نہیں اٹھ سکتے تو لاچاری ہے۔ مگر اس میں سماج سیوا اور سدھانت رکھشا کے پوتر جذبہ کو تو بدنام نہ کرو۔ آپ جیسے سپوتوں کی ایسی سیوا سے آریہ سماج باز آئی۔ وہ آپ کی اس سیوا کے بنا بھی زندہ رہ سکتی ہے۔ اور خوب شان سے سر اونچا کر سکتی ہے۔ اسی آریہ سماج کا دھیان کیجیئے اور اس پر ترس کھائیے۔ تاکہ دنیا میں ہماری وجہ سے آریہ سماج کا نام بدنام نہ ہو اس بے موقعہ کی بحث بند کرنے سے ہی یہ پریوجن سدھ ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ یہ الفاظ بہرے کانوں نہ پڑیں گے۔

آریہ ویر میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے۔ (مینجر)

پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف گھرنت اندولن کی مذمت

حیدرآباد شاستر ارتھ کی کاروائی سدھانت انکول و درست ہے

آریہ سماجوں کے ریزولیوشن۔ مخالفانہ اندولن بند کرنے کا مطالبہ

آریہ سماج بستی شیخ ضلع جالندھر

بستی شیخ جالندھر۔ مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۳۵ء بروز اتوار آریہ سماج کے جلسہ عام میں سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی وہ کاروائی جو انہوں نے حیدرآباد دکن میں شاستر ارتھ کے موقعہ پر وقت کی مصلحت کو سمجھتے ہوئے رشی دیانند کی تصویر کے ساتھ کی ہے۔ درست اور سدھانت انکول سمجھتا ہے۔ اور دیگر اخبارات جو کسی خاص کارن سے اُن کے برخلاف اندولن کر رہے ہیں سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس ریزولیوشن کو پاس کرنے سے پیشتر مخالف اندولن کرنے والوں کی دلائل پر پورے طور پر غور کیا گیا۔

(لیکھراج منتری آریہ سماج بستی شیخ)

آریہ سماج خانووال

آریہ سماج خانووال پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف پرکاش و ریفارمر وغیرہ کے ذریعے شروع کئے گئے طوفان بدتمیزی کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کے اس کام کو جو شاستر ارتھ حیدرآباد میں پورانک پنڈت کے سوال پر کیا۔ سدھانت انکول سمجھتا ہے جہاں پنڈت جی نے کمال دلیری سے پبلک کو یہ ثابت کر دکھا دیا۔ کہ آریہ سماج کسی قسم کی بھی جڑ پوجا نہیں کرتا۔ وہاں انہوں نے پورانک پریوں کے منہ پر تالا لگا دیا۔ اس کے لئے پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف ہرگز کوئی اندولن نہیں ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کا جنم جڑ پوجا کو دنیا سے ہٹانے کے لئے ہوا ہے۔ نہ کہ اس کا پرچار کرنے کے لئے۔

(سردھا رام منتری آریہ سماج خانووال)

آریہ سماج آدم پور

آریہ سماج آدم پور دوابہ کی رائے میں پنڈت بدھ دیو جی نے سدھانت رکھشا کے بھاؤ سے جو کچھ کیا۔ اور بعد ازاں جو بیان انہوں نے دیا۔ وہ اُن کی صادق دلی کا نمونہ ہے۔ مہاشہ کرشن جی کی شرحی "پنڈت بدھ دیو کا مجسمہ تا رشی دیانند کے سر پر" ان کے اندرونی جذبات کی جھلک ہے۔ اور رشی کا سراسر اپمان۔ اگر ان کا پکش مان لیا جاوے تو پورانک بھائیوں سے کیوں جھگڑا کیا جاتا ہے۔ پورانک بھائی تو مورتی کی ہی عزت کرتے ہیں۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رائے وزن دار ہے۔ اس پارٹی بازی پر مبنی جہاد کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

(منتری آریہ سماج آدم پور)

آریہ سماج کلاسوالہ

آریہ سماج کلاسوالہ پنڈت بدھ دیو جی کی کاروائی کو سدھانت رکھشا کے مطابق خیال کرتا ہے۔ نہ کہ کسی اپمان کے۔ آریہ سماج کلاسوالہ کو پنڈت بدھ دیو جی کی ذات پر پورا پورا اعتماد ہے۔ کہ آپ کے دل میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کی اتنی ہی عزت ہے جتنی ایک درڑھ آریہ ویر کو ہونی چاہیئے۔

(۲) آریہ سماج کلاسوالہ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں اعلان کی پورے طور پر تائید کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس اعلان کے بعد پنڈت جی کے ورودھ اندولن قطعی بند ہو جانا چاہیئے۔

(سنت رام سیکرٹری آریہ سماج کلاسوالہ)

آریہ سماج میرپور

آریہ سماج میرپور کا جنرل اجلاس مورخہ ۲۸ ساون سمت ۱۹۹۲ میں ذیل کے ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کئے گئے ہیں۔

(۱) آریہ سماج میرپور کا یہ جنرل اجلاس شری مہاشہ کرشن جی ایڈیٹر اخبار ریفارمر اور دیگر آریہ پرشوں کے مضامین جو کہ اخبار پرکاش اور ریفارمر میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے خلاف نکل رہے ہیں۔ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کو شری پردھان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اعلان کے باوجود بھی جاری رکھنا خلاف نیم (کانسٹی ٹیوشن) سمجھتا ہے نیز اردھ شتابدی اُتسو بھی نزدیک آ رہا ہے

بدھ دیو جی کے برخلاف شائع کیا تھا ۔ گویا کی درشٹی سے دیکھتا ہے ۔ کسی سبھا سوسائیٹی میں چناؤ کے بعد اس پر نکتہ چینی کرنا جائز نہیں سمجھتا ۔ چونکہ اس سے آریہ سماج کو ہانی ہوتی ہے ۔ اسلئے بذریعہ ریزولیوشن ہذا ایڈیٹر صاحب اخبار ریفارمر کو لکھا جاوے کہ اگر انہیں ایسا سلسلہ جاری رکھنا ہو تو اخبار مذکورہ آریہ سماج گھرونڈہ کے نام بھیجنا بند کر دیویں۔

(درگا دت ۔ اپ منتری آریہ سماج گھرونڈہ)

آریہ سماج سنالواں

آریہ سماج سنالواں کے جنرل اجلاس مورخہ ۲۵؍۷ میں ریفارمر کے بائیکاٹ کا مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

آریہ سماج سنالواں کا یہ اجلاس اخبار ریفارمر کا بائیکاٹ کرتا ہے ۔ اور مہاشہ سنت لال جی ودیارتھی سے اپیل کرتا ہے کہ اب بھی وہ آریہ سماجک ہتکش میں اپنے ان مضمونوں کیلئے جنہیں کہ آریہ سماج کے اوچیہ چوٹی کے ودوانوں کے لئے کمینہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ معافی مانگے

(سیکرٹری آریہ سماج سنالواں ضلع مظفر گڑھ)

اسواسطے بھی اس قسم کے پراپیگنڈا کو اکثر مذکورہ کے واسطے باریک سمجھتا ہوا مذکورہ بالا مہانو بھاؤں سے آشا رکھتا ہے کہ وہ اس اتسو کو کامیاب بنانے کے لئے بھی مذکورہ سلسلہ مضامین کو بند کر دیں۔

(۴) ریزولیوشن بالا پریس ۔ شری پردھان جی آریہ پرتی ندھی سبھا ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی اور مہاشہ کرشن جی کو ارسال کی جاویں۔

(جگت رام سیکرٹری ۔ آریہ سماج میرپور)

"ریفارمر" کے بائیکاٹ کے ریزولیوشن

آریہ سماج گھرونڈہ ضلع گورداسپور

آریہ سماج گھرونڈہ نے ۲۵؍۷ کے جنرل اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کیا ہے:-

آریہ سماج گھرونڈہ کا یہ جنرل اجلاس اخبار ریفارمر لاہور کے رویہ کو جو اسنے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سالانہ چناؤ کے بعد سبھا مذکور اور اسکے ادھیکاریوں کے خلاف سلسلہ وار مضامین شائع کر کے اختیار کیا ہوا ہے ۔ اور مہاشہ کرشن کے مضمون کو جو پنڈت

1700

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

اوم

تار کا پتہ - آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر - مہر چند شرما

چندہ - سالانہ ...... ششماہی ...... غیر ممالک سے

اخبار
قیمت فی پرچہ ار

جلد ۱۰ | ۱۰ - جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۳ - مئی ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۳۹

مہرشی دیانند سے خطاب!

ہندوؤں کو خواب غفلت سے جگایا آپ نے
راہِ حق پر بھولے بھٹکوں کو چلایا آپ نے

حق پرستی کا سبق ہم کو پڑھایا آپ نے
بُت پرستی کے گناہوں سے چھڑایا آپ نے

ہر طرف سے دشمنوں کے وار تھے اس قوم پر
کر کے ہمت ان غنیموں سے بچایا آپ نے

چھا رہی تھیں چار سو تکفیر کی تاریکیاں،
نورِ وحدت سے چراغِ حق جلایا آپ نے

قوم کے افراد تھے ٹوٹے ہوئے بکھرے ہوئے
ایک شیرازے میں باندھا اور ملایا آپ نے

پستیوں میں کھا رہے تھے ٹھوکریں صدیوں سے ہم
ہاتھ دے کر نیم جانوں کو اُٹھایا آپ نے

کوئی بھی ہادی نہیں تھا دہر میں خورشید کا
آپ ہی ہادی بنے سب کچھ سکھایا آپ نے

(خورشید علی پوری)

ہند: آرٹ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام پنڈت مہر چند شرما پرنٹر۔ پبلشر۔ ایڈیٹر چھپ کر دفتر آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔

تین دھارائیں

— (لیکھک شری یت پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار لاہور) —

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن رہا ہے۔ اگرچہ میری آیو بہت بڑی نہیں ہے۔ پھر بھی مجھے آریہ سماج کے کشیتر میں کام کرتے ۱۷ ورش ہو گئے ہیں۔ سولہ ورش سے تو میرا سیدھا سمبندھ پرچار سے ہے۔ کسی سے چھپا نہیں ہے۔ کہ یہ ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے ایک خاص مہتو کا ورش ہے۔ گورو کل اس ورش ایک بڑی گھٹناؤں سے گذرا ہے۔ اس لئے آریہ جنتا اس کے بھوشیہ کے لئے وشیش چنتا رکھتی ہے۔ اندھر پرتی ندھی سبھا کی روحستا بدی بھی آ رہی ہے۔ ان سب کارنوں سے یہ ورش وشیش مہتو کا ہے۔ ایسے سمیہ میں آریہ سماج کے نیتاؤں کا کرتویہ ہے ہی کہ وُہ اپنے وچار پرگٹ کریں۔ کنتو میرے جیسے تچھ سیوکوں کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وُہ چُپ نہ رہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا میں اس وقت تین پرکار کے وچاروں کی دھارائیں کام کر رہی ہیں۔ کوئی دشٹے لے لیجئے۔ اس میں یہ تین وچار دھارائیں آپ کو صاف نظر آئیں گی۔ میں مثال کے لئے گورو کل کو لے لیتا ہوں۔ گورو کل کے سمبندھ میں اس سمیہ تین وچار دھارائیں ہیں۔

یونیورسٹی کی طرف

سب سے پہلے وُہ لوگ ہیں۔ جو گورو کل کو یونیورسٹی کی طرف کھینچ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو ایسا نہیں مانتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بے بس بنا کر کہنے لگتے ہیں۔ کہ اچھا سمجھوتے کے طور پر اس گورو کل کو ایسا ہی رہنے دو۔ مگر یونیورسٹی کے ڈھنگ کے نئے گورو کل بناؤ ... میں ان کی حسرت بھری نگاہیں شردھانند کے پیارے گورو کل پر بھی پڑتی رہتی ہیں۔ اور وُہ ٹھنڈی آہیں بھر کر کہا کرتے ہیں۔ کاش کہ اس گورو کل پر بھی یونیورسٹی کا جھنڈا لہراتا۔ تو ان بدقسمت سناتکوں کا کوئی روٹی پانی کا سلسلہ تو بن جاتا۔ ایسے مہانو بھاؤں سے میرا گورو کل کے ایک سناتک کی حیثیت سے یہی نویدن ہے۔ کہ نہ تو ماتا نے ہمیں روٹی پانی کی چنتا کے لئے گورو کل بھیجا تھا۔ اور نہ سوامی شردھانند نے ہمیں اس کی تعلیم دی تھی۔ جب تک ہمارا آریہ سماج اور آریہ جاتی سے سچا پریم موجود ہے۔ آریہ جنتا ہماری روٹی پانی کی چنتا کرے گی۔ ہم سنسار کے آگے ہاتھ پسارا اور نہ پساریں گے۔ ہم ایک ویدک گورود

کے ویر چلے ہیں۔ ہماری حالت قابل رحم نہیں ہے۔ اور آپ آنسو بہا کر ہماری ویر یاترا کا منگل نہ کیجئے۔ یہ بات میں اکیلا ہی نہیں کہتا۔ اس بار گورو کل کانگڑی کے اُتسو پر لگ بھگ ۱۲۵ سناتکوں کی اپستھتی میں جب یونیورسٹی کا سوال اُٹھا۔ تو صرف ایک ووٹ یونیورسٹی کی تعلیم کے ساتھ سمجھوتے کے حق میں تھا۔ باقی کل پرتاپ کی سینا جنگلوں میں بھٹکنے اور بھوکوں مرنے کو تیار تھی۔ پر اکبر کو بیٹی دینے کو کوئی راضی نہ تھا۔

آزاد خیال

دوسری وچار دھارا اُن لوگوں کی ہے۔ جو گورو کل کو یونیورسٹی کے ساتھ تو نہیں باندھنا چاہتے۔ مگر آزاد خیالی کے نام پر اسے آریہ سماج سے بھی ستے الوسع آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ ستے الوسع کا لفظ میں نے یہاں جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ یہ آزاد خیال کے شیدائی بھی یہ تو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اپنا خون سینچ کر ہری بھری کی ہوئی اس پوتر سنستھا کو آریہ جنتا کبھی اپنے ہاتھوں سے باہر نہ جانے دیگی۔ اس لئے وُہ سیدھا تو یہ کہنے کی جرأت نہ کریں گے۔ کہ اسے آریہ سماج کے ہاتھ سے نکال دو۔ مگر زبان دانی کے پیچوں میں آریہ جنتا کو ضرور الجھائیں گے۔

ان کی پرکھ کیسے ہو

ان کی پرکھ کے لئے آچاریہ رام دیو جی نے اس پرستاؤ میں جو انہوں نے گورو کل کو ودیا سبھا کے آدھین کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ ایک شرط بندی پیش کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں ”میرے پربھاؤ میں جو یہ وشے یوگ بالک اور بالکائیں ہوں گی۔ انہیں یتھا سمبھو اسی گورو کل شکشنا پرنالی سے شکشت کرنا پسند کروں گا۔ میرا مہرشی دیانند اور ان کی پرتی پادت ویدک منتویوں میں وشواس ہے۔ اور میں ویدک سداچار کا جو کہ شری آریہ سماج کے اُپ نیموں میں دیا ہوا ہے۔ اس کے انوسار میں نے یگیو پویت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور سندھیا اگنی ہوتر آدی نیتہ کرم بھی نیم پوروک کرتا ہوں۔“

میں یہاں باآواز بلند کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ کوئی ویکتی یگیو پویت دھارن کرنے یا سندھیا اگنی ہوتر ماتر کرنے سے سداچاری نہیں ہو جاتا۔ ایک ڈھونگی اور پاکھنڈی بھی یہ تینوں کام کر سکتا ہے۔ مگر اتنے ہی زور سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ کسی سداچاری کو جسے گورو کل سے پریم ہو۔ ان تینوں شرطوں سے انکار بھی نہیں ہو سکتا۔ ایک سجن سداچاری ہوتے ہوئے بھی ان تینوں سے رہت ہو سکتا ہے۔ مگر اُسے ان تینوں سے ورودھ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آریہ سماج گورو کل جیسی پوتر سنستھا میں آریہ سماجی پن کو وشیش پردھانتا دینے کیلئے ایسا حلف نامہ بنائے۔ تو کسی ایماندار آریہ سماجی کو شکایت بھی نہیں ہو سکتی۔ سندھیا اگنی ہوتر نہ کرنا بھی ایک اپرادھ ہے۔ مگر ان کا پرستاؤ پیش ہونے پر اس کا ورودھ کرنا بھاری اپرادھ ہے۔ جب کوئی اس کا ورودھ کرے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ پس ان آزاد خیالی کے پریمیوں کی سیدھی پرکھ یہی ہے۔ کہ وُہ جب بولنا شروع کریں گے۔ تو پہلے سداچار اور سندھیا اگنی ہوتر کی مہما گائیں گے۔ پھر اس مہما گان کے بعد کہیں گے ”لیکن“۔

پس یہ لیکن ہی آزاد خیال لوگوں کی پہچان ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آزاد خیالی کے حق میں بولنے والے سب کے سب شردھا ہین لوگ ہوں گے۔ کئی ان میں ایسے بھی ہوں گے۔ جو خود سندھیا اگنی ہوتر کرتے ہوں گے۔ مگر دُنیا میں ایسے مہاپرشوں کی کمی نہیں۔ جو خود تو دھرماتما ہوتے ہیں۔ مگر دوسروں کو لمبی سے لمبی چھوٹ دینے کو سدا تیار رہتے ہیں۔ ایسے سجنوں کی سیوا میں اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ بندھنوں کو ڈھیلا کرنے سے سماج نہیں چلتی۔ کوئی فوج جس کا ڈسپلن ڈھیلا ہو۔ فتح یابی حاصل نہیں کر سکتی۔

چاہے اس کی تعداد کتنی بھی کیوں نہ ہو۔ یہ تو ہوئی کچھ کی بات مگر ان لیکن والوں میں زیادہ تعداد انہیں کی ہوگی۔ جنہوں نے برسوں میں کبھی بھول کر بھی سندھیا نہ کی ہو۔ اور اگنی ہوتر کے کبھی نہ دیکھ نہ بیٹھے ہوں۔ کیا ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں سبھا کی اور گورو کل کی قسمت دے دینا بدھیمانی ہے۔ آریہ پرتی نِدھی لیکن والوں سے ساودھان۔

تیسری دھارا

تیسری دھارا وُہ ہے۔ جس میں تھا کہ میں اپنے آپ کو دھنیہ مانتا ہوں۔ یہ وُہ لوگ ہیں۔ جو اپنی جان کو بھی بازی لگا کر بھی گورو کل میں سے آریہ سماجی پن نہ اُڑنے دینگے۔ یہیں تک نہیں اُنسے دنوں دن زیادہ آریہ سماج کے رنگ دیکھنا چاہیں گے۔ ایسے لوگوں کو آج کل دقیانوسی کمفتی مُلّا فتوے گر اور نہ جانے کیا کیا نام دئے جاتے ہیں۔ مگر ہمارا کہنا ہے۔ کہ اگر ہم مُلّا ہیں تو مُلّا ہی سہی۔ پر تم ہمیں مسجد سے باہر کیسے نکالنا چاہتے ہو۔ باغ سے نکالو کوٹھی سے نکالو محل سے نکالو۔ میخانہ سے نکالو۔ سب کہیں سے نکال دو۔ مگر مسجد میں سے ہم کیسے نکل جائیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اور گورو کل تو آریہ سماج کے ہیں۔ یہاں تو گورو کل کا ہی راجیہ ہوگا۔

اس بار یونیورسٹی کے بھگت اور آزاد خیال دونوں مل کر مُلّاؤں پر حملہ بولنا چاہتے ہیں۔ آریہ جنتا کا اس سمیہ کیا کرتویہ ہے۔ یہ بالکل صاف ہے۔ پہلے تو آریہ سماج کے پرچارک اُن معنوں میں مُلّا ہیں ہی نہیں۔ جن معنوں میں یہ لفظ عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے پرچارک تو سدا ترک اور یکتیوں سے اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اُلٹا اگر اُن پر کوئی الزام ہے۔ تو یہ کہ وُہ ترک کے ضرورت سے زیادہ پریمی ہوتے ہیں۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ انہیں اپنے دھرم میں زبردست وشواس ہے۔ تو یہ تو اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آریہ جنتا ان کا پورا ساتھ دے۔ وشواس ہین لوگوں کے ہاتھوں میں گورو کل دے کر کیا کرو گے۔ دُنیا کا رُخ کسی طرف ہو۔ پر تم آریہ جنتا نے ہمیشہ اپنے پرچارکوں کو ساتھ دیا ہے اور وشواس ہے اس بار بھی دے گی۔

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۲۳ مئی ۱۹۳۵ء

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس اور پرتی ندھیوں کا کرتویہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۲۵-۲۶ مئی کو ہے۔ آریہ ویر نے آج کل آریہ سماج کے بیرونی ورودھیوں کے ساتھ مورچہ لگا رکھا ہے۔ اور اس کی تمام تر توجہ خصوصاً پورانک باسی کڑھی کے اُبال کو ٹھیک کرنے میں لگ رہی ہے۔ اس لئے اس اجلاس کے سلسلہ میں کچھ نہ لکھا تھا۔ اور شاید اب بھی نہ لکھتا۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی موجودہ انترنگ سبھا کی بیماری کی روش گورو کل کے متعلق پچھلے دنوں کے واقعات۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس اجلاس میں گورو کل اور ودیا سبھا کے سوال کے پیش ہونے اور اُن کے متعلق کئی اخباروں میں گمراہ کُن پراپیگنڈا کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے آریہ ویر کے اس پرچہ میں جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس سے صرف دو دن پہلے نکل رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھیوں کو اپنے کرتویہ کا احساس کرانا ضروری سمجھا ہے۔ کہ انہوں نے سبھا کے اس اجلاس میں کیا کرنا ہے۔

سب سے پہلی بات جو خرابی کی جڑ ہے۔ اور جو سب شکایتوں کا موجب بن رہی ہے۔ میرے وچار میں سبھا کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا میں ایسے آدمیوں کی بہتات کا ہونا ہے۔ جو آریہ سدھانتوں کے وشواس پریم پرچار اور دڑھتا سے بالاتر ہیں۔ اور جو پالیسیوں۔ مصلحتوں و تعلقات پر سدھانتوں اور آریہ سماج کے حقیقی ہت کو قربان کر دیتے ہیں۔ سوامی ستیانند جی کے معاملہ میں آریہ بھائیوں نے دیکھا۔ یہ لوگ ہی تھے۔ جنہوں نے اُن کی حمایت کی۔ اور تین سال اس نہایت اہم سوال کو نہایت شرمناک طریقہ پر ٹالتے رہے کانسٹی ٹیوشن کی آڑ لے کر سدھانتوں کی قربانی کرنے والے ایسے ہی سجن تھے۔ لیکن اس معاملہ میں آخر سدھانت پریمیوں کی جیت ہو کر رہی۔ اب اس کے بعد گورو کل کا جھگڑا ہے جو کہ بڑھ رہا ہے۔ اور جو خطرہ اس کی ہستی کا ہی پیدا ہو گیا تھا اس کے لئے بھی بہت حد تک یہ لوگ ذمہ وار ہیں۔ اور میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان میں سے بہت سے سجن ہیں۔ جو گورو کل کو غیر ضروری اور فضول کہتے ہیں۔ اور اُسے ٹوٹا ہوا یا یونیورسٹی کے ساتھ کالج بن کر نپتی ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور بھی جو معاملے پرچار کھنڈن منڈن وغیرہ کے متعلق ہوں۔ ان میں بھی یہ لوگ اداسینتا ہی دکھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آریہ پرتی ندھی چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب میں آریہ سماج کا پرچار بڑھے۔ سدھانتوں پر آگھات نہ ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سچے معنوں میں پنجاب کے آریہ سماجوں کی پرتی ندھی بن کر اپنا کرتویہ پالن کرے۔ تو اُن کا سب سے پہلا اور ضروری کرتویہ یہ ہے۔ کہ وہ اس سال آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا میں سے ایسے لوگوں کی بیماری کو توڑ دیں۔

دوسری بات اُن ادھیکاریوں کے متعلق ہے۔ جنہیں آریہ سماج کا بہت تو سبے ور اُن پر آریہ جنتا وشواس کرتی رہی ہے۔ کر سکتی ہے۔ اور وہ اپنی پچھلی خدمات سے اپنے آپ کو وشواس پاتر بھی ثابت کر چکے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے پاس وقت نہیں۔ دوسری مصروفیات زیادہ ہیں۔ اور پھر وہ بڑے لمبے عرصہ سے ادھیکاری بنے چلے آ رہے ہیں۔ ایسے مہانو بھاؤ خود ہی اس سال اردھ شتابدی اجمیر کے رزولیوشن کہ تین سال کے بعد کوئی ادھیکاری نہ رہے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ادھیکار کی باگ ڈور دوسرے قابل آدمیوں کے ہاتھوں جن کے پاس اُن سے زیادہ سمیہ پرچار کی لگن اور قربانی کرنے کا مادہ ہے دیدیں۔ ضروری تو نہیں ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کوئی ادھیکاری۔ جو تین سال مسلسل ادھیکاری

رہ چکا ہے۔ اس سال اپنا نام اُسی ادھیکار کے لئے پیش نہ ہونے دیگا۔ اور اگر پیش ہو بھی تو پرتی ندھی اُسے کسی صورت میں پاس نہ ہونے دیں گے۔ اس ضمن میں کئی نام لئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں یہاں سبھا کے پردھان دیوان بہادر بدری داس جی کا نام ہی لیتا ہوں۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ وہ بڑے تپی ہیں۔ کسی پارٹی کے نہیں۔ سب اُن پر خوش ہیں۔ گورو کل کی پچھلے دنوں کی اُلجھن کو سلجھانے میں انہوں نے آریہ سماج کی شاندار سیوا کی۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ کہ انہوں نے گورو کل کو بچا لیا۔ ورنہ گورو کل کے دشمن تو اُسے توڑنے پر تل گئے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کیوں وہی اتنے سالوں سے پردھان بنے چلے جاویں۔ اور وہ بھی اس حالت میں جب اُن کے پاس بہت کم سمیہ ہے۔ اس سال دیوان بہادر جی کو خود ہی اپنا نام پیش نہیں ہونے دینا چاہئے۔ اور اپنی جگہ پردھان پد پر ایسے مہانو بھاؤ کو جنہیں پنجاب کی آریہ جنتا پردھان دیکھنا چاہتی ہے۔ جن کے چوبیس گھنٹے آریہ سماج کی سیوا کے لئے وقف ہیں۔ جن میں پرچار کی لگن آریہ سماج کی گتی کو تیز کرنے کے منشا سے بھاؤ موجود ہیں۔ جو سب سماجوں میں پھر کر ان کی شتھلتا کو دُور کر سکتے ہیں۔ انہیں یعنی آچاریہ رام دیو جی کو خود اُن کا نام پیش کر کے انہیں پردھان پد پر نیالت کرا دینا چاہئے۔ دوسرے ادھیکاریوں کا بھی جو تین سال سے زیادہ عرصہ سے ادھیکاروں پر ہیں۔ یہی طرز عمل ہونا چاہئے۔

میرا وشواس ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے چناؤ کے متعلق اوپر کی ان دو باتوں کو ملحوظ رکھ کر اس سال چناؤ کیا جاوے۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور پنجاب میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے نیا یگ شروع ہو جائے گا۔ سبھا کی اردھ شتابدی اس سال منائی جا رہی ہے۔ ادھیکاریوں کے بدلنے سے اس میں کوئی نقص واقع نہ ہوگا۔ بلکہ اس کام کو اس صورت میں فروغ ہوگا۔ کیونکہ موجودہ ادھیکاریوں میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو عدیم الفرصت ہیں۔ اور سمیہ نہیں دے سکتے۔ کتنی کٹھنائیاں ہوئیں۔ پانی پت آریہ سماج کا نگر کیرتن بند ہوا۔ اور کتنی آریہ سماجوں کے نگر کیرتن بند ہوئے۔ کوئی ادھیکاری سبھا کا وہاں نہ پہنچا۔ آریہ سماج قرول باغ دہلی کا ان عدیم الفرصت ادھیکاریوں کی عدم توجہگی سے ضبط ہو گیا اور تو اور سبھا کے پردھان دیوان بہادر بدری داس جی۔ منتری مہاشہ کرشن جی۔ اور کئی دوسرے ادھیکاری اردھ شتابدی اجمیر کے اجلاس تک میں شامل نہ ہو سکے۔ بتلائیے ایسے ادھیکاری آریہ سماجوں کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتے ہیں۔ ایسے ادھیکاریوں کی جگہ اگر ایسے ادھیکاری جن کے پاس سمیہ۔ لگن۔ تجربہ۔ قربانی کرنے کا مادہ وغیرہ سب کچھ ہے۔ منتخب کئے جائیں۔ تو کام زیادہ اچھی طرح ہوگا۔ گھٹیگا نہیں۔ سبھا کے کام کی موجودہ رفتار سستی۔ ویدپرچار فنڈ کی حالت۔ سماجوں کی شکائتیں۔ گورو کل کی الجھن اور مخالف طاقتوں کی طرف سے آریہ سماج اور آریہ جاتی پر آکرمنوں کو دیکھ کر تو یہ اشد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال ضرور ایسے ادھیکاری چنے جاویں۔ جو عدیم الفرصت اور بر یک بن کر کام کرنے والے نہ ہوں۔ بلکہ جن کے پاس وقت ہو اور جو انجن بن کر کام کر سکیں۔ آچاریہ رام دیو جی اس وقت اردھ شتابدی کمیٹی کے پردھان ہیں۔ اگر وہ سبھا کے پردھان بنا دیئے جاویں۔ اور اُن کے ساتھ دوسرے ادھیکاری سہیوگ دینے والے اسی قسم کے ہوں۔ تو اردھ شتابدی کو عدیم المثال کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور میں یہ کہوں گا۔ کہ ایسی کامیابی کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ ادھیکاریوں میں اس سال ضرور تبدیلی کر دی جاوے۔ مثال کے طور پر موجودہ ادھیکاریوں میں سے سبھا کے منتری مہاشہ کرشن جی کو لیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ وہ سبھا اور اردھ شتابدی کے لئے زیادہ سمیہ نہیں دے سکتے۔ ان کی جگہ کسی اور سجن کو جو زیادہ سمیہ دے سکے اور سبھا کے کام سے بھی واقف ہو۔ منتری بنا دیا جائے۔ تو جہاں اردھ شتابدی کا کام خوب ہوگا۔ وہاں سبھا میں بھی جان آ جائے گی۔ اس ضمن میں میں آچاریہ جی کے نام کے ساتھ پنڈت گیا چند جی کا نام پیش کرتا ہوں۔ اگر وہ منتری بنا دئے جاویں۔ تو سبھا اور اردھ شتابدی دونو کے کاموں کو تقویت پہنچیگی۔ اور جہاں آج ویدپرچار فنڈ وغیرہ کے لحاظ سے سبھا دیوالیہ ہو رہی ہے۔ وہاں ایک سال کے بعد ہی اس کی حالت کچھ اور ہوگی۔ اس سال یہ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ میں مہاشہ کرشن جی سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ انہوں نے بڑی اُدارتا سے پچھلے سال خود ہی منتری بننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سال جب یہ بھاؤ ہے۔ کہ منتری میں تبدیلی ہونی چاہئے۔ وہ اپنی اُدارتا کا ثبوت دیں۔ اور پنڈت

گیا چند یا کسی دوسرے سجن کو منتری بننے دیں۔

سبھا کے چناؤ کے متعلق اس سے زیادہ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ دوسرا سوال گورو کل کا ہے۔ اس کے متعلق آریہ اخبارات میں آچاریہ رام دیو جی کے مضمون نکل چکے ہیں۔ اس پرچہ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا مضمون چھپ رہا ہے۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ پنجاب کے پرتی ندھیوں کی میجارٹی گورو کل کے آدرش پالیسی اور ودیا سبھا کے متعلق آچاریہ رام دیو جی و پنڈت بدھ دیو جی وغیرہ کے ساتھ ہوگی۔ گورو کل کی شان اسی میں ہے۔ کہ وہ اس آدرش پہ قائم رہے۔ جس کو سامنے رکھ کر مہاتما منشی رام جی نے اسے بنایا تھا۔ اس سمیہ تین خیالات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ پہلے وہ جو گورو کل کو توڑ تاڑ اسے اپنے آدرش سے گرا کر کالج بنا کر یونیورسٹی سے ملحق کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں آریہ ویر پرتی ندھیوں کو ایسے لوگوں کو ڈنکے کی چوٹ سے بتانا ہوگا۔ کہ تمہاری یہ منو کامنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ گورو کل اپنے آدرش کھڑا ہے اور کھڑا رہے گا۔

دوسری پارٹی اُن سناتکوں وغیرہ کی ہے۔ جن پر نیشنل ازم قومیت اور آزاد خیالی کا بھوت سوار ہے۔ اور وہ اسے آریہ سماج کی سنستھا نہ رہنے دے کر آزاد خیالی کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ پارٹی کامیاب ہو جاوے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ گورو کل کا تعلق آریہ سماج سے برائے نام رہ جائے گا۔ آریہ پرتی ندھیوں کو سبھا کے اجلاس میں اس پارٹی کا بھرم بھی دور کرنا ہوگا۔ اور اُسے بتانا ہوگا۔ کہ گورو کل آریہ سماج کا ہے۔ اور آریہ سماج کا رہے گا۔ اسے آریہ سماج سے کوئی چیز چھین نہیں سکتی۔ مہاتما منشی رام جی کا لگایا ہوا یہ کلپ برکش اپنے آدرش پہ درڑھ رہتا ہوا پھلیگا اور پھُولے گا۔

تیسری پارٹی سچے آریہ سماجیوں کی ہے۔ جو گورو کل کو اپنے آدرش پہ قائم رکھنا چاہتی ہے۔ اور اسے یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہونے یا آریہ سماج کے ہاتھ سے نکلنے دینا ہرگز گوارا نہیں کر سکتی۔ پنجاب کی سب آریہ سماجیں اس کے ساتھ ہیں۔ سبھا کے اس اجلاس میں اس بات کا عملی ثبوت دیا جانا چاہئے۔ اور نہ صرف گورو کل کے خلاف ان دونوں قسم کے یعنی یونیورسٹی کے ساتھ ملحق کرنے یا آریہ سماج سے علیحدہ کر کے قومی و آزاد روپ دینے والوں کے دماغ ٹھیک کر دینے چاہئیں۔

گورو کل کو ودیا سبھا کے سپرد کرنے کا پرستاؤ بالکل ٹھیک ہے۔ سب پرتی ندھیوں کو اس کا سمرتھن کرنا چاہئے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ودیا سبھا میں ایسے ہی لوگ جاویں۔ جو سولہ آنے آریہ سماجی ہوں۔ اور جن کا گورو کل کے آدرش پہ وشواس ہو۔ اور جو ڈیکلریشن دینے کو تیار ہوں۔ کہ میرا مہرشی دیانند دوارا پرتی پادت ویدک منتویوں پہ وشواس ہے۔ اور ویدک سداچار کا جو نقشہ آریہ سماج کے اُپ نیموں میں دیا گیا ہے۔ اس کے انوسار جیون ویتیت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور سندھیا اگنی ہوتر آدی بھی ندھی پورو کرتے ہیں۔ آچاریہ رام دیو جی نے ودیا سبھا میں شمولیت کے لئے یہی شرط ہونے کی تجویز رکھی ہے۔ پرتی ندھیوں کو اس تجویز کی تائید کر کے اسے ضرور پاس کرانا چاہئے۔ اس سے ودیا سبھا درڑھ آریہ سماجیوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ اور کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملیگا۔

یہ چند باتیں تھیں۔ جو میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس کے او سر پہ آریہ پرتی ندھیوں سے نویدن کرنی ضروری سمجھی ہیں۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ پرتی ندھی مہانو بھاؤ اپنا کرتویہ پالن کریں گے۔ اور سبھا کے چناؤ اور گورو کل اور ودیا سبھا کے متعلق آریہ ویر کی اُٹھائی ہوئی اس آواز کے مطابق ہی نشچہ ہوگا۔

مہر چند شرما

آریہ ویر کے آریہ سماج نمبر کی شاندار سپھلتا

آریہ ویر کا آریہ سماج نمبر حسب اعلان نکل گیا ہے۔ اس کی شاندار سپھلتا پر جہاں پورانک اخبار صم بکم ہو گئے ہیں۔ وہاں آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی طرف سے آریہ ویر کو مبارکباد دی جا رہی ہے۔ مضمون اس نمبر کے لئے اتنے زیادہ موصول ہوئے کہ نمبر کے آٹھ صفحے بڑھانے کے باوجود بہت سے زیادہ شائع ہونے سے رہ گئے۔

ان میں سے کچھ اس ہفتہ کے اخبار میں شائع کر دئے ہیں۔ آریہ ویر کے اس آریہ سماج نمبر جاگرت لائلپور کے آریہ سماج نمبر کا جواب با صواب اس خوبی سے دیا گیا ہے۔ کہ اب نہیں۔ کہ جاگرت کا ایڈیٹر مسٹر خربندہ سر بھی اونچا کر سکے۔ لیکن پھر بھی ہم نے اس نمبر سے بھی اُسے چیلنج دیدیا تھا۔ اور آج بھی اس کا اعادہ کرتے ہوئے اُسے للکارتے ہیں۔ کہ تمہارے نمبر کے بخئے آریہ ویر نے ادھیڑ کر رکھ دئے ہیں۔ نکلو میدان میں اور اس نمبر کا جواب دو۔

راولپنڈی کے پونگا پنتھی اخبار کا دیانندی سماج نمبر

راولپنڈی کے پونگا پنتھی اخبار برہم رشی کی طرف سے دیانندی سماج نمبر کا اعلان بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ ہم اس لچر اخبار کے اڈیٹر اور اس کے گورو گھنٹال پنڈت یدوکل بھوشن اور مرحوم سدرشن چکر کے سابق گھی فروش ایڈیٹر متھرا داس آنند کو پہلے متنبہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ شرارت سے باز رہیں۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور اخبار مذکور میں زیادہ سے زیادہ ہرزہ سرائی اور بکواس کے ساتھ ہی اس کے دیانندی سماج نمبر کے نکالنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہم پھر ایک بار راولپنڈی کے پورانکوں اور برہم رشی کے ایڈیٹر گوسائیں یدوکل بھوشن اور اپنے پرانے گھی فروش دوست متھرا داس آنند کو چیتاونی دیتے ہیں۔ کہ وہ راہ راست پہ آجائیں۔ اور اپنے رویہ میں اصلاح کریں۔ ورنہ آریہ ویر امرتسری پھکڑ پنڈت رلیا رام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک کو ہتیار ڈلوا چکا ہے۔ اور پورانک سناتن دھرم نمبر دوارا وہ چیت لگا چکا ہے۔ کہ اب تک پنڈت جی آئیں بائیں شائیں کر رہے ہیں۔ آریہ سماج نمبر جاگرت کے خربندہ کا دماغ ٹھیک کر دے گا۔ ان دونوں کو میدان سے بھگانے کے بعد آریہ ویر کو اگر راولپنڈی کا پونگا پنتھی اخبار کا رویہ ٹھیک نہ ہوا۔ تو راولپنڈی کی طرف اپنی توجہ دینی پڑے گی۔ اس حالت میں راولپنڈی کے پورانکوں اور پنڈت یدوکل بھوشن اور متھرا داس آنند جو پہلے آریہ ویر کے ہاتھ اچھی طرح دیکھ چکے ہوئے ہیں۔ کی شکایت فضول ہوگی۔

کیا پورانک اُپدیشک چونی لال زندہ ہے

آریہ ویر نام نہاد سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا کے اُپدیشک پنڈت چونی لال کی توجہ کئی ہفتوں سے پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک کے مورتی پوجا کو ویدک سدھ کرنے کے چیلنج کی طرف مبذول کرا چکا ہے۔ خود ہی پنڈت چونی لال نے پہلے راولپنڈی کے پونگا پنتھی اخبار برہم رشی میں چیلنج منظور کے عنوان سے مضمون لکھ کر بڑی ڈینگیں ماریں۔ اس مضمون میں کئے گئے اعتراضات کا جواب پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک نے دے کر انہیں مورتی پوجا کو ویدک سدھ کرنے کا چیلنج دیا۔ جسے پڑھ کر نہ معلوم پنڈت چونی لال کہاں گم ہو گئے۔ ہم برہم رشی کے ایڈیٹر سے پوچھتے ہیں۔ وہ روشنی ڈالے۔ کہ معاملہ کیا ہے۔ کیا پنڈت جی زندہ تو ہیں؟ ان کی ڈینگیں کہاں گئیں۔ کیا یہی پورانک اُپدیشک ہیں۔ جو آریہ سماج کے خلاف زہر اُگلا کرتے ہیں۔ انہوں نے سمجھا ہوگا۔ کہ چلو برہم رشی میں چیلنج منظور کا مضمون لکھ کر پورانکوں میں بڑی پرسدھی ہو جائے گی۔ لیکن یہ پتہ نہ تھا۔ کہ آریہ ویر تو پیچھا چھوڑتا نہیں کرتا۔ اب تو دو باتوں میں سے ایک بات کرنی پڑے گی۔ یا تو پنڈت چونی لال جی کو اگر وہ زندہ ہیں تو مورتی پوجا پہ پنڈت منسا رام جی کے ساتھ تحریری شاستر ارتھ کرنا ہوگا۔ یا کھلم کھلا اپنی شکست کا اعتراف کرنا ہوگا۔

نیوگ پر پورانکوں کی شنکاؤں کی پڑتال

پورانک منڈل کو شاستر ارتھ کا کھلا چیلنج

(لیکھک شری یت پنڈت بُدھ دیو جی آریہ اپدیشک میرپوری)

مہرشی دیانند جی نے اپنے ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں میں وید شاستروں کے پرمان دے کر نیوگ کا ودھان کیا ہے۔ اس کو دیکھ کر پورانک دھرمی بھولی بھالی جنتا میں انیک پرکار کے بھرم پھیلاتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی نیوگ کی سکھشا وید شاستر کے ورُدھ پتی برتا دھرم کے ناش کرنے والی اور بھرشٹاچار کو پھیلانے والی ہے۔ یہ بات ان پورانکوں کی کہاں تک سچ ہے۔ اس کی اس لیکھ میں وستار سے پڑتال کی جاتی ہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ کہ پہلے تو منشیہ کو آجنم برہمچاری رہ کر اپنا جیون ایشور بھگتی اور پروپکار میں لگا دینا چاہئے۔ اگر کوئی آجنم برہمچاری نہ رہ سکے۔ تو دھرم پوروک گرہست آشرم میں وواہ کر کے پرویش کرے۔ وواہ کرنے کے بعد استری دیا پرش کا اگر کسی کارن سے ویوگ ہو جاوے۔ تو برہمچاری رہ کر اپنے جیون کو پروپکار میں لگا دیویں اگر کسی منشیہ کے گھر میں سنتان نہ ہو۔ اور وہ اپنے خاندان کو چلانا چاہے۔ تو کسی دوسرے آدمی کا لڑکا گود میں لے کر متبنیٰ بنا لے۔ اگر کوئی اس بات کو بھی پسند نہ کرے۔ تب وہ نیوگ کر کے اپنے خاندان کو چلانے کے لئے سنتان پیدا کر لے۔ یہ نیوگ آپت کال کا دھرم ہے۔ اس سوامی جی کے اپدیش کو چار بھاگوں میں بانٹ سکتے ہیں۔ پہلے یہ کہ آدمی وواہ ہی نہ کرے۔ اور آجنم برہمچاری رہے۔ دوئم یہ کہ وواہ ہونے کے بعد اگر استری پرش کا ویوگ ہو جاوے۔ تو دوسرا وواہ نہ کرے۔ برہمچاری رہ کر اپنے جیون کو پروپکار میں لگاوے۔ تیسرے یہ اگر سنتان نہ ہو۔ تو لڑکا گود میں لے لیوے۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ اگر گود میں بھی نہ لینا چاہے۔ تو نیوگ کر کے سنتان پیدا کر لے۔

یہ نیوگ کی واستوک استھتی ہے۔ اس پر جو شنکائیں پورانکوں کی طرف سے کی جاتی ہیں۔ اُن کا جواب نیچے دیا جاتا ہے:-

شنکا- کیا ایسے ویدوں کے پرمان ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہو۔ کہ مرنے کے بعد پرش کو استری اور استری کو پرش نیوگ و پُنر وواہ کے دوارا پراپت کرنا چاہئے۔

جواب- ایسے ایک پرمان نہیں۔ بلکہ ویدوں میں انیک پرمان آتے ہیں۔ یہاں ایک درج کیا جاتا ہے۔

اتھرو وید کے اٹھارھویں کانڈ

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकं
गतासुमेत मुपशेष ।
इत्यादि

اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ہے استری تو اس مرے ہوئے پتی کی آشا چھوڑ کر دوسرے پتی سے نیوگ کر کے سنتان پیدا کر کے اپنے پہلے پتی کے خاندان کو چلا۔ اس منتر میں سپشٹ نیوگ کا ودھان ہے۔ سائنا چاریہ تنتریہ آرنیک پرپاٹھک ۶ میں اس منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ استری کو مرے ہوئے پتی کے پاس سے اُٹھا کر یہ کہنا چاہئے۔ کہ تم اس مرے ہوئے پتی کی آشا کو چھوڑ دو۔ اور ان جیوت لوگوں میں سے کسی ایک کو چُن کر اس کے ساتھ پُنر وواہ کر کے سنتان پیدا کرو۔ سوامی دیانند جی مہاراج نے اس منتر سے نیوگ کے دوارا سنتان پیدا کرنا لکھا ہے۔ اور سائنا چاریہ نے پُنر وواہ کے دوارا۔ مرنے کے بعد دوسرا پتی کرنا دونوں آچاریوں کو ویدسمت ہے۔

شنکا- کیا سوامی دیانند جی سے پہلے کسی ویدک گرنتھ میں کسی آچاریہ نے اس منتر کو نیوگ میں لگایا ہے۔ اگر لگایا ہے۔ تو پرمان دو۔ ورنہ سوامی جی کا یہ کلپت ارتھ ماننے کے یوگ نہیں۔

جواب- رگ ودھان مطبوعہ برلن۔ رومن پنی صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے۔ کہ اپنے بھائی کی استری کو سنتان کے لئے اس کے پتی کے مرنے پر دیور उदीर्ष्व اس وید منتر کے پرمان کے مطابق رتو کال میں نیوگ کے دوارا ایک پُتر اتپن کر لے۔ یہاں پر جس منتر کا حوالہ نیوگ کے وشے میں شری سوامی جی مہاراج نے دیا ہے۔ اُسی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۰۳ میں بھیشم پتامہ ماتا ستیہ وتی کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب پرشورام نے کھشتریوں کو مار ڈالا تھا۔ تب کھشتریوں کی استریوں نے وید پاٹھی برہمنوں سے نیوگ کر کے اپنے خاندانوں کو چلایا۔ اس پرکرن میں بھیشم پتامہ نے اسی سوامی دیانند جی والے وید منتر کا حوالہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔

पाणि ग्राहस्य तन्य इति
वेदेषु निश्चितं ।

یعنی نیوگ سے جو سنتان پیدا کی جاتی ہے۔ وہ اسی پتی کی مانی جاتی ہے۔ جس نے پہلے نیکت استری سے وواہ کیا تھا۔

ان اپروکت رگ ودھان اور مہابھارت کے پرمانوں سے سدھ ہے۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج نے ہی اس منتر کو نیوگ پرک لگا کر نئی ایجاد نہیں کی۔ بلکہ پہلے بھی اسے نیوگ پرک لگایا جاتا رہا ہے۔ اور سوامی جی نے تائید ہی کی ہے۔

شنکا- سوامی جی نے جو ایک استری کو انیک پتی لکھے ہیں۔ یہ بات انوچت سبھیتا ورُدھ اور وید شاستر اور اتہاس کے خلاف ہے۔ اس سے پتی برتا دھرم نشٹ ہو جاتا ہے۔

جواب- سوامی جی کے لیکھ کا یہ کبھی ابھپرائے نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک پتی کے مرنے کے بعد استری کو انیک پتی اوشیہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ یہ ایک ادھیکار کا پرشن ہے۔ مثلاً ایک مسلمان استری ایک کے بعد دوسرے پتی کو طلاق دیتی ہوئی اصولاً جتنے بھی چاہے سو دو سو پتی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ اسی طرح عیسائیوں میں بھی طلاق کے بعد اس کے لئے کھلی چھٹی ہے جتنے پتی چاہے کر لے۔ اس ہمارے ہندو منڈل میں منشوں کی جتنی بھی جاتیاں رہتی ہیں۔ ان تمام میں بہت پتی کرنے کا رواج ہے۔ اور اصولاً یہ مہذب جاتیوں میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔ کہ وہ کتنے پتی کرے۔ اس سے یہ سدھ ہے۔ کہ مسلمان یہودی عیسائی وغیرہ سب بہو پتی کے اصول کو مانتے ہیں۔ اب باقی رہی پورانکوں کی بات۔ اس کے لئے نیچے وید شاستروں کے پرمان دئے جاتے ہیں۔

رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ منتر چالیس میں لکھا ہے۔ استری کا جو پہلا پتی ہوتا ہے۔ اُس کا نام سوم۔ دوسرے کا گندھرو۔ تیسرے کا اگنی اور باقی پتیوں کا نام منشیہ ہوتا ہے۔ اس منتر میں سپشٹ استریوں کو پتی کے مرنے کے بعد انیک پتیوں کا ادھیکار دیا ہے۔

سوال- اس منتر کا یہ ارتھ نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے کیا ہے۔ بلکہ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ سوم دیوتا کنیا کو سوتیا آدی گن دیتا ہے۔ گندھرو اس کو سور آدی دیتا ہے۔ اور اگنی دیوتا روپ دیتا ہے۔ پھر منشیہ اُس سے وواہ کرتا ہے۔ اور وہی اس کا پتی ہوتا ہے۔ سوم آدی اس کے پتی نہیں ہوتے۔ کنتو رکھشک ہوتے ہیں۔ (یہی ارتھ اس منتر کا پنڈت جوالا دت۔ کالو رام۔ اکھلانند وغیرہ پورانک پنڈتوں نے کیا ہے)۔

سمادھان- اتری سمرتی میں اسی وید منتر کی جو ویاکھیا کی ہے۔ اُس کو چاہے سروانش میں ہم آریہ سماجی سویکار نہیں کرتے۔ لیکن پورانک اُس سے کبھی بھی انکار نہیں کر سکتے۔ وہاں لکھا ہے۔ استری جار کرم سے دوشت نہیں ہوتی۔ اور برہمن ہنسا کرنے سے یگیہ میں دوشت نہیں ہوتا۔ بہتا ہوا پانی مل آدی گندی چیزوں سے دوشت نہیں ہوتا۔ اگنی میں کوئی بھی چیز ڈال دو۔ وہ اس سے دوشت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے۔ کہ پہلے استریوں سے سوم گندھرو اور اگنی یہ دیوتا بھوگ کرتے ہیں۔ اور پیچھے منشیہ اُن کو بھوگتے ہیں۔ اگر

کوئی استری کسی دوسرے کے ساتھ اپنے آپ بھی جاوے۔ یا کوئی زبردستی اُن کو لے جاوے۔ اور اُس کو گربھ رہ جاوے۔ تو وُہ اشدھ نہیں ہوتی۔ کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پھر وُہ شدھ ہو جاتی ہے۔ اُس کو پھر اپنے گھر رکھ لینا چاہئے۔ اتری سمرتی میں (جسے پَورانک پرمانک مانتے ہیں) تو استری کو اتنی چھٹی دیدی گئی ہے۔ کہ وُہ جتنے چاہے لوگوں سے سمبندھ کرکے سنتانیں پیدا کرلے۔ کبھی دوشت ہوتی ہی نہیں۔ اور وُہ منتر جس کو شری سوامی جی مہاراج نے انیک پتیوں سے نیوگ کرنے میں لگایا ہے۔ یہاں پر بھی اُس منتر کا ارتھ انیک پتیوں سے سمبندھ کرنے میں اس سمرتی کار نے لگایا ہے۔ مہابھارت میں ایک کتھا آتی ہے۔ کہ وشوامتر نے گالب کو ودیا پڑھائی۔ ودیا پڑھنے کے بعد گالب نے کہا۔ کہ مہاراج آپ مجھ سے دکشنا لیجئے۔ وشوامتر نے کہا۔ مجھے آٹھ سو گھوڑے لا دو۔ گالب راجہ دیوداس کے پاس گیا۔ اور اُس سے آٹھ سو گھوڑے مانگے۔ راجہ نے کہا۔ میرے پاس گھوڑے تو نہیں ہیں۔ میری مادھوری نام کی کنیا کو لے جائیے۔ گالب نے اس کنیا کو لے کر تین راجاؤں کو دی۔ اُن تینوں راجاؤں نے ایک ایک پُتر اس کنیا سے پیدا کیا۔ اور پھر اس کنیا کو اور چھ سو گھوڑوں کو لے کر وشوامتر کے پاس گیا۔ اور جا کر کہا۔ کہ گورو یہ چھ سو گھوڑے لے لو۔ اور دو سو گھوڑے کے بدلے اس کنیا میں سے ایک لڑکا پیدا کرلو۔ وشوامتر نے کہا۔ کہ گالب تم نے بڑی غلطی کی۔ اگر تو میرے پاس پہلے اس کنیا کو لاتا۔ تو میں اکیلا اس سے چار لڑکے پیدا کرتا۔ یہ کہہ کر وشوامتر نے اُس سے ایک لڑکا پیدا کیا۔ اور پھر اُس کنیا کو گالب کے ہاتھ واپس کر دیا۔ اور اُس مادھوری کے پتا راجہ دیوداس نے پھر اس کا سوئمبر رچا دیا۔ میں پورانکوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا یہ مادھوری کے انیک پتی نہیں ہیں۔ جب مادھوری کا چار سنتان پیدا کرنے پر بھی سوئمبر ہوتا ہے۔ تو پھر سوامی دیانند جی نے اگر استری کو پتی کے مرنے کے بعد انیک پتی کا ادھیکار دیا ہے۔ تو اس پر اعتراض کیوں؟

اس کے علاوہ پورانوں میں تو یہاں تک آتا ہے۔ کہ دروپدی کے پانچ پتی (پتی کے مرنے کے بعد نہیں بلکہ ایک وقت اکٹھے ہی تھے۔ بارکشی کے ایک وقت ہی دس پتی تھے۔ اور جٹلا کے ایک وقت میں سات پتی تھے۔ ایلا پکار کنتی نے کرن پیدا کرنے کے بعد پانڈو سے وواہ کیا۔ اور ستیہ وتی نے ویاس کو پیدا کرنے کے بعد جس کو تم اٹھارہ پورانوں کا کرتا اور ایشور اوتار مانتے ہو۔ راجہ شنتنو سے وواہ کیا۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے کس مُنہ سے سوامی جی کو پتی برت دھرم کو ناش کرنے کی آگیا دینے والا کہتے ہو۔ تمہیں لجت ہونا چاہئے۔ سوامی دیانند تو پتی کے مرجانے پر استری کو برہمچاری رہنے کی آگیا دیتے اور پھر لڑکا گود میں لینے کی آگیا دیتے۔ اور تیسرے درجہ پر اگر وُہ اپنی ہی سنتان پیدا کرنا چاہے۔ تو نیوگ کی آگیا دیتے ہیں۔

شنکا۔ سوامی دیانند جی نے لکھا ہے۔ کہ اگر کسی استری کا پتی جیوت اوستھا میں نامرد ہو۔ تو وُہ اپنی استری کو آگیا دیوے۔ کہ وُہ نیوگ کرکے سنتان پیدا کرلے۔ یہ کتنی بے حیائی کی بات ہے۔ کہیں بھی وید شاستر میں ایسا ودھان نہیں آتا۔ کہ پتی کے جیتے ہی استری دوسرے پرش سے سمبندھ کرے۔

جواب۔ مسلمان عیسائی و موجودہ تمام مہذب قوموں میں پتی کے جیتے جی استریاں دوسرے پرشوں سے سمبندھ کرتی ہیں۔ جب ایک آدمی ایک استری کو طلاق دیتا ہے۔ تو وُہ اپنے لڑکے بچوں کے ہوتے ہوئے و پتی کے ہوتے ہوئے بھی پرتکش دوسرے پرش سے وواہ کرکے سنتانیں پیدا کرتی ہیں۔ اور وہ قومیں کسی پرکار بھی اس بات کو بے غیرتی یا بے حیائی کی بات نہیں سمجھتیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ اُس نے تو طلاق دیدی۔ اور دوسرے سے باقاعدہ نکاح ہو گیا۔ تو میں اُن سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا وُہ استری بدل گئی۔ یا وُہ پرش بدل گیا۔ یا اُس کے لڑکے بچے بدل گئے۔ جو وُہ اُن کے سامنے دوسرے سے سنتان پیدا کر رہی ہے۔ اگر کہیں۔ کہ ہمارے مذہبی نیم کے مطابق یہ جائز ہے۔ تو ہم بھی کہیں گے۔ کہ نیوگ ہمارا مذہبی نیم ہے۔ جس کے مطابق جب پُرش اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ اور وُہ استری سنتان پیدا کرنا چاہے۔ تب اس کو آگیا ہے۔ کہ وُہ نیوگ سے سنتان پیدا کرے۔ باقی رہی پورانکوں کے گھر کی بات۔ ان بے شرموں کو شرم آنی چاہئے۔ اُن کے گرنتھوں میں سینکڑوں مثالیں ایسی آتی ہیں۔ جہاں کہ پتی کے جیتے جی استریوں نے دوسرے پرشوں سے سمبندھ کرکے سنتان پیدا کی۔ کچھ مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(١) دیوی پوران صفحہ ٧٢ پر لکھا ہے۔ کہ راجہ بلی نے اپنی سودیشنا استری کو دیرگھ تما رشی کے پاس بھیجا۔ کہ تم اس سے نیوگ کرکے سنتان پیدا کرو۔ دیرگھ تما رشی نے اپنے سارے بدن میں ننگے ہو کر دہی اور نمک مل لیا۔ اور پھر اُس رانی سے کہا۔ کہ میرے جسم کو چاٹو۔ رانی نے سارے جسم کو چاٹا۔ لیکن اس کی گدا کو نہیں چاٹا۔ دیرگھ تما نے اُس سے نیوگ کیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ تمہارے گھر میں بڑا اچھا لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن اُس کو اپان وایو نہیں آئے گا۔ کیونکہ تم نے میری گدا کو نہیں چاٹا۔ پورانکو! آریہ سماج کے ویدک نیوگ پر اعتراض کرنے والو۔ کہو یہ کیسا بڑھیا تمہارا نیوگ کا طریقہ ہے۔

(٢) بھاگوت سکندھ نو میں لکھا ہے۔ کہ رامچندر کے خاندان میں سوداس راجہ کے گھر کوئی اولاد نہیں تھی۔ اور اس نے وسشٹ کو آگیا دی۔ وسشٹ نے اس کی رانی مدینتی میں گربھادان کرکے سنتان پیدا کی۔

(٣) اسی پرکار بھاگوت کے اسی نویں سکندھ میں لکھا ہے۔ کہ راجہ بھرت کے جس سے پانڈوں کا خاندان چلا۔ کوئی لڑکا نہیں تھا۔ اُس نے بھاردواج نام کا لڑکا گود میں لیا۔ اور اس بھاردواج کی اُتپتی یوں بیان کی ہے۔ کہ اُتتھ کی استری ممتا سے برہسپتی نے جو کہ دیوتاؤں کے گورو ہیں۔ اپنے بھائی کے جیتے جی سمبندھ کیا۔ اور اس سے بھاردواج لڑکا پیدا ہوا۔

(٤) رگ وید پرتھم منڈل کے ایک منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے سائنا چاریہ لکھتے ہیں۔ کہ کلنگ دیش کے راجہ کے گھر میں کوئی لڑکا نہیں تھا۔ اُس نے اپنی رانی کو دیرگھ تما کے پاس بھیجا۔ رانی بھی خود بوڑھی تھی۔ اس لئے اُس نے اپنی داسی کو دیرگھ تما کے پاس بھیجا۔ دیرگھ تما نے اُس سے بھوگ کیا۔ اور لڑکا پیدا کیا۔ جس کا نام ککشی وان رشی ہوا۔ جو انیک وید منتروں کا درشٹا ہوا۔

(٥) شو کے جیتے جی پاربتی نے گنیش پیدا کیا۔ اب چاہے پورانک میل کا پتلا کہیں۔ لیکن صاف بات یہ ہے۔ کہ وُہ نیوگ سے پیدا ہوا تھا۔

(٦) اپنے پتیوں کے موجود ہوتے ہوئے بھی ١٦ ہزار گوپیوں نے کرشن جی سے سمبندھ کرکے دس لاکھ لڑکے پیدا کئے۔ (دیکھو شو پوران) پورانکو! کہو ان مثالوں کے ہوتے ہوئے تم کس منہ سے اعتراض کرتے ہو۔ کہ پتی کے جیتے جی نیوگ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم اتنا پاٹھکوں کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم پورانوں کے سب گپوڑوں کو نہیں مانتے۔ لیکن پورانک پورانوں کی کسی بات سے انکار نہیں کر سکتے۔

شنکا۔ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ دائم المریض مرد کی استری یا استری کے گربھوتی ہونے پر مرد سے نہ رہا جائے۔ تو وُہ نیوگ کرکے سنتان پیدا کرے۔ لیکن ویشیا گمن و ویبھچار کو ادھر آچار کبھی بھی نہ کرے۔ یہ لیکھ کتنا برا ہے۔ کہ استری گربھوتی ہے۔ اور پرش سنتان پیدا کرنے کے لئے نیوگ کرتا ہے۔ کیا کبھی کسی نے ایسا کیا ہے۔ کیا منشیہ میں اتنا صبر نہیں۔ کہ وہ ایک سال تک برہمچاری رہ سکے۔

جواب۔ جن جاتیوں میں انیک شادیاں ایک ساتھ کرکے انیک عورتیں رکھنے کا رواج ہے۔ وُہ اس بات پر کبھی بھی اعتراض نہیں کر سکتیں۔ پورانک دھرم میں تو راجاؤں مہاراجاؤں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ وُہ جتنی چاہیں شادیاں کرلیں۔ اور جتنی چاہیں داسیاں رکھیں۔ یہاں تک کہ کرشن جی کے پوران میں سولہ ہزار سے زیادہ رانیاں لکھی ہیں۔ میں پورانکوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ کرشن نے اتنے وواہ کیوں کئے۔ ایک وواہ کیوں نہ کیا۔ جیسا کہ شری رام چندر جی نے کیا تھا۔ (حالانکہ آریہ سماجی یہ کبھی نہیں مانتے کہ کرشن جی کی اتنی استریاں تھیں) اس کا پورانک سوائے اس کے کچھ نہیں دے سکتے کہ وُہ ایک ہی استری پر سنتشٹ رہ سکتے تھے۔ منشیہ اگر اپنی آتما کی درشٹی سے سوچے۔ تو اس کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ استری کے گربھوتی ہونے پر کچھ لوگ ویشیا گمن وغیرہ کئی پرکار کے پاپ ادھر آچار کرتے ہیں۔ اس سے تو گربھوتی استریوں تک سے سمبندھ رکھ کر ماتا اور بچوں دونوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ جو لوگ ایک وقت میں انیک استریاں رکھتے اور اُن سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ وہ ادھر آچار کیوں نہیں۔ اگر انہوں نے باقاعدہ وواہ کیا ہے۔ تو ہم بھی یہی کہیں گے۔ کہ نیوگ بھی باقاعدہ نیموں کے دوارا پبلک طور پر کیا جاتا ہے۔ اس لئے جیسے آپ کے مت میں انیک استریاں جائز ہیں۔ ویسے ہمارے مت میں آپتکال کے طور پر نیوگ ٹھیک ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سوامی جی کے لیکھ کا یہ ابھپرائے کبھی بھی نہیں ہے۔ کہ دائم المریض کی استری یا گربھوتی استری کے پتی نیوگ ضرور کریں۔ اُن کا آدرش تو اتنا اونچا ہے۔ کہ وُہ ستیارتھ پرکاش میں دوسرے سمولاس میں لکھتے ہیں۔ کہ ... پرش۔ تو گامی رہیں۔ اپنی استری بھی پرش ... کے سوائے ...

(بقیہ دیکھو صفحہ ١١ کالم ٢)

سوامی جی کا وید بھاشیہ اچھا ہے یا پورانک پنڈتوں کے بھاشیہ

(از قلم شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر)

جاگرت کے آریہ سماج نمبر میں ایک مضمون بعنوان سوامی دیانند کا وید بھاشیہ یا عجائبات کا ذخیرہ شائع ہوا ہے۔ اور دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ سوامی جی نے وید منتروں کی نہایت بری طرح کتر بیونت کی ہے۔ اور ارتھوں کا انرتھ کرتے ہوئے من مانے ارتھ کئے ہیں۔

اس کے لئے ثبوت۔ اس قدر زبردست دعویٰ کے لئے دلیل کوئی نہیں۔ ہاں پروفیسر میکس مولر۔ پروفیسر گریفتھ وولڈ مشن کالج لاہور پنڈت نوین چندر رائے۔ گرپرشاد۔ کی رائے نقل کی ہے۔ یہ کون صاحب ہیں۔ پروفیسر میکس مولر اپنی علمیت کے متعلق خود اعتراف کرتے ہیں۔

بار بار میں نے بھاشیہ کاروں کی قدم بوسی کی ہے۔ اگرچہ میں ہر سمیہ انوبھو کرتا تھا۔ کہ اُپنشدوں کے جو ارتھ وہ لگاتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہو سکتے"۔ (اُپنشدوں کا انوواد)

فیصلہ ہو گیا۔ جاگرت جس کو سنسکرت کا مشہور معروف فاضل مانتا ہے۔ اس کی علمیت یہ ہے۔ کہ اُپنشدوں کے ترجمہ کے لئے بھی غیروں کی قدم بوسی کر رہا ہے۔ وہ ویدوں کے متعلق جو واقفیت رکھ سکتا ہے۔ ناظرین اس کا اندازہ لگائیں۔ اپنے دوسرے انگریز یا یورپین مفسروں کے متعلق وہ لکھتا ہے۔

"Lang Lois کا ترجمہ مشکل الفاظ سے اٹکل پچو اور اپرمانک ہے ولسن کا ترجمہ سائن کے ترجمہ کی نقل ہے۔ اگرچہ ہر موقعہ پر اصل کے مطابق نہیں Grassman کا ترجمہ Ladwig کا انشچت اور غیر معین ہے۔ ترجمہ پڑھنے سے اکثر ہاتھ پلے کچھ نہیں پڑتا۔ (science of Languages دیکھو)

رشی دیانند کا بھاشیہ پورانک دھرم کے لئے بم کا گولہ تھا۔ پورانک قلعہ کو مسمار ہوتے دیکھ کر پورانک پنڈتوں نوین چندر رائے۔ گرپرشاد اور سائن اور دیگر انگریزی وودوانوں کے کاسہ لیسان ازلی نقالوں کے پیٹ میں درد ہونا لازمی تھا۔ ان کی رائے تو بہتر ہے۔ جاگرت کا خبط مشہور لگا کر چاہئے۔ علم دوست طبقہ کے سامنے اپنی رائے کو فریق مخالف کے لئے بطور حجت پیش کرنے والا شخص پرلے درجے کا جاہل ہوتا ہے۔ جس طرح ہمارے لئے پوران قرآن بائیبل کا حوالہ حجت نہیں۔ اسی طرح پورانک پنڈتوں کی جو کہ ذاتی خود غرضی سے اندھے ہو کر رشی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ رائے کی ہمارے سامنے پرکاہ کے برابر وقعت نہیں۔ ہاں اگر ان کے پاس کوئی دلیل ہوتی۔ تو ہم بخوشی اس پر غور کرتے۔

آگے لکھا ہے۔ کہ سوامی جی کے وید بھاشیہ کو نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کیوں۔ کوئی وجہ اگر سوامی جی کا بھاشیہ اشلیل ثابت ہو جاوے۔ تو آریہ سماجیوں کو شرم آنی چاہئے۔ تمہیں تو بانس پر چڑھ کر ناچنا چاہئے۔ تم کو کیوں شرم آتی ہے۔ اس کی وجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ تم اتنے بے ایمان ہو۔ کہ نقل کرتے ہوئے بھی ایمانداری سے کام نہیں لے سکتے۔ اچھا دیکھو۔

سوال۔ یجروید ادھیائے کا منتر ۱۴ کا بھاشیہ سوامی جی لکھتے ہیں۔ اے شاگرد میں تیرے لنگ اور گدا اندری کو پوتر کرتا ہوں۔

جواب۔ اگر حوالہ دے دیتے تو تمہاری قلم تو نہ ٹوٹ جاتی۔ اور اگر حوالہ نہیں دیا تھا۔ تو منتر کا بھاشیہ ہی مکمل درج کر دیتے۔ اسی وجہ سے شاید شرم آ رہی ہے۔ شرم چہ کتی است۔ چھوڑو شرم کو اور اب سوامی جی کا بھاشیہ سنو۔

"اے شِشیہ (شاگرد) میں مختلف طرح کی شکشا سے تیری بانی کو دھرم انوکول کرتا ہوں۔ تیرے نیتروں کو پوتر کرتا ہوں۔ تیری نابھی کو پوتر کرتا ہوں۔ تیرے لنگ کو پوتر کرتا ہوں۔ تیری گدا اندری کو پوتر کرتا ہوں۔ تیرے چال چلن کو پوتر۔ شدھ اور دھرم انوکول کرتا ہوں"۔

سمجھ میں آیا یا نہیں۔ گورو کا فرض وید بتاتا ہے۔ کہ شاگرد کو ایسی دھرم انوکول شکشا دے۔ جس سے وہ اپنے شریر کے ہر ایک انگ کا شدھ اور دھرم انوکول استعمال کرنا سیکھ لے۔ سوامی جی تمہارے جیسے خر بندوں کے لئے اس کو اور صاف کرتے ہیں۔

"گورو کو چاہئے۔ کہ وید اُپ وید اور اُن کے انگ اپانگ کی شکشا سے اندریہ انتہ کرن۔ اور من کی شدھی۔ شریر کی پشٹی دے کر کمار اور کماریوں کے چال چلن کو شدھ کر اچھے اچھے گنوں میں پرورت کرائیں"۔

یہ ہے۔ گورو کا فرض۔ یہ نہیں کہ ادھر تو گیتا کا اپدیش دیا۔ اور دوسری طرف ارجن کی ارجنی بنا لی۔ اور سناتن دھرم کر لیا۔

اچھا ذرا اپنے گورو گھنٹال کا ترجمہ بھی سن لو۔ جن کے ترجمہ کے مقابلہ میں رشی دیانند کے ترجمہ کو عجائبات کا گھر بتاتے ہو۔ مہیدھر اسی منتر کا ترجمہ کرتا ہوا۔ اس سارے ادھیائے میں گئو بیل گھوڑے آدی پشوؤں کو مار کر ہون کرنے کے لئے لکھتا ہے۔ اور اس منتر کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔

یجمان کی پتنی یگیہ میں کاٹے ہوئے پشو کے پاس بیٹھ کر جل لے کر اس منتر کو پڑھتی ہوئی۔ اس کے سارے انگوں کو دھوئے۔ یعنی اس کی آنکھوں۔ کان۔ ناف۔ لنگ تھا گدا اندری کو دھو کر شدھ کرے۔ الخ

گلہ اوروں کا کرتے تھے قصور اپنا نکل آیا

گھوڑے اور بیل کی لنگ اندری کو تو یجمان کی پتنی نے دھولیا۔ گائے کی کونسی لنگ اندری ہوتی ہے۔ کیا اسی بھاشیہ پر ناز کرتے ہو۔ مہذب دنیا کے سامنے اس کو پیش کرو۔ تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو۔

سوال۔ یجروید ادھیائے ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اندھے سانپوں کو گدا سے پکڑو۔ لیکن واضح نہیں کیا۔ کہ اندھے سانپ کہاں رہتے ہیں۔

جواب۔ سوامی جی کا پورا ترجمہ نقل کرو۔ اسی جگہ جواب موجود ہے۔ کہ سانپ کو گدا سے یا پونچھ سے پکڑو۔ اور جھٹک دو۔ یہی منتر حکمت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ کہ انسان کی انتڑیوں میں جو ملیپ۔ اور کدو دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کو انیما یا جلاب کے ذریعہ سے خارج کر دو۔

اب سمجھ میں آیا۔ یہ وہ اندھے سانپ نہیں۔ جو کرشن نے ارجن کو بتائے تھے۔ بلکہ انسان کی انتڑیوں کے کیڑے ہیں۔ جو کہ سانپ کی طرح خطرناک ہوتے ہیں اور اندر ہی اندر انسانی جسم کو کھوکھلا کرتے رہتے ہیں۔

سوال۔ یجروید ادھیائے ۱۹/۹۴ میں سوامی جی فرماتے ہیں۔ لڑکی اپنے پتا سے گربھ دھارن کرنے کی پرارتھنا کرے

جواب۔ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست سوامی جی کا بھاشیہ تو اس منتر کا یہ ہے۔ کہ سنتان اپنے بزرگوں سے پرارتھنا کرے۔ کہ ہے ماتا پتا آدی لوگو! آپ ایسی کرپا کریں۔ جس سے ہماری پرجان دودھ اور ویریہ کی رکھشا ہو۔ یعنی یہ چیزیں سورکھشت رہیں۔ اس میں گربھ دان کہاں آ گیا۔ اور وہ بھی لڑکی سے۔ جھوٹ اور بے ایمان معترض کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ایسی باتیں وید میں نہیں۔ لیکن اُس کے پورانوں میں موجود ہیں۔ وہاں لکھا ہے۔ کہ برہما نے لڑکی سے وشنو نے ماں سے مہادیو نے بہن سے سورج نے بھتیجی سے کرشن نے مامی سے شادی کر کے گربھا دان کیا۔ اس کا جواب کیا دیتے ہو۔

سوال۔ یجروید میں دکھ ناش کرنے کے لئے بکری سے۔ بانی کے لئے بھیڑ سے۔ اور ایشوریہ کے لئے بیل سے بھوگ کرنا لکھا ہے۔

جواب۔ یہاں بھی بے ایمانی سے باز نہیں آئے۔ سوامی جی نے بریکٹ میں یہ الفاظ (اُپ یوگ ہے) لکھے تھے۔ وہ کہاں کھا گئے۔ سوامی جی لکھتے ہیں۔ جو آدمی بکری وغیرہ کے دودھ سے بچنے اور پکے ہوئے پدارتھوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ وہ سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس میں تمہیں کیا مصیبت دکھائی دیتی ہے۔ کیا دودھ گھی کا استعمال بھی سناتن دھرم میں گناہ ہے۔ کیوں۔ سنو۔ ذرا مہیدھر کا بھاشیہ تو دیکھا ہوتا۔ وہ کہتے ہیں۔

بنسپتی دیو کا بکرے۔ اور مینڈھے تھا بیل آدی کی میدا۔ و یا (چربی) کا سندر پاک بنایا ہوا۔ یا گھوڑے وغیرہ کا خوب چربی دار ماس بنایا ہوا سرسوتی آدی سب دیوتاؤں کو اپستھان کر کے بھکشن کرے۔ اور اندر آدی دیوتاؤں

کو مترا (شراب) بھی پلادے

بتلاؤ کونسا ترجمہ اشلیل ہے - اب تو شرم نہیں آتی -

سوال - یجروید ادھیائے ۲۳ میں استری کی پوجا لکھی ہے -

جواب - سوامی جی نے پوجا کہیں نہیں لکھی - اگر ہے - تو پوجا کا لفظ دکھاؤ - اور نہ ہی آریہ سماج کبھی استریوں کو تمہاری طرح اُلٹے سیدھے ہوکر منتھا ٹیکتا ہے - اگر اعتبار نہ ہو - تو استری کو لے آؤ - تمہارے سامنے ہم اس کو جوتے مار کر دکھا دینگے -

ناظرین اسی طرح سے جس منتر کا بھاشیہ بھی آپ دیکھیں سوامی جی کا بھاشیہ دیگر بھاشیہ کاروں کے مقابلہ پر ہزار درجہ افضل اور بہتر ثابت ہوتا ہے - جاگرت کا مربندہ دعوٰی تو یہ کرتا ہے - کہ سوامی جی نے منتروں میں کتر بیونت کی - لیکن ہم نے ثابت کر دیا - کہ جاگرت میں جتنے منتروں کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے - اُس کو کانٹ چھانٹ کر جان بوجھ کر غلط پیش کیا گیا ہے - آؤ اب ذرا پورانکوں کے دادا گورو مہیدھر کے بھاشیہ کا نمونہ آپ کے سامنے رکھیں - ہم کتر بیونت نہیں کرینگے - لیکن منتر کا ترجمہ چونکہ اشلیل ہے - اس لئے صرف تہذیب کی خاطر اس کا ترجمہ فارسی میں پیش کریں گے -

یجروید $\frac{۲۳}{۱۹}$ کا ترجمہ کرتا ہوا مہیدھر لکھتا ہے -

"زن یجمان رو بروئے ہمہ ہتھان بگیرند و اسپ افتادہ می گوید - اے اسپ من در رحم نود - نطفہ تو کن و عمل قرار ے یا بدے گیرم - تو ہم آں نطفہ در رحم من بینداز"

(۲) یجروید $\frac{۲۳}{۲۵}$ کا ترجمہ مہیدھر یوں کرتا ہے -

اسپ عضوِ خود در جسم زن مے افگند - زن عضوِ اسپ را بدست خود کشیدہ در جسم خود داخل می کند -

(۳) یجروید $\frac{۲۳}{۲۶}$ کا ترجمہ یوں کرتا ہے

ادھوریو یعنی کاریرداز ان یگیہ زنانِ دو شیزگان بہ انگشت ہائے خود شکل اندام نہانی ساختہ بطریق تمسخر میگویند ....

(آگے اتنا گندہ ترجمہ ہے - کہ ہم فارسی میں نقل نہیں کر سکتے)

(۴) یجروید $\frac{۲۳}{۲۲}$ کا ترجمہ مہیدھر کرتا ہے -

برہما نسن یجمان را مے گوید - اے زن یجمان چوں مادر پدر تو بالائے درخت یعنی بر پلنگ چوبی کہ آں ہم از چوب درخت حاصل مے شود خفتند بیدہ تو شاں مثبت عضو خود .... (آگے نقل نہیں کرتے از حد گندہ ہے)

(۵) یجروید $\frac{۲۳}{۲۸}$ کا ترجمہ از مہیدھر

چوں در اندام تنگ عضو خورد و فربہ داخل مے شود (آگے نقل نہیں کرتے تہذیب مانع ہے)

(۶) یجروید $\frac{۲۳}{۲۹}$ کا ترجمہ

چوں کاریردازان یگیہ عضو خود را در اندام زن داخل میکنند انزالِ منی در رحم زن مے شود (آگے حیا مانع ہے -)

(۷) یجروید $\frac{۲۳}{۱}$ کا ترجمہ از مہیدھر

کشتا بازن خود میگوید - کہ چوں زن شودر با مرد ویش شنیع بکند شودر از آں خوش و سرفراز نمے شود - (الخ)

(۸) یجروید $\frac{۲۳}{۲۱}$ یجمان اسپ را مے گوید - اے اسپ نطفہ بر انداز - ابہ کون زن من کہ ساقہائے خود ... (الخ)

اب اگر جاگرت کے ایڈیٹر خربندہ کا دعوٰی ہے - کہ دیانند کا بھاشیہ اشلیل اور پورانک پنڈتوں کا ترجمہ ٹھیک اور مہذب ہے - تو ہم اس کو چیلنج کرتے ہیں - کہ ان آٹھ منتروں کا جن کا ترجمہ ہم نے تہذیب کے ڈر سے فارسی میں بھی مکمل درج نہیں کیا - اپنے اخبار میں اُردو میں درج کر دیوے - اور پھر اس کے مقابلہ میں لفظ بہ لفظ رشی دیانند کا ترجمہ ہم درج کر دیں گے - اور پبلک خود بخود فیصلہ کرے گی - کہ اصلیت کیا ہے -

یہی پورانکوں کے ترجمے تھے - جن کو پڑھ کر یوروپ کے ودوان ویدوں کو گڈریوں کے گیت کہتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے - ڈریکس مولر وغیرہ کی رائے جو جاگرت نے درج کی ہے - وہ اس وقت کی ہے - جبکہ وہ پورانک پنڈتوں کے زیر اثر تھے - رشی دیانند کا بھاشیہ اندھیرے سے روشنی میں لانے والا تھا - ایک نئی چیز تھی - لازمی طور پر نئی چیز کی پہلے پہل مخالفت انہوں نے کی - لیکن اس کے بعد ان کی رائے بدل گئی - جو جاگرت نے بے ایمانی سے درج نہیں کی - میکس مولر اس کے بعد لکھتا ہے - کہ وہ سنسکرت ساہتیہ کی سب سے پہلی کتاب رگوید ہے - اور سب سے اوتم پستک "دیانند سرسوتی کا دلچسپ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ہے -"

(India what can it teach us)

رشی کے بھاشیہ کو پڑھ کر وہ لکھتا ہے - رگوید میں ایسی تعلیم ہے - جو بلا شبہ انیسویں صدی کی ہے - اس کے آگے وہ ویدک اعلےٰ تعلیم اور بلند پردازی سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں -

کہ ہر زمانے میں ایسے اعلےٰ انسان ہوتے ہیں - جو کسی اُچیہ شکتی سے پریرت ہو کر (بہ الفاظ دیگر الہام پاکر) ایسی سچائیوں پر چارک ہوتے ہیں - (ایضاً صفحہ ۴۵ - ۵۰ - ۵۱)

پنڈت ستیہ برت سام آشرمی نے گوروکل کے اُتسو پر کہا - کہ وہ وید بھاشیہ شیلی کے لئے دیانند کے زیر احسان ہیں - پورانک پنڈت بھیم سین - جوالا پرشاد مصر نے دیانند کی نقل کی ہے - مشہور یوگی آربندو گھوش پورانک پنڈتوں کے بھاشیہ کے متعلق لکھتے ہیں - ورسائن پورانک اثرات کے نیچے آ گیا ہوا تھا - کہ وہ وید کے ٹھیک ٹھیک ارتھ سمجھنے کے ناقابل تھا - رشی دیانند کے بھاشیہ کے متعلق یوگی آربندو لکھتے ہیں - دیانند کے بھاشیہ کا آدھار پراچین شبد دیا ہے - جو کہ نروکت میں پائی جاتی ہے - دیانند سنسکرت کا ممتاز پنڈت تھا - اُس نے اپنی سامگری کا استعمال قابل قدر لیاقت اور آزادی کے ساتھ کیا - (آریہ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

یہ ہے رشی کے بھاشیہ کی فتح - رشی دیانند کی جے آج سب ودوان مکت کنٹھ سے پکار رہے ہیں - اور رشی کے قدموں پر چلتے ہوئے ویدوں کا بھاشیہ کر رہے ہیں - اس سے زیادہ اور کیا رشی کی فتح ہو سکتی ہے - کہ آج پورانوں کے ترجمے بھی رشی کے بھاشیہ کی نقل پر کئے جا رہے ہیں - اُٹھاؤ مادھو آچاریہ کی پوران وگدرشن کتاب کو - قدم قدم پر رشی بھاشیہ کی نقل ملے گی - آج پورانوں کی رکھشا کے لئے نروکت کا سہارا لیا جا رہا ہے - رشی دیانند تم دھنیہ ہو - تیری سدا ہی جے ہو -

گوروکل پوٹھوہار کا وارشک اُتسو

گوروکل پوٹھوہار چوہان بھگتاں کا وارشک اُتسو بتاریخ ۲ - ۳ جون سنیچر وار اور سوموار کو گوروکل کی بھومی میں منایا جائے گا - اس اوسر پر سیوگیہ ودوان بھجنو پدیشکوں کو نمنترت کیا گیا ہے - ورش ایک ساوددھ آشرم کی ستھاپنا کی جاوے گی - آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے - کہ اس شبھ اوسر پر اپنے اخراجات ... بہت درشن دیکر انوگرہیت کریں - گوجر خاں - مانکیالہ - راولپنڈی سے شام کے تین بجے لاری ملیگی - ضرور اس بہ ہم یگیہ میں شامل ہو کر لابھ اُٹھا دیں -

(رام لال پردھان - امرناتھ منتری)

ریویو

گلدستہ دھرم

اس پستک کو شریمان لالہ پنڈی داس پردھان آریہ سماج بھیرہ ضلع شاہ پور مہاشہ ہنسراج جی ٹیچر آریہ ہائی سکول نے آریہ کماروں کے لئے چھپوایا ہے - پستک بڑی محنت سے لکھی گئی ہے - ضروری مضامین پر اس میں بحث آسان اور سرل اتنی کہ خود بخود ہر ... بغیر کسی مدد کے اس کو سمجھ سکتا ہے - چھپائی کاغذ بہت عمدہ - سوامی جی دو سہ رنگی تصاویر کے علاوہ ... ورجانند جی - سوامی شردھانند جی - پنڈت لیکھرام جی کی بھی بلاک کی ... ہیں - حجم ۱۲۰ صفحہ قیمت صرف ... نوٹ :- دھرم شکھشا کے ٹیچر اور سبھاؤں کے پردھان نمونے کی کاپی مہاشہ ہنسراج جی ٹیچر آریہ ہائی سکول بھیرہ شاہ پور سے مفت منگا سکتے ہیں -

آریہ سماج کے نشچت سدھانت یہ ہیں!

لیکھک شری یت سوامی رودرانند جی آریہ مناظر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

جاگرت لائیپور کے آریہ سماج نمبر میں لالہ نیمہ راج ورما منتور جرنلسٹ فیروزپوری دریافت کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے نشچت سدھانت کیا ہیں۔ میرے پورانک بھائی اپنے آپ کو منتور سمجھتے ہیں۔ مگر ہیں کورم کورا اندھکار۔ آپ تو اپنے آپ کو جرنلسٹ بھی مانتے ہیں۔ پھر اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت کیا ہیں۔ کیا ورما جی آپ نے آریہ سماج کا ممبر بننا ہے۔ مگر انومان سے جانا جاتا ہے۔ کہ آپ آریہ سماج کو غیر معروف سوسائیٹی سمجھتے ہیں۔ اور جان بوجھ کر سمجھتے ہیں۔ کہ جیسا میں غیر معروف جرنلسٹ ہوں۔ ایسا ہی آریہ سماج ہے۔ آپ کو آریہ سماج کا اس وقت پتہ نہیں چلا تھا۔ جب میں فیروزپور میں دس دن تک پوپ دل کے مہنت سوامی کرشنانند جی کو للکار رہا تھا۔ مگر کسی بھی پورانک نے سامنے آکر سدھانت پوچھنے کی جرأت نہیں کی۔ آپ سچ بتائیں۔ اس وقت کہاں چُپ رہے تھے۔ خیر اب سن لو۔ ہمارے نشچت سدھانت کیا ہیں۔

پہلا سدھانت یہ کہ تمہارے اہلیا کے جار سورگیہ اندر اور سنگیا والے اور سوُدن کے پتی بُدھ اور اپسراؤں کو دیکھ کر جن کا ویریہ پات ہو جائے۔ اور کالی کرالی چنڈی منڈی جوالا دیوی وغیرہ دیوتاؤں کو آریہ سماج نہیں مانتا۔ ماتا پتا آچاریہ عالم اور فاضلوں کو پوجیہ دیوتا مانتا ہے۔ یا رشی نے جو ۳۳ دیوتا بتلائے ہیں۔ اُن کو دان سے یا دیو تن وغیرہ سے دیوتا مانتا ہے نہ اُن کے سامنے ناک رگڑتا ہے۔ نہ ہی بھینسے اور شراب چڑھا کر اُن کو خوش کرتا ہے۔ پوپوں نے جو تنتیس کروڑ دیوتاؤں کے فرضی قصے گھڑ رکھے ہیں۔ اُن کو پوپ لیلا سمجھتا ہے۔ اور چیلنج کرتا ہے۔ کہ وید سے ان مفروضہ دیوتاؤں کو سدھ کرو۔ آپ نے مہاشہ چمن لال کرت جیون چرتر سے یہ ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کی ہے کہ اس سے وہی دیوتا سدھ ہوتے ہیں۔ جیسے مشت پتھ براہمن جہاں ۳۳ دیوتاؤں کا ورنن آتا ہے۔ وہاں بھی کیول پرماتما کی اُپاسنا ہے۔ پرمیشور کے بغیر کسی کی اُپاسنا نہیں کرنی چاہئے۔ جو پرمیشور کے سوائے کسی اور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وُہ دُکھ اٹھاتے ہیں۔ اور جو دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وُہ سچائی کو نہیں جانتے۔ اس پر آپ کتنے خوش ہو کر کہتے ہیں۔ یہاں کتنے صاف الفاظ میں دیوتاؤں کو اس روپ میں مانا گیا ہے۔ جس طرح سناتن دھرمی مانتے ہیں۔ اور اپنے سدھانت کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ اسی کو تو کہتے ہیں عقل بڑی یا بھینس۔ یہاں تو دیوتاؤں کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ اگر سناتنی بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ تو مبارک ہیں۔ کیوں لالہ جی آپ کچھ سمجھے بھی یا یونہی لکھ مارا۔ چمن لال نے دیوتاؤں کا کھنڈن کیا ہے۔ آپ کی تو وہی مثال ہے۔ کہ کوئی کسی کو گالیاں دے رہا تھا۔ اور وُہ سمجھ رہا تھا۔ میری تعریف کر رہا ہے۔ کسی عقلمند نے کہا۔ یہ تو آپ کو گالیاں دے رہا ہے۔ لُچا غنڈہ وغیرہ کہہ رہا ہے۔ آپ خوش ہو رہے ہیں۔ وُہ مورکھ کہتا ہے۔ اجی میرا نام تو لے رہا ہے۔ بدنام ہوں گے۔ تو کیا نام نہ ہوگا۔ ایسا ہی آپ نے منڈن سمجھ لیا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ آریہ سماج ایک پرمیشور کے سوائے کسی کی اُپاسنا نہیں کرتا۔ اس کے برخلاف آپ شری سوامی جی کی تحریر سے ثابت کریں۔

دوسرا سدھانت آریہ سماج پرمیشور کے ستھان میں کسی پتھر مٹی لکڑی لوہے وغیرہ کی مورتی بنا کر نہیں پوجتا۔ نہ بھوگ لگاتا ہے۔ اور مورتی پوجا کو وید ورودھ سمجھتا ہے۔ عیسائی دھرم سے کر نہیں عیسائی تو خود مورتی پوجک مرزم پرست ہیں۔ آپ کے شری سوامی جی کے شِوراتری والے گیان کو الہام بنا کر فرضی قصہ لکھا ہے۔ آریہ سماج تمہارے دارو بن والے شولنگ کے قصہ کو فرضی سمجھتا ہوا کہتا ہے۔ پوپو! یہ تمہاری بھول ہے۔ ایسے لنگ نہیں بڑھا کرتے۔ نہ ایسے شولنگ کی پوجا کا ودھان وید میں ہے اور نہ سوامی جی نے اس کے بعد شولنگ کی پوجا کی۔ رودراکھش کی مالا کی کتھا جھوٹ ہے۔ اس سے شرلنگ کی پوجا ثابت نہیں ہوتی۔ باقی رہا اوکھل موسل استرہ وغیرہ کوئی آریہ سماجی ان کو تمہاری طرح ایشور سمجھ کر بھوگ نہیں لگاتا۔ نہ لڈو پیڑا ان کو کھلایا جاتا ہے۔ اور نہ ہی اُن کی پُوجا سنسکار ودھی میں لکھی ہے۔ ہاں آریہ لوگ ان پدارتھوں سے کام لیتے ہیں اس لئے ان کو اچھی طرح رکھتے ہیں۔ تمہاری طرح اُن کے سامنے ناک نہیں رگڑتے۔ جب اوکھل موسل پرانے ہو جاتے ہیں۔ تو آگ میں جلا لیتے ہیں۔

نہ ہم پُوجیں اوکھل موسل نہ ہی اُسترا نائیوں کا
کیا سمجھاویں سمجھت ناہیں ہٹھ دھرم ہے پاپ پنڈائیوں کا

میرے دوست نے خود ہی مان لیا ہے۔ کہ سوامی جی جب جے پور گئے۔ راج راجیشوری کے مندر میں گئے۔ وہاں پر مورتی کو نمسکار نہیں کیا۔ جادو وُہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔ چوبے جی چلے تھے چھبے بننے دو کھو کر دوبے جی بن گئے۔ رہا استرا۔ بھائی وشنو یگیہ کو کہتے ہیں۔ اس کی داڑھ ہوا چھُرا یا استرا اس نی کا کاٹنے کا سادھن۔ آریہ لوگ مونڈن سنسکار روپی یگیہ میں استرے سے بال کاٹتے ہیں۔ اس کو آپ پُوجا سمجھیں چاہے کچھ بھی سمجھیں۔ پوپ جی بھی جوتیوں سے حجامت نہیں کراتے۔ اُسترے سے ہی کراتے ہیں۔ اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ ایسی پوجا ہر ایک پدارتھ کی کرنی ہی پڑتی ہے۔ مگر ایشور سمجھ کر نہیں۔ اس کا یتھا یوگیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اُسترے کو پتھری پر رگڑتے ہیں۔ چمڑے پر صاف کرتے ہیں آپ کو اس سے کیا دُکھ ہے۔ اس کے پجاری کو چار پیسے بھی دیدیتے ہیں۔ اس کو دکھشنا سمجھ لیا کرو۔ مگر ہماری یہ وشنو کی داڑھ کبھی کبھی کسی دُشٹ کی ناک بھی صاف کر دیتی ہے۔ مگر تمہارا لنگ بھگوان کیا کرتا ہے۔ ہم تو اوکھل موسل سے اناج کوٹتے ہیں۔ تم لنگ اور جلہری سے کیا کام لیتے ہو۔ ذرا بتاؤ۔ منہ میٹھا کرائیں گے۔ رہی ناک کے اگر بھاگ کی بات۔ یہ ہمارے شریر کا انگ ہے۔ من کو کسی ایک انگ میں ستھر کرنا ہی ہوگا۔ کوئی جسم سے نکال کر نہیں پھینک دینا ہوگا۔ اس میں مورتی پوجا کیا ہے۔ آپ بتائیں۔ من کو شریر سے نکال کر کہاں رکھا جائے۔ من کو جسم کے جس اعضا میں ٹھہرائیں گے۔ آپ کے نزدیک ہی مورتی پوجا ہو گئی۔ مگر مورتی کے معنے آپ نے کبھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر آپ ناک کو مورتی مانتے ہیں۔ تو کس کی ایشور کی یا آتما کی؟ نہیں یہ مورتی نہیں من کا سادھن ہے۔ آنکھ بھی من کا سادھن ہے۔ جس گیان اندری کے ساتھ من ملتا ہے۔ اسی سے گیان ہوتا ہے۔ لہٰذا من کو ایک اندری میں ٹھہرانا ہوگا۔ کیونکہ من اندریوں کے ساتھ ملا رہتا ہے۔ اس کو ان سے کوئی جُدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر بھاگ کھنڈ کا وغیرہ میں لکھا ہے۔ جس کا مطلب ایکاگر کر کے آتما سے جوڑنا ہے۔ یوگ درشن میں پڑھ کر دیکھو۔ تاکہ عقل آ جاوے۔ پتھروں کے آگے ناک نہ رگڑو من کے آگے رگڑو۔

منوسمرتی وغیرہ کے پرمان تمہارے پتھروں کے وشئے میں نہیں بھیانوں کے وشئے میں ہیں۔ ہم ایشور کو سوم رس نہیں پلاتے۔ ہم تو گیان روپی سوم تیار کر کے وہ بھی اسی کے ارپن کرتے ہیں۔ ورنہ بتاؤ آپ نے کبھی سوم رس تیار کر کے ایشور کو پلاتے دیکھا۔ یا یونہی اپنی کرتوت اوروں پر تھوپ رہے ہو۔

آپ نے آریہ ویر کے ایڈیٹر کو پیٹ کا پجاری لکھا ہے۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پنڈت مہرچند کیا تمہارے گھر مردوں کے نام پر کھیر کھانے گئے ہیں۔ پیٹ کے پجاری تو وُہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مردوں کے نام پر بھینسا گینڈا ہرن بکرا وغیرہ کھانے کا ودھان کر رکھا ہے۔ مہرچند جی کو ہم ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ وُہ سچے براہمن کی طرح تیاگی ہیں۔ تن من دھن سے آریہ سماج کی سیوا کر کے انہوں نے جو قربانیاں کیں اور کشٹ سہے وُہ ایک زمانہ جانتا ہے۔ وُہ تمام دن محنت کر کے روٹی کماتے ہیں۔ سچے براہمن بن کر پوپوں کی ہانڈی میں چھید کر کے دیش کا اُپکار کر رہے ہیں اور ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں

اس مرتک شرادھ ہم نہیں مانتے۔ نہ ہم مردوں کے نام پر پوپوں کو کھلا کر ڈاک پہنچاتے ہیں۔ ہم کسی پوپ کو اپنا پتا نہیں مانتے۔ ہم اپنے جنک کو پتا مانتے ہیں اس کو جیتے ہوئے کو بھوجن کرواتے ہیں ہم اپنی زندہ ماتا کی سیوا کرتے ہیں۔ کسی پوپ کو اپنے پتا کی عورت یعنی اپنی ماتا کر سیوا نہیں کرتے۔ یہ متھیا گیان ہے۔ دوسرے منش کو اپنا پتر سمجھنا پاپ ہے۔ اور اس اپنے استھان بھوجن کرانا انیائے ہے۔ آریہ لوگوں کا جیوت پتروں کی سیوا کرنا نشچت سدھانت ہے۔ پروفیسر راجہ رام جی چاہے سر جھکائیں۔ چاہے پیر جھکائیں ہم ان کے ذمہ وار نہیں اور نہ وُہ ایسا کہنے سے وُہ تمہارے مرتک پترنوں کو ہرگز نہیں ہانک

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم

اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آنا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھنے والی مثال ہمارے سناتنی بھائیوں پر ہی صادق آتی ہے۔ جاگرت اخبار کے آریہ سماج نمبر کو دیکھ کر سناتن دھرمی بھائیوں کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک آریہ سماج کا تعلق ہے۔ وہ تو سب طرح کی نکتہ چینی اور دلیل بازی کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مشکل صرف یہ ہے۔ کہ آریہ سماج جب اعتراضات کا جواب دینے کے لئے قلم اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہی بھائی چیخ و پکار مچانے لگتے اور کبھی کبھی خوفزدہ چوزوں کی مانند سرکار کے پرنس کی پناہ ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ آریہ سماج میں اتنی شکتی اب بھی موجود ہے۔ کہ مروجہ سناتن دھرم کے ڈھول کی پول کو اچھی طرح سے کھول کر حقیقتِ حال کو واضح کر سکے۔ ایک ایشور سے وِمکھ ہو کر مصنوعی دیوی دیوتاؤں کی پرستش توہمات اور اندھ وشواسوں میں پھنس کر ہندو جاتی کی جو درگت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ نیز ہندو جاتی کی ڈوبتی کشتی کو سنبھالنے میں آریہ سماج نے کتنا بڑا کام کیا ہے۔ ان سب باتوں کا خود سناتن دھرمی لیڈر اعتراف کر چکے ہیں۔ تیس کروڑ سے چوبیس کروڑ کی تعداد کو پہنچ جانا۔ اپنا راج پاٹ سب گنوا لینا۔ اور شکست اور کرم ہین ہو کر ساری عمر لولوں لنگڑوں کی طرح گنوا دینی۔ یہ سب سناتن دھرم ہی کی مہربانیوں کا پھل ہے۔ وید ہند و جاتی ہندو دھرم اور ہندو سبھیتا کے آدھار بھوت تھے۔ انہیں ہی ایک طرف رکھ کر سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں نے پُرانوں کے مایا جال میں سب کو پھنسا دیا۔

آریہ سماج ایسے نمبروں سے گھبرانے والا نہیں۔ وہ اب بھی کھنڈن اور منڈن دونوں کاموں میں یکتا ہے۔ ملک کی اُٹھتی ہوئی آواز کو سُن کر کھنڈن کے کام سے الگ تھلگ رہنا اس نے مناسب سمجھا تھا۔ مگر اس کا اثر کچھ سناتن دھرمی بھائیوں پر شاید یہ پڑا ہے۔ کہ وُہ آریہ سماج کی ہستی کو ہی بالکل نظر انداز کرتے ہوئے اُس کے ہر پہلو پر کیچڑ پھینکنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ہمارا تو ان سے صرف یہی کہنا ہے۔ کہ شیشے کے مکان میں بیٹھ کر دوسروں پر کنکریوں پھینکتے ہو۔ اپنی چادر میں منہ ڈال کر دیکھو کہ آپ کا سناتن دھرم اب سولہ زبانی جمع خرچ کے کیا رہ گیا ہے۔ جس آریہ سماج کو بدنام کرنے کی ناکامیاب کوشش کرتے ہو۔ اُس

سناتن دھرمی بھائیوں کی ذہنیت

از قلم شری میان کیدار جی - آئی - ڈی - ڈی سیالکوٹ

کی تقلید میں کونسا کام آپ سے چھوٹا ہے۔ سُنیئے:۔

لڑکیوں کی تعلیم کے آپ برخلاف تھے۔ آریہ سماج نے تعلیم دینے کی بنیاد رکھی۔ اب شہر شہر میں سناتن دھرم کنیا پاٹھ شالاؤں کی ستھاپنا ہو رہی ہے۔

آپ ودھوا وواہ کو شاستر وردھ سمجھتے تھے۔ اب ہزاروں سناتن دھرمیوں کی مثالیں آپ کے سامنے رکھی جا سکتی ہیں۔ جنہوں نے عملی طور پر اپنی یا اپنے رشتے داروں کی اس قسم کی شادیاں کرائی ہیں۔

آریہ سماج نے لڑکوں کے لئے گورو کل بنایا۔ آپ نے اس کی پیروی میں رشی کل کھول دیا۔ آریہ سماج نے ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ستھاپنا کی آپ نے سناتن دھرم کالج بنا دیا۔

آریہ سماج پچیس برس سے پہلے لڑکے اور سولہ برس سے پہلے لڑکی کی شادی کے خلاف تھا۔ آپ بھی آہستہ آہستہ ان عمروں میں شادی کی قید مقرر کرنے تک پہنچ گئے ہیں۔

آریہ سماج نے شدھی کا آغاز کیا۔ آپ کے بڑے بڑے لیڈر اب اسے شاستر انوکول مانتے اور اس کام میں شریک ہوتے ہیں۔

کسی زمانہ میں آپ اچھوتوں کے سایہ سے بھی بھاگتے تھے۔ آج انہیں گلے لگاتے اور ان کے لئے مندر کھولتے پھرتے ہیں۔

سناتنی پنڈت کسی زمانے میں ویدوں کے کسی کو درشن تک نہ ہونے دیتے تھے۔ آج وہ ٹیکا اور بھاشا سہت چھپ کر سب کی پہنچ کے اندر ہیں۔ اور سناتنی پنڈت جا بجا ان کی کتھا کرتے رہتے ہیں۔

سمندر یاترا آپ کی نظروں میں گھور پاپ تھا۔ اُس کا بھی آپ کے چوٹی کے لیڈر اُلنگھن کر چکے ہیں۔

مورتی پوجا کے اوپر آپ کا سب سے زیادہ زور تھا۔ مگر یہ آپ بھی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ کتنے فیصدی آپ کے لیڈر اور پڑھے لکھے لوگ عملی روپ سے اُس میں حصہ لیتے ہیں۔

راس لیلا کے آپ بڑے شوقین تھے۔ شہروں میں اب وہ ناپید سی ہو رہی ہے۔

کھانے پینے میں آپ پر ہمیشہ چھوا چھوت کا بھوت سوار رہتا تھا۔ اب ایک نل پر سب کے ساتھ پانی بھرتے اور ایک گاڑی میں سب کے ساتھ بیٹھ کر کھا لیتے ہیں۔

پردے کے آپ بڑے پکش پاتی تھے مگر آپ کے گھروں میں سے یہ پرتھا اب اُٹھتی جاتی ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جاگرت کے کچھ لیکھوں میں نہایت شرمناک ڈھنگ پر آریہ سماج اُس کے بانی اور اُس کی سنستھاؤں پر حملے کئے گئے ہیں۔ جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کی لڑکیوں کے بارے میں لکھا ہوا نوٹ واقعات کو توڑ موڑ کر غلط پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں یرقان کے مریض کو ساری دنیا ہی زرد نظر آتی ہے۔ اڈیٹر جاگرت کا بھی یہی حال ہے۔ کلکتہ اور دوسرے استھانوں کے مندروں کے جو واقعات روشنی میں آ چکے ہیں۔ اُن سے موجودہ سناتن دھرم کی کیفیت کا بخوبی پتا لگتا ہے۔ مندروں میں شو لنگ آدی کی مورتی کے ذریعے ہندو استریوں کے سامنے اخلاق کا جو اعلےٰ نمونہ رکھا جاتا ہے۔ اُس پر بھی اڈیٹر جاگرت کو یقیناً بڑا فخر ہوتا ہوگا۔ جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کی لڑکیوں کے سنگیت اور ویایام پر اعتراض کرنے والے جاگرت سے ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ بھگوان کرشن کے جسے ایشور کا اوتار مانا جاتا ہے۔ متعدد گوپیوں کے ساتھ ہاتھوں میں ڈنڈے لے کر ناچنے اور اُس کی نقل میں ہر سال راس لیلا کرنے اور سناتن دھرمی مندروں میں دیوداسیوں اور دوسری استریوں کے ناچ کو وُہ کس نظر سے دیکھتا ہے۔ نیز ہردوار میں ہر کی پیڑھی پر پانڈوں اور غیر آدمیوں کی موجودگی میں استریوں کے برہنہ اشنان کے بارے میں اُس کی کیا رائے ہے۔

کنیا مہا ودیالیہ کے جس واقعہ کی طرف جاگرت نے دھیان دلایا ہے۔ اُس میں بڑی عمر کی لڑکیاں شامل نہ تھیں۔ اور اگر تھیں تو منتظمان ودیالہ کو ایسی احتیاط رکھنے میں کچھ بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ وُہ بڑی عمر کی لڑکیوں کو اس طرح کی کھیلوں میں پبلک کے سامنے نہ آنے دیں۔ مگر کیا ہم اُمید کریں۔ کہ جن باتوں کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اُن کی طرف جاگرت کا بھی دھیان جائے گا۔ بہتر ہوتا کہ اپنے گھر کی صفائی کر کے ہمسائے کے گھر کی صفائی کا فکر کیا جائے۔ ذرا سی بات کو رنگ دے کر کسی سنستھا کی بدنامی کرنے پر تیار ہو جانا کوتہ اندیش آدمیوں کا کام ہے۔

ایک عرصہ سے سناتن دھرم کے ٹھیکیدار پروہت ہندو دھرم کو بگاڑنے اور ہندو سبھیتا کو کلنک لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اُسی طفیل ہی آج ان کی اپنی حالت قابلِ رحم اور ساری دنیا میں باعثِ شرمندگی ہو رہی ہے۔ اب بھی اگر انہوں نے اپنے دقیانوسی خیالات کو تلانجلی دے کر سماجک سدھار کا ساتھ نہ دیا۔ تو ایک وقت آئے گا۔ کہ اُن کی اپنی زندگی معرضِ خطر میں ہوگی۔ تب وُہ پچھتائینگے۔ کہ خود غرضی اور ہٹھ کو چھوڑ کر قوم کی ترقی میں انہوں نے ہاتھ کیوں نہ بٹایا۔ جو تغیر و تبدل اس وقت ہندوستان میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ اُن میں بہت کچھ مغربی تہذیب اور نئی روشنی کی ذمہ واری ہے۔ ان کے اثرات صرف آریہ سماجی افراد تک ہی محدود نہیں۔ ہندو مسلمان عیسائی پارسی سب قومیں اس وقت تھوڑی بہت اس کی زد میں آئی ہوئی ہیں۔ سناتنی بھائی بھی زمانہ حال کی فیشن پرستی اور آزاد خیالی کا برابر شکار ہو رہے ہیں۔ یہ آریہ سماج کی ہی ہمت اور قوت ہے۔ کہ وُہ سائینس اور مادہ پرستی کے اس یگ میں بھی وید کی صداقت کا ڈنکے کی چوٹ سے پرچار کر رہی ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے فلاسفر اور محقق اس کی بدولت آج ویدک سچائیوں کے دل و جان سے قائل ہو رہے ہیں۔

جاگرت نے مہرشی دیانند کی شخصیت پر جو حملے کئے ہیں۔ وُہ اس کی کمینگی اور تنگ خیالی کا نمونہ ہیں۔ دیانند کتنی بڑی ہستی تھی۔ اس کا جواب جاگرت کو اپنے ہی لیڈروں سے بخوبی مل سکتا ہے۔ سناتن دھرم کے جو چوٹی کے نیتا سمجھے جاتے ہیں۔ اُن کی سمتیاں ہی اگر جاگرت کے اڈیٹر اور لیکھک کبھی فرصت کے وقت پڑھ لیں۔ تو خود ہی پتا لگ جائے گا۔ کہ وُہ کتنی بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں۔ کئی سناتنی لیڈروں کا یہ خیال ہے۔ کہ موجودہ سناتن دھرم کی

بیداری کا سہرا ہی بجا طور پر مہرشی دیانند کے سر پہ باندھا جا سکتا ہے۔

ہم یہاں پہ ایک بات کی طرف دھیان دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج رام کرشن آدی بزرگوں اور مہاپرشوں کا صدق دل سے احترام کرتا ہے۔ اور اگر پوران وغیرہ میں اُن سے منسوب کی ہوئی باتوں کا ذکر کرتا ہے۔ تو اس سے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان مہان ہستیوں پہ لگائے گئے غلط لانچھنوں اور ان سے منسوب کی گئی غلط روایتوں کی تردید کرتے ہوئے اُن کی شدھ پوتر سوروپ کو جنتا کے سامنے رکھا جائے۔ سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں کے ذریعے ہندو جاتی کے بزرگوں کی مٹی اس طرح خراب کی جاتی رہی ہے۔ کہ جسے بھی سُن کر دانتوں تلے اُنگلی دباتے ہیں۔ اس بڑی کمزوری نے ہی ہندو دھرم سے کروڑوں افراد کو متنفر کرا کے اپنے اپنے مذاہب کو خیر باد کہہ کر مسلمان اور عیسائی بن جانے پہ مجبور کیا۔ آریہ سماج کیچڑ میں لتھڑے ہوئے آریہ جاتی کے عدیم المثال ہیرے جواہرات کو دھو دھا کر دنیا کے سامنے رکھتا ہے۔ اور ساتھ میں چیلنج دیتا ہے۔ کہ ان کے مقابل میں اعلےٰ کیریکٹر روشن دماغ وسیع دل بے غرض اور محسن انسان دکھائے جاویں۔

دوسری طرف سناتن دھرمیوں کا وطیرہ ہے۔ کہ وُہ دیانند کو محض بدنام کرنے کی خاطر ایسی ایسی گھڑت باتوں کے بیان پہ اُتر آتے ہیں۔ کہ پڑھ کر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ آریہ سماجی تو ہنسیں گے ہی۔ مگر سناتنیوں کے لئے یہ رونے کا مقام ہے۔ کہ وُہ ایک، مہان آتما کو جس کی قابلیت بزرگی اور آتمک شکتی کے خود کثیر التعداد سناتنی لیڈر قائل ہیں۔ اس طرح کھلی اُڑائیں اور اُس پہ جھوٹی تہمتیں لگائیں۔ جس شخص نے مُردہ ہندو قوم میں زندگی کی نئی روح پھونکی۔ جس نے مٹتی ہوئی آریہ سبھیتا کو معدوم ہونے سے بچایا اور جس نے بھولے ہوئے ویدک دھرم کا ایک بار پھر سارے سنسار میں نادہ بجوایا۔ اُس مہرشی سے اس قسم کا سلوک سناتن دھرم کی نہیں۔ کہ کم از کم مروجہ سناتن دھرمیوں کی حقیقی ذہنیت کا صحیح نقشہ ہے۔ آریہ سماج تو رام اور کرشن پہ لگائی گئی تہمتوں کا کھنڈن کرنے کا پریتن کرتا رہتا ہے۔ مگر یہ سناتن دھرمیوں کے ہی حصے میں آیا ہے۔ کہ جہاں انہوں نے اور سب اپنے بزرگوں کو کلنکت کیا ہے۔ وہاں دیانند پہ بھی دھول پھینکنے کی کوشش۔

اور گربھ ہو جانے پر دونوں برہمچاری رہیں۔ لیکن منشیہ کے اندر دربلتا موجود ہے۔ اس دربلتا کی حالت میں آ گیا ہے۔ کہ آدمی نیوگ کرے۔ لیکن وبھچار اور ویشیا گمن آدی کے دوارا ویریہ ناش نہ کرے۔ آج کل بھی پورانکوں میں ایسی اوستھاؤں میں استریوں کے ہوتے ہوئے انیک ودھواؤں سے سمبندھ ہوتے اور چھپے چھپے ہزاروں گربھ ہتیائیں کی جاتی ہیں۔

باقی رہا نہ رہے جانے کے سوال کے متعلق کمزوری کا اعتراض۔ اس کے لئے پورانک، تو کدا پی شنکا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دیوی بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ جب ستیہ وتی کو پاراشر کو ندی پار چھوڑنے کے لئے گئی۔ تو پاراشر جی نے ستیہ وتی کے بار بار منع کرنے پر بھی کشتی میں ہی اُس سے سمبندھ کر کے ویاس کو پیدا کیا۔ اسی طرح پورانوں میں آتا ہے۔ کہ برہسپتی نے اپنی گربھ وتی ممتا بھوجائی سے سمبندھ کیا۔ میں پورانکوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ پاراشر اور برہسپتی نے یہ کاریہ کیوں کئے۔ سوائے اس کے اور کیا اُتر ہو سکتا ہے۔ کہ اُن سے رہا نہیں گیا۔ آدمی روٹی اس لئے کھاتا ہے۔ کہ اس سے رہا نہیں جاتا۔ پانی اس لئے پیتا ہے۔ کہ اُس سے رہا نہیں جاتا۔ وواہ اس لئے کرتا ہے۔ کہ اُس سے رہا نہیں جاتا۔ سنسار کے ادھک انش کام اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ ہم ان کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ بات صرف اتنی ہوتی ہے۔ کہ جو کام باقاعدہ سماجک بندھنوں کو نہ توڑ کر یا سماجک نیموں کے مطابق جن قاعدوں سے ہماری سماجک تراج نیتک جسمانی روحانی ترقی ہو۔ اُن کے مطابق نہ رہنے پر نہ کئے جاویں۔ وُہ دھرم ہیں۔ اور اُن کے وپریت نہ رہنے پر کئے جاتے ہیں۔ وُہ پاپ ہیں۔ مہابھارت میں یہ سپشٹ لکھا ہے۔ کہ ہندھاری کے گربھ وتی ہونے پر دھرت راشٹر نے ایک ویش استری سے نیوگ کر کے یوشو لڑکا پیدا کیا ہے۔ اور مہابھارت میں کہیں بھی اس کو برا نہیں بتایا گیا۔

کہیں۔ گو ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ چاند پہ تھوکنے سے اپنا ہی منہ بھرشٹ ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر ہو کہ جاگرن اپنے حال پہ غور کرے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴ کالم ۴ سے آگے

یہ پورانکوں کی ہی موٹی موٹی شنکائیں ہیں۔ جن کے بل بوتے پر وہ اچھلا کرتے ہیں ان کا جواب میں نے اوپر دیدیا ہے۔ اب میں پورانکوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم بتاؤ۔ کہ پورانوں میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ راجہ ستیہ دھرتی نے سرکنڈے سے سمبندھ کر کے کرپا چاریہ اور کرپی جو درونا چاریہ کی استری تھی۔ (جس سے اشسو تھامہ پیدا ہوا۔) کو پیدا کیا۔ کیا یہ تمہارا سرکنڈے سے پورانک نیوگ کرنا نہیں ہے۔ اس کو کیا کہو گے۔ متر اور ورن نے گھڑے سے سمبندھ کر کے وسشٹ اور اگست کو پیدا کیا۔ کیا یہ تمہارا گھڑے کا پورانک نیوگ نہیں ہے؟۔ سوریہ نے گھوڑی کے ناک میں سمبندھ کر کے اشونی کماروں کو پیدا کیا۔ اس پورانک نیوگ کا کیا نام رکھو گے؟۔ برہمانے ہون کنڈ میں سمبندھ کر کے ۸۸ ہزار بال کھلیہ رشی پیدا کئے۔ اسے کیا نام دو گے؟ ایک رشی نے مینڈکی کے سمبندھ سے مانڈوکیہ رشی کو پیدا کیا۔ کہیں ہرنی کہیں مچھلی کہیں اُلو سے سمبندھ ہو رہا ہے۔ پورانکو! تمہیں لجت ہونا چاہئے۔ کہ آریہ سماج تو باقاعدہ نیوگ سے وید شاستر آدی کے انوسار آپت کال اوستھا میں نیوگ سے سنتان اُتپتی بتاتا ہے۔ لیکن تم نے تو رشیوں منیوں کو یہاں تک کلنکت کیا ہے۔ کہ چرند پرند درخت لکڑی وغیرہ تمام چیزوں سے رشیوں کا سمبندھ کرا کر اُن سے اولادیں پیدا کرا دیں۔ ان کو کیا کہو گے۔ در اصل تو کہہ نہیں سکتے۔ ہمارے وچار میں تمہیں اس کا نام پورانک نیوگ رکھنا چاہئے۔

لیکھ لمبا ہو رہا ہے۔ اس لئے اور زیادہ طوالت نہ دیتا ہوا میں تمام دُنیا کے پورانکوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر تم میں ہمت ہے۔ تو مجھ سے نیوگ پر شاستر ارتھ کرو۔ میرا پکش یہ ہوگا۔ کہ نیوگ وید سمرتی گرنتھوں اور اتہاس کے انوکول ہے۔ اور ان میں بھرا پڑا ہے۔ شاید ہی کوئی سمرتی گرنتھ و اتہاس گرنتھ ہو۔ جس میں نیوگ کا ودھان نہ ہو۔ اور تمہارا پکش یہ ہوگا۔ کہ نیوگ وید سمرتی اور اتہاس کے ورُدھ ہے۔ نیوگ کے خلاف زہر اُگلنے والے پورانک پنڈتوں سے میں دیکھتا ہوں۔ کونسا پنڈت میرے اس چیلنج کو سویکار کر کے میرے ساتھ شاستر ارتھ کرتا ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۹ سے آگے)

اگر ہمت ہے۔ تو آؤ لاہور پنڈت راجا رام جی سے کہلوا دو۔ رہی یہ بات کہ وید میں سینکڑوں منتر شرادھ کے ملتے ہیں سینکڑوں منتر جانے دو ایک منتر وید سے نکال کر دکھا دو۔ جس میں لکھا ہو مُردوں کے نام پہ اسوج کے مہینہ میں پوپوں کو کھلایا کرو۔ تب ہم آپ کی بہادری جانیں۔ جس دن کہو۔ ہم فیروز پور آ جاتے ہیں۔ نہیں تو اپنے جاگرت میں ہی لکھ دو۔ مگر آپ کو تو وید کا منتر پڑھنا ہی پہاڑ کے برابر ہے۔ لکھیں گے کیا۔ اپنا نام پیدا کرنے کے لئے مضمون لکھ دیا۔ اگر ہمت تھی۔ تو فیروز پور ہی پنڈت آریہ منی جی پنڈت ہرش چندر جی۔ مہاشہ مدن لال۔ مہاشہ تلسی رام جی وغیرہ آریہ پرش ہیں۔ ذرا شرادھ ودشہ میں اُن سے ماتھا لگا دیکھئے۔

دیکھو پھر سُن لو اور کان کھول کر سُن لو۔ آریہ سماج کے تین سدھانت آپ نے لکھے۔ پوپوں کے بعد جن کی وکالت آپ نے خوب کی اور بھی کوئی سدھانت مکتی کے سادھن وغیرہ لکھا ہوتا۔ قیاس غالب ہے آپ پوپوں کے ایجنٹ ہیں۔ ورنہ کوئی گیان کی بات لکھتے۔ آریہ سماج کے سدھانت کیا ہیں۔ یہ لکھ کر آپ نے اپنی علمیت کا ثبوت دیدیا ہے۔ آپ کو سدھانت کے لکھنے نہیں آتے۔ ورنہ ایسا اٹ بنڈ نہ لکھتے۔ اب یاد کر لو۔ آریہ سماج کے سدھانت۔

تمہارے تنتیس کروڑ دیوتاؤں کو آریہ سماج نہیں مانتا۔ ماتا پتا اور ودوانوں کو پوجیہ دیو مانتا ہے۔ ایشور کے سمان پہ کسی کو نہیں پوجتا۔ مُردوں کے نام پہ کسی کو کھیر نہیں کھلاتا۔ اگر آپ کو اب بھی شک ہو۔ تو پھر لکھ دیں۔ ہم پھر سدھانت بتانے کی کوشش کریں گے۔ ایک بھی درما پوپوں کا پیلا نہیں رہنے دینگے۔

ورماجی آپکی فضول باتوں کو چھوڑ کر صرف سدھانت پر لکھا گیا ہے۔ اُمید ہے میری بات کو ٹھیک جان کر ہی نشچہ کریں گے اور کسی کے لیکھ سے بھرانتی میں نہ پڑیں گے۔ آریہ سماج کسی کو چوٹی کا یا پیروں کا لیڈر نہیں مانتا۔ آریہ سماج منش پوجا کو پاپ سمجھتا ہے۔ ایشور کو لیڈر سمجھتا ہے۔ آپ خواہ مخواہ ادھر کچرے آریوں کے نام پیش کر رہے ہیں۔ آریہ سماج میں ایسے لوگوں کی قیمت نہیں۔ جو سدھ سدھانتوں پہ اپنا پانڈتیہ جتانے کے لئے لیکھنی اُٹھاتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج وید کو مانتا ہے۔ وید سے مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ اور آپ کے دیوتا سدھ۔ بھید

پنجاب کے لاہور شہر سے "جاگرت" نامی ایک اُردو اخبار نے آریہ سماج نمبر نکالا ہے۔ اس نمبر کا "سنیاسی کون ہے؟ سوامی جی اپنے تجویز کردہ معیار کی کسوٹی پر۔ سوامی جی کی جائداد کی تفصیل بیگان دیانند کے شردھالوؤں کے لئے" کے عنوانوں کا لیکھ آریہ کمار سبھا بڑودہ کے پردہان شری پنڈت آتمارام جی امرتسری نے اہم سمجھ کر آریہ سماج بڑودہ کی انترنگ سبھا میں پرستت کروایا۔ اور اس کا آریہ سماج بڑودہ کی انترنگ سبھا نے جواب اپنی طرف سے لاہور کے مشہور ویدک سِدھانت رکھشک "آریہ ویر" نامی پتر میں بھیجنے کو انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ تاکہ اس آریہ ویر نامی پتر کے کرم ویر سمپادک شری پنڈت مہر چند جی شرما اس کو اُردو میں ترجمہ کرکے اپنے اخبار میں پرکاشت کرکے آریہ جنتا کے دھنیواد کے پاتر بنیں۔

اب جاگرت کے لیکھ کی سمالوچنا شروع ہوتی ہے۔ سب سے پہلے لیکھک مہودے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُردو کے ہی منشی ہیں۔ اور اس پر پرم کھید کی بات ہے۔ کہ وہ شاستریہ وشئے میں بھی ٹانگ اڑاتے ہیں۔ اس ہماری انترنگ سبھا میں نمن ودوان موجود تھے۔

(۱) شری پنڈت آتمارام جی امرتسری راجیہ رتن (۲) آچاریہ پنڈت میدھا ورت جی کوی رتن۔ (۳) پنڈت شرت بندھو شاستری وید تیرتھ۔ (۴) پنڈت گوپی ناتھ سنگھوی بی سی۔ (۵) پنڈت شانتی پریہ جی۔

اُکت پنڈت منڈلی پوچھتی ہے۔ کہ پورو پکشی نے سنیاسی شبد کی ویتپتی کہاں کی ہے؟ پھر اس سنیاسی شبد کا لکشن کہاں کیا ہے۔ پھر اس کے لئے چاروں ویدوں کے کتنے منتر اُکت ویتپتی اور لکشن کی سدھی کے لئے دئے ہیں؟ اس لئے دس جنم میں بھی وہ اپنی اردو کی ودوتا سے اور وہ بھی جو شاستروں کے پرمان سے شونیہ ہے۔ مہا سنیاسی سوامی دیانند جی کے سنیاس پر شنکا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے ہیں۔ لیکھک نے اُردو کے جیون چرتر میں جو کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کرت ہے کی چرچا نے اُلٹ پکش لکشن کی پُشٹی کے لئے کی ہے۔ اسی اردو کے جیون چرتر میں جو دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کرت ہے۔ آپ آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ کہ سناتن دھرمیوں کے پرم گورو سوامی وشدھانند جی سرسوتی نے یہ صاف کہا ہے۔ کہ ہمیں بھانگ مرچ اور بادامی

رشی دیانند آدرش ویدک سنیاسی تھے

(لیکھک شری مان پنڈت شرت بندھو جی شاستری وید تیرتھ منتری آریہ سماج بڑودہ)

سوامی دیانند جی کا تو یہ سنیاسی ہونے پر بھی نہیں چھوڑتا... دیانند نند یہ سچے سنیاسی ہیں۔

ودت ہو۔ کہ اُکت سوامی وشدھانند سرسوتی سناتن دھرم کے مہا ودوان اور نیتا تھے۔ جن کی سناتن دھرم پرامنت نشٹھا تھی۔ یہی کارن تھا۔ کہ اُن کی ودوتا آدی گنوں سے مگدھ ہو کر بڑے بڑے سناتنی راجہ دربھنگہ آدھیش آدی اپنا اُنہیں گورو مانتے ہوئے سناتن دھرم کا مہان آچاریہ مانتے تھے۔ جب ایسے سناتنی سنیاسی نے بھی سوامی جی کو اپنے سے بڑھ کر سمرتھ سنیاسی مانا۔ تب سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان اردو ودوان مہاشے کو سوامی جی کے سنیاس پر کیونکر شنکا ہوئی۔ کاشی میں جو بڑا اتہاسک شاسترارتھ پورانک پنڈتوں سے سوامی جی کا ہوا تھا۔ اس میں اس سمیہ کاشی کا سمپورن سنیاسی منڈل ودیمان تھا۔ آپ اُسی اُردو جیون چرتر میں پڑھ کے دیکھ لیں۔ کہ اُس سمیہ کے کاشی نریش مہاراج نے سوامی دیانند جی کو سرشیٹ سنیاسی سمجھ اُن کی آگیا مان کر شاستراارتھ کروایا تھا۔ انہوں نے خود سوامی جی کو مہان سنیاسی تیاگی اور پنڈت مانا ہے۔

لیکھک نے ویدک یترالیہ سمبندھی کچھ باتیں جو لکھی ہیں۔ اُس میں کیا وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اُس کا اُدیش ویدک ساہتیہ کے مول گرنتھوں اور بھاشیوں کو چھپوا کر سستے داموں پر گھر گھر پہنچانا سوامی جی کا لکشیہ ہے۔ ودت ہو۔ کہ مہرشی کی اس کاریہ پرنالی کو دیکھ کر ہی لوک سنگرکھشنارتھ پوجیہ گاندھی جی بھی لوگوں سے تھیلیاں لے رہے ہیں۔ اگر رشی لاہور کے لاٹ صاحب اور انیک انگریز ادھیکاریوں سے ملتے تھے۔ تو اس کا مات کارن سنسکرت ودیا کا پرچار اور گئو رکھشا کے لئے یتن کرنا ہوتا تھا۔ جب یہاں کے بڑے بڑے افسروں کے ساتھ ملنے پر بھی گئو رکھشا کے لئے قانون نہ بن سکا۔ تب وکٹوریہ مہارانی کے پاس میموریل بھی بھجوایا تھا۔ اس میں سوامی جی کو لوک ایشنا اور وِت ایشنا کی گندھ بھی نہیں پائی جاتی ہے۔

شری یت پنڈت منشی اندرمن جی کے سمبندھ میں سوامی جی کا لکھنا کیا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ دھن کا انوچت استعمال پسند نہیں کرتے تھے۔ اگر گاندھی جی اپنی دھرم پتنی کو بھی دھن سمبندھی انوچت ویوہار کے لئے کوسنے کا سامرتھ رکھتے ہیں۔ تو منشی اندرمن جیسے پرسدھ ودوان اور لیکھک کو کوسنے کا سامرتھیہ بھی سوامی دیانند میں ہی تھا۔

اب ہم وید منتروں کے پرمان سے بھی سدھ کر سکتے ہیں۔ کہ رشی دیانند آدرش ویدک سنیاسی تھے۔ اتھرو وید کانڈ ۱۵ انوواک ۲۔ سوکت ۱۰۔ صفحہ ۴۸۶ (ویدک یترالیہ اجمیر سنسکرن) اتھرو وید کے اس سوکت میں ۱۱ منتر ہیں۔ ان میں جو بھی گن کرم سوبھاؤ اور آدرش ویدک سنیاسی میں ہونے چاہئیں لکھے ہیں۔ وہ سب مہرشی دیانند شری دیانند سرسوتی جی میں موجود تھے۔ اگر شری سوامی دیانند جی راجاؤں کو اپدیش آدی نہ کر کے سدھارن آدی کرنا چاہتے تھے۔ تو اس کا ودھان اوپر کے اس سوکت میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے کیا یہ شوک کا استھان نہیں۔ کہ پنجاب میں آج سنسکرت اور ویدوں کے پنڈت نہ رہے۔ اور اُن کی جگہ اردو کے منشی ویاس گری پر بیٹھ کر رشی دیانند جیسے آدرش سنیاسیوں پر دھول اُڑانے سے لجت نہیں ہوتے۔

سب جانتے ہیں۔ کہ سنیاسی ویدک کا آدرش وہی ہو سکتا ہے۔ جو ویراگ وان اور گیان وان ہو۔ رشی دیانند کا وواہ کے بندھن سے بچنے کے لئے اُن کو گھر کے سب سکھ تیاگنے پڑے یہاں تک کہ پتا جی کو بھی ناراض کرنا پڑا۔ پر وہ گھر کو پیچھے لوٹ کر وواہ کی منظوری دینے جب کبھی نہیں آئے۔ تو اس سے بڑھ کر اُن کے پرم آدرش ویراگیہ کا کیا درشٹانت ہو سکتا ہے جب بھیشم پتامہ وواہ نہ کرنے کا برت جنم بھر دھارن کرتا ہے۔ تو اُن کے ویراگ کی مہما جو پرم کٹھن برت ہے سنسار گا رہا ہے۔ ویسے ہی اس یگ میں رشی دیانند جی وواہ نہ کرنے کا پرم برت دھارن کر آدرش ویدک ویراگی کیوں نہیں۔ ضرور تھے۔

اب ویدک سنیاسی کو برہمن ورن کا گورو آریہ سنسکرتی جب مانتی ہے۔ تب ویدک سنیاسی نیہ گیان دھن کی بردھی کرنے کا سادھن... ہم وہی بات لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے روٹی پکانے کا سمیہ بچا کر گیان بردھی کی۔ اس پر کوئی بھی ذرا سی عقل رکھنے والا مانے گا۔ کہ ایسا کرنے سے بھی انہوں نے گیان میں بردھی کی۔ ہاں روٹی پکانے سے بچ کر کتنی ودیا بردھی کی۔ یہ ذرا اٹکٹ نے کہ اگر آپ متھرا نہیں جا سکتے۔ تو لاہور سے امرتسر جا کر ہی سناتنی پنڈت نند کشور دیو شرما جی سے وہ اُن کے متر منڈل سے ہی پوچھ لیں۔ کہ دیانند ۲۴ گھنٹوں میں سے ۱۸ گھنٹے روز شاستروں کے پڑھنے میں لگاتے تھے۔ شوک اس بات کا ہے۔ کہ لاہوری منشی جی اتنی سیدھی بات کو بھی نہیں سمجھ سکے۔ کہ روٹی پکانے کے سمیہ کا اپیوگ وہ ودیا بردھی میں کر رہے۔ جو کہ برہمن ورن کے گورو سنیاسی کے لئے کیسا ضروری ہے۔

ودت ہو کہ رشی دیانند جی کے جب امریکہ کے نامی ودوان شردھا سے خود آئے ہوئے کرنل الکاٹ شِشیہ سمان بن گئے۔ اور اپنی سبھا کو آریہ سماج کی شاکھا گردانے رکھا پر جب مہرشی دیانند نے دیکھا کہ یہ بھوت پریت آدی استیہ باتوں کو بھی مانتے ہیں۔ تب ان کی مان دینے والی شاکھا سماج کو اپنے سے علیحدہ کر دیا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ لاہور سماج میں جب سب نے سوامی جی کو پرم سہائیک کی پدوی ان کے نام کے ساتھ لگانی چاہی۔ تو کس دڑھتا سے لوک ایشنا کے اس پرم موہ کو تیاگ کر لاہور سماج کی سادھارن فارم کو پُشٹ کرکے سبھاسد نیم پوروک ہے۔ اور ایک ہی سمتی دی۔ لوک ایشنا آدی تیاگ کا ہی دوسرا نام گورو ڈم تیاگ ہے۔ جس کے یہ شترو تھے اجمیری پروپکارنی سبھا کو ویدک پرچار اور دھن مرتیو سے پہلے وصیت دوارا دیا۔ تاکہ اُکت سبھا ویب دیپا انتر دیا میں ویدک دھرم کا پرچار کرا وے۔ اور ویدوں اور رشی گرنتھوں کے بھاشیہ آدی پرکاشت ہوتے رہیں۔ اتیادی انیک کارن تھے۔ ان کے آدرش ویدک

سروانگ سمپن سنیاسی جیون کو انوبھو کر اور دیکھ کر انڈین نیشنل کانگریس تک کے آدی نیتا اور جنمداتا اے او ہیوم

(A O Hume) صاحب جی نے جن کو کانگریس والے دیوتا سروپ (Angel) بھی لکھتے ہیں - انہوں نے جو آپ کو پتر لکھا ہے - اور جو برہمو سماج لاہور کے پستکالیہ میں چھپا ہؤا اس وقت تک موجود ہیں - اُس میں دیوتا ہیوم صاحب لکھتے ہیں - کہ "شری پوجیہ سوامی دیانند جی - نمستے - آپ کے پرم تیاگی پرم تپسوی پرم دھارمک آدرش سنیاسی تھا پر وِچاری جیون کو انوبھو کر میں آپ کے جوتی کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں - پر میں وید کو ایشوری گیان نہیں مان سکتا - اس لئے میں آریہ بن نہ ہو - (Sympathiser) رہ سکوں گا - ویدک سنیاسی دیانند کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق کون نہیں؟ (جواب) نیشنل کانگریس کا پرویکاری جنم داتا دیوتا سروپ ہیوم جب مرتے دم تک اپنے گھر والوں کے نام آدی کا پتہ نہ دینا کیا سنیاسی دھرم کے پالن کی حد نہیں ہے - یہی تو لوک ایشنا کا پرم تیاگ ہے -

اس لیکھ کو ختم کرنے سے پہلے کچھ باتیں نیچے لکھنی ضروری ہیں -

(۱) جہاں روٹی پکانے سے سمیہ بچایا - وہاں آپنے سدا دنڈ دھارن کرنا بھی سناتنی دنڈی سنیاسیوں کے سمان وہاں یہ ہی تیاگ دیا تھا - کارن کہ جیسے پرکار تلوار کی سنبھال ویسے سدا کرتے ہیں - اُسی پرکار پورانک سناتنی ڈنڈی سنیاسی رات دن دنڈ کو اٹھائے رکھنے میں کال کھو دیتے ہیں - اس لئے رشی نے روٹی پکانا ہی نہیں چھوڑا - بلکہ دنڈ اٹھائے رکھنا بھی چھوڑا تھا - کارن کہ ودیا ابھیاس میں سمیہ ادھک نہیں ملتا تھا - دیکھو سب ہی جیون چرتر سناتنی و پورانک سنیاسی دنڈی اٹھائے رکھتے ہیں - یہ ویدک سنیاسی تھے - اس لئے یہ سدھار کر دیا - اور اس کے ساتھ ہی دیہہ چھوڑنے سے پہلے یہ انتم اچھا کی رجسٹری کرا دی کہ میرا مرت شریر جلایا جائے - پورانک سنیاسی لنگا آدی ندی میں بہا دیتے ہیں - و نمک ڈال کر بہت نیچے بھومی میں گاڑ دیتے ہیں - جب ان کے شریر چھوٹنے کے سماچار بھارت میں پھیلے تو اجمیر میں تاروں کا تانتا بندھ گیا - اودے پور - شاہ پور راؤ - جودھ پور کے راجاؤں کے تار اور پتر جو اجمیر میں آئے - ان سب میں اُن کو ویدک آدرش پرم ہنس سنیاسی پرم یوگی وید تھا آریہ ہندو جاتی کا پرم رکشک - مہارک - دھرم اور وید وچار کی مورتی اور پرم ایشور بھگت لکھا گیا ہی نہیں بلکہ بھارت ورش کے سناتنی ہندو برہمو تھیوسوفسٹ سکھ مسلمان لیڈروں نے بڑے دکھ کا اظہار اور شردھانجلی کی اُس وقت کے سب مشہور اخبار حتی کہ گورہ اخبار پاؤنیر تک نے ان کو "لوتھر آف انڈیا" اور ویدک رشیوں کے کال کا پرم تپسوی پرم ستیہ وکتا سنیاسی سوامی دیانند جی بعد لکھا۔"

جب بھارت دیش کے نگر نگر اور گرام گرام میں تاروں دوارا اُن کے دیہانت کے سماچار پہنچے - تو سماچار پاتے ہی اجمیر میں وودوان نامی سنیاسیوں کا ایک منڈل (ڈیپوٹیشن) شیگھر ہی پہنچا - اور انہوں نے شری رائے بھاگ مل جی آدی آریہ نیتاؤں سے اچھا پرگٹ کی کہ وہ سوامی دیانند جی کے مرتک دیہہ کو اپنے کندھوں پر اپنی بیکنٹھی پر بٹھا کر لے جاویں گے - تاکہ نمک ڈال کر ودھی انوسار بہت گہرے مٹی کے کوپ میں وہ اُسی کو رکھ دیں - شری رائے بھاگ مل جی نے جب اُن کو کہا - کہ شری سوامی دیانند تو مورتی پوجا اور اہم برہم کا کھنڈن کرتے تھے - وہ ویدک سوامی پرم ہنس ادھتاتم ویدک سنیاسی تھے - اس لئے آپ کے مت کے انوسار سنیاسی کیسے رہے - جب سنیاسی نہ رہے - تب آپ اُن کی مرتک دیہہ کو لینے کیوں آئے - انہوں نے جو جواب دیا - وہ لائلپور پنجاب کے منشی جی کو سو بار پڑھنا چاہیے - انہوں نے کہا - کہ آدی شنکر سوامی نے مورتی پوجا کا بھاری کھنڈن کیا ہے - تو وہ کیا ہمارے گورو پوجیہ نہیں رہے - اس لئے سوامی دیانند جی بھی پوجیہ ہمارے سنیاسی بندھو تھے - جب اُن کو اُن کی رجسٹرڈ وصیت داہ کرنے کی دکھائی گئی - تو وہ مون سادھ گئے -

آریہ سماج ہے کیا؟

(از قلم شریمان مہاشہ جگدیش چندر جی لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ)

اخبار جاگرت لائلپور کے آریہ سماج نمبر میں ایک مضمون بعنوان آریہ سماج ہے کیا؟ لکھ کر ایڈیٹر جاگرت نے اپنے آپ کو آریہ سماج سے اس قدر ناواقف ظاہر کیا ہے - جیسے کہ ایڈیٹر صاحب جاگرت انگلستان میں پیدا ہوئے ہیں - اور ہندوستان میں پہلی مرتبہ ہی تشریف لائے ہیں - آپ نے اپنے مضمون میں حیران ہو کر دریافت کیا ہے - کہ آریہ سماج ہے کیا؟ آریہ سماج ویدک دھرم یا دیانند سماج ہے - آریہ سماج ہندوؤں کا فرقہ ہے - یا غیر ہندوؤں کا - ایڈیٹر صاحب جاگرت کو اس اُلجھن میں پڑے ہوئے دیکھ کر میں نے آریہ سماجی ہوتے ہوئے اپنا فرض سمجھا ہے - کہ ایڈیٹر صاحب جاگرت کو اس اُلجھن بامشکل سے نکالوں - اور انہیں بتاؤں کہ آریہ سماج ہے کیا؟ صرف اسی خواہش کو لے کر چند سطور حوالہ قلم کی جاتی ہیں - اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب جاگرت کی تسلی ہو جائے گی - اور اگر کوئی کسر باقی رہ گئی تو بعد میں مزید مطالبہ پر پوری کر دی جائے گی -

آریہ سماج کی قائمی

آریہ سماج کی قائمی سے پیشتر ہندو جاتی میں وید ودیا لوپ ہو جانے کے کارن نانا پرکار کی کوریتیاں مورتی پوجا - مرتک شرادھ - بال وواہ - چھوا چھوت - جنم مولک ذات پات وغیرہ وغیرہ داخل ہو چکی ہوئی تھیں - بھگوان دیانند بھارت ورش میں اس قدر گھور اتیاچار دھرم کے نام پر ہوتے ہوئے دیکھ کر تاب ضبط نہ لا سکے - اور پرن کیا کہ ان اتیاچاروں کو مٹانے کا یتن کروں گا اور اپنے پران تک اگر ضرورت ہوئی نچھاور کر دوں گا چنانچہ ان اتیاچاروں کو جڑ سے اکھاڑنے تھا وید ودیا کو سنسار میں پھیلانے کے لئے انہوں نے آریہ سماج سوسائیٹی قائم کی اور اس کے نیم ایسے عالمگیر مرتب کئے کہ مخالف کو بھی ایک دفعہ نیموں کے مطالعہ سے بھگوان دیانند کی ودوتا کا قائل ہونا آریہ سماج کے نیموں کو بغور مطالعہ کرنے سے یہ بھلی بھانتی معلوم ہو جاتا ہے - کہ آریہ سماج ایک دھارمک - سماجک تتھا راج نیتک سوسائیٹی ہے - جو ویدک شکشا کا از سر نو پرچار اور سنسار کا اپکار کرنے والی ہے -

کون نہیں جانتا کہ آریہ سماج نے اپنے پچاس سالہ جیون میں ہندوستان سے تمام بُرائیاں بال وواہ - مورتی پوجا - مرتک شرادھ - چھوا چھوت وغیرہ کو بھگانے میں غیر معمولی تیزی سے کام کیا ہے - اور جس کا یہ نتیجہ ہؤا ہے - کہ بال وواہ تو قانوناً بند ہو چکا ہے - اور اسی طرح دیگر بُرائیاں بھی پچھتر فی صدی کم ہو گئی ہیں -

اور آریہ سماج نے گورو کلوں اور کالجوں سے

دھرم کو دوبارہ پیدا کر کے ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ یوروپ میں بھی ویدک دھرم کا نادبھیرے بجوادیا ہے۔ جہاں آریہ سماج کی قائمی سے پیشتر ہندو جاتی کو مسلمان اور عیسائی بڑی تیزی سے ہڑپ کر رہے تھے۔ پنڈت نیل کنٹھ شاستری جیسے وِدوان ہندو دھرم کو تلانجلی دے کر عیسائیت کی شرن لے رہے تھے۔ اور عیسائی پادریوں کے قول کے مطابق تمام ہندو جاتی ۵۰ سال میں عیسائی ہو جاویگی۔ کی جگہ آج آریہ سماج کے پرچار کی وجہ سے ہندو جاتی کے لال دوسرے مذہب میں اس تیزی سے جانے رک گئے۔ اور سینکڑوں مسلمان اور عیسائی ہندو دھرم قبول کر چکے ہیں۔ اب بڑے سے بڑا مولوی اور پادری آریہ سماج کے مقابلہ میں آنے سے گریز کرتا ہے۔ وہ آریہ سماج کی اس قدر بڑھتی ترقی کو دیکھ کر خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ اور جس ہندو دھرم کو کچے دھاگے سے تشابہت دیتے تھے۔ پتھر کی چٹان سمجھ کر اپنے بچاؤ کا طریقہ ڈھونڈتے ہیں۔

آریہ سماج کے احسانات

ہندو جاتی کو دوسری جاتیوں کے مقابلہ میں کھڑا کس نے کیا؟ ودھواؤں کو وبھچار سے بچانے کے لئے ودھوا وواہ جاری کس نے کیا؟ "اشٹ ورشا بھوید گوری" والا منتر جھوٹا ثابت کر کے بال وواہ روک کر بچوں کو دکھ ساگر سے کس نے پار کیا؟ سرو سادھارن کو مرتک شرادھ۔ تیرتھ اشنان۔ چھوا چھوت۔ پاکھنڈی پیٹ پجاریوں کے پھیلائے ہوئے پوپ جال سے کس نے چھڑایا؟ استریوں کو شودر کی پدوی سے پرتھک کر کے پوجا کے لائق کس نے بنایا؟ ہندو جاتی کو پرانوں کی گھناؤنی تعلیم سے گھبرائی ہوئی دیکھ کر وید ودیا کا پرکاش کس نے کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب سوالات کا جواب ایک ہے یعنی آریہ سماج نے۔ اس قدر احسانات ہندو جاتی پر کرنے والی سوسائٹی سے اگر خربندہ جیسے خرد ماغ یہ سوال کریں۔ کہ آریہ سماج نے کیا؟ تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ اور اگر خربندہ جی اسم با مسمےٰ نہیں تو آریہ سماج کے احسانات کو دیدہ دانستہ آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی کرتگھنتا (ناشکر گذاری) ہو نہیں سکتی۔

آریہ سماج یا دیانند سماج

سوال کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج دیانند سماج ہے۔ ہندوؤں کا فرقہ ہے۔ یا غیر ہندوؤں کا۔ اگر فی الواقعی آریہ سماج دیانند سماج ہوتا۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس کا نام آریہ سماج کی بجائے دیانند سماج ہوتا۔ یا کم از کم اس کے نیموں میں ہی کہیں دیانند کا نام آتا۔ لیکن اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں آتا۔ بلکہ اس کے متعلق سوامی جی نے بطور چیلنج ستیارتھ پرکاش میں بڑے زوردار الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ میں اسی پراچین ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتا ہوں جس کا پرچار برہما سے لے کر جیمنی پرینت رشی منی کرتے چلے آئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج دیانند سماج نہیں بلکہ ویدک دھرم کو از سر نو پھیلانے کے لئے ویدک دھرم کی اس آگیا انوسار "کرنتو وشوم آریم" سارے سنسار کو آریہ بنانے تھا سنسار کا اپکار کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

آریہ سماج ہندوؤں کا فرقہ ہے یا نہیں

اب رہا یہ سوال کہ آریہ سماج ہندوؤں کا فرقہ ہے یا نہیں۔ آریہ سماج کے اتہاس سے یہ امر بخوبی روشن ہے۔ کہ آریہ سماج نے جس قدر برائیاں دور کی ہیں یا جس قدر دھارمک سوشل کام کئے ہیں۔ ان کا ڈائرکٹ تعلق ہندو دھرم سے ہی ہے۔ انہوں نے ہندو جاتی کو ہی اُنت کرنا چاہا ہے۔ اس سے کوئی ہندو آریہ سماج کو غیر ہندوؤں کا فرقہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بلکہ ہندو جاتی کی باڑ آریہ سماج کو خیال کیا جاتا ہے۔ آریہ سماجی بھی خود اپنے آپ کو غیر ہندو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ صرف اگر کوئی مت بھید ہے۔ تو وہ صرف لفظ آریہ اور ہندو کا ہے۔ آریہ سماجی اپنے آپ کو بجائے ہندو کہلانے کے آریہ کہلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ ہمارے پراچین گرنتھوں میں کہیں بھی لفظ ہندو کا استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ جہاں بھی ذکر ہوگا۔ آریہ شبد ہی ملے گا۔ اور ہندو دھرم کی جگہ آریہ دھرم ویدک دھرم کا ہی پریوگ ہوگا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالجات سے بھی یہی ثابت ہے۔ گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۲۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۴۵ بالمیک رامائن کشکندھا کانڈ سرگ ۱۹ شلوک ۲۸۔ زمانہ حال کے پرسدھ نیتا شریمان بال گنگا دھر جی تلک نے اپنی پستک گیتا رہسیہ میں زیر عنوان "ستیہ اور استیہ نرنے" آریہ شبد اور ویدک دھرم کا ہی پریوگ کیا ہے۔ اور ہندو دھرم اور ہندو شبد کا سرد کھنا بھی تیاگ کیا ہے۔ چونکہ ہندو شبد زبان زد عام ہو چکا ہے۔ اور بجائے آریہ کے ہندو شبد استعمال ہونے لگ گیا ہے۔ اس لئے آریہ سماجیوں کے عقیدہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ پرماتما خربندہ جیسے انسانوں کو سوبدھی پردان کرے تاکہ ان کو آریہ سماج کا صحیح گیان ہو۔ اور وہ آریہ سماج کی مخالفت کی بجائے آریہ سماج کی سہائیتا کرنا دھرم سمجھیں۔

سوامی جی کے وید بھاشیہ کے متعلق

سوامی جی کے وید بھاشیہ پر انوچت آکشیپ کر کے لیکھک نے اپنی اگیانتا کا نہایت ہی مضحکہ خیز مظاہرہ پیش کیا ہے۔ نروکت کار کی سمتی انوسار وید بھاشیہ کے لئے بھاشیہ کار کو ویدک سنسکرت کے پانڈتیہ کے اتر نروکت یوگ درشن وغیرہ میں بھی نپن ہونا بھی ضروری ہے۔ چونکہ سوامی جی میں یہ سب گن ودیمان تھے۔ اس لئے اس کسوٹی اور پہلے بھاشیوں کے مقابلہ سے سوامی جی کا ہی بھاشیہ پرمانک ہے۔ اور وہ تمام بھاشیہ جو سوامی جی کے انوبھو کردہ سدھانتوں کے خلاف پائے جاتے ہونگے پرمانک نہیں ہو سکتے۔ پہلے وید بھاشیوں سے اگر مقابلہ کی ضرورت ہے۔ تو سوامی جی کے بھاشیہ کا مہیدھر کے بھاشیہ سے مقابلہ کریں۔ اس سے آپ کو خود بخود ستیہ اور استیہ کا فرق ہو جائے گا۔

دیانند آیورویدک کالج کا نتیجہ

دیانند آیورویدک کالج لاہور کے وید کوی راج کلاس کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ کل ۱۶ طلبا امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۵ طلبا پاس ہوئے۔ ڈویژن بعد آنے ہیں۔

لالہ تیرتھ رام منیجر ملاپ کو دھرم پتنی کا دیہانت

مورخہ ۱۲ مئی کو صبح دن کے گیارہ بجے لالہ تیرتھ رام جی جنرل منیجر ملاپ کی دھرم پتنی کا جو قریباً سوا ماہ سے بعارضہ معیادی بخار بیمار چلی آ رہی تھی۔ دیہانت ہو گیا۔ دیوی بہت ہی سوشیل سوبھاؤ کی تھی اور نیشٹھی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ہے۔ ہمیں لالہ تیرتھ رام سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے۔

دیانند آیورویدک کالج ہسپتال

سالانہ رپورٹ

۱۔ اپریل ۱۹۳۴ء سے ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۵ء تک اندر ہسپتال میں ۳۶۴ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ان میں ۴۴ زنانہ مریض تھے۔ میجر اپریشن اور ۱۳ چھوٹے اپریشن کئے گئے۔ اس ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کو بستر اور دوائی مفت دی جاتی ہے۔ غریب مریضوں کے لئے پہننے کے کپڑے اور خوراک کا انتظام بھی ہسپتال کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ... جراحی اور زنانہ امراض کے لئے نرسوں کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ یہاں ہر وقت ... ملت کے اشخاص فیضیاب ہوتے ہیں۔

اس ہسپتال کی آؤٹ ڈور ڈسپنسری میں اس سال ۳۰۰۰۰ مریضوں کا اندراج کیا گیا۔ یہ تعداد پچھلے سال کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ سوتر منڈی ڈسپنسری برانچ میں ۲۱۵۷۰ مریض علاج کے لئے آئے۔ اس طرح دونوں ڈسپنسریوں کے مریضوں کی تعداد ۵۱۵۷۱ تھی۔

دیانند آیورویدک کالج ہسپتال جس جانفشانی سے پبلک کی سیوا کر رہا ہے پبلک کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے دان وغیرہ دیکر ہسپتال کی امداد کرے۔

(سریندر موہن پرنسپل)

آریہ سماج سانگلہ ہل کا جلسہ

آریہ سماج سانگلہ ہل کا جلسہ ۷۔ ۸۔ ۹ جون ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر ۲۹۔ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء کو منایا جائے گا۔ لوک ناتھ آریہ سیوک سانگلہ ہل

آریہ جگت

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

(۱) آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا ایک جلسہ زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی ہوا۔ جس میں مہاشہ دیوا چند جی اُپ پردھان آریہ سماج ہذا جی کو اُن کی دہلی تبدیلی ہو جانے پر الوداعی پارٹی دی گئی۔ آریہ سماج کے سبھا سدوں نے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آریہ سماج نئی دہلی (جہاں وہ جا رہے ہیں) کو مبارک باد دی۔ اور ساتھ ہی ان جیسے پرشارتھی سجن کے چلے جانے کے بعد اس آریہ سماج میں آنے والی شتھلتا پر افسوس ظاہر کیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ جیسے پرشارتھی اور اُتساہی سجن ہر ایک سماج میں اُدھک ہوں۔ اور ساتھ ہی مہاتما مہاشہ دیوان چند جی کو شکتی دیں۔ کہ وہ دہلی جا کر یہاں سے بھی زیادہ سیوا آریہ سماج کی کریں۔

پرستاؤ

(۲) آریہ سماج لاہور چھاؤنی یہ جان کر خوش ہوا ہے۔ کہ شریمد دیانند جنم شتابدی کے موقعے پر پیش کئے ہوئے نشچے انوسار شری ... سنگھ گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو اگلے سیشن میں پاس کرا دیوے۔

(۳) آریہ سماج لاہور چھاؤنی مہاشہ رادھو رام جی منتری آریہ سماج ہذا کے پتا جی کی اکسمات مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور مہاشہ رادھو رام جی سے اس دُکھ کے سمے سہانوبھوتی دکھاتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور شانتی پردان کریں۔

(۴) آریہ سماج لاہور چھاؤنی شریمان لالہ دیوراج جی کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور اُن کے بھراتا رلئے رام ہنسراج جی سے سہانوبھوتی دکھاتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی تتھا شانتی پردان کریں۔

(۵) آریہ سماج لاہور چھاؤنی کی انترنگ سبھا نشچے کرتی ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی کے پربندھ کے لئے ایسی اُپ سبھا بنائی جاوے۔ جس کے سدسیہ گوروکل کے سناتک وغیرہ اور برہمچاریوں کے سرپرست آدمی ہوں تاکہ ایسی سبھا برہمچاریوں کے ہت میں کاریہ کر سکے۔

(برہم نند لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ کمار سبھا کنجروڑ کا چناؤ

آریہ کمار سبھا کنجروڑ کا چناؤ ۴ ۵/۳۵ کو حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ شریمان مہاشہ سوہن لال جی شاستری۔ اُپ پردھان۔ پنڈت دینکر ناتھ منتری۔ مہاشہ دھرم چند۔ اُپ منتری مہاشہ کرتار ناتھ۔ خزانچی۔ مہاشہ ہری دت جی لائبریرین۔ مہاشہ دیویندر ناتھ جی۔

(دھرم چند منتری آریہ کمار سبھا کنجروڑ)

آریہ سماج گوجرہ کے پرستاؤ

آریہ سماج گوجرہ ضلع لائلپور نے اپنے ست سنگ ۱۲ ۵/۳۵ کو حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) آریہ سماج گوجرہ لالہ دیوراج جی کے سرگباش ہونے پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ لالہ جی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے بانی مبانی تھے۔ اور آریہ سماج کا زبردست کام کرنے والے تھے۔ ان کے پریوار اور کنیا مہا ودیالیہ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے پربھو سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگیہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے رشتہ داروں کو شانتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج گوجرہ کو یہ جان کر مسرت ہوئی ہے۔ کہ شریمد دیانند جنم شتابدی متھرا کے موقع پر نشچے انوسار بابو گھنشیام ...

آریہ سماج بھمبر کا وارشک چناؤ

پردھان۔ مہاشہ ہری رام جی ریٹائرڈ
سینئر اُپ پردھان۔ ملک روشن لال صاحب وکیل
جونیئر اُپ پردھان۔ لالہ رام لال صاحب ہیڈ ماسٹر
منتری۔ مہاشہ جیسو مل جی
اُپ منتری۔ جیا لال آریہ
خزانچی۔ لالہ برکت رائے صاحب کوہلی
پروہت۔ پنڈت لچھمن داس صاحب
لائبریرین۔ لالہ دلیپ راج صاحب عرائض نویس
ممبران انترنگ سبھا:۔
لالہ کرپا رام۔ لالہ اندرجیت صاحب۔
لالہ سیتا رام صاحب۔

(جیا لال آریہ اُپ منتری)

... داس جی ایم۔ ایل۔ اے نے آریہ ودواہ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ آریہ سماج بل کی پرزور تائید کرتا ہوا گورنمنٹ سے التماس کرتا ہے۔ کہ اس بل کو آئندہ اجلاس میں سویکار کرا دیوے۔

(چمن لال عرائض نویس منتری آریہ سماج ...)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار

آریہ سماج چک جھمرہ نے اپنے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سروسمتی سے پاس کئے ہیں۔

(۱) آریہ سماج چک جھمرہ کا یہ اجلاس شری کالو دیو راج جی سپتر کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہوا ان کے سمبندھیوں اور کنیا مہاودیالیہ کی چھاتراؤں سے ہاردک سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگیہ کی پنیہ آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج چک جھمرہ کو جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ دیانند جنم شتابدی منتر نے کرتشچ انوسار شری بابو گھنشام داس گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے آریہ وواہ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج اس بل کی پر زور تائید کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ و اسمبلی کے ممبران سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی اجلاس میں سویکار کرا دیں۔

آریہ سماج چک جھمرہ نے آریہ پرتی ندھی سبھا میں آگامی تین سال کے لئے شری مہاشہ بوڑی رام جی و بابو تیرتھ رام جی کو پرتی ندھی چنا ہے۔

(دھنسراج ودید منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ مورخہ ۲۶ اپریل کو صبح برہم یگیہ ہون کیا گیا۔ اور شام کو صدر بازار کی گلی کوچوں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ نگر کیرتن میں مہاشہ کیسر چند و مہاشہ فقیر چند جی نے اپنے منوہر بھجنوں و اپدیشوں دوارا جنتا کو بہت ہی ترپت کیا۔

مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ اپریل کو شری سوامی منگلا نند جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت چرنجی لال پریم و پنڈت اندر جی و پنڈت واچسپتی جی نے مختلف مضامین پر بڑے عالمانہ لیکچر دئے۔ جن کا صدر نواسیوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ ویدک دھرم کی عظمت کا سکہ لوگوں کے ہردوں پر بیٹھ گیا۔ آریہ سماج کی وشال بھومی کا پنڈال ہر وقت نرناریوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ سہر لوگ یہ چار دن امرت ورشا سے ترپت ہو کر لابھ اٹھاتے رہے۔ اس جلسہ کے دوران میں ۲۸ اپریل کو آریہ کنیا پاٹھ شالا کی کنیاؤں میں زیر صدارت شری رائے بہادر لالہ دینا ناتھ جی انعامات تقسیم کئے گئے۔ غرضیکہ یہ اتسو ہر پہلو سے بہت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔

(دانت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور چھاؤنی)

آریہ سماج دیپالپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیپالپور ضلع منٹگمری کا پہلا سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی بروز سنیچر ایت اور سوموار ہونا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے ودوان پنڈت سنیاسی مہاتما اور مشہور اپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔

(کشمیری لال منتری آریہ سماج دیپالپور ضلع منٹگمری)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

۱۴ مئی ۳۵ء کو عزیز رگھوناتھ لالہ مدن چند آنند کا وواہ سپتری ... ساہنی محلہ ساہنیاں والہ سے پورن ویدک ریتی سے ہوئی۔ برات کا ستکار ... ملنی بھجنوں دوارا کیا گیا۔ وواہ سنسکار پنڈت آسانند شاستری نے کرایا۔ ... آریہ سماج و دیگر ممبران استھت تھے۔ موقعہ پر لکشمی دیوی آریہ پتری پاٹھشالا کی پتریوں نے بھی مبارک کے بھجن گائے۔ اس شبھ اوسر پر ورپکش کی طرف سے ۲۵/۱/- روپیہ دان کا اعلان ہوا۔ ... ورپکش کی طرف سے پچاس روپیہ ... فیملی میں ویدک ریتی سے وواہ ہونا ... خیال میں یہ پہلا موقع ہے۔ پرماتما کرے کہ گھر گھر میں ویدک ریتی کا پرچار ہو۔ ... ڈنڈیالس ... پردھان آریہ سماج ...

آریہ ویر میں اشتہار دینا کامیابی ہے!

3s

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

اخبار

ایڈیٹر
مہرچند شرما

چندہ:- سالانہ ... ے
ششماہی ... ۱۲
غیر ممالک سے ۱۲عہ للعہ

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۱۱ | ۱۶- نومبر ۱۹۳۵ء مطابق یکم مگھر سمت ۱۹۹۲ دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۱۷

نوجوانوں سے خطاب!

نوجوانو کام کچھ کر کے دکھانا چاہیئے
وقت یہ نایاب نہ یونہی گنوانا چاہیئے

دل منوّر جس سے ہوں پھر آج ہندو قوم کے
وید کا اُپدیش اب گھر گھر سُنانا چاہیئے

مر مٹو اپنے اصولوں کے لئے اے آریو
دھرم کی راہ پر تمہیں سر تک کٹانا چاہیئے

ہاں شِوا پرتاپ کی ہستی پہ تم کو ناز ہو
بیر بندہ پھر تمہیں بنکر دکھانا چاہیئے

ہو رہے ہیں جس جہالت سے یہاں پر قتل و خوں
دہر سے ایسی جہالت کو مٹانا چاہیئے

ہو مصائب کے مقابل شیر مردوں کی طرح
بن کے بزدل نہ تمہیں آنسو بہانا چاہیئے

تلک یہ خوابِ غفلت آریہ ویرو اُٹھو
دھرم کا ڈنکہ تمہیں گھر گھر بجانا چاہیئے

ہندو آرٹ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام پنڈت مہرچند شرما ایڈیٹر- پرنٹر- پبلشر چھپ کر دفتر اخبار آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔

ویدامرت

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके ।
तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥

یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۵

ارتھ:۔ وُہ پرماتما گتی شیل ہے۔ وُہ گتی (کرم) نہیں کرتا۔ وُہ دور ہے۔ دنیادار لوگوں سے دور ہے۔ وُہ یوگیوں کے پاس ہے۔ وُہ سارے جگت کے اندر اور باہر ودیمان ہے۔ ویاپک ہے۔

بھاوارتھ:۔ اس وید منتر میں بتلایا گیا ہے۔ کہ پرماتما گتی شیل ہے۔ ارتھات اُس کے اندر سارے سنسار کا گیان ہے۔ کوئی بھی ایسی کریا نہیں جس کا اُسے گیان نہ ہو۔ سنسار کا ایک پرمانو بھی بنا اس کے گیان کے ادھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔ سنسار کی چھوٹی چھوٹی چیز بھی اُس کے گیان کے باہر نہیں۔ اس لئے پرماتما گتی شیل ہے۔ گیان یکت ہے۔ سارے سنسار کے کرم شیلوں کو دیکھنے کے لئے وُہ ہر وقت ہر جگہ جاتے رہنے سے گتی شیل ہے۔ جب دنیا وی پہرے دار سب سو جاتے ہیں۔ تب بھی وُہ ہر سمے جاگتا رہتا ہے۔ یہی اس کی گتی شیلتا ہے۔ وُہ گتی سے رہت ہے۔ وہ جیووں کی طرح سے کسی بھی پرکار کے کرم نہیں کرتا۔ کرم ہی بندھن کے کارن ہیں۔ وُہ بندھن رہت ہے۔ سارے سنسار کو رچ کر بھی وُہ جل میں کمل کی طرح سے رہتا ہے۔ اُس پر سانسارک کرموں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سروتر ودیمان ہونے سے وُہ کہاں جائے۔ وُہ تو ہر جگہ ہر وقت موجود ہے۔ پھر جو سب جگہ موجود ہے۔ اُسے گتی کرنے کی آوشیکتا ہی کیا ہے۔ اس لئے اُسے کہا ہے۔ وُہ گتی شیل نہیں ہے۔ وُہ بہت دور رہتا ہے۔ عیسائی مسلمانوں کے خدا کی طرح چوتھے یا ساتویں آسمان پر نہیں پورانکوں کے بھگوان کی طرح کھشیر ساگر میں نہیں بلکہ اگیانیوں سے دور رہتا ہے۔ اگیانی اُس کو پا نہیں سکتے۔ وُہ تو سب جگہ موجود ہے۔ اگیانی لوگ اُس کو دور سمجھتے ہیں۔ اس لئے وُہ کسی پرکار کے پاپ سے ڈرتے نہیں۔ پاپی اُس کو جان کیسے سکتے ہیں۔ وُہ کرم پھل بھوگتے ہوئے اسی دنیا میں تیلی کے بیل کی طرح چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہا ہے وُہ بہت دور ہے۔

وُہ پرماتما بہت پاس ہے۔ پرماتما سے زیادہ نزدیک کوئی دوسری چیز نہیں۔ آتما میں پرماتما ویاپک ہے۔ رما ہوا ہے۔ جو اُس کو جان لیتے ہیں۔ وُہ اُن کے بالکل نزدیک ہے۔ وُہ پھر کبھی پاپ نہیں کرتے۔ اُن کا آتما نرمل ہو جاتا ہے۔ پرماتما کی کرپا اُن پر ہوتی ہے۔ وُہ پرماتما کو پا کر کسی دنیاوی خواہش کے چکر میں نہیں آتے۔ وُہ ہر وقت اُس کو اپنے پاس ہی پاتے ہیں۔ اور اس لافانی بیش بہا دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وُہ یوگیوں کے۔ اُس کا دھیان کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

اُسے ڈھونڈنے کے لئے دنیا سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وُہ اس سارے سنسار کے اندر رما ہوا ہے۔ ذرہ ذرہ میں وُہ ویاپک ہے۔ اُس کی ہی ستا سب جگہ موجود ہے۔ اور اندر رہتے ہوئے بھی وُہ اننت و شال ہے۔ کہ اس سارے جگت کے باہر بھی رہتا ہے۔ اُسی پرماتما میں ہی سارے لوک لوکانتر سستھت ہیں۔ اُس نے دنیا کو رچا اور اُس کے اندر اور باہر سب جگہ اوت پروت ہو رہا ہے۔ یہی اُس کی مہانتا ہے۔ گیانی لوگ اُس کو اسی روپ میں دیکھ کر شبھ کرم کرتے ہیں۔ اور اگیانی اُسے نہ پہچان کر دنیاوی بندھنوں میں پھنستے رہتے ہیں۔ کلیان پتھ کے یاتریوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اُس کی اس مہما کا بار بار سمرن کریں۔

(جبیندر ودیا بھوشن)

رشی وچن

(۱) جو منش اس پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے کو اشٹ دیو مانتا ہے۔ وُہ بھاگیہ ہین بڑے بڑے گھور دُکھوں کو پراپت ہوتا ہے۔

(۲) جب تک ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان ایک سکھ دکھ آپس میں نہ مانا جاوے۔ تب تک اُنتی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ (مہرشی دیانند)

پربھو بھکتی

(لیکھک شری پوجیہ سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل راجکوٹ)

منشیوں کو اس سنسار میں آکر اس بات کا پورن وچار کرنا چاہئے۔ کہ میں سنسار میں کیوں آیا ہوں۔ میرا کیا کرتویہ ہے سنسار میں رہتا ہوا اپنے مکھ کو کس طرح اجول رکھ کر پربھو کے دربار میں اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے کس طرح کھڑا ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ اور جتنی منشیہ شریر سے بھن یونیاں ہیں۔ وُہ کیول بھوگ یونیاں ہیں۔ ان کو پرماتما کے دربار میں کوئی جواب نہیں دینا پڑے گا۔ کیونکہ ان جیووں کو جو پربھو نے آگیا دی ہے۔ ان کو وُہ سوبھاوت پالن کر کے اس سنسار سے چلتے ہیں۔ ایک ماتر منش ہی ہے۔ جو کہ دوانوں کی سنگتی سے بے مکھ ہو کر پربھو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔ اتھوا بھنگ کرتا ہے۔ اور جو کہ پربھو کی اچھیا کے انوکول آچرن نہیں بناتا۔ آپ سک پوچھیں گے۔ کہ پربھو کی اچھیا کیا ہے۔ جس کے انوکول آچرن نہیں کرتے۔ یہ بات سمجھنے میں بڑی سیدھی اور سرل ہے۔ پرنتو انتہ کرن کی ملینتا سے ہم اس کو جان نہیں سکتے۔ درشٹانت سے آپ اس بات کو سمجھیں۔ سنساری پتا جب اپنے پتروں کو پیدا کرتا ہے۔ تو یہ اُس کی سوبھاوک اچھا ہوتی ہے۔ کہ میرا پتر پوتر۔ یوگیہ تتھا پرشارتھی ہو۔ جیسے سنسارک پتا اپنے پتروں کو پوتر۔ یوگیہ اور پرشارتھی دیکھنا چاہتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما بھی منشیوں کی سرشٹی میں سب منشیوں کو پوتر۔ یوگیہ اور پرشارتھی دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ بات صاف ہو چکی ہے۔ کہ پرماتما کی اچھا ہمارے وشے میں کیا ہے۔ استو ایک پتر اپنے پتا کو اُسی سمے پرسن کر سکتا ہے۔ جب وُہ اپنے پتا کی اچھا کو پورن کرتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہم اپنے پربھو کو اُسی سمے پرسن کر سکتے ہیں۔ جب کہ ہم پربھو کی آگیا کا پالن کریں۔ پربھو بھکتی کا سرل تتھا اُتم مارگ یہ ہے۔ کہ ہم آپ اپنے کو پوتر بنائیں۔ ہمارا من پوتر ہو۔ اور جو کچھ من میں چنتن کریں۔ اس میں سنسار کی بھلائی ہو۔ سوپن میں بھی ہمارے من میں بُری بھاونا نہ ہو۔ انتریامی پربھو کو ساکشی مانتے ہوئے اپنے من میں پوترتا کو دھارن کریں۔ من کی پوترتا ہی سب پوترتاؤں کا مول کارن ہے۔ من ہی منش کو بندھن اور مکتی کی راہ پے جانے والا ہے۔ من کے سنسکاروں کا دفتر ہی پربھو کا دفتر ہے۔ پربھو کے دوار میں جا کر پہلے ہم من کی صفائی کو ہی پیش کرنا ہے۔ یدی ہمارا من سرل۔ پوتر اور سمیہ ہا ہے۔ تو ہمارے لئے پرماتما کا موکش دوارا ہی کھلا ہے۔ ہم آنند پورنک اس میں جا سکتے ہیں۔ ہمارے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ استو یدی ہمارا من میلا ہے۔ تو ہم پربھو کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اس لئے پہلی پوترتا ہمارے من کے وچاروں کی پوترتا ہے۔ لائق ہم اسی سمیہ ہو سکتے ہیں۔ جس سمیہ ہم لوگوں کے ساتھ پوترتا کا بیوہار کریں۔ ارتھات اس لوک کا سدھار ہی پرلوک کا سدھار ہے۔ جو منش اس سنسار میں اپنے آچرن سے پوترتا دکھلاتا ہے۔ وُہ منش ہی پرماتما کے دربار میں یش کا بھاگی ہوتا ہے۔ اس لئے منشیوں کو سنسار کی بھلائی کے لئے اپنے باہر کے آچرن کو اتی پوتر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا آچرن پوتر ہونے سے اس کا انوکرن کرتے ہوئے دوسرے بھی اس کا آچرن دیکھتے ہوئے اپنے آچرن کو پوتر بنائیں گے۔ یدی اس کا آچرن گرا ہوا ہے۔ تو یہ اپنے آپ کو لائق نہیں کہہ سکتا۔ من بانی تتھا کرتویہ کو پوتر رکھنے والا منش ہی سنسار میں لائق ہے۔ اس کا مکھ ہی پرماتما کے دربار میں اُجول ہے۔ تیسرے منش ہی اپنے آپ کو پرشارتھی بنائیں۔ کم سے کم اپنی آوشیکتا کا سامان پرتیک منش کو اپنے پرشارتھ سے ہی پراپت کرنا چاہئے۔ اُچت تو یہ ہے۔ کہ پرشارتھ سے سامان پیدا کر کے اپنی آوشیکتا کو پوری کریں۔ تتھا دوسروں کی اوشیکتا پوری کریں۔ پھر پرماتما اس کا سہایک ہوتا ہے۔ آج ہمارے بھارت واسیوں نے اُلٹا مارگ بھگتی کا اختیار کیا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں نکمے پرشارتھ ہین۔ اناچاری لوگ اس منتر کا جاپ کرتے ہیں۔

اجگر کرے نہ چاکری۔ پنکشی کرے نہ کام
داس ملوکا کہہ گئے۔ سب کا داتا رام

ہے پاٹھک گن ایسے نکمے لوگ جن کا یہ سدھانت ہو کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہو۔ کتوں کی طرح دوسروں کے دواروں پر ٹھوکریں کھاتے پھرو۔ ایسے مرکھ لوگوں کی سہائتا پرماتما نہ تو اس لوک میں کرتا ہے۔ نہ اُن کے لئے پربھو کے موکش کا دوار ہی کھلتا ہے۔ ان لوگوں کی تو یہ گتی ہوتی

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۱۶- نومبر ۱۹۳۵ء

آریہ سماج کے امتحان کا وقت

آج دیش اور جاتی نہایت ہی بھیانک اور خطرناک اوستھا سے گذر رہے ہیں۔ سنسار بھر کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لانے کا دعویدار آریہ سماج جس نے اپنی زندگی کے پہلے چند سالوں میں ہی دُنیا بھر کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ اور سب متوادیوں کو چاہے وُہ کرانی ہوں، پُرانی ہوں یا جینی۔ سب کے دلوں کو دہلا دیا تھا۔ گورنمنٹ تک جس کی شکتی کا احساس کرتی تھی۔ جس آریہ سماج سے لوگوں کو پوری اُمیدیں لگ گئی تھیں۔ کہ اب یہ نہ صرف آریہ ہندو جاتی کا ہی ادھار کرے گا۔ بلکہ اس جاتی اور دھرم سے پتت ہو کر جو بھائی مسلمان اور عیسائی بن گئے ہیں۔ اُنہیں بھی شدھ کر کے پھر اس جاتی اور دھرم کی پریم بھری گود میں لا دے گا۔ جس آریہ سماج کے نیچے میں دھرم پرچار کی اگنی پرجولت تھی۔ جن کی نظریں مکہ مدینہ اور یوروشلم تک جاتی تھیں۔ اور جو وہاں اوم کے جھنڈے کے لہرانے کے گیت گایا کرتے تھے۔ جس آریہ سماج نے دلت ادھار اور شدھی کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ جس نے ودھواؤں کی رکھشا اور کلیان کا ذمہ لیا تھا۔ جس نے پراچین ویدک سبھیتا کا پرچار بھارت میں ہی نہیں بلکہ سنسار کے کونے کونے میں کرنا اُدیش بنایا تھا۔ جس آریہ سماج کا دنیا بھر او یدک مت متانتروں کو مٹا کر منشیہ ماتر کو ویدک دھرم کی دیکشا دے کر کرنونتو وشوم آریم کی وید آگیا پوری کرنی تھی۔ اُس آریہ سماج کی موجودگی میں آج کیا ہو رہا ہے۔ ذرا آریہ بھائی کان کھول کر سُنیں۔ اور آنکھیں کھول کر دیکھیں۔

رشی دیانند اور آریہ سماج کا جہاں پورانک کوریتیوں کے خلاف تھے، وہاں بدیشی مغربی سبھیتا کے خلاف بھی انہوں نے بڑا جہاد کیا تھا۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ جہاں رشی دیانند اور آریہ سماج کے ابتدائی پرچار سے پورانک کوریتیاں کافور ہونے لگی تھیں۔ وہاں بدیشی مغربی تہذیب سے بھی آریہ سماج نے آریہ ہندو جاتی کو سورکھشت کر کے دکھا دینے کا یقین دلا دیا تھا۔ مگر آج حالت یہ ہے۔ کہ جہاں ایک طرف پورانک کوریتیوں کے خلاف جہاد بند ہے۔ اور وُہ کوریتیاں دقیانوسی خیالات کے استری پرشوں میں ویسے ہی موجود ہیں۔ وہاں بڑے زور سے مغربیت کی لہر پھیل رہی ہے۔ آج لاہور دہلی امرتسر وغیرہ میں سینماؤں کی بدولت جو حالت ہو چکی ہے۔ وُہ کسی سے بھُولی ہوئی نہیں۔ جس آریہ ہندو جاتی میں پتی برت دھرم استری کا بھوشن سمجھا جاتا تھا۔ جس جاتی کا آدرش سیتا اور ساوتری جیسی دیویاں تھیں۔ آج اُس جاتی کی دیویاں سینماؤں میں ایکٹرس بن کر جو کچھ کر رہی ہیں۔ اُس کا خیال کر کے دل پھٹتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں کی حالت مت پوچھو۔ مغربیت اور فیشن کا بھوت سروں پر سوار ہے۔ سر پر چوٹی ہے نہ گلے میں یگیوپویت۔ دھرم کرم رشی مُنی سندھیا آدی ان کے لئے سب فضول چیزیں ہیں۔ سینما اور ناچ دیکھے بغیر کل نہیں پڑتی۔

یہ ہے حالت ایک طرف۔ دوسری آریہ ہندو جاتی کی اوستھا ہے۔ جس کی رکھشا آریہ سماج نے کرنی تھی۔ سچ سچ اگر آریہ سماج اپنے پروگرام پر ڈٹا رہتا۔ اور آریہ ہندو جاتی کو پورانک کوریتیوں سے اسے چھڑاتا۔ ودھواؤں اور دلتوں کے ادھار کے ساتھ ہی اسلام اور عیسائیت کے کھنڈن اور شدھی کے چکر کو سرگرمی سے چلاتا رہتا تو آج دیش اور جاتی کی اوستھا کچھ اور ہوتی۔ لیکن آریہ سماج وقتی لہروں میں بہہ کر فضول آڈمبروں کا شکار ہو کر اپنے اس مہان کاریہ کو بھول گیا۔ جس کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ہندو جاتی ودھرمیوں کا شکار بنی ہوئی ہے۔ بھارت ورش میں ۲۵ کروڑ ہندو ہیں۔ لیکن اُن کے لئے گورنمنٹ نے غیر مسلم لفظ استعمال کر کے بتایا ہے۔ کہ وُہ ان کی وقعت کیا سمجھتی ہے۔ پنجاب میں جہاں آریہ سماج کا کیندر ہے۔ ہندوؤں پر سب طرف سے مصیبتوں کے بادل اُمڈے ہوئے ہیں۔ دھارمک طور پر، پولیٹیکل طور پر، اقتصادی طور پر پنجاب میں ہندوؤں کی ہستی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ ہندو نوجوان ہزاروں کی تعداد میں بیکاری کے مارے در در دھکے کھا رہے ہیں۔ ایکٹ انتقال اراضی نے زمینوں سے ہندوؤں کو بے دخل کر دیا تھا۔ ملازمتوں کے دروازے ہندوؤں کے لئے بند ہو گئے ہیں۔ ساہوکارہ ایکٹ اور قرضہ ایکٹ نے ساہوکاروں کا کچومر نکال دیا ہے۔ صنعت و حرفت ہندوؤں کے ہاتھ پہلے ہی بالکل کم ہے۔ لے دے کر تجارت یا دکانداری ہے۔ وُہ مسلمان سنبھالے جا رہے ہیں۔ یہ ہے حالت روزگار کی۔ پولیٹیکل طور پر ہندو بالکل پس ماندہ ہو چکے ہیں۔ اور اب نئے آئین کے نفاذ کے بعد اور بھی بُری حالت ہو جائے گی۔ دھارمک طور پر ہندو ویسے ہی اسنگٹھت اور مینڈکوں کی پنسیری بنے ہوئے ہیں۔ ہندو ساہوکاروں کے قتل اور ہندو دیویوں کے اغوا ایک نہیں درجنوں واقعات سننے میں آتے ہیں۔ لیکن ہندو کچھ کر نہیں سکتے۔ ۴۰ لاکھ سکھوں سے مسلمان خم کھاتے ہیں۔ لیکن ۲۵ کروڑ ہندوؤں کو کچھ نہیں سمجھتے۔

مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ تیسری طرف دیش میں ۷ کروڑ دلت بھائی ہیں۔ آریہ سماج نے اُن کے ادھار کے لئے اتنا کام کیا۔ لیکن آج ڈاکٹر امبیدکر اور ہزاروں دلت بھائی ہندو دھرم کو چھوڑنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اغیار کی چالوں میں آ کر کچھ سال دلتوں میں آد دھرم کی تحریک چلی تھی۔ اب غیر طاقتیں دلتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن ہندو ہیں کہ مست بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے آریہ سماج کے اتنے پرچار کے باوجود بھی اب تک چھوت چھات کے کلنک کو دور کرنے کی نہ صرف یہ کہ کوشش ہی نہیں کی۔ بلکہ اب تک اس بدقسمت قوم میں ایسے ٹکہ پنتھی موجود ہیں۔ جو دھرم کے نام جاتی کے لعلوں کو کنوؤں پر پانی تک نہیں بھرنے دیتے۔ اور دوسرے ادھیکار جو انہوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں تک کو دے رکھے ہیں۔ نہیں دینا چاہتے۔ ایسی حالت میں جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وُہ پاٹھک سمجھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر کی ہندو دھرم تیاگنے کی دھمکی ہندوؤں کے لئے نہیں بلکہ آریہ سماج کے لئے ایک زبردست چیتاونی ہے۔ کہ وُہ اب اپنے کام کو سنبھالے۔ اور دلت ادھار کی سمسیا کو حل کرے ۷ کروڑ اچھوتوں کو ودھرمی ہونے سے بچائے۔

وقت تھا آریہ سماج میں جب کہیں کسی ہندو کے مسلمان عیسائی بننے کی خبر کوئی آریہ سُنتا تھا۔ تو اس کے دل میں آگ لگ جاتی تھی۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے متعلق پرسدھ ہے۔ کہ وُہ اپنے اکلوتے بیٹے کو مرتیو شیا پر چھوڑ کر مسلمان بننے والے کچھ ہندوؤں کو بچانے چلے گئے تھے۔ یہ سپرٹ پرانے آریوں میں عام پائی جاتی تھی۔ جہاں کہیں کوئی بھائی پتت ہوتا ہو۔ کوئی ودھوا کسی ودھرمی کے چنگل میں جاتی ہو۔ یا کوئی دھرم یا جاتی کے اہت کا کاریہ ہوتا ہو۔ آریہ سماجی اپنا سب کچھ بھول کر اس کاریہ کی سدھی میں لگ جاتے تھے۔ یہی نہیں ان کے سر پر ہر وقت آریہ سماج کے پرچار اور دوسروں کو آریہ بنانے کا سودا سوار رہتا تھا۔ جہاں بھی جس حالت میں بھی ہو۔ اُس وقت کا ہر ایک آریہ سماجی پرچار کرتا ہی نظر آتا تھا۔ بڑے بڑے ٹیکا دھاری پنڈتوں مولویوں اور پادریوں کو معمولی آریہ بچے تک ہرا دیا کرتے تھے۔ دھرم کے لئے انہیں سچا پریم تھا۔ اتنے سکول کالج اور گوروکل نہیں تھے۔ نہ ہی اتنی تعداد آریوں کی تھی۔ لیکن انہوں نے آریہ سماج کو جیتا جاگتا اور شکتی شالی سماج بنایا ہوا تھا۔ اور اُس سماج سے ہی دُنیا آشا کرتی تھی۔ کہ ہندو جاتی کا بھی ادھار کرے گا۔ اور سنسار کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لانے کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ لیکن آج آریہ سماج اُس سے بیسوں گُنا زیادہ وستار ہو جانے پر بھی یہ اوستھائیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اس کے سامنے اپنی زندگی کا امتحان دینے کی حالت اپستھت ہو گئی ہے۔

آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وُہ اس امتحان دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

آریہ سماج ہی دیش کی دھرم کی جاتی کی اور سنسار کی حقیقی اُنتی کر سکتا ہے۔ آریہ سماج جس اُدیش سے رشی نے آریہ سماج کو ستھاپت کیا تھا۔ اُس پر درڑھ رہتے ہوئے رشی کی سپرٹ کے مطابق پرانے آریہ ویروں کے نقش قدم پر چل کر کام کریں۔ تو آج آریہ سماج کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے۔ ہندو جاتی کی سب مشکلیں آسان ہو سکتی ہیں۔ دلتوں کی شکایتیں دور ہو سکتی ہیں۔ شدھی کا سدرشن چکر چلنے لگ پڑتا ہے۔ جو آج اکڑ رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کو ہیچ سمجھ رہے ہیں۔ ان کے دلوں کو دہلانے کی شکتی پھر آریہ سماج میں آسکتی ہے۔ پاکھنڈ مت ہمارے دیکھتے دیکھتے بڑھ رہے ہیں۔ چند سالوں میں ہی رادھا سوامی مت کتنا بڑھا۔ یہ سب آریہ سماج کے توجہ نہ دینے۔ اپنے سدھانتوں کو عملی جامہ نہ پہنانے اور کھنڈن منڈن کے کام کو ڈھیلا کرنے کا نتیجہ ہے۔ اب آریہ ویروں کو کاریہ کشیتر میں اُتر کر دنیا کو بتا دینا چاہئے۔ کہ آریہ سماج جیتی جاگتی شکتی ہے۔ اس کی موجودگی میں ہندو جاتی کی درگت نہیں ہو سکتی۔ پاکھنڈ مت نہیں بڑھ سکتے۔ شدھی بند نہیں ہو سکتی۔ دلتوں میں ہندو جاتی میں اتیاچار نہیں ہو سکتے۔ اور ایک بھی دلت کی ہندو دھرم سے علیحدگی گوارا نہیں کی جا سکتی۔ مغربی تہذیب کی لہر ویدک سبھیتا اور آدرشوں کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کا سنہری موقع آریوں کو اپنی زندگی اور شکتی کا ثبوت دینے کے لئے ملا ہے۔ پنجاب کے آریہ سماجی اس اردھ شتابدی کو مناتے ہوئے آریہ سماج کو اپنی زندگی کے امتحان دے کر کامیاب سدھ کرنے کے لئے تیار ہو جاویں۔ اردھ شتابدی نہایت خود پنجاب کے آریوں کا امتحان ہے۔ لیکن وُہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ آریہ ویر پرتی ندھی سبھا کی ڈھائی لاکھ روپیہ کی اپیل پورا کر دیں۔ اور آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی شان کے مطابق اردھ شتابدی کا مہوتسو منا دیں۔ لیکن آریہ سماج کا امتحان جس میں کامیاب ہو کر موجودہ حالات کے مقابلہ اُس نے اپنی زندگی کا ثبوت دینا ہے۔ وُہ ہم نے اوپر لکھ دیا ہے۔ پنجاب کے آریہ ماتر کو اردھ شتابدی مناتے ہوئے آریہ سماج کو اس امتحان میں کامیاب بنانے کیلئے رشی دیانند اور پرانے آریہ ویروں کی سپرٹ کے مطابق کام کرنے کا نشچہ کر لینا چاہئے۔ اکیلے آریہ سماج نے پر درتنک مہرشی دیانند کے زمانے سنسار کا مقابلہ کر کے رُخ بدل دیا۔ آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں اِنے گِنے چند آریوں نے آریہ سماج کی دھوم مچا دی تھی۔ اب تو آریہ سماج کے سادھن بہت ہیں۔ اور آریوں کی تعداد بھی دس لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ کروڑوں ہندو سہیوگ دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ آریہ ویر رشی کی دگوجئی پتاکا لے کر میدان میں نکلیں۔ اور نقشہ پلٹ کر دکھا دیں۔ مجھے پوری آشا ہے۔ پنجاب کے آریہ ویر اس نویدن پر دھیان دیں گے۔

(مہر چند شرما)

اردھ شتابدی کا کام بڑھ رہا ہے

پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے بڑی سرگرمی اور اُتساہ سے کاریہ ہو رہا ہے۔ اور دن بدن اس کی رفتار بڑھتی جاتی ہے۔ ڈیلیشوار گیہ دھڑا دھڑ ہو رہے ہیں۔ دھن سنگرہ کا کام بھی بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب نقد و وعدوں کو ملا کر ہو چکا ہے۔ جس سرگرمی سے کاریہ ہو رہا ہے۔ اور جو اُتساہ آریہ بھائی دکھا رہے ہیں۔ اس سے پوری آشا ہے کہ ڈھائی لاکھ روپیہ کی اپیل اوشیہ پوری ہو جائے گی۔ مگر اس کے ساتھ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ کچھ بھائی اب تک غلط اور جھوٹا پراپیگنڈا سے اردھ شتابدی میں نگھوڑ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے بھائیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا کا یہ مہا یگیہ تو ضرور پورن ہو گا لیکن کلنک کا ٹیکا ان کے لئے رہ جائے گا۔ ان کے لئے اچھا ہی ہے۔ کہ وہ اس یگیہ میں وگھن ڈالنے کی بجائے سہایک بنیں اور اگر سہایتا نہیں کر سکتے تو پرماتما کے لئے رشی دیانند کے لئے اسیوگ کار نہ بنیں۔ آریہ بھائیوں کو ایسے لوگوں کی خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہوں شمہ بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے اردھ شتابدی کو پورے طور سپھل بنانے کے لئے اپنا کام پوری مستعدی سے کرتے جانا چاہئے۔

آریہ ویر دل کا سنگٹھن

آریہ ویر دلوں کے سنگٹھن کا کام زور شور سے شروع ہے۔ پنجاب آریہ ویر دل کے ادھشٹاتا شری لالہ ہر دیال ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز اس کے لئے بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ اور کئی بھائی اس کے لئے کافی دلچسپی کا اظہار مختلف شہروں اور قصبوں میں کر رہے ہیں۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے ہاں ضروری اردھ شتابدی مہوتسو سے پہلے پہل آریہ ویر دل کا سنگٹھن کر دینا چاہئے۔ ٹریننگ وغیرہ دیگر امور دریافت طلب کے متعلق شری لالہ ہر دیال جی ادھشٹاتا پنجاب آریہ ویر دل جالندھر شہر سے خط و کتابت کی جاوے۔

ہندی گورمکھی کے خلاف ٹیکسٹ بک سرکلر کھینچ لیا جائے (ادارہ)

آریہ۔ ہندو۔ سکھ جگت میں صوبہ سرحد کے لڑکیوں کے سکولوں میں سے ہندی اور گورمکھی بند کرنے کے سرکلر کے خلاف زبردست ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔ ہم پچھلے ہفتے بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لے لے۔ آریہ ہندو سکھ دھرم اور تہذیب و تمدن پر یہ سرکلر ایسی بھاری چوٹ ہے۔ جسے کبھی بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ گورنمنٹ کو اس عالمگیر ہیجان سے جو اس سرکلر کے آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں میں ہے۔ بخوبی پتہ لگ گیا ہو گا اس کے لئے بہتر یہی ہے۔ کہ اس سرکلر کو جلد سے جلد واپس لے کر اس بڑھتے ہوئے ہیجان کو رد کرے۔

شاردا ایکٹ میں ترمیم کی ضرورت

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ شاردا ایکٹ بچپن کی شادیوں کی روک تھام کیلئے مؤثر ثابت نہیں ہوا اور اس کے باوجود بچپن کی شادیاں ہو رہی ہیں۔ حال میں کراچی ویمنز کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ اور مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ شاردا ایکٹ میں ترمیم کی جاوے اور اسے قابل دست اندازی پولیس قرار دیا جائے۔ یہ مطالبہ بالکل درست ہے۔ گذشتہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ جب تک اس قانون کو زیادہ سخت نہ بنایا جائے گا۔ شاردا ایکٹ سے وہ مقصد حاصل نہ ہو گا جس کے لئے یہ نافذ کیا گیا ہے۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس ایکٹ میں ضروری ترمیم کی تحریک پیش کی جانی چاہئیے۔

گئو کرونا ندھی سمیلن

آریہ ویر کے اس پرچہ میں شری مہاشہ امیر چند جی کا ایک مضمون گئو رکھشا اور آریہ سماج کے عنوان سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اردھ شتابدی کے موقعہ پر گئو کرونا ندھی سمیلن کرنے کی پریرنا کی گئی ہے ہم اس پریرنا کی تائید کرتے ہیں۔ آریہ سماج نے گئو رکھشا کے اہم معاملہ جس کے متعلق رشی نے گئو کرونا ندھی پستک لکھی اور اتنا زور دیا اور پریم دکھائی ہے۔ اب اس ضروری اور اہم سوال پر وچار کر کے ایسا پروگرام بنانا چاہئیے۔ جس سے رشی جو کاریہ اس مضمون میں کرنا چاہتے تھے۔ وہ پورا ہو سکے۔ اور گئو رکھشا کا سوال حل ہو گے آریہ بھائیوں کو اس اندولن میں پوری دلچسپی لینی چاہئیے۔

آنند کی بوکھلاہٹ

پورانک سہیوگی آنند آریہ ویر کے سناتن دھرم نمبر کے اعلان پر بوکھلا اٹھا ہے۔ ہم اس سے اس ضمن میں اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ شرارت نہ پھیلائی جائے۔ "آریہ ویر" کا یہ نمبر آریہ سماج کے اس دعوے کی پشٹی کے لئے کہ رشی دیانند پرتی پادت ویدک دھرم ہی اصلی سناتن دھرم ہے۔ اور موجودہ پورانک دھرم سناتن نہیں ہے۔ نکالا جا رہا ہے۔ اس وشے پر اس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور لیکھکوں کے ٹھوس اور عالمانہ لیکھ دیئے جا رہے گے۔ ایسے نمبر کے اعلان پر گھبرانے کے کیا معنے ہیں ؟ سناتن دھرمی بھائی اپنے مانے ہوئے دھرم کو سناتن ثابت کریں۔ باقی رہا شرارت اور جھگڑا بازی سو وہ تو پورانک اخباروں کا کام ہے۔ آنند نشچنت رہے آریہ ویر کے اس نمبر میں اُسے ایسی کوئی بات نہ ملے گی۔

آریہ سماج انارکلی کا جلسہ

لاہور کی آریہ سماجوں۔ وچھووالی اور انارکلی کے سالانہ جلسے اکٹھے نومبر کے آخری ہفتے میں ہوا کرتے تھے۔ اس سال آریہ سماج وچھووالی کا جلسہ اردھ شتابدی میں سملت ہو گیا ہے۔ اور بڑے دلوں کی خوشیوں میں یہ اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ آریہ سماج انارکلی بھی اگر اپنا جلسہ نہیں

آگے بڑھو!

لیکھک شریمان پنڈت بدھ دیوجی ودیالنکار

اُتسو جاتیوں کے جیون کا کارن بھی ہیں۔ اور پرنیام بھی ہیں۔ وُہ اُس جاتی کے اُس سمیہ تک کے سپنت جیون کا پرنیام ہوتے ہیں۔ اور بھاوی جیون کا کارن بنتے ہیں۔ اُتسووُں کی رچنا سے جاتی کے وکاس کا بھلی بھانتی پتہ لگ سکتا ہے۔ افریقہ کے حبشی بھی اُتسو مناتے ہیں۔ وُہ مل جُل کر کھاتے پیتے ناچتے گاتے اور آنند مناتے ہیں۔ اُتسو شبد کا ارتھ بھی یہی ہے۔ اس شبد کا ارتھ ہے اُوپر کی طرف پھوٹ نکلنا۔ جب کسی جاتی کے ہردے میں اُمنڈتا ہوُا آنند کا فوارہ راستہ ڈھونڈ کر پھوٹ نکلتا ہے۔ تو اُسے اُت + سو کہتے ہیں۔ لیکن اُس پھوٹ نکلنے میں ہی پتہ لگتا ہے۔ کہ اندر کیا بھرا ہوُا تھا۔ آریہ سماج نے بھی متھرا شتابدی اور اجمیر اردھ شتابدی اُتسو یہ دو بڑے اُتسو منائے۔ ان دونوں اُتسووُں میں ایک ہی پدارتھ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ وُہ تھی۔ آر۔ جنتا کی رشی دیانند کے پرتی اگادھ بھگتی۔ جہاں تک بھگتی کا سمبندھ ہے۔ ہمیں ان دونوں اُتسووُں کے سمبندھ میں کچھ نہیں کہنا۔ لیکن رشی دیانند جیسے اوچہ کوٹی کے تتو گیہ تھے۔ اُس درشٹی سے صرف میلہ چاہے وُہ کتنا ہی بڑا اور کتنی ہی گہری بھگتی کا پرکاشک کیوں نہ ہو۔ ایک تتو درشی کی سمرتی کے انوروپ اُپہار پرتیت نہیں ہوتا۔

یہ دونوں اُتسو آئے اور چلے گئے۔ پیچھے چھوڑ گئے ایک وشال تاکی سمرتی۔ اس لئے ضروری معلوم ہوُا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنی اردھ شتابدی مناتے وقت کچھ ستھر کاریہ کرنے کی آیوجنا کرے۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ اس اُتسو کے سنچالکوں نے دو مہان کاریہ کرنے کا سنکلپ کیا ہے۔ ایک چاروں ویدوں کا پرمانک بھاشیہ سرل ہندی بھاشا میں پرکاشت کرنا۔ اتنا سرل کہ جس سے سادھارن ویدپریمی بھی لابھ اُٹھا سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے جو دوسرا سنکلپ اس سمیہ دھارن کیا ہے۔ وُہ ایک آریہ نگر کی ستھاپنا ہے۔ تات پریہ یہ ہے۔ کہ وید کا بھاشیہ صرف سیاہی اور کاغذ تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ ایک ایسی نگری بسائی جائے۔ جس کے اینٹ اور پتھروں سے بھی ویدک سنسکرتی کی دھونی نکلتی ہو۔ جس کے ہر ایک گھر میں گوشالہ اور یگیہ شالا نظر آ سکیں۔ پراتہ کال ہر ایک گھر میں مدھر منگل سور سے پربھو کی بھگتی کا گان سُنائی دیتا ہو۔ دہی بلونے کا وقت ہو۔ تو گھر گھر سے ہی دہی بلونے کی مدھر دھونی سنائی دیتی ہو۔ جب اگنی ہوتر کا سمیہ آ جائے۔ تو گھر گھر سے سگندھت دھوآں اُٹھتا نظر آئے۔ جس نگری کے باغوں میں دیویاں نشنک بغیر کسی خوف سے آزادی سے گھوم سکتی ہوں۔ سیوا دھرم کی بھاونا پیدا کرنے کے لئے ایک اُتم اوشدھالیہ بنا ہو۔ ودیا کی اُنتی کے لئے ایک وشال پستکالیہ بنا ہو۔ مطلب یہ کہ جس طرح سورگیہ سوامی شردھانند جی برہمچریہ آشرم کی ستھاپنا کر کے چلے گئے۔ اُسی طرح اب اُس سے اگلے کام ارتھات گرہستھ آشرم کی آیوجنا کی جاوے۔ جب سے گوروور سوامی شردھانند جی ویرگتی کو پراپت ہوئے۔ آریہ سماج کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ جنہیں اپنی روزی کمانے کے سینکڑوں دھندوں میں لگے رہنے کے کارن آریہ سماج کے کام کے لئے بہت تھوڑا وقت ملتا تھا۔ پھر بھی اُن لوگوں کا دھنیہ واد ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنا سمیہ نکالا۔ اور رات دن کاریہ کیا۔ لیکن آریہ سماج جیسا مہان کاریہ ایسے فرصت کے وقت میں کام کرنے والے نیتاؤں کے دوارا کیسے آگے بڑھ سکتا تھا۔ وُہ نشٹ نہیں ہوُا۔ اسی کے لئے ہم ان نیتاؤں کے بڑے مشکور ہیں۔ اب خوشی کا مقام ہے۔ کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی باگ ڈور ایک ایسے وکتی کے ہاتھ میں ہے۔ جن کو آریہ سماج کے کاریہ کو آگے لے جانے کے سوائے اور کوئی کام نہیں۔ وُہ اُتساہ شکتی ویرتا۔ جو سوامی شردھانند جی میں تھی۔ ہر کسی کو پراپت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہمیں وشواس ہے۔ کہ اُنہیں کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے اپنی زبردست وِمن شقابلیت اور قابل تقلید تیاگ کے بل پر شری آچاریہ رام دیو جی اس کام کو بھلی پرکار آگے لے جاویں گے۔ یہاں پر ہم اتنا کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اردھ شتابدی کے پربندھ کرتا شتابدی سمبندھی کاریوں میں آریہ ویردل کے سنگٹھن کو بھی شامل کریں۔ تو لگے ہتھوں بڑے بھتو کا کام ہو جاوے گا۔ آریہ سماج اپنی پربندھ شکتی میں ہمیشہ اگوا مانا جاتا تھا۔ لیکن اب اس انش میں پریاگ کی سیوا سمتی آریہ سماج کو کہیں پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ اور تو اور پھسڈی کہلانے والے سناتن دھرمیوں کے مہابیردل کا سنگٹھن بھی اس سمیہ ہمارے آریہ ویردل سے اچھا ہے۔ آریہ سماج میں جتنی کام کرنے کی شکتی ہے۔ اس کو درشٹی سے بہت تھوڑے سمیہ میں آریہ سماج کا ان سب کو پیچھے چھوڑ جانا ناممکن نہیں۔

اب رہی آریہ جنتا اُس سے صرف ایک نویدن ہے۔ کہ جب تمہارے سینا پتی خود جھنڈا لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ تو تمہارے لئے صرف ایک کام ہے۔ آگے بڑھو۔

ضروری سُوچنا:۔

ہندوستان کے سب پستکالیوں (لائبریریوں) کی ایک ڈائرکٹری (Directory) بنانے کا انتظام گورکل وشوودیالہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اُس کے انوسار ہندوستان کی سب ہی لائبریریوں کے منتریوں کی سیوا میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ وُہ مختصر حال اپنی لائبریریوں کا فوراً بھیجیں۔ لیکن بہت سے منتریوں نے اب تک بھیجنے کی مہربانی نہیں کی ہے۔ اب تک قریب ۱۵۰ پستکالیوں کی سوچنا ملی ہے۔ چھاپہ خانہ میں دئے جانے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ کافی تعداد اکٹھی ہو جاوے۔ اس لئے جنہوں نے اپنے پستکالیوں کا حال اب تک نہیں بھیجا ہے۔ وُہ فوراً روانہ کرنے کی مہربانی کریں دوسرے گورکل پریمی سجنوں سے درخواست ہے۔ کہ اگر اُن کو کسی پستکالیہ کا حال معلوم ہو۔ تو وُہ خود انتھوا منتری مہاشہ سے روانہ کرنے میں مدد کریں۔

دکھمیرا دھشٹاتا گورکل وشوودیالہ کانگڑی
(سہارن پور)

ایک آدرش بھائی

سورگباشی شری یت دینا ناتھ جی گھلائی بی۔اے

(از قلم شری میاں کیدار جی آئی ڈی ڈی ڈہرہ دون)

"آریہ ویر" میں "کوئیٹہ کے آریہ بھائیوں کی یاد" کے عنوان سے ماپی کے بھائی دیو بیاس جی نے دل کو ہلا دینے والے کچھ واقعات درج فرمائے ہیں۔ ۲۳ اکتوبر کے پرچے میں اُنہوں نے سب سے پہلے شری یت دینا ناتھ جی بی۔اے کا ذکر پر ملال چھیڑ کر میرے زخم کے ٹانکوں کو پھر سے اُدھیڑ دیا۔ شری یت دینا ناتھ جی مجھ ستم خوردہ کے ہی بڑے بھائی تھے۔ اُن کی اچانک اور ہمیشہ کی جدائی نے جہاں مجھے غم والم کے بحرِ بے پایاں میں ڈبو دیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی میری کمر ہمت کو توڑ کر زندگی کے سارے پروگرام کو بھی درہم برہم سا کر دیا معلوم ہوتا ہے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ ایک پھول ایک خاندان کی چھوٹی سی پھلواڑی میں ہی کھِل کر اور کھلا کر موت کی آندھی کے ایک دست جھونکے سے پیوندِ خاک ہو گیا۔ مگر بھائی دیو بیاس جی کی چند سطور نے مجھے یقین دلا دیا ہے۔ کہ اس پھول کی مہک ایک خاندان تک ہی محدود نہ ہو کر دور دور نواح تک بھی کم وبیش پھیلی ہوئی تھی۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ وُہ پھول نہ رہنے پر بھی آج اُس کی یاد اپنی بھینی بھینی خوشبو سے کتنے ہی دلوں اور دماغوں کو معطر کئے دیتی ہے۔ شری یت دینا ناتھ جی کی ذات کتنی اونچی پوتر اور مہان تھی۔ اس کی ایک جھانکی دکھانے کے لئے ہی کچھ سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں۔

شری یت دینا ناتھ جی کا جنم ۱۸۹۶ء کے لگ بھگ ہوا تھا۔ پنجاب کے مشہور شہر سیالکوٹ میں وُہ ایک سادھارن گھر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کی طرف اوائل عمر ہی سے اُن کی خاص اور گہری دلچسپی تھی۔ غریبی کی حالت میں سادہ اور محنت کی زندگی بسر کرتے ہوئے بھی اُنہوں نے اپنی علمی مشاغل کو جاری رکھا۔ کئی بار اپنے اخراجات کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے زمانہ طالب علمی میں ابھی اپنے سکول میں وُہ کچھ گھنٹے پڑھانے کا کام کرتے رہے۔ امتحانات میں وُہ ہمیشہ اونچے درجے میں کامیاب ہُوا کرتے تھے۔ میٹریکولیشن کے امتحان میں سیالکوٹ ڈسٹرکٹ میں اوّل نکلنے پر ایک خاص میڈل حاصل کرنے کا امتیاز حاصل کیا۔ اس کے بعد نہایت کفائت شعاری اور محنت سے اُنہوں نے اپنی تعلیم کو بی۔اے تک مکمل کیا۔

اپنے طالب علمی کے دنوں میں ہی اُنہیں آریہ سماج سے ایک لگاؤ سا ہو گیا تھا۔ وُہ آریہ کمار سبھا سیالکوٹ کی انترنگ کے سرگرم کارکن رہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے لئے اُن کا پریم ہی ہم سب دیگر بھائیوں میں آریہ سماج کے لئے کشش پیدا کرنے کا باعث ہُوا۔ نیز اُن کی غیر معمولی ذہانت اور تعلیمی دلچسپیوں نے ہی ہمیں بھی شروع سے علمی مشاغل کی طرف راغب کیا۔

ہمارے خاندان میں وُہ پہلے وکتی تھے۔ جنہوں نے چھوٹی عمر میں شادی کے بندھن میں پڑنے سے انکار کر دیا۔ شادی میں بھی اُنہوں نے بہت سی غیر ضروری رسومات کی بیخ کنی کی۔ شادی اور بی۔اے پاس کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وُہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے کی غرض سے کوئیٹہ چلے گئے۔ تب سے ایک دو برس کو چھوڑ وُہ بھونچال آنے کے دن تک برابر وہیں مقیم رہے۔ ۱۹۳۳ء میں سیالکوٹ شہر میں اُنہوں نے اپنا ایک ذاتی مکان تعمیر کرایا۔ اُس کا گرہ پرویش سنسکار کروانے کے لئے شری یت پنڈت بُدھ دیو ودیالنکار لاہور سے تشریف لے گئے تھے۔ سنسکار کے موقع پر اڑھائی تین سو کے قریب برادری اور شہر کے معزز اصحاب موجود تھے۔ اُنہی میں ہری جنوں کو بھی مدعو کر کے ایک ساتھ سب کو کھلایا پلایا گیا۔ اگرچہ اس کاریہ کے لئے شری یت دینا ناتھ جی کو اپنے اور بیگانے بہت سے لوگوں کی نکتہ چینی اور مخالفت کا مرکز بننا پڑا۔ مگر اپنے اصول پر ڈٹے رہ کر اُنہوں نے ہمت اور دلیری سے سب کچھ برداشت کیا۔

ابھی گذشتہ سال ہی اُن کی دھرم پتنی کا بحالت زچگی دیہانت ہو گیا تھا۔ سینکڑوں روپیہ لگا دینے اور تیمارداری میں خود دن رات ایک کر دینے پر بھی وُہ اُنہیں نہ بچا سکے۔ تب سے اُن کی زندگی میں سادگی، حلیمی اور پوترتا کا برابر اضافہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اُنہیں کئی ایک رشتے پیش کئے گئے۔ قسمت کی بات اُن کے ساتھی اور دوست سب کی دوسری اور تیسری شادی ہو چکی تھی۔ والدین اور دیگر سب نے اُنہیں دوسری شادی کرنے کے لئے پورا زور لگایا۔ مگر وُہ دوبارہ شادی نہ کرنے کا پرن کر چکے تھے۔ اور اکثر اپنے اُس پرن کی کامیابی کے لئے ہر کسی سے پرارتھنا کرنے کی درخواست کیا کرتے تھے۔ زلزلے سے ایک ہی دن پہلے کوئیٹہ میں ایک سفیدہ زمین اُنہوں نے اس لئے خرید کی۔ کہ پریوار سہت رہنے والے گھروں سے الگ تھلگ ایک جھونپڑی بنا کر اُس میں رہیں۔ بچوں کی پرورش کے سمبندھ میں اُن کا اکثر خطوط میں یہی لکھنا ہوتا تھا۔ کہ جس نے پیدا کیا۔ وہی اُن کی پرورش بھی کرے گا۔ ساتھ ہی اُن کی ذمہ واری ہمارے اوپر ڈالنے کے لئے وُہ میری شادی کے لئے بہت زور دیتے رہے۔ پچھلے دسمبر میں میری شادی کی تاریخ مقرر ہو کر یونہی ملتوی ہو گئی۔ اس کے بعد یکم جون کو وواہ نیت ہُوا۔ مگر اُن کی کنیا نے بھوشن کی پریکشا دینی تھی۔ یونیورسٹی نے امتحان کی تاریخیں سترہ سے چوبیس مئی کی بجائے چوبیس سے ۲۹ مئی کر دیں۔ دیکھئے قسمت کا چکر بعض وقت کتنا زبردست ہوتا ہے۔ دینا ناتھ جی نے اپنی پچیس مئی سے تین جون تک کی رخصت کو رد کروا کر یکم جون سے گیارہ جون تک رخصت منظور کروا لی۔ میری شادی بھی انہی حالات کی وجہ سے یکم کی بجائے آٹھ جون پر جا پڑی۔

یکم کو اُنہوں نے پنجاب کے لئے روانہ ہونا تھا۔ مگر کسے معلوم تھا۔ کہ اُن کی یاترا کا صحیح منزلِ مقصود کچھ دوسرا ہی مقرر ہو چکا تھا۔ میری شادی کے لئے مدت سے بہت کچھ بحث مباحثہ چلا آ رہا تھا۔ میرا فیصلہ تھا۔ کہ میں اُسے پوری سادگی کفائت شعاری اور ویدک ریتی کے انوسار سرانجام دوں گا۔ بھائی صاحب نہ صرف خود میرا ساتھ دینے کو تیار ہو گئے۔ بلکہ والدین کو بھی اُنہوں نے بہت کچھ رضامند کر لیا۔ میری شادی کے متعلق اُن کو خاص دلچسپی تھی۔ مگر افسوس دل کی حسرت دل میں ہی لے گئے۔ سب سے زیادہ جو چیز مجھے اس وقت تکلیف پہنچا رہی ہے۔ وُہ رہ رہ کر اس بات کا خیال ہے۔ کہ وُہ اپنی زندگی میں بچوں کو ہمارے ہاتھوں میں محفوظ اور بآرام دیکھ لیتے تو اُن کی آتما کو بڑی بھاری شانتی رہتی۔

شری یت دینا ناتھ جی ترک بھڑک اور دکھاوے کے سخت مخالف تھے۔ کوئیٹہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے سبھاسد ہو کر بھی اُنہوں نے آریہ سماج سے اپنے سمبندھ کا کبھی ہم سے ورنن نہیں کیا تھا۔ اُن کے دان کی ودھی بھی نرالی تھی۔ وُہ اکثر ایسی گپت ریتی سے سہایتا کرتے تھے۔ کہ جان پہچان والوں کو بھی کچھ خبر نہ ملتی تھی۔ بردبار اور فراخدل ہوتے ہوئے بھی وُہ اصول کے بڑے پکے تھے۔ جب تک اپنی غلطی اُن کی سمجھ میں نہ آ جاوے۔ وُہ اس کے لئے ہار ماننے اور پشیمان ہونے کو کبھی تیار نہ ہوتے تھے۔ دماغی قابلیت کا یہ حال تھا۔ کہ اکوٹنٹی کے امتحان میں جس کے لئے کئی کئی برس تیاری کرنے پر بھی اُن کے ساتھی دو دو تین تین بار ناکامیاب رہے وُہ کچھ مہینوں کی محنت سے پہلی مرتبہ ہی کامیاب ہو گئے۔ سب کی امداد کیلئے وُہ ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اور ہم بھائیوں پر تو وُہ ایک طرح سے جان دیتے تھے۔ آج سچ سچ اُنہیں کھو کر ہمیں انوبھو ہُوا ہے۔ کہ ایک سچے غمگسار اور ہمدرد بھائی کی قدر و قیمت حقیقت میں کتنی ہوتی ہے۔ اُن جیسے تجربہ کار دور اندیش معاملہ فہم صلاح کار کی عدم موجودگی میں آج ہمیں مستقبل تاریک اور مبہم نظر آ رہا ہے۔

دراصل بھائی صاحب نے بھونچال سے پانچ چھ مہینے قبل ہی اپنے خطوں میں ہمیں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ کہ اُن کے لئے کہنا مشکل ہے۔ کہ زندگی میں ہمارا اُن کا میل ہو گا۔ اسی خیال سے اُنہوں نے کئی ایک باتوں کی طرف سنجیدگی سے وچار کرنے کے لئے ہماری توجہ بھی دلائی تھی۔ ایک بات خاص طور پر حیرانی پیدا کرنے والی ہے۔ متواتر چار پانچ ماہ سفر میں رہنے کے کارن ہون آدی ایک طرح سے مجھ سے چھوٹ ہی چکا ہُوا تھا۔ مگر ٹھیک بھونچال آنے والے دن صبح دس بجے اپنے گھر سیالکوٹ میں مجھے اپنے انتہ کرن سے کچھ ایسی پریرنا سی ہوئی کہ میں ہون کرنے پر مجبور ہُوا۔ اور میرے اس ہون کرنے کا وقت ٹھیک وہی تھا جس سے ملبے میں سے نکالے جانے کے بعد اُنہوں نے پران تیاگے۔ یہ باتیں محض اتفاقی نہ

آریہ سماج اور گیتا

از قلم شریمان پنڈت جیندر جی ودیا بھوشن

مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے دس نیموں میں ایک یہ نیم نرمان کیا ہے۔ کہ "ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سردا اُدیت رہنا چاہئے"۔ آریہ سماج اپنے جنم کال سے ہی رشی کے اس نیم کا پالن سدھانت روپ سے کرتا چلا آرہا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کی بنیاد ہی سچائی پر مبنی ہے۔ آریہ سماج کے اتہاس میں غالباً یہ بدنما دھبہ دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ کہ اُس نے کبھی بھی اپنے کسی ویکتی کی کمزوری کی وجہ سے کسی سدھانت کو غلط شکل میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہو

اتھروید میں آتا ہے۔

[illegible]

ارتھ۔ جس منشیہ میں پرماتما کا گیان آشرت ہو جاتا ہے۔ وُہ اس گیان سے وشیش روپ سے اپنی طرف دیکھتا ہے۔ یعنی ہمیشہ اپنے عیبوں پر نظر دوڑاتا ہے۔ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا۔ کسی اُردو شاعر نے کہا ہے ؎

دوسروں کے عیب اے دانش جو کرتا ہو تلاش
تو سمجھ لو وُہ آدمی ہے خود عیب دار

اس آتم نرکشن سے یہ پرینام ہوتا ہے۔ کہ وُہ اپنی پران شکتی سے اُن عیبوں کو دُور کر کے بہت ادھک کال تک جیوت رہتا ہے۔ یعنی اگر اُس کا بھوتک شریر نشٹ بھی ہو جاوے۔ تو اُس کا نام ہمیشہ امر رہتا ہے۔ اُپنشد بھی ستیہ کی پرشنسا میں مون نہیں رہے۔ منڈک اُپنشد میں آتا ہے:۔

सत्यमेव जयते नानृतम् सत्येन पन्था विततो देवयानः। येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम्। मु॰ उ॰ ३।१।६

ارتھ:۔ ستیہ کی ہی جے ہوتی ہے۔ استیہ کی نہیں۔ دیوؤں کا سورگیہ دسکھ دینے والا مارگ بھی ستیہ سے ہی پھیلا ہے۔ ستیہ ہی سے دھرم کا وستار ہوا ہے۔ جس مارگ سے حسب خواہش پھلوں کو پراپت کرنے والے رشی چلتے ہیں۔ وُہ ستیہ ہے۔ جہاں وے پہنچتے ہیں۔ وُہ ستیہ کا پرم ندھی بمعہ دھام ہے۔ مہابھارت میں بھی ستیہ اور استیہ کا سوروپ نمن پرکار ورنن کیا گیا ہے۔

नास्ति सत्यसमो धर्मो न सत्याद्विद्यते परम्। न हि तीव्रतरं किंचिदनृतादिह विद्यते। [illegible]

ارتھ:۔ ستیہ کے سمان کوئی دوسرا دھرم نہیں ہے۔ نہ ہی ستیہ سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں استیہ سے بڑھ کر کلانہ کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔

کوئی بھی دھرم گرنتھ اُٹھا کر دیکھیں۔ ستیہ کی مہما سروتر ملے گی۔ یہاں سے اُتم پدارتھ کا تیاگ دینا یہاں تک اُچت ہو سکتا ہے۔ یہ سب بدھیمان سمجھ سکتے ہیں۔ مہرشی دیانند جس کے پرچار کی بنیاد ہی ستیہ پر اولمبت تھی۔ وُہ بھلا اس امرت کو کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ اُودے پور کے مہارانا نے اُن کو جب ایک لنگ مہادیو کے مندر کی مہنتی سویکار کرنے کی پرارتھنا کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ آپ مورتی پوجا کا کھنڈن نہ کریں۔ اور سب پرچار بدستور کریں۔ اس وقت انہوں نے جو شبد کہے تھے۔ ہمیشہ سورنیہ اکھشروں میں لکھے جاتے رہیں گے۔ اُنہوں نے کہا تھا کہ:۔ "کیا ستیہ کا پرچار استیہ سے کروں"؟

مہرشی نے کئی ستھلوں پر لکھا ہے۔ کہ سچائی چاہے کسی کی بھی کیوں نہ ہو گرہن کر لینی چاہئے۔ اور اپنے استیہ کو بھی چھوڑ دینا چاہئے۔ اسی سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے آریہ سماج ویدوں کے اتیرکت جتنے بھی دوسرے گرنتھ وید انوکول ہیں۔ اُن کو برابر دوری درشٹی سے دیکھتا رہا ہے۔ رشی نے "جہاں کہیں اویدک گرنتھوں کے تیاگ کے لئے لکھا ہے۔ وہاں یہی منشا ہے۔ کہ جیسے زہر ملا ہوا بھوجن چھوڑنے یوگیہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عام آدمی کسی گرنتھ کی سچائی کے ساتھ اُس کے استیہ سے زیادہ روشت ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وُہ ستیہ استیہ کا ویک کرنے میں اسمرتھ ہوتے ہیں۔ پرنتو جو ودوان ہیں۔ جن کو پرماتما نے میدھا بدھی پردان کی ہے۔ وُہ جس طرح پانی ملے دودھ میں سے ہنس دودھ کو نکال لیتا ہے۔ اسی طرح سچائی کو گرہن کر لیتے ہیں۔ اور استیہ کو چھوڑ دیتے ہیں"۔ اس لئے پرایہ آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں کی لیکھنی گیتا پر بھی برابر اُٹھتی رہی ہے۔ اگرچہ گیتا کے اندر سوارتھی لوگوں نے بڑے بڑے پرکشپت رنئے شلوک داخل کر دئے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کا کام ہی ستیہ کا گرہن کرتا ہے۔ اس لئے اُن میں سے صداقت کو لے لینا ہی اصل مقصد ہے۔

گیتا کی اُن تمام صفات میں سے کہ جن کے باعث گیتا سنسار کی پرایہ سبھی زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ سب ہی مذاہب کے لوگ بغیر کسی سنکوچ (تنگدلی) کے اس کو پڑھنے اور سننے کو اُتسک (خواہشمند) رہے ہیں۔ مختصراً چند ایک ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ در اصل گیتا یجروید کے

[illegible]

اس منتر کی ویاکھیا ہے۔ جس میں کہ منشیہ کو کرم ویر ہونے کا اُپدیش کیا گیا ہے۔

(۱) وُہ ارجن کہ جس کو اگیات واس کا ایک ایک دن برسوں کے برابر گذر رہا تھا۔ جو کوروؤں سے بدلہ لینے کے لئے اُتاولا (بیقرار) ہو رہا تھا۔ میدان جنگ میں پہنچ کر اُس نے ہتھیار ڈال دئے۔ ہتھیار ڈالنے کے خاص دو سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اُس کے دل میں موہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اپنے رشتہ داروں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ ممکن ہے۔ دنیا میرے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھے۔ اور کہے کہ ارجن بڑا بیرحم اور ظالم تھا۔ کہ جس نے اپنے تھوڑے سے راجیہ کے لئے خاندان کا نام ونشان مٹا دیا۔ مگر دونوں ہی وجوہات سے ارجن اپنے کشاتر دھرم سے بہت دور جا رہا تھا۔ شری کرشن جی نے ایسی حالت میں اُس کو ایسے طریقہ سے سمجھایا۔ کہ ارجن کے دل میں

پھر جوش جنگ ہلورے لینے لگا۔

(۲) مہاراج کرشن نے ارجن کو سمجھایا۔ کہ تم چاہے اپنے دشمنوں کو نہ بھی مارو۔ پھر بھی یہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جو پیدا ہؤا ہے۔ وُہ ضرور فنا ہوگا۔ یہ جو یہ رشتے ہیں یہ دائمی نہیں عارضی ہیں۔ کیونکہ شریر انتیہ ہے مرنے پر کوئی اس سے پیار نہیں کرتا۔ سب اس کو مرگھٹ میں جلا آتے ہیں۔ آتما جو اجنما اشریر دھارن کرتا رہتا ہے۔ کون جانتا ہے۔ جو آج کسی کا باپ ہے۔ کل کسی کرم پھل سے اُس کے ہی گھر اُس کا بیٹا بن جائے۔ اس لئے یہ دنیا کی جھوٹی موہ مایا چھوڑ کر موکش دینے والا کرتویہ پالن کرو۔

(۳) اسی پرسنگ میں بھگوان کرشن نے ارجن کو یہ بھی بتلایا۔ کہ اگر تم کسی پھل کی اچھا سے کرم کروگے۔ تو تم موکش کے ادھیکاری نہیں ہو سکتے۔ یہ نہ سوچو کہ یُدھ کرنے سے ہمیں راجیہ ملے گا۔ بلکہ یہ سمجھ کر یُدھ کرو۔ کہ یہ میرا فرض اولین ہے۔ کیا پرشرام جیسے بدھیمان جو اپنے پتا جی کی آگیا سے اپنی ماتا کو مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ستیہ وادی ہرشچندر جی اپنے مالک برہمن کے حکم سے اپنی رانی کو مارنے کے لئے تلوار بکف ہو جاتے ہیں۔ کیا وُہ اس میں پاپ سمجھتے تھے؟ نہیں وُہ اپنا کرتویہ پالن سمجھتے ہوئے ہی ایسے دل دہلانے والے کرموں کو کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس سے نشکام کرم کی کتنی اچھی شکشا ملتی ہے۔

(۴) بھگوان کرشن نے اسی سلسلہ میں بتلایا کہ جو سکام (پھل کی کامنا سے) کرم کرتے ہیں۔ وُہ کبھی اس سنسار بندھن سے نہیں چھوٹتے۔ اُن کا من تو طرح طرح کے دوشوں سے دوشت ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کی خواہشات اُن کو اپنا غلام بنائے رکھتی ہیں۔

(۵) ویدک سدھانت کے انوسار کوئی بھی جیو آتما نشکرمیہ (کرم سے رہت) نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جب منشیہ کرم کرے گا۔ تو اُس کے ساتھ کسی نہ کسی پھل کی بھاونا کا ہونا لازمی ہے۔ کہ منشیہ پروپکار کی درشٹی سے کام کرتا چلا جائے۔

پروپکار کی بھاونا سے بھی کیا ہوا کرم اگرچہ سکام ہی ہے۔ مگر پھر بھی وُہ اونچی بھاونا ہے۔ اور اس بھاونا کے ساتھ رکھنے سے منشیہ کو پھل کے ملنے نہ ملنے میں آسکتی (پھنساوٹ) نہیں رہتی۔ نہ ہی اُس کو ہرش شوک ستاتے ہیں۔

(۶) پھر بھگوان کرشن نے ساتیہ بُدھی کا ایک سنہری اُپدیش دیا ہے۔ کہ اگر منشیہ راگ و دویش سے اوپر اُٹھ کر کرم کرتا ہے تو وُہ سنسار میں رہتا ہؤا بھی مہاراجہ جنک آدی کی طرح مکتی کا ادھکاری بن جاتا ہے۔

(۷) دیوی اور آسُری بھاؤ کا سپشٹی کرن (خلاصہ) کرنے میں بھگوان کرشن نے کمال ہی کر دیا ہے۔ بتلایا ہے۔ کہ دیوی بھاونا والے منشیہ کرم کرتے ہوئے بھی یہ نہیں کہتے۔ کہ میں کرم کر رہا ہوں۔ بلکہ وُہ اُس کو پرماتما کی پریرنا اور آگیا ہی سمجھتے ہیں۔ اور آسری بھاؤناؤں کے لوگ ذرا ذرا سے کاموں کو اپنے نام سے منسوب کرکے اپنی تنگدلی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔

کہاں تک لکھا جائے۔ گیتا کو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھگوان کرشن ویدک سدھانتوں سے ایک انچ بھی ادھر اُدھر نہیں ہٹے۔ آج گیتا کے پڑھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں کسی کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن وُہ یہ نہیں سمجھتے کہ اسی گیتا کے اُپدیش کو سُنکر ارجن جو اپنے ہتھیار ڈال چکا تھا۔ پھر سے یُدھ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہو جاتا بلکہ یُدھ کو ختم کرکے دم لیتا ہے۔

عموماً آریہ ہندو ماتر کو اور خصوصاً مہاراج کرشن کے اننیہ بھگتوں کو اُن کے اصل سدھانت کو دھیان میں رکھتے ہوئے ستیہ استیہ کا وویک کرتے ہوئے گیتا کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ اس سے اُن کے جیون کی ارجن کے جیون کی طرح کایا پلٹ ہو جائے گی۔

گئو رکھشا اور آریہ سماج

گوکرونا ندھی سمیلن کی یوجنا

مہرشی دیانند جی مہاراج نے گئو دھن تھا گئوکل کی رکھشا اور ترقی کے لئے ایک مہان اندولن کی یوجنا کی تھی۔ اُس کے لئے اُنہوں نے گھور پرشرم بھی کیا تھا۔ گئو رکھشا کے لئے سورگیہ مہارانی وکٹوریہ کے پاس ایک بھاری میموریل بھیجنے کا اُنہوں نے نشچے کیا تھا۔ اور اسی کے سمبندھ میں انہوں نے سادھارن جنتا اور خاص کر آریہ جنتا کے سامنے گوکرونا ندھی پُستک دوارا اپنی پادت گئو رکھشا کے لئے ایک پورن سکیم رکھی تھی۔ بڑے کھید کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج نے مہرشی کے اس اُدیش کی پورتی کے لئے کرتگھنتا پورن اداسینتا دکھائی ہے۔ جس کا پرینام آج ہمارے سامنے ہے۔ گئوکل کا ہراس۔ شدھ دودھ۔ گھی کا نہ ملنا مانس کا زیادہ ویوہار۔ چھوٹی عمر میں بالکوں کی مرتیو۔ سواستھ کا ابھاؤ آدی انیکوں ہانیوں کا اس اندولن کو ستھگت کرنے سے آج ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اور پرانتوں کی بات جانے دیجئے۔ ہمارے اپنے پرانت میں جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے بڑے گورو اور سماروہ سے اردھ شتابدی اتسو منانے کا نشچے کیا ہے۔ لگ بھگ ۲۰ فیصدی بالکوں کی مرتیو (Infant mortality) ہوتی ہے۔ یہ سنکھیا بھارت ورش ہی نہیں بلکہ سنسار بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ ہمارے اپنے نگر میں جہاں اپدیشک سماروہ کا اوسر ہمیں پراپت ہو رہا ہے۔ ہر سال ۲۰ ہزار سے زیادہ گئوؤں کا بدھ ہوتا ہے۔ کیا آریہ گورو انہیں اعداد سے ہمیں گھورشٹ کرنا ہے؟ کیا آریہ سماج اس اتیاچار کو سدا کے لئے سہن کرتا رہے گا۔ اور اس کو روکنے کا کوئی پربندھ نہیں کرے گا۔

آریہ سماج! تیرے لئے اس شبھ اوسر پر یہ چیتاونی ہے۔ اب بھی سمیہ ہے۔ اُٹھ۔ جاگ۔ اور سوامی جی پرتی پادت گوکرونا ندھی اندولن کے متعلق اداسینتا کے بھاؤ کو دور کر۔ اور اس اندولن کو تن من دھن سے بھر ایک بار جاگرت کر دے۔ اور آریہ سنگھٹھن شکتی کا پریچے دے مہرشی کے اپنے شبدوں میں ــــ سرو شکتیمان جگدیشور اس سرشٹی میں منشیوں کے آتماؤں میں اپنی دیا اور نیائے کو پرکاشت کرے۔ کہ جس میں یہ سب دیا اور نیائے یکت ہو کر سرودا سروا اُپکارک کام کریں اور سوارتھ سے پکھشپات یکت ہوکر کرپا تر گائے آدی پشوؤں کا وناش نہ کریں جس سے گئو آدی پدارتھوں اور کھیتی آدی کریاؤں کی سدھی سے یکت سب منش آنند سے رہیں۔

نوٹ:۔ اردھ شتابدی کے مہوتسو گوکرونا ندھی اندولن سمیلن کرنے کا وچار ہو رہا ہے۔ جس کے اُدیش اور نیم وُہ ہی ہوں گے۔ جو مہرشی دیانند جی مہاراج نے اپنے گرنتھ گوکرونا ندھی میں پرتی پادت کئے ہیں۔ جو آریہ سجن یا سماجیں ہمارے ساتھ اس سمیلن میں سہمت ہوں۔ وُہ اپنے وچار آدی ہمارے پاس نیچے لکھے پتے پر بھیجنے کی کرپا کریں۔

سروپانند کی پتنگ کی بوکاٹا

ڈیرہ اسمٰعیلخاں نواسی واقف حال کے قلم سے

سروپانند کا نام سنکر بہت سے لوگ کانوں پر ہاتھ دھر لیتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنی سیاہ کرتوتوں سے اب کافی بدنام ہوچکا ہے۔ یہ غلط بیانی نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے۔ اور حقیقت بھی ایسی۔ جو چشم دید حالات پر مبنی ہے۔ اس کے اقتدار اور اعزاز کی پتنگ گو اب بھی بہت بلندی پر دکھائی دیتی ہے۔ مگر حالات اس قدر ناگفتہ بہ پیدا ہوچکے ہیں۔ کہ وہ زمانہ دور نہیں۔ جب پتنگ مذکور کے لئے "بوکاٹا" کی آوازیں چاروں طرف سے سُنائی دیں گی۔

مجھے بہت سے ایسے آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو کسی وقت اُس کی عقیدت میں دنیا و مافیہا سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھے۔ لیکن اب اُنہیں کے دلوں میں اُس "وسیح گورو"، "سروشکتیمان" اور خود ساختہ بھگوان، کرشن کے لئے نفرت کا دریا بہہ رہا ہے۔ اُنہیں کی آنکھیں جو جذبات عقیدت سے لبریز پائی جاتی تھیں۔ آج اُس "دیوتا" کا نام لیتے ہی خشم آلود ہوجاتی ہیں۔ اُس کے زخم خوردوں کی زندہ اور تازہ مثالیں آج کل یہاں کافی سے زیادہ ملتی ہیں۔ اگر ایک ایک کی رام کہانی اور آپ بیتی بیان کی جائے۔ تو یقیناً ناظرین اخبار کے لئے کافی دلچسپی اور عبرت کا سامان مہیا کرسکتی ہیں۔ اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے۔ کہ ایسے خطرناک اور ریاکار سادھو کے دام فریب سے مخلوق خدا کو بچانا انتہائی نیکی ہے۔

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ کہ آج سے قریباً بارہ سال پیشتر یہی سادھو جس نے اپنے آپ کو موجودہ زمانہ کا "کرشن اوتار" مشہور کر رکھا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں اپنے مت کی (جو رادھا سوامیوں کے طور وطریق سے بالکل ملتا جلتا ہے) داغ بیل ڈالنے کے لئے اپنے دو تین خوبصورت اور نوجوان چیلوں کو یہاں بھیجا تھا۔ جنہوں نے کہ باوا شوقی داس کی دھرم سالہ میں قیام کیا تھا۔ اور اپنے "گورو مہاراج" کی آمد آمد سے پہلے اُن کے لئے عقیدت کی سرزمین خوب تیار کر لی تھی۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے لوگ جو فی الواقعی سادہ لوح۔ سادھو سنتوں کے بھگت۔ دھرم پریمی اور پرماتما کے پیاروں کے اندھے شردہالو ہیں۔ ایسے گورو کے دام تزویر میں بہت جلد اور کافی تعداد میں پھنس گئے تھے۔ اور اُس کے آنے پر اس کے لئے ٹھکانہ بھی مخصوص کر دیا گیا تھا جو آج تک "کرشن دوارا" کے نام سے موسوم ہے۔

سروپانند کے حواریوں نے لوگوں کے سیدھے پن کا خوب فائدہ اُٹھاتے ہوئے اور اُن کو "پرماتما درشن" کا لوبھ دیتے ہوئے۔ اُن کے تن۔ من۔ دھن کو "گورو ارپن" کرا کر اپنا دائرہ وسیع ومقبول کر لیا۔ عورتیں مردوں سے زیادہ جذبات عقیدت رکھتی ہیں۔ اس لئے وُہ زیادہ تعداد میں اسی "طلسمی جال" کا شکار ہوئیں۔ اگر کسی عورت کا معمولی سے معمولی زیور بھی پس وپیش ہو جائے۔ تو وُہ ایک قیامت برپا کر دیتی ہے۔ لیکن اس کلجگی "کرشن بھگوان" پر ہزاروں روپے کا طلائی ونقری زیور نچھاور کر دیا گیا۔ اور اُن کے مرد کوئی داد فریاد نہ کرسکے۔ "گورو بھگوان" اگر اپنا جھوٹا کھانا اپنے بھگتوں کو کھلاتے۔ تو وُہ اندھی عقیدت میں تبرکاً اور نہایت مسرت سے قبول کرتے۔ ان حالات میں بھی اُس کے سنہری جال میں نت نئے شکاروں کی تعداد روبہ ترقی تھی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد لوگوں میں اُس کی عبادت اور تقدیس کے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ اُس کے خوبصورت چیلوں کی دست درازیوں کا قصہ بھی عام ہونے لگا۔ تو مگر یہ مسکین گورو کو کہیں اور ٹھکانہ بنانے کی سوجھی اور یہاں سے چلتے بنے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ تب سے ہی گورو مہاراج اپنے مبارک قدم ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں نہیں لائے۔ بلکہ تمام صوبہ سرحد سے ہی مُنہ موڑ چکے ہیں۔ اگرچہ لکی ضلع بنوں میں اُن کا اقتدار اب بھی قائم ہے۔ مگر وُہ حالت نہیں۔ جو پہلے تھی۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر اب قصبہ جنڈیالی۔ ڈاکخانہ قادر آباد۔ ریلوے اسٹیشن پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں بنا لیا ہے۔ جہاں اس کی شان جلالی، شاہانہ عیش وعشرت۔ اس کی شوکت وعظمت کا راج پایا جاتا ہے۔ حالانکہ پنجاب اخبارات کا گڑھ۔ آریہ سماجوں کا ناقابل شکن قلعہ اور سینکڑوں سوشل اور ریفارم سوسائٹیوں کا آماجگاہ ہے۔ مگر پھر بھی اس "کرشن نگری" کی مصنوعی چکا چوند کی رونق کا کوئی نمایاں پہلو دکھائی نہیں دیتا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اخبارات میں کبھی کبھی سروپانند ٹولے کی ریشہ دوانیوں کو طشت از بام لایا جاتا ہے۔ مگر ایسے دیرینہ اور مضبوط قلعہ پر گولہ باری بھی کافی عرصہ عزم راسخ کی محتاج ہے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ اس "کرشن اوتار" نے اب نیا قلعہ قصبہ عیسیٰ گڑھ۔ ریلوے اسٹیشن ٹکنیری جنکشن بنیا۔ علاقہ گوالیار میں تعمیر کر لیا ہے۔

مزید حالات کے لئے دوسری چٹھی کا انتظار کریں۔

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اپیل

ہنگو ضلع کوہاٹ میں ویدک پُتری پاٹھشالا عرصہ دس بارہ سال سے کھلی ہوئی ہے۔ جو اس سرحدی علاقہ میں آریہ سماج کے پرچار کا بڑا اچھا سادھن ہے۔ لیکن افسوس ابھی تک اس کی بلڈنگ تیار نہیں ہوسکی۔ زمین برائے تیاری بلڈنگ خریدی ہوئی ہے۔ مگر دھن نہ ہونے کے کارن وُہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچی۔ اب اس زمین پر پاٹھشالہ کی بلڈنگ بنانے کا نشچہ کیا گیا ہے۔ آریہ سماج ہنگو کمزور ہونے کے باعث اس کام میں اسمرتھ ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اپیل ہے۔ کہ وُہ تھوڑا تھوڑا دھن دیں۔ تاکہ کنیا پاٹھشالہ کی بلڈنگ پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔ چندہ حسب ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

شہر سلطان میں پورانکوں کیساتھ نیوگ پر شاستارتھ

پورانکوں کو شکست۔ آریہ سماج کی شاندار فتح

آریہ سماج شہر سلطان کا پہلا سالانہ جلسہ یکم تا تین نومبر ہوا۔ جلسے سے پہلے پنڈت شری کرشن جی شاستری اُپدیشک سناتن دھرم سبھا ہم کو شاستارتھ کے لئے ایک تحریری چیلنج دے گئے تھے۔ کہ جلسہ کے دنوں میں آکر شاستارتھ کروں گا۔ لیکن اس کی بجائے پنڈت بھیم سین جی اور پنڈت امرناتھ جی نے درشن دیا۔ ہمارے پنڈت شریمان پوجیہ لوکناتھ جی ترک واچسپتی نے نیوگ۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ اوتار واد۔ ورن ویوستھا۔ اچھوت اُودھار پر شاستارتھ کرنے کے لئے للکار کر چیلنج دیا۔ کہ اگر پورانکوں میں کچھ دم ہے۔ یا کسی نے اپنی ماتا کا دودھ پیا ہے۔ تو آکر میرے ساتھ شاستارتھ کرے۔ خاص طور پر نیوگ جس کو پورانک بہت بُرا مانتے ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ مضمون اُن کے آگے رکھتا ہوں۔ لیکن پورانک دل میں تاب کہاں۔ ۲ بجے کو ہمارے پنڈال تک پہنچ کر اندر آنے کی تاب نہ لا کر باہر ہی بیٹھ بیٹھ کر اور ڈینگیں مار مار کر واپس چلے گئے۔

پھر ہم نے ایک تحریری چیلنج نیوگ پر اُن کو دیا۔ جس کا جواب کورا ملا۔ آخر بہت سی حیل و حجت کے بعد ۲ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر جبکہ ہمارے پنڈت شانتی پرکاش جی نے اپیل کے وشے میں ویاکھیان ختم کیا ہی تھا۔ اور ہم نے اپیل جمع کرنے کی تیاری ہی کی تھی۔ کہ سناتنی پنڈت صاحبان بمعہ اپنے گروہ کے پنڈال میں آموجود ہوئے۔ اور گیارہ بجے سے ایک بجے تک برابر زبانی ٹال مٹول کرتے رہے۔ کہ ہم نیوگ پر شاستارتھ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کسی اور مضمون پر شاستارتھ کرتے ہیں۔ ہم تو صرف شاستارتھ کی شرطیں پہلے طے کریں گے۔ شری پنڈت لوکناتھ جی نے کہا۔ کہ اگرچہ اب ہمارا اپیل کا وقت ہے۔ اور باہر سے آئے ہوئے آریہ لوگوں کو رشی لنگر میں روٹی کھانے کا وقت ہے۔ مگر باوجود ان حالات کے ہم بغیر کسی قسم کی شرائط کے ہر وقت شاستارتھ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ شاستارتھ ابھی ہونا چاہئے۔ وشے نیوگ ہے۔ وقت کی پابندی بھی تم پر نہیں ہے۔ جتنا تم چاہو لے سکتے ہو۔ آخر ٹال مٹول کرتے کرتے نیوگ کا وشے شروع ہو گیا۔ شری پنڈت لوکناتھ جی نے وید۔ منوسمرتی۔ مہابھارت وغیرہ گرنتھوں سے نیوگ سدھ کر کے جنتا کے دلوں پر اپنی صداقت کو نقش کر دیا۔ اُدھر سے پنڈت امرناتھ جی کچھ دیر تک ادھر اُدھر کی باتیں کر کے وقت گذارتے رہے۔ جب پنڈت امرناتھ جی سے کچھ نہ بن سکا۔ پھر پنڈت بھیم سین جی کی باری آئی۔ لیکن اپنی عادت کے بموجب سوائے ذاتی حملوں اور ادھر اُدھر کی فضول باتوں کے نیوگ کے کسی سوال کا جواب تک بھی نہ دیا۔ بلکہ مضمون مقررہ کو ٹس سے مس تک بھی نہ کیا۔ ذاتی حملے اس قدر کئے۔ کہ آخر مجبوراً جناب ایس۔ ڈی۔ او صاحب اور سب انسپکٹر صاحب تھانہ نے جو اس وقت موقعہ پر موجود تھے۔ سناتنی پنڈت کو کہا۔ کہ ذاتی حملوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ اپنے مضمون پر اگر کچھ جواب دے سکتے ہو تو دو۔ لیکن یہاں کس نے سُننا تھا۔ سناتنی صاحبان اپنی عادت سے مجبور تھے۔ آخر ۵ بجے شام تک ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ندار کر اپنے رویہ کے مطابق سناتن دھرم کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے پنڈال سے باہر واپس چلے گئے۔

رات کو شری پوجیہ پنڈت لوکناتھ جی کا ایک بہت ہی عالمانہ ویاکھیان مرتک شرادھ کے وشے پر ہوا۔ اس شاستارتھ سے پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ خاص طور پر جناب ایس۔ ڈی۔ او صاحب نے پنڈت لوکناتھ جی کی قابلیت کی بہت تعریف کی۔ شہر میں ہر جگہ یہی چرچا ہے۔ سوائے چند تعصبی خیالات کے باقی عام لوگ شری پوجیہ پنڈت لوکناتھ جی کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔

اردھ شتابدی کے اوسر پر مہایگیہ

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منانے کی جو تیاریاں ہو رہی ہیں ان میں سے مکھیہ کام مہایگیہ کا ہی ہے۔ مہایگیہ جس تاریخ سے شروع ہونا ہے۔ اس کی سوچنا پھر دی جاوے گی۔ جن بھائیوں کو یگیہ کے ساتھ خاص پریم ہے۔ اور وہ آسانی سے دان بھی دے سکتے ہیں۔ ان کے لئے سنہری موقعہ ہے۔ کہ وہ گھی اور سامگری دان دیں۔ کئی بھائی بہنیں اپنے ہاتھوں سے پوتر گھی اور پوتر سامگری تیار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اپنی شردھا کی بھینٹ کرنے کے لئے موزوں موقع ہے گھی سامگری کے علاوہ کئی دوسرے اخراجات ہیں جن میں وہ سبھا کو سہولیت پہنچا سکتے ہیں مثلاً ہون کی لکڑیاں۔ ویدی کا پیاں یگیہ شیش کے لئے خرچ۔ براہمنوں کے لئے وستر اور دکھشنا ہون کے لئے بڑے چھوٹے برتن وغیرہ وغیرہ کئی ایک سامان کے لئے شردھالو بھائی دان دے سکتے ہیں۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے بھائی اپنی دھرم پتنی سمیت یجمان بننے کے لئے تیار ہوں۔ جو بھائی اس نیک کام میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ جلدی اپنا نام لکھوا دیویں۔ اور یہ بھی تحریر کریں۔ کہ وہ کتنے دن اس کام کو ارپن کر سکتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ یہ مہایگیہ ۵ دسمبر کو سماپت ہوگا۔ اس واسطے اس سے پہلے ہی ہر ایک بھائی کسی دن شامل ہو سکتے ہیں۔ یجمانوں کی فہرست تیار ہونے پر سب کو پروگرام بھیجا جائے گا۔

اس وقت تک مندرجہ ذیل دان کا وچن ہو چکا ہے۔

(۱) دو ٹین گھی ۱½ من سامگری شریمان ہورا رام جی عطار چک جھمرہ

(۲) دو ٹین گھی ۱½ من سامگری شریمتی سوتری دیوی دھرم پتنی شری کرپا رام جی لاہور

(۳) دو ٹین گھی ۱½ من سامگری شریمان کویراج ہرنام داس جی وید لاہور

جو بھائی اس یگیہ کے متعلق کوئی صلاح مشورہ دینا چاہیں۔ اس پر بڑی خوشی سے وچار کیا جائے گا۔

(ادھشٹاتا اردھ شتابدی مہایگیہ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج ہوتی کا جلسہ

آریہ سماج ہوتی ضلع پشاور کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ نومبر شکر۔ سنیچر۔ ایت وار کو منایا جائے گا۔ دھرم کے پریمی سجنوں کو اس سے لابھ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(چاننی مل منتری آریہ سماج ہوتی)

اخبار کی بہار

سیالکوٹ ۱۵ نومبر۔ سردار کھڑک سنگھ جی کو بغاوت کے جرم میں زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور انہیں بی کلاس میں رکھے جانے کی سفارش کی گئی۔ آپ نے سزا کا حکم بخوشی سے سُنا۔ بابا جی کو سیالکوٹ کے ضلع کے ایک گاؤں میں سکھ دیوان کے موقع پر باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں سزا ہوئی ہے آپ نے اس مقدمہ میں کوئی صفائی پیش نہیں کی صرف ایک بیان دیا تھا۔ جس میں عدالت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

برلن۔ ۱۳ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی دھرم پتنی شریمتی کملا نہرو بیڈن ویلر کے سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ آج آپ کے چیف سرجن نے نمائندہ رائیٹر کو آپ کی صحت کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ "شریمتی کملا نہرو کی صحت میں نمایاں افاقہ ہو رہا ہے۔ اور عین اغلب ہے کہ آپ عنقریب کلی طور پر صحت یاب ہو جائینگی"

روم ۱۴ نومبر۔ حکومت اٹلی نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ان ممالک کے خلاف فوری تعزیری کاروائی کی جائے۔ جنہوں نے اٹلی کے مالی اور تجارتی بائیکاٹ کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

روم ۱۴ نومبر۔ اطالوی افواج نے کل تمام جنگی مراکز پر دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور میکلے سے سڑکوں کی تعمیر کا کام بلا مزاحمت جاری رہا۔

اٹلی کی جانب سے میکالے کا گورنر شہنشاہ ایبے سینیا کے غدار داماد راس گگ سا کی کو مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۴ نومبر۔ آئندہ آئینی تبدیلیوں کے مدِ نظر بہار و اڑیسہ لیجیلیٹو کونسل کی میعاد میں ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

پشاور ۱۴ نومبر۔ فرنٹیئر لیجیلیٹو کونسل نے آج ترمیمی مالیانہ بل کو پاس کر دیا ہے اس بل کا ایک مقصد یہ ہے کہ آئندہ ہندوستانیوں کے لئے لگان کا عرصہ ۴۰ سال کا مقرر کیا جائے

۱۴ نومبر اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک ایک لاکھ سنتھال ہندو دھرم میں آچکے ہیں

کپور تھلہ ۱۴ نومبر کل مہاراجہ صاحب دورہ یورپ سے یہاں واپس پہنچ جائیں گے

لاہور۔ ۱۳ نومبر۔ ڈاکٹر ستیہ پال نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں صوبہ پنجاب کے تمام نیشنلسٹوں اور کانگریس کمیٹیوں

سے درخواست کی ہے کہ وہ لالہ لاجپت رائے کی برسی نہایت دھوم دھام سے منائیں

مدراس ۱۲ نومبر۔ سر فرینک نائس نے سدرن انڈیا چیمبر آف کامرس کے وفد کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ امید ہے آئندہ بجٹ

پوسٹ کارڈ کی قیمت کم کرنے کی کوئی صورت نکل آئے گی۔

رنگون ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برما گورنمنٹ نے بھکشو اُتم پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کو غیر ممالک میں جانے کا پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ کی تجویز ہے۔ کہ ڈاکخانہ سے سیونگ بنک کی شرح سود ۲½ فیصدی فی سال سے کم کر کے دو روپیہ فیصدی فی سال کر دی جائے

کوئیٹہ ۱۲ نومبر۔ کلیمز کمشنر نے ۱۶ وال کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ وارڈ نمبر ۴ کی کھدائی ختم ہونے پر ۱۸ نومبر کو وارڈ نمبر ۲ کی کھدائی شروع ہو جائے گی۔

کلکتہ ۱۱ نومبر۔ اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ شری یت اکھل چندر دت نے نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کے پہلے روز ہندوستانی دوکانداروں اور تاجروں کے اخراج کے متعلق عراق گورنمنٹ کے حکم سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کریں گے۔

نیو دہلی۔ ۱۱ نومبر کل رات گورو نانک کے جنم دن کے سلسلے میں گوردوارہ سیس گنج صاحب کا جلوس نکالا جا رہا تھا۔ لال کنواں بازار میں جو مسلمانوں کی آبادی ہے گرنتھ صاحب پر پتھر پھینکے گئے اس سے بہت سنسنی پھیل گئی۔ پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور سکون بحال کر دیا گیا

مدراس۔ ۱۱ نومبر۔ بابو راجندر پرشاد نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس لکھنؤ کی بجائے مدراس میں ہوگا۔

لاہور۔ ۱۱ نومبر۔ شہید گنج کے مسجد کے سلسلہ میں لاہور میں مسلمان لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس کے جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان لیڈروں کی اکثریت سول نافرمانی کے خلاف ہے۔ دس لاکھ والنٹیروں کی بھرتی کے باوجود سول نافرمانی کا کوئی امکان نہیں۔ مولانا شوکت علی نے سول نافرمانی کی

آریہ جگت

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

(۱) سالانہ جلسہ کے بعد یہاں پر وشیشو ارتھ یگیہ پرسبھاسدوں کے مکان پر باری باری سے کرائے جا رہے ہیں۔ ہر روز ایک یگ پراتہ کو ایک یگ شام کو کیا جاتا ہے۔ پنڈت بلاقی رام جی شاستری۔ پنڈت بھگوت دت وی۔ پنڈت دیوان چند جی پرنسپل آریہ ہائی سکول بڑے پریم سے یگ کرواتے ہیں آشا ہے۔ کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک سب سبھاسدوں کے مکانوں پر یگیہ ہو جائیں گے۔ دکشنا اکٹھی کی جا رہی ہے یگیوں کی سماپتی پر سبھا کو بھیج دی جائے گی۔ نمن لکھت سجنوں کے گھروں پر یگیہ ہو چکے ہیں

لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ	۴—۰—۰
لالہ گیان چند جی اگروال	۴—۰—۰
لالہ منوہر لال جی ٹال والے	۳—۱۲—۰
ماسٹر دولت رام جی	۲—۲—۰
رام لال شرما	۳—۱۲—۰
ماسٹر دیسراج جی	۱—۰—۰
لالہ گنیش داس جی	۲—۸—۰
لالہ حویلی رام جی	۲—۸—۰
بابو پالا رام جی	۰—۴—۰
الہمری رام جی ہیڈ ماسٹر	۴—۰—۰
نارکا نشی رام جی ہیڈ ماسٹر	۲—۸—۰
پنڈت دیوان چند جی	۲—۰—۰
سیٹھ وشیشر ناتھ جی	۲—۸—۰
لالہ سکھدیال جی بی۔ اے	۲—۱۲—۰
لالہ شورام جی بی۔ اے پردہان	۴—۰—۰
ڈاکٹر چھجو رام جی	۱—۰—۰
کل میزان	۴۹—۴—۰

باقی پھر...

(۲) آج ست سنگ کے بعد ایک ہندو پریوار جو کہ کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا ہوا تھا۔ اُن کی درخواست پر پنڈت بلاقی رام جی نے ویدک ریتی انوسار شدھ کیا۔ غلام رسول کا نام دکھ پارام (پہلا نام) فاطمہ کا نام بنتی (پہلا نام) رکھا گیا۔

(۳) اس دفعہ آریہ سماج کا سالانہ انتخاب بروز اتوار ۳ نومبر کو شام کے ۵ بجے سماج مندر میں ہوا۔ اس دفعہ الیکشن میں ایک خاص خوبی تھی۔ وہ یہ کہ جیسے کہ آریہ سماج کے نئے نیموں میں درج ہے۔ کہ تین سال کے بعد ادھیکاری بدل دیا جایا کریں۔ اُس نیم کے انوسار اس دفعہ بدل دئے گئے اور بدلنے میں ایک خاص وشیشتا تھی۔ وہ یہ کہ پچھلے سال کے پردہان لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ نے خود نئے پردہان لالہ شورام جی بی۔ اے کا نام پیش کیا۔ اور اسی طرح پچھلے سال کے منتری لالہ سروپ نارائن جی وکیل نے خود اپنے منتری لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ کا نام پیش کیا۔ جو کہ سرو سمتی سے منظور ہوئے۔

سارے الیکشن کی سوچی پہلے پتروں میں چھپ چکی ہے۔

(۴) فرنٹیر گورنمنٹ کے ہندی گھاتک سرکلر کے برخلاف سپتاہک ست سنگ کے بعد لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ نے ایک پرستاؤ پیش کیا۔ جس کی تائید پنڈت بلاقی رام جی شاستری نے بڑے زور دار شبدوں میں کی اور بتلایا۔ کہ جو آریہ بھائی ہندی کو نہیں جانتے۔ وہ پرن کریں۔ کہ اگر ہندی بھاشا وہ اسے خود پڑھیں گے۔ اپنی اولاد کو اسے آوشیہ پڑھائیں گے نشچیہ ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی نقل کو اور فرنٹیر گورنمنٹ کو بھیجی جائے۔

(رام لال شرما شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا وارشک اتسو

۱۸ سے ۲۴ نومبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ ۱۸ نومبر کو دیا یام پردرشنی شری سوامی ستیہ دیو جی بیری براجک کی صدارت میں ہوگی۔ جس میں بڑے بڑے کھیل و کرتب دکھائے جائیں گے۔

۱۹۔ نومبر کو ایجوکیشن پر مباحثہ زیر صدارت شری ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک منتری ... کئی مہانو بھاؤ اس میں بھاگ لیں گے۔

۲۰۔ نومبر کو سرو دھرم سمیلن ہوگا۔ دھرم مجھے کیا سکھاتا ہے۔ شری مہاتما ... کی صدارت میں ہوگا۔ ۲۱ نومبر کو کوی دربار جس میں بڑے بڑے کوی کوتائیں بولیں گے زیر صدارت پنڈت چموپتی جی ہوگا۔ ۲۲۔

کو نگر کیرتن ٹھیک ۵ بجے شروع ہوگا۔ ۲۳ و ۲۴ نومبر کا پروگرام علیحدہ دیا جائے گا۔

(رچونی لال سیکرٹری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور)

گوروکل جہلم کے سماچار

(۱) پربھو کی اپار کرپا سے گوروکل روز افزوں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اور نگر کی آریہ سماجیں اس کے پرچار سے کافی لابھ حاصل کر رہی ہیں۔ موسم بڑا خوشگوار ہے۔ سب کل واسیوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ برہمچاری ورگ دت چت ہو کر اپنے پٹھن پاٹھن میں مصروف ہیں۔ اور ادھیاپک ورگ تتھا کرمچاری ورگ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔

(۲) دیپاولی کا اُتسو کل بھومی میں سمارووہ سے منایا گیا۔ مہرشی دیانند کے نروان کی سمرتی میں شردھانجلی ارپن کی گئی۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کالج سیکشن جہلم۔ سرائے عالمگیر اور جلال پور کیکناں کی آریہ سماجوں کو رشی اُتسو منانے کے لئے برہمچاری اور ادھیاپک ورگ نے سہیوگ دیا۔ آشرم کی طرف سے کئے گئے پرچار کا جنتا پر کافی پربھاؤ پڑا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔

(۳) شریمان پنڈت جے دیو جی سنیہی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل ہذا کے ادیوگ سے سب برہمچاریوں میں کرمچاریوں نے وشوانز یگیہ رچایا۔ سبھا کی شتابدی کے لئے سبھی مہانو بھاؤں نے یتھا شکتی دھن دیا۔ اس یگیہ میں یجمان کے فرائض کو شریمان مہاشہ گنیش دت جگیاسو جی نے ادا کئے۔ ایشور کرپا سے یگیہ نروگھن پورن ہوا۔

(منتری پرکاش وبھاگ گوروکل جہلم)

ہنگو میں نام کرن سنسکار

مورخہ ۱۱/۳۵ کو رائیزادہ تلسی داس بالی سکنہ ٹہی دتاں کی سپتری کا نام کرن سنسکار پنڈت گنگا سرن جی و مہتہ رام چندر جی شاستری مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے کرایا۔ بملا دیوی نام رکھا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ رائیزادہ صاحب نے حلوہ پرشاد سے حاضرین کا ستکار کیا۔ اس شبھ اوسر پر آپ نے حسب ذیل دان دیا۔

ویدک پتری پاٹھشالہ ۱/۱/۳ - جنرل موہیالی سبھا ۱/۱/۲ - جلسہ آریہ سماج ۵/۱/۱

ہم رائیزادہ صاحب کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ پرماتما عزیزی بملا دیوی کو چرنجیو رکھے۔

(دیوان تیرتھ رام سیکرٹری آریہ سماج ہنگو)

آریہ سماج کھوڑ کے سماچار

آریہ سماج کھوڑ ضلع کیمل پور میں لوکل حالات کو مدنظر رکھ کر پچھلے ایک ماہ سے ہفتہ میں ایک دفعہ کی بجائے دو دفعہ ستسنگ ارنبھ کیا ہوا ہے۔ ہر اتوار کو حسب معمول صبح سماج مندر میں ہوا کرتا ہے۔ اور ہر بدھ وار شام کے وقت باری باری ہر ایک ممبر کے گھر جس میں سب ممبر پریوار سمیت شامل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پانچ ممبروں کے گھر بدھ وار کو ستسنگ ہو چکا ہے۔ جس میں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔

آریہ سماج کھوڑ کا سالانہ جلسہ کسی نہ کسی شکل میں اکتوبر میں منایا جاتا تھا۔ اس دفعہ انترنگ سبھا میں کافی غور و خوض کے بعد یہ نشچیہ کیا گیا۔ کہ سالانہ جلسہ کی بجائے ٹھوس پرچار کرایا جائے۔ اور وہ پرچار لگاتار پندرہ دن تک ہو۔ چنانچہ ۲۱۔ اکتوبر سے یکم نومبر تک پورے ۱۲ یوم شریمان پنڈت سریندر کمار جی و مہاشہ ہرشچندر جی بھجنوپدیشک کا پرچار نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ جس میں ہر روز پنڈت جی کے نہایت ہی عالمانہ اور مدلل لیکچر مختلف وشیوں پر اور مہاشہ جی کے رسیلے اور سریلے بھجن حسب موقع ہوتے رہے۔ اس دوران میں سب مذاہب کے لوگ (ہندو مسلمان اور سکھ) بھاری تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ پنڈت سریندر کمار جی کے زبردست لیکچر اور مہاشہ ہرشچندر جی کے منوہر بھجن اور چٹکلے ایسے سہاونے ہوتے تھے۔ کہ لوگ گیارہ بجے اور بعض اوقات بارہ بجے تک اُٹھنے کا نام نہ لیتے تھے۔

مورخہ ۲۶۔ اکتوبر صبح آٹھ بجے شریمان ٹھاکر ہرنام سنگھ جی پردھان آریہ سماج کے سپتر کنور رنبیر سنگھ کا مونڈن سنسکار ہوا۔

شریمان پنڈت سریندر کمار جی کا سنسکار وں پر عالمانہ اپدیش اور مہاشہ ہرشچندر جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ ٹھاکر صاحب کی طرف سے ایک روپیہ وید پرچار اور ایک روپیہ پتری پاٹھشالہ کھوڑ کو دان پراپت ہوا۔ پنڈت جی کو چھ چٹانک کھدر دکشنا کے طور پر دیا گیا۔ حاضرین میں پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(گنڈا مل ونانک منتری آریہ سماج کھوڑ ضلع کیمل پور)

آریہ سماج مہت پور کا جلسہ

آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا ۲۳واں وارشک اُتسو ۸ تا ۱۰ نومبر تک۔ آریہ سماج مندر کے وشال بھون میں بڑی شان سے منایا گیا۔

۸ نومبر سے پنڈت ہردیالو جی نے اُپنشدوں کی کتھا آرنبھ کی کتھا سے پہلے مہاشہ مکند رام جی کے بھجن ہوتے رہے۔ پنڈت جی کی بانی میں بڑا امیتھا رس ہے۔ شروتا گھن بڑے پرسن ہوتے رہے۔ بہت ہی اُتم پربھاؤ پڑا۔

۸۔ نومبر کو بعد دوپہر ۳ بجے نگر کیرتن کا جلوس آریہ سماج مندر سے شروع ہوا۔ جو بڑا ہی شاندار تھا۔ سب سے آگے بینڈ باجہ اور چار آریہ بھائی کیسری پگڑیاں پہنے ہوئے ہاتھوں میں کیسری اوم کے جھنڈے لئے سجے ہوئے چار گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے۔ اُن کے پیچھے مہت پور کے آریہ بھائیوں کی بھجن منڈلی اُونچے سوروں سے دیانند کے ویر سینک بنیں گے بولتی جا رہی تھی۔ ان کے پیچھے دو ہر جنوں کی بھجن منڈلیاں اور آریہ سکول نکودر اور آریہ کنیا پاٹھشالہ مہت پور کی کنیائیں اپنے میٹھے سوروں سے بھجن بولتی جا رہی تھیں۔ بوڑھے آریہ بھائی اوم کا اُچارن کرتے جا رہے تھے۔ قصبہ کے محلوں اور چوکوں میں مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔ مہاشہ دھرم دیو جی۔ مہاشہ گوردت جی۔ بھگت منگت رام جی۔ مہاشہ گیان چند جی کی بھجن منڈلیاں آدھ آدھ گھنٹہ اپنے بھجنوں دوارا حاضرین کو موہت کر رہی تھیں۔ خوب آنند کا سماں بندھ رہا تھا۔ رشی دیانند کا خوب ناد بجایا گیا۔ نگر کے نرناری آریوں کا شاندار جلوس دیکھ کر اور بھجن منڈلیوں کے بھجن سُن کر بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور خوب پربھاؤ پڑا۔ ۹، ۱۰ نومبر کو آریہ سماج مندر کے وشال صحن میں پنڈت یش پال جی۔ پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت رام سروپ جی کے پربھاوشالی اُپدیش ولیکچر ہوئے۔ اور دگر دکے آریہ بھائی کافی سنکھیا میں شامل ہوئے۔ رشی لنگر میں خوب رونق رہی حاضرین سے پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ ۱۰۔ نومبر کو بعد دوپہر آریہ کنیا پاٹھشالا مہت پور کی کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا گیا۔ کنیاؤں نے وید منتر پاٹھ اور بھجن سنائے اور ایشور نراکار ہے یا ساکار اس وشے پر بہت دیر تک اُپدیش کے روپ میں بھاشن کیا حاضرین سُن کر بہت پرسن ہوئے۔ پنڈت ہردیالو جی نے وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ کے لئے اپیل کی۔ جس پر ماقطع ۱۵ روپے نقد دھن پراپت ہوا۔ دس بجے رات ہی کے آرتی اور شانتی پاٹھ کے پشچات اُتسو کی کارروائی سماپت ہوئی۔

(منتری آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر)

آریہ سماج پنڈی گھیب کے سماچار

۲۶/۱۰/۳۵ صبح کو رشی اُتسو بڑی دھوم دھام سے سماج مندر میں منایا گیا۔ حاضری بہت اچھی تھی ہون یگیہ کے پشچات لالہ سیتا رام جی کا اور میرا لیکچر سوامی جی کی جیونی پر ہوا۔ اس کے بعد عزیز درشن لال سپتر لالہ بالمکند صاحب وکیل پردھان آریہ سماج کا سُریلا بھجن ہوا۔ اور ویدک پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے بھجن دو صد سے جاداں دیانند تیرے سُترا دیس جگایا ای" گایا۔ حکیم دیوی دتہ مل جی نے ایک کوتا پڑھی۔ اس کے بعد منتری نے چار آنہ ندھی کے لئے اپیل کی اور ۱/۱۶ روپے اکٹھے ہوئے۔ ایک ٹریکٹ دلوگ کیا کہتے ہیں" تقسیم کیا گیا۔ اور کڑاہ پرشاد تقسیم کرکے کارروائی سماپت کی گئی۔

۲/۱۱/۳۵ سے ۴/۱۱/۳۵ تک ہر روز سماج مندر میں شری پنڈت سریندر کمار جی اُپدیشک کے نہایت ہی پربھاؤ شالی ویاکھیان۔ جن۔ بھوت۔ چڑیل اور پھلت جوتش کے متعلق ہوئے۔ اور مہاشہ ہرشچندر جی بھجنیک نے اپنے منوہر بھجنوں سے اُپروکت لیکچروں کو ایسے پیرایہ میں دہرایا کہ حاضرین نہایت ہی آنندت ہوئے۔

۹/۱۱/۳۵ کو آریہ ویر دل کی ستھاپنا کی گئی جس میں پچیس ممبران نے اپنا نام لکھوایا اور ذیل کا چناؤ ہؤا۔ پردھان بابو چونی لال جی۔ اپ پردھان بابو جیون سنگھ جی۔ منتری مہاشہ جگدیش لال جی۔ اپ منتری مہاشہ گمانی لال جی زرگر۔ اور خزانچی لالہ بشنداس جی۔

۹/۱۱/۳۵ کو ہون یگیہ بابو چونی لال جی جگی پردھان آریہ ویر دل کے گھر پر ہؤا۔ بابو جی نے حاضرین کا کرہ اہ سے سواگت کیا۔ اور آریہ سماج کو ۱/۸/۔ روپیہ دان دیا۔

روزانہ ست سنگ کی پرتھا عرصہ سے جاری ہے۔ حاضری اب آگے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ آریہ ویر دل کو اُتساہت کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بابو بالمکند جی وکیل پردہان آریہ سماج اُپدیش دیتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر بودھراج جی بھی بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔

(رام دتہ مل سیٹھی منتری آریہ سماج بندی گھیب)

شوک پرستاؤ:-

آریہ سماج مانسہرہ کا خاص اجلاس منعقدہ ۶/۱۱/۳۵۔ آریہ سماج کے سچے ہتیشی بخشی دیوی دیال جی پردھان آریہ سماج کی بے وقت مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور اُن کے بے وقت دیہانت سے جو ناقابل برداشت صدمہ آریہ سماج اور ویدک پاٹھشالا کو پہنچا ہے۔ اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور ایشور سے اُن کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔

(۲) بخشی جی کے برادر بزرگ بخشی فقیرچند جی اور اُن کے سپتر بخشی رامدت جی اور دیگر سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اور پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ پربھو اُن کو سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

(۳) مندرجہ بالا ریزولیوشن کی کاپی جناب بخشی فقیرچند جی و پریس کو دی جاوے۔

(سکرٹری آریہ سماج مانسہرہ۔ ہزارہ)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ویشوانز یگیہ ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ قریباً تین سپتاہ سے جاری ہے۔ پچھلے دو ہفتوں میں مبلغ -/۱۵۳ روپیہ مختلف آریہ گراموں سے دکشنا پراپت ہوئی۔ کام ختم ہونے میں قریباً دو سپتاہ اور لگ جائیں گے۔ کام ختم ہونے پر جملہ اکٹھا شدہ روپیہ سبھا کے دفتر میں بھیج دیا جاوے گا۔

(۲) ۲۵/۱۰/۳۵ کو شام کے ۴ بجے جنم کے تین مسلمانوں کو اُن کی درخواست پر شدھ کیا گیا۔ (آریہ سماج مندر میں)

(۳) مہرشی نروان دوس کے سلسلہ میں ۲۵ اکتوبر رات کے ۸ بجے شری ماسٹر رام لال جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا میجک لالٹین کے ذریعہ ایک اتی اُتم ویاکھیان ہؤا۔ حاضرین مہرشی کے واقعات زندگی تصویروں میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ دوسرے دن پراتہ ۴½ بجے شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ جو شہر کے مشہور محلوں اور بازاروں میں سے ہوتا ہؤا ۶½ بجے سماج مندر میں ختم ہؤا۔ پھر ۸ بجے پراتہ سنیچروار ۲۶/۱۰/۳۵ کو آریہ سماج مندر میں مہرشی نروان دوس بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ ایک بڑے ہون یگیہ کے بعد بھجن اور پرارتھنا ہوئی۔ آریہ ہائی سکول کا بینڈ باجہ اور آسٹرا سُنکر لوگ بڑے خوش ہوئے۔ نیز ایک نو سالہ دیوی کا سنگیت بھی بہت پسند کیا گیا۔ سماج مندر کا وشال صحن حاضرین سے بھرا پڑا تھا۔ لالہ تلسی رام جی امرتیہ نواسی کا ویاکھیان اتی اُتم تھا۔ اُنہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ حاضرین کو بتلایا۔ کہ تیوہار منانے سے ہم کیا لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔

(۴) ۲۶/۱۰/۳۵ کو ۱۲ بجے دوپہر شری پنڈت بساکھی رام جی سودیشی کلاتھ مرچنٹ کی نئی دوکان کا پرویش سنسکار ہؤا۔

(۵) ۲۷/۱۰/۳۵۔ اتوار سپتاہک ست سنگ کے بعد ماسٹر بابو رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹیچر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے نئے مکان کا پرویش سنسکار ہؤا۔ دکشنا کے علاوہ پانچ روپیہ آریہ سکول کو دان پراپت ہؤا۔

(منگل سین آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج ہرنپور میں ویشوانز یگیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار شریمان پنڈت برت پال ودیا النکار نے ۸/۱۱/۳۵ کو آریہ سماج مندر کے وسیع ہال میں ویشوانز یگیہ کروایا۔ مہاشہ مہرچند جی بھجنیک نے بھجنوں دوارا اور شریمان پنڈت برت پال جی نے ویاکھیانوں دوارا جنتا کو اتی پرسن کیا۔ استری سماج کی تمام سبھا سد اُپستھت تھیں۔ ہندی پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے بھجنوں دوارا آنند کیا۔ شریمتی بھراں واں دیوی دھرم پتنی سورگیہ لالہ دیوان چند جی ٹھیکہ دار دھلی نے اپنا دھرم دوارا جو انہوں نے آریہ سماج کو دان دینا سویکار کیا ہے۔ پر اپنے دست مبارک سے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ اور گایا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔

مندرجہ ذیل سجنوں نے ویشوانز یگیہ کے سلسلہ میں سبھا کو دان دیا۔ بابو پنڈی داس جی -/-/۲۱ - سردار نکمیت رائے -/۸/۱ شریمتی بھراں واں دیوی -/-/۱ - ڈاکٹر کندن لال -/-/۱ - ڈاکٹر رنپت رائے -/-/۱ حکیم رام بھجامل -/۸/۱ بابو جیاتن شاہ -/-/۱ شرن داس بابو رامدرن داس -/-/۱ اگیت -/-/۱ متفرق -/۸/۱ ٹوٹل -/-/۱۰

(ڈاکٹر کے۔ ایل شیتا منتری آریہ سماج ہرنپور)

آریہ سماج شہر سلطان کا پہلا سالانہ جلسہ

آریہ سماج شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ کا پہلا سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ نومبر کو نردگھن سماپت ہوا۔ پورانک دل کی طرف سے جلسہ کو ناکامیاب بنانے کی ہر ممکن ذرائع سے کوششیں کی گئیں۔ مثلاً لوگوں کو دان دینے سے روکنا۔ آریہ مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے جگہوں کی روکاوٹ۔ پنڈال جلسہ میں آریہ اُپدیشکوں کے اُپدیش سننے سے روکنا۔ اسی طرح کی کئی ترکیبیں کی گئیں۔ لیکن باوجود ان سب کوششوں کے ہمارا جلسہ نہایت شاندار رہا۔ باہر سے آریہ لوگ دور دور سے آکر اچھی تعداد میں شامل ہوئے۔ یکم نومبر کو نگر کیرتن بمع سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں مہاشہ سنت رام جی بھجن اُپدیشک اور مہاشہ آتم دیو کے بھجنوں دوارا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ رات کو شری پوجیہ پنڈت لوک ناتھ جی ترک واچسپتی کا ایشور پراپتی پر ویاکھیان ہوا۔ حاضری بہت کافی تھی۔

۲- نومبر کو شری سوامی رُدرانند جی۔ پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت وشوناتھ جی کے منوہر اُپدیش و بھجن ہوتے رہے۔ رات کو شری پنڈت لوکناتھ جی کا ویاکھیان بذریعہ میجک لنٹیرن ہوا۔ تین بجے سے چار بجے بعد دوپہر شنکا سمادھان کے لئے وقت مقرر کیا گیا۔ چند ہندو اور مسلم بھائیوں نے شنکائیں کیں جن کا تسلی بخش جواب شری پنڈت لوکناتھ جی نے دیا۔ جس سے شنکا کرنے والوں کی اچھی طرح تسلی ہو گئی۔ لیکن پورانک دل کی طرف سے شنکا کرنے کا کسی کو حوصلہ نہ ہوا۔

۳- نومبر کو اسی طرح اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک پورانکوں کے ساتھ نیوگ وشے پر شاستر ارتھ بھی ہوا۔ جس کے حالات آج کے اخبار میں دوسری جگہ درج ہیں۔ رات کو شری پنڈت لوکناتھ جی نے مرتک شرادھ پر منوہر ویاکھیان دیا۔ جس کا بڑا بھاری پربھاؤ پڑا۔ رات کو ۱ بجے آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔ جنتا پر آریہ سماج کا سکہ بیٹھ گیا ہے۔

(ہرشچندر وید منتری آریہ سماج شہر سلطان)

آریہ سماج نابھہ کے سماچار

(۱) رشی اُتسو کے ایک ہفتہ پہلے شہر کے گلی کوچوں میں پربھات پھیری کی گئی۔ جس کا جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ رشی اُتسو کے روز بیاتہ ہون یگیہ کیا گیا۔ پنڈت رام نارائن نے ویاکھیان دیا۔ اخبارات سے لیکھ بودھ کر بھی سنائے گئے۔ مہاشہ تاراچند جی ممبر آریہ سماج نے شری سوامی جی مہاراج کے متعلق نظم پڑھی۔ اس کے بعد چار آنہ ندھی کے لئے دھن ایکتر کیا گیا۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجا جاوے گا۔

(۲) نابھہ میں آریہ ویر دل ستھاپت کیا گیا ہے۔ جس کے اُس وقت تک ۲۰ ممبر بن چکے ہیں۔

(۳) مورخہ ۱۱ کاتک سمبت ۱۹۹۲ کو آٹھ بجے رات آریہ سماج نابھہ کا سالانہ چناؤ نمن لکھت ہوا:-

پردھان۔ مہاشہ شمبھوناتھ جی سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب کورٹ آف ریجنسی

اُپ پردھان۔ مہاشہ رامجی داس جی وکیل

منتری۔ مہاشہ منوہر لال جی آڈیٹر محکمہ حساب۔ خزانچی۔ مہاشہ رونق رام جی ہیڈ کلرک دیوانی۔ لائبریرین۔ مہاشہ بھوپال دیو جی۔ آڈیٹر۔ مہاشہ بالمکند جی کلرک ڈاکخانہ۔

ممبران انترنگ سبھا:- مہاشہ بسنت رام جی افسر خزانہ۔ مہاشہ کندن لال جی بی۔ اے۔ بی ٹی ٹیچر سٹیٹ ہائی سکول۔ مہاشہ جگل کشور جی بہادر۔ مہاشہ ہر گوپال جی ہیڈ کلرک دفتر سٹیٹ انجنیئر۔ مہاشہ سادھو رام جی آر ٹی۔ مہاشہ گھستر چند جی کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر۔ مہاشہ گنپت رائے جی سٹیشنری مرچنٹ

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج جام پور کا پرستاؤ

آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس منعقدہ $\frac{۳}{۳۵}$ ۱۱ صوبہ سرحد کے اس سرکلر کے خلاف نہایت زوردار آواز احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس میں امدادی سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی بجائے اُردو اور انگریزی جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم ہے۔ یہاں تک کہ ایسا نہ کرنے پر امداد بند کر دینے کی دھمکی بھی ساتھ ہے۔ سرو سمتی سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے جانبدارانہ حکم کو جلدی سے پیشتر واپس لیا جاوے۔

(گنیش دت منتری)

آریہ سماج کالکا کا وارشک اُتسو

آریہ سماج کالکا کا وارشک اُتسو ۱۸-۱۹-
۲۰ اکتوبر کو بڑی شان و شوکت سے نروگھن سماپت ہؤا۔ نگر کیرتن مندر آریہ سماج سے آرمبھ ہو کر رات کے ۹ بجے سماج مندر میں ہی ختم ہؤا۔ جس میں شری مہاشہ امر سنگھ اور بھگت رام جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا پر بہت پرکار پربھاؤ ڈالا۔ دوسرے دن پراتہ ہون یگیہ آدی کے پشچات شری پنڈت شیشور دیو جی نے پرارتھنا اور سندھیا کرائی۔ دوپہر کو پنڈت چندر بھانو جی اور پنڈت سوم دیو جی کے اپدیش ہوئے۔ رات ری کو پنڈت منسا رام جی کا مردے جلانے پر ویاکھیان ہؤا۔ ایک مسلمان نے پرشن کیا۔ کہ جہاں لکڑی نہ ہو۔ وہاں کیا کیا جاوے۔ پنڈت جی نے جواب دیا۔ کہ جس چیز سے وہاں کے نواسی بھوجن بناتے ہوں۔ اُس سے مردے جلا دیا کریں۔ دوسرے دن رات ری کو پھر پنڈت جی کا دن دیو سمتا پر منوہر ویاکھیان ہؤا۔

(دوام لال ورما پردھان آریہ سماج کالکا)

آریہ سماج روڑکی کے سماچار

کالکا آریہ سماج کے جلسہ کے بعد پروگرام انوسار پنڈت سوم دیو جی تتھا مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک روڑکی پدھارے۔ ایک سپتاہ ان کا پرچار روڑکی کے مختلف محلوں میں ہؤا۔ پنڈت جی رات کو پرچار۔ اور دن میں دیشوا نگیہ کراتے تھے۔ جس کا پربھاؤ شہر والوں پر اچھا پڑا۔ مہاشہ کرتار چند۔ چودھری دھرم پال کلرک زمینداری بنک۔ لالہ بنسی رام۔ چودھری بھگونداس منیجر بنک زمینداری حکیم جیا رام یگیہ ہوئے۔ دکشنا پنڈت جی کو دی گئی۔ جو سبھا میں بھیج جائے گی۔

(۲) ۲۶-اکتوبر کو بروز دیوالی رشی اُتسو منایا گیا منڈپ وید منتروں سے اچھی پرکار سجایا گیا۔ چار بجے شام ہون ہؤا۔ پھر مہاشہ امر سنگھ نے بھجنوں دوارا پرچار کیا۔ ان کے اتہاسک بھجنوں سے نر ناری ترپت ہوتے ہی نہیں آتے تھے۔ اس سمے کی کارروائی ۷ بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد روشنی کی گئی۔ اور پھر ۸ بجے رشی اُتسو کی کارروائی شروع ہوئی۔ روشنی کی جگمگاہٹ میں وید منتروں کی سجاوٹ درشکوں کے لئے ایک اُدبھت درشیہ تھا۔

نر ناری آنے شروع ہو گئے۔ مہاشہ امر سنگھ کے بھجنوں کے بعد پنڈت سوم دیو جی کا دیا کھیان رشی دیانند اور ویدک دھرم کی مہانتا پر ہؤا۔ کہ آریوں کی رشی اور وید میں پورن شردھا کی ضرورت ہے ابھی آریہ سماج کو سپھلتا ہو گی۔ پنڈت جی واقعی سوم مورتی ہیں۔ ان کے ایک ایک شبد سے شروتاؤں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس کے بعد مہاشہ امر سنگھ بھجنیک نے اپنی اتہاسک شیلی میں خوب ہی پرچار کیا۔ مہاشہ امر سنگھ بڑی لگن اور پریم سے کام کرنے والے اور سادھن تھک ہیں۔ اس سمے کے پرچار سے نگرنواسیوں پر اُتم پربھاؤ پڑا۔

(۳) کچھ عرصہ سے روڑکی میں پھر سے ویدک پرچار کا دور دورہ ہے۔ یہ بابو بیان ناتھ وکیل کی لگن اور پریم کا پھل ہے۔ آپ کی نرنتر پریرنا سے سبھا کے اُپدیشک بھجنیک اکثر آتے رہتے ہیں۔ اُمید پڑتی ہے۔ کہ اگر اسی پرکار پرچار رہا۔ تو روڑکی آریہ سماج اپنی گئی ہوئی شان و عظمت کو پھر سے پراپت کر سکے گا۔ پرماتما ایسا کریں۔

(منشی رام اہلووالیہ سکرٹری آریہ سماج روڑکی)

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی کا چناؤ

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی کا سالانہ چناؤ زیر صدارت شریمان تیاگ مورتی سیٹھ رادھا کشن جی مردان نواسی مورخہ ۵ ۱۱ ۳۸ کو ہؤا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

پردھان - شریمان ایشرداس جی گلی ٹھیکیدار
اُپ پردھان - شریمان بھگت گوری شنکر جی
منتری - شری لالہ نرسنگھ دیو جی
اُپ منتری - لال چند آریہ
خزانچی - شری لالہ سیتا رام جی
لائبریرین - شری مہاشہ موتی سا گر جی۔

(اُپ منتری آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور)

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر تک شہر کے ہر گلی محلہ میں پربھات پھیری کی گئی۔ ۴ نومبر کو بعد دوپہر نگر کیرتن نکالا گیا۔ ۵-۶ نومبر کو سالانہ جلسہ منایا گیا۔ شری سوامی سمرانند جی برہمچاری آنند پرکاش جی کے پربھاؤ شالی ویاکھیان اور مہاشہ کانشی رام و مہاشہ گلشن رائے و مہاشہ گیندا رام جی کے بھجن ہوئے۔ اُتسو بڑا نروگھن سماپت ہؤا (منتری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

اوم

تار کا پتہ:- "آریہ ویر" لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر مہر چند شرما

چندہ: سالانہ ۳ روپے، ششماہی ۱۲/۱، غیر ممالک سے ۱۲/۳

جلد ۱۱ — ۹-جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۶ ہاڑ سمت ۹۳ دیانندابد ۱۱۲ — نمبر ۴۸

غافل ہندو

ہندوئے غافل! تجھی پر ہے زمانہ کا مدار
تُو نے ٹھنڈے دل سے سوچا ہے کبھی اس کا سبب
داغ عصیاں سے تیرا دامن ہوا ہے داغ داغ
راہ گم کردہ بنے ہیں آج تیرے رہ نما
چھوٹے سے تیر اغلامانِ ازل میں بے شمار
ہیں کہاں وُہ علم و فن وُہ شوکتیں وُہ عظمتیں

سارے عالم کی پریشانی ہے پریشانی تیری
تیری بربادی کا باعث ہے یہ نادانی تیری
اس کو دھو سکتی نہیں خالی پشیمانی تیری
میکدہ میں خاک قائم ہو مسلمانی تیری
اب کہاں باقی رہی توقیرِ سلطانی تیری
ہے کہاں ہیئت نجوم اور فلسفہ دانی تیری

دشت غفلت میں یونہی غافل! بھٹکنا چھوڑ دے
خار بن کر چشم عالم میں کھٹکنا چھوڑ دے

(خاص)

منوہر لال شہید بی-اے- ایل ایل بی
منشی فاضل ادیب فاضل علی پور

اوم

ویدامرت

ओ३म् इच्छन्ति देवा: सुन्वन्त न स्वप्नाय स्पृहयन्ति। यन्ति प्रमादं अतन्द्रा: ॥

رگوید ۸-۲-۱۸

ارتھ :- دیولوگ یگیہ کرنے والوں کی کامنا کرتے ہیں۔ سونے والوں کو نہیں چاہتے۔ خود آلسیہ رہت یہ دیولوگ غلطی کرنے والے کا دمن کرتے ہیں۔

بھاوارتھ :- دیوتا کن سے پریم کرتے ہیں۔ اور کن سے اُداس رہتے ہیں۔ اور وُہ خود کیسے ہیں۔ یہ تین باتیں اس وید منتر میں بتائی گئی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ دِویہ گُن والے دیو یگیہ کرنے والوں سے پریم کرنے والوں سے پریم کرتے ہیں۔ جو انسان وِدوان کا آدر ستکار کرتے ہیں۔ آپس میں سنگھٹن کرتے رہتے ہیں۔ اور جو دان کے ذریعہ سنسار کا اُپکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہر ایک دیو چاہے وُہ چیتن ہو یا اچیتن پیار کرتا ہے۔ چیتن دیو ایسے انسانوں سے پریم کرے اس میں تو کسی کو آشچریہ نہیں ہو سکتا۔ پرنتو اچیتن دیو کیسے پیار کر سکتا ہے۔ ذرا اس کو سمجھنے کے لئے بُدھی کی ضرورت ہے۔ اپنی اندرونی آنکھوں کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ ایک انسان جو پرماتما کی رچی سرشٹی کے ساتھ سد اُپیوگ کرتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک استعمال کرتا ہے۔ اُس پر پرماتما کی پریرنا سے پرکرتی بھی اپنے سارے دوار کھول دیتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر اُسے کافی مقدار میں جل ملتا ہے۔ ہوا کی اُسے کمی نہیں رہتی۔ اگنی۔ بھومی آدی بھی اُسے حسب ضرورت ملتی ہی رہتی ہیں۔ ہو بھی کیوں نہ؟ جب کہ اُس نے اپنا سارا جیون ہی پر اُپکار میں لگایا ہے۔ جو اپنی ضرورت سے زیادہ کسی چیز کو استعمال نہیں کرتا۔ وُہ اگر دیوؤں کا پیارا نہیں بنے گا۔ تو کیا ایسے آدمی ہی دیوؤں کے پیارے بن سکتے ہیں۔ جو سردا پرماتما کی آگیا کا اُلنگھن کرتے ہیں۔ ضرورت سے کہیں زیادہ چیزوں کو اپنے تحت میں رکھتے ہیں۔ دُنیا کے انسان بھوکے مریں۔ اور خود غرض قبض کی دوائی تلاش کرتا پھرے۔ سچا سکھ اُنہیں کو ملتا ہے۔ جو پرکرتی کے نیموں کا پالن کرتے ہیں۔ اُن پر دیو کُپت (ناراض) نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی کرپا کی سردا ورشا کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو سدا اپنے کاموں میں سوتے ہی رہتے ہیں۔ جو ہمیشہ اپنے فرائض سے غافل رہتے ہیں۔ اول تو اپنے فرائض کو سمجھنے کی وُہ کوشش ہی نہیں کرتے اگر کرتے بھی ہیں۔ تو اُن سے لاپرواہ رہتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو کون پریم کر سکتا ہے؟ پھر پرماتما کے رچے دِویہ گُن والے دیو بھی ایسے انسانوں کے انوکول نہیں پڑتے۔ انوکولتا کا کارن ہی کوئی نہیں نظر آتا۔ جو مجھے پیار کرے گا۔ میں اُسے پیار کروں گا۔ ساری سرشٹی کا یہ عام اصول ہے۔ اگنی میں سگندھی چھوڑو۔ وُہ اگنی ہزاروں گُنی سگندھی واپس کر دے گی۔ آپ کو کبھی بیمار نہ ہونے دے گی۔ سارے سکھوں کے سامان مہیا کر دے گی۔ اگر اُسی میں کوئی گندی چیز چھوڑ دی جائے۔ تو ہزار گُنی درگندھی سنسار میں پھیلا دے گی۔ پانی میں میٹھا ڈالو آپ کو سواد دے گا۔ اب اُس میں کڑوی چیز ڈالیں گے پینا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے دیوتا لوگ ایسے نکمے اور سنسار میں انرتھ پھیلانے والوں سے پریم کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

اس کا سبب کیا ہے۔ دیوتا ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کرتویہ پرائن (فرض شناس) سے کیوں پریم کرتے ہیں۔ اور غافل کو کیوں نہیں چاہتے۔ اس کا اُتر تیسرے واکیہ میں ہے۔ کیونکہ وُہ خود غافل نہیں۔ ہمیشہ اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں۔ ہوا کو کبھی دیکھا ہے کہ وُہ نہ چلتی ہو۔ جل۔ اگنی۔ بھومی وغیرہ سارے دیوؤں کی یہی دشا ہے۔ سورج دیو کو تو ہر ایک انسان اپنے نیم پر اٹل رہنے میں ایک لاثانی مانتا ہے۔ سردی کے بعد گرمی۔ گرمی کے بعد برسات کبھی ان دیوؤں کے نیموں میں فرق آتا ہے۔ اگر کبھی کچھ برائے نام فرق آتا بھی تو وُہ سب انسانوں کی بھول کا پرنام ہے۔ اس لئے وید منتر میں اُپدیش کیا گیا ہے۔ کہ اگر انسان دیوؤں کا پیارا بننا چاہتا ہے۔ اگر اُس کے دل میں خواہش ہے۔ کہ مجھے کسی طرح کا کشٹ نہ ہو تو وُہ سُستی کو تغافلی کو خیرباد کہہ کر میدان میں آئے۔ سنسار کے اُپکار میں اپنے جیون کو وتیت کرے۔ اس پرکار وُہ چیتن دیوتا تو ایک طرف جڑ دیوتا بھی اُس کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

(جینیندر ودیا بھوشن)

ترانۂ عمل

از ......

(۱)

جہاں بھر کو ویدوں کا امرت پلا دو
پلا دو
جو مدت کی ہے تشنہ کامی۔ بجھا دو
بجھا دو
رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۲)

بھلا دو یہ نفرت کی باتیں بھلا دو
بھلا دو
محبت کے سینے میں شمعیں جلا دو
جلا دو
رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۳)

اُٹھو اور باطل کو نیچا دکھا دو
دکھا دو
کہ اِک بار پھر نعرۂ حق لگا دو
لگا دو
رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

(۴)

"بگل حریت" کا بجا دو بجا دو
بجا دو
پڑے وقت تو سر بھی اپنے کٹا دو
کٹا دو
رشی کے مشن کے لئے مرنے والو
رشی اور ویدوں کا دم بھرنے والو

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

۹ جولائی ۱۹۳۶ء

شاستراتھوں کی دھوم مچادو

ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے کے لئے سرودا اُدیت رہنا چاہئے۔ یہ آریہ سماج کا چوتھا نیم ہے۔ رشی دیانند نے جہاں آریہ جاتی کے سامنے صدیوں سے بھولا ہوا ستیہ سناتن دھرم رکھا۔ اویدک مت متانتروں کی پول کھولی۔ اور ان کا تیبر کھنڈن کیا۔ وہاں ساری دنیا کو ڈنکے کی چوٹ سے چیلنج کیا۔ کہ وہ ویدک دھرم کی سچائی کو پرکھیں۔ کھرے اور کھوٹے کے پرکھنے والے کو کسوٹی سے کیا ڈر۔ وہ تو خود خوشی سے اپنے سونا کو کسوٹی پر پرکھے جانے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر رشی دیانند ویدک دھرم روپی کندن کی صداقت کو پرکھنے کے لئے سارے سنسار کو چیلنج دیتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا۔ کہ آدی سرشٹی میں پرم پتا پرماتما نے جو ستیہ سناتن ویدک دھرم کا اُپدیش کیا۔ یہی دھرم برہما سے لے کر جیمنی پریت رشی منیوں کا دھرم ہے۔ اسی دھرم کو بھول کر یا چھوڑ کر آریہ جاتی اور سنسار ٹھوکریں کھا رہا ہے اور اسی کے پُنہ گرہن کرنے اور آچرن میں لانے سے آریہ جاتی پھر پراچین گورو کو پراپت کر سکتی ہے اور سنسار میں سکھ اور شانتی کا سامراجیہ ہو سکتا ہے۔

رشی دیانند نے دُنیا کو ویدک دھرم روپی سونے کی شدھتا اور کھرا پن بتانے کے لئے جگہ جگہ پھر کر لیکچر اور اُپدیش دے کر ویدک دھرم کی فضیلت بتائی اور اویدک متوں کے سونے کو اپنے اصلی روپ میں پرگٹ کیا۔ وہاں انہوں نے ان متوں کے انویائیوں کو گھوشنا سے اپنے متوں کو ستیہ سدھ کرنے کے چیلنج دئے۔ اور بڑے بڑے شاستراتھ رشی کے جیون میں بار بار آکرشن کیا۔ وجے پراپت کی۔ اور جبھی رشی نے اپنی زندگی میں شاستراتھ کئے۔ میلہ چاند پور کا بھاری شاستراتھ خاص اہمیت کی چیز ہے۔ ان شاستراتھوں میں دیانند سنگھ کی طرح گرجتا تھا۔ جب وہ ویدوں شاستروں کے پرمانوں سے مورتی پوجا دھرم تک شرادھ آدی کا کھنڈن کرتا۔ اور دوسرے اویدک متوں کے سدھانتوں کی سمالوچنا کرتا۔ تو مخالفین کے مُنہ پر مہر خاموشی لگ جاتی۔ وہ جواب دینے میں اسمرتھ ہو جاتے۔ دیانند کے مقابلہ میں کتنے کتنے پورانک پنڈت اور دوسرے متوں کے انویائی مقابلہ کے لئے آئے۔ اور پراجت ہوئے۔ دیانند کی سروتمکھ پرتبھا کا لوہا سب مانتے تھے۔ لوگ ان کے پرشنوں اور یکتیوں کو سنتے اور اُن کے جواب دینے میں متوادیوں کو اسمرتھ اور اشکت دیکھ کر آریہ سماج کی طرف کھنچے آتے تھے۔

آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں جب رشی دیانند جیوت تھے۔ آپ کو آریہ سماج میں اسی ستیہ اور استیہ کے نرنے کے لئے کھنڈن اور شاستراتھوں کا رنگ نظر آئے گا۔ اس وقت کے بعد بھی جب آریہ سماج میں رشی دیانند کی حقیقی ستیہ ستیہ نرنے اور پاکھنڈ کھنڈن کی سپرٹ زندہ رہی۔ آریہ سماج کا سرو تر بول بالا تھا۔ متوادی پورانک ہوں یا عیسائی ہوں کوئی اور آریہ سماج کے نام سے کانپتے تھے۔ آریہ سماجیوں کے ورد زبان اس وقت یہ تھا کہ

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

آریہ سماجی اُس وقت ہر لمحہ دُنیا کو وید اقدس کی صداقت کے آزمانے کی دعوت دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور اویدک مت متانتروں کی اصلیت کا کھنڈن کر کے ان کے انویائیوں کو ویدک دھرم میں لانا اپنا کرتویہ سمجھتے تھے۔ کرنونتو وشوم آریم اس وقت انہوں نے اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔ نتیجہ یہ تھا۔ کہ آریہ سماج دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا جاتا تھا۔ اور دوسرے مت متانتروں کو بھی اپنی ہستی کا خطرہ پڑ گیا تھا۔ ان متوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگ دھڑا دھڑ ویدک دھرم میں پرویشٹ ہونے لگے تھے۔ پورانک دھرم سے تو دھڑا دھڑ پورانک دھرمی آریہ بن ہی رہے تھے۔ عیسائی اور مسلمان بھی بھاری تعداد میں شدھ ہونے لگے۔ ہندو جاتی کو مٹا کر مسلمان و عیسائی بنانے کے لئے انہوں نے ادھم مچا رکھے تھے۔ لیکن آریہ سماج کے پرچار اسلام و عیسائیت کے کھنڈن اور مسلمان مولویوں اور پادریوں کی شکستوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کی شدھی کی لہر بڑے زور سے چلادی۔ مگر دُکھ اور افسوس ہے۔ کہ ایسے وقت جب آریہ سماج کی طرف ساری دُنیا کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ جب آریہ سماج نے دُنیا کے مت متانتروں پر دگوجے پراپت کر لی۔ جب بھارت ہی نہیں یورپ اور امریکہ کے فلاسفر تک سنسار کا آگامی دھرم ویدک دھرم کو کہنے لگے تھے۔ آریہ سماج نے اپنا کانٹا بدل دیا۔ وہ ادھر ٹنٹوں اور آڈمبروں میں پڑ گیا۔ اور وقتی تحریکوں لہروں اور سمجھوتے کی پالیسیوں کا شکار ہو کر اس مہان کاریہ کو چھوڑ بیٹھا۔ رشی دیانند کے پیش نظر سارے سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار اویدک مت متانتروں کا مٹانا۔ آریہ جاتی سے کوریتیاں دور کر کے اسے پھر جگت جاتی شکتی بنانا تھا۔ لیکن آریوں نے۔ ویدک دھرم پرچار اویدک مت متانتروں کے کھنڈن اور آریہ جاتی کی کوریتیاں دور کرنے کے کام کو سوراجیہ۔ ہندو سنگٹھن کی لہروں پر قربان کر دیا۔ سوراجیہ کی لہر چلی۔ تو ہندو مُسلم اتحاد کی رٹ لگائی گئی۔ اور اسلام کا کھنڈن اور مباحثے بند کر دئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہماری بے وقوفی سے جو میدان پنڈت لیکھرام جی نے اپنی شہادت اور سوامی درشنانند جی۔ سوامی یوگیندر پال جی اور پنڈت بھوجدت جی نے اپنے زبردست اسلام کے کھنڈن سے صاف کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ویدک دھرم کے چوکھٹ پہ لا کھڑا کیا تھا۔ آج وہ پھر کانٹے دار جھاڑیوں سے پُر ہو گیا ہے۔ پورانک دھرم کا تو آریہ سماج صفایا کر ہی چکا تھا۔ اگر آج تک آریہ سماج کیول کلپت پورانک سدھانتوں اور کوریتیوں کے کھنڈن کا کام سرگرمی سے جاری رکھتا۔ تو آریہ ہندو جاتی سچے معنوں میں ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے سنگٹھت ہو گئی ہوتی۔ لیکن اس لئے کہ مختلف متضاد سدھانتوں والے ہندو فرقوں کا سنگٹھن ہو جائے۔ جو اتنا ہی مشکل ہے۔ جتنا مینڈکوں کی پنسیری کو تولنا۔ آریہ سماج نے پورانک دھرم کا کھنڈن اور پورانکوں کے ساتھ شاستراتھ بھی بند کر دئے۔ جس کا پرنام آج ٹھیک نتیجہ پورانک پنڈتوں کی طرف سے آریہ جاتی کی اُنتی کے راستے میں روڑے اٹکانے کے روپ میں نکل رہا ہے۔ اور اچھوت اُدھار جیسی آریہ جاتی کی زندگی اور موت کی تحریکوں میں جس کے لئے مہاتما گاندھی جیسے نیتا سر دھڑ کی بازی لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ پورانک پنڈت سناتن دھرم کے نام پر اس کا ورودھ کر رہے ہیں۔ ایسی ہی اور کوریتیاں ہیں۔ جو آریہ جاتی کو گھُن کی طرح کھا رہی ہیں۔ ذلیل کر رہی ہیں۔ لیکن انہیں اب ہندو سنگٹھن کے نام سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے جب ان کا کھنڈن کیا جاتا ہے تو ہندو سنگٹھن ٹوٹنے کی دہائی دینی شروع کر دی جاتی ہے۔

ایسی اوستھا کو انوبھو کر کے آریہ سماج کے لئے تڑپ رکھنے والے آریہ ویروں کی کوشش سے ہی اجمیر اردھ شتابدی کے موقع پر کھنڈن منڈن اور شاستراتھوں کی لہر کو چلانے کا پرستاؤ پاس ہوا تھا۔ جس کے بعد کچھ تھوڑی تھوڑی لہر ان کی کچھ آریہ سماجوں میں چل بھی پڑی ہے۔ کھنڈن کے لیکچروں کے علاوہ کئی آریہ سماجوں میں شاستراتھوں کے سماچار بھی ملتے رہتے ہیں۔ جن میں آریہ سماج کی پہلے کی طرح دگوجے ہی ہوتی ہے۔ جہاں جہاں شاستراتھ ہوتے ہیں۔ آریہ سماج کے شاستراتھ مہارتھی بڑے بڑے پورانک پنڈتوں کو لاجواب کر دیتے ہیں۔ اور عام جنتا پر آریہ سماج کی سچائی کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ پورانک دھرم کا تو حقیقت میں سدھانت معنے میں دیوالہ نکل چکا ہے۔ پورانک پنڈت سوائے رشی دیانند کو گالیاں دینے اور اِدھر اُدھر کی لفظی بحث کے اور کسی سدھانت پر بحث نہیں کر سکتے۔ پچھلے ہفتے لاہور چھاؤنی میں جو زبردست شاستراتھ ہوا۔ اُس میں لاہور کی جنتا کو اس کا بڑا اچھا پرمان مل گیا۔ شاستراتھ آریہ سماج کے سدھانتوں پر تھا۔ پورانک پنڈتوں نے اعتراض کرنے تھے۔ اور آریہ سماج نے جواب دینے تھے۔ لیکن اس میں بھی پورانکوں کو وہ شکستیں ہوئیں اور وہ گت بنی۔ کہ پورانک دھرم کی لٹیا ڈوبتی دیکھ کر پورانک پردھان سوامی پرکاشانند شاستراتھ

کو ورلٹان میں چھوڑ کر ہی داک اُڈٹ کر گئے۔ آریہ ودوانوں نے پورانک پنڈت کے تمام اعتراضات کا جواب دے کر آریہ سماج کے پکش اور رشی دیانند کے سدھانتوں کو اس خوبی سے ویدک ثابت کیا۔ کہ جنتا سُن کر عش عش کر اٹھی۔ اس کے مقابل میں پورانک سدھانتوں پر بحث کرنے میں انکت ہیں۔ اول تو وہ ان پر شاسترارتھ سویکار ہی نہیں کرتے۔ اور اگر کہیں ہو بھی جاوے۔ تو انہیں گھور پراجے پرابت ہوتی ہے اور سُننے والوں کا پورانک سدھانتوں پر وشواس رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ان حالات اور اپنی کمزوری کو جانتے ہوئے پورانک شاستراتھ کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور ہمیشہ ان سے بچنے کے لئے کئی کئی چالیں چلتے ہیں۔ کبھی سنگٹھن کا رونا روتے ہیں۔ کبھی میل ملاپ کا زمانہ ہے کا راگ الاپتے ہیں۔ کبھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا کی پکار رٹتے ہیں۔ کئی اوچھے آریہ سماجی بھی شاستراتھوں کے ورودھ یکتیاں دیتے ہوئے سُنے جاتے ہیں۔ پورانکوں کی چالوں کے تو معنے سمجھ میں آسکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر کھنڈن اور شاستراتھوں کی لہر آریہ سماج میں زوروں سے چل گئی۔ تو پھر پورانک دھرم کی رام نام ست ہو کر ہی رہے گی۔ اس لئے وہ اُن کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ مگر شاستراتھ کے ورودھی آریہ سماجیوں کی تو دلیل ہمیں سمجھ میں نہیں آسکتی۔ شاستراتھ سنگٹھن کے راستہ میں رکاوٹ نہیں۔ بلکہ اس کی پُشٹی کرنے کے سادھن ہیں۔ کیونکہ جب ہندو قوم کے متوں کا بھید اور کوریتیاں دُور ہو کر ایک وچار اور بھاؤ بڑھیں گے۔ تب ہی سنگٹھن ہوگا۔ میل ملاپ کے لئے بھی آپس کے بھید بھاؤ دور کرنے ہی ضروری ہیں۔ باقی رہی فائدہ نہ ہونے کی۔ سو یہ پورانکوں کو نہیں ہوتا ہے۔ آریہ سماج کو ہوتا ہے۔ جہاں بھی شاستراتھ ہوتا ہے۔ ویدک سدھانت کی فضیلت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور پورانک سدھانتوں کی پول کُھل جاتی ہے۔ کتنے ہی لوگ آریہ سماج کے وچاروں کے ہو جاتے ہیں۔ کھنڈن اور شاستراتھوں میں آریہ سماج کی دگوجے نے ہی ہزاروں نہیں لاکھوں منشوں کو آریہ سماجی بنایا۔ اور آئندہ یہ ستیہ استھیہ کرنے کے سادھن اگر آریہ سماج نے ان سے پورے بل سے کام لیا۔ تو آریہ سماج کا بول بالا کر دیں گے۔ اس لئے آریہ سماج کو شاستراتھوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ پورانکوں کے ساتھ شاستراتھ میں جب ویدک دھرم کی فضیلت اور پورانک دھرم کی بطالت کا جنتا کو پتہ لگتا ہے۔ تو وہ آریہ سماج کی صداقت کی قائل ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ مناظروں میں مسلمان اور عیسائی ویدک سدھانتوں کی اسلام اور عیسائیت کے اصولوں پر برتا دیکھ کر آریہ سماج کی طرف کھچے ہیں۔ پھر کیسے مان لیا جائے۔ کہ شاستراتھوں سے فائدہ نہیں ہوتا۔ رشی دیانند کے مشن سے حقیقی تڑپ رکھنے والے آریہ ویروں کو چاہئے۔ کہ وہ ایسی فضول باتوں اور دلیلوں کی خواہ وہ پورانکوں کی طرف سے دی جاویں۔ یا کسی کانگریسی ہندو سبھائی یا حقیقی ویدک دھرم پرچار پروِرتی ہردن پالیسیوں اور سمجھوتے کی سپرٹ کو ترجیح دینے والے آریہ سماجی کی طرف سے ہرگز توجہ نہ دیا کریں۔ اس کھنڈن اور شاستراتھوں کی لہر کو جو کچھ عرصہ سے پھر چلنے لگی ہے تقویت دیکر آریہ سماج میں پھر شاستراتھ یگ لادیں۔

آریہ سماج نے دُنیا میں ستیہ سناتن ویدک دھرم کی پتاکا لہرانے اور اویدک مت متانتروں کی دلدل میں پھنسے ہوئے بھائیوں کو آریہ بنانے کے لئے جنم لیا ہے۔ رشی دیانند ایک ہاتھ میں وید اور دوسرے ہاتھ میں پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لے کر یہ کاریہ کرتے رہے۔ اُن کے پنڈت لیکھرام آدی سچے ششوں نے اپنا سرد سو نیوچھاور کر کے بھی رشی کی سپرٹ کے مطابق آریہ سماج کو آگے ہی کیا۔ اب رشی دیانند اور ان کے بعد پنڈت لیکھرام آدی سچے آریہ نیتاؤں کے نام لیوا آریہ ویروں کا دہارمک کرتویہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں اس سپرٹ کو بڑھائیں۔ اور ایسا سمیہ لادیں۔ جبکہ نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے والا نظارہ پھر آریہ سماجوں میں درشٹی گوچر ہو۔ ہر ایک آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر سب متاودیوں کو شاستراتھ کا کُھلا چیلنج دیا جاوے۔ کہ جس کی مرضی ہے۔ ویدک سدھانتوں کی ستیتا اور ان کے مقابلہ میں اپنے سدھانتوں کی استیتا پر شاستراتھ کرے۔ پھر دیکھیں۔ آریہ سماج کا پرچار کتنا شاندار ہوتا ہے۔ آریہ ویرو! پیچ جانو۔ سب طرف آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچ جائے گی۔ ستیہ کا بول بالا اور جھوٹ کا منہ کالا ہوگا۔ جہالت بطالت پاکھنڈ سب ناش ہوں گے۔ اور دُنیا ویدک دھرم کے کلیان کاری مارگ پر چلتی نظر آئے گی۔ ایسا شبھ سمیہ لانا چاہتے ہو۔ تو شاستراتھوں کی دھوم مچادو۔

(مہر چند شرما)

سوامی ستیانند جی پھر جھگڑا نہ پیدا کریں

سوامی ستیانند جی نے رام نام دیکھشا نہ چھوڑی۔ لیکن آریہ سماج سے بھنا سویکار کیا۔ انہوں نے آریہ سماجوں میں کتھائیں اور پرچار کرنا بند کر دیا تھا۔ اُن کے خلاف اندولن بند کر دیا گیا۔ مگر اب یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی پھر سماجوں میں کتھائیں کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کراچی آریہ سماج میں اُن کی کتھا ہونے کی پرابت ہُوا ہے۔ ہم جہاں کراچی آریہ سماج کی اس کارروائی کی نندا کرتے ہیں۔ وہاں ستیانند جی سے بھی نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ پھر آریہ سماج میں جھگڑا پیدا کرنے کا یتن نہ کریں۔ جب تک وہ رام نام دیکھشا و بھگتی پرکاش وگورو ڈم کے پرچار کو نہ چھوڑیں اور ویدک سدھانت پر بھی آریہ سنتشٹ نہ ہوں گے۔ اور اُن کا پرچار آریہ سماج میں ٹال دیا جائے گا۔ اگر وہ آریہ سماج میں آریہ سنیاسی کی حیثیت میں پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ تو رام نام پر تیاگ آدی کی گھوشنا کر دیں۔ ورنہ بصورت دیگر تشسقہ ہی رہیں۔ اس طرح سماجوں میں کتھاؤں و پرچار سے اُن کے خلاف پھر اندولن شروع ہو جائے گا۔ پوری آشا ہے۔ سوامی جی اس نویدن پر دھیان دیں گے۔

گورنمنٹ کشمیر فوری توجہ دے

مورخہ ۱۴۔ ہاڑ آریہ سماج مہاراج گنج سری نگر میں جب حسب معمول دھرم پرچار ہو رہا تھا۔ چند مولویوں نے سینکڑوں مسلمانوں کے ساتھ سماج مندر میں داخل ہو کر شور شروع کر دیا۔ نہایت ہی اشتعال انگیز نعرے لگائے اور آریہ سماج کی پوتر دھارمک پرچارکوں کے خلاف تہذیب یا حیا بیانہ بکواس کی۔ ان کی اس شرارت سے آریہ سماج کو پرچار بند کرنا پڑا۔ اس کے خلاف آریہ سماج مہاراج گنج نے ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کشمیر سے کارروائی ضابطہ عمل میں لانے کی پرارتھنا کی ہے۔ ہم اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے گورنمنٹ کشمیر سے اس معاملہ کو فوری طور پر ہاتھ میں لاکر ملزموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاکہ پھر انہیں ایسی شرارت کرنے کی جرأت نہ ہو۔ سب آریہ سماجوں کو اس گھٹنا کے خلاف پرستاؤ پاس کر کے جلد کشمیر گورنمنٹ اور پریس میں بھیجنے چاہئیں۔

شہید جی کو مبارک باد

پاٹھک یہ پڑھ کر خوش ہوں گے۔ کہ شری مہاشہ منوہر لال جی شہید جن کی نظمیں مسلسل آریہ ویر میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور جو آریہ ویر کے خاص پریمی ہیں۔ اس سال ایل ایل بی کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ نے ادیب فاضل اور ایف۔ اے۔ بی۔ اے کے سب امتحان پرائیویٹ پاس کئے۔ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد آپ لاء کالج لاہور میں داخل ہو گئے۔ جہاں اس سال آپ نے ایل ایل بی کا امتحان دیا جس میں کامیاب رہے۔ اس کامیابی کے لئے ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ پوری اُمید ہے کہ وہ کامیاب وکیل بننے کے ساتھ ہی آریہ سماج کی سیوا بھی پہلے سے بڑھ چڑھ کر کرتے رہیں گے۔

میرے سپتر وید پرکاش کا مونڈن سنسکار

میرے سپتر چرنجیو وید پرکاش کا چوڑاکرم (مونڈن) سنسکار مورخہ ۳۰ ہاڑ کو میرے گاؤں موضع جوتانہ تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم میں ہوگا۔ عزیز وید پرکاش کی پیدائش کے وقت صرف چار مہینے کا رہ گیا تھا۔ میری بردھ ماتاجی نے اُس کی پرورش کی عمر پونے تین سال کی ہے۔ اس اوسر پر شری سوامی چیتنا نند جی اور ایک اُپدیشک بھی پدھاریں گے۔ اور آریہ سماج کا پرچار بھی کرایا جائے گا۔ میں اس علاقہ کی آریہ سماجوں خصوصاً آریہ سماج ہرنا پور۔ پنڈ دادنخاں۔ پنڈی سید پور۔ کھیوڑہ، للہ آدی سے سنسکار و پرچار میں سملت ہونے کے لئے نمنترت کرتا ہوں۔

(مہر چند شرما)

ضروری فیصلہ

عزیز وید پرکاش کے مونڈن سنسکار کے سلسلہ میں ایک ہفتہ باہر رہنا ہوگا۔ اس لئے اگلے ہفتے یعنی ۷ اجولائی کا پرکاشت نہ ہو سکے گا۔ یعنی ۳ سے ۱۰ جولائی تک مجھ سے خط و کتابت کا پتہ یہ ہوگا۔

مہر چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر۔ مقام جوتانہ ڈاکخانہ خاص براستہ پنڈ دادنخاں ضلع جہلم

ورن ویوستھا پر تحریری شاستراتھ

مہاشہ سنت رام جی کے جواب کی حقیقت

شری یان ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک دہلی کا مضمون

گزشتہ ہفتہ کے پرچہ میں ۸ جون میں پرکاشت شری یان ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک دہلی کے مضمون کے جواب میں جات پات توڑک منڈل کے مہاشہ سنت رام جی کا مضمون شائع کیا گیا تھا۔ آج اس کے جواب میں شری یان ماسٹر لکھشمی جی کا مضمون پرکاشت کیا جاتا ہے۔
(ایڈیٹر)

۱۔ مہاشہ جی نے اپنی پوزیشن دلائل۔ حوالجات اور نتائج میں ورن ویوستھا کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ سب کا حقیقی جواب ہمارے پہلے لیکھ میں موجود ہے۔ اور ہمارا یہ یقین اب محتاج ثبوت نہیں کہ ویدک سدھانت کے خلاف لکھنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ رہا آپ کا قبول حق والا امر۔ یہ اُس تحریک کا گواہ ہے۔ جو آپ کے اندر ہوئی۔ مگر افسوس جہالتی بہرسٹ نے آپ کی جرأت کو روک دیا۔ کہ ساتوں کی شورش کے بعد ایکدم کروٹ بدلنے سے ہیٹی ہوگی :

۲۔ موجودہ جواب یا تو مجیب کی بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے یا ضمیر کشی کا۔ ورنہ جب پورا منتر دیکر ہم نے واضح کردیا کہ " उभौ वर्णौ " کا زیر بحث ورن سے کوئی تعلق نہیں۔ تو ہمارے ترجمہ یا دلیل پر کوئی اعتراض نہ کرکے فضول طور پر اُسے دہرانے کا کیا مطلب ہے؟ " उत्तर " سے مراد ہے دونو جن کا ذکر ہے۔ اور نر ہیں نر اور دھو۔ جو ایک دوسرے کو ورتے ہیں۔ تو دو ورن کا یہاں تعلق ہے۔ اور نہ وید میں کہیں بھی ۲ ورن کا لفظ ہے :

۳۔ چاتر ورن کا شبد ویدمیں دکھاؤ (۲) آریہ ورن۔ داس ورن۔ اُنجو ورن کہنے والا وید چاتر ورن۔ براہمن ورن۔ کھشتری ورن وغیرہ وغیرہ کیوں نہیں کہتا۔ یہ دونو سوال اسی مصداق ہیں کہ :-

"اے روشنی طبع تو برمن بلا شُدی"

ہنر بہ چشم عداوت بزرگ تر عیبے است

ان سے پایا جاتا ہے کہ معترض کو ایشوری گیان کی خصوصیت یا نتیجہ اور ہیومنک گیان کی قطعاً تمیز نہیں۔ اعتراض تو چاتر ورن یا براہمن ورن وغیرہ لکھنے پر ہوسکتا تھا۔ کہ کہاں ایشوری گیان اور کہاں انسانی ہیرکیتی دوش۔ اس کی توضیح علمی یا قانونی کتب سے کرنے کی بجائے ہم وید سے ہی پیش کرتے ہیں۔ علم حساب جو صرف یا نتیجہ ہے۔ وہ مکمل طور پر وید میں ہے ایک منتر میں ایک دو وغیرہ دس تک۔ اعداد و شمار ایک میں اکائی دہائی وغیرہ سنکھیہ مہا سنکھ تک دس دس گنا بڑھنے۔ اسے مدارج۔ ایک میں جمع تفریق۔ ایک میں پہاڑا۔ ایک میں ضرب تقسیم کا اصول ہے۔ اب معترض کہتا ہے۔ کسر اعشاریہ۔ کسر عام۔ اربعہ۔ سود۔ سود در سود۔ اور تجارتی حساب وید میں کہاں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حساب انسان یا ہیومنک گیان ہے۔ نیز علم حساب کا ویدمیں بیان شدہ آدمی گلئے اینٹ وغیرہ پر لکھوں جریب گز وغیرہ پیمانوں من سیر وغیرہ تولوں۔ روپیہ پونڈ وغیرہ سکوں کے ساتھ تعلق جوڑ کر انسانی پرشتار کھنے بجنم درسی ارتھمیٹک تیار کرتا ہے۔ بعینہ چاتر ورن کا لفظ ہیومنک گیان کے انتر گت ہے۔ اعداد شمار والے منتر میں ہم کا عدد موجود ہے۔ اور رگوید ۱۳-۱۴-۹ یا اتھروید ۲-۱۱-۹ میں ورن شبد موجود ہے۔ اگر مہاشہ جی ان دونو کو ملا بھی نہیں سکتے۔ تو انسانی دماغ اور پرشتار تھ کی توہین کرتے ہیں کہاں نتیجہ گننت ودیا سے ارتھمیٹک نکالنے کا پرشتارتھ اور کہاں مہاشہ جی کا اس پوستی کا سا عمل۔ جو چھاتی پر پڑے بیر کو منہ میں ڈالنے کے لئے رہگذر سوار کو بلاتا۔ اسے گھوڑے سے اُتروانا اور ساتھ ہی لیٹے ہوئے دوسرے پوستی کو آسی نبانا ہے۔ مہاشہ جی کا مطالبہ ہو بہو۔ اسی قسم کا ہے۔ کہ چار اور ورن کو ہیومنک گیان کے روپ میں بھی ایشوری ظاہر کرنا۔ حالانکہ سوامی جی کہتے ہیں۔ ایشور جو آمنا والا کوئی بھی کام اپنے سوبھاؤ سے نہیں کرسکتا ایک اور مثال لیجئے۔ ایک منتر میں آتا ہے برہم دن کی میعاد سات صفروں پر ۲-۳-۴ لگانے سے حاصل ہوتی ہے۔ معترض کہتا ہے چار ارب ۳۲ کروڑ سال دکھاؤ۔ ہم کہتے ہیں ذرا ہمت کرکے اکائی دہائی سینکڑہ ہزار وغیرہ مدارج کا گیان دینے والے منتر کی منتر تو۔ آپ سے آپ ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال کہہ اٹھو گے۔ اب لیجئے براہمن کھشتری وغیرہ کے ساتھ بار بار "ورن" لفظ لگنے کی بات۔ منتر مذکورہ میں

" आर्य्यं वर्णमावत "

کے الفاظ آریہ اور ورن کی مہاکے بودھک ہیں آریہ اور ورن کے مصدری معنی کو سمجھنا اور جہاں ان معنوں کا تعلق ہو۔ وہاں ان کا استعمال کرنا انسان کا کام ہوگا۔ روڑھی الفاظ یا انسانی علم کے قائمقام شبد تو کل حیثیت رکھتے ہیں لیکن یوگک لفظ ہمیشہ معنی کی وسعت اور تعلق کی عالمگیری کی وجہ سے آزاد ہے۔ اس کا محدود اور مخصوص اطلاق انسانی دماغ کے منت سے ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس زمیہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کہ ورن کی وجہ سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ اور شودر تمام نہیں۔ بلکہ ان چاروں کلاسوں میں جو گن۔ وہ صفات اعمال وغیرہ ہیں۔ جو نیک ہیں۔ اس لئے وہ سوسائٹی کے لئے قابل قبول اور اس قابل ہیں۔ کہ ان پر ورن سنگیا کا اطلاق ہو۔ اگر کام۔ رنگ روپ۔ چہار۔ صفات۔ اکھشر وغیرہ مختلف معنوں کے لئے آپ تقاضا کریں۔ تو ہم جدا جدا منتروں میں جدا جدا معنی و تعلقات والا ورن لفظ دکھا سکتے ہیں۔ لیکن ایک ہی مدعا والا ورن لفظ محض پنرکتی دوش کا ثبوت دینے کو ہی بار بار آسکتا ہے۔ اور وہ دوش وید میں ہے نہیں +

۴۔ آپ کے جواب میں تضاد بیان کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ خود ہی تردید کے قائل بنتے ہیں۔ اور اس میں دو ورن مانتے ہیں۔ اور خود ہی کہتے ہیں ساری انسانی جماعت کو چار گروہوں میں تقسیم کرنا انسان اور اس کی قابلیت کے بارہ میں نہایت ادنےٰ اور اوپری واقفیت کا اظہار کرتا ہے۔ انسانوں کی طبیعتیں۔ رجحان۔ میلان۔ رغبتیں۔ شوق قابلیتیں اور جذبات ایسی مختلف اور گوناگوں ہیں۔ کہ دو آدمیوں کو بھی ایک گروہ یا جماعت میں رکھا نہیں جاسکتا۔ گویا ہر شخص کا جدا ہی ورن ہے +

۵۔ لیکن گروہ بندی کو ناممکن کہتے ہوئے بھی آپ اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ڈیموکریسی اور آزادی کے اس زمانہ اور تبدیل شدہ حالات میں سوائے پیدائشی ہندو کے اور کوئی بھی ذی ہوش شخص ورن ویوستھا کو دوبارہ قائم کرنے اور دنیا کو اس پر چلانے کی اُمید نہیں کرسکتا۔ آپ کے اس مبارک خیال سے سوامی دیانند یا مہاتما منشی رام سے زیادہ کوئی پیدائشی ہندو ثابت نہیں ہوتا۔ تاہم ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ اگر واقعی اسی شعر کو آپ پرم پرمان مانتے ہیں۔ کہ

تماشا گہ عالم میں ہر ایک نشان یکتا ہے
طلسم آباد کثرت میں یہی وحدت کہانی ہے

تو ورن ویوستھا کا رونا کیا۔ ایشوری توحید کا ہی صفایا ہے۔ اور اس اصول سے بولشیوزم سوشلزم تو کہاں۔ انسان کو مجلسی وجود یا سوشل بی انگ کہنے والے۔ محکمہ تعلیم کو پرائمری۔ مڈل۔ ہائی اور کالج ڈیپارٹمنٹ میں بانٹنے والے طلباء کی . . . . . . classification یا جماعت بندی کرنیوالے سپاہیوں کو گاردوں۔ فوجیوں کو پلٹنوں۔ رسالوں اور رجمنٹوں میں جمع کرنیوالے سب لوگ ہی قابل سزا ہیں۔ اور آپ ڈبل سزا کے مستحق ہیں۔ جوہر انسان کو یکتا ماننے ہوئے بھی ڈیموکریسی کے معتقد ہیں۔ ریپبلکن گورنمنٹ یا لوگوں کا مجموعی وجود (Collective body of the people) بھی تو ورن ویوستھا کے ہی انتر گت ہے :

۶۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں۔ ہم چار ورن نہیں مانتے۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں داس ورن مانتے ہیں۔ اور آریہ کو آپکے صاحب ہندوؤں کی تین ذات کا نام بمقابلہ شودر کہتے ہیں

Name of the first three castes of Hindus as apposed to Shudra

اب فرمائیے آپ کی ہی شہادت سے ۱+۳ = ۴ ورن ثابت ہیں یا نہیں؟

۷۔ رگوید ۱-۵۲-۸ ہے اندر آریوں کو پہچان اور ان کو جودسیو ہیں۔ اس میں نیک اور بدکی تمیز جانچ کرنے کی راجہ کو ہدایت ہے۔ تاکہ چور ڈاکو شریفوں کا مال چرا یا لوٹ نہ سکیں۔ اس میں ورن ویوستھا کا کوئی تعلق نہیں۔ رگوید $\frac{۳۳}{۲}$ ۶ کے سنکیت سے لکھا ہے۔ "ہے اندر! روکاوٹ ڈالنے والے دونو پرکار کے شترو دُوں داس اور آریہ کو تونے مارا۔ اس میں بھی ورن ویوستھا کا تعلق نہیں۔ بڑا چھوٹا۔ بھلا بُرا جو بھی کارِ منصبی یا تعمیل قانون میں دِقّت ڈالے۔ راجہ سے ڈنڈ پائے۔ اس کا

بیان ہے۔ اتھروید ۴۔۲۰۔۴ والے پرمان میں آت شودر سے اتارے کا ارتھ ہم نے شودر اور ویش نکالا تھا۔ آپ کہتے ہیں اتارے نہیں آت + آریہ ہے۔ آت + ارسے نہیں۔ ہم کہتے ہیں سندھی کے قاعدہ سے دونو صحیح ہیں۔ اگر وچارنے والے کے دل میں آریہ لفظ کے خلاف نفرت کا جذبہ ہو تو وہ آریہ مراد لے سکتا ہے۔ لیکن اگر مضمون چار ورن کا ہوگا۔ اور اس منتر کے الفاظ میں چاروں ورن کا ارتھ دینے کی صلاحیت ہوگی۔ تو آریہ لفظ کے ساتھ آت مل کر اتارے بنتا ہے۔ ایسا ماننے میں کوئی بھی پرتی وادی ورودھ نہیں کر سکتا۔ ویدک شبد کی یوگکتا کا خیال رکھ کر وچار کرنا چاہیے کہ آپ کا پد پاٹھ وید و شیر میں پرم پرمان نہیں ہو سکتا۔ پرم تو کہاں تسا دھارن پرمان بھی نہیں یاسک آچاریہ۔ پتنجلی منی اور سوامی دیانند جی نے بھی اس کا ورودھ کیا ہے۔ رگ وید ۱۰۔۹۔۱۲۹ میں سوامی جی نے کہکسیہ ایک پد مانا ہے۔ برخلاف شاکلیہ کے کہ اور کسیہ دو پد کے اور یہ امر کہ سندھی کے صاف اور مسلمہ اصول سے اتارے میں آت + آریہ ہونا پد پاٹھ میں لکھا نہیں۔ بذات خود اس کو پرمان کوٹی سے گرانے والا ہے۔ اور ایرماتک پستکوں کی شرن لئے بغیر آپ کو حصول مقصد میں کامیابی کا نظر آنا بالخصوص آپ کے پکش کی استیتا کا پرمان ہے ؛

۸۔ منتر مذکورہ میں راجسیہ کا لفظ صاف طور پر کشتری کا پرتی ندھی ہے۔ شودر کو آپ تسلیم کرتے ہی ہیں۔ آریہ لفظ ویش کے لئے ہے اور دیسے شو براہمن کے لئے۔ آپ کہتے ہیں प्रियं देवेषु मा कृणु میں دیوتاؤں کا پیارا بناتا ہے۔ اور براہمن کو دیوتا نہیں کہتے۔ لال بجھکڑی پاندتیہ کا یہ بھی عجیب مظاہرہ ہے کوئی پوچھے براہمن آریا شنکر تندی تو نہیں۔ بھوم سنسار کا ہے۔ براہمن سارے جہان کا کلیان کرتا ہے۔ اس لئے اسے بھودیو کہہ دو۔ پراصل لفظ تو دیو ہی ہوگا۔ بھو محض وشیشن ہے۔ اندر اگنی وغیرہ دیو ہیں۔ تو براہمن کیوں دیو نہیں جو اگنی وغیرہ کی دو تہ شکتیوں کو بھی اپنے آدھین کرتا ہے۔ ماتری دیو بھو۔ پتری دیو بھو آچاریہ دیو بھو۔ کیا آچاریہ یا براہمن دیو کا عام استعمال نہیں ؟ پس منتر کا موزوں ترین ارتھ چار ورن کا ہی لگتا ہے۔ اگر آپ یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ اندر اگنی وغیرہ دیوتاؤں کا۔ راجہ کا اور شودر و آریہ کا پیارا بناؤ۔ تو یہ تو ہے ہی فضول۔ کیونکہ شودر اور آریہ میں تو سب آ گئے۔ پھر راجہ علیحدہ کیوں کہیں اور اگنی وغیرہ جڑ ہوں۔ تو ان کا پیارا بننے کی پرارتھنا کیسی ؟

۹۔ رگ ۳۔۱۲۔۴ میں داس ورن کا لفظ ہے۔ اور ہم داس ورن کو مانتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے کہا تھا۔ کہ داس کے ساتھ ورن لگا کر براہمن کے ساتھ ورن لگانے میں انکار کیسا ؟ پس اس بحث سے تو کچھ لکھنا ضروری نہیں۔ تاہم اس حوالہ سے ایک غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ اور ایک ویدک دھرم پر چوٹ کی گئی ہے۔ لکھا ہے۔ " ان میں اندر سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ تو داس ورن کو نیچے دبا دے۔ یعنی آریوں کے خلاف سر مت اٹھانے دے " +

پھر لکھا ہے " ماسٹر جی نے جو داس کا ارتھ دینے یوگیہ اور ورن کا ارتھ رنگ روپ کیا ہے۔ اس لحاظ سے منتر کے یہ معنی ہوں گے " دینے یوگیہ رنگ روپ کو نیچے دبا دے " جس کا کچھ مطلب نہیں نکلتا۔ لیکن نہ یہاں داس ورن پر سختی کا ذکر ہے۔ نہ پرارتھنا ہے۔ نہ صحیح ترجمہ دیا گیا ہے۔ بلکہ ایشور کی ستتی ہے۔ دیکھئے منتر کا پورا ارتھ

ये नेमा विश्वा च्यवना कृतानि
यो दासं वर्णमधरं गुहाकः

یعنی جو اس تمام گتی شیل سنسار کو رچنے والا ہے۔ وہ دینے یوگیہ رنگ روپ یا انسانی قالب کو ماتا کے پوشیدہ گربھ استھان میں اتپن کرتا ہے۔ چونکہ پیدائش کے متعلق ایشور کی مہما ہے۔ لہذا ہمارے معنی پرکرن کے مطابق ہیں۔ اور اگر داس ورن کو شودر ورن پر لگاویں۔ تو آخری حصہ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جو داس ورن کو عالم پنہانی میں لے جاتا ہے۔ یعنی ایشور کے وید گیان سے داس ورن والی صفات دب جاتی اور دوجوں والی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس کوئی بھی مفہوم ویدک دھرم پر چوٹ کرنے کا آپ کو موقعہ نہیں دے سکتا +

۱۰۔ حوالجات سے آپ کا مدعا یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ آریہ لفظ داس۔ دسیو۔ شودر اور انایہ کا متضاد ہے۔ چونکہ اس میں ہمارا باہمی اختلاف ہی نہیں۔ لہذا تحریر فضول ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا ایک ہی پرکرن میں آپ آریہ کو سب کا متضاد کہہ سکتے ہیں۔ جہاں آریہ اور دسیو کا ذکر ہے۔ وہاں یہ شودر کا متضاد نہیں پس ہمارا پکش ہی ان پرمانوں سے سدھ ہوتا ہے کہ آریہ اور دسیو کے ذکر میں شودر آریہ کے اندر گت ہے۔ اور آریہ اور داس کہنے پر آریہ سے باہر۔ جسم میں پیر شامل ہے۔ وہی آریہ شریر سے شودر کا تعلق ہے۔ لیکن شاعقل کے نکتہ نگاہ سے شودر آریہ نہیں۔ انایہ یعنی اناڑی دانشمند ہے ؛

۱۱۔ یہ اعتراض بھی عجیب ہے۔ کہ اگر آپ بھی قبول کرتے ہیں آپ شودر کو ورن مانتے ہیں۔ تو داس دسیو وغیرہ کو کیوں نہیں مانتے سود میں تو شودر کا ہی منتر اوقف ہے۔ اور دسیو قابل قبول نہیں +

۱۲۔ ہمارے مضمون کے نصف سے زیادہ حصہ کا جواب نہیں دیا گیا۔ خصوصاً مصالحہ اور تمام بیان مضمون سے وابستہ ہونے سے لئے ادھر ادھر کی باتیں کہہ لیا عدیم الفرصتی کا ذکر کرنا عذر لنگ ہے۔ پس حسب ذیل امور کا جواب آپ کے ذمہ ہے :۔

۱۔ پیش شدہ منتروں سے فطرتی رجحان پر ورن کا انحصار +

۲۔ پرش سوکت والے منتروں سے براہمن وغیرہ کی ورن سنگیا ہی سدھ ہونا +

۳۔ چار ہی ورن سدھ ہونا اور تمام پیشے ورنوں کے انترگت ہونا +

۴۔ ورن ویوستھا کا نہایت قابل عمل ہونا +

۵۔ ورن ویوستھا کی ویاپکتا اور نیچر کے ساتھ سہیوگ کی ضرورت +

۶۔ ورن ویوستھا سے نہیں۔ بلکہ جہالت سے چھوت وغیرہ ہونا +

۷۔ ورن ویوستھا کے بغیر کسی بھی علمی شاخ کے ماہر عالم پیدا نہ ہونا +

۸۔ سدھانت کی بجائے تھیوریوں یا مختلف واروں سے انسانی طاقتوں کا برباد ہونا ؛

۹۔ حکومت۔ دوست اور تجارت وغیرہ کی حاسدانہ کشمکش۔ انشانتی۔ بے انصافی۔ جنگ و جدل وغیرہ کا ہونا ؛

۱۰۔ اصل اطمینان قلب کے موجب ایشور جیو پرکرتی سمبندھی یتھارتھ گیان کی عدم اشاعت ؛

۱۱۔ یتھارتھ گیان یا ستیہ دھرم کے بغیر انسانی جہالت کا حیوانی جماعت کے مثل ہونا وغیرہ وغیرہ ؛

۱۳۔ آپ کی تحریر کا بڑا بھاری حصہ غیر متعلقہ ہے۔ ہم تاریخی باتوں کو محض کسی دلیل یا ثبوت کی توضیح میں لے سکتے ہیں۔ ان کو بذات خود ثبوت نہیں کہہ سکتے۔ شرما ورما کا ورن ویوستھا کی بحث سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ شرما ورما ورنوں کا نام ہے۔ نہ نام کرن سنسکار میں ورن کی تشخیص ہوتی ہے۔ یہ سوال کہ کسی قدیم نام کے ساتھ شرما ورما دکھاؤ۔ اور بھی آپ کی دور اندیشی پر حرف لاتا ہے۔ ان لفظوں کا یوگ محض برہمچریہ یا گرہست میں ہوتا ہے۔ بعد میں اس کی ضرورت ہی نہیں۔ تب گرہست کے یا موت کے بعد کے لکھے گئے کسی کے حال میں شرما ورما موجود ہی کیسے رہ سکتا ہے ؟ افسوس بغیر کسی مریادا یا اصول کے سارے پہلوؤں کو سمجھے۔ او چھے پن کو ترک کر کے اپنی سبکی کرائی۔ اور سچائی یا سوسائٹی کو ہانی پہنچائی جا رہی ہے۔ برہمچریہ آشرم میں تو جسم یا کل کی ترقی یا پہنچ کے گرہست میں ترقی یا تنزل کی جانچ کے ورما کی ضرورت ہے۔ لیکن انہاس میں کل کا مفصل بیان ہی موجود ہے۔ پھر کی کیا ضرورت ہے ؟

۱۴۔ ایسے ہی رامچندر کا بے قصور شمبک کو مارنا۔ پرشرام کا دنیا کے کشتری مارنا۔ دروپدی کا کرن سے بیاہ کرنے سے انکار کرنا وغیرہ سب واقعات خارج از بحث ہیں۔ تاریخ میں ہر طرح کے واقعات ہیں۔ باتیں کسی کے خلاف نکالیں۔ ہم پچاس حق میں دکھاویں۔ اور پھر ایک ایسی بحث شروع ہو کر اصل معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے۔ اس سے فائدہ کیا ؟ واقعات پر ہمارا اتفاق نہیں ہوا۔ کوئی مکمل معتبر اور مستند تاریخ ہمارے باہمی فیصلہ سے بحث کی رہنما نہیں پاتی۔ اور بحیثیت مجموعی تاریخیں خود مختلف و متضاد ہیں۔ پس اس بحث پر ان کو کسی طرح صحیح نہیں ؛

۱۵۔ مغرب زدہ مہاشہ سنت رام جی جارج۔ مسولینی۔ رلمزے میکڈانلڈ وغیرہ کا خیال ہے۔ حالانکہ مسولینی وغیرہ پنڈت گورودت جی وغیرہ کی ترقی کو اپنے سے زیادہ قیمتی سمجھیں۔ پنڈت گورودت شادی براہمن کل میں نہ ہونے کی وجہ یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ جنم کے براہمنوں نے نہ ہونے سے مہاشہ سنت رام جی پنڈت جی کے آدرش براہمنو کو نہیں مانتے جات پات توڑنے کی ڈینگ کی حقیقت " جو بات کی خدا کی قسم لاجواب " ہے

۱۶۔ آریہ سماج کے اچھوت ادھار جو ریمارکس دئے ہیں۔ اصولی بحث ہیں۔ شاید بعض آریوں کے ذات منڈل پر کئے گئے اعتراض وغیرہ یہ لفظ لکھے گئے ہیں۔ لیکن بے دلیل نہیں اور محض شخصیتوں پر حملہ ہونے تو لکھنا مناسب نہیں سمجھتے ؛

۱۷۔ ہم سے اپنا ورن بتانے کی جرأت کے سوال کا مضمون زیر بحث سے تعلق بتا دو۔ نہ صرف اپنا آپ کے متعلق نتیجہ بھی مدلل طور پر بیان کر دیں گے یہ وجہ بتا دیجئے۔ کہ ہماری اصولی بحث میں شبکساری پر مبنی ذاتیات کیوں لازمی ہے ؟

۱۸۔ دھرم ششر بد ہشطر کا یہ کہنا کہ ورنوں بری طرح خلط ملط ہونے سے کو الگ الگ کرنا مشکل ہے۔ ورن خلاف اثر نہیں ڈالتا۔ آریہ سماج

(بقیہ دیکھو صفحہ

لاہور چھاؤنی میں آریہ سماج کی مکمّل فتح - اور پورانکوں کی شکست فاش

ستیارتھ پرکاش میں ورنت سدھانتوں کی ویدانوکولتا پر زبردست شاسترارتھ

شاسترارتھ مہارتھی پنڈت بُدھ دیو جی میرپُوری نے پورانک پنڈت اکھلانند کو چاروں شانے چت گرا دیا

لاہور چھاؤنی کے شاسترارتھ کے تیسرے دن یعنی ۲۷ جون کی مفصل کاروائی

گزشتہ ہفتہ کے آریہ ویر میں آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں پورانک پنڈت مادھوآچاریہ اور شاسترارتھ مہارتھی شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیاالنکار کے مابین ورن دیوستھاپنہ شاستراتھ کاروائی جس میں آریہ سماج کو اپورو وجے اور پورانکوں کی گھور پراجے ہُوئی - پرکاشت کی جا چکی ہے - آج کے آریہ ویر میں رشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش میں ورنت سدھانت وید انوکول ہیں پر جو زبردست شاستراتھ پورانک پنڈت اکھلانند اور شاستراتھ مہارتھی پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری کے بیان ہُوا - اس کی مفصل کارروائی شائع کی جاتی ہے - اس شاستراتھ میں پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری نے پنڈت اکھلانند کو چاروں شانے چت گرا دیا - اور اُسے ایسی مکمل شکست دی - کہ وُہ مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہا - اور دوسرے دن ہی لاہور چھاؤنی سے راہ فرار اختیار کی - پورانک ہار کر بھی اپنی جیت کے راگ الاپا کرتے ہیں - لیکن اس شاستراتھ میں اپنی ہار کا وُہ بھی اعتراف کرتے ہیں - اس سے پاٹھک اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ پنڈت اکھلانند کو کتنی بڑی شکست ہُوئی -

(ایڈیٹر)

لاہور چھاؤنی میں سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں ایک ہفتہ کا شاستراتھ تھا - اُس میں تیسرے دن یعنی ۲۷ جون کو شاستراتھ رشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش کی ویدانوکولتا پر تھا - لاہور چھاؤنی کے شاستراتھ میں کافی تعداد میں استریاں پُرشوں کی طرح بھاگ لیتی تھیں - لیکن اُس دن پورانکوں نے پہلے ہی گھوشنا کر دی تھی - کہ آج کے شاستراتھ میں عورتیں نہ آویں - اس بات سے پورانکوں کے ہردے کی ملینتا پہلے ہی ظاہر ہو گئی تھی - کہ وُہ کیا کچھ کرنا چاہتے تھے - اس شاستراتھ میں پورانکوں نے پنڈت اکھلانند کو کھڑا کیا تھا - بھاری فیس دے کر یو پی سے بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے اُسے بُلایا تھا - اور اُس دن اس بات کا جگہ جگہ پرچار کر رہے تھے - کہ آج ہمارے شاستراتھ مہارتھی سب سے بڑے ودوان پنڈت اکھلانند جی کھڑے ہوں گے - جن کے بھے سے آریہ سماجی کانپتے ہیں - لیکن بیچارے پورانکوں کو اس بات کا کیا پتہ تھا - کہ آج کے شاستراتھ میں پورانک منڈل و پنڈت اکھلانند کو ایسی منہ کی کھانی پڑے گی - جسے وُہ ہمیشہ یاد رکھیں گے - آریہ سماج کی طرف سے شاستراتھ مہارتھی پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری شاستراتھ کے لئے کھڑے کئے گئے - ۱۹۳۰ء میں نروٹ جیمل سنگھ ضلع گورداسپور میں پنڈت اکھلانند و پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری کا شاستراتھ ہُوا تھا - اور اُس شاستراتھ میں پنڈت اکھلانند کو بُری طرح شکست ہُوئی تھی - یہاں تک کہ سوامی پرکاشانند جنہیں لاہور چھاؤنی کے شاستراتھ میں بھی پورانکوں نے پردھان بنایا جو وہاں شاستراتھ کے پردھان تھے - اُنہوں نے بھی پورانک ہوتے ہُوئے یہ فیصلہ دیا تھا - کہ پنڈت اکھلانند ٹھیک جواب نہیں دے سکا - اُس شاستراتھ کے بعد کبھی بھی پنڈت اکھلانند کو پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری سے شاستراتھ کرنے کا ساہس نہ ہوا - اب چھ سال کے بعد حضرت پھر شاستراتھ کے میدان میں آئے - لیکن اب کے ایسی گھور پراجے کا منہ دیکھنا پڑا ہے - کہ اگر لجا کا لیش بھی ہوا - تو پنڈت بُدھ دیو جی کے ساتھ کبھی شاستراتھ کے میدان میں نہیں آئیں گے - اس دن کے شاستراتھ کے سمپورن حالات پاٹھکوں کے گیان کے لئے نیچے دئے جاتے ہیں -

سوال پہلا:- سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس میں لکھا ہے - کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد استری یونی سنکوچن کرے - اس پر ہمارا پرشن ہے - کہ سوامی دیانند کو یونی سنکوچن کا گیان کیسے ہُوا - اگر کسی وید منتر میں لکھا ہے - تو وُہ وید منتر پیش کرو - اگر نہیں تو کیا اُن کا تجربہ تھا -

جواب:- پنڈت بُدھ دیو جی نے رگوید کے دسویں منڈل کے دو منتر بولے - اور اُن کا سائن آچاریہ کا بھاشیہ سُنایا - جس میں صاف یونی سنکوچن کا ودھان لکھا ہُوا تھا - اور پنڈت اکھلانند کو للکارا - کہ جب تمہارا سائن آچاریہ یونی سنکوچن کو مانتا ہے - تب اُس پر اعتراض کرنا کیا تمہیں شوبھا دیتا ہے - علاوہ ازیں گرڑ پُران آچار کھنڈ کا ایک حوالہ پیش کیا - جس میں یہ لکھا تھا - کہ سنکھ پُشپی جٹا مانسی وچ سفید سرسوں ان سب کو پیس کر بھینس کے مکھن میں گولی بنا کر اگر استری اپنی یونی میں رکھے - تو دس بچے پیدا کرنے پر بھی وُہ پھر کنیا ہو جائے گی - کہئے پنڈت اکھلانند جی یہاں تو آپ کے بیاس جی کی دکان میں کمال کی اوشدھی مل گئی - جب آپ کے پوران جنہیں آپ پانچواں وید مانتے ہیں - یونی سنکوچن کے نسخے پیش کرتے ہیں - تو آپ کس مُنہ سے اسے وید ورودھ بتلاتے ہیں - اس کے سوائے ساری دُنیا اس بات کو مانتی ہے - کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد استری کے گربھ آشے یعنی یونی کو ٹھیک کرنے کے لئے دوائیوں کو استعمال کرنا چاہیے - سب سمجھدار دائیاں و ڈاکٹر لوگ دوائیوں کا استعمال کرتے کراتے ہیں - جو سروتنتر سدھانت ہے - جس کو سب لوگ مانتے ہیں - اس پر اعتراض کرنا آپ کو زیبا نہیں - آپ بھی اس بات کو مانتے و عمل کرتے ہیں - یہ اور بات ہے - کہ فیس کے لوبھ کے مارے اس پر اعتراض کر رہے ہیں - اگر آپ یونی سنکوچن نہیں مانتے - تو کیا اُس کا اُلٹا یعنی یونی ودارن مانتے ہیں -

سوال دوسرا - پنڈت اکھلانند نے دوسرا سوال یہ کیا - کہ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں جو گربھادھان کا جو طریقہ لکھا ہے - جس میں آنکھ کے سامنے آنکھ - مُنہ کے سامنے مُنہ وغیرہ باتیں درج ہیں - یہ طریقہ وید سے ثابت کرو - سوامی دیانند کو اس کا تجربہ کیسے ہُوا - وُہ تو بال برہمچاری تھے - اس کوک شاستر کی تعلیم سے ستیارتھ پرکاش گندی کتاب سدھ ہوتی ہے -

جواب - اس سوال کے جواب پنڈت بُدھ دیو جی نے نیچے لکھے دئے -

(۱) یجروید ادھیائے ۱۹ میں گربھادھان کا وہی طریقہ آتا ہے - جو مہرشی دیانند جی مہاراج نے لکھا ہے - وہاں اس بات کا صاف ذکر ہے - کہ گربھادھان کے سمیہ جب گربھ ستھاپن کا سمیہ ہو - اُس وقت آنکھ کے سامنے آنکھ مُنہ کے سامنے مُنہ ہونا چاہیے - اور دُنیا کا قدرتی طریقہ بھی یہی ہے - سب انسانوں میں ایسا ہی ہوتا ہے - ہاں پشوؤں کا طریقہ اس کے ورپریت ہوتا ہے - اُسے شاید آپ وید انوکول سمجھتے ہوں -

(۲) پنڈت اکھلانند جی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے - کیونکہ پورانوں میں اکثر گربھادھان آتا ہی نہیں - وہاں تو کہیں کرنادہان - کہیں ناسکادہان - کہیں ہون کنڈادہان - کہیں گھڑادہان - کہیں لکڑادہان وغیرہ ادہان آتے ہیں - اس لئے پنڈت اکھلانند اُس سچے قدرتی طریقے گربھادان کی مخالفت کرتے ہیں جو اُچت نہیں -

(۳) آپ کا یہ اعتراض بھی فضول ہے - کہ سوامی دیانند کو اس کا تجربہ کیسے ہُوا - مہرشی دیانند نے وید شاستر پڑھے تھے - اور ان میں ودھی لکھی ہے - اُسی ودھی کا ذکر مہاراج نے اپنے گرنتھوں میں کیا ہے - کیونکہ دُنیا کے لوگ کئی پرکار کے اوٹ پٹانگ آسن کرکے اپنی تتھا اپنی سنتان کا ستیاناش کر رہے تھے - اس لئے مہرشی نے آوشیک سمجھا - کہ اُن کو اس سچی تعلیم سے آگاہ کیا جاوے - باقی رہا تجربہ کا سوال - سو ہم آپ سے پوچھتے ہیں - کہ پورانوں میں بیسیوں پرکار کے استری پرش کے سمبندھ وشئک باتیں لکھی ہیں - اُن کو شکدیو جی نے ورنن کیسے کر دیا - اور اُنہیں اُن باتوں کا تجربہ کیسے ہُوا - کیونکہ وُہ تو بال

برہمچاری تھے - مثال کے لئے شریمد بھاگوت کے دسویں سکندھ میں جو کبجا اور شری کرشن کے سمبندھ کا وستریت ورنن آتا ہے - شکدیو جی بال برہمچاری تھے - اُن کو اس بات کا پتہ کیسے لگا -

(۴) آپ جو یہ بار بار کہہ رہے ہیں - کہ یہ کوک شاستر کی تعلیم ہے - آپ کو یہ شوبھا نہیں دیتا - ویدوں میں کام شاستر کی شکشا آتی ہے - علاوہ ازیں مہرشی واتسائن نے کام سوتر نام کی ایک پُستک لکھی ہے - کام شاستر ایک اونچی ودیا ہے - اس کا گیان نہ ہونے پر ہزاروں لوگ اپنی اپنی پتنیوں اور سنتان کی زندگیوں کا ناش کر دیتے ہیں - یورپ میں اس پر ڈاکٹروں نے بڑے گرنتھ لکھے ہیں اور آپ کس مُنہ سے اس کی نندا کرتے ہیں - ستیارتھ پرکاش میں کوک شاستر کی باتیں نہیں ہیں - ہاں آپ نے ضرور آپنے اتھرو وید آلوچن نامک گرنتھ میں کوک شاستر کی باتیں لکھی ہیں - مثلاً کنیا وشی کرن - استری وشی کرن - پرائی استری سے دُراچرن - اس کے علاوہ جو آپنے وہاں یہ بھی لکھا ہے - کہ منشیہ کو ہاتھی وگدھے کی طرح اپنی . . . . بڑھانی چاہیئے - آپ کو یہ فحش نظر نہیں آتا -

(۵) دوران شاستر ارتھ میں پنڈت بُدھ دیو جی نے کبجا اور کرشن کے گربھادان کی بھاگوت سے مثال دی - اس پر پنڈت اکھلانند نے یہ کہا - کہ آریہ سماجی فضول لانچھن لگاتے ہیں - کرشن جی تو بال برہمچاری تھے - اُن کا ایک بند ویریہ پات نہیں ہوا - اور تھے بھی وہ بالک - پنڈت بُدھ دیو جی نے کہا - کہ میں شری کرشن کی نندا نہیں کرتا - میں شری کرشن کے آچار - کو ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ سے بھی اونچا سمجھتا ہوں - یہ لانچھن پورانوں نے لگائے ہیں پورانوں کی رو سے آپ کا دعوے ثابت نہیں ہوتا - برہم ویورت پوران کرشن جنم کھنڈ میں یہ صاف آتا ہے - کہ کرشن جی مہاراج نے کبجا سے ساری رات بھوگ کے بعد پراتہ کال ویریہ آدھان کیا - اگر آپ کہیں وہ بچے تھے - تو پورانوں میں ایسا کیوں لکھا - کیا بچہ گوردھن اُٹھا سکتا ہے - کنس کی بھیجی ہُوئی پوتنا اور راکششوں کو مار سکتا ہے - اُس نے کنس کو مار دیا - اُس کے پہلوانوں کو کیسے مارا - کنس کو مارنے کے بعد وہ کبجا کے پاس گئے ہیں - جب یہ سب کام وہ کر سکتے ہیں - تو یہ اسنبھو کیسے ؟

پنڈت بُدھ دیو جی کے ان جوابوں کو سُنتا کر پنڈت اکھلانند کے منہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں - اور وہ آئیں بائیں شائیں کے سوائے کوئی بات نہ کہہ سکے -

تیسرا سوال:- سوامی جی نے جو ویریہ آکرشن ودھی لکھی ہے - وہ کس وید میں لکھی ہے - استری کا اُٹھنا لکھا ہے - وہ کتنا ہو - آدمی

جواب:- اُسی ویدمنتر میں جو گربھادھان کے وشے میں دیا گیا ہے - ویریہ آکرشن کی ساری ودھی آجاتی ہے - اس کے علاوہ ہٹھ یوگ پردیپکا شوسنگھتا گھرنڈ سنگھتا وغیرہ آپ کے یوگ ابھیاس کے گرنتھوں میں ایک بجرولی مُدرا نامک یوگ ابھیاس کا طریقہ آتا ہے - جس میں ویریہ آکرشن کا بڑا اہی منورنجک صاف ورنن آتا ہے - اور گربھ ستھاپن پرانایام بھی آتا ہے - جب آپ کے سارے یوگ کے گرنتھ ویریہ آکرشن کی ودھی کو مانتے ہیں - تب آپ کس منہ سے اس کی نندا کرتے ہیں - اور پورانوں کے اندر تو اس کا بڑا ہی کھلا ورنن آتا ہے - دیوی بھاگوت میں آتا ہے - کہ جب جالندھر کی استری کا ست بھنگ کرنے کے لئے وشنو جی جالندھر کا روپ بنا کر اُس کے پاس گئے - تو جالندھر کی استری ورندا نے ویریہ آکرشن ودھی کو دیکھ کر فوراً یہ پہچان لیا - کہ یہ جالندھر نہیں - اس سے سدھ ہے - کہ آپ کے وشنو مہاراج اس ودھی کا اُپیوگ کرتے تھے - باقی رہا آپ کا کتنا اُٹھنے کا سوال یہ آپ پورانوں میں دیکھئے - مہا بھاگوت ادھیائے ۴ میں لکھا ہے کہ ایک بار شو جی پاربتی سے پندرہ سال تک سناتن دھرم کرتے رہے - اور جب وہ اُسی اوستھا میں لات مارتے تھے - تو ساری بھومی کمپائمان ہوتی تھی - اب آپ بتائیے کہ وہ کتنے اُٹھتے تھے - ہمارا تو سیدھا جواب ہے - کہ جس کی جتنی شکتی ہو - اُتنا اُٹھتا ہے -

سوال چوتھا:- سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے - کہ استری اپنے ستنوں کو کڑا کرنے کے لئے اُن پر دوائی کا لیپ کرے - اور گربھادھان کے بعد ثعلب مصری وغیرہ دوائیوں کا دودھ میں اوٹا کر پینا لکھا ہے - یہ کس وید میں ہے -

جواب:- یجر وید کے گیارہویں ادھیائے میں سپشٹ ستنوں کے لیپ - یونی سنکوچن گربھادان وغیرہ کے لئے دوائیوں کے پریوگ کرنے کی اجازت آتی ہے - جب ویدیں دوائیوں کا استعمال کرنے کی اجازت آتی ہے - جب وید دوائیوں کے استعمال کا حکم دیتا ہے - تب اُس سے بڑھ کر یوں - دوائیوں کے استعمال کے وستریت طریقہ کا ودھان وید منتروں سے کے انوسار مہرشی لوگوں کے سشرت چرک آدی وئید ک کے گرنتھوں میں کیا ہے - اُسی کا حوالہ رشی دیانند جی نے دیا ہے - دوران شاستر ارتھ میں پنڈت اکھلانند نے یہ بھی کہا - کہ سوامی جی نے یہ لکھا ہے - کہ اس طرح سے استری دو مہینے میں پھر جوان ہو جاتی ہے - پنڈت بُدھ دیو جی نے کہا - کہ سنسار کا کوئی آدمی آپ یہ نہیں چاہتے - کہ آپ کی استری بڈھی ہو جاوے - سب یہ چاہتے ہیں - کہ ہم مضبوط و جوان رہیں و ہماری صحت خراب نہ ہو - سشرت میں تو یہاں تک لکھا ہے - اس طریقے سے پندرہ دن میں استری پھر جوان ہو جاتی ہے - جس بات کو ساری دُنیا مانتی ہے - اُس پر آپ کا اعتراض اپنی اگیانتا کا ثبوت دیتا ہے - آپ نے جھوٹ کہا ہے - کہ سوامی دیانند نے ستنوں کو کٹھور کرنے کے لئے دوائی کا ملنا لکھا ہے - سوامی جی نے تو یہ لکھا ہے - کہ جب بچے کو دودھ چھڑایا جاوے اور دایہ کا دودھ پلایا جاوے - تب استری اپنے ستنوں پر ایسی دوائی کا لیپ کرے - جس سے اُس کے ستنوں کا دودھ بند ہو جاوے -

پنڈت اکھلانند نے پنڈت بُدھ دیو جی کا جواب سُن کر لاجواب ہو کر بار بار ثعلب مصری وید سے دکھاؤ کی رٹ لگانی شروع کر دی - جس پر پنڈت جی نے کہا - میں وید سے دوائیوں کا استعمال ثابت کر چکا ہوں - ساری دُنیا دوائیوں کا استعمال کرتی ہے - ہر ایک دوا کا نام وید میں نہیں ہوتا - وہاں اصول بیج روپ میں ہوتے ہیں - دوائیوں کے نام کیلئے مہرشیوں کے ان اصولوں کے ودھان میں وستریت گرنتھ لکھے ہوئے ہیں -

سوال پانچواں:- ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس میں لکھا ہے - کہ بچے کو ماتا ۶ دن دودھ پلائے - اور اس کے بعد دائی دودھ پلائے - یہ کس وید میں لکھا ہے پرمان پیش کرو -

جواب:- اس سوال کے پنڈت بُدھ دیو جی نے نیچے لکھے جواب دئے -

(۱) یجر وید ادھیائے ۱۷ - رگ وید منڈل ۵ میں دو منتر دایہ کے دودھ پلانے کا ورنن کرتے ہیں - جب وید بھگوان دایہ سے دودھ پلانے کی اجازت دیتے ہیں - تب آپ کو اس بات پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے -

(۲) سشرت شاریرک ستھان ادھیائے ۱۰ دایہ کے دودھ پلانے کی وستریت ودھی آتی ہے - وہاں لکھا ہے - کہ ماں باپ سوشیل رحم دل دھرماتما جو بہت موٹی نہ ہو بچے پالنے میں ماہر ہو - ایسی دائی کو اُس کے دودھ کو شدھ کرنے کے لئے اُس کو اچھا بھوجن پوشاک کھلا دیں - بلکہ دودھ پلانے کی ودھی ہوتے یہ لکھا ہے - کہ جب بچے کو ستن دیویں - تب یہ منتر پڑھیں - جو یہ ہے - کہ ہے دایہ تیرے یہ ستن سمندر کی طرح لابھ پہنچانے والے ہیں - تیرا دودھ امرت ہو کر اس بچے کو رشٹ پشٹ وغیرہ وغیرہ - کہیئے سشرت تو آپ کے جی مہاراج اوتار کے چیلے ہیں - ان کے خلاف آپ کیوں بولتے ہیں -

(۳) اگر آپ دوسرے کے دودھ پر بُرا مانتے ہیں - تو کرشن جی نے دوسروں کا دودھ کیوں پیا - پورانوں میں تو بھری پڑی ہیں - مثلاً شکنتلا نے دودھ پیا ؟ کرپاکرپی کی ماں کو لکڑی ہے - اُس نے کس کا دودھ پیا - اُبھی پوانا شور راجہ سے لکھی ہے - اُس نے کس کا دودھ پیا

(۴) علاوہ ازیں سب راجہ لوگوں بھی بچوں کو دایہ پالتی ہیں - پنا دائی ہے - جس نے مہارانا پرتاپ کے پتا اُدے سنگھ کو بچانے کے لئے اپنے پیارے پُتر کا بلیدان کر دیا تھا - بڑے لوگوں میں بھی بچوں کو پالنے والی دائیاں ہوتی ہیں -

چھٹا سوال:- سوامی دیانند جی نیوگ کی تعلیم لکھی ہے - وہ نہایت گندی تعلیم ہے - اس کو ویدوں سے ثابت سوامی جی نے وید منتر کا ترجمہ کرتے لکھا ہے - کہ ہے استری - تو اس مرے ہُوئے پتی کی آشا کو چھوڑ کر دوسرا کر لے - یہ کتنی بُری بات ہے -

جواب:- پنڈت بُدھ دیو جی نے کے نمن لکھت اُتر دئے -

(۱) جو وید منتر نیوگ کے لئے مہرشی جی نے پیش کیا ہے - اُس کے آپ ارتھ ٹھیک نہیں سمجھے - اس کا آشے ہے - کہ جو استری ودھوا ہو گئی ہے اور خاندان کو چلانا چاہتی ہے - اُس کو یہ ہے - کہ اب مرے ہُوئے پتی سے تمہاری سنتان نہیں ہو سکتی - اگر تم چاہو - تو کسی جیتے پُرش سے نیوگ کر سنتان پیدا کر لو - اُس کا یہ ارتھ نہیں ہے - کہ پتی مر گیا ہے - اس کو چھوڑ کر نیوگ کر لو - وہاں سائنے تیتریہ آرنیک میں

آریہ سماج بڈھلاڈہ کی شاندار فتح

مورتی پوجا پر زبردست شاستر ارتھ

پورانک پنڈت اکھلانند کو دن میں تارے نظر آنے لگے

مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ جون کو سناتن دھرم سبھا بڈھلاڈہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس موقعہ پر پورانکوں نے اپنی عادت کے مطابق رشی دیانند اور آریہ سماج کو گالیاں سُنانے کے لئے منہ پھٹ بھجنیک باوا چمن لال کو خاص طور پر بُلایا تھا۔ جس نے نگر کیرتن اور جلسہ میں بھی رشی دیانند اور آریہ سماج کو گری سے گری گالیاں دے کر سناتن دھرم کی پورانک تہذیب کا نمونہ پیش کیا۔ ۲۹ جون کو پراتہ کال کے لیکچر میں پنڈت امرناتھ نے مورتی پوجا وشے پر آریہ سماج کو چیلنج دے ڈالا۔ اس پر آریہ سماج کے منتری نے سناتن دھرم سبھا کو چِٹھی لکھی۔ کہ ہمیں آپ کا چیلنج منظور ہے۔ مہربانی کر کے سوچنا دیں۔ کہ ہم شاستر ارتھ کے لئے کس وقت آپ کے جلسہ میں آویں۔ اس پر سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ساڑھے چار بجے شام کا وقت شاستر ارتھ کے لئے مقرر کر کے اطلاع دی گئی۔ آریہ سماج کے سبھاسد عین وقت پر شاستر ارتھ کے لئے پہنچ گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی ویدک توپ اور سناتن دھرم کی طرف سے کوی رتن پنڈت اکھلانند جی شاستر ارتھ کے لئے کھڑے ہُوئے۔ پنڈت منسا رام جی نے حسب ذیل سوالات دریافت کئے:-

(۱) چاروں ویدوں میں سے مورتی پوجا شبد دکھلاؤ۔

(۲) چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ لکڑی پتھر یا دھات کی اتنی لمبی چوڑی اور موٹی پرماتما کی بنا کر اُس کی پوجا کرنی چاہئے۔

(۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں پرماتما کو غیر مجسم بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ غیر مجسم کی مورتی نہیں بن سکتی۔ اس لئے مورتی وید کے خلاف ہے۔

(۴) یجروید کے ادھیائے ۳۲ منتر ۳ میں لکھا ہے۔ کہ پرماتما کی مورتی نہیں بن سکتی۔ اس لئے بھی مورتی پوجا وید کے خلاف ہے۔

(۵) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۱ میں لکھا ہے کہ جو شخص پرماتما کی جگہ پر مادہ پرستی کرتا ہے۔ وُہ نرک میں جاتا ہے۔ اس لئے مورتی پوجا وید کے برخلاف ہونے سے کفر شرک اور گناہ ہے۔

(۶) شریمد بھاگوت دسم سکندھ ادھیائے ۸۴ شلوک ۱۳ میں صاف لکھا ہے۔ کہ مورتی پُوجا کرنے والا بیل اور گدھے کے برابر ہے۔

(۷) برہم وئیوَرت پوران میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص درگاہ کے سامنے شو اور سورج کی تعریف کرتا ہے۔ وُہ کُتے کی یونی میں جاتا ہے۔

(۷) شو پوران میں صاف لکھا ہے۔ کہ جب مہا دیو جی مادر زاد ننگے ہو کر ہاتھ میں اندری کو پکڑ کر ناچتے کُودتے ہُوئے دارو بن میں رشی لوگوں کی استریوں کے درمیان پہنچے۔ تو استریاں ساتھ چمٹ گئیں۔ اور اُس کو چومنے لگیں۔ رشی لوگوں نے آنے پر اس ویرودھ کام کو دیکھ کر شاپ دیا۔ کہ تیرا لنگ کٹ کر پڑے۔ چنانچہ لنگ کٹ کر گر پڑا۔ اور آگ کا گولا بن کر تینوں لوگوں کو بھسم کرنے لگا۔ رشی لوگ تنگ آ کر برہما کے پاس گئے۔ اُس کے کہنے پر وشنو کے پاس گئے۔ اور سب نے مل کر پاربتی کو خوش کیا۔ تو پاربتی نے اپنی بھگ کو سامنے کر دیا۔ جس میں شو لنگ قائم ہو گیا۔ اُس کے اوپر ٹپکتا ہُوا پانی کا گھڑا اوڑکا گیا۔ کہ یہ آتش خیز جاڑا طرح کہیں پھر نہ بھڑکے۔

گیا۔ ۲۹ جون کو بارش کے باعث شاستر ارتھ نہ ہو سکا۔ ۳۰ جون کو پھر شرادھ پر شاستر ارتھ ہُوا۔ اس روز پورانکوں کی پے درپے شکستوں کے بعد پورانک دھرم کی لُٹیا ڈوبتی دیکھ کر واک آؤٹ کرنے اور شاستر ارتھ بند کرنے کا حال پاٹھک آریہ ویر کے یکم جولائی کے ضمیمہ میں پڑھ ہی چکے ہیں۔ پنڈت مادھو آچاریہ اور پنڈت لوکناتھ جی کا شرادھ پر شاستر ارتھ تفصیل سے اگلے پرچہ میں چھاپا جائے گا۔

منتر پیش یا پنڈت جی کے وید منتروں کو چھوڑنے کی بجائے نیوگ شبد وید سے دکھاؤ کی رٹ لگانی شروع کر دی۔ جس کے جواب میں پنڈت جی نے کہا۔ کہ میں نے بیسیوں منتروں سے نیوگ ثابت کر دیا ہے۔ اگر تمہیں شبد کی ضد ہے۔ تو بتاؤ مورتی پُوجا اوتار مرتک شرادھ شبد وید میں کہاں آتے ہیں۔ اگر نہیں آتے تو تم اُنہیں ماننا چھوڑ دو۔ لیکن سوائے بغلیں جھانکنے کے پنڈت اکھلانند کوئی جواب نہ دے سکا۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے بار بار للکار کر پنڈت اکھلانند کو کہا۔ کہ جو سوال آپنے کئے تھے۔ ان سب کی پُشٹی میں میں نے وید کے پرمان پیش کر دئے ہیں۔ اب آپ کو کھلی چھٹی ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کے جس سدھانت پر چاہیں۔ وید منتر پوچھیں۔ میں پیش کروں گا۔ لیکن پنڈت اکھلانند کو حوصلہ ہی نہیں پڑا۔ کہ وُہ کچھ اور پوچھے۔ دوران شاستر ارتھ میں پنڈت اکھلانند نے پنڈت بُدھ دیو جی کی ودیا پر آکشیپ کیا۔ جس پر پنڈت بُدھ دیو جی نے ببانگ دہل چیلنج دیا۔ کہ اگر آپ کو ودیا کا گھمنڈ ہے۔ تو تم تین پنڈت مل کر ویدوں کے منتر ارتھ سہت زبانی بولو۔ میں اکیلا بولوں گا۔ جو پہلے چپ ہو جاوے۔ اُس کی ہار مانی جاوے۔ اگر وید منتر نہیں آتے۔ تو پورانوں کے شلوک بولو۔ رامائن کے شلوک بولو۔ وُہ نہیں آتے تو مہابھارت کے شلوک بول لو۔ وُہ نہیں آتے تو رامائن کی چوپائیاں بول لو۔ اس سنگھ گرجنا کو سُن کر پنڈت اکھلانند اور اُن کے ساتھی پورانک پنڈتوں کے ہوش اُڑ گئے۔ اور انہوں نے اس پر ایک شبد بھی نہیں کیا۔

جنتا پر اس شاستر ارتھ کا بڑا بھاری پربھاؤ پڑا۔ پورانک تک پنڈت اکھلانند کو کوستے اور پنڈت بُدھ دیو جی کی تعریف کرتے تھے۔ اور یہ کہتے ہُوئے سُنے گئے۔ کہ ہم تو پنڈت اکھلانند کو بڑا ودوان اور شاستر ارتھ میں آریہ سماجیوں کو ہرانے والے سمجھتے تھے لیکن یہ تو کھوکھلا نند نکلے۔ دوسرے دن ہی وُہ پراجے کی ندامت کے مارے لاہور چھاؤنی سے چلدئے۔ اس کے بعد چوتھے دن ۳۰ جون کو پاٹھک پڑھ ہی چکے ہیں۔ کہ کس طرح شرادھ پر پنڈت مادھو آچاریہ اور پنڈت لوکناتھ جی کے مابین شاستر ارتھ ہُوا۔ جس میں پنڈت لوکناتھ جی نے پنڈت مادھو آچاریہ کے سب اعتراضوں کا جواب دے کر آریہ سماج کے جیوت پتروں کے شرادھ کے پکش کو بڑی اچھی طرح سدھ

کہ استری مرے ہُوئے پتی کی لاش سے لپٹی ہُوئی پڑی ہے۔ اور لوگ اُس کو کہتے ہیں۔ کہ تو اس لاش کو چھوڑ کر اُٹھ۔ اور ان جیتے ہُوئے لوگوں میں دوسرے وواہ کی اچھا کرنے والے پتی کو چُن لے۔ اور اس کی استری بن جا۔ اس پر پنڈت اکھلانند نے کہا۔ کہ سائن آچاریہ نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ پُتر پوتروں کے پالنے کیلئے تو اس مرے ہُوئے پتی کے پاس سے اُٹھ۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے للکار کر کہا۔ کہ تیتریہ آرنیک میں کوئی شبد پُتر پوتر آدی کا نہیں ہے۔ پنڈت اکھلانند کو اتنا بھی پتہ نہیں تھا۔ کہ حوالہ تیتریہ آرنیک کا دیا جاتا ہے۔ یا اتھروید کا۔ حالانکہ تیتریہ آرنیک میں وہی منتر ہے۔ جو اتھروید میں ہے۔

(۲) بالمیکی رامائن میں آتا ہے۔ کہ جب بالی کو رام چندر نے مارا تب تارا بالی کی لاش پر رو رہی تھی۔ رام چندر جی نے حکم دیا۔ کہ اس کو اُٹھا کر میرے پاس لاؤ۔ جب تارا کو رام کے پاس لایا گیا۔ تب رام نے کہا۔ کہ گھبراؤ نہیں۔ تمہارا پریم سگریو سے بالی جیسا ہی ہو جائے گا۔ اور تمہارے پُتر کو یوراج پد مل جاوے گا۔ اس سے یہ ثابت ہے۔ کہ شری رام نے مرے ہُوئے پتی کی لاش کے پاس سے تارا کو اُٹھا کر سگریو کے ساتھ اس کا سمبندھ کرا دیا۔ اس گھٹنا کے ہوتے ہُوئے آپ کس مُنہ سے سوامی جی کے ورودھ بول رہے ہیں۔

(۳) جو منتر سوامی دیانند جی نے دیا ہے۔ اُسی منتر کا حوالہ بھیشم پتامہ ستیہ وتی کے آگے مہابھارت کے آدی پرب میں دیتے ہیں۔ بھیشم پتامہ کہتے ہیں۔ کہ جب پرشورام جی نے کھشتریوں کو مار دیا۔ تو کھشتریوں کی استریوں نے برہمنوں کے پاس جا کر نیوگ کر کے سنتانیں پیدا کیں [illegible] اس وید منتر کا حوالہ دے کر یہ کہا۔ کہ لڑکا اُسی پتی کا ہوتا ہے۔ جس سے اُس کا وواہ ہوتا ہے۔ اسی منتر کا حوالہ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے دیا ہے۔

پنڈت بُدھ دیو جی نے رگ ودھان۔ سکند سوامی کا نرکت بھاشیہ وغیرہ کا حوالہ دے کر۔ نیز بیسیوں وید منتر نیوگ کے بارے میں اپستھت کئے۔ جن کو سُن کر پنڈت اکھلانند کے چھکے چھوٹ گئے۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے بار بار چیلنج کیا۔ کہ نیوگ کے ورودھ ایک ہی وید منتر پیش کرو۔ یا میرے ان وید منتروں کے ارتھ کر کے ثابت کرو۔ کہ یہ نیوگ پرک نہیں۔ لیکن پنڈت اکھلانند کوئی

پڑے۔ اور ان کی پوجا شروع ہوئی۔ میں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو ہماری ماتا بہن اور بیٹیاں مندروں میں جاتی ہیں۔ اس تصویر کو دیکھ کر اُن کے اخلاق پر کیا اثر پڑتا ہے۔

سوال نمبر ۱ پر پورانک پنڈت نے آخیر تک ایک بھی حرف منہ سے نہیں نکالا۔ جس سے پبلک پر یہ واضح ہو گیا۔ کہ چاروں ویدوں میں مورتی پوجا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲ پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ دیکھو اتھرو وید میں رُدر کا پتھر کا شریر لکھا ہے۔ اس سے پرماتما کی مورتی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ یہاں پر رُدر نام پرماتما کا نہیں ہے۔ بلکہ سیناپتی کا نام رُدر ہے۔ جس کے لئے ہدایت ہے۔ کہ اُس کا شریر پتھر کے سمان مضبوط ہونا چاہئے۔ تاکہ وُہ جنگ میں کامیاب ہو سکے۔ آریہ پنڈت کی اس بات کا وُہ آخر تک کھنڈن نہ کر سکے۔

سوال نمبر ۳ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ اس منتر میں پرماتما کے جسم کا کھنڈن نہیں ہے۔ بلکہ اس منتر میں باسدیو یعنی پرماتما کے جسم کا منڈن ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے یجروید کا مہیدھر بھاشیہ دکھلا کر کہا۔ کہ آپ کے ہی بھاشیہ میں پرماتما کو غیر مجسم تحریر کیا ہے۔ اس کا پورانک پنڈت نے آخیر تک کوئی جواب نہیں دیا۔

سوال نمبر ۴ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ اس منتر کا یہ ارتھ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ پرماتما کے سدرشس کوئی چیز نہیں ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ آپ کے ارتھ کے بموجب بھی اگر دُنیا میں پرماتما کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ تو مورتی پرماتما کے برابر کیسی ہو گئی۔

سوال نمبر ۵ پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ ہم مادہ پرستی نہیں کرتے۔ چونکہ پرماتما سرو ویاپک ہونے سے پتھر کی مورتی میں بھی ویاپک ہے۔ اس لئے ہم مورتی کے دوارا مورتی میں ویاپک پرماتما کی پوجا کرتے ہیں۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ اگر آپ ویاپک پرماتما کی پوجا کرتے ہیں۔ تو پھولوں کو توڑ کر پتھر پر کیوں چڑھاتے ہیں۔ کیا پرماتما پھولوں میں ویاپک نہیں ہے۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ پتھر کی مورتی میں پرماتما تو ہے۔ مگر اس میں آتما نہیں ہے۔ جس نے پرماتما کا انوبھو کرنا ہے۔ وُہ آتما ہمارے شریر میں موجود ہے۔ اس لئے اپنے شریر کے اندر رہی آتما دوارا پرماتما کی پوجا کرنی چاہئے۔ اس پر پورانک پنڈت نے ایسی خاموشی اختیار کی۔ کہ آخیر تک ایک حرف بھی زبان پر نہ لائے۔

سوال نمبر ۶ پر پورانک پنڈت نے بھاگوت کے شلوک کا ارتھ کرتے ہوئے مورتی شبد کو چُرا لیا۔ اس پر آریہ پنڈت نے للکار کر کہا۔ کہ شلوک کا پورا ارتھ کرو۔ اس طرح لفظوں کے چُرانے سے پورانک لوگ بیل اور گدھا بننے سے نہیں بچ سکتے۔ اس پر بھی پورانک پنڈت آخیر تک کچھ نہ بول سکا۔

سوال نمبر ۷ پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ لنگ نام نشان کا ہے۔ چونکہ مہادیو جی کے ہاتھ میں ترشول ہوتا ہے۔ اس لئے ترشول کا نام ہی لنگ ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ بے شک جس نشان کی وجہ سے عورت اور مرد میں تمیز کی جاتی ہے۔ اسی کا نام لنگ ہے۔ اگر آپ کے کہنے کے بموجب ترشول کا نام لنگ ہے۔ تو شو پوران میں اس کے پکڑنے کو رشیوں نے وید کے برخلاف کیوں کیا۔ کیا ترشول پکڑنا وید کے برخلاف ہے۔ اور شو پوران میں لکھا ہے۔ کہ شو کے لنگ کو پاربتی کے بھگ میں رکھا گیا۔ تو کیا پاربتی ترشول رکھنے کی الماری تھی۔ جس میں ترشول کو محفوظ طور پر رکھا جا سکتا ہے۔ اس پر پورانک پنڈت کے ہوش و ہواس اُڑ گئے۔ اور بیہوشی کی حالت میں فحش اور بیہودہ پورانک ”دیانند بھاؤ چترا اول“ میں سے فحش تصاویر دکھانے لگے۔ اس پر پریذیڈنٹ صاحب پورانک پنڈت کی قابل رحم حالت کو دیکھ کر وقت پورا ہونے سے پہلے ہی شاسترارتھ ختم کر دیا۔ اور آریہ لوگ فتح کا ڈنکا بجاتے ہوئے اور ویدک دھرم کی جے بولتے ہوئے سماج مندر میں چلے گئے۔ دوران مباحثہ میں پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ ہم جیتے ماں باپ کی پوجا کرتے ہیں۔ مرے ہوئے کی پوجا نہیں کرتے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ جب مرتک شرادھ سے تو چھٹی ہو گئی۔ پر پورانک پنڈت بولے۔ کہ ہم شریر کا شرادھ نہیں کرتے۔ جیو کا کرتے ہیں۔ آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ جیو انادی ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا ماتا پتا آدی کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اس لئے مرتک شرادھ آپ کی زبان سے ہی فضول ثابت ہو گیا۔ اس طرح سے ہی جب آریہ پنڈت نے پوچھا۔ کہ آپ وراہ بھگوان کی مورتی بنا کر کیوں نہیں پوجتے۔ ہاں یاد آیا کہ آپ کو وراہ کے بھوگ لگانے میں دقت ہے۔ کیونکہ آپ وراہ کی خوراک میں سے ... کر نہیں کھا سکتے۔ اس پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ وراہ نام سور کا نہیں ہے۔ بلکہ وراہ نام یگیہ کا ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ پورانک لوگو۔ سُن لو۔ آپ کے ایک اوتار پرتھوی کے ادہار کرنے والے اور بچانے والے کو تو پنڈت جی نے اُڑا دیا۔

۳۰ جون کو پنڈت بدھ دیو جی ... تشریف لائے۔ باجہ کے ساتھ اُن کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اسی دن رات پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار کا ویاکھیان ”کرشن“ پر بڑا پربھاوشالی ہوا۔ پنڈت نے کرشن جی کی ودیا راج نیتی ... آدی کا نقشہ کھینچ کر پبلک کے سامنے رکھا اور چیر ہرن لیلا کی تصویر دکھا کر کہا۔ کہ پورانکوں نے کرشن جیسے مہاتما کے چرتر کو اس طرح بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ اگر لوگ رشی دیانند کو غلیظ گالیاں دیں۔ تو تعجب کی بات ہے۔ دھنیا دکرو رشی دیانند کا جنہوں نے شری کرشن چندر جی کو بھی ... غلاظت سے نکال کر ہیرے کی طرح درخشاں کر دیا۔ اس شاستراتھ اور لیکچر سے پبلک پر آریہ سماج کی تہذیب کا سکہ بیٹھ گیا۔ اور پورانکوں کے سروں پر شرمندگی کے باعث ہزاروں گھڑے پانی کے پڑ گئے۔

دکھندن لال گپتا منتری آریہ سماج بدھ... منڈی ضلع حصار)

پورانکوں میں پرچار کے لئے بہترین ٹریکٹ

”آریہ ویر“ ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پورانکوں میں پرچار کے لئے مندرجہ ذیل ٹریکٹ آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں اور لیکھکوں سے لکھوا کر چھپوائے گئے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی آریہ جگت میں دھوم مچ گئی ہے۔ اور اتنے مقبول ہوئے ہیں۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ہی ان کے دو دو تین تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ پورانکوں میں پرچار کے لئے یہ ٹریکٹ بہترین سادھن ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر پرچار کریں۔

(۱) ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک ٹریکٹ ”بناوٹی وید“ کا جواب (از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک) قیمت ایک آنہ سینکڑہ تین روپیہ

(۲) پنڈ کی کوز کام یا درگا دت کی درگت (کیا سوامی دیانند پنڈت تھے ٹریکٹ کا جواب (از شریمان پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت تین پیسہ سینکڑہ ...

(۳) آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت دو پیسہ سینکڑہ ...

(۴) دیو نندک کون ہے آریہ سماج یا پورانک دھرم (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) دو پیسہ سینکڑہ ...

(۵) شو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت دو پیسہ سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

(۶) مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت بھگتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) دو پیسہ سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

(۷) سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) تین پیسہ سینکڑہ سوا دو روپیہ

(۸) نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری) دو پیسہ سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

(۹) آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) دو پیسہ سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

(۱۰) پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری آریہ اُپدیشک) قیمت ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۱) پورانک دھرم اور وام مارگ (از پریم ستم جی امرتسری) قیمت ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۲) ویدک دھرم کی جے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۳) مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۴) شرادھ پرشناولی (از پنڈت ہر چند جی ایڈیٹر آریہ ویر) ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۵) شرادھ ویوستھا (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج) ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۶) مرتک شرادھ (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج) ایک پیسہ سینکڑہ ۱۲/

(۱۷) پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام بھجایا جی آریہ سیوک) قیمت ار سینکڑہ تین روپیہ

نوٹ:-

مذکورہ بالا سب ٹریکٹوں کے سٹ علیحدہ علیحدہ مجلد تیار کروائے گئے ہیں۔ قیمت رعایتی خاص چھ آنے فی سٹ ہے۔

پتہ:-

اوم پرکاش شرما۔ مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

آریہ سماجک دشا کے بگاڑ اور سدھار کے سمبندھ میں میرے انوبھو

(از قلم شریمان پنڈت وزیر چند جی شرما۔ ویدک پستکالیہ لاہور)

یُوپی میں نے کسی آریہ سکول اتھوا گوروکل آدی میں شکشا گرہن نہیں کی۔ تھاپی میرا پریم آریہ سماج کے ساتھ لگ بھگ ۳۰ سال سے چلا آتا ہے۔ جبکہ میں گورنمنٹ ہائی سکول ہوشیارپور میں ودیارتھی تھا۔ اور اتنی لگن تھی۔ کہ وہاں سے کئی ودیارتھیوں کے ساتھ لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑے چاؤ سے دیکھنے آیا تھا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں میٹرک پاس کر کے این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور میں کلرک ہو گیا۔ دھرم۔ ارتھ اور کام کی اور ادھک رُچی ہونے کے کارن پرن کر لیا۔ کہ گورنمنٹ کی سروس نہیں کرنی۔ اور سنہ ۱۹۰۷ء میں سروس چھوڑ دی۔ پشچات میونسپل فنڈ میں کلرک ہو گیا۔ وہاں مہرشی دیانند جی کا بڑا جیون چرتر آریہ پتھک پنڈت لیکھرام جی کرت پڑھنے کا اوسر ملا۔ لگن اور بھی بڑھ گئی۔ اور آریہ سماجک کاریوں میں ادھک بھاگ لینے لگا۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں "دیانند ٹریکٹ سوسائٹی" استھاپن کر دی۔ چونکہ سماجک دشا کے بگڑنے کے کارن سنہ ۱۹۱۱ء میں توڑنی پڑی۔ اور ویدک پستکالیہ کے نام سے کاریہ آرمبھ ہوا۔ اب تک ہو رہا ہے۔ اس سمے سے انوبھو ہونے لگا۔ کہ سماجک دشا دن پرتی دن بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ جس کے میں تین بڑے کارن سمجھتا ہوں:۔

۱۔ مہرشی دیانند جی کرت پستکوں کے سوادھیائے کا نام ماتر رہ جانا +

۲۔ نتیہ کرموں (پنچ مہا یگیوں)۔ سنسکاروں اور پارکشک یگیوں کی اور دھیان نہ دینا

۳۔ منشیہ کرت گرنتھوں کا بڑھتے چلے جانا اور رشی کرت گرنتھوں کی اور رُچی کا گھٹتے چلے جانا +

۱۔ سروساد ھارن میں یہ بات پرسدھ ہے۔ کہ آرمبھ میں آریہ سماج کا جو گورو تھا۔ پڑھے لکھے اور سمجھدار سبھی آریہ سماج کی اور کھنچے چلے آتے تھے۔ آریہ سماجی جج اور اردلی کا آپس میں بھائیوں جیسا پریم ہوتا تھا۔ دھنوان اور یوگیہ سجن سادھارن آریہ سماجیوں کے ساتھ پریم سے برتاؤ کرتے تھے۔ اور سنسکاروں میں بڑے اُتساہ سے سملت ہوتے تھے۔ ایک آریہ سماجی نیائے آلیہ میں ساکشی دینے جاتا تھا۔ تو جج اُسے سچائی کا پُتلا سمجھتا تھا۔ آریہ سماجی آپس میں لپٹ لپٹ کر ملتے تھے۔ تو شردھا۔ وشواس اور پریم کی لہریں اُٹھتی تھیں۔ اس سمبندھ میں کئی مثالیں ہیں +

مہرشی دیانند کے سمے کے مہانوبھاو پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام اور سوامی درشنانند آدی جیسے اُتساہی۔ تیاگی اور لگن سے کاریہ کر چکے ہیں۔ وہ اب ورِشٹی گوچر نہیں ہے۔ کارن یہ کہ ان مہانوبھاؤں نے مہرشی دیانند کو دیکھا تھا۔ اُن کی پستکوں کو کئی کئی بار پڑھا تھا۔ سوامی درشنانند جی تو فخر سے کہا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے مہرشی دیانند کے پاؤں دبائے ہیں۔ رشی کا رن اُتارنا ہے۔ اور پستکوں کا سوادھیائے اتنا ادھک تھا کہ پرسنٹ اور پنکتیاں سمرن ہوتی تھیں۔ مہرشی دیانند کی شیلی پر پانچ گوروکل کھولے سینکڑوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور پستکیں لکھیں۔ شاستروں و اُپنشدوں کے انوواد کیے مسلمانوں عیسائیوں۔ سناتن دھرمیوں اور جینیوں وغیرہ کے ساتھ بیسیوں شاستر ارتھ کیے۔ نوے ہزار روپیہ اپنے گھر کا پرچار میں لگایا اتیادی جیسے جیسے مہرشی دیانند جتنا کے سامنے سے ہٹتے گئے۔ اُن کی پستکوں کا پٹھن پاٹھن کم ہوتا گیا وہ شردھا۔ وشواس پریم۔ وہ اُتساہ آدی سب کم ہوتے چلے گئے +

۲۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ نتیہ کرموں یگیوں آدی کی اور آرمبھ سے ہی وشیش دھیان نہیں دیا گیا۔ مہرشی کا دیہانت شیگھر ہو گیا۔ جن جن مہانوبھاؤں کے ہاتھ باگ ڈور آئی۔ انہوں نے کھنڈن۔ تَرک اور پرچار آدی کے بھاؤں کو آگے رکھ کر پنچ مہا یگیہ اور سنسکار ودھی میں لکھت یوگا بھیاس۔ نتیہ کرم آدی کرموں اور سنسکاروں کی اور دھیان نہ دیا۔ بدی بھوتا بہت دیا۔ تو ان پستکوں کو یہ سمجھ کر بھن بھن پستکیں جیسے آریوں کے نتیہ کرم۔ کرتویہ درپن۔ بھکتی درپن آدی رچ کر جنتا کو بھرما دیا۔ کتنی شوچنیہ دشا ہے۔ کہ ابھی تک ہم سندھیا بھی پوری اور ودھی کے ساتھ نہیں کرتے ہیں۔ مہرشی دیانند پنچ مہا یگیہ ودھی کے آرمبھ میں لکھتے ہیں۔ یہ پستک نتیہ کرم ودھی کا ہے۔ اس میں پنچ مہا یگیہ کا ودھان ہے۔ جن کے یہ نام ہیں۔ برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ بھوت یگیہ اور نری یگیہ۔ ان کے منتر۔ منتروں کے ارتھ اور جو جو کرنے کا ودھان لکھا ہے۔ سو سو یتھاوت کرنا چاہیئے۔ ایکانت دیش میں اپنے آتما۔ من اور شریر کو شدھ اور شانت کر کے اس اس کرم میں چت لگا کر تت پر ہونا چاہیئے۔ ان نتیہ کرموں کے پھل یہ ہیں کہ گیان پراپتی سے آتما کی اُنتی۔ ارُوگیتا ہونے سے شریر کے سُکھ سے دیوہار اور پرمارتھ کاریوں کی سدھی ہونا۔ اس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش یہ سدھ ہوتے ہیں۔ اس کو پراپت ہو کر منشیہ کو سُکھی ہونا چاہیئے:۔

سنسکار ودھی کے گرہ آشرم پرکرن میں اپروکت نتیہ کرموں کے سمبندھ میں آرمبھ کرنے سے پوُرو لکھتے ہیں۔ کہ سدا ستری پرش دس بجے شین اور رات کے پچھلے پہر اٹھوا چار بجے اُٹھ کر پرتھم ہردیہ میں پرمیشور کا چنتن کر کے دھرم۔ ارتھ اور کام کا وچار کریں۔ اور دھرم اور ارتھ کے انُشٹھان اور اُدیوگ کرنے میں بدی کوئی پیڑا بھی ہو۔ تو بھی دھرم یکت پُرشارتھ کو کبھی نہ چھوڑے۔ کنتو شریر اور آتما کی رکھشا کے لئے یُکت آہار وِہار اوشدھ سیون سُپتھیہ آدی سے نرنتر اُدیوگ کر کے ویوہارک ور پارمارتھک کرتویہ کرم کی سدھی کے لئے ایشور کی ستُتی۔ پرارتھنا اُپاسنا بھی کیا کریں۔ کہ جس سے مہا کٹھن کاریہ بھی سُگمتا سے سدھ ہو سکیں۔ اس کے لئے پانچ وید منتر ارتھ سہت لکھے ہیں۔ سنسکار ودھی دیکھیں۔ اس پرکار پرمیشور کی پرارتھنا اُپاسنا کرنی نت پشچات شوچ۔ دنت دھاون۔ مکھ پرکشالن کر کے سنان کریں۔ پشچات ایک کوس وا ڈیڑھ کوس ایکانت جنگل میں جا کے یوگا بھیاس کی ریتی سے پرمیشور کی اُپاسنا کر سوریہ اُدیہ پریَنت اتھوا گھڑی آدھ گھڑی دن بڑھے تک گھر میں آ کر سندھیا اُپاسنا آدی نتیہ کرم یتھا ودھی اُچت سمے میں کیا کریں اتیادی +

ہزاروں ورشوں سے بکھری ہوئی آریہ جاتی کو سنگٹھت کرنے کے لئے مہرشی نے پنچ مہا یگیہ ودھی نتیہ کرموں کے لئے اور سنسکار ودھی سنسکاروں اور پارکشک یگیوں آدی کے لئے لکھی ہیں۔ وہ جاتی کبھی سنگٹھت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اُس میں جیون آ سکتا ہے۔ نہ شردھا اُتپن ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیہ کرم سنسکار۔ تہوار وغیرہ پورے اور یتھا ودھی کے انوسار نہ ہوں۔ آریہ سماج میں اس اور دھیان ہی نہیں دیا گیا۔ کئی سجن اسی کارن سماج سے الگ ہو بیٹھے ہیں۔ اور اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ مہرشی کے پنچ مہا یگیہ ودھی اور سنسکار ودھی کے اپروکت دونوں لیکھوں میں بن لکھت باتیں وشیش دھیان دینے یوگیہ ہیں:۔

۱۔ گرہستھیوں کو جس پرکار پاک شالا۔ سونے کا استھان آدی الگ الگ بنانے پڑتے ہیں۔ ایسے ہی نتیہ کرموں کے لئے الگ الگ استھان بنانا آوشیک ہے۔ اس کا اپنے آتما پر اور پریوار پر وشیش پربھاو پڑتا ہے۔ اور سنسکار ودھی پورک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آگامی سنتانیں آریہ سماجی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آج کل کی بھانتی نہیں ہو سکتا۔ کہ پتا آریہ سماجی۔ ماتا پرانک وچاروں کی اور سنتان سوتنتر وچاروں کی ہو۔ یہ میرے انوبھو کی بات ہے:۔

۲۔ یوگا بھیاس سیکھ کر اس ریتی سے پرمیشور کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ یہ کریا ایکانت میں جا کر کرنی چاہیئے۔ جس سے شانت مئے جیون بن سکے۔ آریہ سماج میں اس اور کنچت ماتر بھی دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ اب پرماتما کی اپار دیا ہے۔ کہ پنڈت گنگا رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی نے اس نیونتا کو انوبھو کرتے ہوئے سوئم ابھیاسی بن کر گوروکل کے نکٹ ہی سوریہ یوگ آشرم کے نام سے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ کچھ کٹیاں بن بنا دی گئی ہیں۔ مہاراجہ نابھہ نے بھی ایک ہزار روپیہ بھیج کر اپنے لئے استھان بنوا لیا ہے۔ جو بندھو اتھوا انیہ سجن لابھ اُٹھانا چاہیں۔ وہ شردھا پوروک وہاں رہ کر لابھ اُٹھا سکتے ہیں:۔

۳۔ نتیہ کرم کرتے سمے منتر اُچارن۔ منتر ارتھ وچار اور ودھی پر پرتھک پرتھک وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ جس سے گیان پراپتی۔ آروگیتا اور پھر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش سدھ ہو سکیں۔ منشیہ جنم کا مکھیہ اُدیش جنم مرن کے بندھن سے رہت ہونا (موکش) ہے۔ سُبھ کرموں دوارا پراپت کرنے کا یتن کرتے رہنا چاہیئے۔ منتر ارتھ وچار سے گیان پراپتی۔ اس سے آتما کی اُنتی ہوتی ہے۔ اور منتر اُچارن اور ودھی سے آروگیتا اس سے ویوہارک اور پرمارتھک کاریوں کی سدھی ہوتی ہے۔ پشچات دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کی سدھی ہوتی ہے۔ اسی بھاؤ کو سمکھ رکھ کر مہرشی نے پنچ مہا یگیہ ودھی میں گایتری منتر کے پشچات اور نمسکار منتر سے پوروسمرپن لکھا ہے۔ جس میں دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کی سدھی کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ جس کو کوئی کوئی سماجی ہی جانتا اور کرتا ہوگا۔ اس بڑی بھاری نیونتا کو انوبھو کرتے ہوئے میں نے سندھیا پرتھک کر کے چھپوا دی ہے۔ ایسی سندھیا آج تک نہیں

چھپی ہے۔ اس میں سنسکار ودھی اور پنچ مہا یگیہ ودھی دو نو کے آدھار پر ودھی لکھ دی ہے۔ اور سمرتی بھی دیدیا ہے۔ میں نے نرنتر کئی ورشوں سے ان کرموں کو سادھارنتیا کر کے انوبھو کیا ہے۔ کہ یدی آریہ سجن پورتیا ان کرموں کو کرنے لگ جاویں۔ تو آج کل کی دشا بہت کچھ سدھر سکتی ہے۔ اپریشا۔ ودیش۔ لڑائی جھگڑے اور آچار ویوہار کی خرابی وغیرہ سب مٹ سکتے ہیں۔ بھگتی کی چاہ میں پڑھے لکھے الیشور پر وادی اور سادھارن سجن بھٹک رہے ہیں۔ رادھا سوامی مت والے بھگتی کی آڑ میں کئی متھیا سدھانت کر چکے ہیں۔ بہت سے سجن اُن کے جال میں پھنس چکے ہیں۔ اپنا سمے اور روپیہ نشٹ کر رہے ہیں۔ اسی پرکار اور بھی چھوٹے چھوٹے پنتھ ستیانندی آدی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان سب سے چھٹکارا پانے کے لئے نتیہ کرموں کی اور وشیش دھیان دینا چاہئے۔ جو ڈھنگ پرچارکا دیا کھیانوں دوارا۔ چھتا منڈلیوں دوارا اور پنجابی کویتا دوارا پرچلت ہو رہا ہے۔ اس کو بدل دینا چاہئے۔ اور مہرشی کے ان شبدوں پر ہمارا وشیش دھیان ہو۔ کہ جب تک منشیہ جاتی میں متھیا مت متانتروں کا ورودھ واد نہیں چھوٹے گا۔ تب تک انیونیہ کو آنند پراپت نہیں ہوگا۔

۳۔ مہرشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں رشی کرت گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن پر ہی وشیش دھیان دینے کو لکھا ہے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں رشی کرت گرنتھوں کے نام دے کر لکھا ہے۔ کہ یدی اچھی باتیں مل جاویں۔ تو انیہ پستکیں کیوں نہ پڑھی جاویں۔ اُتر لکھتے ہیں۔ کہ یہ رشی اپنے امرت کے سمان ہیں۔ اور اس طرح کرنے سے یہ ہوگا۔ کہ منشیہ کرت گرنتھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور رشی کرت گرنتھ لوپ ہو جائیں گے۔ اس لئے رشی کرت گرنتھوں کا ہی پٹھن پاٹھن ہونا چاہئے۔ اور سنسکار ودھی کے ویدارمبھ سنسکار میں جو پاٹھ پرنالی لکھی ہے۔ اس میں رشی کرت گرنتھ ہی لکھے ہیں۔ ہمارے گورو کلوں والے بھی اس پر دھیان نہیں دے رہے ہیں۔ آریہ نیتاؤں نے مہرشی کے ان لیکھوں کی اور دھیان نہیں دیا ہے۔ جس کا پھل یہ ہوا ہے۔ کہ منشیہ کرت گرنتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور شاستروں۔ براہمن گرنتھوں آدی کا پٹھن پاٹھن گھٹتا چلا جا رہا ہے۔ کتنے شوک کی بات ہے۔ کہ شت پتھ براہمن جو کہ وید کے سمجھنے کے لئے کنجی ہے۔ مہرشی نے بڑے پریشرم سے ویدک یینترالیہ اجمیر میں چھپوایا تھا۔ اس کا چار روپیہ مولیہ تھا۔ دو تین ورشوں کے پشچات سماپت ہو گیا۔ اس کی مانگ کی نیونتا دیکھ کر ینترالیہ والوں کو دوسری بار چھپوانے کا ساہس نہیں ہوا۔ آجکل یہ گرنتھ جرمن کا چھپا ہوا چھپن روپیہ کو ملتا ہے۔ میرا اگ بھگ ۲۸ ورشوں سے پستکوں کا کاریہ ہے۔ میں اپنے اتنے ورشوں کے انوبھو سے اس پرینام پر پہنچا ہوں۔ کہ یدی آریہ سماج نے شیگھر اس اور دھیان نہ دیا۔ تو دشا بہت بگڑ جاوے گی۔ اور وید اور شاستر آدی گرنتھ جو ہمارے دیش کے گرنتھ ہیں۔ وہ جرمنی سے ہی ہمیں آدشیکتا پڑی۔ تو منگوانے پڑیں گے۔

آریہ سماجوں کے اُتسووں پر "سُنادے سُنادے کرشنا" ایتیادی پورانک گیتوں کی پستکیں اور کتنی ہی انیہ سدھانت ورودھ پستکیں بکتی ہیں۔ نہ تو اُپدیشک ہی اور نہ آریہ سماجوں کے منتری اس اور دھیان دیتے ہیں۔ جیسے سادھارن میلوں پر سب کچھ بکتا ہے۔ ایسے ہی اب آریہ سماج کے اُتسووں پر ہو رہا ہے۔ مانو آریہ سماج کے اُتسو اب سادھارن میلے ہی بن رہے ہیں۔ ابھی اتنی بڑی دیانند جنم شتابدی بڑے سماروہ سے منائی گئی ہے۔ اس اُدسر پر میں نے وشیش بات دیکھی۔ کہ اتنا بڑا سماروہ ہونے پر بھی جہاں انیہ منشیہ کرت گرنتھ تو بکے۔ پرنتو مہرشی دیانند جی کرت وید بھاشیہ کا ایک سٹ بھی نہیں بک سکا۔ اور نہ ہی شاستروں کا کوئی سٹ بکا۔ پروپکارنی سبھا والے مہرشی کرت پستکیں لے کر اجمیر سے آئے تھے۔ اس کا دو صد روپیہ سے اوپر کرایہ آدی پر خرچ ہو گیا۔ اور کچھ بڑی سستا رکھ پر کاش آدی کی ہوئی۔ تو گھاٹا اُٹھا کر۔ دیانند گرنتھ مالا دونو بھاگ مجلد جو متھرا شتابدی پر سات روپیہ میں بکا تھا۔ اس شتابدی پر تین روپیہ مولیہ کر دینے پر بھی تھوڑی پرتیاں بک سکیں۔ ۱۹۲۵ء میں دس ہزار پرتیاں چھپی تھیں۔ گیارہ ورش ویتیت ہو چکے ہیں۔ ابھی تک بہت پڑی ہیں۔ اور سستا کرنے پر بھی تھوڑی ہی بکتی ہیں۔ یہ سب کچھ منشیہ کرت گرنتھوں کے بڑھتے چلے جانے کے کارن ہو رہا ہے +
لگ بھگ تیس ورش سے آریہ سماج کے ساتھ میرا سمبندھ چلا آتا ہے۔ اتنے ورشوں میں جو کچھ انوبھو میں نے سماجک دشا کے سمبندھ میں کیا ہے۔ اس کو سدھارنے کے لئے جو وچار ہیں۔ وہ سادھارنتیا آریہ بھائیوں کے سمکھ دیر سے رکھنا چاہتا تھا۔ رکھ دیئے ہیں۔ یدی آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آریہ سارودیشک سبھا۔ اُپدیشک۔ آریہ نیتا اور انیہ کاریہ کرتا ان باتوں پر زیادہ وچار کر کے دشا کو ٹھیک کرنے کی یُکتی کریں۔ تو آبھاری ہوں گا۔

بقیہ از صفحہ ۶

۱۹۔ آپ کہتے ہیں۔ "اگر کوئی سجن یہ ثابت کر دے۔ کہ ورن ویوستھا سے میری جاتی اور دیش کا کلیان ہوگا۔ تو میں اسے بخوشی قبول کروں گا"۔

میری جاتی اور دیش کے لفظ .... (Sentimental) ہیں۔ ورن جیسی اہم مضبوط۔ مفید۔ مقبول اور صاف مریادا کے متعلق اس قدر غلط فہمی کا شکار ہو نبوالے سنت رام جی کلیان کا صحیح مفہوم سمجھتے ہوں۔ یہ باور کرنا تو مشکل ہے۔ تو بھی انجام محبت کے لئے لکھنا ضروری ہے۔ کہ ورن ویوستھا کل منشیہ جاتی اور سنسار کا کلیان کر سکتی ہے۔ انسانوں کو اپنے اندر قبول کر لینے والی سوسائٹی کا کلیان ہے۔ یہ مسلمہ فریقین ہے۔ اور ورن کے معنی ہی قبولیت ہے۔ لہٰذا مہاشہ جی کو اسے کلیان کاری ماننے میں سنکوچ کیوں ہو؟ یہ امر بھی مسلمہ ہے۔ کہ عالم اور قابل شخص میں اور ناقابل کے مقابلہ پر قبول کئے جانے ہی بہتری ہے۔ ورنہ نادان دوست والی بات ہے۔ چونکہ ورن ویوستھا والی قبولیت کا مدار محض قابلیت پر ہے۔ اور اسی قابلیت کے لئے ہی برہمچریہ مریادا اور گورو کل وغیرہ انسٹی ٹیوشن ہیں۔ بس ورن ویوستھا قابلیت اور قبولیت کو ملانے سے یقینی کلیان کا موجب ہے۔ یہ بھی مسلمہ ہے۔ کہ ہر انسان اپنی کل ضروریات خود بہم نہیں پہنچا سکتا۔ کپاس بونا پیدا کرنا۔ روئی نکالنا۔ سوت کاتنا۔ کپڑا بُننا۔ سینا۔ دھونا۔ گیہوں بونا۔ فصل کاٹنا۔ فصلیں لگانا۔ گیہوں اور بھوسہ کو جدا کرنا۔ چکی پیسنا۔ آٹا گوندھنا روٹی پکانا۔ چمڑا کمانا۔ جوتا سینا۔ مٹی تیار کرنا۔ کمہار کا چکر چلانا۔ اینٹیں پاتھنا۔ گل وخام برتن و اینٹ کو بھٹے وآدے میں پکانا۔ لکڑی کاٹنا۔ چیرنا شہتیر کرسی کیل میخ بنانا اور گھر بنانا وغیرہ وغیرہ کام ہر شخص کرے۔ تو کر نہیں سکتا۔ اور کرے۔ تو ادھورے اور ردی کر کے وقت اور محنت کو ضائع کرنا ہے۔ پس کام کو بانٹ کر کرنا اور لینے اپنے کام سے دوسروں کی ضروریات پورا کرنا وہ اصول ہے۔ جس سے سارے کام بھی ہو سکتے ہیں۔ اور دقت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ ورن ویوستھا محض اسی ضرورت کو پورا کرنے کو ہے۔ یہ بھی مسلمہ ہے۔ کہ جس کا کام اسی کو ساجے۔ جتنا انسان ابھیاس کرتا ہے۔ اتنا ہی اپنے کام میں ماہر بنتا ہے۔ اور حسب قول "کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی" جتنا کمال اور مہارت میں ترقی کرتا ہے۔ اتنا ہی کامیابی میں آسانی پاتا ہے۔ ورن ویوستھا میں قابلیت کو دیکھ کر فرض لگایا جاتا ہے۔ قائم کرنے کا جو الزام ہے۔ اس کا جواب ہے۔ کہ یہ خاص مشکلات کے عمل درآمد میں وہ حق بجانب ہے۔

اور اس فرض کی تکمیل سے کمال پیدا اور آسان ہوتی ہے۔ اور اسی سے اور ترقی ہوتا ہے۔ اور چونکہ ہر انسان اپنی ضروریات میں دوسروں کی مدد کا اپنے آپ کو محتاج ہے۔ اس لئے باہمی تعاون پر عمل ہوتا ہے۔ اپنی یکتائی اور وحدت پر اکڑ بیٹھے۔ بھوکا اور پیاسا مرنے لگے۔ ساری ایک انسان کی مخالف ہے۔ لیکن والا تعاون ہر انسان کی مشکلات کے حل میں کل دنیا کی مدد دلاتا ہے۔ اس کے انتظام میں ان تمام کارکنوں کا ہاتھ ہے۔ اپنے اپنے فرض کی بجا آوری میں نا تجربہ کاری یا غلطی ہوتی نہیں۔ کہ نقصان عظیم ہوا۔ بعینہ ورن ویوستھا ورودھ طریق اختیار کرنے سے ہے۔

۲۰۔ مہاشہ سنت رام جی جہاں ورن ویوستھا کے خلاف ہیں۔ وہاں یہ عجیب ہے۔ کہ ذات پات توڑک منڈل کے آپ سوسائٹی کے لئے مفید خیال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ شادی وغیرہ میں ذات کا لحاظ نہیں کرتا۔ ہم کہتے ہیں شادی برہمچریہ مریادا بھنگ ہونے سے محض کے جذبات کی سیری کے لئے ہوتی ہے اس کے ساتھ انتخاب وغیرہ کا تعلق گرہست دھرم کو جوڑا جا سکتا ہے۔ کام اس امکان کو بھی دور کرتا ہے۔ جنم جات کا دائرہ پھر بھی ذات پات والوں سے کئی گنا وسیع ہے۔ اتنے لوگوں میں انتخاب کیا۔ اگر محض ذات توڑ کر شادی کرنا صحیح اصول ہے۔ تو ویشیائیں۔ ویشیاگامی اور تمام بدچلن عورتیں ایک بڑا عالیشان اور وسیع ذات توڑک منڈل تیار کرتے ہیں۔ اور اگر جنم کو نظر انداز کرنے کے علاوہ منڈل والے عمر۔ صحت اور تعلیم وغیرہ کی جانچ بھی ہیں۔ تو سیدھے یا ٹیڑھے طور پر ورن ویوستھا پر عمل کرتے ہیں۔

بس مہاشہ سنت رام جی کے ورن کے مخالف جذبات سراسر بے بنیاد۔ نامعقول اور قابل ہزار نفرین ہیں۔

(ادم منیم)

پنڈت چموپتی جی سے پرارتھنا

(از قلم شریمان مہاشہ منگل سین جی آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ)

میں نے آج چودھری سومبھراج جی پردہان آریہ سماج جاپمور کا ایک مضمون آریہ ویر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۶ء میں شری پنڈت چموپتی جی سے نویدن کے عنوان سے پڑھا۔ اس وشے میں کئی دنوں سے میں بھی سوچ رہا تھا۔ کہ اپنے کچھ وچار پرگٹ کر دوں۔ جس سے آریہ سماج میں آپس میں پھیلے ہوئے ویمنسو کا قلع قمع ہو سکے۔ اس سے آج موقع پاکر اپنے خیالات پرگٹ کرتا ہوا آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ کرپیا اپنے اخبار کے قیمتی کالموں میں جگہ دے کر کرتارتھ کریں گے۔

(۱) چودھری سومبھراج جی کے خیالات سے مجھے سولہ آنہ اتفاق ہے۔ لہذا ان کے الفاظ کو دہرانے کی آوشیکتا نہیں سمجھتا۔ کیول اتنا نویدن کر دینا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کے اوپر بلا وجہ حملہ کرنا نہ کیول انوچت ہی ہے۔ بلکہ آریہ سماج کی شرومنی سبھا (آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب) سے صاف بغاوت اور پروفیسر صاحب جیسی اوچ وکتی کے ساتھ گھور انیائے بھی ہے۔

(۲) شری مہامہوپدیشک پنڈت بدھ دیو جیسے تیاگی و ودوان پرش کے اوپر کیچڑ پھینکنے کے بجائے یدی شری پنڈت چموپتی جی (جن کے لئے میرے ہردیہ میں شردھا کے اوچ بھاؤ اب تک موجود ہیں) اپنے انہی اپدیشوں دوارا جو کہ انہوں نے گوروکل جیسی پوتر سنستھا میں بیٹھ کر برہمچاریوں اور سناتکوں کو سنائے۔ "خود ستشالیے" تو میرے خیال میں پنڈت جی کو بہت لابھ پہنچتا۔ اور اخباروں میں آپس کی تو تو میں میں سے جو بربھاؤ آریہ اور انیہ جنتا پر پڑ رہا ہے۔ اس سے بھی بچے رہتے۔

میری تو اب بھی شری پنڈت چموپتی جی کے پوتر چرنوں میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کرپیا اس وانا ورن کو درست کرنے کا یتن کریں۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ یدی وہ کوشش کریں گے۔ تو اوشیہ پہلی بھوت ہوں گے۔ اور آریہ سماج کے گورو کو بڑھاتے ہوئے یش اور کیرتی کے بھاگی ہوں گے۔ میں ان سے ایسی آشا رکھوں۔

گوروکل کانگڑی میں داخلہ

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی ہردوار میں ۶ سے ۸ سال تک کے بالک داخل کئے جاتے ہیں۔ بہت بلد سنرکھشک ہم سے تب خط وکتابت شروع کرتے ہیں۔ جب اُن کا بالک ۹ سال سے بڑا ہو چکا ہوتا ہے۔ اور قاعدہ کے مطابق داخل نہیں ہو سکتا۔ میں عام وخاص کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں۔ کہ ان کو اپنے لڑکے کو گوروکل میں داخل کرنے کے لئے اس وقت کوشش کرنی شروع کر دینی چاہئے۔ جب کہ اس کی عمر ۹ سال کی نہ ہوئی ہو۔ ورنہ ان کو مایوس ہونا پڑے گا۔ کیونکہ اگر لڑکا ۹ سال سے زیادہ عمر کا ہے۔ تو وہ داخل نہ ہو سکیگا۔ عمر کے متعلق اس قاعدہ میں یہ وچار کام کرتا ہے۔ کہ گوروکل میں داخل ہوتے وقت بالک کی عمر ایسی ہو جس میں اُس پر نیا اثر ڈالا جا سکے۔ نہ کہ اُس کو عادت پہلے سے بن چکی ہو۔ چھوٹے بچوں کی سب طرح سے احتیاط کی جاتی ہے۔ تعلیم کے لئے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ سنرکھشکوں کو صرف پالن پوشن کا خرچ دینا پڑتا ہے۔ باقی خرچ پبلک چندہ سے چلتا ہے۔ کورس چودہ برس کا ہے۔ اور گوروکل یونیورسٹی اپنی ہی ڈگری دیتی ہے۔

(گورنر گوروکل کانگڑی)

گوروکل دھام جہلم کے سماچار:-

(۱) ان دنوں ہی کئی بار ورشا ہو جانے کی وجہ سے چاروں طرف بادل ہی بادل نظر آتے ہیں۔ شری لالہ لال چند کے دان یگیہ شالا بنانے کی آیوجنا ہو رہی۔ لالہ جی نے مبلغ ۵۰۰ روپیہ یگیہ شالا کے لئے دان دیا ہے۔ اس سال یگیہ شالا پر مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ خرچ آئے گا۔ تاکہ اُتسو پر وید آرنبھ سنسکار کے سمے کم از کم دو صد استری پرشوں کے بیٹھنے یوگیہ ہو سکے۔ دو تین ستھانوں سے اس کے خرچ کی پورتی کے لئے پچاس پچاس روپیہ کے حصص بھاگ ڈالنے کا کئی ایک سجنوں نے وچن دیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ اس پرمنیت کاریہ کے لئے دانی سجن پرش اپنا اپنا حصہ ڈال کر یگیہ شالا کو پورا کرتے ہوئے پنیہ کے بھاگی ہوں گے۔

(۲) گئو شالہ کے لئے بھی ایک چھوٹا سا پکا مکان تیار ہو رہا ہے۔ پرنتو یہ گئوشالہ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ اس کے لئے بھی اور زیادہ مکان تیار کرنا ہوگا۔

(۳) پچھلے دنوں چار ہاڑ سمت ۹۳ بکرمی کو شری پنڈت رام دیو جی آچاریہ گوروکل مردان نواسی آریہ پرشوں کی شردھا سے پریت ہوتے ہوئے وہاں تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپنے وہاں کئی دن لگاتار آریہ سماج بکٹ گنج اور شام گنج میں اُپدیش دئے۔ واپسی پر آپ نوشہرہ چھاؤنی اُترے۔ اور وہاں بھی آپنے آریہ پرشوں کے نویدن پر آریہ سماج نوشہرہ۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ اور آریہ استری منڈل میں اُپدیش کئے۔

(۴) شری پنڈت جے دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا شری بھگت گوپی رام آریہ سماج بھلوال منڈی۔ بھلوال وغیرہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے اُپدیشوں سے آریہ جنتا کو آنندت کیا۔ شردھالو سجنوں نے گوروکل کے لئے انہیں ان اکرت کرکے دیا۔ جس کے لئے گوروکل سوامنی سبھا ان کا دھنیہ واد کرتی ہے۔

(۵) آریہ سماج مشین محلہ کے وارشک اُتسو پر گوروکل کا سارا اسٹاف معہ برہمچاری منڈل بڑے سماروہ سے شامل ہوا۔ اور اپدیش گوالتسوں کے آخری دن برہمچاری منڈل نے شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی زیر صدارت پربھاوشالی ویاکھیان ــــ اور ــــ ایشور اُستتی گان دوارا آریہ جنتا کو گدگد پرسن کیا۔ ساری اپستھت جنتا نے بڑی شردھا بھگتی سے اس کاروائی کو دیکھا۔

(۶) اب گرمیشم اوکاش Summer vacation کی تیاری ہو رہی ہے۔ عنقریب ہی برہمچاریوں کی منڈلی پربت یاترا کے لئے جاوے گی۔ اور گجرات۔ بھمبر۔ نوشہرہ۔ رام پور راجوری اور پونچھ وغیرہ پربتیہ ستھانوں میں ویدک دھرم کا ناد بجاتی ہوئی اپنے اس پروگرام میں لگ جائے گی۔

(چندر پال شاستری منتری پرکاشن وبھاگ
منتری گوروکل دھام جہلم)

آریہ سماج بھٹنڈہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج بھٹنڈہ کا سالانہ چناؤ مورخہ $\frac{6}{36}$-۵ کو حسب ذیل ہوا:-

پردہان - لالہ میدو مل جی
اُپ پردہان - پنڈت شنکر چند جی
منتری - ڈاکٹر بھگونت رائے
اُپ منتری - بابو رام رنگ جی
خزانچی - مہاشہ اندر سنگھ جی
ممبران انترنگ سبھا:- بابو دولت رام جی - مہاشہ رام چندر جی - بابو سوہن لال جی - مہاشہ اجیت سنگھ

(بھگونت رائے منتری)

آریہ سماج مہاراج گنج سری نگر کے ریزولیوشن

آج ایتوار مورخہ ۵ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ آریہ سماج مندر مہاراج گنج میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیے گئے۔

سنیچروار مورخہ ۴ اساڑھ سمت ۹۳ بوقت ۷ بجے شام آریہ سماج مندر میں حسب معمول ویدک دھرم پرچار ہو رہا تھا۔ جبکہ چند مولوی اور اُن کے ساتھ سینکڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ مندر میں داخل ہوا۔ اور چند منٹوں کے بعد ہی شور سے اُودھم مچایا۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے شانت طریقہ پر اُن کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ لیکن تو بھی انہوں نے اپنی جارحانہ اور جابرانہ کارروائی کو جاری رکھتے ہوئے قسم قسم کے نعرہ بلند کیے۔ ہمارے دھرم اور دھارمک پستکوں و پرچارکوں کے خلاف نہایت ہی گندے اور ناقابل برداشت الفاظ استعمال کیے۔ سماج کے ادھکاریوں نے نہایت ہی شانتی کے ساتھ اس نامناسب رویہ اور گندی ذہنیت کو برداشت کیا۔ اور پروٹسٹ کے طور پر اپنے دھرم پرچار کا کام بند کیا۔

آریہ سماج ان مسلمانوں کی اس جابرانہ و جارحانہ کارروائی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور انصاف پسند حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوا اصرار کرتا ہے۔ کہ جو مولوی وغیرہ اس سینہ زوری کے ذمہ وار ہیں۔ اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاوے۔ تاکہ آگے کو ایسی کارروائی نہ ہونے پائے۔

ان ریزولیوشنوں کی نقول کشمیر گورنمنٹ، پریس۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پرادیشک سبھا۔ آریہ سارودیشک سبھا دہلی۔ اور دوسری پرتی ندھی سبھائیں برٹش انڈیا کو بھیجی جاویں۔

(دستخط چھجو رام لال منتری سبھا)

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

آریہ سماج کی خوش قسمتی سے کچھ عرصہ سے یہاں شری پنڈت ایچ ایل شرما جی شدھ آریہ سماج مقیم ہیں۔ آپ جہاں میں سنسکرت کے ودوان ہیں۔ یہاں پر ہارمونیم ماسٹر ہیں۔ آپ اپدیشوں تتھا بھجنوں سے آریہ سبھاسد مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ آریہ سماج میں ہت کاری ہیں۔ کہ آپ نے راتری میں آریہ سبھاسدوں تتھا دیگر لوگوں کو یکم جولائی سے سنسکرت مفت سکھانے کا پربندھ کیا ہے۔

(۲) ڈیوٹی کے کل یہاں پر شری سوامی سدانند جی تشریف لائے۔ انہوں نے بھی یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ چند روز یہاں ٹھہر کر راتری سمے ہر روز ستیارتھ پرکاش کے ایک ادھیائے کی مختصر طور پر کتھا کریں گے۔ چنانچہ کل سے کتھا شروع ہو گئی ہے۔ آشا ہے آریہ سبھاسد اس سے لابھ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔

(۳) کل بروز اتوار ۲۸ جون ۱۹۳۶ء آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں غیر معمولی حاضری تھی۔ کیونکہ کل ادھیکاریوں کا چناؤ کیا جانا تھا۔ سب سے پہلے سبھاسدوں نے پریتی پورو ک ہون کیا۔ جس میں کہ سب سبھاسد اونچے سوروں سے وید منتروں کا گاین کر رہے تھے۔ اور شاندار ماضی و شاندار مستقبل کو جتلا رہے تھے۔ اس کے بعد شری پنڈت ایچ ایل شرما جی کے بھجن ہوئے شری سوامی سدانند جی نے پرارتھنا کرائی اور ست سنگ کی مہما پر ویاکھیان دیا۔ اس کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ سے ساپتاہک ست سنگ ختم ہوا۔

(۴) ست سنگ کے پشچات سبھا کے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کا چناؤ نمن لکھت پرکار سے کیا گیا۔ لالہ آتما رام جی سینٹری انسپکٹر پردھان۔ لالہ منسا رام جی اوورسیئر اُپ پردھان۔ ماسٹر نرنجن داس گپتا منتری۔ لالہ بھگوان داس جی اُپ منتری۔ لالہ برج لال بہاری لال کوشادھیکش لالہ رگھبیر دیال جی سیوا دھیکش پنڈت بہاری داس جی سنگل نریکشک اور ماسٹر جوالا سنگھ جی بنودھت نرواچت ہوئے۔

انترنگ سبھا کے ممبران میں مندرجہ بالا عہدیداران کے علاوہ لالہ ماتو رام جی سنگل لالہ امرناتھ جی نارنگ اور جوشی گور پرشاد جی منتخب کیے گئے۔

(نرنجن داس گپتا منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج مان میں نیا جیون

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کرپا سے شریمان پنڈت دلیپ جی شاستری و مہاشہ ہرچند جی بھجن اُپدیشک ۲۶-۲۵ کو یہاں پدھارے تین دن ان کا خوب پرچار ہوا۔ جس سے سماج کے ممبران میں نیا اُتساہ اور نیا جیون پیدا ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے آریہ سماج کا کام سرگرمی سے کرنا شروع کر دیا ہے۔ آریہ سماج کے ممبروں کا نیا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان - لالہ سوہنا مل جی بزاز
اُپ پردھان - لالہ گنپت رام جی سونی و لالہ نرنجن داس جی بھسین -
منتری - ماسٹر بہاری لال جی بزاز
سہایک منتری - بہار سالال
اُپ منتری - لالہ جیون کشمی جی بزاز
خزانچی - شری لالہ چونی لال جی سونی
(مہر چند لال سہایک منتری)

دلت اُدھار کانفرنس پنجاب کا اجلاس

دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب کی سالانہ کانفرنس آریہ سماج کے نمنترن پر شیخوپورہ میں ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۶ء کو ہونی قرار پائی ہے۔ علاقہ میں منڈل کی طرف سے پنڈت دھنی رام اور پنڈت چونی لال جی کام کر رہے ہیں (رام داس)

آریہ پرتی ندھی سلطان پور کا چناؤ

پردھان - لالہ سکھی چند جی بی۔ اے
اُپ پردھان - لالہ دینا ناتھ جی۔
منتری - لالہ اوم پرکاش جی کھوسلہ فوٹو گرافر
اُپ منتری و خزانچی - لالہ شانتی سروپ
ممبران انترنگ سبھا - لالہ سدانند - لالہ گوپال داس لالہ روشن لال - لالہ جاگیری رام - مہاشہ چمن لال
(اوم پرکاش کھوسلہ منتری)

ایک آریہ ویر کی افسوسناک مرتیو

انسان آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ ہے وہ ہی انسان نیک نام جو کہ آ کے کچھ کر جاتا ہے۔ مہاشہ بودھراج خلف مہاشہ ہری رام جی بان پرستھی آریہ سماج ریاسی کے ایک رکن سماج تھے۔ جن کی ابتدائی زندگی ہی آریہ سبھیتا سے رنگی ہوئی تھی۔ آریہ سماج کے ہر کام کو نہایت پریم اور شردھا سے سرانجام دیتے تھے۔ دوسرے لفظوں میں آریہ سماج کے ایک سچے ویدک مشنری تھے۔ جن کا کام ویدک پرچار کو نیچے نیچے تک پہنچانا تھا۔ آریہ سماج اکثر اسے آریہ ویر کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ کیوں؟ ان کے والد صاحب موصوف مہاشہ ہری رام جی موجودہ بان پرستھی کے نام نامی سے کون واقف نہیں۔ جو کہ آریہ سماج ریاسی کے باغ کے مالی تھے۔ اس آریہ ویر کی ۵ اساڑھ سمت ۹۳ کو افسوسناک مرتیو واقع ہوئی۔ جبکہ وہ مقام ریاسی سے پہاڑ موضع نگروٹ کو گھوڑی پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ اتفاق سے ایک پہاڑی راستہ سے گھوڑی کا قدم پھسلا۔ اور نیچے ایک میل کی دوری پر جا کر سخت مجروح ہو کر بمعہ گھوڑی مرتیو کو پراپت ہوئے۔ تمام شہر میں اس مرتیو کی چرچا ہو رہی ہے۔ مہاشہ مذکور کا لواحقین نے انتیشٹی سنسکار پورے ویدک ریتی سے سرانجام دیا ہے۔ ارتھی وید منتروں کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی تھی۔ نیز ہون سامگری ½ من گھی دو کنستر و کیسر کستوری وغیرہ سے بر لب دریائے چناب (چندر بھاگا) ان کا انتیشٹی سنسکار ہوا۔ تمام شہر داران سب ہندو و مسلم بھائی قریباً تین صد سے زائد ارتھی کے ساتھ ساتھ شامل تھے۔ اس سنسکار پر تیاگ مورتی شری دیا رام جی شاستری آچاریہ آریہ سماج ریاسی کا پورن پربندھ تھا۔ واپسی پر گھر میں سوستی و شانتی پاٹھ کی ہون کنڈ میں آہوتیاں ڈلوائی گئیں۔ اور مرتک شریر کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرائی گئی۔ ہر روز پرارتھنا ہون اور راتری سمیہ شری شاستری جی دوارا وید و اپنشدوں کی کتھا کرائی جاتی ہے۔ آریہ سماج ریاسی شری مہاشہ ہری رام جی بان پرستھی تتھا ان کے سمبندھیوں سے شوک پرکٹ کرتی ہوئی مرتک آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔

(منتری آریہ　　ریاسی)

لکھنؤ میں آریہ برادری کا پُنہ ستھاپن

لکھنؤ نگر میں کچھ سجنوں میں آریہ برادری کو جنم دیا تھا۔ لیکن کئی کارنوں سے اس کا استیتو قائم نہ رہ سکا تھا۔ اب آپ کو یہ جان کر پرشنتا ہو گا۔ کہ آریہ برادری کو پھر سے ستھاپت کیا گیا ہے۔ آریہ برادری کو ستھاپت کرنے سے جنم مولک جاتیوں کو دھونس کر کے ایک سوتر میں باندھ کر وشال سوسنگٹھت آریہ جاتی کا نرمان کرنا ہے۔ جس میں کالے گورے، اونچ نیچ اور سودیش و ودیش کا بھید بھاؤ مٹا آپس میں پریم کھان پان اور وواہ سمبندھ آدمی کو کریاتمک روپ دیا جانے لگا۔ نیم آدمی تھوڑے دنوں میں چھپ کر تیار ہو جائیں گے۔ جن سجنوں کو آریہ برادری میں سملت ہونا ہو۔ وہ کرپا کر کے نمن لکھت پتے پر پترویوہار کریں۔

(منتری آریہ برادری آریہ سماج حسن گنج بادشاہ لکھنؤ)

آریہ سماج ملتان کا وارشک اُتسو

آریہ سماج ملتان شہر (بوہڑ گیٹ) گورو کل سکشن کا چناؤ اس سال نمن لکھت ہوا:-

پردھان - ملک پرمانند جی کھنہ۔
اُپ پردھان - رائے صاحب لالہ روشن داس جی اللہ
واسدیو جی مرقانہ۔
منتری - رنجیت رائے جی اُپل۔
اُپ منتری - ملک گوردیال جی ککڑ و ملک بھیمی اشو جی کھنہ۔
خزانچی - بھگت دھنو سا رام جی۔
پستکادھیکش - پنڈت ارجن دیو جی۔
نگیہ ادھشٹاتا - لالہ آتما رام جی
آڈیٹر:- لالہ رام نرائن جی آریہ

(گوردیال ککڑ اُپ منتری آریہ سماج ملتان)

عیسائی پریوار کی شُدھی

ایک عیسائی پریوار جس میں دو لڑکے اور لڑکیاں تھیں کی شُدھی ۱۴ جون ۳۶ء بروز اتوار کو آریہ سوراجیہ سبھا کے شُردھانند ہندو مشن کے پربندھ میں ہوئی۔ لڑکیاں جن کی آیو چودہ سال اور بارہ سال کی ہے۔ ان کے نام ودیاوتی اور کیلاش وتی اور لڑکوں کے نام پریم ساگر اور پران ناتھ رکھے گئے۔ ان کی ماتا کا نام شریمتی چند رکانتا ہے۔ وہ سرکاری ہسپتال اوکاڑہ میں دایہ کا کام کرتی ہے۔ دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا۔ کہ پہلے ہی عیسائی مت کو چھوڑ کر ویدک دھرم میں پرویش کر چکی ہیں۔

(روپ چند ایڈوکیٹ سکرٹری شُردھانند ہندو مشن لاہور)

آریہ سماج قصور کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج قصور کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا ہے:-

پردھان۔ لالہ دینا ناتھ مل وکیل

سینئر اُپ پردھان۔ لالہ دھنپت رائے پلیڈر

جونیئر اُپ پردھان۔ لالہ ہرشنکر داس ماسٹر

منتری۔ لالہ منگل داس پلیڈر

اُپ منتری۔ پنڈت اننت رام شاستری و لالہ ہری چند پراچہ

کوشادھیکش۔ لالہ رام لبھایا کھنہ

پستکادھیکش۔ لالہ بودھ راج گنگانی کلرک محکمہ بجلی۔

سٹور کیپر۔ لالہ تاراچند لانڈری پروپرائیٹر

اکونٹنٹ۔ لالہ ہری چند خزانچی

(منگل داس منتری آریہ سماج قصور)

آریہ سماج منڈی نیرہ میں ریڈنگ روم

آریہ سماج منڈی نیرہ میں آریہ کمار سبھا نیرہ کی طرف سے ریڈنگ روم کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو ہر روز شام کو چار بجے کھلا کرے گا۔ سب بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ درشن دے کر لابھ اُٹھا دیں۔

آریہ اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے نویدن ہے۔ کہ اپنے اپنے اخبارات کے نمونہ جات ارسال فرما کر مشکور فرمادیں۔

(نویدک:- سُدرشن لال پردھان آریہ کمار سبھا نیرہ ضلع فیروزپور)

بہرام پور میں نو مُسلم کی شُدھی

مورخہ ۲۰ جون کو آریہ سماج مندر بہرام پور میں ایک نومُسلم غلام رسول کو شُدھ کیا گیا۔ اور اُس کا سابقہ نام دولت رام رکھا گیا۔ یہ بُری سنگت میں پھنس کر عرصہ ایک سال پیشتر دھرم سے پتت ہو گیا تھا۔

(رمامل اس ہیڈ ماسٹر آریہ سکول بہرام پور)

آریہ سماج پنگھاٹی کا سالانہ چناؤ:-

پردھان۔ شریمان لالہ امرت لال جی۔

اُپ پردھان۔ مہاشہ رام دھن گوردواسپ۔

سکرٹری۔ ایس چانن شاہ

جائنٹ سکرٹری۔ لالہ منشی لال جی

خزانچی۔ لالہ ملکھی رام جی

پستکادھیکش۔ لالہ برج لال گگلانی

(ایس چانن شاہ سکرٹری آریہ سماج پنگھاٹی)

نئی آریہ سماج کی ستھاپنا

لاہور ۲۲ جون بھارت نگر سدرشن محلہ میں زیر صدارت پنڈت ٹھاکر دت "امرت دھارا" آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں تقریروں کے ذریعے آریہ سماج کی ضرورت ظاہر کی گئی۔ پنڈت جگن ناتھ اُپدیشک۔ لالہ نند لال اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا اور سردار مہر سنگھ کے ویاکھیان ہوئے۔ بھجنوں کے بعد صاحب صدر کی تقریر ہوئی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

پردھان۔ لالہ گنیش داس صاحب پوسٹ ماسٹر ریٹائرڈ

اُپ پردھان۔ لالہ پیارے لال ریٹائرڈ

منتری۔ ڈاکٹر رام دھن

اُپ منتری۔ مہاشہ منشی رام

کوشادھیکش۔ لالہ ٹھاکر دت

لائبریرین۔ بابو چونی لال

پرتشٹھت سبھاسد۔ بابو سکھم سنگھ بابو برج موہن لال۔

انترنگ سبھا کے دو کے قریب ممبر ہوئے

آریہ سماج مندر کالا باغ کے لئے اپیل

کالا باغ شہر میں عرصہ سے ویدک دھرمیوں کے لئے اپنا مندر نہ ہونے کے کارن سخت تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ چنانچہ اب چند پڑھے اور نئے پرُشارتھی کارکنوں نے تہیہ کیا ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ شہر میں مندر بنایا جائے۔ چنانچہ اُن کی لگاتار محنت اور کوشش سے آریہ سماج مندر کے لئے ایک ٹکڑا زمین خرید کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس لئے اب پنجاب کے جملہ داتی آریہ سجنوں سے اور ضلع میانوالی کی ہندو پبلک سے خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے دان بھیجا کریں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ ہر چھوٹی اور بڑی رقم شکریہ کے ساتھ سویکار کر لی جاوے گی۔ جملہ ترسیل زر منتری آریہ سماج کالا باغ شہر ضلع میانوالی کے نام ہونی چاہئے۔

تار کا پتہ :- آریہ ویر لاہور

ڈیجی

رجسٹرڈ ایل نمبر (۲۳۸۹)

ARYA VIR

ایڈیٹر
مہر چند شرما

چندہ
سالانہ ...... سے
ششماہی ...... عہ
غیر ممالک سے للعہ

ہفتہ وار
اخبار آریہ ویر لاہور
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۲ ۲۳ جولائی ۳۶ء مطابق ۱۰ ساون سمت ۹۳ دیانند ابد ۱۱۲ نمبر ۱۱

ویدک دھرم ہے سچا سو بار آزما لو!

پاکھنڈ کا جہاں میں پرچار کرنے والو
ایشور ہے جب اموُرت مورت میں کیا دھرا ہے
تعلیم وام مارگ کی جو کہ دے رہی ہیں
کرتے ہو کیوں پوری ضائع شرادھ میں کیوں
سنتان رام کی ہیں کیسے اچھوت ہیں وہ
ویدک دھرم کا رستہ ہے راستی کا رستہ
دریائے وید اقدس دنیا میں موجزن ہے
ڈنکے کی چوٹ سے ہم کہتے ہیں برملا یہ

عقل و خرد سنبھالو کچھ ہوش کی دوا لو
ویدوں کی شرن لے کر پرماتما کو پا لو
ایسی کتابیں ساری آتش میں پھونک ڈالو
اس سے غریب بے کس بچوں کا پیٹ پالو
کیوں دور پھینکتے ہو ان کو گلے لگا لو
کفر و دروغ چھوڑو بھارت کے نونہالو
امرت کا گھونٹ پی کر تم تشنگی بجھا لو
ویدک دھرم ہے سچا سو بار آزما لو

ویدک دھرم کا رستہ سب کے لئے کھلا ہے
پھرتے ہو دربدر کیوں کچھ فائدہ اٹھا لو

(ستیہ پال دھون میانی)

ویدامرت

ओ३म् वय: सुपर्णा उपसेदुरिन्द्रं,
प्रिय मेधा ऋषयो नाधमाना: ।
अपध्वान्तमूर्णुहि पूर्धि चक्षु
र्मुमुग्धि अस्मान्निधयेव बद्धान् ॥

رگوید ۱۰-۷۳-۱۱

ارتھ:- اچھے پرکار اُڑنے والے پکشی جو سنگٹھن کو چاہتے ہیں اور جو گیان لانے والے ہیں۔ اندر کے پاس یہ پرارتھنا کرتے ہوئے آ بیٹھے ہیں۔ کہ ہمارے اندھکار کو دُور کر دو۔ ہماری آنکھیں گیان سے بھر دو۔ پاشوں سے بندھے ہوئے ہم کو مکت کر دو۔

بھاؤ ارتھ:- منشیہ کے شریر میں یہ جتنی اندریاں ہیں۔ پکشی سے مشابہت رکھتی ہیں۔ ان میں وکشن گتی ہے۔ یہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہیں۔ ان کی گتی کا انومان لگانا آسان کام نہیں ہے۔ ان کا بل بھی بہت ہے۔ طرح طرح کا گیان ان کے دوارا ہی ملتا ہے۔ ناک سونگھتی ہے۔ تو آنکھ دیکھتی ہے۔ زبان سواد لیتی ہے۔ تو توچا سپرش کرتی ہے کان سُنتے ہیں۔ ہاتھ پیر آدی سبھی اندریاں اپنے اپنے کاریوں کو کرتی ہیں۔ اور اُن کا گیان رکھتی ہیں۔ اس لئے اُن کو رشی نام سے پُکارا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ سب اندریاں سنگٹھن چاہتی ہیں۔ آدمی کسی سُندر پھل کو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اُٹھانے کے لئے پیر دوڑتے ہیں۔ ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ زبان اس کا رس لے کر پیٹ کو سونپ دیتی ہے۔ پیٹ ہر ایک انگ میں اُس کو بانٹ دیتا ہے یہ ہے اُن کا سنگٹھن۔

یہ سب مل کر اپنے راجہ آتما کے پاس جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ ہے آتم دیو! ہمارے اندر اگرچہ شکتی ہے گیان ہے لیکن آپ کی کرپا کے بنا سب کچھ ادھورا اور نکما ہے۔ ہمارے اندر اندھکار بھرا ہوا ہے۔ وُہ آپ کی سہایتا کے بنا دور نہیں ہو سکتا۔ ہم اگیانتا کے کارن بڑے بڑے بندھنوں میں پھنس جاتی ہیں۔ ہم میں بل ہے پرنتو ویک نہیں۔ اس لئے آپ ہمیں گیان پردان کریں۔ ہمارے اندر آئے ہوئے اگیان کو دور کر دیں۔ ہمیں پگ پگ پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اُن سے بچنے کا اُپائے ہمارے پاس کوئی نہیں۔ ہم ایک سُندر وستو کو دیکھ کر اُسے پراپت کرنے کے لئے بے چین ہو اُٹھتے ہیں اُس کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ لیکن ہم ٹھگے جاتے ہیں۔ اُسی وستو کی پراپتی ہمارے لئے بڑے دُکھ کا کارن ہوتی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ہماری اندریاں آتما سے بنا مشورہ لئے دوڑ پڑتی ہیں۔ بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی اوستھا میں ہی اندریاں اپنے راجہ آتما کے پاس آئی ہیں۔ اور اپنی اگیانتا کو دُور کرانے کے لئے پرارتھنا کی ہے۔

اندریاں کہتی ہیں۔ کہ ہمیں آنکھ دو ارتھات ہمیں راستہ بتلاؤ ہم آپ کے بنا اندھی بار بار گڑھے میں گرتی ہیں۔ جیسے جال میں بندھی ہوئی چڑیاں اُڑنے میں اسمرتھ ہیں۔ یتن کرنے پر بھی اُڑ نہیں سکتیں۔ اگر بفرض محال ساری چڑیاں سنگٹھت ہو کر اُڑ بھی جائیں تو بھی اُن کا آزاد ہونا محال ہے۔ رہیں گی قید ہی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ کوئی دوسرا ان کے جال کو آ کر کاٹے وُہ کون ہو سکتا ہے؟ وُہ ان کا کوئی پرم متر ہی ہو سکتا ہے۔ کہ اُنہیں بندھن رہت کرے۔ اندریوں کا کون متر ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ہر ایک بدھیمان انسان دے سکتا ہے۔ کئی انسان تو شاید سمجھیں کہ وشے بھوگ جو کہ اندریوں کو بہت پیارے ہیں۔ اور جن سے اندریاں ترپت ہوتی ہیں۔ یہ ہی اندریوں کے سچے متر ہیں۔ پرنتو وے بھولتے ہیں۔ ان وشیوں میں پھنس کر ہی تو اندریاں اپنے راجہ کے پاس ولاپ کر رہی ہیں۔ اب وُہ ان وشیوں کو اپنا بھوگ نہیں بلکہ بھوکتا سمجھنے لگی ہیں۔ اُنہیں ٹھوکر کھا کر عقل آ گئی ہے۔ اب وُہ اپنے سچے متر آتما کو پہچان چکی ہیں۔ اس لئے آتما سے نمر نویدن کر رہی ہیں۔ کہ ہے دیو! ہے اندر ہمیں اس جال سے مکت کرو۔ ہم کو سچا اور سکھدائیک مارگ بتاؤ۔ آؤ اس منتر کے رہسیہ کو سمجھ کر اپنی اندریوں کو آتما کے گیان انکول آچرن کرنے کے یوگیہ بنانے کا یتن کریں۔

اوم شم

(جیندر ودیا بھوشن)

سنسار چکر

نمبر ۲

(لیکھک شریمان پوجیہ سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گورو کُل رائیکوٹ)

پاٹھکوں کو دھیان ہوگا۔ کہ میں نے پہلے بھی اس وشے کا ایک لیکھ لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا۔ کہ پشو پکشیوں کا تو چکر سیدھا چل رہا ہے۔ پرنتو جاتی ہی ایک ایسی ہے۔ کہ جس کا چکر اُلٹا چل رہا ہے۔ آج پھر میں اس پر روشنی ڈالتا ہوں۔ پاٹھک گن دھیان سے پڑھیں۔ آج لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ودیا بڑھ رہی ہے۔ سنسار میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔ ودیا کے پرچار کے لئے ایک نہیں لاکھوں سنستھائیں پرچار کر رہی ہیں۔ بڑی دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ لیکن نتیجہ اُلٹا دکھتا ہے۔ پاٹھک گن۔ ودیا کے پڑھنے سے لوگ پرماتما کے پورن وشواسی ہوتے ہیں۔ بڑوں کا مان کرنے والے ہوتے ہیں۔ تتھا ایک دوسرے کے سہائیک ہوتے ہیں۔ دوسرے کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھ کر منشیہ دوسرے کی سہایتا کرتا ہے۔ پھل سروپ آج یہ اوستھا اس کے بالکل وپریت ہے۔ پڑھی لکھی جنتا میں ناستکتا ادھکتا سے ہے۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ آدمی ہی جگت پالک سروشکتیمان ایشور کو مانتا ہے۔ ورنہ سب کے سب ودیارتھی ناستکتا کے شکار ہو گئے ہیں۔ ان کے سامنے ایک نشانہ ہے کہ ہم اپنی روٹی کیسے کمائیں دھوکے سے یا پاپ سے یا جیسے بھی بن پڑے پیسہ کمائیں۔ انسان کو پیسہ کمانا چاہئے۔ پرنتو نیائے اور دھرم سے پیسہ کمانا اچھا ہے۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ سب ستھانوں پہ پیسہ کمانے کو دھرم کا بالکل بھی دھیان نہیں کیا جاتا ہے۔ بلوان لوگ کہتے ہیں۔ کہ پاپ سے پالیسی سے جیسے بھی ہو سکے پیسہ کماؤ دھرم کو پیچھے دیکھا جائے گا۔ سجن گن! دھرم ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کو کہ دھن سے خرید لیا جائے جو لوگ پرماتما کے وشواسی ہوتے ہیں۔ وُہ ہی دھرماتما ہوتے ہیں۔ ناستک لوگوں کا تو نشانہ ہی اور ہوتا ہے۔ [illegible] وُہ کہتے ہیں۔ بھائی سُکھ سے جیو لوٹ مار کر کے اپنے آرام کے دن کاٹو مرنے کے بعد کسی نے دیکھا ہے۔ کہ کیا ہوگا سو آپ دیکھ رہے ہیں۔ سنسار میں آج پیسہ بٹورنے کے کیسے کیسے ڈھنگ نکل رہے ہیں۔ استو ودیا کا دوسرا پھل سنیم ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں کم ہی ہے۔ جدھر دیکھو بھوگ کی آگ سُلگ رہی ہے۔ اناچار وردھی کی پورن اوستھا پر آ رہا ہے۔ جن چھاتروں کا جیون تپسیا برہمچریہ سادگی کا ہونا چاہئے تھا۔ آج ان ودیارتھیوں کے اندر تپسیا کی بجائے آرام طلبی بڑھ رہی ہے۔ وُہ لوگ پریشرم کرنے سے گھبراتے ہیں آلس کو آرام سمجھ کر اپنا سمیہ فضول ادھر اُدھر گھوم کر اور گپوں میں کھوتے ہیں۔ سادگی تو آج کل کے ودیارتھیوں سے کوسوں دُور بھاگ گئی ہے۔ دنوں دن نئے نئے فیشن نکل رہے ہیں۔ کنیاؤں اور بالکوں کو دیکھنے سے آپ اس بات کی جانچ کر سکتے ہیں۔ ان پڑھنے والے لڑکوں اور کنیاؤں میں کہاں تک سادگی ہے۔ جب سادگی نہیں تو اندریوں کا سنیم کہاں رہ سکتا ہے۔ اندریوں کے دمن کو ہی شاستروں نے برہمچریہ کے نام سے کہا ہے جدھر بھی دیکھو۔ ادھر ہی کنیا اور بالک آج روگی نظر آتے ہیں۔ ان کی شاریرک اوستھا دن بدن گرتی جا رہی ہے۔ آنکھوں پر چشمے لگے ہوئے ہیں۔ چھوٹے بالکوں کے کہیں پر ناک کہیں کان بہہ رہے ہیں۔ نویوک اور نویوتیاں سادھارن زکام پیڑت ہیں۔ آپ ان باتوں سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ بالک اور بالکائیں برہمچاری نہیں ہیں۔ کیونکہ سوستھتا ہی برہمچریہ کی نشانی ہے۔ جو کہ دیکھنے میں بہت کم نظر آتی ہے۔

ودیا کا تیسرا پھل شانتی ہے۔ آپس کا میل ملاپ۔ سو یہ بھی دیکھنے میں کم آتا ہے۔ ہر ایک آدمی اہنکار سے چور ہو رہا ہے۔ اپنے آپ کو پورن خیال کرتا ہے۔ اس سے سنسار میں پھوٹ پھیل رہی ہے یدی نظر بھی آتا ہے۔ تو سوارتھ متی ہی ہے۔ یدی کوئی پریم کرتا بھی ہے۔ تو اپنی سوارتھ پورتی [illegible] پرنیت ہی کرتا ہے۔ سوارتھ سدھی کے پشچات کوئی کسی کا نہیں۔ پوتر پریم تو کہیں ست پرشوں [illegible] ہی دیکھتا ہے۔ انیتر تو سکل جگت میں ہی پریم کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ سرکاری کچہری میں دیکھو کتنی مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا کارن اودیا ہے ناسمجھی ہے۔ جس کو آپ شکشا کے نام سے پکارتے ہیں۔ وُہ شکشا نہیں ہے کیونکہ شکشا کا پھل میں نے آپ کو بتلایا ہے کہ سداچار سنیم آپس کا میل آج کل کے لوگوں میں تینوں باتیں نظر نہیں آتیں۔ ودیا کے بڑھنے سے سنسار میں شانتی ہونی چاہئے تھی۔ [illegible] اشانتی کی اور چلا جا رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سنسار کی شکشا کا چکر اُلٹا چل رہا ہے۔ [illegible] لئے آج لوگ سُکھ کا اُپائے کرتے ہوئے دُکھ کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی اوستھا میں

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۲۴ جولائی ۳۶ء

شاستر ارتھوں کی دھوم اور آریہ سماج کی دگوج

"آریہ ویر" کے گذشتہ پرچہ میں شاستر ارتھوں کی دھوم مچا دو کے عنوان سے ایڈنگ لکھا گیا تھا - یہ شاستر ارتھوں کی دھوم مچتی نظر آرہی ہے - چنانچہ دو ہفتوں میں ہی لاہور - بڈھلاڈہ - ڈچکوٹ اور رو پڑ میں شاندار اور زبردست شاستر ارتھ ہو چکے ہیں - ...شاستر ارتھوں میں سب جگہ آریہ سماج کی دگوج اور پورانکوں کی گھور پراجے ہوئی -

...توں نے جہاں آریہ سماج کے سدھانتوں ...نک پنڈتوں کے سوالات کا جواب ...اُن کا منہ بند کر دیا - وہاں پورانک ...پورانک سدھانتوں پر آریہ پنڈتوں ...ب نہ دے سکے - اور پراجت ہو کر ...ذی پر اُتر آئے - لاہور چھاؤنی کے ...ارتھ میں پانچویں روز پنڈت لوکناتھ ...ساتھ شرادھ پر شاستر ارتھ میں پنڈت ...چاریہ نے لاجواب ہو کر جھگڑا بازی ...حملوں کی شرن لی - اور پورانک ...سوامی پرکاشانند پورانک دھرم ...ڈوبتے دیکھ کر واک اُوٹ کر گئے اور ...ارتھ بند کر دیا گیا - روپڑ میں پورانوں ...ت بُدھ دیو جی ودیالنکار کے ساتھ ...ارتھ میں پنڈت سری کرشن شاستری ...ت بُدھ دیو جی کے سوالات کا جواب ...شکست ہو کر شرمناک بکواس اور ...ذی شروع کر دی - ڈچکوٹ کے ...ارتھ میں پنڈت سری کرشن شاستری ...کا جواب دینے میں اسمرتھ ہو کر جھگڑا ...تا اور رشی دیانند کی شان میں ...یانہ بکواس کرتا رہا -

...رانک اُپدیشکوں کا یہ شرمناک رویہ ...کا بدیہی ثبوت ہے - کہ وہ آریہ ...شاستر ارتھ کرنے کے ناقابل ہیں -

...اس جواب ہوتا ہے - جو سچائی کی مضبوط چٹان پر کھڑا ہوتا ہے - اُسے گالیاں دینے ...ی اور شرارت کرنے کی کیا ضرورت - جواب ہوں - پورانک دھرم کی ڈوبتی ہوئی ...مان اور شکتی سے بچا سکیں - تو پورانک پنڈت کبھی بھی اوچھے ہتھیاروں پر نہ ... - مگر اُن کا شرمناک رویہ آریہ سماج کے پکش کی پربلتا آریہ پنڈتوں کے سپرمان ...یکت جواب جو پورانک پنڈتوں کے مُنہ کر دیتے ہیں - اور پورانک سدھانتوں

پر آریہ پنڈتوں کے ہوش گم کر دینے والے سوالات جن کی تاب لا کر ہی پورانک پنڈت یہ شرمناک رویہ اختیار کرتے ہیں - جنتا پر آریہ سماج کی فتح کا سکہ جما دیتے ہیں - اور اُنہیں پتہ لگ جاتا ہے - کہ پورانک آریہ سماج کے سدھانتوں کے مقابلہ میں اپنے پورانک دھرم کے سدھانتوں کو ست کر نہیں ٹھہرا سکتے۔

یہی پربھاؤ لاہور چھاؤنی بڈھلاڈہ روپڑ اور ڈچکوٹ کے شاستر ارتھوں کا جنتا پر پڑا - آریہ جگت میں ان شاستر ارتھوں سے پھر پرانی جاگرتی کی لہر چلتی ہوئی نظر آتی ہے - لاہور چھاؤنی میں شاستر ارتھ میں آریہ سماج کی دجے کا پرینام میں نے اپنی آنکھوں دیکھا - گذشتہ دو سالوں سے جب سے اس آریہ سماج نے کھنڈن کی پالیسی کو اپنایا - یہ ایک جیتی جاگتی شکتی ہو گئی - اور اب شاستر ارتھ نے اس کی طاقت اور بھی کافی اضافہ کر دیا ہے - روپڑ کے متعلق وہاں کے آریہ سماج کے سیکرٹری لکھتے ہیں - کہ روپڑ میں ویدک دھرم کا زبردست پرچار ہوا - کہ پرانے زمانہ کی یاد تازہ ہو گئی - اور آریہ سماجیوں میں خصوصاً اور عام لوگوں میں عموماً ایک روح پھونک گئی - جس کے نتیجہ کے طور پہ آریہ سماج کی ترقی کی بھاری سنبھاونا ہے - ڈچکوٹ کے شاستر ارتھ نے نہ صرف ڈچکوٹ بلکہ اُس سارے علاقہ میں آریہ سماج کا سکہ جما دیا ہے - بڈھلاڈہ کے شاستر ارتھ نے وہاں آریہ سماج کا سنگھ ناد گونجا دیا ہے - مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے - کہ آریہ سماج میں جاگرتی لانے والی اس لہر کو روکنے اور شاستر ارتھوں کو بند کرانے کا خود کچھ آریہ سماجیوں کی طرف سے ہی پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے - چنانچہ مہاشہ کرشن جی کے اخبار "پرکاش" کے تازہ پرچہ میں سرمن دیا گیا ہے

"شاستر ارتھ فی زمانہ پرچار کا سادھن نہیں رہے - اس میں سندیہہ نہیں - اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے - کہ سوائے آپس میں فساد اور لڑائی جھگڑوں کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا"

فی زمانہ شاستر ارتھ کیوں سادھن نہیں رہے - اس کی کیا وجہ ہے - میں چاہتا ہوں - اس کا بھانڈا پھوڑ دوں - وجہ یہ ہے - کہ فی زمانہ مہاشہ کرشن پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کے پریذیڈنٹ بن گئے ہیں - انہیں کامیابی کے لئے وہ سناتن دھرمیوں کو بھی خوش رکھنا چاہتے ہیں - پرکاش کے اسی پرچہ میں انہوں نے اپنی کوٹھی پر سوامی گنیش دت جی کے آنے کا ذکر کیا ہے - آریہ سماج کی لیڈری جانے کے بعد اب ہندوؤں کی نئی لیڈری آپ کو ملی - اس لئے اب مہاشہ جی کو شاستر ارتھ پرچار کا سادھن کب نظر آ سکتے ہیں - باقی رہا - کہ سوائے آپس میں لڑائی فساد کے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا - سو آریہ سماج کا اتہاس تو یہی بتاتا ہے - کہ شاستر ارتھوں کی کرپا سے ہزاروں آریہ سماجی بنتے تھے - اور اب بھی جہاں شاستر ارتھ ہوتے ہیں - وہاں کے آریہ سماجی ان کا آریہ سماج کے لئے نتیجہ اچھا بتاتے ہیں - پھر یہ بڑ جو نہ معلوم گو سوامی گنیش دت جی سے سن کر لکھ دی گئی ہے - کیا وقعت رکھ سکتی ہے -

آریہ سماج بھائیوں کو اس قسم کے سرمنوں سے محتاط رہنا چاہئے - اور شاستر ارتھوں کی لہر کو بند نہ ہونے دینا چاہئے - ایسے لوگوں نے ہی آگے سوراجیہ کی لہر کے وقت ہندو مسلم اتحاد کے نام پر اسلام کا کھنڈن اور مسلمانوں سے مباحثے بند کرائے - جس کا دُکھ پرینام آج ہم بھگت رہے ہیں - ہندو سنگٹھن کے نام پر پورانک کوریتیوں اور آریہ جاتی کو تپ دق کی طرح کھانے والی خرابیوں کا کھنڈن اور شاستر ارتھ روکے گئے - نتیجہ یہ ہے - کہ اب جب ان کوریتیوں

آریہ ویر لاہور کا کرشن نمبر

آریہ ویر لاہور نے اس سال جنم اشٹمی کے اپلکش میں ۷ - اگست کو کرشن نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے - وقت تھوڑا رہ گیا ہے - اس لئے رسالہ کی صورت کی بجائے یہ نمبر اخباری سائز پر چھپیگا - لیکن ہوگا آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں - ودوانوں اور لیکھکوں کے لیکھوں اور چیدہ آریہ شعرا کی نظموں کا نہایت ہی شاندار سنگرہ - اس کرشن نمبر دوارا ہم جنتا کو یہ درشانا چاہتے ہیں - کہ آریہ سماج بھگوان کرشن کو کیا مانتا ہے؟ - ان کا کتنا سمان کرتا ہے - اور پورانک بھائی اُنہیں سولہ کلا سمپورن اوتار مانتے ہوئے اُن کی کتنی توہین کرتے ہیں - اور پورانوں میں کتنے ذلیل سے ذلیل لانچھن بھگوان پر لگائے گئے ہیں - سادہ لوح بھائیوں کو پورانک اُپدیشک یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں - کہ آریہ سماجی بھگوان کرشن کی نندا کرتے ہیں - اس نمبر کو پڑھنے والوں کو پتہ لگ جائے گا - کہ نندا توہین کرنے والے کون ہیں - آریہ بھائی یہ نمبر پڑھ کر عش عش کر اُٹھیں گے - جنم اشٹمی پر خاص کر پورانکوں میں پرچار کے لئے یہ نمبر پرکاشت کیا جا رہا ہے - اس لئے آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسے منگوا کر عام آریہ ہندو جنتا میں عموماً اور پورانکوں میں خصوصاً اسے خوب بانٹیں - **قیمت** فی پرچہ محض زیادہ سے زیادہ پرچار کرنے کے لئے صرف **ایک آنہ** رکھی گئی ہے - جتنے پرچے منگوانے ہوں - اُن کا آرڈر بحساب فی پرچہ ایک آنہ کے حساب رقم کے منی آرڈر جلد بھیجدیں - اس نمبر کی قیمت ایک آنہ اور مضامین کے لحاظ سے خاص معرکہ کا ہونے کے باعث مانگ بہت زیادہ ہوگی - ایسا نہ ہو - کہ آرڈر دیر سے آنے پر نمبر سے محروم رہنا پڑے -

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقع ہے!!

جلد اپنے اشتہاروں کے لئے جگہ ریزرو کرالیں - رعایتی ریٹ حسب ذیل ہیں -
ایک صفحہ ۲۰/-/- ½ صفحہ ۱۱/-/- ¼ صفحہ ۶/-/- ⅛ صفحہ ۳/۸/-

(مینیجر آریہ ویر) لاہور

اور خرابیوں کا کھنڈن کیا جاتا ہے یا شاستارتھ کئے جاتے ہیں - پورانک بھکڑ آریہ سماج اور رشی دیانند کے خلاف یا جیانہ بکواس کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ ہندوؤں کا سنگٹھن ہوگا تو ان پورانک کوریتیوں کو دُور کرنے سے جن کے کارن ۷ کروڑ اچھوت آج اسلام اور عیسائیت کی چوکھٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں - آریہ سماجیوں کو ان کوریتیوں کے کھنڈن کے لئے پوری شکتی سے جدوجہد شروع کر دینی چاہئے - ہر ایک آریہ سماج کی طرف سے پورانکوں کو کھلے چیلنج دے دیئے جاویں - کہ آؤ - کرو شاستارتھ - آریہ سماج کی پوری شکتی سے تھوڑے عرصہ کے کھنڈن اور شاستارتھوں سے ہی پورانک طلسم ٹوٹتا نظر آئے گا - اور آریہ جاتی کے سنگٹھن کا راستہ صاف ہو جائے گا - آج جو رشی دیانند اور آریہ سماج کو صلواتیں سناتے ہیں - وُہ گن وادگاتے ہوئے نظر آئیں گے - (دھرم چند شرما)

سناتن دھرم اور نیوگ پر شاستارتھ کا چیلنج

پنڈت دیارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک نے ۱۶ جولائی کے پرچارک میں سناتن دھرم اور نیوگ پر ایک اُوٹ پٹانگ مضمون لکھا ہے - اور اس کے شروع میں سوامی جی پر حملہ کر کے اپنے سناتن دھرم کا پالن کیا ہے - خیر ہم اس کا نوٹس نہ لیتے ہوئے پنڈت جی کو تحریری شاستارتھ کا چیلنج دیتے ہیں - کہ وُہ ہمارے ساتھ سناتن دھرم اور نیوگ پر تحریری شاستارتھ سویکار کریں - ہم سدھ کریں گے - کہ یہ سناتن دھرم کا سدھانت ہے ویدوں شاستروں اور پورانوں میں اس کا ودہان ہے - اور سناتن دھرم کے بڑے بڑے پراچین پُرشا اور یوجنیہ اس پر عملدرآمد کرتے رہے اور اس کے دوادا پیدا ہوئے - اُن کی تحریری شاستارتھ کی سویکرتی آنے پر ہم آریہ ویر میں اپنا پہلا مضمون پرکاشت کر دیں گے - اُمید ہے - پنڈت جی تحریری شاستارتھ سویکار کریں گے -

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے بھجنوپدیشک و اُپدیشک

سناتن دھرم پرچارک مورخہ ۶ جولائی میں لاہوری پرتی ندھی سبھا کے نقلی تیاگی کی قلعی کُھل گئی وغیرہ عنوانوں سے مدھیشور شرما منتری سندھ پرانت پرتی ندھی سبھا شکارپور وغیرہ پانچ اصحاب کے دستخطوں کے ایک مضمون شائع ہُوا ہے - جس کے شروع میں لکھا ہے - گوسوامی گنیش دت سناتنی نہیں ہے - اگر ہے - تو حسب ذیل سوالات کا جواب دے - اس کے آگے سوال ہیں - جن میں چھٹا سوال یہ ہے :-

کیا آپ کی پرتی ندھی سبھا میں نائی ترکھان دھوبی جہا برہمن کلال درن شنکر وغیرہ بھجنوپدیشک اور اُپدیشک بن کر آپ کے لنگر میں ایک ساتھ کچا بھوجن کر سناتن دھرم کی چِتا کو تیل نہیں دے رہے - کیا یہی آپ کا سناتن دھرم ہے -

سندھ کے پورانک بھائیوں کا سوال پورانک دھرم کی درشٹی سے واقعی معقول ہے اگر ایسے لوگ بھجن اُپدیشک و اُپدیشک بن کر ایک ساتھ کچی بھوجن کرتے ہیں - تو سناتن دھرم کی نُنیا تو ڈوب گئی - گوسوامی جی کو اس سوال کا جواب دینا چاہئے - کہ کیا جنم کی درن دیوستھا کی پرچارک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا میں ایسے بھجنوپدیشک اور اُپدیشک ہیں -

شملہ آریہ سماج میں پنڈت وشوبندھو کا لیکچر

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے پنڈت وشوبندھو جی کے آریہ سدھانت ورودھ وچاروں کے کارن اپنی سماجوں کی ویدی بند کر رکھی ہے - لیکن ہمیں یہ پڑھ کر سخت حیرانی ہُوئی ہے - کہ آریہ سماج شملہ میں ۱۹ جولائی کو چند ایک ادھیکاریوں نے اُن کا لیکچر کرا کر سنگٹھن کا اپمان اور آریہ پرادیشک سبھا کی آگیا کی اوہیلنا کی - آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کا کرتویہ ہے - کہ وُہ آریہ سماج شملہ کے اس پاپ کا سختی سے نوٹس لے - اور اُسے اس کے لئے کشما مانگنے پر مجبور کرے - تاکہ آئندہ کسی سماج کو ایسی حرکت کرنے کی جُرأت نہ ہو -

لالہ گنیش داس جی کو صدمہ !

پاٹھکوں کو معلوم ہے - کہ شریمان لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی پچھلے کئی سالوں سے بیمار چلے آتے ہیں - اُن کی صحت بہت بگڑ گئی تھی - لیکن کچھ دنوں سے کچھ افاقہ ہو رہا تھا - سپُتری شریمتی ساوتری دیوی جی سنا تک کنیا مہا ودیالہ جالندھر کا ۲۴ کو دیہانت ہو گیا - لالہ جی کا ایک سپُتر اور سپُتری ہی تھی - سپُتر بابو بلونت رائے بی - اے میڈیکل کالج کا شادی کے آٹھ ماہ بعد ۱۹۱۸ء میں انفلوئنزا سے دیہانت ہو گیا تھا - اب صرف ساوتری دیوی ہی تھی - جس کا دیہانت اب ہو گیا - وُہ اپنے پیچھے ایک نابالغ لڑکا اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں - اس بردھ اوستھا میں اور خصوصاً بیماری کی حالت میں لالہ گنیش داس جی کے لئے یہ صدمہ بہت ہی دُکھدائی ہے - ہمیں اس صدمہ پر ان سے پوری ہمدردی ہے - پرماتما سورگباشی بہن جی کے آتما کی سدگتی کریں -

آریہ وِدوانوں لیکھک مہانو بھاؤں اور آریہ شعراء

اس نوٹ دوارا میں آریہ وِدوانوں لیکھک مہانو بھاؤں اور آریہ شعراء سے 'آریہ ویر' کے 'کرشن نمبر' کے لئے جس کے جنم اشٹمی کی تقریب میں ۷ - اگست کو پرکاشت ہونے کا اعلان اس پرچہ میں شائع ہو رہا ہے - لیکھوں و نظموں کے بھیجنے کی خاص پرارتھنا کر دینا چاہتا ہوں - سمیہ بہت تھوڑا ہے - ممکن ہے لیکھ و نظم کی پرارتھنا کے لئے ان کی سیوا میں نہ پہنچ سکے - اس لئے اس کا خیال نہ کریں - اور اس کی پرتیکشا نہ کرتے ہوئے خود ہی اپنا لیکھ اور نظم یکم اگست سے پہلے پہلے بھیجدینے کی کرپا کریں - (دھرم چند)

چرنجیو وید پرکاش کا مونڈن سنسکار

جیسا کہ میں نے ۹ جولائی کے 'آریہ ویر' میں لکھا تھا - میرے سپُتر چرنجیو وید پرکاش کا چوڑاکرم (مونڈن) سنسکار ۳۰ ہاڑ مطابق ۱۳ جولائی کو موضع جوتانہ تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم میں پورن ویدک ریتی سے ہُوا - اس اوسر پر شریمان سوامی چیتیا نند جی رام دیو جی بھکشو لکھیہ ادھشٹاتا گوروکل جہلم - پنڈت جگن ناتھ اُپدیشک آریہ پرادیشک و مہاشہ بہاری لال جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پدھارے - پرچار دشا پر بھاؤ بڑا اچھا پڑا - (دھرم چند شرما)

منتری آریہ سماج کوہاٹ کا پُرشارتھ

کویراج مہاشہ شانتی سروپ جی وید نے چھ سجنوں کے نام آریہ ویر جاری کرانے کا پُرشارتھ کیا ہے - اور آشا دلائی ہے - کہ اور بھی گراہک بنائیں گے - ہم ان کے مشکور ہیں - دوسرے شہروں کے آریہ ویر کے پریمیوں کو بھی آریہ ویر کے پرچار و اشاعت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے -

لاہور چھاؤنی کا شاستارتھ کتابی صورت میں

آریہ سماجوں اور آریہ جنتا کی زبردست خواہش پر ہم نے لاہور چھاؤنی کے شاستارتھ کو مفصل طور پر کتابی صورت میں شائع کرنے کا نشچے کیا ہے - یہ شاستارتھ آریہ سماج کو اپورو وجے اور پورانکوں کی گھور پراجے ہُوئی - کتابی صورت میں آریہ سماج کے پرچار کا بڑا اچھا سادھن ہوگا - قیمت فی کاپی دو آنہ ہو گی - آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو اکھٹی منگوانے پر ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا - جلد زیادہ سے زیادہ کا آرڈر بھیجیں - (منیجر آریہ ویر پستکالیہ لاہور)

رپورٹ ضلع انبالہ میں پورانکوں کے ساتھ تین دن زبردست شاستراتھ

آریہ سماج کی نہایت شاندار فتح اور پورانکوں کی اخلاقی موت

آریہ سماج کے شاستراتھ مہارتھیوں کے سامنے پورانک پنڈتوں کی چیں بول گئی

پورانکوں کی شکست اخلاقی موت اور آریہ سماج کی فتح کا سکھوں اور مسلمانوں کی طرف سے اعتراف

منشی راج نرائن ارماں دہلوی جو کہ اب خودساختہ سوامی اور کھٹ شاستری بن بیٹھے ہیں۔ بٹورتے اور چیلے چیلیاں بناتے پھرتے ہیں۔ بدقسمتی سے روپڑ شہر میں بھی آ کودے اور آریہ سماج کو اپنا نشانۂ مشق بنایا۔ کیونکہ آریہ سماج کو گالیاں دے کر ہی بہت سے لوگ اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج نے اُن کو للکارا۔ اور منشی صاحب کی شرارتوں کے کارن شاستراتھ ٹھن گیا۔ ۳۶-۶-۹ کو منشی راج نرائن کی "گالیوں" پر لیکچر میں ہی کہہ دیا گیا کہ بس روز یہ پر شاستراتھ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جس کو انہوں نے اور سناتن دھرم سبھا روپڑ نے منظور کر لیا۔ مگر اگلے ہی دن خط و کتابت میں فوری شاستراتھ کے بہانہ سے ٹالنے لگے۔ مگر آریہ سماج روپڑ نے فوری شاستراتھ کرنا منظور کر لیا۔ چنانچہ ۳۶-۶-۱۳ سے شاستراتھ شروع ہو کر تین روز ہوتا رہا۔ پہلے روز "مورتی پوجا اویدک ہے" پر ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت منسا رام جی ویدک توپ شاستراتھ مہارتھی تھے۔ اور سناتن دھرم کی طرف سے منشی راج نرائن ارماں۔ پنڈت منسا رام نے یہ سوال کئے:-

(۱) مورتی پوجا شبد چاروں ویدوں میں سے دکھاؤ۔

(۲) چاروں ویدوں سے دکھاؤ کہ مورتی کی شکل لمبائی۔ چوڑائی موٹائی آدمی کتنی ہونی چاہئے۔ اور گھنٹی بجا کر پوجا کا وِدھان ویدوں میں کہاں ہے۔

(۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں لکھا ہے۔ کہ پرماتما غیرمجسم ہے اس کی کوئی مورتی نہیں ہے۔ اس کا تمہارے پاس کیا جواب ہے۔

(۴) یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۳ میں صاف لکھا ہے۔ کہ "پرماتما کی کوئی پرتما (مورتی) نہیں ہے۔ اور جو سا کار مورتی کی اُپاسنا کرتے ہیں وُہ گھور اندھکار کو پراپت ہوتے ہیں۔" لہٰذا مورتی پوجا وید وِرُدھ ہے۔

(۵) بھاگوت پوران ادھیائے ۸۴ سکندھ ۱۰ شلوک ۱۳ میں بھی لکھا ہے۔ "جو مورتی میں پرماتما بدھی کرتا ہے۔ وُہ گدھا بنتا ہے۔" اس لئے بھی مورتی پوجا نہیں کرنی چاہئے۔

(۶) شو پوران میں دارو بن کے لنگ کی جو کتھا آتی ہے۔ اس کے مطابق پوپوں نے جو لنگ کی مورتی مندروں میں ستھاپت کی ہوئی ہے۔ اور اس مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ بھی حیرت تھا من یہ نہایت گندہ اور بڑا بیہودہ ڈانتی ہے۔ پوران کی ایسی گندی کتھاؤں سے جو مورتی پوجا پرچلت ہوئی ہے۔ اس نے بھی دیش اور دھرم کی بہت ہانی کی ہے۔ اس لئے بھی مورتی پوجا نہیں کرنی چاہئے۔

منشی راج نرائن سوال نمبر ۱، ۴، ۵، ۶ کا تو قطعی کوئی جواب ہی نہ دے سکے۔ اُن کو چھوُا تک بھی نہیں۔ سوال نمبر ۲ کے جواب میں فرمایا۔ کہ سارا برہمانڈ ہی ایشور کی مورتی ہے۔ مگر اس جواب سے کسی کی کیا تسلی ہو سکتی تھی۔ یہ تو نویں ویدانتیوں کا مت ہے۔ جس سے مورتی پوجا کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ سوال نمبر ۳ کے جواب میں منشی راج نرائن نے کہا۔ کہ اس منتر کا دیوتا جیون مُکت ہے۔ اس کا برہم یا اس کی مورتی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر آریہ پنڈت نے مہیدھر بھاشیہ سے دکھایا۔ کہ نہیں اس منتر کا برہم ہی دیوتا ہے۔ منشی راج نرائن نے مہیدھر بھاشیہ کو ماننے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ سناتن دھرم سبھا اس وام مارگی بھاشیہ کو نہیں مانتی اس پر کہا گیا کہ وُہ لکھ کر دے دیں۔ کہ وُہ مہیدھر بھاشیہ کو نہیں مانتے۔ یا کم از کم پنڈت سریکرشن شاستری سناتن دھرمی پنڈت اپنی زبان سے ہی ایسا کہہ دیں۔ مگر بے سود بلکہ دونو پورانک پنڈتوں میں لے دے ہو گئی۔ آخر آریہ پنڈت نے شنکر بھاشیہ سے بھی اس بات کی پشٹی کی۔ اور بیچارہ راج نرائن لاجواب ہو کر سوائے شنکر بھاشیہ کی ورق گردانی کے اور کچھ ذکر سکا۔ اب منشی صاحب نے وقت گذارنے کی غرض سے نیوگ پر سوالات کرنے شروع کر دئے۔ جن کا جواب بھی پنڈت منسا رام نے نہایت خوبی سے دیا اور کہا کہ کل کو شاستراتھ ستیارتھ پرکاش پر ہوگا۔ تب آپ کی نیوگ کے متعلق تمام بھڑاس نکال دی جاوے گی۔ پورانک منڈلی ایسی شرمندہ ہوئی۔ کہ منشی راج نرائن پر لعنت بھیجنے لگی اور اس کی ناقابلیت اور کمزوری کو شور مچا مچا کر اور تالیاں بجا بجا کر چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔ اور تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر منشی راج نرائن تو اتنے ذلیل ہوئے کہ پورانکوں نے بھی ان کو نظروں سے گرا دیا۔ دوسرے روز کے مباحثہ کے لئے وہ منشی راج نرائن کہتے تھے کہ میں ہی مباحثہ کروں گا۔ مگر سناتن دھرم سبھا کہتی تھی۔ کہ ہم آپ کو ہرگز کھڑا نہ ہونے دیں گے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ منشی جی کو پورانکوں کی طرف یہ دھمکی دی گئی کہ اگر آپ باز نہیں آئیں گے۔ تو ہم آپ کو تانگے کے اندر بند کر دیں گے۔ بس پھر دوسرے اور تیسرے روز تو منشی راج نرائن کو پلیٹ فارم پر بھی نہ آنے دیا گیا۔ اور غریب چُپ چاپ صبح ۵ ۱/۲ بجے کی گاڑی اکیلا ہی تانگے میں بیٹھ سٹیشن کو بھاگ گیا۔ جہاں یہ پانچ سات سو روپیہ روپڑ سے بٹورنے کی غرض سے آئے تھے۔ وہاں سے بمشکل کرایہ ملا۔ اس کی حالت کو یہ مصرعہ خوب واضح کرتا ہے

نکلنا خُلد سے آدم کا سُنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

دوسرے روز کا شاستراتھ

دوسرے روز ۳۶-۶-۱۴ کو "ستیارتھ پرکاش وید انوکول ہے یا نہیں" پر شاستراتھ ہوا۔ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سریکرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری مباحث تھے۔ پورانک پنڈت گند بکتے۔ ایکٹروں کی طرح ایکٹ کرنے اور جھوٹے اور فرضی حوالے دینے میں ماہر اور یکتا تھا۔ آریہ پنڈت کی زبان سے پھول جھڑتے تھے۔ سنسکرت منتر اور شلوک اس خوبی سے بولتے تھے۔ کہ تمام پبلک کیا آریہ سماجی اور کیا پورانک اور کیا دیگر مذاہب کے لوگ عش عش کر اُٹھے۔ پنڈت جی کی قابلیت سبھتا اور ودوتا کا لوگوں کے دلوں پر سکہ بیٹھ گیا۔ کیا مجال کہ وُہ پورانک پنڈت کی گندی گالیوں کے جواب میں ایک گندہ شبد زبان پر لائے ہوں۔ مگر آریہ پنڈت نے اس خوبی قابلیت اور نڈرتا سے پورانک پنڈت کا مُنہ بند کیا کہ دیکھنے اور سُننے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ پورانک پنڈت نے یہ سوال کئے۔

(۱) کہ ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی نے ایک استری کو گیارہ پتی کرنے کی آگیا دی ہے اور وواہ سنسکار میں بھی یہ منتر لکھا ہے۔ اے استری تو نے نیوگ کرنا یہ وید وِرُدھ ہے۔

(۲) سوامی جی نے اپنے وید بھاشیہ میں ایک منتر کا ارتھ یہ کیا ہے "کہ اندھے سانپوں کو موٹے موٹے چوتڑوں سے نکالیں۔" اس کا ارتھ بے ارتھ ہے۔ اس لئے وید وِرُدھ ہے۔

(۳) سوامی جی نے اپنے وید بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ "وسل سے بھوگ کریں۔"

(۴) سوامی جی نے دسویں سمولاس لکھا ہے۔ کہ "چوٹی کٹوا دینی چاہئے۔" پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری نے سوال اول کا نہایت خوبصورت جواب دیا۔ وُہ یہ کہ سوامی جی نے وواہ سنسکار میں اس منتر کا ارتھ یہ کیا ہے۔ کہ تو دس پُتر پیدا کر۔ گیارھواں تیرا پتی ہوگا اور نیوگ کے پرکرن میں یہ ارتھ کیا ہے۔ کہ تو آپت کال سمے انوسار گیارہ پرشوں سے نیوگ کر سکتی ہے۔ وواہ سنسکار میں ارتھ دس پتر اور گیارھواں پتی ہی ہوگا۔ گیارہ پتی نہیں ہوں گے۔ اگر پورانک اس منتر کا ارتھ وواہ پرکرن میں گیارہ پتی ہی لیں تو ان کی اپنی وواہ پدھتی میں بھی تو یہی منتر آتا ہے۔ اس لئے ان کے ہاں بھی گیارہ پتی کی آگیا ہوئی۔ بلکہ سوامی جی نے ایک پتی مرنے کے بعد دوسرے سے نیوگ کرنے کو لکھا ہے۔ پورانکوں نے تو اس کا ارتھ جیوت پتی کی موجودگی میں ہی دوسرا پتی کرنے کا کیا ہے۔ باقی رہا نیوگ کے وشہ میں سو یہ آپت کال کا دھرم ہے۔ اگر استری مجبور ہو تو وُہ ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا گیارہ پتی تک حسب حالات کر سکتی ہے۔ پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ جب

...استری مرجاتی ہے - اور وُہ دوسری استری ...ادکرلیتا ہے - اور اسی طرح جتنی استریوں ...ہے یعنی گیارہ پتنیوں سے بھی زیادہ سے دواہ ...ماہے - اور اُس آدمی پہ کوئی اُنگلی بھی نہیں ...ستا - تو اگر استری ایسا ہی کرے تو اُس کی ...ں - مزید براں پنڈت جی نے کہا - کہ آریہ تو دودھوا دواہ مانتے ہیں - اور ان کی ...اں بھی اور آدمی بھی دواہ کرسکتے ہیں - ...سناتنی تو دودھوا دواہ کے خلاف ہیں - ...تو نیوگ کرکے کام چل سکتا ہے - ماتا ...نے پانچوں پانڈو نیوگ سے پیدا کئے - راماتن ...الی کی استری تارا نے بالی کے مرجانے ...سگریوسے نیوگ کیا - سوال نمبر ۲ کا جواب ...جی نے صرف یہ ارتھ کیا ہے - کہ دو اندھے ...ں کو جو ترادوں سے نکالیں موٹے موٹے ...وں سے نہیں موٹے موٹے شبدیہ پیدا انک ...جی نے اپنی طرف سے لگائے ہیں - ...جی نے جو ارتھ کئے ہیں بالکل ٹھیک ...جس منتر کے یہ ارتھ ہیں - وُہ وید میں ...ک دکھمت) کے پرکرن میں آتا ہے - ...کے پیٹ میں جو ملپ جن کی آنکھیں نہیں ...ب یعنی اندھے سانپ پیدا ہو جاتے ہیں ...تمام خوراک کھاتے رہتے ہیں - اور آدمی ...ہو جاتا ہے - ان ملپوں یعنی اندھے سانپوں ...بنا یا کسی دوسری دوائی سے جو ترادوں سے ...ے نکالیں - یعنی مُنہ کے رستے نہ نکالیں بلکہ ...دوں کے رستے - جواب سوال نمبر ۳ - سوامی ...نے جہاں اس منتر کے ارتھ ہیں سے بھوگ ...نے کے کئے ہیں وہاں وستار سے لکھا ہے ...دگ کے معنی اُپیوگ یعنی استعمال ہے ...یل سے کھیتی وغیرہ کریں - بھوگ کے وُہ ...نہیں جو پورانک پنڈت سمجھتے ہیں - ...طرح سے تو ٹھاکر جی کو بھوگ لگاؤ - رادھا ...د بھوگ لگاؤ کے معنی بھی بے معنی ہو جائیں ...جواب سوال نمبر ۴ - سوامی جی نے ہر ایک ...کو ہر ملک میں چوٹی کٹوا دینی چاہئے ایسا ...نہیں لکھا - بلکہ اُنہوں نے تو چوٹی اور ...آریہ ماتر کے لئے ضروری لکھا ہے - سوامی ...نے تو یہ لکھا ہے - کہ اگر کوئی آدمی کسی بہت ...ملک میں چلا جائے اور چوٹی رکھنے سے اس ...ماغ پر یا صحت پر بُرا اثر پڑے تو خوب ...بہت چوٹی بھی کٹوا سکتا ہے ان جوابوں سے ...لی کھا کر پوپ جی چاروں شانے چت گرے ...یہ بھی بن نہ آیا -

تیسرے روز کا شاستراتھ

...ء۲۵ کو "کیا پوران وید انوکول ہیں" پر ...شاستراتھ ہُوا - آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری تھے - پہلے پنڈت بُدھ دیو جی نے شاستراتھ کو شروع کیا - اُنہوں نے شروع میں ہی ایک ایسی مدلل اور زوردار تقریر کی - کہ لوگ عش عش کر اُٹھے - آپ نے فرمایا - کہ تمام قومیں دوڑ دھوپ میں مشغول ہیں - اور ایک دوسری سے بازی لے جانے کی فکر میں ہیں - مسلمان عیسائی آج سنسکرت پڑھ کر ہمارے شاستروں کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہیں - ہماری ہندو قوم نے ان دوسری قوموں کے سامنے پیش ہونا ہے - اور دوسری قوموں سے شاستروں کا جنگ لڑنا ہے - اس لئے تمام ہندو ماتر کو یہ وچار نا لازمی ہے - کہ ہم کس طرح فتحیاب ہو سکتے ہیں - جنگ کے لئے اچھے ششتروں یعنی ہتھیاروں کا ہونا لازمی ہے - دھارمک جنگ کے ہتھیار ہمارے شاستر ہیں - اگر شاستر یعنی ہمارے ہتھیار اچھے ہوں گے تو ہم کامیاب ہوں گے ورنہ ہماری ہار ہوگی - سناتنی پورانوں کو پانچواں وید مانتے ہیں - یعنی دھارمک جنگ کے ہتھیاروں میں وُہ پورانوں کو وید کا درجہ دیتے ہیں - مگر پورانوں میں اتنا گند اور وید ورودھ باتیں بھری پڑی ہیں - کہ ان کے پڑھنے سے آدمی کی آتما کانپ اُٹھتی ہے - اور آدمی ایسے دھرم کو جس کی بنیاد پرانوں جیسی گندی تعلیم پر ہو دور سے ہی نمسکار کرکے کنارا کرنے لگتا ہے - کون پاپ اور عیب ہے جس کو پورانوں میں دھرم نہیں مانا اس لئے اب دیکھنا یہ ہے - کہ کیا ہم اپنے گندے ہتھیاروں سے فتحیاب ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں - اگر پورانوں کو ماننے سے ہماری ہار ہوتی ہو - تو ہم کو ان کا بھی تیاگ کر دینا چاہئے - کیونکہ محبت فتح سے ہونی چاہئے نہ کہ ہتھیار سے - اس کے بعد پنڈت جی نے وید منتروں کے حوالے دے کر کہا کہ ویدوں میں اُپدیش ہے - کہ (۱) جُوا مت کھیلو (۲) شراب مت پیو - (۳) مانس مت کھاؤ - مگر پورانوں میں عین اس کے برعکس لکھا ہے - کہ جُوا کھیلو شراب پیو اور مانس کھاؤ - پنڈت جی نے پورانوں میں ایسی شکھشا ہونے کے حوالے پدم پوران - بھوشیہ پوران اور بھاگوت پوران سے دئے - اور کہا کہ انرتھ تو یہ ہے - کہ یوگیراج شری کرشن جی مہاراج کے پوتر نام کے ساتھ بھی پورانوں نے شراب نوشی وابستہ کی ہے - اور یہ بھی لکھا ہے کہ رکمن کے بیاہ میں کروڑوں گائے اور بکرے کاٹے گئے - اور ان کا مانس سب راجاؤں آدی آدی مہمانوں نے نوش کیا - یدھشٹر آدی نے جُوا کھیلا اگر ایسی گندی دھارمک تعلیم لوگوں کے آگے رکھی جائے تو یہ دھرم کے اچھوت ماتھے پہ کلنک کا ٹیکا ہوگا - پورانک پنڈت صاحب سے اور تو کچھ نہ بن پڑا - پورانوں میں تو ایسی گندی تعلیم کا ہونا کوئی جواب نہ دے کر تسلیم کر ہی لیا - مگر آپ لگے اناپ شناپ بکنے یعنی یہ کہنے کہ ویدوں میں بھی جُوا کھیلنا - شراب پینا - اور مانس کھانا لکھا ہے - اس لئے پوران وید انوکول ہیں - ساتھ ہی گایتری منتر کا ارتھ بھی پورانوں کے مطابق کرنے لگے - جو کہ اتنا گندہ اور بیہودہ تھا - کہ قلم لکھنے سے شرماتی ہے - آپ نے بامت پاڈن گایتری کے ارتھ وبھچار کے معنوں میں کئے یعنی کہ اس میں پتریوں سے وبھچار کرنا لکھا ہے - ایسا ہی پورانوں میں لکھا ہے - اس لئے پوران وید انوکول ہیں چاروں طرف سے شرم شرم کے نعرے بلند ہوئے اور پوپ جی کو مُنہ چھپانا پڑا - مگر چند عقل اور حیا کے اندھے اور بے غیرت جنونی پورانکوں نے فوراً ہی سنکھ اور گھڑیال بجانے شروع کر دئے اور جیسا کہ اُنہوں نے پہلے ہی تیاری کر رکھی تھی - اور باوجود شاستراتھ کا وقت بقایا ہونے کے آریہ پنڈت کی آخری تقریر ہونے ہی نہ دی - یہیں تک نہیں بلکہ تین چار شرابیوں کو شراب پلا کر ان کا ناچ کرایا گیا - یہ نظارہ بھی قابل دید تھا - ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ کسی وام مارگی ٹھاکر جی کا دیہانت ہو گیا ہو - اور اس کا بیان وام مارگی شرابی بھگت نکال رہے ہوں یہ شرمناک مظاہرہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا - مگر کیا مجال کہ کوئی نام نہاد سناتن دھرمی لیڈر اس کو روکنے کی فکر کرتا - بلکہ جلسہ کے سناتن دھرمی پریذیڈنٹ صاحب اس گند کو سُن کر اور شرمناک مظاہرہ کو شروع کرا کر آہستہ آہستہ ہنستے ہنستے وہاں سے کھسک گئے - آخر جب یہ لوگ اپنی ناشائستہ حرکت سے باز نہ ہوئے تو آریہ سماج مندر میں ایک میٹنگ ہُوئی - جس میں پورانکوں کے شرمناک مظاہرہ اور رویہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا - ہر مذہب و ملت کے بارسوخ صاحبان شامل میٹنگ تھے - سردار سرمکھ سنگھ صاحب لیڈر اکالی دل نے ایک تقریر فرمائی کہ یہ مظاہرہ سناتنیوں کی اخلاقی موت ہے - اور آریہ سماج کو شاندار فتح نصیب ہُوئی ہے - انہوں نے بھرے جلسہ میں شری پنڈت بُدھ دیو جی کو تھاپی دی - اور ان کی قابلیت اور اخلاق کی تعریف کی - اسی طرح سید عزیز احمد صاحب ایک معزز شہری نے تقریر میں فرمایا - کہ مسلمانوں کو جاہل قوم کہا جاتا ہے - مگر آج اس مظاہرہ اور دیگر گندی بکواس سے معلوم ہُوا - کہ ہندو قوم مسلمانوں سے بھی زیادہ جاہل ہے آپ نے بھی اپنا فتوےٰ آریہ سماج کے حق میں دیا - اور دل کھول کر آریہ پنڈت کی تعریف کی - اس کے بعد مولوی عبد القادر مناظر اہلحدیث نے اپنی تقریر میں کہا کہ شاید یہ کہا جائے - کہ ہم چونکہ آریہ سماج مندر میں تقریر کرنے لگے ہیں - اس لئے آریوں کی رعایت کریں گے - نہیں آریوں سے تو چونکہ ہمارے اکثر مباحثے ہوتے رہتے ہیں - اس لئے ان سے کچھ ان بن ہی رہتی ہے - مگر میں سچائی کا اظہار کر دوں گا - اور وُہ یہ کہ تینوں روز کے مباحثوں میں آریہ سماج کی زبردست فتح ہُوئی ہے سناتن دھرمی ہرگز آریہ سماج کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے - ان کو سوائے سنکھ گھڑیال اور تالیاں بجانے کے اور کچھ آتا ہی نہیں - اس طرح سے سناتن دھرمیوں کی وُہ مٹی خراب ہُوئی - کہ بیان سے باہر ہے - بہت سے لوگ متاثر ہو کر آریہ سماج کے دلدادہ بن گئے ہیں - آشا ہے - کہ آریہ سماج کئی نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچ سکے گی - اور تو اور منشی براج نرائن خود بھی فرمان دے گئے - کہ سناتن دھرم سبھا کو زبردست شکست ہُوئی ہے - اور یہ کبھی آریہ سماج سے جیتی اور نہ جیتے گی -

شاستراتھ کے علاوہ دن میں آریہ سماج کے خوب بھجن اور اُپدیش ہوتے تھے - پنڈت ہردیا لوجی اور ٹھاکر امر سنگھ جی کے زبردست ویاکھیان ہُوئے اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک کے بھجن ہُوئے - ۲۶-۶-۲۷ کی شام کو پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری اور رات کو پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار کے زبردست ویاکھیان ہُوئے - ایسے پہلے کبھی نہ سُنے تھے - لیکچر کیا تھے کمال تھے - لوگوں کے دلوں کے پار ہو گئے - اور گہرا اثر چھوڑ گئے - پھر ۲۷-۶-۲۷ کو آریہ ودوانوں کی روانگی تھی - آریہ سماج نے ایک بڑا بھاری جلوس نکالا - جس میں سینکڑوں آدمی شامل تھے - پنڈت صاحبان پھولوں کے ہاروں سے لدے ہُوئے دو کاروں میں بیٹھے تھے - ایک بھجن منڈلی ان کے آگے اور ایک ان کے پیچھے بھجن گاتی جاتی تھی - خوشی کا کیا ٹھکانا تھا - تمام بازار میں سنکیرتن کرتے ہُوئے سارا جلوس ریلوے سٹیشن پر پہنچا - اور مہانو بھاؤ مہمانوں کو گاڑی میں سوار کرکے اسی طرح سنکیرتن کرتا ہُوا آریہ سماج مندر کے سامنے وسرجن ہُوا اس کا اتنا پربھاؤ پڑا - کہ بیان سے باہر ہے - غرضیکہ ایک ہفتہ روپڑ میں ویدک دھرم کا وُہ زبردست پرچار ہُوا - کہ پُرانے زمانے کی یاد تازہ ہو گئی اور آریہ سماجیوں میں خصوصاً اور عام لوگوں میں عموماً ایک روح پھونک گیا - نتیجے کے طور پر آریہ سماج کی ترقی کی بھاری سمبھاونا ہے - ایشور اپنے بھگتوں کی مدد سہاتا اور رکھشا کرتے ہیں -

(منشی رام اہلوالیہ منتری آریہ سماج روپڑ)

لاہور چھاؤنی کے شاستراتھ کے چوتھے اور پانچویں دن کی کاروائی شرادھ پر شاندار شاستراتھ

آریہ سماج کے زندہ پتروں کے شرادھ کے پکش پر پورانک پنڈت مادھو آچاریہ کے اعتراضات اور ان کا مدلل جواب

شاستراتھ مہارتھی پنڈت لوکناتھ جی نے پنڈت مادھو آچاریہ کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ شرادھ زندوں کا ہوتا ہے۔ مُردوں کا نہیں!

پورانکوں کو شکست فاش۔ پنڈت مادھو آچاریہ نے لاجواب ہو کر پھکڑ بازی اور ذاتی حملے شروع کر دئے

پورانک پردھان سوامی پرکاشانند کا نامناسب رویہ —— پورانک دھرم کی کٹیا ڈوبتے دیکھ کر واک آؤٹ کر گئے

۲۸ جون کو لاہور چھاؤنی میں شاستراتھ کا چوتھا دن تھا۔ آج "شرادھ" پر شاستراتھ تھا۔ پورانکوں کی طرف سے پنڈت مادھو آچاریہ جی اور آریہ سماج کی طرف سے پرانے شاستراتھ مہارتھی پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی شاستراتھ کرنے والے تھے۔ پوروپکش پورانکوں کا ہونے کے کارن پہلے پنڈت مادھو آچاریہ جی مرتک شرادھ کا سمرتھن اور جیوت شرادھ پر کھنڈن کرنے لگے۔ اور اتر پکش آریہ سماج کا ہونے سے شری پنڈت لوکناتھ جی مرتک شرادھ کی دلیلوں کا کھنڈن اور اپنے اوپر کئے گئے پرشنوں کا اتر دینے کے علاوہ مرتک شرادھ میں جو دوش آتے ہیں۔ ان کو جنتا کے سامنے رکھتے تھے۔ یہ شاستراتھ جس میں پنڈت لوکناتھ جی نے پنڈت مادھو آچاریہ جی کے سب سوالات کا جواب دے کر پرمانوں اور یکتیوں سے سدھ کر دکھایا کہ شرادھ زندوں کا ہو سکتا ہے۔ مُردوں کا نہیں۔ ایسا ناطقہ بند کر دیا۔ کہ ان کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ اور وہ لاجواب ہو کر دوسرے دن پھکڑ بازی اور ذاتی حملوں پر اتر آئے۔ اور پورانک پردھان سوامی پرکاشانند جی کو پورانک دھرم کی پے در پے شکستوں کے بعد پورانک دھرم کی کٹیا ڈوبتے دیکھ کر واک آؤٹ کرنا پڑا۔ سننے اور دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ لیکن پھر بھی مختصراً قلمبند کیا جاتا ہے اس کو ناظرین کے سامنے رکھتے ہوئے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ خود ہی فیصلہ کریں گے۔ کہ شرادھ مرتکوں کا ہونا چاہئے یا زندوں کا +

پنڈت مادھو آچاریہ جی:—

۱۔ بجائے اس کے کہ آپ ویدوں سے کوئی منتر پیش کر کے یہ ثابت کرتے۔ کہ شرادھ مرتکوں کا ہی ہونا چاہئے۔ آپ نے رشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش کے:—

"ब्रह्मा देयो देवास्तु पन्ताम्"

[illegible] واکیوں کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یہ ویدمنتر ہیں سے دکھلا دئے جائیں۔ تو میں صبوکا کروں گا۔ کہ ویدوں میں مرتک شرادھ نہیں ہے +

۲۔ سوامی دیانند نے سنسکار ودھی میں سنکار ودھی سنسکار کی ودھی لکھتے ہوئے مناسک سے نیچے بتلایا ہے۔ کہ وہ

अपसव्य और दक्षिणामुख होके "ओं पितर: शुन्धध्वम्"

اس منتر سے جل بھومی پر چھوڑے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جیسا مرتک شرادھ ورش کرنے والی پوران آدی پستکوں میں شرادھ کرنے وقت شرادھ کرنے والے کو:— "یعنی یگیوپویت بائیں کندھے سے دائیں کندھے پر بدلنا لکھا ہے۔ اس پرکار سوامی دیانند نے بھی "अपसव्य" کر ہاتھ میں یگیوپویت پکڑ کر "पितर: शुन्धध्वम्" سے مرت پتروں کے لئے جل چھڑوایا ہے۔ جس سے مرتک شرادھ سدھ ہے:

۳۔ سوامی دیانند نے نام کرن سنسکار میں چار آہوتیاں (۱) تیتھی (۲) تیتھی دیوتا (۳) نکشتر (۴) نکشتر دیوتا کے نام سے دینی لکھی ہیں۔ تیتھی دیوتاؤں میں ایک دیوتا پتر بھی ہیں۔ جو کہ اماوس کے ہیں۔ اور اگر بچہ اماوس کو پیدا ہوا ہو۔ تو اماوس کے دیوتا پتر نام سے بھی ایک آہوتی دی جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ یہ سب کچھ مرت پتروں کے لئے ہی کیا جاتا ہے اور مرتک شرادھ سدھ ہوتا ہے +

۴۔ چونکہ آریہ سماج آشرم مریادا کو مانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ۲۵ برس تک برہمچاری رہنا چاہئے۔ ۵۰ برس کی عمر ہونے پر گرہستھ چھوڑ کر بان پرستھ لینا چاہئے۔ اور ۷۵ سال کی عمر ہو جانے پر سنیاس آشرم میں چلا جانا چاہئے۔ اس کے مطابق جب کوئی شخص اپنی سنتان کو برہمچریہ اوستھا میں گورکل پڑھنے کے لئے بھیجے گا۔ اور جب اس کی سنتان گورکل سے لوٹ کر آئے گی۔ تو پتا جی بان پرستھی ہو جائیں گے۔ اس طرح سنتان کو جیوت پتروں کی سیوا آدی کرنے کا اوسر ہی نہیں مل سکتا۔ اور اگر کہیں سوامی دیانند جی کے لیکھ انوسار کسی نے ۴۸ سال کا آدتیہ برہمچاری بننا ہو۔ اور پھر گرہستھ میں پرویش کرنا ہو۔ اور بفرض محال اس کا لڑکا بھی ۴۸ سال کا آدتیہ برہمچاری بن جائے۔ تو پھر ۹۶ سال کی اوستھا میں پتا جی بانپرستھی ہوں گے یا مر چکے ہوں گے۔ پھر جیوت شرادھ کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ البتہ مرتک شرادھ سویکار کرنے میں ہر پرکار سے بات بن جاتی ہے۔ یعنی مرنے کے بعد بھی مرتک شرادھ کے دوارا ماتا پتا کی سیوا کی جا سکتی ہے اس لئے مرتک شرادھ ہی ٹھیک ثابت ہوتا ہے:

۵۔ ये निखाता ये परोप्ता ये दग्धा ये चोद्धिताः।
सर्वांस्तानग्न आवह पितॄन्हविषे अत्तवे ॥

(اتھروید۔ ۱۸۔ ۲۔ ۳۴)

اس منتر میں ان پتروں کو جو کہ زمین میں گاڑ دئے گئے ہیں۔ یا باہر کہیں پھینک دئے گئے ہیں۔ یا جلا دئے گئے ہیں۔ یا اوپر اڑ گئے ہیں۔ ایسے پتروں کو ہوی کھانے کے لئے اگنی دوارا بلانے کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرتک شرادھ ہی قابل عمل ہے:

پنڈت لوکناتھ جی:—

حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ میری دلی خواہش ہے۔ کہ ہمارا شاستراتھ شانتی سے سماپت ہو۔ اس لئے میں سب بند ھوؤں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ہم سب آریہ سماجی اور سناتن دھرمی وید کو مانتے ہیں۔ اس لئے من کی پوترتا کے لئے میرے ساتھ تین بار گایتری منتر کا پاٹھ کریں۔ جو نہی کہ آریہ سماجیوں کی طرف سے یہ پاٹھ جاری کیا گیا۔ سناتن دھرمی بھائیوں نے ہلہ مچانا شروع کر دیا۔ اور جب تک کہ تین بار پاٹھ نہ ہو چکا تب تک برابر شور کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا۔ کہ ہم وید کو نہیں مانتے۔ ہمارا تو سچا دھرم پوران ہی ہے۔ ازاں بعد پنڈت جی نے سلسلہ وار جواب دینے شروع کئے:

۱۔ سوامی دیانند جی نے جن واکیوں کو جیوت شرادھ کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ ان کو انہوں نے کہیں بھی وید منتر نہیں بتلایا۔ وہ تو جیوت پتروں کی سیوا پرک واکیہ ہیں۔ اگر رشی دیانند کہیں پر بھی ان واکیوں کو وید منتر کے نام سے لکھتے۔ تو ہمارا یہ کرتویہ تھا کہ یہ منتر فلاں وید کے ہیں۔ جب سوامی جی نے ان کو وید منتر کر کے لکھا ہی نہیں۔ تو یہ کیسا بیہودہ سوال ہے۔ کہ ان منتروں کو ویدوں میں دکھاؤ۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا۔ کہ رشی نے برہما آدی رشیوں کی سیوا آدی کرنا ہر ایک کا کرتویہ بتلایا ہے۔ دور برہما اس کو کہتے ہیں۔ جو چاروں ویدوں کا پورن گیانی ہو۔ اسی طرح جو دوسرے نام پتروں کے ہیں وہ بھی ان کے گن کرم انوسار اسی طرح سمجھنے چاہئیں۔ اور سیوا سنسکار جیوتوں کا ہی ہو سکتا ہے۔ مرتکوں کا نہیں۔ اسی لئے وید انوکول اور بدھی انوکول جیوت شرادھ ہی ہو سکتا ہے:

۲۔ پنڈت جی نے دوسرے سوال کا اتر دینے سے پہلے مادھو آچاریہ جی کو للکار کر کہا۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو دکھائیں۔ کہ رشی دیانند نے کہیں بھی سنایک کو یگیوپویت ہاتھ میں پکڑ کر جل چھوڑنا لکھا ہو۔ اور پدم چندر کوش [illegible] دیگر کوشوں سے یہ ثابت کیا۔ کہ "अपसव्य" کا ارتھ ہے۔ دائیں طرف ہو کر بائیں کندھے پر یگیوپویت بدلنا اور [illegible] حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے بتلایا کہ دراصل

رشی دیانند نے جیسا وہاں لکھا ہے۔ اور اس کا کیا ابھیپرایہ ہے۔ اس کو سمجھ لینا آوشیک ہے۔ یہ ودھی اُس سمے کی ہے۔ جب کہ سادھک ساری وِدیا سماپت کر کے گھر جانے لگتا ہے تو اُس سمے وہ ایک یگیہ کرتا ہے۔ جس کا یجمان وہ خود ہوتا اور یجمان کا آسن پشچم کی دِشا میں ہوتا ہے۔ اس لئے سناتک پُورب کی طرف مُنہ کر کے بیٹھتا ہے۔ پِتر لوگوں کا ستھان دکشن دِشا میں ان کی طرف مُنہ کر کے مانا گیا ہے۔ اس لئے سناتک دکشن دِشا میں بیٹھے ہوئے پِتروں کی طرف گھومتا ہے یعنی اپنی دائیں طرف مُنہ کرتا ہے۔ اسی کو رشی دیانند نے "अपसव्य" نام سے لکھا ہے

اگر کبھی کوش میں اپ سویہ "अपसव्य" کا ارتھ "دائیں کندھے پر یگیو پویت ہونا" لکھا ہو۔ تو یہ بات مانی جا سکتی ہے۔ کہ رشی دیانند نے یگیو پویت دائیں طرف بدلنا لکھا ہے۔ اور ہاتھ میں یگیو پویت پکڑ کر بُھومی پر جل چھوڑنا تو کہیں سنسکار ودھی میں لکھا ہی نہیں۔ یہ صرف جنتا کو بھرم میں ڈالنے کے لئے آپ کی چالاکی ہے۔ میں جنتا کے سامنے یہ کوشش کرنے کے لئے پھر چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو یگیو پویت ہاتھ میں لے کر جل چھوڑنا کہیں بتلائیے۔ کہ سنسکار ودھی میں کہاں لکھا ہے؟ اور :۔

" पितर : शुन्धध्वम् "

سے جل چھوڑنے کا ابھیپرایہ ہے۔ کہ ہے پِتر لوگو! جیسے یہ جل شانت ہے۔ ویسے ہی آپ مجھے ایسا اُپدیش دیں۔ جس سے میں بھی اپنے جیون میں شانتی دھارن کر سکوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا۔ کہ پِتر کس کو کہتے ہیں؟ پِتر جیوت ہو سکتے ہیں یا مرت؟ یہ سمجھنے کے لئے کچھ پرمان اُپستھت کرتا ہوں۔ نروکت میں آتا ہے:۔

पिता पाता वा पालयिता वा जनयिता वा ॥

ارتھات "پِتا" وہ ہوتا ہے۔ جو رکھشا کرتا ہے۔ یا پالن پوشن کرتا یا اُتپن کرتا ہے۔ اُپم ویورت پُران میں بھی آتا ہے:۔

अन्नदाता भयत्राता पत्नी तातस्तथैव च ।
विद्यादाता जन्मदाता पञ्चैते पितरो नृणाम् ॥

یعنی (۱) اَن دینے والا (۲) بھے سے بچانے والا (۳) یعنی استری کا باپ یعنی سُسر (۴) ودیا دینے والا گُورو یا آچاریہ اور (۵) جنم دینے والا۔ یہ پانچ پِتر کہلاتے ہیں۔ زیادہ کی ضرورت نہیں۔ آپ سمجھ گئے

ہیں۔ کہ یہ سب صفات جیوت پِتروں پر ہی گھٹ سکتی ہیں۔ جو مر چکے ہیں۔ وہ نہ ہمیں کبھی پرکار کا اَن دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہماری بھے سے رکھشا کر سکتے ہیں۔ مرت ہی پتنی کے پِتا ہو سکتے ہیں۔ وِدیا پردان کرنے کی اُن میں شکتی کہاں۔ اور جو مر چکے ہیں۔ وہ بھلا جنم کس کو دے سکیں گے؟ لہٰذا ظاہر ہے کہ پِتر نام ہی زندوں کا ہو سکتا ہے۔ مرتکوں کی پِتر سنگیا رکھنا مورکھتا کی دلالت ہے +

۳۔ تیسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی آپ کے سامنے پِتر شبد کا ارتھ واضح طور پر کیا جا چکا ہے۔ جس میں یہ بھی آ چکا ہے۔ کہ رکھشا کرنے والے کو بھی پِتا کہتے ہیں۔ چونکہ اماوس کی رات بالکل اندھیری ہوتی ہے۔ اور اس میں ہمیں رکھشکوں کی وشیش آوشیکتا ہے۔ جیسے آج کل بھی اماوس جیسی اندھیری راتوں میں روشنی اور پہرہ داروں کے دوارا ہماری رکھشا راجیہ کی طرف سے کرائی جاتی ہے۔ ایسے رکھشکوں کی پِتر سنگیا ہونے سے اماوس تتھی کے دیوتا پِتر مانے گئے ہیں۔ اور نام کرن سنسکار کے سمے ان آہوتیوں کے دیئے جانے سے یہ ابھیپرایہ ہے۔ کہ تتھی۔ تتھی دیوتا۔ نکشتر اور نکشتر دیوتا کی سمرتی ہو جائے۔ کہ جس دن بچہ کا جنم ہوا تھا۔ اُس دن کیا تتھی آدی تھی؟ اس ودھی سے کسی پرکار بھی مرتک شرادھ سدھ نہیں ہوتا۔ ادھر اُدھر کی باتوں سے آپ کا پکش سدھ نہیں ہو سکتا۔ اگر کچھ دم خم ہے۔ تو ویدک پرمانوں سے سدھ کرو۔ کہ مرتک شرادھ ویدوں میں لکھا ہے +

(۴) چوتھے سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ آشرم مریادا انوسار جس سمے اپنے پِتر کے پِتر ہو جائے۔ اُس سمے بان پرستھی ہو جانے کا ودھان ہے۔ ایسی اوستھا میں جبکہ گورُوکل سے لوٹ کر آنے پر پُتر کا بواہ ہو گا۔ اور جب تک سنتان پیدا ہو گی۔ اُس سمے تک پِتا کو پِتر کی سیوا کی آوشیکتا ہی نہ ہو گی۔ تو پھر یہ کہنا کہ پِتر کو سیوا کرنے کا اوسر ہی نہ ملے گا۔ سراسر کم فہمی پر مبنی ہے۔ اور کیا سیوا سنکار دور رہتے ہوئے نہیں ہو سکتا؟ جب پِتا بان پرستھ آشرم میں ہو گا۔ تو وہاں بھی پِتر بھوجن وستر آدی سے سیوا کر سکتا ہے۔ نیز آپ نے جو ۴۸ سال کے آدتیہ برہمچاری اور اس کے پِتا کے بارے میں حساب لگایا ہے۔ کہ ۹۶ سال کی عمر ہونے پر پِتا یا تو سنیاسی ہوں گے یا سورگ سدھار جائیں گے۔ یہ حساب آپ کے وسیع مطالعہ کو ظاہر نہیں کرتا۔ ذرا

رشی دیانند نے اُن واکیوں کو بھی پڑھو۔ جہاں اُنہوں نے ۴۸ سال کے آدتیہ برہمچاری کی عمر ۳۰۰ اور ۴۰۰ سال تک بتلائی ہے۔ پھر آپ کا یہ اعتراض کہ آدتیہ برہمچاری کو اپنے پِتا کی سیوا کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملے گا۔ آپ کی کم بینی کا بیّن ثبوت ہے۔ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جیوت پِتروں کا شرادھ تو ہو سکتا ہے لیکن آشرم مریادا کے انوسار مرتک شرادھ کبھی بھی سدھ نہیں ہوتا۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے ہاں ۲۵ سال کی عمر میں سنتان پیدا ہوئی۔ ۵۰ سال کی عمر میں جبکہ وہ بان پرستھ میں جانے لگا۔ تو اُس کے لڑکے نے شرادھ کرنا ہے۔ لیکن اُس کا باپ موجود ہے۔ وہ مرتک شرادھ کیسے کرے؟ پھر جب اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو وہ بان پرستھ میں چلا جائیگا اور اُس کا باپ جو پہلے بان پرستھی تھا۔ اب سنیاسی بن چکا ہو گا۔ اب وہ پوتا کہلانے والا اپنے زندہ باپ (بان پرستھی) کا شرادھ نہیں کر سکتا۔ اپنے پِتامہ (دادا) سنیاسی کا بھی شرادھ نہیں کر سکتا۔ اس طرح مرتک شرادھ جو کہ صرف تین پیڑھی (پشت) تک ہی کرنا آوشیک مانا گیا ہے۔ کسی طرح سدھ نہیں ہوتا +

۵۔ پانچویں سوال کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ وید منتروں کا ارتھ کرتے ہوئے بدھی پُوروک کام لینا چاہئے۔ اگر اس منتر میں مرے ہوئے پِتروں کا ورنن ہے۔ اور ان کا شرادھ سے سمبندھ جوڑا جاتا ہے۔ تو آپ بتلائیں۔ اس وید منتر میں:۔

" हविषे अत्तवे " کا آپ کیا ارتھ کریں گے؟ کیا مرت پِتر کبھی کھا سکتے ہیں؟ اور اگر کھا سکتے ہیں۔ تو کیا شریر سمیت آتے ہیں؟ یا شریر کے بنا ہی؟ اگر شریر کے سمیت آتے ہیں۔ تو پھر آتے ہوئے دکھائی دینے چاہئیں۔ اور اگر شریر کے بنا آتے ہیں۔ تو وہ کھا نہیں سکتے۔ کھانے پینے کی کریا شریر کے بنا نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ درشن میں گوتم رشی نے کہا ہے:۔

चेष्टेन्द्रियार्थाश्रयः शरीरम्

چیشٹا (حرکت) اندریاں۔ وشے۔ ان کا آدھار شریر ہی ہے۔ اس لئے یہ منتر شرادھ پرک نہیں ہے۔ بلکہ انتیشٹی سمبندھی اگنی ستُتی پرک ہے +

پنڈت جی نے سلسلۂ گفتار کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا۔ کہ اگر مرتک شرادھ کرنا ہی اُچت ہے۔ تو کرپا کر کے بتلائیں۔ کہ آپکے شرادھ کے پوشک منتر۔

आयन्तु नः पितरस्सोम्यासो

[…]वात्ता : पथिभिर्देवयानैः ।
[…]मन् यज्ञे स्वधया मदन्तो
[…]धिब्रुवन्तु ते ऽवन्त्वस्मान् ॥

کا کیا ارتھ کرو گے؟ اس منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ "جو ہمارے پِتر اگنی ودیا میں نپُن ہیں۔ بجلی وغیرہ کا کام خوب جانتے ہیں وہ وِدوانوں کے مارگوں سے اس ہمارے یگیہ میں آویں۔ اور بھوجن آدی سے آنند ہو کر ہم کو اُپدیش کریں۔ اور ہماری رکھشا کریں" جس سے سپشٹ پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ منتر کبھی مرتک شرادھ کی پُشٹی نہیں کرتے۔ منتروں میں یہاں تک آتا ہے۔ پِتر لال آسنوں پر آ کر بیٹھیں۔ کیا آپ کبھی معقول کر بھی خیال کر سکتے ہیں۔ کہ مرتک پِتر ہمیں اُپدیش کریں گے۔ اور لال آسن پر بیٹھیں گے۔ اگر آتے ہیں۔ اور بیٹھتے ہیں۔ تو میں شرادھ کرنے والے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ کبھی مرت پِتروں کو آتے اور آسنوں پر بیٹھتے دیکھا ہے:۔

پنڈت مادھو آچاریہ جی:۔

جب آپ نے دیکھا۔ کہ میں نے جتنے پرشن کئے تھے۔ اُن کا دندان شکن جواب مجھے مل گیا ہے۔ اور اب میرے پاس نہ کوئی مرتک شرادھ کا ثبوت ہے۔ اور نہ ہی جیوت شرادھ کے سمبندھ میں پرشن ہیں۔ تو آپ واہی تباہی بکنے لگے۔ اور اپنے وقت کو پورا کرنے کے خیال سے جنتا کو کہنے لگے۔ کہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔ آپ نے مرت پِتروں کے آنے کے متعلق ایک عجیب دلیل پیش کی اور کہا۔ کہ جیسے آتما شریر سے نکلتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ تو پھر وہ آتی ہوئی کیسے دکھائی دے؟ آپ نے پنڈت لوکناتھ جی نیز دیگر آریہ صاحبوں کو اشتعال دلانے کے لئے کہا۔ کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ پنڈت لوکناتھ جی بتلائیں۔ کہ جب اُن کی نانی مری تھی۔ تو کیا اُنہوں نے اُس کی روح کو پرویش کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ اگر نہیں۔ تو مرت شرادھ کے سمے آتی ہوئی آتما کیسے دکھائی دے سکتی ہے؟ باقی سارا وقت ادھر اُدھر کی باتوں میں ٹالتے رہے:۔

پنڈت لوکناتھ جی:۔

پنڈت مادھو آچاریہ جی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ جنتا اس بات کا فیصلہ خود کر سکتی ہے۔ کہ میں نے آپ کے پرشنوں کا اُتر دیا ہے یا نہیں۔ اگر آپ کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ اپر)

ڈچکوٹ - ضلع لائل پور میں شاستر ارتھ کی دھوم!!

آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے مابین پانچ دن مسلسل شاستر ارتھ

آریہ سماج کی اپوروِ وجے اور پورانکوں کی گھور پراجے

شاستر ارتھ میں پراجت ہو کر پورانک پنڈت سری کرشن نے پورانک اخلاق اور تہذیب کا دیوالہ نکال دیا

کچھ عرصہ سے پورانک اُپدیشکوں نے اپنے زہریلے لیکچروں سے آریہ سماج کے خلاف دریافشانی کر کے یہاں کی فضا کو مکدر کر دیا تھا - ایک دوبارہ اُنہوں نے اپنے لیکچروں میں آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج بھی دیا - جسے آریہ سماج نے بخوشی منظور کر لیا - اور باہمی خط و کتابت سے شرائط طے کر لی گئیں - جن میں ۶ جولائی سے ۱۰ جولائی کو شاستر ارتھ منظور ہوا - اس کے مطابق ۶ جولائی کو شاستر ارتھ شروع ہوا - آج کا مضمون تھا - کہ وید میں مرتک پتروں کے شرادھ کا ودھان ہے یا جیوت پتروں کا - آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی ویدک توپ شاستر ارتھ مہارتھی اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت امرناتھ اُپدیشک شاستر ارتھ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے - ان کے علاوہ پورانک پنڈت کی امداد کے لئے پنڈت دواکر شرما و پنڈت سری کرشن شاستری موجود تھے - اور ادھر آریہ سماج کی سٹیج پر شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اور ٹھاکر امر سنگھ جی مناظر رونق افروز تھے - نظارہ قابل دید تھا - سب سے پہلے پنڈت منسا رام جی نے آریہ سماج کا پکش درشاتے ہوئے مندرجہ ذیل پانچ سوال کئے -

(۱) چاروں ویدوں سے مرتک شرادھ لفظ دکھاؤ - (۲) چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو - جس سے یہ ثابت ہو - کہ برہمنوں کو بھوجن کھلانے سے مرتک پتروں کی ترپتی ہوتی ہے - (۳) پتر شبد جیتے ہوؤں پر ہی عائد ہو سکتا ہے - مرے ہوؤں پر نہیں (۴) کرموں کی ویوستھا پرماتما کے ہاتھ میں ہے - وہ نیائکاری ہے - وہ بنا کرم کے پھل نہیں دیتا - کئے ہوئے کرموں کا پھل نہیں ٹالتا - کسی کے کئے ہوئے کرموں کا پھل دوسرے کو نہیں دیتا - کیونکہ ایسا کرنا بے انصافی ہے - وید میں سے کوئی ایسا منتر دکھاؤ جس سے یہ ثابت ہو - کہ پرماتما کسی کے کرموں کا پھل کسی دوسرے کو دے دیتا ہے (۵) وید میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو - جس سے یہ ثابت ہو - کہ برہمنوں کو شرادھ میں فلاں فلاں جانور کا مانس کھلانے سے پتر اتنی دیر ترپت رہتے ہیں -

پہلے سوال پر پورانک پنڈت امرناتھ نے آخر تک کوئی ایسا وید منتر پیش نہ کیا جس میں مرتک شرادھ شبد ہو - اس سے پبلک پر یہ واضح ہو گیا - کہ چاروں ویدوں میں ایسا کوئی شبد نہیں ہے - دوسرے سوال پر پورانک پنڈت نے ایک وید منتر پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا - کہ برہمنوں کو بھوجن کرانے سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے - اس پر آریہ پنڈت نے کہا - کہ ہم برہمنوں کو بھوجن کرانے کے خلاف نہیں ہیں - جو وید شاستر کو جاننے والے سچے برہمن ہوں اُنہیں بھوجن کھلانا چاہئے - کیونکہ وہی اُپدیش کے ذریعہ سے جنتا کو سورگ کا مارگ دکھلا سکتے ہیں - اس منتر میں کہیں بھی نہیں لکھا - کہ برہمنوں کو بھوجن کرانے سے مرتک پتروں کی ترپتی ہوتی ہے - تیسرے سوال پر پورانک پنڈت نے ایک بھی پرمان ایسا پیش نہ کیا - جس سے یہ ثابت ہو کہ پتر شبد مرے ہوؤں پر عائد ہو سکتا ہے - لیکن آریہ پنڈت نے یجروید کے حوالہ سے ثابت کیا - کہ پتروں کا یگیہ میں دائیں طرف اُن کے آسنوں پر بیٹھنا لکھا ہے - یہ صرف زندہ ہی کر سکتے ہیں مُردہ نہیں - چوتھے سوال پر سناتنی پنڈت نے چند دُنیاوی مثالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی - کہ ایک کے کئے ہوئے کرم کا پھل دوسرے کو مل سکتا ہے - لیکن آریہ پنڈت نے جواب میں کہا - کہ یہ انسانوں کی باتیں ہیں - انسانوں کا علم محدود ہے - اُن سے بے انصافی ہو سکتی ہے - لیکن پرماتما جو نیائکاری ہے - وہ ایسا نہیں کر سکتا - پورانک پنڈت نے آخر تک کوئی وید منتر پیش نہ کیا -

پانچویں سوال پر پورانک پنڈت نے کہا کہ شرادھوں میں مانس کا کھلانا راکھشسوں کے لئے لکھا ہے - جس پر آریہ پنڈت نے مہابھارت سے راجہ رنتی دیو کی مثال دی - اور بتلایا کہ اس کی پاٹ شالا میں دو ہزار گئوؤں کا مانس روز پکتا تھا - اور پتروں کے نمت میں برہمنوں کو کھلایا جاتا تھا - کیا رنتی دیو راکھشس تھا - یا اُس کے ہاں بھوجن کرنے والے برہمن راکھشس تھے - منوسمرتی - متسیہ پوران وغیرہ کے پرمانوں سے پنڈت جی نے بتلایا - کہ کس طرح گئو وغیرہ پشوؤں کے مانس سے پتروں کی ترپتی ہونی مانی گئی ہے - اور کس طرح برہمن لوگ مانس بھوجن کیا کرتے تھے - کیا یہ سب راکھشس تھے - یہ کہنا غلط ہے - کہ شرادھوں میں مانس کا ودھان راکھشسوں کے لئے ہے - اس پر پورانک پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن پیش کیا - اور کہا - کہ اس میں مرتک پتروں کا شرادھ کرنا اور یگیہ میں بندھیا گئو کو مار کر اس سے ہون کرنا لکھا ہے - اس کے جواب میں آریہ پنڈت نے بتلایا - کہ ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن سوامی جی کی نگرانی میں نہیں چھپا - اس لئے دھورت لوگوں نے اس کے اندر بہت سی وید ورُدھ باتیں ملا دیں - جب سوامی جی کو پتہ لگا - تو اُنہوں نے اس ایڈیشن کی تمام کاپیاں جو اُن کو مل سکیں جلا دیں - اور اگلے ایڈیشن کو شدھ کر کے چھپوا دیا - اور اس امر کا اعلان کر دیا - کہ پہلا ایڈیشن منسوخ شدہ ہے - اب اس ایڈیشن کا پرمان دینا فضول ہے - پورانک پنڈت نے کہا - اگر آپ پہلے ایڈیشن کو مستند نہیں مانتے - تو اسے دیا سلائی لگا کر دکھا دیں - جس پر وہ کتاب آریہ پنڈت نے منگوائی اور پبلک کے سامنے یہ اعلان کیا - کہ جب سوامی دیانند جی نے اس ایڈیشن کو خود نذر آتش کر دیا تھا - تو ہمیں اس کے جلانے میں کیا اعتراض ہے - اور یہ کتاب بھی پنڈت کالو رام شاستری پورانک اُپدیشک کی چھپوائی ہوئی ہے - اس میں بہت سی باتیں وید ورُدھ ہیں - جو آریہ سماج کو قابل قبول نہیں - یہ کہہ کر پنڈت جی نے دیا سلائی لگا دی - اس پر کا پے در پے شکستوں سے پورانک پنڈت حواس باختہ ہو گیا - اور پنڈت سری کرشن شاستری جو اس دن پردھان تھے بھی بوکھلا گئے اور لگے واہی تباہی بکنے جس کا بہت ہی بُرا اثر ہوا - اور پبلک پر آریہ سماج کے سدھانتوں کی صداقت کا سکہ بیٹھ گیا - اور آریہ سماج کو دگوجے پراپت ہوئی -

شاستر ارتھ کا دوسرا روز

ڈچکوٹ ۷ جولائی - آج حسب معمول سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین شاستر ارتھ کا دوسرا روز تھا - پبلک کل سے زیادہ تعداد میں شاستر ارتھ سُننے کے لئے وقت سے پہلے آ پہنچی - کل کے شاستر ارتھ کے پردھان پنڈت سری کرشن شاستری کی وقت کے متعلق بے ضابطیوں کو دیکھ کر آج سناتن دھرم سبھا کے ادھیکاریوں نے یہ مناسب سمجھا - کہ طرفین کی رضامندی سے ایک پردھان بنایا جائے - جس کے پاس گھڑی رکھی جاوے - اور وہی وقت کا دھیان رکھے - چنانچہ طرفین کی رضامندی سے بابو بسنت لال جی کو اس شاستر ارتھ کا پردھان نشچت کیا گیا - پردھان نے شاستر ارتھ شروع ہونے سے پہلے مناظروں سے عرض کر دی - کہ وہ ایک تو مضمون سے باہر جانے کی کوشش نہ کریں - اور دوسرے کسی تیسری پارٹی کو اُکسانے کی مذموم حرکت نہ کریں - چنانچہ وقت پر شاستر ارتھ شروع ہوا - آج سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری شاستر ارتھ کرنے والے تھے - آج کا مضمون تھا - "کیا رشی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں" سب سے پہلے پنڈت سری کرشن نے ستیارتھ پرکاش سے نیوگ پرکرن پڑھ

سُنایا۔ اور ایک عجیب انداز سے اس کی تشریح کی۔ پھر سوامی جی کے بھاشیہ سے بیل آدمی کے ساتھ بھوگ اور ستیارتھ پرکاش سے کچھ کہیں ؟۔ اور پنڈت جی سے ان کے سمادھان اور وید منتر پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے سلسلہ وار سب سوالات کے متعلق وید شاستر اور پورانوں کے پرمانوں کی جھڑی لگا دی۔ پنڈت جی کی دھارا پرواہ سنسکرت وید منتروں اور شلوکوں کو سُن کر جنتا عش عش کر اُٹھی۔ کوئی بات پنڈت جی نے ایسی نہ کہی۔ جس کے ساتھ پورا پورا حوالہ پیش نہ کیا ہو۔ نیوگ کے بارے میں پنڈت جی نے وید منتر پیش کر کے ان کی تشریح کی۔ پھر پورانوں سے متعدد حوالہ جات اور مثالیں پیش کیں۔ جنہیں سُن کر پورانک منڈل کے حواس باختہ ہو گئے۔ بیل کے بھوگ کے متعلق پنڈت جی نے بتایا۔ کہ بھوگ کے ساتھ اُپیوگ شبد بھی ہے۔ جسے پورانک پنڈت نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ اُپیوگ کا مطلب یہی ہے۔ کہ ان سے کھیتی وغیرہ کا کام لیں۔ لیکن پورانوں میں پشوؤں کے ساتھ بھوگ ملتا ہے۔ یہاں پنڈت جی نے کئی مثالیں پورانوں سے نکال کر دیں۔ اسی طرح پنڈت جی نے دوسرے اعتراضات کا نہایت مدلل جواب وید شاستر اور پورانوں کے حوالوں سے پیش کیا۔ جسے سُن کر پورانک پنڈت بوکھلا گیا۔ اور ایک مذموم ٹریکٹ سے ایک تصویر دکھائی شروع کی۔ جس میں پورانکوں نے اپنی شرافت کا دیوالہ نکال رکھا تھا۔ اس کے جواب میں پنڈت بُدھ دیو جی نے چیر ہرن کی ایک تصویر پبلک کو دکھلائی۔ جسے دیکھ کر پورانک کیمپ میں آگ لگ گئی۔ اور دُشنام دہی پر اُتر آئے۔ پنڈت سری کرشن نے رشی دیانند اور آریہ سماجیوں کو نہایت اشلیل گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ جن کا مناسب جواب پنڈت بُدھ دیو جی نے پورانوں کے حوالہ سے دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ پورانکوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور لگے شور مچانے۔ چنانچہ پردھان جی نے بڑی مشکل سے مجمع کو کنٹرول کیا۔ اور پنڈت سری کرشن سے باز پُرس کی۔ کہ اُس نے رشی دیانند کو جلاد کیوں کہا۔ اسے ثابت کریں۔ ورنہ یہ لفظ واپس لیں۔ پورانک پنڈت نے اسے ثابت کیا کرنا تھا۔ لگے اِدھر اُدھر کی ہانکنے۔ اس پر بھی آریہ سماج نے اس کو نظر انداز کر کے شاستر ارتھ کو جاری رکھا۔ آج کے شاستر ارتھ میں پورانک جن اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ اور جس طرح بدزبانی کی۔ اس سے ان کی شکست صاف ظاہر ہو رہی تھی۔ اور یہ حقیقت معلوم ہو رہی تھی۔ کہ ان کے پاس سوائے گالیوں کے کوئی جواب نہیں ہے۔ چنانچہ ویدک دھرم کی جے رشی دیانند کی جے کے نعروں سے آج کا شاستر ارتھ سماپت ہوا۔

شاستر ارتھ کا تیسرا روز

ڈچکوٹ۔ ۸ جولائی آج شاستر ارتھ کا تیسرا روز تھا۔ پبلک بھاری تعداد میں بیرونجات سے شاستر ارتھ سننے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ لائلپور جھنگ۔ گوجرہ اور سمندری وغیرہ سے کافی بھائی اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آج کا مضمون یہ تھا۔ "کیا اٹھارہ پوران وید انوکول ہیں"۔ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری مناظر تھے۔ سب سے پہلے پنڈت بُدھ دیو جی نے کہا۔ کہ پورانوں میں آیا ہے۔ کہ چھ پوران (متسیہ۔ کورم۔ لنگ۔ سکندھ۔ اگنی۔ شو) تامسی پوران ہیں۔ ان کو دیکھنے۔ پڑھنے اور سننے والا گھور نرک میں جاتا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ویاس جی نے انہیں بنایا ہی کیوں۔ اگر بنایا۔ تو ان کے پڑھنے والوں کو اتنی سخت سزا کیوں۔ نہ معلوم آج تک کتنے پورانک دھرمی ان کی بدولت گھور نرک میں سڑ رہے ہوں گے۔

(۲) وید میں آیا ہے۔ کہ ہم اپنے پوروجوں کے نقش قدم پر چلیں۔ لیکن پورانوں نے بزرگوں رشیوں اور مہاتماؤں پر کئی پرکار کے کلنک لگائے ہیں۔ اور انہیں بدنام کیا ہے۔ مثلاً کرشن کا کبجا کے ساتھ سماگم کرنا۔ کرشن کی استریوں کا اس کے لڑکے سانب پر عاشق ہونا اور کرشن جی کا شاپ دینا۔ شو جی کا موہنی پر عاشق ہو کر سونے چاندی کو پیدا کرنا۔ شو جی کا دارو بن میں رشی پتنیوں کے درمیان ننگا جانا اور رشیوں کا اس کے لنگ کو کاٹنا۔ برہما کی پوتی کی شادی میں برہما کا ویریہ پات ہو جانا اور بالکھلیہ رشیوں کا پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(۳) پورانوں کی رو سے یہ نرنے نہیں ہو سکتا۔ کہ پورانوں کا ایشور کون ہے۔ پدم پوران میں لکھا ہے۔ کہ وشنو کے سوائے دوسرے کسی دوسرے دیوتا کی پوجا کرنے والا چنڈال ہے۔ اگر کسی دوسرے دیوتا کی پوجا کرے گا۔ تو کروڑوں سالوں تک نرک کی آگ میں سڑے گا۔ شو پوران میں لکھا ہے۔ کہ جو شو کی نندا کرے وُہ سور اور گدھا ہے۔ پوران میں لکھا ہے۔ کہ جو شو کے بنا کسی دوسرے دیوتا کو مانے گا۔ اور اُس کی پوجا کرے گا۔ وُہ ساٹھ ہزار سال تک ٹٹی کا کیڑا بنے گا۔ لنگ پوران میں لکھا ہے۔ کہ جو لنگ کے سوائے کسی کی پُوجا کرے گا۔ وُہ راجہ پرجا سمیت نرک میں جائے گا۔ یہاں تک نہیں تلک یعنی ٹیکا کے اُناسیدھا لگانے والوں کی گھور نندا کی گئی ہے۔ جو شیو پوران میں لکھا ہے۔ کہ تینوں دیوتا برہما وشنو اور شو بھی انسویا کے پاس گئے۔ اور اُس کے ساتھ صحبت کرنے کی چیشٹا کی۔ جس پر انسویا نے اُنہیں شاپ دیا۔ اور تینوں دیوتاؤں نے اس کُوکرم کا پشچاتاپ کیا۔

پنڈت سری کرشن شاستری پورانک مناظر نے پہلے سوال کا آخر تک کوئی جواب نہ دیا۔ حالانکہ پنڈت بُدھ دیو جی نے بار بار للکارا۔ لیکن پورانک پنڈت اس کا جواب دینے میں اسمرتھ تھا۔ دوسرے سوال کے جواب میں پورانک پنڈت نے ان پورانک کتھاؤں کو النکار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن پنڈت بُدھ دیو جی کی گرج اور دھارا پرواہ شلوکوں اور اُن کے ارتھوں کے سامنے وُہ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ پینترا بدلا۔ اور یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کہ کرشن شو برہما وشنو وغیرہ دیوتاؤں نے تو پریکشا (امتحان) لینے کی غرض سے ایسا کیا۔ لیکن جب پنڈت بُدھ دیو جی نے بار بار لفظوں کا ترجمہ کرنے کے لئے للکارا۔ تو آئیں بائیں شائیں کے سوائے کچھ نہ کر سکے۔ اور سوامی دیانند جی کے پوتر جیون پر لانچھن لگانے شروع کر دئے۔ اور ذاتی حملوں پر اُتر آئے۔ تیسرے سوال کے جواب میں تو پورانک پنڈت کو مانو سانپ سونگھ گیا۔ کہنے لگے۔ جو جس کی پُوجا کرتا ہے۔ وُہ ہی اُس کے لئے معبود اور سیل دوتا ہے۔ بس انہیں الفاظ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ادھر پنڈت بُدھ دیو جی بھلا کب چھوڑنے والے تھے۔ پورانک پنڈت کو ایسا لاجواب کیا۔ کہ قیامت تک اس شکست کو یاد رکھیں گے۔ ہاں ڈھٹائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور نقالوں کی طرح نقلیں کر کے اپنا وقت ٹالنے لگے۔ اور بھنگ کی ترنگ میں یہاں تک بھی کہہ دیا۔ کہ یہاں کوئی مادھواچاریہ نہیں ہے۔ یہاں سری کرشن ہے۔ پبلک اس پر بے اختیار ہنس پڑی۔ چنانچہ پنڈت بُدھ دیو جی نے چیلنج کیا۔ کہ اگر تمہیں اپنی علمیت کا گھمنڈ ہے۔ تو آؤ وید کے منتر بولیں۔ یہ نہیں تو پورانوں کے شلوک بولئے۔ یہ بھی نہیں تو مہابھارت راماین وغیرہ کے شلوک اور چوپائیاں بولئے۔ آپ تینوں پنڈت مل کر بولیں۔ اور میں آپ کے مقابلہ میں اکیلا بولوں گا۔ جو پہلے چُپ ہو جائے۔ وُہ ہار گیا۔

پنڈت جی کے چیلنج کو سُن کر پبلک عش عش کر اٹھی۔ لیکن پورانکوں میں کہاں دم تھا۔ جب کوئی چارہ نہ چلا۔ اور کوئی جواب نہ سوجھا۔ تو سکھوں کو جو کہ بھاری تعداد میں شاستر ارتھ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بھڑکانا اور اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ کہ سوامی دیانند جی نے گورو نانک دیو کو ایسا لکھا ہے۔ سکھوں کو ایسا بتایا ہے۔ یہ الفاظ ایک عجیب طریقہ سے ادا کر کے اُن کو اُکسانے کی کوشش کی۔ پنڈت بُدھ دیو جی نے جب اُس کے جواب میں بھوشیہ پوران سے گورو نانک دیو جی کے شلوک پڑھ کر اور اُس کا ترجمہ کر کے سُنائے تو پورانک پنڈت کے حواس باختہ ہو گئے۔ ہاتھ پاؤں مارنے اور آریہ سماج رشی دیانند اور گوروکل وغیرہ پر حملے کرنے۔ اُس وقت پورانک پنڈت کا حُلیہ قابل دید تھا۔ جو پرکار آج پنڈت سری کرشن کو شکست اور آریہ سماج کو وجے ہوئی۔ یہ کبھی بھولنے والی نہیں ہے۔ اور سکھ بھائی بھی یہ کہتے گئے۔ کہ پورانک پنڈت کو جواب تو سوجھا نہیں اور بھانڈوں کی طرح نقلیں شروع کر دیں۔ آخر ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے اور پنڈت بُدھ دیو جی کی جے کے نعروں سے آج کا شاستر ارتھ ختم ہوا۔

شاستر ارتھ کا چوتھا روز

ڈچکوٹ۔ ۹ جولائی۔ آج شاستر ارتھ کا چوتھا روز تھا۔ حسب معمول جنتا بھاری تعداد میں سننے کے لئے جمع تھی۔ آج کا مضمون تھا "مورتی پوجا"۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی ویدک توپ اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری شاستر ارتھ کے لئے کھڑے ہوئے۔ پنڈت منسا رام جی نے سب سے پہلے پورو پکش سماپت کرتے وقت کہا۔ کہ آریہ سماجی اور میرے دوسرے بھائی بھی چاہیں۔ تو میرے ساتھ مل کر ایک بار گائتری منتر کا پاٹھ کریں۔ چنانچہ گائتری منتر پڑھا گیا۔ اس پر پورانک دل میں کھلبلی مچ گئی۔ اور لگے شور مچانے اور رادھے شام کا پاٹھ کرنے۔ پنڈت منسا رام جی نے کہا۔ کہ آپ کو گائتری منتر سے کیوں نفرت ہے۔ آپ اس کے بولے جانے کو برداشت نہ کر سکے۔ تو اس منتر کو ماننے سے انکار کر دیں۔ لیکن اس کے جواب میں منتری سناتن دھرم سبھا نے کہا۔ کہ یہ سناتن دھرم سبھا ہے۔ آپ یہاں گائتری منتر نہیں بول سکتے۔ سمجھدار بھائی اس کی بیہودگی پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اس کے بعد پنڈت منسا رام جی نے مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

(۱) چاروں ویدوں کے اندر سے مورتی دکھایا جائے۔ جس سے ثابت ہو سکے کہ کاٹھ پتھر آدمی کی اتنی ۔ ۔ ۔ شبد دکھایا جاوے (۲) ویدوں میں سے کوئی ایسی چوڑی مورتی بنا کر اس کی پوجا کرنی لگانی اور گھڑیال بجانا چاہئے (۳) وید میں کہ پرماتما غیر مجسم ہے۔ اس کا شریر نہیں۔ اس کی مورتی نہیں بن سکتی۔ اس لئے مورتی

ویدوردھ ہے۔ اس کے علاوہ وید کہتا ہے۔ کہ جو پرکرتی اور پرکرتی کی بنی ہوئی چیزوں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ گھور نرک میں جاتا ہے۔ بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ جو زمین کی بنی ہوئی چیزوں کو معبود مانتا ہے۔ وہ گدھے اور بیل کے برابر ہے۔ شوپوران میں لکھا ہے۔ کہ تیرتھ اور مٹی پتھر کی مورتیوں میں یوگی لوگ وشواس نہیں رکھتے۔ بھوشیہ پوران میں لکھا ہے۔ کہ ست یگ میں مانسک پوجا کرنی۔ تریتا میں اگنی ہوتر کرنا۔ دواپر میں مورتی پوجا اور کل یگ میں ایک برہم کی پوجا اُتم ہے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے شولنگ کی پوجا کا پرسنگ بتلایا اور کہا۔ کہ اس کی پوجا سے ہماری ماتاؤں بہنوں کے اخلاق پر کتنا بُرا اثر پڑتا ہے۔ مورتیوں پر شراب مانس جیسا کہ گؤ مانس کی بلی دی جاتی ہے۔ پھر میر و تنتر میں لکھا ہے۔ کہ ویشیا (کنجری) کی یونی میں لکھ دے کر جاپ کیا جاوے۔ تو تین گھنٹہ میں کالی کے درشن ہو جاتے ہیں۔ کئی لاکھ شو مورتیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پنڈت جی نے جگن ناتھ پوری کی ننگی مورتیوں کا ذکر کیا۔ اور بتلایا۔ کہ کس طرح ان مورتیوں کے ذریعے ہمارا اخلاق گرایا جا رہا ہے۔ پتھر کے چوہے پر بلی اور پتھر کی بلی پر تو نہیں جھپٹتی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ اصلی نہیں۔ لیکن ہمارے بھائی اشرف المخلوقات کہلاتے ہوئے بھی اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور پتھر کی مورتیوں کو روٹی کھلانے کا یتن کرتے ہیں۔

پورانک پنڈت سری کرشن شاستری جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے سوال کے جواب میں پنڈت جی نے پرتما شبد دکھایا۔ جس پر آریہ پنڈت نے للکارا اور کہا۔ کہ وہاں تو لکھا ہے۔ اس کی کوئی پرتما نہیں ہے۔ چنانچہ پورانک پنڈت لاجواب ہو گیا۔ دوسرے سوال کو تو پورانک پنڈت نے آریہ پنڈت کے بار بار للکارنے کے باوجود بھی نہ چھوا۔ اس کے بعد شولنگ کی پوجا کے متعلق پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ یہ وہ لنگ نہیں ہے۔ جسے آپ سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی یہ پاربتی کی بھگ ہے۔ لنگ تو ایشور ہے۔ اور یونی پرکرتی ہے۔ لیکن جب آریہ پنڈت نے پھر للکارا۔ تو پورانک پنڈت نے کہہ دیا۔ کہ لنگ تو برہمچاری کے ڈنڈے کو کہتے ہیں۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ اگر لنگ ڈنڈا ہے۔ تو اس کا پاربتی کی بھگ میں رکھنے کا کیا مطلب۔ کیا وہ کوئی صندوق تھا۔ جہاں ڈنڈا محفوظ رہ سکتا ہے۔ اس پر پورانک پنڈت بوکھلا اُٹھا۔ اور لگا مہرشی دیانند کے پوتر جیون پر لانچھن لگانے۔ رامابائی اور رشی دیانند کے بارے میں ایسے اخلاق سے گرے

ہوئے الفاظ کہے۔ جنہیں دُہرانا بھی شرافت سے بعید ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے پورانک پنڈت کو چیلنج دیا۔ کہ یہ الفاظ آریہ سماج کی کسی مستند پُستک میں دکھلاؤ۔ ورنہ شرم سے ڈوب مرو۔ اس پر پورانک پنڈت لاجواب ہو گیا۔ اور لگا آریہ سماج اور رشی دیانند پر کمینہ حملے کرنے۔ اور آریہ سماج پر ادکھل موسل اور اُسترے کی پوجا کا الزام لگانے۔ جس کا جواب آریہ پنڈت نے اس خوبی سے دیا۔ کہ جنتا عش عش کر اُٹھی۔

پورانک پنڈت کی پھکڑ بازی کے جواب میں پنڈت منسارام جی نے کہا۔ کہ اگر کچھ علمیت ہے۔ تو سوالوں کا جواب دو۔ پھکڑ بازی کرنا یا کسی کی ماتاؤں بہنوں پر حملے کرنا یہ علمیت نہیں ہے۔ ماتائیں بہنیں اور بیٹیاں یہ سب کی ہیں۔ ہم تو ایسی زبان درازی نہیں کر سکتے۔ پورانک پنڈت نے ویدک منتروں کا جواب نہ دیا۔ باقی کی کتھاؤں اور اعتراضات کو صرف انکار کہہ کر ٹالنا چاہا۔ لیکن پنڈت منسارام جی کی گرج کے سامنے ایسا کرنا محال ہو گیا۔ ناچار ہو کر اُس نے سنسکار چندرکا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں مونڈن سنسکار میں لکھا ہے۔ کہ ہے اُسترے میں تجھ کو نمسکار کرتا ہوں۔ اور سماورتن سنسکار میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہے جوتے تو ہماری رکھشا کر۔ ان دونوں فقروں سے آریہ سماج میں مورتی پوجا ہونا سدھ ہوتا ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ ہم ویدوں کو سوتہ پرمان مانتے ہیں۔ رشی کرت گرنتھوں کو پرتہ پرمان مانتے ہیں۔ اور انارش گرنتھوں کو سروتھا اپرمان مانتے ہیں۔ کیونکہ سنسکار چندرکا انارش گرنتھ ہے۔ اس لئے اگر اُس میں ایسی بات لکھی ہے۔ تو ہم اس کے لئے جوابدہ نہیں۔ اس پر سناتنی پنڈت نے کہا۔ کہ اگر تم اس کتاب کو نہیں مانتے۔ تو اس کو جلا کر دکھاؤ۔ آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ اگرچہ کسی بھی کتاب کو جلانا موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر آپ ہمارے نہ ماننے میں جلانا ہی پرمان تسلیم کرتے ہیں۔ تو لائیے میں جلا کر دکھاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آریہ پنڈت نے دیا سلائی دکھا دی۔ اور عام پبلک کے سامنے اسے جلا کر باہر پھینک دیا۔ باہر سے کوئی جلتی ہوئی کتاب کو اُٹھا کر لے گیا۔ اس پر پورانکوں نے شور مچا دیا۔ جب شور ختم ہوا۔ شاسترارتھ شروع ہونے لگا۔ تو پورانک پنڈتوں نے پھر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ہمیں وہ جلی ہوئی کتاب لا کر دو۔ تب شاستراتھ شروع کریں گے۔ جس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ آپ نے ہمیں جلانے کے لئے دی۔ ہم نے جلا کر باہر پھینک دی۔ اب ہم کتاب کہاں سے لائیں۔ اگر واپس لینی

تھی۔ تو پہلے جلانے کو کیوں دی تھی۔ اس پر بھی وہ شور مچاتے رہے۔ پبلک اچھی طرح سمجھ گئی۔ کہ یہ صرف شاستراتھ سے گریز ہے۔ آریہ پنڈت نے بار بار چیلنج کیا کہ شاستراتھ جاری رکھو لیکن پال ایمٹ ٹھیک ہمیں جلی ہوئی کتاب واپس دو۔ تب شاستراتھ ہوگا۔ چنانچہ اس کے کچھ جلے ہوئے ورق پیش کئے گئے۔ جب پر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ چلو آپ یہ لفظ لکھ دیں۔ کہ ہم نے جلانے کو کتاب دی۔ اور ہم لکھ دیں گے۔ کہ ہم نے جلا دی۔ لیکن انہوں نے یہ بھی نہ مانا۔ اور برابر شور جاری رکھا۔ اس شور میں تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہو گیا۔ اور پورانک پنڈت نے شاستراتھ نہ شروع ہونے دیا۔ آخر پردھان شاستراتھ بابو بسنت لال جی بی۔ اے آنرز نے کھڑے ہو کر اس جلسے کو برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ جس پر آریہ پنڈت اُٹھ کر چلے آئے۔ اور ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند زندہ باد۔ پنڈت منسارام زندہ باد کے نعروں سے شاستراتھ ختم ہوا۔ اور پبلک کو معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ سماج سے مقابلہ کرنا چٹان سے سر پھوڑنا ہے۔

شاستراتھ کا پانچواں روز

ڈچکوٹ۔ ۱۰ جولائی۔ آج شاستراتھ کا پانچواں روز تھا۔ جنتا حسب معمول بھاری تعداد میں شاستراتھ سننے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ آج شاستراتھ آدھ گھنٹہ پہلے شروع ہوا۔ کیونکہ کل کے شاستراتھ میں سے ابھی چالیس منٹ رہتے تھے۔ جبکہ شور و شر کی وجہ سے شاستراتھ برخاست کر دیا گیا تھا۔ آج بھی پہلے دن کے سوالوں کو بدستور دہرایا گیا۔ لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ بجائے جواب دینے کے پورانک پنڈت نے دیانند بھاد چترا ولی سے فحش تصاویریں دکھانی شروع کیں۔ آریہ پنڈت کی طرف سے نہایت مدلل اور مناسب جواب دیا گیا۔ اور سوالات کا اعادہ کرتے اُن سے جواب دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس پر پنڈت سری کرشن نے پنڈت منسارام جی کے سوالات کی بوچھاڑ سے تنگ آ کر بنا پرسنگ گائیتری منتر کے تیسرے پد کے نہایت ہی اشلیل گندے اور فحش ارتھ کر کے اپنی رہی سہی پورانک تہذیب کو بے نقاب کر دیا۔ اس پر پبلک سری کرشن کو بڑی ہی لعنت و ملامت کی۔ اور پردھان صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ بقایا پچیس منٹ کا پروگرام ختم کرتا ہوں۔

اس کے بعد پانچویں دن کا شاستراتھ اس مضمون پر تھا۔ کہ استری کو دوسرے پتی کا ودھان ہے یا نہیں۔ شروع ہوا۔ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے ٹھاکر امر سنگھ جی مناظر تھے۔ پنڈت سری کرشن شاستری نے پہلی ٹرن میں حسب ذیل [illegible] کئے:-

(۱) ودھوا وواہ اور نیوگ یہ دو آریہ سماج کی ایجادیں ہیں۔ آریہ سماج نے پیشہ بنایا ہے۔ کہ ودھوا آشرم بنا کر ان کا بیوپار کریں۔ اور عورتوں کو بیچ کر دھن کمائیں سماجی بنائیں۔ ایسا کس وید میں لکھا ہے؟

(۲) سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں ودھوا وواہ کا کھنڈن کیا ہے۔ سنسکار ودھی اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں بھی کیا ہے۔ پھر آریہ سماجی کیوں ودھوا وواہ پرچار کرتے ہیں۔ (۳) مُردہ گھر میں پڑا ہے۔ اُس حالت میں سوامی دیانند کہتے ہیں کہ ودھوا استری تو اس مُردہ کو چھوڑ اور ان میں سے کسی کو پسند کر لے۔ کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ ابھی مُردہ کو جلایا بھی نہیں گیا۔ اور دیانند نیوگ کرا رہے ہیں۔

(۴) اگر ہمت ہے۔ تو ویدوں شاستروں کے پرمان دو۔ جس سے نیوگ اور ودھوا وواہ ثابت ہو۔

جواب میں شری ٹھاکر امر سنگھ جی نے فرمایا۔ کہ آج کے شاستراتھ کا مضمون یہ ہے کہ ودھوا استری کو دوسرے پتی کی اجازت ہے یا نہیں۔ پنڈت جی کو چاہئے تھا۔ کہ ویدوں شاستروں سمرتیوں اتہاس وغیرہ کے پرمانوں سے نیوگ اور ودھوا وواہ کا کھنڈن کرتے اور یہ ثابت کرتے۔ کہ ایک استری کو دوسرے پتی کا حق نہیں۔ لیکن انہوں نے آریہ سماجیوں کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ یہ ایک وِدوان کے لئے اُچت نہیں۔ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر نے پہلے پہل ودھوا وواہ کا قانون بنوایا تھا۔ بنگال میں اُس وقت آریہ سماج کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اسی طرح ٹھاکر جی نے بہت سے

پرلاپھد

وودانوں کے نام لئے جنہوں نے ودھوا
پرچار کیا اور کہا کہ جو عام طور پر ودھوا
کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ اُن سے
کا کوئی سمبندھ نہیں۔ ہاں وید شاستر
کے پرمانوں کی بات ہے۔ سو منوجی نے
پرچار ساکشات تکشن کئے ہیں۔ ایک
دوسرا دھرم شاستر۔ تیسرا اتہاس۔ چوتھا
سو اتھروید کانڈ ۹ سوکت ۸ میں
صاف طور پر دوسرے پتی کا ودھان
ہیں۔ جن پر آپ کے ساتھی کرشن سناتن
پنڈت اکھلانند کی ٹیکا ہے۔ سوامی
نہیں نہیں لکھا۔ کہ مردہ گھر میں پڑا
ہو۔ اور نیوگ کیا جاوے۔ اگر ہمت
نکال کر دکھاؤ۔ تو آپ کے گورو سائین
نے اتیر میہ آرنیک میں
منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ
ستری تو اس مُردہ سے لپٹی پڑی ہے۔ اس
وڈ اور کسی جیتے سے ناطہ جوڑ۔ اتہاس نیوگ
ودھوا دواہ کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔
مہابھارت میں ستیہ وتی نے بھیشم جی کو
کی ودودھوا بھابیوں سے نیوگ کرنے کو کہا
بھیشم جی نے اس کو سناتن دھرم مانتے ہوئے
کا پُرانا اتہاس سُنایا۔ کہ اس کی استری
اُس کے بھائی برہسپتی نے نیوگ کیا تھا۔
جب پرشرام جی نے کشتریوں کو ناش کیا۔
اُس وقت کشترانیوں نے براہمنوں سے نیوگ
(۳) امبکا سے ویاس جی نے نیوگ کر کے
دھرت راشٹر کو پیدا کیا (۴) امبالکا سے رشی
ویاس جی نے نیوگ کر کے پانڈو کو پیدا کیا۔
(۵) داسی سے ویاس جی نے نیوگ کر کے ودر
کو پیدا کیا۔ (۶) ستیہ وتی کماری سے پراشر
نے سماگم کر کے ویاس کو پیدا کیا۔ پھر اُس ستیہ وتی
کا شانتنو کے ساتھ وواہ ہوا۔ (۷) کنواری
کنتی سے سوریہ نے کرن کو پیدا کیا۔ پھر اُسی

کنتی کا وواہ پانڈو سے ہوا۔ (۸) یدھشٹر بھیم
ارجن کنتی نے نیوگ کرا کر پیدا کئے (۹) ارجن کا
الوپی نام کی ودھوا سے وواہ ہوا۔ (۱۰) نل کی
دمینتی نے اپنا دوبارہ سوئمبر کیا۔ (۱۱) بالی کی
استری تارا کا شری رام چندر جی نے سگریو
سے وواہ کرایا۔

اس کے بعد رگوید اور اتھروید کے کئی
منتر بولے۔ منوسمرتی۔ وسشٹ سمرتی۔ وسشٹ
دھرم شاستر۔ نارد سمرتی۔ پاراشر سمرتی آدی کے
کئی پرمان سُنائے۔ اور اتری سمرتی کا پرمان
پڑھ کر کہا۔ کہ تمہاری سمرتیوں میں تو ویبھچار کو
بھی کوئی پاپ نہیں بتایا۔ ستیارتھ پرکاش آدی
کے متعلق ٹھاکر جی نے کہا۔ کہ وہاں سوامی جی
نے اکھشت یونی ودھوا وواہ لکھا ہے۔ اور
وہاں منوسمرتی کا پرمان دیا ہے۔ جہاں نشیدھ
کیا ہے۔ وہاں کھشت یونی کا ہے۔ اکھشت
یونی کا نہیں۔ ایسا سمجھنا چاہئے۔ اس کے بعد
پنڈت سری کرشن شاستری نے سوامی ستیانند
کرت دیانند پرکاش ہاتھ میں لے کر کہا۔ کہ اس
میں لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند حرام سے پیدا
ہوا۔ اور حرامی تھا۔ اس لئے یہ آریہ سماجی حرام
کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس سے آریہ سماجیوں اور
پبلک میں جوش پھیل گیا۔ بہت سے آریہ
سماجی بہت زیادہ طیش میں آ گئے۔ اور سب
نے مطالبہ کیا۔ کہ یہ حوالہ پڑھ کر سُنایا جائے۔
پر حوالہ کوئی تھا ہی نہیں۔ سری کرشن شاستری
نے گڑبڑ ڈالنے کے لئے یہ سب کچھ کہا تھا۔ بہت
دیر تک گڑبڑ مچی رہی۔ آخر میں شاستراتھ
کے پردھان بابو بسنت لال جی نے پبلک میں
اعلان کیا۔ کہ پنڈت سری کرشن شاستری
نے سوامی دیانند جی کو سخت گالی دے کر
بہت بیجا حرکت کی ہے۔ اور نہ ہی وہ اُسے
واپس لیتے ہیں۔ نہ اُس کا ثبوت دیتے ہیں۔
ایسے حالات میں فساد کا اندیشہ ہے۔ اس

لئے میں شاستراتھ کو بند کرتا ہوں۔ اس پر
شاستراتھ بند ہو گیا۔ شہر میں آریہ سماج
کی وجے اور اس کے پکش کی پربلتا آریہ
پنڈتوں کی سنجیدگی اور پورانکوں کی شکست
جواب دینے اور شاستراتھ میں پراجت ہو کر
اخلاق اور تہذیب کا دیوالہ نکالنے کا عام چرچا
ہے۔ آریہ سماج کو ان پانچوں دنوں کے شاستراتھ
میں اپور وجے پراپت ہوئی ہے۔ اور نہ صرف
ڈیکوٹ بلکہ سارے علاقہ میں آریہ سماج کی
دھاک بیٹھ گئی ہے۔

ادھیاپکا کی ضرورت

پرائمری ہندی جماعت کو پڑھانے کے
لئے ایک ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو
استری سماج کے پربندھ کرنے کی
بھی قابلیت رکھتی ہو۔ تنخواہ یوگیتا انوسار
معقول دی جاوے گی۔ جلد پرارتھنا پتر
بھیجے جاویں۔

مینجر آریہ پتری پاٹھشالہ آریہ سماج سکھر

(لاہور چھاؤنی کا شاسترارتھ

صفحہ ۸ سے آگے)

تو خاموش کیوں نہیں ہو جاتے؟ آپ نے جنتا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ جاتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے آتی ہوئی بھی دکھائی نہیں دینی چاہیئے۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن منتروں میں تو بیٹھنا۔ جانا اور اُپدیش دینا لکھا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی نانی کی روح کو پرواز کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن کھانے والے تو ہر ایک انسان دیکھتا ہے۔ کھانا کھانا بنا شریر کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کا ان منتروں کے ذریعہ مرتک شرادھ ثابت کرنا بالکل بے بنیاد ہے۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ مرتک شرادھ کرنا ٹھیک ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ فرض کرو۔ کہ پنڈت مادھو آچاریہ کے پتا جی (کا کہ میں نام نہیں جانتا) اگر مسلمان ہو جائیں۔ اور اُن کا نام جان محمد رکھا جائے۔ تو یہ اپنے پتا کا شرادھ کرینگے یا نہیں؟ اگر کریں گے۔ تو اپنے پتا کے پہلے نام سے شرادھ کریں گے یا جان محمد نام سے؟ اگر پہلے نام سے شرادھ کریں گے۔ تو یہ تو شاید شرادھ میں براہمنوں کو کھیر پوری کھلائیں۔ اور جان محمد مسلمان ہو جانے کے کارن گئو مانس کھانا پسند کرینگے اپنے پتا کی آتما کو خوش کرنے کے لئے براہمنوں کو گئو مانس ہی کھلانا پسند کریں گے؟ کوئی براہمن ایسا سویکار کر سکے گا؟ اور ایسا کرنا یہ خود ہی پسند نہیں کریں گے۔ تو اس کئے ہوئے شرادھ سے ان کے (جان محمد) خوش ہو جائیں گے؟ اس لئے ہر پرکار سے مرتک شرادھ نا جائز اور ارتھی لوگوں کا رائج کردہ ہے۔

پنڈت مادھو آچاریہ جی :-

پھر پنڈت مادھو آچاریہ جی نے اِدھر اُدھر کی بے ثبوت باتیں ہانکتے ہوئے دکھنج گت تشبیب کرنی شروع کر دیئے۔ اور سناتن دھرمیوں کو آریہ سماج کے برخلاف اکسانے کی کوشش کی۔ اور کہا۔ کہ ان آریہ سماجیوں کو ہماری طرح حلوہ پوری نہیں ملتا۔ اسی لئے یہ لوگ ہم سے چڑتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارے یہاں تو صرف پتروں کے جل چھوڑنے کا نام بھی شرادھ ہے شرادھ پر خرچ کرے۔ یا نہ کرے۔ یہ اس کی مرضی ہے۔ (مقرر کے اس جملے سے شرادھ کھانے والے براہمن لوگ ایک دم میں ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ اور آپس

یہاں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کہ اب ان کی اس بات کو سُنکر کون سناتن دھرمی ہمیں شرادھ کھلائے گا؟ انہوں نے تو سناتن دھرم کی لٹیا ہی ڈبو دی..... انیا دی)

پنڈت لوکناتھ جی :-

پنڈت جی نے مادھو آچاریہ جی کو گرج کر کہا۔ کہ میرا اصول ہے۔ کہ میں کسی کو چھیڑتا نہیں۔ اور اگر مجھے کوئی چھیڑتا ہے۔ تو اُسے پھر چھوڑتا بھی نہیں۔ اس لئے اچھا ہو۔ آپ اپنی فحش کلامی سے باز آ جائیں۔ ورنہ آپ کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ آج پنر جنم کے مسئلہ کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ شرادھ کرنا جائز ہے؟ متھرا کے اندر شانتی دیوی ۹ سال کی بچی نے اس پُنر جنم کے سدھانت پر مہر ثبت کر دی ہے۔ جنتا کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ بھی پچھلے جنم کے کسی کے باپ ہوں گے۔ کیا کبھی آپ کے پاس بھی لیبنے پتر کے کئے ہوئے شرادھ کا بھوجن آدمی پہنچا ہے یا نہیں؟ (سب طرف سے نہیں نہیں!! کی آواز آئی) اس طرح سے پنڈت جی نے اپنی زبردست تقریر سے یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ اگر شرادھ ہو سکتا ہے تو جیوت پتروں کا ہی ہو سکتا ہے۔ مرتکوں کا نہیں۔ پنڈت جی کی دلائل سے ہر شخص قائل نظر آتا تھا۔

پانچویں روز کا شاستر ارتھ

چونکہ ۲۹ر جون کو شاستر ارتھ کے وقت بارش ہوتی رہی۔ اور شاستر ارتھ کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے ۳۰ر جون کو پھر اسی دستور پر کارروائی شروع کی گئی۔

پنڈت مادھو آچاریہ جی :-

آج بھی حسب دستور پنڈت جی پچھلے سوالوں کا ہی کچھ مرتک لتا چاہا۔ اور بار بار یہ کہتے رہے۔ کہ میرے سوالوں کا جواب نہیں آیا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ مرتک شرادھ کو سناتن دھرمی ہی نہیں۔ بلکہ پنڈت ساتولیکر جی جنہیں اردھ شتابدی کے ویدسمیلن کا پردھان بنایا گیا تھا۔ اور گوروکل کے سناتک پنڈت ترلوک ناتھ جی نے "ہم اور پتر" پستک میں ۱۵۰ وید منتر ایسے لکھے ہیں۔ کہ جنمیں مرتک شرادھ ثابت کیا گیا ہے۔ اور پنڈت راجا رام جی پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے

اتھروید کے چھٹے کانڈ کو جس میں ۔۔۔ منتر ہیں یہ مرتک شرادھ پرک مانا ہے۔ پھر کوئی کیسے کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج مرتک شرادھ نہیں مانتا۔ جبکہ اُپروکت تینوں مہانو بھاو آریہ سماج کے پرسدھ آدمی ہیں۔

پنڈت لوکناتھ جی :-

پنڈت جی نے جنتا کو ایبن کئے ہوئے گایتری منتر کا پاٹھ پر آرمبھ کر دیا۔ اور اُن کے ساتھ آریہ سماجیوں نے بھی گایتری منتر کو پڑھنا شروع کیا۔ لیکن سناتن دھرمی بھائیوں کی طرف سے ایک زبردست ہنگامہ بپا کر دیا گیا۔ یہیں تک نہیں۔ بلکہ پردھان سوامی برکاشانند جی نے بھی جو کہ پچھلے دن اپنے دل ہی میں سناتن دھرم کی شکست سویکار کر چکے تھے۔ پنڈت لوکناتھ جی سے کہا۔ کہ آپ کا یہ رویہ ٹھیک نہیں۔ سناتن دھرمی بھائی گایتری منتر کا پاٹھ سننا گوارا نہیں کرتے۔ یہ اُن کے سدھانت کے پرتی کول ہے۔ یہ جگہ مشترکہ (Common) ہے۔ اس لئے کسی ایک فرقہ کو اپنے کسی عقیدہ کا اظہار یہاں نہیں کرنا چاہیئے۔ پنڈت لوکناتھ جی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ گایتری منتر تو آریہ سماجی سناتن دھرمی سب ہی کے لئے مانیہ ہے۔ پھر سناتن دھرمیوں کو اس میں اعتراض کیوں؟ اگر وہ میرے ساتھ نہیں بولتے۔ تو نہ بولیں دوسروں کو کیوں روکتے ہیں؟ اور جب یہ جگہ (Common) ہے۔ تو کسی کو روکنے کا کیا حق ہے۔ اس پر کچھ منٹ تک شور ہوتا رہا۔ جس کے بعد پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ آپ نے پنڈت ساتولیکر جی آدمی کی آڑ میں مرتک شرادھ سدھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس پستک کا آخری سار وودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے دے دیا ہے۔ اس پستک کو آریہ سماج پرمان نہیں مانتا۔ نہ ہی پنڈت راجا رام جی شاستری کے بھاشیہ کی آریہ سماج ذمہ دار ہے۔ آریہ پرادیشک سبھا نے اس کے متعلق اعلان کیا ہوا ہے۔ پھر آپ ان کو کیسے پرمان روپ میں پیش کرتے ہیں۔ رہی یہ بات۔ کہ یہ تو ہی پنڈت ساتولیکر ہیں۔ جو ویدسمیلن کے پردھان بنائے گئے تھے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ پنڈت ساتولیکر جی نے خود اعلان کر دیا ہوا ہے۔ کہ میں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ اور وید سمیلن کے سبھاپتی ہونے کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ آریہ سماج اُن کے وچار سے سو فیصدی متفق ہے۔ آریہ سماج نے اُسی جلسہ میں شری پنڈت مادھو بھنڈاری جی (جو کہ کٹر سناتن دھرمی ہیں) کو بھی ایک سمیلن کا

سبھاپتی بنایا تھا۔ ان باتوں سے آپ کا پکش ہرگز ہرگز سدھ نہیں ہو سکتا۔

پنڈت مادھو آچاریہ جی :-

اب چونکہ پنڈت مادھو آچاریہ جی کے پاس کوئی مصالحہ نہ رہا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنی بات میں جھگڑا بازی کرنی اور پنڈت لوکناتھ جی پر ذاتی حملے کرنے اور گندہ اچھالنا شروع کر دیا۔ جسے پورانک پردھان سوامی پرکاشانند جی سُنتے رہے۔ اور پنڈت مادھو آچاریہ جی کو بالکل نہ روکا۔ لیکن جب پنڈت لوکناتھ جی نے اپنے اُوپر کئے گئے آکشیپوں کا جواب دینا شروع کیا۔ تو پردھان جی جو پورانک دھرم کی کشتی ڈوبتی دیکھ کر موقعہ کی تلاش کر رہے تھے۔ بگڑ گئے۔ اور یہ کہہ کر کہ میں پردھان رہنا نہیں چاہتا۔ واک آؤٹ کر گئے۔ پردھان جی کے چلے جانے پر آریہ سماجیوں کی طرف سے سناتن دھرم سبھا کے ادھیکاریوں کو دوسرا پردھان بنا کر شاستر ارتھ جاری رکھنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ شاستر ارتھ سے جان چھڑانے کے لئے تو انہوں نے یہ چال چلی تھی۔ اور سوامی پرکاشانند جی بھی اسی لئے بھاگے تھے۔ اس لئے وہ کب مانتے تھے۔ اس طرح آریہ سماج کی عظیم الشان فتح اور پورانکوں کی شکست فاش کے ساتھ لاہور چھاؤنی کا شاستر ارتھ پانچویں دن سماپت ہوا۔

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے ودیارتھیوں کی پرچار یاترا

موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ودیالیہ یکم اگست سے ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہوگا۔ ان دنوں میں ودیارتھی پرچار کے لئے اکثر باہر جایا کرتے ہیں۔ آریہ سماجیں اُن سے ہر پرکار کی مدد لے سکتی ہیں۔ پرچار کے علاوہ اگر سماجیں اپنے کچھ سبھاسدوں کو ہندی پڑھانا چاہیں۔ یا ہندی جاننے والوں کو سنسکار کروانے کے یوگیہ بنانا چاہیں۔ تو یہ کام بھی ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس سے آریہ سماجیں سنسکاروں وغیرہ کی مقامی ضرورت کو خود پورا کر سکیں گی۔ جہاں جس قسم کے پرچار کی ضرورت ہو۔ آریہ سماجیں اس کی اطلاع سبھا کے پرچار وبھاگ کو دیں۔ تاکہ ودیارتھیوں کا پروگرام مرتب کرتے ہوئے سماجوں کی ضروریات کو مدنظر رکھا جا سکے۔

آریہ سماجوں تتھا آریہ پُرشوں سے ایک نویدن یہ بھی ہے۔ کہ ودیارتھی جہاں جہاں پہنچیں۔ وہاں ودیالیہ کے لئے دھن سنگرہ کے کام میں بھی اُن کی پوری مدد کرنے کی کرپا کریں۔

کشمیر میں مہتہ جیمنی جی کا ویدک دھرم پرچار

اگرچہ وقتاً فوقتاً مہتہ جیمنی جی کے پرچار کے حالات اخبارات میں کشمیر کے متعلق شائع ہوتے رہے ہیں۔ سماجوں کے منتری کہیں کہیں سے حالات لکھتے رہتے ہیں۔ چونکہ اب آپ نے کشمیر کی سیاحت ختم کر لی ہے۔ اور آپ ایبٹ آباد جا رہے ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختصر طور پر ان کے حالات ناظرین سے گوش گذار کر دوں۔ تاکہ آپ کو پتہ لگے کہ مہتہ جی اس قدر بڑھاپے کی اوستھا میں بھی پنڈت لیکھرام کی سپرٹ دھارن کئے ہوئے نوجوانوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اور پرچار کرنے میں دن رات ایک کر رکھا ہے۔ آرام سے کوئی غرض نہیں۔ اور لوگوں کے زور دینے پر کہ آپ کو پرچار بند کر دینا چاہئے۔ پھر بھی گھر نہیں بیٹھتے۔

۲۹۔ مئی سے ۳۔ جون تک چھ روز میں جموں ٹھہر کر چھ روز میں سات لیکچر دئے حاضری جلسہ کی طرح ہوتی رہی۔ اور بڑے بڑے ذی اقتدار آدمی بھی آپ کے لیکچروں سے مستفیض ہوتے رہے۔ ۴۔ جون سے ۸۔ جون تک آپنے پانچ لیکچر ادھم پور میں دئے۔ یہاں بھی سب جج اور اسسٹنٹ سول سرجن اور تمام جنتا بڑے ذوق شوق سے لیکچر سننے کے لئے خود بخود کھچی چلی آتی۔ سماج کا صحن اور دالان بھر جاتے۔

۹۔ جون سے ۱۱ جون تک ریاسی میں پانچ لیکچر دئے۔ ہندو آشرم کا وسیع صحن حاضری سے بھرپور رہتا۔ سماجک لوگوں آپ کے لیکچروں سے اُتساہ پیدا ہو گیا۔ ۱۴۔ جون سے آپنے سری نگر میں پرچار شروع کیا۔ ۹ لیکچر آپ کے مہاراج گنج میں ہوئے۔ ۳ لیکچر اٹھاوال سماج میں ہوئے۔ ایک حضوری باغ سماج میں۔ ایک مہاراج گنج پرل میں۔ دس لیکچر آریہ سماج وزیر باغ میں ہوئے گویا سری نگر میں ۱۴ روز میں چوبیس لیکچر دئے۔ اس طرح ماہ جون کے تیس دنوں میں ۳۲ لیکچر دئے۔ ۶ جولائی سے ۱۰ جولائی تک آپنے پانچ لیکچر بارامولا میں دئے۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنر، وزیر، اگزیکٹو انجینیر، پنشنر افسران اور دیگر اہلکاران سب لیکچروں میں شریک ہوتے رہے۔ اور بڑے پریم سے سنتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بارامولا میں سماج قائم ہو گئی۔ لالہ دولت رام پردھان اور پنڈت شمبھوناتھ منتری بنے۔ ۱۱ سے ۱۴ جولائی تک آپنے پانچ لیکچر مظفرآباد میں دئے۔ لوگوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ گویا ایک ماہ سترہ روز (۴۷ دن) کی کوشش میں ۱۱ لیکچر دئے۔ اب ہم مانسہرہ جا رہے ہیں۔ وہاں سے ایبٹ آباد، ہری پور، راولپنڈی جاویں گے۔

مہتہ جی جہاں بھی جاتے ہیں۔ لوگ ٹھیرنے کے لئے بہت اصرار کرتے ہیں۔ کاش ویدک دھرم کے پرچار کی لگن ہر ایک نوجوان کے دل میں پیدا ہو تاکہ ہم رشی رن ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام کی امنگیں اور جذبات عملی صورت میں پیش نظر ہوں۔ اُن کی آرزوں کا باغ ہرا بھرا ہو۔ نراشا وادی کا شجر جڑ سے کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ اور سب کہنے لگیں۔ کہ آریہ سماج اب کام کر رہا ہے۔ ان میں پادری سپرٹ اور سوارتھ نہیں۔ یہ تب ہو گا۔ جب ہمارے ملک کے نوجوان، حالات کی دوہائی دینا بند کر دیں گے۔ ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے، پراچین سمے کے بودھ بھکشووں کی طرح مرد میدان بن کر نکلیں گے۔ انہیں لوبھ موہ کی پرواہ نہ ہو گی۔ وہ رشی دیانند کے قربانی کے مندر کے پوجاری بنیں گے۔ بھے اور لالسہ کی مشکلات کو مستانہ وار پاؤں تلے روندتے چلے جاویں گے۔ غریبی کا خیال یورپین نوجوانوں کی طرح کبھی بھی دل میں نہ لاویں گے۔ نوجوانو! دیکھو! مہتہ جی ۶۶ برس کی عمر میں کس طرح پرچار کرنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ لیکن آپ بستر پر دراز ہیں۔ اگر اب نہ کرو گے۔ تو کب کرو گے۔ اگر آپ نہ کرو گے تو کون کرے گا۔ عیسائیوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار مشنری جگہ جگہ پر اڈے جمائے پرچار کر رہے ہیں۔ وہ آپ کو مٹانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کو گھریلو دھندوں، جھگڑوں، سینما تھیٹروں کے دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی۔ آپ بوڑھے آریہ سماجیوں کے نقش قدم پر چل کر کرتویہ بجا لاؤ۔ آخر جوانی کام کرنے کے لئے ہے۔ اب نہ سنبھلے تو پھر کبھی نہ سنبھلو گے۔

(روشن لال آریہ ننکانہ صاحب نواسی)

آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ کا شوک پرستاؤ

ممبران آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ شری لالہ گنیش داس جی پردھان آریہ ٹریکٹ سوسائٹی و اُپ پردھان آریہ میگھ اُدھار سبھا کی سپتری شریمتی ساوتری دیوی کی افسوسناک مرتیو پر افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے دعاگو ہیں۔ کہ مرحومہ کی روح کو سُکھ و شانتی بخشیں۔ نیز لالہ گنیش داس جی وان کے دیگر رشتہ داروں عزیزوں کو اس دل ہلانے والے صدمہ کے برداشت کرنے کی سامرتھ دیویں۔

درام لال منتری آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ شہر

شمشان بھومی میں ایشور پر اٹل وشواس کی اپدیش

شری لالہ گنیش داس جی انند سیالکوٹی پردھان آریہ ٹریکٹ سوسائٹی۔ اُپ پردھان ہریجن سیوک سنگھ و وائس پریذیڈنٹ آریہ میگھ اُدھار سبھا سیالکوٹ کی ایک سپتر اور ایک سپتری تھی۔ سپتر بابو بلونت رائے بی۔ اے میڈلسٹ سٹوڈنٹ لاء کالج لاہور سنہ ۱۹۱۸ء میں بعارضہ انفلوئنزا شادی کے آٹھ ماہ بعد سورگباش ہو گیا تھا۔ سپتری شریمتی ساوتری دیوی گریجویٹ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا کل دیہانت ہو گیا۔ شریمتی ایک نابالغ لڑکا اور تین چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ رہی ہے۔ لالہ جی اور دیوی کے سسرال کے وسیع تعلقات کی وجہ سے ارتھی کے ساتھ ہر طبقہ کے انسانوں کا ایک انبوہ کثیر تھا۔ آریہ ہائی سکول اور آریہ کنیا پاٹھشالہ دیہانت کی خبر نکلتے ہی بند کئے گئے تھے۔ سکول سٹاف اور کنیا پاٹھشالہ کی ادھیاپکائیں اور کچھ کنیائیں بھی ارتھی کے ساتھ تھیں۔ انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ایسے صدمات اور حادثات کے موقعہ پر عام لوگ ایشور سے بے مکھ ہو ناستک بن جایا کرتے ہیں۔ لالہ جی نے سنسکار اور پرارتھنا بعد اس دُکھ میں ایک موثر تقریر سے ذریعہ پر اپنے اٹل وشواس کا ثبوت دے کر دوروں کو اس دُکھ میں ایک اپدیش سکھ و شانتی دی یہ ان الفاظ سے ختم ہوئی تھی۔

"ایشور نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ جو ٹھیک کرتا ہے۔ جو کرے گا ٹھیک کرے گا یہ سب کچھ ہمارے اپنے ہی کرموں کا پھل ہے"

درام لال سیکرٹری آریہ ٹریکٹ سوسائٹی

آریہ ڈیمرل سیالکوٹ کا شوک پرستاؤ

ممبران آریہ ڈیمرل سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ کے مشہور آریہ سماجی نیتا شری لالہ گنیش داس آنند کی سپتری شریمتی ساوتری دیوی کی موت پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ مرحوم آتما کو سکھ و شانتی پردان کریں۔ نیز لالہ جی و دیگر رشتہ داروں کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی سامرتھ دیں۔

بٹالہ کی مینڈکی کو زکام

سناتن دھرم سبھا بٹالہ کے سیکرٹری کی گیدڑ بھبکیوں کا جواب

(از قلم مہاشہ گردھاری لال جی اُپ منتری آریہ سماج بٹالہ!)

...بدھ ہوا ہو میں پنڈت مکند مالویہ
...شاستراتھ کے سمبندھ میں
...میں پنڈت بُدھ دیو جی پرناپاک
... ہم نے اپنا کرتویہ پالن کرتے
...دیا۔ اگر اس میں ذرا سا بھی
...پنڈت مکند مالویہ جی خود ہی لکھ
...سیکرٹری سناتن دھرم سبھا بٹالہ نے
...پرچارک مورخہ ۲ جون میں خواہ
...سے مکر جانے کی کوشش کی ہے۔
...موجود تھے۔ سب کچھ آنکھوں سے
...سے سُنا۔
...رہا ہے۔ کہ کیا آپنے سناتن دھرم
...سالانہ جلسہ کے کسی اشتہار میں
...کے لفظ کو پڑھا۔ پلیپ جی
...کا دماغ آپ کے ساتھ ہے۔ تو
...وقت بہت ہے دوبارہ غور کریں۔
...سماج کی طرف سے آئی ہوئی چیٹھی نمبر
...دھرم سبھا کی طرف سے آئی ہوئی
...کا اظہار کر...ہی کانٹ چھانٹ کے بلا روک
...ادیں۔ اور ساتھ ہی سالانہ
...شمارہ میں تحریر شدہ شاستراتھ والی
...کرادیں۔ تاکہ پبلک کو معلوم ہو
...طرح آپ نے پورانک تہذیب
...دیا ہے۔
...لکھا ہے۔ کہ دو چار ایسی تحریریں
...منتری سے یہ دہان بن جاؤ گے۔
...آپ کو اپنا ہی مُنہ نظر آ رہا ہوگا۔
...لکھا ہے۔ کہ پنڈت مکند مالویہ جی
...مگر آپ کا دیر بھارت اخبار تو پنڈت
...سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اخبار
...پنڈت مکند مالویہ کی جگہ گوبند کانت
...ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں
...ہیں۔ جبکہ اٹھارہ پورانوں میں
...دو سے یہ گند اُچھالا گیا ہے۔ تو
...بھی حق وراثت سے کیسے وِنچت؟
...
...بعد آپ نے لکھا ہے کہ وہ راجپوتی
...کے ہاتھ میں"۔ کیا پورانک درن
...انجلی دے کہ مالوی جی کو تلوار پکڑا
...کھشتری بنانے لگے ہو۔ یا یہ سات
...سبب خود ڈاڈی جی تلوار پکڑا نے
...سندھو آپ کی دھرم سد حانتو
...والی پُستک میں [illegible]
...کا مطلب یہ ہے۔ کہ تلوار چلانے
...کا مال لینے والا۔ بچ نوں کی بیٹیاں
...وغیرہ چھ قسم کے برہمن شودر کی
...کیا یہ راجپوتی تلوار پکڑا کر دیا بھیمو
...میں راجہ بہادر والا پاٹ ادا کرنے

لگے ہو۔

(۵) جھوٹ نہیں پبلک کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں پنڈت مکند مالویہ جی کے اشلیل شبد بولنے پر آئیں تھیں۔ ہاں کئی دفعہ دہرایا گئے۔۔۔۔ والنٹیر جو آپنے نامعلوم کہاں سے منگوائے ہوئے تھے یہ ڈیوٹی ادا کرتے دیکھے گئے۔ جن کی شانت مٹی کا ثبوت آپکے اخبارات دے رہے ہیں۔ آپ کی تسلی کے لئے نمونہ پیش ہے۔ ملاحظہ فرمادیں "مہابیر دل کے والنٹیر۔۔۔ منہ پھٹ مناظر کو شکھشا دینے کے لئے تیار ہوئے۔۔۔۔۔ لوگوں کے کہنے پر مان گئے"۔ مالویہ جی کے مکھاربند سے نکلی ہوئی مدھر بانی اخبار ویر بھارت میں ملاحظہ کریں۔

(۶) پنڈت دھرم دت جی نے جو یہ کہا تھا۔ کہ مالوی ایک ذات ہوتی ہے۔ کیا یہ غلط ہے۔ ایک پتر شریمان پنڈت مدن موہن جی مالویہ کو لکھ کر پوچھ لیویں۔ اگر وہ کہہ دیں۔ کہ مالویہ ذات ہے تو ہم سچے نہیں تو آپ کنوئیں کے۔۔۔۔ نکلے۔ جن کو دُنیا کی ذاتوں کا بھی علم نہیں۔ جن کے سبب بھارت ورش کا ناش ہو رہا ہے۔

(۷) آپ نے ہم سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیوں جی مہاشہ صاحب پنڈت مادھو آچاریہ نے کوئی بات اپنی گرہ سے کہی۔ جب وقت پنڈت جی مذکور نے کہا تھا۔ کہ سوامی جی کا چاندی کا حقہ اجمیر میں پڑا ہے۔ اور پنڈت بُدھ دیو جی نے اُسی وقت کہا تھا۔ کہ میرے ساتھ چلو کرایہ میں دُوں گا۔ وہاں چل کر سوامی جی کا چاندی کا حقہ ثابت کریں۔ تو آپ کے پنڈت کی ٹائیں ٹائیں فش ہو گئی تھی۔ اگر آپ کے دل میں اب بھی اجمیر جانے کا حوصلہ ہو تو ہم تیار ہیں۔ ہمارے پنڈت جی نے جو اعتراضات کئے تھے۔ انسویا کے پاس تینوں دیوتاؤں کا جاکر رتی مانگنا کرشن کبجا کریڑا اور رمن وغیرہ وغیرہ جن کا جواب تو کیا دینا تھا۔ خود مادھو آچاریہ نے اپنی کتاب پوران دگ درشن میں جوکہ آپ کی لائبریری میں موجود ہے۔ اقبال کیا ہے۔ پوران دگ درشن صفحہ ۳۳۶/۳۳۷ پر آپ لکھتے ہیں۔ کہ کرشن جی کو آتے دیکھ کر گھبرائی ہوئی کبجا اسی پرے (؟) سکھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ کر منتی

سے سنکھ پہنچی"۔ اس کے بعد لکھا ہے:۔ "کرشن جی بہو مولیہ پلنگ پر بیٹھ گئے۔ وہ کبجا سنان۔ لیپن۔ وستر۔ بھوشن۔ پھول مالا۔ عطر۔ پھلیل پان اور امرت سمان آسو آدی سے اپنے آپ کو سجا دھجا کر لجیا پوروک مندسکان سے ایونگ ہاؤ بھاؤ سے دیکھتی ہوئی بھگوان کے نکٹ پہنچی۔ نوین سماگم کے کارن لجیا دش سوئینگ پاس آنے سے وسنکت ہوئی۔ کبجا کو بھگوان نے اپنے پاس بُلا کر اُس کے کنگنوں سے بھوشت ہاتھ کو پکڑ کر شیا پر بٹھالیا۔ اور اس کے کریڑا کی"۔ آگے لکھا ہے کہ "تھا دونوں سمتنوں کے مدھیہ میں پراپت ہوئے آنند مورتی پیارے کرشن کو بھجاؤں سے اُلنگن کر کے اپنا بہت دنوں کا تاپ بجھایا۔ پھر پرارتھنا کی کہ پیارے کمل نین کرشن تمہارے سنگ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس لئے کچھ دن یہاں ٹھہریے اور رمن کیجے"۔ مندرجہ بالا پنڈت جی کے اعتراضوں میں سے ایک تھا۔ جس کی شہادت خود سناتنی مناظر اپنی بنائی ہوئی کتاب میں پیش کر رہا ہے۔ دورانِ مناظرہ پنڈت مادھو آچاریہ نے ایک منتر میں [illegible] بول دیا تھا۔ جوکہ پنڈت بُدھ دیو جی کے بتانے پر [illegible] ماننا پڑا۔ یہ ہے لیاقت آپ کے مناظر کی۔

(۸) شاستراتھ سے پہلے آپ بہت دنوں تک مناظرہ ...نے کی ڈینگ مارتے تھے۔ آپنے کہا تھا۔ کہ جلسہ کے بعد تاریخیں رکھی جاویں گی۔ جس کے جواب میں آپ کی خدمت میں آپ کے جلسہ کے ختم ہونے کے دوسرے دن چیٹھی بھیجی گئی۔ (جس کی وصولی کے آپ کے دستخط ہمارے پاس موجود ہیں) مگر نہ معلوم ابھی تک اس کا جواب کیوں نہ دیا۔ اُس چیٹھی کو آپ شیر مادر کی طرح پی گئے ہیں۔

(۹) آپنے لکھا ہے۔ کہ اکھلانند کی پُستک کو ضبط کرائیے۔ اُس کی ساری کتاب میں اگر مہرشی یا رشی دیانند سپادہ کھلادو تو آپ کو ۱۰۰۱ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اگر وہ اس میں مہرشی کا نام لکھ کر شائع کراتا۔ تو اُسے پتہ چل جاتا۔ پچھلے زمانہ میں بہت سے مہرشی ہوئے ہیں۔ نامعلوم

اُنہیں نادل کس کے نام کس طرف اشارہ کر کے لکھا ہے۔ کیونکہ اُس نے اس کی بھومکا میں لکھا ہے۔ کہ میں" ناٹک کا روپ کو مشکلہ رکھ کر کا دیہ لکھ رہا ہوں۔ کیا آپ اکھلانند کی سناتن دھرم کے برخلاف لکھی ہوئی پُستکوں کو ضبط کرائیں گے۔

(۱۰) اگر کسی کتاب کو ضبط کرانے میں بہادری ہے تو کیا آپ غیر مت والوں کی طرف سے لکھی ہوئی۔ سیتا کا چھنالہ۔ دیوتاؤں کے چرتر وغیرہ (جن کے جواب تک آپ نے نہیں دئے آریہ سماجیوں نے ہی دئے) ضبط کروائیں گے۔

(۱۱) آگے آپ نے لکھا ہے کہ" کیا یہ پریم اور سنگٹھن بڑھانے کی چالیں ہیں۔ جو بٹالہ کی جنتا شاہد ہے۔ آپ میں بھی اگر ذرا سی سچائی ہے تو چھاتی پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ عرصہ ۱۹ سال سے آریہ سماج بٹالہ نے کبھی بھی سناتن دھرم سبھا کو چیلنج مناظرہ کیا۔ کیونکہ آریہ سماج نے اپنے سامنے ہندو سنگٹھن کا لکش رکھا ہوا تھا۔ اپنے سادھارن وارشک جلسوں میں بھی سنگٹھن کو مدنظر رکھ کر ہی لیکچر کروائے جاتے تھے۔ مگر آپ ہی ہیں کہ دو سال سے جلسہ کرنا شروع کیا۔ اور چیلنج دینا کرتویہ سمجھا۔ بھلا آریہ سماج مناظرہ سے کب پیچھے ہٹنے والا تھا۔ آریہ سماج نے آپ کے دئے ہوئے چیلنج کو منظور کر کے پیش قدمی نہیں کی۔ دوسری شرارت آپ نے ہندو سنگٹھن کو توڑنے کی ایک ٹریکٹ لکھ کر کی ہے۔ جس کا مطلب سوائے پبلک کا روپیہ ضائع کرنے کے کچھ بھی نہیں۔ جس میں دوسروں کی ستے یانی ہی ہے۔ مگر چونکہ آپ کو ایسی بیہودہ باتوں سے خاص اُنس ہے۔ اس لئے آپ کی ذہنیت کو ٹھیک کرنے کے لئے اس کا جواب بھی شائع کیا جاوے گا۔

(۱۲) سنسکار ودھی یا سنسکار پرکاش اس کے متعلق اپنے گھر کا حوالہ سُن لو۔ پنڈت مادھو آچاریہ کی قیمت کتاب سنسکار پرکاش ۱/۸ دیکھو

رپورٹ سالانہ جلسہ سناتن دھرم سبھا بٹالہ۔ کیوں اب ہوش آئی یہ سچ کہتے ہیں دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔

(۱۳) آپ نے لکھا ہے کہ پنڈت مادھو آچاریہ پر ذاتی حملہ کیا گیا۔ کہ پنڈت جی کے گھر پر ٹکٹ لینے جاؤں گا۔ تحریر کر کے پنڈت دھرم دت جی پر بے معنی اعتراض کیا ہے۔ مگر اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ کیا آپ اُس وقت گوردھن پربت کی گپھا میں تو نہیں پڑے ہوئے تھے۔

جبکہ مادھو آچاریہ نے پہلی تقریر میں یہ شبد اُچارن کئے تھے۔ کہو جی نرسنگھ نے کسی مہاشہ کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔ سنسکار ودھی پر اعتراض کرنے والو پہلے اپنی سنسکار پدھتی میں سے وُہ شلوک نکالو۔ جس میں وواہ کے بعد لڑکی کو بیل کی کھال پر بیٹھانا لکھا ہے۔ کیوں نکالو گے۔ یا بوچھاڑ نے چلانے میں سہائتا کرتے رہو گے۔

(۱۴) آپنے ہر جگہ مضمون نویسی میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کی ہے۔ مگر افسوس ہم نے جو پانچ جھوٹ پنڈت مکند مالویہ کے ظاہر کئے ہیں۔ نہ ہی آپ اور نہ ہی پنڈت مکند مالویہ رد کر سکے اور نہ کر سکیں گے۔ بلکہ جادو وُہ جو سر چڑھ کے بولے کے مطابق اقبال کر لیا۔ کہ واقعی پنڈت جی مذکور نے کہا تھا۔ کہ دیانندیوں کے سکولوں میں لڑکے لڑکیاں مت بھیجو۔

(۱۵) آپنے ہماری پاٹھشالہ کی تعلیم کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ سوامی جی کے مطابق نہیں۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ۲۴ اوتاروں میں سے ایک اوتار ہی سولہ کلا سمپورن ہوئے آپ مانتے ہیں۔ باقی کوئی دس۔ کوئی بارہ ہمیں بھی ابھی کچھ کمی والے سمجھ لیجئے۔ مگر آپنے تو اپنے پرانے بوسیدہ سدھانتوں کو تلانجلی دے دی۔ آٹھ برس کی کنیا کی شادی کرنا۔ لڑکیوں کو نہ پڑھانا وغیرہ استری شودر و نہ دھیتام اب کہاں گیا۔ اب تو سناتن دھرم پتری پاٹھشالائیں دھڑا دھڑ کھل رہی ہیں۔ بھلا یہ تو بتائیں جب پنڈت مادھو آچاریہ نے کتاب جلانے کی شرط پیش کی تھی۔ اُس وقت پنڈت مکند مالویہ وغیرہ اُونگھ رہے تھے۔ اُس وقت کیوں نہ منع کیا مگر جب پنڈت بدھ دیو جی نے اُس پیش کی ہوئی شرط کو منظور کیا تو بیچ میں لٹھ بن گئے۔ کیا یہ پکھشپات نہیں۔ اور اُس وقت پنڈت بُدھ دیو جی کی شان میں سخت ہتک آمیز الفاظ کہنا۔ اور مادھو آچاریہ کو کچھ نہ کہنا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر پنڈت مکند مالویہ چاہتے کہ مناظرہ نہ ہو تو فوراً بند کروا سکتے تھے۔ مگر اُنہوں نے شوق سے مناظرہ کروایا۔ اور سوامی جی پر مناظرہ کے ٹائم کو ایک گھنٹہ اور بڑھایا۔ بجائے چھ بجے بند ہونے کے مناظرہ ۱/۲ ۷ بجے بند کیا گیا۔ آپ کے جھوٹے پراپیگنڈا کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اُمید ہے۔ کہ آپ اپنی یووک۔ ماتا کو بھی جواب دینے کے لئے ٹرینڈ کر رہے ہوں گے۔ خیر قبل از مرگ واویلا۔ موقعہ آنے پر دیکھا جاوے گا۔ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

(۱۶) آپنے جو مضمون نویسی میں کئی جگہ پر۔ بکواس دیوانے۔ کلجگی رشی۔ دیانندی۔ وغیرہ لکھا ہے

اس کے جواب میں ہم بھی کے مادھو۔ پُرانکی چھکڑا۔ کنوئیں کی ڈڈی وغیرہ لکھ سکتے تھے مگر ہم کسی کے خلاف ایسے الفاظ لکھنا نہیں چاہتے آپ کی پورانک تہذیب نے تو بھٹیاریوں کو مات کر دیا ہے۔ آئندہ اگر تہذیب کے دائرہ سے باہر گئے۔ تو ہم بھی ویسا ہی جواب دینے پر مجبور ہوں گے۔

(۱۷) آخر میں بڑے زور کی دھمکی دی۔ کہ ہم دیشالہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے حالات پبلک کے سامنے لائیں گے۔ بھلے آدمی ہم منع کب کرتے ہیں۔ شوق سے لائیں۔ اور اپنی میٹنگ میں ادھیکاریوں سے صلاح کر کے آئیں۔ اچھا ہو گا۔ اگر آپ کے اور ہمارے لکھنے پر اگر دونوں فریقوں میں کسی بھی سبھا کے ادھیکاریوں وغیرہ میں شراب پینے۔ جوا کھیلنے رنڈی بازی کرنے وغیرہ کے دوش ہوں۔ (جو کہ بتانے کی پبلک سے تو نہیں چھپ سکتے) اور وُہ دوش دور ہو سکیں۔ تو اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو گی۔ سوچ سمجھ کر آئیے۔ ورنہ ..... سچ کہتے ہیں۔ پدی کیا اور پدی کا شوربا کیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا بدعادتوں کا تو کیا کہنا۔ ہمارے ادھیکاریوں میں سے تو حقہ تک کوئی نہیں پیتا۔ مگر سناتن دھرم سبھا بٹالہ کے سالانہ جلسہ کی رپورٹ میں سگرٹوں کا خرچ [illegible] یاد نہیں رہا۔

(۱۸) آخر میں ہم پوچھتے ہیں۔ کہ پریتی بھوجن کے حلوے کی طرف کیوں ہمیں پہلے پتہ ہوتا۔ تو آپ کا حصہ مگر آپ کے موافق تو بڑا حلوہ ہی ہے رپورٹ مندرجہ بالا۔

ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ جی کے پاٹھشالہ اور سکول کے خلاف کا اقبال کر لیا ہے۔ اگر آپ میں دم مالوی جی پر لگائے ہوئے اعتراضات دکھلائیں نہیں تو یونہی تیس مار خاں آخر میں آپ کے بھلے کی خاطر کہتے کنوئیں میں ہی نہ رہیئے۔ سمندر بڑا ہے۔ جس کا پار کرنا مشکل ہے طرف دھیان نہ کیجئے اور گیدڑ بھبکی کر نہ ڈرائیے۔

ہماری پیشگوئی ہے کہ جو مضمون چھپوایا ہے۔ وُہ آپ کا بنایا ہوا نہیں سامنے بیٹھ کر آریہ ویر کا پرچہ سا کر آپ ویسا ہی جواب لکھ کر دکھلا تو مبلغ ۱۰۱ روپیہ بطور انعام آپ جاویں گے۔

پنڈت دیا رام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا سفید جھوٹ

پنڈت دیا رام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک نے اپنی واحد سناتن دھرم کی ٹھیکہ دار سناتن دھرم پرچارک مورخہ ۱۶ جولائی ۳۶ء کے صفحہ ۱۴ پر لاہور چھاؤنی کے شاستراتھ کا ذکر کرتے ہوئے قصبہ نروٹ جیمل سنگھ کے شاستراتھ کا بھی ذکر کر مارا ہے۔ اس واسطے اس کا اُتر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ پنڈت جی نے لکھا ہے۔ کہ قصبہ نروٹ جیمل سنگھ میں آریہ سماج نے شکست کھائی تھی۔ اور وہاں آج تک سماج کا قدم نہیں جما۔ میں سمجھتا ہوں۔ پنڈت جی نے نشہ کے خمار میں ایسا لکھا ہے۔ ورنہ جیسی شکست آریہ سماج کو یہاں ہوئی تھی۔ اُس کا تمام علاقہ شاہد ہے۔ تمام علاقہ سے ہزار بارہ سو روپیہ جمع کرکے آپ لوگوں کا ہضم کر جانا۔ اکھلانند اور آپ کا دوسرے دن ہی اُجرت کے پیسے لے کر رفوچکر ہو جانا اور آریہ سماج سے شاستراتھ کرنے کے لئے نہ آنا۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ فتح کس کی تھی۔ ہم دو دن تک چیلنج دیتے رہے تھے۔ کہ ہمت ہے۔ تو آؤ۔ مگر آپ جیسے ٹکا پنتھیوں کا یہی وطیرہ ہے۔ کہ منہ کی کھانے کے بعد اُجرت لے کر کھسک گئے۔ اور غریب سناتن دھرم کو منجدھار میں چھوڑ گئے۔

پنڈت جی! شاستراتھ کے بعد یہاں دوسرے سال آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ اور آریہ سماج مندر قائم ہوا۔ مگر دھرم کے ٹھیکہ دار کلب ناتھ کے چلے جانے کے بعد یہاں کسی نے سناتن دھرم کا نام بھی نہیں لیا۔ اور نہ ہی شریمتی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے ہی سُدھ لی۔ آپ نے بھی ایسی چپ سادھ لی۔ کہ ۱۶ جولائی ۳۶ء کو ہی نیند سے بیدار ہوئے۔ اور جھٹ اپنی اخبار میں نروٹ جیمل سنگھ کا حال لکھ مارا۔ پنڈت جی اب بھی ہمارے سماج کا پلیٹ فارم آپ سے شاستراتھ کرنے کو کھلا ہے۔ اگر آپ میں دم خم ہو۔ تو اپنی سناتن دھرم سبھا نروٹ جیمل سنگھ کو ہی لکھ کر دیکھ لیں۔ کہ وہ شاستراتھ کا نام لیتی ہے یا نہیں۔ اس شاستراتھ کے بعد آپ نے اپنی اخبار میں مضمون لکھا تھا۔ جس کے جواب میں ہمارے سماج کے اُپ پردھان نے وہ منہ توڑ جواب دیا تھا۔ کہ آپ ہمیشہ کے لئے چُپ ہو گئے تھے۔ اور پھر کچھ لکھنے کی ہمت نہ کی۔

نوٹ:۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ اٹھارہ پوائنٹوں پر شاستراتھ ۱۰ دن تک مقرر تھا۔ لیکن پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کے اعتراضات کو سن کر دوسرے دن ہی پنڈت اکھلانند اور آپ بھاگ کھڑے ہوئے۔

(دھنی رام پردھان آریہ سماج نروٹ جیمل سنگھ ضلع گورداسپور)

آریہ سماج دینا نگر کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دینا نگر کا وارشک اُتسو کیم سے ۳۔ اگست ۳۶ء مطابق ۱۸ سے ۲۰ ساون بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔ جس میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ مہاشہ چرنجی لال پریم۔ پنڈت لیکھرام جی سدھانت النکار۔ پنڈت دھرم دت جی۔ کنور سکھ لال و مہاشہ شمشیر سنگھ جی اور دیگر بہت سے ودوان و بھجنیک سملت ہو کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھا دیں گے۔ ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس یگیہ میں شامل ہو کر اسے سپھل بنانے کی کرپا کریں۔

(گوری شنکر سیوک آریہ سماج دینا نگر)

مالاکنڈ ایجنسی میں انتیشٹی سنسکار

مہاشہ جیون داس کا پرشنسیہ ساہس و درڑھتا

مورخہ ۲۷-۶-۳۶ کو مقام شمورنی صورت ایجنسی مالاکنڈ میں مہاشہ جیون داس جی نے اپنی ماتا کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ مہاشہ جی ایک نہایت ہی سادگی پسند اور تیاگی ویر ہیں۔ آریہ سماج کے نئے اُن کے لئے دل میں سچی لگن اور تڑپ ہے۔ ویدک دھرم کے شیدائی اور فدائی ہیں۔ عملی کام کو پسند کرتے ہیں۔ ظاہرا آڈمبروں کے سخت مخالف ہیں۔ کوئی دو سال کا ہی عرصہ ہوا ہوگا۔ کہ آریہ سماج میں پروشٹ ہوئے ہیں۔ عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ ان کی تمام برادری پورانک خیال کی ہے۔ ماتا جی بھی پورانک وچاروں کی تھیں۔ ان کے دو بڑے بھائی ہیں۔ ایک آزاد خیال کے ہیں۔ اور ایک پورانک خیالات کو ماننے والے ہیں۔ ابھی اُن کی ماتا جی زندہ تھیں۔ کہ اُنہوں نے اُس کو سمجھانا شروع کیا۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ ماتا جی نے خوشی سے یہ سویکار کیا۔ کہ میرا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا جائے۔ اس کے بعد اُنہوں نے اپنے ایک بھائی جو کہ آزاد خیال کا تھا۔ اپنے ساتھ سہمت کیا۔ اور پھر دوسرے بھائی کو بھی سمجھانا شروع کیا۔ پہلے تو اُس نے ورودھ کیا۔ لیکن بار بار سمجھانے پر مان لیا۔ ماتا جی کے دیہانت پر پنڈت ہیرا لال جی پروہت آریہ سماج ہوتی مردان کو بذریعہ تار یہاں منگوایا گیا۔ اُنہوں نے پورن ویدک ریتی سے انتیشٹی سنسکار کرایا۔ اس سنسکار میں مقامی آریہ سماج کے سبھاسدوں کے علاوہ آریہ سماج تھانہ کے منتری مہاشہ تیرتھ رام اور بٹ خیل سماج کے پردھان مہاشہ لیکھراج اور منتری راقم دیشوری لال جی بھی سملت ہوئے اور بھی کئی بھائی شامل ہوئے۔

کٹر پورانکوں نے اس سنسکار کا سخت ورودھ کیا۔ اور یہاں تک مخالفت کی۔ کہ اُن کے ایک بھائی کو بھی اُن کے ورودھ میں کھڑا کر دیا۔ وہاں کے پورانک گوسائیں ہری چند کی ذہنیت دیکھئے۔ کہ جس وقت ہم سنسکار کراتے ہوئے وید منتروں کا اُچارن کر رہے تھے۔ اور گوسائیں جی نے تھوڑی دور پر بیٹھے ہوئے اپنے کٹر پنتھی پورانکوں کو کہہ رہے تھے۔ کہ یہ ہم برہمنوں کو گالیاں نکال رہے ہیں۔ وہاں کی پورانک برادری بھی اتنی ان پڑھ ہے۔ کہ گوسائیں جی کی ان باتوں سے اشتعال میں آکر گالیاں دینے پر اُتر آئی۔

غرضیکہ پورانک گوسائیں کی بھکائی ہوئی

بھجن پُستکیں

جو اتنی مقبول ہوئی ہیں۔ کہ ایک لاکھ کے قریب چھپ کر آریہ جنتا کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ اور گراموں۔ قصبوں۔ پریواروں اور سروسادھارن میں آریہ سماج کی آواز کو پہنچانے میں کامیابی حاصل کر چکی ہیں:۔

گڑ گج چیتا بھجن دو حصہ مکمل	اُردو	۵/
" " " "	ہندی	۴/
" " " "	گورمکھی	۴/
گڑ گج چیتا بھجن جلد دوم	اُردو	۴/
" " "	ہندی	۴/
پوتر دیویاں دے گیت	ہندی	۳/
پوتر بھیناں دے گیت	ہندی	۳/
پوتر سوہاگ سٹھنیاں تے گھوڑیاں		۲/
پنجابی بھجن بھنڈار		۴/

ویدک سندھیا (بطرز جپ جی) دو ماہ کے قلیل عرصہ میں بیس ہزار سے زیادہ فروخت ہو چکی ہے۔ اس سے منتروں کے ارتھ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں۔ جس سے اُپاسنا میں خوب من لگتا ہے۔ سرورق سوامی جی کی تصویر سے مزین ہے۔ اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی قیمت ۲/ فی جلد

بھارت پُستکالیہ سرگودھا کی مقبول عام پُستکیں!

ویدک دھرم شکھشا۔ جو آریہ شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار ایک اُوچیہ کوٹی کے ودوان نے تیار کی ہیں۔ جو پنجاب کی بہت سی پُتری پاٹھ شالاؤں میں پرچلت اور مقبول ہو چکی ہیں۔

پہلا بھاگ	/۳	دوسرا بھاگ	/۱
تیسرا بھاگ	/۲	چوتھا بھاگ	/۲

اودھکار استوتر۔ جس میں یاد رکھنا منتروں کو موٹے ٹائپ میں درج کر کے نیچے ارتھ درج کیا گیا ہے۔ اور اتنا روچک ہے۔ کہ پڑھتا ہی منش جھومنے لگ جاتا ہے۔

قیمت ہندی تین پیسے

گورومت سار۔ اس میں مستند حوالہ جات دے کر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ دسوں گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے۔

قیمت اُردو گورمکھی ۱/

گوروبانی میں ویدک دھرم مہما۔ اس میں گوروبانی کے حوالوں سے تمام ویدک سدھانتوں کو سدھ کیا گیا ہے۔

قیمت اُردو ۱/

گلدستہ دھرم اُردو۔ کماروں اور نوجوانوں کے کام کی پُستک ہے قیمت ۴/

سٹے بازاں دی مٹی خراب اُردو ۱/

بارہ ماہ ایشوری ۱/

تھوک خریداروں کو خاص کمیشن!!

پنجاب کے تاجران سے نیز آریہ ڈپو پُستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہیں!

آریہ جگت

پورانک برادری نے سخت سے سخت مخالفت کی۔ لیکن مہاشہ جیونداس جی اپنے وچاروں پر چٹان کی طرح درڑھ رہے۔ اور برادری کو صاف لفظوں میں کہہ دیا۔ کہ ماتا میری ہے۔ میں ویدک دھرمی ہوتا ہوا پورانک سنسکار کرنے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہوں۔ ایشوری آگیا کا پالن کرتے ہوئے چاہے پورانک برادری میرا بائیکاٹ کر دے۔ تو بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ نزدیکی رشتہ داروں نے بھی مہاشہ جی کو اپنے ارادہ سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔ اور منگنی وغیرہ کے لالچ دے کر کہا۔ کہ اگر آپ ویدک ریتی سے ہی سنسکار کرانا چاہتے ہیں۔ تو چند ایک پورانک رسمیں بھی ساتھ ادا کر دیں۔ تو کیا ہرج ہے۔ اور کم از کم پھول تو ہردوار ضرور لے جاویں۔ مہاشہ جی ان باتوں میں کب آنے والے تھے۔ اُنہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔ کہ میں ایک بھی پورانک رسم ادا نہ کروں گا۔ اور نہ ہی پھول گنگا پہنچانے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ اگر منگنی نہ ہوگی۔ تو نہ ہو۔ برادری بدنام کرے گی تو کرے۔ میں اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔ غرضیکہ مہاشہ جیونداس جی نے ایک سچے آریہ شوربیر کی طرح تمام مخالفتوں رکاوٹوں اور دقتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے پورن ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ اور پھول بھی ساتھ بہتی ہوئی ندی میں بہا دیئے دس دن متواتر صبح ہون اور رات کو اُپنشدوں کی کتھا ہوتی رہی۔

یہ مہاشہ جیونداس جی جیسے آریہ ویر کا ہی ساہس ہے۔ کہ اُنہوں نے ایسے علاقہ میں باوجود سخت مخالفت کے ویدک ریتی سے انتیشٹی سنسکار کرایا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا ہی واقعہ اس علاقہ میں ہُوا ہے۔ اس سے پہلے اس علاقہ میں ویدک ریتی سے انتیشٹی سنسکار نہیں ہُوا۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وُہ مرتک آتما کی سدگتی کریں۔ اور اُن کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔ مہاشہ جیونداس جی نے اس سنسکار پر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ دان دیا۔

(ویشوری لال پریم منتری آریہ سماج بٹ خیل ایجنسی مالاکنڈ)

آریہ ویدک سماج ڈنگہ ضلع گجرات کا سالانہ چناؤ

پردھان - مہاشہ درگا داس جی چوپڑہ

اُپ پردھان - مہاشہ دیو راج سیٹھی

منتری - مہاشہ دھرمپال بھاٹیہ

اُپ منتری - مہاشہ دلیپ راج بھاٹیہ

کوش ادھیکش - مہاشہ خیراتی لال گلاٹی

انترنگ سبھاسد - مہاشہ بلونت لال بھاٹیہ و مہاشہ موہن راج بھاٹیہ

(دھرمپال منتری آریہ ویدک سماج ڈنگہ ضلع گجرات)

آریہ سماج دھرمپورہ (لاہور) کا چناؤ

۱۲ جولائی سنہ ۳۶ء بروز اتوار سپتاہک ست سنگ کے پشچات آریہ سماج دھرمپورہ کا جنرل اجلاس ہُوا۔ جس میں نمن لکھت ادھیکاری تھا انترنگ سبھا کے سبھاسد چُنے گئے۔

مہاشہ دیو داس جی شرما پردھان و دلیتی آریہ ویر دل

مہاشہ رابندر ناتھ جی شرما اُپ پردھان

مہاشہ جگل کشور جی مودگل منتری

مہاشہ ودیا ساگر جی اُپ منتری

مہاشہ دیو داس جی چوپڑہ خزانچی

مہاشہ شری رام جی لائبریرین

مہاشہ گیان چند جی گپت آڈیٹر

مہاشہ کیتھل رام جی و مہاشہ کرم چند جی پرتشٹت سبھاسد۔ اور مہاشہ لچھمنداس جی۔ مہاشہ درگا داس جی بھلہ مہاشہ اودھو رام جی و مہاشہ گوپال داس جی انترنگ سبھاسد نیکت کئے گئے۔

مہاشہ جگل کشور جی مودگل کو آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا میں جانے کے لئے پرتی ندھی بہ اتفاق رائے منتخب کیا گیا۔

یہ بات قابل فخر ہے۔ کہ ممبران سماج ہذا نے اپنے مندرجہ بالا سیوک (سوائے لائبریرین کے) سروسمتی سے منتخب کئے۔

پچھلے سال کے ادھیکاریوں کا دھنیواد کیا گیا۔ اور کارروائی شانتی پاٹھ کے ساتھ ختم ہوئی۔

(جگل کشور مودگل منتری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۵۔۶۔۷ جون سنہ ۳۶ء کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اُپدیشکوں و بھجنیکوں نے شمولیت فرمائی۔ مثلاً پنڈت منگل دت جی۔ پنڈت دلیتی جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت یشپال جی۔ مہاشہ سنت رام جی کلاسوالہ بھجن اُپدیشک و مہاشہ جگدیش و مہاشہ اندرجیت جی نے بھجنوں سے جنتا کو بڑا اثر انداز کیا۔ اور مورخہ ۷ جون سنہ ۳۶ء کو زیر صدارت پنڈت یشپال جی منتری دلت ادھار سبھا ایک دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) دلت اُدھار کانفرنس ننکانہ صاحب کا یہ اجلاس ہندوستان کی ساری قوموں سے عموماً اور ہندو جاتی سے خصوصاً بل پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وُہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالیں۔ کہ وہ دلتوں کو زراعت پیشہ تصور کر کے موجودہ ایکٹ انتقال اراضی سے مستثنےٰ قرار دے۔ تاکہ ان کی آرتھک اوستھا سدھرنے سے ان کی سماجک اوستھا بھی سدھر جائے۔

پرستاوک مہاشہ لکھمیداس۔ تائید سردار بھگت سنگھ سروسمتی سے پاس ہوا۔

(۲) (الف) دلت اُدھار کانفرنس کا یہ اجلاس دلتوں کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کے رویہ اور منصوبوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کو دلتوں کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اور دلت بھائیوں کو اُپدیش کرتا ہے۔ کہ وُہ ہندو دھرم کو نہ چھوڑیں۔

(ب) اور نیز ہندوؤں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وُہ جاتی ابھیمان کو چھوڑ کر دلتوں کو اپنائیں اور اپنے مندروں اور کنوؤں پر چڑھنے کا پُورا پُورا ادھیکار دیدیں۔ اور ان کے لئے نئے مندر اور کنوئیں جاری کر کے مساوات کے اصولوں کو ملیامیٹ نہ کریں۔

پرستاوک پنڈت منگل دت جی تائید پنڈت دلیتی جی۔ سروسمتی سے پاس ہوا

(۳) یہ کانفرنس دلت بھائیوں سے انورودھ کرتی ہے۔ کہ وُہ ہر پرتین سے دستکاری کو اپنائیں۔ اور ہندو دستکاروں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وُہ دلتوں کو دستکاری سکھلا کر پُنّیہ کے بھاگی بنیں۔

پرستاوک پنڈت اندرجیت جی تائید مہاشہ جگدیش لال

(۴) یہ کانفرنس گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ وُہ دلتوں کو پولیس اور فوج میں بھرتی کر کے مساوات کے اصول کو قائم رکھے۔ اور ان کی گری ہُوئی اوستھا کو سدھارے۔

پرستاوک مہاشہ لکھمیداس۔ تائید سردار بھگت سنگھ

(دیوان چند منتری آریہ سماج ننکانہ صاحب)

آریہ ویدک سبھا کوٹ چھٹہ کا چناؤ:-

مورخہ ۳ اساڑھ سمت ۹۳ مطابق ۱۶ جون سنہ ۳۶ء کو ہُوا۔ جس میں نمن لکھت مہانو بھاؤ عہدہ دار چنے گئے۔

پردھان شریمان پوجیہ مہاشے نہمت رائے جی۔ اُپ پردھان۔ شریمان مہاشے گوبند لال جی ودیہ کوی ید
منتری۔ دید برت

اُپ منتری۔ شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی خزانچی۔ شریمان مہاشے رام چند جی چندہ کلکٹر۔ شریمان مہاشے ٹھاکر داس جی

ان چھ مہانو بھاؤں کے علاوہ چھ ممبران انترنگ سبھا کے چُنے گئے۔ شریمان مہاشے سادھو رام جی۔ شریمان مہاشے دیو راج جی۔ شریمان مہاشے بسنت لال جی۔ شریمان مہاشے گنپت لال جی۔ شریمان مہاشے بھجن لال جی۔ شریمان مہاشے ہری دت جی۔ اس وقت سبھا کے ممبروں کی تعداد اکتیس ۳۱ ہے۔ جس میں سات ممبر نئے بنائے گئے ہیں۔ اس کے بعد کارروائی شانتی پوروک سماپت ہوئی۔ ابھی سے سبھا بڑے اُتساہ کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اور بشن دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ہفتہ واری ست سنگ بفیہ وار ہوا کرتا ہے۔ جس میں اوتار واد مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ انیادی وشیوں پر شنکا سمادھان ہُوا کرتا ہے۔ ان کے علاوہ آریہ نویوکوں نے ایک ٹیم فٹ بال کی تیار کی ہُوئی ہے۔ ان پندرہ بیس دنوں میں دو فٹ بال کے میچ جیت چکی ہے۔ اور ایک میچ برابر رہی ہے۔

(دید برت منتری آریہ ویدک سبھا ہذا)

آریہ کمار سبھا ڈنگہ ضلع گجرات کا چناؤ

پردھان - مہاشہ یادنت راج بھسین

منتری - مہاشہ پورنانند سیٹھی

اُپ منتری - مہاشہ کرشن لال سہگل

خزانچی - مہاشہ تلک راج انند

لائبریرین - مہاشہ درشن لال سہگل

انترنگ سبھا - مہاشہ بیربل کھوسلہ : مہاشہ خیراتی لال

دیو رنانند سیٹھی شوقی ڈنگہ نواسی!

جلال پور کیکناں میں چوڑاکرم سنسکار

مورخہ ۲۳ ہاڑ سمت ۹۳ صبح ۸ ½ بجے مہاشہ دیوان چند بھول منتری آریہ سماج کے لڑکے عزیز بلدیو کا چوڑاکرم (مونڈن) سنسکار اپنے گرہ پر ہُوا۔ سب ممبران آریہ سماج کے علاوہ سناتن دھرمی بھائی بھی اپستھت تھے۔ مہاشہ تیرتھ رام جی آنند سنوہر یگیی ہوئے۔ مبلغ چار روپے دان پراپت ہُوا۔ حاضرین کا موہن بھوگ سے ستکار ہُوا۔ اُسی دن شام کے تین بجے مہاشہ سوہن لال جی آنند اُپ منتری آریہ سماج کے عزیزان اوم پرکاش و وید پرکاش کے مونڈن سنسکار مندر آریہ سماج میں اُتساہ پوروک ہوئے۔ ہال استری پُرشوں سے بھرا ہُوا تھا۔ مہاشہ تیرتھ رام جی آنند کے یگیی ہوئے۔ مبلغ چار روپے دان پراپت ہُوا۔ حاضرین کا موہن بھوگ سے

...ماج سنگرور میں ویدک دھرم پرچار

...سنگرور ۱۲ جولائی - آریہ سماج کے سبھاسدو
...کرتے سے جاگرتی نظر آتی ہے - اور وہ ویدک
...پرچار کے لئے بہت کوشاں رہتے ہیں - ۱۲
...۳۶ء کی رات کو یہاں پر شری پنڈت
...ی شاستری اور مہاشہ بھگت رام جی
... پدھارے - انہوں نے یہاں پر روزانہ
...پرچار کیا - مہاشہ جی کے رو چک بھجنوں
...ییشن مہاشہ کے پہلے روز سے ہی پرچار
...یں دھوم مچ گئی - اور تمام مذاہب کے
...دیاں جوق در جوق آریہ سماج مندر میں
...سننے کے لئے آتے تھے - شوق کا یہ
...تھا - کہ باوجود رات کے ۱۱ بجے کے لوگ اُسی
...اُپدیش کو دھیان پوروک سنتے تھے -
...جی کے اُپدیشوں کا لوگوں پر بہت اثر

...داس گپتا منتری آریہ سماج سنگرور)

...ماج و آریہ یووک سماج بٹالہ کے ریزولیوشن

...یہ سماج و آریہ یووک سماج بٹالہ کا یہ اجلاس
...کے سرگرم کارکن مہاشہ کنور سکھ لال جی
...مسافر پر لکھنؤ میں کئے گئے چھڑے سے قاتلانہ

حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے - اور گورنمنٹ سے
پر ارتھنا کرتا ہے - کہ آریہ نیتاؤں پر آئے دن
کے حملوں کو روکنے کے لئے ملزموں کو عبرتناک
سزا دے -

(۲) آریہ سماج و آریہ یووک سماج بٹالہ کا یہ
اجلاس آریہ سماج قصور کے استری سماج کے
ست سنگ میں مسلمانوں کا ناجائز طور پر
ہلہ بولنا اور اس طرح . . . . کر
آریہ سماج کے مندر میں جاکر اور استریوں کی
موجودگی میں گستاخانہ فعل کرنے کو نفرت اور
حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اور
گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ ان ہلہ
بولنے والوں کے خلاف کاروائی کر کے قرار
واقعی سزا دے -

(۳) آریہ سماج و آریہ یووک بٹالہ کا یہ اجلاس
مہاراج گنج سرینگر میں مسلمانوں کے زبردستی
گھس آنے - مداخلت بیجا کرنے آریہ
بزرگوں اور دھرم پستکوں کی شان میں اشتعال
انگیز الفاظ استعمال کرنے کو نفرت اور حقارت
کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اور حکام بالا سے پرارتھنا
کرتا ہے - کہ اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات
کر کے ایسا ناجائز فعل کرنے والوں کو قرار
واقعی سزا دی جاوے -

(۴) آریہ یووک سماج بٹالہ کا یہ جلسہ مہاشہ شیجونت
جی خزانچی آریہ یووک سماج جو کہ لاہور چھاؤنی
میں شاستر ارتھ سننے گئے ہوئے تھے - جن کو
وہاں کے سناتن دھرمی لوگوں نے رات کے
وقت زد و کوب کیا - اور بازار میں گھسیٹے ہوئے
لے جانے کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے -
اور ہر جگہ کے سناتن دھرمیوں کو مشورہ
دیتا ہے - کہ آپس میں ایسے ناخوشگوار واقع
جن سے ہندو سنگٹھن کو ٹھیس لگتی ہے -
ظہور میں آنے نہ چاہئیں -

(منتری آریہ سماج و آریہ یووک سماج بٹالہ)

آریہ سماج ٹانک کی سرگرمیاں

جب سے آریہ سماج ٹانک کا شاندار مندر
بنا - تبھی سے روزانہ ست سنگ ہوا کرتا
ہے - سندھیا پرارتھنا کے علاوہ روزانہ وید
منتروں کی کتھا کی جاتی ہے - ہر روز چالیس کے
لگ بھگ ممبر ست سنگ میں شامل ہوا کرتے
ہیں - آریہ سماج مندر جو ہمیں کھلا رہتا ہے -
آریہ سماج کے وارشک اُتسو نے ممبران آریہ
سماج میں نئی زندگی پیدا کر دی ہے -
ماہ مئی ۳۶ء کے وارشک اُتسو میں

...ق - پر شیڈ ہوا تھا - کہ آریہ سماج مندر
میں ایک شاندار پریتی بھوجن کا بندوبست کیا
جاوے - چنانچہ ۲۸ جون ۳۶ء کو نئی یکیہ شالا
کا پرویش آرمبھ کیا گیا - جسے لالہ تلسی داس جی
کھتری سب پوسٹ ماسٹر ٹانک نے اپنے پتر
کی پیدائش میں بنوا دی ہے - اور ساتھ پریتی بھوجن
کا بندوبست بھی کیا گیا تھا - جس میں ڈیڑھ صد
کے قریب ممبران و مہاشیکان آریہ سماج اور
سا ٹھ کے قریب چھوٹے بچے شامل ہوئے -

آریہ سماج کے اعلیٰ اور پر رونق انتظام
کا ہر کہ و غیر سبھی مانتے تھے - انتظام کی کامیابی کا
سہرا سماج کے منتخب شدہ پردھانوں کے سر
پر تھا - جن کے وسیع اور شاندار اور انتظام
نے پریتی بھوجن کی رونق کو چار چاند لگا دئے -
یہ کارروائی ٹھیک گیارہ بجے سماپت ہوئی -

آریہ سماج مندر میں بغیر کسی امتیاز کے آریہ بھائیوں
کا پریم سے مل بیٹھنا اور بھوجن کرنا آریہ ماتا
میں پیدا شدہ زندگی کی علامات کو ظاہر
کرتا ہے -

(دانی ورد دت منتری آریہ سماج ٹانک)

نوٹس

جملہ صاحبان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی میں مندرجہ ذیل کنیائیں قابل شادی ہیں۔ جو صاحبان کے خواستگار ہوں۔ اپنی درخواست مقررہ فارم پر آنریری سیکرٹری صاحب کے پاس ۳۱ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ شادی فارم دفتر یتیم خانہ سے بمبلغ دو روپے منی آرڈر یا نقد بھیجنے پر مل سکتا ہے۔ وی پی بھیجنے کا دستور نہیں ہے۔ واضح رہے۔ کہ شادی گن کرم سوبھاؤ کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔

نوٹ:- (۱) شادی منظور ہونے کی حالت میں شادی سے پہلے کامیاب شدہ اُمیدوار کو مبلغ ۳۰۰ روپیہ یا کم و بیش جو مینجنگ کمیٹی فیصلہ کرے۔ آنریری سیکرٹری کے پاس امانتاً ۵ سال کے واسطے جمع کروانا ہوگا۔ جو کنیا کا استری دھن تصور ہوگا۔ (۲) برائے مزید تحقیقات یا دیگر خط و کتابت متعلقہ شادی جوابی کارڈ یا آنا چاہئے (۳) شادی سے پہلے ہر ایک کامیاب شدہ اُمیدوار کا ڈاکٹری معائنہ معرفت آنریری سیکرٹری صاحب فیروزپور میں کرایا جائے گا۔ (۴) شدہ اُمیدوار کو اطلاع دینے کی کمیٹی ذمہ وار نہیں ہے۔ (۵) جن اصحاب کی استری موجود ہو۔ یا جو اصحاب رنڈوے ہوں اور ان کی پہلی استری کے اولاد ہو وہ درخواست کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

نمبر شمار	نام لڑکی	عمر	قومیت	رنگ و خط و خال	علمی لیاقت و دیگر قابلیت و صحت	کیفیت
۱	بی بی جیون دیوی	۱۴ سال	آریہ	رنگ گندمی قد درمیانہ	انٹرنس پاس ہے۔ گھر کے کام کاج سینے پرونے اور خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے	
۲	پرکاشش وتی	۱۵½ سال	برہمن	رنگ گورا قد لمبا	انٹرنس پاس ہے۔ گھر کے کام کاج سینے پرونے اور خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے	
۳	بشن دیوی	۱۴ سال	آریہ	رنگ سانولا قد درمیانہ	ورنیکلر مڈل پاس ہے۔ ایس۔ وی ٹرینڈ۔ ہندی بھوشن کا امتحان دیا ہے۔ گھر کے کام کاج سینے پرونے اور خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے۔	بمشاہرہ ۵ ماہوار اد[illegible]
۴	پریم لتا	۱۶½ سال	برہمن	رنگ گورا قد لمبا چیچک زدہ	مڈل پاس ہندی بھوشن کا امتحان دیا ہے۔ گھر کے کام کاج سینے پرونے اور خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے	
۵	کل دیپکا	۱۴ سال	آریہ	رنگ گندمی قد درمیانہ	ایضاً	
۶	سنتوش کماری	۱۷ سال	[illegible]	رنگ گندمی قد درمیانہ	مڈل کا امتحان دیا ہے۔ گھر کے کام کاج اور سینے پرونے و خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے	
۷	بلونت کور (ودھوا)	۲۲ سال	کھتری سبھروال	رنگ گورا قد درمیانہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۸	کرشن کانتا	۱۶ سال	آریہ	رنگ گندمی قد درمیانہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۹	لیلا وتی	۱۶ سال	آریہ	〃 〃 〃	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۰	سُکھ ونتی	۱۷ سال	آریہ	رنگ سانولا قد درمیانہ	آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ گھر کے کام کاج اور سینے پرونے و خانہ داری میں بخوبی ماہر ہے	
۱۱	سُدرشن کماری	۱۶½ سال	آریہ	رنگ گندمی قد لمبا	چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ گھر کا کام کاج سینا پرونا اور کھانا پکانا جانتی ہے۔	
۱۲	پاربتی دیوی	۱۶ سال	آریہ	رنگ سانولا قد درمیانہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۳	ودیا وتی	۱۶ سال	آریہ	رنگ گندمی قد درمیانہ	چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے۔ گھر کا کام کاج سینا پرونا اور کھانا پکانا جانتی ہے۔	
۱۴	پرکاشش وتی	۱۶ سال	راجپوت	رنگ گورا قد لمبا	پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ گھر کا کام کاج سینا پرونا اور کھانا پکانا جانتی ہے	
۱۵	یشودان دیوی	۱۸ سال	آریہ	رنگ سانولا قد درمیانہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۶	گارگی دیوی	۱۶ سال	کھتری	رنگ گندمی قد درمیانہ	چوتھی جماعت میں پڑھتی ہے۔ گھر کا کام کاج سینا پرونا اور کھانا پکانا جانتی ہے۔	
۱۷	رام کلی	۱۵½ سال	کھتری	رنگ گورا۔ قد لمبا	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	
۱۸	سوشیلا دیوی	۱۷ سال	اروڑہ	رنگ سانولا قد درمیانہ	تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ کھانا پکانا سینا پرونا جانتی ہے۔	
۱۹	بیوتی	۲۰ سال	اروڑہ گلاٹی	نابینا ہے	ہارمونیم بجانا جانتی ہے۔ کروشیا کا کام کر سکتی ہے۔	

المشتہر:- آنریری سیکرٹری یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی (پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۰۹

تار کا پتہ :- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار
اخبار آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہر چند شرما

چندہ :-
سالانہ ...... ۳ روپے
ششماہی ...... [illegible]
غیر ممالک سے ...... [illegible]

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۱۱ | ۴- اسوج سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء دیانند ابد ۱۱۱ | نمبر ۱۰

انتباہ!

ہندوئے غافل! تجھی پر ہے زمانہ کا مدار — سارے عالم کی پریشانی، پریشانی تیری

تو نے ٹھنڈے دل سے سوچا ہے کبھی اس کا سبب — تیری بربادی کا باعث ہے یہ نادانی تیری

داغِ عصیاں سے ترا دامن ہُوا ہے داغ داغ — اس کو دھو سکتی نہیں خالی پشیمانی تیری

راہ گم کردہ بنے ہیں آج تیرے رہنما — میکدہ میں خاک قائم ہو مُسلمانی تیری

پھوٹ سے تیرا غلامانِ ازل میں ہے شمار — اب کہاں باقی رہی توقیرِ سُلطانی تیری

ہیں کہاں وُہ علم و فن، وُہ شوکتیں وُہ عظمتیں — ہے کہاں ہئیت، نجوم اور فلسفہ دانی تیری

دشت غفلت میں یونہی غافل! بھٹکنا چھوڑ دے
خار بن کر چشمِ عالم میں کھٹکنا چھوڑ دے

(منوہر لال تشنہ بی۔ اے۔ اعلیٰ پوری)

(زخمی)

ہنومان اپنی شکتی کو پہچان

(لیکھک شری مان پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار منصور!)

ہنومان کو ہنومان کیوں کہتے ہیں۔ یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ ہنومان شبد کا ارتھ ہے ٹھوڑی والا۔ ہنومان کو یہ پد کیوں ملا۔ اس کے سمبندھ میں پورانک گاتھا بڑی منورنجک ہے۔ وہ اگرچہ گاتھا ہے۔ اور بھاری گپ ہے۔ پھر بھی بڑی شکشا دایک ہے۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آنے والی ارد ھ شتابدی کے سمبندھ میں پنجاب کی آریہ جنتا کو سمبودھن کرتے ہوئے وہ گاتھا ایکدم سمرن ہو آئی ہے۔ اُسے میں آریہ ویر کے پاٹھکوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ ہنومان جب پیدا ہی ہوئے تو انہیں سورج بہت اچھا لگا۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ شاید کوئی کھانے والا میٹھا پھل ہے۔ انہوں نے جھٹ ماتا کی گود سے اُچھل کر اُسے مُنہ میں رکھ لیا۔ اب کیا تھا۔ سارے سنسار میں اندھکار ہی اندھکار ہو گیا۔ اور ہاہاکار مچ گیا۔ انت میں سنسار کے کلیان کے لئے اندر نے نئے پیدا ہوئے اس بالک پر بجر پرہار کر دیا۔ اس سے سورج اُس کے مُنہ سے نکل گیا۔ اور بالک دھرتی پر آ گرا۔ گرتے سمے بالک ٹھوڑی کے بل گرا۔ لیکن اتنے اونچے سے گر کر بھی اس کی ٹھوڑی کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اس لئے اُس کا نام ہوا ــــ ہنومان ارتھات ٹھوڑی والا۔

بالک گر تو پڑا۔ لیکن اُس کے گرنے سے اس کے پتا وایو دیوتا بگڑ گئے۔ اور انہوں نے چلنا بند کر دیا۔ اب تو سارے سنسار کی بڑی بُری دشا ہو گئی۔ چراچر وشو دم گھُٹ کر مرنے لگا۔ اس پر سب دیوتا برہما جی کو لیڈر بنا کر وایو دیوتا کو منانے گئے۔ وایو دیوتا نے کہا۔ کہ سب دیو میرے پُتر کو وردان دو۔ تب میں تمہیں کشما کروں گا۔ اس پر اندر بولے۔ میرا بجر بھی ہنومان تم پر پرہار نہ کر سکیگا۔ ورُن بولے میرا پاش تمہیں باندھ نہ سکیگا۔ یم بولے۔ میرے ڈنڈے سے تم اودھیہ رہو گے۔ اگنی نے کہا۔ میری جوالا تمہیں جلا نہ سکیگی۔ اسی پرکار باری باری سب دیوتا بولے۔ سبھی دیوتاؤں نے ہنومان کو اپنے شستر سے اودھیہ ہونے کا وردان دیا۔ ایک تو بالک پہلے ہی سورج کو نگلنے کی سامرتھ والا۔ اُس پر وردانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ اب تو اُس کی چنچلتا کا ٹھکانا نہ رہا۔ نئی طرح طرح کے اُپدروں سے رشیوں کو ستانے۔ کسی رشی کی پھلواڑی اُجاڑتا۔ کسی کے پھل توڑتا۔ اور کسی کی داڑھی پکڑ لیتا۔ آخر کو ایک دن ایک کرودھی سوبھاؤ والے رشی کی سمادھی اُس نے توڑ دی۔ رشی نے کرودھت ہو کر شاپ دیا۔ کہ جاؤ۔ تم اپنی سب سامرتھ بھول جاؤ گے۔ بس سارے کے سارے وردان دھرے رہ گئے۔ اب جو بھی اُسے اُپدرو کرتے دیکھتا۔ اُسے جھڑک دیتا۔ آخر وایو دیوتا نے ہاتھ جوڑ کر منتیں کر کے رشی کو منا لیا۔ کہ اس شاپ کا انت نیت کر دے۔ رشی نے پرسن ہو کر کہا۔ کہ اچھا سنکٹ کے سمے ضرورت پڑنے پر جب کوئی اسے یہ وردان سمرن کرائے گا۔ تو اس کی لپت ہوئی شکتیاں جاگرت ہو جاویں گی۔ آخر وہ وقت بھی اپستھت ہوا۔ جگت وندنیہ ماتا سیتا کی کھوج میں سب بانر سمندر کے کنارے اکٹھے ہوئے۔ ایک نے کہا۔ میں چوتھے بھاگ تک جا سکتا ہوں۔ دوسرے نے کہا۔ میں آدھے تک جا سکتا ہوں۔ بوڑھے جاموَنت نے کہا۔ کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ جوانی میں تو میں آ جا سکتا تھا۔ لیکن اب تو پار جا سکتا ہوں۔ لوٹ کر نہیں آ سکتا۔ اس پر سب نراش ہو کر کہنے لگے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ کیا ہم سب کو یونہی لوٹ جانا ہوگا۔ وہاں جا کر مہاراج سگریو کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ اور وہ ہمیں کیسے کیسے کٹھور دنڈ دیں گے۔ انت میں بہت سوچ وچار کر کے بوڑھے جاموَنت نے کہا۔ نراش ہونے کی کوئی بات نہیں۔ ہم میں ایک ویر موجود ہے۔ جو اس وپتی سے ہمارا اُدھار کر سکتا ہے۔ لیکن وہ اپنی شکتی کو بھولا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر بوڑھے جاموَنت نے ہنومان کو اپنی شکتیوں کا سمرن کرانا شروع کیا۔ جیوں جیوں ایک ایک دیوتا کا وردان سنایا جاتا۔ تیوں تیوں ہنومان یہ محسوس کرتے۔ گویا وہ ایک نیند سے جاگ رہے ہیں۔ آخر جب سب وردان سُنا دئے گئے۔ تو ہنومان نے اپنے آپ کو اپُورو سامرتھ سے سمپن پایا۔ جو کام کسی سے نہ ہو سکتا تھا۔ اُس کا بیڑا ہنومان نے اُٹھایا۔ اور اسے پورا بھی کر دیا۔ وہ سمندر میں کود پڑے۔ اور اسے پار کر کے ماتا سیتا کا سماچار مہاراج رام چندر جی کو سُنانے کا سوبھاگیہ انہیں پراپت ہوا۔

پنجابی ویدو! یہ کتھا تم پر پورن روپ سے لاگو ہوتی ہے۔ آج تک آریہ سماج کا نرمان کرنے میں رشی دیانند کی آ گیا ؤں کو عملی جامہ پہنانے میں تم سب سے آگے رہے ہو۔ تم نے وہ کر دکھایا جسے سارے بھارت میں کوئی پرانت نہیں کر سکا لیکن اب نہ جانے کس کے شاپ سے تم یکایک اپنی مہما کو بھول گئے ہو۔ اس لئے اسے پنجاب کے آریہ ویرو میں تم سے کہتا ہوں ہنومان اپنی شکتی اور مہما کو پہچانو۔

بھارت کے سبھی پرانتوں میں سوتنتر راشٹریہ شکشنالیہ کھُلے۔ اُن کے لئے بڑے سے بڑے بلیدان بھی ہوئے۔ لیکن ان میں پرشکشا سپھل نہ ہو سکی۔ لیکن پچھلے ۳۰ سال تک شاندار کامیابی کے ساتھ راشٹریہ شکشا کا جھنڈا کسی نے لہرایا ہے۔ تو گورکلوں کے روپ میں آریہ ویروں نے اور ان میں بھی پنجابی ویروں نے لیکن آج انت کھید ہے۔ کہ اپنے اس گورو دلانے والے کاریہ کی مہما کو پنجابی ویروں نے نہیں پہچانا۔ گورکل کی سپھلتا پر پنجابی ویروں کو سچ مچ ابھیمان ہونا چاہئے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو بالکل بھول گئے ہیں۔

اسے بھول جانے کا کیا کارن ہے؟

کیا آریہ سماج اونتی (ڈگریڈیشن) کی طرف جا رہا ہے۔ میں چاروں طرف یہی سُنتا ہوں لیکن میں پھر بھی لوک پرواہ سے سہمت ہونے کا کوئی کارن نہیں پاتا۔

کیا آریہ سماج میں برہمچریہ ہراس پر ہے؟ کداپی نہیں۔ میری تھوڑی سی آیو ہے لیکن میں نے اپنے ہی ہوش میں ایسے ویدک وواہ دیکھے ہیں۔ جن میں ور کی عمر ۴۰ سال اور ودھو کی ۳۰ ورش تھی۔ اُن میں اور بھی کوئی آریتو کا چنھہ نہیں تھا۔ لیکن صرف گنیش پوجا نہ ہونے سے وہ آدرش ویدک وواہ کہہ کر مشہور کئے گئے۔ ادھر آج یہ حالت ہے۔ کہ اگر کسی وواہ میں ور کی آیو ۲۵ ورش سے ایک دن بھی کم ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنے اُپدیشکوں کو وواہ کرانے کے نمت بھیجنے سے انکار کر دیتی ہے۔ گورکلوں کی کرپا سے آج ہزاروں نوجوان ویدک برہمچریہ

کی مہما جان گئے ہیں۔ اور یتھا شکتی اُس کا پالن کر رہے ہیں۔ اور اُن میں سے بہتوں نے تو اس یُدھ میں قابل فخر وجے پراپت کی ہے۔

کیا آج آریہ سماج میں سنسکرت ودیا کا پانڈتیہ ہراس پر ہے؟ جب تک آریہ سماج میں پوجیہ پنڈت مکتی رام جی، آدرنیہ پنڈت وشوناتھ جی ودیا النکار، پنڈت ایشور چندر جی کے سمان پنڈت اپستھت ہیں۔ اور جب تک آریہ سماج میں سنسکرت ودیا کو پڑھنے والے ودیارتھیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ تب تک میں پانڈتیہ کے ہراس کو کس طرح سمجھ لوں۔

کیا آریہ سماج میں ویدک پانڈتیہ کا ہراس ہے؟ کیسے مان لوں۔ جس آریہ سماج میں ویدک ورنے کے لیکھک پنڈت دیو شرما ودیا لنکار ہیں جس آریہ سماج کو پنڈت جے دیو شرما سے بھاشیہ کار پراپت ہیں جس کی گود کو ویدوں کے راج نیک سدھانت کے لیکھک پنڈت پریہ ورت جی سشوبھت کر رہے ہیں جس کے سوادھیائے یگیہ میں پنڈت سات ولیکر جی کے سمان ودوان نے ایسا رشٹینہ بھاگ لیا ہے۔ دہائیاں اب کئی انشوں میں اُن کا آریہ سماج سے سمبندھ ہی کم نہ ہو گیا ہو۔ لیکن اُن کا نام نہ لینا کرتگھنتا ہوگی۔ جس سے آج ہزاروں گھروں میں وید کا پاٹھ ہوتا ہے۔ اور جس کی خواہش دنوں دن بڑھ رہی ہے۔ اُس آریہ سماج میں ویدک سوادھیائے کا ہراس ہے؟ میں کیسے مانوں۔

کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں پاکھنڈی بہت گھُس گئے ہیں۔ یہ پرایدھ پاکھنڈیوں کا ہے نہ کہ آریہ سماج کا؟ آریہ سماج کی تو اس میں پرشنسا ہی ہے۔ سنسار میں وہی وستو جعلی بنائی جاتی ہے۔ جس کی قیمت زیادہ ہو۔ جعلی نوٹ بنائے جاتے ہیں۔ نقلی سونا بنایا جاتا ہے۔ نقلی ہیرے جواہرات بنائے ہیں۔ جھوٹے موتی بنائے جاتے ہیں لیکن کسی نے کبھی نقلی مٹی و نقلی کوڑا کرکٹ بنایا ہے یہ نہیں سُنا ہے۔ اس لئے اگر آج نقلی آریہ سماجی بن رہے ہیں۔ تو وہ بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ سارا جگ بازار میں سب سے قیمتی چیز آریہ سماجی بن ہے۔ اس لئے تو اُس کی نقل بنائی جاتی ہے۔

لیکن آریہ سماج کا اتنا اپرادھ ہے کہ آج اس نے وہ وچے یاترا بند کر دی ہے جس کے کارن کھوئے کا اعلیٰ

(بقیہ مضمون دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء

اردھ شتابدی اور نوجوان

یہ امر موجب مسرت ہے - کہ پنجاب کے آریہ نرناری بال بردھ سب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے اُتساہ پورو ک کام کر رہے ہیں - جس سے پوری آشا ہوتی ہے - کہ اردھ شتابدی مہوتسو کو اپورو سپھلتا پراپت ہو گی - لیکن جیسا کہ میں نے آج سے کچھ ہفتے پہلے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا تھا - یہ سپھلتا ہی نہیں ہونی چاہیئے - کہ صرف ڈھائی لاکھ روپیہ ہی جمع ہو جاویں - اور لاہور میں کچھ دن سماروہ ہو جائے - بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی حقیقی مضمون میں پنجاب کی آریہ سماجوں اور آریوں کی کایا پلٹ دینے والی سدھ ہونی چاہیئے - اور ان میں جاگرتی اور جیون کا سنچار ہو جانا چاہیئے - اپنے اس پہلے آرٹیکل میں میں نے ساپتاہک ست سنگوں اور دینک ست سنگوں پر زور دیا تھا - اور لکھا تھا - کہ کوئی آریہ سماج ایسا نہ ہونا چاہیئے - جس میں ساپتاہک ست سنگ ہی نہیں بلکہ روزانہ ست سنگ نہ ہوتا ہو -

آج ان دونوں امور کی طرف پھر آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی توجہ دلانے کے بعد میں آریہ نوجوانوں سے کچھ نویدن کرنا چاہتا ہوں - نوجوان ہی دھرم دیش اور جاتی کی اُمیدوں کا مرکز ہوتے ہیں - آریہ سماج کی آشاؤں کا کیندر بھی اُس کے نوجوان ہی ہیں - نوجوان بھائی ہی سیوا کر سکتے ہیں - اور دشمن کے مقابلہ میں رکھشا کا کام بھی کر سکتے ہیں - آریہ سماج کی بدقسمتی ہے - کہ اس کے لیڈروں نے کچھ عرصے سے نوجوانوں کو نظر انداز کرنے کا مرض لاحق ہو گیا ہے - وُہ نوجوانوں سے گھبراتے ہیں - اور کسی حد تک عہدوں اور رہنتیوں کے موہ کے کارن بھی نوجوانوں کو آریہ سماج سے دور رکھنا چاہتے ہیں - جس کا پریام ہے - کہ نوجوان دوسری لہروں میں بہہ گئے - اور آریہ سماج اُس شکتی سے جو نوجوانوں کی اپنائی ہوئی سوسائٹیوں میں ہوتی ہے - ونچت اور محروم ہو گئی - اگر آریہ سماجوں کے نیتا اور ادھکاری نوجوانوں پر قابو رکھتے - انہیں آریہ سماج سے دُور نہ جانے دیتے - اور آریہ سماج اور رشی دیانند کے رنگ میں اُنہیں رنگتے - تو آج آریہ سماج میں ہزاروں نہیں لاکھوں میں رشی دیانند کی سینا کے سینک بنے ہوئے مر مٹنے کو تیار ہوتے - اور کسی کو آریہ سماج کے مندر گرانے نگر کیرتن بند کرنے یا اس کے پرچار وغیرہ پر پابندیاں لگانے کا حوصلہ نہ ہوتا -

مگر افسوس تو یہ ہے - کہ آریہ سماج میں کئی ایسے لوگ بھی لیڈر بن گئے - جو خود قربانی کر نہ سکتے تھے - جنہوں نے آریہ سماج کو اپنی سوارتھ سدھی کا سادھن بنایا - جو اپنے جیون - تیاگ اور قربانی سے آریہ نوجوانوں کے سامنے کوئی آدرش نہ رکھ سکے - جنہوں نے قتلوں سے ڈر کر - تحریر کا کام بند کر دیا - شدھی بند کر دی - جن کا جیل جانے سے دم نکلتا تھا - اور یہی نہیں بلکہ جنہوں نے آریہ سماج کا سارا Martial پروگرام ہی بند کر دیا - اور دھارمک اور آتمک (منڈن آتمک) پہلو میں جو کورے لفظی ہی تھے اور نوجوانوں کے دلوں میں اشردھا ہی پیدا کرتے تھے - اس لئے نوجوان آریہ سماج سے دُور چلے گئے - اور جو آریہ سماج اور رشی کے رنگ میں رنگے ہوئے کچھ نوجوان آریہ سماج میں رہے بھی - وُہ ہمیشہ شاکی ہی رہے - اُنہیں کام کرنے کا موقع نہ دیا گیا - اور نہ اُن سے کام لیا گیا - ایسی حالت اس وقت بھی آریہ سماج کی ہے - میں یہ تفصیل سے یہاں لکھنا نہیں چاہتا - اپنے ...

یہ ہے - کہ اس اردھ شتابدی کے موقعہ پر نوجوانوں کو آریہ سماج کی سیوا اور رکھشا کیلئے سنگھٹت کیا جاوے - اور وُہ کسی علیحدہ سنگٹھن کے دوارا نہیں بلکہ آریہ سماجوں کے ممبر بنانے دوارا ہی ہو سکتا ہے - پنجاب میں آریہ یووک سنگٹھن کی تحریک ہم نے چلا کر دیکھ لی تھی - لیکن اس میں سپھلتا نہ ہوئی - آریہ یووک سبھاؤں آریہ یووک سماجوں اور آریہ سماجوں کی ٹکر (clash) ہونے لگا - اور وُہ تحریک رہ گئی - جس کی وجہ یہ تھی - کہ ان سبھاؤں میں تیس تیس چالیس چالیس سال کے سبھاسد ہوتے تھے - حالانکہ اٹھارہ سال سے اوپر کی عمر کے یووک کو آریہ سماج کا سبھاسد بننا چاہیئے - اس لئے سب سے پہلی ضروری بات جو پنجاب کی ہر ایک آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو کرنی چاہیئے - وُہ یہ ہے - کہ وُہ ۱۸ سال سے بڑی عمر کے ہر ایک آریہ نوجوان کو آریہ سماج کا سبھاسد بنا لینا چاہیئے - اس طرح سب آریہ نوجوان آریہ سماج سنگٹھن میں آ جائینگے - اور اُسے شکتی شالی بنانے کا کارن بنیں گے -

اس کے بعد دوسری بات ہے ان نوجوانوں سے کام لینے کی - سو پنجاب کی ہر ایک آریہ سماج کو اپنے آدھین آریہ نوجوانوں کے آریہ ویر دل بھرتی کر دینے چاہئیں - ہر شہر اور قصبہ میں اگر آریہ سماجوں کے ادھیکاری توجہ دیں - تو ایسے آریہ ویر دل آسانی سے بن سکتے ہیں - ان آریہ ویر دلوں کا مرکز لاہور میں ہو گا - کوشش کی جا رہی ہے - کہ لاہور میں بھی ایک زبردست آریہ ویر دل قائم کیا جاوے - جس میں کم از کم پانسو ویر ہوں - یہ اردھ شتابدی کا سنہری موقع ہمیں ملا ہے - اور یہ بھی خوش قسمتی ہے - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی باگ ڈور پوجیہ آچاریہ رام دیو جی جیسے ۲۴ گھنٹے آریہ سماج کی سیوا میں لگے ہوئے سچے نیتا کے ہاتھ میں ہے - جو آریہ سماج میں جیون سنچار کرنا چاہتے ہیں - اور اردھ شتابدی کو اس کا سادھن بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں - ایسے سچے نیتا کی رہنمائی میں آریہ سماجوں کو ضرور نوجوانوں کو آریہ سماج سنگٹھت کرنے ہر شہر اور قصبہ میں آریہ ویر دل ستھاپت کر کے نئے جیون کے سنچار کرنے کا سادھن بننا چاہیئے -

کتنا جیون آریہ سماج میں آ سکتا ہے - اگر پنجاب کی ایک ہزار آریہ سماجوں میں سے ۵۰۰ اپنے اپنے ہاں آریہ ویر دل ستھاپت کر دیں - اور اُن دلوں میں سے ۱۵-۲۰ ہزار آریہ ویر یا سیوک اردھ شتابدی کے موقع پر لاہور اپستھت ہوں - یاد رکھو - پرچار محض اپدیشکوں اور اُپدیشوں سے ہی نہیں ہوتا - برہمنوں کے ساتھ کشتریوں کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے - جو پرچار کے راستہ میں آئی ہوئی رکاوٹوں کو دُور کریں - وشوامتر کو یگیہ کی رکھشا کے لئے دھنش دھاری رام اور لکشمن کی ضرورت پڑی تھی - اسی طرح آریہ سماج نے بھی اگر زندہ رہنا ہے - تو اسے اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کر کے اپنے نوجوانوں کو سنگھٹت کرنا ہو گا - جو وقت پڑنے پر ہزاروں کی تعداد میں اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے نوچھاور ہونے کے لئے تیار رہوں - تبھی ہی آریہ سماج زندہ سوسائٹیوں کے مقابلہ میں ٹھہر سکتا ہے - ورنہ وُہ سوسائٹی جس کے دھارمک ادھیکار رہی سو رکھشت نہ ہوں - جس کے مندر گرائے جاتے ہوں - ہون کنڈ توڑے جاتے ہوں - نگر کیرتن بند ہوتے ہوں - پرچاروں پر پابندیاں عائد ہوتی ہوں - اور وُہ کاغذی ریزولیوشن پاس کرنا اور ہیجڑوں کی طرح شانتی شانتی کا جاپ کرنا اپنا دھرم سمجھتی ہو - اُس کا دھرم کتنا ہی اچھا ہو - سدھانت کتنے ہی عالمگیر ہوں - زندہ نہیں رہ سکتی - اور نہ ہی لوگوں کو اپنی طرف آکرشت کر سکتی ہے -

پس اردھ شتابدی پر آریہ سماج کو شکتی شالی بنانے کے لئے آریہ نوجوانوں کو سنگھٹت کرنے اور آریہ ویر دلوں کی ستھاپنا کا کام اوشیہ ہونا چاہیئے - مجھے پوری آشا ہے - کہ پنجاب کی سب آریہ سماجیں اس طرف فوری توجہ دیں گی - اور اگلے ہفتے سے یہ ہرش سماچار سُننے میں آنے لگیں گے - کہ آریہ نوجوان دھڑا دھڑ آریہ سماجوں کے ممبر بن رہے ہیں - اور آریہ ویر دل ستھاپت ہو رہے ہیں -

آریہ نوجوانوں سے تو زیادہ نویدن کی ضرورت ہی نہیں - ان کے دل تو پہلے ہی تڑپ رہے ہیں - وُہ آریہ سماجوں کی آواز پر لبیک کہنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائیں گے - لیکن پھر بھی ان سے یہ نویدن کر دینا چاہتا ہوں - کہ آریہ نوجوانو اردھ شتابدی کے اپلکھش میں آپ سب آریہ سماج کے سبھاسد بن جاویں - اور آریہ ویر دل بنا کر آریہ سماج کی سیوا اور اُس کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کا کام ہاتھ میں لیں - آریہ نوجوانوں کی موجودگی میں یہ شوبھا نہیں دیتا - کہ آریہ سماج کے ادھیکاروں ...

جائیں۔ انہیں کچلا جائے۔ اور وہ تک ٹک دیدم دم نہ کشیدم بنے رہیں۔ نکلو میدان میں۔ رشی دیانند کی سینا کے سچے سینک بننے کی پرتگیا دھارن کرو۔ اور آریہ سماج کی سیوا اور اس کے کام کو آگے لے جانے میں کٹی بدھ ہو جاؤ۔ اردھ شتابدی پنجاب کے آریوں کی زندگی اور موت کا امتحان ہے۔ ہر ایک آریہ نوجوان کو اپنی پوری طاقت لگا کر یہ ثابت کر کے دکھا دینا چاہئے۔ کہ پنجاب میں آریہ سماج جیتی اور جاگتی شکتی ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک آریہ نوجوان جہاں آریہ سماج کا ممبر بن اس کا کام پوری سرگرمی اور لگن سے شروع کر دے۔ وہاں آریہ ویر دلوں کو قائم کر کے آریہ سماج کی سیوا اور اس کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے نیوچھاور ہونے والی آریہ ویروں کی سینا تیار کر دیں۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ آریہ نوجوان اس موقعہ پر ایسا کر تو یہ پالن کریں گے۔ اس وشواس کے ساتھ ہی میں یہ لیکھ ختم کرتا ہوں۔ اگلے ہفتہ آریہ کمار سبھاؤں کے متعلق لکھا جائے گا۔

(مہر چند شرما)

اب تک ۴۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

اردھ شتابدی کے متعلق دھن سنگرہ کا کام بڑے زور شور سے ہو رہا ہے اب تک ۴۰ ہزار روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔ آریہ سماجوں میں پھیلے ہوئے اور کاریہ کرتاؤں شاپدیشکوں کے اُتساہ سے ہم یہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سبھا کی طرف سے کی گئی ڈھائی لاکھ کی اپیل پوری ہو جائے گی۔ آریہ پرشوں کو اپنے پرشارتھ کو جاری رکھنا چاہئے۔

(اردھ شتابدی پرکاش وبھاگ گورودت بھون لاہور)

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر دیپ مالا کی تقریب میں ۲۲۔ اکتوبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ یہ نمبر آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں نیتاؤں ودوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ لیکھوں اور چیدہ آریہ شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت ہی شاندار مرقع اور رشی اُتسو کے اپلکش میں بانٹنے کے لئے بہترین پرشاد ہوگا۔ سہ رنگی اور بلاک کی تصاویر بھی دی جاویں گی۔ قیمت فی پرچہ ۳ر۔ ایک پرچہ کے لئے ۳ر کے ٹکٹ۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجدیں۔ جتنے پرچے منگوانے ہیں۔ قیمت تین آنہ فی پرچہ کے حساب آرڈر کے ساتھ بھیجا جائے۔ تاکہ دیوالی سے پہلے نمبر مل سکیں۔

اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ ہے۔ نمبر بڑی بھاری تعداد میں چھپیگا۔ رعایتی ریٹ حسب ذیل ہیں:۔

صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ	½ کالم	¼ کالم
۲۰/-/-	۱۱/-/-	۶/-/-	۳/۸/-	۲/-/-

(مینیجر آریہ ویر لاہور)

پورانکوں کے ٹریکٹ کا جواب

سناتن دھرم ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب امرتسر کی طرف سے ایک ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کے عنوان سے از پنڈت کالو رام جی شاستری شائع ہوا تھا۔ اس ٹریکٹ کے جواب دینے کے لئے کئی آریہ سماجیں لکھ رہی تھیں۔ ان کو و دیگر آریہ سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ ٹریکٹ ہذا کا جواب شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک نے لکھ دیا ہے۔ اور چھپوایا جا رہا ہے۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ ہوگی۔ سینکڑہ تین روپیہ۔ آریہ سماجیں و آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ ٹریکٹوں کا آرڈر بھیجیں۔ ٹریکٹ خاص نہ بھیت اور پورانکوں کے منہ پر تالا لگانے والا ہے۔ پورانک بھائیوں میں اس کا خوب پرچار کیا جانا چاہئے۔

(مینیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور)

پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف اندولن کی مذمت

حیدرآباد شاستر ارتھ کی کاروائی سدھانت انکول ہے

مزید آریہ سماجوں کے ریزولیوشن

آریہ سماج پٹھان کوٹ

آریہ سماج پٹھان کوٹ کی جنرل میٹنگ ۹/۹/۳۵ کو ساپتاہک ست سنگ کے بعد کی گئی اس میں اتفاق رائے سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

آریہ سماج پٹھان کوٹ کا یہ جنرل اجلاس مہاشہ کرشن مالک اخبار پرکاش سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور و مہاشہ سنت لال جی ایڈیٹر ... کی کارروائی کو جو کہ انہوں نے پنڈت بدھ جی ودیا النکار کے خلاف غلط طور پر ذاتی رنجش کی وجہ سے شروع کی ہوئی ہے۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اخبار پرکاش ... کے بائیکاٹ کرنے کے لئے آریہ جنتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے شاستر ارتھ حیدرآباد کے دوران میں پورانک پنڈت کے اعتراض پر جو کام کیا۔ وہ سدھانت انکول کیا ہے اس میں رشی دیانند کا اپمان نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے سدھانت کی پُشٹی ہوئی ہے۔

(بدری ناتھ شرما منتری آریہ سماج پٹھان کوٹ)

آریہ سماج گھڈیالہ ضلع گورداسپور

آریہ سماج گھڈیالہ ضلع گورداسپور کے ساپتاہک ست سنگ مورخہ ۱۵/۹/۳۵ میں ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:۔

آریہ سماج گھڈیالہ ضلع گورداسپور شریمان پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف جو اندولن پرکاش اور ریفارمر میں ہو رہا ہے۔ اُس کو سدھانت درشٹی سے آریہ سماج کے لئے ہانی کارک تصور کرتا اور گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہوا اس سوارتھی پارٹی کی بڑی زور سے مذمت کرتا ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو سدھانت انکول دلیری پر شاباش دیتا ہے۔

(رتن چند منتری آریہ سماج گھڈیالہ)

آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ

شری پنڈت بدھ دیو جی نے اصولاً حیدرآباد میں سوامی جی کے مت کی پُشٹی کی ہے۔ پرکاش کا پراپیگنڈا فضول اور ذاتیات پر مبنی ہے۔

(دھوکھانند آریہ سیوک علی پور)

آریہ یوک سماج چونیاں

آریہ یوک سماج چونیاں حیدرآباد دکن کی گھٹنا کے متعلق پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف اندولن کو بیہودہ اور آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اور مہاشہ کرشن جی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ یہ مہان آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اس اندولن کو بند کر دیں اور اردھ شتابدی کے کاریہ میں لگ جاویں۔ (منتری آریہ یوک سماج چونیاں)

اگلا پرچہ خاص شاندار ہوگا

آریہ ویر کا اگلا پرچہ خاص طور پر شاندار اور قابل دید ہوگا۔ اس پرچہ سے حسب معمول کھنڈن اور منڈن کے لیکھوں کا سلسلہ بھی شروع ہو جائے گا۔ اور اردھ شتابدی کو سپھل بنانے اور آریہ سماج میں نئے جیون کے سنچار کرنے کی بھی خاص لیکھ مالا شروع ہوگی۔ آریہ بھائی اس پرچہ کو ضرور پڑھیں۔ اور جو بھائی خریدار نہیں۔ اس پرچہ سے مستقل گراہک بن جاویں۔

اردھ شتابدی اور وشوانر یگیہ

(لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سنسکرتی میں یگیہ کا بڑا مہتو ہے - ویکتی گت اور سمشٹی گت اُنتی کے سمبندھ میں کوئی بھی مہتو پورن کاریہ آریہ لوگ نہیں کرتے تھے - جس کو وُہ یگیہ کے نام سے نہ پکارتے ہوں - اگر ودیارتھی سکول میں جاتا تھا - تو یگیہ ہوتا تھا - یدی پندرھویں دن گھر کی صفائی کی جاتی تھی - اور اناج کو دھوپ میں رکھا جاتا تھا - تو شریشٹھ برہمن اس کو بھی یگیہ کے نام سے پکارتا ہے - اگر بالک کے کان چھیدے جاتے تھے - تو بھی یگیہ کیا جاتا تھا - اور اگر اس کو پہلی بار بھرتن ادھ تھ لے جایا جاتا تھا - اگر ان پراشن کرایا جاتا تھا - تو بھی یگیہ کیا جاتا تھا - یدی راجہ راج گدی پر بیٹھتا تھا - تو اس کا نام بھی راجسو یگیہ سے ہوتا تھا - راج سبھا کا اُدگھاٹن بھی یگیہ سے ہوتا تھا - ہر رتو میں پرجا کے سواستھ کی رکھشا کے لئے یگیہ ہوتے تھے - افسوس کہ آریہ سماج نے یگیہ کی مہتا کو آریہ سنسکرتی کا اتنا بڑا انگ نہیں سمجھا - جتنا کہ یہ ہے - وید پرچار گورو کل بھی یگیہ ہیں کیونکہ ان سب کا ادیش دیو پوجا سنگتی کرن اور دان ہے -

اردھ شتابدی سماروہ کا کاریہ جب میرے سپرد ہوا - تو میں نے سوچا - کہ اس مہان یگیہ کے لئے سرو سادھارن سے دان بھی یگیہ کی دکھشنا کے روپ میں لینا چاہئے - آریہ پرتی ندھی سبھا سموہ روپ میں برہمن اور کشتری بھی ہے - برہمن کا کام دان دینا اور دکھشنا کو سویکار کرنا ہے - اس لئے وشوانر یگیہ کا ندمان کیا گیا - جس کے دوارا پرتیک گرہ میں وید اُپدیش کا دان سبھا کی اور سے دیا جاتا ہے - اس کے بدلے میں دکھشنا سویکار کی جاتی ہے - آریہ سماج میں جیسا کہ میں کئی بار لکھ چکا ہوں - شردھا کی لہر اور ترک کی لہر ساتھ ساتھ چلتی ہے - اور بجائے اس کے کہ یہ ایک دوسرے کے سہائک ہوں کئی اوستھاؤں میں ایک دوسری کی گھاتک بھی ہو جاتی ہیں - اس وشوانر یگیہ کے ندمان میں میں نے چوٹی کے آریہ ودوانوں سے سہائتا لی اور اُن سے آشیرباد مانگی - مجھے یہ جان کر پرسنتا ہوتی ہے - کہ آریہ جنتا نے اس یگیہ کو خوب اپنایا ہے - کالج پارٹی کی کئی آریہ سماجوں نے بھی یہ یگیہ کروائے - آریہ گزٹ کو یہ نوٹ لکھنا پڑا - کہ دکھشنا آریہ پرادیشک سبھا کے دفتر میں بھیجی جائے - نوٹ کا یہ حصہ بلا سوچے سمجھے لکھا گیا - کیونکہ سنکلپ کے منتر میں یہ سپشٹ کر دیا گیا ہے - کہ یہ یگیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے اپلکشی میں ہے - اور بہت بھی اس سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دیا جاتا ہے - اس اوستھا میں دکھشنا تو کہیں اور جا نہیں سکتی - اور نہ جائے گی - خیر یہ ہوا جملہ معترضہ - میں نے تو اس بات پر پرسنتا پرگٹ کی ہے - کہ یہ یگیہ مقبول عام ہو رہا ہے - میرے ایک عزیز متر نے جو ایک بڑی سماج کے پردھان بھی ہیں - مجھے اس بات کی ندھائی دی ہے - کہ میں آریہ سماج کو مذہبی رنگ میں رنگ رہا ہوں - میں اُن کو شبھ کامنا کے لئے اُن کا مشکور ہوں - لیکن میں ابھی تک پوری طرح سنتشٹ نہیں - یہ یگیہ زیادہ تیزی سے ہونے چاہئیں - ہر جگہ ہر بڑے نگر میں کم از کم چار پانچ یگیہ روزانہ ہونے چاہئیں - نہیں تو دو یگیہ تو ہر ستھان پر ہونے چاہئیں - اردھ شتابدی کا مہتسو نزدیک آ رہا ہے - میرا سواستھ حسب معمول میرے ساتھ لڑائی کر رہا ہے - شملہ میں تو میرا .... Blood Pressure اتنا بڑھ گیا - کہ ڈاکٹروں نے جواب ہی دے دیا - مگر میں بھی حسب معمول جینے پر تلا ہوا ہوں - لیکن جب کہ میں نے اپنا جیون ہی آریہ جنتا کے چرنوں میں ارپن کر دیا ہے - تو میرا سواستھ بھی جنتا کی سمپتی ہے - اس پر غیر ضروری بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے - اس لئے میری پرارتھنا ہے - کہ جو آریہ بھائی اردھ شتابدی کے لئے بہت زیادہ دھن نہیں دے سکتے - وُہ یگیہ کے موقع پر ہی سب دکھشنا دے دیں - تاکہ پھر اُن کا دروازہ نہ کھٹکھٹانا پڑے - اور سمیہ بچ جائے - البتہ جن کو پرماتما نے زیادہ دینے کی سامرتھ دی ہے - وُہ یگیہ کی نیت دکھشنا ہی دیں - تاکہ اُن سے ادھک سے ادھک پریہ کروایا جا سکے - میں اُن کے گھر میں آ کر اپنا سارا زور لگانا چاہتا ہوں -

آریہ سماج نے اس سمے اپنی شکتی کی پردرشنی کرنی ہے - اس لئے چار آنہ سال دینے والے سہائکوں کی سنکھیا خوب بڑھانی چاہئے - اگر ساری آریہ سماجیں زور لگائیں - تو ایک لاکھ سہائک بنانا کوئی مشکل امر نہیں - اس طریقہ سے ۲۵ ہزار روپیہ اردھ شتابدی کے لئے ضرور اکٹھا ہو جائے گا - ایک روپیہ - پانچ روپیہ - دس روپیہ اور سو روپیہ کے نوٹ بھی سبھا نے چھپوائے ہیں - آریہ سماجوں کو وُہ نوٹ بکیں منگوا کر اردھ شتابدی کے اُپہار روپ میں دھن راشی پراپت کر کے دانیوں کی بھینٹ کرنے چاہئیں - میں آگے بھی لکھ چکا ہوں - کہ جب بھدر پُرش جس دیوی یا جس بالک کے نام سے دکھشنا آئے گی - اُن سب کو سبھا کی اور سے ایک ستھر سمرتی چنہہ بھی دیا جائیگا - ان سمرتی چنہوں کے ڈیزائنوں پر وچار ہو رہا ہے -

ایک بات اور بھی نہیں بھولنی چاہئے - وشوانر یگیہ روپیہ بٹورنے کا سادھن نہیں ہے - یہ تو آتم شدھی کا ایک ذریعہ ہے - جو دکھشنا دی جاتی ہے - وُہ بھی شردھا سے آتم شدھی کے لئے دی جاتی ہے - اس سے اس پوتر اور سرب پرتیک نرناری پُتر پُتری کو کسی نہ کسی ویسن یا بُرائی یا ترٹی کو تیاگنے اتھوا کسی وشیش گن کو دھارن کرنے کا سنکلپ اوشیہ دھارن کرنا چاہئے - اس کے بنا یگیہ کا اُدیش ہی نشٹ ہو جاتا ہے - یدی کسی ویکتی میں حقہ پینے آدی کا دوش ہو - جس کا پبلک کو گیان ہو - تو اس کو تیاگنے کی گھوشنا پبلک میں اس سمیہ کرنی چاہئے - اور یدی کسی گپت واسنا یا دوش کو چھوڑنے کا پرن ہو - جس کا پبلک کو گیان نہ ہو - تو وُہ سنکلپ بھی مون روپ میں ہی دھارن کرنے چاہئیں -

وشوانر یگیہ کے جو وشیش منتر ہیں - اُن کا انواد ہندی کویتا میں ہو گیا ہے - پندرہ بیس سُندر بھجن بن گئے ہیں - وُہ چھپ رہے ہیں - قیمت معمولی ہوگی - غالباً ایک آنہ - آریہ سماجیں ابھی سے آرڈر بھیج دیں - تاکہ سب نرناری وید منتروں کے سار روپی بھجنوں کو اردھ شتابدی تک یاد کر لیں - ویدی میں وہی بھجن گائے جائیں گے - اور پنڈال میں سملت پرارتھنا کے سمے وُہ بھی سب نرناری مل کر گائیں گے - آرڈر فوراً آنے چاہئیں - تاکہ اندازہ لگایا جا سکے - کہ کتنے چھپوائے جائیں - میں کوشش کر رہا ہوں - کہ وُہ گیت پنجابی زبان میں بھی بن جائیں - ہندی گیت بڑے سندر طرز بڑی موہنی اور بھاشا بڑی سرل ہے - کیا ہی اچھا ہو - کہ روزانہ پریوارک ست سنگ میں گھر کے سب آدمی پراتہ کال ان گیتوں کو گایا کریں -

اب اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے میں لگ جاؤ

لیکھک شریمان پنڈت بھگت رام جی رشی جالندھر شہر

پیارے آریہ بھائیو! میں نے گت سپتاہ پر ارتھنا کی تھی کہ کس طرح ہم الجھن سے نکل کر اپنے مقصد کی تکمیل میں لگ سکتے ہیں۔ میرا ارادہ اس خیال کو کھول کر لکھنے کا تھا۔ لیکن مجھے مجبوراً دہلی آنا پڑا ہے۔ اور آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ میرا ڈاکٹر مجھ سے آگے ہی ناراض ہے۔ کہ میں نے ان کے حکم کی عدولی کر کے لکھنا ہی پڑا۔

ہاں! مجھے اس وقت شریمان مانینہ لالہ ہردیال جی ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کی ایک بات یاد آگئی ہے۔ جو انہوں نے جالندھر شہر میں پرتاپ جینتی کے پردھان پد کو سشوبھت کرتے ہوئے کہی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"بھارت ورش میں ایک بیماری ہے کہ ہر ایک شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ سوائے اس کے دوسرا آدمی کام ہی نہیں کر سکتا۔ اور جو کسی کام کو کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وُہ اپنا فرض نہیں سمجھتا۔ اس لئے مجھے اُسے سمجھانا ضروری ہے۔"

یہ الفاظ بڑے قیمتی ہیں۔ موتیوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ کاش ان کے اصلی مقصد کو سمجھ لیا جاوے۔ آج آریہ سماج میں جو جھگڑے ہیں۔ صرف اسی بیماری کی وجہ سے ہیں۔ ہر ایک کام کرنے والا یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ اگر میں نہ ہوں گا تو بس آریہ سماج فنا ہو جائے گا۔ لیکن نادان یہ بات بھول جاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا پیدا رتک مہرشی دیانند نہ رہا۔ تو بھی آریہ سماج چل رہا ہے۔ پنڈت لیکھرام جی شہید اکبر سوامی شردھانند جی آدی جیا نو جوان ہماری آنکھوں کے سامنے سے چل گئے۔ لیکن آریہ سماج زندہ ہے۔

انگریزوں میں ایک رسم ہے۔ بادشاہ کی مرتیو پر کہتے ہیں۔

"بادشاہ مر گیا"۔ بادشاہ کی عمر درازی ہو"۔ یہ دو فقرے دُنیا میں اس زبردست قوم کی ہستی اور تہذیب کے سوچک ہیں۔ جو اس وقت روئے زمین پر اپنی عقل و دانائی کے لئے مشہور ہے۔

ان فقرات کا کیا مطلب ہے۔ افسوس ہے کہ ایک بادشاہ مر گیا ہے۔ لیکن خوشی ہے۔ کہ دوسرا بادشاہ ہو چکا ہے۔ اور وُہ ہمارا مالک ہے۔

ایک دوسرا نے دہرایا جاتا ہے۔ دوسرا ہے۔ فوج کے اندر۔ ایک جرنیل مر گیا۔ جرنیل بن گیا۔ اگر کوئی افسر نہیں رہا ہے۔ تو ایک برٹش سولجر فوراً جرنیل بن کر اس کی گدی پر بیٹھ کر کمانڈ کرنے لگ جاتا ہے۔

آہا یہ ہے راز! یہ ہے ڈسپلن!! یہ ہے کرامات!!! جس کی وجہ سے انگریزی حکومت روئے زمین پر ہو رہی ہے۔

علم تواریخ کا طالب علم جانتا ہے۔ کہ بھارت ورش کی تباہی کے کارنوں میں سے ایک یہ بھی کارن ہے۔ کہ ایک قوم کے سپاہی لوگ دوسری قوم کے افسر کا حکم نہ مانتے تھے لیکن آدرش مہاپرشوں نے ہم کو کیا سندیش دیا ہے۔ رامائن پڑھو! ہر ایک کام ہر ایک کے سپرد ہے۔ جو کام شری ہنومان جی کر رہے ہیں۔ اس میں انگد دخل نہیں دیتا۔ نل نیل کے کام میں سگریو دخل نہیں دے رہے ہیں۔ اور بھگوان رام تو سب کو شاباش دے رہے ہیں۔

مہابھارت میں بھگوان کرشن صرف "سارتھی" بنے ہوئے ہیں۔ ارجن کی ماتحتی کرتے نظر آرہے ہیں۔ ابھیمنیو کی کمانڈ کے نیچے یدھشٹر چل رہے ہیں۔ دُور کی بات چھوڑو۔

بھگوان دیانند ایک معمولی سبھاسد بن رہا ہے۔ "میرا نام آریہ سماج کے سہائکوں میں لکھ لو"۔ کیا شان ہے۔ اس خیال میں ایک جادو ہے۔ ایک عالمگیر قبضے کا نشہ ہے

آریہ سماج میں سب پُرانے ویر اسی سپرٹ سے کام کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تھے۔ "مہاراج جی آپ کو پردھان بناتے ہیں"۔ "نہ جی نہ۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں تو مہاراج جوتیاں جھاڑا کروں گا"۔ "شریمان جی آپ کو منتری بناتے ہیں"۔ "توبہ! توبہ!! فلانے صاحب مجھ سے زیادہ لائق ہیں۔ میں تو جو حکم کرو گے۔ بجا لایا کروں گا"۔

لیکن اب کیا حال ہے۔ کیا میں سارا کچا چٹھا کھولوں۔ دنیا کی نظروں میں ہماری رسوائی ہو رہی ہے۔ کسی سماج کے سالانہ چناؤ پر جو نظارہ ہوتا ہے۔ وُہ لعنتی ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا۔ سب کیچڑ اُچھلا ہے۔ گھر گھر دھکے کھا رہے ہیں۔ لالہ جی! نمستے کل آپ کا ووٹ الہ..... جی کو ملنا چاہئے۔

یہ پارٹی بازی کی لعنت اتنی پھیلی ہے۔ کہ اس کا سدھار ہُوئے بنا آریہ سماج کی خیر نہیں ہے۔

میں نے بہت دفعہ کہا ہے۔ کہ آپ کی یہ چال تباہ کُن ہے۔ مہرشی نے ستیارتھ پرکاش چھٹے سمولاس میں منوسمرتی کے ۲ شلوک دیئے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ ویدوں کے جاننے والا ایک براہمن یا سنیاسی جس رائے کو دے۔ وُہ ہزاروں کی رائیوں سے بڑھ کر ہے۔ آپ لوگ کتاب کھول کر سوئیکم پڑھو۔

لیکن ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے تو بھے ہے۔ کہ اگر یہ ہی چال رہی تو ایک دن ایسا ہوگا۔ کہ بہت سے شام مار کر گیارہ ماس آریہ سماج کے ممبر رہ کر اپنے ووٹ بڑھا کر آریہ سماج پر قبضہ کر کے اُسے جیسا چاہیں بنا دیں۔

پیارے آریہ بھائیو! اس لئے پرارتھنا ہے۔ کہ آپ اپنی رکھشا کے لئے اپنی بیماری کو سوچو! اور یہ سوال اپنے دل میں کرو!

"کیا میں نہ ہوں گا۔ تو آریہ سماج ڈوب جائے گا"۔

اس کا جواب جو ہو وُہ کرو۔

وُہ باپ بڑا خوش قسمت ہے۔ جو اپنے سامنے یہ دیکھ لیتا ہے۔ کہ اس کا کاروبار اس کے پُتر کر رہے ہیں۔ کیا مرتے دم تک نہیں نہیں۔ "وُہ زمین پڑے ہوئے مرنے" کو ہی آپ اچھا سمجھتے ہو۔ ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ یہ دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ کہ اس کے نوجوان اُن کے بوڑھوں کے کام کو اچھی طرح سے کر رہے ہیں۔

یہ ہے اصلی مرض۔ ہمارے بوڑھے یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ اگر ہم نہ ہوں گے۔ تو کام ہی نہ ہوگا۔ اور کہ جو آدمی ان کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ وُہ نالائق ہیں۔ ان کو اپنا فرض پورا کرنا نہیں آتا۔

میں اپنے بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ صبر کریں۔ اور دیکھیں کہ سبھا کے موجودہ ادھکاری سبھا کے کام کو کیسا کرتے ہیں۔ اگر وُہ غلطیاں کرتے ہیں۔ تو کرنے دیں۔ غلطی سے ہی عقل آتی ہے۔

آپ ان کو اپنا سہیوگ دیں۔ آپ تماش بین نہ بنیں۔ ایک دوسرے کا تماشہ کر کھلی نہ اُڑائیں۔ اس وقت ایک کام آپ کے سامنے ہے وُہ ہے اردھ شتابدی۔

کل میرے دوست نے دہلی میں مجھ سے کہا۔ "کیا قہر ہو گیا ہے کہ آچاریہ رام دیو پردھان بن گیا ہے۔ آریہ سماج کا پُرانا سپاہی آزمودہ سپاہی۔ جس نے اپنا سروسیہ آریہ سماج پر وار دیا۔ جس نے اپنی زندگی رشی بھگتی میں گذار دی۔ پھر غضب کیا ہو گیا۔ ایک سال تو کام کرتے دیکھ لے"۔

میں ہنس پڑا اور کہا پروفیسر صاحب یہ ہی تو بیماری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں ہم نہ ہوں گے۔ تو دُنیا اُلٹ پڑے گی۔

آریہ ویرو! سب باتیں بند کر کے آپ تن من دھن سے پوجیہ آچاریہ جی کی مدد کرو اور دکھا دو کہ اردھ شتابدی کی کامیابی آریہ سماج کی کامیابی ہے۔ میں انجیر پر اپنے بھائی مہاشہ کرشن جی سے بھی ویسا ہی پردک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ جو سب باتوں کو بھول کر یدھشٹر کے الفاظ کے مطابق ہم ایک سو چھ ہیں۔ بلکہ دُنیا کو دکھا دو۔ کہ ہماری گھریلو لڑائی جھگڑے ہوتے رہیں۔ لیکن دُنیا کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ آچاریہ رام دیو اور آپ دو نہیں۔ ہرگز نہیں۔ دو قالب یک جان ہیں۔ میں اسی وقت پرارتھنا کر کے بعد یہ مضمون دہلی سے لکھ رہا ہوں۔ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ایشور کرے جس سپرٹ سے یہ لکھا ہے وُہ پورن ہو۔ ہر ایک آریہ سماجی اپنا فرض سمجھ کر شتابدی کو کامیاب بنانے میں کٹی بدھ ہو جاوے۔ "ایسا ہی ہو"۔

آریہ سماج آریہ نگر کا چناؤ

آریہ سماج آریہ نگر ضلع ملتان کا چناؤ مندرجہ ذیل ہوا ہے۔

پردھان۔ لالہ رگھو ناتھ رائے صاحب
اُپ پردھان۔ سردار شیر سنگھ جی
منتری۔ ماسٹر دیوان چند جی
اُپ منتری۔ کھیم چند ہیڈ ماسٹر آریہ نگر و ماسٹر لکشمی چند جی
خزانچی۔ ماسٹر ودیا رتن
لائبریرین۔ پنڈت وشنو دت جی

آریہ سماج
کھیم چند اُپ منتری

آریہ سماج کی ورتمان اوستھا اور آریہ ویروں کا کرتویہ

(لیکھک شریمان پنڈت رامچندر جی آریہ مسافر۔ آریہ سماج پیلی بھیت یو۔پی)

آریہ ویرو! موجودہ وقت میں آریہ سماج کی حالت قابلِ رحم ہے ۔ جدھر بھی نظر کیجئے۔ اسی طرف زندگی کے آثار نظر نہیں آتے ۔ اس کے سادھو اور مہاتما اس کی اس ابتر حالت سے ایسے نا اُمید ہوئے ہیں ۔ کہ انہیں اس کا مستقبل اچھا نظر ہی نہیں آتا ۔ اگر غور کرکے دیکھا جائے ۔ تو بات بھی دراصل کچھ ایسی ہی ہے ۔ کیونکہ جس طرف نظر ڈالی جائے ۔ اُدھر ہی نا اُمیدی کی کالی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی نظر آرہی ہیں ۔ ہماری قابل تعظیم درسگاہوں سے بھی لوگ مایوس ہو چکے ہیں ۔ ادھر تو ہماری یہ حالت اور اُدھر ملک کی فضا نرالے ہی ڈھنگ کی رہی ہے ۔ سمپردائے واد زور پکڑتا جا رہا ہے ۔ بیس پچیس برس پہلے جس آریہ سماج نے عیسائی اسلام اور پورانک قلعوں کی تھوتھی دیواروں پر ترک کے گولے برسا کر مسمار کر دیا تھا ۔ آج وُہ پھر ہمیں جیسے کے تیسے ہی نظر آرہے ہیں بلکہ اور بھی پختگی کے ساتھ بنتے جا رہے ہیں ۔ نئے نئے مذہبوں کی باڑھ بھی پھر آنے لگی ہے ۔ رادھا سوامی وغیرہ مت نئے نئے قالب بدل کر اس مُردہ ہندو قوم کو پھر گڑھے میں دھکیلنے کے لئے بڑھے چلے آرہے ہیں ۔ اسلام اور عیسائیت نے تو اس بیسویں صدی میں اپنے کو بہت ہی باہر سے صاف ستھرا بنا کر سنسار سے ویدک سنسکرتی کو مٹا کر اپنی ہستی قائم کرنے کی ٹھانی ہے ۔ ایسے نازک وقت میں آریہ سماج کی جو اندرونی حالت ہے ۔ وُہ کسی سے بھولی ہوئی نہیں ہے ۔ پھر بھی اشارتاً اتنا لکھنا ناقابلِ غور نہ ہوگا ۔ کہ آریہ سماج میں پُرانے ویدک دھرم کے دلدادہ بزرگوں کے استھان خالی پڑے ہیں ۔ آریہ سماج کی جان وید بھاشیہ کا ابھی تک سرومانیہ چاروں ویدوں کا مکمل بھاشیہ بھی نہیں ہے ۔ مہرشی دیانند کے وصیت نامہ میں لکھے ہوئے دوسرے کام بھی ویسے ہی پڑے ہیں ۔ دن بدن وید پرچار کی آزادی چھنتی جا رہی ہے ۔ اور جہاں کوئی آریہ ویدھرم رکھشا ہت کھڑا ہوتا ہے ۔ بلی ویدی پر بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے سماج میں کمزوری آگئی ہے ۔ ہم کا ئر اس کے آتما کی سدگتی کرنے کی بھگوان سے پرارتھنا کر دُکھت پریوار کے ساتھ سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کرکے اپنے کرتویہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں ۔ گھریلو جھگڑوں کی آریہ سماج میں یہ حالت ہے ۔ کہ جگہ جگہ اکھاڑے اور دنگل بنے ہوئے ہیں سندھیا ہون سوادھیائے میں بہت کم رُچی ہے ۔ لیکن لڑنے جھگڑنے میں ہر ایک رستم بنا ہے ۔ آپ جس سماج میں جائیے یا تو وُہ بالکل مری ہوئی دشا میں ہوگی تالہ بند یگیہ شالا میں پرندوں کی بود و باش ہون کنڈ میں کبوتروں کی بیٹ دکھائی پڑے گی ۔ اگر کہیں دیویوگ سماج مندر صاف ستھرا اور کھُلا ہوا ملا ۔ تو اس پردھان کو گرا اُس منتری کو نکالو وغیرہ وغیرہ چالوں سے ہر ایک سبھاسد بھرپور ہوگا ۔ ورلے ہی سماج ہوں گے ۔ جہاں باتوں سے اوپر ہوں ۔

جہاں کسی زمانہ میں چرترپل آریہ سماج کی وشیش نرھی تھی ۔ وہاں آج دھن کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے سبب ناش ہوتا جا رہا ہے ۔ اور طرح طرح کی بُرائیوں میں پھنسے ہوئے لوگ بھی آریہ سماجوں میں بھرے پڑے ہیں ۔ جہاں कृण्वन्तो विश्वमार्यम् کا پاٹھ پرتیک آریہ سماجی پڑھ کر اپنے پڑوسی کو آریہ بنانے کی دُھن میں رات دن مگن رہتا تھا ۔ وہاں آج آریہ سماجوں کے ہوتے ہوئے بھی لوگ پاکھنڈ میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ اور دھڑا دھڑ عیسائی مسلمان بنتے جا رہے ہیں ۔ مگر ہمارے آریہ بھائیوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ جہاں समानी प्रपा सह वोऽन्नभागः جیسی زبردست تعلیم رشی نے دی تھی ۔ وہاں چھوت چھات کے جھوٹے پاکھنڈ میں پھنسے ہوئے اناریوں کی کمی بھی سماج میں نہیں ہے ۔ بس سارا زور ادہار باتوں پر تو شکتی کا خرچ جس قدر آریہ سماج میں بڑھتا جا رہا ہے ۔ اُسے دیکھتے ہوئے یہی کہنا ہوگا ۔ کہ بھگوان ہی اس کا رکھشک ہے ۔ ابھی کل کی ہی بات ہے ۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار نے شاستر ارتھ حیدرآباد میں وقت کی پرستھتی کے مطابق سدھانت رکھشک کے بھاؤ سے مہرشی کی تصویر پر پاؤں رکھ دیا ۔ پنڈت جی کا بیان اس کے متعلق نکلا ۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے ۔ میں نے چھاتی پر پتھر رکھ کر سدھانت رکھشا کے بھاؤ سے ہی اور آخری بار یہ کارروائی کی ہے ۔ بات صاف تھی اور معمولی تھی ۔ لیکن اگر کچھ سجنوں کو آپتی بھی تھی ۔ تو ودوت منڈل بیٹھ کر فیصلہ کر لیتا ۔ لیکن کلیہ اور جھگڑے کے خواہشمند میدان میں اُتر آئے اور آریہ سماج میں پنڈت بُدھ دیو جی کے خلاف جہاد شروع کرکے طوفان بے تمیزی کھڑا کر دیا ۔ ہمیں دُکھ ہے ۔ کہ سارودیشک جیسی ذمہ وار سنستھا نے بھی دھیریہ کو ہاتھ سے کھو دیا ۔ پھر کیا تھا ۔ زمین و آسمان سر پر اُٹھا لیا گیا ۔ لگے اخباروں کے ذریعے دل کے پھپھولے پھوڑنے ۔ میں پوچھتا ہوں ۔ اُن بھائیوں سے جو پنڈت بُدھ دیو جی کے خون کے پیاسے ہو گئے ہیں ۔ وُہ بتائیں ۔ کہ آج رشی کے چرتر کی آڑ لے کر وُہ طوفان بے تمیزی کھڑا کئے ہوئے ہیں ۔ اُن کی غیرت اُس وقت کہاں گئی تھی جب رشی کے ورُدھ پنڈت اکھلانند نے رما مہرشی سمبواد نام کی کتاب لکھی ۔ اور قادیانی مُنہ پھٹ مولوی نے اُنیسویں صدی مہرشی نامی کتاب شائع کی ۔ یا جب حیدرآباد میں آریہ مندر مسمار کیا گیا ۔ اُس وقت کتنے لیکھ لکھ کر اپنی ویرتا کا ثبوت دیا تھا ۔ اور آریوں کو بلی ویدی پر چڑھنے کے لئے جوش دلایا تھا ۔ جس طرح آج بُدھ دیو جی کے لئے آپ کے بازو پھڑک رہے ہیں ۔ کبھی سندھیا یا دیدپاٹھ کے لئے بھی سوچا کبھی یہ غور کیا ۔ کہ ہماری قوم کدھر جا رہی ہے ۔ ہمارے دیش کی بہنیں ودھواپن کی دہکتی ہوئی اگنی میں جل رہی ہیں ۔ قوم کے نونہال آئے دن عیسائی اور مسلمان ہوتے جا رہے ہیں ۔ آریہ سماج میں تیاگی تپسوی ودوانوں کا کیوں ابھاؤ ہوتا جا رہا ہے ۔ دیش جاتی کے سدھارک اگنی پریکھشا سے گذر رہے ہیں ۔ مگر مصنوعی رشی بھگت گروہ کلیہ دکھر کے جھگڑے کے پوجاری بنے ہوئے ہیں ۔

پیارے آریہ ویرو! آپ سے سانورودہ پیار تھا ہے ۔ کہ بودھ کال کے اتہاس پر درشٹی ڈالتے ہوئے اپنی سماج کا سدھار کرنے میں کمر بستہ ہو جائیں ۔ بودھ دھرم سنسار سے اس وقت نہیں مٹا ۔ جب نہ اس کا راج تھا ۔ نہ بڑے بڑے مٹھ ہی ہی تھے ۔ اگر مرا تو اُس وقت جب نالندہ اور ٹیکسلا میں بڑے بڑے وشو ودیالہ تھے ۔ جن میں لاکھوں کی تعداد میں پڑھنے پڑھانے والے بودھ تو موجود تھے ۔ مگر اشوک کی طرح دھرم کے لئے بیٹے اور بیٹیاں ارپن کرنے والے ۔ اور ایسے بودھ بھکشو نہیں تھے ۔ جو راجسی ٹھاٹھ پر لات مار کر بھیک کے ٹکڑوں پر گذارہ کر سکیں ۔ ٹھیک آریہ سماج کی بھی آج وہی دشا ہے ۔ آریہ سماج اُس وقت نہیں مرا ۔ جب سرکار کی بھی اُس پر کرودھ درشٹی تھی ۔ عیسائی مسلمان اور پورانک وغیرہ بھی اس کو مٹانے کے لئے تلے ہوئے تھے ۔ مگر آج جبکہ سارے ہی مخالف میدان جنگ میں آریہ سماج سے شکست کھا کر اوندھے منہ پڑے ہوئے ہیں ۔ بلحاظ تعداد ۱۴ - ۱۵ لاکھ کے قریب ہیں ۔ سینکڑوں اُپدیشک سینکڑوں سنیاسی انیک گورو کل اور کئی کالج موجود ہیں ۔ ایسے وقت میں اتنی زبردست سنستھا آج دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے ۔ اس کا سبب آج اگنی پریکھشا میں کودنے والے شہید شری پنڈت لیکھرام جی جیسے آریہ ویروں کا ابھاؤ ہے ۔ وُہ سمیہ تھا ۔ جب آریہ سماج کا بچہ بچہ اگنی پریکھشا کے لئے تیار رہتا تھا ۔ اور موقع پا کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا ۔ اس کے خلاف آج دُکھ دینے والے مجنوؤں سے آریہ سماج بھرا ہوا نظر آرہا ہے ۔ آپس کی پھوٹ کیرکٹر کی کمی سوارتھ کی گھنگھور گھٹا پرانے جات پات کے متھیا ابھیمان ۔ منتری پردہان بننے کا لوبھ جنم جات کی بیہودہ روڑھیوں اور جھوٹی مریاداؤں نے اسے جرجرت کر رکھا ہے ۔ کسی جاتی کے جیون اور موت کے ذمہ وار بھی اس کے نوجوان ہوتے ہیں ۔ ٹھیک اسی طرح آریہ جاتی اور آریہ سماج کے جیون اور موت کے ذمہ وار بھی اس کے نوجوان ہیں ۔ آریہ نوجوانو! میں تم سے پوچھتا ہوں ۔ تم اس سرد مہری

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۰)

کوئٹہ کے آریہ ویروں کی یاد

ازقلم شریمان مہاشہ دیو یداس جی آریہ سبھاسد کراچی !!!!

میرا ایک لیکھ کوئٹہ کے آریہ ویروں کی یاد کے عنوان سے ۲۰ جولائی کے آریہ ویر میں چھپا تھا۔ اس میں شری پنڈت بھیم سین جی پردھان آریہ سماج کوئٹہ اور پنڈت بھیشم دیو جی منتری آریہ سماج کوئٹہ کے متعلق لکھا تھا آج اس سلسلہ میں دوسرا لیکھ لکھا جا رہا ہے۔ آریہ اخبارات میں پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی کا لیکھ "یادِ رفتگان" عموماً چھپتا رہتا ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ کوئٹہ کے جو آریہ سجن پچھلے زلزلہ میں سُرگباش ہو گئے ہیں۔ اُن کے حالات آریہ ویر میں پرکاشت کروائے جائیں۔ اس کا ایک لابھ یہ بھی ہو گا۔ کہ انشورنس کا روپیہ پسماندگان کو جلدی مل جائے گا۔ اس ہفتہ دس بھائیوں کے حالات لکھ رہا ہوں۔ اگلے ہفتے دس اور سجنوں کے لکھوں گا۔ چند ہفتوں میں یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ میں کیول ان بھائیوں کے حالات لکھ رہا ہوں۔ جن کی موت بھونچال کے سبب ہی ہوئی ہے۔ اور جو آریہ سماج کے کاریہ کرتا تھے۔

(دیو یداس)

مہاشہ تخت رائے جی

مہاشہ تخت رائے جی بڑے سوادھیائے شیل آریہ پُرش تھے۔ اُن کے گھر میں چار پانچ سو سے زیادہ قیمت کی دھارمک پُستکیں موجود تھیں۔ اُن کی سنسکرت کی یوگیتا بھی بہت اچھی تھی۔ اُن کی چار پُتریاں اور دو پُتر تھے۔ لیکن وہ سب زلزلے کا شکار ہو گئے۔ ان کا بڑا لڑکا عزیز چونجیت لال لورالائی میں ملازم تھا۔ وہ ۳۰ مئی کی شام کو لورالائی سے واپس آیا تھا۔ لیکن اگلے دن سورج نکلنے سے پیشتر ہی اپنے پوجیہ پتا ماتا بھائی اور بہنوں کے ساتھ ہی رحلت کر گیا۔ افسوس! صد افسوس!!

بھگت سیتا رام جی

بھگت سیتا رام جی دیو پرائیٹر بھارت سوڈا واٹر فیکٹری) آریہ سماج کے سچے ہتیشی تھے۔ جن سجنوں نے آریہ سماج کے جلسوں پر اُن کی جوشیلی کویتائیں سُنی ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ وہ رشی دیانند جی مہاراج کے بڑے بھگت تھے۔ اُن کا سبھاؤ بہت ہی سرل تھا۔ اُنہوں نے بیرا ابو الخیر سٹریٹ پر ایک بڑا ہی شاندار بھون جس کا نام انہوں نے آریہ بھون رکھا تھا بنوایا تھا۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء سے مجھے اُن کے مکان میں رہنے کا شرف حاصل ہُوا تھا۔ بھونچال کے سے اُن کے کمروں کی چاروں دیواریں گر پڑیں۔ چنانچہ لالہ جی نے بمعہ اپنی پُتری اور پُتر کے فوراً ہی دم توڑ دیا۔ آہ! ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کی شام تک جس بزرگ کی میٹھی میٹھی باتوں سے چت پرسن ہوتا تھا۔ اُس کے دوسرے دن قدرت نے اُنہیں ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔

مہاشہ ہربنس لال جی

مہاشہ ہربنس لال جی آریہ سماج (کالج وبھاگ) کوئٹہ کے منتری تھے۔ وہ بڑے ہی پُرشارتھی بھی تھے۔ اُن کا مکان "رام گڑھ" میں ہونے کے کارن سماج مندر سے بہت دُور تھا۔ لیکن کیا مجال کہ کبھی وہ سماج کے ست سنگ سے غیر حاضر ہوئے ہوں۔ وہ دو سو روپے ماسک ویتن لیتے تھے۔ اپنے خرچ کے بعد اُنہیں جو کچھ بچ جاتا تھا۔ وہ رقم اپنے پوجیہ پتا جی کی سیوا میں بھیج دیا کرتے تھے۔ مدت مدید و عرصہ بعید کے بعد اُن کے گھر میں ایک پُتر پیدا ہُوا تھا۔ لیکن افسوس کہ بھونچال والی رات کو وہ اپنے پتا ماتا کے ساتھ ہی عالم بقا کو چلتا ہو گیا۔

مہاشہ کرم چند جی حلوائی

مہاشہ کرم چند جی آریہ سماج (گورو کل وبھاگ)

کوئٹہ کے پرتشٹت سبھاسد تھے۔ بلا شک و شُبہ وہ آریہ سماج کے خون دینے والے سجنوں میں تھے۔ انہوں نے شری مہاتما منشی رام جی کے سمے میں اپنا ایک پُتر گورو کل کانگڑی میں پرویشٹ کرایا تھا۔ جو پانچ سو فٹ کی بلندی سے ایک پہاڑ سے گر کر سُرگباش ہو گیا تھا۔ شری مہاتما جی جب کبھی کوئٹہ تشریف لاتے تھے۔ تو مہاشہ جی سے چار پانچ سو کی رقم دان کے روپ میں لے جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ سے اُن کی آرتھک اوستھا اچھی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی ان کی پیشانی پر کوئی بل نظر نہیں آتا تھا۔ انہوں نے کوئٹہ کی دوکانوں سے سالہا سال تک پیسہ پیسہ مانگ کر سماج کے لئے سینکڑوں روپے اکٹھے کر کے کئی قسم کے برتن بنوا دئے تھے۔ جو شادیوں اور پریتی بھوجن کے سمے کام آیا کرتے ہیں۔ جب کسی نے ایسے پرُوپکاری سجن کی موت کا سماچار سُنا وہی اظہار افسوس کرنے لگا۔

مہاشہ دیس راج جی

مہاشہ دیس راج جی آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) کوئٹہ کے اُپ منتری تھے۔ وہ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ جہاں اُن کا انتہ کرن شدھ اور پوتر تھا وہاں زبان میں وہ مٹھاس تھی۔ کہ ہر خاص و عام کو موہت کر لیا کرتے تھے۔ اُن میں لوگوں کی سیوا کا بھاؤ کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ اُن کے منہ سے کبھی کوئی ایسا شبد نہیں نکلتا تھا۔ جو کسی بھائی کے لئے دُکھدائی ہو۔ جب دیکھیں ہنستے اور مسکراتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اُن میں راگ دویش نندا اور چغلی کی بُری عادتوں کا لیش بھی نہیں تھا۔ اُن کی صحت بہت ہی اچھی تھی۔ کسی بھی شخص کو خواب میں بھی یہ خیال نہیں آسکتا تھا۔ کہ وہ عین جوانی کی عمر میں ہمیں داغ مفارقت دے جائیں گے۔ مگر افسوس کہ کوئٹہ کے زلزلے نے اُن کی زندگی کی تمام اُمنگیں خاک میں ملا دیں۔

مہاشہ رام پرشاد جی بی۔ اے

مہاشہ رام پرشاد جی بی۔ اے آریہ سماج (کالج وبھاگ) کوئٹہ کے پردھان تھے۔ وہ بڑے ہی یوگیہ اور پرشارتھی سجن تھے۔ میرے ساتھ اُن کا وشیش پریم تھا۔ جب کبھی سماج کے ہت میں اُنہیں کوئی بات بتلائی جاتی تھی۔ تو وہ فوراً مان لیا کرتے تھے۔ اُن کی ہمیشہ یہی کوشش ہُوا کرتی تھی۔ کہ دونو سماجوں کے تعلقات بنے رہیں۔ افسوس کہ موت کے زبردست پنجے نے انہیں بھی ہم سے جدا کر دیا۔

بھگت کیشو داس جی

بھگت کیشو داس جی آریہ سماج کوئٹہ کے بہت پُرانے سیوک تھے۔ وہ بڑے ہی سوادھیائے شیل اور کرم کانڈی مہاندیا تھے۔ کسی ایک بات پر وچار بھید ہو جانے کے سبب وہ بارہا آریہ سجنوں سے ناراض ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن کیا مجال کہ روزانہ کے ست سنگ سے کبھی غیر حاضر ہوئے ہوں۔ وہ روزانہ چار بجے پراتہ بستر سے اُٹھ کر شوچ داتن اور سنان آدی کے بعد سیر پر چلے جاتے تھے۔ سیر سے واپس آکر اپنے گھر میں سندھیا اور ہون کر سکے پھر سماج کے دینک ست سنگ اور وید کتھا میں شامل ہو جاتے تھے۔ اُن کا ایک لڑکا مستنگ میں تھا۔ بھونچال کے بعد وہ بیمار امارات کے سمہ وہاں سے سائیکل پر روانہ ہو کر کئی گھنٹوں کے بعد گھر پہنچا۔ لیکن وہاں آکر دیکھا۔ کہ شری بھگت جی بمعہ عیال و اطفال کے ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو چکے تھے۔

بھگت ہیم راج جی

بھگت ہیم راج جی آریہ سماج کے بڑے پریمی تھے۔ وہ بڑے سوادھیائے شیل کرم کانڈی اور پرُوپکاری یووک تھے۔ وہ ۱۹۱۶ء میں کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ اور تب سے ہی شری پنڈت بھیشم دیو جی ودیا النکار منتری آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) کوئٹہ کے مکان میں رہتے تھے۔ آریہ سماج میں جب کبھی کسی مہاتما کا اُپدیش ہوتا تھا۔ تو وہ اُن کے اُپدیش کی تمام باتیں نوٹ کر لیا کرتے تھے۔ اُنہیں عہدہ داری کا خبط نہ تھا۔ انترنگ سبھا میں رہیں یا نہ رہیں اس بات کی کوئی چنتا نہ تھی۔ وہ جو بھی کام کرتے تھے نشکام بھاؤ سے ہی کیا کرتے تھے۔ بھونچال کے سمے بھی اُنہوں نے شری منتری جی کا ساتھ نہ چھوڑا۔ چنانچہ اُن کے ساتھ ہی سورگ سدھار گئے۔

مہاشہ کیسر داس جی

مہاشہ کیسر داس جی بڑے ہی شانت سبھاؤ کے سجن تھے۔ وہ بولتے کم اور سُنتے زیادہ تھے۔ کبھی کسی سے کوئی دویش نہیں رکھتے تھے۔ اُن کے ساتھ مجھے پورے پانچ سال ایک ہی مکان میں رہنے کا شرف حاصل ہُوا ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُن کا سلوک نہایت ہی عمدہ و اعلےٰ تھا۔ اُن کی تمام پڑوسی اور سمبندھی ہمیشہ اُن کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اُن کے دو بچے (ایک پُتر اور ایک پُتری) تھے۔ جو بڑے ہی ہونہار تھے۔ لیکن ظالم زلزلے نے مہاشہ جی اُن کے دونو بچوں، دھرم پتنی سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

مہاشہ بخشی رام جی

مہاشہ بخشی رام جی آریہ سماج (گورو کل وبھاگ) کوئٹہ کی انترنگ سبھا کے سبھاسد تھے۔ وہ آریہ ویر کے خاص پریمی تھے۔ اُن کا انتہ کرن بڑا ہی شدھ اور پوتر تھا۔ وہ کبھی بھی کسی کا بُرا چنتن نہیں کیا کرتے تھے۔ اُن کے چھ بچے تھے۔ لیکن سوائے اُن کی ایک بڑی لڑکی عزیزی ساوتری دیوی کے سب بھونچال کے سبب اپنے پتا ماتا کے ساتھ

یہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ کہ مذکورہ صدر عنوان کو لے کر پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار کے خلاف لاہور کے کچھ آریہ سماجی کہلانے والے اور آریہ سماج کا دم بھرنے والے مضبوط اُردو سماچار پتروں میں ماہ گذشتہ اور اس سے پیشتر سے زہر اُگلا جا رہا ہے۔ جن سجنوں کو ان پتروں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ پتر اور ان کے سنچالکوں نے آخر پنڈت بُدھ دیو جی دھوپدیشک اور یہ ونیسرا مدیو جی سابق آچاریہ مہاودیالیہ ہشیا تا گوروکل کانگڑی و موجودہ پردہان شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر کے زمین و آسمان سر پہ کیوں اُٹھا لیا ہے۔ اور اس بات کے لئے اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کہ مذکورہ بالا مہانو بھاؤں کو جہاں تک ہو سکے پانی پی پی کر اور پیٹ بھر بھر کر کوسا جاوے۔ اور ان کی پگڑی اُچھالی جاوے۔ ایسا کیوں؟ جواب صاف ہے۔ اس ورش کا شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بڑا ادھیویشن اور سبھا کا وارشک نرواچن تھا گوروکل کانگڑی کے انتظام کے لئے جُدا گانہ آریہ ودیا سبھا کا مقرر کیا جانا۔ یہ دو خاص طور پہ باتیں تھیں۔ اور ان میں خاص کر پنڈت بُدھ دیو جی تھا آچاریہ رامدیو جی کا زبردست ہاتھ تھا۔ کہ جس کے باعث مہنتوں کی مہنتا ہی چھین گئی اور گدی سے دودھ میں سے مکھی کے مانند نکال کر باہر کر دئے گئے۔ سارا رونا پیٹنا اس بات کا ہے۔ یہ اندولن بالکل کمینہ بات پر منحصر ہے۔ کیونکہ امسال جیسا کہ اُوپر دکھلایا گیا ہے۔ جناب آریہ پرتی ندھی سبھا کے سالانہ چناؤ میں گوروکل کانگڑی میں پنڈت چموپتی جی کی گورنری (؟) کے زمانہ میں کچھ ایسے واقعات رونما ہو گئے۔ کہ جس کی وجہ سے ایسے شبھ چنتکوں کی (؟) دال نہیں گل سکی۔ ان مہانو بھاؤں (؟) کو خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے یکایک ایک ایسا ہی موقعہ حاصل ہو گیا۔ کہ جو انہوں نے تل کا تاڑ یا بات کا بتنگڑ بنا دیا۔ تھوڑی دیر کے واسطے یہ مان بھی لیا جاوے کہ پنڈت بُدھ دیو جی نے آویش میں آ کر اپنے پرتی دوندی (مدمقابل) پر فتح پانے کے لئے یا مورتی پوجا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی غرض سے ایسا کمظور کام کر ڈالا جس کو عقل قبول نہیں کرتی مگر پھر بھی وہ اپرادھی یا دوشی تو نہیں ٹھہرائے جا سکتے کیونکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے چتر کو جلا وت ویدک سدھانت رکھشا کے آدھار پہ بالکل صاف کر دیا ہے۔ وہ اپنے گورو دیو مہرشی

سوامی دیانند جی کا چِتّر اور پنڈت بُدھ دیو جی

از قلم شریمان مہاشہ درگا پرشاد جی مختار موڑکی۔ ضلع سہارن پور !!!

سوامی دیانند کے چرنوں میں آگادہ شردھا تھی بیشتر پریم اور بھگتی رکھتے ہیں یہ بات بالکل تسلیم شدہ ہے۔ جڑ چتر کے اُوپر پریم رکھ کر اپمان کرنے سے جو ایک معمولی کاغذ کے پھٹنے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا مہرشی کا اپمان انہیں کسی بھی اوستھا میں ابھشٹ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بات صاف طور پہ ہر ایک شخص کے بھلی پرکار سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ آخر یہ انوچت اندولن جو پنڈت جی کے خلاف اٹھایا گیا ہے۔ اس کی تہ میں کیسی نکمی ذہنیتیں کام کر رہی ہیں۔ اور جن کے لکھیا مہاشہ کرشن کے ہاتھوں ایک بار نہیں انیک بار آریہ سماج کے کتنے ہی معزز بزرگوں کا سمے سمے پہ اپمان ہوتا رہا ہے۔ جو اس پگڑی اُچھال کام میں بہت پرانے مشاق اور مشہور ہیں۔ مثال کے طور پہ کچھ نام پیش کرتا ہوں۔ جن کا اپمان ان کشل (؟) ہاتھوں کے ذریعہ سے ہو چکا ہے۔ سورگیہ شری پنڈت گنپتی جی شرما۔ سورگیہ پوجیہ پاد شری سوامی درشنانند جی مہاراج تھا سورگیہ پوجیہ پاد شری سوامی شردھانند جی مہاراج وغیرہ وغیرہ۔ ان مہانو بھاؤں (؟) کا یہ انوچت اندولن۔

. . . .

. . . . . . گھرنت اور نندنیہ ہے۔ کیونکہ یہ سب مہانو بھاؤں کی اپیکھشا ایک پرکار سے ویر بھاؤ کے بدلہ کی بھڑاس نکالنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے۔ یہ کتنی اُچھر نکمتا ہے۔ ناظرین اس کا خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

تعجب تو اس بات کا ہے۔ کہ آریہ سماج کے کئی ایک سمجھدار ودوان مہودیہ بھی ایسے سندھ ہستیوں کی (؟) چکنی چپڑی باتوں میں آ کر اور اُن کے اُکسانے والے گردن زدنی زہریلے لیکھوں کو پڑھ کر ان کے بے سُرے راگ میں راگ الاپنے لگے ہیں۔ اور نہ ساروودیشک سبھا پہ تو ان سجنوں (؟) نے ایسی آتو کی لکڑی پھیری ہے۔ کہ وہ جلدی میں آ کر بیچاری ایکدم بوکھلا گئی۔ اور بنا پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردہان جی سے پنڈت جی کے وشے میں اُتر مانگے یا منتری پہ دہان جی یا ملزم (؟) شری پنڈت بُدھ دیو جی کو سبھا کی انترنگ میں ۱۱- اگست ۳۵ء کو شامل ہونے کا موقعہ دئے بغیر ہی یکطرفہ ڈگری پنڈت جی کے اوپر ٹھونک بیٹھی۔ اور اُن کے کام کو دھرم کے خلاف نیتی کے خلاف۔ شِشٹا چار کے خلاف اور راج نیم کے خلاف گھوشت کر ڈالا۔ کنتو وہ ڈگری یا گھوشنا تو قانون کے خلاف ہے۔ کیونکہ اول تو ملزم (؟) کو اس کی اپنی صفائی پیش کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ مذکورہ بالا سبھا نے غیر آئینی ہوتے ہوئے اپنی سیما کے باہر کام کیا ہے۔ کیونکہ دھارمک معاملات کے نپٹارے کے لئے ساروودیشک سبھا کی جانب سے الگ دھرم آریہ سبھا راۓ پرکٹ کر سکتی ہے۔ اور کسی کو ایسا حق ہی کب حاصل ہے۔ یہ بات اور بھی تعجب خیز ہے۔ کہ سبھا میں چیف جج مہودے اور وکیل مہودے بھی براجمان تھے۔ جو قانون کے دعویدار کہے جا سکتے ہیں۔ پھر نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کس قانون یا نیم کے مطابق ملزم کی غیر حاضری میں بغیر اس سے صفائی یا بیان لئے اس کے خلاف پرستاؤ پاس کر دیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پرستاوک مہودے خود چیف جج صاحب تھے۔ یہ واقعی تماشے کی بات ہے۔ مگر کوئی تعجب بھی نہیں کیونکہ پہلے ہی ہم بتلا چکے ہیں۔ کہ اُلو کی لکڑی استعمال میں لائی گئی تھی۔ پھر کسی کی کیا شکایت۔ اس لئے ساروودیشک سبھا کو اپنے ۱۱- اگست والے فتوے پہ دوبارہ نظر ثانی کرنی پڑے گی اور پنڈت جی پہ بیفائدہ الزام لگانے والے اشخاص کو جو دل بل سمیت لاہور سے ۱۱- اگست میں بغلیں بجاتے ہوئے اس مورچہ کو سر کرنے کے واسطے انترنگ سبھا میں دہلی آ کر شامل ہوئے تھے۔ شرمندہ ہونا پڑیگا۔

عام طور پہ آریہ جنتا کو اور خاص کر پنجاب پرانت کے آریہ سماجک بھائیوں کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ابھی آنے والے ماہ دسمبر میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے سماروہ پوروک مذکورہ بالا سبھا کا اردھ شتابدی مہوتسو منایا جانے والا ہے۔ اس اُتسو کو بالکل ناکامیاب اور بے کار کرنے کی غرض سے یہ مذموم چالیں چلی جا رہی ہیں۔ کہ جس سے آریہ جنتا کا دھیان اس کی تکمیل میں نہ لگ کر بے فائدہ کی تُو تُو میں میں میں پھنسا رہے۔ اگر ان راستہ سے بھٹکے ہوئے

بھولے (؟) بھائیوں کو کچھ سنگٹھن تھا تہذیب کا پاس ہوتا تو جب شری پردہان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ جنتا کے روبرو اپنا بیان شائع کر کے پبلک کو اطمینان دلا دیا تھا اور خود پنڈت بُدھ دیو جی نے اپنے سپشٹی کرن میں اپنے اس کاریہ کو اول اور آخیر مرتبہ کیا جانا گھوشت کر دیا تو پھر کوئی بات آگے بڑھنے کی نہیں رہتی اور اب یہ اوچھے ہتیار ہیں جو اس کے مقابلہ میں استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ میں تمام آریہ سماجک جگت سے کر جوڑ نمرتا پوروک پرارتھنا کروں گا۔ کہ سوار تھ سے ایسے پتر تھا پترکاروں کو جو بے فائدہ دوسروں کی بڑھتی کو نہ سہہ سکنے والی خراب ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور سرشٹ اور اُتم جنوں کی پگڑی اچھال پالیسی میں اپنی منو کا منا پوری کرتے ہیں۔ اور اپنے چت کی اگنی کو بجھاتے ہیں ایکدم فوراً بائیکاٹ کیا جاوے اور ایسے گھرنت پراپیگنڈا کرنے والوں کے خلاف اپنی اپنی سماجوں سے پرستاؤ پاس کرا کر اخباروں میں اور اپنی اپنی پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں میں بھیج بھیج کر اس کی گھور نندا کی جاوے۔

انت میں میں رڑکی ضلع سہارن پور کے اپنی آنکھوں دیکھے ایک واقعہ کا حال یہاں پہ لکھ کر اپنے قلم کو آرام دوں گا۔ کیونکہ یہ مضمون بڑھتا بہت چلا ہے۔ اور مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں معزز ایڈیٹر صاحب اس مضمون کو اتنا بڑا دیکھ کر ردی کی ٹوکری میں نہ ڈال دیویں۔ وہ واقعہ حسب ذیل ہے۔ ایک بار یہیں پہ رڑکی میں کوئی سات آٹھ سال ہوئے ہوں گے آریہ سماج مندر میں شاسترارتھ ہو رہا تھا۔ آریہ سماج کی جانب سے اس سمے شاسترارتھ مہارتھی سورگیہ پنڈت دھرم بھکشو جی آریہ مسافر لکھنوی شاسترارتھ میں مصروف تھے۔ (معزز پنڈت جی کا اس سماج کے ساتھ بڑا گہرا پریم تھا۔ اور وہ تاحیات اس سماج پہ ہمیشہ اپنی کرپا درشٹی بنائے رہے) شاسترارتھ زوروں کا تھا۔ اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ مباحثہ تھا۔ بحث موضوع اس وقت یکایک مورتی پوجا میں پڑا۔ پنڈت جی مسلمانوں کو بُت پرست صدھ کیا۔ اس کے جواب میں مدمقابل کے مولانا نے کہا۔ کہ آریہ سماجی بھی تو سوامی جی مہاراج کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں۔ اور یہ مورتی پوجا نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے؟ پنڈت دھرم بھکشو جی نے بہترا سمجھایا کہ ہم تصویر کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اور وہ ایک کاغذ کا ٹکڑا اور جڑ بے جان چیز ہے۔ جس کا چیتنیہ سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں ہے اور سوامی دیانند میں اور اس کے چتر

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۲ پر)

فقیر کو اپنا کام کرنے دیا جاوے

(از قلم شری میان ٹھاکر دولت رام جی منتری آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ)

حیدرآباد میں شری یت پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا پورانک پنڈت مادھو آچاریہ جی سے مورتی پوجا وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ پورانک پنڈت نے محمود غزنوی کی اس چال کی تقلید کی جو اس کو ایک غدار قوم پورانک برہمن نے سکھائی تھی۔ اس قسم کی چالیں پورانک برہمن جہاں اپنے برخلاف لڑا سکتے ہیں۔ تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں اگر کہ انہوں نے اپنی پاکھنڈ یکت آچیو کا پرہار گرہن کرنے والوں کے ساتھ کیں۔ وہ بھول گئے کہ بت پرستوں کی چالیں بت شکن کے سامنے کارگر نہیں ہو سکتیں۔ محمود بت شکن تھا۔ اس لئے وہ فتح یاب ہوا۔ پنڈت بدھ دیو جی بھی بت شکن ہیں اور ظفریاب ہوئے۔ اور پورانک پنڈتوں کی اس بزدلانہ چال کا منہ توڑ جواب دے کر ان کے سارے منصوبے خاک میں ملا کر رکھ دیئے۔ سدھانت پریہ رشی بھگت پنڈت بدھ دیو جی نے جو کچھ کیا نہ صرف شردھا بھاو سے کیا نہ صرف سدھانت رکھشا کے لئے کیا بلکہ سو فیصدی سدھانت کے انوکول کیا۔ آریہ دھرم منڈل نے سینکڑوں پرمان دلائل اور واقعات پیش کئے ہیں۔ اور خود رشی کی جیونی سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ شری پنڈت بدھ دیو جی نے جو کچھ کیا ہے۔ درست کیا ہے۔ جس سے مہاشہ کرشن اور اس کے حواریوں کو سمجھدار آریہ جگت کے سامنے اپنے اصلی روپ میں پیش ہونے کا موقعہ مل گیا ہے۔ کہ مہاشہ جی درحقیقت ویدک دھرمی نیم اور سنگٹھن کے انوکول رہنے والے آریہ نہیں ہیں۔ بلکہ مورتی پوجک نیم توڑ خود غرض اور ہٹھ دھاری ہندو ہیں۔ ایسے نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو حقیقی روپ میں ظاہر کر سکنے کے لئے میں مہاشہ جی کو مبارکباد کہتا ہوں۔ اور دو لفظ ان کے اور ان کے پٹھوؤں کی سیوا میں گذارش کرتا ہوں۔ اگرچہ اس لیکھ میں مہاشہ جی اور ان کے حواریوں کو کچھ کہنا میرا اصل مدعا نہیں ہے۔

مہاشہ جی کو نہ صرف علم ہے بلکہ روزمرہ خود عملی طور پر دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی کورٹ فیس اور پوسٹیج کی ٹکٹوں پر اور نان جوڈیشل سٹامپ کے کاغذات پر شہنشاہ جارج پنجم کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ کورٹ میں درخواست پیش ہوتے ہی کلرک سب سے پہلا کام یہ کرتا ہے۔ کہ کورٹ فیس کی ٹکٹ کے صرف اس حصہ میں سے جہاں شہنشاہ کی تصویر بنی ہوئی ہے پنچ کرنے والے آلہ سے گول گول ٹکلی سی نکال لیتا ہے یعنی پنچ کر دیتا ہے۔ ڈاک خانہ کا کلرک یا پوسٹ مین لیٹر۔ پوسٹ کارڈ رجسٹرڈ انشورڈ وغیرہ کو ہاتھ میں لیتے ہی سب سے پہلا کام یہ کرتا ہے۔ کہ ڈاک خانہ کی ڈیٹ سٹیمپ یعنی تاریخ کی مہر کبھی نہ اتر سکنے والی سیاہی سے پوسٹیج کی ٹکٹ پر جڑ دیتا ہے۔ اور ساہوکار کے تمسک کی رقم کی وصولی یا تجدید کے بعد سابقہ تمسک پر سے شہنشاہ جارج پنجم کی تصویر کو کاغذ سے پھاڑ کر تمسک کو بیکار بنا دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مہاشہ جی کو شہنشاہ جارج پنجم سے نہ تو عقیدت ہے۔ اور نہ ہمدردی۔ ورنہ کورٹ کلرک۔ اور ساہوکار پر ۳۰۲ کا اور پوسٹ مین پر ۳۲۵ کا استغاثہ دائر کر دیا ہوتا۔ یا یوں فرض کر لیں۔ کہ میرے باپ کی تصویر کی گردن کسی شخص نے چاقو یا تیز دھار دار آلہ سے کاٹ دی ہے۔ اور میں نے پولیس میں اطلاع کر دی ہے۔ اور شخص ملزم امداد کے لئے دوڑا دوڑا مہاشہ کرشن جی کی سیوا میں پہنچا ہے۔ تو مہاشہ جی ملزم کے بچاؤ کے لئے ولائیت سے وکیل منگوانے کی تکلیف کریں گے۔ ہندوستان بھر کے وکیل ملزم کو پھانسی سے نہیں بچا سکتے۔ میں تو مہاشہ جی کے حواریوں کو خیر خواہانہ اور ہمدردانہ مشورہ دوں گا کہ وہ مہاشہ جی کے ہمراہ جاتے ہوئے بہت دور محتاط رہیں۔ کہ کہیں سورج چاند یا بجلی کی روشنی میں ان کا پاؤں یا ان کا سایہ مہاشہ جی کے سایہ کے سر پر نہ جا پڑے۔ ورنہ فوراً ہتک عزت میں ماخوذ نظر آویں گے۔ کیونکہ موجودہ سائینس کی روشنی میں تصویر بت اور سایہ متصور مجسم اور سایہ دار سے جدا نہیں سمجھے گئے۔ ان کی پوجا اور نرادر متصور۔ مجسم اور سایہ دار کی پوجا اور نرادر ہے۔ میں نے مشورہ دینا تھا۔ مان کر فائدہ اٹھانا آپ کا فرض تھا۔

اس لیکھ سے میرا اصل مدعا یہ ہے کہ مہاشہ جی اور ان کے حواریوں کے برخلاف مجھے نہ تو کوئی تعجب ہے اور نہ کوئی غصہ۔ کیونکہ خود غرضی سے بڑھ کر انعام کوئی نہیں۔ اخبار اور اخبار نویسی کا سنگ دوش ان کو اس پر از کینہ و انتقامی پراپیگنڈا کی جرأت دلا رہا ہے۔ جس کے لئے اگر ان کو کسی دوسرے اخبار کا محتاج ہونا پڑتا۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ سدھانت کے برخلاف لکھنے کے لئے غیر معقول امداد کہاں سے اور کس حد تک حاصل ہو سکتی ہے۔ اپنے اخبار کو مالک اور ایڈیٹر جیسا چاہے استعمال کرے۔ اور پھر مہاشہ کرشن جی جن کے اخبار کی غرض غائی شروع سے ہی معزز ہستیوں کی حاسدانہ طور پر پگڑیاں اچھالنا ہو۔ اپنی جبلی عادت سے مجبور ہیں۔ میں ان خود غرضی کے شکار اور سنگ دوش سے مجبور بھائیوں کو قابل رحم اور قابل معافی سمجھتا ہوں۔ اور پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پرماتما ان کو سُدھی پردان کریں۔ اگرچہ انہوں نے شری پنڈت بدھ دیو جی کے قتل تک کے لئے اکسانے کی کوشش کی ہے۔ جس کا سنجیدہ آریہ جگت پر اور جوشیلے آریہ نوجوانوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ مجھے تعجب ہے تو خود شری پنڈت بدھ دیو جی پر اور شری یان پردہان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر کہ انہوں نے مہاشہ کرشن کے اس مکروہ پراپیگنڈا کو اس قدر وقعت کیوں دی ہے۔ اور کیوں اس کے جواب میں کہنے اور لکھنے لگ گئے ہیں۔ کہ میں نے سدھانت رکھشا کے بھاؤ سے مجبور ہو کر سینہ پر پتھر رکھ کر یہ فعل پہلی اور آخری بار کیا ہے"۔ "پھر ایسا نہ کریں گے"۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ شری پنڈت جی اور شری پردہان جی کو ایسا لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ سدھانت انوکول کام کے لئے سینہ پر پتھر رکھنے اور اس کو پھر نہ کرنے کی پرتگیا بالکل بے معنی ہے۔ ایسے معترفانہ فقروں نے ہی تو سو فیصدی جائز فعل کو جرم کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ سو فیصدی سدھانت انوکول اس کام کے کرنے کے بعد ایسا لکھنا بھی ایک قسم کی بت پرستی ہے۔ اور ناکردہ گناہ کے لئے بزدلانہ اعتراف قصور ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ "ایسا نہ کریں گے"۔ آریہ سماج کا سدھانت بت شکنی ہے۔ بت چاہے کسی کا ہو اس کو توڑ ڈالیں گے۔ اس وقت جب کہ دیکھیں گے کہ اس بت کی پرستش کی جانے والی ہے۔ صرف آرٹ کے طور پر بت کو رہنے دیں گے۔ اور بت کو بت کے درجہ سے اوپر نہیں اٹھنے دیں گے۔ جب بھی بت اپنے درجہ سے اوپر اٹھنے لگیگا۔ اس کی گردن ہوگی۔ اور ہمارا ہاتھ۔

اس سے زیادہ تعجب شریمتی سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پر ہے۔ کہ کیوں اس معاملہ کو "دھرم آریہ سبھا" میں پیش کئے بغیر اتہاس کی سمتی لئے بغیر صاف مہاشہ کرشن اور ان کے حواریوں کے جھانسے میں آکر خود اپنے ہاتھوں اپنے نیم اور سنگٹھن کا نرادر کیا ہے۔ شاید صدیوں کی بت پرستی کے بھاؤ ابھی تک ان کے رگ و ریشہ میں چکر لگا رہے ہیں۔ وہ شاید بھول گئے ہیں کہ جب رشی دیانند کا سمارک (بت) ان کی شتابدی کے موقعہ پر بنایا جانا تجویز ہو رہا تھا۔ اور اس کے خلاف بڑا اندولن ہو رہا تھا۔ تو ایک پرسدھ سنیاسی مہاتما نے کہا تھا۔ کہ "ہم رولامنٹ میں قان کو بت ... وہ ہم توڑ ڈالیں گے"۔ جس پر یہ سارا اندولن دھرا رہ گیا تھا۔

اگر شریمان پنڈت بدھ دیو جی ایسے الفاظ استعمال نہ کرتے۔ کہ گویا وہ خود بت شکنی کو رشی دیانند کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ پردہان جی کا ایسا آدیش شائع ہوتا کہ "دیہ پھر ایسا نہ کریں گے۔ اندولن بند کر دیا جاوے"۔ تو کبھی کا یہ مکروہ اور منتقمانہ پراپیگنڈا بیکار ثابت ہو کر مر چکا ہوتا۔ مگر پنڈت جی اور پردہان کے الفاظ اور سارو دیشک سبھا کی کارروائی سے مہاشہ جی اور ان کے حواریوں کو ڈھارس بندھ گئی کہ بس اب پنڈت جی کے برخلاف ضرور کوئی جارحانہ کارروائی عمل میں آوے گی۔ جس کے لئے انہوں نے بیش بیش شور مچانا شروع کر دیا۔ اور اپنوں اور غیر مذہب والوں کو تماشہ بینی ٹکٹ انگشت نمائی اور غلط رائے کا موقعہ دیا۔ میری تچھ بدھی میں پبلک پر ضرورت سے زیادہ اصل معاملہ واضح کیا جا چکا ہے۔ اس پراپیگنڈا کی جوابی کارروائی کو بند کر دیا جاوے۔ اور فقیر کو اپنا کام کرنے دیا جاوے۔ اور پاسبان کو اس کے لئے اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاوے۔

(۱) اخبار پرکاش مورخہ ۱۵ ستمبر ۳۵ء میں بابو اودھو رام صاحب سہائیک منتری آریہ سماج لودھیانہ کا لیکھ بعنوان پنڈت بُدھ دیو کے حمائیتوں کی تہذیب چھپا ہے۔ لیکھ کیا ہے بس قربان ہونے کو دل چاہتا ہے۔ ایسی تہذیب اور لیاقت سے پُر مضمون آج تک شاید ہی کسی کو دیکھنے میں آیا ہو۔ آپ مہاشہ کرشن کی وکالت میں ایسے گھگھے جاتے ہیں۔ کہ بالکل ہی سوکھشم سے رہ گئے ہیں۔ معاملہ زیر بحث تو یہ ہے۔ کہ جڑ مورتی کی پاؤں لگانے سے مورتی والے کی توہین ہوتی ہے یا نہیں۔ اس سوال کو تو جناب نے چھُوا تک نہیں۔ لیکن جن ودوانوں اور آریہ سماج کے پُرانے اور جوٹی کے سیوکوں نے اس وشے کو نہایت باریکی سے حل کیا ہے۔ اُن کی بابت آپ فرماتے ہیں۔ کہ سوائے ایک آدھ نامہ نگار کے سب کے سب مع ایڈیٹر آریہ ویر کے مہاشہ کرشن جی کو نہایت بدتہذیبی سے گالیاں دینے پر تُلے ہوتے ہیں۔ گویا بقول پروفیسر رام دیو جی کوئی پچھلا حساب چُکا رہے ہیں۔ جناب من مہاشہ اودھو رام جی ان نامہ نگاروں اور ایڈیٹر آریہ ویر کی بدتہذیب گالیوں کو ذرا اپنے پوتر لیکھ میں نقل ہی کر دیتے۔ تو ہمیں بھی پتہ لگ جاتا۔ اور میدان آپ کے ہاتھ رہتا۔ لیکن ایسا آپ نے نہیں کیا۔ بلکہ اُلٹا اپنے لیکھ میں آریہ ودوانوں کو جن لفظوں سے یاد کیا۔ وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ اور آپ کے سہن شیلتا اور آریتو کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ آپ نے اپنے لیکھ میں کرپا کر کے جو شبد ودوانوں کے لئے استعمال کئے ہیں۔ وہ سن لیجئے خود ساختہ رشی۔ بدتہذیبی۔ طوفان بدتمیزی۔ بگلے بھگت۔ لکھنؤ کی بھٹیاریاں۔ کمینہ حملے۔ جل بھُن کر کباب ہونا۔ جل کر کوئلہ ہونا۔ ایرشا دویش میں جل کر مرنا۔ کمینہ۔ شرمناک۔ گراوٹ۔ کمینگی۔ بدنیتی۔ کمینہ چالیں۔ پھٹکار۔ وغیرہ وغیرہ لکھ کر اپنی ہی مسمہ لیاقت کا بڑا بھاری ثبوت دے دیا ہے۔ بقول شاعرہ

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

اور بقول پروفیسر رام دیو جی صاحب آپ بھی کوئی پچھلا حساب چکا رہے ہیں۔ اور لنگر لنگوٹ کس کر مہاشہ کرشن کی حمایت میں میدان میں اُترے ہیں۔ ذرا اوپر درج شدہ گالیوں اور گندے لفظوں کو ملاحظہ کر کے فرمائیے۔ کہ لکھنؤ کی بھٹیاریوں کو کس نے مات کیا۔

مہاشہ کرشن کے حمائیتوں کی تہذیب

بجواب

پنڈت بُدھ دیو کے حمائیتوں کی تہذیب

(از قلم شریمان مہاشہ سیتا رام جی آریہ۔ لدھیانہ)

حیدرآباد دکن میں دشمن کو میدان میں پیٹھ کے بل گرانے کے لئے رشی دیانند کے اس سدھانت کو جس کو کہ مہرشی نے شری کرشن اور رامچندر جی آدکوں کی مورتیوں کی دل میں عزت رکھتے ہوئے دریا بُرد کرنے کے پالن کیا تھا۔ پالن کر کے دکھایا تھا۔ تو اگر یہ مہاشہ کرشن کی نظر میں اوٹ پٹانگ کام تھا۔ تو پنڈت بُدھ دیو جی کو اپنے پاس بُلاتے۔ اور نہایت محبت اور پیار سے ان کو چپ چاپ کہتے کہ اے میرے عزیز ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تو معاملہ طول کیوں پکڑتا۔ اتنی ٹیڑھی نیتی دان کرشن چوک گیا۔ عقل سے کام نہ لیا۔ ودوان اور تیاگی برہمن کے گلے کا ہار بن گیا۔ اور بقول شریمان پروفیسر رام دیو جی کوئی پچھلا حساب چُکانے پر تُل گیا۔ اور آریہ سماج کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی ٹھان لی۔ اور بھارت ورش کے کونے کونے میں پورانکوں اور غیر آریوں میں اپنے اخباروں اور لیکھوں دوارا آریہ سماج کو ذلیل کرا دیا۔ جناب من بدتہذیبی سے آپ اور آپ کے کرشن مہاشہ دونوں ہی نہیں بچ سکے۔ آپ کی بدتہذیبی تو اوپر درج کر دی گئی۔ ذرا مہاشہ کرشن کی تہذیب بھی ملاحظہ فرماویں۔

اُن کے مضامین کو پڑھ جائیے۔ اُن سے انتقام کی کتنی بُو آ رہی ہے۔ آپ نے ایک برہمن کو ودوان اور تیاگی مانتے ہوئے کیسے گھرنا سے اُن کے لئے بدمعاش Rascal بیجرہ وغیرہ شبد استعمال کئے ہیں ملاحظہ فرماویں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھوت منتری کی مانسک حالت اس قدر ایرشا دویش۔ اب آپ کو بھلی بھانتی پتہ لگ گیا۔ کہ گالیاں کون نکال رہا ہے۔ آپ اور آپ کا کرشن یا ایڈیٹر آریہ ویر اور اُن کے نامہ نگار۔ ذرا گریبان میں مُنہ ڈال کر سوچنا۔ ایک بات اور بھی آپ کی سیوا میں نویدن کر دوں۔ رشی کے لفظ پر اعتراض کرتے ہوئے آپ نے پنڈت بھگت رام جالندھری کے بارہ میں فرمایا ہے۔ اور نہایت نفرت آمیز لہجہ میں فرمایا ہے۔ کہ وہ خود ساختہ رشی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رشی اُپادھیاں مہاشہ اودھو رام جی دیا کرتے ہیں۔ اور یہ پدوی پنڈت بھگت رام جی نے ان سے حاصل نہیں کی۔ اس لئے خود ساختہ رشی کہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس پکش میں پڑ کر آدمی انصاف سے کوسوں دُور جا پڑتا ہے۔ میں نہایت نمرتا سے بابو صاحب کی خدمت میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ یہ دوش جنہیں۔ بلکہ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی اپنے نام کے پیچھے اگنی ہوتری چترویدی ترویدی۔ دوویدی۔ پاٹھک وغیرہ شبد کا پریوگ کرتا ہے وغیرہ۔

(۲) چوہدری ویدبرت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ کی بابت آپ نے لکھا ہے۔ کہ یہ کالج پکش کے ہیں۔ انہوں نے خود کل پکش کے کئی آدمیوں کو بھڑکا کر تماشہ دیکھنے کا ٹھیکہ لیا ہوا معلوم ہوتا ہے وغیرہ" مہاشہ جی! چودھری ویدبرت جی کو تو آپ نے کالج پکش کا لکھ دیا۔ بھلا یہ تو بتلانے کی کرپا کیجئے۔ کہ لالہ دیوی چند ایم۔ اے۔ اور پنڈت بُدھ دیو میرپوری کس پکش کے ہیں۔ جن کے لیکھ شریمان پنڈت بُدھ دیو جی کے خلاف مہاشہ کرشن نے چھاپے ہیں۔ کیا وہ کالج پکش کے نہیں ہیں۔ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو بتلانے کی کرپا کیجئے۔ آپ کا یہ لکھنا کہ چودھری ویدبرت جی کالج پکش کے ہیں۔ وغیرہ آپ کی دلی کدورت کا خاکہ ہے یا نہیں۔ ضرور ہے۔ چودھری ویدبرت جی نے پنڈت بُدھ دیو جی کے حق میں لکھا۔ تو کالج پکشی اور بدتہذیب ہو گئے۔ اور شریمان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے اور شریمان بُدھ دیو جی میرپوری کالج پارٹی کے لیڈر اور اُپدیشک ہوتے ہوئے پرکاش میں پنڈت بُدھ دیو جی کے خلاف لکھا تو یہ دونوں مہانو بھاؤ مہذب انسانوں کی شریمی میں آپ نے کھڑے کر دئے۔ میرے پیارے مسٹر لالہ اودھو رام جی! یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ایک کو کالج پکشی ہونے کا طعنہ اور اس کی سب کاروائی بیہودہ دوسرے کالج پکشیوں کی سب کاروائی

بقایا۔ من پنڈت بُدھ دیو جی نے

دوست - کیونکہ وہ آپ کے کرشن جی کے حق میں لکھ رہے ہیں - برین عقل و ہمت ببائد گریست وا معاملہ ہے کہ نہیں - سچ کہنا -

(۴) میرے پیارے متر بابو ادھو رام جی لکھتے ہیں - کہ بھگت رام رشی کی تحریر سے بدبو آ رہی ہے " واقعی آپ کا دماغ بیٹھا جا رہا ہے - اور دماغ سے اس بدبو نے پہنچ اٹھ کر عجیب بہک پیدا ہی میں آپ کو مبتلا کر دیا ہے - رشی جی کی تحریر سے آپ کو بو آ رہی ہے ایسا کہنا آپ کا غلط ہے - کیا اس بیماری کی وجہ سے تو آپ کا دماغ نہیں بیٹھ جا رہا - سچ کہنا پرماتما بچائے - آپ دوسروں کو بگلے بھگت اور بدتمیز بتلا رہے ہیں - یہی بھگتی - تمیز اور آریتو کا ٹھیکہ تو آپ ہی نے رکھ رکھا ہے - آپ جیسے سچے آریوں اور بگلے بھگتوں کو بھی دنیا خوب جانتی ہے - معلوم ہے - آریہ پتری پاٹھشالا اور دیانند کے ٹھیکیدار اور آپ کا کیا معاملہ ہوا تھا - اور پتری پاٹھشالا سے آپ کیوں الگ کئے گئے تھے - کسی شاعر کا قول آپ پر خوب صادق آتا ہے -

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

من خوب مے شناسم پیران پارسا را -
خود بگلے بھگت ہوتے ہوئے بھگتوں کو بگلے بھگت کہنا یہ دھوکہ دہی نہیں ہے -

(۵) معلوم ہوتا ہے - آپ کے دماغ میں کچھ گڑبڑ ہونے کے کارن فتور آ رہا ہے - اگر ایسا نہ ہوتا - تو ایسی بہکی بہکی باتیں نہ کرتے - اپنے لیکھ میں مہاشہ کرشن کا پکش لیتے ہوئے سات آٹھ مہانو بھاؤں کو خوب صلواتیں سنائیں - جس جرم کا مرتکب ان مہانو بھاؤں کو گردانا ہے - خود اسی لپیٹ میں آ گئے - سو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا -

جناب من آپ نے سوامی دیانند جی مہاراج کا جیون چرتر ضرور پڑھا ہوگا - تو آپ کو بھلی بھانتی ودت ہوگا - کہ وہ لوگ جو پشت پشت سے مورتی پوجک تھے - سوامی جی سے مورتی پوجا کے کھنڈن کا اپدیش سن کر بہتوں نے شری رام - کرشن - مہادیو وغیرہ کی مورتیوں کو دریا میں پھینک دیا تھا - کیا اس سے سوامی جی مہاراج پاپی ہو گئے - ہرگز نہیں ستیارتھ پرکاش کھول کر دیکھو - سوامی جی مہاراج کے دل میں شری رام اور کرشن جی کی کتنی بھگتی تھی - لیکن ان کی بت پرستی دیکھنا نہ چاہتے تھے - بت کی پوجا کے سخت مخالف تھے - اس کا کھنڈن سوامی جی مہاراج کے جیون کا ایک ادنیٰ مقصد تھا - اگر پنڈت

بلحاظ مرتبہ سوامی جی مہاراج کے اس پر سدھانت کو بلند مرتبہ کے دلوں میں جاگزین کرنے کے لئے سوامی جی کی پیروی کرتا ہے - تو وہ سوامی جی کا پکا بھگت اور پیارا ہے - اس وقت آپکی رگ حمیت کیوں نہ پھڑکی جب مہاشہ کرشن نے اپنے اخبار میں سوامی جی کی تصویر پر بیٹھے کا بوٹ لگایا تھا - اس واسطے کہ یہ فعل آپ کے دوست مہاشہ کرشن کا تھا - کیا اس وقت بھی آپ نے ایسی دُرافشانی کر کے مہاشہ کرشن کو صلواتیں سنائی تھیں - جیسی کہ اب دوسرے ودوانوں کو سنا رہے ہو - ارے بھائی سوامی دیانند جی مہاراج کی جڑ تصویر کو پاؤں لگانے سے سوامی جی مہاراج کا کچھ نہیں بگڑا - بلکہ ان کے ایک سچے سیوک اور بھگت نے برسر میدان مخالف کے مقابلہ میں ہتھیار نہ ڈالتے ہوئے مہرشی کے پیارے سدھانت کی رکچھا کرا دی - اس لئے شریمان پنڈت بدھ دیو جی سے پشچاتاپ کرانے والو خود پشچاتاپ کرو - اور اس ساری گڑبڑ پیدا کرنے کے ذمہ وار مہاشہ کرشن کو پشچاتاپ کرنے پر مجبور کرو -

(۵) مہاشہ ادھو رام جی - ایڈیٹر آریہ ویر تو سنگٹھن کے حق میں ہے - آریہ ویر نے اس معاملہ کو نہیں چھیڑا - یہ کرتوت تو آپ کے کرشن مہاراج کی ہے - جو نہ اس معاملے کو گدی چھننے کی کدورت نکالنے کے لئے اخباروں میں گھسیٹتے اور نہ یہ معاملہ اتنا طول پکڑتا - باوجود شریمان پردھان پرتی ندھی سبھا کی کوشش کے مہاشہ کرشن نے اپنا رویہ نہ بدلا - اور سنگٹھن کی مٹی پلید کی - اور پرکاش میں شروع سے اخیر تک پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف زہر اگلتے رہے - اور آریہ جنتا کو ان کے خلاف اکساتے رہے - پھر کہتے ہیں کہ ہم ویدک دھرمی ہیں - اور ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں - یہاں بہت سے سجن اخبار پرکاش اور ریفارمر کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - سوائے ستیانندی اور کرشن کے چیلوں کے - اور آریہ ویر کو سچی ہتیشی اور ویدک دھرم کا پرچارک سمجھ کر اس کے خریدار بن رہے ہیں - بہتر ہے - کہ پرکاش اور ریفارمر والے پشچاتاپ کریں اور اس معاملہ کو جلد از جلد سماپت کر کے یش کے بھاگی بنیں - اس بات کی کوشش کر کے میں حیدرآباد کانڈ کو سماپت کرتا ہوں - پھر بھی جھگڑا جاری رکھا گیا - یہ کہاں کی بدھی مانی ہے - آریہ ویر نے پہل ہرگز نہیں کی - جو کچھ کیا ستیہ کی رکشا کرتا ہے -

(۶) لالہ ادھو رام جی! پھر آپ لکھتے ہیں - کہ ایک سنیاسی مہاتما ویدانند جی تو بھی مہاشہ کرشن سے اپنا پرانا کینہ نکال رہے ہیں - کیا ایسے سنیاسی ہی سنسار میں ویدک دھرم کا پتاکا لہرائیں گے - وغیرہ - جناب من! ویدک دھرم کا پتاکا لہرانے والے سنسار میں سنیاسی اور برہمن ہی ہوتے ہیں - انگریزی کے دلدادہ نہیں ہوتے - پنڈتوں اور سنیاسیوں کو تو آپ کوس رہے ہیں - ٹیڑھی ترچھی ٹوپی پہننے والے انگریزی پڑھوں کی آپ حمایت کر رہے ہیں نہ معلوم آپکی عقل کو کیا سونگھ گیا - کیا آپ جیسے آریہ اور آپ کے منظور نظر بقول آپ کے اسی بل بوتے پر سنسار بھر میں ویدک دھرم کا پتاکا لہرائیں گے - اور دھرم کی نیا کو پار لگائیں گے - جن کو یہ بھی خبر نہیں - کہ سنسار میں دھرم کا پرچار کون کیا کرتے ہیں -

چراغ مردہ کجا نور آفتاب کجا
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(۷) پھر میرے متر لالہ ادھو رام جی لکھتے ہیں - آریہ ویر کے بہت سے بھلے مانس نامہ نگار تو مہاشہ کرشن کی کوٹھی اور موٹر وغیرہ کو دیکھ کر حسد اور ایرشا کے مارے جل بھن کر کباب ہوئے جاتے ہیں - اور یہ نہیں سوچتے - کہ اگر مہاشہ جی نے اپنے پرشارتھ عقلمندی اور پرار بدھ سے دھن سمپتی پراپت کر لی ہے - تو اس میں جل کر کوئلہ ہونے کی کیا بات ہے وغیرہ" - پیارے بھرا جی اتنے کرودھ وش کیوں ہوئے جا رہے ہو - کرشن جی کی کوٹھی اور جاہ و جلال کو دیکھ کر کوئی ایرشا ودویش نہیں کرتا - بلکہ ... بات کا ہے - کہ یہ روپیہ اور دھن سمپت بھولے آریوں کو گمراہ کر کے اینڈ ... کی اینٹوں سے اکٹھا کیا گیا ہے - اگر آپ کے خیال مبارک میں ان کا یہ سب کچھ درست اور دھرم انکول ہے - تو ان کی پیروی کرتے ہوئے آپ بھی ایک اخبار جاری کر دیں - اور اس میں سوزاک آتشک اور گائے کے گوشت سے تیار شدہ نوٹس چھپوایا کریں اور پھلت جوتش وغیرہ کے راگ بھی الاپا کریں - اس کے علاوہ ایک ...... بھی کھول دیں - اور اس اخبار میں ایک فریق اٹھ کر دوسرے کو گمراہ کر کے جنگ و جدل جاری کر کے جنتا کو خوب گراہک بنا لیں - اور بھولے بھالے جی جیسے ایجنٹ رکھ کر ان کی معرفت آریہ ہائی سکول کے غریب لڑکوں کے سر ۴ روپے فی ہر ایک نمبر کا زبردستی چار چار آنہ کو منڈھا کریں - اس قسم کا ڈھونگ رچ کر اس اخبار میں دعویٰ دار بن ... کر کے ویدک

دھرم کا خوب پرچار کرو - ایسا کرنے سے آپ بھی بہت جلدی اپنے پرشارتھ عقلمندی اور پرار بدھ سے دھن سمپتی پراپت کریں گے -

شرم چہ کتی است پیش مردان بباید

(۸) میرے متر مہاشہ ادھو رام جی نے آخری پیرا میں لکھا ہے " - چند ایک نے تو ایک نہایت ہی کمینہ اور شرمناک الزام مہاشہ کرشن جی پر لگایا ہے - یعنی مہاشہ جی نے پنڈت بدھ دیو کے قتل کی درپردہ انگیخت کی وغیرہ" شریمان جی - بھلا یہ تو بتلائیے - کہ مہاشہ کرشن جی کو کلکتہ کی مثال دینے کی ضرورت ہی کیا تھی - سوائے کہ کسی مذہبی دیوانے کو اکسا کر جوش دلایا جاتا - ذرا آنکھیں کھول کر پڑھو کلکتہ کی مثال کس ڈھنگ سے دی ہے - اس میں مذہبی دیوانوں کو اکسانے کی کوشش بھی کی گئی ہے - اور مجھ میں آپنے آپ کو اس کی زد سے بھی بچا گئے - یہ ہے کرشن نیتی ...... اگر آپ کے سر میں شعور اور دماغ میں بقول آپ کے کپیلو نہیں بھرے - تو مہاشہ جی کے الفاظ کو پھر پڑھو - اور سیاق کی رائے کا ملاحظہ کرو - افسوس کہ بقول آپ کے آپکی اور مہاشہ کرشن جی کی گراوٹ اور کمینگی کی حد ہو گئی - مگر آپ لاکھ سر پٹکیں - اور ان کی بدنیتی اور کمینہ چال کو ہر ایک ... سمجھ رہا ہے - اور پھٹکار ڈال رہا ہے - گراوٹ کمینگی بدنیتی کمینہ چال پھٹکار ڈال رہا ہے - وغیرہ لفظ آپ کے ہی ہیں جو لوٹا دیے ہیں " - انت میں ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ آپکو اور آپ کے کرشن جی کو سمتی دیں - کہ وہ بھلے برے کی تمیز کر کے ویدک دھرم کو پالن کرنا سیکھیں -

---

(بقیہ مضمون صفحہ ... سے آگے)

میں کب تک پڑے رہو گے - کیا آریہ ... کو رسا تل میں پہنچا کر ہی دم لو گے - اگر ... اٹھو - اور رشی کے بتائے مارگ پر چل ... آریہ سماج سے پاکھنڈ اور ان پاکھنڈ ... نقلی دھرم کے ٹھیکیداروں پر وجے پراپت کرو - مت پرواہ کرو - کہ ان میں کون پوجیہ ہے اور کون سمبندھی - دیانند جی ... طرح مہابھارت یدھ کے سمان ... کی دی ہوئی ستیارتھ پرکاش - دبا ... کٹاری سے سماج کا پیٹ چاک ... پرماد آلس دویش بھاؤ کو نکال کر ... سناتن ویدوکت سماج کا نرمان کر کے ... پھر سارے سنسار کی دگوجے کرو -

اخبار کی بہار

—— ڈیلی اکسپریس کے نامہ نگار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی میں ایک خفیہ معاہدہ طے پاگیا ہے۔ جس کی رو سے دونوں سلطنتیں دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گی۔ اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو اس صورت میں جرمنی ابے سینیا کے خلاف اٹلی کی مدد کرے گا۔ ابے سینیا کا علاقہ فتح کر چکنے کے بعد اٹلی کو جرمنی کی مدد کرنی ہوگی۔ تاکہ وُہ اپنے کھوئے ہُوئے مقبوضات واپس لے سکے۔

—— عبادان - ۷ ستمبر حکومت ایران نے اپنے ایک فرمان کی رو سے جملہ غیر ملکیوں کو ایران میں ملازم ہونے یا آزاد پیشہ اختیار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

—— بمبئی - ۷ ستمبر - شاردھا میں مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل - شری راجگوپال آچاریہ وغیرہ لیڈروں کی کانفرنس ہو رہی ہے معلوم ہُوا ہے - کہ شری راجگوپال آچاریہ کے زور دینے پر مہاتما گاندھی کانگریس کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔ لیکن اب کے ان کا پروگرام نئے کانسٹی ٹیوشن تک گرام سدھار ہوگا۔

—— شملہ - ۸ ستمبر - سرکار نے اسمبلی میں مسٹر اکھل چندر دت کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا - کہ گورنمنٹ اپنی طرف سے اس بات کی زبردست کوشش کر رہی ہے - کہ صوبجات میں جلد از جلد اصلاحات نافذ کر دی جائیں۔ لیکن گورنمنٹ ابھی تک اس مرحلہ پر اصلاحات کے نفاذ یا انتخابات کے متعلق کسی یقینی تاریخ کے متعلق وعدہ کرنے کو تیار نہیں۔ اس معاملہ کا انحصار انتخابی تیاریوں پر ہے - جس قدر جلد وُہ ختم ہو جائیں - اسی قدر جلدی اصلاحات نافذ کر دی جائیں گی۔

—— نتھیا گلی - ۸ ستمبر - ہزارہ کی سرحد پر صورت حالات کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ ۶ ستمبر کے روز ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہزارہ کی سرحد پر آباد قبائل کے ایک نمائندہ جرگہ سے انٹرویو کیا۔ جرگہ کے نمائندوں نے دل ہی کا اپنی بدسلوکی کے متعلق گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ انہیں معاف کر دیا گیا ہے - اور ان کی معذرت کے مدنظر تادیبی کارروائی کرنا ضروری خیال نہیں کیا جاتا۔ حکومت کو توقع ہے - کہ عنقریب پھر سے سابقہ دوستانہ تعلقات بحال ہو جائیں گے۔

—— جینیوا - ۸ ستمبر - پانچ طاقتوں کی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق پیشگوئی یہاں پہنچ گئی ہے - اس پر اطالوی حلقوں میں مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے - اٹلی انہیں موجودہ شکل میں قابل قبول نہیں سمجھتا۔

—— دہلی - ۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو لکھنؤ کانگریس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستان میں آسکیں گے۔

—— بمبئی - ۷ ستمبر - کئی نواحی دیہات سے زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہونے کی اطلاع موصول ہُوئی ہے - کسی قسم کے نقصان کی اطلاع ابھی تک موصول نہیں ہُوئی۔

—— اسکندریہ - ۷ ستمبر - مصر کے اخبارات نے روم سے آمدہ ایک تار شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے - کہ پوپ نے ایک تقریر میں کہا - کہ ابے سینیا اور اٹلی کی مہم اور آئندہ جنگ اٹلی کی بستیوں کی توسیع کے لئے بہت ضروری اور ناگزیر ہے - پوپ نے یہ بھی کہا - کہ مذہب ایسے جنگوں کی اجازت دیتا ہے۔

—— احمد آباد - ۷ ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ نے باردولی آشرم کو جو سول نافرمانی کے دوران میں ضبط کر لیا تھا - واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

—— سری نگر - ۷ ستمبر - آج مہاراجہ صاحب کشمیر بذریعہ ہوائی جہاز یورپ سے یہاں پہنچے - اُن کی آمد پبلک تھی - توپوں سے اُن کی سلامی کی گئی۔

آریہ سماج نئی دہلی میں لیکچر!

دہلی $\frac{9}{35}$-۱۶ - روی وار کے دن پراتہ کال پنڈت بھگت رام جی رشی برہم پوجا پر بڑا عالمانہ لیکچر آریہ سماج نئی دہلی میں ہُوا۔

آریہ جگت

(بقیہ مضمون صفحہ ۹ سے آگے)

میں اس وجہ سے کوئی برابری نہیں ہو سکتی اور بالکل وہ ایک جداگانہ چیز ہے۔ ہم تو سوامی جی مہاراج کے سدھانتوں پر ان کے ارشاد کے مطابق عمل کر کے ان کی عزت کرتے ہیں۔ اور یہ اُن کی پوجا ہے۔ اگر اس کے اصولوں کو اور منتوں کو نہ مانا جاوے۔ تو یہ ہی اُن کا اپمان اور ترسکار ہے۔ مگر تم لوگ خود کاغذ پرست اور پتھر پرست ہو کیونکہ تعزیوں کا بنانا اور پوجنا اور قبروں کا پوجنا حتیٰ کہ سنگ اسود کو بوسہ دینا یہ ہی تو بت پرستی ہے۔ اس کا تو کوئی جواب مسلمانوں کی جانب سے اس وقت دیا نہیں گیا۔ مگر وہ اس بات پر ڈٹے رہے کہ تم لوگ آریہ سماجی بھی ضرور دوسرے ہندوؤں کی مانند مورتی پوجک ہو جس کا بعینہٖ ثبوت یہ ہے۔ کہ دیکھو یہاں پر بھی پنڈال میں شری سوامی جی کا فوٹو تم نے لگا رکھا ہے۔ اس پر پنڈت جی کے ہر پرکار سے سمجھانے کی چیشٹا کرنے پر بھی جب مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اور ایک پرکار جنتا یعنی پبلک میں بے چینی اور اسنتوش سا چھانے لگا۔ تو اصول کے تحفظ میں مجبور ہو کر انہوں نے ناظرین کے روبرو کھلم کھلا یہ کہا کہ آریہ سماج مورتی پوجا کو جائز قرار نہیں دیتا ہے اور سوامی دیانند خود مورتی پوجا کے سخت مخالف تھے لہٰذا انہیں کے اصول کی پابندی کے لئے اُن کو اور اُن کے تصویر کو دو جداگانہ چیزیں مانا ہُوا اس تعلق سے میں تصویر کو خود اپنے پیروں سے کچل سکتا ہوں۔ تب پرتی پکشی ہتاش اور نراش ہو کر بھاگ نکلے کہ اس پنڈت کے سامنے ڈٹنا آسان کام نہیں ہے۔ اور اس طرح پر آریہ سماج کی فتح اس دن شاستراتھ میں ہوئی۔ وہ دن اب بھی آج کی طرح ہم سب کو یہاں پر اچھی طرح یاد ہے۔ پیارے ناظرین خود سوچ لیں پنڈت جی کے اس وقت کے اس کاریہ سے نتیجہ؟

آریہ سماج بھکر کے سماچار:-

(۱) ۲۲/۹/۳۵ لغایت ۲۹/۹/۳۵ آٹھ دن آریہ سماج مندر بھکر میں پنڈت ہردیالو جی کی کتھا و مہاشہ ہرشچندر جی بھجنیک کے بھجن ہوتے رہے۔ قریباً ۱۵۰ پرش اور ۶۵ استریاں رات کے ۱۱ بجے تک امرت ورشا سے لابھ اٹھاتی رہیں۔ پربھاؤ اتی اُتم پڑا۔

(۲) ۳۰/۹/۳۵ سے ۱/۱۰/۳۵ تک آریہ سماج بھکر کا وارشک اتسو بڑے سماروہ سے ہُوا۔ پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اُپدیشک اور مہاشہ ہرشچندر جی و مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک پدھارے۔ نگر کیرتن اور سماج مندر میں خوب امرت ورشا ہوتی رہی سماج اکثر اوقات کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ شرتاگن نت چت ہو کر لابھ اُٹھاتے رہے۔ بلحاظ حاضری امرت ورشا اور دھن اُتسو نہایت کامیاب رہا۔ کسی قسم کا وگھن نہیں پڑا۔ نہ تو کوئی شنکا سمادھان کے لئے اور نہ ہی شاستراتھ کرنے سامنے آیا۔

(۳) ۲/۹/۳۵ سے ۴/۹/۳۵ تک تین دن آریہ سماج مندر میں پنڈت شانتی پرکاش کے وشیش ویاکھیان ہوتے۔ پربھاؤ بڑا اچھا پڑا مسلمان بھی بھاری تعداد میں شامل ہوتے رہے۔

(۴) ویشوانز یگیہ کا کام شروع ہے۔ پراپت دھن جلد بھیج دیا جائے گا۔

(۵) پرکاش اور ریفارمر کے انوچت اندولن سے آریہ سماج کا گورو گھٹ رہا ہے۔ سماج ہذا آچاریہ جی تتھا پوجیہ پنڈت بُدھ دیو جی کو مان اور آدر کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ سوارتھ اور آڈمبر آخر کو کہاں تک چلتے ہیں۔ کاٹھ کی ہنڈیا آگ پر کام نہیں دے سکتی۔ پرکاش اور ریفارمر کا چندہ ختم ہوتے ہی بند کر دئے جائیں گے۔ موجودہ ادھیکاریاں آریہ پرتی ندھی سبھا کا تیاگ اور پرچار تتھا پرشنسا کے یوگیہ ہے۔ ایشور اردھ شتابدی کو کامیاب بنا دیں۔

(دنتیا نند آریہ منتری آریہ سماج بھکر)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) اس سماج کے ہفتہ واری اجلاس آج کل بڑی رونق سے نئے سماج مندر میں لگتے ہیں۔ حاضری پہلے کی نسبت تقریباً دُگنی ہو گئی ہے۔

(۲) پنڈت دلیپ جی شاستری اور مہاشہ مہرچند نے اپنے سندر ویاکھیان اور بھجنوں دوارا دو دن خوب پرچار کیا۔

(۳) پنڈت نندلال جی اُپدیشک دیانند سالویشن مشن نے ایک دن شدھی وشے پر بڑا منوہر ویاکھیان دیا۔ اور آگو کی منڈلی نے اپنے پنجابی بھجنوں دوارا سب کو آنندت کیا۔

(۴) سبھا کی آگیا انوسار اس کے ممبر سبھاسدوں کے گھر پر یگیہ ہو چکے ہیں۔ تقریباً ۲۰/۱۲/- دکشنا کے روپ میں پراپت ہو چکے ہیں۔ شری سوامی رُودرانند جی مہاراج کے آنے پر اور یگیہ بھی ہوں گے۔

(۵) اس سماج کی طرف سے ۳۰/۱/- روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو جمع کر کے بھیج چکے ہیں۔ کچھ دھن اور بھیجا جائے گا۔

(۶) لالہ گوردت مل جی حلوائی کی پتری کا سنسکار ودھی انوسار پنڈت حاکم رائے نے کرایا۔ کنیا پکش کی طرف مبلغ ۱۲/- اور ور پکش کی اور سے ۵/- روپے فنڈ کو دان دیا گیا۔

(۷) مسٹر گنگا رام ساکن نواں پنڈ۔ جو پندرہ سال پہلے ظفروال میں عیسائی ہو گیا تھا اس کی اپنی درخواست پر اس کو اور اس کی دھرم پتنی اور پتری کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں شامل کر لیا گیا۔ گنگا رام مذکور کے ہاتھ سے حلوہ تقسیم کرایا گیا۔ جو اس کی ساری برادری نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

آنند کر سکتے ہیں اور اس کی آلوچنا پرتیالوچنا کے ذریعہ سے اپنے وچار پرکٹ کر سکتے ہیں۔ جس پر ہمیں اپتی اور سے ایسے ہیں جب یہ ہی وشے آریہ سماجک سماچار پتروں میں چل رہا ہے کسی ٹیکا ٹپنی کی آوشیکتا یعنی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ ہم نے اپنے وچار پہلے ہی پرکٹ کر دئے ہیں۔

آریہ سماج دولت نگر کا چناؤ

آریہ سماج دولت نگر ضلع گجرات کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

بابو منشی رام ساہو کار - پردھان -
منشی گوپال سنگھ سیکرٹری
ماسٹر سوہن لال - اسسٹنٹ سیکرٹری
ماسٹر سوہن لال اسسٹنٹ سیکرٹری
مہاشے بڈھامل خزانچی - مہاشے ہیرا لال لائبریرین -

(گوپال سنگھ سیکرٹری)

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کے پرستاؤ

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی نے حسب ذیل پرستاؤ پاس کئے ہیں -

(۱) آریہ سماج جالندھر چھاؤنی سرہند میں کے دیانند سماج نمبر کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے - آریہ سماج بڑا اکا و چاد ہے - کہ یہ کام جان بوجھ کر آریہ سماج کے سبھاسدوں اور دیانند بھگتوں کی دل آزاری کے لئے کیا گیا ہے - یہ سماج سرکار کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے - اور آشا کرتا ہے - کہ اس معاملہ میں مناسب کارروائی کرکے ہم پرشٹی کے اس انگ کے لئے ذمہ وار

لوگوں کو واجب ڈنڈ دیا جائے گا۔

(۲) ریاست حیدر آباد دکن میں آریہ سماج مندر گرائے جانے کے خلاف یہ سماج بڑے زور سے آواز بلند کرتا ہے - اور اگشا ستی سے اپیل کرتا ہے - کہ اس معاملہ میں آریہ سماج کی مناسب رہنمائی کرے یہ آریہ سماج نظام حیدر آباد سے زور سے نگ نمر نویدن کرتا ہے - کہ وہ مندر گروانے والے ادھیکاریوں کو قرار واقعی سزا دے - ریاست حیدر آباد کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو وشواس دلاتا ہے - کہ وہ جو بھی کام آریہ سماج کی عزت بچانے کے لئے کریں - یہ سماج انہیں پوری سہائتا دیگا۔

(ہرشچندر ودیارتھی منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نالاگڑھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نالاگڑھ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶- اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اسوج سمت ۹۲ کو ہونا قرار پایا ہے - مہاشہ چرنجی لال جی پریم - پنڈت ستیا نند جی دہت آریہ سماج شملہ - پنڈت سوم ناتھ کمپیلا مشنری گوروکل کورو کشیتر - پنڈت رام دیو جی - پنڈت منیشور دیو جی - مہاشہ رام دت اپدیشک اور مہاشہ دیسراج اور مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک پدھاریں گے - سب سجن پدھاریں

ہیں پدھار کر لابھ اٹھاویں -

(کشوری لال منتری آریہ سماج نالاگڑھ)

اکبری منڈی لاہور میں آریہ سماج کی استھاپنا

پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و ویدپرچار نی سبھا لاہور کے پرشارتھ سے اکبری منڈی لاہور میں آریہ سماج استھاپت ہو گیا ہے - چناؤ مندرجہ ذیل ہوا ہے :-

پردھان - لالہ داس مل جی
منتری - لالہ ناتھا مل جی
اپ منتری - لالہ کشوری لال جی -
خزانچی - لالہ داس مل جی آڑھتی

آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم میں جو لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے آریہ ودیارتھیوں کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کھول رکھا ہے - رہائش کے لئے نہایت عمدہ اور ہوادار کمرے خالی ہیں - کالج شروع اکتوبر میں کھلیں گے - جو آریہ بھائی اپنے عزیزوں کو سبھا کے آشرم میں رہائش کے لئے رکھنا چاہتے ہیں - انہیں چاہئے - کہ بہت جلد درخواست بھیجیں - تاکہ جگہ کے ابھاؤ کے کارن انہیں مایوس نہ ہونا پڑے - لاہور بھر میں ایسا ہوادار اور عمدہ آشرم نہ ہوگا - طلباء کے آرام و جسمانی ورزش کے لئے ہر قسم کی کھیلوں کا پربندھ کیا گیا ہے - دونوں کال سندھیا و ہون ہوتا ہے - لڑکوں کے اخلاق وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے -

(رادھے شیام آریہ ودیارتھی آشرم لاہور)

شوک پرستاؤ -

آریہ سماج راجن پور رائے زادہ ہیم چند صاحب وکیل و میونسپل کمشنر راجن پور کی بے وقت موت پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ مرحوم کے آتما کی سدگتی کریں - ان کے پسماندگان سے آریہ سماج ہذا کی دلی ہمدردی کرتا ہے

(منتری آریہ سماج راجن پور)

(بقیہ مضمون ہنومان اپنی شکتی کو پہچان صفحہ ۲ سے آگے)

ہی رہی تھی۔ پرچار کیا جاتا ہے۔ اب پرشن یہ ہے۔ کہ اس وجے یاترا کے بند ہونے کا کیا کارن ہے؟ ایک شبد میں اس کا کارن یہ بتاؤں گا۔ کہ جب سے امر شہید گورو دیو سوامی شردھانند جی نے ویرگتی پائی ہے۔ تب سے آریہ سماج کی لیڈری اُن لوگوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ جن کے پاس لیڈری کے لیے کوئی وقت نہیں۔ ایسے لیڈروں کی لیڈری میں بھی آریہ سماج ایکدم بیٹھ نہیں گیا۔ یہ اس بات کا پرمان ہے کہ آریہ سماج کا سنگٹھن اور اس کے سدھانت ایک سدھ چودھ کا اس گاڑی کو دیا تھا۔ وہ ابھی تک بھگ جیوں کا تیوں بنا ہے۔ میں اگر یہ بھی نہ مانوں کہ ان لیڈروں کی ایمانداری کا بھی یہ پھل ہے۔ کہ آریہ سماج کی گاڑی پٹڑی سے نہیں اُتری۔ تو میں سرگھسنڈ کا دوشی کہلاؤں گا۔ لیکن پٹڑی سے نہ اُترنے دینا ایک بات ہے۔ اور زور سے آگے کھینچ کر لے جانا اور ہی بات ہے۔ یہ کام اتنی فرصت کے وقت میں کام کرنے والے لیڈروں سے ناممکن تھا۔ اس کا کارن اُن کی لگن اور ایمانداری کی کمی نہ تھی۔ کنتو اس کا ایک ہی کارن تھا۔ وقت کا ابھاؤ۔

اس چھوٹے سے کنترا اتی نت ہیتو پورن کارن نے آریہ سماج کی سردانگ پورن گاڑی کی گتی کو اتنا مند کر دیا۔ کہ اس کے کھڑے ہونے کا سندیہہ ہونے لگا۔ لیکن زندہ سنستھاؤں کے زندہ ہونے کا پرمان یہی ہے۔ کہ اس کے لیڈر سدا جاگتے رہیں۔ اور جہاں نقص پیدا ہو۔ وہیں اسے دور کر دیں۔ آریہ سماج۔ آریہ سماج ایک زندہ سنستھا ہے۔ اس کے سینک کب تک اس طرف آنکھیں بند کئے رہتے۔ انہوں نے اس دوش کو پہچانا۔ اور آریہ جنتا کو بتانا آرمبھ کیا۔ میں کہوں گا۔ کہ شاباش ہے اور ہزار بدھائی ہے۔ آریہ جنتا کو کہ اُسے بھی ہتھیار سے اس ستھتی کو پہچاننے میں دیر نہ لگی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اس سال کا چناؤ اس بات کا پرمان ہے۔ اس ورش آریہ پرتی ندھی کے پردھان پد کو ایک ایسے ویکتی نے سشوبھت کیا ہے۔ جس کا سارا جیون آریہ سماج کی تیاگ سے سیواؤں میں بیتا ہے۔ جس کے سب پتر اور پتریوں نے گوروکل میں شکشا پائی۔ اور اگر کسی نے کسی انش تک نہیں پائی۔ تو اس لئے کہ ان کے لئے اپیوگی گوروکل اُس سمیہ تک ودیمان نہ تھا۔ جو اس کے جیون ایک ایک لمحہ اس وقت آریہ سماج کے ارپن ہے۔ ایسا لیڈر بھلا آریہ سماج کو کب چپ چاپ بیٹھے دیکھ سکتا تھا۔

اُس نے آتے ہی وہیں سے کام شروع کیا۔ جہاں گورو دیو سوامی شردھانند جی نے چھوڑا تھا۔ اگر مجھ سے کوئی ویدک دھرم کے عملی حصہ کا سارا ایک شبد میں پوچھے۔ تو کہوں گا۔ کہ چار ورن اور چار آشرم۔ ان آٹھ انگوں میں سے ایک اور تقات برہمچریہ آشرم کی ستھاپنا سے نیتا سوامی شردھانند جی نے کی تھی۔ اس سے اگلا قدم گرہستھ آشرم کی ستھاپنا تھی۔ برہمچریہ آشرم کی ستھاپنا جہاں تپوبن میں ہوتی ہے۔ وہاں گرہستھ آشرم کا دوسرا نام نگر ہے۔ اُچیک درشٹی سے آریہ سماج کے موجودہ لیڈر آچاریہ رام دیو جی نے اردھ شتابدی کے سمبندھ میں جو کاریہ کرم آریہ جنتا کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں پہلا کاریہ آریہ نگر یا دوسرے لفظوں میں گرہستھ آشرم کا ہے۔ دوسرا کاریہ جو انہوں نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ وہ ہمارے سمپورن ورن آشرم دھرم کے پران وید کے بھاشیہ کا سمپادن کرنا اور اُس کے ورودھیوں کو جواب دینے کے لئے گرنتھ لکھنے کا ہے۔ تیسرا کاریہ ہے۔ وید پرچار کے لئے کوش کا ستھر کرنا۔

ایک شبد میں کہنا ہو تو وید کا پرمانک بھاشیہ کرنا اور اس کا پاٹھ اور کریا دوارا سے پرچار ستھر کرنا اس اردھ شتابدی کا کاریہ کرم ہے۔

(۱) وید بھاشیہ سمبندھی کاریہ کے لئے سبھا نے ۵ ہزار روپیہ اکٹھا کرنے کا نشچے کیا ہے۔

(۲) وید ورت سنگھٹن کی پرچار کے لئے ایک لاکھ۔

(۳) وید کی پرتی یادت نگر بسایا اور گرہستھ آشرم کو عملی روپ دینے کے لئے آدرش نگر کی ستھاپنا کے لئے ایک لاکھ۔ اس پرکار یہ ۲ لاکھ روپیہ ہمیں اگلے دسمبر ماہ کے آخیر تک اکٹھا کرنا ہے۔ آریہ ویرو! ایسا آدرش سپاہیوں اور مہاپرسو جیسے آدرش سینک ملیں۔ پھر ہمیں وجے پراپت نہ ہو گی۔ پنجاب۔ اُٹھو! آگے بڑھو! اپنی مہما کو پہچانو۔ ہنومان اپنی شکتی کو پہچانو۔ پھر لنکا کا گڑھ ناش ہو جانا اور سیتا کی کھوئی ہوئی لکشمی کا واپس ملنا دونوں ہی نشچیت ہیں۔ بس اپنے آپ کو پہچانو۔

اگر آپ ویدک سدھانتوں کی فضیلت اور دیگر اویدک مذاہب کی پول سے خود واقف ہونا۔ اور دوسروں کو واقف کرنا چاہتے ہیں۔ تو ویدک سدھانتوں کے منڈن اور اویدک مت متانتروں کے کھنڈن کی مندرجہ ذیل پستکیں منگوا کر پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔

خریدو۔ پڑھو اور پرچار کرو!

ہندی پستکیں اُپنشد پرکاش عہ۔ آنند سنگرہ عہ۔ آتم درشن عہ۔ آریہ سماج کیا ہے ۵ر۔ سنگیت رشی دیانند عہ۔ سرل یوگ ابھیاس ار۔ برہمچریہ ۲ر۔ ویدک دھرم ۱۲ر۔ بھگتی درپن ۱۱ر۔ برہم یگیہ ار۔ سوگ ۶ر۔ ویدک سدھانت درپن عہ۔ رشی جیون کتھا ہر۔ کودم پوران آلوچنا ہر۔ درواہ پوران آلوچنا ہر۔ مورتی پوجا پیما شاستر۔ مرتک شرادھ کھنڈن ۳ر۔ نیوگ پرمان ۶ر۔ پوران اور وام مارگ ۳ر۔ رادھا سوامی مت وچار ۹ر۔ رادھا سوامی مت آلوچن ۶ر۔ جگت گورو دیانند کا سنسار پر جادو ہر۔ شدھی سمرتی ۵ر۔ کرتویہ درشن ۱۰ر۔

اردو کتب کلیات آریہ مسافر للعہ۔ ستیارتھ پرکاش ۱۰ر۔ سنگیت رشی دیانند ۱۲ر۔ آنند سنگرہ عہ۔ رگوید بھاشیہ بھومکا عہ۔ جواہر جاوید ار۔ نشکلنک دیانند عہ۔ رشی کا بول بالا ۱۲ر۔ براہین آلاریہ ہر۔ جوشیہ پوران کی آلوچنا ار۔ بابا نانک اور دین اسلام ہر۔ ویدوں کا عربی مبلغ ہر۔ قادیانی مسیح کا کچا چٹھا ار۔ چودہ چیز عہ۔ اسلامی بہشت کی حقیقت ۳ر۔ شرک و بدعت اسلام ۲ر۔ عیسائیت میں جلوہ وید ۲ر۔ ستیارتھ پرکاش کی آلوچنا ۱۲ر۔ آریہ خالصہ ملاپ ۳ر۔ مورتی پوجا کھنڈن ۲ر۔ اصلی دیانند بھاؤ چترا ولی ار۔ شریمد بھاگوت مہاتم سار ہر۔ ایشور کی ہستی ار۔ جیوآتما کی ہستی ار۔ بدھ جین ویدک دھرمی ہیں ۲ر۔ مکتی سے واپسی ار۔ مکتی کے وسائل ار۔ وید اور قرآن ۲ر۔ تو رامائن ۲ر۔ نیوگ فلاسفی ۶ر۔ سرگذشت قرآن ار۔ منہ توڑ ار۔ منہ چھوڑ ار۔ نیتی شتک کا اردو ترجمہ ہر۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پستکیں ہمارے پستکالیہ سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

اوم

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR LAHORE

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

اخبار

ایڈیٹر:- مہر چند شرما

چندہ: سالانہ ۴ روپے، ششماہی ۲ روپے، غیر ممالک سے ۶ روپے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۲ | ۱۶/۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۳ مطابق ۳۰ نومبر / ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء دیانندابد ۱۱۲ | نمبر ۱۸/۱۹

نادویدوں کا زمانے میں بجانے آؤ

دہر سے کذب و بطالت کو مٹانے آؤ ❊ نادویدوں کا زمانے میں بجانے آؤ

پردہ آنکھوں پہ پڑا ہے جو اُٹھانے آؤ ❊ ہند کی بگڑی کو سوامی جی بنانے آؤ

ہندوئے خستہ جگر رو بہ تنزل ہیں پھر ❊ قعرِ پستی سے رشی اُن کو اُٹھانے آؤ

ہر طرف ہند میں اس نے ہے مچایا اودھم ❊ چھوت کے بھوت کو بھارت سے بھگانے آؤ

باز آتے ہی نہیں شر سے عدوئے ملت
برق بن بن کے رشی ان کو جلانے آؤ

(غیر مطبوعہ)

(رام رکھا مل برق کراچی)

ویدامرت

اوم

ओ३म् यस्मादृते न सिध्यति यज्ञो विपश्चितश्चन । स धीनां योगमिन्वति ॥

رگوید ۱-۱۸-۷

ارتھ :- جس پربھو کے بنا بدھیمان سے بدھیمان کا بھی کوئی یگیہ سدھ نہیں ہوتا۔ وہ پربھو بدھیوں کے یوگ کو پراپت ہو جاتا ہے۔

بھاوارتھ :- سنسار میں انیک پرکار کی سرشٹی ہے۔ کئی حساب دان بتاتے ہیں کہ دنیا میں چوراسی لاکھ یونیاں ہیں یعنی جیووں کو اپنے کرم بھگتنے کے لئے ۸۴ لاکھ طرح کے جسموں میں جانا پڑتا ہے۔ ان سب پرکار کے شریروں میں منشیہ کا شریر سب سے اُتم اور سرشیٹھ مانا گیا ہے۔ جس کا کارن صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ دوسرے پرانیوں کی نسبت انسان کے اندر بدھی ادھک ہے۔ اس کے اندر سوچ بچار کی شکتی ہے۔ یہ منن کرنا جانتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک نام منشیہ ہے جس کا ارتھ ہے منن شیل ہونا۔

اسی عقل کے بل پر انسان نے دنیا کے اندر کیسی کیسی ایجادیں کی ہیں۔ وگیان کے بل پر آج دنیا ابھیمان کر رہی ہے۔ سائنس دانوں نے دنیا کے اندر وہ حیرت انگیز ترقی کی ہے کہ معمولی آدمی تو اُن کی ان ایجادوں کو جادو کا نام دے ڈالتے ہیں۔ اور بہت سے اُن باتوں کو دروغ بیانی پر ہی مبنی سمجھ بیٹھتے ہیں اور ایسی ایسی باتوں کو ناممکنات میں سے سمجھتے ہیں۔

اتنا ہونے پر بھی انسان کی عقل کو مکمل کہا جا سکتا ہے یہ بات نہیں۔ بڑے بڑے سائنسدانوں کے جیون میں ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ کہ جہاں وہ اپنی عقل پر فخر کرتے تھے اور دنیا کی اس کہاوت پر کہ سارے جہان میں کل ڈیڑھ عقل ہے۔ ایک اپنے اندر اور آدھی ساری دنیا میں۔ اپنے اوپر چرتارتھ کیا کرتے تھے وہ بھی اپنی عقل کی خامیوں پر سردھننے لگ جاتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے بھی ادھک بدھی والا سنسار میں کوئی موجود ہے وہ کون ہے؟ جس کی بدھی پری پورن ہے سب پرکار کی خامیوں سے مبرا ہے اسی بات کو اس وید منتر میں واضح کیا گیا ہے۔

سنسار میں دو طرح کے کرم ہوتے ہیں ایک اچھے دوسرے بُرے۔ جب انسان بُرے کاموں کو کرنا شروع کرتا ہے۔ اگرچہ اُس وقت بھی پرماتما کی اور سے پریرنا ہوتی ہے کہ یہ کام ٹھیک نہیں۔ دل میں خود بخود بھے۔ لجا اور شنکا پیدا ہوتی ہے۔ لیکن دنیا کا کوئی بھی اچھا کام نہیں جس میں پرماتما کی شکتی کام نہ کر رہی ہو۔ بُرے کام انسان اپنی مخالف شکتی سے کر ڈالتا ہے۔ جس کا خمیازہ اُسے خود بھگتنا پڑتا ہے لیکن ہر ایک اچھے کام جس کو وید میں یگیہ نام سے منسوب کیا گیا ہے پرماتما کی شکتی کے بنا سدھ ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن امر ہے۔ اسی لئے جتنے ایشور بھگت آستک یا خدا پرست ہیں وہ سب اپنے ہر ایک شبھ کاموں کے کرنے سے پہلے ایشور کا نام لیتے ہیں۔ ایشور کا چنتن کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری اُس وقت تک کسی بھی اچھے کام میں سپھلتا پراپت کرنا اسمبھو ہے جب تک کہ ایشور ہمارے ساتھ نہ ہوگا جس سے انسان کی عقل چکرا جاتی ہے اُسے دھرم مارگ میں طرح طرح کی مصیبتیں آتی ہیں وہ (میں اب کیا کروں) بن جاتا ہے اور ہمت ہارنے لگ جاتا ہے اُس سمے ایشور اُس کو بدھی پردان کرتا ہے اور پھر وہ انسان اپنے شبھ کرم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

واستو میں سنسار میں جتنے بُرے کرم ہیں وہ انسان کے اپنے سوارتھ کم عقلی اور خود بینی کا نتیجہ ہیں۔ لیکن جتنے شبھ اور پوتر کرم ہیں۔ اُن سب میں پربھو کی پریرنا ہے۔ اُس کی سہایتا ان میں شامل ہوتی ہے۔ بُرے کاموں کے لئے انسان کو اپنے آپ ذمہ دار بننا چاہئے اور اُن کے پھل بھوگنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ لیکن جو اچھے کرم ہیں اُن کے لئے نہ اُسے ابھیمان کرنا چاہئے نہ اُن کے پھل کی اچھا کرنی چاہئے کیونکہ اُن میں پرمیشور کی سہایتا ہی یہ کارن ہے۔ اسی بھاونا کو اس وید منتر کے دوارا سمجھایا گیا ہے۔ ہمارا کرتویہ ہے کہ ہر ایک اچھے کام کو پربھو کی آگیا اور پریرنا کے انوکول ہی کرنے کا پریتن کیا کریں۔ جس سے کہ ہم سارے شبھ کرموں کو نرو گھن سماپت کرنے میں سپھل ہو سکیں۔

اوم شم

(جییندر ودیا بھوشن)

رشی کے شاندار کارنامے

یہ معرکہ انگیز نظم آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کے کوی دربار میں جو شریمان لالہ انوپ چند جی ٹمیس کی صدارت میں ۲۵ کو منعقد ہوا پڑھی گئی۔

(نتیجہ فکر شریمان لالہ انوپ چند جی آفتاب ٹمیس پانی پت)

اغیار کا شیوہ تھا جب تخم ستم بونا۔ اک کھیل تھا ہندو کے بچوں کا پتت ہونا
معمول تھا لوگوں کا جاتی کے پسر کھونا۔ اور آریہ ویروں کا غفلت میں پڑے سونا

اُس وقت رشی نے تھا یہ کام کیا آکر
تعلیم کا ویدوں کی اُپدیش دیا گھر گھر

سیندور کا قشقہ ہم ریلوں کو لگاتے تھے۔ بچوں کو پریتوں کے افسانے سناتے تھے
بھارت کے سپوتوں کو کمزور بناتے تھے۔ خود قوم کی گردن پر تلوار چلاتے تھے

دن رات ہزاروں پر سر اپنا پٹکتے تھے
رشیوں کے پسر لاکھوں دنیا میں بھٹکتے تھے

اک شور الم برپا بھارت میں سراسر تھا۔ کھینچے ہوئے بیکس پر تلوار ستمگر تھا
نالوں سے یتیموں کے ہنگامۂ محشر تھا۔ فریاد سے بیوہ کی ماتم کدہ گھر گھر تھا

نفرت سے اچھوتوں کو ہم آنکھ دکھاتے تھے
مظلوم غریبوں کو نظروں سے گراتے تھے

پرلوک کی حسرت میں کاشی میں جو آتے تھے۔ مکتی کے لئے خود کو آرے پہ چڑھاتے تھے
سادھوں کی پرستش میں سرمایہ لٹاتے تھے۔ ان پوچ خیالوں میں ہم عمر گنواتے تھے

یہ منظر پُر غم جب سوامی کو نظر آیا
اک چوٹ لگی دل پر جی رنج سے بھر آیا

سوچا کہ غریبوں کی تکلیف مٹا دیجئے۔ گرداب میں بیڑا ہے ساحل پہ لگا دیجئے
بھارت کی اُمیدوں کا گلزار کھلا دیجئے۔ بچھڑے ہوئے بھائی کو بھائی سے ملا دیجئے

انوار محبت سے ہر قلب منور ہو
سویا ہوا بھارت کا بیدار مقدر ہو

ویدوں کی رچاؤں کی گنگا ہو رواں یکسر۔ بھگتی کے ترانے ہوں خلقت کی زبانوں پر
نالوں سے یتیموں کے ہو جائے جہاں مضطر۔ ہمدرد ہوں بیواؤں کے خورد و کلاں اکثر

کھل جائیں نئے گل بھی گنگا کے کناروں پر
ہو فخر زمانے کو بھارت کے ستاروں پر

رہتے ہوں تپسوی بھی پربت کی گپھاؤں میں۔ اک گونج ہو ویدوں کی صحرا کی ہواؤں میں
دنیا کو پلٹنے کی قوت ہو گداؤں میں۔ ہو رنگ نیا پیدا بھارت کی فضاؤں میں

ست جگ کے مناظر سب کلجگ میں نظر آئیں
بھگتی کے ہر اک دل میں جذبات بھڑک جائیں

شیروں کی طرح پھر وہ میداں میں نکل آئے۔ ویدوں کے علم ہر سو سنسار میں لہرائے
مظلوم ستمگر کے پنجوں سے نکلوائے۔ منہ فق ہوا ظالم کا اغیار بھی گھبرائے

کیا داد کوئی دے گا اُس ہمت عالی کی
صد مرحبا سوامی جی! صد مرحبا سوامی جی

ہفتہ وار
آریہ ویر لاہور
۳۰ نومبر – ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء

مقامی آریہ سماجوں کے پھیکے جلسے

مقامی آریہ سماجوں وچھووالی و انارکلی کے سالانہ جلسے ۲۷ – ۲۸ – ۲۹ نومبر کو سماپت ہُوئے۔ اس سال ان جلسوں کے لئے میں حسب معمول پوری سپھلتا کے شبد نہیں لکھ سکتا۔ جتنے بھی انشوں سے جلسے کامیاب کئے جاسکتے ہیں۔ اُن سب میں اس سال یہ پھیکے رہے۔ سب سے پہلے کارروائی کانفرنسوں وغیرہ کی ہوتی ہے۔ اس سال ۲۴ – ۲۵ – ۲۶ کو آریہ سماج وچھووالی کی طرف سے گورودت بھون میں سردو دھرم سمیلن۔ گوہی دربار و ویدک دھرم میں استری کا درجہ پر پنڈت پریہ ورت جی کا لیکچر اور اُس پر شنکا سمادہان ہُوا۔ ان میں گوہی دربار والے دن کچھ رونق ادھک تھی۔ ورنہ پچھلے سالوں سے کانفرنسیں بہت پھیکی تھیں۔ آریہ سماج انارکلی میں پنڈت بھگوت دت جی کی کتھا ہوتی تھی۔ اس کا انارکلی کے پچھلے سالوں کے پہلے دنوں کی کارروائی کے ساتھ کوئی مقابلہ نہ تھا۔

اس کے بعد دوسری چیز نگر کیرتن ہُوا کرتا تھا۔ اس سال یہ دونوں سماجوں کے مشترکہ سنکیرتن کے روپ میں نکلا۔ لیکن اس میں بھی پچھلے سالوں کی رونق درشٹی گوچر نہ ہوتی تھی۔ باہر سے بہت ہی کم آریہ بھائی اس میں سملت ہُوئے۔ اور مقامی آریہ بھائیوں نے بہت زیادہ دلچسپی اس میں نہ لی۔ ورنہ سنکیرتن کا جلوس نہایت شاندار نکل سکتا تھا۔ تیسری بات ان جلسوں کی پرانتک حیثیت ہے۔ یہ سال پہلا ہی ہے کہ لاہور کی سماجوں کے جلسے یہ پوزیشن کھو بیٹھے۔ اور پرانت کے بہت کم آریہ بھائی ان میں سملت ہوئے۔ اس کی وجہ کئی بھائی اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی و ڈی۔ اے۔ وی کالج کی گولڈن جوبلی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ کسی حد تک ٹھیک بھی ہے۔ لیکن پھر بھی باہر سے اتنے کم آریہ بھائیوں کا آنا اسی کا کارن نہیں ہو سکتا۔ اس کا بڑا کارن مقامی آریہ سماجوں کا آکرشن کی شکتی کا کھو بیٹھنا ہے۔ کہنے کو یہ سماجیں پنجاب کی شرومنی سماجیں ہیں۔ لیکن پنجاب کے آریوں کی رہنمائی اپنے کاریہ سے یہ نہیں کر رہی ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ان سماجوں کے جلسوں پر باہر کی آریہ سماجوں کو rehsaa ملے۔ یہاں سے وہ روشنی لے کر جائیں۔ آج ناستکتا بڑھ رہی ہے۔ رادھا سوامی مت آدی کے پاکھنڈوں میں لوگ پھنس رہے ہیں۔ آریہ سماجیں ان کے مقابلہ میں سوامی سرودانند جی آدی مہاتماؤں کے اُپدیش جنتا کے سامنے کرائیں۔ لیکن اس سال دونوں جلسوں پر سوائے سوامی سوتنترانند جی و ایک نئے یوپی کے سنیاسی جواب ہی شائد پنجاب میں آئے ہیں کے کسی سنیاسی کا نام پروگرام میں نہ تھا۔ سوامی ویدانند جی کا لیکچر رکھا نہیں گیا تھا۔ اُن کی موجودگی کا فائدہ اُٹھا کر کرالیا گیا۔

آتمک گیان و روحانیت کے اُپدیشوں کے بعد آج جنتا شاستراتھوں و مناظروں کی پیاسی ہے۔ پچھلے مہینوں میں لاہور چھاؤنی میں شاستراتھ ہُوا۔ سینکڑوں آدمی ہر کے شہروں میں آ گئے۔ اگر آریہ سماجیں ان جلسوں پر خاص پربندھ سے اعلے پیمانہ پر دو چار شاستراتھوں و مناظروں کا پربندھ کرتیں۔ تو دیکھتے۔ کس طرح ہزاروں لوگ باہر سے پہنچ جاتے۔ مگر نہیں۔ ان چیزوں کو یہ شرومنی سماجیں فضول سمجھنے لگی ہیں۔

(بقیہ دیکھیں صفحہ ۴ کالم اول)

لالہ لاجپت رائے جی کے بُت کی پُوجا

۱۷ نومبر کو سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی کی برسی کی تقریب میں سرونٹس آف پیپل سوسائٹی کے زیر اہتمام میونسپل گارڈنز لاہور میں مختلف سوسائٹیوں سبھاؤں اور سنستھاؤں کی طرف سے لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر پھولوں کے ہار چڑھائے گئے۔ اخبار پرتاپ لاہور میں ان پھولوں کے ہار چڑھانے کے متعلق لکھا گیا۔ "لالہ جی کے بُت پر پھول چڑھا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو شرد ہالو صاحب سے پھولوں کے ہار لالہ جی کے بُت پر چڑھا رہے تھے"۔ پچھلے سال بھی ہیرو ورشپ کے نام پر یہ بُت پوجا ہُوئی تھی۔ لیکن آریہ سماج کو اس سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ مگر اس سال یہ بُت پوجا آریہ سماج میں بھی گھس آئی۔ پرتاپ۔ ملاپ وغیرہ آریہ اخباروں و فرداً فرداً کئی آریہ سجنوں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے آچاریہ رام دیو جی پردھان و آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے لالہ خوشحال چند جی سیکرٹری نے لالہ جی کے بُت پر پھولوں کے ہار چڑھائے۔

مجھے جب اس بات کا پتہ لگا۔ بہت رنج ہُوا۔ آچاریہ جی و لالہ خوشحال چند جی دونوں کو ملا۔ آچاریہ جی کا بیان تو وہی ہے۔ جو چھپ رہا ہے۔ لالہ خوشحال چند جی سے بھی کہا۔ کہ یہ مورتی پُوجا نہیں مگر ایک آریہ سماجی کیسے مان سکتا ہے۔ کہ جڑ بُت پر پھولوں کے ہار چڑھائے جائیں۔ اور مورتی پوجا نہ ہو۔ پنڈت بُدھ دیو جی سمبندھی اندولن میں یہ دیکھ بہت صاف ہو چکا تھا۔ پھر بھی آریہ سماج کے کئی ودوانوں سے اس سمبندھ میں بات چیت کی ہے۔ پرادیشک سبھا کے کئی بھائیوں نے کہا۔ کہ ہم اس ہار چڑھانے میں سہمت نہیں۔ اور نہ ہی ہماری سبھا نے لالہ خوشحال چند جی کو ہار چڑھانے کے لئے کہا ہے۔ ملاپ میں تو پتہ لگنے پر کہ اس پر اعتراض ہوگا آریہ پرادیشک سبھا و لالہ خوشحال چند جی کا نام کاٹ دیا گیا تھا۔ پرتاپ میں تردید کرائی گئی۔ اور تازہ آریہ گزٹ میں لکھا گیا ہے۔ کہ کئی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ لالہ خوشحال چند جی نے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے لالہ لاجپت رائے جی کے مجسمہ پر پھول چڑھائے ہیں۔ یہ خبر سراسر غلط ہے"۔ مگر یہ بات سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ لالہ جی نے وہاں پرادیشک سبھا کی طرف سے پھولوں کا ہار چڑھایا۔ وہاں سنایا گیا۔ کہ لالہ خوشحال چند جی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہار چڑھاتے ہیں۔ سینکڑوں آدمی موقعہ کے گواہ موجود ہیں۔ پھر اس طرح انکار کے کیا معنے۔ لالہ خوشحال چند جی کو اپنی غلطی ماننی چاہئے۔ خیر یہ بات تو اس تردید سے نردواد ہوگئی ہے۔ کہ آریہ پرادیشک سبھا لالہ خوشحال چند جی کے سبھا کی طرف سے ہار چڑھانے سے سہمت نہیں۔ اور اس کی تردید کرنی ضروری سمجھتی ہے۔

ادھر آریہ پرتی ندھی سبھا کے حلقوں میں اس سوال پر چرچا ہُوا۔ جس کا نتیجہ منتری آچاریہ جی کا یہ بیان ہے۔ جو آپ کے اخبار میں چھپ رہا ہے۔ اس میں آچاریہ جی نے جہاں تک سبھا کی طرف سے ہار چڑھانے کا تعلق ہے۔ پوزیشن صاف کر دی ہے۔

اب دونوں سبھاؤں پر کوئی لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر ہار چڑھانے کا الزام نہیں لگا سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی اور لالہ خوشحال چند ذاتی طور پر کیوں ہار چڑھائیں۔ اگر جڑ پتھر کے بتوں پر ہار چڑھانا سدھانت ورُدھ ہے۔ تو ایک پرتی ندھی سبھا کے پردھان و دوسری کے منتری یہ سدھانت ورُدھ کاریہ کیوں کریں۔ آچاریہ جی نے بیان میں اسے ویر پوجا کا ڈھنگ بتایا ہے۔ مگر میری سمجھ میں تو ویر پوجا آ نہیں سکتی۔ پتھر اور دھات کے بُت ہمارے ویر نہیں ہو سکتے۔ اگر لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر پھول چڑھانا ویر پوجا ہے۔ تو ہنومان آدی کے بتوں پر پھول چڑھانا کیوں ویر پوجا نہیں! اور بھگوان رام اور کرشن کے بُتوں پر پھول چڑھانا (اوتار و ایشور سمجھ کر نہیں بلکہ مہاپرش سمجھ کر) کیوں اُن پرشوں کی پوجا نہیں کہی جا سکتی۔ آریہ سماج جس روگ کا کھنڈن کرتا رہا۔ آج اس میں وہی لایا جا رہا ہے۔ پنڈت بُدھ دیو جی سمبندھی حیدر آبادی گھٹنا میں آچاریہ جی نے یہی پوزیشن لی تھی۔ اور پنڈت بُدھ دیو جی کی ویرتا پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا تھا۔ "پہلی اور آخری بار کی"۔ تو میں سوائے اس کے ویر پوجا کے بہانے جڑ پوجا کے خواہ اسے کوئی بھاؤناؤں کا نام دیا جائے۔ یا کچھ اور۔ کوئی دوسری چیز نہ تھی۔ اب لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر پھول چڑھانے پر پھر وہی پرشن ہے۔ آچاریہ جی نے اپنے اعلان میں اپیل کی ہے۔ کہ اس پر کوئی جھگڑا نہ چلنا چاہئے۔ میں بھی اس سے سہمت ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲)

(بقیہ لیڈنگ آرٹیکل صفحہ ۳)

نگر وگوں کو ان کی پیاس ہے۔ آج ضرورت ہے اسلام کے کھنڈن پر زبردست لیکچر کرائے جاویں۔ چیلنج دئے جاویں۔ اسلامی انجمنوں کو آڈ کر دشاسترارتھ اسلام سچا ہے یا ویدک دھرم اچھوتوں کا ادہار ویدک دھرم میں ہے یا اسلام میں۔ استریوں کو اسلام اونچی پوزیشن دیتا ہے یا ویدک دھرم۔ مرزائیوں کو مناظرہ کا کھلا چیلنج دیا جاتا۔ پورانکوں نے سب جگہ اودھم مچا یا ہوا ہے۔ پنجاب بھر میں شاستراتھ ہو رہے ہیں۔ لاہور میں اُن کے ساتھ معرکہ کا شاسترارتھ کیا جاتا دیکھتے کس طرح جنتا ٹوٹ کر پڑتی ہے۔

آج اچھوت ادہار کا سوال گرماگرم ہے۔ اس کے لئے اچھوت ادہار سمیلن ہوتا۔ شدھی سمیلن کر کے شدھی سے پروگرام کو زور سے شروع کرنے کی سکیم بنائی جاتی۔ چھوٹے لیکچروں کو اب دُنیا کب سُنتی ہے۔ اور پھر یہ لیکچر سب سماجوں میں ہو ہی جاتے ہیں۔ ضرورت تو اس بات کی ہے۔ کہ اس سال جب اردھ شتابدی وڈی۔ اے۔ وی کالج جوبلی کے گذرنے کے باعث باہر سے جنتا کے کم آنے کی سنبھاونا تھی۔ آریہ سماجیں پچھلے سالوں سے زیادہ شاندار پروگرام بناتیں۔ مگر خیر جو ہُوا سو ہو۔ آئندہ کے لئے آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو خیال رکھنا چاہئے اور ان جلسوں میں ایسا آکرشن پیدا کرنا چاہئے۔ کہ پنجاب ہی نہیں دوسرے پرانتوں سے بھی ہزاروں نرناری کھچے ہُوئے چلے آویں۔ اور مقامی جنتا بھی آریہ سماجی ہی نہیں ہندو مسلمان سکھ سب جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہُوا کریں۔

آریہ سماج وچھووالی کے جلسہ میں اس سال سوامی ایشورانند جی سوامی سوتنترانند جی سوامی ویدانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ مہاشہ کرشن جی۔ پروفیسر کرشن کمار جی اور آریہ سماج انارکلی میں مہاتما ہنسراج جی بھائی پرمانند جی۔ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پنڈت بھگوت دت جی ایم۔ اے۔ لالہ رام پرشاد جی۔ مہتہ رام چند جی شاستری۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ پرنسپل گیان چند جی۔ پروفیسر رلا رام جی۔ پنڈت رام گوپال جی شاستری کے لیکچر ہُوئے۔ چندہ آریہ سماج انارکلی میں ساڑھے ستائیس ہزار اور آریہ سماج وچھووالی میں ۲۶ ہزار ہوا۔ چندوں کے لحاظ سے بھی جلسے پچھلے سالوں سے بہت پیچھے ہے۔ مگر اردھ شتابدی وڈی۔ اے۔ وی

کالج جوبلی کے چند دن اور اس سال کے پچھلے جلسوں میں یہ رقمیں تھوڑی نہیں۔ اور جلسہ بھی اتنا پھیکا نہیں تھا۔ ہر وقت ہزاروں کی حاضری ہُوا کرتی تھی۔ ان جلسوں کے ساتھ ہی سناتن دھرم سبھا کا جلسہ ہو رہا تھا۔ وہاں سینکڑوں کی حاضری بمشکل ہوتی تھی۔ اس لیکھ میں جو پھیکا لکھا گیا ہے۔ وُہ پچھلے سالوں کی جلسوں کو درشٹی میں رکھ کر لکھا گیا ہے۔ پوری آشا ہے۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاری اس سال کے تجربہ سے سکشا لیں گے۔ اور اگلے سال کا جلسہ لاہور کی آریہ سماجوں کے جلسوں میں اپنی نظیر آپ ہوگا۔ (مہر چند شرما)

(بقیہ لالہ لاجپت رائے جی کے بُت کی پوجا)

اُس وقت شرارت کے کارن جھگڑا بنا دیا گیا تھا۔ لیکن اب ایسی کوئی بات نہیں ہے سوال سدھانت کا ہے۔ اس کا نرنے بغیر کسی گرمی یا تلخی کے ہو جانا چاہیئے۔ اس کے لئے میں جہاں آچاریہ جی۔ لالہ خوشحال چند اور لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر پھولوں کے ہار چڑھانے والے دوسرے سجنوں اور اُن کے ساتھی ودوانوں (اگر کوئی ہوں) سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس کرتیہ کو آریہ سماج کے سدھانت انوکول ثابت کریں وہاں اسے جڑ پوجا اور سدھانت ورُدھ ماننے والے آریہ ودوانوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس وشئے پر اچھی طرح پرکاش ڈالنے کی کرپا کریں۔ کہ بتوں پر ہار چڑھانے ہیرو ورشپ نہیں۔ جڑ پوجا و مورتی پوجا ہے۔ اور یہ آریہ سماج کے سدھانت کے پرتیکول ہے۔

(مہر چند شرما)

پنڈت لوکناتھ جی جواب دیں۔

مہاشہ پرکاش سروپ سابق منتری آریہ سماج کراچی کیطرف سے آریہ ویر پر لگائے گئے غلط اتہام کی تردید پچھلے ہفتے کی جا چکی ہے۔ اور لکھا جا چکا ہے۔ کہ آریہ ویر سدھانت کے معاملہ میں ہرگز کسی پارٹی وغیرہ کا خیال نہیں کرتا۔ اگر شری پنڈت لوکناتھ جی کی کراچی میں سوامی ستیانند جی کی کتھا میں سرکھیتی ثابت ہو جاتی تو آریہ ویر اس کو ہرگز اچت نہ کہتا۔ پنڈت لوکناتھ جی کا لیکھ بھی پچھلے ہفتہ کے اخبار میں چھاپ دیا گیا تھا۔ اس لیکھ کا بھاؤ یہی ہے۔ کہ ان کا سوامی جی کی کتھا میں ہاتھ نہیں تھا۔ مگر آریہ ویر کے

اس پر جھگڑا نہیں چلنا چاہئے

(از شریمان آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ہیوں سوسائٹی کے سکرٹری کی طرف سے میرے نام ایک پتر آیا تھا۔ کہ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی کے بُت کو ہاروں سے سجانا چاہتے ہیں۔ میں نے بطور پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک ہار لالہ جی کی برسی کے بُت کو سجانے کے لئے پیش کر دیا۔ اس کی مذہبی اہمیت تو کوئی تھی ہی نہیں۔ کیول ایک سشٹاچار کا سوال تھا۔ اور نہ ہی میں لالہ لاجپت رائے کو اس قسم کے مہاپرشوں میں سمجھتا ہوں۔ جن کی مورتی کی پوجا شروع ہونے کا کسی بھی حالت میں سنبھاونا ہے۔ بطور پردہان بغیر سبھا کی اجازت کے میں وہی کام کرنا چاہتا ہوں۔ جو وِوادا سپد نہ ہوں۔ پیچھے سے مجھے پتہ لگا۔ کہ یہ وشئے کئی بھائیوں کی سمتی میں وِوادا سپد ہے۔ اس لئے میں آریہ جنتا کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے سبھا سے پوچھ لینا چاہیئے تھا۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ اس معمولی سشٹاچار کی بات کو میں اتنی مہتو ہی نہیں دیتا۔ کہ اس کی خاطر میں سبھا میں جاتا۔ اگر مجھے یہ پہلے پتہ ہوتا۔ کہ اس وشئے میں اختلاف ہے۔ تو میں سشٹاچار کے

اس طریق کو اختیار نہ کرتا۔ یہ بات تو صاف ہی ہے کہ یہ میرے من میں آ ہی نہیں سکتا کہ لالہ لاجپت رائے جی کے بُت کو سجانے سے اُن کے آتما کی کوئی سنتشٹی ہو سکتی ہے۔ اتھوا اس سے پرسن ہو کر ان کی آتما ہمارا کوئی منگل کر سکتی ہے۔ میں تو صرف دیو پوجا کا ڈھنگ اسے سمجھتا ہوں۔ اگر میرے کئی ادھکاری دیو پوجا کے اس طریق میں کوئی خطرہ دیکھتے ہیں۔ تو مجھے اس پر کوئی آگرہ نہیں ہے۔ اور میں اس چھوٹے سے معاملہ پر آریہ سماج میں کوئی ناخوشگوار جھگڑے نہیں دینا چاہتا۔ اس گھٹنا کے متعلق تو میرے بیان کے بعد یہ بحث نہیں چھڑنی چاہئے۔ کیونکہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس وشئے کے وِوادا سپد ہونے کے کارن مجھے بطور پردہان بُت کی سجاوٹ کے لئے یہ ہار نہیں پیش کرنا چاہئے تھا۔ باقی رہے میرے وچار یہ آریہ جنتا کو معلوم ہی ہیں۔ میں بتوں کا سجانا کوئی مذہبی کا دھارمک سوال نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی اس کا پرلوک سے کوئی تعلق سمجھتا ہوں۔

اس پرچہ کے چھپنے کے بعد جو اطلاعات مجھے کراچی و کیماڑی سے موصول ہوئی ہیں۔ وہ اس کے برعکس ہیں۔ ان میں لکھا گیا ہے۔ کہ پنڈت جی نے سوامی ستیانند جی کی کتھا بڑے فخر سے کرائی ایک بھائی تو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ کراچی آؤ اور دریافت کرو کہ پنڈت جی کی کتھا میں ہاتھ تھا یا نہیں۔ اگر غلط ہو تو آنے جانے کا کرایہ میں دُونگا ہمتفاوت واقعات ایک طرف ہیں۔ دوسری طرف شری سوامی سوتنترانند جی سے سوامی ستیانند جی کے سمبندھ میں بات چیت ہوئی۔ اسمیں انہوں نے کہا۔ کہ سوامی جی کو شملہ میں کتھا کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر سماج والوں نے کہا کہ آپ نے کراچی میں کتھا کی۔ تو سوامی جی نے کہا کہ وہاں تو میرے مخالف پنڈت لوکناتھ کے نمنترن دیا تھا۔ اس بیان نے نیز کراچی سے آئی ہوئی چٹھیوں نے مجھے تذبذب میں ڈالدیا ہے۔ اس لئے شری پنڈت لوکناتھ جی سے پرارتھنا ہے۔ وہ اس معاملہ میں مفصل روشنی ڈالیں۔ اور مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیں

(۱) آپ نے سوامی ستیانند جی کو کتھا کے لئے نمنترن دیا تھا یا نہیں؟

(۲) اگر نمنترن آپ نے نہیں دیا تھا۔ تو کیا اسد پریمی اور سوامی جی کے خلاف آندولن چلانے والوں میں لیڈنگ پوزیشن رکھنے والا ہونے کے کارن آپ نے آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو روکا۔ یا کم از کم کتھا کے خلاف رائے دی۔ کتھا آپ کی سمتی سے ہوئی یا خلاف رائے کے مجھے پُوری امید ہے۔ پنڈت جی ان دونوں سوالوں کا جواب لکھ کر شکریہ بھیجنے کی کرپا کریں گے۔

شری رام جوائی جی کا دیہانت

آریہ ویر کے پاٹھک یہ شوک جنک سماچار دکھ سے سُنیں گے کہ شریمتی رام جوائی جی دھرم پتنی لالہ مہر چند جی سبھروال رٹیائرڈ فارسٹ آفیسر سنت نگر لاہور کا ۲۸ نومبر کو رات کے گیارہ بجے کے قریب دیہانت ہو گیا۔ آپ کنیا مہاودیالیہ کی

مہرشی سوامی دیانند جی سرسوتی

(نتیجہ افکار پنڈت چرنجی لال جی فانی - لاہور)

یہ نظم بھی آریہ سماج دھیو والی کے سالانہ جلسہ کی تقریب میں ۲۵ کو منعقدہ کوی سمیلن میں پڑھی گئی - اور خاص پسند کی گئی (ایڈیٹر)

شیطنت اور معصیت تھی جب مسلط دہر پہ - چرخ ناہنجار جب اُترا ہوا تھا قہر پہ
آسماں غیظ و غضب کی آگ برساتا تھا جب - رعد کی ہیبت سے ہر آتش فشاں جل جاتا تھا جب
آپ جب اپنی حرارت سے جھلستی تھی زمیں - جور و استبداد کا لاوا اُگلتی تھی زمین
دہر والوں کی محبت جب فراق آمیز تھی - جب گلستاں کی ہوا اکسیر نفاق انگیز تھی
کار فرما ظلم تھا جب بستۂ انسان پر - دل کی جمعیت کے ساماں تھے سراسر منتشر
ہوش کی غارتگری سے روح جب بے چین تھی - معصیت سے جب خوں پہ چھا رہی تھی مُردنی
تھیں جبینوں سے نمایاں جب شکن ہائے زبوں - اور چہروں سے عیاں آثارِ غم ہائے دروں
جب حقیقت گم تھی اور انساں بے آرام تھے - دھرم والے جب قتیلِ ذوقِ استفہام تھے
دھرم رکھشک گمرہی تھے جس گھڑی وہ دھرم سے - پھر رہا تھا جب زمانہ اپنے اپنے کرم سے
ہندوؤں پہ ٹوٹتے تھے جب مظالم نت نئے - پھوٹتے تھے جب کلیجوں سے کئی غم نت نئے
مصلحت انساں جب سمجھا تھا اتیاچار میں - دھرم اک بکتا ہوا کالا تھا جب سنسار میں
جس گھڑی بیواؤں کی سنتا نہ تھا کوئی پکار - جب غریبوں کا نہ تھا کوئی جہاں میں غمگسار
غیرتِ حق جوش میں یہ دیکھتے ہی آ گئی - پاپ کی تاریکیوں پہ چاندنی سی چھا گئی
سُر میں ہند سے باطل مٹانے کے لئے - وید کی سُندر رچائیں پھر سُنانے کے لئے
چیر کر ظلمت کے پردوں کو دیانند آ گیا - اور بھارت ورش پہ پرکاش بن کر چھا گیا
شمعِ وحدت مدتوں سے سرد تھی روشن ہوئی - روشنی میں جس کی دُنیا کفر کی گم ہو گئی
کھِل گئے باغِ وطن سے پھول کملائے ہوئے - زندگی پھر آ گئی ان میں رشی کے فیض سے

اے دیانند اے رشی اے حسنِ مطلق کے جلال
ہے ضرورت پھر تیری اے قوم کی گودی کے لال

غم نصیبوں اور غریبوں کو ضرورت ہے تیری - اے رشی آ اور دے اُن کو پیامِ زندگی
گونج اُٹھے آسمانِ ہند تیرے نام سے - ہاں مٹا بھیاں کے دھبے دامنِ اسلام سے
دے دوا پھر بے نوا اپنے بیماروں کو آج - دے شرابِ روح پرور اپنے میخواروں کو آج
پھر وہی دورِ حوادث پھر وہی آلام ہیں - تیرے بندے پھر اسیرِ گردشِ ایام ہیں
پھر اچھوتوں پہ وہی ظلم و ستم کی مار ہے - پھر غریبوں بے کسوں پہ زندگی دشوار ہے
تو نے جو بدعت سمجھ کر دور کی تھی ذات پات - قوم میں پیدا ہوئی جاتی ہے پھر وہ چھوت چھات
قوم کی نظروں میں ہیں آج مے خانے ہیں پھر - دے دوا ہوش ہم کو کتنے دیوانے ہیں پھر
ٹھوکریں کھاتے ہیں لیکن پھر سنبھل سکتے نہیں - اُف بدلتا ہے زمانہ ہم بدل سکتے نہیں

اے دیانند اے رشی اے حسنِ مطلق کے جلال
ہے ضرورت پھر تیری اے قوم کی گودی کے لال

دیانند سوامی

(وہ نظم جو جناب خاں احمد حسین صاحب سب جج ریٹائرڈ چیف ایڈیٹر شباب اُردو نے دھیو والی کے سالانہ جلسہ کے کوی دربار میں پڑھی۔ اس نظم کو بہت ہی پسند کیا گیا۔)

ہم وفادار وفا پیشہ ہیں نامی ہم ہیں - کشورِ مہر و محبت میں گرامی ہم ہیں
اک مہاں پُرش کے سیوک ہیں سلامی ہم ہیں - یعنی مداح دیانند سوامی ہم ہیں

یہ سوامی کا جو مندر ہے زمانے کے لئے
ہم بھی آئے ہیں یہاں پھول چڑھانے کے لئے

رشیوں اور منیوں کا دل اجڑا ہوا آرا وہ تھا - حق پرستی کے لئے آنکھ کا تارا وہ تھا
آریہ ورت کی کشتی کا سہارا وہ تھا - اور ویدوں کے سمندر کا کنارا وہ تھا

ہند سوتے تھے انہیں آ کے جگایا اس نے
شبِ ظلمات میں بھی چاند چڑھایا اس نے

اُس کے سینے میں چمکتی تھی پوتر اگنی - اُس کی آنکھوں میں دمکتی تھی منور اگنی
آتشِ گل سے وہ بڑھ کر تھی معطر اگنی - دیوتا جس کو سمجھتے ہیں وہ زیور اگنی

چاند کی چاندنی سورج کا اُجالا وہ تھی
اور دیانند مہاراج کی مالا وہ تھی

اس کی تقریر میں تھی شیر و عسل کی لذت - اُس کی تحریر میں تھی برق تپاں کی قدرت
کرشن بھگوان کی ہاتھوں میں تھی اُس کی قوت - بادشاہوں کو کہاں ایسی میسر شوکت

گرچہ ہر ایک کا دلدار تھا دلبر وہ تھا
آریہ قوم کا فرخندہ پیمبر وہ تھا

سیوکو! سوچتے کیا ہو سرِ محفل دیکھو - سُرگ کا قافلہ سالار کا محمل دیکھو
اُڑ گئے پھٹ گئے ہٹ گئے بادل دیکھو - کس قدر شان ہے شوکت ہے تجلی دیکھو

لائے تشریف سوامی ہمیں درشن دیں گے
آنکھیں کھل جائیں گی ایسا ہمیں انجن دیں گے

کھینچتی دل ہیں مہاراج تمہاری آنکھیں - روکشِ نرگسِ شہلا ہیں پیاری آنکھیں
آریہ ورت کی ان آنکھوں پہ واری آنکھیں - دکھنے آئی تھیں ہوئی اچھی ہماری آنکھیں

فرش آنکھوں کا سرِ بزم بچھا دو لوگو
دل پہ - سینے پہ کلیجے پہ بٹھا لو ان کو

اے مہاراج جو آئے ہو تو کرپا کیجے - آپ کے دل میں جو تھا درد وہ ہم کو دیجے
دل میں یہ درد اُٹھے تخمِ محبت بیجے - چھتری ویش یہ شودر یہ برہمن ریجھے

لوگ دیکھیں سرِ بازار محبت گرمی
آریہ شیر ہوں شنکر ہوں سناتن دھرمی

بہتی میری ہے اے بہنوں جو کہنا مانو - جلسہ سالانہ ہے وہ آئے ہیں کیسر گھولو
اور لطف و وفا تلک لگاؤ ان کو - دان یہ مانگو کہ ایسا کوئی منتر سیکھو

در پہ مندر کے اگر کوئی ہری جن آئے
اُس کے لینے کے لئے بڑھ کے برہمن آئے

یہ نظم پڑھنے کے لئے

ملتے آریہ سماج

کوئیٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں و بہنوں کی فراخدلی

از قلم شری یان مہاشہ دیویداس جی آریہ سبھاسد سبھا کراچی!

پیارے ناظرین! آپ یہ سماچار پڑھ کر خوش ہوں گے کہ جہاں آپ سجنوں نے کوئیٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں و بہنوں کی دل کھول کر امداد کی تھی۔ وہاں اب کوئیٹہ نواسی بھائیوں و بہنوں نے بھی دیش و قوم کے لئے ہزاروں روپے دان کر کے اپنی فراخدلی کا ثبوت دینا شروع کر دیا ہے جس کی کچھ مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱)

کوئیٹہ سماج کی انترنگ سبھا کے سبھاسد سورگیہ مہاشہ آتما رام جی کے بھائی مہاشہ مدن لال جی نے اپنے بھراتا جی کی یادگار میں جہاں دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کراچی میں ایک کمرہ بنوانے کے لئے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ دان دئے ہیں۔ وہاں آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کو بھی سات سو روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مہاشہ آتما رام جی اپنی دھرم پتنی و چھ بچوں کے ساتھ سورگباش ہو گئے تھے۔ اُن کے چھوٹے بھائی مہاشہ مدن لال جی ان دنوں سندھ کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے وُہ خود تو بچ گئے تھے۔ لیکن ان کی دھرم پتنی و چھ بچے بھونچال کی بھینٹ ہو گئے تھے۔ مہاشہ جی نے مجھے بتلایا ہے کہ اُنہیں اپنے بھائی جی کی انشورنس کے چھ ہزار روپے وصول ہونے ہیں۔ جونہی وُہ رقم اُنہیں ملی۔ وُہ اُسے آریہ سماج کے ارپن کر دیں گے۔ دھنیہ ہیں ایسے مہانو بھاؤ جو Financial stringency (آرتھک سنکٹ) کے سمے ہزاروں روپے دینے سے گریز نہیں کرتے۔

(۲)

استری آریہ سماج کوئیٹہ کی اُپ پردھانا شریمتی نندی بائی جی نے سات آٹھ سو روپے خرچ کر کے آریہ سماج کراچی کو ایک بہت ہی سندر یجیہ شالا بنوا دی ہے۔ یہ یجیہ شالا اُنہوں نے اپنی سپتری کی یادگار میں بنوائی ہے جو کوئیٹہ کے زلزلے کی زد میں آکر سورگ سدھار گئی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ ماتا جی نے اپنی زندگی کا باقی ماندہ حصہ آریہ سماج کی کسی ایک سنستھا میں مفت سیوا کر کے گذار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آفرین صد آفرین!!

(۳)

سورگیہ مہاشہ جیجیت لال جی سابق میونسپل کمشنر کوئیٹہ کی پوجیہ ماتا جی نے پندرہ سو روپے خرچ کر کے آریہ سماج کیماڑی کو دھرم شالہ کا ایک کمرہ بنوا دیا ہے۔ اور ڈیرہ غازیخاں و کوئیٹہ آریہ سماج کو بھی ایک ایک کمرہ بنوا دینے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔ ماتا جی کے چھ بیٹے چھ بہویں بارہ پوتے دیوتیاں تھیں لیکن ظالم زلزلے نے سوائے اُن کے اور اُن کے بڑے لڑکے کی دھرم پتنی کے باقی سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں ۲۳ پرانی آن واحد میں لقمۂ اجل ہو گئے تھے۔ ماتا جی کا بہت سا دھن کوئیٹہ کے پوسٹ آفس و مختلف بنکوں میں جمع ہے۔ اور اُنہیں اپنے بچوں کی انشورنس کا دھن بھی وصول نہیں ہوا۔ جونہی اُنہیں وُہ سارا دھن ملا وُہ اسے دیش و جاتی کے کلیان کے لئے خرچ کر دیں گی۔ کوئیٹہ کی کھدائی کے بعد اُنہیں جو سامان ملا تھا اسے بیچ کر اُنہوں نے پندرہ سو روپے آریہ سماج کیماڑی کو دئے ہیں۔ اس لئے ان کا جتنا بھی دھنیہ واد کیا جائے کم ہے۔

(۴)

شری لالہ سادھو داس جی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ڈیرہ غازیخاں نے دس ہزار روپے ہندو یونیورسٹی بنارس اور تقریباً دو ہزار روپے ہندو ہائی سکول و آریہ پتری پاٹھشالہ ڈیرہ غازیخاں کو دان دئے ہیں۔ اور دوسری سنستھاؤں کو بھی دینے کا وچار کر رہے ہیں۔ شری ماسٹر صاحب کے بڑے سپتر سورگیہ لالہ کشن داس جی ایم بی بی ایس آریہ سماج کے سبھاسد کوئیٹہ کے پرسدھ ڈاکٹر تھے۔ ان کے دوسرے لڑکے لالہ جگت موہن لال جی سرکاری ملازم تھے۔ تیسرے بیٹے لالہ چیتن نند جی انشورنس کا کام کیا کرتے تھے۔ اور کوئیٹہ کے بھونچال سے پونے دو مہینے پہلے شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار نے اُن کا وواہ کرایا تھا۔ مگر افسوس! صد افسوس! وُہ تینوں بھائی زلزلے کا شکار ہو گئے۔ ان کے ساتھ اُن کی ماتا۔ نانی۔ دھرم پتنیاں دو بہنیں اور تمام بچے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ شری ماسٹر جی کو اپنے لخت جگروں کی انشورنس کا جو دھن پراپت ہُوا ہے وُہ اسے پروپکار کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ جس کے لئے ہر خاص و عام کا فرض ہے کہ انہیں خراج تحسین دے۔

(۵)

شری مہاشہ موہن لال جی کلاتھ مرچنٹ کوئیٹہ آریہ سماج کے سبھاسد تھے۔ جو اپنے تینوں بچوں اور ماتا جی کے ساتھ زلزلے کے سبب رحلت فرما گئے تھے۔ اُن کی دھرم پتنی کو مہاشہ جی کی انشورنس کے دس ہزار روپے وصول ہو چکے ہیں۔ لیکن بہن جی اُن میں سے ایک پھوٹی کوڑی بھی اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتیں۔ بلکہ اپنے پران پیارے کی بہترین یادگار میں اُنہیں خرچ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔ بھارت کی ان دیویوں کا ہی پرتاپ ہے کہ ہماری ہستی ابھی تک برقرار ہے۔ پتی برت دھرم کی اس سے عمدہ مثال اور کیا ملے گی۔ کہ بہن جی سارا دھن دوسروں کے بھلے کے لئے خرچ کر کے اپنے پتی دیو کا نام روشن کرنے کا مصمم ارادہ کر چکی ہیں۔ کسی نے واقعی سچ کہا ہے ؎

چوں زنِ ہندوکسے در عاشقی مردانہ نیست
سوختن بر شمعِ مُردہ کارِ ہر پروانہ نیست

(۶)

مہاشہ دھرم دیو جی بھوت پورو دسابق) اُپ منتری آریہ سماج کوئیٹہ نے پانچ سو روپے آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ دھن مہاشہ جی نے بغیر کسی کی پریرنا کے سوئم ہی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ مہاشہ جی کے تینوں بیٹے ماتا اور دھرم پتنی زلزلے کا شکار ہو کر اُنہیں داغ مفارقت دے گئے تھے۔ مہاشہ جی کے اس سا تو ک دان سے پربھاوت ہو کر اُن کی پوجیہ ماسی جی نے بھی (جو شری پنڈت سومدت جی ودیا النکار کی ماتا ہیں) پانچ سو روپے ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج کو دینے کا پرن کیا ہے۔ جس کے لئے ان دونو کا دھنیہ واد کرنا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۷)

شری لالہ ہرداس رام جی ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ تقریباً دو ہزار روپے کوئیٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں و بہنوں کی امداد کے لئے مختلف طریقوں سے خرچ کر چکے ہیں۔ شری لالہ جی ہر تی ورش سینکڑوں روپے دان کرتے ہیں۔ سچ ہے ؎

تواضع کند ہوشمند گزیں۔ نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں

اسی طرح لالہ شام لال جی نے جن کے کئی رشتہ دار کوئیٹہ میں سورگباش ہو گئے تھے آریہ سماج کیماڑی کو ایک کمرہ بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور لالہ موہن لال جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک ویسٹرن کمانڈ آفس جن کے پریوار کے تمام پرانی لقمۂ اجل ہو گئے تھے۔ اپنا دھن دیش و جاتی کے کلیان کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ علاوہ آریہ سماج و ہندو ہائی سکول (کوئیٹہ) کو حسب منشاء دان دینے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ایسے دانیوں کی بابت سنسکرت کے ودوان نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

ادھرم ات ست پرشوں کا تن ...
اور دھن سب پروپکار کے لئے ہی ہوا کرتا ہے۔

میرا خیال ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یقین ہے۔ کہ اگر آریہ سماج کے نیتا تھوڑا سا پرشارتھ کریں۔ تو انہیں ہزاروں روپے مل سکتے ہیں۔ ایسے بہت سے مہانو بھاو ہیں۔ جو اپنے عزیز و بزرگوں کی بہترین یادگار بنانے کا وچار کر رہے ہیں۔ آج کل کے پڑھے لکھے اصحاب بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو دیا ہوا دان کسی ویکتی وشیش یا مٹھادھیش کی جیب میں نہیں بلکہ پرانی ماتر کی بھلائی کے لئے ہی خرچ ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اس وقت تھوڑا سا پرشارتھ بڑا لابھدائک سدھ ہو سکتا ہے۔ اور کئی ماتاؤں تتھا بھائیوں کو پروپکار کے لئے ہزاروں روپے دینے کے لئے آمادہ کر سکتا ہے۔ مذکورہ بالا مثالیں میں نے اُن ڈیرہ وال آریہ سجنوں کی پیش کی ہیں جو میرے ہم وطن ہیں۔ اور جن کے ساتھ پورے سولہ سال کوئیٹہ میں رہنے کا فخر ہے۔ اگر دوسرے شہروں کے لوگوں سے دان دینے کے لئے پرارتھنا کی جائے۔ تو وُہ بھی ڈیرہ غازیخاں نواسیوں سے پیچھے نہ رہیں گے۔

آریہ سماج جالندھر کا وارشک

آریہ سماج جالندھر شہر کا وارشک اُتسو ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ع کو منانا نشچت ہوا ہے۔ ۲۳ دسمبر کو سنکیرتن اور ۲۵ دسمبر کو بڑے سمارو سے وارشک اُتسو سمپورن ہوگا۔ بڑے بڑے آریہ سنیاسی مہاتما و ودوان اُپدیشک پدھار کر درشن دیں گے۔ (منتری)

آریہ سماج اور دورِ حاضرہ کا اسلام

از قلم وئید کویراج مہاشہ کندن لال جی دیانند آیورویدک کالج لاہور

رشی دیانند جی مہاراج کا مقصد مذاہب عالم کی تنقید سے یہ تھا کہ تمام مذاہب کے پیرو اس تنقید کی روشنی میں اپنے اپنے عقائید پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اُن کے مانے ہوئے عقائید میں کونسے نقائص ہیں وُہ اُن نقائص کو دیکھ کر اپنے مذہب کو اُن سے پاک کر دیں اس طرح دنیا کی سب سوسائٹیوں سے نقص نکل جاویں اور وُہ سب خوبیوں سے موصوف ہو کر آپس میں ایک مت ہو جاویں۔ رشی کا یہ مشن آفتاب عالم تاب کی طرح پھیلا اور اس نے اپنی شعاعوں سے دُنیا کے سب مذاہب کو منور کیا یہاں صرف یہی دکھایا جائے گا کہ اسلام پر ستیارتھ پرکاش کے جادو کا کتنا اثر ہُوا۔ اور اُس نے اپنے عقائید کو کہاں تک پلٹ ڈالا۔ یہاں اور علماء اسلام کی تحریروں سے حوالجات نہ دیتے ہُوئے صرف سر سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی تفسیر قرآنی سے ہی کچھ باتیں پیش کی جاویں گی یہ سر سید کی تفسیر کے یہ حوالہ جات مولانا حالی کی لکھی ہُوئی حیات جاوید سے مل سکتے ہیں۔

(۱) شیطان یا ابلیس کا لفظ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اس سے کوئی وجود خارج عن الانسان مراد نہیں۔ بلکہ خود انسان میں جو نفس امارہ یا قوت بہیمیہ ہے وُہ مراد ہے۔

(۲) عہد عتیق و عہد جدید کی کتابوں میں تحریف لفظی واقع نہیں ہوئی۔ مگر صرف تحریف معنوی واقع ہُوئی ہے۔

(۳) قرآن کی کسی آیت سے جبر پر اور کسی سے قدر پر استدلال کرنا۔ . . . . مقصد شارع کے برخلاف ہے۔

(۴) معراج اور شق صدر دونوں رویا میں واقع ہُوئے تھے نہ کہ بیداری میں۔

(۵) ملائیک یا ملائیکہ کے جو الفاظ قرآن میں وارد ہوتے ہیں۔ اُن سے یہ مراد نہیں کہ وُہ کوئی جدا مخلوق انسان سے بالاتر ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے جو مختلف قوتیں اپنی قدرت کاملہ سے مادہ میں ودیعت کی ہیں جیسے پہاڑوں کی صلابت۔ پانی کا سیلان۔ درختوں کا نمو۔ برق کی قوت۔ جذب و دفع وامثال ذلک اُنہیں کو ملائیک و ملائیکہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۶) آدم اور ملائیکہ اور ابلیس کا قصہ۔ جو قرآن میں بیان ہُوا ہے وُہ کسی واقعہ کی خبر نہیں بلکہ یہ ایک تمثیل ہے۔

(۷) معجزہ دلیل نبوت نہیں۔

(۸) قرآن میں آنحضرت نے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

(۹) شہدا کی نسبت جو قرآن میں آیا ہے۔ اُن کو مردہ نہ سمجھیں بلکہ وُہ زندہ ہیں۔ اس سے اُن کا علو درجات اور روحانی خوشی اور دنیا میں مثال قابل تقلید چھوڑنا مراد ہے نہ کہ وُہ درحقیقت زندہ ہیں۔ اور مثل زندوں کے کھاتے پیتے ہیں۔

(۱۰) خدا تعالےٰ کی ذات و صفات اور اسماء و افعال کے متعلق جو کچھ قرآن اور حدیثوں میں بیان ہُوا ہے۔ وُہ سب بطریق مجاز و استعارہ و تمثیل کے بیان ہُوا ہے۔ اور اس طرح معاد کے متعلق جو کچھ بیان ہُوا ہے جیسے بعث و نشر۔ حساب و کتاب۔ میزان۔ صراط۔ جنت۔ دوزخ وغیرہ وغیرہ وُہ بھی مجاز پر محمول ہے نہ کہ حقیقت۔

(۱۱) قرآن میں جو جابجا قدیم قوموں میں بدیاں اور بداخلاقیاں پھیل جانے کے بعد ان پر طرح طرح کے عذاب نازل ہونا اور کسی قوم کو آندھی اور طوفان سے کسی کو زلزلہ سے۔ کسی کو ٹڈیوں اور دیگر حشرات کے مسلط کرنے سے . . . . . . برباد کرنا بیان ہُوا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وُہ درحقیقت اُن کے گناہ اور معاصی عذاب نازل ہونے کا باعث ہُوئے تھے۔ بلکہ ابتدائے آفرنیش سے یہ خیال تمام قوموں میں چلا آتا ہے۔ کہ جو ہولناک حادثے دنیا میں ہوتے ہیں وُہ انسان کے گناہوں کی کثرت سے واقع ہوتے ہیں اور انبیا کا کام یہ ہے۔ کہ جن خیالات پر لوگ پابند ہوتے ہیں۔ اگر وُہ خیالات مقاصدِ نبوت کے منافی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی تائید کرنے والے ہیں۔ تو وُہ ان خیالات کی صحت یا غلطی سے کچھ تعرض نہیں کرتے بلکہ اُن خیالات کے موافق اُن سے خطاب کرتے ہیں۔

(۱۲) خدا کا دیدار نہ دنیا میں نہ عقبےٰ میں نہ ظاہری آنکھوں سے ممکن ہے نہ دل کی آنکھوں سے۔

(۱۳) قرآن میں جو جنگِ بدر میں فرشتوں کی امداد کرنے کا ذکر ہے اس سے ان لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۴) حضرت عیسےٰ کا بن باپ کے پیدا ہونا قرآن کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۵) کوئی امر عاداتِ الہی یا قانون طبعی کے خلاف کبھی بھی نہیں آتا۔

(۱۶) یہ مراد نہیں کہ ایسا فصیح کلام تم نہیں بنا سکتے۔

(۱۷) قرآن سے جنات کا ایسا وجود کہ وُہ ہوائی آگ کے شعلہ سے پیدا ہُوئے اور ان میں مرد و عورت دونوں ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۸) انبیا بنی اسرائیل اور قوم بنی اسرائیل کے قصے جو قرآن میں درج ہیں۔ ان میں جس قدر باتیں بظاہر فطرت اور قانون طبعی کے خلاف ہیں وُہ سب درحقیقت ان کے مطابق بیان کی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

(۱۹) جنت کی حوریں روحانی نعمتیں ہیں۔ اگر وُہ حوریں عورتوں کی شکلوں میں ہوں تو ایسے جنت سے تو ہمارے چکلے بہتر ہیں۔

سر سید کی مندرجہ تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید ستیارتھ پرکاش کی روشنی میں قرآن کی تفسیر کیا چاہتے تھے اگر عمر وفا کرتی تو شاید سر سید اسلام میں اور کیا کیا تبدیلیاں کر جاتے مگر عہد حاضرہ کے علماء اسلام بھی اب سر سید کے نقش قدم پر چلتے ہُوئے اسلام کو تبدیل کر رہے ہیں۔ جو کہ کسی دوسری قسط میں ناظرین کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔

پنجاب آریہ ویر سمیلن سیالکوٹ

سب آریہ بھائیوں کو معلوم ہے کہ آریہ یووک سماج سیالکوٹ نے ۲۴ سے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء تک سیالکوٹ میں پنجاب پرانت کے آریہ یووکوں کے اندر جاگرتی پیدا کرنے کے لئے آریہ ویر سمیلن بُلایا ہے جس میں آریہ کمار سبھا یووک سبھا تتھا آریہ ویر بھاری تعداد میں اکٹھے ہوں گے پنجاب آریہ یووک سنگھ کی ایک میٹنگ بھی ہوگی جس میں پرانت کے آریہ نوجوانوں کو سنگٹھن میں لانے کے سادھن پر وچار ہوگا آریہ ویر دل کو آریہ جاتی کی رکھشا تتھا شاریرک اُنتی کے ٹرینڈ کرنے کے سادھنوں پر وچار کیا جائے گا اس موقع پر نِن پرکار کے پروگرام پر عمل کیا جانے کا نشچے کیا گیا ہے۔

(۱) ویایام پردرشنی یا ٹورنامنٹ جس میں ہاکی۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ گتکا کے میچ ہوں گے۔ آریہ سکولوں اور آریہ ویروں کی ٹیمیں اس میں حصہ لیں گی۔ ہاکی تین روپے۔ رسہ کشی دو روپے گتکا چار آنہ فی کھلاڑی کبڈی دو روپے ٹیم رکھا گیا ہے۔ جیتنے والوں کو انعامات دئے جائیں گے آریہ ویروں۔ یووک سماجوں کے سبھاسدوں آریہ سکولوں کے ودیارتھیوں کو اپنی اپنی ٹیمیں بنا کر بہت جلد اطلاع دینی چاہئے۔

(۲) صحت کا مقابلہ آریہ یووکوں کی صحت کا مقابلہ۔ لائق۔ تجربہ کار ڈاکٹروں کے ذریعہ کرایا جائے گا۔ اول۔ دوم رہنے والوں کو انعامات ملیں گے۔

(۳) ستیارتھ پرکاش پریکھا ستیارتھ پرکاش پڑھے ہوئے اُتم تیکھوں کا مقابلہ ہوگا۔

(۴) آریہ یووکوں میں ویاکھیان شکتی بڑھانے کیلئے ویاکھیانوں کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین میں سے ایک پر ہر آریہ ویر تقریر کر سکتا ہے۔ اول۔ دوم۔ سوم کو انعامات ملیں گے۔

مضامین:۔ (۱) آریہ جاتی و سنسکرتی کی رکھشا کے لئے آریہ ویر دل کی آوشیکتا ہے (۲) جاتی اُنتی ڈسپلن (ضبط) پر تقریر۔ (۵) جوان ہو یا بوڑھا شاریرک اوستھا کے لئے ویایام بہت ضروری ہے۔

آریہ ویر دل ٹریننگ کیمپ اور ریلی ہوگی۔ تاکہ آریہ ویر دل کو سیوا اتھوا رکھشا کے لئے ادھک اُپیوگی بنایا جائے۔

اس کے علاوہ ۔۔۔ اور ڈسپلن کا ۔۔۔ مقابلہ ہوگا جس میں آریہ یووک حصہ لیں۔

جو اول رہے گا۔ اسے تمغہ انعام میں بھینٹ کیا جائے گا۔

(۶) آریہ یووکوں کو ساہس مردانگی کے کام پر اتساہت کرنے کے لئے نشچے کیا گیا ہے۔ کہ جس نوجوان نے سال بھر میں کوئی مردانگی کا کام کرتے ہوئے کسی کی جان بچائی ہو اُسے تمغہ دیا جائے۔

اس سب پروگرام کے علاوہ آریہ ویر

جھنڈا کی رسم بھاری شاندار ہوگی۔

بڑے بڑے مہانو بھاؤں سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ اس اُتسو پر شامل ہو کر نوجوانوں کو اتساہت کریں۔

(جنرل سیکرٹری بنواری لال بی۔ اے پنجاب آریہ یووک سنگھ گورودت بھون لاہور)

پورانک پنڈت گوسوامی جیونداس کا سفید جھوٹ

سناتن دھرم پرچارک ۱۶ نومبر کے پرچہ میں پورانک لمتے آفس سیکرٹری گوسوامی جگدیش لال نے گوسوامی جیونداس کی آمد کے متعلق جو دروغ بیانی سے اپنی شر پسندی اور منافرت کا غلط پراپیگنڈا کر کے گوسوامی کی ناجائز فضیلت کا اظہار کیا ہے۔ اس کو پنڈی بھٹیاں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ گوسوامی جیونداس اپنی مامی کی کریا پر پنڈی بھٹیاں آئے۔ اور ٹھاکردوارہ کلاں میں گرڑ پوران کی کتھا چار بجے شام اور آٹھ بجے شام کو اوتار واد اور مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ اور ویدک دھرم اور اگنی ہوتر پر کھلی اُڑاتے اور مہرشی سوامی دیانند جی کی ذات پر بیہودہ اور نامعقول الزامات لگانے کا ناگفتہ بہ پرچار کرتے رہے۔ سوائے چند محدود بدھو ٹولہ کے کسی ذی فہم آدمی نے اُن کی یاوہ گوئی کو پسند نہیں کیا۔ بلکہ نوبت بہ ایں جا رسید کہ بدھو ٹولہ کے لال بھجکڑ نے گوسوامی جی کو اُن کی دیدہ دہنی پر بر موقع متنبہ کیا۔ مگر ڈھیٹھ کی بلا۔ گوسوامی صاحب اس کو بھی شیر مادر کی طرح پی گئے۔ بات اصل میں یہ تھی۔ کہ پہلے دن لوکل آریہ سماج کے منتری نے سناتن دھرم سبھا کے پردھان کو گوسوامی کے وید ورودھ تقریروں کے لئے استصواب کیا۔ کہ آیا گوسوامی صاحب اپنی تقریروں کے لئے بذات خود ذمہ دار ہے یا سناتن دھرم سبھا کی ایما پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ دوسری صورت میں کیا سناتن دھرم سبھا باقاعدہ شاستر ارتھ کرنے کے لئے تیار ہے۔ بجائے اس کے کہ اس چٹھی کا جواب مثبت یا نفی میں دیا جاتا آریہ سماج راقم چٹھی اور آریہ سدھاکوں اس دیدہ دہنی سے مضحکہ اڑایا گیا۔ کہ حاضرین بھی انگشت بدندہ ہوئے۔ یہ ہے اُس شاستر ارتھ کی حقیقت جس میں گوسوامی جیونداس کی شکل دیکھتے ہی شری پنڈت چرنجی لال جی کے دم دبا کر بھاگ جانے کا تذکرہ کیا گیا۔ معلوم نہیں گوسوامی جیسے پورانک پنڈتوں کا شیوہ اور ان کے معاش کذب بیانی ہیں کیوں بن گیا ہے۔

(تلسی داس آریہ سیوک آریہ سماج پنڈی بھٹیاں)

زندگی کی شان

مرمٹو ملک و وطن پر یہ ہے شان زندگی
پھولتا پھلتا ہے اس سے گلستانِ زندگی
دھرم پر مٹنے سے مرجاتی نہیں ہے آتما
صرف ہوجاتا ہے اس سے امتحانِ زندگی

(ویدپرکاش ویدشا دیوال ضلع گجرات)

وشنو دیوی کی مورتی کو پوجنے گئے تب چوروں پر بجلی نہ پڑی

ویر بھارت کے عینی شاہد کا جھوٹ اور اُس کی ناسمجھی!

(از قلم شریمان مہاشہ دینا ناتھ جی آریہ اوپدیشک پوری حال کٹڑہ وشنو دیوی)

ویر بھارت لاہور ۵ نومبر سنہ ۔۔ پر وشنو دیوی کی توہین کے عنوان سے کسی گمنام عینی شاہد نے دیا ہے۔ کہ دیانند آیورویدک کالج لاہور کے طلبا نے وشنو دیوی کے متعلق کہا۔ کہ یہ پاکھنڈ ہے۔ جھٹ دھواں اُٹھا اور بجلی گری چودہ طلبا زخمی ہُوئے اور ایک مرگیا۔ سماجی اُپدیشکوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ آئیندہ وُہ دیوی دیوتاؤں کی توہین نہ کیا کریں۔ اور لکھا ہے کہ یاتری ایک بھی زخمی نہ ہُوا۔ کچھ طلبا سناتن دھرمی تھے اور کچھ آریہ سماج

ویر بھارت کے عینی شاہد کا جھوٹ

وُہ لکھتا ہے کہ ایک بھی یاتری زخمی نہ ہُوا امر واقعہ یہ ہے کہ تین یاتری اور چار مزدور اور جھیبل کا منشی زخمی ہُوئے اور بہت سے طلبا بھی اس خیمہ میں تھے۔ جو زخمی نہ ہُوئے عینی شاہد کو چاہیئے تھا۔ کہ اس پر روشنی ڈالتا کہ جو لڑکے زخمی ہُوئے یا جو مر اوُہ سارے کے سارے آریہ سماجی تھے۔ اور انہوں نے ہی توہین کی تھی۔ اور جن طلبا کو چوٹ نہیں آئی وُہ سارے کے سارے سناتن دھرمی تھے۔ جس جگہ پر بجلی گری۔ اُس جگہ سے ایک یاتری کا لڑکا گم ہوگیا ہُوا ہے اور جس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ دو سال ہُوئے کہ ایک یاتری کی عورت اس ستھان سے گر کر مرگئی تھی۔ غرضیکہ سینکڑوں گھٹنائیں آئے دن ہوتی رہتی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکل سکتا کہ جو کوئی وشنو دیوی کے پہاڑ پر مرتا ہے وُہ دیوی کے کوپ کی وجہ سے مرتا ہے۔ اور نہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ سفر میں لڑکے گم ہوجاتے ہیں یا عورت گر کر مرجاتی ہے آئندہ سفر نہ کیا جاوے۔

عینی شاہد سماجی اُپدیشکوں کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ دیوی دیوتاؤں کی نندا نہ کیا کریں۔ مہاشہ ۔۔۔ میں ایک بات صاف طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج نہ کبھی دیوی دیوتاؤں یا رشی منیوں کی نندا کرتا تھا۔ نہ کرتا ہے۔ اور نہ کبھی کرے گا۔ البتہ جن پُستکوں میں رشی منیوں یا دیوی دیوتاؤں کی نندا یا اُن کے چرتر کو کلنکت کیا گیا ہے اُن گرنتھوں کو دھارمک پُستکیں نہ ماننے کی تلقین ضرور کرتا ہے۔ جیسے کہ سناتنیوں کے اوچیہ نیتا بھی اب وہی زبان سے اس سچائی کو تسلیم کر رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ جن پُستکوں میں رشی منیوں کی نندا ہے اُن کی کانٹ چھانٹ کردی جاوے کیونکہ اُن میں ملاوٹ ہے خیر۔

بجلی کہاں کہاں پڑی

۱۷ کارتک سمت ۱۹۹۳ کو وشنو دیوی پر ہی بجلی نہیں گری بلکہ ریاسی۔ اودھم پور۔ میرپور کشمیر کتنے ہی علاقوں میں۔ بجلی پڑی ہے۔ اور جس سے جان و مال کا کافی نقصان ہُوا ہے۔ چونکہ ۱۷ کارتک کو آندھی بڑے زور سے چلی جس کی وجہ سے بادلوں کے ٹکرانے سے مختلف جگہوں پر بجلی پڑی ہے اُس روز آندھی سویرے تین بجے چلنا شروع ہُوئی تھی۔

دو سال کا ذکر ہے کہ اودھم پور میں ایک بارہ سالہ ہریجن لڑکے پر بھی بجلی گری تھی کسی بھی شخص نے یہ نہ کہا تھا۔ کہ کسی دیوتا کے کوپ کا نتیجہ ہے۔ بلکہ ہر اطراف سے بے حد افسوس کا اظہار کیا گیا تھا۔ مگر ناظرین ذرا ویر بھارت کے عینی شاہد کی ذہنیت ملاحظہ ہو۔ کہ ایک طرف شریمان پرنسپل پنڈت سریندر موہن جی پرنسپل کالج مذکور زار و زار رو رہے ہیں۔ اور اپنے شاگرد کی افسوسناک موت پر بہت ہی دکھ ظاہر کر رہے تھے۔ مگر مذکورہ ذہنیت کے لوگ اُس مکان کے پاس جس میں لاش پڑی ۔۔۔

تھی خوشیاں منا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہماری دیوی کی مایا دیکھو اور نعرے لگا رہے تھے۔ ناستکاں دی چھاتی تے بجلی گرن والی ماتا تیری سدا ہی جے۔ اُس وقت ایک ناستک صاحب بھی وہاں تھے۔ وُہ کہہ رہے تھے نہ تو پرمیشور کو مانتا ہوں اور نہ ہی دیوی دیوتاؤں کو۔ جہاں بجلی پڑی تھی وُہ بھی وہاں تھے۔ اُن پر بجلی نہ پڑی۔ وُہ ایک طرف تو لڑکے کی موت پر افسوس کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کی ذہنیت پر لعنت بھیج رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ امرتسر میں مذہبی جنونی مسلمانوں نے ایک مرزائی مسلمان کے لڑکے کو قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا تھا۔ کہ وُہ ایک مرزائی کا لڑکا ہے۔ وُہ کہہ رہے تھے۔ کہ دیکھو پرماتما کے ماننے والوں کی عقل کیسی ہوتی ہے۔ دیکھو ان کی دیوی نے ایک نوجوان کو بلا گناہ یا بقول ان کے نہ ماننے پر ہلاک کر دیا۔ ایسے تو معمولی انسان بھی نہیں کرتے۔ اتنے میں ایک یاتری بڑی تیزی سے بولا کہ جوالا ماتا نے اکبر کو مجبور کر دیا تھا کہ سونے کا چھتر چڑھائے۔ کہ اکبر نے جوالا دی لاٹاں اُتے لوہے دے توے چڑھا دیتے سن اور نہر چلا دتی سی پر جوتاں توے پھاڑ کے نکل آئیاں سن۔ ایک اور شخص نے کہا کہ بھگت جی اگر جوالا جی اکبر اُتے بجلی گرا دیندی کنی اچھی گل سی کہ مانا پرتاپ دا راج ہو جاندا اگو ماتا روز دی اگ لاکھ قتل نہ ہوندی نہ کوئی کسی نوں زبردستی مسلمان کردا نہ مندر توڑے جاندے نہ اج تک ہر پاسے مورتیاں توڑی جاندیاں۔ دیکھو یا ترداں دے نال دیوی دے دربار تک دو تین صد مسلمان مزدور جاندا ہے اور بجر چڑھاوے دے واپس آندا ہے اور متھا بھی نہیں ٹیکدا اور نہ اُنہاں دے دل دے وچ ایسا جاؤ ہے۔ اُنہاں اُتے بجلی نہیں ڈگدی۔ اور ستی نعرے لاندے ہو کہ بخشنہار ماتا تیری سدا ہی جے۔ دیوی نے اس بچے نوں قتل کر دتا ہے ایہہ بخشنہار کیویں ہوئی۔ وہاں ایک بوڑھی عورت بھی تھی وُہ رونے لگ پڑی کہ اُس کا بچہ بھی اسی عمر میں مرا تھا پرماتما کسی دشمن سے بھی ایسا نہ کرے۔

سدھانت کیا ہے

ویدک دھرمی اور سناتن دھرمی کا ایک ہی سدھانت ہے۔ کہ مورتی میں کوئی شکتی نہیں ہوتی۔ کہ جس سے وُہ کچھ کر سکے۔ سناتن دھرمی یہی کہتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا مورکھوں کے لئے ہے۔ البتہ مہرشی دیانند کے پہلے یہ خیال پایا جاتا تھا کہ مورتیاں سب کچھ کر سکتی ہیں۔ جب محمود غزنوی نے سومناتھ کے مندر پر حملہ کیا تو پوجاری اور جوتشی کہنے لگے کہ ابھی وقت نہیں ہے۔ ابھی مورتی ان سب راکھشوں کو مار دے گی۔ دوسری طرف سے محمود نے آن واحد میں حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوُا کہ بھارت غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا۔ محمود نے بھارت کی دیویوں کو غزنی لے جا کر دو دو روپیہ میں فروخت کر دیا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ محمود سے لے کر تمام مسلمان بادشاہوں نے اور آج تک مسلمانوں نے مالا بار کوہاٹ سہارنپور وغیرہ ہاں اسی ریاستوں میں سینکڑوں جگہوں پر مورتیاں توڑی ہیں۔ مگر مورتیاں اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ باوجود اتنی ذلت خواری کے بھی ابھی تک نصیحت نہ ہوئی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ابھی تک دقیانوسی خیال کے لوگ موجود ہیں۔ کہ بُت معجزہ دکھاتے ہیں۔ ویر بھارت کے عینی شاہد کی واقفیت کے لئے میں وشنو دیوی کی مورتی کے متعلق ہی عرض کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

مورتی ہی کو چور لے گئے

عرصہ بیس سال کا ہوُا ہوگا کہ وشنو دیوی کی مورتی کو چور لے گئے اُس کا آج تک پتہ نہ چلا۔ پھر نئی سونے کی مورتی رکھی گئی اُس کو پھر چور چرا لے گیا ایک آدمی پکڑا گیا اور مقدمہ چلا ہر پیشی مقدمہ پر مورتی عدالت میں لائی جاتی اور مجسٹریٹ کی میز پر رکھدی جاتی۔ ان دونوں وقتوں پر بجلی نہ پڑی اور دونوں چوروں کا دیوی کی مورتی کچھ نہ بگاڑ سکی۔ مانس شراب آہاری اور وبھچاری لوگ بھی کچھ کم نہیں۔ پچھلے دنوں کٹڑہ وشنو دیوی کے علاقہ کے تھانہ میں ناجائز شراب کی کشیدگی ۲۷ بھٹیاں کی فہرست مرتب ہوئی تھی جو کہ لوکل اخبارات میں شائع ہوئیں تھی۔ مانس کا حساب خود بخود لگ سکتا ہے۔ وبھچار کے بارہ میں بھی سابق سال لوکل اخبارات میں کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔ کہ بعض پچھلے رستم یاتروں کے بھیس میں آتے تھے۔ اُن پر بھی کبھی بجلی نہ پڑی۔ وشنو دیوی کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ تمام عمر برہمچاری رہی اور بڑی ودوان تھی اور یوگ ابھیاس اس گپھا میں کرتی تھی۔ اور اُسی یوگ ابھیاس کی بدولت اُس نے شیروں کو قابو کر رکھا تھا اور اُس نے بھیروں کو جو کہ کافی شراب مانس آہاری تھا قتل کر دیا تھا۔ کہ وُہ دیوی کے ستتو کو بھنگ کرنا چاہتا تھا۔ مگر آج اُس کے برخلاف بھیروں کی مورتی کو کئی سناتن دھرمی پوجتے ہیں۔ اور مانس شراب چڑھا کر خوب ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اُن پر بھی بجلی نہیں پڑی۔ آج کالی اپا دی سینکڑوں دیوتیوں کے نام پر لاکھوں بکرے بھینسے مارے جاتے ہیں۔ اُن لوگوں پر بھی نہ پڑی۔ کئی سناتن دھرمی اُپدیشک پلیٹ فارموں پر مانس شراب کے حق میں تقریریں کرتے ہیں حالانکہ وُہ وشنو دیوی کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے اُن پر بھی بجلی نہیں پڑتی۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے میں ایک وشنو دیوی کے مہنت کا کچھ وہ ہے درج کرتا ہوں کہ جس سے معلوم ہو جائے کہ وشنو دیوی کی کیا تعلیم تھی۔ اور موجودہ سناتن دھرمی کیا کر رہے ہیں۔ جس ٹریکٹ سے میں اقتباس درج کر ...

پورانکوں میں پرچار کیلئے بہترین ٹریکٹ

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پورانکوں میں پرچار کے لئے مندرجہ ذیل ٹریکٹ آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں اور لیکھکوں سے لکھوا کر چھپوائے گئے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی آریہ جگت میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ پورانکوں میں پرچار کے لئے یہ ٹریکٹ بہترین ساد ہن ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر پرچار کریں۔

(۱) ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک ٹریکٹ سناؤنی وید کا جواب (از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک) قیمت ایک آنہ ۳/ سینکڑہ

(۲) پنڈتی کو نر کام یاد رکھا دت کی درگت بجواب ڈنگیا سوامی یا نند پنڈت تھے ٹریکٹ کا جواب (از شریمان پوجیہ سوامی ویدانند جی مہاراج) قیمت تین پیسہ ۱۲/ سینکڑہ

(۳) آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت ۶ سینکڑہ

(۴) وید نندک کون ہے؟ آریہ سماج یا پورانک دھرم (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) قیمت ۶ سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

(۵) شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت ۶ سینکڑہ

(۶) مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت بھگتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) قیمت ۶ سینکڑہ

(۷) سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) قیمت ۶ سینکڑہ

(۸) نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) قیمت ۶ سینکڑہ

(۹) آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) قیمت ۶ سینکڑہ

(۱۰) پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی رجوعہ) قیمت ۱ سینکڑہ ۳/

(۱۱) اوتار کا کارن شاپ بھوگ بجواب تحفہ جنم اشٹمی (از شریمان بہاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ) قیمت ۶ سینکڑہ

(۱۲) پورانک دھرم اور وام مارگ (از پریتم جی امرتسری) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۳) پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۴) ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۵) مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۶) شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۷) شرادھ ویوستھا (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۸) مرتک شرادھ (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۱۹) بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک) قیمت سینکڑہ ۱۲/

(۲۰) شاستر ارتھ رپورٹ یعنی رپورٹ میں پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات قیمت سینکڑہ ۱۲/

(۲۱) مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) قیمت ۲/ سینکڑہ ۱۲/

(۲۲) ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) قیمت سینکڑہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ہوں اس ٹریکٹ کو شری سناتن دھرم
سبھا پنجاب آشرم (کھنڈے) نے مہنت
پرکاشن بھارتی کی طرف سے چھپوایا ہے یہ
ادیو دیوے پھل تائیں جد شدھ کرم کماویں
سروپ بنیں توں مانش سکھ برتی سکھ پاویں
وچن منن کرتے شکشا شدھ آچرن پر ٹھیک
دھرم نیار کھ شرن بھروسہ سوک بھوسند ھ کھیوے
بیس گھسائے کیا نے جد شدھ برتی توں ماں
ماں مانس کھلے گلا کٹلے ہوئے پرسن نہ ماں
بنے چھنکاٹے ڈھول بجائے کی بنے کا بھائی
ماس تیاگے شری پر لاگے ہوئے پرسن تاں ماتی

کرم فلاسفی

جیسے کوئی بوتا ہے ویسا پھل لگتا ہے۔
تلسی داس جی مہاراج نے بھی کہا ہے
ہم پردھان وشو رچ راکھا جو جس کرے سو تس پھل چاکھا
دھرمی بھائیوں کا پیارا شلوک

نیک و بد اعمال اور افعال کا نتیجہ لازمی
ابدی طور پر بھگتنا پڑتا ہے۔ اور وہ کروڑہا
پ گزر جانے پر بھی بغیر پھل بھوگے کھشین

یعنی ناش نہیں ہو سکتا۔ پھل یقیناً کرتا
کو ملتا ہے کسی سے ٹالے ٹل نہیں سکتا۔ اس
اصول کے تحت سب کا جنم مرن ہوتا ہے۔
البتہ بے وقت موت پر تمام مہذب لوگوں کو
شوک ہوتا ہے۔ کیا معصوم رام رکھا کی موت
پر بغیں بچانے والوں کے پاس سرٹیفکیٹ
ہے۔ کہ وہ نہیں مریں گے۔ رام رکھا کے
ماتا پتا کو جو صدمہ اپنے لخت جگر کی بے وقت
پر ہوا ہے۔ میں پرماتما سے پرارتھنا کروں
گا۔ ایسا صدمہ کسی دشمن کو بھی نہ پہنچائے
مجھے اُن سے گہری ہمدردی ہے اُمید ہے
کہ وہ گیان اور وچار کے بل سے اور
پرماتما کے آشرت رہ کر اپنے آپ کو شانت
کریں گے۔

ویدک دھرمیوں سے پُر زور پرارتھنا

(۱) جب خود غرضوں کو معلوم ہُوا کہ جن بہت
سے لڑکوں پر بجلی گری ہے اور ایک مر بھی
گیا ہے اور وہ آریہ سماج کی سنستھا کے
طلبا ہیں تو پھر کیا تھا طوفان بدتمیزی بپا
کر دیا گیا۔ اور جو جس کے منہ میں آیا آریہ
سماج کو بُرا بھلا کہا۔ چونکہ اس علاقہ میں نہ
تو آریہ سماج ہے اور نہ ہی کوئی آریہ سماجی
ہے۔ ریاسی کی آریہ سماج اس علاقہ کے نزدیک

ہے۔ اس لئے ریاسی آریہ سماج کی ستیارتھ پرکاش
وغیرہ پُستکوں اور ٹریکٹوں سے مدد کریں۔
تاکہ اس علاقہ میں کافی تعداد میں بانٹے جاویں
اور پنجاب میں اس گھٹنا کے متعلق خوب
مضامین شائع کئے جائیں کیونکہ اس گھٹنا
سے جہاں اس علاقہ کے لوگ گمراہ ہوئے
ہیں۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں پنجاب
کے یاتری بہکائے گئے ہیں۔ میں نے خاص
حالات سے متاثر ہو کر یہ اپیل کی ہے۔
نوٹ:۔ ڈاکٹر صاحب سب انسپکٹر
تھانہ کنٹرہ ٹھاکر پورکھ سنگھ اور ہیڈ ماسٹر
صاحب اور نائب تحصیلدار صاحب پنڈت
دیو راج صاحب نے زخمیوں کی کافی مدد
کی ہے۔ اس لئے اُن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے

شوک جنک مرتیو

شریمتی رام جوائی دھرم پتنی لالہ مہیندر جی
سیوال ریٹائرڈ فارسٹ آفیسر کی اچانک
مرتیو سنکر میانی کے آریہ بھائیوں کو بہت
دکھ اور شوک ہوا۔ شریمتی جی کا جیون نہایت
اونچا آریہ جیون تھا۔ اور آریہ سماج کے ساتھ
ان کا بہت پریم تھا۔ ان کی مرتیو سے ان کے
سمبندھیوں کو جو سخت صدمہ پہنچا ہے
ان کے ساتھ میانی کے آریہ بھائیوں کی
گہری ہمدردی ہے۔ اور پرماتما سے
ہیں۔ کہ بچھڑی آتما کو سرگتی اور اس کے
سمبندھیوں کو اس دکھ کے برداشت کرنے
کے لئے دھیرج پراپت ہو۔
ایشور داس منتری آریہ سماج میانی (ضلع شاہ پور)

رشی دیانند اور اس کا ٹھوس پروگرام!

از قلم شریمان بھگت گوپال سنگھ جی کنجاہی منتری آریہ سماج دولتانگر - ضلع گجرات

رشی دیانند کے آنے سے پہلے اس بھارت بھومی میں اگیان اور اودیا کے بادل چھائے ہوئے تھے - کہ سرو شکتیمان پرماتمانے اپنی کرونا درشٹی سے جو ہر سمیہ اپنے جیووں پر دیا کرتا رہتا ہے - اس سنسار پر پھر ویدک دھرم کو پرکاش کرنے کے لئے ایک مکت جیو کو بھیجا - جس کے آگے اوائل عمر میں ہی دو پرشن اپستھت ہوئے - پہلا یہ کہ میں سچے ایشور کے درشن کروں - دوسرا یہ کہ مرتیو پر کس پرکار وجے پراپت کروں؟ ان دو پرشنوں کے حل کرنے میں ہی اپنی آیو کا بہت سا حصہ گزار دیا - اور پوری جدوجہد کی - آخر بمصداق "جوئندہ یابندہ" اس مکت جیو نے ایشور کا درشن بھی کر لیا - اور مرتیو پر بھی وجے پراپت کر لی - کیونکہ انتم شبد کہ "بھگوان! تیری اچھا پورن ہو" بتلا رہے ہیں - کہ جو جو کچھ کیا - اسی کی اچھا سے کیا - اور خوشی کے ساتھ پران تیاگ دئیے - رشی دیانند چاہتے - تو اور لوگوں کی طرح پہاڑوں کی گپھاؤں میں رہ کر سمادھی اوستھا میں ہی سمیہ گزار دیتے - لیکن جیسا ان کے ایک گوروبھائی نے رشی کو کہا - کہ دیانند جس کھنڈن منڈن کے جھمیلے میں پڑے ہو - اس سے آپ کی مکتی نہیں ہوگی - تو انہوں نے کہا - چاہے مجھے دوبارہ جنم گرہن کرنا پڑے لیکن سنسار　　ہو رہا ہے - ویدک دھرم مٹ چکا ہے - پاکھنڈوں کا زور ہو رہا ہے - میں ستیہ کے پرکاش کرنے میں اپنے پرانوں کی آہوتی دے دوں گا - چنانچہ دنیا جانتی ہے - کہ اپدیش دیا کھیان لیکچر بھی دئیے - شاستراتھ بھی کئے - پستکیں بھی لکھیں - شدھی بھی کی - سماجیں بھی بنائیں - ویدوں کا بھاشیہ بھی کیا - تھوڑے سے سمیہ میں بہت سے کام کئے - اور ۱۸۷۵ء میں بمبئی میں سب سے پہلے آریہ سماج اپنے ہاتھ سے قائم کی - بقایا کام آریہ سماج کے ذمہ ڈال گئے - چنانچہ آریہ سماج کو کام کرتے ہوئے ۶۰ سال ہو چکے ہیں - اور مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے - کہ اس قلیل عرصہ کے اندر آریہ سماج نے دنیا کے اندر تہلکہ مچا دیا ہے - اور ویدک سدھانتوں کی چھاپ لگ دی ہے - نہایت مختصر طور پر آریہ سماج کا کام بیان کرنا چاہتا ہوں :-

۱ - ملک کو آزاد کرانے کے لئے سب سے پہلے رشی دیانند نے آواز اٹھائی :

۲ - ودھواؤں کی درد بھری آواز اس نے سنی :

۳ - نوجوانوں کے لئے بیکاری کا علاج اسی نے سوچا :

۴ - سودیشی کا کام سب سے پہلے اسی نے چلایا :

۵ - برہمچریہ آشرم کا اس نے پرچار کیا :

۶ - اچھوتوں کی آواز کو اس نے سنا :

۷ - اپنی ماتری بھاشا ہندی کا پرچار اس نے کیا - اور دیو بانی سنسکرت کا پرچار کیا :

۸ - مسلمانوں اور عیسائیوں سے اپنی ہندو جاتی کو بچانے میں اس نے کچھ کم یتن نہیں کیا :

۹ - سنگٹھن کا کام سب سے پہلے اسی نے کیا - آریہ سماج روپی سنگٹھن بنا کر آریوں کو ایک لڑی (دستور) میں پرو دیا :

۱۰ - متھک کرت پستکوں سے لوگوں کو چھڑا کر وید شاستروں کا پرچار کیا :

۱۱ - استری جاتی کی دردناک آواز کو اس نے سنا :

۱۲ - لوگوں سے ماس - شراب اور دیگر منشیات کو اس نے چھڑایا :

۱۳ - سولہ سنسکاروں کا پرچار کیا :

۱۴ - بچپن کی شادی کو بند کرایا :

۱۵ - گئو رکھشا کا پرچار کیا :

۱۶ - لوگوں کی پانچ یگیوں کی طرف رچی دلائی :

۱۷ - ہندو جاتی جو کہ توہمات کی دلدل میں پھنسی ہوئی تھی - اند مورتی پوجا کا شکار ہو چکی تھی - اور جس کی وجہ سے ہندوؤں نے اپنا ملک بھی کھو دیا تھا - بند کرائی :

۱۸ - ورن آشرم دھرم کا پرچار کیا :

۱۹ - دان پرنالی کو ٹھیک کیا :

۲۰ - دھرم کو سب سے اونچے سنگھاسن پر بٹھایا :

۲۱ - سچی ایشور پوجا سکھلائی :

تمام دنیا میں تقریباً ایک ہزار سات سو آریہ سماج کھلے ہوئے ہیں - ایسٹ افریقہ - جنوبی افریقہ - ماریشس اور فجی جزائر میں آریہ سماجیں اس کثرت سے ہیں - کہ پرتی ندھی سبھائیں بھی قائم ہیں - ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کے علاوہ عرب فارس - افغانستان - بلوچستان - میسوپوٹیمیا جرمنی - انگلینڈ - امریکہ - سنگاپور - برہما - سیام - انام - ہانگ کانگ اور چین میں بھی آریہ سماجیں قائم ہیں - ویدک دھرم پرچار کے لئے اس سمیہ ۱۲۲ سنیاسی - ۲۶ بان پرستھی - ۷ آنریری اور ۱۴۶ تنخواہ دار اپدیشک کام کر رہے ہیں - تعلیمی درسگاہیں ۵۳ گوروکل - ۳ اول درجہ کے کالج - ۷ دوم نمبر کے کالج - ۱۰۰ کے قریب ہائی سکول تین لڑکیوں کے کالج - ۱۳۲ لڑکیوں کی پاٹھشالائیں - ۱۱۲ ہندی اور سنسکرت پاٹھشالائیں - ۳۴۷ اچھوتوں کی پاٹھشالائیں ۴۳ نائٹ سکول - تین اپدیشک ودیالیہ ایک بان پرستھ آشرم - ایک یوگ آشرم - ۲۳ یتیم خانے - ۴۷ ودھوا آشرم - ۱۱ پریس - ۳ ہفتہ وار اور ۴۹ کتب خانے اس کے علاوہ ہیں - جو ہوتے ہیں - کل ہندوستان میں آریوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے :

یہ مختصر طور پر میں نے آریہ سماج کا ذکر کیا ہے - اب ایک بات باقی ہے - میری ناقص رائے میں آریہ جاتی نہایت نازک مرحلہ میں سے گزر رہی ہے - کیونکہ چند ماہ سے اخبارات پڑھ کر کہہ سکتا ہوں - کہ ایک طرف آریہ سماج پوران آریہ سنسکرتی کو کچلنا چاہتی ہے - دوسری طرف غیر قومیں عیسائی اور مسلمان آریہ جاتی کو مٹانے کے درپے ہیں - ان کے ساتھ لکھ کر ہر دو امور پر روشنی ڈالتا مگر مضمون کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے کسی دوسرے موقعہ کے لئے چھوڑتا ہوں - پر اکتفا ضرور کروں گا - کہ ہم بڑے بڑھے تو اب کچھ نہیں ہو سکتا - سوائے اس کے کہ اپنے نوجوانوں کو اس طرف لانے کے لئے پرینا کریں - آریہ سماج کو اب انوبھو کی بنا پر اپنی توجہ دو کاموں کی طرف زیادہ دینی چاہیئے - پہلا یہ کہ موجودہ تعلیم ناقص ثابت ہو چکی ہے - سب نوجوان سے بیکار رہتے ہیں - اس لئے

آریہ جنتا میں جیون جاگرتی اور وچار پیدا کرنے والا لٹریچر

ویدک سدھانت درپن (ہندی)

ویکھک شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار گوروکل کانگڑی - اکت پستک میں یوگیہ لیکھک نے آریہ سدھانتوں کو جس خوبی سے سمجھایا ہے - وہ پڑھتے ہی بنتا ہے - ودوانوں نے اکت پستک کی بڑی پرشنسا کی ہے - ہر آریہ گھر میں اس کی ایک ایک پرتی اوشیہ ہونی چاہیئے -

قیمت ایک روپیہ

ہٹلر اینڈ آرین کلچر (انگریزی)

یہ چھوٹا سا انگریزی کا ٹریکٹ ہے - اس میں جرمنی کے مہاپرش ہٹلر کے آرین سبھیتا کے متعلق مختصر وچار دئے گئے ہیں - انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کو بھینٹ دینے کے لئے ایک اعلیٰ چیز ہے - قیمت ۲ پیسہ - سینکڑہ دو روپیہ آٹھ آنہ ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے - جلد منگوالیں -

شکتی رہسیہ (ہندی)

اس انوپم تتھا اتی گرنتھ کے لیکھک بھی پنڈت یشپال جی ہی ہیں - اس میں ماس کھانے کی ممانعت کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے - کہ لوگ ماس کھانے سے بل کی پراپتی اور صحت کا دارومدار مانے بیٹھے ہیں - وہ بالکل غلطی پر ہیں جو لوگ ٹوٹی پھوٹی ادھر ادھر کی دلیلیں سن پڑھ کر انڈے اور ماس کھانا شروع کر دیتے ہیں - وہ ایک بار اس کے مطالعہ سے اپنی غلط فہمی کو نکال کر درست راہ پر چلنے کی کوشش کریں -

دی سانگ آف دی سول (انگریزی)

یہ سندھیا کا انگریزی نظم میں ترجمہ ہے - جو انگریزی پڑھے لکھوں - ودیش اور ودھرمیوں میں پرچار کے لئے اچھی چیز ہے - اوپر مول منتر سنسکرت میں ہیں - اُن کا بھاوارتھ انگریزی نظم میں دیا گیا ہے - قیمت دو پیسہ - سینکڑہ دو روپیہ آٹھ آنہ

اکت چاروں پستکیں بہت تھوڑی سنکھیا میں رہ گئی ہیں - جلد منگائیں - ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا -

نوٹ :- ہمارے ہاں غالیچہ کے عمدہ آسن سندھیا کے لئے مل سکتے ہیں -

ملنے کا پتہ

آریہ مشن (ویدک گرنتھ پرکاشن وبھاگ) ملتان شہر

سچا رہبر بھگوان دیانند

از قلم مہاشہ لوکناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل

میں جب آریہ سماج میں نہیں آیا تھا تو اکثر میرے دل میں یہ خیال اُٹھتے تھے۔ کہ دیانند آریہ سماج کی بنیاد کیول ہندوؤں کو مسلمان اور عیسائی ہونے سے بچانے کے لئے رکھ گئے ہیں وغیرہ۔ لیکن آریہ سماج کے رنگ میں رنگے جانے اور آریہ سماجی بننے کے بعد جب سوامی جی مہاراج کی تصنیفات کو پڑھنے کا موقع ملا تو معلوم ہوا کہ وہ خیال محض میری ناواقفیت کا نتیجہ تھے۔ چنانچہ اب میں حیران ہوتا ہوں کہ رشی نے کوئی بھی من گھڑت مسئلہ قائم نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھ بھی سدھانت کے طور پر لکھا ہے۔ وہ واقعی برہما سے لیکر جیمنی منی تک کے کل مانے ہوئے رشی منیوں کے سدھانت ہیں۔ اگر رشی کو زمانہ کی ہوا کے ساتھ چلنا ہوتا۔ تو موجودہ یورپ کے عالموں کے مسائل کے برخلاف ایک قدم نہ دھرتے بلکہ موجودہ یورپین مسائل یا تہذیب کو ویدوں کے گلے مڑھتے۔ لیکن نہیں پیارے رشی نے کوئی بھی مسئلہ ویدوں کے گلے نہیں مڑھا۔ اور نہ کوئی مغربی مسئلہ مستعار لیا ہوا لکھا ہے۔ سوچتا ہوں کہ اس وقت یورپ کے عالم عموماً پرمیشور کی ہستی سے منکر از نغمات ناستک ہیں۔ اور صرف مادہ کو ہی ازلی ابدی مان رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے اکثر مطالعہ میں دیکھا ہے یعنی روح کے متعلق انہیں کچھ علم ہی نہیں۔ لیکن ست گورو دیانند نے ویدوں کی دلائل سے واضح کرکے دکھا دیا ہے۔ جس سے تعصب عالم قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کہ ایک ہی نراکار (غیر مجسم) پرمیشور ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ سے ہی اپنی جیو روپی پرجا کا حاکم بن رہا ہے۔ اور جہاں ایشور ازلی ہے۔ وہاں اس کی پرجا ارواحات رُوحیں اور اس کے ساتھ مادہ بھی ازلی ہے۔

یورپ کے اکثر ناستک فلاسفر آواگون کو ڈھکوسلہ سمجھتے ہیں۔ یعنی مانتے ہی نہیں۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے آواگون کی تعلیم دی ہے۔ موجودہ یورپ میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس یا مسئلہ اخلاق کا اصول مانا جا رہا ہے۔ لیکن بھگوان دیانند نے دھرم آچرن کو ہی اصول مانا ہے۔ یورپ کے لوگ جب ناستک ہیں۔ تو وہ الہام کو کب مان سکتے ہیں۔ لیکن آنند کند دیانند نے ویدوں کو براہین قاطع سے الہامی ثابت کر رکھا ہے یورپین فلاسفر اس بات کے قائل ہیں۔ کہ انسان بتدریج بندروں سے موجودہ صورت میں آیا لیکن رشی ور نے یہ نہیں مانا۔ یہاں تک نہیں اس سے آگے چلئے۔ اب حالانکہ ورن آشرم ویوستھا کے متعلق موجودہ یورپ کا حقہ بے علم ہے۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے اس کی مکمل اور پوری تشریح کرکے دکھا دی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے رشی نے کوئی بھی طبع زاد خیال یا مروجہ خیال ویدوں کے گلے نہیں مڑھا۔ بلکہ جو کچھ ویدوں میں موجود ہے اس تعلیم پاک کی برتری اور سچائی پوری پوری دلائل اور پرانے حوالوں سے ظاہر کی ہے۔ قربان جاؤں اس رشی پر جس نے کہ ہم لوگوں کو وید کی مشعل دکھا کر ہماری پوری پوری رہبری کی اور اپنا سارا جیون سنسار کی بہتری اور بہبودی میں وقف کر دیا۔ اور زہر کے گھونٹ پی کر بھی پرچار کرتے ہی رہے اور آتم سمرتی در گورو دت جیسے ناستک کو بھی آستک بنا گئے۔ جن کے لٹریچر پر آج آریہ جاتی کو ناز ہے ❁ اوم شم

آریہ سماج پشاور شہر کا چناؤ

مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج (گورو کل بھاگ) ڈبگی نعلبندی شہر پشاور کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا۔

- پردھان .... لالہ تارا چند جی
- اُپ پردھان .... لالہ ارجن دیو جی
- اُپ پردھان .... لالہ رام سنگھ جی
- منتری .... وشنو ناتھ
- اُپ منتری .... لالہ دولت رام جی کانت
- پنجر آریہ کنیا پاٹھشالہ .... پنڈت رام نرائن جی
- خزانچی .... لالہ شیو لال جی
- لائبریرین .... لالہ گیان چند جی دہون
- ہشٹھاتا .... لالہ ہیرا سنگھ جی۔
- لالہ سرجن ناتھ جی آڈیٹر (لیس) - پنڈت برج لال جی (وشنو ناتھ آریہ منتری آریہ سماج)

سناتن دھرم یووک سبھا امرتسر کا چیلنج منظور

جب قضا چیونٹی کی آئی اس کو پر پیدا ہوا خود بخود سوجھی شرارت اک شرر پیدا ہوا ناظرین! آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہم نے اپنے جلسے کے اشتہار میں یہ نوٹ دیا تھا۔ کہ جس سبھا یا سوسائٹی کو تحقیق حق منظور ہو۔ وہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک منتری آریہ سماج امرتسر سے تحریری طے کر لیویں۔ لیکن منتری سناتن دھرم یووک سبھا امرتسر نے اشتہار کی شرائط کے بموجب ہمارے ساتھ طے کرنے کی بجائے اخبار "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر مورخہ ۱۶ نومبر ۳۶ء صفحہ ۱۲ پر ایک سہرا آتا پا اور غیر ذمہ وارانہ آریہ سماج امرتسر کے نام کھلا چیلنج دیا ہے۔ گویا انہوں نے شاستراتھ سے بھاگنے کی ایک تدبیر سوچی ہے۔ لیکن ہم ان کا کوئی بھی بہانہ کارگر نہ ہونے دیں گے آریہ سماج کا دروازہ بذریعہ شاستراتھ سچ اور جھوٹ کی تحقیقات کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ آپ جب۔ جہاں اور جس وقت پرچار ہیں۔ ہم سے شاستراتھ کر سکتے ہیں۔ براہ نوازش اپنے ذمہ دار آدمیوں کے ذریعہ ہم سے وقت وشہ اور شرط طے کر لیں۔ اُمید ہے۔ کہ اب آپ بے جا ٹال مٹول سے کنارہ کرکے سر میدان آکر اپنی شیخی کو کچھ تو علمی جامہ پہنائیں گے۔

آپ کے شبھ چنتک :-
پردھان رشی رام
منتری کوڑا مل بھگا

آریہ سماج دسوہہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دسوہہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت منسا رام جی ویدک توپ سوامی رودرانند جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر پرکاش۔ پنڈت شانت رام۔ مہاشہ دلسیراج بھجنیک جلسہ پر پدھاریں گے۔ آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد

جوانوں کی مددگار اور بڑھاپے کا سہارا

سیوا آشرم ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب کی تیار کردہ انگریزی یونانی ویدک پوری ۱۲ ادویات سے مرکب

شلاجیتی سنہری گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں خاص طور پر نہایت قیمتی اور مقوی ادویات ملا کر باقاعدہ حکمت اور استادوں کے بتلائے ہوئے طریقہ سے بنائی گئی ہیں۔ یہ گولیاں اُن اصحاب کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جنھوں نے بچپن اور جوانی میں اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دیا ہو۔ جن کے چہرہ پر زردی چھائی رہتی ہو...... اور جوانی کی حالت میں اپنے آپ کو از کار رفتہ خیال کرتے ہوں۔ آنکھیں اندر گھس گئی ہوں۔ دلیری کا نام ونشان تک نہ ہو۔ ذرا سی آواز سے دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہو۔ تھوڑی سی محنت سے تھک جاتے ہوں۔ جن کو احتلام دسویں دن کی بیماری ہو۔ دودھ گھی ہضم نہ ہوتا ہو۔ دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ پڑھا لکھا جلدی بھول جاتا ہو۔ پاخانہ یا پیشاب کے وقت...... خود بخود خارج ہو جاتا ہو۔ یعنی جریان کی بیماری ہو۔ بدہضمی اور قبض ہمیشہ رہتی ہو۔ آنکھوں کے سامنے سرسوں پھول جاتی ہو۔ اور بصارت کمزور ہو گئی ہو۔ اور شرمندگی کی وجہ سے زندگی سے موت اچھی لگتی ہو۔ اُن لوگوں کے لئے یہ گولیاں اکسیری اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے مایوس مریض کی گئی ہوئی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ قوت مردمی بڑھ جاتی ہے اور باشندہ درست ہو جاتا ہے جسم میں چستی اور پھرتی آ جاتی ہے۔ دماغی اور جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ طاقت مردمی میں جو کہ بُری عادت کی وجہ سے کمی واقع ہو گئی تھی۔ وہ باقاعدہ بتدریج اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ مایوس مریض کی شرمندگی دور ہو کر فریقین کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سُرعت کی بیماریاں رفع ہو کر نامردی اور سستی کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے قیمت ۳۲ خوراک ۲؎ اور ۰۰ خوراک ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام اُس شخص کو دیا جائے گا جو یہ ثابت کرے۔ کہ سیوا آشرم ڈنگہ ضلع گجرات کی تیار کردہ مذکورہ بالا بیان کردہ شلاجیتی سنہری گولیوں میں کیسہ کستوری کرشتہ فولاد۔ شدھ شلاجیت اور گوند چھوہارہ موجود نہیں ہے۔ نوٹ :- خریداروں کی تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے)

گولیاں منگانے کا پتہ :- مینجر سیوا آشرم ڈنگہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

سماچار گورُوکل بیٹ سوہنی گجرات ضلع مظفرگڑھ

(۱) امسال ملیریا کا بہت زور رہا ہے لیکن اب پربھو کی کرپا سے شکر ہے گورُوکل کے تمام برہمچاری سواستھ ہیں۔ روگی کمرہ بالکل خالی ہے۔

(۲) ودیارتھیوں کا ششماہی امتحان ہو چکا ہے جس کا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے۔

(۳) مورخہ ۱۳ نومبر بصدارت شریمان پوجیہ سوامی رودرانند جی آچاریہ گورُوکل دیپ مالا دوس بڑی شان سے منایا گیا ہے۔ جس میں برہمچاری نردیو۔ ارجندیو۔ رشی دیو۔ شام لال کے نبندھ و کویتا کے علاوہ شریمان پنڈت برت پال جی مکھیہ ادھیاپک و پوجیہ آچاریہ جی کے لیکچر ہوئے کہ دیپ مالا دوس ہمیں کیسے منانا چاہئے۔ جسے پبلک نے بہت پسند کیا۔ امسال جھنڈیوں وغیرہ سے گورُوکل کو خوب سجایا گیا ہے جس میں شاستری دیودت جی نے کافی سہانتا دی ہے۔

(۴) شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی کرپا سے شریمان پنڈت برت پال جی دھرم اپدیشک پرتی ندھی سبھا گورُوکل میں تشریف لا کر آپ آچاریہ و مکھیہ ادھیاپک کا کام کر رہے ہیں۔ اور ہر کام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔

(۵) شریمان پوجیہ یوگیہ سوامی رودرانند جی آچاریہ کچھ دنوں کے لئے آریہ سماجوں کے جلسوں پر پرچار کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

(روشن لال آریہ یوگ گورُوکل بیٹ سوہنی گجرات)

گورُوکل جہلم کے سماچار:-

(۱) برہمچاریوں کی ششماہی پریکشا ہو چکی ہے۔ نتیجہ تسلی بخش ثابت ہوا ہے۔

(۲) برہمچاریوں کا سواستھ پربھو کی کرپا سے بہت اچھا ہے۔ اس وقت تک کوئی روگی نہیں ہوا۔ پچھلے دنوں شری سوامی شانتانند جی ۔۔ شری مہاتما ہریرام جی۔ شریمان پنڈت ودیاوتی جی شاردا۔ شری لالہ روڑ چند جی سابق پردھان آریہ سماج جہلم اور شری پنڈت لیکھرام جی شرما جہانو پہاڑ وقتاً فوقتاً اس کل بھومی میں پدھارے اور برہمچاری ورگ کا سواستھ تتھا پٹھن پاٹھن کی پرگتی دیکھ کر بڑے سنتشٹ ہوئے۔ اور سہائتا بھوتی کا پرکاش کرتے رہے۔ شریمتی ماتا ودیاوتی جی شاردا نے کئی برہمچریہ آشرموں کے ذاتی انوبھو کے آدھار پر کئی ایک نوین سمتیاں پردان کیں۔

(۳) دیوالی کے شبھ اوسر پر لالہ کرپچند جی آریہ پردھان آریہ سماج میرپور کے آدیش انوسار شری پنڈت راجیستر جی شاستری یجروید کے برہمچریہ میں سملت ہوئے۔ اور آپ نے لگاتار کئی دن وہاں پر بھاوشالی ویاکھیان دئے۔ آریہ سماج میرپور کے آریہ پرشوں اور دیویوں کی اپنے اس گورُوکل کے پرتی وششیش شردھا ہے۔ اور دوسرے بھائی بھی اس آشرم سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ شریمتی ماتا دیوان دیوی جی اور شریمتی دیوی ودیاوتی جی سپتری شری لالہ کرپچند جی وکیل پردھان آریہ سماج میرپور تو گورُوکل کلپ برکش کو سدا اپنی سیواؤں سے سینچتی رہتی ہیں۔

(۴) اسی شبھ اوسر پر شرمید دیانند جی کے نروان اُتسو کے اپلکش میں جہلم شہر کی ہر دو آریہ سماجوں جوبلی گھاٹ اور مشین محلہ میں شری پنڈت رامدیو جی بھکشو آچاریہ گورُوکل اور شری پنڈت جے دیو جی سنیہی مکھیہ ادھیاپک گورُوکل نے پربھاوشالی وکتریتائیں دیں۔ اور برہمچاریوں نے وید منتروں شلوکوں اور بھجنوں کا گان کیا۔

(۵) اس وقت گورُوکل کا سارا اپادھیائے منڈل سیوگیہ۔ سوبوگیہ سداچاری اور پرنیشٹھی اور دردھ آریہ وچاروں کا ہے جس کی پوتر دیکھ ریکھ میں برہمچاری دن پرتی دن شاریرک اور مانسک اُنتی کر رہے ہیں۔ آریہ ہندو جنتا کی اپنے اس گورُوکل کے پرتی شردھا دن پرتی دن بڑھ رہی ہے۔ اور برہمچاریوں کی تعداد میں اضافہ ہو جانے کے کارن نئے کمرے بنوانے کی آیوجنا ہو رہی ہے۔ آرش سنسکرتی کے نام لیوا وردھ پریمی آریہ ہندو جگت کو ادھک سے ادھک تعداد میں اپنے بالکوں کو یہاں پرویش کروانا چاہئے۔

(نگیش دت جگیاسو منتری پرکاشن وبھاگ گورُوکل)

آریہ سماج کمرمشانی کے سماچار

۱۔ آریہ سماج کا ست سنگ روزانہ سویرے ½۶ بجے سے ½۷ بجے تک ہوتا ہے جس میں سندھیا۔ بھجن۔ کتھا ہوتی ہے۔ آریہ سماج کمرمشانی کا مندر پرانا اور خستہ حال ہے۔ اس کے لئے پنڈت بھگوانداس منتری آریہ سماج کمرمشانی چندہ کرنے کے لئے باہر گئے تھے۔ چونکہ کچھ دنوں سے واپس آ گئے ہیں۔ جو چندہ پراپت ہوا ہے۔ تفصیلاً اس پرکار ہے۔

منتری آریہ سماج تراپ	۵--- روپیہ
منتری آریہ سماج تلہ گنگ	۲۰--- ؍؍
لالہ ہیر چند جی تلہ گنگ	۲--- ؍؍
معرفت لالہ ہیر چند ؍؍	۱--- ؍؍
منتری آریہ سماج پنڈی گھیب	---- ؍؍
؍؍ ؍؍ ؍؍ کھور	
معرفت بابو گوبند رام فتح جنگ	
منتری آریہ سماج جھنڈ	
معرفت ڈاکٹر صاحب گنبا نجند ڈومیل	
معرفت ڈاکٹر رام چند صاحب کیمبل پور	۸---
بابو گوبند رام جی نوشہرہ	
معرفت منتری آریہ سماج ہوتی	۸---
چانن لعل ڈومیل گنج	
معرفت منتری آریہ سماج پشاور ڈھکی نعلبندی	
منتری آریہ سماج پشاور صدر	
کوہاٹ تو پراج شانتی سروپ جی	
میزان	۸---۱

اور بابو دولت رام جی نے خاصی رقم دی ہے اس کے علاوہ کمرمشانی نواسی بھائیوں سے ہے۔ کہ آپ وقتاً فوقتاً آریہ منتری پاٹھ کمرمشانی تتھا آریہ سماج کمرمشانی کا خیال رکھیں۔

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے

بھجن پستکیں

جو اتنی مقبول ہوئی ہیں۔ کہ ایک لاکھ کے قریب چھپ کر آریہ جنتا کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں اور گراموں۔ قصبوں۔ پریواروں اور درساد جارن میں آریہ سماج کی آواز کو پہنچانے میں کامیابی حاصل کر چکی ہیں:-

گرنتھ چھتا بھجن وحصہ کمل اُردو	۵؍
؍؍ ؍؍ ؍؍ ہندی	۴؍
؍؍ ؍؍ ؍؍ گورمکھی	۴؍
گرنتھ چھتا بھجن جلد دوم اُردو	۴؍
؍؍ ؍؍ ؍؍ ہندی	۴؍
پتر ودیاں دے گیت ہندی	۴؍
پتر بھیناں دے گیت ہندی	۴؍
پوتر سوگ سکھیاں گھوڑیاں	۴؍
پنجابی بھجن سینڈرا	۳؍

ویدک سندھیا (مطبوعہ جیب جی) دو سال کے قلیل عرصہ میں بیس ہزار سے زیادہ فروخت ہو چکی ہے۔ اس میں منتروں کے ارتھ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں جس سے اُپاسنا میں خوب من لگتا ہے۔ سرورق سوامی جی کی تصویر سے مزین ہے۔ اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی قیمت دو پیسہ فی جلد۔

بھارت پستکالیہ سرگودھا کی مقبول عام پستکیں!

ویدک دھرم شکشا - جو آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی انوسار ایک اوچیہ کوٹی کے ودوان نے تیار کی ہیں۔ جو پنجاب کی بہت سی پتری پاٹھشالاؤں میں رائج اور مقبول ہو چکی ہیں۔

پہلا بھاگ ۳؍ + دوسرا بھاگ ۴؍	
تیسرا بھاگ ۲؍ + چوتھا بھاگ ۲؍	

اُومکار استوتر جس میں پرارتھنا منتروں کو موٹے ٹائپ میں درج کر کے نیچے ارتھ درج کیا گیا ہے اور اتنا روچک ہے۔ کہ پرارتھنا میں منش جھومنے لگ جاتا ہے۔ قیمت ہندی تین پیسہ

گورو مت سار - اس میں مستند حوالجات دے کر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ دسوں گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے۔ قیمت اُردو گورمکھی ۱؍

گورو بانی میں ویدک دھرم تھا - اس میں گورو بانی کے حوالوں سے تمام ویدک سدھانتوں کو سدھ کیا گیا ہے۔ قیمت اُردو ۱؍

گلدستہ دھرم اُردو۔ کماروں اور نوجوانوں کے کام کی پستک ہے قیمت ۲؍ نشے بازاں دی مٹی خراب اُردو بارہ ماہ اپدیشی

تھوک خریداروں کو خاص کمیشن

گورُوکل کورُوکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ

گورُوکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گورُوکل کورُوکشیتر کا سالانہ جلسہ ماہ فروری کے ... ہفتہ میں دھوم دھام کے ساتھ منایا جائیگا۔ ... موقعہ پر ۲۵ نئے برہمچاری داخل کئے جاویں ... جو سجن اپنے بالکوں کو گورُوکل میں داخل ... کرانا چاہیں۔ وُہ فارم منگوا کر بھر کر بھیج دیں۔

اسی وقت داخل کرا دیں

گورُوکل کی مالکہ سبھا نے پہلی شرینی میں ... سے سنسکرت ہٹا دی ہے۔ اس لئے اگر کسی ... سجن کا بالک ہندی اچھی طرح سے جانتا ہو۔ اور معمولی حساب جانتا ہو تو وُہ اُسے اسی وقت داخل کرا دیں۔ اُن کو یہ فائدہ رہے گا۔ کہ چار ماہ کے بعد اُن کا بالک دوسری شرینی میں چڑھ جانے لگا۔ ان چار ماہ میں اس کی جو کمی ہوگی وُہ پوری کرائی جا سکیگی۔

اس گورُوکل کے سب قواعد وہی ہیں جو گورُوکل کانگڑی کے ہیں۔ انتظام بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر نگرانی ہے۔ اس علاقہ میں کھانے پینے کی چیزیں سستی ہونے کی وجہ سے یہاں ماہواری فیس بہت کم رکھی ہُوئی ہے۔ پہلی سے تیسری شرینی تک ۱۰ روپے ماہوار چوتھی اور پانچویں میں ۱۲ روپے ماہوار اور آگے آٹھویں شرینی تک ۱۶ روپے ماہوار لئے جاتے ہیں۔ بھوجن اور کپڑا وغیرہ سب اُسی حساب سے دیا جاتا ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورُوکل کانگڑی کے لئے مقرر کیا ہُوا ہے۔ یہاں کی آب وہوا بہت اچھی ہے۔ برہمچاریوں کے دودھ کے لئے اپنی گئو شالا اور پھل اور سبزی کے لئے اپنا تقریباً ۲ بیگھے کا باغ ہے۔ سب انتظام مکمل طور سے قابل اطمینان ہے۔

(پربندھ کرتا گورُوکل کورُوکشیتر)

آریہ سماج دھرمپورہ (لاہور) میں رشی نروان اُتسو

اس ورش رشی نروان اُتسو بڑے سمارُوہ سے منایا گیا۔ نروان دوس کے اپلکش میں ۷ نومبر سے ۱۲ نومبر تک سوامی منگلانندجی ہر روز صبح ۶½ سے ۷½ بجے تک رشی جیون کی کتھا کرتے رہے جس میں رشی بھگت پریوار بہت شامل ہوتے رہے اور رات کو ۸ سے ۹ بجے تک ہر روز سنکیرتن ہوتا رہا۔

۱۳ نومبر دیوالی کے دن پراتہ ۶ سے ۷½ بجے تک سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں آریہ سبھاسدوں اور آریہ دیویوں کے علاوہ شہر کے بہت سے سجن بھی شامل ہوئے۔ سنکیرتن میں شامل ہونے والے پرشوں

آریہ جگت

اور دیویوں کی سنکھیا اور اُن کا جوش بہت ہی اُتساہ جنک تھا۔ اُس کے پشچات ۸½ بجے سے اُتسو کی کارروائی شروع ہُوئی۔ ہون یگیہ کے پشچات پنڈت دیوی داس جی پردھان آریہ سماج دھرمپورہ کے سبھاپتتو میں شری سوامی منگلانند جی۔ پنڈت ودیادھر جی۔ مہاشہ رام رکھا جی اور پنڈت رام سرن جی نے مہرشی دیانند سرسوتی کی ودتا۔ جیون شکشا اور اُپکار پر بڑے پربھاوشالی ویاکھیان دئے۔ مہاشہ سوہن لال جی نے اپنے بھجنوں اور ماسٹر لچھمن داس جی نے اپنی نظم دوارا جنتا کو بڑا آنند دیا۔ اُس کے پشچات پنڈت دیوی داس جی پردھان سماج نے رشی دیانند کی مہانتا پر تقریر کی۔ اور سب ویاکھیان داتاؤں اور جنتا کا دھنیواد کیا۔

شانتی پاٹھ۔ ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے ساتھ اُتسو کی کارروائی تقریباً بارہ بجے سماپت ہُوئی۔

(ودیا ساگر منتری آریہ سماج دھرمپورہ لاہور)

آریہ سماج کوئیٹہ کے سماچار

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو صبح ۸ سے ۱۲½ بجے تک آریہ سماج گورُوکل وبھاگ کے پُرانے مندر کے کھنڈرات پر شامیانہ کے اندر دونوں سماجوں کا اکٹھا رشی اُتسو بڑے سمارُوہ سے منایا گیا رشی کے پرتی اپنی شردھا کے پھول چڑھانے کے لئے بہت بھاری سنکھیا میں نرناری ایکترت ہُوئے۔ اس اُتسو کے پردھان شری یت پنڈت رائے سورج بھان بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منصف پردھان شری سناتن دھرم سبھا کوئیٹہ تھے۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ بیربل جی۔ مہاشہ پرمانند جی مہاشہ جیون سنگھ جی۔ مہاشہ کندن سنگھ جی۔ لالہ دیوان چند جی بی۔ اے۔ مولوی عبدالحکیم قریشی۔ لالہ موہن لال جی بی۔ اے کے ویاکھیان اور کویتائیں ہُوئیں۔ بیچ بیچ میں پنڈت جے ناتھ جی ترکھا کے رشی جیون پر بھجن ہوتے رہے۔ انت میں شری پردھان جی کا رشی جیون پر ایک اتی اُتم بھاشن ہُوا۔

اُنہوں نے رشی کی درڑھتا کی تعریف کرتے ہُوئے خواجہ حسن نظامی کے پُرانے اخبار منادی کا حوالہ دیتے ہُوئے کہا۔ کہ رشی کے آنے کے پہلے ۱½ لاکھ ہندو ہر ماہ پتت ہو کر عیسائی اور مسلمان ہو جاتے تھے۔ آج یہ رشی کی کرپا ہے یہ کام بالکل رُک گیا ہے۔ بعد میں چار آنہ مشن فنڈ کی اپیل کی گئی۔ اُس سمیہ ۲۶ روپے آٹھ آنے ایکتر ہُوئے۔

دوپہر کے تین بجے سے ۵ بجے تک اسی پنڈال میں شری یت رائے صاحب لالہ رشی کیش ... گیرژن انجنیئر کی پردھانتا میں آریہ یووک سبھا کے زیر اہتمام سنگیت سمیلن ہُوا۔ جس میں کوئٹہ کے بڑے بڑے راگی سملت ہُوئے۔ اور اپنی راگ ودیا سے جنتا کو پرسن کیا۔

۵ نومبر اتوار کو سپتاہک ست سنگ

آریہ سماج دھرمسال مینڈر کے سماچار

(۱) دھرمسال مینڈر (ریاست پونچھ) میں اخبار آریہ ویر کے دو پرچے جاری ہیں۔ اس سال ۱۹۳۶ء میں جس قدر خاص نمبر آریہ ویر نے نکالے ہیں۔ ان سے علاقہ مینڈر میں عموماً اور دھرمسال میں خصوصاً کافی پرچار ہُوا ہے۔ آریہ ویر کے ہفتہ واری پرچے نے لیکھوں کا بھی اچھا اثر ہُوا۔

(۲) شریان پنڈت امرناتھ جی اُپدیشک سدھانت رتن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۵ الغایت ۲۲ کاتک سمت ۹۳ ایک ہفتہ تک علاقہ ہذا میں اور خاص کر دھرمسال میں اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو آنندت کرتے رہے۔ اس سے سونے پر سہاگے کا کام ہُوا۔ اور پنڈت جی کی تھوڑی سی کوشش سے دھرمسال اور نواحی علاقہ کے تقریباً سولہ اشخاص نے ممبر آریہ سماج بننے اور آریہ سماج کھولنے کی درخواست دی۔ جس پر مورخہ ۲۲ کاتک سمت ۹۳ کو دھرمسال میں آریہ سماج کی ستھاپنا ہُوئی۔ یہ صرف آریہ ویر ... میں مہاشہ اندر راج منتری آریہ سماج ... کا اُپدیش ہُوا۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔

(نوتن داس منتری)

کے پیکھوں اور پنڈت امرناتھ جی واخبار کے پرچار کا نتیجہ ہے۔ ممبران آریہ سماج دھرمسال شریمان پنڈت امرناتھ جی و اخبار آریہ ویر کا دھنباد کرتے ہیں۔

(۳) ممبران آریہ سماج بڑے اُتساہ سے آریہ سماج کے پرچار میں حصہ لیتے ہیں۔ دیوالی سے چار یوم پہلے ممبران آریہ سماج نے پربھات پھیری کر کے جنتا کو آنندت کیا۔ دیوالی کے دن رشی اُتسو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ ہون کے بعد مہاشہ کانشی رام جی گپتا کا رشی جیون پر اُپدیش ہوا۔ پنڈت دھرم دیو جی نے آریہ سماج کیا ہے پر اظہار خیالات فرمایا۔

(۴) آریہ سماج دھرمسال کا چناؤ اتفاق رائے سے حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ لالہ گوپی چند جی
اُپ پردھان۔ لالہ رگھناتھ جی و لالہ رام لال جی
منتری۔ بشمبر داس
اُپ منتری۔ لالہ لکھشمی داس جی
خزانچی۔ لالہ کستوری لال
لائبریرین۔ مہاشہ کانشی رام جی

(بشمبر داس منتری آریہ سماج دھرمسال میٹھ)

آدرش ویدک وواہ:۔

آریہ بھائیوں کو یہ جان کر ہرش ہوگا کہ آریہ ودوان شریمان پنڈت بھدرسین جی آچاریہ ورجانند ویدیالیہ اجمیر و پردہت آریہ سماج قیصر گنج اجمیر کا شبھ وواہ ورتمان ذات پات توڑ کر ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شریمان ماشے رگھوناتھ پرشاد جی آریہ بیتر وید سوجت نگر کی ودوشی پتری سوبھاگیہ وتی دیوی جی کے ساتھ بڑے سمارہ پوروک ہوا۔ وواہ سنسکار کا سمپادن ویدوں کے اپورو ودوان شریمان پنڈت برہمدت جی جگیاسو آچاریہ ورجانند آشرم لاہور و شریمان شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری راج گرو شاہ پورا و شریمان پنڈت شنکر دیو جی آچاریہ گوروکل چتوڑ و پنڈت جے دیو جی ودیالنکار وید بھاشیکار اور شریمان پنڈت یگیہ دت جی سنسکرت ادھیاپک ودھرم شکشک ڈی۔اے۔وی ہائی سکول اجمیر پربھرت ودوانوں نے ویدک ریتی سے کرایا۔ برات کے ساتھ شریمان ہوی لکشمن نند جی مہاراج ... پنڈت سوریہ دیو جی بی۔اے ہیڈ ماسٹر ڈی۔اے۔وی ہائی سکول اجمیر۔ پنڈت جیالال جی منتری آریہ سماج۔ پنڈت جے دیو جی وید بھاشیکار پنڈت چرنجی لال جی اُپ پردھان آریہ سماج۔ پنڈت یگیہ دت جی۔ پنڈت جیت رام جی اُپ منتری آریہ سماج وغیرہ وغیرہ آریہ سماج کے گنیہ مانیہ سجن پدھارے تھے سنسکار پربندھ ہونے سے پوروسبھا منڈپ میں پنڈت برہمدت جی آچاریہ نے کنیا سے پرشن کیا۔ کہ دیوی کیا تم پنڈت بھدرسین جی کے ساتھ وواہ کرنے کے لئے سویم اودیت ہو یا اپنے پتا کے کہنے سے کر رہی ہو۔ کیا تمہیں پنڈت بھدرسین جی کے جیون اودیش اور ان کی سمپورن پرستھتی کا پورن روپ سے پریچے ہے۔ کنیا نے اُتر دیا کہ ہاں مجھے ان کے اُدیش اور پرستھتی کا پورن پریچے ہے۔ اور میں اُن کے ساتھ وواہ کرنے کو پسند ہی نہیں کرتی بلکہ اپنا سوبھاگیہ سمجھتی ہوں۔ اس کے بعد سنسکار پرارمبھ ہوا۔ ور اور ودھو آچاریہ جی کے اشارہ پر سویم منتر بولتے تھے۔ بیچ بیچ میں اوپروکت ودوان ان کی مختصر ویاکھیا کرتے جاتے تھے۔ اُپستھت جنتا پر سنسکار کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ چھوٹے بڑے سب ہی پرشنسا کر رہے تھے اس اُپلکش میں تین دنوں تک اُپرکت مہانوبھاؤں کے خوب اتم اتم ویاکھیان اور شریمان پنڈت کاس چندر اور شریمان پریمی جی کے پربھاؤ شالی بھجن ہوتے تین دن تک خوب ویدک دھرم کا پرچار رہا۔ کنیا کے پتا نے براتیوں کا ستکار بڑے سنمان اور شردھا کے ساتھ کیا جو کہ سرو تھا ہی پرشنسیہ تھا۔ اب اس اُتم سمبندھ کے لئے ور اور ودھو کو بدھائی تتھا آشیرباد دیتے ہوئے ہم شریمان پنڈت بھدرسین جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اب آپ کی شکتی دوگنت ہوگئی ہے۔ اس لئے ویدک دھرم کی سیوا کے لئے وہ اپنے اُتساہ اور لگن کو بھی دوگنا کریں۔

نوٹ:۔ ور جنم کے کھتری اور کنیا جنم سے کائستھ ہے (بنواری لال شرما)

شوک پرستاؤ

۱۔ آریہ سماج خانیوال لالہ دیا رام جی صاحب ضلعدار نہر منٹگمری خانیوال کی سپتری شریمتی ودیاوتی اور دیا وتی کی اچانک اور اُپ سامیک مرتیو پر بہت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے ایک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرتک آتماؤں کو شانتی اور ان کے پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ نیز اس مرتیو پر ضلعدار صاحب نے آریہ سماج کو مبلغ تین صد روپیہ کا دان دیا۔ جس کے لئے آریہ سماج ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

۲۔ آریہ سماج خانیوال، شری لالہ رام لال جی ٹھیکیدار ممبر آریہ سماج خانیوال کے والد بزرگ کی مرتیو پر بہت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان کی روح کو شانتی اور پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے......

(منتری آریہ سماج خانیوال)

آریہ سماج سنگرور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سنگرور ریاست جیند کا سالانہ جلسہ ۱۲ لغایت ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا ۱۲ کو صبح بعد کارروائی ہون جھنڈا وگھاٹن رسم ادا کی گئی۔ تین بجے بعد دوپہر نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر تمام بازاروں اور مشہور کوچوں سے ہوتا ہوا رات کے آٹھ بجے ختم ہوا۔ ۱۳ کو شبھ اُتسو منایا گیا۔ اور تمام شہر میں پھیری کی گئی۔ دونوں دن ۱۳ و ۱۴ نومبر کو اُپدیشوں۔ لیکچروں اور بھجنوں کے دوارا خوب امرت ورشا ہوئی۔ سوامی سوتنترانند۔ سوامی اشیشورانند۔ پنڈت بدھدیو جی ودیالنکار۔ پنڈت گیان چند جی بی۔اے۔ پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر۔ پنڈت بھیشم دیو جی۔ پنڈت رام سروپ جی اپدیشکوں کے پربھاؤ شالی اُپدیشوں اور لیکچروں اور مہاشہ دسیرا نج اور مہاشہ مکند لعل جی آدی اپدیشکوں کے بھجنوں سے جنتا نے خوب لابھ اٹھایا۔ استری سمیلن میں شریمتی شانتی دیوی نے اپنے منوہر بھجنوں اور اُپدیشوں سے پرچار کیا۔

۱۴ نومبر پبلکیاں سٹیٹس آرین کانفرنس کا اجلاس پنڈت گیان چند جی کی پردھانتا میں ہوا جس میں ناجبہ دہوری آدی سماجوں کے پرتی ندھی شامل ہوئے۔ اس میں پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر نے بھی شرکت فرمائی۔ پبلکیاں سٹیٹس میں کس طرح پرچار ادھک ہو سکتا اور آریہ سماجوں کے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا ہو سکتی ہے۔ اس بات پر وچار کیا گیا پنڈت ایل اس کے ادھشٹاتا لالہ راجمی داس وکیل پردھان آریہ سماج ناجبہ مقرر ہوئے ہیں جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ اور جنتا پر اس کا بہت اچھا اثر پڑا۔

بھگوانداس گپتا اپ منتری آریہ سماج سنگرور

آریہ سماج زنیالہ خورد کا تیسرا سالانہ جلسہ

۱۔ آریہ سماج زنیالہ خورد کا تیسرا سالانہ جلسہ ۶۔۷۔۸ نومبر کو خوب دھوم دھام سے منایا گیا جس میں آریہ سماج کے مشہور ناجی اپدیشک رام چندر جی مہا اپدیشک۔ پنڈت داچسپتی جی ایم۔اے ودیاواچسپتی۔ پنڈت وسجے شنکر جی۔ پنڈت جے دیو جی۔ سوامی اوونرانند جی مہاراج۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ اور سوامی سدانند جی مہاراج۔ چیلا مہاشہ مہر چند۔ مہاشہ ہری رام۔ شریمتی انچکور جی۔ مہاشہ کندن لال نواسی پروفیسر مہندر پرتاپ پدھارے۔

۲۔ جلسہ سے پیشتر یکم نومبر سے روزانہ کیرتن ہوتا رہا جس میں حاضری اچھا کرتی تھی۔ اس کا پربھاؤ دالوں پر بہت ہی اچھا رہا۔ ۶ نومبر کے بعد شری ڈاکٹر ہر لشیچندر نے ... کی رسم ادا کی۔ اس سمیہ رشی دیانند ویدک دھرم کی جے سے فضا گونج اٹھی اور خوشی کی لہر ہر ایک میں دوڑ گئی حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا ۲½ بجے آریہ سماج پنڈال سے نگر کیرتن جو صرف مختلف بازاروں اور گلیوں سے ہوتا ہوا ۵ بجے ختم ہوا۔ رات کو اُتسو ارمبھ ہوا۔ اپدیشکوں اور بھجنوں کے رام چندر جی نے بذریعہ میجک لیمپ دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر دکھائے جس کا اثر بہت اچھا پڑا۔ ۷ کو صبح سات بجے ہون یگیہ کے بعد کارروائی بارہ بجے تک پھر شام ... بجے تک ہوتی رہی۔ حاضری کافی تھی۔ باہر کے پنچوں اور قصبوں کے پریمی سجن آئے تھے۔ پنڈت واچسپتی ودیاواچسپتی نے وید ہی ایشوری گیان ہے۔ اور ہمارے گیت ... سوامی سدانند جی مہاراج نے پاکھنڈ کا خوب بھانڈا پھوڑا۔

پروفیسر مہندر پرتاپ نے تیر انداز کرتبوں سے جلسہ کی شان کو دوبالا کیا پراچین ودیا کی یاد تازہ کرا دی۔ چوہدری امولک راج جی نے پروفیسر کو چاندی کا ایک میڈل دیا۔ آریہ ... کے لئے اپیل کی گئی جس میں غیر افراد نے بھی چندہ دیا۔ نیز ... نے بہت پسند کیا۔

جلسہ ہر پہلو اور ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ جس کا سہرا بابو ... پردھان کے سر پر ہے۔ جنہوں نے ہر پہلو میں امداد کی۔ پنڈت رام ... سہری رام جی لالہ کرم چند جی ... منتری نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ ... چوہدری بھی مبارکباد کے بھاگی ہیں رشی لنگر کا انتظام نہایت اعلیٰ ... دوسرے سجنوں کو بھی دھنباد ... درشکوں کی رونق کو بڑھایا۔

(جگن ... منتری)

[آر]یہ سماج تلہ گنگ کے سماچار

[۲]۵ کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے
-۴۱ روپے منی آرڈر برائے امداد
[۲]ہ روپیہ شدھی سبھا و -۴۲/ روپیہ دلت
[ادھا]ر سبھا روانہ کیا گیا

[۲]۳ کو رشی اُتسو بڑی دھوم دھام سے
[آریہ] سماج مندر میں منایا گیا۔ ایک ہفتہ
[قبل] اُتسو کے پہلے رشی جیون کی کتھا پوجیہ
[پر]ان مہاشہ مالک چند جی بڑی اُتمتا سے
[کرتے ر]ہے ہیں۔ حاضری کافی رہتی تھی۔ رشی اُتسو
[و]تین دن سویرے سنکیرتن ہوتا
[ر]ونق اچھی رہتی تھی۔ ۱۳ آٹھ بجے صبح سویرے
[ہ]بجے اور سندھیا کے بعد مہاشہ فقیر چند
[مای]ٹر کا دیاکھیان رشی جیون پر ہوا۔ بعد
[...]ند آریہ کماروں نے بھی سٹردھا کے
[...] بھجنوں دوارا پیش کئے۔ پنجابی کویتا
[...]ہ ملتانی رام جی زرگر نے رشی جیون پر
[...]۔ اس کے بعد مہاشہ مالک چند
[...] منوہر ویاکھیان رشی جیون پر ہوا۔ آپ
[...] ایک پہلو پر اچھی روشنی ڈالی۔ اور
[...] دیوالی کے دن جوا وغیرہ بد رسومات
[...] کھنڈن کیا وشفتا کو ۸ بجے کے قریب
[...] مختلف اخبارات کے رشی نمبر تھے تقسیم
[...] پر بھاؤ اچھا پڑا۔ موہن بھوگ
[...] کے بعد شانتی پاٹھ سے سویرے کی
[...] ختم کی گئی۔ رات کو ۸ بجے سے
[...] ۱۰ بجے تک پھر ست سنگ آریہ سماج
[مندر م]یں رکھا گیا۔ مہاشہ رام دیال جی و
[...]ن مہاشہ مالک چند جی کے دیاکھیان
[...]۔ اور مہاشہ سیتا رام جی ملک) باہری
[...] نہایت پُر اثر نظم پڑھی۔ آپ کا طریقہ
[...] اکرنے کا نرالا تھا۔ جنتا نے اسے
[...] پسند کیا۔ غرضیکہ ہر طریقہ سے تلہ گنگ
[...]یوں نے رشی اُتسو کو خوب کامیاب بنایا
[...]۵ اکو آریہ سماج مندر میں مہاشہ
[...] بھایا جی ڈاکٹر کے سپتر کا نام کرن سنسکار
[...] پنڈت لیکھراج نے کروایا۔ اس موقعہ
[...]ٹر جی نے مبلغ -/۱۱ روپیہ دان آریہ
[سماج] کو اور -/۱ دکشنا پنڈت جی کو دی
[...] مہاشہ کنہیا لال جی زرگر کے سپتر کا
[...]ن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔
[...]ہر جی کی طرف سے -/۱ روپیہ دان آریہ
[سماج] کو اور -/۴ پنڈت جی کو دکشنا پراپت ہوا۔
[...]۳ اکو ۸ سے ۱۱ بجے رات کو وواہ سنسکار
[...] پرکاش وتی سپتری مہاشہ شورام جی
[...] کا پورن ویدک ریتی سے مہاشہ کرپا رام
[زر]گر سے پوجیہ پردہان جی و پنڈت لیکھراج
[...]ے کروایا۔ ویاکھیا پوجیہ پردہان جی نے

بڑی قابلیت سے کی۔ اس شبھ موقعہ پر
ور پکش کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپیہ دان
آریہ سماج تلہ گنگ کو و مبلغ -/۲ روپیہ دکشنا
پنڈت لیکھراج جی کو پراپت ہوا۔ اور ودھو
پکش کی طرف سے مبلغ -/۵ روپیہ دان آریہ
سماج کو اور مبلغ -/۲ روپیہ دکشنا پنڈت
جی کو پراپت ہوا۔ پوجیہ پردہان مہاشہ مالک چند
جی نے ور ودھو دے مہاشہ کرپا رام جی سے
مانس تیاگنے کا دان پراپت کیا۔ ور ودھو دے
نے بڑی اُدارتا سے مانس تیاگنے کی پرتگیا کی۔
اور کارروائی ٹھیک ۱۱ بجے شانتی پاٹھ سے
سماپت ہوئی۔

(منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ سماج نابھہ کے اُتسو کی شاندار کامیابی

آریہ سماج نابھہ کا آٹھواں وارشک
اُتسو بتاریخ ۲۱- اکتوبر تا ۲۵ اکتوبر
بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈال جلسہ
جھنڈیوں وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا۔ جو
قابل دید تھا۔

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے اچھے
اچھے ودوان اُپدیشک و بھجنیک کافی
تعداد میں بھیجکر اُتسو کو کامیاب بنانے میں
بڑی بھاری سہایتا فرمائی ہے۔ جس کے لئے
سبھا مذکور کا بہت بہت دھنیاد کیا جاتا
ہے اور پوجیہ شری سوامی ایشورانند جی مہاراج
میرٹھ نواسی و پوجیہ مہتہ جیمنی جی مہاراج
مشہور ویدک مشنری نے پدھار کر اپنے
منوہر رسیلے اُپدیشوں سے جنتا کو بہت
ہی آنندت کیا شری سوامی ایشورانند
جی مہاراج اُتسو سے ایک ماہ پیشتر اُپنشد
کی کتھا کر گئے تھے جس کا جنتا پر بڑا اچھا
پربھاؤ پڑا۔ ہم بہت بہت دھنیاد کرتے
ہیں۔

(۳) ۲۱ اکتوبر کو نگر کیرتن کا جلوس ۴ بجے
کے قریب آریہ سماج مندر سے دو بینڈ باجوں
کے ساتھ ایک نابھہ کا دوسرا یتیم خانہ بلب گڑھ
کا جو اتفاق سے آیا ہوا تھا خوب شان
و شوکت کے ساتھ روانہ ہو کر بازاروں۔
گلی کوچوں میں ویدک دھرم کا نادہ بجاتا
ہوا ۷ بجے رات کو دھن دیوی آریہ بھون
میں ختم ہوا۔ رات کو آٹھ بجے سے دس بجے
تک پنڈال جلسہ میں پربھو کیرتن ہوا۔
جلوس کا نظارہ اور پربھو بھجن کیرتن بہت
ہی پربھاوشالی ثابت ہوا۔

(۴) ۲۲-۲۳-۲۴- اکتوبر کو ہر روز پنڈال
میں خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ آریہ

کنیا پاٹھشالہ کی بالکاؤں کے بھجن اور وید
منتر ہوتے تھے۔ اور آریہ پرائیویٹ سکول
کے لڑکوں نے۔ بے زبان دنیا اور اوتار واد
پر دلچسپ سبق آموز ڈرامہ کیا اور بھجن گائے
اور انعام حاصل کیا۔ مہاشہ سیتا رام صاحب
صادق نے ایک دلچسپ نظم پڑھی جس کو
بہت پسند کیا گیا۔

(۵) ۲۴ اکتوبر کو پاٹھشالہ کی سب بالکاؤں
کو انعام میں چیزیں وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ ۱۳
یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ رات کو آٹھ بجے
دھن کے لئے اپیل کی گئی جس پر -/۷۵۰ روپیہ
سے زائد دان پراپت ہوا۔ جو پچھلے سال کی نسبت
کافی زیادہ رہا اور شریمان منشی اجودھیا پرشاد
جی کے سپتر کا مونڈن سنسکار پراتہ اُن کے
مکان پر خوب دھوم دھام سے کیا گیا۔ اور
حاضرین میں مٹھائی لڈو تقسیم کئے گئے۔ اس
سنسکار کا مشہور خاندان منشیاں میں
بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔

(۶) ۲۵ اکتوبر کو پراتہ شریمان مہاشہ سنت رام
جی افسر خزانہ ریاست نابھہ کے گرہ پر ویش
سنسکار کیا گیا۔ جو شریمان پنڈت رام سروپ
جی آریہ اُپدیشک نے کرایا حاضری کافی تھی
اس کا پربھاؤ بھی بہت اچھا پڑا۔ دوپہر کو
۱۲ بجے سے استری سماج کا اُتسو بڑے اُتساہ
سے جلسہ پنڈال میں منایا گیا۔ رات ہی کو
۷ بجے سے ۸½ بجے تک شریمان مہاشہ
امرت لال جی بجلی والے نے اپنا ریڈیو پنڈال
میں لگا کر گانا سنایا اور ۸½ بجے سے ۱۰ بجے
تک شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ
اُپدیشک نے میجک لالٹین کے ذریعہ
بہت ہی پربھاوشالی ویاکھیان دیا۔
جس کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ ۲۱ اکتوبر
سے ۲۵ اکتوبر تک پنڈال جلسہ حاضرین
سے ہر وقت کچھ کچھ بھرا رہتا تھا۔ جس کا
سب قسم کا انتظام آریہ ویر دل نابھہ کے
سپرد تھا جو ہر پرکار سے قابل دید تھا۔ غرضیکہ
اُتسو ہر طرح سے بہت کامیاب اور پربھاوشالی
ثابت ہوا۔

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ ریاست نابھہ)

آریہ سماج زیرہ میں رشی اُتسو

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء سے پراتہ کال
چار بجے روزانہ پربھات پھیری آریہ
سماج مندر سے شروع ہو کر بازار و
محلوں میں گھوم کر پُر جوش سے ساتھ
رشی گن گان کے بھجن گاتے جا کر آریہ
سماج مندر میں سماپتی کی جاتی تھی۔ اور
سوامی ستیانند جی مہاراج نے پراتہ

اس پر پربھات پھیری میں خاص طور
پر حصہ لے کر آریہ سماج کا خوب اُتساہ
بڑھایا۔ جو کہ جنتا پر بہت ہی اچھا اثر
پڑا۔ اور مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو باقاعدہ
جلوس بینڈ باجہ کے ساتھ آریہ سماج مندر
سے شروع ہو کر بازار و محلوں میں ہوتا
ہوا آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔
بازار و محلوں کو رشی گن گان کے بھجنوں
دوارا خوب آنندت کیا گیا۔ سوامی
ستیانند جی مہاراج نے اپنے منوہر
اُپدیشن دوارا بعد پر خوں تھا دیویوں
کو پنجابی زبان میں خوب سمجھا کر بتلایا۔
کہ شاستروں میں دیوالی کا کیا مطلب ہے۔
اور ظاہر کیا۔ کہ دیوالی پر ہم جو کوڑا کرکٹ
نکالتے ہیں۔ یہ تو نکالتے ہیں کیول باہر
کا ہی۔ بھیتر کا کوڑا جیوں کا توں ہی بھرا
رہتا ہے۔ جبھی کی درگندھ دنوں دن بڑھتی
ہی جاتی ہے۔ اس کوڑے کے کئی نام
ہیں۔ وہ نام یہ ہیں۔ کام۔ کرودھ۔
لوبھ۔ ابھیمان اور بلا۔ ڈیر۔ ایرشا وغیرہ
وغیرہ جہاں یہ کوڑا نکالا گھر سدا کے لئے
صاف ہو گیا۔ جس کا کہ جنتا پر بہت ہی
اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور رات کو آریہ سماج
مندر میں خوب روشنی کی گئی۔ اور رات
کے آٹھ بجے سے دس بجے تک ہون کے
بعد رپورٹوں کے منوہر اُپدیشوں سے
جنتا نے بھاری لابھ اُٹھایا۔
(۱) مہاشہ شو درشن لال نے سوامی جی کی
جیونی پر اپنا لیکچر پڑھ کر سنایا۔
(۲) مہاشہ سادھو رام طالب علم میٹرک کلاس

نے رشی کے جیون پر ایک مضمون پڑھ کر سُنایا۔
(۳) مہاشہ جگت رام آریہ نے سوامی جی کی جیونی پر اپنے بھاؤ پرگٹ کئے۔
(۴) سوامی ستیانند جی مہاراج نے سوامی جی کے جیون کے متعلق امرت ورشا کی جس کا کہ جنتا پر بہت ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور بعد میں سوامی جی مہاراج نے وید پرچار کے لئے اپیل کی۔ اور سوامی جی مہاراج منتری جی کو دھنیواد دیتے ہیں کہ جنہوں نے ہمارا ساتھ دیکر رشی اُتسو میں کافی حصہ لیا ہے۔ از اں بعد شانتی پاٹھ کیا جا کر کاروائی سماپت ہوئی۔
(دھوراما منتری آریہ سماج نیرہ)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوجرانوالہ کا ستاونواں وارشک اُتسو جو آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور پنجاب کا اردھ شتابدی کے کارن اپریل ۱۹۳۶ء میں نہ منایا جاسکا وہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء تا یکم نومبر ۱۹۳۶ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اور کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔

۲۸ نومبر کو کروا چوتھ کے سبب استری سماج کا اُتسو ۸ر نومبر کو منایا گیا۔ ۲۶ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر تک ہر روز صبح ۷½ سے ۹ بجے تک یجروید سے برہم یگیہ کے بعد پنڈت وِرج شنکر جی سدھانت بھوشن کی وید منتروں دوارا منوہر اور شکشا پرد کتھا اور مہاشہ کیسر چند جی کے منوہر بھجن ہوتے رہے جو جنتا نے پرسنتا پوروک سُنے۔ ۳۰ اکتوبر کو نگر کیرتن شہر کے چوکوں اور بڑے بڑے بازاروں میں پانچ بجے شام سے دس بجے رات تک اوم کے جھنڈے اور رگوشکل گوجرانوالہ کے بینڈ کے ساتھ پنڈت ہر شینکر اور پنڈت گیان چند جی بھجنیک دوارا بڑی اُتم ریتی سے ہوا۔ ۳۱ اکتوبر صبح پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی کا اُپدیش اور پنڈت منگل دت پوران آچاریہ کا ویاکھیان ہوا۔ بعد دوپہر آریہ کمار سمیلن ہوا جس کے پردھان شریان لالہ بھیم سین جی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل پردھان سماج تھے۔ اس کے بعد پردھان جی نے اُن بالک بالکاؤں کو انعام تقسیم کیا جو ۲۹ اکتوبر کی دھرم پریکشا میں اپنے اپنے گروپ میں اول دوم وسوم رہے۔ ان بالک بالکاؤں میں گوروکل گوجرانوالہ کے ودیارتھی ہندو ہائی سکول کے طلبا اور سناتنیہ کالج کے طالب علم بھی شامل

تھے۔ کنیا ودیالیہ گوجرانوالہ کی رتن بھوشن اور پربھاکر کلاسز کی کنیائیں مہاراج پتری پاٹھ شالا سول لائن اور پتری پاٹھ شالہ مصری فرخانہ کی بالکائیں بھی سملت ہوئیں۔ بڑے ہرش کی بات ہے کہ ان سب میں سے کماری کوشلیا دیوی بھوشن شیرنی تنو میں سے ۳ نمبر پر اپٹ کر سب سے پرتھم رہی۔

رات کو آٹھ تا نو بجے تک شریان پنڈت گیان چند جی بی۔ اے پرچارک ادھشٹاتا کا ویاکھیان ہوا جس میں آپ نے وکاس واد کی گتھی کو سلجھاتے ہوئے بتایا کہ شارِیرک اوستھا میں بندر جاتی سے منشیہ جاتی اگرچہ نہیں بنی لیکن اس میں سندیہ نہیں کہ بھارتی [illegible] دو فضیلت بندروں سے ملتی جلتی ہے۔ بھارتیوں میں بندروں کے سمان دوسروں کی نقل اُتارنا اور اپنا گھر نہ بناکر دوسروں کے گھر کو اُجاڑنے کی منو ورتی ادھشیہ ہے۔ بھارتیوں کو اس شیوہ کو چھوڑ کر اپنے آپ کو اونچا کرنے کے لئے منن شیل ہونا چاہئے۔ یکم نومبر صبح کو پنڈت ایشور چندر درشنا آچاریہ کا ویاکھیان ہوا۔ بعد ازاں پنڈت پرکاش دیو جی ادھشٹاتا یوگ سادھن آشرم لاہور کا یوگ سادھن دوارا شاریرک اور آتمک اُنتی پر پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ آپ نے جنتا کو دو آسن بھی کرکے دکھائے۔ اور بتایا کہ یوگ سادھن والے کو کس قسم کا آہار ویوہار کرنا چاہئے۔ بعد دوپہر آریہ سمیلن ہوا جس کے سبھاپتی لالہ ہردیال جی ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز تھے۔ سبھاپتی کے ویاکھیان کے بعد سوامی ودیانند جی کا اُپدیش ہوا۔ آج رات پھر پنڈت گیان چند جی بی۔ اے کا ویاکھیان ہوا جس میں آپ نے بڑے او دھارنوں سے ثابت کیا کہ اوچیہ وچاروں اور اُن کا انوکرن کرنے سے ہی منشیہ یا کوئی جاتی سمان پراپت کرسکتی ہے۔

۳ر نومبر کو بعد دوپہر استری سمیلن ہوا جس کی پردھانہ شریمتی سرسوتی دیوی جی تھی اس سمیلن میں شاردا ایکٹ کو کڑا کرنے اور پتیرک سمپتی میں پتری کے ادھیکار پر شریمتی کیسری داس جی وکیل اور پردھانہ کے اُتم بھاشن ہوئے۔

اُپدیشوں ویاکھیانوں اور بھجنوں کو سُننے کے لئے پبلک بڑی سنکھیا میں آتی رہی۔ ہال اور شمن پوری طرح بھر جاتا تھا۔ جگہ کی قلت محسوس کی جاتی تھی۔ یہ جلسہ ایشور کی کرپا سے ہر طرح سے کامیاب رہا۔ جس کے لئے پرتی ندھی سبھا۔ اُپدیشک بھجنیک اور دانی سجن جنہوں نے دان سے سہایتا کی دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔
(شمبھو ناتھ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج ملتسر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ملتسر کا وارشک اُتسو ۲۰۔۲۱۔۲۲ نومبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۰ نومبر کو بڑے بڑے بازاروں میں نگر کیرتن ہوا جس میں مہاشہ راجپال جی و میلا رام جی یعنی مشہور و معروف جتھا بھجن منڈلی نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو ترپت کیا۔ اس کے علاوہ مہاشہ نفیر چند جی اور سنت دھرم ویر نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا نگر نواسیوں کو کرتارتھ کیا۔ ۲۱۔۲۲ کو پنڈال میں خوب دھوم دھام سے لیکچر ہوتے رہے۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے اپنے لیکچر دوارا پرانوں کی خوب قلعی کھول دی۔ اور جنتا کے دلوں پر یہ سکہ جما دیا۔ کہ وید پران اَنکول نہیں۔ ٹھاکر امر سنگھ نے نیوگ اور تو ہمدوارہ ودوا پر پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ اور لوگوں کو دکھایا کہ نیوگ وید و کت ہے۔ اور اس دوران میں وید منتروں کی جھڑی لگادی۔ پنڈت جی نے یہ بھی فرمایا کہ کیا آپ ست کال کا دھرم ہے نہ کہ جس طرح ہمارے پرانک بھائی کہا کرتے ہیں۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے۔ مہاشہ چمن لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر و شریمان سوامی رودرانند جی و مہتہ ساون مل جی کے منوہر بیان ہوئے۔ جلسہ بڑی سپھلتا سے ہوا۔ آریہ سماج ملتسر پرادیشک اور پرتی ندھی سبھا ہر دو سبھاؤں کی اتی دھنیہ وادی ہے جنہوں نے قابل اپدیشک بھیجکر کرتارتھ کیا۔
(منتری آریہ سماج ملتسر)

آریہ سماج کوٹلی کے سماچار

(۱) سپتاہک ستسنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔
۲۔ ۲۶ر اسوج سمت ۱۹۹۳ کو مسٹر محمد انور جہلم کے مسلمان جو ڈاکخانہ کوٹلی میں پوسٹل کلرک ہیں کو آریہ سماج مندر میں شدھ کرکے اوم پرکاش نام رکھا گیا تھا۔ وہ انگریزی اردو ہندی خواندہ ہیں۔ سندھیا کرتے ہیں۔ اور ہر سپتاہک ستسنگ میں شامل ہوتے ہیں۔ اُن کو ویدک دھرم سے بہت پریم ہے۔
۳۔ رشی اُتسو منانے کے لئے تین دن ۲۶ر کارتک لغایت ۲۸ر کارتک ۱۹۹۳ء رات کو نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور ۲۹ر کارتک سمت ۹۳ بروز دیوالی آریہ سماج مندر میں ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے دن تک ہون یگیہ کے پشچات مہاشہ بھگت رام اپ منتری و مہاشہ رام بھجا جی اپ پردھان کے بھجن ہوئے۔ اور پھر پرارتھنا کرائی گئی منت پشچات پنڈت ہری دیو جی بھجن اپدیشک آریہ

پرادیشک سبھا کے بھجن اور اپدیش سے جلسہ ختم ہو گئے۔ اور سنکار بجے شام آریہ سماج کا نگر کیرتن کا جلوس تمام شہر سے ہو کر بجے شام آریہ سماج مندر میں واپس آیا۔ رات کو ۷ بجے آریہ سماج مندر میں ماسٹر ہری دیو جی کے بھجن و اپدیش شری دیانند جی مہاراج کے جیون سمبندھ پر ہوئے۔ پیسہ جمع کیا۔ آریہ سماج نے وید پرچار فنڈ میں دیا۔ کل رقم کی رسید پرچار سبھا کو بھیجی جاوے گی۔
۴۔ پنڈت ہری دیو جی ۲ ماہ تک اس جگہ پرچار کرتے رہے۔
۵۔ پنڈت رشی دیو جی کے فرزند کا مونڈن سنسکار آریہ سماج مندر میں حاضرین کا منہ میٹھا کیا گیا۔
۶۔ ۷ر مگھر سمت ۹۳ کو پنڈت [illegible] جی کی کنیا کا وواہ پوری ویدک ریتی سے مندر میں ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ رشی دیو جی نے تین روپیہ اور مہاشہ [illegible] روپیہ آریہ سماج کوٹلی کو دان دیا۔ جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ایشور جوڑے کو سکھ سمردھی دیر گھ آیو بخشے۔
۸۔ ۸ر مگھر سمت ۹۳ کو مہاشہ [illegible] سکول ماسٹر کے فرزند کا مونڈن سنسکار کیا گیا۔ حاضرین کا منہ میٹھا کیا گیا۔ مہاشہ جی نے دو روپیہ آریہ [illegible] دان دیا۔ جس کا دھنیواد کیا گیا۔ پنڈت جی کا بھجن اور اپدیش ہوا۔ اور پنڈت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور شانتی پاٹھ کر کاروائی سماپت ہوئی۔
(موتی رام مسافر منتری)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کے

۱۔ دیپ مالا کو رشی اُتسو بڑی دھوم سے منایا گیا جس میں مبلغ دس روپیہ فنڈ کے لئے پراپت ہوئے۔ حاضرین میں رشی لمپ سے پیچھے کافی تعداد میں تقسیم اور جلیبیوں سے منہ میٹھا کیا گیا۔
۲۔ شریمان پنڈت منسا رام جی اور مہاشہ بھگت رام جی کے منوہر بھجن ۸ نومبر چار روز بڑی دھوم دھام سے میں ہوتے رہے۔ گو سوامی جی [illegible] نے ہر چند دن پہلے آریہ سماج سے [illegible] کو گئے تھے۔ مورتی پوجا اور اوتار واد اور حدید انکول ثابت کر گئے تھے۔ شریمان منسا رام جی کے منوہر اپدیشوں سے [illegible] نما دو مرتبہ شہر اور [illegible] اسلوبی سے ورشا سناتن دھرمی بھی عش عش کرتے دکھائی دیتے۔



آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ

آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کا تیئسواں سالانہ جلسہ کرسمس کی تعطیلات حسب معمول ۲۷ لغایت ۲۸ دسمبر ۳۶ء کو ہونا نشچت ہؤا۔ جلسہ پر ... دان اُپدیشک و پنڈت و رسیلے بھجنیک ... ہارہے ہیں۔ اس لئے کلاچی نواسی صاحبان ... پاٹھشالا کے پریمیوں سے نویدن ہے۔ کہ وُہ ... پدھار کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھاویں گے ... جہاں جہاں وُہ ہیں وُہ اپنے اعلیٰ رسوخ ... دھن اکٹر کر کے اپنی بہنوں و پتریوں کی ... سہائتا فرماویں گے۔ مشکور رہوں گا۔

شوک سماچار

مہاشہ پیارا لال صاحب منیجنڈہ سیوک ... سماج و آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی کا چچا ... آسانند صاحب عمر تقریباً ۶۰ سال سرگباش ... گئے ہیں۔ چاچاجی اُن کے گھر کا سہارا تھے۔ ... سماج و پاٹھشالا کی طرف سے شوک ... کیا۔ دوربار ی لال تینجہ منتری آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی

شوک پرستاؤ:۔

شریمان لالہ دصنپت رائے جی و الد شریمان ... شری پیارے لال جی منتری آریہ یودک سبھا نوشہرہ کی مرتیو پر آریہ یودک سبھا شوک پرگٹ کرتی ہے۔

لالہ جی عرصہ سے ویدک پتری پاٹھشالا کے منیجر تھے۔ آپ کے ذریعہ جو آریہ سماج و پتری پاٹھشالہ کو اُنتی ہوئی۔ وُہ نوشہرہ نواسی ہی جانتے ہیں۔

آریہ یودک سبھا کی ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وُہ آپ کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور مہاشہ پیارے لال جی سے بھی پرارتھنا ہے کہ وُہ بھی صبر کریں۔ کیونکہ پرماتما کی یہی مرضی تھی۔

(کندن لال ورما اُپ منتری آریہ یودک سبھا نوشہرہ)

لائل پور میں بالمیکی رامائن کی کتھا

آریہ سماج گوروکل وبھاگ لائل پور میں پنڈت وشو ناتھ آریہ اُپدیشک پروہت آریہ سماج نے ۱۵ اکتوبر سے ۲۹ اکتوبر تک منوہر کتھا کی۔ رامائن کے سُندر اُپدیشوں کے ساتھ آپ نے بڑی خوبی سے بیان کیا۔ کہ رامائن کے زمانہ میں انہی ویدک سدھانتوں کو مانا جاتا تھا۔ جن کا کہ آریہ سماج پرچار کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ رامائن کے نام پر دوسری پستکوں میں غلط واقعات درج کئے گئے ہیں۔ اصل کتھا بالمیکی رامائن میں ہے۔ اسی طرح ہنومان جی آدمی کا منش ہونا۔ راون کا ایک سر اور دو بازؤں والا عام منشوں کی طرح ہونا۔ راون کی مرتیو کا چیت ماس میں ہونا شری رامچندر جی کے جیون پر کئے جانے والے آکشیپوں کا سمان پرمان پورک کیا گیا۔ بہت سی نرناریوں نے اس سُندر کتھا سے لابھ اُٹھایا۔ کتھا سے پہلے مہاشہ ہزاری لال اور مہاشہ بلراج کے منوہر بھجن ہُوئے۔

(وکویراج رامانند اُپ منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ لائلپور)

آریہ سماج پاک پٹن کا شوک پرستاؤ

پنڈت گیلا رام جی حکیم حاذق قریباً ۳ ماہ بیمار رہ کر ۲۲-۹-۳۶ کو پرلوک سدھارے۔ پنڈت جی کی مرتیو پر آریہ سماج پاک پٹن کے سبھاسد اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ مرحوم پنڈت صاحب پنڈت بھیم سین جی پردھان آریہ سماج پاکپٹن کے بڑے بھائی تھے۔ بڑے وردھ آریہ بزرگ تھے۔ آخر وقت تک ویدک سدھانتوں کا اُپدیش کرتے رہے۔ اُن کی وصیت کے مطابق اُن کا داہ کرم سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ سرو شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وُہ پنڈت جی مرحوم کی آتما کو شانتی پردان کریں۔

پنڈت جی مرحوم نے انت سمے سے پہلے آریہ سماج پاکپٹن کو چاروید و سنسکرت و ہندی پستکوں کی ایک قیمتی لائبریری دان دی۔ (منتری آریہ سماج پاکپٹن)

آریہ سماج جتوئی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جتوئی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۵-۶-۷ مارچ ۳۷ء مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ پھاگن سمت ۹۳ بکرمی بروز شکر سنیچر۔ ایت ہونا قرار پایا ہے جس میں پوجیہ پاد شری سوامی سرودانند جی مہاراج نے بھی پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی اُتم پربندھ کر دینے کے لئے لکھا ہے۔ اس لئے تحصیل علی پور کی آریہ سماجوں سے وشیش پرارتھنا ہے کہ وُہ اپنا اُتسو نشچت کرتے سمے ان تاریخوں کا دھیان رکھیں گی۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)



آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کیلئے نہایت اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

ویدانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ
ویدک ونے تینوں حصے	"	ے
وید امرت	"	عہ
اپنشد پرکاش	"	عہ
ویدک دھرم	"	۱۲/
وید میں اتہاس نہیں ہے	"	۱۲/
آنند سنگرہ	"	۴/
"	اردو	عہ
امرت درشا	ہندی	۱۲/
آنند اپدیش مالا	ہندی	۱۰/
" "	اردو	۱۰/
آتم درشن	ہندی	۴/
برہم یگیہ	"	۲/
سورگ	"	۲/
نو اپنشد سار	"	۴/
گیتا بھاشیہ پنڈت تلسی رام جی	"	عہ
بھگتی درپن	"	۱۰/
"	اردو	۱۰/
کرتویہ درشن	ہندی	۱۰/
کرتویہ درپن	"	۸/
بھگتی درشن	"	۱۰/
یوگ مارگ	"	۳/
سرل یوگ ابھیاس	"	۲/
برہمچریہ	"	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	"	۲/
" دوسرا "	"	۴/
چاروں ویدکے شتک ہندی فی ۴/ سٹ		عہ
ویدلیہ پرکاش	ہندی	۵/
آریہ سماج کیا ہے؟	"	۵/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اردو	عہ
سوراجیہ پتھ پردرشک اردو عہ	رعایتی	۱۲/
ویدک ڈپلو عرف یگیوپویت	اردو	۴/

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

پوران مت آلوچن	ہندی	روپے
پورانک پول پرکاش حصہ اول	"	عکا
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	عہ
نشکلنک دیانند	"	عہ
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳/
تیر ہمید بھاگوت مہاتم سار	اردو	۳/
یوگ پرمان	ہندی	۶/
لنگ پوران آلوچنا	"	۷/
وراہ پوران آلوچنا	"	۸/
کورم		۱۰/
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۳/
یوگ فلاسفی	"	۲/
مورتی پوجا کھنڈن	"	۲/
مرتک شرادھ پرواہ تالاب	"	۲/
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲/
پوران اور وام مارگ	"	۳/
بم مہادیو	"	۱/
بھوشیہ پوران کی پریکشا	"	۴/
پورانک مت کھنڈن	"	۴/
امورات سدھانت	"	۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیات آریہ مسافر	اردو	للعہ
رشی کا بول بالا	"	۱۲/
جواہر جاوید	"	۱۰/
دافع الاوہام	"	۱۲/
بابا نانک اور دین اسلام	"	۳/
ویدوں کا عربی مبلغ	"	۴/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	"	۸/
چدر اور چتر	"	۲/
اسلامی بہشت کی حقیقت	"	۳/
شرک و بدعت اسلام	"	۳/
وید اور قرآن	اردو	۲/

کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	اردو
مرزائی دام فریب	"
متعہ اور نیوگ	"
قرآن کی چھان بین	"
سرگذشت قرآن	"
منہ توڑ	"
مغز پھوڑ	"
خلاصہ تعلیم القرآن	"
مباحثہ آگرہ	"
اسلام میں جلوہ وید	"
عقائد اسلام پر ایک نظر	"

رادھاسوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھاسوامی مت اور ویدک دھرم یعنی یتھارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی
" " " " " " "	اردو
یتھارتھ پرکاش کی حقیقت	"
آریشن یتھارتھ پرکاش	"
رادھاسوامی مت آلوچنا	ہندی
" " وچار	"
" " پرکاش	"
" ہوائی محل	"
" مت کا فوٹو	اردو

متفرق کھنڈن کی پستکیں

شکتی رہسیہ (مانس بھکشن کھنڈن)	ہندی
گورومت سار	اردو
آریہ خالصہ ملاپ	"
وید اور بائیبل	"
عیسائیت میں جلوہ وید	"
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	"
کرسچن مت درپن در۔ عیسائیت پریکشا	"

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں!

المشتہر

ادم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

ओ३म्

تار کا پتہ :- آریہ ویر لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

اخبار آریہ وِیر لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر

مہر چند شرما

چندہ:
سالانہ ...... ۳ روپے
ششماہی ۱/۱۲
غیر ممالک سے ۴/۱۲

جلد ۱۲ | ۱۵ مارچ ۳۷ء مطابق ۳ چیت سمت ۹۳ دیانند ابد ۱۱۳ | نمبر ۳۱

عظمتِ قوم کا کچھ ہم بھی نشاں رکھتے ہیں

تیر رکھتے ہیں تبر ہے نہ کماں رکھتے ہیں ——— ہاں جگر رکھتے ہیں دل رکھتے ہیں جاں رکھتے ہیں

کیا ہوا جور و جفا کرتے ہیں گر وہ ہم پر ——— کیا ہے گر گھات میں وہ تیر و کماں رکھتے ہیں

دیکھنا چرخ ستم حد سے نہ بڑھ جائے کہیں ——— زیرِ لب ہم بھی نہاں آہ و فغاں رکھتے ہیں

ہم بھی اولاد ہیں پرتاپ کی شیواجی کی ——— عظمتِ قوم کا کچھ ہم بھی نشاں رکھتے ہیں

جو بھی کہتے ہیں اُسے کر کے دکھا دیتے ہیں ——— جو بھی کرتے ہیں زمانے پہ عیاں رکھتے ہیں

کیجئے مشقِ ستم شوق سے کیجئے حضرت ——— نیم بسمل ابھی کچھ تاب و تواں رکھتے ہیں

آج تک کرتے رہے پاسِ وفائیں جن سے
بے وفائی کا وُہ اب ہم پہ گماں رکھتے ہیں

(خاص) (دیو گدھیان پاس بی۔اے)

ہندو آرٹ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر اخبار آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہوا +

اوم

وید امرت

ناری نرکی کھان

ध्रुवासि धरुणेतो जज्ञे प्रथममेभ्यो योनिभ्यो अधि जात वेदाः । स गायत्र्या त्रिष्टुभाऽनुष्टुभा च देवेभ्यो हव्यं वहतु प्रजानन् ॥ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۳۴

اے عورت تو درڑھ رہے۔ تو گھر کے دھارن کرنے والی ہے۔ ان گھروں سے تیرے ہی طفیل سبھی علوم وفنون میں یکتائے عالم ودوان پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ گائیتری۔ ترشٹپ۔ انشٹپ (وید کے منتروں) کے ذریعے گیانی بن کر ودوانوں۔ عالموں کو ان کی علمیت کو بڑھانے والے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اس وقت دُنیا میں عورت اور مرد کی حیثیت کے متعلق خوب بحث ہو رہی ہے۔ مختلف مذاہب میں بھی عورت کے متعلق مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ کسی مذہب میں عورت کو روح سے خالی۔ جڑ مانا ہے۔ کہیں عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی۔ کہیں استری کو بھوگ کا سادھن مانا گیا ہے۔ لیکن ویدک دھرم میں عورت کی پوزیشن ان سب سے نرالی اور اونچی ہے۔ قانونِ قدرت کے مطابق اس دھرم نے عورت کو اس کی اصلی حیثیت عطا کی ہے۔ یہاں عورت کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ تو دھرو (ध्रुव) ہے۔ دھرو ایک تارا ہے۔ جس کے گرد سپت رشی گھومتے ہیں۔ اور دھرو اور ان ستاروں کا فاصلہ یکساں رہتا ہے۔ عورت کو جب دھرو تارے سے تشبیہ دی گئی ہے تو اس کا مطلب صاف ہے کہ تو مستقل رہے گی۔ اس چیز کو صاف کرتے ہوئے وید مقدس نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے عورت تو (धरुण) گھر کو دھارن کرنے والی ہے۔ یعنی خانہ داری کا سارا دارومدار استری پر ہے۔ سچ مچ استری ہی گھر ہے۔ وید نے اسی پر ہی بس نہیں کی بلکہ اس بات کو اور زیادہ صاف کیا ہے۔ کہ بڑے بڑے عالم جن کی دُنیا میں دھاک ہوتی ہے۔ سب استری سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بات کہہ کر وید ایک نفیس اشارہ کر رہا ہے۔ کہ استری کی نندا نہیں کرنی چاہئے۔ بڑے بڑے مہاتما سنیاسیوں تک نے کہہ ڈالا استری نرک کا دوار ہے۔ لیکن وید کہتا ہے۔ ناری تو نر کی کھان ہے۔ بڑے بڑے مہاتماؤں کی اُتپتی ناری سے ہی ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ قابلِ تعظیم ہے۔ ایک طرح سے استریوں کی مخالفت کرنے والوں اور نندا کرنے والوں پر وید نے ایک نفیس پھٹکار ڈالی ہے۔ (سوامی ویدانند تیرتھ)

میرا پریتم میرا جیون تھا

جب وید اُپدیش سُناتا تھا! ✣ ہنس ہنس امرت برساتا تھا
کئی سُکھ اس کی مُسکانوں میں تھے ✣ میرا سُکھ ہی اس کا درشن تھا

اک تیج تھا اس کے نینوں میں ✣ جادو تھا اس کے بینوں میں
وُہ آسرا تھا بیواؤں کا ✣ وُہ ناتھ اناتھ کا ساجن تھا

ست وادی تھا برہمچاری تھا ✣ میرا پریتم دیش پجاری تھا
پریمی تھا اپنی سبھتا کا ✣ من اُس کا بھارت کا من تھا

ست مارگ ہمیں بتاتا تھا ✣ اور نت دن پتھر کھاتا تھا
اسے کیول دُھن تھی ویدوں کی ✣ وُہ گیان کا جگ میں کارن تھا

بُری دیکھ کے دشا اچھوتوں کی ✣ بھر آتا تھا دُکھ سے اس کا جی
وُہ اتیاچار کا دشمن تھا ✣ تن اس کا دیش کے ارپن تھا

وُہ اوم اوم جب کہتا تھا ✣ چھل پاپ کانپتا رہتا تھا
رشی ستیہ کا سنگھ تھا دُنیا میں ✣ وُہ شیر استیہ کا دشمن تھا

وُہ شرتی کے گیت سُناتا تھا ✣ اور گیتوں کو تڑپاتا تھا
دُکھ ناشک تھا درشن کا ✣ دُکھ ہرنے کا اس کا پرن تھا

میرا پریتم کتنا پیارا تھا ✣ بھارت کی آس کا تارا تھا
کیا ناش اس نے پوپوں کا ✣ وُہ رن کھشیتر میں ارجن تھا

وُہ دیا کا ایشور تھا جگ میں ✣ بسی دیا تھی اس کی رگ رگ میں
اُپکار اُسی کا ہم پر ہے ✣ وُہ پر اُپکاری براہمن تھا

(بہاری لال صاحب) (خاص)

رشی دیانند

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

۱۵ مارچ ۳۷ء

آریہ سماج کے گورو کی رکھشا کرو

مجھے یہ لکھتے ہوئے انتہائی دُکھ ہو رہا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں لگی ہوئی آگ اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ اگر اسے بجھایا نہ گیا۔ تو پنجاب میں آریہ سماج کا وقار مٹی میں مل جائے گا۔ اور بڑے بھینکر پرینام نکلیں گے۔ پنجاب کے آریہ اخبارات پرکاش "ریفارمر" "آریہ مسافر" میں اس کے سمبندھ میں دھڑا دھڑ مضامین چھپ رہے ہیں۔ یہ جھگڑا اتنا بڑھا دیا گیا ہے۔ کہ پرکاش کے رشی بودھ نمبر اور آریہ مسافر کے شہید نمبر میں بھی کئی صفحے اس کے متعلق جھگڑا بڑھانے والے مضامین کے ارپن کئے گئے۔ میں اب تک اس ضمن میں چُپ تھا۔ اور چُپ رہنے کی دھارنا کر چکا تھا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ آریہ جنتا میں میری خاموشی سے غلط فہمی پھیل رہی ہے۔ اور جنتا کو واستوک ستتھی کا گیان نہیں ہو رہا۔ آج میں بھی آریہ ویر دوارا اس جھگڑے کو بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ اصلی حالات بتلا کر اسے مٹانے کے لئے کاریہ کھشیتر میں اُترتا ہوں۔ میری خاموشی سے آریہ بھائی میرے متعلق میں جانتا ہوں یہی اندازے لگاتے رہے ہوں گے۔ کہ آریہ مسافر میں پیش سبھا کے ادھکاریوں کی طرف سے رکھا جا رہا ہے۔ وہی پکش میرا ہوگا۔ لیکن امر واقعہ یہ نہیں۔ میں پارٹی بازی کے ہمیشہ خلاف رہا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود آریہ پرتی ندھی سبھا میں جو کرانتی ہوئی۔ جس سے آچاریہ رام دیو جی پردہان بنے اور سبھا کی باگ ڈور اُپدیشکوں اور گورو کل سناتکوں کے ہاتھ آئی۔ اس میں میرا بھی ہاتھ تھا۔ آریہ ویر ہمیشہ سبھا کی اس کرانتی کے بعد ادھکاریوں کو پورا سہیوگ دیتا رہا ہے۔ اور اس پارٹی کا بہت زبردست پوشک رہا ہے۔ اردھ شتابدی کے موقعہ مہاشہ کرشن وغیرہ کے ودھ اور پنڈت بدھ دیو جی کی حیدر آبادی گھٹنا کو آڑ بنا کر مہاشہ کرشن جی کے کئے گئے جہاد میں آریہ ویر نے جو شاندار کام کیا۔ وہ سب آریہ بھائی جانتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس معاملہ میں آریہ بھائیوں کا سبھا کے ادھیکاریوں کے پکش کی پُشٹی کی آریہ ویر سے اُمید رکھنے میں حق بجانب ہی ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں حالات متضاد ہیں۔ آریہ ویر ہمیشہ سچائی کا پکش پاتی رہا ہے۔ کسی پارٹی یا کسی ویکتی کی آریہ ویر نے اگر پُشٹی کی ہے تو سدھانت یا سچائی کی خاطر۔ آج مجھے یہ دونوں باتیں اُپدیشک ودیالیہ کے جھگڑے میں نظر نہیں آ رہیں۔ بلکہ ذاتی رنجشوں اور سوارتھ کا مظاہرہ نظر آ رہا ہے۔ اس لئے آریہ ویر اپنی سپرٹ کے مطابق ستیہ کا ہی پرکاش کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں ہوئی آتم ہتیا اور بھوک ہڑتال وغیرہ کے متعلق میں اس لیکھ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ ۷ فروری کی انترنگ سبھا کے بعد پوری آشا تھی۔ کہ یہ جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ اور میری رائے ہے۔ کہ اگر تدبر سے کام لیا

جاتا۔ تو یہ جھگڑا شانت ہو چکا تھا۔ لیکن یہاں تو ودیارتھیوں کو رعب دکھانا حکومت کی شان دکھانی مقصود تھی۔ سبھا منتری پنڈت بھیم سین اور ودیالیہ کے ادھشٹاتا پنڈت گیان چند نے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ پاٹھک خیال تو کریں۔ کہ جس گتھی کو سلجھانے کے لئے اتنا یتن کیا گیا اتنی مشکل سے سوامی سوتنترانند جی نے بھوک ہڑتال بند کرائی۔ لیکن پنڈت بھیم سین جی ودیارتھیوں کے سبھا کے پرستاؤ اور سوامی سوتنترانند جی کے فیصلہ کی کاپی مانگنے پر دماغی توازن کھو بیٹھے۔ اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر جھٹ ودیارتھیوں کو ودیالیہ چھوڑ کر گھر چلے جانے کا آرڈر دے دیا۔ انہیں یہ خیال تک نہ آیا۔ کہ یہ ودیارتھی دور دور کے پرانتوں سے ہیں۔ وہاں ان کے جانے سے آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی کتنی بدنامی ہوگی۔ اور اگر ان لڑکوں نے لاہور میں مظاہرے کرنے یا پھر بھوک ہڑتال ہی شروع کر دی۔ تو کتنی خرابی ہوگی۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ انہیں سمجھایا جاتا۔ سبھا کا پرستاؤ اور سوامی جی کے فیصلہ کی نقل دے دی جاتی۔ بعد میں چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی کے بمصداق بھی جب یہ کام کیا۔ تو اُس وقت کر دیتے۔ لیکن کام تو وُہ کر سکتے ہیں۔ جو دماغی توازن قائم رکھ سکیں۔ خیر منتری جی نے ودیارتھیوں کو گھروں کو چلے جانے کا حکم دے دیا۔ اور لاہور سے باہر چلے گئے۔ جاتے ہوئے اُپدیشک ودیالیہ کے ادھشٹاتا پنڈت گیان چند جی کو اس کی تعمیل کرانے اور لنگر بند کرنے ودیارتھیوں سے سب سامان لینے اور ضرورت پڑنے پر خارج کرنے وغیرہ کا بھی ادھیکار دے گئے۔

ایسے مرحلہ پر شری سوامی ویدانند جی لاہور آئے۔ وُہ سبھا کی برسر اقتدار پارٹی کے زبردست پوشک اور ساتھی رہے ہیں۔ سبھا میں ہوئی کرانتی جس کی بدولت آچاریہ رام دیو جی پردہان اور یہ اصحاب ادھیکاری بنے۔ سوامی ویدانند جی کا کافی ہاتھ تھا۔ اردھ شتابدی کے دنوں میں سوامی ویدانند جی نے کئی ماہ پنجاب سرحد سندھ میں پھر کر دھن جمع کیا۔ اردھ شتابدی سملت پر ارتھنا سوامی جی سے ہی کرائی گئی۔ اور انہیں خاص سنمان دیا گیا۔ ہر سمیلن کی کارروائی اُن کی پرارتھنا سے ہی شروع ہوتی تھی۔ پنڈت بُدھ دیو جی کے حیدر آبادی اندولن میں سوامی ویدانند جی نے پنڈت بدھ دیو جی کے حق میں زبردست مضمون لکھے۔ اور دوسرے ودوانوں سے لکھوائے۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اگر اُس وقت آریہ ویر اور سوامی ویدانند جی پنڈت بُدھ دیو جی کی حمایت نہ کرتے۔ تو اُنہیں ضرور مہاشہ کرشن کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑتے۔ ایسے زبردست پوشک کی موجودگی سے خود ہی انہیں فائدہ اُٹھانا چاہئے تھا بلکہ جب اُپدیشک ودیالیہ میں جھگڑا شروع ہوا تھا۔ تب ہی سوامی جی کو بُلانا چاہئے تھا۔ اُن کا اُپدیشک ودیالیہ سے ایسا ہی سمبندھ ہے۔ جیسا سوامی سوتنترانند جی کا۔ ان کے آنے سے حالات سلجھ سکتے تھے۔ لیکن بھوک ہڑتال کے وقت پنڈت ستیہ ورت جی کو تو گورو کل سے تار دے کر بُلا لیا گیا۔ لیکن سوامی ویدانند جی کو ڈنگہ سے نہ بُلایا گیا۔ اس کا کارن تھا۔ کہ سوامی ویدانند جی آریہ سماج وچھووالی کے پچھلے جلسہ پر اپنے لیکچر میں آچاریہ رام دیو جی دوارا لالہ لاجپت رائے کے بُت پر پھولوں کے ہار چڑھانے کی سمالوچنا کر بیٹھے تھے۔ مگر جو کام پنڈت بھیم سین جی و پنڈت گیان چند جی آدی نے نہ کیا۔ وُہ سوامی جی نے کیا۔ آج سوامی جی کو کوسا جا رہا ہے۔ گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور ان پر گندے سے گندے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور مہاشہ کرشن کے ساتھ مل جانے اور آچاریہ نہ بنانے پر ورودھ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ سب باتیں صریحاً غلط ہیں۔ سوامی جی ان اصحاب کے اس دیوہار کے باوجود چاہتے تھے۔ کہ پارٹی میں پھوٹ نہ پڑے۔ وُہ مجھے ملے۔ سب حالات میرے سامنے رکھے۔ کئی گھنٹے بات چیت ہوتی رہی۔ مجھے ساتھ لے کر وُہ پنڈت گیان چند جی پنڈت بُدھ دیو جی پنڈت پریہ ورت جی کے گھر گئے۔ لیکن وُہ نہ ملے۔ سوامی جی کی اچھیا یہ تھی۔ کہ یہ جھگڑا نپٹ جائے۔ اور سچ مچ اگر یہ اصحاب سوامی ویدانند جی کی بات سُن لیتے۔ اور ان کے متعلق اپنے طرز عمل کو بدل لیتے۔ تو سب گتھی سُلجھ سکتی تھی۔ مگر سوامی جی کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ پنڈت گیان چند جی جو آج سبھا میں سرد اسرو ابن کر اپنے آپ کو ہٹلر سے کم نہیں سمجھتے۔ اُن کے آگے سوامی جی نے آریہ سنیاسی ہو کر گھٹنے تک ٹیکے۔ اور کہا میں تمہارے پاؤں کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ کہ منتری جی کے لاہور واپس آنے تک ودیارتھیوں کے اخراج کا آرڈر صرف ملتوی کر دو۔

لیکن پنڈت گیان چند جی نے انکار کر دیا۔ وُہ تو ودیارتھیوں سے بدلا لینا چاہتے تھے۔ انہیں تو سنہری موقعہ ملا تھا۔ کہ جن ودیارتھیوں نے ان کے ادھشٹاتا نہ رہنے کا مطالبہ کیا تھا انہیں مزا چکھائیں۔ وُہ اس سنہری موقعہ کو کب ہاتھ سے جانے دیتے تھے۔

ان حالات میں سوامی جی نے مجبور ہو کر آریہ جنتا سے پریس دوارا اُپدیشک ودیالیہ کو بچانے کی اپیل کی۔ اور یہ کاش ریفارمر پرتاپ ملاپ میں اُن کے لیکھ چھپے۔ ان لیکھوں کے چھپنے پر چاہئے تو یہ تھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی وغیرہ سوچتے۔ اور اسس معاملہ کو باہمی سمجھوتہ سے کسی طرح ختم کرتے۔ لیکن اُلٹا پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے سوامی جی کے ودیالیہ میں سبھا کے ادھیکاریوں کی آگیا کے بغیر نہ ٹھہرنے کا حکم نامہ صادر کر دیا۔ ایک سنیاسی کے پرتی اس ویوہار کو جس نے سُنا۔ اُس کا دل دُکھی ہُوا۔ اور سوامی جی پر جو پربھاؤ پڑ سکتا ہے۔ وُہ پاٹھک جان سکتے ہیں۔ مگر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ سوامی جی کو صلواتیں سُنائی جانے لگیں۔ پولیس سے نکلوانے کی بڑیں ہانکی جانے لگیں۔ میں خود چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح معاملہ سُلجھے۔ لیکن جب میں کسی سے بات کرتا۔ تو سوامی جی کے متعلق مجھے انوچت شبد سُننے پڑتے۔ سوامی جی کو دھمکی کے سندیش بھیجے گئے۔ کہ آپ کے کیرکٹر کے متعلق لکھا جائے گا۔ اور پیچ بیچ دھمکیوں پر ہی اکتفا نہیں رکھی گئی۔ آچاریہ رام دیو یر دہان سبھا نے جو ڈیرہ دون میں بیمار رہتے تھے۔ اور جن کا کرتویہ تھا۔ کہ جج بن کر دونوں پکشوں کی بات سُنتے۔ وہاں بیٹھے مضمون لکھ مارا۔ جس میں سوامی جی کے متعلق اشاروں سے انوچت باتیں لکھ دیں۔ جب میں نے آچاریہ جی کا مضمون پڑھا۔ تو مجھے بہت ہی رنج ہُوا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ اتنے ذمہ وار لیڈر بھی کس طرح معاملہ کو خراب کر رہے ہیں۔ اور اپنے راستے میں کانٹے بچھا رہے ہیں۔ مگر پھر بھی میں نے حوصلہ نہ چھوڑا۔ اور کوشش کرتا رہا۔ کہ کسی طرح یہ جھگڑا ختم ہو۔

۷ مارچ کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس ہُوا۔ اس میں آچاریہ رام دیو جی ڈیرہ دون سے آ کر صحت کی خرابی کے باوجود شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں رائے صاحب امرت رائے کو سوامی جی کے معاملہ کو سلجھانے اور نرنے کرنے کے لئے کثرت رائے سے کہا گیا۔ ۸ مارچ شام کو پنڈت بُدھ دیو جی نے مجھے بُلا بھیجا۔ اسدن میں نے اُن سے کھلی کھلی باتیں کیں۔ لیکن اُنہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ سوامی وید انند کے ساتھ میری صلح نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی کو ملنے گیا۔ میں نے کوئی ذکر اس جھگڑے کے متعلق نہ چھیڑا۔ آپنے خود ہی مجھے ایک سندیشہ دے کر سوامی جی کے پاس بھیجا۔ کہ اگر یہ بات ہو جائے۔ تو جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔ میں نے سوامی جی کا پکش بھی ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کہا کہ آپ کو یہ باتیں کرنی ہوں گی۔ آچاریہ جی نے اس پر رضامندی ظاہر کی۔ اور مجھے کہا۔ کہ کل بارہ بجے تک مجھے جواب پہنچا جائیں۔ تاکہ سوامی جی کے متعلق ہمارا مضمون نہ جائے۔ میں رات کو ہی سوامی جی سے ملا۔ سوامی جی نے میری بات مان لی۔ اور اپنے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا۔ اُس سے زیادہ کرنے کا میں آچاریہ جی سے وعدہ لے آیا تھا۔ اب مجھے پوری آشا ہو گئی۔ کہ یہ معاملہ سُلجھ جائے گا۔ صبح آچاریہ جی کو ملنے گیا۔ اُس سے کچھ منٹ پہلے وُہ گر پڑے تھے۔ بازو پر چوٹ آئی۔ اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ باہر سے کوئی آدمی نہیں پہنچا تھا۔ ایسی حالت میں بھی انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کیا جواب ملا۔ میں نے کہا۔ کہ معاملہ سُلجھ جائے گا۔ جو کچھ آپ کہتے ہیں وُہ سوامی جی مانتے ہیں۔ اور سوامی جی کی بات آپ مانتے ہیں۔ اس کے بعد اور سجن آ گئے۔ میں نے رائے امرت رائے جی کو سب بات بتا دی۔ اور جاتی دفعہ آچاریہ جی کو کہہ گیا۔ کہ اس دفعہ آریہ مُسافر میں سوامی جی کے متعلق کوئی مضمون نہ چھپے۔ میں سوامی جی کو مضمون دینے سے روک جاؤں گا۔ مگر اس کے باوجود آریہ مسافر میں سوامی جی کے خلاف مضمون چھاپے گئے۔ لیکن سوامی جی نے میرے کہنے پر اپنا طول طویل مضمون پرکاش اور ریفارمر سے واپس منگوا لیا۔

آریہ مسافر کا پرچہ پڑھ کر مجھے پوری آشا ہو گئی۔ کہ اب معاملہ ختم ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ ادھر مجھے یہ بھی بتایا گیا۔ کہ آچاریہ جی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے کسی کو سندیشہ دے کر نہیں بھیجا۔ پنڈت مہر چند نے خود کہا تھا۔ اور میں نے کہا تھا۔ کہ سوامی وید انند معافی مانگ لے۔ اس غلط بات کو سُنکر مجھے بہت دُکھ ہُوا۔ ادھر رائے صاحب امرت رائے جی کو سوامی جی ۔ معاملہ سُلجھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ ادھر

سوامی جی کو گالیاں نکالی جا رہی ہیں۔ سماجوں میں یہ کہہ کر زہر پھیلایا جا رہا ہے۔ سوامی وید انند جی کیا کوئی بھی آریہ سنیاسی محفوظ نہیں۔ سوامی سوتنترا نند جی سوامی گنگا گری جی۔ نارائن سوامی جی آدی سب کو پرشاد ے مل رہے ہیں۔ کھلم کھلا کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں سنیاسی ہیں ہی کہاں۔ تاندلیانوالہ آریہ سماج کے جلسہ پر سوامی وید انند جی گئے تھے۔ میں بھی وہاں گیا تھا۔ پنڈت گیان چند پنڈت بُدھ دیو پنڈت یشپال تینوں وہاں جا پہنچے۔ حالانکہ پروگرام دوسرے اُپدیشکوں کا تھا۔ وہاں پنڈت بُدھ دیو جی نے مجھے بلا بھیجا۔ پنڈت گیان چند جی بھی تھے۔ باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے حسب عادت سچائی کا اظہار کیا۔ تو پنڈت گیان چند جھٹ دماغی توازن کھو بیٹھے۔ اور پاؤں اُٹھا کر کہنے لگے کہ میں جوتے کے برابر بھی آپ کی پرواہ نہیں کرتا۔ چاہئے مشین گن چلا لیجئے۔ جو کرنا ہو کر لیجئے۔ یہ ہے ان کے دماغ کی حالت۔ جو بھی سچی بات کہتا ہے۔ اپنا ہو یا بیگانہ اُس کے گلے پڑ جاتے ہیں۔ پیچھے ہاتھ جوڑتے اور منتیں کرتے رہے۔ خیر یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ اس کا مجھے رنج نہیں۔ اس کا ذکر بھی نہ کرتا۔ لیکن یہ دکھانے کے لئے۔ کہ اپنے آدمیوں سے ہی یہ کیسا ویوہار کر رہے ہیں۔ وناش کالے وپریت بدھی کی مثال ٹھیک ان پر عائد ہوتی ہے۔ سوامی وید انند ان کے بہترین سپورٹر اور ساتھی ہیں۔ انہیں انہوں نے دشمن سمجھ لیا۔ اور آج انہیں مت بھید پر گالیاں نکالتے اور حملے کرتے ہیں۔ کل تک وُہ اُن سے پُوجیہ تھے۔ دھرماتما تھے۔ اس پارٹی کے سرو اُتم سنیاسی تھے۔ آج جب اُن کے سوارتھ میں فرق پڑتا ہے یا مت بھید ہوتا ہے۔ تو اُن کے شترو بن گئے ہیں۔ یہی حالت میری ہے۔ اب میں جانتا ہوں۔ مجھے بھی گالیاں ملیں گی۔ اور بہت کچھ اور بھی ہو گا۔ لیکن میں سچائی کے اظہار سے رُک نہیں سکتا۔ اور صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۷ فروری کی انترنگ سبھا کے بعد پنڈت بھیم سین پنڈت گیان چند نے انوچت آرڈروں نے اور آچاریہ رام دیو جی کے اپنے مضمون نے حالات کو خراب کر دیا۔ معاملہ سُلجھانے کی بجائے اب آریہ سنیاسیوں کو جھوٹے آدمی لکھ کر سوامی وید انند جی کو گالیاں دے کر اور سماجوں میں پرچار کی۔ بجائے زہر پھیلانے کے حالات کو خراب کیا جا رہا ہے۔ اس کے پرنام بڑے بھینکر نکلیں گے۔ گریبان میں منہ ڈال کر یہ مہانو بھاؤ سوچیں۔ کہ وُہ کیا کر رہے ہیں۔ معمولی سی بات کے لئے وُہ آریہ سماج کو تباہ نہ کریں۔ لوگ آریہ اخباروں میں ایک دوسرے پر حملے پڑھ کر آریہ سماج سے متنفر ہو رہے ہیں۔ مگر یہ ہیں۔ کہ اس سوال کو جینے مرنے کا سوال بنانا چاہتے ہیں۔ انترنگ سبھاؤں میں تقریباً سارا وقت اس سوال کے ارپن ہوتا ہے۔ ادھیکاریوں کو اور کسی بات کی چنتا ہی نہیں۔ آریہ سماج پر آ کرمن ہو رہے ہیں۔ انہیں پرواہ نہیں۔ گوپال مصر کے متعلق ۷ فروری کی انترنگ سبھا میں سوال پیش کیا گیا۔ کمیٹی بنائی گئی دو ماہ سے زیادہ ہو گئے۔ اب تک اس کی میٹنگ تک نہیں ہوئی۔ گورو کل کانگڑی کے جلسہ کو ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔ اس کے لئے کسی آریہ اخبار میں نوٹ تک نہیں چھپ رہا۔ لیکن دُنیا کو فضول تماشا دکھایا جا رہا ہے۔ اور اس کے ذمہ وار یہ سجن ہیں۔ اس جھگڑے کو شانت ہی نہیں ہونے دیتے۔ اور غلطی پر غلطی کر کے پوزیشن کو خراب کر رہے ہیں۔

مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ میں اور زیادہ نہ لکھتا ہُوا پنجاب کی آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس جھگڑے کو بند کرائے۔ آریہ سماجوں کو اپنی آواز صاف صاف لفظوں میں ان اصحاب کے پاس پہنچا دینی چاہئے۔ جس میں یہ بتا دیا جائے۔ کہ اس جھگڑے کو ٹالریٹ نہیں کیا جا سکتا۔ اور ذاتی اغراض کیلئے آریہ سماج کے گورو اور وقار کو نقصان کرنے کی چھٹی نہیں دی جا سکتی۔ پرتی ندھی سبھا کے تنخواہ دار اُپدیشکوں کا کام ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے نہ کہ باہر جا کر جھگڑوں کا پرچار کرنا۔ لیکن یہ دیکھ کر نہایت دُکھ ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج سبھا کی باگ ڈور سنبھال کر اُپدیشک مہانو بھاؤں نے وید پرچار کی بجائے آریہ سماج میں پارٹی بازی اور دھڑے بندی کا پرچار ہی اپنا کرتویہ مان لیا ہے۔ جس سے اور بھی جھگڑے بڑھ رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کو اس طرف بھی دھیان دینا چاہئے۔ اور اُپدیشک مہانو بھاؤں کو جو سبھا سے تنخواہ لے کر پرچار کیلئے جا کر پارٹی بازی دھڑا بندی کا پرچار کریں۔ اس بات کا اچھی طرح سے احساس کرا دینا چاہئے۔ پوری آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس طرف فوری توجہ دیں گی۔ اور اس اُپدیشک ودیالیہ کے کانڈ کو جلد از جلد ختم کرا دیا جائے گا۔ (مہر چند)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور اور میرا وکتویہ

پنڈت بھیم سین اور پنڈت گیان چند وغیرہ کی اندھیر گردی

(ایک مشہور شری مان سوامی ویدانند تیرتھ جی !)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ - گورودت بھون لاہور میں آج کل جو کچھ ہو رہا ہے - اس کے متعلق میں پرکاش، در پنتا رہرا وغیرہ میں کافی لکھ چکا ہوں - میرے لیکھوں کے کھنڈن میں پرکاشن وبھاگ شری بھیم سین جی اور پروفیسر رام دیو جی نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے - اس پر ہی انہوں نے بس نہیں کی - سماجوں میں میرے ورودھ خوب پرچار کیا گیا ہے - اس سب کارروائی کے باوجود بھی میری کسی بھی بات کی تردید نہیں ہو پائی - کس طرح برہمچاری چمن لال کی آتم ہتیا ہوئی - کس طرح اس کے بعد ادھیکاریوں کی اساودھانتا اور خودسری سے حالات بگڑے اور ودیارتھی بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور ہوئے - اور کس طرح لالہ امرت رائے شری بھیم سین پنڈت گیان چند وغیرہ بھوک ہڑتال کھلوانے میں ناکام رہے - اور … طرح شری سوامی سوتنترا نند جی نے ان کی امداد کی - یہ سارے حالات آریہ جنتا کے سامنے آ چکے ہیں - ان کے متعلق نہ لکھ کر میں بعد کے حالات کو جن کے ساتھ میرا بلا واسطہ یا بالواسطہ تعلق ہے - آریہ دیس کے پاٹھکوں کی سیوا میں رکھنا چاہتا ہوں -

اس سے قبل میں موجودہ ادھکاریوں کے ساتھ اپنے تعلقات بتلا دینا چاہتا ہوں میں آریہ سماج میں پارٹی بندی کے ہمیشہ خلاف رہا ہوں - میری اگر کوئی پارٹی ہے - تو وُہ صرف آریہ سماج ہے - گذشتہ چند سالوں سے پنجاب کے آریہ سماجوں کے حالات کچھ عجیب ڈھنگ سے تبدیل ہو رہے ہیں - ان حالات کے سبب میرے تعلقات موجودہ ادھیکاریوں سے زیادہ مضبوط ہو گئے - ان ادھیکاریوں نے مجھ سے بار بار پرارتھنا کی کہ میں گورودت بھون میں مستقل رہائش کر دوں - تاکہ یہاں رہ کر میں ہر روز صبح ست سنگ لگاؤں اور لوگوں کو وید کتھا سناؤں - میں ان کی پرارتھنا خاص حالات کے سبب سویکار نہ کر سکا - ان کی درخواست پر میں لگاتار چھ سات مہینے سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے چندہ اکٹھا کرتا رہا - اور اس کے لئے میں نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا - کراچی وغیرہ مختلف مقامات پر گیا -

مجھ سے انوسندھان وبھاگ میں کام کرنے - اور اس کا ادھیکش بننے کی پرارتھنا کی گئی - لیکن میں نے یہ شرط لگائی کہ میں روزنامچہ رکھوں گا - تاکہ ہم سبھا کو بتلا سکیں - کہ آپ کے روپے کے تناسب سے کام ہو رہا ہے - جس سے سبھا کو اور آریہ جنتا کو اطمینان حاصل ہو سکے - میری یہ شرط ان کو پسند نہ آئی -

مجھے ساہتیہ وبھاگ کا ادھیکش بنایا گیا - شتابدی اُتسو کے موقع پر جو سملت پرارتھنا ہوئی وُہ میں نے ہی کرائی تھی - اس پرارتھنا کا لکھنے والا بھی میں ہی تھا - اس کے لئے سبھا نے مجھے انیک تار اور پتر لکھے -

ان باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ میں سبھا کا کتنا ہت چنتک اور خیر خواہ ہوں - اور سبھا کے ادھکاریوں کو پورا سہیوگ دیتا رہا ہوں - سبھا کے ادھکاریوں کو مجھ پر ہمیشہ بھروسہ رہا ہے - اور بجا طور پر رہا ہے -

آریہ جنتا کو بھلی بھانتی معلوم ہے - کہ جب پنڈت بُدھ دیو پر حیدر آباد کے جوتا کانڈ کے کارن چاروں طرف سے ملامت کی بوچھاڑ ہو رہی تھی - اس سمے میں پنڈت بدھ دیو جی کی رکشا کرنے میں آگے آگے تھا -

ادھر جب ودیالیہ میں آتم ہتیا جیسی درگھٹنا ہو گئی اور ادھکاریوں نے معاملہ کو سُلجھانے کی بجائے کئی اُلجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا کر دیں - اور ان سب سے بڑھ کر یہ غلطی کی - کہ جب لڑکوں نے اپنے متعلق سبھا کا پرستاؤ اور شری سوامی سوتنترانند جی کا فیصلہ مانگا تو منتری جی اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے - اور جھٹ سے ان کے اخراج کا حکم صادر فرمایا -

میں اتفاقاً ۱۶ فروری کو لاہور پہنچا - یہاں آ کر جو حالات معلوم ہوئے - ان سے میرا کلیجہ کانپ اُٹھا - میں منتری جی پنڈت گیان چند وغیرہ سجنوں کے گھروں پر گیا - لیکن کوئی بھی لاہور میں موجود نہ تھا - اگلے دن ۱۷ فروری کو سویرے میں آریہ ویر کے سمپادک پنڈت مہر چند جی کو ساتھ لے کر پھر ان لوگوں کے گھر گیا - لیکن ان میں سے کوئی بھی ہمیں گھروں پر نہ ملا - میری دلی آرزو تھی اور اب بھی ہے - کہ کوئی ایسی سبیل سوچی جائے - کہ جس سے سبھا کی پرتشٹھا بھی قائم رہے اور لڑکوں کی بات بھی پوری ہو جائے - اور میں سبھا کو اس کام میں ہر قسم کی امداد دینے کو تیار تھا - اور اب بھی ہوں - میں نے لگ بھگ ۱۶ سال اس سبھا کے ساتھ کام کیا ہے - اس سبھا کی شان بڑھانے میں میرا بھی ہاتھ ہے - موجودہ ادھکاری بھی اس بات کو مانتے ہیں - چنانچہ جب ۱۷ فروری دوپہر کو لڑکوں کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کا حکم سُنایا گیا - تو میں پنڈت گیان چند جی کے پاس دفتر میں گیا - اور ان سے دو گھنٹے تک منت سماجت کی ہاتھ جوڑے - گھٹنے ٹیکے - اور صرف اتنی بات کے لئے پرارتھنا کی - کہ منتری جی کے آنے تک اس حکم کو ملتوی رکھا جائے - لیکن میری التجا کو بُری طرح سے ٹھکرا دیا گیا - اور مجھ سے جو کچھ کہا گیا - وُہ میں دوسرے اخباروں میں ظاہر کر چکا ہوں - یہاں اس کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

پنڈت گیان چند تو لڑکوں کا بھوجن بند کرنے پر تُلے تھے - آج منتری جی بڑے طمطراق سے لکھ رہے ہیں - بھنڈار بند نہیں کیا گیا - مہاراج بھنڈار تو بند ہو گیا تھا - اگر میں یہ دھمکی نہ دیتا - کہ اگر آپ بھنڈار بند کریں گے - تو میں ان لڑکوں کو لے کر لاہور شہر میں ان کے لئے بھکشا مانگوں گا - اور کہوں گا - کہ سبھا نے ان کا بھوجن بند کر دیا ہے - میری اس دھمکی پر پنڈت گیان چند گھبرائے اور بھنڈار بند نہ ہُوا - اگر مجھے سبھا کا ہت نہ ہوتا - مجھے بھی ان تین چار آدمیوں کی طرح کوئی ذاتی خود غرضی ہوتی - تو میں یہ دھمکی نہ دیتا - اور چپ چاپ چلا آتا - یہ لوگ شام کو بھوجن بھنڈار بند کر دیتے اور میں لڑکوں کو لے کر بھکشا کو نکلتا - تب سبھا کی عزت ہوتی - آپ کے بھوجن بند کرنے کی دھمکی تو میرے آنے سے پہلے ہی مشہور ہو چکی تھی - چنانچہ شری لالہ چرنجیت لال جی بان پرستھ نے رسوئیے کو بُلا کر کہا - کہ اگر تمہارا حساب بیباق کر دیں - تم کہیں مت جانا - یہیں رہنا - انہی کی رسوئی بناتے رہنا - اس دن سے تمہاری تنخواہ کا میں ذمے وار ہوں گا - لیکن آپ کا کیا ہے آپ تو ان کو بھی جھوٹا اور غلط بیانی کرنے والا کہہ دیں گے - کیونکہ آپ کی نظر میں صرف میں اکیلا ہی جھوٹا نہیں - سوامی سوتنترا نند جی جھوٹے - سوامی گنگا گری جی جھوٹے - سوامی انوبھوا نند جی جھوٹے - سوامی منگلا نند جی جھوٹے - سارے سنیاسی جھوٹے اور سچے آپ اور آپ کے حواری - کیا کہنے اس منطق کے -

۱۷ فروری شام کو لڑکوں کا نام رجسٹر سے خارج کر دیا گیا - اب میرے سامنے ادھکاریوں کی بھول نہایت خطرناک صورت میں آئی - میں نے سوچا - اگر یہ لڑکے یہاں سے چلے گئے تو یہ جہاں بھی جائیں گے آریہ پرتی ندھی کی بدنامی کرتے ہوئے جائیں گے - اور یہ لوگ ان صوبوں کے ہیں - جہاں ابھی آریہ سماج کا پرچار نفی کے برابر ہے - تو وہاں کے لوگوں پر ہمارے اخلاق اور سلوک کے متعلق کیا اثر پڑے گا -

دوسرے یہ سارے دور دور دیشوں کے لڑکے ہیں - یہ اگر یہیں آوارہ پھرنے لگ گئے - تب بھی تو ہماری سبھا کی بدنامی ہے - شری بھیم سین اور پنڈت گیان چند اس وقت اپنی طاقت کے زعم میں سرشار تھے وُہ کوئی بات سُننے کو تیار نہ تھے - تب مجھے سبھا کے ہت کے لئے دو اُپائے سوجھے - اور ان دونوں کو میں نے استعمال کیا - ایک تو میں نے سارے حالات بلاکم و کاست اور بغیر کسی حاشیہ آرائی کے آریہ جنتا کے سامنے رکھے اور دوسرا ان لڑکوں کو کہا - کہ تم یہیں رہو - تمہارے کھانے رہنے سہنے اور پڑھانے کا انتظام میں کر دوں گا - چنانچہ میں ان سے باقاعدہ صبح شام پہلے کی طرح سندھیا ہون کراتا رہا - اور ان میں سے کسی کو بھی ادھر اُدھر گھومنے نہیں دیا -

میرے اس کام کو شری بھیم سین جی
نترن بھنگ کا نام دیتے ہیں۔
اس کے بعد شری بھیم سین جی نے
ے ودیالیہ میں بغیر اجازت نہ ٹھہرنے کا
ریری حکم دیا۔ نہ بانی طور پر مجھے پٹوانے
یرہ کی دھمکیاں روزانہ دی جاتی رہیں
ر وہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ پولیس
ذریعہ نکلوانے کی دھمکی بھی دی گئی۔

(۲)

آریہ مسافر کے شہید نمبر میں مہاشے
یم سین نے لکھا ہے۔
"سوامی دیانند جی نے اُپدیشک ودیالیہ
کی جو سیوا ئیں کی ہیں ان کے لئے ان
کا دھنیواد کرنا اوشیک ہے۔ لیکن
اس کا یہ مطلب نہیں کہ سنگٹھن اور
ڈسپلن کو بالائے طاق رکھ کر
دیانند اُپدیشک ودیالیہ اُن کو
یا کسی اور ویکتی کو سونپ دیا جائے
اور وہ اپنے ذاتی خیالات اور
آرزوؤں کو پورا کرنے کا اسے
سادھن بنائے"
میں نے اس فقرے کو بار بار
ھا ہے۔ لیکن میں اس کا مطلب نہیں
بھا۔ مہمل لکھنے میں یہ اُستاد ہیں۔
ریمان جی نہ ہی میں نے کوئی پریس
ول رکھا ہے۔ کہ جس میں سبھا اور
دیالیہ کا سارا چھپائی کا کام دے کر
نی آرزو پوری کروں۔ نہ ہی میں
اپنا کوئی بھائی بندھ یہاں بلوا رکھا ہے۔
ں کو سبھا کے کام دوں۔ نہ ہی میرا
ئی بیٹا ہے۔ جس کو آرام دینے کا میں
ندوبست کر دوں۔ میں تو ایک سنیاسی
ں۔ سوادھیائے کرنا اور اُپدیش کرنا
رے کام ہیں۔ اور ان کاموں کو کرنے
آرزو ہمیشہ رہتی ہے۔ اور اپنی یوگیت

کے مطابق یہ کام ہمیشہ کرتا رہتا ہوں۔
اس کے آگے چل کر آپ نے مجھ
پر جو ذاتی حملے کئے ہیں۔ اور مہاشے دیویداس
وغیرہ سے کرائے ہیں۔ ان سب کا جواب
ایک ہے۔ وہ یہ کہ میرے متعلق یہ گیان
آپ کو اب ہوا یا پہلے بھی تھا۔ اگر آپ
مجھے پہلے سے ہی تیخ اور نندا کرنے والا
سمجھتے تھے۔ تو مجھ سے اتنے ذمہ واری
کے کام جن کا ذکر میں لیکھ کے شروع میں
کر چکا ہوں۔ کیوں کرائے۔
میں نے کسی سنیاسی یا آریہ
ودوان کی نندا کبھی کی ہے یا نہیں اس کا
وچار تو کر لیا جائے گا۔ لیکن آنجناب نے
اپنے اس مضمون میں سوامی سوتنترانند
جی پر کر پا کی ہے۔ بتلائیے وہ ستتی ہے یا
نندا۔ بتلائیے۔ آپ کے تو اخبار میں سب
پرسدھ پرسدھ سنیاسیوں پر ان
دنوں میں ہاتھ پھیرا گیا ہے یا نہیں۔
آریہ جنتا اتنی بھولی نہیں۔ آپ
سوامی سوتنترانند جی جیسے آریہ سنیاسی کو
جھوٹا اور زٹول باتیں لکھنے والا لکھیں اور
آریہ جنتا آپ کو سنیاسی مہاتماؤں کا
بھگت سمجھ لے۔ آپ سوامی گنگا گری جی
آدی کے خلاف اپنے اخبار میں بیہودہ
کلمات شائع کرائیں۔ اور آپ کو آریہ جنتا
سمجھے کہ آپ سنیاسیوں کا آدر کرتے
ہیں۔ مہاشے جی۔ آپ کے اور آپ کے
ٹولے کے دل میں سنیاسی مہاتماؤں کے
متعلق جو خیالات ہیں وے آب سے آپ
باہر نکل آئے ہیں۔ آپ کا لیکھ لالہ امرت رائے
کا لیکھ اور لالہ دیویدیاس کا لیکھ اس
بات کا یقین ثبوت ہیں۔
آپ اور آپ کا ٹولہ کس طرح آریہ
پرتی ندھی سبھا کو نقصان پہنچا رہے ہیں
کس طرح سے اپنی حکومت قائم کر کے

اپنی مطلب براری کرنا چاہتے ہیں۔ اس
کا سارا تار پود آہستہ آہستہ بکھیرا
جائے گا۔ اس لیکھ میں اتنے پر ہی اکتفا
کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے کیا۔ آریہ
پرتی ندھی سبھا کے گورو کی رکشا اور
اسے بدنامی سے بچانے کے لئے کیا ہے۔
میں نے اس آڑے وقت میں کاریہ
کھشیتر میں آکر ودیالیہ کو بچا لیا ہے۔ ورنہ
پنڈت بھیم سین اور پنڈت گیان چند
وغیرہ نے تو اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں
چھوڑی تھی۔

گورو کل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ۳۵واں
سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں بتاریخ
۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو منایا جائے
گا۔ اس موقع پر آریہ سماج کے لیڈر اور
سنیاسی مہاتماؤں کے اُپدیش ہوں گے۔
اس کے علاوہ وید سمیلن۔ راشٹر بھاشیہ
سمیلن۔ دلت اُدھار سمیلن۔ آریہ دھرم
سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ آیوروید مہا سمیلن
اور سواستھ سدھار سمیلن بھی ہوں گے۔
آیوروید مہا سمیلن کے سبھا پتی کے
آسن پر کلکتہ کے مشہور کویراج راجندر ناتھ
رونق افروز ہوں گے۔ گندھرو مہا ودیالہ
پونا کے سنچالک اور مشہور راگی شری یت
پروفیسر ونائیک نارائن جی پٹ وردھن
نے سنگیت سمیلن کی صدارت منظور
کر لی ہے۔ سواستھ سدھار سمیلن میں
ویایام (کسرت) کے متعلق کھیلوں کا پردرشن
ہو گا۔ میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچروں کا
انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ کانفرنس مشہور
معروف لاہور کے وید شری پنڈت ٹھاکر دت
جی شرما امرت دھارا والوں کی زیر صدارت

میں اعلیٰ پیمانہ کی ہو گی۔
گورو کل میں دیکشانت سنسکار کا
نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ اس مرتبہ
دیکشانت ابھی بھاشن کے لئے دیش کے
ایک پرسدھ نیتا سے پرارتھنا کی جا رہی
ہے۔ گورو کل کے جلسہ کو ہر پہلو سے دلچسپ
بنانے کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے۔

یاتریوں کے ٹھہرنے کا انتظام

جلسہ میں یاتریوں کی رہائش کا بندوبست
مفت ہو گا۔ مگر جو اصحاب الگ ٹھہرنا چاہیں
ان کے لئے تمبو۔ چھولداری کا انتظام کیا
گیا ہے۔ جس کا کرایہ حسب ذیل ہو گا۔
(۱) ایک بڑا تمبو جس میں ۱۵-۱۶ آدمی ٹھہر
سکیں۔ کرایہ ۸ روپے
(۲) بڑی چھولداری ۶-۷ آدمی ٹھہر سکیں۔
کرایہ ۴ روپے
(۳) چھوٹی چھولداری ۳-۴ آدمیوں کے
لائق۔ کرایہ ۲ روپے
جو اصحاب پہلے سے کرایہ بھیج دیں
گے۔ ان کے لئے چھولداری ریزرو کر
دی جائے گی۔
دگورنر گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور)

وارتا شتک یا سو ساکھی

تیرھویں وارتا (ساکھی)

سوامی شوانند بھارتی کی بھاؤ بھری بھارتی

(لیکھک شری پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج!)

دھرم بھانو جی بولے۔ آپ کیا بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ یہاں تو کسی کو پتہ نہیں۔ لیکن جیل والے تو آپ کو ایک پرسدھ مہاتما مانتے ہیں۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ میں نے بڑے پاپ کئے ہیں۔ دھرم بھانو جی بولے اچھا کئے ہوں گے۔ مجھے اس سے کیا کام۔ میں خود کئی ایسے پاپ کر بیٹھتا ہوں۔ جو اگر لوگوں کو معلوم ہو جائیں۔ تو مجھ سے نفرت کریں۔ اس واسطے مجھے آپ پر نکتہ چینی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ دھرم بھانو جی نے اپنی وشال کوٹھی میں مجھے ایک علیحدہ کمرہ دے دیا۔ ایک نوکر کو میرے سپرد کر دیا۔ ایک دن دھرم بھانو جی نے کہا۔ سوامی جی۔ آج پتا جی۔ ماتا جی آدی سبھی آنے والے ہیں۔ تو میں نے کہا۔ بھائی ایک دن کے لئے نینی تال کے دارو غہ جی اور بنارس کے دارو غہ جی کو بلوا لینا۔ میں سب کے سامنے اپنے پاپ سویکار کرنا چاہتا ہوں۔ دھرم بھانو جی پہلے تو میرے اس پرستاؤ سے سہمت نہ ہوئے۔ لیکن بعد میں مان گئے۔ شام کو جب دھرم بھانو جی کے پتا ماتا آدی آئے۔ تو میں ان سب کے پاؤں چھو کر ملا۔ اگرچہ انہوں نے اس پر اعتراض کیا۔ لیکن میں نے ان کی ایک بھی نہ چلنے دی۔ دھرم بھانو جی کی ماتا جی نے اس پر کہا۔ آخر ہے تو یہ وہی شمبھو ہی نہ۔ اپنی بات پورا کرنے کی دھن یہ نہ چھوڑے گا۔ اس کا سوبھاؤ رہا ہے۔ جو خیال من میں آ گیا۔ ادھر ہی جھک گیا۔ اور ویسا ہی ہو رہا۔

ماتا جی نے اس پرکار جو میرے سوبھاؤ کا وشلیشن کیا۔ تو پہلی بار مجھے اپنے اس دُن یاد رگن کا گیان ہُوا۔ اور اپنے جیون درشٹی پات کرنے سے اس کی سچائی کا بھان ہُوا۔

ایک دن نینی تال کے دارو غہ جیل آئے۔ اور بنارس کے دارو غہ جیل کو بلوایا گیا۔ تب سب کے سامنے میں نے گھر چھوڑ کر بھاگنے سے شروع کر کے دھرم بھانو جی کے درشن کرنے تک کی کہانی بلا کم و کاست سُنائی۔ میں نے اس بات کی اس وقت پروا نہ کی۔ کہ شروتاؤں پر اس کا کیا پربھاؤ پڑتا ہے۔ میری کہانی سُن کر سبھی خاموش تھے۔

کہانی ختم ہونے پر دھرم بھانو جی نے پتا جی سے کہا۔ میری اچھا ایک چاروں ویدوں کا یگیہ کرنے کی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے۔ کہ میں نے سنکلپ کیا تھا۔ کہ اگر میرے بھائی شمبھو ناتھ جی (شوانند بھارتی) جیتے جی مل گئے۔ تو میں چاروں ویدوں کا یگیہ کروں گا۔ اور کچھ غریب غربا کو دان بھی کروں گا۔ اگر آپ کی آگیا ہو۔ تو یہ شبھ کام کل سے آرمبھ کر دیا جائے۔ دھرم بھانو جی کے پتا جی نے کہا۔ پتر یہ کام اپنے دیش میں ہونا اُچت ہے۔ گھر میں بڑی یگیہ شالا بھی ہے۔ یہاں بنوانی پڑے گی۔ اور جب تم یہاں سے تبدیل ہو گئے۔ تو پھر اُکھڑوانی پڑے گی۔ آگے جیسا تم مناسب سمجھو۔ دھرم بھانو نے اپنے پتا جی کی بات کو پرمان مانا۔ اور نینی تال جیل اور بنارس جیل کے دارو غہ سے کہا۔ آپ لوگ بھی چار چار ماس کی چھٹی لے لیں تو اچھا ہو۔ وے پہلے انکار کرتے رہے۔ لیکن میرے اور دھرم بھانو جی کے اصرار پر مان گئے۔ دھرم بھانو جی نے ان کی چھٹی کا بند و بست کرا دیا۔ ادھر دھرم بھانو جی نے اپنے اوکاش کا بھی پربندھ کیا۔

جب دیش چلنے کو تیار ہُوئے۔ تو میں نے دھرم بھانو سے کہا۔ کہ بھائی میں اپنے ان پانچ بُری سنگت کے متروں کو بھی بُلانا چاہتا ہوں۔ میں تو تب تمہارا پرتاپ مانوں۔ جب تم ان کو بھی اس یگیہ میں بلوا سکو۔ دھرم بھانو بولے۔ سوامی جی یہ مشکل ہے۔ میں نے کہا۔ میں ان سے کشما پرارتھنا کئے بغیر چین حاصل نہ کر سکوں گا۔ دھرم بھانو جی کو میں نے ان سب کے پتے بتلا دئے تھے۔ دھرم بھانو جی نے کوشش کی اور وے اس میں کامیاب ہو گئے۔ مقررہ تاریخ میرے جنم گرام میں یگیہ آرمبھ ہُوا۔ دھرم بھانو جی یجمان تھے۔ ان کے پتا جی برہما کے آسن پر وراجمان ہُوئے۔ ان کے بھائی صاحب ادھوریو کا کاریہ کرتے تھے۔ ان کے دو اور رشتہ دار ادگاتا اور ہوتا کا فرض ادا کرتے تھے۔ چاروں وید کا اُچارن بڑا سُندر رہتا۔ دھرم بھانو جی خود بھی منتر پڑھتے تھے۔ یگیہ کو پورے چار ماس یعنی ایک سو بیس دن لگے۔

یگیہ شروع ہونے سے پہلے دھرم بھانو جی نے یگیہ کا ادیش بتایا۔ اس کے بعد میں نے سب کے سامنے اپنے پاپ کے لئے اپنے نینی تال کے سنگیوں سے کشما پرارتھنا کرتے ہُوئے کہا۔ کہ آپ کو حق حاصل ہے۔ کہ میری جان لے لیں۔ لیکن آج میں آپ سے پران بھکشا مانگتا ہوں۔ اس واسطے نہیں کہ مجھے پرانوں کا موہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ باقی ماندہ زندگی پرائشچت اور تپسیا تاپ میں گزار کر کچھ اپنا جنم سنوار لوں۔ ان سجنوں کو دھرم بھانو جی نے ایک خاص ترکیب سے بُلایا تھا۔ انہیں یہ نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ انہیں میرے لئے بُلایا گیا تھا۔ اس واسطے جب وے دھرم بھانو جی کے گھر آئے اور مجھے دیکھا تو ان کے چہرے غصے سے لال ہو گئے۔ میں نے تب بھی ان سے چرن پکڑے تھے۔ اگرچہ انہوں نے دھتکار دیا تھا۔ لیکن مجھے اس سے رنج نہیں ہُوا تھا۔ وہاں رہنے سے جب انہوں نے میری زندگی میں تبدیلی دیکھی تو انہوں نے مجھے ہردے سے کشما کر دیا۔ بلکہ یگیہ کی سماپتی پر اس شخص جس پر میں نے پہنچ ظلم کیا تھا نے پربھو پرارتھنا کی جس میں میری زندگی کے سدھرنے کے لئے اس نے بھگوان کا دھنیاواد کیا اور ساتھ ہی کہا۔ پربھو مجھے بھی پاپ مارگ سے ہٹا۔ اس کی پرارتھنا میں کرُنا رس بھرا تھا۔ آپ بھی رویا اور سب کو رلایا۔

یگیہ کے دوران میں سب دنوں میں لنگر کا انتظام رہا۔ سب کو بڑھیا بھوجن اور دستر دئے جاتے رہے۔ اُپدیش کا پربندھ بھی تھا۔

یگیہ کے خاتمہ پر سب واپس جانے لگے سب کو دھرم بھانو جی نے سفر خرچ بھینٹ کیا۔ (جو ان لوگوں نے لوٹا دیا) اور ایک ایک ستیارتھ پرکاش اور پنچ مہایگیہ ودھی بھینٹ کی۔ میں جانے لگا۔ تو دھرم بھانو جی نے کہا۔ آپ کو ابھی کچھ دن میرے پاس رہنا ہوگا۔ جس شخص نے میرے لئے اتنا کشٹ کیا۔ اس کی بات کو ٹالنا میرے لئے ناممکن سا ہو گیا۔

دھرم بھانو نے اپنے پتا آدی کو دکشنا دی۔ جو انہوں نے غریبوں میں بانٹ دی۔ دھرم بھانو جی اور میں بنارس واپس آئے ایک سال سے زیادہ عرصہ مجھے اپنے پاس رکھا۔ اس عرصے میں میرے وچار پورن ویدک ہو چکے تھے۔ اسی عرصے میں ایک دن دھرم بھانو جی نے پوچھا۔ کیوں سوامی جی۔ آپ ویدک سندھیا کے بھگت کیسے بنے۔ میں نے کہا بھانو جی۔ یہ بھی تمہاری کرپا سے ہُوا۔ تم بھول گئے۔ میں نے تمہیں سُنایا تو تھا۔ کسی طرح جیل میں دارو غہ نے سندھیا پستک دی۔ اور میں نے اس پر عمل کرنے کا سنکلپ کیا۔ اچھا تم یہ بتاؤ۔ کہ براہمن کل میں پیدا ہو کر تم اپنے کو پنڈت نہ کہلوا کر مہاشے کہلواتے ہو۔

دھرم بھانو جی نے کہا۔ میں براہمن کا کام نہیں کرتا۔ میں براہمن کیسے۔ میں جنم سے ورن ویوستھا کو نہیں مانتا۔ میں کرم سے مانتا ہوں۔ مجھے پتہ نہیں۔ کہ میرا ورتمان ورن کیا ہے۔ لیکن اتنا میں جانتا ہوں۔ کہ میں منش ہوں۔ اور آریہ پہل سبھی منشیوں کو مہاشے یعنی اونچے خیالات والا بننا چاہئے۔ میں اس کی کوشش کرتا ہوں۔ اس واسطے میں مہاشے کہلوانا پسند کرتا ہوں۔

۱۹۰۷ء کو دھرم بھانو جی مجھے گورو کل کانگڑی کے جلسے پر لے گئے۔ وہاں میں موقعہ پا کر ان سے جُدا ہو گیا۔ اور اتر کاشی چلا گیا۔ وہاں میں پہلے بھی آوارہ گردی کے زمانے میں ہو آیا تھا۔ وہاں جا کر میں سپرمون ہو گیا۔ اس کے بعد کیا کیا ہُوا۔ اس کا سنانا اس وقت کچھ مطلب نہیں رکھتا۔ اس واسطے اسے نہیں سناتا۔ اتنا کہتا ہوں کہ وید بھگوان نے جو یہ کہا ہے۔

اُوپر اُٹھنا آگے بڑھنا ہر ایک جیو کے لئے

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم پہلا)

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام طبی کتب

مارچ میں نصف قیمت — مارچ میں نصف قیمت

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور، کروموپیتھی، ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں تقریباً درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں۔

امرت دھارا کے چھتیسویں ۳۶ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

مارچ میں نصف قیمت پر بھیجی جا رہی ہیں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ فہرست کو پڑھ کر جو جو مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو پہلے درج کر دیا ہے یہ تمام کتب کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں!

کام ورتی شاستر حصہ اول (ار. کر نہ پچاس نر تو بابا ک کی ا) دو حصہ پینتالیس دستی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ وار مرد و عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو کہ سات بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان ہے۔ مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی چھ روپے۔

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اسرار مندرج ہیں ایسے ایسے نکتے و راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا سنانا چاہئے۔ جا بجا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ ہندی دو روپے۔

حفظ ماتقدم و علاج اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً غلامی۔ جذبات بے خوابی تکان دماغی طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجلاہٹ۔ ناکامی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا۔ اس کے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ ار

ضروریات زندگی انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے زندگی کو بڑھا سکتے ہیں یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں صحت کی قدر کرنے والے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور اپنی اولاد کو کرانا چاہئے۔ قیمت ایک روپیہ ہندی

رسالہ خوراک اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات از روئے ہندی، ویدک۔ یونانی۔ ... ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ... خواص ترکیبیں بھی لکھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے۔

رسالہ نواسیر نواسیر کتنے قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں۔

مفصل طور پر بیان ہے۔ کچھ سے زیادہ نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰ ار

دن چریہ یا ہدایت الیوم اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات۔ سونے وغیرہ کی ہدایات کا سب مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱۲ ار

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل اور ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں قیمت اردو ۱۲ ار ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲ ار ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

کیا میں تندرست ہوں یا صحت و درازی عمر کا راز مرد، عورت، بچہ۔ بوڑھا، جوان و تندرست بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے۔ بدلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰ ار ہندی ۱۲ ار

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب و اسکا علاج اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہئے صحت کے اصولوں کا مکمل مفصل بیان درج کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۰ ار ہندی ۱۲ ار

سورج اشنان یا غسل آفتابی جس میں آفتابی غسل کے فوائد اور طریقے نیز آفتابی غسل کے صحت، طاقت، خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کے رنگوں سے امراض دور کرنیکے

بیان مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو بڑھ کر فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت ۱۰ ار

تصاویر صحت اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ چلنے، کام کرنے، کھانا کھانے کے وقت جسم کی قسم کیا ہونی چاہئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ۔ قیمت ۳۰ ار

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت ہپناٹزم سے دوسروں کو اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے ... درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶۰ ار ہندی ۱۴ ار

نوے ۹۰ سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟ امریکہ کا ایک نوے سال ... میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا۔ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۱۴ ار ہندی ۱۰ ار

رسالہ صحت کے دس اصول یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس بیش مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں۔ جن کی پابندی جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آ سکتا ہے اردو ساڑھے چھ آنہ ۶۰ ار ہندی ۱۲ ار

نشانات موت مرض جب حد سے گذر جاوے۔ تب اس کی کچھ ... ہوتی ہیں۔ جس سے انسان کا آخری پتہ لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵۰ ار

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام دنیا کی امراض کو دور کرنے کا دعوےٰ کیا ... کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ جس سے ان کا کل مت معلوم ... قیمت فی جلد ۲۰ ار ہندی ۲۰ ار

دودھ و اسکی اشیاء ہر انسان کو پڑھنا چاہئے۔ ہر قسم کے ... مفصل فوائد اور دودھ سے بننے والی ضروری اشیاء کا بیان و فوائد قیمت اردو ایک روپیہ چار آنہ۔ ہندی ایک روپیہ

رسالہ کریزا } امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سٹاک ہالم کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بدوں انسانی جوہر کے خرچ کئے بھی مرد اور عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب و غریب خیالات ہیں۔ قیمت ۸/

ویرج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات } ویرج (منی) جسم انسانی کا سورج و عطر ہے اسکے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث ہے اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا اتفاق کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۶/۰ ہندی ۱۰/

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون } پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آجتک جتنی تحقیقات کی ہے سب اسمیں درج ہے۔ قیمت اردو ۷/۰ ہندی ۱۰/

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہوتی رہنے والی امراض کے مختصر آسان مگر مجرب و آزمودہ سچے نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲/۰ ہندی ۴/۰

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کرسکتے ہیں؟
اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آجتک کی ویدک اور یونانی۔ ڈاکٹری کل تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ قیمت اردو ۳/ ہندی ۴/ گورمکھی ۴/

رسالہ وضع حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرادینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۳ بامعنی تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۹/ ہندی ۱۰/

رسالہ عجیب طبی مضامین نمبر اوّل } اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴/۰

دودھ والی نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں۔ اُن کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

رسالہ ہلیلہ } ہلیلہ کل امراض کے واسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۴/

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اردو چودہ آنے ۱۴/ ہندی ایک روپیہ۔

علاج الاطفال } اس میں پیدائش سے لیکر ۲ سال کی عمر تک کے بچوں کی جو امراض ہوتی ہیں۔ اُن کا مکمل بیان معہ ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی ویدک کے علاج درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو روپے۔ ہندی دو روپے آٹھ آنہ (للعہ)

رسالہ برہمی } آجکل برہمی کے دافع نسیان، مقوی دماغ۔ اکسیر حافظہ دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام کو بخوبی جاننے لگ گئے ہیں۔ اس میں برہمی کا مکمل بیان درج کرکے استعمال کے بیشمار اعلےٰ طریقے لکھے ہیں۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۱/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اوّل } اس میں دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۰۹ء کے مجربہ نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجربہ نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اخبار دیش اپکارک کے ۱ اپریل ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۱۰ء یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے۔ قیمت دو روپے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم } دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۰ء تک کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم } اس میں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۲۷۶ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم } اسمیں مجربات اپریل ۱۹۱۱ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے قیمت حصہ اول ۳/ حصہ دوم للعہ

گنج مجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے ایسے ایسے عجیب نسخہ جات ملے جو کسی کتاب میں نہیں ملتے ہم نے اس کا ترجمہ کرکے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں۔ فقیروں سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہوئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱۴/

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پیشتر اس کو پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲/۰

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اوّل } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں اور زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے حشرات الارض یعنی کھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چھپکلی۔ چوہا۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر مندرج ہیں۔ قیمت اردو ۳/۰ ہندی ۷/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم } اس میں تمباکو شراب۔ چرس افیون گانجہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج و طریق۔ ان کی عادت کے بدنتائج اور چھڑانے کی تراکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت اردو ایک روپیہ۔ ہندی ایک روپیہ چھ آنے۔

رسالہ زہروں کا علاج نمبر سوم } اس میں سانپ بچھو بھڑ۔ مکھی۔ بھونرا۔ چھپکلی اور دیگر زہریلے جانور و حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج مندرج ہے۔ ہاف ٹون اور قلمی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے

رسالہ قبض } اس رسالے کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح قبض کی وجوہات اس کی اقسام و ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر خاص و عام نیز وید حکیم صاحبان یکساں فایدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۱۲/

آنا فی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات آجتک اردو زبان میں شایع نہیں ہوئی۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو...

دوسرے ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے چھپے ہیں بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں۔ قیمت چار روپے

طب ہندی کی قدامت اردو } مشہور ڈاکٹر لوتھور کے پرانے معلومات پر خیالات ہر ہندو یونانی عموماً اور معالجوں کے خصوصاً پڑھنے لائق ہے۔ قیمت ۴/

ادویات باہ } اس نام کی دو ضخیم کتاب لکھی جاچکی ہیں جس میں دنیا کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اس کے حصہ اول میں مقوی باہ پاکوں۔ معجونوں۔ جوارشوں۔ حلووں۔ چورنوں۔ گولیوں۔ دوائی۔ غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ جو پچاسوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس سے ہر کوئی پورا فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد تین روپے (سے)

ادویات باہ حصہ دوم } اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی از قسم شربت۔ عرق آسو۔ شراب نیز مقوی باہ تیل گھرت۔ عطر و رسوں کے اعلےٰ اعلےٰ نسخے مقوی باہ کشتہ جات۔ ہر قسم اور ساتھ ہی مقوی باہ طلا و ضماد نیز مقوی منزلات مضیقات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

وش میں امرت } جو کتاب میں افیون۔ کچلا۔ بچھناگ۔ آک۔ تھوہر وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں۔ انہیں کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۴/

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا۔ ٹائیفائیڈ۔ مرض النوم۔ پلیگ۔ فیل پا۔ وغیرہ کے جرم اور ان کے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت اردو ۶/۰ ہندی ۹/

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعنہٖ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر و غریب فایدہ اٹھا سکے۔ قیمت اردو ۵/۰ ہندی ۶/۰

رسالہ آتشک با تصویر } از روئے ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو تین روپے۔ ہندی تین روپے۔

رسالہ سوزاک } ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانے کا مکمل رسالہ ہے جس میں دو سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں مل سکتا۔ قیمت ۸/ ہندی ۱۲/

رسالہ ملیریا یا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سب کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے کہ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت اردو ۵/۰ ہندی ۱/

ابتدائے آفرینش کا مقدس الہام اور مذہب اسلام

نمبر ۱

(لیکھک :- شریمان پنڈت شانتی پرکاش رئیس المناظرین آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

الہام کی پہلی شرط یہ ہے - کہ پیدائش انسان کے ساتھ ساتھ احسن طریق پر نازل ہو - الہام کی غرض وغایت ارتقاء انسانی ہے - لہذا الہام انسانی پیدائش کے وقت ہی آنا چاہیئے - چنانچہ قرآن شریف میں مذکور بھی ہے کہ خلق الانسان علمہ البیان ۔ انسان کو پیدا کیا اور اس کو زبان سکھائی - یعنی علم دیا - اگر یہ کہا جائے - کہ شروع دنیا میں انسان کی پیدائش کے وقت صرف زبان سکھائی اور علم کا ملکہ بعد میں حضرت محمد صاحب کے وقت میں دیا - کہ جس کا نام الہام ہے تو یہ غلط ہے - کیونکہ زبان کا حصول بغیر علم کے ناممکنات سے ہے - علاوہ ازیں جو خدائی زبان اور خدائی علم ہوگا - اُس کے لئے مکمل ہونا بھی لازمی ہے - اس بارہ میں بھی قرآن شریف کا اپنا ہی قول ہے - کہ :- علم آدم الاسما کلہا آدم کو تمام نام سکھائے یعنی تمام موجودات کا علم دیا - اور ان اشیاء کے نام بھی سکھائے - ورنہ اشیاء و موجودات کے علم کے بغیر محض نام سکھانے سے کیا فائدہ ؟ کہ جسے انسان استعمال کر ہی نہ سکتا ہو - لہذا نام سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کے فوائد اور استعمال کے متعلق بھی مکمل علم بذریعہ الہام دیا - اسی آیت مندرجہ میں کل کا لفظ وارد ہوا ہے - جو کہ تکمیل پر دال ہے - باقی رہا یہ امر کہ اس الہام کا نزول حضرت آدم [illegible] پر ہوا - جسے صرف کچھ ہزار [illegible] کا عرصہ ہوا ہے - تو اس کے متعلق عرض یہ ہے - کہ لفظ آدم عربی زبان کا لفظ ہی نہیں ہے - بلکہ عجمی یعنی غیر عربی کا ہے - چنانچہ صاحب غیاث کی شہادت پیش نظر کی جاتی ہے - ملاحظہ فرمائیے :-

وجہ تسمیہ آدم آنکہ از ادیم الارض یعنی از روئے زمین و بعضے از خاک روئے زمین مخلوق شدہ بود و بعضے گویند کہ او گندم گون بود - و دریں صورت از اُدمت ماخوذ است و اُدمت بالضم بمعنی گندم است وجہ اول از تفسیر جلالین - و بعض محققین نوشتہ اند کہ اسم ابو البشر است از ادیم یا از اُدمت مشتق گفتن صحیح نباشد - چہ آنکہ آدم لفظ عجمی است - پس اشتقاق لفظ عجمیہ از عربی متصور نباشد -

آدم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ادیم الارض یعنی خاک زمین سے پیدا ہوا تھا - اور بعض کا قول ہے کہ وہ گندم گون تھا اس لئے اُس کا نام آدم تھا - اس حالت میں آدم کو اُدمت سے ماننا پڑے گا - اور اُدمت عربی زبان میں ضمہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - پہلی وجہ یعنی خاک زمین سے پیدا شدہ ہونے کی وجہ آدم کے نام کا قیاس تفسیر جلالین میں کیا گیا ہے - اور محققین کا کہنا یہ ہے - کہ لفظ آدم جو ابو البشر کا نام ہے - اس کو اُدمت سے ماخوذ کہنا سراسر غلط ہے کیونکہ ادیم یا اُدمت عربی کے لفظ ہیں اور آدم تو لفظ عجمی یعنی غیر عربی زبان کا ہے لہذا غیر عربی زبان کے الفاظ کا عربی سے اشتقاق تصور سے بعید ہے -

اب یہ تحقیق ہو گیا کہ آدم لفظ کسی اور زبان کا ہے لیکن کس زبان کا ہے ؟ اس کے متعلق احادیث کی امداد بہت ضروری ہے - چنانچہ قصص الانبیاء کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے - کہ " الہام ہوا کہ اے آدم اور تمہاری جورو سراندیپ میں رہو - تو تمہارے فرزند پیدا ہوں ہوا - آدم نے دین الٰہی ہندوستان میں آ کے - بود و باش اختیار کی "

حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ آدم کا تعلق ہندوستان سے ہے اور وہ پہلے ہندوستان میں آئے - ہندوستان کی سب سے پرانی زبان سنسکرت ہے - آدم لفظ بھی سنسکرت کا ہی ہو سکتا ہے

...سنسکرت میں آدم کی بجائے آدم ...تیاس آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ ...کے معنی آدمی یعنی شروع میں پیدا ...ہونے والے کے ہیں۔ جو کہ نوع انسان ...ہونے سے واحد استعمال ہوا ...یہ دقت حدیث کے الفاظ سے حل ...اور صاف ہو گیا کہ پہلی پیدائش ...ستان میں ہوئی تھی۔ اور شروع میں ...ہونے کی وجہ سے ان انسانوں کا نام ...رکھا گیا تھا۔ اور قرآن شریف سے اس ...کی شہادت بھی مل گئی۔ کہ یہ ماتما نے ...یعنی شروع دُنیا کے انسانوں کو مکمل علم ...۔ اس کے علاوہ یہ مسئلہ بھی مسلمہ ...ہے کہ خُدائی علم کبھی تبدیل نہیں ہوا ...کیونکہ قرآن شریف میں کہا گیا ہے۔ ...تبدیل کلمات اللہ یعنی اللہ اور خُدا ...ہوں یا کلمات کے اندر کوئی تبدیلی واقع ...ہوا کرتی۔ چنانچہ وید مقدس کا فرمان ...ہے۔ کہ

अन्ति सन्तं न जहात्यन्ति सन्तं न पश्यति । देवस्य पश्य काव्यं न ममार न जीर्यति ।

اُس پرماتما کو کوئی چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ وُہ سرو انتریامی ہونے سے ہمارے اتنا نزدیک ہے۔ کہ آتما میں بھی داخل ہو رہا ہے۔ لیکن اس نزدیک پرماتما کو کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ وُہ لطیف سے لطیف ہے۔ اُس کے دیکھنے کے لئے روحانی علم کی ضرورت ہے۔ جو کہ ویدوں سے حاصل ہوتا ہے۔ وید اُس پرماتما کا کاویہ ہے۔ اے انسان! اگر تو اُس ہمہ جا موجود راحت کے دینے والے پرماتما کے درشنوں سے فیض یاب ہونا چاہتا ہے تو اُس پربھو کی رچنا وید کو دیکھ جو نہ مرتا ہے اور نہ پُرانا ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایک جیسا رہتا ہے۔ وید صفت ایزدی ہے۔ لہٰذا خُدا کی طرح سے لازوالی ہے۔ وید کی حفاظت خود خُدا کرتا ہے۔ جیسے کہ سورج کی حفاظت کوئی کمیٹی نہیں کیا کرتی۔ بلکہ خُدائی مدد سے سورج کی حفاظت ہو رہی ہے۔ ایسے ہی روحانیت اور علم کا سورج وید بھی خُدائی طاقت سے ہر بلا سے محفوظ ہے۔ چنانچہ وید بھگوان کا ارشاد ہے کہ

وید پہلی تہذیب ہے۔ لیکن اس میں قابلیت ہے۔ کہ دُنیا کے شروع سے لے کر آخر تک لوگوں کی ضروریات کو پورا کرے اس لئے سب کے لئے قابل قبول ہے۔ یہ اُس لازوال خدائے متواہی کا لاتبدیل خزانہ ہے۔ کہ جسے جتنا لٹایا جائے۔ اُتنا بڑھتا ہے۔

عربی میں ایک مشہور کہاوت ہے۔ کہ کل شئی یرجع الی اصلہٖ۔ یعنی ہر ایک چیز اپنی اصلی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ ابتدائے آفرینش کا دھرم ویدک دھرم ہے۔ اور وہی ساری کائنات اور کل مخلوقات کا مرجع ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کی ابتدا بھی کر دی ہے۔ اور وید کو غیر مشروط طور پر الہامی مان لیا ہے۔ دیکھیں باقی مسلمان کب حق کی طرف راغب ہوتے ہیں؟

(باقی آئندہ)

دیانند آیورویدک کالج کا سالانہ جلسہ

آنریبل منسٹر لالہ منوہر لال جی کی زیر صدارت ہوگا

دیانند آیورویدک کالج لاہور کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات بروز سنیچر وار بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۴۷ء بوقت ۴½ بجے ہونا قرار پایا ہے۔ آنریبل منسٹر لالہ منوہر لال جی نے براہِ مہربانی جلسہ ہٰذا کی صدارت قبول فرمائی ہے۔

جن طلباء نے پچھلے سال سنہ ۴۶ء میں وئید کویراج اور وئید واچسپتی کے امتحان پاس کئے ہیں۔ وُہ اس موقعہ پر درشن دیں اور پردھان جی کے دست مبارک سے اپنی ڈگریاں لیں۔

(سریندر موہن بی۔ اے پرنسپل دیانند آیورویدک کالج)

آریہ سماج مکند پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مکند پور ضلع جالندھر کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ مارچ سنہ ۴۷ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں کہ شری سوامی ایشورانند جی۔ شری پنڈت ہرپال جی۔ شری پنڈت منیشور دیو جی۔ مہاشہ رام پرکاش جی تنہا مہاشہ گلشن لال جی کے منوہر دیاکھیان...

ماہ فروری میں مہتہ جیمنی جی کا پرچار اور دیگر حالات

ملتان شہر میں پرچار کرنے کے بعد آپ یکم فروری کو ڈیرہ غازیخاں پہنچے اور تین دن تک لگاتار پرچار کیا۔ یہ ایک آدرش سماج ہے باقاعدہ شام کو ہون یگیہ اور ست سنگ ہوتا ہے۔ سماج کا مندر عالیشان ہے۔ جس میں آریہ پتری پاٹھشالہ لگتی ہے۔ اور اس میں انڈسٹری بھی سکھائی جاتی ہے۔ پہلے یہاں ایک آریہ ہائی سکول بھی تھا۔ لیکن سکول کے ادھیکاریوں کا کانگریس کے جلسہ میں شمولیت کرنے سے گورنمنٹ نے سہائتا دینی بند کر دی انجام کار سکول بند کرنا پڑا۔ اگر لوکل سماج کے بھائی جو ریٹائرڈ ہو چکے ہیں سماجک کاموں میں حصہ لیں۔ تو یہ سماج سرگرمیوں کا مرکز بن سکتی ہے۔ اگر وہ بان پرست یا سنیاس آشرم میں داخل ہو جاویں۔ تو اس آدرش سے سماج کو چار چاند لگ جاویں۔ ۵ فروری کو مہتہ جی کوٹ چھٹہ پہنچے۔ یہ دیہات کا آریہ سماج ہے۔ جس کے ادھیکاری آریہ سماج کے کام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اچھی شردھا پرگٹ کرتے ہیں۔ ۷ فروری کو آریہ سماج جام پور میں مہتہ جی نے پرچار کیا۔ یہاں بھی آپ کے پراتہ کال کے ست سنگ میں اور رات کو حسب معمول لیکچر ہوئے۔ ایک لیکچر آریہ پتری پاٹھشالہ میں بھی دیا۔ کوٹ چھٹہ کی طرح یہاں کی سماج کے سبھاسد اور ادھیکاری لوگ زیادہ تر زمیندار ہیں۔ جو کافی وقت بچا کر سماج کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس پوزیشن کے آدمیوں کی بدولت یہ سماج بڑی سرگرمی۔ لگن اور جوش سے کام کر رہی ہے۔ سچ ہے جب تک آریہ سماج کسان پارٹی میں نہیں پھیل جاتا۔ اس کی کامیابی سوائے خواب کے کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

جام پور کے آریہ بھائی مہتہ جی کے مزید پرچار کرانے کے لئے بضد تھے۔ لیکن آپ آگے پروگرام دے چکے تھے۔ اس لئے واپسی پر ایک روز ڈیرہ غازیخاں پرچار کر کے ۱۰ فروری کو لیہ پہنچے۔ سٹیشن پر آریہ بھائیوں نے مہتہ جی کا اچھی طرح سواگت کیا اور گلے میں پھولوں کے ہار پہنا کر ایک جلوس کی شکل میں سماج مندر میں لائے اگرچہ سردی اپنے جوبن پر تھی۔ لیکن حاضری کا بھی کوئی حساب نہ تھا۔ سچی شردھا اور پریم کا منظر یہاں آ کر دیکھا۔ آریہ سماج مندر کے علاوہ یہاں پر مہتہ جی کے آریہ ہائی سکول اور استری سماج میں بھی لیکچر ہوئے۔ ۱۲ فروری کو آپ کی طبیعت علیل ہو گئی۔ اور چارپائی سے اُٹھنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ لیکن دھرم پرچار کے جوش سے بیماری کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور برابر ڈیڑھ گھنٹہ ٹھنڈی ہوا میں اس بڑھاپے کی اوستھا میں لیکچر دیا۔ پھر لطف یہ کہ رات کو لیکچر دینے کے بعد دوسرے روز صبح اُٹھ کر سٹیشن پر اس بخار کی حالت میں پہنچے تاکہ حسب وعدہ شری گنگا نگر آریہ سماج کے اُتسو پر پہنچ سکیں۔ سماسٹہ میں شام کو لیکچر دینے کے بعد رات کو ابوہر سٹیشن پر آرام کیا۔ اور ۱۴ فروری کو شری گنگا نگر میں پہنچ کر ۴ سے ۵ بجے تک لیکچر دیا۔

۱۵-۱۶ فروری کو بھی مہتہ جی کے شری گنگا نگر میں لیکچر ہوئے۔ لوگ بڑے شوق سے سننے کے لئے آتے تھے۔ ابوہر میں ایک روز کے پرچار کے بعد دو دن فاضلکا میں پرچار کیا۔ اگرچہ یہاں دو آریہ سماجیں ہیں لیکن وہ پہلا سا جوش وخروش نہیں رہا۔ لوگ کم دلچسپی لیتے ہیں۔ یہاں کی پاٹھشالہ خوش اسلوبی سے چل رہی ہے۔ ۲۰ فروری کو ہوشیارپور سے ہو کر سیدھے شام کو ہریانہ آریہ سماج کے جلسہ پر پہنچے۔ لیکن بارش نے یہاں کے جلسہ کو بے رونق بنا دیا۔ ۲۱ فروری کی صبح کو آپ نے ڈی۔ اے۔ وی سکول میں ایک ویدمنتر کی منوہر ویاکھیا کی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی کاروائی شروع ہوئی۔ اور آپ صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ اس سے پیشتر لڑکوں نے ڈرامے کئے۔ جس میں لڑکوں نے اپنے پارٹ کو ادا کر کے قابلیت کا مظاہرہ کیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر لالہ برکت رام جی بڑے پرشارتھی آریہ سجن ہیں۔ چونکہ بارش کے کارن جلسہ پھیکا رہا تھا۔ اس لئے ہیڈ ماسٹر صاحب نے آپ کو ایک روز کے لئے ٹھہرا لیا۔ اور سکول میں لیکچر کروائے۔

۲۳-۲۴ فروری کو آریہ سماج ہوشیارپور اور ڈی۔ اے۔ وی کالج میں تین لیکچر دے کر شام کو چوراسی پدھارے۔ یہاں سماج کا مندر بڑا عالیشان ہے۔ یہاں کے پرچار کے بعد آپنے وار برٹن [illegible] میں جا کر پرچار کیا۔ اس طرح [illegible] میں ۱۲ مقامات پر ۴۴ لیکچر ہوئے۔

(درود)

(وارتا) شتک سوساکھی صفحہ [illegible]

لازمی ہے۔ بالکل سچ اور صحیح ہے۔ [illegible] لئے انسان کو منو بھگوان کے شبد [illegible] میں رکھنے چاہئیں۔

[illegible]

پہلے کی کمزوریوں سے اپنے [illegible] گرائے نہیں۔ اتنا کہہ کر میں آپ [illegible] چاہتا ہوں۔ میں نے آپ کا بہت [illegible] دیر تک کھو دیا ہے۔ اوم شم

سوامی شوانند بھارتی جی [illegible]

کتھا سُن کر سب کے من پر عجیب [illegible] پڑا۔ سبھی سوچنے لگے۔ منش کا جیون وچتر ناٹک ہے۔ سوامی جی کے [illegible] ایک اور سنیاسی مہاتما کھڑے [illegible] مہاتما جی ان کو دیکھ کر انومتی [illegible] پہلے جنتا سے پوچھا۔ اگر آپ لوگ [illegible] تو بھوجن سے پور دان مہاتما جی [illegible] سن لیجئے۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں مہاتما جی [illegible] ہمیں تو ان کتھاؤں سے اتنی شکشا مل رہی ہے۔ جو ہمیں ہزاروں لیکچر [illegible] بھی شاید نہ مل سکتی۔ اس [illegible] یہاں ڈٹ کر بیٹھیں گے۔ ہمیں [illegible] پیاس کچھ نہیں۔ مہاتما جی نے [illegible] اس رائے کو سُن کر کہا۔ اچھا [illegible] آپ اپنے انوبھو سُنائیے۔ آدیش [illegible] وے سنیاسی اس طرح پشب [illegible] لگے۔

آریہ سماج ساہووالہ کا سالانہ [illegible]

آریہ سماج ساہووالہ ضلع [illegible] کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں بڑے [illegible] ودوان مثلاً رئیس المناظرین پنڈت [illegible] جی۔ مولانا ستیہ دیو جی آریہ مسافر [illegible] دھرم دت جی۔ مہاشہ گیان چند جی [illegible] اور مہاشہ دلیراج جی پدھاریں [illegible] ۲۴ مارچ کو ہوگا۔

نوٹ:- ہر مذہب وملت والے [illegible]

اخبار کی بہار

دہلی ۱۵ مارچ۔ کل شام اہالیان دہلی کے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے اعلان کیا کہ اگر چند ماہ کے اندر یورپ میں عالمگیر جنگ چھڑنے والی ہے۔ ہم پر رومی آئین ٹھونسا جا رہا ہے۔ اور جنگ میں ہم انگریزوں کا ساتھ نہیں دیں گے۔

دہلی۔ ۱۵ مارچ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ مہاتما گاندھی بھی آئے ہوئے ہیں۔ وزارتوں کے سوال پر وچار کیا جا رہا ہے۔

لاہور۔ ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی منسٹری کے تمام وزرا کی آجکل مشترکہ طور پر گور نر سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ ان میں گورنمنٹ کے محکموں کی تقسیم کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔ وزیروں کی تنخواہوں کے متعلق بھی آجکل بحث ہو رہی ہے۔ تین تین ہزار روپیہ ہر وزیر کو اور وزیر اعظم کو پانچ ہزار ملے گا۔

الہ آباد۔ ۱۳ مارچ۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے گذشتہ انتخابات کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق دو کروڑ ووٹروں نے کانگریس کے حق میں ووٹ دیئے۔

نیو دہلی۔ ۱۳ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مداخیل قبائل کے آدمیوں نے جنہوں نے لفٹننٹ بیٹی کو وزیرستان میں گذشتہ ۱۷ فروری کو قتل کیا تھا۔ کل اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

راولپنڈی۔ ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی نئی وزارت کے متعلق ۱۵ مارچ کو اعلان ہو جائے گا۔

کانپور۔ ۱۴ مارچ۔ آج شام سر جوالا پرشاد سریواستو وزیر تعلیم یو۔ پی گورنمنٹ جبکہ آپ گارڈن پارٹی سے ہو کر اپنی موٹر کار میں بیٹھنے لگے ایک خوش پوش شخص ہجوم میں سے دوڑ کر آگے بڑھا اور خنجر نکال کر سر جوالا پرشاد پر حملہ کر دیا مگر وار خالی گیا اور حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔

فرید پور۔ ۱۱ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گوپال پور سب ڈویژن (فرید پور) کے قصبہ کالینا میں مسلمانوں نے گئو ہتیا کی۔ دو سکھ سپاہی وہاں سے گذر رہے تھے۔ انہیں گئو ہتیا پر جوش آگیا۔ اور وہ مسلم دیہاتیوں سے لڑ پڑے اور کئی دیہاتی مسلمان زخمی کر ڈالے آپ بھی شدید زخمی ہوئے پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔

الہ آباد۔ ۱۲ مارچ۔ کھانڈ پر محصول بڑھ جانے اور کھانڈ کی قیمت مقررہ ہونے کی وجہ سے کھانڈ کے کارخانہ دار سوچ رہے ہیں کہ کارخانے بند کر دیئے جائیں۔

پشاور ۱۱ مارچ۔ صوبہ سرحد میں انتقال اراضی سے متعلقہ قانون اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی امداد سے متعلقہ قانون کو گورنر اور گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے۔ جسکی بنا پر دونوں قوانین کو گزٹ کر دیا گیا ہے

آریہ جگت

آریہ سماج رام گڑھ مغل پورہ کا چناؤ

آریہ سماج رام گڑھ مغلپورہ کی سالانہ چناؤ کی سبھا مورخہ ۷ مارچ سنہ ۳۷ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آریہ سماج مندر رام گڑھ میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران اگلے سال کے لئے چنے گئے۔

پردہان۔ — لالہ دنی چند
سنیئر اُپ پردہان۔ — لالہ بھگت رام
جونیئر " — لالہ درگا داس
منتری — لالہ ہری چند کپور
اُپ منتری — لالہ شو دیال گپت
خزانچی — لالہ کندن لال
اُپ خزانچی — لالہ بھولا ناتھ
آڈیٹر — لالہ رام کرشن
لائبریرین — لالہ گوردت

(ہری چند منتری آریہ سماج رام گڑھ)

آریہ سماج کالج سکشن کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کالج سکشن کراچی شو شیلا بھون کا سالانہ جلسہ شری تھیت رائے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کراچی کے احاطہ میں ایسٹر کی چھٹیوں میں منایا جائے گا۔ پنڈت امرناتھ جی اپنی کتھا اسی سکول کے احاطہ میں ۱۶ سے ۲۴ ماہ حال یعنی مارچ سنہ ۳۷ء تک جاری رکھیں گے۔ ایک بہت ہی بڑا یگیہ مہاتما ٹیک چند جی مہاراج پنڈت نارائن سوامانند و پنڈت گورودت جی استری آریہ سماج کالج سکشن کی طرف سے ۲۰ سے ۲۵ ماہ حال یعنی مارچ سنہ ۳۷ء تک کریں گے۔

نگر کیرتن کا جلوس شو شیلا بھون کراچی سے بروز وید وار مورخہ ۲۵ ماہ حال سنہ ۳۷ء نکالا جائے گا۔ اس کا وقت ۶ بجے شام ہوگا۔ اس کے علاوہ احمدی اصحاب سے مباحثہ۔ شری تھیت رائے ڈی۔ اے وی ہائی سکول کا انعامات تقسیم کا جلسہ آرین کانفرنس زیر صدارت لالہ خوشحال چند خورسند۔ اچھوت اُدھار کانفرنس زیر صدارت رائے بہادر سیٹھ شو رتن جی وغیرہ وغیرہ اس موقعہ پر منعقد ہوں گی۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل اصحاب تشریف لا رہے ہیں :—

سوامی سروانند جی مہاراج۔ پنڈت رام چند جی دہلوی۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر مہاتما ٹیک چند جی مہاراج۔ پنڈت امرناتھ جی۔ نٹی چیٹا بھجن منڈلی نمبر ۲۔ پنڈت برہمدت جی۔ مہاشہ ٹھاکر سنگھ جی۔

(سکرٹری آریہ سماج ہذا)

راماں منڈی میں رشی بودھ اُتسو

راماں منڈی ریاست پٹیالہ میں مورخہ ۱۰ مارچ سوامی دیانند جنم دوس کے اپلکش میں پر بھات کال سب آریہ بھائیوں نے مل کر سنکیرتن کیا۔ اور اس کے پشچات ۹ بجے صبح ہون کیا گیا۔ اور ۱۱ مارچ کو بھی رشی

جوانوں کی مددگار اور بڑھاپے کا سہارا

سیوا آشرم ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب کی تیار کردہ انگریزی یونانی ویدک پوری ۱۲ ادویات سے مرکب

شلاجیتی سُنہری گولیاں رجسٹرڈ

یہ گولیاں خاص طور پر نہایت قیمتی اور مقوی ادویات ملا کر باقاعدہ حکمت اور اُستادوں کے بتائے ہوئے طریقہ سے بنائی گئی ہیں۔ یہ گولیاں اُن اصحاب کے لئے بنائی گئی ہیں جنہوں نے بچپن اور جوانی میں اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دیا ہو۔ جن کے چہرہ پر زردی چھائی رہتی ہو۔ اور جوانی کی حالت میں اپنے آپ کو ازکار رفتہ خیال کرتے ہیں۔ آنکھیں اندر گھس گئی ہوں۔ دلیری کا نام و نشان تک نہ ہو۔ ذرا سی آواز سے دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہو۔ تھوڑی سی محنت سے تھک جاتے ہوں۔ جن کو احتلام (سوپن دوش) کی بیماری ہو۔ دودھ و گھی ہضم نہ ہوتا ہو۔ دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ پڑھا لکھا جلدی بھول جاتا ہو۔ پاخانہ یا پیشاب کے وقت … خود بخود خارج ہو جاتا ہو۔ یعنی جریان کی بیماری ہو بدہضمی اور قبض ہمیشہ رہتی ہو۔ آنکھوں کے سامنے سرسوں پھول جاتی ہو۔ اور بصارت کمزور ہو گئی ہو۔ اور شرمندگی کی وجہ سے زندگی سے موت اچھی لگتی ہو۔ ان لوگوں کے لئے یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے مایوس مریض کی گئی ہوئی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ قوت مردمی بڑھ جاتی اور ہاضمہ درست ہو جاتا ہے۔ جسم میں چُستی اور پھُرتی آجاتی ہے۔ دماغی اور جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ طاقت مردمی میں جو کہ بُری عادت کی وجہ سے کمی ہو گئی تھی۔ وہ باقاعدہ بتدریج اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ مایوس مریض کی شرمندگی دُور ہو کر فریقین کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت کی بیماریاں رفع ہو کر نامردی اور سستی کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱۲ اور ۱۰۰ خوراک ۲ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام اس شخص کو دیا جائے گا۔ جو یہ ثابت کرے کہ سیوا آشرم ڈنگہ ضلع گجرات کی تیار کردہ مذکورہ بالا بیان کردہ شلاجیتی سُنہری گولیوں میں کیسر کستوری کشتہ۔ فولاد۔ شدھ شلاجیت اور گوند چھوہارہ موجود نہیں ہے۔

نوٹ :— خریداروں کی تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

گولیاں منگانے کا پتہ :— **مینجر سیوا آشرم ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب)**

بودھ اُتسو کے اپلکش میں سنکیرتن ہُوا۔ جس میں غیر معمولی حاضری تھی۔ اس کے پشچات صبح ۹ بجے ہون ہُوا۔ اس شُبھ اوسر پر بہت سے آریہ پُرش رشی رن چکانے کے لئے جمع ہُوئے۔ ہون کی سماپتی کے بعد حکیم خوشی رام کی طرف سے حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ رات کے وقت اس پوتر تیوہار کی خوشی میں اہلِ منڈی نے اپنے اپنے مکانوں پر خوب روشنی کی۔ اس طرح رشی بودھ اُتسو بڑے ہی اُتساہ سے منایا گیا۔

(گیند ارام پردہان آریہ سماج راماں منڈی ریاست پٹیالہ)

گورو کل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ

گورو کل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) ۲۰ر مارچ کو تھانیسر شہر میں نگر کیرتن ہوگا۔

(۲) ۲۱-۲۲ مارچ کو دونوں دن شری پنڈت بُدھ دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت یشپال جی سکرٹری دت اُدہار سبھا پنجاب پنڈت پریہ ورت جی آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ شریمتی شنو دیوی جی ایڈیٹر شکتی۔ لالہ دیش بندھو جی گپتا ایم۔ ایس۔ اے۔ پروفیسر ستیہ ورت جی گورو کل کانگڑی۔ پنڈت وجیندر ناتھ جی وید سنستھان وغیرہ وغیرہ سجنوں کے لیکچر ہوں گے۔

(۳) ۲۱ر کی رات کو دیش کے کسی قابل لیڈر کی صدارت میں شدھی سمیلن ہوگا۔ اس میں شردھانند شدھی سبھا کے سکرٹری سوامی چدانند جی اور شری یت ہیرا لال جی گاندھی کے لیکچر ہوں گے۔

(۴) ۲۲ر کی صبح کو نئے داخل شدہ برہمچاریوں کا وید آرمبھ سنسکار ہوگا۔ شام کو مشہور پہلوانوں کی کُشتیاں ہوں گی۔

(۵) ۲۲ر کی رات کو برہمچاریوں کی لاٹھی۔ ییزم۔ تلوار۔ گروپ میکنگ کے کھیل اور تیر اندازی کے کھیل ہوں گے۔ سنگیت سمیلن میں مشہور گائن آچاریہ کا سنگیت ہوگا۔

ضروری اطلاع

(۱) یاتریوں کو ریلوے رعایتی ٹکٹوں کا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

(۲) باہر سے آنے والے یاتریوں کے بھوجن اور ٹھہرنے کا انتظام بلا خرچ گورو کل کی طرف سے ہوگا۔

(۳) گورو کل کانگڑی کے جلسے میں جانے والے آریہ بھائیوں کو ۳-۴ دن پہلے چل

کر اس جلسے میں بھی شامل ہونا چاہئے۔

(دیہ بندھو کرتا)

آریہ سماج منڈی زیرہ کے لئے دھن کی اپیل

ضلع فیروزپور کے اندر خاص کر تحصیل موگا

زیرہ میں آریہ سماج کے پرچار کی کمی کی وجہ سے بہت ہی ناستکتا دیوپ لیلا پھیلی ہُوئی ہے۔ اور اس علاقہ کے خواندہ اشخاص تو مغربی تہذیب سے بھرپور ہیں۔ اور ناخواندہ جن جہالت سے بھرپور ہیں۔ جو کہ مڑھی مساون اور گنڈے تعویذوں وغیرہ کے شکار ہو کر اپنے دھن کی بربادی کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے آج تک آریہ سماج مندر زیرہ کی عمارت نامکمل پڑی ہُوئی ہے۔ اور کواڑ تک بھی لگے ہُوئے نہیں ہیں۔ اگر اس بلڈنگ کی یہی حالت رہی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ تیار شدہ بلڈنگ بھی بارش وغیرہ سے عنقریب گر جاوے گی۔ جو کہ لوگوں کا موجودہ دھن لگایا ہُوا بھی بے ارتھ ہی جاوے گا۔ اس لئے سب سجن و آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ یتھا شکتی آریہ سماج مندر زیرہ کے لئے دھن کی سہایتا کر کے ضرور ہاتھ بٹا دیں۔ تاکہ بلڈنگ مکمل کی جا سکے۔ اور اس بھینکر بھومی پر پرچار کے لئے ایک آریہ استھان مکمل ہو جاوے۔ اور نیز یہ بھی نویدن ہے۔ کہ پہلے آریہ سماج زیرہ کی رسید بک ہائے اُردو میں چھپی ہُوئی تھیں۔ چونکہ اُن میں سے کچھ رسید بک ہائے گم پائی گئی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اب ہندی میں رسید بک ہائے تیار کرائی گئی ہیں۔ کہ جن کا نمبر سلسلہ بھی چھاپہ شدہ ہے۔ ۱۱ر فروری ۳۷ء کے بعد ہندی کی رسید بک ہائے پر ہی عملدرآمد کیا جاوے گا۔ اور اُردو کی رسیدات جعلی تصور کی جاویں گی۔ ماہ فروری میں جن اصحاب نے آریہ سماج زیرہ کو دان دے کر یاد فرمایا ان کی فہرست ذیل لکھت ہے۔ ہم ان کے از حد مشکور ہیں۔

منڈی سنگت

	روپیہ	آنے	پائی
لالہ کستوری لال سکنہ بسیان ضلع لدھیانہ	۵	۰	۰
لالہ دھنی رام سکنہ گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور	۲	۰	۰
لالہ سالگ رام جی اگروال سکنہ لدھیانہ	۲	۰	۰
کل	۱۲	۲	۶

(ستیانند ویش سیوک سنیاسی پردہان آریہ سماج زیرہ)

آریہ سماج رسالپور چھاؤنی میں رشی بودھ اُتسو

مورخہ ۱۰-۱۱ مارچ کو پربھات ۵ بجے سے ۷ بجے تک شہر میں گھوم کر سنکیرتن کیا گیا۔ مورخہ ۱۱ مارچ کو صبح ۸ بجے آریہ سماج مندر میں ہون شروع ہُوا۔ سندھیا اور پرارتھنا ڈاکٹر منشی رام جی نے کروائی۔ اس کے بعد ایک بھجن استری اور پرشوں نے مل کر گایا۔ مہاشہ رگھوناتھ جی نے رشی بودھ نمبر سے اُپدیش پڑھ کر سُنایا۔ اور مہاشہ شو لال گلشن نے اپنی ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد حاضرین کا حلوے سے ستکار کیا گیا۔ اور رشی بودھ نمبر مُفت بانٹے گئے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی۔

(شو لال گلشن منتری۔ آریہ سماج ہذا)

آریہ ویر دل رام گڑھ مغلپورہ کا پرستاؤ

آریہ ویر دل رام گڑھ (مغلپورہ) کی ایک خاص سبھا بروز شکروار مورخہ ۵ر فروری ۱۹۳۲ء کو شریمان لالہ لالچند جی بی۔ اے کی پردھانتا میں منعقد ہوئی۔

ہندوؤں کی موجودہ حالت پر وچار کرتے ہوئے سرو سمتی سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ رام گڑھ میں آریہ ویر دل ویایام شالہ قائم کی جاوے۔ جہاں ہندو جنتا کے واسطے اشنان اور خاص کر ہندوؤں کیلئے ورزش کا معقول انتظام ہو۔ اور اس ویایام شالہ کا ہال کمرہ بطور پنچ گھر استعمال کیا جا سکے۔ آریہ ویر دل نے اسکے لئے چھ ہزار روپے کی اپیل کی ہے۔

اس لئے سب بھائی اور بہنوں سے پرارتھنا ہے کہ اس شُبھ یگیہ میں اپنا اپنا بھاگ ڈالکر پُن کے بھاگی بنیں۔ باہر سے دان بھیجنے والے سجن لالہ دُرگا داس منتری آریہ ویر دل رام گڑھ مغلپورہ کے پتہ پر بھیجکر کرتارتھ کریں۔

نویدک:۔ درگا داس منتری آریہ ویر دل رام گڑھ مغلپورہ۔ لاہور۔ مورخہ ۵-۳-۳۷

آریہ سماج نروٹ جمیل سنگھ کے سماچار

(۱) آریہ سماج نروٹ جمیل سنگھ ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ کو بڑی دھوم سے ہوگا۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اُپدیشک اور بھجنیک پدھار کر امرت ورشا کریں گے۔

(۲) لالہ بسنت رام جی نے اپنے عزیز بھائی لالہ رادھا کشن جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

کے شبھ وواہ پر مندرجہ ذیل دان

آریہ سماج نروٹ جمیل سنگھ

مہاجن صدر سبھا لاہور

مہاجن سماچار

آریہ پُتری پاٹھشالہ لاہور

وید پرچار

(ملک راج منتری آریہ سماج نروٹ

آریہ نویوک سماج سیت پور کے

(۱) مورخہ ۲۲ ماگھ کو مہاشہ دیال چند ... وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی ... جس پر سماج ہذا کو مبلغ ۱ر دان ملا۔

(۲) مورخہ ۱۵ پھاگن کو مہاشہ ... جی کا وواہ مہاشے برہم دت جی کی سہا... سے پورن ویدک ریتی سے ہُوا۔ جس سماج ہذا کو مبلغ ایک روپیہ دان ملا۔

(۳) مورخہ ۱۵ پھاگن کو مہاشہ راجندر ... وواہ پورن ویدک ریتی سے ڈاکٹر ... جی کی سیکرٹری سے ہُوا۔ جس پر سماج ہذا ... مبلغ ۲ روپیہ دان ملا۔

(۴) مورخہ ۲۰ فروری کو راتری کے ... منگل دت جی مہتہ ٹھاکر ادوے ... پدھارے۔ ۲۱ فروری صبح کو سپتاہک ستسنگ میں پنڈت جی کا منوہر ویا... ہُوا۔ ٹھاکر جی کے بھجن ہُوئے۔ پنڈت ... نے یگیہ کے وشیہ میں کافی روشنی ڈالی ... کو پنڈت جی کا ویاکھیان ہُوا۔ اور ٹھاکر ... کے پرجوش بھجن ہوتے رہے۔ اگرچہ ... گئے۔ لیکن پھر بھی پبلک شانتی سے ... رہی۔

۲۲ر فروری کو راتری کو پوران ... جی کا ویاکھیان ہُوا۔ اس ویاکھیان ... پہلے منتری نویوک سماج نے تمام لوگو... شنکا سمادھان کا وقت دے کر بتلایا ... اعتراض نوٹ کر کے منتری اتھوا ... سماج ہذا کو دے دئے جاویں۔ ویا... کے بعد اُتر دئے جائیں گے۔ پوران ... جی نے پورانوں کے کھنڈن میں سب ... پہلے پورانوں کی کچھ کتھائیں سُنائی گئیں۔ اور کچھ تصاویر بھی دکھائیں۔ دیکھتے ہی پورانکوں کی چیخ نکل گئی اور ... مچانے۔ لیکن پنڈت جی نے پھر اپنی ... تقریر سے پبلک کو جلد ہی شانت کر د... اور آریہ سماج کی پوزیشن بھی واضح کر د... بعد ازاں ٹھاکر جی کے پرجوش بھجن ... بارہ بجے تک ہوتے رہے۔ جسے سب ... نے بڑی شانتی سے سُنا۔ پبلک ... اچھا پربھاؤ پڑا۔ ۲۳ر فروری کو دونو ... صاحبان خان گڑھ میں تشریف لے ...

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ چناؤ

آج مورخہ ۷ مارچ ۳۷ء کو رات بجے آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ چناؤ درجہ ذیل ہوا:-

پردھان - بابو اننت رام صاحب وکیل
اپ پردھان - لالہ گوبند رام جی ممتر
منتری - ڈاکٹر بدری ناتھ کالڑہ
اپ منتری - مہاشہ کرتار چند
خزانچی - لالہ ایشر داس
لائبریرین - مہاشہ یشپال رائے

مندرجہ بالا عہدیداران کے علاوہ دیوان چند - مہاشہ دیو یداس جیون مل جی انترنگ سبھا کے چنے گئے۔

(ڈاکٹر بدری ناتھ کالڑہ منتری)

آریہ سماج کوٹ ادو کا وارشک اتسو

آریہ سماج کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کا وارشک اتسو ۲-۳-۴-اپریل ۳۷ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - ۲ اپریل کو نگر کیرتن ہوگا - شری پنڈت ہردیالو جی - شری سوامی رُدرانند جی - شری پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اور مہاشہ دیسراج جی و مہاشہ ہرشچندر جی بھجنوپدیشک پدھاریں گے - دیگر آریہ سنیاسیوں و مہاتماؤں سے بھی پتر ویوہار ہو رہا ہے - سب آریہ سجنوں کی سیوا میں عموماً اور باہر رہنے والے کوٹ ادو نواسی آریہ بھائیوں کی سیوا میں خصوصاً پرارتھنا ہے - کہ اس شبھ اتسو میں شامل ہونے کی کرپا کریں - جدید مندر آریہ سماج کے لئے بھی دھن کی اوشیکتا ہے - سب آریہ بھائی دل کھول کر جلسہ و مندر کے لئے یتھا شکتی اپنا و متروں سے اکٹر کر کے دان بھیجنے کی کرپا کریں۔

(دربار چند منتری آریہ سماج ہذا)

اوشیک سوچنا

نہایت ہی خوشی کی بات ہے - کہ نابھہ پٹیالہ - سنگرور پھولکیان سٹیٹ کی آریہ سماجوں کی اپ سبھا کا چناؤ ہو چکا ہے - جس میں تینوں ریاستوں کے چھ پرتی ندھی شامل ہیں - اس اپ سبھا کا دفتر نابھہ ہے - اب آپ کی سیوا میں نویدن ہے - کہ ان پھولکیان سٹیٹ کی اگر کسی آریہ سماج کو پرچار سمبندھی وغیرہ کاریہ کے لئے اس اپ سبھا کی کسی قسم کی سہائتا کی ضرورت پڑے تو کرپا کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ویوہار کریں - کیونکہ اس اپ سبھا نے اپنا کاریہ کرنا شروع کر دیا ہے -

(بالمکند منتری اپ سبھا پھولکیاں سٹیٹ آریہ سماج نابھہ ریاست)

آل انڈیا دھیمان براہمن کانفرنس

آل انڈیا دھیمان براہمن مہا سبھا کی چوتھی سالانہ کانفرنس ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۳۷ء کو صوبہ پنجاب کے مشہور شہر لدھیانہ میں ہونا قرار پائی ہے - کانفرنس متذکرہ کی صدارت شری راج صاحب پنڈت منگل سین جی شرما کلسی کریں گے - تمام وشوکرما ونشی براہمنوں خاص کر دھیمان براہمنوں سے التماس ہے - کہ سب بھائی کانفرنس میں شرکت کر کے جشن کی رونق افزائی کریں - اور کانفرنس کو کامیاب بنا دیں۔

(بسنت رام شرما جنرل سیکرٹری آل انڈیا دھیمان براہمن مہا سبھا دہلی)

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے نہائیت اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

دیانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ
ویدک ونے تینوں حصے	〃	سے۳
وید امرت	〃	۴/
اپنشد پرکاش	〃	عہ/
ویدک دھرم	〃	۱۲/
وید میں اتہاس نہیں ہے	〃	۱۲/
آنند سنگرہ	〃	عہ/
〃	اردو	عہ/
امرت ورشا	ہندی	۱۲/
آنند اپدیش مالا	〃	۱۰/
〃 〃 〃	اردو	۱۰/
آتم درشن	ہندی	عہ/
برہم یگیہ	〃	۲/
سورگ	〃	۲/
نواپنشد سار	〃	۴/
گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی	〃	عہ/
بھگتی درپن	〃	۱۰/
〃 〃	اردو	۱۰/
کرتویہ درپن	ہندی	۸/
بھگتی درشن	〃	۱۰/
کرتویہ درشن	〃	۱۰/
یوگ مارگ	〃	۳/
سرل یوگ ابھیاس	〃	۶/
برہمچریہ	〃	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	〃	۶/
〃 〃 دوسرا 〃	〃	۱۴/
چاروں ویدوں کے شستک ہندی فی ہسٹ	〃	۱۵/
دیویگیہ پرکاش	ہندی	۴/
آریہ سماج کیا ہے؟	〃	۵/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اردو	عہ/
سوراجیہ تیرتھ پردرشک اردو عہ	برعایتی	۱۲/
ویدک ڈنڈوتا عرف یگیوپویت	اردو	۴/

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

پوران مت آلوچن	ہندی	سے۳
پورانک پول پرکاش دونوں حصہ مکمل	〃	للعہ
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	۱۰/
نشکلنک دیانند	〃	عہ/
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳/
شریمد بھاگوت سار	اردو	۳/
نیوگ پرمان	ہندی	۶/
لنگ پوران آلوچنا	〃	۷/
وراہ 〃 〃	〃	۸/
کورم 〃 〃	〃	۱۰/
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۳/
نیوگ فلاسفی	〃	۶/
مورتی پوجا کھنڈن	〃	۲/
مرتک شرادھ پرواتالاپ	〃	۲/
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲/
پوران اور وام مارگ	〃	۳/
بم مہادیو	〃	۱/
بھوشیہ پوران کی پریکشا	〃	۴/
پورانک مت کھنڈن	〃	۴/
امورات سدھانت	〃	۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیات آریہ مسافر	اردو	للعہ
رشی کا بول بالا	〃	۱۲/
جواہر جاوید	〃	۱۰/
دافع الادہام	〃	۸/
بابا نانک اور دین اسلام	〃	۳/
ویدوں کا عربی مبلغ	〃	۴/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	〃	۸/
چور اور چتر	〃	۲/
اسلامی بہشت کی حقیقت	〃	۳/
شرک و بدعت اسلام	〃	۳/

وید اور قرآن	اردو
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	〃
مرزائی دام فریب	〃
متعہ اور نیوگ	〃
قرآن کی چھان بین	〃
سرگذشت قرآن	〃
منہ توڑ	〃
مغز پچوڑ	〃
خلاصہ تعلیم القرآن	〃
مباحثہ آگرہ	〃
اسلام میں جلوہ وید	〃
عقائد اسلام پر ایک نظر	〃

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی
〃 〃 〃 〃	اردو
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	〃
آپریشن ستیارتھ پرکاش	〃
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی
〃 〃 وچار	〃
〃 〃 پرکاش	〃
〃 〃 ہوائی محل	〃
〃 〃 کا فوٹو	〃

متفرق کھنڈن کی پستکیں

شکتی رہسیہ (ماس بھکشن)	ہندی
گورومت سار	اردو
آریہ خالصہ ملاپ	〃
وید اور بائیبل	〃
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	〃
عیسائیت میں جلوہ وید	〃
عیسائی مت درپن ۵/ عیسائیت پریکشا	〃

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اردو ہندی پستکیں آریہ وید پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں!

المشتہر:- ادم پرکاش شرما منیجر آریہ وید پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

تار کا پتہ :- آریہ ویر لاہور

۲۳ مارچ

۲۳۸ :- کو ساتھ بتا کر اُن کی ... :- مہربانی

ॐ

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

اخبار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر :- مہر چند شرما

چندہ :-
سالانہ ... ۳ روپے
ششماہی ... ۱ روپیہ ۱۲ آنے
غیر ممالک سے ... ۴ روپے ۱۲ آنے

جلد پنجم ۲۳ مارچ ۳۷ء مطابق ۱۱ چیت سمت ۹۳ دیانند ابد ۱۱۳ نمبر ۳۲

جہاں میں آج ہم رسوا سر بازار ہوتے ہیں

یہ مانا آج ہم تحقیر کے حقدار ہوتے ہیں
یہ مانا ہم سے بے رُخ یار اور اغیار ہوتے ہیں

یہ چرخِ پیر ہم کو بے بس و بے کس سمجھتا ہے
جہاں میں آج ہم رسوا سر بازار ہوتے ہیں

کریں ہم لاکھ کوشش چین سے رہنے نہیں دیتے
جہاں والے ستانے کو ہیں تیار ہوتے ہیں

مگر او چرخ ناہنجار اتنا یاد رکھ تو بھی
یہی جواب ترے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتے ہیں

یہ ہیں وہ ویر جو سوئے رہیں سوئے رہیں ورنہ
تری بنیاد کانپ اُٹھتی ہے جب بیدار ہوتے ہیں

(خاکی)

(بگلہ صیان پاس بی ۔ ۲)

ہندو آرٹ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر اخبار آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔

آ... سدھانتوں کا منڈل

وید امرت

ودوانوں کا کرتویہ

त्वामग्ने वृणते ब्राह्मणा इमे
शिवो अग्ने संवरणे भवा नः।
सपत्नहा नो अभिमातिजिच्च
स्वे गये जागृह्यप्रयुच्छन्॥

یجروید ادھیائے ۲۷ منتر ۳

اے اگنی کے سمان ودوان۔ یہ وید شاستر کے عالم ایشور بھگت آپ کی خواہش کر رہے ہیں۔ کہ اے پُرنور عالم۔ ودیا پرکاش سے بھرپور گیانی۔ تو ہماری پوری طرح سے حفاظت کر۔ ہمارے دشمنوں کو تو ختم کرنے والا ہے اور تونے ابھیمان کو۔ غرور کو جیت لیا ہے۔ تو اپنے گیان کے پرچار میں سدا ہوشیار رہ۔ کبھی غفلت نہ کر۔

ودوان کو وید اور دوسرے ست شاستروں میں اکثر اگنی سے تشبیہ دی گئی ہے اس کا خاص سبب ہے۔ اگنی کا کام پرکاش دینا ہے۔ روشنی دینا ہے۔ اندھکار دُور کرنا ہے۔ ظلمت رفع کرنا ہے۔ خس و خاشاک کو جلا دینا ہے۔ ودوان کے ذمے بھی وید یہی کام لگاتا ہے۔ ودوان پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے۔ کہ لوگوں میں علم کی روشنی پھیلائے۔ گیان کا پرکاش بڑھائے۔ لوگوں کے بدخیال۔ بدافعال کو گیان کی آگ سے بھسم کر دے۔ اگنی کے ایک معنی ہیں آگے لے جانے والا۔ ترقی کرنے والا۔ ودوان کو اگنی سے تشبیہ دے کر وید نے صاف حکم دیا کہ ودوان کا فرض اوّلین ہے۔ کہ وُہ لوگوں کو ان کی موجودہ حالت سے اوپر اُٹھائے۔ انہیں ترقی کے راستے پر چلائے۔ ایسے ودوان کو بڑے بڑے براہمن۔ جو دن رات گیان دان میں مشغول ہیں۔ جو ایشور بھگتی میں محو ہیں بڑی مان اور عزت سے چاہتے ہیں۔

ودوان وُہ جو اپنے شتروؤں کو جیت سکے۔ اپنے شتروؤں کو وہی پراست کر سکتا ہے جس نے ابھیمان کو۔ اہنکار۔ خودی کو۔ غرور کو جیت لیا ہو۔ شت پتھ براہمن میں ایک جگہ کہا ہے۔

पराभवस्य हैतन्मुखं यदतिमानः।

ابھیمان غرور تو ہار کا شکست کا ذریعہ ہے۔ تو جو اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ اپنے ابھیمان کو توڑیں۔ ہندی میں کہاوت ہے۔ "پاپ مول ابھیمان" سب پاپوں کی جڑ ابھیمان۔ غرور ہے۔ ودوان کو سدا حلیم۔ نمر ہونا چاہئے۔ نیتی میں کہا ہے۔

विद्या ददाति विनयम्.

ودیا سے علم سے حلیمی۔ انکساری۔ نمرتا آتی ہے۔ جو ودوان ہو۔ اور ابھیمان بھی اس میں ہو۔ تو سمجھ لو وُہ ودوان نہیں۔ ودیا اور ابھیمان اکٹھے نہیں رہ سکتے ابھیمانی۔ مغرور بسا اوقات غافل ہو جاتا ہے۔ وُہ اپنے فرض کی ادائیگی میں بے پرواہی برتتا ہے۔ اس سے سارے کام بگڑ جایا کرتے ہیں۔ اس واسطے ودوان کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وُہ اپنے کام میں ہمیشہ ہوشیار رہے۔ پرماد کبھی نہ کرے۔ کبھی بھی غافل نہ ہو۔

اوم شم

(سوامی ویدانند تیرتھ)

اوہ ہولی تے ایہہ ہولی

(۱)

وید بھگت سی بھارت واسی جھوٹ پاپ کوئی جانے نہ
دانی تے ستیہ وادی سارے کُفر کوئی پہچانے نہ
گوڑھے رنگ پرتیاں والے نفرت کوئی سیہانے نہ
ہولی اندر گیت سُریلے گندے گاندے گانے نہ
پُھٹ دے اُنکر نہیں سی پُھٹ دے گندڈلاں دی گھولی سی
ہولی ہولی جنھوں آکھو سچی مچی ہولی سی

(۲)

ہُن کی باوا آخر آگئی روز نگھر دے جانے ہاں
اسقوں پرے اجینبھا کی جے۔ اپنا آپ گنوانے ہاں
اُتوں سارے آپ بگاڑے لانچھن آپ لگانے ہاں
سوچ سمجھ کے ویکھو بابا ہولی کنویں منانے ہاں
نیلے پیلے کالے کیتے ایہہ کرتوت کی گھولی اے
کتھے اوہ مہاراج جی ہولی کتھے ایہہ ہُن ہولی اے

(۳)

بعضے پی کے وِیر شراباں نگدو پیئے بجاندے نے
اوُ اوُ کر کے بکرے بولن بولیاں نالے پاندے نے
بھُونڑ ہو کے بعضے بعضے مٹی بڑی اڈاندے نے
گند مند بکدے گلیاں اندر ہولی یار مناندے نے
مُجرم جیسے برخورداراں قومی عزت رولی اے
کتھے اوہ مہاراج جی ہولی کتھے ایہہ ہُن ہولی اے

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

۲۳ مارچ ۱۹۳۷ء

میری پوزیشن

آریہ ویر کے گذشتہ ہفتہ کا لیڈنگ آرٹیکل "آریہ سماج کے گورو کی رکشا کرو"۔ میں نے انتہائی دُکھ کے ساتھ لکھا۔ ۶ فروری کی انترنگ سبھا کے فیصلہ کے بعد جب پنڈت بھیم سین منتری سبھا اور پنڈت گیان چند جی کی کرپا سے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا کانڈ نیا روپ دھارن کر گیا۔ سوامی ویدانند جی جو سبھا کے ادھیکاریوں کے ساتھی رہے ہیں۔ اور جنہیں سبھا کے ادھیکاری بھی پوجا اور سنمان کی درشٹی سے دیکھتے رہے ہیں۔ ایسے موقع پر اُپدیشک ودیالیہ کی ہستی کو خطرہ میں دیکھ کر اُسے بچانے کے لئے میدان میں آئے۔ وُہ پنڈت بھیم سین۔ پنڈت گیان چند آدی کو ملے۔ اور پوری کوشش کی۔ کہ کسی طرح یہ جھگڑا ختم ہو جاوے۔ پنڈت گیانچند جی کے سامنے تو سوامی جی نے گھٹنے بھی ٹیکے اور کہا تمہارے پاؤں کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ ودیارتھیوں کے اخراج کا حکم صرف منتری جی کے لاہور واپس آنے تک ملتوی کر دو۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر سوامی جی کو اُپدیشک ودیالیہ کو بچانے کے لئے اخبارات میں اپیل کرنی پڑی۔ انہوں نے خارج ہوئے ودیارتھیوں کو ڈھارس دی۔ انہیں نینترن میں رکھا۔ اور اُس بدنامی سے جو اُن کے گھروں کو چلے جانے سے لاہور میں مظاہرے کرنے سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی ہوتی۔ یا اُس اُلجھن سے جس میں وُہ پھر بھوک ہڑتال کر دیتے۔ سبھا کو پڑنا پڑتا۔ سوامی جی نے بچا لیا۔ اور اس کا ہی یہ پرینام ہوا۔ کہ بعد میں اخراج کا حکم واپس لیا گیا۔ اور ودیارتھیوں کے امتحان بھی ہو کر ودیالیہ میں شانت کرہ ہوائی سے تقایت ہو گیا۔

میں اس دوران میں چپ ہی رہا۔ سوامی جی جب لاہور آئے۔ مجھے ملے۔ انہوں نے میرے سامنے اپنی پوزیشن رکھی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً مجھے سب حالات اور دلی بھاؤ بتاتے رہے۔ اور ان کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ سوامی جی جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا اور اُپدیشک ودیالیہ کا ہت چاہتے تھے۔ وہاں اُن کے دل میں اس پارٹی کے لئے جسے وُہ ہر پرکار سے سہیوگ دیتے رہے ہیں .... اور جسے اس روپ میں بچانے میں اُنہوں نے بھی کافی کوششیں کیں۔ پورا خیال تھا۔ بلکہ اُنہیں دُکھ تھا۔ کہ اس جھگڑے سے ورودھیوں کو تقویت ملے گی۔ اس بھاؤ کو سامنے رکھ کر پارٹی مفاد کو ملحوظ رکھ کر وُہ پنڈت بھیم سین جی پنڈت گیان چند جی آدی کو ملتے رہے۔ اور اس اُلجھن کو سُلجھانے کے لئے کوشش کرتے رہے۔ اگر یہ بھائی اُن کی باتیں سُن لیتے۔ پنڈت بُدھ دیو جی جو فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر میں سنیاس لوں گا۔ تو سوامی ویدانند جی سے۔ مداخلت کرتے۔

اور باہمی سب مل کر سوامی جی کو ساتھ بٹھا کر اُن کی باتیں سُن لیتے۔ اور اپنی سُنا دیتے۔ تو یقیناً معاملہ ختم ہو گیا ہوتا۔ اور یہ معاملہ اتنا پیچیدہ نہ بنتا۔ مگر اُلٹا سوامی جی کو گالیاں دی جانے لگیں۔ انہیں سبھا کے ادھیکاریوں کی آگیا کے بغیر ودیالیہ نہ ٹھہرنے کا حکمنامہ صادر کر دیا گیا۔ پولیس سے نکلوانے اور سوامی جی کے کیریکٹر کے متعلق اخبارات میں لکھنے کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔ مہاشہ کرشن کے ساتھ مل جانے کے الزام لگائے جانے لگے۔ ایک سجن نے یہاں تک کہہ دیا۔

The scoundrel has been bought

اس سے پاٹھک اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سوامی جی کے دل پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

مجھے یہ سب دیکھ کر دُکھ ہوتا تھا۔ میں نے کوشش کی اور انتہائی کوشش کی۔ کہ معاملہ ختم ہو۔ اخبارات میں آریہ سماج کا خاکہ نہ اُڑے۔ میں ان بھائیوں کو ملا۔ سوامی جی سے بھی ملتا رہا۔ جہاں سوامی جی باوجود ان کے اس دیوہار کے ہر وقت معاملہ کو ختم کرنے کے لئے آمادہ نظر آتے۔ وہاں اس طرف سے سوامی جی سے حساب ختم ہو چکا ہے کی آوازیں سُننی پڑتی تھیں۔ جس پر میں مایوس سا ہو رہا تھا۔ آچاریہ رام دیو جی کے آنے پر آشا ہو گئی تھی۔ کہ معاملہ سُلجھ جائے گا۔ جب میں اُن کے گھر اُن کی بیمار پُرسی کے لئے گیا۔ تو انہوں نے جس طرح مجھے سندیش دے کر سوامی جی کے پاس بھیجا۔ وُہ سب میں پچھلے ہفتے لکھ چکا ہوں۔ جھگڑا ختم ہو چکا ہوتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آچاریہ جی کو بھی کسی نے اُلٹی سیدھی باتیں کہہ کر یہ بیل منڈھے نہ چڑھنے دی۔ تاندلیانوالہ آریہ سماج کے جلسہ پر پھر میری پنڈت بُدھ دیو جی اور پنڈت گیانچند جی کے ساتھ باتیں ہوئیں۔ میں نے ہاتھ جوڑے۔ آریہ سماج کے وقار۔ سبھا کے گورو۔ پارٹی کے مفاد کے واسطے دیئے اور کہا سوامی ویدانند جی کے ساتھ معاملہ سلجھا لیا جائے۔ لیکن مجھے یہ کہا گیا۔ کہ سوامی ویدانند کے ساتھ حساب ختم ہے۔ مجھے کئی بھائیوں نے پہلے یہ کہا تھا۔ کہ ہم سوامی ویدانند کو ختم کر دیں گے۔ میں نے اس کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ مت بھید پر ایسے وِدوان سنیاسی کے لئے جنہوں نے آپ کو اس پوزیشن میں بچانے کے لئے اتنا سہیوگ دیا۔ آپ کے مخالفین کے مقابلہ میں آپ کی پوری مدد کی۔ یہ ذہنیت اور دیوہار اُچت نہیں۔ اس پر پنڈت گیان چند نے پاؤں اُٹھا کر مجھے بھی کہہ دیا۔ کہ "میں جوتے کے برابر بھی آپ کی پرواہ نہیں کرتا۔ جائیے مشین گن چلا لیجئے۔ جو کرنا ہو کر لیجئے"

ایسی حالت میں مجبور ہو کر مجھے اخبار میں آنا پڑا۔ اور اصل واقعات جنتا کے سامنے رکھنے پڑے۔ جس پر اب میں بھی نشانہ بنایا جا رہا ہوں۔ مجھے بھی گالیاں مل رہی ہیں۔ کل تک جو مجھے ویر اور شیر کہتے تھے۔ وُہ آج مجھے اب شبدوں سے یاد کر رہے ہیں۔ پارٹی کا ساتھ چھوڑ دینے اور مہاشہ کرشن سے مل جانے کے جھوٹے الزام لگائے جا رہے ہیں۔ مگر یہ سب باتیں سولہ آنے غلط ہیں۔ میں نے پارٹی کا ساتھ ہرگز نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی مہاشہ کرشن سے ملا ہوں۔ مہاشہ کرشن سے تو میری بات چیت ہوئے بھی ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ میرا اب بھی جو مت بھید مہاشہ جی سے تھا۔ وُہ قائم ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ چناؤ کے بعد سبھا کے متعلق جو طرز عمل انہوں نے رکھا۔ وُہ اُچت نہیں تھا۔ اور اس کے لئے آریہ ویر ان سے لڑائی لڑتا رہا۔ پنڈت بُدھ دیو جی کے حیدر آبادی کانڈ میں مہاشہ جی نے آریہ سماج کے سدھانت کے وِردھ پوزیشن لی۔ آریہ ویر نے خم ٹھونک کر مقابلہ کیا۔ پالیسی کے لحاظ سے بھی مہاشہ جی سے کئی باتوں میں مجھے اختلاف ہے۔ ان اختلافات کے ہوتے ہوئے میں مہاشہ جی سے کبھی مل نہیں سکتا۔ میری لڑائی اُن کے ساتھ ان باتوں میں اب بھی ہے اور رہے گی۔ پارٹی کا ساتھ بھی میں نے نہیں چھوڑا۔ میں اب بھی اسی پارٹی کا ہوں۔ اور اس کے ہت کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔ جس کے یہ تین چار سجن اپنے آپ کو اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ انہوں نے جس طرح سوامی ویدانند جی کو مت بھید کے لئے ورودھی مان لیا۔ اسی طرح مجھے بھی شترو مان رہے ہیں۔ اور صلواتیں سُنا رہے ہیں۔ مگر مجھے اس کی رتی بھر پرواہ نہیں۔ جو کچھ میں ہوں۔ آریہ بھائی مجھے جانتے ہیں۔ سچائی کے سوال پر آریہ ویر اکیلا میدان میں ڈٹ جایا کرتا ہے۔ آریہ سماج کے مفاد کو خطرہ میں دیکھ کر یہ کبھی خاموش نہیں بیٹھا۔ اس وقت بھی دونوں چیزیں میرے سامنے آئیں۔ ان

جائیوں کی غلطیوں اور جھگڑے بڑھانے کی ذہنیت نے دل کو دُکھی کیا۔ ہاتھ جوڑے پاؤں پڑا۔ منتیں کیں۔ سماج سبھا اور پارٹی کے مفاد کا واسطہ دیا۔ مگر ٹھکرایا گیا۔ اصل ستتھی جنتا کے سامنے مجبور ہو کر رکھی۔ اب بھی دل سے چاہتا ہوں۔ کہ یہ بھائی جھگڑے کو ختم کریں۔ پارٹی میں پھوٹ نہ پڑے۔ جن اُمنگوں کو لے کر یہ پارٹی میدان میں آئی تھی۔ ان کی پورتی کے لئے کام کریں۔ مگر یہ بھائی ہیں۔ کہ اس جھگڑے پر ہی لُٹیا ڈبونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ پرماتما انہیں سومتی اور آریہ جنتا کو بل دے۔ تاکہ یہ فضول کا جھگڑا ختم ہو سکے۔

(مہرچند شرما)

پنڈت لوکناتھ جی کا مضمون!

شری پنڈت لوکناتھ جی کا "شری سوامی ستیانند جی کی ویدی بند کرانے کے وشے میں میرامت" کے عنوان کا مضمون ۱۲/۲ فروری کے آریہ ویر میں چھاپ کر اُس کی پڑتال کر دی گئی تھی۔ اور آئندہ کے لئے یہ بحث بند کر دینے کی گھوشنا کر دی گئی تھی۔ پنڈت جی نے اس کے بعد پھر ۱۲ مارچ کے 'پرکاش' میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں سوبچرن اور سوارتھ کے جھگڑے پر لکھا ہے۔ "آریہ ویر" اس بحث کو بند کر چکا ہے۔ اس لئے میں وشیش جواب دینا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی بحث میں پڑنا چاہتا ہوں۔ پنڈت جی سے اتنا نویدن کر دیتا ہوں۔ کہ پنڈت جی! مجھے آپ کے ۵۰۰ روپیہ کے انعام کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی میں آپ سے ایک سو ایک روپیہ کی شرط لگا کر قماربازی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مہاشہ دیوید اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہوں نے سوئیم مجھے کہا تھا۔ "کہ آپ کا جو لیکھ شری پرکاش سروپ جی کے پاس ہے۔ وُہ سیاہی سے چرکھڑی مار کر کاٹا ہُوا پھاڑ کر اور مسل کر پھینکا ہُوا معلوم ہوتا ہے"۔ اس کے جواب میں میرے پاس مہاشہ دیوید اس جی کا پتر آگیا ہے۔ وُہ آپ کو ایسا کہنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور کچھ اور باتیں لکھتے ہیں۔ اور آپ کے مضمون کا جواب دینے کے لئے مجھ سے وعدہ چاہتے ہیں۔ مگر میں اب بحث بند کر چکا ہوں۔ اس لئے اب کوئی مضمون چھاپ نہیں سکتا۔ باقی رہا مجھے بھیجی ہُوئی کاربن کی اصلی کاپی۔ سو اگر آپ کے پاس ہے۔ تو یہاں بھیج دیں۔ نرنیہ ہو جائے گا۔ اور اگر اُس میں سوبچرن لکھا ہُوا۔ تو میں مان لوں گا۔ میرے پاس جو کاربن کاپی آئی تھی۔ اُس میں یہ حرف غیر نمایاں رہنے دئے گئے ہیں۔ وُہ آپ یا کوئی دوسرا سجن دیکھ سکتا ہے۔ میں نے سوبچرن ہی پڑھا اور چھاپا۔

(مہرچند شرما)

آریہ سماج تاندلیانوالہ و نروٹ جیمل سنگھ کے جلسے

آریہ سماج تاندلیانوالہ ضلع لائلپور کا سالانہ جلسہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ مارچ کو سماروہ سے منایا گیا۔ میں بھی وہاں گیا۔ سوامی ویدانند جی۔ سوامی آتمانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت یشپال جی۔ اس جلسہ میں سملت ہُوئے۔ دو دن ۱۳۔ ۱۴ مارچ کو خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ آریہ سماج تاندلیانوالہ کا مندر بڑا اچھا اور شاندار ہے۔ آریہ سجنوں میں بھی آریہ سماج کے لئے پریم اور شردھا ہے۔ ڈاکٹر بلاقی رام جی پردھان اور مہاشہ شانتی سروپ جی منتری بڑی لگن سے کام کرتے ہیں۔ لالہ حکم چند جی سے مل کر چت بہت پرسن ہُوا۔ آپ آریہ سماج کے بڑے ہتیشی ہیں۔ آپ کی صحت ابھی اچھی نہیں ہُوئی۔ پچھلے اسمبلی الیکشن میں آپ کانگریس ٹکٹ پر اُمیدوار کھڑے ہُوئے تھے۔ لیکن علالت کے باعث ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ آپ اگر ریٹائرڈ نہ ہوتے۔ تو آپ کی کامیابی یقینی تھی۔ آریہ سماج کے پرچار کا تاندلیانوالہ میں بڑا کھیتر ہے۔ جلسہ میں حاضری بڑی کافی ہوتی تھی۔ اگر مسلسل پرچار کیا جاوے۔ اور آریہ سماج کے ادھیکاری یتن کریں۔ تو تاندلیانوالہ سماج کے دوارا نہ صرف تاندلیانوالہ بلکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی آریہ سماج کا بھاری پرچار ہو سکتا ہے۔ آشا ہے۔ تاندلیانوالہ آریہ سماج کے بھائی اس کے لئے وشیش دھیان دیں گے۔

آریہ سماج نروٹ جیمل سنگھ ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ مارچ کو منایا گیا۔ سمیہ کے ابھاؤ کے باوجود وہاں کے آریہ ویروں کے پریم بھاؤ کو ملحوظ رکھ کر منترت کے جانے پر مجھے وہاں جانا پڑا۔ نروٹ جیمل سنگھ دینا نگر سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جلسہ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مناظر۔ پنڈت دھرم دت جی اُپدیشک اور مہاشہ مہرچند جی و مہاشہ بھدر پال جی بھجنیک پدھارے۔ چھوٹے سے قصبہ میں بھی لیکچروں میں حاضری اچھے شہروں کی طرح ہوتی تھی۔ آریہ سماج ہذا کا کاریہ چار سال ہُوئے بڑے اُتساہ سے شروع ہُوا تھا۔ لیکن بعد میں شتھلتا آگئی۔ جس سے کاریہ بند پڑا تھا۔ اب اس جلسہ پر آریہ سماج پُنر جیوت ہو گیا۔ پُرانے ادھیکاریوں و سبھاسدوں سے ۱۳ سجنوں نے سال سال کا چندہ دے کر آریہ سماج کا کام باقاعدہ کرنے کی پرتگیا کی۔ سروسمتی سے مندرجہ ذیل چناؤ ہُوا۔ پردھان۔ لالہ دھنی رام جی۔ اُپ پردھان ٹھاکر چین سنگھ جی۔ منتری پنڈت سالگرام جی۔ اُپ منتری مہاشہ ملکھراج۔ خزانچی لالہ امرناتھ۔ کچھ بھائیوں کے متعلق ماس کھانے کی شکائیت تھی۔ انہوں نے آئندہ ماس چھوڑ دینے کی پرتگیا کی۔ روزانہ سماج میں ستسنگ لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔ لالہ بسنت رام جی نروٹ جیمل سنگھ کے خاص پرتشٹھت مہانو بھاؤ ہیں۔ آپ کے سدھانت پریم اور درڑھتا کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہُوئی۔ لالہ دھنی رام جی پردھان اور ٹھاکر چین سنگھ جی بھی بڑھیا لگن سے کام کرنے والے آریہ سجن ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے قصبوں میں آریہ بھائیوں کی شردھا اور پریم دیکھ کر اسیم ہرش ہوتا ہے۔ اگر کوئی آریہ سنیاسی یا بان پرستھی کچھ ماہ یہاں رہ کر پرچار کرے۔ تو یہاں آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچ سکتی ہے۔ آریہ بھائیوں نے اس کے لئے خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ اگر کوئی سنیاسی مہانو بھاؤ یا بان پرستھی وہاں جا کر کچھ عرصہ رہنا چاہے۔ تو بڑی اچھی جگہ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو ایسی سماجوں میں پرچار کے لئے خاص دھیان دیتے رہنا چاہئے۔

(مہرچند شرما)

مہاشہ چمن لال جی بھیروی کو مُبارکباد

مہاشہ چمن لال جی کمار بھیروی ٹانک نے اپنے سپتر کے نام کرن سنسکار کے اوسر پر آریہ ویر سُنہری فنڈ میں ۔/۔/۲ تیمم خانہ فیروزپور ۔/۸/۲ ۔ آریہ سماج ٹانک ۔/۸/۱ ۔ آریہ پتری پاٹھشالہ ٹانک کو ۔/۔/۲ روپیہ دان دئے۔ عزیز کا نام جے دیو رکھا گیا۔ ہم مہاشہ چمن لال جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ پرماتما عزیز کی آیو دیرگھ کرے۔ اور وُہ مہاشہ چمن لال جی کی طرح ویدک دھرم اور آریہ سماج کا پریمی ہو۔

آریہ ویر سُنہری فنڈ اور گراہکوں کی اپیل

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانے کے لئے اور اُسے زیادہ سے زیادہ اُپیوگی بنانے کے لئے ایک ہزار روپیہ اور ایک ہزار خریداروں کی آریہ ویر کے پریمیوں سے اپیل کی جا رہی ہے۔ سُنہری فنڈ میں جو بھائی روپیہ بھیجیں گے یا گراہک بنائیں گے۔ اُن کے نام آریہ ویر میں چھپتے رہیں گے۔ اس ہفتہ اپیل کی اشاعت کے ساتھ پہلی قسط اس ضمن میں چھپی جاتی ہے:۔

	روپیہ
(۱) مہاشہ نند لال جی سوری ہیلاں ضلع گجرات	۲۵۔۔۔
(۲) مہاشہ منوہر لال جی مالک مہاشہ سوڈا واٹر فیکٹری جہلم	۱۔۔۔
(۳) لالہ امرناتھ جی ٹمبر مرچنٹ جہلم	۱۔۔۔
(۴) لالہ کرم چند کھنہ بھاگ نگر	۲۔۔۔
(۵) مہاشہ منوہر لال جی کمار بھیروی ٹانک	۲۔۔۔
(۶) آریہ سماج نروٹ جیمل سنگھ	۵۔۔۔

(۲) تا (۴) بذریعہ مہاشہ منوہر لال جی مالک سوڈا واٹر فیکٹری

خریدار ایک۔ مہاشہ منوہر لال جی پروپرائٹر مہاشہ سوڈا واٹر فیکٹری جہلم نے بنایا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی رکھشا کرو

لیکھک شری مہان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج!

یہ بدقسمتی ہے کہ اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے تین چار ادھیکاریوں سے اگر کوئی اختلاف رائے کا اظہار کرے - تو وُہ گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے - شری سوامی گنگا گری جی نے اپنی آنکھوں دیکھے واقعات لوگوں کے سامنے رکھے تو ان کو سبھا کے پتر آریہ مسافر میں صلواتیں سنائی گئیں - شری سوامی انوبھوانند جی ہوشیارپور سے ودیالیہ کی بڑی [illegible] سبھا کا سماچار سُن کر یہاں تشریف لائے - انہوں نے خود یہاں رہ کر اور متعلقہ لوگوں سے مل کر جو رائے قائم کی اس کا اظہار انہوں نے اخبار میں کر دیا - ان کی پوجا بھی آریہ مسافر میں کر دی گئی - شری سوامی منگلانند جی جہلم سے یہاں کے حالات کو دیکھنے آئے - ان پر جو اثر ہُوا - انہوں نے بے لاگ لپیٹ اس کا اظہار کر دیا - وُہ بھی آریہ مسافر کی لپیٹ میں آ گئے -

'آریہ مسافر' آریہ پرتی ندھی سبھا کا اخبار ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا ہمیشہ مذکورہ بالا مہاتماؤں سے پرچار اور دوسرے کاموں میں یوگ (مدد) لیا کرتی ہے - آریہ مسافر میں ان مہاتماؤں کو گالی لکھنا ظاہر کرتا ہے - کہ سبھا ان مہاتماؤں کو گالی دے رہی ہے - پروفیسر رام دیو جی فرما چکے ہیں - کہ آریہ مسافر میں جو کچھ نکلتا ہے - اس کی ذمہ واری سبھا پر ہے - سبھا کو سوچنا چاہئے - کہ کیا یہ مناسب ہے - بدقسمتی یہ ہے - کہ سبھا میں اس وقت تین چار آدمی ایسے ہیں جو سبھا کی تباہی پر تُلے ہیں - انہیں سوائے جھوٹ پرچار کے اور کوئی کام ہی نہیں رہا - مثال کے لئے لیجئے - ۲۸ فروری کے آریہ مسافر میں انترنگ سبھا تک کی کارروائی غلط شائع ہُوئی - جس کے لئے معلوم ہوتا ہے - کہ انترنگ سبھا میں پروٹسٹ ہُوا اور اب ۲۱ مارچ کے آریہ مسافر میں اس کی تردید شائع کرنی پڑی - لیکن شائع وُہ ایسی جگہ کی گئی ہے - کہ کوئی پڑھ نہ سکے -

آریہ جنتا اسی [illegible] سے اندازہ لگا لے - کہ جو سجن انترنگ سبھا کی کارروائی غلط شائع کر سکتے ہیں - وُہ باقی معاملات میں سچائی سے کیسے کام لیتے ہوں گے -

میں نے لکھا تھا - کہ یہ مہاپُرش دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں - اس کا زبردست ثبوت ۲۱ مارچ کے آریہ مسافر سے بہم پہنچتا ہے - اس میں پنڈت بھیم سین جی لکھتے ہیں -

"ودیالیہ میں متواتر چار سال لگاتار ایک ایک لڑکا ہر سال سن سٹروک سے مرتا رہا - اور مہاشہ جی نے تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ نہیں کیا - کیا مہاشہ جی کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟"

معلوم نہیں - مہاشے جی کیا جواب دیں گے - لیکن ہم پوچھنا چاہتے ہیں تحقیقات کس بات کی کرائی جاتی؟ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں - کہ سن سٹروک (سرسام) سے مرا یہ ایک قدرتی موت ہے - اس کی کیا تحقیقات کرائی جاتی - اس کی تحقیقات کرانے کے لئے سوریہ کو بلوانا بھی ضروری ہے - اس کی گواہی لینی ہوگی - آپ جائیے - اُسے بُلا لائیے - پنڈت بھیم سین جی جیسا ودوان ایسی بہکی بہکی باتیں لکھتا ہے ہمیں شرم محسوس ہوتی ہے -

منتری صاحب فرماتے ہیں - میں نے سب ودیارتھیوں کو اطلاع دئے بغیر چھپی ہُوئی چٹھیاں سماجوں میں ارسال کیں -

منتری جی آئیے میرے پاس اور میں اصل چٹھی جس پر سب ودیارتھیوں کے دستخط ہیں - آپ کو دکھاؤں یا کسی [illegible] اسے دکھا دوں - غلط باتیں لکھنے سے سنگٹھن کی رکھشا نہیں ہوگی - اب تک جو باتیں آپ نے پنڈت بدھ دیو جی - پنڈت گیان چند جی پنڈت پریہ ورت جی - رائے امرت رائے جی نے لکھیں ان سب کی تردید کی جا چکی ہے - اور مکرر عرض ہے - کہ واقعات کو جھٹلانا کارے دارد -

منتری جی بار بار لکھ رہے ہیں - کہ ودیالیہ کا لنگر بند نہیں کیا گیا - اس کے متعلق میں نے جو واقعات لکھے ہیں - ان کی تردید منتری جی سے نہیں ہو سکی اور نہ ہو سکتی ہے -

میرے یہاں آنے سے پہلے یعنی ۱۶ فروری سے پہلے شری بان پرستی لالہ چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سرینگر نے جو آپ کی پارتھنا پر آج کل ودیالیہ میں رہتے ہیں - رسوئیے کو بُلا کر کہا - کہ جس دن سے لنگر بند ہو اور تمہیں جواب مل جائے - تم جانا مت - اس دن سے تمہاری تنخواہ میں دوں گا - تم ان ودیارتھیوں کا بھوجن بناتے رہنا - اگر آپ میں ہمت ہے - تو کیجئے اس کی تردید - میں تو اب بھی کہتا ہوں - کہ لنگر بند ہو گیا ہوتا - اگر میں دھمکی نہ دیتا -

میں نے صاف الفاظ میں پنڈت گیان چند جی کو کہا - کہ اگر آپ لنگر بند کریں گے - تو میں ان لڑکوں کو لے کر بھکشا مانگوں گا اور کہوں گا - کہ سبھا کے ادھیکاریوں نے ان کا بھوجن بند کر دیا ہے - تب گیان چند گھبرائے اور کہا اچھا لنگر بند نہیں ہو گا - تیسرا زبردست ثبوت یہ ہے - کہ ۷ فروری شام کے ۸ بجے لڑکوں کے نام ودیالیہ سے خارج کر دئے گئے - اس سے ایک آدھ دن بعد آپ نے ودیالیہ کے بھنڈار کے انچارج ادھیاپک سے جس کو رائے امرت لال جی نے ۷ فروری کی انترنگ سبھا کے بعد باقاعدہ انچارج مقرر کیا تھا [illegible] بھنڈار کا چارج لے لیا اور دفتر کے ایک کلرک کے حوالے کر دیا - کیجئے اس کی بھی تردید -

آپ کی کارروائی کو انترنگ سبھا نے خوب سمپشٹ کیا ہے - رائے امرت لال جی نے آ کر لڑکوں کو سبھا کے پرستاؤ سُنانے کا حکم دیا - اس وقت جو حکم لڑکوں کو سُنایا گیا - وُہ مندرجہ ذیل ہے -

"دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے ۱۳ ودیارتھیوں کو پریکشا دینے کی آگیا دی جاتی ہے - وُہ پوروت (پہلے کی طرح) پریکشا کی تیاری کریں اور انہوں نے سبھا منتری کے نام جو پتر لکھا ہے - وُہ واپس لے لیں -

میں اپنے وشیش ادھکار سے دیانند اپدیشک ودیالیہ سمبندھی انترنگ سبھا کے پرستاؤ ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو سُنانے کی آگیا دیتا ہوں"

(دستخط)

امرت رائے مکھیہ اُپ پردھان

آریہ پرتی ندھی سبھا گوردوت بھون

۲۰ ۲/۳۷

آپ نے تو پرستاؤ سُنانے سے انکار کیا تھا - لیکن اُپ پردھان رائے امرت رائے

جی نے اپنے وشیش ادھکار کو کام میں لا کر آپ کے کام کی تائید کی۔ اور پھر ایک دن آ کر سوامی سوتنترانند جی کی سمتی بھی سُنا گئے۔

آپ نے لڑکوں خارج کیا۔ اُپ پردھان جی نے اس حکم کو رد کر دیا۔ آپ نے پرستاؤ کی نقل اور سوامی سوتنترانند جی کے فیصلہ کی نقل دینے سے انکار کیا۔ اُپ پردھان نے یہ دونو کام کر دئے۔ اگر آپ سوچ وچار کر یہ کام پہلے سے کر دیتے۔ تو یہ معاملہ خراب نہ ہوتا۔ مہاراج! میں اگر ودیارتھیوں کو شانت نہ رکھتا۔ تو وے پریکشا ہرگز ہرگز نہ دیتے۔ کیونکہ ... بیر یادس ہو چکے تھے۔ آپ سے اُنہوں نے اور سوامی سوتنترانند جی نے پریکشا کی تاریخیں بڑھانے کو کہا۔ تو آپ نے کورا انکار کیا۔ آپ نے لڑکوں کے آچاریہ سوامی سوتنترانند جی کا آریہ مسافر میں اپمان کرایا۔ خود ان کا سہوگ لینے سے انکار کر کے اپمان کیا۔ اگر میں یہاں موجود نہ ہوتا۔ تب آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ آپ کی غلطی کتنی خطرناک ہے۔ ہم نے سبھا کی شان بڑھانے اور سنگٹھن کو مضبوط بنانے میں کام کیا ہے۔ ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی آدمی اس کو خراب کرے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہت کی خاطر ہم نے مہاشہ کرشن جی سے لوہا لینے میں دریغ نہ کیا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اور ودیالیہ کی رکشا کرنے کے لئے آج ہم اور آپ کے ساتھیوں کے انیائے اتیاچار اور بھولوں کو طشت ازبام کرنے میں سنکوچ نہیں کر رہے۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ جس سبھا کی اُنتی کے لئے لگاتار سولہ سال دن رات کام کیا ہے۔ اس کو کسی کے سوارتھ کا آلہ کار نہ بنا کر ویدک دھرم پرچار کا موثر ذریعہ بنائیں آپ کے تو دھرم پیار کا حال ہمیں معلوم ہے۔ گوپال مصر کے متعلق سماجوں میں اتنا اندولن چل رہا ہے۔ لیکن آپ مست ہیں۔ ٧ فروری کو آپ نے ایک اُپ سمتی بنوائی۔ لیکن ١٥ مارچ تک آپ نے اس کی ایک بھی میٹنگ نہ بلوائی۔ جب آریہ ویر کا پرچہ نکلا اور اس نے آپ کو طعنہ دیا۔ تب آپ نے اس کی میٹنگ بُلائی دیکھئے اس کی بھی تردید۔

آپ اپنے آپ کو اپنے اخبار میں دیوتا شریپ لکھواتے ہیں۔ شوق سے لکھوائیے۔ آپ آریہ مسافر میں ہم پر ذاتی حملے کر رہے ہیں۔ کیجئے۔ آپ کے ان حملوں سے ڈر کر ہم ستیہ کا پرکاش بند نہیں کریں گے۔ کس طرح آپ کے کمیٹی اُپدیشک گھوم گھوم کر گند پھیلا رہے ہیں۔ کس طرح دوسرے اُپدیشکوں کو جو آپ کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے تنگ کیا جا رہا ہے۔ یہ اب کسی سے چھپا نہیں رہا۔

کئی مہانو بھاؤں نے لکھا ہے۔ کہ اخبارات میں اس معاملے کو نہ لایا جائے۔ ان سے نہایت نمرتا سے نویدن ہے۔ کہ اخبارات میں جانے سے ہمیں خوشی نہیں ہوئی۔ جب ادھکاریوں کے آگے ہاتھ جوڑے۔ گھٹنے ٹیکے۔ منتیں کیں خوشامد کی اور وُہ کسی طرح بھی کوئی بات سُننے پر آمادہ نہ ہوئے۔ تب آریہ جنتا کے دربار میں اپنی پکار پیش کی۔ لیکن گستاخی معاف۔ آپ لوگ خود کیوں اخباروں میں گئے۔

میرے متعلق بار بار نیتر ن بھنگ کا الزام دہرایا جا رہا ہے۔ میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔ مگر پھر گوش گذار کرتا ہوں۔ کہ آپ نے ٧ فروری کو جب لڑکوں کو خارج کر دیا۔ اور جن کا بقول پنڈت گیانچند جی کے آپ سے کچھ تعلق نہیں رہا تھا۔ تب ان کو میں نے سنبھالا اور ادھر اُدھر گھومنے سے روکا۔ اور ان کو نیم پوروک کام میں لگائے رکھا۔ کیا اس کو نیتر ن بھنگ کہتے ہیں۔ اگر اس وقت ان کو نہ سنبھالتا تو سبھا کی کتنی سخت بدنامی ہوتی اس کا آپ اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ آپ لوگوں نے ارادتاً یا بلا ارادہ ایسے کام کر ڈالے جس سے سبھا کو سخت نقصان پہنچے اور سبھا کے وقار کے مٹی میں ملنے کا اندیشہ تھا۔ میں نے مداخلت کر کے اس مصیبت سے سبھا کو بچا لیا ہے۔ ہاں اتنا ضرور قبول کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے منصوبے پورے نہیں ہو سکے ان میں ضرور وگھن پڑا ہے۔ لیکن سبھا کا وقار سبھا کا مان، آپ سے بہت اونچا ہے۔ سوامی سوتنترانند جی کے متعلق لکھتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔ کہ کسی سے مت بھید ظاہر کر کے اصلی حالات بتانے نرادر نہیں ہے۔ مہاراج میں بھی یہی کہتا ہوں۔ مت بھید ظاہر کرنا اور اصلی حالات جنتا کے سامنے رکھنا مخالفت نہیں کہلاتی۔ میں نے کہیں بھی سبھا کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ آپ سب سے بڑھ کے سبھا کا کام کیا ہے۔ خود آپ نے اور آپ کے اخبار نے میری سیواؤں کی تعریف کی ہے۔ اور ان کے لئے دھنباد کرنا بھی اتینت آوشیک مانا ہے۔ لیکن جس روپ میں آپ دھنباد کر رہے ہیں۔ میں اس کو قبول کرنے میں اپنے آپ کو ناقابل پاتا ہوں۔ لہٰذا آپ کا وُہ دھنباد آپ کو واپس کرتا ہوں آپ لوگوں کا تو فارمولا ایک ہے۔ جو آپ سے مت بھید کرے۔ وُہ جھوٹا۔ آپ کے سارے لیکھ اُس کا ترجمان ہیں۔ (باقی دارد)

گوروکل کانگڑی کے وارشک اُتسو کا پروگرام

٢٤ مارچ ١٩٣٧ء

صبح ٨ سے ١١ بجے تک گوروکل جنم اُتسو

٢٥ مارچ ١٩٣٧ء

صبح

٧ سے ٨ بجے تک ہون اور بھجن

٨ سے ٨½ تک پرارتھنا و اُپدیش آچاریہ پوشرملجی

٨½ سے ١٠ تک سرسوتی سمیلن کی پرتھم بیٹھک

١٠½ سے ١١½ تک ویاکھیان لالہ ہردیال جی۔

دوپہر

١½ سے ٢ بجے تک بھجن

٢ سے ٣ تک ویاکھیان شری پنڈت گنگا پرشاد جی

٣ سے ٣½ تک آیوروید سمیلن

٤½ سے ٥½ تک ویاکھیان پنڈت جگن ناتھ جی نرو کت رتن

رات

٧ سے ٨ بجے تک بھجن

٨ سے ٩ تک ویاکھیان سوامی کیولانند جی مہاراج

٩ سے ١٠ تک ویاکھیان سوامی ستیہ دیو جی مہاراج

٢٦ مارچ ١٩٣٧ء

صبح

٧ سے ٨ بجے تک ہون اور بھجن

٨ سے ٩½ تک سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک

٩½ سے ١١ تک دلت اُدھار سمیلن

دوپہر

١ سے ١½ بجے تک بھجن

١½ سے ٣½ تک راشٹر بھاشا سمیلن

٣½ سے ٤½ تک ویاکھیان پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی

٤½ سے ٥½ تک ویاکھیان پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی

رات

٧ سے ٨ بجے تک بھجن

٨ سے ٩ تک لیکچر پنڈت اندر جی ودیاواچسپتی

٩ سے ١٠ تک ویاکھیان شری نارائن سوامی جی مہاراج

٢٧ مارچ ١٩٣٧ء

صبح

٧ سے ١١½ بجے تک دیکھشانت سنسکار

دوپہر

١½ سے ٢ بجے تک بھجن

٢ سے ٣ تک ویاکھیان پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری

٣ سے ٤ تک ویاکھیان اور اپیل پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار

رات

٧ سے ٨ بجے تک بھجن

٨ سے ١٠ بجے تک سواستھ سدھار سمیلن

٢٨ مارچ ١٩٣٧ء

صبح

٧ سے ٨ بجے تک ہون اور بھجن

٨ سے ٩½ تک سرسوتی سمیلن کی چوتھی بیٹھک

٩½ سے ١١ تک وید آرمبھ سنسکار

دوپہر

١ سے ٢ بجے تک بھجن

٢ سے ٣ تک ویاکھیان پنڈت دھرم دیو جی سدھانت النکار

٣ سے ٤ تک شردھانند دل سمیلن

رات

٧ سے ١٠ بجے تک سنگیت سمیلن

چھوٹے پنڈال میں

٢٦ مارچ ١٩٣٧ء

دوپہر

٣½ سے ٥ بجے تک واد وواد سمیلن

رات

٧ سے ٩ بجے تک کویتا سمیلن

٢٧ مارچ ١٩٣٧ء

دوپہر

٢ سے ٤ بجے تک آیوروید سمیلن

پرچار سمیلن

ہر بارہ سال کے بعد ہردوار میں کمبھ کا میلہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اس بار کا کُنبھ کا میلہ ١٩٣٨ء کے مارچ و اپریل میں ہوگا۔ اس موقعہ پر ویدک دھرم پرچار کے سادھنوں و پروگرام کا وچار کرنے کے لئے گوروکل کانگڑی اس جلسہ پر ٢٨ مارچ کے دن ایک بڑے پرچار سمیلن کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اُمید ہے ویدک پرچار وُ اُتساہی آریہ ممبر بھاری تعداد میں حصہ لے کر اس پرچار سمیلن کو سپھل بنا دیں گے۔

دستیہ ورت نکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ جگت

شری گورو کل دھام جہلم کا پانچواں وارشک اُتسو

بتاریخ ۳۰-۳۱ چیت و یکم بیساکھ سمت ۹۴ بکرمی مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۳۷ء بروز اتوار - سوم - منگل - گورو کل کی تپو بھومی میں بڑے سمارو ہ سے منایا جائے گا - اس شبھ اوسر پر آریہ جگت کے دکھیات ودوان شری سوامی ویدانند تیرتھ جی - شری سوامی شانتا نند جی - شریمان پنڈت بھگت رام جی آچاریہ - شریمان پنڈت رام گوپال جی شاستری سابق ریسرچ سکالر ڈی - اے وی کالج لاہور - مہاتما نمیر سنگھ جی کالی کملی والے - شریمتی شنو دیوی جی ایڈیٹر 'شکتی' لاہور - شریمتی شکیل کماری جی آنریری اُپدیشکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر 'آریہ ویر' لاہور اور انیہ کئی ایک ودوان اور بھجنو پدیشک پدھاریں گے - لہذا سب سجنوں سے نویدن ہے - کہ سہ پرور وک پدھار کر اس دھرم سمیلن میں شامل ہوں - نئے داخل ہونے والے برہمچاریوں کا ویدا رمبھ سنسکار یکم بیساکھ منگل وار کو پراتہ کال ہوگا -

(رام دیو بھکشو آچاریہ گورو کل دھام جہلم)

دیانند آیورویدک کالج لاہور کا سالانہ جلسہ

لاہور، ۲۱ مارچ - دیانند آیورویدک کالج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۰ مارچ کو آنریبل مسٹر منوہر لال کی زیر صدارت منایا گیا - پہلے صاحب موصوف نے کالج فارمیسی ہسپتال وغیرہ کا معائنہ کیا بعد ازاں لالہ مہر چند جی مہاجن پردھان ڈی - اے وی کالج مینجنگ کمیٹی نے آپ کا تعارف کرایا - اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی - طلبا کے سُریلے بھجنوں اور سرکس کے کھیلوں کے بعد پنڈت پورنا نند جی نے رپورٹ پڑھی - جس سے کالج کی ہر پہلو میں ترقی نمایاں طور پر معلوم ہوتی تھی - رپورٹ میں اشارہ کیا گیا تھا - کہ آنے والی منسٹری آیوروید اور یونانی طبابت کی ضرور مدد کرے گی -

تقسیم انعامات کے بعد مسٹر منوہر لال نے فرمایا - اگرچہ میں کسی طبی سسٹم کو نہیں جانتا - تاہم مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے - کہ آیوروید اُن اصولوں پر مبنی ہے - جس کے بغیر کوئی میڈیکل سسٹم زندہ نہیں رہ سکتا - میں اس کالج کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا ہوں - اور سمجھتا ہوں - کہ اس کا مستقبل بڑا روشن ہے -

بعد ازاں لالہ مہر چند مہاجن نے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا -

آریہ سماج برنالہ کا سالانہ جلسہ

(۱) آریہ سماج برنالہ کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ چیت سمت ۹۴ مطابق ۲-۳-۴-۵ اپریل ۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے - نگر کیرتن ۲۱ چیت مطابق ۲ - اپریل ۳۷ء کو ہوگا -

(۲) آریہ سماج برنالہ کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان - بابو ہنسراج جی مینجنگ ایڈووکیٹ
اُپ پردھان - بابو مہر چند - لالہ دینا ناتھ جی
منتری - بابو بشمبر ناتھ جی
اُپ منتری - متر سین
لائبریرین - مہاشہ سیر رام

سٹور کیپر - مہاشہ حکم چند
مینجر کنیا پاٹھشالہ - بابو پرتھوی چند جی (منتری)

آریہ سماج منڈی بہاؤدین میں شوراتری کی دھوم

آریہ سماج منڈی بہاؤدین میں شوراتری سے ایک ہفتہ پہلے ماسٹر امرناتھ جی نے وید کے منتروں دوارا روزانہ دونوں وقت یگیہ کرواتے رہے - ہفتہ پہلے ہی آریہ نر ناری پربھات پھیری کرتے رہے - رات کو مہاشہ سنت رام جی اپنے بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کرتے تھے - ایک ہفتہ آریہ سماج میں دونوں وقت ایک میلہ سا لگا رہتا تھا - اور معلوم ہوتا تھا - کہ پرچار کا سردت بہ رہا ہے - آخر شوراتری کے دن یگیہ کی انتم آہوتی ہوئی - اس میں تقریباً ایک ہزار نر ناری شامل تھے - اس دن کی شان کو وہی جان سکتا ہے - جس نے وہ نظارہ دیکھا ہو - پود کہ سبھا کے پردھان جی کے ہاتھوں جھنڈا کی رسم ادا کروائی - رشی جیون پر نظمیں بولی گئیں - پاٹھشالہ کی لڑکیوں نے ایک سبق آموز ڈرامہ کیا - ماسٹر امرناتھ جی کے لیکچر کے بعد جو کہ بڑا پُر اثر تھا - کارروائی سماپت ہوئی - شوراتری کے پرچار نے نگر نواسیوں پر بہت اثر کیا - اس شبھ اُتسو پر دیانند ریلیف فنڈ آریہ سماج کی طرف سے کھول دیا گیا ہے - جس سے غریبوں یتیموں ودھواؤں کی یتھا یوگیہ سہایتا کی جاوے گی - یگیہ پر تقریباً ۲ صد روپیہ خرچ کیا گیا - اور فنڈ کے لئے تقریباً دو صد روپیہ جمع ہو گیا -

(سردار نگ منتری آریہ سماج منڈی بہاؤدین)

آریہ سماج جلالپور کیکناں میں رشی بودھ اُتسو

مورخہ ۹ - ۳ - ۳۷ کو شریمان پنڈت سنت رام جی بھجن اُپدیشک پدھارے - ہر روز رات کے ۸ بجے اپنے منوہر رسیلے دیا کھیان و بھجنوں سے جنتا کو آنندت کرتے رہے - مورخہ ۱۱ - ۳ - ۳۷ کو رشی بودھ اُتسو کے اپلکش میں رات کے ۸ بجے پرارتھنا منتروں سے کارروائی شروع کی گئی - مہاشہ مالک رام و ملک دیو یداس جی آریہ سیوک نے اپنی اپنی کویتا جو خاص کر شوراتری کے لئے تیار کی تھیں سنائیں - اس کے بعد پنڈت سنت رام جی نے رشی دیانند جی مہاراج کی جیونی دان کے مہان کام کا ورنن سُندر شبدوں میں کیا - جس سے حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا - حاضرین سے آریہ سماج کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - آرتی و شانتی پاٹھ سے کارروائی سماپت ہوئی - حاضرین میں موہن بھوگ تقسیم کیا گیا -

(دیوان چند بھولا منتری آریہ سماج جلالپور کیکناں)

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا دسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء بروز شکر-سنیچر-ایت اور سوموار کو ہونا قرار پایا ہے۔ یوگیہ مہانو بھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ اُکت جلسہ میں پدھار کر شوبھا کو بڑھاویں۔

(نرسنگھ دیو منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج راجن پور میں امرت ورشا

(۱) شریمان مہاتما ہربھجن لال جی آریہ بان پرستھی کی امرت مے کتھا سولہ دن تک ہوتی رہی۔ جس میں مختلف خیالات کے لوگ شامل ہوتے رہے ہیں۔ مہاتما جی نے ایشور سروپ پر کتھا چلائی۔ اور کئی دن تک یہ بتلاتے رہے۔ کہ ہم کیسی بھگتی کر رہے ہیں۔ لیکن کرنی کیسی چاہیئے۔ موجودہ پرچلت بھگتی کے خوب پول کھولے گئے۔ اور سچی بھگتی کرنے کا صحیح طریقہ ہر ایک سمپردائے کا ایک ہی بتلایا۔ ایک دن ویراگ پر لیکچر ہوا۔ دو دن مہرشی دیانند کے گن ورنن کرتے رہے۔ اور تین چار لیکچر کہ ایشور کیا ہے۔ کیا کام کرتا ہے۔ ہم اُسے کیسے پا سکتے ہیں۔

مہاتما جی کے لیکچروں کی اتنی دھوم مچی کہ آریہ سماج مندر میں کبھی کبھی لوگ سما نہیں سکتے تھے۔ شاید جن لوگوں نے آریہ سماج کے اُپدیش کبھی نہیں سُنے تھے۔ وُہ بھی مہاتما جی کی کتھا روپی امرت کو پان کر کے اتنے ترپت ہوئے۔ کہ تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ مہاتما جی کا ویراگ پر لیکچر ہوا۔ تو اُس دن ایک مسلمان بھائی جو ہر وقت اشانت رہنے والا تھا بھی موجود تھا۔ سویرے اُس سے یہ سُنا گیا۔ کہ میں پنڈت جی کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے میری پوری پوری تسلی کر دی ہے۔ میں مدت سے بھٹکتا تھا۔ لیکن آج دلی مدعا حاصل ہوا۔

(۲) شریمان مہاتما جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی آگیا انوسار گرمیوں میں اوش درشن دے کر جنتا کو پرسن کریں۔

(موہن لال شرما اُپ منتری آریہ سماج راجن پور)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار:-

(۱) مورخہ ۱۰ مارچ کو عیسائی مشنریوں کا جلسہ منڈی میں تھا۔ جس میں انہوں نے اعلان کیا۔ کہ جس نے شنکا سمادھان کرنا ہووے وُہ بعد لیکچر کر سکتا ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے چند سبھاسد وہاں پہنچ گئے۔ اُن کا لیکچر نجات پر تھا۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے مہاشہ لوڑ بند ارام منتری نے سوالات کئے۔ جن کا کوئی تسلی بخش جواب لیکچرار صاحب نے نہ دیا۔ بلکہ ادھر اُدھر کی باتوں میں وقت کو ٹالنا چاہا۔ ادھر ہماری جانب سے اس قدر حوالجات پیش کئے گئے اور کرموں کا پھل اعمال کا بدلہ وغیرہ کئی حوالہ جات انجیل سے دکھلائے گئے۔ جن کو سُن کر پادری صاحب بوکھلا گئے۔ عوام کو بخوبی معلوم ہو گیا۔ پادری صاحب کس پانی میں ہیں۔ اور اُن کے مذہب و عقیدہ کی کیا حقیقت ہے۔ تیسرے دن پھر پتر لکھا گیا۔ کہ شنکا سمادھان کے لئے وقت دینا۔ مگر اس دن لیکچرار صاحب چلے گئے تھے۔ اس سوال و جواب کا پبلک پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ اور آریہ سماج کے اصولوں کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔

(۲) مورخہ ۱۱/۳/۳۷ کو شوراتری کا تہوار سماج مندر میں منایا گیا۔ شوراتری سے ایک ہفتہ پہلے شہر میں پربھات پھیری دوارا سنکیرتن ہوتا رہا۔ اور شوراتری والے دن ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے اور سوامی جی کے جیون پر مختلف اصحاب نے تقاریر کیں۔ سماج مندر استری بچوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آریہ کمار سبھا نے بھی اُتساہ پوروک حصہ لیا۔

(۳) ۱۵ مارچ کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام کا بلیدان دوس نہایت جوش سے منایا گیا۔ اور صبح پربھات پھیری کی گئی۔ ۷½ بجے سے ہون یگیہ آرمبھ ہوا۔ اور بھجن و لیکچر ہوئے۔ شام کے ٹھیک ۷ بجے شہر میں گڈے پر نگر کیرتن کیا گیا۔ اور آریہ سماج کے اپنے بھجنیکوں مہاشہ چمن لال ماسٹر بابو رام تھا مہاشہ رام پرکاش بھجنیک پرتی ندھی سبھا و سابق منتری آریہ کمار سبھا گوجرہ نے نگر کیرتن کو بہت کامیابی سے نبھایا۔ جگہ بجگہ مہاشہ لوڑ بند ارام منتری مہاشہ چمن لال جی تقریریں کرتے تھے۔ اور مل کر چھٹے دوارا بھجن گاتے تھے۔ رات کے گیارہ بجے تک یہ کارروائی رہی۔ جو کہ نہائت کامیاب ہوئی۔ لوگوں میں شہید کے بلیدان کے متعلق عام چرچا تھا۔ آریہ سماج کی اپنی چمٹا بھجن منڈلی ہے۔ جس سے نگر کیرتن کا تجربہ کیا گیا جو کہ بہت سراہنیہ تھا باہر پرچار کے لئے بھی جا سکتی ہے۔

(۴) آریہ سماج کا وارشک اُتسو یکم ۲-۳-۴ جیٹھ کو مقرر ہوا ہے۔ ابھی سے تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

(ویر بھان وکیل پردھان آریہ سماج گوجرہ)

بلب گڑھ میں آدرش ویدک وواہ

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۷ء کو شریمان چودھری رام چند جی کے پوتا شریمان چودھری لچھمن نرائن کے سپتر عزیز تلوک چند کی برات پونہانہ سے بلب گڑھ آئی۔ وواہ سنسکار شریمان پنڈت سریندر جی کاویہ تیرتھ نے کرایا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ ور پکش کی طرف سے مندرجہ ذیل دان مختلف سنستھاؤں کو دیا گیا۔

	روپیہ
گوروکل کانگڑی	۲۵
آریہ سماج بلب گڑھ	۲۵
اگروال پاٹھشالہ بلب گڑھ	۵
پرنس اگروال ہائی سکول رہتک	۵
رام چند پاٹھشالہ پونہانہ	۵
آریہ سماج پونہانہ	۲۰
یتیم خانہ دہلی	۵
ویدپرچار فنڈ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	۱۱
کل دان	۱۰۱

(ڈاکٹر تلسی رام منتری آریہ سماج کوٹ پورہ)

آریہ سماج جتوئی کے سماچار

(۱) آریہ سماج جتوئی کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ پھاگن کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۳ پھاگن بروز شکروار پراتہ کال شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک برہد یگیہ ہو کر پوجیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کا آتی پربھاؤشالی اُپدیش ہوا۔ پھر ۶ بجے شام سے لے کر ۹½ بجے رات تک نگر کیرتن ہوا۔ جس میں مہاشہ دیسراج جی کے رسیلے اور دلکش بھجنوں کا جنتا پر وشیش پربھاؤ پڑا۔ اسی طرح مورخہ ۲۴-۲۵ پھاگن کو بھی پراتہ کال برہد یگیہ ہونے کے بعد دو دن پوجیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج و شری پنڈت ہردیالو جی و شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار اور شری پنڈت وجے شنکر جی سدھانت بھوشن کے منوہر ویاکھیان اور مہاشہ دیسراج جی و مہاشہ آتم دیو جی و مہاشہ رام پرکاش جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا اور مہاشہ جے دیو جی جتوئی والے کے منوہر بھجن ہوتے رہے۔ اتوار شام کو زیر صدارت شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار آریہ مڈل سکول جتوئی کے ودیارتھیوں کو پاریتوشک (انعامات) تقسیم کئے گئے۔ سپھلتا پوروک اور نروگھن سماپت ہوا۔

(۲) مورخہ ۱۱/۳/۳۷ کو آریہ سماج جتوئی میں رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اس کے بعد سماج مندر میں ۸ سے ۹ بجے تک برہد یگیہ ہوا۔ تت پشچات پرارتھنا اور بھجن ہو کر مشٹھان بانٹا گیا۔ پھر راتری کو ۹ سے ۱۱ بجے تک مندر آریہ سماج میں رشی جیون کے سمبندھ میں موثر تقریریں اور منوہر بھجن ہوئے۔ پھر آرتی شانتی پاٹھ ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔

(۳) مورخہ ۱۰/۳/۳۷ کو آریہ مڈل سکول جتوئی کی کمیٹی کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔

شریمان لالہ نند لال جی حکیم - مینجر سکول

" " گوڑا رام جی - خزانچی

شریمان چودھری اودھو داس جی - ماسٹر خوشحال چند جی ہیڈ ماسٹر سکول سبھاسد نیت ہوئے۔

(۴) مورخہ ۱۵/۳/۳۷ کو آریہ سماج مندر میں راتری کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا بلیدان بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت جی کے سمبندھ میں عمدہ عمدہ مضامین اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اور موثر تقریریں اور منوہر بھجن ہوئے۔ حاضری کافی تھی۔ آرتی اور شانتی پاٹھ پڑھ کر کارروائی ختم ہوئی۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)

آریہ سماج لورالائی میں رشی بودھ اُتسو

امسال پچھلے ورشوں کی طرح رشی بودھ اُتسو نہائیت ہی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوستی واچن۔ شانتی پاٹھ کے بعد ہون بڑے پیمانہ پر کیا گیا۔ سندھیا۔ پرارتھنا کے بعد مہاشہ یدھشٹر لال جی بی۔ اے اور بشمبر داس جی کے منوہر اور دلکش بھجن ہوئے۔ اس کے بعد چھوٹے چھوٹے بچوں نے رشی کی تعریف میں نہائیت ہی ... بھجن گائے اور لالہ بشمبر داس جی نے ... جی کی زندگی پر ایک نہائیت ہی موثر اُپدیش دیا۔ ۱۲½ بجے سے ۵ بجے شام تک رشی ... جاری رہا جس میں شہر کے تمام بھائی ... جو کہ ایک ہزار سے زائد تھے۔ بھوجن کیا۔ ... رشی بودھ نمبر مُفت تقسیم کئے گئے۔ ...

...ہوں نے نہایت ہی اُتساہ سے سیوا کی
(لکشمی نراین آریہ سماج لوہ الائی)

...کھیتا سرائے میں ویدک سنسکار

پھاگن بدی پنچمی دیانند ابد ۱۱۲ مطابق
...مارچ ۳۷ء سنسکار کو بابو کیدار ناتھ
...جی پردھان آریہ سماج کھیتا سرائے کی
...پتری ودیاوتی کا ان پراشن و چوڑا کرم
...سنسکار اور پتر بابو جنار دن پرساد کا
...پ نیں و ویدا آرنبھ سنسکار ویدک ریتی
...ہوا۔ اور پھاگن بدی سپتمی گرُوار کو
...ت شریمان جی کے جیشٹھ پُتر بابو نرسنگھ پرساد
...واہ سنسکار و اُسی وقت ان کی
...رم پتنی کا اُپ نین سنسکار پورن ویدک
...یقے سے ہوا۔ ہر ایک سنسکار برہمچاری
...ناتھ آریہ جونپور اور پنڈت مکند رام
...چارک آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی دوارا
...ئے۔ اور نمن سنستھاؤں کو نمن روپ
...دان دئے گئے۔

(۱) اُپ آریہ پرتی ندھی سبھا جونپور	عہ
(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی	عہ/
(۳) آریہ سماج کھیتا سرائے	صہ/
(۴) دوسرے اُستھت برہمنوں کو	للعہ
(۵) دین انہاٹے آدمیوں کو نقد	مدعہ

(...منتری آریہ سماج کھیتا سرائے جونپور)

...زیرہ میں رشی بودھ اُتسو

بتاریخ ۱۱ مارچ ۳۷ء بروز ویرار
...آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو منایا
...گیا۔ پراتہ ۸ بجے برہم ہون یگیہ کیا گیا پشچات
...سے گیارہ بجے صبح تک پر ویلین آریہ
...سماج زیرہ و مہاشہ بلونت رائے جی خوشتر
...اُپ برہمچاری برہمدت جی و مہاشہ جگت رام
...کے دیاکھیان گورو ور رشی دیانند کے
...جیون اور پوتر جیون پر ہوئے۔ اور عزیز ان
...رام رکھا۔ گیرتی پرشاد۔ کستوری لال۔
...کشن چند جی طالب علمان نے سوامی جی
...کی جیونی پر بڑی شردھا بھگتی بھاؤ سے
...نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ اس اُتسو کو
...آریہ سماج زیرہ نے بڑی دھوم دھام
...سے منانا تھا۔ پرنتو لالہ ماگھی مل جی رئیس
...زیرہ کے داماد کی بے وقت اور اچانک
...موت کی خبر سُنکر تمام اُمیدیں چھن بھن ہو گئیں
...آریہ سماج زیرہ لالہ ماگھی رام جی رئیس زیرہ
...کے داماد عزیز اوم پرکاش کی بے وقت مرتیو
...پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ان کے
...سمبندھیوں و لالہ ماگھی رام جی رئیس سے دلی
...ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے

پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مرتک آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیرج دیں۔

دستیا نند دیش سیوک پردھان آریہ سماج زیرہ)

آریہ سماج کھڈیاں کے سماچار

(۱) آریہ سماج کھڈیاں نے رشی بودھ اُتسو ۱۱ مارچ ۳۷ء کو بڑے سماروہ سے منایا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد شریمتی شکیل کماری آنریری اُپدیشکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے رشی بودھ اُتسو پر اور استری سکشا پر عالمانہ ویاکھیان دیا۔

(۲) آریہ سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے آریہ یووکوں نے پربھات پھیری شروع کر دی تھی۔ ۱۲ مارچ کی شام کو نگر کیرتن کا جلوس بڑا شاندار نکلا آریہ سماج کے سبھاسد یووک اور کمار کیسری پگڑیاں باندھے مختلف بھجن منڈلیوں میں گیت گاتے جاتے تھے۔ پنڈت دیسراج اور پنڈت آتم دیو بھجنیکوں نے جلوس میں اپنے بھجنوں سے جنتا کو خوب مگدھ کیا۔ شام کے ۶ بجے نگر کیرتن کا جلوس بڑی دھرم سالہ میں ختم ہوا۔ جہاں اوم کا جھنڈا شریمان پردھان جی نے اپنے ہاتھوں سے لہرایا۔ شریمتی شکیل کماری جی کا پربھاؤ شالی لیکچر بھی رات کو ہوا۔

۱۳۔ ۱۴ مارچ کو دونوں دن پنڈت منگل دت جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت نر دیو جی۔ مہاشہ کندن لال۔ مہاشہ کندن لال جی منتری آریہ سماج چونیاں۔ لالہ جگنجیت لال جی کے بڑے پربھاؤ شالی ویاکھیانوں اور پنڈت دیسراج جی۔ پنڈت آتم دیو کے بھجنوں دوارا خوب امرت ورشا ہوئی۔ وید پرچار کے لئے ۱۵۱/۱۲/- روپے دئے گئے۔

(۳) ۱۴ مارچ کو صبح مہاشہ کرپا رام جی کے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت منگل دت جی نے کرایا۔ مہاشہ کرپا رام جی نے حلوہ سے حاضرین کا ستکار کیا۔

(۴) ۱۵ مارچ کو شہید اکبر پنڈت لیکھ رام جی کی سمرتی میں ویر اُتسو منایا گیا جس میں حکیم بھگوانداس جی پردھان آریہ سماج کھڈیاں اور پنڈت رلیا رام جی نے شہید اکبر کی زندگی پر روشنی ڈالی۔

(خزانچند اُپ منتری آریہ سماج کھڈیاں)

آریہ سماج ستگھرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ستگھرہ ضلع ... کا دوسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ اپریل مطابق ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ چیت سمت ۹۴ بروز شکر سنیچر۔ ایت کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جاوے گا۔ جس میں بڑے بڑے سنیاسی مہاتما و دوان پنڈت و مشہور بھجنیک پدھار کر اپنی منوہر بانی دوارا جنتا کو آنندت کریں گے۔ آشا ہے۔ کہ ضلع کے آریہ بھائی بڑی تعداد میں پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھاویں گے۔ اور لابھ اُٹھائیں گے۔ لنگر کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ باہر سے آنے والے سجن بستر ہمراہ لاویں۔ جلسہ سے پہلے ایک ہفتہ کتھا کا انتظام کیا ہوا ہے۔ جو کہ بڑی ہی منورنجک ہوگی۔

ساتھ ہی مقامی دیویوں کا جلسہ دوارا اپیج بھی کیا جاویگا۔ جس کا انعام جلسہ میں دیا جائے گا۔

(امرناتھ چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج تلہ گنگ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج تلہ گنگ ضلع اٹک کا سالانہ جلسہ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ اپریل ۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ سب دھرم پریمی جنتا سے خاص کر تلہ گنگ نواسی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وُہ خود پدھار کر اور دھن دوارا بھی سہائتا کر کے مشکور فرماویں۔

(سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

...قیمتیں پوری ہیں

... کو بھی آرام دیا ہے

... پر وہاں آریہ سماج ستگھرہ کی پتری کا شبھ وواہ ویدک ریتی سے ہوا یہ سنسکار شریمان پنڈت رام سروپ جی نے کرایا۔ جنہوں نے کہ وید منتروں کی ویاکھیا بہت عمدہ طریقہ سے کی اس شبھ اوسر پر نگر کے سینکڑوں نر ناری موجود تھے۔ جن پر سنسکار کا بہت اچھا اثر پڑا۔ ور پکش کی طرف سے ۱۰۱ روپیہ اور بدھو پکش کی اور سے ۲۱/- روپیہ مختلف سوسائٹیوں کو دان دئے گئے۔

(۲) ۲۰۔ ۲۱ فروری ۳۷ء کو پنڈت چانن رام جی اُپدیشک گورو کل کانگڑی نے پرچار کیا۔

(۳) ۲۴۔ ۲۵ فروری ۳۷ء کو شریمان پنڈت صوفی گیان چند جی نے دھرم ہیں ہندو سبھیتا پر لیکچر دئے۔ آپ کے لیکچر اس قدر پر اثر تھے کہ مسلمان صاحبان بھی جو کہ لیکچر میں بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ صوفی جی کی معلومات طرز بیان و قابلیت نے ویدک دھرم کا سکہ اُن کے دلوں پر بٹھا دیا۔

(۴) ۱۱ مارچ ۳۷ء کو رشی بودھ اُتسو نہایت شاندار طریقہ پر منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں کہ سب آریہ ویر شامل ہوئے۔ اور نگر کے کونہ کونہ میں رشی کے مشن کو پھیلایا گیا۔ علاوہ بھجنوں دوارا پرچار کرنے کے "آریہ سماج کیا ہے"۔ "ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے"۔ "ویدک دھرم کی وجے" وغیرہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد سماج مندر میں بڑا یگیہ ہوا۔ اور مہاشہ بھگت رام جی کے بھجنوں نے اچھا سماں باندھا۔ ودھی فنڈ میں ۱۹/۱/- اکٹھے ہوئے۔ رات کو پھر مہاشہ بھگت رام جی کے منوہر بھجن رشی جیون پر ہوئے۔ جس کا اثر عام جنتا پر بہت اچھا پڑا۔

(نرنجن داس منتری آریہ سماج ستگھرہ)

آریہ سماج کھوئی رٹہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی ریاست جموں کا دوسرا سالانہ جلسہ ۴۔ ۵۔ ۶ پھاگن کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر اچھوت ادھار کانفرنس زیر صدارت مہاشہ کرم چند جی وکیل ہائیکورٹ میرپور منعقد ہوگی۔ ۴ پھاگن کو ۲ بجے بعد

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

... سالانہ ... مندر سے نگر کیرتن شروع ہُوا۔ جو بڑا کامیاب تھا۔

مورخہ پھاگن صبح ہون یگیہ اور لیکچر ہُوئے۔ ۲ بجے بعد دوپہر کانفرنس کی کاروائی شروع ہُوئی۔ لالہ رام ناتھ جی نے استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے اور مہاشہ کرم چند جی نے صدارتی ایڈریس پڑھے۔ جو بڑے پربھاؤشالی تھے۔ ایڈریسوں کے بعد اچھوت لڑکوں نے وید منتر بھجن نہائت ہی سُریلی آواز سے سُنائے وگائے۔ انہیں آریہ سماج کی طرف سے کتب وغیرہ انعام دی گئیں۔ طلبا رجوعہ پاٹھشالہ کے تھے۔

بعد ازاں کئی اہم ریزولیوشن اچھوت ادھار اور دلت بھائیوں کے ادھیکاروں سمبندھی ہوئے۔ وُہ بعد لیکچر جلسہ و کانفرنس بڑی سماج کے چندے ... اُن کا لیکچر بجا ... منتری آریہ سماج کھوئی رٹہ)

مالاکنڈ ایجنسی کی آریہ سماجوں کا سملت رشی بودھ اُتسو

مورخہ ۱۱-۱۲ مارچ ۳۷ء کو بمقام آریہ سماج مندر میں علاقہ سورت۔ مالاکنڈ ایجنسی کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے سملت روپ میں بڑے سماروہ سے شورا تری اُتسو منایا گیا۔

اس شُبھ اوسر پر شریمان مانیہ ور پنڈت مست رام جی بھجنوپدیشک موضع اور کھا بمع مہاشہ وساکھی رام جی بھجنیک کے خاص طور پر منگوائے گئے۔

صبح ۱۱ مارچ سندھیا ہون یگیہ مہرشی کے جیون کے متعلق ہی بھجن۔ اور اُپدیش کے بعد شانتی پاٹھ سے کاروائی سماپت ہُوئی۔

شام کو ساڑھے آٹھ بجے سے کاروائی شروع ہُوئی۔ پہلے ان مہانو بھاووں کے بھجن اُپدیش اور بعد مہاشہ پشوری لال جی سابق منتری آریہ سماج بٹ خیل کا مہرشی جیون پر لیکچر ہُوا۔ ازاں بعد ایہ وکت مہانو بھاووں کے بھجن اُپدیش ہُوئے۔

دوسرے روز مورخہ ۱۲ مارچ کو صبح ۸ بجے کاروائی شروع ہُوئی۔ سندھیا ہون پرانتھنا کے بعد مندرجہ بالا مہانو بھاووں کے پریم اور سنگھٹن پر بھجن اُپدیش ہُوئے۔ ۱۲ مارچ رات کو بھی پہلے ان مہانو بھاووں کے بھجن اُپدیش ہُوئے ازاں بعد مہاشہ سوکھن مل جی کا تھیان والے کا لیکچر مہرشی کے اُپکار پر ہُوا۔ اور بعد میں پھر مندرجہ بالا مہانو بھاووں کے بھجن اُپدیش ہوتے رہے۔ آج کا پروگرام ۱۱ بجے کا تھا۔ مگر جنتا کی روچی اور اصرار پر ایک بجے رات تک کاروائی ہوتی رہی۔

۱۳ مارچ صبح مہاشہ رام کرشن جی پردھان سماج ہذا اور دراقم (سیکرٹری) کے بیٹوں کے نام کرن سنسکار ہوئے۔ مہاشہ لیکھرام جی پردہان آریہ سماج ... کا اسی وشے پر لیکچر ہُوا۔ اور مندرجہ بالا مہانو بھاووں کے بھجن اُپدیش ہوتے رہے۔ مہاشہ رام کرشن جی پردھان سماج ہذا کے سُپتر کا نام مہاشہ یشپال رکھا گیا۔ اور دو روپیہ انہوں نے سماج کو دان دیا۔ اور دراقم کے سُپتر کا نام مہاشہ اندرجیت رکھا گیا۔ اور ... روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہُوا۔

تینوں دن حاضری کافی ہوتی رہی۔ ... کے کئی بھجن سملت ...

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی مصرجی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ار سینکڑہ للعہ
ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب ،، ار ،، ہے
مینڈکی کو زکام یا درگادت کی درگت بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) ،، ۲ر ،، عہ
آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،، عیہ
دیونندک کون ہے؟ (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) ،، ار ،، عہ
شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،، عہ
نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ،، ار ،، عہ
سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) ،، ۲ر ،، عہ
آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) ،، ار ،، عہ
پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی رجوعہ) ،، ار ،، عہ
اوتار کا کارن شاپ بھوگ (از بہاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ) ،، ۲ر ،، عہ
مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) ،، ار ،، عہ
شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) ،، ار ،، ۱۲ار
پورانک دھرم اور وام مارگ (از پریتم جی امرتسری) ،، ار ،، ۱۲ار
ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،، ۱۲ار
پورانک اینٹور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ،، ار ،، ۱۲ار
مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،، ۱۲ار
شرادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) ،، ار ،، ۱۲ار
اکٹھے

مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت ار سینکڑہ
شاستر ارتھ روپڑ یعنی روپڑ میں پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات ،، ار ،،
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،،
ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ،، ار ،،
مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ،، ار ،،
سناتن دھرم یا سماپت دھرم (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) ،، ار ،،
ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از مہاتما امر سنگھ جی آریہ اُپدیشک) ،، ار ،،

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

بابا آدم نرالا ہے (از شری سوامی رودرانند جی مہاراج) قیمت ار سینکڑہ
ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی) ،، ار ،،
مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) ،، ار ،،

رادھا سوامیوں میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت ار ،،
رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) ،، ار ،،

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت ار ،،
راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) ،، ار ،،
سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) ،، ار ،،

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور !!

اخیر مارچ ۱۹۳۷ء تک امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۳/۴ قیمت پر باقی ادویات وکتب نصف قیمت پر ملیں گی۔ نیچے قیمتیں پوری درج ہیں

امرت دھارا اوشد ھالیہ کی کچھ خاص ادویات جنھوں نے مایوس مریضوں کو بھی آرام دیا

امرت دھارا کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک نصف قیمت پر ملیں گی!!

مفصل فہرست ... مفت

مسیحا [مرہم] ... کہنہ سے کہنہ ناسور کو بھی دور کرتی ہے بھگندر کو نافع ہے دیگر اقسام زخموں کے بھرنے کے واسطے بھی اعلےٰ چیز ہے۔ اس کے کھانے سے قرحہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ گویا اندرونی زخموں کو کھانے سے ... بھرتی ہے۔ ایک اونس تین روپے قیمت ۲ ڈرام ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ نمونہ ۶/

... بخار} ملیریا جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو۔ تین دن کے اندر جاتا رہتا ہے۔ روزانہ آنے والا۔ دوسرے دن میں دوبارہ آنے والا۔ تیئہ۔ چوتھیہ۔ تپ سب کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸/

... بدن} گلے وچھاتی کی کل امراض۔ کھانسی۔ دمہ ہر قسم۔ گلے پڑنا وغیرہ کو مفید ہے۔ تپ دق وسل کی کھانسی میں خون جانے میں چند دنوں میں پورا اثر کرتی ہے۔ تپ دق وسل میں اس کو ادر ... ضرور استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ۱۲/

... دانا} ہیضہ کے شروع میں امرت دھارا ہی اکسیر ہے۔ اگر سخت حالت میں دست وقے نہ رکیں اور کمزوری بڑھتی نبض گھٹتی معلوم ہو تو اس کو دیتے ہیں ہیضہ کیلئے یہ دوائی بے نظیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

... رجسٹرڈ} اس کی ایک ہی پڑیا کے استعمال سے خواہ کسی قسم کی عضلاتی درد ہو۔ اعصابی درد ہو جاتا رہتا ہے سر درد۔ جوڑوں کا درد۔ یا گنٹھیا۔ گھٹنہ ران یا کمر کسی بھی جگہ کا درد ہو ۱۵ منٹ میں آرام۔ درد سر ... آرام آجاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

... مرگی کی دوائی} مرگی نئی ایک ماہ کے اندر تین ماہ کے اندر ضرور دور ہو جاتی ہے قیمت ۸۰ گولی ایکروپیہ

(دوائی گنٹھیا) رجسٹرڈ} درد۔ سوجن جوڑ۔ وجع المفاصل۔ نقرس وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے نمونہ ۴/

... گولی رجسٹرڈ} دمہ۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ تپ لرزہ۔ پانڈو روگ۔ درد چشم۔ امراض چشم۔ ناخونہ۔ زہر ہر قسم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی۔ سنیپات۔ دندان قبض۔ بواسیر۔ بانجھ پن۔ سانپ بچھو کا ڈنک ... درد اور کرم شکم۔ تنگی بول۔ بدہضمی۔ کمزوری معدہ۔ سنگرہنی۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ آتشک۔ پرمیہہ۔ ذیابیطس۔ بدبوئے ... دہن۔ یرقان اور جلودھر۔ داغ سفید۔ ضعف باہ۔ مرگی۔ ناسور۔ گنج۔ اسہال۔ پیچش۔ درد گوش۔ درد دندان۔ سنگرہنی ... بچھو وغیرہ کا ڈنگ۔ سستی وجود۔ درد مقعد۔ زکام۔ سردی کم ... تنگی نفس۔ سنگ مثانہ۔ جھوٹ پیشاب ... امراض اطفال۔ شدت پیاس وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں ... پانچ سات گولیاں اکٹھی دینے سے نہایت اعلےٰ آرام دیتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ ۳۰ گولی ۸/

... بواسیر نمبر ۱} یہ دوائی بواسیر خونی وبادی دونوں کو مفید ہے۔ ۴۸ گولی دو روپے ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/
... نمبر ۲} خاص طور پر خونی بواسیر کو اکسیر ہے قیمت ۴۸ گولی دو روپے ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

بواسیر و سرعت ...} یہ دوائی مقوی باہ اور سرعت جریان وغیرہ کو نافع ہے اور ساتھ ہی بواسیر کے واسطے اکسیر ہے خاصکر خونی بواسیر کیواسطے قیمت ۴۰ گولی پانچ روپے۔ نمونہ ۸ گولی ایک روپیہ

... طحال نمبر ۲} یہ دوائی اس وقت دی جاتی ہے۔ جبکہ ہاضمہ کمزور ہو۔ تلی بڑھتی ہوئی ہو۔ بھوک کم لگتی ہو۔ قیمت ۴۸ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴/

... طحال نمبر ۳} مقوی ہے چہرہ کے رنگ کو جلدی سرخ کرتی ہے باہ کو بڑھاتی ہے مدت کے ملیریا کے جرم کبھی کبھی بخار لاتے ہیں اس سے دور ہوتے ہیں طحال ہر قسم کو مفید ہے قیمت ۶ ماشہ ۴ روپے۔ ۱۰ ماشہ ایکروپیہ

... طحال نمبر ۵} جبکہ طحال کے ہمراہ قبض ہو یا طحال بہت ہی پرانی اور بڑھی ہوئی ہو یہ دوائی مفید ہے۔ بہتر یہ ہے کہ منہ۔ جبکہ لاانسی بھی دوائی کے کھانے کے وقت اس دوائی کو جاری رکھا جاوے۔ رات کو سوتے وقت ایک ... سے صبح کھل کر پاخانہ آتا ہے اور تلی کم ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ ۳۰ گولی ۸/ نمونہ ۴/

... جواہر رجسٹرڈ} درد پیٹ۔ گڑگڑاہٹ۔ قے۔ ہیضہ دست وغیرہ امراض کو مفید ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھاتی ہے اکثر ہاضمہ کے چورن اسکے سامنے ہیچ ہیں۔ قیمت دو روپے۔ نصف ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

... رجسٹرڈ} یہ گولیاں ہاضمہ کے واسطے اکسیر اعظم ہیں۔ مقوی ہاضمہ۔ دافع بلغم و بادی۔ غذا کو ہضم کرنے والی۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ پیٹ درد۔ اپھارا وغیرہ کو دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ ہاضمہ کی کل شکایات اس سے دور ہوتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ ۱۶ گولی ۸/

دت ورچن رجسٹرڈ} یہ گولیاں جلاب کے حق میں بے نظیر ہیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ آتا ہے۔ ایک دست آتا ہے۔ اور کوئی تکلیف نہیں۔ صبح طبیعت کھل جاتی ہے اور ۳۔ ۴ گولیاں کھانے سے ۸۔ ۱۰ اجلاب کھل کر ہو جاتے ہیں۔ ہر سہ اخلاط کے فساد کو دور کرتی ہے قیمت ۴۸ گولی ایکروپیہ۔ ۳۲ گولی ۸/ نمونہ ۲/

گدکول رجسٹرڈ اکسیر ہاضمہ} ہاضمہ کے متعلق کل امراض کا حکمی علاج ہے۔ غذا تحلیل ہو کر پوری طاقت بخشتی ہے۔ کھایا پیا سب ہضم ہوتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے قیمت ۶۰ گولی دو روپے ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

گندھارس} سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال پیچش سنگرہنی وغیرہ چند یوم میں کافور۔ اکثر ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام آتا ہے ہیضہ کے دست وقے کو بھی نافع ہے۔ اسہال وپیچش کے واسطے ایسی دوائی نہ ہوگی قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نصف ۸/ نمونہ ۲/

حیات افزا رجسٹرڈ} اختلاج القلب۔ دھڑکن کے واسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ۲۰ دن میں آرام آتا ہے۔ قیمت خوراک ۲۰ دن دو روپے۔ نمونہ ۶/ کشتہ چاندی۔ کشتہ سنگ یشب بھی دل کے واسطے بڑے مفید ہیں

اشوگری رجسٹرڈ} ذیابیطس جس میں شکر بہت آتی ہو۔ اس کے واسطے بے نظیر دوائی ہے بیساختہ قوت باہ مرت جریان کی اکسیر دوائی ہے۔ ہاضمہ کو تیز کر کے کھانے کو فوراً ہضم کرتی ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے (وللعۃ) نمونہ ۸ گولی ایک روپیہ

کرن تیل} کان کی امراض مثل درد۔ پیپ۔ زخم۔ کانوں میں شائیں شائیں وغیرہ آوازیں آنا۔ سنائی کم دینا کو بھی نافع ہے۔ قیمت ۲ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

کالی دور۔ بچوں کی کالی کھانسی کے واسطے مفید گولیاں ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی آٹھ آنے

جوڑ آری ابرک} یہ گولیاں وہم جوڑ کے واسطے اکسیر و بے نظیر ہیں۔ پرانا بخار اور خاصکر وہ بخار جو چڑھتا اترتا ہو کے لئے اکسیر ہیں۔ تیئہ۔ چوتھیہ اور روزانہ آنے والا ہو جس دن گولی کھاؤ۔ اسی دن نہیں آتا۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ ۸ گولی ۸/

سورج گھرت} اس کے جسم پر ملنے سے ہر قسم کی خارش خشک وتر دور ہوتی ہے پھوڑا پھنسی کسی قسم کے جن کو نکلتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ پھٹے ہوئے جسم بھی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴/

دنت نسوار} اس نسوار کے لیتے ہی درد شقیقہ۔ داڑھ درد۔ درد کان۔ سوج منہ۔ درد آنکھ۔ نزلہ زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

سارساسارشٹ مرکب} بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے۔ آتشک درجہ دوم وسوم میں مفید ہے پھوڑا پھنسی۔ داغ چنبل۔ داد سیاہ۔ تانبڑی۔ دھپڑ۔ خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے قیمت فی شیشی دو روپے۔ نمونہ ۶/

چناک} یہ سوزاک کی ہر حالت کو بے نظیر ہے۔ سوزش۔ جلن۔ پیپ ہو۔ دونوں ملے ہوئے ہوں۔ سب کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۶۰ گولی چار روپے۔ ۱۵ گولی ایک روپیہ

میٹھا پھل} ایک عجیب دوائی ہے۔ حمل کے دو ماہ بعد تیسرے ماہ کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ سے کھلائی جاتی ہے۔ پس لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر لڑکی پیدا ہوگی تو قیمت واپس کر دی جائے گی۔ قیمت دس روپے

بال سکھ} بچوں کے امراض بدہضمی۔ قبض۔ کھانسی وغیرہ کے واسطے مفید ہے۔ قیمت ایکروپیہ نمونہ ۴/

سنگ توڑ} پتھری۔ کنکر۔ گردہ و مثانہ کے واسطے اکسیر ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے۔ نصف ایکروپیہ

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے و

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے نہائت اُپیوگی

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پُستکیں

دیانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ
ویدک ونے تینوں حصے	"	سے
وید امرت	"	عگہ
اُپنشد پرکاش	"	عہ
ویدک دھرم	"	۱۲/
وید میں اتہاس نہیں ہے	"	۱۲/
آنند سنگرہ	"	عہ
" "	اُردو	عہ
امرت ورشا	ہندی	۱۲/
آنند اُپدیش مالا	"	۱۰/
" "	اُردو	۱۰/
آتم درشن	ہندی	عہ
برہم یگیہ	"	۶/
سورگ	"	۶/
نو اُپنشد سار	"	۴/
گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی	"	عہ
بھگتی درپن	"	۱۰/
"	اُردو	۱۰/
کرتویہ درپن	ہندی	۸/
بھگتی درشن	"	۱۰/
کرتویہ درشن	"	۱۰/
یوگ مارگ	"	۳/
سرل یوگ ابھیاس	"	۶/
برہمچریہ	"	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ حصہ اوّل	"	۶/
" " حصہ دوئم	"	۴/
چاروں ویدوں کے شتک	" فی ۴/ سٹ	۱۵/
دیو یگیہ پرکاش	"	۲/
آریہ سماج کیا ہے؟	"	۵/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اُردو	عہ
سوراجیہ پتھ پردرشک اُردو عہ رعایتی		۱۲/
ویدک ڈپو ماڑف یگیوپویت	اُردو	۴/

پورانک مت کے کھنڈن کی پُستکیں

پوران مت آلوچن	ہندی	سے
پورانک پول پرکاش دونوں حصے مکمل	"	للعہ
بھوشیہ پوران آلوچنا	اُردو	۱۰/
نشکلنک دیانند	"	عہ
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳/
شریمد بھاگوت سار	اُردو	۳/
نیوگ پرمان	ہندی	۶/
لنگ پوران آلوچنا	"	۷/
وراہ " "	"	۸/
کورم " "	"	۱۰/
مرتک شرادھ کھنڈن	اُردو	۳/
نیوگ فلاسفی	"	۶/
مورتی پوجا کھنڈن	"	۲/
مرتک شرادھ پر وارتالاپ	"	۲/
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲/
پوران اور وام مارگ	"	۲/
بم مہادیو	"	۱/
بھوشیہ پوران کی پریکشا	"	۴/
پورانک مت کھنڈن	"	۴/
امورات سدھانت	"	۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پُستکیں

کلیات آریہ مسافر	اُردو	للعہ
رشی کا بول بالا	"	۱۲/
جواہر جاوید	"	۱۰/
دافع الاوہام	"	۸/
بابا نانک اور دین اسلام	"	۳/
ویدوں کا عربی مبلغ	"	۴/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	"	۸/
چور اور چتر	"	۲/
اسلامی بہشت کی حقیقت	"	۳/
شرک و بدعت اسلام	"	۳/

وید اور قرآن	اُردو
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	"
مرزائی دام فریب	"
متعہ اور نیوگ	"
قرآن کی چھان بین	"
سرگذشت قرآن	"
منہ توڑ	"
مغز پھوڑ	"
خلاصہ تعلیم القرآن	"
مباحثہ آگرہ	"
اسلام میں جلوہ وید	"
عقائد اسلام پر ایک نظر	"

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پُستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی
" " " "	اُردو
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	"
آپریشن ستیارتھ پرکاش	"
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی
" " " وچار	"
" " " پرکاش	"
" " ہوائی محل	"
" " کا فوٹو	"

متفرق کھنڈن کی پُستکیں

شکتی رہسیہ (دانس بھگشن)	ہندی
گورمت سار	اُردو
آریہ خالصہ ملاپ	"
وید اور بائیبل	"
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	"
عیسائیت میں جلوہ وید	"
عیسائی مت درپن ۵/ عیسائیت پریکشا	"

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پُستکیں آریہ ویدک پُستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں!

المشتہر:- اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویدک پُستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

۲۳ اپریل سنہ ۳۷

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کانڈ سماپت

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا جھگڑا میری یہ دھارنا ہے - کہ اگر پنڈت بھیم سین منتری سبھا - پنڈت گیان چند ادھشٹاتا ودیالیہ - رائے صاحب امرت رائے اپ پردھان اور آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا مٹانے کی کوشش کرتے - تو ایک منٹ میں ختم ہو سکتا تھا - مگر اس جھگڑے کو غلطی پر غلطی کر کے … ختم کرنے کی بجائے بڑھانے کی کوشش کی گئی - ۷ فروری کی انترنگ سبھا کے بعد اس جھگڑے کے ختم ہو جانے کی آشا ہو گئی تھی - لیکن پنڈت بھیم سین اور پنڈت گیان چند نے معاملہ کو خراب کر دیا - ودیارتھیوں نے سبھا کے پرستاؤ اور سوامی سوتنترتا نند جی کی سمتی مانگنے پر پنڈت بھیم سین جی کے انہیں ودیالیہ چھوڑ کر گھر چلے جانے اور پنڈت گیان چند جی کے ودیارتھیوں کے نام کاٹنے وغیرہ کے متعلق پاٹھک مفصل پہلے پڑھ ہی چکے ہیں - کہ کس طرح سوامی ویدانند جی نے آکر ودیالیہ کو بچایا - اگر سوامی جی نہ آتے - تو ودیالیہ کی ستھتی آج کچھ اور ہوتی - یہ سوامی جی کی ہمت ہے - کہ جہاں ودیارتھیوں کے اخراج کا حکم واپس لیا گیا - وہاں ان کی پریکشائیں بھی ہو گئیں - اور ودیالیہ کا کمرہ ہوائی شانت ہو گیا - ورنہ جو کچھ پنڈت بھیم سین جی اور پنڈت گیان چند کر رہے تھے - اس کا نتیجہ نہ معلوم کیا کچھ ہوتا -

سوامی ویدانند جی سے جو ویوہار پنڈت بھیم سین اور پنڈت گیان چند وغیرہ نے کیا - وہ پاٹھک پڑھ ہی چکے ہیں - آچاریہ رام دیو جی نے بھی بجائے جھگڑا ختم کرنے کے اپنے مضمون سے حالت خراب کر دی - مگر اس کے باوجود جب تک ودیارتھیوں کی پریکشائیں نہ ہو گئیں - سوامی جی ودیالیہ میں ٹھہرے رہے - اور کسی قسم کی گڑبڑ انہوں نے نہیں ہونے دی - پریکشاؤں کے بعد سوامی جی لاہور سے چلے گئے - مگر اُن کے جانے کے بعد ہی پنڈت بھیم سین جی نے پھر معاملہ کو چوپٹ کر دیا - اور معمولی سی بات کے لئے پھر وکٹ سمسیا جس سے ودیارتھیوں کو پھر بھوک ہڑتال کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا - پیدا کر دی - وہ بات یہ ہے کہ ودیالیہ کی گڑبڑ کے کارن تین ماہ سے زیادہ ودیارتھیوں کی پڑھائی نہیں ہو سکی تھی - اس پر انہوں نے کہا تھا - کہ ایک ماہ پریکشا کی چھٹیاں … دی جاویں - پنڈت بھیم سین جی نے ودیارتھیوں کو جن کی اس سال آخری پریکشا تھی - کہا - پریکشا … دو … بعد دو ماہ مئی کے آخر تک … تم اپنی پڑھائی پوری کر لینا - لیکن امتحان کے بعد نہیں ودیالیہ سے چلے جانا - … لیکن شنوائی کا آرڈر دے دیا گیا - … ودیارتھیوں نے منتری جی کو وعدہ یاد دلایا -

… کے متعلق بات چل ہی رہی تھی - کہ ادھیکاریوں … کو … اپریل کی رات کو ودیالیہ میں لڑائی کرا دی گئی … بیان کیا کہ جس رات … میں لڑائی ہوئی - اُس دن شام کو دو ڈانس ودیارتھی منتری جی کے ساتھ … دیکھے گئے - خیر لڑائی کی اطلاع منتری جی کو ملی - انہوں نے آتے ہی بغیر … دریافت کئے تین ودیارتھیوں کو جو پریکشا پاس کر چکے ہیں - اور جن سے پہلے … کا وعدہ کیا تھا - اب منتری جی نہ معلوم کس کے کہنے میں آ کر نکالنے کے لئے آپے سے باہر ہو رہے تھے - فوراً ودیالیہ چھوڑ کر چلے جانے کے لئے کہہ دیا - ان ودیارتھیوں اور دوسرے ودیارتھیوں نے بہتیرا کہا - کہ آپ سب حالات تو سن لیں - لیکن منتری جی اپنا آرڈر دے کر چلے گئے - دوسرے دن پھر ودیالیہ میں آئے - اور پنڈت نردیو جی ادھیاپک کو آرڈر دے گئے - کہ ان تین … سے سامان لے لیا جائے - اور انہیں ودیالیہ سے نکال دیا جائے - … کی بہت دہائی دیا کرتے ہیں - لیکن اُن کا اپنا یہ آرڈر نیتی … تھا - ودیالیہ کے ادھشٹاتا پنڈت گیان چند اور آچاریہ پنڈت پریہ ورت … کے بعد یہ بندھ پنڈت … چند جی کے ہاتھ میں ہے - انہیں نہ کہہ کر پنڈت نردیو جی کو ایسا حکم دینا منتری جی کے لئے کتنا اُچت تھا - وہ پاٹھک اندازہ لگا سکتے ہیں - مگر منتری جی تو اس ہتھیار سے پنڈت نردیو جی کا کانٹا نکالنا چاہتے تھے - چنانچہ وہ حکم دے کر چلے گئے - پنڈت نردیو جی نے تینوں ودیارتھیوں سے ودیالیہ کا سامان لے لیا - اور انہیں منتری جی کا حکم سنا دیا - … ودیالیہ سے چلے جاؤ - مگر ودیارتھی نہ گئے - اس میں پنڈت نردیو جی کیا کر سکتے تھے - منتری جی کے دوبارہ آنے پر انہوں نے بتا دیا - کہ سامان لے لیا گیا ہے - اور ان تین ودیارتھیوں کو ودیالیہ سے چلے جانے کے لئے بھی کہہ دیا گیا ہے - لیکن وہ نہیں جاتے - اس پر منتری جی خود جو چاہتے کر سکتے تھے - لیکن انہوں نے … پنڈت نردیو جی کو ودیالیہ سے علیحدہ کر دیا - … میں کام کرنے کے لئے کہہ دیا - نیز ساتھ ہی حکم دے دیا - کہ ودیالیہ کا کمرہ جس میں وہ ٹھہرتے ہیں - خالی کر کے پنڈت وشوناتھ جی کے حوالے کر دیں - پنڈت نردیو جی کو سبھا کی طرف سے ستگھرہ آریہ سماج کے جلسہ پر جانے کا پروگرام ملا ہوا تھا - گاڑی میں تھوڑا وقت ہونے کے کارن کمرہ خالی نہ ہو سکتا تھا - انہوں نے پنڈت وشوناتھ جی کو کہہ دیا - کہ جلسہ کی واپسی پر آپ کو کمرہ خالی کر دوں گا - مگر پنڈت بھیم سین جی مہاراج نے پنڈت نردیو جی کے جانے پر اُن کے تالے کے اوپر ڈبل تالہ جڑ دیا - پاٹھکوں کو واضح ہو - کہ یہ وہی کمرہ ہے - جس میں سوامی ویدانند ٹھہرے رہے - اور ان کے جانے کے بعد اُن کی لنگوٹیاں آدی سامان اندر پڑا تھا -

پریکشا پاس ہوئے ودیارتھیوں سے وعدہ شکنی - ودیالیہ میں لڑائی - منتری جی کا بُرا ویوہار - پنڈت نردیو جی (جو ودیالیہ میں نہایت ہی ہردلعزیز تھے) کی … وغیرہ امور نے … ودیارتھیوں میں پھر ہیجان پیدا کر دیا - اور ۱۱ - اپریل کو ودیالیہ میں پھر بھوک ہڑتال ہو گئی - ودیارتھیوں میں اسنتوش اور ناراضگی کے جذبات بہت بڑھے ہوئے تھے - ادھیکاریوں کی طرف سے بھی ہڑتال چھوڑنے کی ہر ممکن پریرنا کی گئی - کئی بھائیوں نے دھمکیاں بھی دیں - لیکن ودیارتھیوں نے ہڑتال نہ توڑی - ۱۳ - اپریل کو انترنگ سبھا کا اجلاس تھا - اس میں یہ وشے پیش ہوا - سوامی ویدانند جی بھوک ہڑتال کی خبر سن کر ۱۲ - اپریل کی شام کو پہنچ گئے تھے - ۱۳ - اپریل کی انترنگ سبھا میں کافی بحث و مباحثہ کے بعد سروسمتی سے رائے بہادر دیوان بدری داس جی کو ودیالیہ سمبندھی جھگڑے کے شروع سے لے کر اب تک کے فیصلہ کے لئے ثالث مانا گیا - اور جو نرنے وہ کریں - اسے آخری نرنے مانا سویکار کیا گیا - سبھا کی طرف سے لالہ چرنداس جی اُپ پردھان سبھا کو شری سوامی ویدانند جی کے پاس بھیجا گیا - انہوں نے ودیارتھیوں سے بھی بات چیت کی - سوامی ویدانند جی … ودیارتھیوں نے … بات مان لیا - اور اس … ودیارتھیوں نے اپنے ہاتھوں سے … طرح جھگڑا … گیا -

کو دودھ پلایا - اور تین دن کے بعد ہڑتال جو اُن کے جانے کے بعد پنڈت بھیم سین جی کی غلطی سے ہُوئی تھی - ختم ہُوئی -

اب معاملہ رائے بہادر دیوان بدری داس جی کے سپرد ہے - وُہ باقاعدہ معاملہ کو ہاتھ میں لے کر دونوں پکشوں کے بیان لے رہے ہیں - اور اُچت نرنے کر دیں گے - جو دونوں پکشوں کو سویکار ہو گا - اس طرح اب جہاں تک دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا نڈ کا تعلق ہے - وُہ سماپت ہو چکا ہے - یہی اس کا درست حل تھا - اگر شروع میں ہی معاملہ رائے بہادر دیوان بدری داس یا کسی دوسرے نرپکش سجن کے سپرد کر دیا جاتا - تو معاملہ کبھی کا ختم ہو گیا ہوتا - مگر ادھیکاری پنڈت بھیم سین اور پنڈت گیان چند اور . . . . . - آدی تو کچھ اور ارمنے لگائے بیٹھے تھے - اُن کی بھاونائیں اگر سوامی ویدانند جی ودیالیہ کی رکشا کے لئے کاریہ کشیتر میں نہ اُترتے - تو پوری ہو گئیں ہوتیں - 'پرکاش' اور ریفارمر' میں چھپے ودیالیہ سمبندھی مضمونوں کو تو پارٹی بازی کا روپ دے کر جنتا کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے تھے - سوامی ویدانند جی کے متعلق بھی جب اُنہوں نے ودیالیہ اور سبھا کے ہت سے پریرت معاملہ کو ہاتھ میں لیا - تو دھاشتہ کرشن کے ساتھ مل جانے کی رٹ لگانی شروع کی - مگر سوامی جی کے متعلق یہ کہنا ایسا ہی غلط ہے - جیسا دن کو رات کہنا - وُہ ان لوگوں کے سولہ آنے ساتھ تھے - اس معاملہ میں مت بھید ہونے پر بھی وُہ چاہتے تھے - کہ پارٹی میں پھوٹ نہ پڑے - اور معاملہ گھر میں سُلجھ جائے - اس کے لئے انہوں نے پنڈت گیان چند اودھشٹاتا جیسے سب شرارت کی جڑ کہنا چاہئے کے آگے گھٹنے بھی ٹیکے - لیکن نہیں ٹھکرا دیا گیا - انہیں The scoundrel has been bought آدی گالیاں دی گئیں - جس ودیالیہ کو اُنہوں نے اپنے خون سے سینچا - اُس ودیالیہ سے نکل جانے کا آرڈر دیا گیا - گندے حملے زبانی اور اخباروں میں کئے گئے - پولیس سے نکلوانے کی دھمکیاں دی گئیں - میں بھی پارٹی کے ہت کے لئے چاہتا تھا - کہ معاملہ سُلجھ جائے - میں نے پنڈت بُدھ دیو جی کے آگے ہاتھ جوڑے - لیکن "سوامی ویدانند جی سے حساب ختم ہو گیا ہے" جواب ملا - پنڈت گیان چند نے تو جو تاد کھلا دیا - سچائی کے لحاظ سے مجھے سوامی ویدانند جی کا پکش سچا نظر آیا - اور پنڈت گیان چند آدی سے سوامی ویدانند کو ختم کرنے کی باتیں سُنکر مجھے مجبور ہونا پڑا - کہ اصلیت کو جنتا پر رکھوں سو پرماتما کی کرپا سے - کرستیہ کی دجے ہُوئی - جس سوامی ویدانند کو ختم کرنے کی یہ ڈینگ مارتے تھے آج اُسی سوامی ویدانند کا گورو آریہ سماج میں پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے - سوامی ویدانند جی نے پنڈت گیان چند کے آگے گھٹنے ٹیکے تھے - کہ ودیارتھیوں کے نام کاٹے جانے کا آرڈر صرف دو دن کے لئے منتری جی کے آنے تک ملتوی کر دو - لیکن اسے نہ مانا گیا - لیکن اُنہیں سوامی ویدانند جی کو ساری انترنگ سبھا کی طرف سے بھوک ہڑتال تڑوانے کے لئے کہنا پڑا - اُن کے کہنے سے بھوک ہڑتال بند ہُوئی - اور اب پھر شانت کرہ ہوائی ودیالیہ میں ہُوا - پوری اُمید ہے - کہ رائے بہادر دیوان بدری داس کے نرنے کے بعد مکمل شانتی ہو جائے گی - اور دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا یہ افسوسناک اور ناخوشگوار کانڈ خوشگوار طور پر ختم ہو جائے گا -

(مہر چند شرما)

آریہ ویر کا مجبوری التوا

۲۳ مارچ کے آریہ ویر میں ۳۱ مارچ کے پرچے کا گورو کل کے جلسہ کے کارن چھٹی کا اعلان کیا گیا تھا - اس کے بعد ۸ - اپریل اور ۱۵ - اپریل کے پرچے شائع نہیں ہُوئے - اس کا کارن یہ ہے - کہ ہند وآرٹ پریس جس میں آریہ ویر چھپتا تھا - اُسی میں "آریہ مسافر" چھپتا تھا - آریہ مسافر کے شہید نمبر کی ضبطی اور ایک ہزار کی ضمانت کے ساتھ اس پریس سے بھی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت مانگی گئی - جو پریس کے مالک نے داخل نہ کیا - اور ۷ مارچ کو پریس بند کر دیا - اس پر ۸ مارچ کا آریہ ویر جس کی کاپیاں تیار ہی نہیں تھیں - بلکہ پریس میں جا چکی تھیں - نہ چھپ سکا - اس کے بعد دوسرے پریس میں ڈیکلریشن دے کر ہی اور پرچہ نکل سکتا تھا - اس میں دو ہفتے لگ گئے - اب ڈیکلریشن انارکلی پرنٹنگ پریس میں منظور ہو چکا ہے - اور یہ پرچہ ۲۳ مارچ کا اُس پریس سے چھپ کر پاٹھکوں کی سیوا میں حاضر ہو رہا ہے - آئندہ سمیہ پر پرچہ نکلتا رہے گا - پاٹھک پرچہ بند ہو جانے کے کارن دو ہفتوں کے اس مجبوری التوا کے لئے کشما کریں -

(مہر چند شرما)

پورانکوں کا فضول شور

گوپال مصر کی شر انگیز کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں" عرف ستیارتھ پرکاش میں رشی دیانند کی بدترین توہین کی گئی - کسی پورانک اخبار یا لیڈر کے کان پر جُوں نہ رینگی - لیکن جب پورانک دھرم کے جنازہ کے روپ میں آریہ ویر دینا نگر کی طرف سے جواب چھپا - تو شور مچایا جانے لگا - ڈیپوٹیشن لے جا کر اور ریزولیوشن پاس کر کے اس کی ضبطی کا مطالبہ کیا جانے لگا ہے - یہ بھائی جب آریہ سماجوں کے گوپال مصر کی کتاب کے خلاف ریزولیوشن پاس ہوتے رہے چُپ بیٹھے رہے - اب جب اس کتاب کا جواب شائع ہُوا - تو شور مچانے لگے ہیں - بہتر یہی ہے - کہ گوپال مصر کے قماش کے لوگوں کے منہ میں لگام دیں - گورنمنٹ کو بھی یہ بات نظر انداز نہ کرنی چاہئے - کہ پہلے گوپال مصر نے کلجگ انسان کے روپ میں لکھ کر اُس میں آریہ سماج کے بانی رشی دیانند پر جیانہ حملے کئے - جس پر آریہ سماجک جگت میں زبردست ناراضگی کی لہر پیدا ہُوئی - اور پنجاب بھر کی آریہ سماجوں نے ناراضگی کے ریزولیوشن وغیرہ پاس کر کے اُس کی ضبطی وغیرہ کا مطالبہ کیا - کتاب پورانک دھرم کا جنازہ گوپال مصر کی اس کتاب کا جواب ہے -

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مستعدی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں کی مستعدی واقعی قابل داد ہے کہ ۷ فروری کی انترنگ سبھا میں گوپال مصر کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں" کے خلاف فوری کارروائی کرنے کے لئے ۵ سجنوں کی کمیٹی بنائی گئی تھی - لیکن آج تک اُس کا اجلاس تک نہ ہُوا - حالانکہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی طرف سے اس کتاب کے خلاف زبردست پروٹسٹ کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا سے اس کے متعلق جلد از جلد کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا - اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں بنی کمیٹی فوری کارروائی کرنے کے بھاؤ سے بنائی گئی تھی - لیکن سبھا کے ادھیکاریوں کو آج رشی دیانند کے اپمان یا ایسے ہی دوسرے اہم معاملات کی کہاں فکر ہے - وُہ تو دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے جھگڑے اور سبھا کے آئندہ چناؤ میں گدی کو محفوظ رکھنے کے لئے کبڈی کھیل رہے اور کھلا رہے ہیں رشی دیانند کی بدترین توہین کے معاملہ میں ان کی اس سرد مہری کو دیکھ کر کون آریہ پُرش ہے - جس کا دل دُکھی نہ ہو گا -

آریہ ویر سُنہری فنڈ

شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری نے آریہ ویر سُنہری فنڈ کی ایک ہزار روپیہ کی اپیل آریہ ویر میں پڑھ کر مبلغ پانچ روپیہ اس فنڈ میں بھیجنے کی کرپا کی ہے - ہم اس کے لئے مہتہ جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں - مہتہ جی کی ہمیشہ آریہ ویر پر کرپا درشٹی رہتی ہے اور آپ آگے بھی ہر موقعہ پر آریہ ویر کی سرپرستی کا خاص خیال رکھتے ہیں - آریہ ویر کے دوسرے سرپرستوں اور پریمیوں کو بھی اپنا اپنا حصہ بھیجنے کی کرپا کرنی چاہئے - سنہری فنڈ کی ایک ہزار روپیہ اور ایک ہزار کی اپیل کی گنجائش ہے - یہ پوری ہو جانی چاہئے -

آریہ سماج

لیکھک شری یان سوامی ویدانند تیرتھ جی !!

آریہ سماج مذہب نہیں - فرقہ نہیں - مت نہیں - سمپردائے نہیں - آریہ سماج ایک ایسا سماج ہے - جس کا ادیش "سنسار کا اپکار کرنا" ہے - اس ادیش کی پورتی کے لئے سادھن ویدک سبھیتا کا پرچار ہے - جیسا کہ آریہ سماج کے تیسرے نیم میں رشی نے آدیش کیا "وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے - دھرم بذات ایک لکش ہے - ایک ادیش ہے - دھرم کے معنی یہاں فرض ہے - ان حالات آریہ سماج وید کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کے ذریعہ سنسار کا اپکار کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے -

ہم آئے دن دیکھتے ہیں - ہزاروں لوگ بھوکے مر رہے ہیں - لاکھوں کو اوڑھنے اور رہائش کا سامان میسر نہیں ہے - جن کو یہ سب سامان پراپت ہیں - ان میں سے کثیر تعداد مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہے - اس طرح سے سنسار کا ایک کافی بڑا حصہ جسمانی طور پر مفلوج سا ہے - سب سے پہلا جو اُپکار سنسار کا کیا جا سکتا ہے - وہ یہ ہے - کہ ایسا پربندھ کیا جائے - جس سے سنسار کے لوگوں کے پیٹ کی آگ بجھائی جا سکے ان کے تن ڈھانکے جا سکیں - ان کی رہائش کا انتظام ہو - کوئی بھوکا نہ رہے - ننگا نہ پھرے - بے خانماں و بے گھر نہ ہو - پُرانے ویدک اور اُپنشد کال کے راجے مہاراجے فخر سے یہ کہا کرتے تھے - کہ ہمارے دیش میں کوئی چور نہیں - چور تو آدمی تبھی بنتا ہے - جب اس کی ضروریات زندگی پوری نہ ہوتی ہوں - اور جب عزت طور پر اسے دنیا میں ضروریات زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ نہ ملتا ہو - اگر کسی کو باعزت طریقہ سے ضروریات زندگی کمانے اور باعزت جینے کا موقعہ ملے - اور اس میں سخت رکاوٹ نہ ہو - تو کوئی بھی مذموم طریقے سے روزی حاصل کرنا نہیں چاہتا - اگر آریہ سماج سچ مچ سنسار کا اُپکار کرنا چاہتا ہے - تو اسے ایسا پروگرام بنانا ہوگا - جس سے سنسار کو روٹی باعزت مل سکے - اس میں کوئی شک نہیں - کہ ساری دُنیا کے مقابلے میں آریہ سماج کی طاقت بہت تھوڑی ہے آریہ سماج کے پاس راجیہ شکتی بھی نہیں - اس واسطے آریہ سماج کے لئے یہ کام از حد مشکل ہے - وادی کی اس بات میں وزن ضرور ہے - لیکن کوئی کام اس واسطے چھوڑ دیا جائے یا اس واسطے معرض التوا میں ڈال دیا جائے - کہ اس کے پاس اس کو پورا کرنے کا سامان نہیں ہے - عقلمندی تو اسی میں ہے کہ وہ ایسے سامان پیدا کرے کہ جس سے وہ اپنے اس اپکار کے کام کو پایۂ تکمیل کو پہنچا سکے - اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آریہ سماج کے بہترین دماغ ایک جگہ مل کر اس بات کو سوچیں اور وچاریں - کہ سنسار کی روٹی کا سوال کس طرح حل ہو سکتا ہے - اور اپنے اس طے شدہ وچاروں کو سارے سنسار میں براڈکاسٹ کرے تاکہ دُنیا کو معلوم ہو - کہ آریہ سماج کا بتایا حل کیسا ہے اس کے لئے نہ طاقت کی ضرورت ہے اور نہ راجیہ شکتی کی - اس کے لئے تو محض پرچار شکتی کی ضرورت ہے -

جب تک دُنیا کو یہ معلوم ہی نہ ہو - کہ آریہ سماج اس سوال کا حل کیا بتلاتا ہے - تب تک اس پر عمل کیسے ہو سکتا ہے - اس کے لئے سمپتی شاستر Economics آدی شاستروں کا وچار کرنا ہوگا - سنسار میں اس وقت کئی مت اس سوال کا حل کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں - لیکن اس وقت مکمل کامیابی کسی کو بھی حاصل نہیں ہوئی - اس واسطے آریہ سماج کو اپنا پکش وچارنے کے لئے پیش کرنا چاہئے - یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے - جب ہم آریہ سماج کی اس پوزیشن کو دیکھتے ہیں - کہ یہ ایک ایسے دھرم کا پرچارک ہے - جس کا لکشن کرتے ہوئے کناد مہاراج نے فرمایا ہے - کہ جس سے لوک میں ترقی اور پھر مکتی ملے - اسے دھرم کہتے ہیں - اگر سنسار میں ابھیودے - ترقی نہ ہو - تو دھرم ادھورا رہ جائے گا - جس طرح سے آریہ سماج دوسرے سدھانتوں اور ان کے سادھنوں کا پرچار کرتا ہے - اسی طرح سے اسے اس کا بھی وچار اور پرچار کرنا چاہئے -

آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے - اس کے دائرہ عمل سے یہ کام باہر ہے - یہ بات کہہ کر ہم اپنا چھٹکارا نہیں کر سکتے - اب دُنیا کسی بھی ایسے مذہب کی بات سُننے کو تیار نہیں - جو اس سوال کا جواب نہ دے - آریہ سماج پر تو یہ خاص فرض ہو جاتا ہے - کیونکہ اس کے چھٹے نیم میں "سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک ... اُنتی کرنا" شاریرک کے معنے ہیں جسمانی - جسمانی ترقی کے لئے پہلے ضروریات جسمانی کو پورا کرنے کا سامان ہونا چاہئے - جب آریہ سماج اس کا وچار کرنے لگے گا - تب اس کو اپنی ورن آشرم ویوستھا کا وچار کرنا ہوگا ورن آشرم ویوستھا پر گمبھیرتا سے وچار کر کے اس کو لوک اپیوگی بنانے کی ترکیب سوچنی ہوگی - اور یہ سوچنا ہوگا - کہ اس میں کیا ترٹی آ گئی تھی کس طرح آ گئی تھی - اس کے سارے پہلوؤں پر خوب غور کرنا ہوگا - اس کو کس طرح سے عمل میں لایا جا سکتا ہے - اس سارے پہلوؤں پر وچار کرنا ہوگا - ورنہ عین اغلب ہے - کہ ہم دُنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں

(باقی آئندہ)

آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پنڈ دادنخاں ضلع جہلم کا سالانہ جلسہ ۷ - ۸ - ۹ مئی کو ہونا قرار پایا ہے - بڑے بڑے ودوان اُپدیشک پہنچیں گے

ایک گورہ جات اور بنگال کریں اپنی کتھا شروع کروں گا۔

شاستروں میں برہمن ہی کو سنیاس لینے کا حکم دیا ہے۔ شاستر میں براہمن جنم سے نہیں بلکہ گن کرم سوبھاؤ سے مانا گیا ہے۔ یعنی مورکھ (ان پڑھ) کا۔ ۔ ۔ کرنے کا ادھیکار نہیں کرتے ہیں۔ اگر گن اور کرم کے ابھیاس سے کوئی ایک عادت سی بنتی ہے اس کا نام سوبھاؤ ہے۔ جس کے گن کرم اور سوبھاؤ برہمن کے ہوں۔ اسے سنیاس لینے کا ادھیکار ہے۔ پورانک لوگوں نے اس کا ارتھ نہ سمجھ کر جنم کے براہمن کو ہی سنیاس کا ادھیکاری سمجھا۔ اس سے سنیاسیوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ دکشن کے سنیاسیوں نے اس نیم کو قائم رکھا۔ لیکن اتر بھارت کے سنیاسیوں نے اس میں پریورتن کر دیا۔ انھوں نے ابراہمنوں کو بھی سنیاس دینا شروع کیا۔ دکشن بھارت میں ابھی تک سنیاسی دنڈی ہوتے ہیں۔ لیکن اتر بھارت میں تیرتھ۔ آشرم اور سرسوتی نام والے سنیاسی ہی دنڈ رکھتے ہیں۔ باقی سات ناموں والوں کو دنڈ دیا جاتا ہے۔ لیکن اسے اسی وقت وسرجن کرا دیا جاتا ہے۔ دنڈ بانس کی ایک لکڑی ہوتی ہے۔ جسے زمین پر کبھی نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے کسی کو مارا پیٹا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے اپنی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اس پر آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ کچھ گیروا کپڑا سا لٹکا ہوتا ہے۔ دراصل یہ لنگوٹی اور یگیوپویت ہوتے ہیں۔ سنیاس لیتے وقت سب کچھ تیاگنا ہوتا ہے۔ پھر اپنی لنگوٹی کہاں رکھے۔ اس واسطے وہ دنڈ پر باندھ دی گئی۔ شنکر آچاریہ جی مہاراج نے لاکھوں بودھوں اور جینیوں کو ویدک دھرم کی دیکشا دی۔ دیکشا دیتے وقت یگیوپویت بھی دینا ہوتا ہے۔ سنیاسی یگیوپویت کہاں رکھے۔ اس لئے اس کو بھی دنڈ پر لپیٹ دیا گیا۔ گویا دنڈ کیا تھا۔ ایک چھوٹا سا ۔ ۔ ۔ بکس تھا۔ لیکن آج تو سنیاسی دوسروں کو کوئی دیکشا نہیں دیتے۔ بلکہ آج سب ۔ ۔ ۔ جی سے کیا جائے۔ کہ مہاراج۔ ۔ ۔ فلاں ۔ ۔ ۔ ہندو ۔ ۔ ۔ ہو گئے۔ تو وہ سنیاسی جی ۔ ۔ ۔ کہتے ہیں۔ بھائی ہمیں اس سے کیا۔ ہمارے پاس آ کر ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ سنیاسیوں کے پاس سنسار کی باتیں کرنے کا کیا فائدہ۔ ان سے تو پرمارتھ کی باتیں

وارتاشتک یا سو ساکھی

چودھویں وارتا (ساکھی)

شری سوامی پرکاش پوری جی مہاراج کے انوبھو

(لیکھک شری پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

کیا کر دیا؟

سنیاسی سے کوئی پرا پکار کا کام کرنے کو اگر کبھی کہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ بھائی ہم سنیاسی ہیں۔ دیکھو گیتا میں لکھا ہے۔

काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः।

کرموں کے تیاگ کو سنیاس کہتے ہیں۔ اس واسطے اپکار کرم کرنا بھی زحمت ہے۔ حالانکہ اس گیتا جن میں کامیہ کرموں کے تیاگ کی بات کہی گئی ہے

یہ میں پہلے ہی نویدن کر چکا ہوں۔ کہ بھن بھن ستھانوں میں کام کرنے کے کارن سنیاسیوں کے یہ نام پڑ گئے۔ لیکن جب سنیاسیوں نے بڑے بڑے مٹھ بنا لئے۔ اور آرام طلبی میں لگ گئے۔ اور شنکر آچاریہ جی کے بتلائے کاریہ کو چھوڑ بیٹھے۔ تب یہ گری۔ پوری نام ویرتھ معلوم ہونے لگے۔ اس وقت پھر ان ناموں کے وے ارتھ گھڑے گئے۔ جو آپ کو پہلے سنا چکا ہوں۔ آج تو دستھا بالکل بگڑ گئی ہے۔ آج تو لوگ مذاق کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ مہاراج یہ باغیچے کس کے ہیں۔ دوسرا جواب دیتا ہے۔ یہ برہمچاری جی کے ہیں۔ مہاراج یہ محل کس کے ہیں۔ دوسرا جواب دیتا ہے۔ بھائی یہ سنیاسیوں کے ہیں۔ مہاراج یہ ہاتھی گھوڑے کس کے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے بھائی یہ ویراگیوں کے ہیں۔ مہاراج یہ باغ باغیچے کس کے ہیں۔ دوسرا بولتا ہے بھیا یہ اوداسیوں کے ہیں۔ اس طرح مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ اس میں قصور بھی کسی کا نہیں۔ آج سچ مچ سنیاسیوں کے چار بڑے مٹھ ہیں۔ دوارکا میں شاردا پیٹھ۔ جگن ناتھ پوری میں گووردھن پیٹھ۔ دکشن میں شرنگیری مٹھ۔ اور اتر کھنڈ میں جوشی مٹھ۔ یہ آخری مٹھ سنیاسیوں نے بیچ دیا۔ اور اب وہ دوسرے سادھوؤں کے قبضہ میں ہے۔ اس کے علاوہ شری شنکر آچاریہ جی کے جنم استھان میں ایک بہت بڑا مٹھ ہے۔ ان سب کی اتنی آمدنی ہے۔ کہ ریاست موروی کی آمدنی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اوداسیوں کا ایک مٹھ ایودھیا کے پاس رانوپالی میں ہے۔ اس کی آمدنی ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے زیادہ ہے۔ جب بغیر کسی تردد کے اتنا دھن مل جائے۔ تو یہ کہا جائے۔ انت کو دھن کے کارن سنیاسیوں اداسیوں وغیرہ میں بھی دوش اور درگن آجاتے ہیں۔ جو پرمادی دھنوان گرہستوں میں ہوتے ہیں۔ کہاں تو سنیاس کے لئے

वित्तैषणायाश्च परि...

(میں نے دھن کی خواہش چھوڑ دی) پڑھ کر دھن کی اچھا چھوڑنے کی پرتگیا اور کہاں دھن سمیٹنا۔ جوڑنے کے یہ سارے سامان۔

ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے منوسمرتی کے ایک شلوک کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ وید کے جاننے والے ورکت سنیاسیوں کو اُتم اُتم دھن دینا چاہئے۔ میرے پوراتک بھائی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ منوسمرتی کے حوالے سے جو شلوک لکھا گیا ہے۔ وہ موجودہ منوسمرتی میں نہیں تھا۔ سوامی دیانند جی نے دھن بٹورنے کے لئے یہ ایک جعلی شلوک منو کے نام سے لکھ دیا ہے۔ میں اس کا جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ یہ ٹھیک ہے۔ یہ شلوک موجودہ منوسمرتی میں نہیں ملتا۔ لیکن تھا ضرور۔ ورنہ سناتن دھرم کے کرن دھار یہ دھرم اچاریہ اتنے بڑے بڑے مٹھ بناتے اور جاگیریں قائم کرتے۔ اور ایسے ایسے عیش و عشرت کے سامان اکٹھے کرتے۔ ۔ ۔

راجن مہاراجوں سے بھاگ کر ۔ ۔ ۔ بھی نہیں ۔ ۔ ۔ میرا یہ جواب سن کر وے دیکھنا چپ ہو جاتے ہیں۔

بعد پرشو۔ میں دیا کہتا کہ نہیں ۔ ۔ ۔ اس واسطے میں اصل وشے سے بہک کر بہت دُور جا پڑا۔ اور بنا پرسنگ کی باتیں میں آپ کا انمول سمے گنوا دیا۔ اس کے لئے مجھے کشما کرنا۔ آپنے میرے شبدوں ۔ ۔ ۔ آدا نہیں آئیں۔ نہیں نہیں۔ ۔ ۔ آپ کے اس انمول اُپدیش سے بہت لابھ ہوا۔ ۔ ۔ مہاتما جی نے بھی کہا۔ آپ کہئے چلئے۔ جیسے اچھا ہو اور اچھا لگے۔ کیونکہ یہاں لیکچرار دل کے لیکچر نہیں کرائے جا رہے۔ یہاں تو آپ کو تولنے کی آگیا ہے۔ جو اپنے من کی بات کہنا چاہتے ہوں۔ چاہے وہ نیٹ مورکھ ہو یا چار وید اور چھ شاستروں کا ودوان ہو۔ آپ کے کہنے میں ایک سوبھاوک پرواہ ہے۔ اس میں بناوٹ نہیں ہے۔ مہاتما کے اس ۔ ۔ ۔ سے اُتساہ پا کر پرکاش پوری جی جواب تک چپ کھڑے تھے پھر بولنے لگے۔

مہاتما جی اور شردھالو مہانوبھاوو!

پرسچ مچ آپ لوگ مہانوبھاو ہیں۔ میں آپ کا سمے اُدھک نہ لے کر سنکشیپ میں اپنا ورتانت سُنا دیتا ہوں۔ میں آپ کی سبھا میں یہ نویدن کر ہی چکا ہوں۔ کہ میں سنیاسی ہوں۔ میرے گرو جی کا نام پوجیہ پاد پرم ہنس پریوراجک شری

अलोकपुरी

آلوک پوری جی ۔ ۔ ۔ بھگوان کی دیا سے ابھی تک وے جیوت ہیں۔ اور اس سمے سنگ میں براجے ہیں۔ دیکھئے وہ نوجوان سے سامنے بیٹھے ہیں۔ ان کی عمر اب صرف نوے برس کی ہے۔ دلوگوں کی نظر میں ان پڑھ ہیں۔ اور سوامی آلوک پوری جی نے سر جھکا کر ۔ ۔ ۔ سب ہاتھ جوڑ دئے) میرے ماتا پتا مجھے بہت چھوٹی عمر میں چھوڑ کر دنیا سے چل بسے۔ کی اطلاع ساودھان رہتی ہے کسی کو نہیں ملتی۔ لیکن میری گذر بسر کا ۔ ۔ ۔ کر گئے تھے۔ میرے ایک چچا نے میری سرپرستی اختیار کی۔ کہا تو وہ یہی کرتے تھے۔ کہ اپنے بھتیجے کو اگر میں نہ سنبھالوں۔ تو کون سنبھالے گا۔ دیکھو نرا ابودھ بالک ہے۔ بیچارا برا ۔ ۔ ۔ ہے۔ میرے چچا صاحب جب یہ کہتے تب سچ مچ میں رونے لگ جاتا۔ زبانی

امریکہ کا آئندہ مذہب

(لیکھک :- شری پت مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری !)

اس وقت تک امریکہ نام ماتر عیسائی مت کا پیروکار چلا آتا ہے۔ مگر در اصل اُن کے دوں سے عیسائی مذہب دُور ہو گیا ہے۔ تو پرسنٹ پادریوں کے عقائد تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور سائنٹفک تعلیم یافتہ اصحاب کے دل و دماغ سے معجزے اور کرامات کے خیالات دُور ہو رہے ہیں۔ گرجا گھروں میں بہت کم حاضری ہوتی ہے۔ پادری لوگ اب انجیلوں کی تاویلیں بدل رہے ہیں۔ یہاں کے لوگ اب تھیا سوفی ویدانت اور پرماتما کی ایکتا کے خیالات کو پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے ویدک دھرم کی تحقیقات کے لئے وہ ایسے کالج اور درسگاہیں بنا رہے ہیں۔ جہاں ویدک دھرم کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ افسوس ہے کہ ویدک علم ادب انگریزی میں بہت کم ہے ورنہ یہ لوگ بلد ہی ویدک دھرم گرہن کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ ویدک سبھیتا اور کلچر کا یہاں بہت سمان کیا جاتا ہے۔ ویدک سدھانتوں کو سائنس اور فلاسفی کے مطابق پاتے ہوئے امریکن لوگ ان پر فدا ہو رہے ہیں۔

عام طور پر یہاں کے لوگ ہٹ دھرمی اور متعصب نہیں ہیں۔ بلکہ سچ کے متلاشی ہیں۔ اور جب سچائی کا پتہ لگ جاوے۔ تو اس پر عمل کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اپنا مال وزر اور وقت اس پر خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ استریوں میں دھرم کی شردھا اور پریم زیادہ ہے۔ ہندوستان سے آئے ہوئے مشنریوں۔ سادھوؤں اور سوامی لوگوں کا بہت ستکار ہوتا ہے۔ اور بہت پریم سے لوگ ان کو سُننے آتے ہیں۔ بھارت ان لوگوں کے لئے بہت دلچسپی کا مقام ہے۔ میرا وشواس ہے کہ اگر آریہ سماج اس طرف دھیان کرے۔ اور باقاعدہ اپنے مشنری بھیجکر کام شروع کرے۔ تو امریکہ میں ویدک دھرم آسانی سے پھیل سکتا ہے۔ یہاں کے بڑے بڑے لوگ پُنر جنم کو مانتے ہیں۔ تھیاسوفیکل سوسائیٹی نے آریہ سماج کے مشن کے لئے میدان صاف کر دیا ہے۔ اگر دو چار امیر لوگ آریہ سماج کے ہمدرد بن جائیں تو پھر یہاں روپیہ کی کمی نہیں۔ پھر یہاں کے پرچار کے لئے یہاں ہی سے روپیہ کافی بہم پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ مادہ پرستی کی طرف میلان بہت ہے۔ مگر آتمک آنند کے لئے لوگ بہت خواہشمند ہیں۔ اور دل و جان سے سچے دھرم کو قبول کرنے کو تیار ہیں۔ میرے خیال میں سر چارلس ایلیٹ پروفیسر کے مقولہ کے مطابق امریکہ کا آئندہ مذہب وُہ ہوگا۔

(۱) جو پرماتما اور آتما کے درمیان براہ راست تعلق پیدا کرے گا۔ (۲) مذہبی ٹھیکہ داروں اجارہ داروں اور ان کے اجارہ کرنے والوں سے پاک ہوگا۔ جو مذہب کے نام پر ٹھگی کرتے ہیں۔ (۳) درمیان میں کوئی ناجی یا پیغمبر نہ ہوگا۔ بلکہ وید مترس کی طرح آتما اور پرماتما کا تعلق ہوگا (۴) سائنس اور فلاسفی کے عین مطابق ہوگا (۵) معجزات اور کرامات سے بری ہوگا۔ (۶) دُنیا کا آئندہ مذہب توہمات پرستی۔ بطلان پرستی۔ قبر پرستی اور اندھ وشواس سے پاک ہوگا۔ پچھلے دنوں شکاگو میں سرو دھرم سمیلن ہوا۔ تو حسب ذیل دھرم کے معیار مقرر ہوئے۔

(۱) جو سب انسانوں کو برابر بتاتا ہو۔ (۲) جس میں انسانوں کی سماجک آتمک اور شاریرک انتی یکساں اعلےٰ ہو بس وُہ دھرم کیوں ویدک دھرم ہی ہو سکتا ہے

ورکی ضرورت ہے

ایک سیوگیہ پڑھی لکھی گرہ کاریوں میں پُنن آریہ کنیا کے لئے جس کی آیو ۱۵ سال ہے۔ برسر روزگار صحت ور اور وہ ورکی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۲۴-۲۵ سال ہو۔ کنوارا اور آریہ سماجک وچاروں کا ہو۔ آمدنی گرہستھ چلانے کے لئے کافی ہو۔
مفصل حالات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں
آر۔ معرفت مینجر آریہ ویر لاہور

کھری بات مُنہ پر سُناتا چلا جا

از قلم مہاشہ پران ناتھ جی ناتھ منتری آریہ یووک سماج منڈی بہاؤ دین

دیانند کی جے بُلاتا چلا جا + جہالت کے پردے اُٹھاتا چلا جا
جو غیروں کے دل میں بھی گھر کرلے اپنا + صداقت کا سکہ بٹھاتا چلا جا
رشی نے بتائی فقط ایش پُوجا + تو پُوجا بتوں کی چھڑاتا چلا جا
جو تُو چاہتا ہے کہ مٹے پوپ لیلا + تو ویدوں کا ڈنکہ بجاتا چلا جا
تو ہے شیر نر مار اک ایسا نعرہ + عدو کے بھی چھکے چھڑاتا چلا جا
لہُو سے رشی نے چمن کو تھا سینچا + پسینہ تو تُو بھی بہاتا چلا جا
گیا دُور سارا اندھیرا رشی نے + جو ہے دُھند باقی مٹاتا چلا جا
جو بیمار ہیں دے دوا اُن کو کڑوی + تو کھنڈن کا چکر چلاتا چلا جا
سپاہی کا ہے کام میداں میں لڑنا + تو میداں میں ہمت دکھاتا چلا جا
دیانند نہ آتے تو مٹ جاتے ہندو + یہی بات سب کو بتاتا چلا جا
جو مذہب ہیں جھوٹے نہ اب رہ سکینگے + صداقت سے اُن کو دباتا چلا جا
رشی کا ہے چیلا تو ڈر مت کسی سے + کھری بات مُنہ پر سُناتا چلا جا
رشی کا ہے قرضہ بہروں پر ہمارے
تو اُٹھ ناتھ اُس کو چکاتا چلا جا

ابتدائے آفرینش کا مقدس الہام اور مذہب اسلام

اُمّ الالسنۃ

(نمبر ۲)

(لیکھک:۔ شریمان پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

الہام کی دوسری شرط یہ ہے۔ کہ اُس کی زبان اور اُس زبان کی ترتیب و تنظیم کامل اور بےنظیر ہو۔ آج ہم اس شرط کے نہایت ضروری حصص پر بحث کریں گے۔ انسانی زبان کو یہ قدرت حاصل نہیں۔ کہ وہ خدائی دین اور ایزدی رحم کی حامل ہو سکے۔ فی الحقیقت خدائی زبان اور خدائی الہام کا القاء ایک ساتھ ہی وارد ہُوا کرتا ہے۔ غرضیکہ الہام اور زبان میں تقدم اور تاخر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ خدائی زبان کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وُہ کسی خاص ملک سے وابستہ نہیں ہُوا کرتی۔ بلکہ وُہ تمام ملکوں اور تمام زبانوں کی ماں ہُوا کرتی ہے۔ چنانچہ وید مقدس کا فرمان ہے۔ کہ:۔

वाचा विरूप नित्यया वृष्णे चोदस्व सुष्टुतिम्।

یعنی خدائی زبان نتیہ ازلی اور ابدی ہوتی ہے۔ اور انتہائی مقام تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ اُس میں کسی قسم کے نقص کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وُہ خود مکمل اور اُس کی ترتیب و تنظیم کامل ہوتی ہے۔

قرآن شریف میں بھی خُدا سے زبان کا دیا جانا مذکور ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔ خلق الانسان ○ علمہ البیان ○ ۔ انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو زبان سکھلائی۔ ہمارے شاستروں نے اسی خدائی زبان کا نام دیوبانی اور سنسکرت رکھا۔ دیوبانی کے معنے ہیں خدائی زبان۔ اور سنسکرت کے معنی ہیں مکمل۔ سنسکرت کسی خاص ملک کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ جس وقت انسان دوسرے ممالک میں پھیلے تو دیوبانی یعنی خدائی زبان کے ساتھ ہی پھیلے۔ بہت عرصہ گذر جانے پر اُن کی زبان میں تغیرات واقع ہوئے۔ اور مختلف انسانوں نے مختلف زبانوں کی بنا ڈالی۔ وُہ زبانیں اُسی ملک کے نام کے ساتھ مخصوص ہو گئیں۔ کہ جس ملک کے لئے بنائی گئی تھیں۔ جیسے کہ انگریزی انگریزوں سے فرانسیسی فرانسیسیوں سے۔ رومن رومیوں سے۔ ترکی ترکوں سے۔ مصری مصریوں سے۔ اور عربی عربوں سے مخصوص ہو گئی۔ ان تمام زبانوں کے بنانے میں سنسکرت سے امداد لی گئی ہے۔ اور زباندانوں نے اس امر کو بپایۂ ثبوت [illegible] ہے۔ کہ ان مندرجہ بالا زبانوں میں سنسکرت کے الفاظ کی زیادتی اور مشابہت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ماہرین السنہ کی نظروں میں ام الالسنہ کا درجہ [illegible] ہے۔

[illegible] زبان [illegible] المخلوقات [illegible] زبان [illegible]

خالی نہیں۔ اس لئے غیر مکمل ہیں۔ مصنف تنویر الاذہان جو کہ ایک غیر متعصب پادری ہیں اس صداقت کو قبول کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا کو لسانی معجزہ دکھانا منظور ہوتا تو بجائے کسی زبان مثل عربی یا عبرانی کے وُہ سنسکرت سی کسی ایرین زبان کو منتخب کرتا۔ جو باعتبار نوشت و خواند کے دُنیا کی تمام زبانوں سے نسبتاً کامل ہے۔ اور عیوب سے پاک ہے۔"

عربیک زبانوں کے متعلق اسلام کے مشہور جید عالم سید علی بلگرامی صاحب اپنی تصنیف تمدن عرب کے مقدمہ میں یوں رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"اس ناجنس خط نے اُردو کی پڑھائی کو کس قدر مشکل کر دیا۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ ہمارے مکتبوں کے بچوں کو محض درست عبارت خوانی کے لئے دو سال درکار ہوتے ہیں.........

ان آریوں کی زبان میں بہت مفید امر یہ ہے۔ کہ ان میں اعراب حروف کے ذریعہ سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمیاطیقی (عربی وغیرہ سیمٹیک) زبانوں میں اعراب چند خاص اختراعی علامات کے ذریعہ دکھائے جاتے ہیں۔ جو عموماً ترک کر دئے جاتے ہیں۔"

क ख ग च ङ.

چنانچہ سنسکرت میں क ख ग घ ङ. وغیرہ کے پانچ ورگ کس خوبی کے ساتھ باندھے گئے ہیں۔ یہ کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ سنسکرت زبان میں ۶۲ حروف ہیں۔ جو کہ دُنیا کی کسی زبان میں نہیں پائے جاتے۔ ञ ण ङ جو کہ قدرتی آوازیں ہیں۔ اور کسی زبان میں نہیں پائی جاتیں۔ سیمیٹک زبانوں میں ज्ञ क्षा کا لفظ صحیح طور پر کسی طرح نہیں لکھا جا سکتا۔ ہمیشہ [illegible] عربیک رسم الخط میں [illegible] کسرہ اور ضمہ یعنی

زبر زیر اور پیش ترک کر دی جاتی ہیں۔ یہ بھی ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ جس کے طور پر آلو کا اُلو اور اس کا اُس پڑھا جاتا ہے۔ عربی زبان میں پشاور جیجاوطنی پٹنہ اور گورداسپور وغیرہ ناموں کا صحیح طور پر لکھا جانا محال ہے۔ کیونکہ اس کا اختراع انسان سے ہُوا ہے اور ملک عرب کے ساتھ مخصوص ہے۔ چنانچہ ثبوت کے لئے قرآن شریف کا حوالہ ملاحظہ ہو:۔

فانما یسرنٰہ بلسانک لعلھم یتذکرون ○ سورۃ الدخان۔

پس تحقیق ہم نے آسان کر دیا قرآن کو تیری زبان کے ساتھ۔ اس لئے کہ عربی لوگ سمجھ سکیں۔

اس آیت میں بلسانک یعنی تیری زبان سے یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ عربی حضرت محمد صاحب اور ان کے خاندان اور ملک کی زبان تھی۔ ایک اور مقام پر فرمایا ہے:۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ○ ۔ ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول لیکن اپنی قوم کی زبان سے ساتھ۔ حضرت محمد صاحب ملک عرب کے لئے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ اور عربی زبان ان کے ملک اور ان کی قوم کی زبان تھی۔ اور خدائی زبان نہ تھی۔ انسانی زبان کبھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اُس میں فصاحت اور بلاغت پیدا ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف کا اپنا ارشاد ہے:۔

انا سنلقی علیک قولا ثقیلا ○ ۔ کہ ہم القا کرتے ہیں تیرے اوپر قول ثقیل۔ جب قرآن شریف ثقیل قولوں کا مجموعہ ہے۔ تو فصاحت کا دعوی بھی باطل ہے۔ کیونکہ ثقالت فصاحت کی عین ضد ہے۔ [illegible] اور [illegible] وغیرہ ثقیل حروف عربی زبان میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ اور قرآن [illegible]

زبان کے مکمل نہ ہونے کے سبب سے [illegible] میں بھی یعنی غیر عربی زبانوں کے الفاظ بہت وارد ہوئے ہیں۔ کرچی کی [illegible] علامہ جلال الدین کی کتب میں [illegible] جائے حیرت ہے۔ کہ عربی زبان [illegible] قدرتی آوازیں تو موجود نہیں [illegible] کا تغیر رکھ دیا گیا ہے۔ یہ تغیرات فصاحت کے معیار سے ساقط ہیں۔ اس کا ثبوت ہے کہ [illegible] ایک ہی مخرج سے نکلتے ہیں۔ اسی مخرج سے نکلا ہُوا پانچ کے علاوہ اور کوئی حرف دُنیا کی [illegible] زبان میں موجود نہیں ہے۔ جو کہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ باقی مخارج بھی [illegible] کی علمیں ہیں۔ ان سے زیادہ کی نہیں [illegible] حیوانات اور چرند پرند کے تغیرات [illegible] انوکر تیاں بھی بیشک حروف پائی جاتی [illegible] تھیں۔ جو کہ نہیں ہیں۔

علاوہ ازیں عربی زبان میں [illegible] مقتولوں اور صابر مسبورستیں اور صبر [illegible] سے نکلے ہیں۔ لیکن ظالم مظلوم ظلم [illegible] بنے ہیں۔ اس کی تشخیص کی وجہ قتل [illegible] صبر کی تمام بتہ بالفتحہ واقع ہوئی ہے [illegible] کی بالضمہ کیوں؟ اس کی کوئی بھی [illegible] وجہ نہیں سوائے انسانی نقائص کے۔ [illegible] خوائے نا [illegible] نقائص بالا سے [illegible] ہے۔ تمام ملکی زبانیں اُس کی پیش خوردہ [illegible] ہیں۔ لہذا سنسکرت زبان ہی ام الالسنہ اور تمام زبانوں کی اصل ہے۔ [illegible] خرد از سے کچھ مثالیں ذیل میں [illegible] کئے دیتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

سنسکرت	عربی	سنسکرت
अल्ला	الله	हर्म्य
अम्बा	ام	कोर्तन
अर्बा	عرب	इलाम
सर्वस्थान	قبرستان	आयस
वर्ग	ورق	ओमन
प्रपाठक	[illegible]	अंतकाल
अटकूमा	[illegible]	वीर
लाठ	لات	लदः
मन्दजात	منات	आदिम
रवि	رب	मंडल

ان تمام الفاظ کی امثال [illegible] سے پیش کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن [illegible] طوالت ترک کر دیا گیا۔ الہام کی [illegible] خوبی ہے جو تفصیل کے ساتھ [illegible] بیان کی جائے گی۔

ایجنسی مالاکنڈ کے سناتن دھرمیوں پر آریہ سماج کے اُپکار

(از قلم شری چوہدری ٹھاکر داس جی بٹ خیل ایجنسی مالاکنڈ)

آج کل ایجنسی مالاکنڈ کے سناتن دھرمی بھائی آریہ سماجیوں کے سخت برخلاف ہیں۔ اور ان کی مخالفت حد مناسبت سے تجاوز کر چکی ہے۔ انہوں نے آریہ سماجیوں کو تنگ کرنا ہی اپنا دھرم بنا رکھا ہے۔ ان کے خلاف گندے سے گندے ٹریکٹ بانٹے جاتے ہیں۔ سخت سے سخت تقریریں کر کے عام لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ ان میں جو پڑھے لکھے شخص ہیں وہ بھی آریہ سماج کو گالیاں تک نکالنے سے گریز نہیں کرتے۔ اس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک طریقہ سے آریہ سماجیوں کو تنگ کر رہے ہیں۔

میرے خیال میں یہ سناتن دھرمی بھائیوں کی ناسمجھی بے عقلی اور ہٹ دھرمی ہے۔ ورنہ آریہ سماج تو ہندو جاتی کا سچا مخلص، ہتیشی رکشک اور محسن ہے۔ جتنی قربانیاں آریہ سماج نے ہندو جاتی کے لئے کی ہیں۔ ان کی مثال ملنی مشکل ہے۔ بھارت بھوشن پنڈت مدن موہن مالویہ سناتنی ان قربانیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اے بھولے بھائیو آریہ سماجیوں کی مخالفت کرنا چھوڑ دو۔ یہ آپ کی بازو ہیں۔ آپ کے سچے ہمدرد ہیں۔ آپ کے دھرم آپ کے کلچر آپ کی سنسکرتی کے رکشک ہیں۔ ان کی مخالفت کرنا اپنے پاؤں پر سویم کلہاڑا مارنا ہے۔

ایجنسی مالاکنڈ کے ہندوؤں کو تو خاص کر آریہ سماج کا ممنون احسان ہونا چاہیئے۔ آج جتنی جاگرتی غیر علاقہ میں سناتن دھرمیوں میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ سب آریہ سماج کی کرپا سے ہے۔ اس علاقہ میں آریہ سماج کے پرچار و ستھاپنا سے پہلے ہندو لوگ دھرم کرم سے بالکل کورے تھے۔ سندھیا ہون اور گائیتری منتر کا نام تک نہیں جانتے تھے۔ ہندی بھاشا سے بالکل ناواقف تھے۔ دھرم کرم سے ہینو انپڑھ ہوں اور پروہتوں کے غلام بنے ہوئے تھے۔ ویدک دھرم ... فضول رسم و رواج میں جکڑے ہوئے تھے ... [illegible]

لیکن آج آریہ سماج کے پرچار سے خود سناتن دھرمیوں نے سناتن دھرم سبھا قایم کی ہوئی ہے۔ جس میں ہفتہ واری ہون اور روزانہ کتھا ہوتی ہے۔ ہندی کا پرچار ہو رہا ہے۔ سندھیا اور ہون کی طرف لوگوں کی رُچی بڑھ رہی ہے۔ گائیتری منتر تو شاید کوئی ہی بدقسمت ہندو ہوگا۔ جسے نہ آتا ہو۔ دھرم کرم میں لوگوں کا اُتساہ بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج کے ساتھ سمبندھ رکھنے والے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں شُدھ ویدمنتروں کا اُچارن کرتے ہیں۔ آریہ سماج نے نہایت ہی دلیری کے ساتھ اُن اویدک رسم و رواج کو توڑا۔ جن کی بدولت ہندو جاتی دن بدن دن گر رہی تھی۔ آریہ سماج نے ہمیں بتلایا۔ کہ سچے براہمنوں کی قدر کرو۔ جو براہمن ودوان ہو۔ کرم کانڈی ہو۔ سچا تیاگی ہو دھرم کے مارگ پر چلنے والا ہو ایسے براہمنوں کی پوجا مت کرو۔ جو کہ دھرم کرم سے ہین اور ان پڑھ ہوں۔ ماس کھانے والے شراب پینے والے اور دوسرے بھنگ چرس آدی نشوں کے سیون کرنے والے ہوں۔ آریہ سماج کے اس پرچار کی بدولت اب ہمارے سناتن دھرمی بھائی ایسے براہمنوں کی پرواہ تک نہیں کرتے۔ جو گن کرم سوبھاؤ سے براہمن نہ ہوں۔ ایرشا دویش اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر اگر دور اندیشی کے ساتھ آج سے پانچ سال پہلے اور آج کے حالات کا مقابلہ کیا جائے تو آسمان اور زمین کا فرق نظر آئے گا۔ سوئے ہوئے ہندوؤں کو جگا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا کریڈٹ صرف اور صرف آریہ سماج کو ہی حاصل ہے۔

ہمارے سناتن دھرمی بھائی کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی نندا کرتے ہیں۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ میں نے اتنے عرصہ میں کسی بھی آریہ سماجی بھائی کے مُنہ سے بھگوان رام کرشن اور مہابیر آدی مہاپرشوں کی نندا نہیں سُنی۔ جتنی تعریف عزت قدر اور ادب ان بزرگوں کی آریہ سماجی کرتے ہیں۔ اتنی شاید ہی کوئی دوسرا کرتا ہو۔ ہاں آریہ سماجی یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ اُن نشکلنک مہان آتماؤں پر کلنک اور لانچھن لگانا چھوڑ دو۔ بھگوان کرشن پر راس لیلا۔ چیر ہرن لیلا۔ اور پرانوں میں لکھے ہوئے دوسرے کلنک مت لگاؤ۔ وہ مہان آتما اور یوگی راج تھے۔ مہابیر بانر جاتی کے ویر جرنیل انسان تھے۔ بھگوان رام کے سچے فرمانبردار ویدوں کے پنڈت اور پورن برہمچاری تھے۔ غرضیکہ اس طرح ہر ایک بزرگ کی آریہ بھائی اُستتی اور تعریف کرتے ہیں۔ اور ان کے اصلی روپ کو جنتا کے آگے پرگٹ کرتے ہیں۔ اگر اسے ہمارے سناتن دھرمی بھائی نندا سمجھتے ہیں۔ تو یہ اُن کا اپنا اگیان ہے۔ ورنہ آریہ سماج اور نندا یہ دونوں متضاد باتیں ہیں۔ آریہ سماجیوں کو نندک کہنا ایسا ہے جیسے کہ مہاتما گاندھی کو ناستک کہہ دینا یا کسی بندر کے مچھندر کو دیدوکتا کہہ دینا۔ آریہ سماجی تو ہمیشہ ہی پرچار کرتے ہیں۔ کہ اصلیت کو سمجھو۔ اچھے کرم کرو۔ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلو۔ دیگر میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ بہ نسبت دوسری سوسائیٹیوں کے آریہ سماجیوں کا کیرکٹر بہت اونچا ہے۔

ان پر نندا کا الزام لگانا ہٹ دھرمی اور جہالت ہے۔ اس علاقے میں جس وقت گوری دیوی اغوا ہوئی تھی۔ اُسی وقت سیٹھ صاحب رادھا کرشن اور دیوان صاحب رادہا کشن جی جیسے آریہ سماجی مہانو بھاؤں کا ہی کام تھا۔ اور ان کی ہی ہمت اور کوشش تھی۔ کہ لڑکی واپس مل گئی۔ اور سب کی عزت رہ گئی۔ ورنہ ہم میں کون ایسا شخص تھا۔ جو کہ میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کرتا۔ یہ آریہ بھائی ہیں۔ کہ ہمارے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہمارے آریہ بھائی نہ ہوتے۔ تو نہ معلوم ہماری حالت کتنی خوار و خستہ ہوتی۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے ان بھائیوں کو اپنے دھرم کا رکشک سمجھتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ اُلٹا انہیں مورکھتا سے اپنے دھرم کا ورودھی سمجھ کر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ ہم ایک ایسا پاپ کر رہے ہیں۔ کہ جس کا پرائشچت ہی نہیں ہو سکتا۔ میں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ لیکن آریہ سماج کے اُپکاروں کو نہ ماننا احسان فراموشی اور کرتگھنتا سمجھتا ہوں۔ میں تو نہایت

بقیہ صفحہ ۱۴ پر دیکھو

"محسنِ اعظم مہرشی دیانند"

(از قلم مہاشہ وید پرکاش جی وید شاد یوال ضلع گجرات)

ناویدوں کا زمانے میں بجانے کیلئے ✠ تیرگی کذب و بطالت کی مٹانے کیلئے
اینٹ پتھر کی پرستش سے ہٹا کر قوم کو ✠ ایک ایشور کی فقط پوجا سکھانے کیلئے
پیٹ کے بندوں کی چالوں کا تھا چرچا چار سُو ✠ تو۔ تو آیا تھا اُنہیں نیچا دکھانے کیلئے
ہند و لعلوں کو چھڑا کر پنجۂ اغیار سے ✠ سچے ویدک دھرم کا شیدا بنانے کیلئے
از سرِ نو قلبِ مُردہ میں نئی روح پھونک کر ✠ دھرم کی بگڑی ہوئی حالت بنانے کیلئے
کشتیٔ بھارت بھنور میں تھی تو آیا دہر میں ✠ ساحلِ مقصود پر اُس کو لگانے کیلئے

جانبِ گجرات سے اک ناخدا آیا یہاں
دُشمنِ شر مخزنِ صدق و صفا آیا یہاں

مہتہ جیمنی جی کا راجستھان میں ویدک دھرم پرچار

شریمان مہتہ جی نے ۱۷ مارچ کو ریواڑی آریہ سماج میں لیکچر دیا - یہ آپ کا آخری لیکچر تھا - چونکہ سماج مندر ابھی تک تیار نہیں ہوا شہر کے قریب ایک جگہ آریہ سماجی دچار کے ہیں باقی سب اہیر سکول کا سٹاف ہے - مقامی آریہ بھائیوں کی عدم موجودگی سے سماج شکل ہے - اور مستقل اچھا نظر نہیں آتا - آپ کے لیکچر پھر بار بار ہوئے - آخر آپ نے حاضرین سے دراور پر شوا ایل کی - کہ کیا اچھا ہو - کہ یہی آپ بھائی مہربانی دوسری بار کی آمد پر لیکچر آریہ سماج کے وسیع اور عالیشان مندر میں کرائیں - آپ نے آریہ سماج کے مہتو کا بھی طرح درشایا - اور تاریخی واقعات کے گوش گذار کئے - کہ کس طرح آریہ سماج نے ودیشوں میں ہند دیاتی کی رکشا کی - اور بھارت کے شدھ سروپ کو لوگوں کے سامنے رکھ کر اس کے گورو کو بچایا - اس لئے ایسی مفید عام سوسائٹی کی تن - من - دھن اور وقت کی قربانی سے سہایتا کریں - ایک لیکچر مختلف ممالک میں طریقہ تعلیم پر سکول میں بھی ہوا -

۱۸ مارچ کو بھوانی آریہ سماج میں آکر لیکچر دیا - پھر یہاں سے مرسہ آریہ سماج کے اتسو پر آئے اور ایک لیکچر اس موقعہ پر ہوا - ایک لیکچر مقامی کانگریس کمیٹی نے کرایا - آپنے سودیشی اشیا کو اپنانے اور سنگٹھن پر بہت زور دیا - اور اس کے سادھن بتائے دوسری بار پھر بھوانی پہنچے - کیونکہ اناتھ آلیہ کے ادھیکاریوں نے اپنے اتسو پر تشریف لانے کا وعدہ لے لیا تھا - اس لئے اب کی بار آپ کے دو لیکچر اناتھ آلیہ میں ہوئے اور ایک لیکچر سماج میں بھی ہوا - اناتھ آلیہ کے ادھیکاری درند آریہ سماجی ہیں - بچوں کو آریہ سماج کا سچا ہتیشی بنانے کا یتن کرتے ہیں - بچوں کو انڈسٹری سکھلا کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بناتے ہیں - اناتھ آلیہ کی بڑی عالیشان عمارت ہے - اور کافی خطہ زمین کا مالک ہے - بڑے لڑکیوں کی خاصی تعداد یہاں پرورش پا رہی ہے -

۲۲ مارچ کو آریہ سماج اودے پور پہنچے - یہاں آپ کے پرانے کال اور سٹنگ نکال لیکچر شروع ہوئے - دنیا نوسی خیال کے لوگ جس آریہ سماج کے نام سے چڑتے تھے وہ بھی کشش سے کھچے چلے آئے - آپ کے پرچار سے پربھاوت ہو کر غیر آریہ سماجی لوگوں نے آپ کے لیکچر کرانے کا علیحدہ پربندھ کرنا چاہا - چونکہ محرم کے دنوں میں مسلمانوں نے اپنے تعزیے بازار میں لا کر رکھ دیئے اور یہ مطالبہ کیا کہ جب تک موضع ہر دوڑ کے مسلمانوں کو تعزیہ نکالنے کی رکاوٹ کو دور نہ کیا جائے گا - ہم بطور پروٹسٹ نہ اٹھا دیں گے وہ تو گورنمنٹ نے راستہ میں پیپل کا درخت ہونے سے مبادا ہندو مسلم فساد نہ ہو جائے - اس لئے پابندی لگائی تھی - ان کا مطالبہ تو سراسر بے جا تھا - اس لئے جب تعزیے تین روز بازار میں پڑے رہے اور مسلمانوں کو دوکانیں بند کرنی پڑیں تو بغیر کسی مطالبہ کے تعزیے اٹھا لئے مسلمانوں کی ہڑتال سے ہندوؤں میں سنسنی پھیل گئی - اور وہ خوف زدہ ہو گئے - جب میو جاتی کے مسلمان دیہاتوں سے اٹھ اٹھ کر شہر میں آنے لگے - جو لٹھ بند تھے - اور کھلم کھلا مظاہرے کئے - تو ہندوؤں کو ہوش آئی - اور اپنے کئے پر پچھتائے - کہ کاش ہم نے ان میواتیوں کو شدھ کر لیا ہوتا - جب وہ خود ہندو بننے کو تیار تھے - تو آج کا دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا - تاریخ فرشتہ میں ذکر آتا ہے - کہ غیاث الدین بلبن نے ایک لکھ میواتیوں کے سر کاٹ کر ڈھیر لگا دئے تھے - اس طرح ہندوؤں کو خوف زدہ کر مسلمان بنایا گیا -

مہتہ جی نے ہندوؤں کے خوف اور بے ہمتی کو دور کرنے کے لئے آتمک وشواس اور آتم بل پر لیکچر دئے - اور ہندوؤں کے جگن ناتھ مندر میں جو شہر کے عین مرکز میں ہونے سے بھر گیا تھا - تل دھرنے کو جگہ نہ تھی - آپنے سنگٹھن پر بہت زور دیا - دوسرا لیکچر کمیٹی باغ میں ہزاروں لوگوں کی حاضری میں ہوا - ویدوں پر دیا - اور اس کا شدھ سروپ پرگٹ کیا - ہون کی فلسفانہ اور محققانہ ویاکھیا سنکر لوگ چکت رہ گئے - اس طرح آپنے اس مقدس استھان میں جہاں سوامی درجانند جی مہاراج نے راجہ الور کو پڑھایا کرتے تھے - لیکن ایک روز راجہ صاحب سے رنگ رلیوں میں پھنس کر نہ آسکنے کے کارن چپکے سے چل دئے تھے - وہاں تین چار دن برابر پرچار کیا - گویا اس مقام کے ساتھ آریہ سماج کا تاریخی تعلق ہے - لیکن آہ یہاں پر آریہ سماج کا نام و نشان نہیں - سماج مندر غیر مکمل پڑا ہے - پنڈت درگا پرساد ہی سماج کے روح رواں ہیں - آپ نے بڑی حکمت عملی سے سماج مندر کے لئے زمین حاصل کی بڑے پرشارتھ سے سماج مندر تیار کروایا آپ ایک ودھوا کی شادی کرانے کے سلسلہ میں جیل بھی ہو آئے ہیں - کیونکہ سٹیٹ ودھوا وواہ کو راجیہ اور دھرم کے نیموں کے خلاف سمجھتی تھی - وہ بھی ذرا آنکھیں کھولیں جو آریہ سماج کے کام کو نظر میں نہیں لاتے - کہ آریہ سماج کو کورتیوں کے دور کرنے میں کن مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا - پنڈت جی نے ہندو عورتوں اور بچوں کو مسلمانوں کے جنگل سے چھڑا کر اور شدھ شدہ مسلم دیویوں کی لیڈروں سے شادی رچا کر کئی گھرانے آباد کئے اس طرح بڑی بھاری سیوا کی ہے - آپ بڑے پرشارتھی اور ایشور وشواسی ہیں - راجستھان کی پرتی ندھی سبھا کو اس طرف پرچار کرنے کے لئے خاص دھیان دینا چاہئے - افسوس جہاں سوامی دیانند نے اپنے جیون کا زیادہ سمے گزارا ادھر آریہ سماج کا پرچار بہت کم ہے - یہاں کے آریہ بھائیوں کے لئے کس قدر لجا کا مقام ہے -

یہاں مہتہ جی اپنے پرچار کا اچھا اثر چھوڑ کر جے پور پدھارے - اب یہاں پر آپ کے لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے - آتے ہیں - آج ۳۱ مارچ کو آپ کا پہلا لیکچر ہوگا - اسی ریاست کے ایک مقام باندی کوئی میں بھی آپ پرچار کرنے کے لئے گئے تھے - جے پور کا شہر خوبصورتی اور دھن دولت میں راجستھان کی تمام ریاستوں سے بڑھ چڑھ کر ہے - یہاں کا کمیٹی باغ - عجائب گھر - چڑیا گھر - لائبریری قابل دید ہیں - راجہ نے پبلک کے مفاد کے لئے کئی سنستھائیں کھول رکھی ہیں -

(روشن لال)

ریویو

سندھیا رہسیہ

ویدک سندھیا پر آج تک کئی بھاشیہ وغیرہ شائع ہو چکے ہیں - لیکن گوروکل کانگڑی کے پروفیسر وشوناتھ جی ودیا النکار نے جو بھاشیہ "سندھیا رہسیہ" کے نام سے لکھا ہے - اس کے متعلق بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے - کہ وہ اب تک کے سب بھاشیوں اور ویاکھیاؤں سے بڑھیا ہے - اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے - کہ اس میں رشی دیانند کرت پنچ مہا یگیہ ودھی کو آدھار مان کر ویاکھیا کی گئی ہے - بھومکا میں ودوان لیکھک نے پنچ مہا یگیہ ودھی کو آدھار ماننے کا سبب بھی بتلا دیا ہے - ویاکھیا وستر ... اور سرل ہے - منسا پریکرما منتروں کی ویاکھیا میں وگیان سے بھی سہایتا لی ہے - من مانی اور کپول کلپت کلپناؤں سے ویاکھیا خالی ہے - پنڈت وشوناتھ میں یہ گن ہے - کہ وہ بہت بھکت اور پریمان سہت لکھتے ہیں - ان کی لیکھ شیلی ایسی ہوتی ہے - جو پاٹھک کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے - اگر اس ویاکھیا میں بتلا دیا جاتا - کہ ان منتروں میں آپس میں کوئی خاص سلسلہ ہے - تو ویاکھیا اور بھی اتم ہو جاتی - دام ایک روپیہ جو زیادہ معلوم ہوتا ہے - لکھائی چھپائی اچھی ہے -

پستک ملنے کا پتہ :-

گوروکل پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ہردوار

(۲) برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

اخبار کی بہار

— لاہور - ۲۱ - اپریل - پنجاب کے ہندوؤں کی مختلف سوسائیٹیوں کی طرف سے وزیر اعظم ...طانیہ کے نام ایک پیغام بھیجا گیا ہے - کہ وہ ... معظم کی تاجپوشی کے موقعہ پر بیلوں ... ہلاک کرنے کی رسم ترک کر دیں - اور ... طرح ہندوؤں کے جذبات کا احترام کریں۔

— کلکتہ - ۲۱ - اپریل مسٹر دیش بندھو داس کی بارہویں سالگرہ پر جو ۱۶ جون کو ہوگی - ایک ...لہ کہ دیپہ مسٹر سوبھاش بوس کے حوالہ کیا جائے تاکہ وہ مسٹر داس کی یاد میں کلکتہ میں کانگریس ہوس بنائیں۔

— شملہ - ۲۱ - اپریل - وزیرستان میں حالات بدستور نازک ہیں - کل ڈیرہ اسمٰعیلی ... پر ایک گاؤں پر حملہ کیا گیا - اور گاؤں کے چند ہندوؤں کو لوٹ لیا گیا - ایک سرکاری اعلان منظر ہے - کہ پرسوں پنجاب ... کے ایک دستہ پر باغیوں نے ... کر دیا - جس میں سرکاری فوج کے ... اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— لاہور - ۲۱ - اپریل سیٹھ رام کشن ... کی زیر سرکردگی ہندوستانی سرمایہ داروں نے ہندوستان کے مختلف حصوں میں سیمنٹ کمپنیاں جاری کرنے کے لئے ایک کمپنی رجسٹرڈ کرائی ہے کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ پانچ کروڑ ہے - سیٹھ رام کشن دلمیہ کمپنی کے چیرمین ہیں۔

— کلکتہ - ۲۱ - اپریل - مسٹر سوبھاش چندر بوس کو اُن کے طبی مشیروں نے مشورہ دیا ہے - کہ وہ اپنی صحت کی بحالی کے لئے ڈلہوزی میں جا کر لمبے عرصے تک آرام کریں - آپ سنیچروار کلکتہ سے روانہ ہوں گے۔

— کلکتہ - ۲۰ - اپریل - آج صبح بارکپور سب ڈویژن میں جیوٹ کے ۱۱۷ اور کارخانو میں تقریباً ۲۵ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی - اب کل ہڑتالیوں کی تعداد سوا لاکھ ہو گئی ہے۔

— علی گڑھ - ۲۰ - اپریل - علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ یونین کے عہدہ داروں کا خاص لباس کھدر کا ہو۔

— الہ آباد - ۱۹ - اپریل - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ہیڈ کوارٹرس سے آج شام کو اعلان کیا گیا ہے - کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس وارد ھا کی بجائے الہ آباد میں منعقد ہوگا۔

— کوہاٹ - ۱۹ - اپریل - گرلز میونسپل سکول کوہاٹ کی ہندو اور سکھ لڑکیوں نے آج نئے سسٹم کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کر رکھی ہے - نئے سسٹم کی رو سے گورمکھی سکول کو مسلم سکول میں شامل کر دیا گیا ہے۔

— لاہور - ۱۹ - اپریل - حکومت پنجاب کے دفاتر غالباً ۵ مئی کو شملہ جائیں گے - ۵ مئی کو شملہ میں کام شروع ہو جائے گا۔

— بمبئی - ۱۸ - اپریل - آج ہٹی میں جہاں مہاتما گاندھی شریمتی کستورا بائی بابو راجندر پرشاد مسٹر مہادیو ڈیسائی وغیرہ کئی لیڈر موجود ہیں - مہاتما گاندھی کی پوتی کماری منو (ہیرالال گاندھی کی لڑکی) کی شادی مسٹر سریندر سے ہو گئی۔

— لکھنؤ - ۱۸ - اپریل مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب شدہ مسلم ممبران اسمبلی کانگریس پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں - ان کے کئی مطالبات پنڈت جواہرلال نہرو اور مہاتما گاندھی نے منظور کر لئے ہیں - اور کہ مسلم ممبران نے اپنی طرف سے مشترکہ انتخاب کا طریق بھی کسی حد تک تسلیم کر لیا ہے - چند دنوں تک مفصل مسودہ معاہدہ کا اعلان ہو جائے گا۔

— لنڈن - ۱۷ - اپریل البانیہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں کے بادشاہ نے عورتوں کے لئے پردہ کی مخالفت کر کے پچاس لاکھ مسلم عورتوں کو نجات دلا دی ہے - اس حکم کے ساتھ ہی عورتوں نے پردہ ترک کر

آریہ جگت

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ چناؤ ۱۰ ... کو حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید بھوشن۔ اُپ پردھان۔ شریمتی شنو دیوی جی سپادک "شکتی" اور شریان نرنجن ناتھ جی

منتری۔ لالہ بوسارام جی۔

اُپ منتریاں۔ مہاشہ ہنسراج جی۔ مہاشہ لال چند جی۔ لالہ حکم چند جی۔ مہاشہ روپ چند جی وکیل

خزانچی:۔ مہاشہ دیوراج جی ودیا النکار

لائبریرین۔ وید ستیہ کام جی۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی

آریہ سماج کراچی نے اپنی اردھ شتابدی ستمبر ۱۹۳۷ء کے پہلے ہفتہ میں منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنتا سے آریہ سماج کو سہیوگ دینے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ مفصل پروگرام جلد ہی شائع کیا جائے گا۔ پرسدھ سنیاسی اور ودوان اردھ شتابدی اُتسو میں سملت ہو کر اس کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔

(روپ لال سنگھ داس پریذیڈنٹ آریہ سماج کراچی)

برہمچاری آنند پرکاش جی کا سنیاس گرہن

جوالاپور۔ ۱۹ اپریل۔ آج برہمچاری آنند پرکاش جی نے جوالاپور مہاودیالیہ میں ویدک دھرم کے اصول کے مطابق سنیاس آشرم میں پرویش کیا۔ برہمچاری جی کے خیالات بہت بلند اور زندگی بہت سادہ رہی ہے۔ نہ صرف وُہ سماجک تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں بلکہ انہوں نے باقی ساری عمر ویدک دھرم پرچار کے لئے وقف کر دی ہے۔ نام سوامی آنند پرکاش تیرتھ ہوگا۔

آریہ سماج موگہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج موگہ کا سالانہ جلسہ ۳۰-اپریل یکم و ۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے علاوہ بہت سے ودوان اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۳۰-اپریل کو ہوگا۔

(جگن ناتھ سود منتری آریہ سماج موگہ)

آریہ سماج گوجرانوالہ میں ستھاپنا دوس

آریہ سماج گوجرانوالہ نے ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس بڑی شان سے منایا۔ ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ بھیم سین جی پردھان سماج کے زیر صدارت ایک بھاری جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ حاکم رائے جی چوپڑہ۔ پنڈت رام لال جی اور قاضی نظر الحسن صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضری اُمید سے زیادہ تھی۔ شام کو آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی۔

(دینشمبر ناتھ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج کالج وبھاگ شکارپور کا اُتسو

مورخہ ۱۱ سے ۱۵ اپریل تک آریہ سماج کالج وبھاگ شکارپور سندھ کا وارشک اُتسو خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل ودوان پدھارے تھے۔

شری پنڈت منسارام جی ویدک توپ۔ پنڈت لوکناتھ جی ترک شرومنی۔ پروفیسر جگدیش۔ کنور سکھ لال جی۔ شری بھیم سین جی۔ حاضری بہت ہوتی تھی۔ پورانکوں کو چیلنج دیا گیا تھا۔ مگر سامنے کوئی بھی نہیں آیا۔ پنڈت منسارام جی کا لیکچر سن کر پورانک ... اُٹھے۔ مگر بیچاروں کی دال نہ گل سکی۔

(دہوندراج ودیا کھیان واچسپتی)

آریہ سماج سمندری کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج سمندری کا سالانہ جلسہ ۲ تا ۵-اپریل بڑے سماروہ سے ہوا۔ مورخہ ۲-اپریل کو آسمان ابر آلود تھا۔ تھوڑی تھوڑی بوندیں بھی پڑ رہی تھیں۔ اس روز ہم نے نگر کیرتن کا پربندھ کیا ہوا تھا۔ پہلے تو ہمیں خطرہ تھا۔ کہ بارش زیادہ نہ ہو جاوے۔ لیکن پرماتما کی کرپا رہی۔ اور بوندا باندی کے باوجود ہمارا نگر کیرتن بہت کامیاب رہا۔

مورخہ ۳-۴-اپریل کو آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ اس میں پنڈت سداشو جی پنڈت رام چند جی۔ پنڈت منسارام جی ویدک توپ۔ پنڈت سوم دیو جی اُپدیشک بہن شکنتلا کماری جی۔ بہن ودیاوتی دیوی جی کے اُپدیش اور مہاشہ نفیر چند۔ مہاشہ رام پرکاش جی۔ مہاشہ سریندر ناتھ کے بھجن ہوئے۔

مورخہ ۵-اپریل کو دوپہر کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ اس روز رات کو کال اور ... کو پبلک جلسہ ہوا۔ ۶-اپریل کو بھی شکنتلا کماری جی کا اُپدیش ہوا۔ ...

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

خوشخبری!

ایک سال سے اناتھ آلیہ میں کچھ کمرے بن رہے تھے۔ ایشور کی اگادھ کرپا ہے۔ کہ ان سے کچھ کمرے بن کر تیار ہو گئے۔ اور اُن کا اُدگھاٹن سنسکار اس ماہ کی ۱۰ تاریخ کو شری سوامی گوکل چند جی نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کے کر کملوں سے بڑی شوبھا اور اُتسو سے ہوا۔ اس موقعہ پر بچوں یعنی لڑکے اور لڑکیوں نے ایشور بھجن۔ وید منتر اور شلوک اور ڈرامہ بھی کیا تھا۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور خوب واہ واہ کی۔ اس کے شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک "پرتاپ" "ویر بھارت" اور شری پوجیہ سوامی سوتنترانند مہاراج پردھان اناتھ آلیہ اور سابق آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور نے بھاشن دیتے ہوئے اناتھ آلیہ اور اناتھوں کی رکشا کی ضرورت پر بہت زور دیا۔ اور پبلک سے اپیل کی کہ اناتھ آلیہ ہر فرد و بشر کی مدد کا مستحق ہے۔ اور ہر پرکار سے اس کی مدد کی جائے۔ اس کے شری پردھان جی کا بھاشن ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ انہوں نے چھ سال ... ہوئے اس اناتھ آلیہ کو دیکھا تھا۔ اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ اور ان کو گمان بھی نہ تھا۔ کہ وُہ اتنا بڑا عالیشان بن جائے گا۔ وُہ بلڈنگ۔ بچوں کی صحت اور پڑھائی دیکھ کر بہت ... انہوں نے فرمایا۔ کہ اُن کا خیال تھا۔ کہ پنجاب میں صرف فیروزپور کا ہی اناتھ آلیہ ہے۔ جو ... جاتی کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ لیکن اب اس اناتھ آلیہ کو دیکھ کر اُن کا خیال بدل گیا اور ماننے کو تیار ہیں۔ کہ یہ اناتھ آلیہ بھی اس سے کچھ کم نہیں ہے۔ اور یہ اناتھ آلیہ بھی ... ضرورتوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے۔ جس طرح اناتھ آلیہ فیروزپور کر رہا ہے۔ اور وعدہ ... کہ وُہ ہمیشہ اس اناتھ آلیہ کو یاد رکھیں گے۔ اور ہر طرح سے روپیہ پیسہ کی مدد کرتے رہیں گے اور لوگوں سے بھی اس کی مدد کرنے کی درخواست کی۔ اس کے بعد اُنہوں نے ... کھولے۔ اور اس موقعہ کی یاد میں ایک آم کا درخت اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

اپیل

بلڈنگ کا ابھی کچھ حصہ بننے کے لئے باقی ہے۔ جس کے لئے تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں سے نویدن ہے۔ کہ وُہ ہماری ان ضرورتوں کو بھی جیسے وُہ پہلے پورا کرتے رہے ہیں۔ پورا کرنے کی کرپا کریں۔ جو مہاشہ ... سے زیادہ دان دیں گے۔ اُن کے نام کا پتھر لگوا دیا جاوے گا۔ اس کے علاوہ اناتھ آلیہ کو ... گھی۔ بستر وغیرہ کی بھی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ جو بصد شکریہ قبول کی جاوے گی۔ بچوں کی تعداد لگ بھگ دو صد ہے۔ اور دن بدن اناتھ آلیہ ... ہو رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی جوں جوں اغوا شدہ بچے ملتے جاتے ہیں توں توں اُن کو بھی یہاں داخل کیا جاتا ہے۔ چونکہ خرچ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے مدد کے لئے یاچنا کی جاتی ہے۔

دانیوں کا داس:۔

بوسہ رام رٹائرڈ سٹیشن ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر آنریری سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

چار دن پہلے مہاشہ بھدرپال جی کا پرچار ہوا۔ یہ جلسہ بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ آٹھ دن خوب چہل پہل رہی۔

اس جلسہ پر ہمارے آریہ ویر دل نے بہت کام کیا۔ جلسہ کی کامیابی کے کارن وہی ہیں۔ ادھیکاریوں میں جلسہ کے بعد خوب اُتساہ پیدا ہو گیا ہے۔ استری سماج بھی سپتاہک تلنی شروع ہو گئی ہے۔ جس میں آریہ دیویاں بڑی لگن سے کام کرتی ہیں۔ آریہ سماج کے نئے ممبر بن رہے ہیں۔

گوردبانی آہوجہ اُپ منتری آریہ سماج سمندری

گوروکل دھام جہلم کا وارشک اُتسو

گوروکل دھام جہلم وارشک اُتسو ۱۱-۱۲-۱۳- اپریل کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس شُبھ اوسر پر شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی۔ شری پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار شری سوامی شانتانند جی۔ شریمان مہاتما سمیر سنگھ کالی کملی والے۔ پنڈت مہرچند شرما ایڈیٹر آریہ ویر شریمان پنڈت رام دیو جی آچاریہ گوروکل جہلم۔ پنڈت جیند رجی ودیا بھوشن۔ مہاتما ہری رام جی بان پرستھی کے منوہر اُپدیش اور لیکچر اور مہاشہ دھرم دیر جی۔ مہاشہ بال کرشن جی و مہاشہ رام لال جی ڈچکوٹ کے دلکش بھجنوں سے تین دن خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ بیساکھی کے دن گوروکل میں بڑا بھاری میلہ لگا۔ جس میں ہزاروں نرناری شامل ہوئیں۔ بارہ نئے برہمچاری داخل ہوئے۔ چندہ پچھلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر رہا۔ آس پاس کے علاقہ اور میرپور کے بہت سے بھائی بہنیں جلسہ میں آئی ہوئی تھیں۔ گوروکل یہاں دن بدن زیادہ ہر دلعزیز

ہوتا جاتا ہے۔ جہلم کے آریہ بھائی خاص طور پر اس کی اُنتی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(نامہ نگار)

گوروکل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ جیٹھ مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ مئی سنیچر ایت اور سوموار کو گوروکل کی پُنیہ بھومی میں بڑی شان سے منایا جاوے گا۔ اس موقعہ پر نئے برہمچاریوں کا داخلہ بھی ہوگا۔ جو سجن اپنے برہمچاریوں کو داخل کرانا چاہیں۔ پرارتھنا پتر جلدی بھیجیں۔ میں اس برہم یگیہ کے پوتر موقعہ پر آریہ پبلک اور عوام کو مدعو کرتا ہوں۔ ودوانوں اور مہاتماؤں کے پوتر اُپدیش سے آتما کو پوتر کرنے اور اپنے تیرتھ روپی پُنیہ گل بھومی کے درشن کرنے کا یہ سنہری اوسر ہے۔ آنے والے سجن موسم کے مطابق ضروری بستر اپنے ساتھ لاویں۔ آنے والے سجنوں کے بھوجن کا انتظام رشی لنگر میں ہوگا۔ گوروکل میں پہنچنے کے لئے راولپنڈی اور گوجرخان سے دن کے ۲ بجے لاری ملے گی۔

نوٹ:- گوروکل کے لئے ایسے سیوگیہ آریہ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنیس کلاس کو انگلش پڑھا سکیں۔ ریٹائرڈ مہانو بھاؤں کو ترجیح دی جاوے گی۔ پرارتھنا پتر مکھیہ ادھشٹاتا کے نام پر آنے چاہئیں۔

(نویدک:- مکتی رام اُپادھیائے)

آریہ سماج رسال پور کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۷ کو پراتہ ۸ بجے مہاشہ رگھوناتھ جی کے سُپتر کا نام کرن سنسکار مہاشہ سدا رنگ جی تلہ گنگ نواسی نے پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ مہاشہ رگھوناتھ جی نے اس شُبھ اوسر پر مبلغ ۲ روپیہ آریہ سماج رسال پور اور ایک روپیہ آریہ سماج تلہ گنگ کو دان دیا۔ اور اپستھت سجنوں کا حلوے سے ستکار کیا۔

(۲) آریہ سماج کے روزانہ ست سنگ میں دن بدن رونق بڑھ رہی ہے۔ روزانہ آریہ سماج مندر میں ہون سندھیا وغیرہ ہوتی ہے۔

(۳) راتری ہندی سکول میں بہت سے سجن ہندی بھاشا پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

(شولال گلشن منتری)

آریہ سماج راجن پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰- اپریل و یکم مئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ آریہ سماج کے مشہور ودوان اُپدیشک اور بھجنیک سمت ہو کر امرت ورشا کریں گے۔

(منتری آریہ سماج راجن پور)

آریہ یووک سماج میانی کا چناؤ

آریہ یووک سماج میانی کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان - ملک نرندر ناتھ جی میونسپل کمشنر
اُپ پردھان - مہاشہ بھگت رام جی راجپوت
منتری - ملک اندرسین
اُپ منتری - مہاشہ کندن لال جی چھابڑا
خزانچی - مہاشہ رام سرن جی

(ملک اندرسین سکرٹری آریہ سماج ...)

پٹی ضلع لاہور میں دھارمک میلہ

استری سماج پٹی و کنڈو مل آریہ پُتری پاٹھشالہ کا پہلا وارشک اُتسو ۳۰ اپریل و یکم و دو مئی کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جائے گا۔ سیوگیہ اُپدیشکا ...

کو نمسترت کیا گیا ہے۔

دوھرم ویر آریہ منتری جلسہ نڈام

شوک پرستاؤ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ ہریانہ کا اسادھارن ادھیویشن مورخہ ۲۷ کے شری پنڈت رام شرن جی پردھان آریہ سماج کی اکال مرتیو پر دلی شوک کا اظہار کرتا ہے۔ اور اُن کے پریوار کے ساتھ سمویدنا پرگٹ کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ آتما کی سدگتی اور اُن کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(۲) یہ نشچیہ ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی نقل اخباروں میں برائے اشاعت اور اُن کے بھائی ماسٹر بھگت رام جی کو بھیجی جاوے۔

(دیرتھ رام منتری آریہ سماج ہریانہ)

پنڈوری مہنتاں میں پرچار

اس سال بھی میلہ بیساکھی کے موقع پر پنڈوری مہنتاں ضلع گورداسپور میں مہاشہ قومی سدھار سبھا پنجاب آدانکھا اور آریہ سماج دینا نگر کی طرف سے ویدک دھرم کا پرچار بڑے زور شور سے کیا گیا۔ مہاشہ ستیہ پال جی پردھان مہاشہ قومی سدھار سبھا ڈاکٹر ہرنام داس جی۔ پروہت آریہ سماج گورداسپور۔ لالہ کشمیرا لال جی رئیس دینا نگر بابو گوری شنکر جی دینا نگر۔ منتری آریہ سماج مانسر اور مہاشہ منگت رام بیساکھی کی مشہور جمیٹا بھجن منڈلی۔ مہاشہ موہن لال جی پجاری اور دوسرے سجنوں نے اپنے زبردست لیکچروں اور بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج مہتم کا چناؤ

آریہ سماج مہتم ضلع ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان - چودھری نانک چند جی

اُپ پردھان ۔ مہاشہ رام چند رجی چوٹانی
منتری ۔ نند لال
اُپ منتری ۔ مہاشہ بھودت جی ہنس
خزانچی ۔ مہاشہ منگھو رام جی
پستکادھیکش ۔ مہاشہ تیج بھان جی
(نند لال منتری آریہ سماج مہتم)

مدراس میں ویدک سنسکار

(۱) مورخہ ۱۳ ۔ اپریل کو پنڈت سومدت جی پردھان آریہ ویدک سماج کے دو لڑکوں کے یگیوپویت سنسکار اور ایک موُنڈن سنسکار کو سوامی بلدیو سہائے جی نے کرایا ۔ پنڈت جی نے پانچ روپیہ دکشنا اور پانچ روپیہ آریہ ویدک سماج کو دان دیا ۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار ہوا اور آریہ ویدک سماج کے ممبروں کو پریتی بھوجن دیا گیا ۔

(۲) مورخہ ۱۴ ۔ اپریل لالہ ۔۔۔ جنبڈاری کے مکان کا یہ دیش ۔۔۔ کو سوامی بلدیو سہائے جی نے کرایا ۔ ۱۷ اپریل لالہ دشیشر ناتھ جی کے دو دنوں بیٹوں کا مونڈن سنسکار اور لالہ سادھو رام بھنڈاری کے بیٹے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کو سوامی بلدیو سہائے جی نے کرایا ۔ ۵ روپیہ دکشنا اور ۲ روپیہ آریہ ویدک سماج کو دان دیا گیا ۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا ۔
(اوم پرکاش سوفی ۔ مدراس شلع امرسر)

شوک ۔۔۔

آریہ سماج ۔۔۔ کا ۔۔۔
شریمان چودھری ۔۔۔ جی ۔۔۔
آریہ سماج ۔۔۔ کے ۔۔۔ کی ہے ۔۔۔
پر از حد رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ اور ایشور سے اس کی ۔۔۔
کو شانتی پردان کرے ۔۔۔

۔۔۔ آگئے

۔۔۔ جی کے ساتھ اپنے ان ۔۔۔
دھرم بھائیوں کی سیوا میں پیار تھا

کر دوں گا کہ ایشور کے لئے آریہ سماج کی مخالفت کرنا چھوڑ دو ۔ یہ آپ کے دھرم بھائی ہیں ۔ اگر اپنا بھلا چاہتے ہو آریہ سماج کے ساتھ شیر و شکر ہو کر رہو ۔ اپنی ذاتی پر کچھ رحم کرو ۔ اپنی حالت ۔۔۔ پر ترس کھاؤ ۔ اور اپنے پاؤں پر ۔۔۔ کلہاڑا مت چلاؤ ۔ اس کے کام ۔۔۔ ہاتھ دو ۔ بلکہ اس کی سہایتا کرو ۔ اسے ۔۔۔ لئے پھیلنے دو ۔ اس کے سایہ کے نیچے ۔۔۔ آرام پا سکو گے ۔ یہ آپ کی اپنی ۔۔۔ طاقت ہے ۔ اس کی ترقی سے آپ کی ترقی اور تنزلی سے آپ کی تنزلی ہے ۔۔۔ ہندو جاتی کا سدھار اگر کوئی سنگٹھن ۔۔۔ ہو سکتی ہے ۔ تو وہ کیول آریہ سماج ہی

ضرورت

ایک نوجوان برہمن کے لئے ایسی کنیا کی ضرورت ہے ۔ جو ہندی خواندہ اور امور خانہ داری سے اچھی طرح واقف ہو ۔ لڑکا تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہے ۔
چٹھی معرفت لالہ بسنت رام مینیجر پی سی ۔ ایس ۴۰ ہسپتال روڈ لاہور

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹوں کا سیٹ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

	قیمت از سینکڑہ
پرماتما کی کہانی مصر جی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)	۳ ۔
ستیہ بول بالا جھوٹے کا منہ کالا ۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی ویدستیارتھ پرکاش کا جواب	۲ ۔
پنڈت کی کو رکام یا درگادت کی درگت ۔ جواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی)	۸ ۔
آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک)	۸ ۔
دیانند کون ہے؟ (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر)	۸ ۔
شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک)	۸ ۔
نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری)	۱۲ ۔
سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک)	۱۲ ۔
آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر)	۱۲ ۔
پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام بھایا جی برجنہ)	۱ ۔
اوتار کا کارن شاپ بھوگ (از بہاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ)	۱ ۔
مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار)	۸ ۔
شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر)	۱۲ ۔
پرسانک دھرم اور وام مارگ (از پریتم جی امرتسری)	۱۲ ۔
ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک)	۱۲ ۔
پرمانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری)	۱۲ ۔
۔۔۔ کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک)	۱۲ ۔
شرادھ پرستھاد (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج)	۱۲ ۔
مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج)	۔
شاستر ارتھ روپڑ یعنی روپڑ میں پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات	۔
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اُپدیشک)	۔
ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے ۔ (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی)	۔
مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی)	۔
سناتن دھرم یا سمایت دھرم (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر)	۔
ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اُپدیشک)	۔

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ !

	قیمت
ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی)	۔
مرزا غلام احمد کی شادی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر)	۔

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

	قیمت
رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر)	۔
رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی)	۔

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

	قیمت
آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)	۔
راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی)	۔
سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار)	۔

المشتہر ! اوم پرکاش شرما مینیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر (۲۳۸۹)

تار کا پتہ :- "آریہ ویر" لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر :- مہرچند شرما

چندہ :- سالانہ ... ۳ مے
ششماہی ... ۱/۱۲ عہ
غیر ممالک سے للعہ

جلد ۱۲ — ۱۶/۲۳ مئی ۳۷ء مطابق ۳/۱۰ جیٹھ سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ — نمبر ۳۵/۳۶

پیغام عمل

(۱)

اے آریہ ویر اُٹھ کے تو دُنیا کو جگا دے۔ وُہ نغمہ سُنا دے
دل سے جو سبھی بُغض و کُدورت کو مٹا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

اُٹھ کفر کو الحاد کو باطل کو مٹا دے۔ دُنیا سے بھگا دے
پھر حق کا پرستار زمانے کو بنا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

پھر شُدھی کے نغموں سے خیالات بدل دے۔ حالات بدل دے
آریہ سبھی سنسار کو ایک بار بنا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

(۲)

ہے وقت کہ پھر وید کے پرچار کی خاطر۔ اور پیار کی خاطر
کیا چیز زر و مال ہے سر تک بھی کٹا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

ویدوں کے طرفدار ہیں پھر بائل پیکار۔ لڑ مرنے کو تیار
اُٹھ ان کو دیانند کا پیغام سُنا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

مفروضہ اچھوتوں کو تو چھاتی سے لگا لے۔ اور بھائی بنا لے
جو چھن گئے ادھیکار ہیں سب اُنکو دلا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

اب وقت نہیں سونے کا اُٹھ وید کے حامی۔ دلدادۂ سوامی
بن برق ابھی خرمنِ دُشمن کو جلا دے۔ بچھڑوں کو ملا دے

(رام رکھا مل برق کراچی)

نورانی پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام پنڈت مہرچند شرما ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر اخبار آریہ ویر اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے شائع ہُوا۔

ویدامرت

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्
होतारं रत्नधातमम्॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۱
(اس سلسلہ کے لئے دیکھو آریہ ویر ۲۰ اپریل)

"اگنی" شبد کا ارتھ ہم نے نرکت کی رُو سے ایشور کیا ہے۔ اس میں وید پرمان بھی ہے۔ یجروید کے بتیسویں ادھیائے کے پہلے منتر میں ارشاد ہے۔ اس پورن سروویاپک یگیہ پرش کا نام اگنی - آدتیہ - وایو - چندرما - شکر برہم - آپہ اور پرجاپتی ہے"۔ رگوید میں آدیش ہے۔ "کہ ذات خدا ایک ہے۔ لیکن عاقل اور فاضل لوگ اسے انیک ناموں سے پکارتے ہیں۔ کوئی اسے اگنی - متر - ورن نام سے یاد کرتے ہیں۔ تو کوئی دویہ سپرن وغیرہ ناموں سے اس کی ستتی کرتے ہیں"۔ یہ ٹھیک ہے کہ پرماتما کی صفات کا جب کوئی شمار نہیں تو اس کے ناموں کا شمار کیسے ہو سکتا ہے۔ اس واسطے کئی دارشنک لوگ تو یہاں تک کہہ گئے۔ کہ دُنیا میں جتنے نام ہیں وے سبھی پرمیشور کے نام ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہُوا۔ کہ اگنی پرمیشور کا نام ہے۔

(۲)

وید میں ایک جگہ ارشاد ہے۔ کہ "اگنی میں اگنی وچرتا ہے"۔ "اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ کہ اگنی کا ایک ارتھ پرمیشور ہے۔ "اگنی میں یعنی پرمیشور میں اگنی یعنی پرمیشور وچرتا ہے"۔ ایسا مفہوم لینے سے یہ واکیہ کچھ بے معنی اور مہمل سا بن جاتا ہے۔ اس واسطے مہرشی کناد کے سدھانت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ارتھ کچھ اور سوچنا پڑے گا۔ مہرشی کناد کا ارشاد ہے۔ "**बुद्धिपूर्वा वाक्यकृतिर्वेदे**" وید واکیوں کی رچنا سوچ وچار کر کی گئی ہے۔ اس میں کوئی بھی بات خلاف عقل اور دلیل نہیں ہے۔ پیشتر بتلایا جا چکا ہے۔ کہ اگنی شبد کے لغوی معنے "آگے لے جانے والا" ہے۔ اور آگے لے جانے والوں میں جیو آتما کا بھی شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جسم اور اندریوں وغیرہ کو آگے لے جاتا ہے۔ بلکہ جیو آتما کے بغیر تو جسموں کی بالیدگی بھی رُک جاتی ہے۔ تب "اگنی میں اگنی وچرتا ہے"۔ واکیہ کا ارتھ ہوگا۔ "پرماتما میں جیو وچرتا ہے"۔ ہمارا مطلب اس بات سے صرف اتنا ہے کہ اگنی شبد کا ایک ارتھ جیو آتما ہے۔

جیو آتما کے پکش میں منتر کا ارتھ بنے گا۔

میں (پرمیشور) اگنی = جیو آتما کی تعریف definetion کرتا ہوں۔ جو پروہت = اندریوں اور جسم سے پہلے موجود رہتا ہے۔ یگیہ کا = جیون روپی یگیہ کا دیو = پرکاشک ہے جو رتوک ہے۔ جو ہوتا = سب پدارتھوں کو گرہن کرنے کی شکتی رکھتا ہے۔ اور جو افضل سے افضل پدارتھوں کو دھارن کرتا ہے۔

کئی مذہب آتما کی ہستی سے بالکل منکر ہیں۔ اس کی علیحدہ ہستی کے وے قائل ہی نہیں۔ جو مذہب روح کی ہستی کے قائل ہیں۔ ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک کا کہنا ہے کہ روح پیدا شدہ چیز ہے۔ لیکن اس کی فنا نہیں ہوتی۔ دوسرے کہتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی حادث = پیدا شدہ چیز نہیں جس کی فنا = ناش نہ ہو۔ ایک کنارے والے دریا کا دُنیا میں کہیں بھی امکان نہیں۔ اس واسطے یا تو یہ مانو کہ روح نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے یا سویکار کرو۔ کہ روح پیدا ہوتی ہے اور مرتی ہے۔ موخرالذکر نظریہ کے ماننے میں کئی ایک اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ اچھا جب روح کو پیدا کیا تو کس مطلب کے واسطے اور کہ کیوں ایک روح کو تمام عیش و عشرت کے سامان ملے اور کیوں ایک کو نادار اور قلاش پیدا کیا۔ اس طرح کے بیشمار ناقابل جواب سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان فلسفیانہ نقائص کے مدنظر آریہ فلاسفروں نے روح کو انادی اور اوناشی مانا۔ جب روح انادی ہے۔ تو بہرحال اس جسم سے قبل اس کی موجودگی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اسی سدھانت کو وید کے "پروہت" شبد میں جتلایا گیا ہے۔

پروہت کا ایک ارتھ ہے جس کو آگے رکھا جائے یا جو آگے رکھا گیا ہو۔ پرمیشور دُنیا کی رچنا کرتے ہوئے جگو ان نے جیو کو آگے رکھا ہُوا تھا۔ یعنی سنسار کی رچنا جیووں کے لئے تھی۔ پرماتما کا اپنا کوئی مطلب یا غرض نہ تھی۔ یوگ درشن میں اس بات کو صاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ درشیہ جگت جیووں کے بھوگ اور موکش

اپنشدوں میں مرقوم ہے "**पुरुषो वा यज्ञः**" یہ انسانی جسم ایک یگیہ ہے۔ وید میں ارشاد ہے۔ "**इयं यज्ञिया तनूः**"

یہ جسم یگیہ کا سادھن ہے۔ جسم کو یگیہ یا یگیہ کا سادھن سمجھ لیا جائے۔ تو پھر کسی بُرائی کا ارتکاب ہو ہی نہیں سکتا۔

رگوید کے اس پہلے منتر میں اگنی یعنی جیو آتما کو "یگیہ کا دیو" کہا گیا ہے۔ مندرجہ بالا اپنشد وچن اور وید واکیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے "یگیہ کا دیو" کا مطلب ہوگا۔ جسم کو پرکاشت کرنیوالے یعنی سادھنوں کو چمکانے والے۔ جسم کو سنسکرت میں شریر کہتے ہیں۔ شریر کی تعریف کرتے ہوئے رشی کار فرماتے ہیں۔ جہاں رہ کر آتما سکھ اور دُکھ کا احساس کرتا ہے۔ اسے شریر کہتے ہیں۔ رشی کا شریر بغیر آتما کے ممکن نہیں۔ اس واسطے آتما کو یگیہ کا دیو کہا ہے۔

پہلے نویدن کیا جا چکا ہے۔ کہ خلق خُدا کی بھلائی کے کاموں کو یگیہ کہتے ہیں۔ دیو کے ایک معنی ہیں۔ خوش ہونے والا - آنند محسوس کرنے والا - چاہنے والا "یگیہ کا دیو" کے معنے ہوئے۔ یگیہ سے نیک کاموں سے خوش ہونے والا - نیک کاموں کو چاہنے والا۔ جیو میں سوبھاؤ سے نیک کاموں کی پرورتی ہوتی ہے۔ جو ہر وقت خلق خُدا کی بُرائی یا ایذا رسانی میں لگا رہتا ہے۔ وُہ بھی چاہتا ہے۔ کہ لوگ میرے ساتھ بُرائی نہ کریں۔ بلکہ بھلائی کریں۔ اس سے سدھ ہوا کہ جیو آتما نیک کاموں سے آنند محسوس کرتا ہے۔ اور نیک کاموں کو چاہتا ہے۔

رتوک کے معنے ہیں۔ موسموں کے مطابق یگیہ کرنے والے۔ مطلب یہ کہ قانون قدرت پر عامل۔ بسا اوقات جیو آتما اپنے گیان کے کارن قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ لیکن آخر کو مجبوراً - طوعاً - کرہاً اس کو اس کے آگے جھکنا پڑتا ہے۔

جیو آتما کو رتوک کہنے کا ایک مطلب اور بھی ہے وُہ یہ کہ اسے ہر موسم میں یگیہ کرنا چاہئے۔ دیش کال اور پاتر کا سدا وچار کرنا چاہئے۔

اوپر بتلایا جا چکا ہے۔ کہ سارا سنسار جیو آتما کے کلیان کے لئے رچا گیا ہے۔ نیز جیو آتما اپنی ضرورت کے مطابق سنسار کے سارے پدارتھوں کو گرہن کر سکتا ہے۔ اس واسطے اسے وید میں "होता" کہا گیا ہے۔ ہوتا شبد کا ایک ارتھ بھوکتا بھی ہے جس میں کسی قسم کی کمی ہوتی ہے۔ اگر وُہ محسوس کرنے کی شکتی رکھتا ہے تو اس کمی کو رفع کرنے کے لئے وُہ کوئی چیشٹا کریا کریگا۔ چیشٹا یا کریا یعنی کرم غلط بھی ہو سکتا ہے اور صحیح بھی۔ چیشٹا کا ادھشٹھا کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ اس کو کرنے والا ہی بھوگیگا۔ پرماتما آپت کام ہیں۔ پورن ہیں۔ ان میں کسی کمی یا خامی نہیں اسواسطے اسے اپنے دوش دُور کرنے کے لئے کسی قسم کے کرم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ پرکرتی جڑ ہے۔ غیر مدرک ہے۔ اس میں احساس کی قوت نہ ہونے سے وُہ اپنے آپ حرکت میں نہیں آ سکتی۔ رہ گیا جیو آتما۔ اس میں گیان تو ہے۔ قوت احساس تو ہے لیکن پورن گیان نہ ہونے کے باعث اس دُکھ کا احساس ہوتا ہے۔ اس دُکھ کو دُور کرنے اور سکھ کو حاصل کرنے کے لئے کرم کرنے پڑتے ہیں۔ جب کرم کرتا ہے۔ تو پھل بھی بھوگتا ہے اس واسطے جیو آتما کو وید نے ہوتا = کرم پھل بھوکتا کہا۔

چونکہ اپنی کمی کا احساس کر کے اسے دُور کرنے کی خواہش صرف جیووں میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ اسواسطے دُنیا کی سب اشیاء کو بھی جیو ہی دھارن کرینگے۔ دُنیا کی سب اشیاء میں سب سے افضل علم - ودیا - گیان ہے۔ پرکرتی جڑ - غیر مدرک ہونے سے اس کی حامل ہو نہیں سکتی۔ پرماتما میں سدا سب چیزوں کا گیان ہے ہی۔ جیو ہی ایسا ہے۔ جو گیان کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور اسے حاصل کر کے بڑھا سکتا ہے۔ جیو کی اس خاصیت کے مدنظر وید نے جیو آتما کو رتن دھاتم کہا۔

اس منتر کے ان دونوں معنوں پر غور کرنے سے ایک بات صاف ہو گئی۔ کہ چیزوں کی تعریف اس کے گنوں کے بیان کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اور کہ دُنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جن کی اکثر صفات آپس میں ملتی جُلتی ہیں۔ سمان گن والوں کو ایک ورگ میں شامل کر کے اس ورگ کی تعریف بیان کرنے سے اس سارے ورگ کی تعریف ہو جاتی ہے۔ اس سے ایک زبردست اعتراض کا جواب مل جاتا ہے۔ کہ دُنیا میں پدارتھ تو بیشمار ہیں۔ ان کی گنتی ناممکن ہے۔ اور بنا گیان کے مکتی ناممکن ہے۔ وید کے اس طریقہ سے معلوم ہُوا۔ کہ ہم سنسار کے پدارتھوں کی بھی اقسام کریں گے۔ اس طرح ورگ بنانے سے سنسار کے پدارتھوں کا گیان حاصل کرنا نسبتاً آسان ہے۔

(سوامی ویدانند تیرتھ)

ہفتہ وار
اخبار — آریہ ویر — لاہور
۱۶/۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

لیڈری ادھیکار اور سوارتھ کی بلی ویدی پر

آریہ سماج نے گذشتہ ساٹھ سالوں میں ویدک سدھانتوں کی فضیلت اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ویدک دھرم ہی سار و بھوم اور کلیان کاری دھرم ہے۔ دُنیا کے مذاہب آریہ سدھانتوں کی روشنی میں بڑی کرانتی ہو چکی ہے۔ اور یہ سب مذاہب آریہ سدھانتوں کی روشنی میں اپنے سدھانتوں میں تبدیلیاں اور تبدیلیاں کرتے ہوئے آریہ سماج کے نزدیک آ رہے ہیں۔ ۵۰ سال پہلے پورانک دھرم اسلام عیسائیت کی حالت کا آج کی اوستھا سے مقابلہ کرنے پر اس کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ آریہ سماج نے دُنیا کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہندوستان نے ہی نہیں سنسار بھر کے مذہب اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ دُنیا کے کلیان اور شانتی کا نسخہ آریہ سماج کے پاس ہے۔ آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں جب رشی دیانند کی سپرٹ کے مطابق آریہ ویروں نے کام شروع کیا تھا۔ تو دُنیا کی توجہ آریہ سماج کی طرف کھچ گئی تھی۔ اور امریکہ میں بیٹھے پادری اینڈرو جیکسن جیسوں نے پیشنگوئی کرنی شروع کر دی تھی۔ کہ رشی دیانند کی روشن کی ہوئی آریہ سماج کی بھٹی میں آگ سنسار کو آغوش میں لے کر سکھ اور شانتی کا سامراجیہ ستھاپن کرے گی۔ انہوں نے آریہ سماج کے متعلق فرمایا تھا۔ گو اس بھٹی کی آگ کو بجھانے کے لئے پورانک مسلمان عیسائی سب زور لگا رہے ہیں۔ لیکن یہ آگ ان مخالفانہ کوششوں کے باوجود زیادہ بھڑک رہی ہے۔ اس کے شعلے اور بھی پرچنڈ ہو رہے ہیں۔

سچ سچ آریہ سماج نے اُس وقت جبکہ آریہ سماجی لاکھوں نہیں سینکڑوں تھے۔ دُنیا کو محوِ حیرت بنا دیا تھا۔ رشی دیانند نے اکیلے سنسار بھر کے مت متانتروں کو پراست کیا۔ ان کے بعد مٹھی بھر ان کے صادق شِشّ آریہ ویر دگوجے پتاکا لہراتے رہے۔ لیکن آج جبکہ آریہ سماج کا کام بہت وسترت ہو چکا ہے۔ سینکڑوں نہیں آریہ سماجیوں کی تعداد لاکھوں ہو چکی ہے۔ دو کروڑ کے قریب بھارتیوں پر آریہ سماج کا پربھاؤ پڑ چکا ہے۔ پہلے بمشکل دو چار اُپدیشک ہوتے تھے۔ آج سو دو سو نہیں سینکڑوں اُپدیشک اور پرچارک ہیں۔ سکولوں کالجوں گوروکلوں تری پاٹھشالاؤں ادی سنستھاؤں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ شدھی اچھوت اُدھار آدی کتنے کاریہ آریہ سماج کر رہا ہے۔ لیکن اتنی تعداد طاقت اور شکتی بڑھ جانے کے باوجود آج نہ غیر آریہ سماجیوں کے دلوں پر آریہ سماج کا وُہ سکہ اور رعب ہے۔ جو کچھ سال پہلے تھا۔ اور نہ خود آریہ سماجیوں میں وُہ جوش و خروش اور پرچار کی لگن اور سپرٹ ہے۔ پہلے آریوں کے دلوں میں آریہ سماج کا پرچار سب سے پیاری چیز تھی۔ وُہ اپنا سب کچھ آریہ سماج کے لئے سمجھتے تھے۔ لیکن اب آریہ سماج کو اپنے لئے سمجھا جا رہا ہے۔ اور لیڈری ادھیکار واد اور سوارتھ کی بلی ویدی پر آریہ سماج کو بلیدان کیا جا رہا ہے۔ یہ سپرٹ آج کی نہیں پچھلے کئی سالوں سے چلی آ رہی ہے۔ یہ نامراد بیماری بیج روپ میں تو آریہ سماج کی ستھاپنا کے کچھ سال بعد ہی پیدا ہو گئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔ اگر یہ پیدا نہ ہوتی۔ اور آریہ سماج کو دشٹ لتا بن کر نہ چمٹتی۔ تو آریہ سماج کی اوستھا کچھ اور ہی ہوتی۔ مگر آریہ سماج کے لیڈروں اور کاریہ کرتاؤں نے اس کا شکار ہو کر آریہ سماج کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ اور اب تو انتہا ہی ہو چکی ہے۔ روگ اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اگر آریہ پرش خبردار نہ ہوئے۔ انہوں نے اس کا علاج نہ کیا۔ رشی دیانند کے سماج کو اس سے نہ بچایا۔ تو آریہ سماج کا مستقبل نہایت تاریک ہو جاوے گا۔ آج بھارت ورش کے سارے پرانتوں میں یہ روگ بڑے بھیانک روپ میں پھیل چکا ہے۔ اور پنجاب کے علاوہ یوپی آریہ پرتی ندھی سبھا۔ راجستھان آریہ پرتی ندھی سبھا اور دوسری سبھاؤں میں اس کے کارن آریہ سماج کے کام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں تو اس روگ کی پراکاشٹھا ہی ہو چکی ہے۔ اور لیڈری ادھیکار اور سوارتھ کی بلی ویدی پر آریہ سماج کو نہایت بیدردی سے بلیدان کیا جا رہا ہے۔

۱۹۳۵ء میں جو کرانتی آریہ پرتی ندھی سبھا میں ہوئی۔ وُہ لیڈری اور ادھیکار واد کے خلاف جہاد تھا۔ آچاریہ رام دیو جی اُس وقت آریہ سماج میں نیا یُگ لانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان بنے تھے۔ اور گوروکل جس سے آریہ جنتا نے گوتم اور کناد پیدا کرنے کے خواب لئے تھے۔ اُس کے سناتکوں اور اُپدیشکوں نے سبھا کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ اُس وقت کی سبھا کی برسراقتدار پارٹی نے خلاف سوامی ستیانند جی سمبندھی سدھانت درشٹی سے شکایت اور سست رفتاری آریہ سماجوں کی حالت آدی کے کارن اسنتوش تھا۔ یہ نئی کرانتی اس اسنتوش کے دُور کرنے کے لئے بڑی بھاری میجارٹی سے جو تقریباً سرد ستی کے برابر تھی۔ ہوئی تھی۔ آریوں کے دلوں میں اس کرانتی سے بڑی آشائیں تھیں۔ وُہ اس نئی کرانتی دوارا برسراقتدار آنے والی پارٹی کے پوشک تھے۔ اور انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اس برسراقتدار پارٹی کو اردھ شتابدی کی کامیابی میں پورا سہیوگ دیا۔ جس سے اردھ شتابدی پوری شان سے کامیاب ہوئی۔ اس کے بعد بھی پنجاب کے آریہ بھائی پورے طور پر اس پارٹی کے ساتھ تھے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت بُدھ دیو جی اور پنڈت گیان چند نے ہی جو اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کی مشینری کے مکھیہ پُرزے ہیں۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا کی ۳۵ء کے چناؤ کے وقت سے بھی کئی درجہ بدتر حالت کر دی ہے۔ آریہ اخبارات میں اس کے متعلق بہت لکھا جا چکا ہے۔ میں اس لیکھ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ۱۹۳۵ء میں کی ہوئی کرانتی کی ناکامیابی کا بڑا کارن کیا ہے۔ اور کس طرح لیڈری ادھیکار واد اور سوارتھ پر آریہ سماج کو بلیدان کیا جا رہا ہے۔

جس چیز نے اس کرانتی کو فیل کیا۔ اس کے ذمہ وار یہ چاروں سجن ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ قصور پنڈت گیان چند کا ہے۔ آپ دیانند سیوا سدن کے ممبر ہیں۔ لیکن نہ آپ سدن کے دوسرے ممبروں پنڈت بُدھ دیو جی اور پنڈت چموپتی جی کی طرح سنسکرت کے ودوان ہیں نہ اعلیٰ لیکچرار ہیں۔ نہ شاستر ارتھ کر سکتے ہیں۔ نہ کوئی پُستک و لیکھ لکھ سکتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ کس Qualification پر آپ کو سدن کا ممبر بنایا گیا۔ خیر آپ میں یہ وصف نہ ہوں۔ لیکن ایک وصف ضرور ہے۔ وُہ ہے پارٹی بازی دھڑا بندی ادھر اُدھر کی لگا کر ایک دوسرے کو لڑانے کا۔ آپ نے اپنے اسی وصف کی بدولت پنڈت بدھ دیو جی پنڈت لوکناتھ جی آدی پر اپنا وُہ جادو چلایا۔ کہ وُہ آپ کو خاص اہمیت دینے لگے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے ۳۵ء کے چناؤ پر آپ کے متعلق کہا تھا۔ کہ پنڈت گیان چند منتری نہ بننے پر بھی پنڈت بھیم سین کو اپنی جیب میں رکھیں گے۔ سچ مچ یہی ثابت ہوا۔ اور آج یہ دیکھا جا رہا ہے۔ کہ پنڈت گیان چند اپنی ڈپلومیسی اور چالوں سے پنڈت بھیم سین ہی نہیں بلکہ پنڈت بُدھ دیو اور آچاریہ رام دیو جی کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ مجھے اب بھی آچاریہ رام دیو جی کے لئے ویسی ہی شردھا ہے۔ لیکن گذشتہ دو سال کے تجربہ نے اس بات کو سپشٹ کر دیا ہے۔ کہ آچاریہ جی ایک تو پردھان پد کے اونچے آسن پر بیٹھ کر نشپکش بن کر نہیں رہ سکتے۔ اور دوسرے انہیں جو کچھ بتایا جاتا ہے۔ اُس پر زیادہ اعتماد کر لیتے ہیں۔ پنڈت گیان چند نے انکی اس کمزوری سے فائدہ اُٹھایا۔ آچاریہ جی اگر پارٹی بازی کا خیال چھوڑ کر اپنے پروگرام اور لکشش جس کے لئے آریہ جنتا نے انہیں پردھان بنایا تھا۔ سامنے رکھتے۔

اور پنڈت گیان چند کی چالوں کو سمجھتے ۔ تو آج یہ حالت نہ ہوتی ۔ مگر پنڈت گیان چند کی ایک چال کامیاب ہوتی گئی ۔ اگر آچاریہ جی خود تدبر سے کام لیتے ۔ تو اُپدیشک ودیالیہ کا فنڈ ایک منٹ میں ختم ہو سکتا تھا ۔ اور پارٹی میں جو پھوٹ پڑی ہے ۔ یہ بھی نہ پڑ سکتی تھی ۔ یہی حال پنڈت بُدھ دیو جی کا ہے ۔ آپ بھی پنڈت گیان چند کی باتوں اور چالوں میں آ گئے ۔ اور پارٹی میں پھوٹ کو نہ روک سکے ۔ آپ یہ نہ سمجھ سکے ۔ کہ سوامی ویدانند ۔ پنڈت لوکناتھ اور ایڈیٹر آریہ ویر بھی پارٹی کو کھڑا کرنے والے انیک گنے چند ویکتیوں میں ہیں ۔ اگر آچاریہ جی اور پنڈت بُدھ دیو جی تدبر سے کام لیتے ۔ اور اس پھوٹ کو جو پنڈت گیان چند اپنے ہٹلر ازم کو چلانے کے لئے ڈال رہے تھے ۔ نہ ہونے دیتے ۔ تو آج یہ حالت نہ ہوتی ۔

پنڈت گیان چند کی سبھا میں سردے سروا یا ہٹلر بننے کی ہی پالیسی پارٹی کو لے ڈوبی ہے ۔ آپ نے پہلے سوامی سوتنترانند جی وید پرچار کے ادھشٹاتا تھے ۔ اگر سوامی ویدانند جی کو وید پرچار کا ادھشٹاتا بنایا جاتا ۔ تو کتنا کام ہوتا ۔ ایک پیسہ بھی سبھا کا خرچ نہ ہوتا ۔ اور جو کام پنڈت گیان چند سوا دو سو روپیہ لے کر کر رہے ہیں ۔ وہ بغیر کچھ خرچ کئے ہوتا ۔ مگر نہیں یہاں تو پالیسی ہی یہ تھی ۔ کہ سب ادھیکار خود سمیٹنے اور اندھا ونڈے سِرنیاں مُڑ مُڑ آپنیاں کے بمصداق اُن دو چار سجنوں کو دیتے ہیں ۔ جو آپس میں رشتہ دار اور تعلق دار ہوں ۔ اور جن پر پنڈت گیان چند کا جادو چل سکے ۔ اسی لئے پنڈت پریہ ورت جی کو سبھا کا لائبریرین ۔ آریہ کے ایڈیٹر اور انوسندھان وبھاگ میں کام کرنے اور باہر تقریباً ہر ہفتہ پرچار کے لئے جانے کے باوجود اُپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ بنا دیا ۔ اور خود ادھشٹاتا بن گئے ۔ ہماری خواہش تھی ۔ کہ پنڈت لوکناتھ جی کو آچاریہ بنایا جاوے ۔ لیکن ان کے آنے سے پنڈت گیان چند کو اپنا ہٹلر ازم خطرہ میں اور اپنی دال گلتی نظر نہیں آتی تھی ۔ اس لئے بڑی ٹال مٹول اور طوالت کے بعد پنڈت پریہ ورت کو آچاریہ بنایا ۔ اسی طرح اور ادھیکاروں کی تقسیم کی گئی ۔ یہاں بخوف طوالت میں سب کا ذکر نہیں کیا جا سکتا ۔

سنہ ۳۵ء میں اُپدیشکوں کے سبھا میں بھاگ لینے کا میں حامی تھا ۔ لیکن اس اُپدیشک راج ، جیسا کہ اسے اب کہا جا رہا ہے کے پرینام انوبھو کر کے مجھے یہ محسوس ہونے لگا ہے ۔ کہ آریہ سماج کے ہت کے لئے اُپدیشکوں کو انترنگ سبھا میں نہیں آنا چاہیئے اور کوئی ادھیکار نہ لینا چاہیئے ۔ یہ ٹھیک ہے ۔ کہ اُپدیشک نوکر نہیں ہیں ۔ لیکن ان کا آسن اونچا رہنا چاہیئے ۔ سبھا کی انترنگ سبھا انتظامی معاملات اور کانسٹی ٹیوشن کے جھگڑوں میں پڑ کر اُپدیشک اپنے درجہ سے گر جاتا ہے ۔ آج آریہ سماجوں میں جو جھگڑے پھیل رہے ہیں ۔ اس کا ایک کارن یہ بھی ہے ۔ کہ اُپدیشک پارٹی بازی میں پڑ گیا ہے ۔ سب کو اُپدیش دینے کا ادھیکاری رہنے کی بجائے دھڑے دار بن گیا ہے ۔ اب وہ جہاں جاتا ہے ۔ اُپدیشوں کے ساتھ ہی پارٹی بازی اور دھڑے بندی کا پرچار کرتا ہے ۔ اور یہ چیز آریہ سماج کو تباہ کرنے والی ہے ۔ آج جگہ جگہ سماجوں میں جھگڑے اُپدیشک کے دماغ میں پارٹی بازی گھس آنے سے بڑھ رہے ہیں ۔ اور پھر اُپدیشک کی شان کیا رہی ۔ پنڈت بُدھ دیو جی آریہ سماج کے سرو مانیہ اُپدیشک تھے ۔ اُن کی عزت جو آریہ سماجوں میں کچھ سال پہلے تھی ۔ آج وہ نہیں ہے ۔ اور پھر اُس اُپدیشک راج ، میں تو مجھے ایک اور بات کام کرتی ہوئی نظر آ رہی ہے ۔ وہ ہے "رسیاں بھٹے کو توال اب ڈر کاہے کا" میں اس کی یہاں تشریح کرنا نہیں چاہتا ۔ اس وقت سبھا میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ وہ اس کا بین ثبوت ہے ۔ انہیں باتوں کا نتیجہ ہے ۔ کہ آج آریہ سماجوں میں بڑے زور سے آواز اُٹھ رہی ہے ۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا سبھاسد و ادھیکاری کوئی سبھا کا تنخواہ دار نہیں ہونا چاہیئے ۔ سبھا کے جنرل اجلاس میں بھی یہ چیز آ رہی ہے ۔ اور جو جنتا کے بھاؤ ہیں ۔ اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ چیز پاس ہو کر رہے گی ۔

آریہ سماجوں کا اسنتوش جیسا کہ میں نے ۳۰ را پریل کے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا تھا ۔ نہایت زبردست ہے ۔ یہ پارٹی آریہ سماج میں نئے یگ لانے کے لئے کھڑی ہوئی تھی ۔ جس میں آشا کی گئی تھی ۔ کہ سدھانتوں پر کٹھار گھات نہ ہوگا ۔ آریہ سماجوں کے کام کی گتی تیز ہوگی ۔ جھگڑے مٹ جائیں گے ۔ آریہ سماج کا پرچار زور شور سے ہوگا ۔ مخالفین کے تحریری (دیکھ یدھ) پراپیگنڈا کا جواب ملے گا ۔ اور پورا سمیہ دینے والے اُپدیشکوں کے ہاتھ میں سبھا کی باگ ڈور آنے سے آریہ سماج شکتی شالی بن جائے گا ۔ لیکن نتیجہ اُلٹا نکل رہا ہے ۔ سدھانتوں پر کٹھار گھات زیادہ ہو رہا ہے ۔ آریہ سماجوں میں کام کی گتی مند پڑ رہی ہے ۔ جھگڑوں کی بھرمار ہو رہی ہے ۔ عام پرچار جلسے کر اکر روپے بٹورنے کے سوائے بند پڑا ہے ۔ کہیں کسی خوش قسمت سماج میں سال بھر میں کوئی اُپدیشک جاتا ہوگا ۔ مخالفین کے پراپیگنڈا کے متعلق اتنا ہی کافی ہے ۔ کہ یہ کام بالکل نہیں ہو رہا ۔ گوپال مصر کی کتاب کے متعلق اب تک ۲ فروری کی انترنگ سبھا میں مقرر کی گئی کمیٹی کی میٹنگ تک نہیں ہوئی اور پورانک ڈیپوٹیشن لے جا کر گوپال مصر کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں" کے جواب میں لکھی ہوئی کتاب پورانک دھرم کا جنازہ" اور آریہ سماج کی تین دوسری کتابوں کو ضبط کرا چکے ہیں ۔ اور اب گوپال مصر نے نہایت ہی اشتعال انگیز اور دلآزار کتاب رام پوجا اور شیطان کی تعلیم چھپوا دی ہے ۔ مگر سبھا کے ادھیکاریوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی ۔ آریہ سماج کو شکتی شالی بنانے کے بجائے اُسے اور بھی لڑائی جھگڑوں اور دُنیا کو تماشا دکھا کر کمزور کر دیا گیا ۔ اور اس کے وقار کو مٹی میں ملایا جا رہا ہے ۔ ایسی حالت میں اسنتوش لازمی ہے ۔ اور اس اسنتوش کی اوستھا میں دوسری مخالف پارٹی کا دل بل کے ساتھ آنا بھی قدرتی ہے ۔ آریہ ویر چناؤ میں ان دونوں پارٹیوں کے متعلق اپنی رائے لکھ چکا ہے ۔ کہ اس سال جھگڑے کے ختم کرنے کے لئے یا تو یہ پارٹیاں صلح کر لیں ۔ یا دونو ہتیار ڈال دیں ۔ اور نرپکش سجنوں کو چُنا جائے ۔ جہاں تک صلح کا تعلق ہے ۔ اس کے لئے نرپکش سجنوں پنڈت ٹھاکر دت جی آدی نے بہت کوشش کی ۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی ۔ اب لیڈری ادھیکاروں اور میں کہوں گا ۔ سوارتھ کے لئے آنے والے چناؤ میں برسر اقتدار آنے کے لئے کبڈی کھیلی جا رہی ہے ۔ اُپدیشکوں کا پرچار آج یہ کبڈی کھیلنا ہی رہ گیا ہے ۔ آچاریہ رام دیو جی اُپدیشکوں کے کنویسنگ کے خلاف پہلے کہا کرتے تھے ۔ لیکن آج وہ نہ صرف یہ کہ اُسے روکتے ہی نہیں بلکہ خوش ہو رہے ہیں ۔ آریہ سماج اس لیڈری اور ادھیکاروں اور سوارتھ کی کبڈی پر قربان کیا جا رہا ہے ۔ جنتا اخبارات کے مضامین اور سماجوں میں کئے گئے پارٹی بازی کے پرچار سے تنگ آ چکی ہے ۔ دُنیا تماشا دیکھ رہی ہے ۔ اور مخول اُڑا رہی ہے ۔ لیکن ہمارے لیڈر رہیں ۔ کہ بس چناؤ میں ادھیکار پراپتی کے لئے ہی بازی لگائے بیٹھے ہیں ۔ وہ یہ نہیں سمجھتے ۔ کہ جنتا کی آنکھیں ہیں ۔ اس نے سنہ ۳۵ء میں سرو سمتی کے قریب میجارٹی سے آچاریہ رام دیو جی اور موجودہ برسر اقتدار پارٹی کے ہاتھ میں سبھا کی باگ ڈور سونپی ۔ آج اگر دو سال کے بعد تیسرے سال کے چناؤ پر جنتا برگشتہ ہو گئی ہے ۔ اُن سے کی گئی آشاؤں کے پورا نہ ہونے پر اُسے اسنتوش ہو گیا ہے ۔ تو اس کا علاج یہ نہیں ۔ کہ اس طرح کبڈی کھیل کر آریہ سماج کو تباہ کیا جائے ۔ اسے فوراً بند کر دینا چاہیئے ۔ لوگ ہنستے ہیں ۔ کہ یہ آریہ سماجی ادھیکاروں کے لئے لڑتے ہیں ۔ ایک دوسرے کو صلواتیں سناتے ہیں ۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کی یہ سپرٹ نہیں ۔ اُس نے لاکھوں کی گدیوں کو ٹھکرا دیا تھا ۔ پرچار اُس کا لکشن تھا ۔ اب لیڈری اور ادھیکاروں پر لُٹیا ڈوبتی جا رہی ہے ۔ پرماتما کے لئے آریہ سماج کی حالت پر رحم کھاؤ ۔ اگر آپ کے دل میں آریہ سماج کے لئے درد ہے ۔ اس کی موجودہ دردناک اوستھا کا احساس ہے ۔ تو آپ کا کرم تو یہ ہے ۔ کہ اس چناؤ میں پارٹی بازی کا خاتمہ کر کے باہم گلے مل جاویں ۔ اور اگر دوسروں کو ملاپ کا سندیش دینے والے آپ یہ خود نہیں کر سکتے ۔ تو یہ نمرتا پورک پرارتھنا ہے ۔ کہ سبھا کا چناؤ اس بار پارٹی سپرٹ سے نہ کریں بلکہ نشپکش سجنوں کے ہاتھ میں سبھا کی باگ ڈور دے دیں ۔ پردھان اور منتری ضرور نشپکش ہونے چاہئیں ۔ جو کسی بھی پارٹی کا نہ ہو ۔ دوسرے ادھیکاری اور انترنگ سبھا کے ممبر نشپکش یا کچھ کچھ ویسے بھی لئے جاویں ۔ تو دونوں پارٹیوں سے پارٹی بازی کا خیال چھوڑ کر برابر لئے جاویں ۔ (بقیہ دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اس سے اگلے سال فضا شانت ہو جائے گی۔ اور آریہ سماج کا کام شانتی پوروک ہوسکیگا۔ اگر یہ نہ کرکے لیڈری ادھیکار واد اور سوارتھ کی بلی ویدی پر آریہ سماج کو قربان کرکے چناؤ میں بھی کبڈی کھیلی گئی۔ تو یاد رکھیں۔ یہ آریہ سماج کی بڑی بھاری شتروتا ہوگی۔ مجھے پوری آشا ہے۔ یہ مہانو بھاؤ اس کا خاص خیال رکھیں گے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا میں سملت ہونے والے پرتی ندھی بھائی بھی ایسے یہ ہو ہیں گے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس نئی کرانتی کی لہر جو آریہ ویر اس چناؤ میں کرنا چاہتا ہے۔ آریہ سماجوں میں بڑے زور سے چل رہی اور آریہ سماجوں کی بڑی بھاری میجارٹی اس کی پوشک نظر آتی ہے۔ پرماتما کرے۔ یہ کرانتی ہو کر رہے۔ اور پنجاب میں آریہ سماج کے کام کی اس نئی کرانتی کے بعد پھر دھوم مچ سکے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سب باہمی جھگڑوں اور دھڑے بندیوں کا خاتمہ ہو۔ اور سب بھائی راگ ایرشا دویش چھوڑ کر رشی دیانند کی سچی سپرٹ کے مطابق سچے آریہ ویروں کی طرح آریہ سماج کا کام کرتے نظر آدیں۔

(مہر چند شرما)

آریہ سماج میلسی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج میلسی ضلع ملتان کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹ مئی کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۷ مئی کی شام کو نگر کیرتن کیا گیا۔ جس میں مہاشہ آتم دیو جی۔ ٹھاکر اُدے سنگھ جی۔ مہاشہ گیان چند اور مہاشہ پیارے لال بھجنیکوں نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا قصبہ نواسیوں کو خوب آنندت کیا گیا۔ ۸-۹ مئی کو پنڈت پریہ درت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی

پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر اور پنڈت ہردیال جی آریہ اُپدیشک کے لکچر اور اپدیشک بھجنیک مہانو بھاؤں کے بھجنوں دوارا خوب امرت ورشا ہوتی رہی حاضری کافی ہوتی تھی۔ پورانکوں نے سوامی کیشوانند اور پنڈت ہردواری لال شاستری کو بلا کر آریہ سماج کے خلاف زہر اُگلوایا لیکن آریہ سماج کا جلسہ پوری سپھلتا سے ہوا۔ میلسی سماج کے ادھیکاری اس کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ۱۰ مئی کو استری

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے کُتب کی ضبطی:-

پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل کتابوں کو ضبط شدہ قرار دیا ہے (۱) پورانک دھرم کا جنازہ، (اُردو) مصنفہ وشوامتر سیکرٹری آریہ ویر دل دینا نگر (۲) شو پوجا اور دیانند کی تعلیم (اُردو) مصنفہ گوپال مصر ہریانوی (۳) آستک ناستک کی پڑتال۔ مصنفہ نیشورانند پبلسٹی بیورو راولپنڈی (۴) شروپ نکھا کا بڑا بھائی ارتھات پاکھنڈی پوپ کی بے حیائی۔ مصنفہ پنڈت منسا رام جی۔ (۵) ہندی ٹریکٹ میرنے کیس منٹ۔ مصنفہ پنڈت منسا رام جی (۶) ہندی ٹریکٹ شروپ نکھا کی ناک کٹ گئی۔

ان کتابوں میں گوپال مصر کی شر انگیز کتاب کلجگ انسان کے لباس میں کا نام نہیں۔ کئی اخباروں میں اُسے ضبط قرار دیا گیا لکھا ہے۔ لیکن ہمیں یہ لکھتے ہوئے دُکھ ہوتا ہے۔ کہ باوجودیکہ پنجاب کی آریہ سماجوں نے اُس کے خلاف زبردست پروٹسٹ اور ناراضگی کے پرستاؤ پاس کئے۔ لیکن اسے ضبط نہیں کیا گیا۔ اور پورانک دھرم کا جنازہ جو اس کے جواب میں لکھا گیا۔ اُسے ضبط کر لیا گیا۔ باقی ضبط شدہ کتابوں میں بھی تین کتابیں آریہ سماج کی ہیں۔ گوپال مصر کی کتاب شو پوجا اور دیانند کی تعلیم ضبط ہوئی ہے۔ لیکن وُہ اس کے باوجود شرارت کر رہا ہے۔ اور ایک اور نہایت ہی شر انگیز کتاب رام پوجا اور شیطان کی تعلیم چھپوا دی ہے۔ یہ نئی کتاب اس کی پہلی دونوں کتابوں سے زیادہ دل آزار گندی اور دل آزار بکواسیات کا پلندہ ہے۔ اور اس میں رشی دیانند کی بدترین توہین کی گئی ہے۔ اور آریہ سماجیوں کو نہایت دل آزار گندہ گالیاں دی گئی ہیں۔ ہم پنجاب گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ گوپال مصر کے منہ میں لگام لگا دے۔ گوپال مصر کی نئی کتاب نوشہرہ سے پرکاشت ہوئی۔ اور پشاور کے ایک پریس میں چھپی ہے۔ پنجاب میں اس کی اشاعت بڑے زوروں سے ہو رہی ہے۔ پنجاب اور سرحد دونوں صوبوں کی گورنمنٹوں کا فرض ہے۔ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط قرار دیکر آریہ سماجیوں کی بے چینی کو دُور کریں۔ ساتھ ہی ہم گوپال مصر کی کتاب کلجگ انسان کے لباس میں کی ضبطی کا گورنمنٹ پنجاب سے بڑے زور سے مطالبہ کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کی بے توہین کرنے والی اور لاکھوں آریوں کے دلوں کو ٹھیس پہچانے والی یہ کتاب ضرور ضبط ہونی چاہئے

"آریہ ویر" کی دوبارہ غیر حاضری:-

ہندو آرٹ پریس کے ضمانت مانگے جانے پر ضمانت داخل نہ کرکے بند ہو جانے پر دو ہفتے آریہ ویر شائع نہ ہو سکا تھا جس کے بعد انارکلی پرنٹنگ پریس میں ڈیکلریشن منظور ہو گیا۔ اور اخبار اُس پریس میں چھپنے لگا۔ ۲۳-اور ۳۰ اپریل کے پرچے اُس پریس میں چھپے۔ مگر وُہ پریس بھی بند ہو گیا۔ اس پر پھر آریہ ویر کا نئے پریس میں چھپوائی کا انتظام کرنا پڑا۔ اور ۷ اپریل کا پرچہ شائع نہ ہو سکا اب نورانی پریس کا جس میں تین سال پہلے آریہ ویر چھپا کرتا تھا۔ اور چھپوائی و انتظام کے لحاظ لاہور کا بہترین پریس ہے۔ ڈیکلریشن منظور ہو گیا ہے۔ اور یہ پرچہ ۱۶/۲۳ مئی کا اس پریس سے چھپ کر شائع ہو رہا ہے۔ پاٹھکوں سے اس دوبارہ مجبوری غیر حاضری کے لئے کشما کا پرارتھی ہوں۔ آئندہ اس پریس میں باقاعدہ وقت پر پرچہ چھپکر پاٹھکوں کے پاس پہنچتا رہے گا۔

(مہر چند شرما)

سلسلہ مضمون ← قسط ۳۶

وارتاشتک یا سوساکھی

چودہویں وارتا (ساکھی)

شری سوامی پرکاش پوری جی مہاراج کے انوبھو

لیکھک شری سوامی ودیانند تیرتھ جی مہاراج

جب میں اس پرکار بھی موت کے پنجے میں نہ پھنسا۔ تو مجھے ختم کرنے کا ایک اور طریقہ سوچا گیا۔ ایک دن میری چچی نے کھیر بنائی۔ اور بڑے پریم سے میرے آگے پروس کے رکھی میں حیران تھا کہ آج کیا ہو گیا ہے۔ آگے تو کھیر وغیرہ والے دن میری مرمت ہوتی تھی آج تو بہت پریم سے کھیر کھلائی جانے لگی ہے۔ میں انکار کرتا تھا۔ چچی جی اصرار کرتی تھیں۔ میں اپنی بال بدھی سے سوچنے پر بھی کچھ نہ سمجھ سکا۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا۔ کہ ایک بلی جھپٹ کر آئی۔ اور میرے آگے دھری کھیر میں منہ ڈال دیا۔ اور دو منٹ کے اندر ہی چھٹپٹا کے مر گئی۔ اب کھیر جھوٹی ہو گئی۔ اور بلی کی جھوٹی چیز کھانے سے کنٹھ مالا (ہنجیر دں) کا روگ ہونے کا بھے بھی رہتا ہے۔ اس واسطے میرے آگے سے کھیر ہٹالی گئی۔ لیکن میری سمجھ میں تب بھی نہ آیا۔ کہ میری چچی جی میری جان کے درپے ہے۔ میری چچی اسی وقت سے کچھ اداس رہنے لگی۔

یہ نہ سمجھئے کہ اس گھر میں سبھی میرے دشمن تھے۔ اس گھر میں ایک ایسا پرانی تھا۔ جو مجھ سے بہت ہی پریم کرتا تھا۔ اور اس سبب سے کبھی کبھی اسے بھی پریم پرسادی مل جاتی تھی۔ وہ تھا میرا چچا زاد بھائی باگیشوری لال۔ وہ تھا بڑا نٹ کھٹ۔ لیکن پڑھنے لکھنے میں بالکل چوپٹ۔ اسے ویسے ہی مجھ سے سوبھاوک پریم تھا۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس کی ماں مجھے بلا سبب مارتی پیٹتی ہے۔ تو اس کی ہمدردی مجھ سے اور بھی بڑھ گئی۔ چنانچہ اس کا اظہار اس نے مجھ سے اس طرح کیا۔ ایک بار سخت سردی کا موسم تھا۔ سردی کے مارے دانت کٹ کٹ بج رہے تھے اور میرے پاس سوائے لنگوٹی کے اور کچھ نہیں تھا۔ اس دن میں نے بہت بے شرم بن کر چچی سے اوڑھنے کو کپڑا مانگا۔ چچی کو نہ معلوم اس دن کیوں مجھ پر غصہ آیا۔ وے اس سمے چولہے کے پاس بیٹھی تھیں۔ وہاں سے ایک جلتی لکڑی اٹھا کر مجھے دے ماری۔ وہ سیدھی میرے سر میں آ لگی۔ جلتی لکڑی کی چوٹ کھا کر میں گر گیا۔ میری چچی کو مجھ پر اس حالت میں بھی دیا نہ آئی۔ بلکہ غصہ میں آ کر کہنے لگی۔ کمبخت۔ مرتا بھی تو نہیں۔ اس پر زہر بھی اثر نہیں کرتی۔ لیکن میرے ہم عمر باگیشوری لال کے ہردے میں دیا کا سمندر امڈ آیا۔ اس نے دوڑ کر اپنا کوٹ اتار کر مجھ پر ڈالا۔ لکڑی دور کی اور دوڑ کر ڈاکٹر کو بلا لایا۔ یہ کام اس نے اتنی پھرتی سے کئے۔ کہ میں اس کی اس وقت کی تیزی اور پھرتی کو یاد کر کے آج بھی حیران ہوتا ہوں۔ ڈاکٹر نے آ کر دیکھا اور کہا زخم زیادہ ہے۔ دن زیادہ لگیں گے۔ لیکن آرام آ جائے گا۔ سب سے پہلے اس کو کافی گرم کپڑا دینا چاہیئے۔ اس کے جسم پر کوئی بھی کپڑا نہیں ہے۔ (باگیشوری لال جب ڈاکٹر کو بلانے گیا تو میری رحمدل دیا مورتی چچی نے کوٹ مجھ سے چھین لیا) یہ تمہارا کیا لگتا ہے۔ میں بیہوش نہیں تھا۔ لیکن بھوک سردی اور چوٹ کے کارن بے حال ضرور تھا۔ اس وقت نہ میں بول سکتا تھا۔ اور نہ اٹھ سکتا تھا۔ لیکن باتیں سب سن اور سمجھ رہا تھا۔ باگیشوری لال رو پڑا۔ ڈاکٹر نے جب میری حالت اچھی طرح دیکھ بھال لی اور نسخہ لکھ کر اور اس کے استعمال کی ترکیب بتا کر چلنے کی تیاری کی۔ تو باگیشوری لال نے ماں سے فیس کے لئے کہا۔ اس پر میری چچی باگیشوری لال کو گھورنے لگی۔ تو باگیشوری لال نے کہا۔ ڈاکٹر جی۔ میں فیس آپ کو ابھی آ کر دیتا ہوں۔ ڈاکٹر نے کہا۔ کوئی بات نہیں۔ اور اس کے بعد وہ چلا گیا۔ باگیشوری لال نے غصے سے ماں کو کہا۔ فیس دیتی ہو۔ یا میں کوئی اور بندوبست کر دوں۔ ماں نے اس کا جواب باگیشوری کے منہ پر ایک چپت میں دیا۔ باگیشوری چپت کھا کے چپ نہیں رہا۔ اس نے کہا۔ میں تمہیں پھانسی دلا سکتا ہوں۔ تم نے بندھو کو زہر دینے کی کوشش کی یہ کہہ کر باگیشوری لال ڈاکٹر کے پاس گیا اور دوائی لے آیا۔ اور مجھے اٹھا کر۔ سہارا دے کر اپنے کمرے میں لے گیا۔ اور اپنے بستر پر لٹا دیا۔ اس وقت میں رو رہا تھا۔ مجھے روتا دیکھ کر باگیشوری بھی رونے لگ گیا۔ روتے روتے باگیشوری کہنے لگا۔ بھیا کشما کرنا۔ میری ماں کے اپرادھ کشما کرنا۔ میرے پتا کے دوش بھول جانا۔ بھیا۔ مجھے آج پہلی بار معلوم ہوا ہے۔ کہ ہم تمہارا کھاتے ہیں۔ میرے ماں باپ میرے لئے تمہیں دکھ دے رہے ہیں۔ اتنا کہہ کر باگیشوری پھر رونے لگا۔ اس کی رونے کی آواز سن کر میری چچی وہاں آئی۔ اس کو دیکھ کر میرے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ میں ساری سدھ بدھ بھول گیا۔ وہ دیوی مجھے کوسنے لگی۔ اور باگیشوری کو دھمکانے لگی۔ بھگوان جانے اس وقت باگیشوری میں اتنا جوش کہاں سے آ گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ شرارتی تھا۔ لیکن ماں باپ سے بہت ڈرتا تھا۔ اس نے گرج کر کہا۔ ماتا جی۔ ہٹ جاؤ۔ میرے سامنے سے۔ ورنہ میں آج بری طرح سے پیش آؤں گا۔ آج مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تم بھیا کی جان لینا چاہتی ہو۔ یاد رکھو۔ اس کے ساتھ مجھے بھی گنوا بیٹھو گے۔ میری چچی اپنے بیٹے کی دھمکی سن کر ڈر سی گئی۔ اور وہاں سے ہٹ گئی۔

باگیشوری لال نے کچھ روپے جمع رکھے تھے۔ اس نے دے سارے روپے دوسرے دن ڈاکٹر کے آگے جا کر رکھ دیے اور کہا۔ ڈاکٹر جی۔ اس وقت میرے پاس اتنے ہی روپے ہیں۔ آپ میرے بھائی کا علاج کیجئے۔ اور اس کو تندرست کر دیجئے۔ جو آپ کا باقی فیس وغیرہ کا ہوگا۔ میں بڑا ہو کر آپ کو ادا کر دوں گا۔ اگر اس طرح پر وشواس نہ ہو تو میں آپ کے ہاں سیوا کر کے آپ کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ لیکن پرمیشور کے لئے میرے بھائی کو ٹھیک کر دیجئے۔ ڈاکٹر باگیشوری کو حوصلہ دلا کر چلا گیا۔

میرے چچا کو جب یہ قصہ معلوم ہوا۔ تو وہ بہت سوچ میں پڑ گئے۔ اور زیادہ چنتا انہیں اس بات کی ہوئی۔ کہ باگیشوری کو ان کی سازش کا گیان ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نئے آئے ڈاکٹر کو بھی پتہ لگ گیا ہے۔ میرے چچا جی نے ڈاکٹر کے ہاں آنا جانا شروع کیا۔ ان کو خیال تھا۔ کہ وے اپنی چالاکی اور چرب زبانی سے ڈاکٹر کو پھنسا لیں گے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب بہت گہرے تھے۔ وے میرے چچا جی کی چال میں نہ آئے۔ اور ایک دن انہوں نے میرے چچا سے کہا۔ شریمان جی میں آپ کی چال میں نہیں آنے کا۔ مجھے آپ کے پتر نے سب حال بتا دیا ہے۔ آپ کرپا کر کے اس وشے پر مجھ سے زیادہ باتیں نہ کریں۔

میرے چچا نے میرے تندرست ہوتے ہی ظاہرا اپنا رویہ بدل دیا۔ ایک دن رات کے وقت جب کہ میں گہری نیند سو رہا تھا۔ کہ باگیشوری لال نے مجھے آہستہ سے جگا دیا اور کہا بھیا۔ اٹھو یہاں سے چپ چاپ بھاگ جاؤ۔ یہی تمہارے بچنے کا وقت ہے۔ ورنہ دو گھنٹے بعد تمہیں اس سنسار سے زبردستی روانہ کر دیا جائے گا۔ باگیشوری کی باتیں سن کر میں ہکا بکا رہ گیا۔ میں کچھ بولنا چاہتا تھا۔ کہ باگیشوری نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر چپ چاپ مجھے باہر کر دیا۔ اس نے مجھے اپنے کپڑے پہنا دئے۔ اور کہا۔ کوٹ کی جیب کے اندر ایک کاغذ رکھا ہے۔ وہ دن نکلنے کے بعد پڑھنا میں یہ کہہ کر وہ چپ چاپ اوپر آیا۔ اور میرے بستر پر سو گیا۔ میں وہاں سے تیزی سے نکلا قصبہ سے باہر آنے پر گھبرا گیا۔ مجھے کچھ نہ سوجھتا تھا۔ کہ میں کہاں جاؤں۔ لیکن میں اندھا دھند چلتا ہی گیا۔ چلتے چلتے تھک

اوپر نویدن کیا جا چکا ہے۔ کہ برہمچریہ کے لئے خوراک اور کسرت نہائت لازمی ہیں۔ خوراک اور کسرت کے متعلق ہمیں کس طرح سے سوچنا چاہئے۔ اس کا خاکہ بھی کھینچ دیا ہے۔ خوراک اور ورزش کا صرف جسم پر ہی اثر نہیں پڑتا۔ من پر اس کا خاص اثر پڑتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے جو لوگ ورزش نہیں کرتے خوراک اچھی نہیں کھاتے۔ وے چڑچڑے مزاج کے ہوتے ہیں۔ آلسی ہوتے ہیں کاہل الوجود اور متلون مزاج ہوتے ہیں اس کے برخلاف ساتوک بھوجن کا سیون کرنے والے اور نیم پوروک ورزش کرنے والے شانت سوبھاؤ۔ مستقل مزاج۔ حوصلہ مند۔ اور گمبھیر ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ساتوک بھوجن اور اچت دیایام برہمچریہ کے کافی حد تک سہائیک ہوتے ہیں۔ برہمچریہ کے وسیع معنوں پر غور کریں۔ تو اس کے لئے پرانایام کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ برہمچریہ کے معنے عام طور پر حفاظت منی۔ ویریہ رکشا لئے جاتے ہیں۔ ہمارے پرانے رشی منیوں کی یہ متفقہ اور ناقابل تردید رائے ہے۔ کہ برہمچریہ یعنی ویریہ رکشا کے لئے جہاں ساتوک بھوجن اور ویایام لازمی ہیں۔ وہاں پرانایام اتینت آوشیک ہے۔ کیونکہ حفاظت منی یا نقصان منی کا تعلق محض نظام اعصابی سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق بہت کچھ مانسک وچاروں پر بھی ہے۔ گندے خیال والا انسان ساتوک بھوجن اور کسرت کرتا ہوا بھی برہمچاری نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس کا من بگڑا ہوا ہے۔ من کو درست کرنے کے لئے پرانایام لازمی ہے۔ پرانایام کی ودھی کے لئے ستیارتھ پرکاش تیسرا سمولاس دیکھنا چاہئے۔ ہم یہاں اس کے متعلق مفصل طور پر نہیں لکھ سکتے۔ ہمارے رشی منیوں نے اس کے متعلق جو تحقیقات کی ہے۔ اس کا علیحدہ بیان کیا جائے۔ یہاں اتنا بتلانا مقصود ہے۔ کہ پرانایام کوئی اوٹ پٹانگ حرکت نہیں۔ ایک وگیانک طریقہ ہے۔ جس کی موجودہ سائنس بھی معتقد اور قائل ہوتی جا رہی ہے۔ پرانایام سے جسم کی تمام کثافتیں دور ہوتی ہیں۔ تمام قسم کی میل کافور ہوتی ہے۔ رشی لوگ کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آگ میں دھونکے سونے کی میل دور ہو کر اسے کندن بنا دیتی ہے۔ ویسے ہی پرانایام

آریہ سماج نمبر ۳

لیکھک شری مان سوامی ویدانند تیرتھ جی

کے ابھیاس سے آتما اور من کے تمام دوش دور ہوتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ پرانایام آتما۔ من اور جسم کی ترقی کے لئے کتنا لازمی ہے۔ برہمچریہ یا کوئی بھی نیکی محض اپدیش سننے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ برہمچاریوں اور نیک اور پارسا آدمیوں کی صحبت اور ست سنگ سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں ہمارے بزرگوں نے اس راز کو سمجھ کر ایسے آشرم قائم کئے تھے۔ جہاں ایسے جگیاسو لوگ تجربہ کار جہاندیدہ تپسوی اور برہمچریہ کی علمی زندگی گزارنے والوں کی صحبت فیض اثر سے مستفیض ہو سکیں۔ آریہ سماج نے بھی گوروکل نام کی سنستھائیں کھولیں ان کے متعلق پھر کبھی تحریر کیا جائے گا۔ ماحصل یہ کہ سنسار کے شاریرک اپکار کرنے کے لئے آریہ سماج نے کئی کام تو شروع کر دئے ہیں۔ اور کئی ابھی جاری کرنے ہیں۔ اور کچھ پر ابھی وچار کرنا ہے۔

زندہ سوسائیٹوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً اپنے کام کا جائزہ لیتی رہتی ہیں۔ اور اپنے گذشتہ کام کی رفتار دیکھ کر آگے کے لئے پروگرام طے کرتی ہیں۔ آریہ سماج ایک جیتی جاگتی سبھا ہے۔ اسے بھی چاہئے۔ کہ یہ اپنے گذشتہ کام کا جائزہ لے اور دیکھے کہ اب تک کیا کیا کام سرانجام ہوئے ہیں کیا کام باقی رہ گیا ہے۔ کہاں کہاں اور کس کس قسم کی غلطی ہم سے ہوئی ہے۔ آئندہ کو اس سے بچنے کا کیا اپائے ہو سکتا ہے۔ کوئی آدمی اپنے کام کی برائی نہیں کرتا اور نہ ہی دوست اپنے دوست کے کاموں میں عیب جوئی کر سکتا ہے۔ اسے تو اپنے متر کے دوش بھی گن نظر آتے ہیں ایسی حالت میں اپنے گذشتہ کام پر نظر ڈالتے ہوئے ہمارے سامنے دشمنوں اور اغیار کی آرا بھی ہونی چاہئیں۔

جب ہم کہتے ہیں۔ آریہ سماج ایک دھارمک سماج ہے۔ تو ہم اپنے اوپر اتنی بڑی ذمہ واری لے رہے ہوتے ہیں جس کا شاید ہمیں خود ٹھیک ٹھیک علم بھی نہیں ہوتا۔ دھرم باتیں بنانے کی چیز نہیں ہے۔ دھرم تو دھارن کرنے کی شے ہے۔ آریہ سماج کو دھارمک سماج بتلاتے ہوئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے اپدیش دھارن کرنے کے یوگیہ ہیں۔ اس کے سدھانت قابل عمل ہیں۔ اور کہ صحیح معنوں میں زندگی کو سچ مچ قابل رشک چیز بنا دینے والے ہیں۔ تب محض اپدیش دے دینے سے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کس طرح اس کو دھارن کرنا چاہئے۔ اس کے بتلانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اور اسی واسطے ہم نے اوپر کی تجویزیں آریہ جنتا کے سامنے رکھی ہیں۔ جب تک ان کے متعلق عمل نہیں کیا جاتا تب تک "شاریرک انتی" کا امکان نہیں۔ نیم میں اپکار کرنا لکھا ہے نہ کہ اپکار بتانا۔ اس واسطے مندرجہ بالا کمیوں کو دور کر کے ہمیں سنسار کی شاریرک انتی کرنی چاہئے۔

روٹھے ہوئے آریہ نوجوانوں کو مناؤ

شری مہاشہ "ناتھ" جی جلالپوری کے قلم سے

وید بھگوان نے ہر ایک ویدک دھرمی کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی ہے۔ کہ وُہ اُٹھتا بیٹھتا چلتا پھرتا اور کھاتا پیتا دن رات کے چوبیس گھنٹے ایسی کوشش کرتا رہے۔ جس سے سارا سنسار آریہ بن جائے۔ بھگوان دیانند نے بھی اسی خیال سے آریہ سماج کی بُنیاد رکھی تھی۔ کہ اس کی بدولت ساری دُنیا جو کسی وقت آریہ کہلاتی تھی۔ دوبارہ آریہ کہلانے کے لئے کوشاں ہو سکے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہم نے بعض کارنوں سے اس سلسلہ میں یا تو ادھوری کوششیں کیں یا انجام کو سوچے بغیر ہی اپنے سر پر ایسی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ جو کہ سنسار کو آریہ بنانے میں ہماری مدد نہ کر سکیں بھگوان دیانند کے سورگ دہام کو پدہارتے ہی ہم نے آریہ سماج میں اس خیال سے سنستھائیں چلا دیا۔ کہ شاید ہم اس یُگ کو لاکر منتر درشٹا رشی پیدا کریں گے۔ لیکن تلخ واقعات نے بتلایا کہ سنستھائیں ہمارے لئے مُفید ثابت ہونے سے قاصر رہیں۔ اُن سے منتر درشٹا رشی تو کیا پیدا ہونے تھے۔ سداچاری آریہ شہری بھی پیدا نہ ہُوئے۔

ذاتی تجربہ

میں نے جنوری ۱۹۰۴ء سے لے کر ۷ استمبر ۱۹۱۱ء تک وکٹوریہ بھراتری سکول جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں کام کیا۔ اس سکول کو مارچ ۱۹۰۴ء سے مقامی آریہ سماج نے شریمان لالہ جگن ناتھ باہری کی زیر سرکردگی اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ۱۹۲۷ء تک وُہ سکول بھلی بُری حالت میں چلتا رہا۔ کئی بار منظور ہُوا اور کئی بار نامنظور۔ لیکن حرام ہے۔ جو اس سکول سے کوئی ایسا طالب علم بھی پیدا ہُوا ہے۔ جسے سداچاری آریہ کہا جاسکے۔ اور یہ اس وقت کی حالت ہے جبکہ مقامی آریہ سماجی اس سکول کو کامیاب بنانے کے لئے حد سے زیادہ کوشش کرتے رہے۔ نہ صرف شہر سے بلکہ بیرونجات سے بھی اس کے لئے چندہ ماہنگ کراتے رہے۔ آخر کار یہ سکول مقامی سناتن دھرمیوں کے پاس فروخت ہُوا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس کے فروخت کرنے کی اُس وقت نوبت آئی۔ جب کہ اس کے ایک ہی سابق طالب علم نے جو مشن سکول جلالپور جٹاں کو ۱۸۹۷ء میں چھوڑ کر اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔ اُسے زندہ رہنے کے قابل نہ چھوڑا۔ آریہ سماج جلالپور جٹاں کے ناکام تجربہ کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آج ضلع گجرات کے اندر کہیں بھی لڑکوں کی تعلیم کے لئے کوئی ایسی سنستھا نہیں پائی جاتی۔ جو آریہ سماج کے زیر اثر ہو۔ ہاں لالہ موسیٰ کنجاہ۔ گجرات اور جلال پور جٹاں میں سناتن دھرمی اصحاب کے ہائی سکول آج ہمیں چلتے نظر آرہے ہیں۔

دیانند کالج لاہور

بھگوان دیانند کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے لاہور میں ۱۸۸۶ء میں دیانند اینگلو ویدک کالج جاری کیا گیا تھا۔ اس پر پنجاب اور دوسرے صوبجات کا کروڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں بھی یہ حالت ہے۔ کہ طلبا کی ہڑتال ہوتی ہے۔ ڈیسک اور گملے ٹوٹتے ہیں۔ پروفیسروں سے ہتک آمیز سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور کوئی ایسی بات کرنے سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ جس سے یہ ثابت نہ ہو۔ کہ دیانند کالج کے طلباء نے اس کی قائمی کے اُدیش کو سمجھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی ہے۔ میں باقی فرقہ دارانہ یا غیر فرقہ دارانہ کالجوں کے متعلق تو کچھ کہنا پسند نہیں کرتا۔ ہاں اپنے دیانند کالج اور دیانند ہائی سکول کے متعلق اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہاں کے اتنے طالب علم آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ میں شامل نہیں ہوتے۔ جتنے دانستہ یا نادانستہ سینما ہاؤسوں میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور غریب والدین کی اُمنگوں اور خواہشات کا خون کرتے ہیں۔ کاش دیانند کالج کی مینجنگ کمیٹی جلد از جلد اس خرابی کو روکنے کی کوشش کرے۔ اور بھگوان دیانند سے اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دے کر پُنیہ کی بھاگی بنے۔

تحقیقاتی کمیشن

دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں گڑبڑ مچی۔ سبھاسدوں کے بار بار زور دینے پر سبھا نے رائے بہادر دیوان بدری داس کو تحقیقات کر کے ثالث کے طور پر فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ تاکہ اس طرح ودیالیہ کا نڈسمایت ہو جائے۔ گورو کل کانگڑی میں حالات خراب ہُوئے۔ وہاں بھی شیرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک یا دو بار تحقیقاتی کمیشن قائم کئے۔ تاکہ معاملات سُلجھ جائیں۔ لیکن آج تک جس بات کی طرف آریہ جگت نے مجموعی طور پر توجہ نہیں دی۔ وُہ آریہ نوجوانوں کی حالت ہے۔ کسی بھلے پُرش کو یہ ضرورت ہی محسوس نہیں ہُوئی کہ اُسے اس بات کو دریافت کرنے کی سب سے پہلے کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کیوں آریہ سبھاسدوں کے بچے بھی آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگوں میں نہیں آنا چاہتے۔ بلکہ اس کی بجائے فروعات میں اپنا سمہ ناش کرتے پھرتے ہیں۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ جب میں گورو کل گوجرانوالہ میں کام کرتا تھا۔ تو میرے ایک طالبعلم برہمچاری روشن لال سود نے ایک سرکردہ آریہ سماجی کے لڑکے کو کہا تھا کہ آؤ آریہ سماج میں چلیں۔ بجائے اس کے وُہ نوجوان لڑکا آریہ سماج میں جانے کے لئے بے تابی کا اظہار کرتا۔ اس نے طنز آمیز پیرایہ میں میرے طالب علم کو جواب دیا۔ کہ کیا آپ مجھے شملہ جانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ گویا اس لڑکے نے آریہ سماجی گھرانہ میں پیدا ہو کر یہ ظاہر کیا۔ کہ وُہ آریہ سماج میں جانے کی بجائے شملہ جانا زیادہ ضروری سمجھتا ہے۔ میں دوسروں کی بات کیا کہوں۔ گورو کلوں کے پُرانے طالب علم بھی آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں شامل ہونا کسر شان سمجھنے لگ گئے ہیں۔

آخری گذارش

یہ اوستھا اس قابل نہیں کہ اسے کوئی بھی آریہ سماجی نظر انداز کر دے۔ یا اسے یونہی یہ کہکر ٹال دے۔ کہ آج کل پالٹیکس کا زور ہے۔ نوجوان مذہب میں اُلجھنا نہیں چاہتے۔ کم از کم جن لوگوں نے لاہور کے دیانند کالج کے بورڈنگ ہاؤس میں مہاتما گاندھی کے پرارتھنا سمہ کی حاضری کو دیکھا ہے۔ وُہ میرے ساتھ اس بارہ میں اتفاق کریں گے۔ کہ نوجوانوں کو مذہب سے متنفر بتلانا حقیقت کا خون کرنا ہے۔ نوجوان دھرم سے بُھمکھ نہیں۔ بلکہ وُہ ہماری بعض کارروائیوں سے متنفر ہیں۔ جو کہ ہم دھرم کے نام پر کرتے ہیں۔ وُہ کانگریس کے اُدیش پر جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں دکھلاتے۔ آریہ سماج کی طرف اُن کی موجودہ سردمہری لاعلاج نہیں ہے۔ وُہ تو آریہ سماج کی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو دلچسپی لینے کے قابل بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور اسی طرح کی جائے۔ جس طرح اولاد کے خیر خواہ والدین اپنے روٹھے ہُوئے بچوں کو منانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ادھیکاروں اور عہدوں کے جھگڑے تو فروعی باتیں ہیں۔ سب سے مقدم بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے روٹھے ہُوئے نوجوان سنتان کو شانتی اور پریم سے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ اگر کوئی فرد واحد اس کام کو کامیابی سے سرانجام دینے کے قابل نہ ہو۔ تو سارودیشک سبھا کو مجبور کیا جائے۔ کہ وُہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ مضائقہ نہیں خواہ اس کے لئے اُسے کوئی ذمہ وار کمیشن بھی مقرر کرنا پڑے۔ اور نوجوانوں کے متعلق آریہ سماجیوں کے دلوں میں جمی ہُوئی غلط تھیوریوں کو خیر باد کہنا پڑے۔

سنگرور میں آریہ ویر دل کی قائمی

سنگرور میں مورخہ ۹- اپریل ۳۷ء کو آریہ سماج مندر میں آریہ ویر دل قائم کیا گیا۔ چناؤ حسب ذیل ہُوا۔

پردہان۔ آریہ سماج کے پردہان بابو ...
سیکرٹری ۔ ایچ - این شرما
دلپتی ۔ ماسٹر ہیرا لال جی
اُپ دلپتی ۔ لالہ اوم پرکاش جی
خزانچی ۔ آریہ سماج کے خزانچی لالہ ...
د ایچ - این شرما سیکرٹری آریہ ویر دل

پنجاب کے آریہ سماج اور ٹروں کے ... اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے ... ادھیکاریوں و انترنگ سدسیوں کے ... سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج ... بیہ بری وکٹ اوستھا کے اندر ... مہاشہ کرشن جی اور اُن کے اخبار ... کاش کا یہ خیال ہے۔ کہ گذشتہ دو ... کی طرح یدی اگلے سال بھی سبھا ... باگ ڈور موجودہ ادھیکاریوں کے ... میں رہی تو آریہ سماج کا بیڑا غرق ... ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسرے پکش ... دچار ہے۔ کہ مخالف پارٹی کو محض ... ادھیکار چھن جانے کا ناسور ... وُہ ہمیں بدنام کر کے پھر سبھا ... قابض ہونا چاہتے ہیں۔ اپدیشک ... یالیہ کانڈیا دوسرے واقعات کی تہ ... ان ہی لوگوں کا ہاتھ ہے۔ جو ... ہمیں گرانے کی خاطر ہے۔ اگر ... سبھا کی باگ ڈور پھر کرشن پارٹی ... ہاتھوں میں چلی گئی۔ تو آریہ سماج ... مفید وبھاگوں کو مٹا دیا جاوے گا ... دراصل موجودہ ادھیکاریوں کے ... سایہ سبھا نے ہر طرح سے اُنتی کی ... وغیرہ وغیرہ۔

آریہ سماج کے کچھ نرپکش سجنوں ... دونوں پکشوں کو ملانے کی کوشش ... ہے۔ مگر وُہ ناکام رہے ہیں۔ اب ... دونوں پارٹیوں کی آنکھیں باہر کی آریہ ... سماجوں کے پرتی ندھیوں کی اور لگی ہوئی ... کیونکہ جس پکش نے ان کو اپنی اور ... لیا۔ وہی سبھا پر قابض ہو جائے ... لیکن وچارنا تو یہ ہے۔ کہ کیا کسی ... پارٹی کے برسراقتدار آ جانے ... یہ معاملہ شانت ہو جائے گا۔ حالات ... مطالعہ کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ... بدستور جاری رہے گا۔ اور ... آریہ سماج کو تباہ کرنے والے نئے ... نئے واقعات رونما ہوں گے۔ تو ... آریہ جنتا اس آگ کو بھڑکتا دیکھنا ... چاہتی ہے؟۔ کیا لاہور کے ان چند ... کے پارٹی بازوں کو پنجاب بھر کے ... آریہ سماج کو موت کے گھاٹ اُتارنے ... کی اجازت دی جاوے گی؟۔

آریہ ویر دا کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ ... جی ستیہ کے حامی ہیں۔ اگر یہ صحیح ... ہے۔ اور دونوں پکشوں کے بیانات ... درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ تو ... آریہ سماج میں اس سمے کوئی سنیاسی

سوستی پنتھا منو چریم

از قلم شری مان مہاشہ تاراچند جی آریہ سرگودہا!!!

اور کوئی نیتا نہیں رہ گیا۔ جس کا آچار اور دوہار درست ہو۔ دونوں پکشوں کے ذاتی حملوں کو اکٹھا کرنے سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ سبھا کے تمام سابقہ و حال کے ادھیکاری سنیاسی اور مہوپدیشک پرلے درجے کے خودغرض جھوٹے اور آچار ہین ہیں۔ کتنی شرمناک اوستھا ہے؟ دونوں پکشوں کے سجن آریہ سماج کی اوستھا پر آنسو گراتے پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان حالات کے پیدا کرنے کے ذمہ وار بھی وہی ہیں پتہ نہیں ان کے یہ آنسو کس حد تک اصلی آنسو ہیں؟۔ یا یہ محض باہر کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کے دکھلانے کے لئے بہائے جا رہے ہیں؟۔

ابھی سبھا کا سالانہ اجلاس ہونے والا ہے۔ پرتیت تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ باہر کے پرتی ندھی لاہور آئیں گے۔ سبھا کے ہال میں دو دن لاہوری پہلوانوں کی خوب نوک جھونک ہوگی۔ شتے الوسع اس اکھاڑے میں دوسروں کو اُترنے ہی نہ دیا جاوے گا۔ باہر سے آئے ہوئے پرتی ندھی دو دن عجیب اُلجھن میں رہیں گے۔ آخر تنگ آ کر اپنی اپنی ووٹیں ادھر اُدھر پھینک کر اور سبھا کو ان پہلوانوں کے حوالے کر کے چلے جائیں گے۔ بعد ازاں سال بھر یہ لوگ آریہ سماج کا بیڑا غرق کرنے میں لگے رہیں گے۔ اس لئے میں آریہ سماج کے ہت کی بنا پر آریہ جنتا سے اور سبھا میں آنے والے اُن کے پرتی ندھیوں سے التجا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ

وُہ ان لڑنے والوں کو اب زیادہ دیر تک لڑنے کی اجازت نہ دیں۔ ان لوگوں کی اور ان کے اخباروں کی موجودگی میں آریہ سماج کا وقار دن بدن خطرہ میں ہے۔

ویسے تو صوبہ بھر کی آریہ سماجیں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ ترقی بھی کر رہی ہیں۔ لوگوں میں ویدک سدھانتوں سے پریم بھی بڑھ رہا ہے۔ کوئی بھی نراشا جنک اوستھا نہیں۔ مگر محض لاہوری لڑائیوں کی وجہ سے سارا کا سارا کام بے اثر ثابت ہو رہا ہے۔ آج ان نیتاؤں کے حالات اور آریہ اخباروں کو عام لوگوں کے سامنے رکھ کر اُن پر کوئی نیک پربھاؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس لئے آریہ سماج کی سلامتی اسی میں ہے۔ کہ آئندہ کے لئے سبھا کی باگ ڈور ان لاہوری پہلوانوں کی بجائے نرپکش ہاتھوں میں دی جائے۔ جس میں زیادہ عنصر باہر کی آریہ سماجوں کا ہو۔ بہتر ہو۔ کہ سالانہ اجلاس میں باہر سے شامل ہونے والے پرتی ندھی لاہور پہنچ کر ہیڈ کوارٹر والوں کے زہر آلودہ پراپیگنڈا سے بچے رہیں۔ ان لوگوں کو ہال میں زیادہ شور و شر ڈالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور آریہ سماج کی سلامتی کے لئے بڑے غور و خوض کے بعد سبھا کی باگ ڈور ادھیکاروں کے غلاموں سے چھین کر نرپکش اور قابل ہاتھوں میں دی جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا۔ تو یقین رکھئے۔ کہ پنجاب میں آریہ سماج کا بھوشیہ سخت خطرہ میں اور تاریک ہے۔

لاہور چھاؤنی کی سماجوں کا ملاپ

آریہ سماجک جگت کو یہ سُن کر بہت خوشی ہوگی۔ کہ شری یان پرستھی ستیہ برت جی کی پریرنا سے لاہور چھاؤنی کی دونو آریہ سماجوں کا ملاپ ہو گیا ہے۔ اور نئی (سنگٹھت) آریہ سماج کو چلانے کے لئے $\frac{5}{24}$ ۲ سے نمن لکھت چناؤ کیا گیا ہے۔

پردھان۔ لالہ بھگوان داس جی
اُپ پردھان۔ لالہ بھاگیت رائے جی اور ڈاکٹر ہنسراج جی
منتری۔ ہربنس لال بی۔ اے
اُپ منتری۔ پنڈت خوشی رام جی اور مہاشہ نیشورام جی
خزانچی۔ لالہ شیودیال جی سیٹھی
لائبریرین۔ مہاشہ ناتھا رام جی
پرتشٹھت سبھاسد:۔ پنڈت رام پرتاپ جی۔ لالہ آتم درشی جی۔ لالہ گردھاری لال جی مہتہ میگھراج جی۔ مہاشہ منگل سین جی۔ پنڈت جگن ناتھ جی۔
پرتی ندھی:۔ لالہ کرم چند جی۔ لالہ درگا داس جی۔ مہاشہ رادھو رام جی۔ مہاشہ حشمت رائے

راجستھان میں مَیں نے کیا دیکھا؟

لیکھک۔ شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری

۱۷ مارچ کو لاہور سے چل کر ۲۴ مارچ تک میں نے بھٹنڈا۔ حصار۔ سرسہ۔ بھوانی اور ریواڑی میں پرچار کیا۔ اس کے بعد میں نے راجستھان میں قدم دھرا۔ پہلے الور میں آیا۔ اور چھ روز وہاں پرچار کیا۔ الور ریاست کا انتظام اس وقت ایک کونسل کے سُپرد ہے۔ راجہ کو سرکار نے راج گدی سے محروم کیا ہُوا ہے۔ آریہ سماج کا مندر چھوٹا سا ہے۔ اگرچہ میرے لیکچروں میں تو ہر جگہ حاضری بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ مگر دراصل سماج شتھل اوستھا میں ہے۔ کوئی خاص دلچسپی نہیں لیتا۔ ایسا ہی جے پور میں سماج بہت شتھل ہے۔ پہلے ادھیکاری سب روپیہ خُرد بُرد کر گئے۔ نئے ادھیکاریوں میں منتری ایک پنجابی مہاشے ہیں۔ اور پردہان ایک سنیاسی ہیں۔ اس لئے کچھ کاریہ چلنے لگا ہے۔ نصیر آباد میں بھی سماج بہت شتھل ہے۔ جودھپور میں ایک زمانہ تھا۔ جبکہ مہاراجہ صاحب خود پردہان بنے۔ کرنیل پرتاپ سنگھ وائس پریذیڈنٹ تھے۔ پنڈت سکھدیو پرشاد وزیر اعظم منتری سماج تھے۔ انترنگ سبھا کے اجلاس اسمبلی کی مانند ہُوا کرتے تھے۔ حالات سماج سرکاری گزٹ میں شائع ہُوا کرتے تھے مگر لارڈ ہارڈنگ کے بم کیس کے واقعہ کے بعد سماج کی حالت ایسی شتھل ہُوئی۔ کہ کوئی اہلکار سماج میں نہ رہا۔ گورو کل آریہ سماج کنیا پاٹھشالہ سب مُردہ ہو گئے۔ بلکہ ادھیکاری لوگ سماج مندر کو بیچ کر روپیہ ہضم کر گئے۔ اب ایک پنجابی نوجوان اُپ منتری ہیں۔ میرے لیکچروں میں حاضری کا تو کچھ ٹھکانہ نہیں تھا۔ مگر پردہان سماج اور منتری صاحب آنا شاید ہتک سمجھتے رہے۔ ہاں آخری دن منتری صاحب ملے۔ لالہ دیویدیال پنجابی بھی کچھ عرصہ پردہان پد پر رہے۔ اُن کے وقت میں سماج اچھی حالت میں رہی۔

اس کے بعد میں نے بیکانیر میں جا کر پرچار کیا۔ یہاں بھی ایک پنجابی بھائی پردہان ہیں۔ اور منتری بھی یوپی کے ایک مہاشے ہیں۔ جہاں بھی پرچار کرنے جاتا ہوں۔ ادھیکاری ورگ ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں۔ مہاراج لیکچر میں کوئی پولیٹیکل بات نہ کہنا۔ کسی بھارتی پولیٹیکل نیتا کا نام نہ لینا۔ غرضیکہ ریاستوں میں لوگ بہت خوفزدہ اور بُزدل ہو گئے ہیں۔ اس لئے سماج کی اُنتی ریاستوں میں مشکل ہو رہی ہے۔ سوائے چند مقامات کے باقی ریاستوں میں تو لوگ دل سے یہی چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح مہتہ جی پرچار کرنے نہ آویں تو اچھا ہے۔ کیونکہ خوف رہتا ہے۔ کہ کہیں مہتہ جی کوئی پولیٹیکل بات نہ کہہ دیں۔ یا کچھ چندہ مانگنے نہ آتے ہوں۔ جب میں لکھتا ہوں۔ کہ میں آپ سے مارگ وے بھی نہیں مانگوں گا۔ آپ صرف میرے پرچار کا پربندھ کریں۔ تب لاچار وُہ لکھتے ہیں۔ کہ اچھا آجائیے ہم پرچار کا بندوبست کر دیں گے۔ چلتے سمیہ کہتے ہیں۔ کہ جو بھی اُپدیشک یہاں آتے ہیں۔ کسی نہ کسی سنستھا کے لئے روپیہ مانگتے ہیں۔ اس لئے ہم تنگ آئے ہُوئے آپ کو بھی ایسا لکھ بیٹھتے ہیں۔ کاش کہ آریہ سماج اُپدیشکوں کے ذریعہ دھن اکٹھا کرنے کی پرپاٹی بند کر دے۔ تو لوگوں میں اُپدیشکوں اور آریہ سماجوں پر شردھا ادھک ہو جائے۔ ان سنستھاؤں کے جال نے واقعی پبلک کے دلوں سے آریہ سماج کی شردھا کم کر دی ہے۔ لوگ پرچار کرانا روپیہ جمع کرانے کا مترادف سمجھتے ہیں۔

میں نے راجستھان میں ایک مہینہ کے پرچار میں الور ۱۔ باندی کوئی ۱۔ جے پور ۴۔ نصیر آباد ۲۔ شاہپورہ ۱۔ جودھپور ۹۔ جھنجوں ۳۔ بیکانیر ۴

کل ۴۶ لیکچر دئے۔ اس پرچار میں یہ تجربے حاصل کئے۔

(۱) ریاستوں میں لوگ بہت کاٹر ہو گئے ہیں۔ خوشامد اور داستا (غلامی) کا بھاؤ بہت اثر کر گیا ہے۔ لوگ سپشٹ وادی نہیں رہے۔

(۲) سماجیں بہت شتھل اوستھا میں ہیں۔ لوگوں میں دھارمک جوش نہیں ہے۔ جہاں کہیں پنجابی بھائی کارکن ہیں۔ سماج اچھی حالت میں ہے۔

(۳) ریاستی آدمی پبلک کا روپیہ یعنی سماج کا دھن بیجا استعمال کرنے سے سنکوچ نہیں کرتے

(۴) سماجوں کی مالی حالت بھی اچھی نہیں۔

(۵) ریاستوں کے اہلکار اور بڑے افسر سماج میں شامل ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اور اس میں بھاگ نہیں لیتے۔

اب میں اودے پور۔ چتوڑ۔ اندور اور اُجین وغیرہ مقامات پر پرچار کرنے جا رہا ہوں۔

ڈیرہ غازیخاں ضلع پرچارنی سبھا کی سرگرمیاں

ڈیرہ غازیخاں کے سالانہ جلسہ پر ایک آریہ کانفرنس ہُوئی۔ جس کے سبھاپتی کے آسن کو شری پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار نے گرہن کیا۔ ضلع بھر کی سماجوں میں سے کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ پرچار اور دیہات سدھار کے متعلق اپنے اپنے انوبھو پیش کئے۔ اس کام کی اہمیت کو جتلاتے ہُوئے پردہان جی نے آریہ جنتا سے اپیل کی کہ اتنا بڑا کام بنا سہوگ کے نہیں چل سکتا۔ آپ لوگ اپنی آنریری خدمات پیش کریں۔ تاکہ کام کو پوری طاقت سے کیا جا سکے۔ اس پر ۲۶ سجنوں نے اپنے نام پیش کئے۔ جن میں قابل ذکر اصحاب یہ ہیں۔

شری پنڈت واسدیو جی وید النکار۔ ڈیرہ غازیخاں سے

" ستیہ بھوشن جی آریہ وکیل۔ "

" ویدبرت جی وَیَد۔ "

" سریندر ناتھ جی آیوروید النکار۔ "

" لالہ سندر داس جی۔ "

" مہاشے جے دیال جی بھجنیک۔

" بھگت رادھاکشن جی۔

" چودھری سوبھراج جی۔

" چودھری دیو جی۔

گنیش دت

" ہری کرشن جی۔

" کرشن چندر جی۔

" مہاشے مولچند جی

" نعمت رائے جی

" مہاشے چاندن رام جی

" ماسٹر جیہ رام جی

(۲) پرچارنی سبھا نے اپنا کام شروع کیا ہُوا ہے۔ شری مہاشے مولچند جی کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اور وہ گرام گرام گھوم کر پرچار کر رہے ہیں ۲۰ چیت سے ۳۱ چیت تک ۱۲ روز کاریہ کرم اس پرکار رہا۔

وڈور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ کوٹ ... پاگاں۔ یارو۔ باطلی۔ ماجگہ پرچار کیا ... پرچار کی انہیں اتنی لگن ہے۔ کہ رات کے ۱۲ بجے اور ایک ایک بجے تک ... کرتے رہے۔ وڈور میں کئی سجنوں ... سنجی سرور جانے کو تیار تھے۔ اُنہیں ... کیا۔ وُہ سمجھانے سے رُک گئے۔

۸ اسنسکار ویدک ریتی سے کرائے ...

۱۰ ایگیوپویت۔ ۸ مونڈن۔ دیہات میں ... سنسکار شُدھ ریتی سے ہوں یہ ... خوشی کی بات ہے۔

(۳) ان ۱۲ دنوں میں مہاشے جے دیال بھجنیک وڈور نے آنریری طور پر ... کیا۔ سبھا ان کی کرتگیہ ہے۔

(۴) شری لالہ بوسا رام جی سیکرٹری آریہ رادی روڈ لاہور نے بڑی فراخدلی سے دیہات میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کی تجویز نکالی۔ اور ساتھ ہی ۵۰۰ ... ماہوار اپنے خرچ سے بھجوانا سویکار کیا ... تحریر سے پرچار مستقل طور پر قائم رہتا ... لالہ جی کے اس ساتوک دان کے لئے ... سبھا کی طرف سے دھنیہ واد کرتا ہوں ... اُمید کرتا ہوں۔ کہ گرام سدھار ... دوسرے پریمی اصحاب بھی کسی روپ ... سبھا مذکور کی امداد کرتے رہیں ... ابھی یہ نیا نیا پودا ہے۔ اور بڑی توجہ ...

اخبار کی بہار

وزیرستان کی شورش تیز ہوگئی

کیمبل پور - ۱۶ مئی - وزیرستان سے چھ سپاہی زخمی حالت میں کل ایبٹ آباد پہنچائے گئے ہیں - جہاں ان کی مرہم پٹی کی جاوے گی - تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے - کہ وزیرستان کی شورش تیز ہوگئی ہے - اور پلٹنیں وزیرستان کو دھڑا دھڑ جا رہی ہیں -

مہاشہ رتن لال اسیر مارشل لا کی رہائی

لاہور ۱۶ مئی - نہائیت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ مہاشہ رتن چند اسیر مارشل لاء کی رہائی کے لئے کاغذات جون کے پہلے ہفتے میں حکومت پنجاب کے پاس بھیج جا دیئے گئے - اور اغلباً ۳۰ جون تک ان کی رہائی عمل میں آ جائے گی - ویسے بھی قواعد جیل کے مطابق ان کی میعاد سزا ختم ہو جائے گی - انہوں نے تقریباً ۱۷ سال قید بھگت لی ہے -

مسولینی جرمنی جائے گا!

برلن - ۱۴ مئی - اس وقت جو پروگرام تیار کیا گیا ہے - اس کے مطابق مسولینی کی جون کے آخر میں جرمنی آنے کی توقع ہے - اگر مسولینی نے برلن میں قیام کیا - تو مرحوم پریذیڈنٹ ہنڈن برگ کے محل میں قیام کرے گا - اس محل کو آراستہ کیا جا رہا ہے -

سمراٹ جارج ششم کی تاجپوشی

۱۲ مئی کو لنڈن میں سمراٹ جارج ششم کی رسم تاجپوشی بڑی دھوم دھام سے ہوئی - کئی جلوس نکالے گئے - ۱۲ بجے سمراٹ کو تاج پہنایا گیا - نو آبادیوں سے اظہار وفاداری کیا گیا - جواب میں سمراٹ نے سب کا دھنیہ واد کیا -

ایبے سینیا پر خرچ

روم - ۱۴ مئی - ایبے سینیا کے مالی ۱۹۳۵ء کے اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں - ان کے مطابق اٹلی کا جنگ ایبے سینیا پر ۱۳۵ ارب کروڑ لائر (اطالوی سکے)

۱۹۱۴-۱۵ء مانند اسیر سازش کی رہائی

... ۱۴ مئی معلوم ہوا ہے - کہ جھانسی کے مہاشہ پرمانند اسیر مقدمہ سازش ۱۹۱۴-۱۵ء آئندہ ماہ جون کے آغاز میں رہا ہونے والے ہیں -

کاٹھیاواڑ کی بیس ریاستوں کا اتحاد

بمبئی - ۱۴ مئی معلوم ہوا ہے - کہ کاٹھیاواڑ کی بیس چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے فیصلہ کیا ہے - کہ وہ متحد ہو جائیں - اور اپنی ایک فیڈریشن مرتب کریں - ریاست بڑودہ اس سلسلہ میں اُن کی امداد کر رہی ہے -

ایران میں مسلم لڑکیوں کی شادی کا نیا قانون

بمبئی - ۱۳ مئی ایران میں مسلم لڑکیوں کی شادی کے متعلق حال ہی میں ایک نیا قانون جاری کیا گیا ہے - جس کی رو سے والدین پر پابندی عائد کی گئی ہے - کہ لڑکی کی شادی سے پہلے اس کو اس لڑکے سے ملاقات کا موقع دیا جائے - جس سے اُس کی شادی ہونے والی ہے - تاکہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق اچھی طرح غور کر سکے - اگر لڑکی انکار کرے - تو اس کی شادی منتخب شدہ لڑکے کے ساتھ نہ کی جاوے -

کاٹھیاواڑ کی ریاست میں مندر کھل گئے

بھاؤنگر - ۱۳ مئی - کاٹھیاواڑ کی ریاست لاٹھی کے مہاراجہ نے تمام ریاستی مندروں کے دروازے ہریجنوں پر کھول دئے ہیں - شہر کے سب سے بڑے مندر ساروجنک مندر میں بھی اب اچھوت آزادی کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں -

لاہور کی سڑکوں کیلئے ۲½ کروڑ کی سکیم

لاہور - ۱۴ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ لاہور کی سڑکوں اور بدروؤں کو درست کرنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر نے ایک سکیم پنجاب گورنمنٹ کو بھیجی ہے - اس کی تجویز ہے - کہ ان پر ۲ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے - اور یہ روپیہ لوگوں پر ہوس ٹیکس لگا کر پانی کا کرایہ بڑھا کر اور محصول چونگی میں اضافہ کر کے فراہم کیا جائے -

جامع مسجد دہلی میں ہنگامہ

دہلی - ۱۳ مئی - کل جشن تاجپوشی کے سلسلہ میں جامع مسجد دہلی میں ہنگامہ ہو گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ امام صاحب کنگ جارج کے لئے دعا کرنا چاہتے تھے - مگر عام مسلمانوں نے اُنہیں روک دیا - چنانچہ امام صاحب دعا نہ مانگ سکے -

متھرا میں گئو کشی روکنے کیلئے ڈیپوٹیشن

نئی دہلی - ۱۳ مئی ہندو مہاسبھا ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ایک ڈیپوٹیشن گورنر یوپی کے پاس جانے کا انتظام کر رہی ہے - مہاسبھا نے گورنر کو ایک چٹھی بھیج کر یہ دریافت کیا تھا - کہ وہ کس روز ڈیپوٹیشن سے ملاقات کریں گے - اس کے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے -

انڈین نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس

احمد آباد - ۱۳ مئی معلوم ہوا ہے - کہ مہاتما گاندھی کی خواہش کے پیش نظر سردار ولبھ بھائی پٹیل نے فیصلہ کیا ہے - کہ انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس امسال موضع ہری پور تعلقہ باردولی (گجرات) میں منعقد کیا جائے - متذکرہ گاؤں تاپتی ویلی ریلوے سٹیشن مادھی سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے -

پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ کا انتقال

راولپنڈی - ۱۲ مئی - شمالی پنجاب کے سرکردہ پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ آج انتقال کر گئے ہیں - جنازہ کے جلوس میں پیر صاحب کے ہزاروں عقیدتمندوں نے شرکت کی -

دیانند متھراداس کالج موگہ کا داخلہ

کالج ہذا میں ایف - اے آرٹس اور ایف - ایس سی نان میڈیکل کی فرسٹ ایر کلاس کا داخلہ شکروار مورخہ ۲۱ مئی ۳۷ء سے شروع ہوگا - اور ۱۰ روز تک جاری رہے گا - موگہ نہائیت سستی اور صحت افزا جگہ ہے - عام طور پر ایک طالب علم ۲۰ روپیہ میں گذارہ کر سکتا ہے - سٹاف نہائیت قابل ہے - نتائج نہائیت شاندار رہتے ہیں - بورڈنگ ہوس کا انتظام اعلےٰ ہے - غریب اور مستحق طلبا کو فیس کی رعائیت مل سکتی ہے - پراسپیکٹس کے لئے پرنسپل سے درخواست کریں -

(راجندر کرشن پرنسپل)

آریہ جگت

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ میں نیا جیون

یہ لکھتے ہُوئے پرسنتا پرتیت ہوتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا کاریہ جو پچھلے چند ورشوں سے ادھیکاریوں کی باہمی رنجشوں کی وجہ سے کچھ شتھل ہوگیا تھا۔ اب پورے ویگ سے شروع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پچھلے دنوں جب مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج لوکل آریہ سماج کے جلسے پر تشریف لائے تھے۔ تو اُس سمے سبھا کے ادھیکاریوں کا ایک ڈیپوٹیشن اُن کی سیوا میں اُپستھت ہُوا۔ مورخہ ۲۶/۴/۳۷ کی سبھا کی انترنگ نے سوامی جی کی سمتی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے چند سکیمیں پاس کی ہیں۔ سبھا کی رپورٹ اور حساب جو کئی ورشوں سے نہیں چھپا ہے۔ اُس کا تیار کرنا پروفیسر تاراچند گاجرا ایم۔ اے کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور آشا ہے۔ کہ ساروَدیشک سبھا دہلی کی آگیا انوسار یہ حساب اور رپورٹ ۱۵/۶/۳۷ تک چھپوا لیا جاوے گا۔ ماہ مئی ۳۷ء میں کئی سماجوں کے جلسوں کا پروگرام بھی مرتب کیا گیا ہے۔ اور ماہ ستمبر میں ایک برہد سندھ آریہ سمیلن کراچی میں کرنا نشچے ہُوا ہے۔ دھن سنگرہ کے لئے وشیش پریتن کیا جاوے گا۔ اور سبھا کے کوش کو سدھر کرنے کے لئے ماسک سہائتا گرہن کرنے کا پربندھ کیا جارہا ہے۔ نئے اُپدیشک رکھنے کے لئے پترویوہار آرمبھ کیا گیا ہے۔ چونکہ سندھ میں اُپدیشکوں کی بڑی کمی ہے۔ پنجاب پرتی ندھی تتھا سنکیت پر انت کی پرتی ندھی سے پرارتھنا ہے۔ کہ سندھ سبھا کا اس کاریہ میں ہاتھ بٹاویں۔ سندھ میں سنیاسیوں کی بہت آوشیکتا ہے۔ اس لئے اگر جلدی کوئی سنیاسی مہاتما سندھ سبھا کو اپنی سیوائیں دے سکیں۔ تو اُن سے پرارتھنا ہے۔ کہ سندھ میں پرچار کاریہ میں سبھا کو سہائتا دیویں۔ جس کے لئے سبھا ابھاری ہوگی۔

(دھرم چند منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ)

آریہ سماج ڈنگہ کے پرستاؤ

آریہ سماج ڈنگہ کے جنرل اجلاس مورخہ ۱۱/۵/۳۷ بروز منگل مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہُوئے۔

(۱) آریہ سماج ڈنگہ نے سرو سمتی سے نشچے کیا۔ کہ بھوشیہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا کاریہ اُتم روپ سے چلانے کے لئے یہ نہائت ہی ضروری ہے۔ کہ جب کوئی ایسا سجن جو سبھا سے کسی روپ میں ویتن (تنخواہ) لیتا ہے۔ یدی کسی سمے وُہ سجن سبھا کے انترنگ سبھاسد یا ادھیکاری بننا سویکار کریں۔ تو وُہ سبھا کی ویتنک (ملازمت) سیوا سے پرتھک کردئے جاویں۔

(۲) آریہ سماج ڈنگہ گوپال مصر ہریانوی کی کتاب "رام پوجا اور شیطان کی تعلیم" جس میں کہ آریہ سماج اور آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی سوامی دیانند جی کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے زبردست الفاظ میں درخواست کرتا ہے۔ کہ وُہ ایسے مصنف کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وُہ ایسے پراپیگنڈا پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک لٹریچر ضبط نہ ہو ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

مذکورہ بالا ریزولیوشنوں کی ایک ایک کاپی گورنمنٹ پنجاب اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اخبارات میں بھیجی جاویں۔

(رام لال چڈہا اُپ منتری آریہ سماج ڈنگہ ضلع گجرات)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور کا جلسہ

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵-اپریل کو بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۲۳-اپریل کو شام کے ۱/۲ ۵ بجے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہُوا۔ آگے اوم کی پتاکا لہرا رہی تھی۔ اس کے بعد بینڈ بج رہا تھا۔ اس کے پیچھے آریہ یووک سماج و آریہ سماج صدر کی بھجن منڈلیاں سنکیرتن کر رہی تھیں۔ اس کے بعد دو تخت تھے۔ ایک پر مہاشہ دیسراج و مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک اور دوسرے پر لوکل بھجن منڈلی تھی۔ سارے شہر میں آنند کا سمیہ بندھ گیا۔ منوہر سگستا دائیک اور آنند دئے بھجنوں سے جنتا پربھاوت ہُوئی۔

۲۴-۲۵-اپریل کو آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں کے اُتم اُپدیشوں سے جنتا نے بہت لابھ اُٹھایا۔ شری سوامی ایشورانند جی نے وحدانیت اور اوتار فلاسفی۔ پنڈت پریہ ورت جی نے آریہ سماج موجودہ سوشلزم اور ویدک دھرم! پنڈت شانتی پرکاش جی نے ویدک دھرم میں عورتوں کے حقوق اور ویدک دھرم اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر نہائت عالمانہ تقریریں کیں۔ شریمتی بہن شنو دیوی جی اگرچہ آخری دن تشریف لائیں۔ تاہم اُن کے لیکچر کے سمیہ نورتنی حاضری تھی۔ کہ جگہ کھچا کھچ بھری ہُوئی تھی۔ آپ نے نہائت عالمانہ ویاکھیان دیا۔ نوجوانوں کے لئے یہ ویاکھیان بڑا مفید تھا۔ جنتا اس سے ازحد پربھاوت ہُوئی۔

۲۳-۲۴ اور ۲۶-اپریل کو آریہ استری سماج کا وارشک اُتسو دوپہر کو نہائت شان سے منایا گیا۔ پہلے دو روز تو سوامی ایشورانند جی۔ پنڈت ودیاندھی جی۔ پاٹھشالہ کی کنیاؤں ادھیاپکہ کے اُپدیش ہُوئے۔ ۲۶-اپریل کو بہن شنو دیوی کا ویاکھیان و مہاشہ دیسراج جی کے بھجن ہُوئے۔ (وشوا ناتھ منتری)

دھرمسالہ میں مسلمان عورت کی شدھی

ایک گورکھا بہادر سنگھ نامی لالپور علاقہ بنگہ ضلع جالندھر بہمراہی ایک مسلمان عورت مسماۃ سرداراں دھرمسالہ میں آیا ہُوا تھا۔ پولیس تھانہ دھرمسالہ مال مسروقہ کی برآمدگی کے سلسلہ میں ان کے جائے رہائش پر گئی۔ پولیس کو بہادر سنگھ مشتبہ سا معلوم ہُوا۔ اس لئے اُسے گرفتار کرلیا۔ دوسرے دن لالہ جے نارائن سابق پریذیڈنٹ آریہ ویر دل نے ایک ... روپیہ کی حاضر ضمانت پر اُسے رہا کر ... عورت نے کمرہ عدالت میں روبرو ... یہ کہا۔ کہ میں اس کے ہمراہ اپنی مرضی ... آئی ہوں۔ میری اس کے ساتھ ... تھی۔ بہادر سنگھ کا چال چلن اچھا ... ہے۔ میں بالغ ہوں۔ میری عمر ۱۹ ... ہے۔

سرداراں کی درخواست پر ... آریہ ویر دل دھرمسالہ اُسے سماج مندر ... میں شدھ کرکے ودیاوتی نام رکھا گیا ... اور حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا ...

دوسرے دن اُس کی شادی ... پدھتی سے آریہ سماج مندر دھرمسالہ ... اُس کی حسب تحریر بہادر سنگھ گورکھا ... شادی کرادی گئی۔ پولیس نے کافی ... کیا تھا۔ تاکہ فساد نہ ہوجاوے۔

کٹڑ سے کٹڑ پورانک سناتن دھرمی ... نے بوقت شدھی آریہ سماج مندر ... میں کارروائی میں حصہ لیا۔ اور لڈو ... (فتح چند سٹور کیپر آریہ ویر دل دھرمسالہ)

آریہ سماج رسالپور چھاؤنی کے ...

(۱) مورخہ ۵/۵/۳۷ کو مہاشہ کرم چند جی اور ... سوہن لال جی چیٹا بھجن منڈلی والے ... پر تشریف لے آئے۔ دو روز رات کو ... بہت پربھاؤشالی بھجن ہُوئے۔ مورخہ ... کو رات کو سوامی ودیانند جی بی۔ اے ... ایک منوہر ویاکھیان بھی ہُوا۔ حاضری ... تھی۔ حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ ...

(۲) گذشتہ ۲۴-اپریل کو بہال ... سناتن دھرم سبھا نے مورتی ... دوس کے سلسلہ میں ایک جلسہ ... اور اس جلسہ کے دوران میں ... ۲۷/۴/۳۷ کو رات کو ان کی سٹیج پر ... کو شاستراتھ کرنے کے لئے چیلنج ... چنانچہ اب جب مورخہ ۶/۵/۳۷ کو ہمارا ... ہو رہا تھا۔ ہم نے ان کے اس ... منظور کر لیا ہے۔ ان سے شرائط ... ہو جانے پر یہاں پر شاستراتھ ہو ... گا۔ اگر آج سے پندرہ دن کے اندر ... سناتن دھرم سبھا رسالپور ... رسالپور سے شاستراتھ نے ... ہوگی۔ تو ان کی ہار تسلیم کی جاوے ... (جسونت رائے اُپ منتری آریہ ...)

آدرش ویدک وواہ

... ساوتری دیوی سُپتری لالہ ... سب انجنیئر سانبھر کی شادی ... بی۔ اے سُپتر لالہ آتم ورتی ... کلرک ریلوے وید دہلی ن ... لاہور چھاؤنی کے ساتھ ... ریتی سے ہُوئی۔ لالہ ... نے برات کی خاطر مدارت ... فروگذاشت نہیں کیا۔ ... رکھتا ہے۔ کہ یہ رشتہ ... دونوں کے واسطے باعث ... ور موجب راحت ہو۔ اور ... اپنے گرہست جیون ... شاد رہیں۔ ور اور ... کی طرف سے مختلف فنڈوں ... کردان دیا گیا۔

... ست میں آریہ ویدک وواہ

... ریخ ۶ ر بیساکھ کو شریمان بابو ... رام صاحب افسر خزانہ ریاست ... سپتری کا شبھ وواہ شریمان ... رام صاحب کے سپتر مہاشہ ... سنگھ جی بی۔اے لاہور نواسی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اُپدیشک و شریمان پنڈت رام نرائن جی نے بڑے پریم سے کرایا؛ اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی آریہ بھجنیک کے منوہر بھجن ہُوئے اس شبھ وواہ پر شہر کے اچھے اچھے سجن پُرش اور استریاں بہت کافی تعداد میں اُپستھت ہُوئے۔ اور اس آریہ ویدک وواہ کی تمام کارروائی کو حاضرین نے بہت ہی پسند کیا۔ پربھاؤ نہایت ہی اچھا پڑا۔ ور پکش اور کنیا پکش کی طرف سے پچیس پچیس روپیہ آریہ سنستھاؤں کو دان پراپت ہُوا۔

(بال مکند منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کے سماچار

(۱) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کی انترنگ سبھا نے بابو منشی رام بھانجہ سابق منتری آریہ سماج ہذا کو منتری پد سے ملامت کا ووٹ پاس کرکے پرتھک کر دیا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے ایسے اپدر او ر سدھانتوں کے ورودھ کاریہ کئے ہیں جن سے کہ آریہ جنتا اور سدھانتوں کو سخت دھکا پہنچتا تھا۔ جو کہ سماج برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ پرستاؤ انترنگ سبھا نے سروسمتی سے پاس کیا ہے۔ اور اُن کی جگہ سروسمتی سے بابو بھیم دیال دراہم کو سماج ہذا کا منتری چنا ہے۔

(۲) بابو سَٹا کمہ دت جی سابق کوشادھیکش آریہ سماج ہذا جنہوں نے ایک سال سے کوئی کوشادھیکش کا کاریہ نہیں کیا ہے۔ اور نام ہی کے کوشادھیکش رہے ہیں۔ انترنگ سبھا ہذا نے اُن کو بھی سروسمتی سے کوشادھیکش کے پد سے پرتھک کر دیا ہے۔ اور اُن کی جگہ بابو کشن لال جی کو سروسمتی سے کوشادھیکش چنا ہے۔

(۳) اور چونکہ آریہ سماج ہذا کا بلڈنگ فنڈ کا اکاؤنٹ جو کہ پنجاب نیشنل بنک میں ہے۔ آریہ سماج ہذا نے دو بھدر پرشوں لالہ گنیش داس جی پردھان اور ڈاکٹر رام دھن جی سابق منتری آریہ سماج ہذا کو روپیہ نکلوانے کے لئے ادھیکار دیا ہُوا تھا۔ اور اب انترنگ سبھا ہذا نے سروسمتی سے یہ پاس کیا ہے کہ اُن کے دستخطوں کے ساتھ لالہ خوشحال چند جی خورسند سینئر اُپ پردھان آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے بھی دستخط ہُوا کریں۔ جب روپیہ بنک میں سے نکلوانے کی ضرورت ہو۔ اور آریہ سماج ہذا آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے پورن روپ سے ملحق ہو گئی ہے۔ اور ایک بھائی نتھو رام جی وید بھارت نگر۔ سدرشن نگر آریہ سماج کی طرف سے خبریں اخبار کو دیتے ہیں۔ میں آریہ جنتا کو سوچنا دیتا ہوں۔ کہ وید جی کا آریہ سماج ہذا سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔

(بھیم دیال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ ویر دل رویڑ کا چناؤ :-

مورخہ ۲۵ ر اپریل ۳۷ء کو آریہ ویر دل رویڑ کا جنرل اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر کرشن جی ہُوا۔ حسب ذیل ادھیکاری منتخب ہُوئے۔

کپتان۔ مہاشے روپیا رام جی
اسسٹنٹ کپتان۔ ڈاکٹر کرشن اور لالہ رام پرکاش جی دھون
سیکرٹری۔ پنڈت پورنانند جی شاستری
خزانچی۔ ستیہ پال چوپڑہ

(روپیا رام کپتان)

آریہ سماج لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

اتی سمجھتا پوروک تاریخ ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-اپریل ۴۷ کو نروگھن سماپت ہُوا۔ تاریخ ۱۸-اپریل کو یگیہ کی پورن آہوتی ہوئی، ور جنتا کا ۱۵ پرشاد سے سواگت کیا۔ اس اوسر پر نمن اتمہت جانو بھاؤوں کے منوہر ویاکھیان۔ اُپدیش اور بھجن ہوئے۔

پنڈت میر سنگھ جی ودیا النکار۔ پنڈت سوم دت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کورو کشیتر۔ پروفیسر چندر گپت جی گورو کل کانگڑی۔ آچاریہ گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل اندر پرستھ۔ مہاشہ دھرم ویر جی تھا اُن کی دھرم پتنی شریمتی شانتی دیوی مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ سالگرام جی اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجن اُپدیشک تاریخ ۱۹-اپریل کو دن میں استری سماج کا جلسہ ہُوا۔ جس میں شریمتی شانتی دیوی جی اور سوشیلا دیوی جی کے منوہر بھجن اور اُپدیش ہوئے۔ رات کو پنڈت رام دت جی کا میجک لالٹین دوارا اتی پربھاؤ شالی ویاکھیان ہُوا میں ان تینوں جانو بھاؤوں کا کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور یتھا شکتی دھن دے کر سماج کی سہایتا کی ہے کا ہاردک دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(نر سنگھ دیو منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ)

آریہ سماج لعل کرتی بازار راولپنڈی کے سماچار

(۱) آریہ سماج لال کرتی بازار راولپنڈی کا دسواں سالانہ جلسہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، اپریل کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے ایک روز سب بھائیوں نے مل کر پربھات پھیری کرتے ہوئے نگر کے سب نر ناری کو جلسے کا سندیش دیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے شری پنڈت منسا رام جی۔ سدا شو جی۔ یش پال جی۔ مہاشہ بالکرشن جی اور مہاشہ مہر چند جی بھجنیک کے علاوہ بڑی دور دراز سے سفر طے کرتے ہوئے شری سوامی سروانند جی مہاراج نے پدھار کر اپنے ست اُپدیشوں سے جنتا کو امرت پان کرایا۔ ساتھ ہی شری باوا نانک گلی والے۔ شری پنڈت مکتی رام جی۔ چیتا بھجن منڈلی اور مہاشہ ست پال جی بھجنیک نے جلسہ میں پدھار کر اپنے ست اُپدیشوں اور بھجنوں سے جنتا میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ استری سماج کا بھی دو دن جلسہ ہُوا۔ جس میں پنڈت سدا شو جی مہاشہ بالکرشن جی شری پنڈت سنام رائے جی مہاشہ ست پال جی نے پرچار کیا۔ آریہ ہر یجن ویر دل نے جلسہ میں بڑے اُتساہ سے سیوا کا کام کیا۔ پچھلے سال سے دن میں حاضری کم ہوتی رہی۔ کیونکہ ساتھ ہی شہر میں کالج سماج کا جلسہ انہیں تاریخوں میں تھا۔ میں یہاں کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ یہاں پر چار سماجیں ہیں۔ اگر تین ماہ کے بعد ایک سماج اپنا جلسہ کرے تو سال میں چار جلسے ہو سکتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کا پرچار بھی سال بھر میں کافی ہو سکتا ہے۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو مل کر پروگرام بنانا چاہئے۔

(۲) آریہ سماج مندر میں برات کے ٹھہرنے پر کئی دنوں سے آپس میں جھگڑا چلا آ رہا تھا۔ آخر میں جھگڑے کو دور کرنے کے لئے انترنگ سبھا میں فیصلہ ہُوا کہ اُپاسنا ہال میں برات نہ ٹھہرائی جائے اور جب تک برات کے لئے مکان نہ بنے تب تک پاٹھشالہ کے دو کمروں میں ٹھہرائی جاوے۔ اس فیصلے پر شری سوامی سروانند جی کی پردھانتا میں ایک چھوٹی سی سبھا بُلائی گئی۔ جس میں شہر سماج کے ادھیکاری اور ویشِشٹ آریہ سجنوں کے علاوہ دو وان منڈل اُپستھت تھا۔ لالہ منگت رام جی نے شری سوامی جی سے ویوستھا مانگی کہ کیا ہم برات کو سماج مندر کے ہال میں ٹھہرا سکتے ہیں۔ اس کے اُتر میں سوامی جی نے کہا۔ کہ آپ سماج مندر میں برات کو نہیں ٹھہرا سکتے۔ جس کی تائید سب سجنوں نے کی اور یہی فیصلہ ہُوا۔ کہ ہال میں کوئی برات نہ ٹھہرائی جاوے کیونکہ سبھا کا بھی یہی آرڈر ہے۔ کہ سماج مندروں میں براتیں نہ ٹھہرائی جاویں۔

(۳) ۲۹/۴/۴۷ کو بابو جگن ناتھ جی کی ہمشیرہ کی شادی لالہ کشمیری لال جی اکالگڑھ نواسی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوئی۔ ور کی طرف سے ۱/۲۹ روپیہ دان پرایت ہُوا۔ مبلغ سات روپیہ آریہ پتری پاٹھشالہ اکالگڑھ۔ سات روپیہ آریہ پتری پاٹھشالہ لال کرتی بازار۔ پانچ روپیہ آریہ سماج لال کرتی۔ پانچ روپیہ گورو کل چوہا بھگتاں۔ پانچ روپیہ ونتا آشرم راولپنڈی۔ اڑھائی روپیہ کنیا پکش کی طرف سے آریہ سماج لال کرتی کو دان ملا۔

(۴) ۲/۵/۴۷ کو مہاشے رام لال آریہ کے پتر مہاشہ آریہ متر کا اور مہاشہ ویر بھان جی کی سپتری کا منڈن سنسکار شری پنڈت مکتی رام جی نے کرایا۔ آئے ہوئے سجنوں کا پتاسوں اور الائچی دانے سے ستکار کیا گیا۔

(۵) ہمیں ایک ایسے یوگیہ سنیاسی کی ضرورت ہے۔ جو سماج مندر میں پراتہ کال اُپنشدوں کی کتھا ایک دو ماہ تک کر سکیں۔ خرچ سب آریہ سماج دے گا۔ اگر کوئی سنیاسی مہاتما کتھا کرنی چاہیں۔ تو منتری آریہ سماج سے خط و کتابت کریں۔

(منتری مہاشہ رام لال آریہ سماج ہندام)

ایجنسی مالاکنڈ میں ویدک دھرم کی گونج

آریہ سماج بٹ خیل ایجنسی مالاکنڈ کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۹-اپریل تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت سدا شیو جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین آریہ مناظر اُپدیشکاں اور مہاشہ مہر چند و مہاشہ فقیر چند بھجنیک پدھارے۔ ۲۶-اپریل کو سماج مندر میں ۴ سے ۶ بجے تک سنکیرتن ہُوا۔ ۲۷-اپریل صبح کو پنڈت شانتی پرکاش جی کا ایک عالمانہ ویاکھیان ایشور بھگتی پر ہُوا۔ رات کو پنڈت سدا شو جی کا لیکچر آریہ سماج کے اُپکاروں پر ہُوا۔ اسی طرح ۲۸-۲۹-اپریل کو پنڈت شانتی پرکاش جی کے اُپدیش مختلف وشیوں پر اور رات کو پنڈت سدا شو جی کے میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچر ہوتے ہوئے۔ حاضری بڑی بھاری تعداد میں ہوتی تھی۔ آریہ سماج کا پربھاؤ اچھا پڑا۔

پورانکوں کی طرف سے آریہ سماج کی بڑی مخالفت کی گئی۔ سبھا میں میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا کو اُپدیشکوں کے لئے لکھ دیا۔ مگر کوئی اُپدیشک آتا بھی کیوں۔ جبکہ پور... جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج... بہت مشکل ہے۔ لیکن... سٹن جائے۔ اور ہمارا... جائے۔ ۲۹-اپریل کو نروگھنتا پوروک سماپت... پرتی ندھی سبھا اور... دھنیہ واد کیا گیا۔ جلسہ... جیونداس جی۔ مہاشہ... پشاوری لال جی نے بہت... دلیکھرام آریہ سیوک پر... (بٹ خیل)

گیندر اناتھ آلیہ کا...

جنتا یہ جان کر پرس... اناتھ آلیہ کے دو لڑکے اس... انٹرنس میں شامل ہوئے اور... ہو گئے۔ ان میں سے ایک... اور دوسرا سیکنڈ ڈویژن میں...

(آنریری سیکرٹری پنجاب مرکزی...)

آریہ سماج دیپالپور گوروکل وبھاگ

سالانہ انتخاب عمل پر کار ہوا ہے :-

پردھان - لالہ امولک راج جی بی - اے پلیڈر

اپ پردھان - سردار فوجدار سنگھ جی پلیڈر

... - ڈاکٹر جے دیال

منتری - مہاشہ ہنسراج جی

... - ماسٹر گور اندتہ مل جی

پستکادھیکش - مہاشہ صورت رائے جی

اس کے علاوہ بڑی پرسنتا کی ... ہے - کہ شریمان بابو رام رکھامل ... جب ... رئیس نے آریہ سماج ... پور کی سرپرستی قبول فرمائی ہے - ... کے لئے سبھا اُن کا دھنباد ... ہے -

(... سروانہ منتری)

آریہ سماج ... سرگودھا کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بلاک ۲ سرگودھا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے - اس اُتسو پر اُچھ کوٹی کے سنیاسیوں پنڈتوں اور دیگر مہانو بھاؤں کے بُلانے کا پُورا پُورا پربندھ کیا جا رہا ہے -

(مدن لال منتری آریہ سماج بلاک ۲)

لاہور میں بھروچی سیوا سنگھ کا قیام

لاہور کی سنت نگر کرشن نگر رام نگر نئی آبادیوں میں بھیرہ اور گردونواح کے رہنے والے بھائیوں نے پرسپر مل کر ایک بھروچی سیوا سنگھ مورخہ ۱۱ کو قائم کیا ہے - اس کی غرض اپنے ہموطن بھائیوں

اور اُن کے دُکھ سُکھ میں شریک ہونا ہے - مندرجہ ذیل عہدہ داران چُنے گئے ہیں -

پردھان - ملک مدن چند صاحب

اُپ پردھان - لالہ رام نبھایا مل جی ساہنی و لالہ مہرچند جی سبھروال

جنرل سیکرٹری - ڈاکٹر گوپی چند جی

سیکرٹری - لالہ رگھبیر دیال جی سیٹھی

خزانچی - لالہ روشن لال آنند

آڈیٹر - لالہ جواہر لال کپور

(آنریری سیکرٹری بھروچی سیوا سنگھ سنت نگر لاہور)

آریہ ودیارتھی آشرم گوروت بھون لاہور

آریہ سجنوں کو معلوم ہی ہے - کہ لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے طلبا کی رہائش ... "آریہ ودیارتھی آشرم" نام کا ہوسٹل ستھاپت کیا ہوا ہے - یہ ہوسٹل لاہور میں ایک نہایت ہی اعلےٰ استھان پر واقع ہے - اس کے ساتھ ہر طرح کی کھیلوں کے لئے گراؤنڈیں ہیں اور ہوسٹل کے بیچ میں ہی ایک عمدہ پارک ہے - جو اس کی شان کو دوبالا کر دیتا ہے - خوراک پانی اور روشنی کا اعلےٰ انتظام ہے - طلبا کے چال چلن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے - لاہور میں اس ہوسٹل کی شان کا شائید ہی کوئی ہوسٹل ہو - آریہ ہندو طلبا کا یہ ہوسٹل سواگت کرتا ہے -

(ادھیکش آریہ ودیارتھی آشرم گوروت بھون لاہور)

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اُردو ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

...رانوں کی کہانی مصرجی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱ر سینکڑہ للعہ

...ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا مُنہ کالا - پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی ویدستیارتھ پرکاش کا جواب " ۱ر " سے

...نڈ کی کوز کام یا درگت کی درگت . بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) " ۲ر " سے

...یہ سماج اور مورتی پُوجا (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۲ر " عہ

...نندک کون ہے (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) " ۲ر " عہ

...یہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۲ر " عہ

...ک اور پورانک دھرمی (از پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری) " ۲ر " عہ

...تن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکنا تھ جی آریہ اُپدیشک) " ۳ر " عہ

...یہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام اجمانی راولپنڈی صدر) " ۲ر " عہ

...انک پول پرکاش (از مہاشہ رام بھایا جی رجوعہ) " ۱ر " سے

...ر کا کارن شتاپ بھوگ (از بہاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ) " ۳ر " عہ

...بھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) " ۲ر " عہ

...ادھ پرشنادلی (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) " — " ۱۲ر

...انک دھرم اور وام مارگ (از پریم جی امرتسری) — " ۱۲ر

...انک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) " — " ۱۲ر

...ک دھرم کی وجے (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " — " ۱۲ر

...تی پُوجا کھنڈن (از پنڈت لوکنا تھ جی آریہ اُپدیشک) " — " ۱۲ر

...ادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) " — " ۱۲ر

مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت — سینکڑہ ۱۲ر

شاستر ارتھ روپڑ یعنی روپڑ میں پورانکوں کیساتھ شاستر ارتھ کے حالات " — " ۱۲ر

بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " — " ۱۲ر

ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) " — " ۱۲ر

مورتی پُوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) " — " ۱۲ر

سناتن دھرم یا سماپت دھرم (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) " — " ۱۲ر

ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اُپدیشک) " — " ۱۲ر

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ !

ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی) قیمت ، سینکڑہ عہ

مرزا غلام احمد کی شُدھی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) " — " ۱۲ر

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت — سینکڑہ ۱۲ر

رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) " — " ۱۲ر

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت ۲ر سینکڑہ عہ

راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) " ۳ر " عہ

سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) " ۲ر " عہ

... دھرم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندروں لوہاری گیٹ لاہور !

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر (۲۳۸۵)

تار کا پتہ:- "آریہ ویر" لاہور

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

اخبار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر:- مہر چند شرما

چندہ:- سالانہ ۔۔۔۔۔ ۳ روپے ششماہی ۔۔۔۔۔ ۱۲/۱ غیر ممالک سے للعہ

جلد ۱۲ ۳۰ مئی ۳۷ء مطابق ۷ اجیٹھ سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ نمبر ۳۷

ان دنوں

بکھرا ہوا ہے قوم کا شیرازہ اس قدر
بھائی سے بھائی دست و گریباں ہے ان دنوں

ہندو کو مسلموں سے ہے ناراضگی عبث
رنجیدہ ہندوؤں سے مسلماں ہے ان دنوں

عنقا ہے نام عیش و خوشی کا جہاں سے
ہر ایک شخص گریاں و نالاں ہے ان دنوں

ہر ایک سر خمیدہ ہے بارِ گناہ سے
دامن ہر ایک آلودۂ عصیاں ہے ان دنوں

مکر و ریا و دھوکہ دہی اور فریب میں
شیطاں سے بڑھ کے حضرتِ انساں ہے ان دنوں

جھگڑا فساد آجکل مذہب کی جان ہے
جنگ و جدل کا نام ہی ایماں ہے ان دنوں

آتش کچھ ایسی تند ہوا ہند میں چلی
نذرِ خزاں یہ جس سے گلستاں ہے ان دنوں

(خاص) (آتش بہاولپور اسٹیٹ)

بھگوان دیانند کی شمع کے پروانوں کے نام میرا پیغام

شری مہاشہ ورناتھ" جی جلالپوری کے قلم سے

[illegible]

جب بھگوان دیانند کا سنسار میں ظہور ہُوا۔ اور اُن کے اندر برہم کی پراپتی کا خیال موجزن ہُوا۔ تو اُس وقت سب سے پہلے وید بھگوان نے زندگی کا یہی اُدیش رکھا کہ اُٹھ جگیاسو! جا اور سنسار کے سارے انسانوں کو سچا آریہ بنانے کا یتن کر۔ اور جب تک اس کام کو بھلی بھانتی پورا نہ کر لے۔ تب تک آرام نہ کر۔ گھر باہر چھوڑ کر جب بھگوان متھرا میں آبراجے اور ویاکرن کے سوریہ گورو ورجانند کی خدمت میں حاضر ہُوئے۔ تو جب درس و تدریس کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ تو گورو ور نے بھگوان کو الوداعی نصیحت جو کچھ کی۔ وُہ یجروید کے الفاظ میں یوں بیان کی جا سکتی ہے۔

[illegible]

اُٹھ بیٹا سنسار میں جاؤ۔ اور پرماتما کی کلیانی بانی وید کو منشیہ ماتر تک پہنچاؤ اس میں نہ برہمن کو مخصوص حقوق دو۔ نہ کھشتری کا امتیاز روا رکھو۔ نہ شودر کو بیگانہ گنو اور نہ دیش یا دوسرے متعلق انسانوں سے بخل کا برتاؤ کرو"۔

بھگوان دیانند نے گورو ورجانند کے اسی آدیش کو پالن کرنے کے لئے نہ دن کو آرام کیا اور نہ رات کو۔ اُن کو اگر کوئی فکر تھی۔ تو یہی تھی۔ کہ میں دُنیا کو ایک دفعہ راہِ راست پر لے جا کر دم لُوں گا۔ اور جب تک سنسار اس کلیانی بانی کو اپنا نہ لے گا۔ تب تک نہ خود آرام کروں گا۔ اور نہ کسی دوسرے کو تساہل سے کام لینے دوں گا۔

بھگوان کا وصال

جب ۱۸۸۳ء کی دیپ مالا کو بھگوان نروان پد کو پا گئے۔ اور دیولوک میں تشریف لے گئے۔ تو اس وقت کے سرکردہ آریہ سماجیوں نے یہ خیال کیا۔ کہ اگر انہوں نے عیسائیوں کی طرح ملک میں کالجوں اور سکولوں کا جال بچھا دیا۔ تو وُہ سنسار میں پرماتما کی امرت بانی کو پھیلانے کا یش حاصل کر سکیں گے۔

کسی نے اتنا نہ سوچا کہ ہمارا جگت گورو تو بھگوان دیانند ہے نہ کہ حضرت عیسےٰ کے اُنیسویں صدی کے چیلے۔ ہم حضرت عیسےٰ کے چیلوں کی تقلید کرتے ہُوئے شاید مٹھ تو قائم کر سکیں گے۔ اور فنڈ بھی جمع کر سکیں گے۔ لیکن جب اُدیش سے بھگوان دیانند نے گھر باہر چھوڑا تھا۔ اسے پُورا نہ کر سکیں گے۔ اس اُلٹی نیتی کا نتیجہ یہ ضرور نکلا کہ نمستے کہنے والی درسگاہیں تو حد سے زیادہ بن گئیں۔ لیکن بھگوان دیانند کے مشن کو آگے لے جانے والے پروانے اُن سے کم نکلے۔ میں تو جب کبھی اُس سنستھائیں کے جمکاروں کو دیکھتا ہوں۔ تو یہ سوچتا ہوں۔ کہ کہیں آریہ سماجیوں نے سکول اور کالج بناتے ہُوئے بھگوان سے نادان دوستوں والا سلوک تو نہیں کیا تھا۔ اگر سنستھاؤں کے حامیوں کو اپنی گدیاں قائم کرنے کا خیال نہ ہوتا۔ تو وُہ بجائے سکول اور کالج قائم کرنے کے ایسے طریقوں پر عمل پیرا ہوتے۔ جن سے دُنیا یہ جان سکتی کہ واقعی آریہ سماجی دُنیا میں ایک "نیا آسمان اور ایک نئی زمین" پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور عوام کے اندر آریہ سماج کے لئے وُہ سمان اور قدر کا جذبہ ہوتا۔ کہ کسی کو اس کے خلاف اُنگلی اُٹھانے کی جرأت نہ ہو سکتی۔

اصلی پرچار

وید کا اصلی پرچار تو یہ تھا کہ رشیوں نے جس گرہست آشرم کو سب آشرموں کا سرتاج بتایا تھا۔ ہم اُسے واقعی سرتاج بنا کر دکھلا دیتے۔ نہ کہ دوسروں کی طرح گرہست کو دُکھ کا ساگر بنانے کے درپے رہتے۔ بھگوان دیانند کے مشن کی پوترتا اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔ کہ ہر ایک آریہ گرہست ایسا ہوتا کہ دوسرے مذاہب اور خیالات کے لوگ اُس کی پیروی کرنا اپنا فرض سمجھتے گرہست کے بعد ہم لوگوں کا خیال و قول اور عمل ایسا ہونا چاہئے تھا۔ کہ دُنیا اسے دیکھ کر ہمیں فرشتے سمجھنے کے لئے مجبور ہوتی۔ نہ کہ نمستے کی آڑ میں وشواس گھات کرنے والے انسان مسلمانوں۔ عیسائیوں اور دوسرے فرقوں کی نسبت ہم نے برہمچریہ کی زیادہ مہارنی رٹی۔ لیکن آج تک یہ ثابت نہ کیا۔ کہ آریہ سماجیوں کے جیون میں برہمچریہ کی سکھشا نے اتنا گہرا اثر کیا ہے۔ کہ اس کے ممبر ہر ایک میدان عمل میں سب سے بڑھ چڑھ کر نکلتے ہیں۔ برہمچریہ کے پالن کے ساتھ ہمارے جملہ جوانوں کی صحت ایسی ہونی چاہئے تھی۔ کہ حکومت وقت اُن کے لئے فوج اور زراعت کے دروازے کھولنے میں ہی اپنی نجات سمجھتی۔ اور کانگریس بھی ہمارے کارکنو کو ہمیشہ مشورہ اور رہنمائی کے لئے طلب کرتی۔ نہ کہ ہمیں ہر وقت یہ دیکھنے کا موقعہ نصیب ہوتا۔ کہ ہمارے سرکردہ رکن بھی کانگریس کے سالانہ اجلاسوں میں عقبی نشستوں کی زینت بنے ہُوئے ہیں۔

نوجوانوں کی سرد مہری

مجھے یہ دیکھ کر سخت دُکھ ہوتا ہے کہ سرکردہ آریہ سماجیوں کے لڑکے بھی آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے۔ وُہ وقتی لہروں اور تحریکوں میں بہہ کر تھرڈ کلاس لیڈر بننا تو پسند کرتے ہیں۔ لیکن اپنے وقت اور محنت کو آریہ سماج کے لئے وقف کرنا نہیں چاہتے۔ اگر آئندہ نسل کی جلد شُدھی نہ کی گئی۔ اور وُہ دن بدن آریہ سماج سے دُور ہی دُور ہوتی گئی۔ تو مجھے ڈر ہے۔ کہ وُہ دوسروں کے لئے کوئی مفید نظیر نہ بن سکے گی۔ جب میں زیادہ نوجوانوں کو سینماؤں اور تھیٹروں کا شوقین پاتا ہوں۔ تو مجھے یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ آج Conventional Luxury کے آگے ہمارے نوجوان ہتھیار ڈال کر یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اُنہوں نے زندگی کے اصلی اُدیش کو سمجھنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں کی۔ اُن کا روزانہ کام تو Excelsior ثابت ہونا تھا۔ اُن کا تو ہر ایک قدم آگے اُٹھنا چاہیئے تھا۔ اُن کا تو یہ مقدم فرض تھا کہ اگر وُہ ترقی کی شاہراہ پر نہیں دوڑ سکتے تھے تو زندگی کی ہر منزل میں اپنا قدم مضبوطی سے جماتے نہ کہ ہر ایک تفریح کے مقابلہ میں برف کے پانی کی طرح پگھل جاتے۔ انہوں نے تو اپنے سمہ کو بنانا تھا۔ نہ کہ وُہ غلام ثابت ہوتا۔ جب بادِ مخالف کا ہر ایک جھونکا ان کے دماغ اور دل پر قبضہ کر سکتا ہے۔ تو یہ اُمید کرنا کہ وُہ کسی وقت اپنے ملک اور قوم کو اس قابل بنا سکیں گے۔ کہ وُہ اپنی قسمت کو خود Determine کر سکے۔ اصل میں اُمیدِ موہوم ہے۔ ریت میں تیل نکالنے کے مترادف ہے۔

سمراٹ نپولین کا جیون

کہتے ہیں۔ میڈم لٹیشیا کا نونہال نپولین ایک معمولی حیثیت سے ترقی کرتے کرتے یورپ کا ایک عظیم الشان سمراٹ بنا۔ اگر مارشل صوراو اور کی جنگ سے پہلے غداری نہ کرتا۔ اور مارشل نے وقت پر بیوفائی نہ کی ہوتی تو کس مائی کے لال کی یہ طاقت تھی کہ وُہ شیر نر نپولین کو سینٹ ہیلینا میں نظر بند کر سکتا۔ ولنگٹن اور بلوچر کی اُس دیوتا کے مقابلہ پر طفل نوخیز تھے۔ اگر نپولین کو کسی نے پیرس سے باہر کرنے کے لئے مجبور کیا۔ تو وُہ اس کے اپنے ہی پیدا کردہ فوجی کمانڈروں کی عاقبت نااندیشی تھی۔ جو کہ نپولین کی مددگار بننے کی بجائے فرانس کے مخالفوں کی مددگار ثابت ہوئی۔ دیانند نے تو نپولین سے ہزار درجہ بڑھ کر سنسار میں کام کیا ہے۔ تو ہمارا ہردیہ سمراٹ تھا۔ جیون اگر ہم نے اس ہردیہ سمراٹ کے لئے جیون کی آہوتی دینے سے سنکوچ کیا بھگوان دیانند تو وید کے لئے ہی تھا۔ اور وید کے لئے عزیز تھا۔ اُسے کبھی یہ خواب نہیں تھا کہ کبھی ایک گورو کل کا کانسٹی ٹیوشن... ستاتک پنڈت بُدھ دیو جیسے میں وید کا پرچار کرنے کی بجائے یہ مشن بنائے گا۔ کہ میں سب دشمنوں کا وِدھونس کروں گا۔ سبھا اس وید کے پرچار کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ جس ... (بقیہ صفحہ ...)

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

۳۰ مئی ۱۹۳۷ء

آریہ پرتی ندھی سبھا کو تباہی سے بچاؤ

مجھے یہ لکھتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس جنرل اجلاس کے موقعہ پر آریہ ویر کا نئی کرانتی کرنے کا سندیش پنجاب کی آریہ سماجوں میں گونج رہا ہے۔ بڑی سوچ وچار کے بعد سبھا کے حالات حاضرہ پارٹی بازی اور اس کے بھینکر نتائج کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے اس کا یہی حل معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال سبھا کے چناؤ میں پارٹی بازی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور سبھا کی باگ ڈور نر پکھش سجنوں کے سپرد کر دی جاوے۔ تب ہی جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔ ورنہ جس رویہ کا ثبوت سبھا کی موجودہ برسراقتدار پارٹی کے دو چار سجن دے رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ سبھا کی تباہی کے سوائے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ یہ مہانو بھاؤ ہی ۱۹۳۵ء میں ہوئی سبھا کی کرانتی سے پہلے اُس وقت کے ادھیکاریوں کو مٹھ آدھیش اور مہنت کہتے نہ تھکتے تھے۔ اور گدی و مہنتی کے طعنے دیا کرتے تھے۔ آج خود گدی اور مہنتی پر یہ ٹیا ڈبو رہے ہیں۔ اور اس چناؤ میں کامیاب ہونے کے لئے ہر ممکن جائز و ناجائز ہتھیار برت رہے ہیں۔ دوسری طرف مخالف پارٹی بھی اس وقت پورے جوبن پر ہے۔ اگر ان دونوں پارٹیوں کا مقابلہ ہونے دیا جائے۔ تو اب مخالف پارٹی کی شکست مشکل نظر آ رہی ہے۔ بہرحال دونوں میں سے کوئی بھی جیت جائے۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ سبھا میں جھگڑا بڑھیگا۔ اگر سبھا کی موجودہ برسراقتدار پارٹی جو عملی طور پر آج ناکامیاب ثابت ہو چکی ہے۔ چناؤ میں اپنی چالوں سے کامیاب ہو جاوے۔ تو وہ لوگ جو سمجھتے اور جانتے ہیں۔ کہ سبھا ان کے ہاتھوں میں تباہ ہو رہی ہے۔ خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ اور اگر مخالف پارٹی کی وجہ ہو جاوے۔ تو برسراقتدار پارٹی کے شکست خوردہ پہلوان پھر سال بھر آریہ سماجوں میں کبڈی کھیلنے میں گذار دیں گے۔ اور آریہ سماج کا سب کام مٹی میں ملتا رہے گا۔ اس لئے اس وقت حالات کا تقاضا یہی ہے۔ کہ سبھا کے اس چناؤ میں پرتی ندھی مہانو بھاؤ یہ سنکلپ کر لیں۔ کہ انہوں نے دونوں پارٹیوں کی کشمکش ختم کر کے ایسا چناؤ کرنا ہے۔ جس سے فضا شانت ہو جاوے اور جو شکتی باہم جھگڑوں پر ضائع ہو رہی ہے۔ وہ آریہ سماج کے کاریہ پر صرف ہو سکے۔

مجھے پوری آشا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں سمات ہونے والے پرتی ندھی اس سال ۳۵ء کی کرانتی کی طرح ہی آریہ ویر کی یہ نئی کرانتی کر کے دم لیں گے۔ اور کسی دھوکے یا چکمہ میں نہیں آئیں گے۔ غلط طور دھوکہ دینے کے لئے سبھا کے برسراقتدار پارٹی کے دو چار اجارہ داروں کی طرف سے جنہوں نے اس کرانتی کو فیل کیا۔ کئی قسم کے غلط پراپیگنڈے کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان کی اجارہ داری قائم رہے۔ سب سے پہلا پراپیگنڈا یہ ہے۔ کہ مہاشہ کرشن اور اس کے ساتھی سبھا کے ادھیکاریوں کو بدنام کرنے کے لئے پراپیگنڈا کر رہے

حیاتِ جاودانی

مُبارک ہیں جو اپنے دھرم پر سب کچھ لُٹاتے ہیں + جو شمعِ قوم پر پروانہ سان جان تک مٹاتے ہیں

جو خضرِ راہ بن کر رہبری کرتے ہیں دُنیا کی + سفینہ غیر کا بھی غرق ہونے سے بچاتے ہیں

دھرم کیواسطے سہتے ہیں دُنیا بھر کی تکلیفیں + خوشی سے آفت و رنج و بلا و غم اُٹھاتے ہیں

جھکاتے ہیں سر اپنا خنجرِ خوں ریز کے آگے + فسانہ دھرم کی اُلفت کا جو رنگین بناتے ہیں

جو غمِ چند روزہ کو مٹا دیتے ہیں جاتی پر
حیاتِ جاودانی بھی وہی اے یاس پاتے ہیں

(خاص) یوگدھیان یاس بی۔ اے)

ہیں۔ یہ اپنی غلطیوں اور سوارتھ پر مبنی چالوں سے ناکامیابی اور اسنتوش کے روپ میں پیدا شدہ بھینکر نتائج کو چھپانے کے لئے چالیں ہیں۔ موجودہ ادھیکاری اگر فیل ہوئے ہیں۔ تو اپنی کمزوریوں غلطیوں اور سوارتھ پر مبنی چالوں سے نہ کہ مہاشہ کرشن کے پراپیگنڈا سے۔ مہاشہ کرشن نے تو ۳۵ء کے چناؤ کے بعد پنڈت بُدھ دیو جی کے حیدر آبادی کانڈ اور اردھ شتابدی کے موقعہ پر اپنی زور آزمائی کر کے ہتھیار ہی ڈال دئے تھے۔ پنجاب کی آریہ جنتا نے پورے طور پر ہر معاملہ سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کا ساتھ دیا۔ پھر مہاشہ کرشن کا نام لے کر اپنی ناکامیابی کو چھپانے کے کیا معنے؟ میں سبھا کے ادھیکاریوں سے پوچھتا ہوں کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ اندھا ونڈے شرینیاں مُڑ مُڑ آپ نیاں۔ کے بمصداق تین چار تعلق دار اور رشتہ دار مل کر سبھا کے سب کام سنبھال لو اور رستیاں بٹنے کو توال اب ڈر کاہے کا۔ کے بمصداق بنو۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا کہ پنڈت گیان چند اپنے ہٹلر ازم چلانے کے لئے سر وے سروا بنے۔ اور پنڈت بھیم سین و پنڈت بُدھ دیو جی اور آچاریہ رام دیو جی اُس کی سبھا دیا پنی کو تباہ کرنے والی چالوں کے آگے سر جھکاتے جائیں۔ اور اُسے من مانی کرنے دیں۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ اردھ شتابدی پر آریہ نگر اور سیڈ یل مشن وغیرہ کے سبز باغ دکھا کر اُن کا آخر یہ حشر کیا جاوے۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ آریہ سماجوں میں جھگڑے شانت کرنے کے لئے کھڑی ہوئی یہ پارٹی سبھا اور اُپدیشکوں میں پارٹیاں بنا کر اور باہر سماجوں میں بھی یہ زہر پھیلا کر جگہ جگہ جھگڑے کھڑے کرے۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ پنڈت پریہ ورت کو جو آگے ہی کتنی ذمہ داریوں سے دبے ہوئے تھے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ بنایا جائے۔ اور پھر وہاں اُن کی ناتجربہ کاری سے ودیارتھی چمن لال کی آتم ہتیا ہو جانے پر (جیسے نہایت ہی نامناسب رویہ سے اس جھگڑے کو اتنا بڑھائیں کہ دو دفعہ بھوک ہڑتالیں ہوئیں۔ اور پنجاب کے آریہ سماجک جگت میں اُتھل پُتھل مچ گئی۔ ۸ ودیارتھیوں کو سبھا کو یہ ادھیکاری کنڑول نہ کر سکے۔ اور دُنیا کو اپنی عقلمندی سے تماشا دکھایا۔ اسی لاہور میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کے دو ہزار سے زیادہ لڑکوں نے ہڑتال

کردی تھی۔ پروفیسر کو مارا اور پرنسپل کی بھی بے عزتی کی۔ لیکن ڈی۔اے وی کالج والوں کا تدبر دیکھئے۔ کہ جھٹ حالات پر قابو پالیا۔ مگر ہمارے یہ مہانوبھاؤ ہیں جنہوں نے کُٹیا ڈبو دی۔ اور پھر اس کانڈ میں دماغی توازن کھو کر وُہ وُہ کارنامے کئے۔ جن کا یہاں ذکر مناسب نہیں۔ ان کارناموں نے انہیں اپنے اصلی سروپ میں لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ میں پوچھتا ہوں کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی سوامی ویدانند جی پر حملے کریں۔ اور سبھا کے دوسرے آریہ سنیاسیوں کا اپمان کریں۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ آچاریہ رام دیو لالہ لاجپت رائے کے بُت پر پھولوں کا ہار چڑھا کر بُت پرستی کریں۔ اور سوامی ویدانند جی کے لیکچروں میں اس واقعہ کا ذکر آنے پر جار بیسے سے سنیاسی بن جاتا ہے۔ کہیں۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا تھا۔ کہ گوپال منتر کے خلاف پنجاب کی آریہ سماجوں کی عالمگیر ناراضگی کی لہر پر سبھا کے ادھیکاری مست بیٹھے رہیں۔ اور جب مجبور کئے جائیں۔ تو فرضی کو کمیٹی بنا کر اس کی آج تک میٹنگ تک نہ کریں۔ کیا مہاشہ کرشن نے کہا۔ کہ آریہ ویر سمیلن اور آریہ یووک سمیلن اور آریہ یووک سمیلن سیالکوٹ کے ماہ دسمبر میں منعقدہ اجلاسوں میں پاس شدہ پرستاؤ آج تک سبھا میں پیش نہ کرو۔ ان اور اس قسم کی دوسری چیزوں نے آریہ سماجوں میں سبھا کے ادھیکاریوں کے خلاف اسنتوش پھیلایا۔ اس میں مہاشہ کرشن کا کیا قصور۔ مہاشہ کرشن کے کوسنے سے سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کی ناکامیابی کامیابی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ آریہ پرتی ندھیوں کو اس جھوٹے پراپیگنڈا سے جو مہاشہ کرشن کا نام لے کر کیا جا رہا ہے۔ مغالطہ میں نہ پڑنا چاہئے۔

دوسرا پراپیگنڈا سبھا کے اجارہ دار بنے رہنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار کر یہ کیا جا رہا ہے۔ کہ سبھا کا کام ترقی پر ہے۔ اس کے لئے گوروکل ویدپرچار آدی کے اس سال کے اعداد و شمار دئے گئے ہیں۔ گوروکل کی علیحدہ ودیا سبھا ہے۔ اور وُہ اس کا انتظام کر رہی ہے۔ کوئی شکایت اسکے متعلق سُننے میں نہیں آئی۔ اور جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ گوروکل کا کاریہ سپھلتا پوروک ہو رہا ہے۔ مگر اس میں سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کو کوئی کریڈٹ نہیں دیا جا سکتا کریڈٹ دیا جا سکتا ہے۔ تو گوروکل کے پربندھکوں پنڈت دیو شرما جی اور پنڈت ستیہ ورت جی کو۔ ورنہ اگر وہاں بھی پنڈت گیان چند جیسے ادھشٹاتا اور پنڈت بریہ ورت جیسے آچاریہ ہوتے۔ تو آج تک نہ معلوم کیا ہو گیا ہوتا۔ یہ پنڈت گیانچند اپنی کامیابی کی بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ لیکن جہاں بھی قدم شریف اُن کا جاتا ہے۔ وہاں ہی چوپٹ ہو جاتا ہے۔ ہر کام میں جو انہیں دیا جاتا ہے۔ وُہ ناکامیاب ہی ہوتا ہے۔ آریہ ودیارتھی آشرم میں یہ ادھشٹاتا بنے تھے۔ وہاں بھی ہڑتال ہو گئی تھی۔ سبھا کی دلت اُدھار سبھا کے سیکرٹری تھے۔ تو بقول مہاشہ کرشن کئی کئی ماہ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کو تنخواہ نہ ملتی جس پر مہاشہ جی نے آرڈر دے دیا۔ کہ جب تک اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کو تنخواہ اپ ٹو ڈیٹ نہ ہو جائے۔ منتری کو تنخواہ نہ دی جایا کرے۔ اس پر آپ مہاشہ جی کے دشمن بن گئے۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر نمائش کا بیڑا آپ کی بدولت غرق ہوا۔ کیلنڈر اور تصویریں چھپوائی گئیں۔ اُس کا ٹھیکہ ایک مہانوبھاؤ کو دیا گیا۔ وُہ بھی رو رہا ہے۔ اور آریہ سماجیں بھی رو رہی ہیں۔ کہ کتنے روپے مارے گئے کوئی جواب نہیں ملتا۔ اردھ شتابدی پر نوٹ چھپوائے گئے۔ اُن میں سے کتنے ہی نوٹوں کا حساب نہیں ملتا۔ نمائش کے متعلق مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت چیرٹیبل انسٹی ٹیوٹ کے آپ انچارج بنے تھے۔ اس کا بھی فاتحہ پڑھا جا چکا ہے۔ اُپدیشک ودیالیہ میں آپ کی بدولت جو کچھ ہوا۔ وُہ سب کے سامنے ہے۔ خیر ایسے پربندھک گوروکل میں نہ تھے۔ ورنہ وہاں بھی یہی کچھ ہوتا۔ جو سبھا میں ہو رہا ہے۔ بڑی ڈینگیں ماری گئی ہیں۔ کہ سبھا کے فنڈوں میں روپیہ پہلے سے زیادہ آیا ہے۔ اور سبھا کا کام فائدہ میں ہے۔ اس کے لئے میں تازہ بجٹ سے کچھ نمونے پیش کرتا ہوں۔ ویدپرچار میں پچھلے سال ۸۰۰۰ روپیہ کا گھاٹا رکھا گیا تھا۔ لیکن اس سال ۹۸۰۱ روپیہ گھاٹا دکھایا گیا ہے۔ یعنی دو ہزار کے قریب گھاٹا ویدپرچار میں بجٹ سے زیادہ ہے۔ اردھ شتابدی کے دان میں اس سال کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم رکھی گئی تھی۔ اور اس رقم کی وصولی کے لئے خرچ کے خانہ میں چھ ہزار روپیہ کا بجٹ رکھا گیا تھا۔ مگر ۵۰ ہزار میں سے صرف ۶۰۱۴ روپیہ اس سال میں وصول ہوئے۔ اور ان ۶۰۱۴ روپیوں پر خرچ چھ ہزار کی بجائے ۷۶۶۱ روپیہ کر دیا گیا ہے۔ اگلے سال کے لئے آمدنی کے خانہ میں صفر رکھی گئی ہے یعنی ۵۰ ہزار میں سے ۶۰۱۴ وصول کر کے باقی سے نااُمید ہو گئے۔ لیکن خرچ پھر بھی اگلے سال میں ۱۰۰۰ روپیہ رکھ دیا۔ نہ معلوم یہ خرچ کس چیز کے لئے۔ ان اعداد و شمار سے پاٹھک خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔

آگے آریہ مسافر کے بجٹ کو لیں۔ اس سال آمدنی ۲۲۵۰ روپیہ اور دان کے نام سے ۱۸۶۵ روپیہ آمدنی میں رکھے گئے۔ لیکن آمدنی ۲۲۹۴ اور دان میں صرف ۳۲۱ روپیہ وصول ہوا۔ لیکن لطف دیکھئے۔ کہ اگلے سال کے لئے دان کے نام سے ۲۴۹۰ روپیہ رکھ دیا گیا۔ یعنی اس سال تو دان میں آمدنی ۲۲۹۴ روپیہ میں سے صرف ۳۷۱ ہوتی ہے۔ اور اگلے سال ۳۴۹۰ روپیہ ہو جائے گی۔ کیا خوب بجٹ ہے۔ آریہ مسافر کے خرچ کے خانہ میں ۵۶۵۴ روپیہ اس سال بجٹ رکھا گیا تھا۔ یعنی آمدن بجٹ سے ۵۰۴ روپیہ زیادہ۔ خرچ اس سال ۵۳۶۴ روپیہ ہوا۔ اور اگلے سال کے لئے خرچ گھاٹا اور ضمانت کے روپے ملا کر ۶۲۵۰ روپے رکھ رہے ہیں۔ آمدن کے بجٹ میں دان اور ضمانت ملا کر ۵۷۹۰ روپیہ ہے۔ اور خرچ کے بجٹ ۶۲۵۰ روپیہ اس سال آریہ مسافر کی کل آمدنی ۲۶۱۵ روپیہ ہوئی۔ اگلے سال کے لئے آمدن میں ۵۷۹۰ روپیہ کا بجٹ رکھ رہے ہیں۔ اس سے آریہ مسافر کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس کے بعد دیانند اُپدیشک ودیالیہ ہے۔ اس کے آمدن کے بجٹ ۳۹۳۰ روپیہ رکھے گئے تھے۔ لیکن صرف ۳۷۱ روپیہ وصول ہوئے۔ اور اگلے سال کے لئے پھر ۳۵۹۰ روپیہ بجٹ رکھ دیا گیا ہے۔ ۳۶۳۰ روپیہ میں سے ۳۷۱ روپیہ کی وصولی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ اُپدیشک ودیالیہ کیلئے کتنا کام کیا گیا؟ ودیارتھی آشرم کی حالت تو بہت ہی خراب ہے۔ اس کے متعلق اتنا لکھنا ہی کافی ہے۔ کہ بجٹ میں سمت ۱۹۹۲ میں ۴۰۴ روپیہ گھاٹا اور سمت ۱۹۹۳ میں ۱۵۵۰ روپیہ کا گھاٹا دکھایا گیا ہے۔

اسی طرح انوسندھان بھاگ اور آریہ گھ کے بجٹ ہیں۔ لیکن انہیں چھوڑتا ہوں اور خاتمہ پر پرتی ندھی مہانوبھاؤں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وُہ دیکھ لیں۔ کہ بجٹ کیا کہہ رہا ہے۔ اور سبھا کے کام کی ترقی کی ڈینگیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ میری تو یہ دھارنا ہو چکی ہے۔ کہ نہ صرف پارٹی بازی کی درشٹی بلکہ سبھا کو ویسے بھی کام آدی کے لحاظ سے تباہی سے بچانے کے لئے سبھا میں نئی کرانتی کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے پرتی ندھیوں کو چاہئے کہ وُہ سبھا کے اس سال کے چناؤ میں ضرور ہی نئی کرانتی کر کے دم لیں۔ ورنہ سبھا کا مستقبل خطرہ میں ہے۔ اور سبھا کے ساتھ ہی پنجاب کی آریہ سماجوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ پرماتما کے لئے ویدک دھرم اور رشی دیانند کے لئے اس آڑے وقت آریہ پرتی ندھی سبھا میں یہ نئی کرانتی کر کے اُس کی باگ ڈور نرپکش سجنوں کے ہاتھ میں دے کر اپنا کرتویہ پالن کرو۔ مجھے کسی پارٹی سے تعلق نہیں۔ آریہ سماج کا ہت ہی میرا لکش ہے۔ اس ہت سے پریرت ہو کر ۱۹۳۵ء میں سبھا میں ہوئی کرانتی میں موجودہ برسر اقتدار پارٹی کا ساتھی بنا۔ اور آریہ سماج کے ہت کے لئے اس کرانتی کے فیل ہونے پر اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی تباہی کا خطرہ دیکھتے ہوئے اس نئی کرانتی کے لئے اپیل کر رہا ہوں۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ یہ اپیل ضرور سُنی جائے گی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس جنرل اجلاس میں ایسا چناؤ ہو جائے گا۔ جس سے نہ صرف یہ کہ سبھا سے تمام پارٹی اور جھگڑے ختم ہو کر شانت فضا پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ پربندھ سمبندھی سب خرابیاں اور نقائص بھی دُور ہو کر سبھا و سماجوں کا کام خوش

آریہ پرتی ندھی سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کے کارناموں کی سرسری پڑتال

لیکھک شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی!

آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر کا غلط استعمال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں سبھا کے موجودہ مطلق العنان ادھیکاریوں سے اختلاف رائے رکھنے والوں کو خوب کوسا گیا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا۔ لیکن اتنا ضرور دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا سبھا کے موجودہ ادھیکاری ورگ کی اس بیہودگی کو پرتی ندھی لوگ برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ادھیکاریوں کو کسی کے خلاف اور اپنے حق میں پراپیگنڈا کرنا ہے۔ تو بڑے شوق سے کریں۔ انہیں کون منع کرتا ہے۔ لیکن برائے خدا آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر کو اس کام کے لئے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اگر یہ رسم چل پڑی تو کل کو آپ کے خلاف بھی دفتر استعمال ہو سکیگا۔

موجودہ ادھیکاریوں کے کارنامے

(۱) سنیاسیوں کا اپمان

موجودہ ادھیکاریوں کے کارنامے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ اگر ان سب کارناموں کی صرف فہرست ہی شائع کی جائے۔ تو اچھا خاصہ پمفلٹ تیار ہو سکتا ہے۔ ہم ان سب کا ذکر نہ کر کے چند ایک کا اجمالاً ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اس پارٹی کے پردہان پروفیسر رام دیو جی سے لے کر سادھارن لفٹنٹ تک سب نے سنیاسیوں کو زبانی اور تحریری طور پر اخبار میں گالی دیں ہیں۔ ان کی اس شِشٹاچار شونیہ ویوہار سے شری نارائن سوامی جی مہاراج تک بھی نہیں بچے۔ اوروں کی کیا کہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ پرایہ سبھی سنیاسیوں نے موجودہ ادھیکاریوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ جس سے پرچار کاریہ میں بہت ہانی ہوئی ہے۔

(۲) جھوٹ کا پرچار

اپنا مطلب سیدھا کرنے اور آریہ جنتا کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے انہوں نے انترنگ سبھا کی کاروائی تک غلط شائع کی۔ اُپدیشک ودیالیہ کے معاملہ میں تو انہوں نے دروغ بافی کی انتہا کر دی۔ انہوں نے لکھ دیا۔ کہ پنڈت لوکناتھ جی اور سوامی سوتنترانند جی نے آچاریہ بننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واسطے پنڈت پریہ ورت جی کو آچاریہ بنایا گیا۔ جب ان دونو مہانو بھاؤں کے بیانات ہم نے اخبارات میں شائع کر دئے تو ان کے جھوٹ کا بھانڈا پھوٹا۔ اگر پروفیسر رام دیو جی۔ شری بھیم سین وغیرہ میں ہمت ہے۔ تو تردید کریں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنی مطلب برآری کے لئے اتنے جھوٹ شائع کر سکتے ہوں کیا وُہ ادھیکاری رہنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

(۳) اردھ شتابدی کا حساب آڈٹ نہ کرانا

سبھا کی اردھ شتابدی کو ہوئے سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن آج تک اس کے حسابات شائع نہیں کئے گئے۔ اور نہ ہی وُہ باقاعدہ آڈٹ کرائے گئے ہیں۔ شری نیت گیان چند جی اردھ شتابدی کمیٹی کے منتری تھے۔ اور پروفیسر رام دیو جی پردہان۔ آریہ جنتا جاننا چاہتی ہے۔ کیوں اب تک اس کا حساب شائع نہیں کیا گیا؟ کیا کوئی خاص الخاص سبب تو نہیں۔ اُمید ہے۔ پنڈت گیان چند جی منتری اردھ شتابدی کمیٹی ضرور اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(۴) اُپدیشک ودیالیہ کو تباہ کرنے کی ناپاک کوشش

دیانند اُپدیشک ودیالیہ موجودہ ادھیکاریوں کی نظر میں شروع سے کھٹکتا رہا ہے۔ اس واسطے جب ان کا پورن ادھیکار قائم ہوا۔ تو انہوں نے جو کچھ کیا۔ اس سے سارا آریہ جگت خوب واقف ہو چکا ہے۔ اس کے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔

اُپدیشک ودیالیہ سے ان مہانو بھاؤں کو کتنی نفرت ہے۔ اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر پہلے دسمبر سنہ ۳۵ء اور پھر اپریل سنہ ۳۶ء میں ایک مہان یگیہ کیا گیا۔ لاہور میں کئی سناتک رہتے ہیں۔ ان سے جب اس یگیہ کے کرانے کی درخواست کی گئی۔ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اُپدیشک ودیالیہ کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں نے ہی دونو بار پوری جانفشانی اور تندہی سے اس یگیہ کو پوری مریادا اور شان سے سمپورن کیا۔ لیکن سبھا کے ادھیکاریوں نے اس کے لئے ان کا دھنواد کرنا تو دُور رہا۔ اس سلسلے میں ان کا ذکر کرنا ہی مناسب نہ سمجھا۔ ہمارے بیان کی تصدیق اخباروں میں شائع شدہ اردھ شتابدی کی کاروائی سے ثابت ہو سکتی ہے۔ سبھا کے دفتر سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے۔ "سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کے خلاف پراپیگنڈا" اس میں سبھا کے سبھی محکموں کے متعلق حوصلہ افزا (جو قطعاً جھوٹ ہے) معلومات دی گئی ہیں۔ لیکن اُپدیشک ودیالیہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

شری سوامی سوتنترانند جی کے چلے جانے کے بعد پنڈت گیان چند جی اس کے ادھشٹاتا بنائے گئے۔ انہوں نے ودیالیہ کے لئے دھن جمع کرنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ لاہور سے باہر کئی سنستھاؤں کے لئے وے دھن جمع کرتے اور کراتے رہے۔ لیکن جس کے وُہ ادھشٹاتا ہیں۔ اس کے لئے انہیں قطعاً فرصت نہیں ملی۔ اس کے ناش کرنے کے جوڑ توڑ ضرور وے وقتاً فوقتاً کرتے رہے۔ ان مثالوں سے اُپدیشک ودیالیہ کے متعلق ان کا دلی منشا صاف معلوم ہو جاتا ہے۔

(۵) جھوٹے وعدے

موجودہ ادھیکاری اپنا سب سے بڑا کام اردھ شتابدی کا منانا مشتہر کرتے رہتے ہیں۔ اس کا حساب جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں ابھی تک آڈٹ نہیں کرایا گیا۔ آؤ۔ ذرا سوچیں کیا وُہ کامیاب رہی۔ اگر تو حاضری کے لحاظ سے کہیں تو نہائت کامیاب رہی۔ لیکن اگر دھن کے لحاظ سے سوچیں تو نہائت ناکامیاب رہی۔ اردھ شتابدی سے پہلے آریہ نگر۔ دیانند میڈیکل مشن وغیرہ کے متعلق کئی دل خوش کن وعدے کئے گئے وے سارے کے سارے نقش بر آب ثابت ہوئے ان کے لئے آج کوئی چرچا بھی نہیں۔

خوب زور سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔ کہ سبھا کے سبھی وبھاگوں میں اُنتی ہوئی ہے۔ لیکن آپ کا تیار کردہ بجٹ اس کے خلاف بول رہا ہے۔ اس میں گھاٹا ہی گھاٹا براجمان ہے۔ ہاں ایک چالاکی ضرور آپ نے کی ہے۔ کہ بہت سی جگہوں پر گھاٹا نہ لکھ کر آپ نے دان کا لفظ لکھا ہے۔ اس میں کیا راز ہے۔ کیونکہ سبھا کو آمدنی تو ساری دان سے ہوتی ہے۔ پھر کیوں گھاٹا کی جگہ دان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جس وقت اس پارٹی کو بر سر اقتدار لایا گیا تھا۔ تو ان کے مددگاروں کے دل میں بہت بڑی اُمنگیں تھیں۔ سب کے دل میں یہ خیال جاگزیں تھا۔ کہ اب یہ لوگ یکدم ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر دیں گے۔ جس سے سبھا اور اس سے ملحقہ سماجوں کی کایا پلٹ ہو جائے گی۔ سماجوں میں پرچار خوب زور شور سے ہو گا۔ اور پرچار کا طریقہ بدل کر زیادہ موثر بنایا جائے گا۔ لیکن یہ سبھی سپنا تھا۔ خواب بے بنیاد ثابت ہوا۔ پرچار کا یہ حال ہے۔ کہ بیشتر سماجوں میں سوائے سالانہ جلسوں کے سال بھر کسی اُپدیشک کے درشن ہی نہیں ہوتے۔ سارا زور سالانہ جلسوں پر لگایا گیا ہے۔ جس سے دھن جمع ہو جائے۔ لیکن یہ سوچنے کی انہوں نے تکلیف نہیں کی کہ اگر پرچار نہ ہوا۔ تو سماج والے سالانہ جلسے کے لئے چندہ فراہم نہیں کر سکیں گے۔

ان کی خوش فہمی اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کا اسی سے اندازہ کر لیجئے۔ کہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے سمت ۱۹۹۳ بکرمی کے دان کھاتے میں بجٹ کا اندازہ تین ہزار چھ سو تیس روپے ۳۶۳۰/- رکھا۔ لیکن وصول ہوئے صرف تین سو اکہتر روپے ایک آنہ۔ قاعدہ یہ

ہے کہ اگلے سال کا اندازہ گذشتہ سال کی آمدنی کے آدھار پر کیا جاتا ہے۔ لیکن ان حضرات کا شاید طریق کار دُنیا بھر سے نرالا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اگلے سال کے بجٹ میں دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے دان کی مد میں تین ہزار پانچ سو نوے روپے دکھلائے ہیں۔ کوئی پوچھ سکتا ہے۔ مہاراج سال گذشتہ میں جب تین سو اکہتر روپے آمدنی ہوئی ہے تو اگلے سال یکدم ساڑھے تین ہزار سے بھی زائد کیسے ہوگی۔

ایسی لیلا انہوں نے صرف اُپدیشک ودیالیہ کے بجٹ کے متعلق ہی نہیں کی۔ بلکہ سارے بجٹ میں ایسا ہی تماشا کیا گیا ہے۔

خیال تھا۔ اُپدیشک لوگوں کے سبھا کے ادھیکاری بننے سے اُپدیشکوں کا مان بڑھیگا۔ لیکن وُہ خیال بھی غلط نکلا انہوں نے ایک ایک اُپدیشک کو نکالنا شروع کیا۔ ساری دُنیا جانتی ہے کہ اُپدیش دینے کا ادھیکار پختہ عمر کے آدمی کو ہوتا ہے۔ لیکن اُنہوں نے اس کے اُلٹ ان لوگوں کو نکالنا شروع کر دیا۔ لیکن اپنے رشتہ داروں کو۔ اپنے حواریوں کو نہ نکالا۔ بلکہ ان کی نئی بھرتی شروع کر دی۔ اس سے بڑھ کر کنٹیبات اور کیا ہو سکتا ہے۔

ایوگیتا یا نا قابلیت

معاملہ فہمی اور پربندھ شکتی کا موجودہ ادھیکاریوں میں بالکل ابھاؤ ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے صرف اُپدیشک ودیالیہ کا قضیہ ہی لے لیجئے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء سے اُپدیشک ودیالیہ کی گھٹنا شروع ہوتی ہے۔ لیکن ادھیکاری مہاشے کسی وقت بھی اس اُلجھن کو نہ سلجھا سکے۔ اُلٹا کئی پیچیدگیاں پیدا کر دیں۔ اس کانڈ میں ہی پردھان اور منتری اور پنڈت گیاچند دنیدت پریہ ورت وغیرہ اصحاب نے سنیاسیوں کو گالی دیں۔ اس کانڈ میں منتری جی نے ودیارتھیوں میں پھوٹ پیدا کرنے کے لئے رشوت تک دی۔ لیکن معاملہ کو سُلجھا نہ سکے آخر یہ معاملہ رائے بہادر دیوان بدری داس جی کے سپرد کرنا پڑا۔ اگر ان میں انتظامی قابلیت ہوتی۔ تو خود ہی طے کر لیتے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے انتظام کے لئے لیاقت۔ تدبر۔ بردباری۔ سہن شیلتا وغیرہ گنوں کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے ان سارے گنوں کا یہاں فقدان ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر ان کے پرانے معاون اور مددگار آج کف افسوس ملتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ سے

آں غلط بود کہ ما پنداشتیم

پرتی ندھی مہانو بھاؤں کا فرض ہے۔ کہ وے ایسا انتظام کر جائیں۔ جس سے روز روز کا جھگڑا ختم ہو۔ اور شانتی ہو۔ جس سے سبھا کا انتظام اور پرچار کا کام سبھی ترقی کریں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے

دیانند نے اپنا گھر باہر چھوڑ اتھا۔

پروانہ بن جاؤ

میرا تو یہ دعویٰ ہے کہ کلمۂ توحید پر عمل کرنے والا ایک مسلمان آریہ سماج کا اتنا دشمن نہیں۔ جتنا وُہ آریہ سماجی ہے۔ جو دید کی کلیانی بانی کو سنسار میں پھیلانے کی بجائے باقی گھٹیا کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے بھگوان دیانند تو خدائی خدمتگار تھا۔ وُہ تو سنسار میں برہما سے لیکر جیمنی پرینت رشیوں منیوں کے مشن کو چلانے آیا تھا۔ وُہ تو تینتیس کروڑ انسانوں کو دیوتا بنانے آیا تھا۔ وُہ نہ خود مٹھ قائم کرنا چاہتا تھا۔ اور نہ کسی کو مٹھ آدھیش بنا گیا تھا۔ سورگ کو پدھارنے سے پہلے اُنہوں نے پر اُپکارنی سبھا بنائی۔ اور اپنی ساری سمپتی اس کے حوالہ کر دی۔ آج درجن کے قریب پرتی ندھی سبھائیں ہو گئی ہیں۔ لیکن صد افسوس۔ کہ اُن کی فرداً فرداً جتنی کوشش اپنی گدیوں اور مٹھوں کو قائم رکھنے کی ہے اُتنی بھگوان کے مشن کا پرواہ نہ بننے کا نہیں۔ اگر آج ہر ایک آریہ سماجی اسی طرح رشی رن کو اُتارنے کا عہد کر لے۔ جس طرح منی ور گورودت۔ شہید صادق پنڈت لیکھرام اور راج رشی شردھانند نے کیا تھا۔ تو مجھے یقین واثق ہے کہ آریہ سماج کا شہرہ چار وانگ عالم میں پھیل جائے۔ اور کسی کو یہ طعنہ دینے کا موقعہ نہ مل سکے۔ کہ آریہ سماجی تچھ تچھ باتوں کے لئے اپنا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ وُہ دُنیا کو اپنے پیچھے چلانے کی بجائے دُنیا کو اپنا تماشہ دکھلانا زیادہ اچھا سمجھتے ہیں۔

آریہ سماج کدھر سے کدھر جا رہا ہے

(لیکھک شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں آج کل اس قدر سخت گرمی کے ایام میں راجپوتانہ کے ریگستانی علاقہ میں پرچار کرنے کے لئے بھرمن کر رہا ہوں اور ابھی چتوڑ گڑھ میں پرچار کر کے سودا ریاست کے دربار میں پرچار کر کے بیاور میں آیا ہوں۔ یہاں آ کر دیکھا۔ کہ کس طرح مسلمان لوگ سرگرمی سے راٹھور راجپوتوں میں کام کر رہے ہیں۔ آریہ سماج نے شدھی کا کام جس قدر سرگرمی سے ہاتھ میں لیا تھا۔ وُہ تو سوڈا واٹر کے اُبال کی طرح ثابت ہُوا۔ آل انڈیا شدھی سبھا و شردھانند شدھی سبھا کا کام محض اخباروں کے کالم پُر کرنے اور اپنے دل خوش کرنے کے لئے رہ گیا ہے۔ مگر مسلمانوں نے برابر اس کام کو جاری رکھا ہُوا ہے۔ اور وُہ ان لوگوں میں دن رات کام کر رہے ہیں۔

پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف لوگوں کی آشائیں تھیں۔ کہ وُہ کچھ ٹھوس کاریہ سوامی شردھانند کا پورا کرے گی۔ مگر یہ سبھا تو اب پارٹی بازی اور لیڈری کے چکر میں پھنس کر تباہ ہو رہی ہے۔ اور اپنے سنیاسیوں اور پرانے کارکنوں کی پگڑیاں اُچھالنے میں لگ رہی ہے۔ اُپدیشک لوگ بجائے اس کے کہ باہر جا کر سماجوں میں ویدک دھرم کا مہتو لوگوں کے دلوں پر نقش کریں ایک پارٹی کے لیڈروں کی مذمت اور دوسری پارٹی کے کارکنان کی تعریف کے گیت گاتے پھرتے ہیں۔ اور آئندہ انتخاب کے لئے جدوجہد ہو رہی ہے۔

میں سماجوں کی حالت دیکھ کر سخت نراش ہو رہا ہوں۔ سماجوں نے اب صرف جلسہ منانا ہی اپنا کرم تو یہ سمجھ رکھا ہے۔ جن سماجوں میں ۱۵۰ کے لگ بھگ سبھا سد ہیں۔ ان میں سپتاہک ست سنگ میں ایک درجن سبھا سدوں کی حاضری نہیں ہوتی۔ سماج کا بل اُس کے سبھا سدوں کے جیون اور شردھا سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں اب سماج میں مفقود ہو رہی ہیں۔ سوادھیائے کا تو آریہ سماجوں میں نام و نشان نہیں رہا۔ سوامی جی نے تو پرتی دن سوادھیائے کرنا برہم یگیہ کا ایک انگ بتایا تھا۔ مگر آج آریہ سماجوں کے سبھا سد دھرم کے اس انگ کی پرواہ نہیں کر رہے وُہ تو اپنی اپنی پارٹی کو انتخاب میں کامیاب کرنے کی ادھیڑ بن میں لگ رہے ہیں۔

میں خود تو نہ کسی پارٹی سے سمبندھ رکھتا ہوں۔ نہ کسی خاص سماج سے۔ مگر آریہ سماج کا ہتیشی ہونے کے کارن آریہ سماج کی یہ اوستھا دیکھ کر اب کچھ نراش ہو رہا ہوں۔ اور دل ہی دل میں کہتا ہوں۔ کہ اس سماج کا کیا بنے گا۔ جس سماج نے دُنیا بھر کو شانتی کا سبق دینا تھا۔ اور امن و سنگھٹن کی سکھشا دُنیا میں پھیلانے کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ آج اپنے ہی گھر میں سر پھٹول پر اُتری ہُوئی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ابھی آریہ سماج کے سامنے کس قدر وشال کاریہ کشیتر پڑا ہے۔ اچھوت لوگوں کی حالت سدھارنے۔ وید بھاشیہ پر ودیا کھیا کرنے اور اُن کے ترجمے کرنے آدی اس قدر کاریہ پڑے ہیں۔ کہ جن کے سمپورن کرنے کے لئے ایک صدی سے بھی زیادہ سمیہ چاہیئے۔ مگر آریہ بھائیوں کو اپنے جھگڑوں سے فرصت کہاں۔ وُہ تو ایک دوسرے کو گرانے کی اُدھیڑ بن میں لگے ہُوئے ہیں۔ ادھر سرد آہ سے کہنا پڑتا ہے۔ آریہ سماج کدھر سے کدھر جا رہا ہے؟ کیا آریہ سماج کے ہتیشی میرے ان تھوڑے سے شبدوں پر دھیان دیں گے۔ اور آئندہ ورش کے آریہ پرتی ندھی سبھا کے انتخاب میں کوئی ایسی تجویز عمل میں لا دیں گے۔ کہ ادھیکاری لوگ پبلک کے وشواس پاتر بن کر ویدک دھرم کے پھیلانے کا کاریہ کر سکیں۔

ادم شم

جلسہ کے بعد

لیکھک شری سوامی رُدرانند جی آچاریہ گوروکل بیٹ سوہنی

ابھی تھوڑے دن ہوئے - ایک جگہ کے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا - اس کا حکمنامہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پہنچا - میں نے نویدن کیا - کہ آج کل میرے پاس وقت نہیں کیونکہ فصل کا موقع ہے - مگر سبھا کا پتر بہت ہی اُتساہ دلانے والا آیا - کہ وہاں کے لوگوں کی اچھا انوسار پروگرام بنا ہے - میرا پاؤں زمین سے ڈیڑھ انچ اونچا ہی اونچا اُٹھ کر چلنے لگا - اور خیال ہوا - جبکہ آریہ سماج کے سبھاسدوں نے اتنی اچھا پرکٹ کی ہے - تو ضرور ہی وہاں پہنچنا چاہئے - اور ہزار کام چھوڑ کر پہنچنا چاہئے - اوہو اتنی خوشی - جتنی غریب آدمی کو بات کی ہوتی ہے - بیچارہ اُدھار سُدھار چند ٹکے لے کر دو تین کپڑے بناتا ہے - اور اُن کے پہننے کے لئے بڑے چاؤ سے بھاگا پھرتا ہے - جس کے پاس کپڑے بنانے کا مقدور نہیں ہوتا - وہ پُرانے کپڑے ہی صابن سے صاف کر لیتا ہے - میں نے بھی دوسرا ہی طریقہ اختیار کیا - اور سن لائٹ سوپ سے کپڑے دھو کر گیروے رنگ میں رنگ کر ایسے کر لئے جیسے جنگلی درخت کو آگ لگی ہوتی ہے - اور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہو گیا -

جلسہ میں میں اچانک ۵½ بجے شام کو پہنچا - میرے درشن کرنے تھے - کہ ایک دم ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے آسمان گونج پڑا - میں بہت چھوٹے سے پلیٹ فارم پر یوں چڑھ بیٹھا - جیسے بلوچنی اونٹ پر چڑھ بیٹھتی ہے - میں پلیٹ فارم سے اللہ تعالےٰ کی طرح چار چار اُنگل باہر لٹک گیا - شکر ہے - اُس وقت پنڈت رام چند جی سدھانت شرومنی پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے - اور پنڈت منسارام جی ابھی نہیں آئے تھے - ورنہ دونوں میں سے ایک تو ضرور زمین پر گر پڑتا - مہاشہ ہرشچندر تو دیوار کے ساتھ یوں چپک گئے جیسے چھپکلی - چھوٹے چھوٹے بچے خوب ہوا دینے لگے - اِس وقت میں اپنے کو شری سوامی ستیانند جی سے کم نہیں سمجھتا تھا - لوگوں کی بھی نظریں میری طرف لگی ہوئی تھیں - منتری جی اُٹھے اور سُنا دیا - اور سُنایا بھی اس ڈھنگ سے جیسے میں کوئی بڑا لیکچرار ہوں - جب منتری جی نے کہا - صاحبان شری پوجیہ پاد سوامی رُدرانند جی ہماری خوش قسمتی سے آ گئے ہیں - رات کو آپ کا لیکچر ہوگا - جنہوں نے سوامی جی کے لیکچر سُنے ہیں - وُہ ہی جان سکتے ہیں - کہ اُن کے لیکچر کیسے بڑھیا ہوتے ہیں - میں تو پھول کر کُپّا ہو گیا - گرنے ہی کو تھا - کہ ایک لکڑی کے کھمبے کو ہاتھ پڑ گیا - خیر بچ گیا - اور دو دن آریوں نے خوب سیوا کی - کیسری پگڑیاں باندھے ہوئے خوب دوڑتے رہتے تھے - رات کے ایک بجے تک دودھ ہی پلاتے رہتے تھے -

جلسہ نروگھن ختم ہو گیا - اور آریہ سماجی بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے - میں نے تین دفعہ کہلا بھیجا - صبح ہی جانا ہے - پھر جہاز ہاتھ نہیں آئے گا - اس لئے میرا بستر اڈے پر پہنچانے کوئی آدمی آ جاوے - پنڈت منسا رام جی کو پیاز کا آچار مل جاتا تھا - آج بھی یہی ٹھہرنا چاہتے تھے - اور مجھے بھی وہیں رکھنا چاہتے تھے - پہلے شوق آدمی کے لیٹ گئے - پھر آ کر کہنے لگے - سوامی جی منتری جی سے مل کر جانا - ایسے ایمان ہے - لوگ کیا کہیں گے - کہ کوئی اڈے پر بھی چھوڑنے نہیں آیا - کچھ میری بھی سمجھ میں آیا - مگر تجربوں نے پہلے ہی بتا رکھا تھا - کہ آریہ نہ ہوئے کوئی بیوقوف ہو گئے جو جلسہ کے بعد بھی اُپدیشکوں کے پاس آ جاویں - مگر پھر من میں وچار آیا - یہ بات بالکل غلط ہے - دیکھو چاہ بوڑیوالہ سماج جو ملتان میں ہے - اُس کا جلسہ ہُوا تھا - بستر اٹرنک بابو لوگ اور اچھی پوزیشن کے بابو اپنے سر پر اُٹھا کر سٹیشن پر چھوڑنے آئے تھے - اور ٹکٹ بھی خود ہی لے کر دیا تھا -

یوں ہی ادھیڑ بن میں ساڑھے سات بج گئے - کوئی آدمی نہ آیا - میں نے پنڈت رام چند رجی سے کہا - بھائی میرے پاؤں میں درد ہے - بستر آپ اُٹھا دیں - اُنہوں نے بستر اُٹھایا - ہم مکھیوں اور آدمیوں کے بھرے ہوئے بازار میں سے بیخوف چلے گئے - کسی کی ہمت نہیں پڑی - جو ہمارا بستر چھین کر اپنے کندھے پر رکھ لے - یہ نہیں کہ کوئی آریہ پُرش ملا ہی نہیں - نہیں بہت سے آریہ پُرش ملے - مگر وُہ جلسے کے بعد کے آریہ تھے - جلسے کے پہلے کے نہیں - اب یہ بالکل ڈھیلے ہو بیٹھے تھے - اور نمستے کرنے یا بات چیت کرنے سے اس لئے ڈرتے تھے - کہ کہیں پھر یہیں نہ ٹھہر جائیں اُن کے چہرے اتنے اُداس اور بے رونق معلوم ہوتے تھے - جیسے شرادھ چلے جانے کے بعد پوپوں کے مُنہ ہو جایا کرتے ہیں - جنہیں سولہ دن کی کھیر یاد آ رہی ہوتی ہے اگر کوئی اور ہوتا - تو غصہ کے مارے وہیں کھڑا ہو کر صلواتیں سُنانے لگتا - مگر پنڈت رامچندر جی تو ان باتوں کے پچاس کوس نزدیک نہیں پھٹکتے - اور مجھے غصہ آتا ہی کیوں - جبکہ ایک اچھا پنڈت قلی مل گیا - اور ایک مضمون لکھنے کو مصالح بھی مل گیا - اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں -

بس اس مضمون سے اُپدیشک یہ سمجھ جائیں گے - کہ آریہ سماج کے جلسہ کے بعد آریہ سماجیوں کی پورن آہوتی سمجھ لینی چاہئے - اور اپنا بستر آپ ہی اُٹھا کر چل دینا چاہئے - ورنہ میری طرح بہت سی تکلیفات کا سامنا کرنا پڑے گا - تکلیفات کا بیان اُپدیشک تو نہیں دینا چاہئے - ہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کے دو روپیہ زیادہ لگے - کیونکہ جہاز کی موٹر لاری چلی گئی تھی - اور سالم ٹانگہ کرنا پڑا جو آریہ بھائی میرے لیکھ سے غصہ میں پھنس کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھیں - وُہ جلسے کے بعد بھی آریہ رہا کریں -

---

آریہ بستی شیخ کا چناؤ:-

آریہ سماج بستی شیخ جالندھر کا چناؤ حسب ذیل ہُوا ہے:-

پردھان - شری یان لالہ میاداس جی بیدی

اُپ پردھان - لالہ نتھو رام جی

منتری - بابو یوگراج جی کپور

اُپ منتری - لالہ جھجو رام جی سوندھی

خزانچی اور پستکادھیکش - لالہ بندرابن جی اگروال -

سرشٹی سمت کے متعلق بے بُنیاد اختلاف رائے

(لیکھک شریمان ماسٹر لکشمن جی آریہ اُپدیشک لاہور)

پچھلے دنوں آریہ مسافر میں سرشٹی سمت کے متعلق ایک مضمون میں پنڈت وشو ناتھ جی پروہت آریہ سماج ڈلہوزی نے شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری کے جواب میں لکھ کر شری سوامی جی کے بیان کردہ سمت کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ تو ٹھیک اور امر واقعہ ہے۔ لیکن آپ نے سوریہ سدھانت کے جل پلو اور سندھی کے اصول کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کی بُنیاد ڈالی ہے۔ اور غیر لوگ اس اختلاف خیال کا ناجائز فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ لیکھ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

(۲) دوسری طرف شری گنگا پرشاد جی چیف جج صاحب نے سوریہ سدھانت کو سمجھنے میں وُہ غلطی کھائی ہے۔ جو بابو نہال سنگھ جی کرنال نواسی مترجم رگوید آدی بھاشیہ بھومکا نے اپنے دیباچہ میں سوامی دیانند کے بیان کردہ سمت میں نقص بیان کر کے پھیلائی تھی۔ اس غلط فہمی کا ازالہ بھی سوریہ سدھانت مدھیہ ادھیائے شلوک ۱۸ تا ۲۰ و ۲۱ پر مان ہی ہے جو پنڈت لیکھرام جی نے تاریخ دنیا میں درج کر دیا ہے۔

(۳) پنڈت وشوا ناتھ جی سوریہ سدھانت کے جل پلو (जल प्लव) اور تسیانتے (तस्यान्ते) کے دو لفظوں کو پورا نہ سمجھنا کی کلپنا کرنے میں غلطی کرتے ہیں۔ کہ ہر منونتر کے آخر میں ست یگ کے برابر سندھی ہوتی ہے۔ اور یہ سندھی وُہ زمانہ ہے۔ جس میں دنیا کی چھوٹی پرلے جل اوستھا تک کی ہوتی ہے۔ سوریہ سدھانت کا یہ مفہوم لینا ہی غلط ہے کہ ہر منونتر کے گزرنے کے پیچھے ست یگ کے برابر جل پلو ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کلپ کے آغاز میں آکاش کی اتپتی سے لے کر منشیوں کی پیدائش ہونے تک جو زمانہ لگتا ہے وُہ پندرہ ست یگوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور پہلے کلپ کے پیچھے اور ۱۴ منونتروں کے پیچھے ایک ایک حصہ اس سندھی کا پڑتا ہے۔ جیسے پندرہ سپاہیوں کی ایک پارٹی میں سے ہر ایک کو دس دس روپیہ انعام ملے۔ اور ایک چیز مشترکہ فرض کر لو۔ پندرہ روپیہ کی گھڑی لے تو ہر سپاہی کے پیچھے گھڑی کی قیمت ایک روپیہ ڈال کر ان کے انعام کو ۱۱ روپیہ فی کس گنا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سندھی جو کلپ کے آغاز میں ہوتی ہے۔ وُہ پندرہ حصوں میں تقسیم کر کے کلپ اور ۱۴ منونتر کے پیچھے محض بطور حساب پھیلائی

گئی ہے۔ اور یہ ہے بھی صحیح۔ کیونکہ ۷۱ چتریگی کا منونتر اور ۱۴ منونتروں کا برہم دن گننے سے ۹۹۴ کل چتریگیاں ہوتی ہیں۔ مگر کل برہم دن ۱۰۰۰ چتریگی کا ہے۔ یہ ۶ چتریگیوں کا فرق کلپ کے آغاز کی سندھی ہے۔ اور ہر چتریگی ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار سال ہونے سے دو کروڑ ۵۹ لاکھ ۲۰ ہزار سال کا یہ زمانہ ہے۔ چونکہ ست یگ ۱۷ لاکھ ۲۸ ہزار سال کا ہے اور اسے ۱۵ کے ساتھ ضرب دینے سے یہی ۶ چتریگی کا زمانہ نکلتا ہے۔ اس لئے محض اوسط پھیلا کر حساب بیان کیا گیا ہے۔ منونتر کے پیچھے چھوٹی پرلے ہونے کا قطعاً یہاں کوئی تعلق نہیں۔ سوریہ سدھانت میں ۱۸ شلوک میں جل پلو اور تسیانتے کے الفاظ لکھ کر شلوک ۱۹ میں بات کو بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ

कृत प्रमाणः कल्पादौ सन्धिः
पंच दश स्मृतः ।

یعنی جو ست یگ کے برابر سندھی کہی ہے وُہ کلپ کے آغاز میں پندرہ شمار کرنی چاہیئے۔ گویا ۶ چتریگی یا پندرہ ست یگ یا دو کروڑ ۵۹ لاکھ ۲۰ ہزار سال کا زمانہ سب کا ایک ہی مفہوم ہے۔ اور اس کا کلپ کے آغاز سے تعلق ہے نہ کہ ہر منونتر کے گزرنے کے بعد چھوٹی پرلے ہونے سے۔ پراچین پُستکوں میں ملاوٹ کرنے والوں کے پاپ کا ہی یہ پرینام ہے۔ کہ آریہ پنڈت بھی اپنے پُستکوں پر پورا غور کرنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ جوں ہی اپنے خیال سے مختلف بیان معلوم ہو۔ اُسے ملاوٹی کہہ دیا جاتا ہے۔ پنڈت وشوناتھ جی کلیات میں سارے حوالے کو پڑھتے ہیں۔ اور ست یگ کے برابر منونتر کے پیچھے سندھی کا لفظ اور کلپ کے آغاز میں ست یگ کے برابر پندرہ سندھیوں کا لفظ پڑھتے ہوئے دونوں کی سنگتی نہیں لگا۔ اُلٹا یہ سیر ودّھ کا الزام سوریہ سدھانت پر لگاتے ہیں۔ حالانکہ ایک ہی جگہ میں ۱۸-۱۹ نمبر کے ایک ساتھ کے شلوکوں میں یا ایک دوسرے کے بعد آنے والی دو سطروں میں کوئی معمولی انسان بھی تضاد بیان نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ سوریہ سدھانت

کا فاضل مصنف ایسا کرے۔ پس صاف طور پر نمبر ۱۸ میں حساب پھیلا کر ہر منونتر کے حصے ایک ست یُگ کی سندھی کا زمانہ ڈالا اور ۱۹ شلوک میں غلط فہمی کے امکان کو روکنے کے لئے پندرہ سندھیوں کو کلپ کے آغاز سے وابستہ کیا گیا ہے۔ جس سے ہر ممکن غلط فہمی کی بُنیاد کٹ جاتی ہے۔

(۶) مہرشی دیانند نے منو دھرم شاستر کے مطابق لکھا ہے۔ اور سوریہ سدھانت کو نظر انداز کیا یا بُھلا دیا ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اوپر بیان شدہ نکتہ کو مدنظر رکھنے سے منو اور سوریہ سدھانت دونوں کا بیان ایک ہے۔ اور سرشٹی کا سموت دونوں کے مطابق ہے۔ (۷) یہ مہرشی دیانند کی دور اندیشی اور نکتہ رسی کا ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں سموت لکھا ہے۔ وُہ وید کے ظہور کے مضمون میں لکھا ہے۔ اور یہ وُہ وقت تھا جب ۱۵ سندھیوں یا چھ چتریگیوں والا زمانہ گزر چکا۔ اور پیدائش کا وکاش اپنی آخری منزل یعنی انسان کی پیدائش پر پہنچ چکا تھا۔ اور اس وقت سے سمت کا حساب لگانے کی صورت میں کوئی بھی عالم یا جیوتشی سوامی جی کے بیان کے علاوہ یا اس کے خلاف کچھ بھی کہہ نہیں سکتا۔ بابو نہال سنگھ جی نے بھی یہی غلطی کھائی کہ ہر منونتر کے پیچھے سندھی شمار کرنے لگے۔ اور گزشتہ چھ منونتروں کی چھ اور ایک کلپ کے آخر کی کل سات سندھیاں بڑھانے لگے۔ شری گنگا پرشاد جی کو بھی اسی سے مغالطہ لگ رہا ہے لیکن

واضح رہے۔ کہ دُنیا میں سمت کئی طرح پر شمار ہو سکتا ہے۔ ایک تو کسی کی پیدائش سے اور دوسرے اس کی موت سے۔ یا کسی خاص واقعہ سے جیسے دیانند ابد سوامی دیانند کے جنم سے لیں۔ تو ۱۰۳ ہے۔ اور ان کی موت سے لیں۔ تو ۴۵ سال ہے۔ ایسا ہی مُسلمان لوگ ہجرت کے واقعہ سے سنہ شمار کرتے ہیں۔ اس نکتہ نگاہ سے اگر سرشٹی سموت کو اس وقت سے شمار کریں جب آکاش کا ظہور ہُوا۔ اور اس

سے بعد وایو اور پھر اگنی اور جل کی پیدائش کا سلسلہ چلا تو سوامی جی کے بیان کردہ سمت میں دو کروڑ ۵۹ لاکھ ۲۰ ہزار سال بڑھائے جا سکتے ہیں۔ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۹۶ ہزار سال یعنی سات سندھیوں کا زمانہ تو کسی طرح بڑھایا نہیں جا سکتا۔ مگر چونکہ سنہ کا شمار انسان کی پیدائش وید کے ظہور اور سرشٹی کے وکاش کے معراج سے ہی شروع ہُوا۔ اور سوائے انسان کے کوئی حیوان اس رچنا میں سموت کے شمار سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس لئے وید کے ظہور یا پیدائش کی تکمیل کا ایک ہی وقت اور ایک ہی سنہ انسانی جماعت سے یکساں تعلق رکھتا ہے۔ اور وہی سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں لکھا اور اس کی تفصیل پنڈت لیکھرام جی نے منوسمرتی اور سوریہ سدھانت کے حوالے کے بعد لکھی ہے۔ گویا حقیقت کے لحاظ سے سب ایک مت ہیں۔ اور اختلاف کی بُنیاد رشیوں کے الفاظ کی صحیح سنگتی نہ لگا سکنے میں ہے۔

(۸) ایک بات जल प्लव جل پلو کی باقی رہ جاتی ہے۔ اس کا مطلب محض تم آسیت تمسا گوڑھ مگرے والے وید منتر پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے

یعنی یہ سب جگت اپرکیت سلل اوستھا میں تھا کو کاریہ روپ میں آچکنے تک مہرشی کو سلل مانا جاتا ہے۔ اسی کو پرتیخ ستیپا والے منتر میں ارنو اسمدر کہا ہے۔ بعد میں سلل کے لئے جل کا لفظ چلا (موجودہ سنسکرت میں روڑھی طور پر سلل کے معنی جل کئے جاتے ہیں۔) تو سوریہ سدھانت نے بھی کا شبد استعمال کیا۔ اس میں کوئی بات سدھانت کے خلاف نہیں۔

(۹) سوامی جی نے جو محض وید کے ظہور سے ایک ہی قسم کا سنہ لکھا ہے۔ اور آکاش کے ظہور کے وقت سے سنہ کا شمار نہیں کیا اس کی وجہ بھی نہایت معقول ہے۔ انسان کی عمر جنم کے وقت سے شمار ہوتی ہے گربھ اوستھا سے نہیں۔ بعینہ ہر تیہ گربھ سے سرشٹی کا جنم ہونے پر ہی سرشٹی یا ویدک سمت کا آپ نے شمار بتایا ہے۔

(۱۰) ہم نے اصولی طور پر ضروری نکات بیان کر دئیے ہیں۔ غیر متعلقہ باتوں کو نہیں لیا۔ چونکہ عام لوگوں میں جانکاری کم ہے۔ اور ودوانوں میں غور کی کمی

پنڈت رلیارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک کو جواب

—(از قلم شریمان ڈھونڈراج جی برہان آریہ سماج رجوری ریاست جموں)—

شریمان پنڈت رلیارام جی ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر نے دعوی کیا تھا - کہ کسی آریہ سماجی کو اگر پورانک دھرم کے سدھانت سمجھ میں نہ آتے ہوں - تو وہ سمجھانے کو تیار ہیں - اس پر ۲۰ بھادوں سمت ۹۳ کو بذریعہ رجسٹرڈ چٹھی میں نے اُن کو تحریر کیا - کہ مندرجہ ذیل شرائط پر - اگر آپ تسلی کرا سکیں - تو جواب دیں - کیا مفت تسلی کرا جائے گی - یا کہ کرایہ آمدورفت بھی چاہئے - اگر دکھشنا درکار ہو - تو کرایہ آمدورفت کے علاوہ ایک روپیہ روزانہ ہالٹنگ الاؤنس دیا جائے گا -

(۱) مجھے حق ہوگا - کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے اختلاف رائے والے مضامین سے ہر ایک کے متعلق سوال کروں - اور آپ کے لئے لازم ہوگا - کہ اُس کا ہاں یا نہ میں جواب دیں - اور بشرط ضرورت تحریر کر کے بھی دیں -

(۲) روزانہ چار گھنٹے سوال و جواب ہوں گے -

(۳) پندرہ پندرہ منٹ سوال و جواب کے لئے ہوں گے -

(۴) پانچ آدمی آپ رکھ سکیں گے اور پانچ میں -

(۵) سوال و جواب کو دو آدمی لکھتے جاویں گے - ہر دو سوال کنندہ و جواب دہندہ کے ساتھ کے دستخط دینے ہونگے -

(۶) پہلا مضمون کیا پوران اور تنتر گرنتھ درست اور وید انوکول ہیں - ہوگا - دوسرا سناتن دھرم اور ریونگ - تیسرا مورتی پوجا - چوتھا ورن ویوستھا - پانچواں اوتار واد - چھٹا مرتک شرادھ -

(۷) ایک آدمی ایسا وقت دینے کے لئے رکھا جاوے گا - جو کہ ہر دو کو منظور ہو -

(۸) آپ یا سناتن دھرم سبھا کا اُپدیشک جو جواب دے گا - وہ سمجھا جائے گا - کہ یہ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ہے -

(۹) مجھے حق ہوگا - کہ اپنی طرف سے بشرط ضرورت کسی اُپدیشک آریہ سماج کو کھڑا کر سکوں -

(۱۰) اگر شرائط بالا کی آپ پابندی نہ کر سکیں گے - تو کسی رقم کے مستحق نہ ہوں گے -

اس چٹھی کا جواب نہ آنے پر ۲۸ اسوج سمت ۹۳ کو ریمائنڈر دیا گیا - جب بھی خاموشی رہی - تو ۲۸ فروری ۳۷ء کے آریہ ویر میں ان چٹھیوں کو شائع کرا کر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے نام کھلی چٹھی کے ذریعہ لکھا - کہ کوئی پنڈت تنخواہ دار یا فیس خور سناتن دھرم سبھا ان شرائط پر جواب دینے کو تیار ہو - تو جوری تشریف لے آوے - سبھا مذکور نے مجھے تو کوئی جواب نہ دیا - مگر سُنا گیا - کہ اخبار جاگرت میں جواب دیا گیا ہے - کہ بوساطت سناتن دھرم سبھا رجوری یا آریہ پرادیشک سبھا ایسی استدعا کی جانی چاہئے - اس کا جواب اخبار آریہ ویر ۳۰ اپریل ۳۷ء میں میں نے شائع کرایا کہ جس شخص نے کرایہ آمدورفت کے علاوہ ہالٹنگ الاؤنس دینا ہے - اُس کو کیا ضرورت پڑی ہے - کہ سناتن دھرم سبھا رجوری یا آریہ پرادیشک سبھا کی سفارش کرا کر ہی جواب حاصل کرے - اگر کوئی پنڈت تیار ہو - تو مطلع کیا جاوے - ابھی تک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے تو کوئی جواب نہیں دیا - ہاں یکم مئی ۳۷ء کے سناتن دھرم پرچارک امرتسر میں پنڈت رلیارام جی کی نیند کھلی ہے - آٹھ ماہ تک میری شرائط کے تحت جواب دینے کی پنڈت جی کو ہمت نہ ہوئی - اور متواتر چٹھیوں اور اخباری مضمون کے باوجود اخباری دنیا میں اُن کے درشن نہ ہو سکے - اور اب اپنے قلم کے جوہر دکھاتے ہوئے مضمون کی سرخی رکھدی ہے "وہ چیلنج منظور" مگر مضمون میں اس کے خلاف چالاکی سے نیموں میں تبدیل کر کے نیکن و سیکن کی شرن لی ہے - تاکہ پورانک دنیا میں چودھرائی قائم رہے - اخبار و شہرت کو نقصان نہ پہنچے - اور جواب دینے تک کی نوبت بھی نہ آنے پاوے - اگر چیلنج منظور تھا - تو اتنا لمبا چوڑا تحریر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی - اپنی مرضی کے نیم رکھنے کی کوشش ہی کا یہ لمبا مضمون نتیجہ ہے - مگر کیا کرتے - نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ تھا - پنڈت جی اگر میرے خطوط شائع کر دیتے - تو پورانک پبلک کو پتہ لگ جاتا - کہ سوال کنندہ کیا چاہتا ہے - اور پنڈت جی کدھر جا رہے ہیں - مگر اُنہوں نے ایسا نہ کر کے چند فقرے لے کر اور خیالی قلعہ تیار کر کے بچنا چاہا ہے - اس مضمون میں میرا کام اس باڑ سے باہر نکال کر صاف الفاظ میں اُن سے جواب لینا ہے - ایک متلاشی حق کی حیثیت سے اُن کی شان میں کچھ تحریر کرنا میرا کام نہیں ہے - لیکن افسوس ہے - کہ پنڈت جی کے مضمون نے جو جواب دینے کی بجائے ادھر اُدھر گھسنے کی ابتدا ہے - مجبوراً مجھے پنڈت جی کی توجہ راہ راست پر مبذول کرانے کے لئے مجبور کیا ہے -

پنڈت جی نے اپنے اتنے عرصہ کی خاموشی کی وجہ یہ دی ہے - کہ وہ "ان آریہ سماجیوں کے خیالی چیلنج کا جواب نہیں دیا کرتے - جنہیں کہ سوامی دیانند کے سدھانتوں سے واقفیت نہیں ہے" مجھے پتہ نہیں لگا - کہ پنڈت جی کو امرتسر بیٹھے بغیر سوال جواب کئے کیسے الہام ہو گیا کہ سوال کنندہ سوامی دیانند کے سدھانتوں کو نہیں جانتا - کیوں نہ ہو - اگر جوتشی نہیں تو اُن کے ہمسایہ تو ضرور ہیں - بالفرض سوال کنندہ سدھانتوں سے اگر ناواقف ہی ہو - تو بھلا یہ کوئی وجہ جواب نہ دینے کی ہے - کیا ایک ناواقف شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا - کہ اپنی تسلی آپ سے کرے - اصلی وجہ خاموشی کی میں بھی جانتا ہوں اور پنڈت جی بھی - شرائط مقررہ کے تحت جواب دینا خالہ جی کا گھر نہیں ہے - پورانک جنتا میں بھی قلعی کھلتی نظر آتی تھی - اور اپنے گھر کی پول سے بھی واقفیت تھی - مگر بُرا ہو سناتن دھرم سبھا رجوری کا یا اس کے چند ممبران کا جنہوں نے پنڈت جی کو بقول اُن کے ہی اخباری دُنیا میں ظاہر ہونے کے لئے مجبور کیا - خیر پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں - کہ جو سوال آپ پوچھیں گے - اس سوال کو پہلے ثابت کرنا ہوگا - کہ سناتن دھرم کے کس گرنتھ کے آدھار پر ہے - کیونکہ ہزاروں آریہ سماجی چند ٹریکٹوں یا اخباروں کو پڑھ کر یونہی ایسے سوالات کیا کرتے ہیں" - پنڈت جی کا فرمانا بجا جہاں کوئی سوال کسی واقعہ کی نسبت پوچھا جاوے گا - اور پنڈت جی اُس کے متعلق انکار کریں گے - تو پرمان دکھا دیا جائے گا - ایسا ہی اگر آپ کچھ گول مال کرنے کی کوشش کریں گے - یا غیر متعلقہ بات کہیں گے - تو بہ طریق جرح اُس واقعہ کو صاف کرا لیا جایا کرے گا - جب تک کہ حسب منشا سوال کنندہ اچھی طرح جواب واضح نہ ہو جاوے - سوالات سناتن دھرم سبھا کے مستند گرنتھوں پورانوں تنتر گرنتھوں اُپ پورانوں رامائن - مہابھارت - مہیدھر سائن بھاشیہ وغیرہ کے متعلق ہی ہوں گے - ہاں جس جس کتاب کو پنڈت جی غیر مستند تحریر کر کے اپنی تحریر روانہ کر دیں - اُس کتاب سے سوال نہیں کیا جاوے گا - پنڈت جی مستند و غیر مستند کتابوں کی فہرست جلد ارسال کرنے کی کرپا کریں -

نیم نمبر ۱ کے متعلق پنڈت جی نے ارقام فرمایا ہے - کہ واقعی حق تو سوال کنندہ کو ہوگا - مگر جب تک ایک مضمون کا فیصلہ نہ ہو جاوے - دوسرا مضمون نہ لیا جاوے گا - جب ایک مضمون کا فیصلہ ہو جاوے - تو جو شخص ہار جاوے دوسرے کو تحریر کر کے دے دیوے - کہ اس سدھانت کا قائل وہ ہو گیا ہے - آئندہ بحث نہ کرے گا - اگر پنڈت جی کا منشا اس عبارت سے یہ ہے - کہ جب میں پورانوں کو غیر مستند ثابت کرنے کی نسبت سوال کر رہا ہوں - اُس وقت مورتی پوجا وغیرہ مضمون زیر بحث نہ آوے - تو درست ہے - میں نے پہلا مضمون پورانوں اُپ پورانوں تنتر گرنتھوں کے متعلق رکھا ہوا ہے - میرا خیال ہے - کہ وہ اس قابل نہیں - کہ مستند کا درجہ پا سکیں - اُن میں فحش وغیرہ ممکن باتیں بھری پڑی ہیں - باہمی وردوھ ہے - اور ایک دوسرے دیوتا کی ہجو - نزدیک ترین زمانہ کی تصنیف ہیں - وید ورودھ باتیں اُن میں موجود ہیں - رشیوں منیوں کی ذات پر لانچھن اور مسلمان بادشاہوں وغیرہ کی تعریف ان میں نظر آ رہی ہے - وبھچار - شراب نوشی - جوا (قمار بازی) کی تعلیم ان میں جلوہ دکھلا رہی ہے وغیرہ وغیرہ - اس سلسلہ میں میں نے ایک

ایک سوال کرتا ہے - اور جواب دہندہ نے جواب دینا ہے - اگر تسلی بخش جوابات دے کر میری تسلی کرا دی گئی - کہ ان عیوب سے یہ گرنتھ پاک ہیں - تو میں بجوشی تحریر کر کے دے دوں گا - کہ آئندہ ان گرنتھوں کو مستند تسلیم کروں گا - ہاں اگر پنڈت جی کا منشا ایک ایک سوال پر تنازعہ پیدا کرنے کا ہو - کہ فلاں ہارا اور فلاں جیتا - تو مجھے پنڈت جی کی رائے سے اتفاق نہیں ہے - پورانوں پر جملہ اعتراضات خواہ اُن کے کرنے میں چار پانچ دن خرچ ہوں - جب تک ختم نہ ہو جاویں - پنڈت جی کو ایسا مطالبہ کرنے کا حق نہ ہوگا - جب میں مضمون ان گرنتھوں کے غیر مستند ہونے کا ختم کر دوں گا - تو دیانتداری سے اپنی رائے کا اظہار کر دوں گا - پنڈت جی کا یہ کہنا - کہ ہار جیت تحریر کر کے دینی ہوگی میں گارنٹی دیتا ہوں - کہ ایمانداری سے ایسا کروں گا - وہ جانیں اور اُن کا کام - مگر اگر ہار جیت کے متعلق تنازعہ ہو جاوے - تو فیصلہ نہ ہو سکیگا - اس لئے یہ شرط غیر ضروری معلوم ہوتی ہے - ویسے بھی میری پوزیشن سوال کنندہ کی ہے - شاسترارتھ کا دعویٰ نہیں کیا ہوا ہے - پنڈت جی کا دھارمک فرض ہے - کہ ہار جیت کے سوال اور پکشپات کو چھوڑ کر جواب دیں - اگر ہار جیت کے زیر اثر پنڈت جی یہ کارروائی کرنا چاہتے ہیں - تو پنڈتائی کے خلاف ہوگی -

نیم ۲ کے متعلق تحریر فرمایا گیا ہے - کہ شاسترارتھ کھُلا ہونا چاہئے - اور ہر ایک کو سُننے کا حق ہونا چاہئے - یہ درست نہیں ہے - جیسا کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کو جواب دے چکا ہوں - میں اپنے سوال و جواب کو پبلک مباحثہ کی شکل دینا نہیں چاہتا - اور نہ ہی میں نے شاسترارتھ کے لئے تحریر کیا ہوا ہے - شانتی سے حسب منشا خود جواب چاہتا ہوں - اور وہ بھی رقم ادا کر کے - اس لئے جو نیم میں نے رکھا ہوا ہے - وہ درست ہے - نہ شہر کا امن خطرہ میں پڑے اور نہ سنکھ گھڑیاں بجا کر کسی فریق کو اپنی فتح کا اعلان کرنا پڑے - پنڈت جی نے رقم لے کر جواب دینا ہے - اُن کو یہ حق پیدا نہیں ہوتا - کہ نئی شرائط رکھتے پھریں اگر پبلک مباحثہ کرنا ہو - تو وہ بغیر رقم کے ہو سکتا ہے - میں نے کئی کے ٹکرائے جو داؤ پیچ استعمال کئے جاتے ہیں - اُن کا مجھے کافی تجربہ ہے - اور ایسا نیم میں رکھنا نہیں چاہتا - جس سے جواب دہندہ میرے سامنے جوابدہی کے لئے پابند نہ ہو - شہر کا امن خطرہ میں پڑے - تو تو میں میں تک نوبت آئے - شاستراتھ کھُلا کرنے کی نسبت اگر آپ کا ارادہ ہو - تو آریہ سماج سے گفتگو کریں - وہ ہر وقت تیار رہے - مجھے متلاشی حق کی حیثیت میں ہی رہنے دیں - یہی پبلک کے فائدہ کی بات - سو جب ایک مضمون ختم ہو جائے گا - بشکل کتاب شائع کر دیا جائے گا - اُمید ہے - کہ پنڈت جی فضول وقت کو ضائع نہ کرتے ہوئے میری شرائط کے تحت جواب دینے کی آمادگی کا اظہار کریں گے - اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے - تو وہ صاف انکار کریں گے - تاکہ جھگڑا ختم ہو - جب آپنے تسلی کرانے کی دعوت دی - تو اب ادھر ادھر نکلنے کی گنجائش نکالنے کی کوشش کرنا درست نہیں - میں جانتا ہوں - کہ کھُلے شاستراتھ میں پبلک کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں - اور کوئی نتیجہ برآمد ہوئے بغیر لاجواب ہونے پر بھی بھاگنے کا موقع مل سکتا ہے - جو میں دینا نہیں چاہتا - (باقی آئندہ)

سوراجیہ سبھا کا سالانہ چناؤ

شری یت پنڈت رام گوپال جی شاستری جنرل سیکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا لاہور سوچت کرتے ہیں - کہ سبھا کا سالانہ چناؤ ۶ جون کو بروز اتوار شام کے چھ بجے شری لالہ لاجپت رائے بُت کے باغ میں ہوگا - اس لئے سب پرانے سبھاسدوں کی سیوا میں نویدن ہے - کہ وہ اپنا سالانہ چندہ لالہ شانتی سروپ آفس سیکرٹری کو صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک رام کرشن سیوا آشرم راوی روڈ لاہور اور شام کے چار بجے سے سات بجے تک سبھا کی سٹی برانچ واقعہ نسبت روڈ پر بھیجنے کی کرپا کریں - نیز نئے ممبران دفتر (کاریالیہ) سے فارم داخلہ حاصل کر سکتے ہیں -

پنجاب کی پہاڑی آریہ سماجوں کو اطلاع

پنجاب کی پہاڑی ریاستوں و ضلعوں کی آریہ سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ میرا وچار چونکہ موسم گرما کسی پہاڑی پر رہ کر گذارنے کا ہے - اس لئے اگر کسی پہاڑی آریہ سماج کو میری آنریری سیوا کی ضرورت محسوس ہو - تو مجھے بہت جلدی اطلاع دے تاکہ میں جلدی چلا آؤں - میرا کام لوگوں کو سندھیا ہون سکھانا آریہ ببا شا پڑھانا ویدک سنسکار کرانا اور سکھانا تھا کتھا اور اُپدیش کے ذریعہ آریہ سماج کی سیوا کرنا -

نویدک :-

کاشی رام شانت پُروہت آریہ سماج احمد پور سیاں - ضلع جھنگ - براستہ لاہور دشور کوٹ روڈ N.W.R

آریہ سماج رسالپور کا پروٹسٹ

آج مورخہ ۱۴-۵-۳۷ کو آریہ سماج رسالپور میں ایک جنرل اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر منشی رام صاحب منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا :-

"یہ سبھا گوپال مصر ہریانوی کے تازہ بکواس ٹریکٹ بعنوان "رام بوجا اور شیطان کی تعلیم" کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ صوبہ سرحد کو گورنمنٹ پنجاب سے پرزور الفاظ میں استدعا کرتی ہے - کہ اس لچر اور بیہودہ ٹریکٹ کو جلد از جلد ضبط کر کے آریہ جنتا کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دُور کرے اور اس کے مصنف اور متعلقہ اصحاب کو قرار واقعی سزا دے کر لاکھوں آریوں کے دُکھی دلوں کو شانت کرے -

(جسونت رائے اُپ منتری آریہ سماج رسالپور)

پنڈت سری کرشن شاستری کا سفید جھوٹ

ہمت ہے تو میدان میں نکلو اور پانچ صد روپیہ انعام حاصل کرو

۲۱ اپریل کو مورتی پوجا اور ۲۲ اپریل کو شری سوامی دیانند وید بھاشیہ کیا وید انوکول ہیں - ان دو مضمونوں پر آریہ ویدک سماج میانی اور کرشن کمار سبھا کے درمیان معرکے کے شاسترارتھ ہوئے - ان دونوں شاستراتھوں میں شری ٹھاکر امر سنگھ جی "آریہ مسافر" وشاستراتھ مہارتھی شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے سری کرشن شاستری کو ایسا پچھاڑا کہ دوسرے دن تو شاستراتھ چھوڑ کر ہی چلا گیا - اور تیسرے دن مرتک شرادھ پر نشچت ہوئے ہوئے مضمون پر شاستراتھ کرنے کے لئے کانوں پر ہاتھ لگایا - باوجود دو گھنٹہ انتظار کے پنڈت جی شاستراتھ کے لئے نہ آئے - سنا جاتا ہے - کہ اس شکست کو دیکھ کر سناتن دھرمیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ سری کرشن شاستری کو آئندہ کبھی نہ بلایا جائے - دوسرے دن کے شاستراتھ میں سری کرشن شاستری نے چار باتیں غلط اور جھوٹ سوامی جی کے وید بھاشیہ کے متعلق پیش کیں - پنڈت سری کرشن شاستری کے ان چاروں جھوٹوں کو شری پنڈت بدھ دیو جی نے سوامی جی کے بھاشیہ سے پڑھ کر دکھلا دیا کہ سری کرشن شاستری کے من مانے الفاظ کہیں نہیں ہیں - اور ٹھیک ارتھ پڑھ کر سنائے - اور پنڈت جی کے جھوٹ کو پبلک پر اچھی طرح واضح کیا - اس ندامت کو دیکھ کر پنڈت جی شاستراتھ چھوڑ کر کوئی جواب نہ بن پڑنے پر بھاگ گئے - ہم نے ان چاروں جھوٹوں کو پبلک پر واضح کرنے کے لئے بذریعہ اشتہار پنڈت جی کو چیلنج دیا تھا - کہ اگر آپ ان باتوں کو ثابت کر دیں - تو پانچصد روپیہ انعام دیا جاوے گا - پنڈت جی سفید جھوٹ بول کر اور شور مچا کر اپنی لجا کو بچانے کے لئے پبلک کو دھوکا دینا چاہتے ہیں - پورانک اخبار ویر بھارت مورخہ ۱۰ مئی اور جاگرت ۱۴ مئی میں آپ تحریر فرماتے ہیں - کہ آریہ ویدک سماج

کا چیلنج منظور کر لیا گیا ہے - اور ان کو اطلاع دے دی ہے - یہ جھوٹ بالکل جھوٹ ہے - اس چیلنج منظوری کی بابت کوئی اطلاع آریہ ویدک سماج کو نہیں ملی - کہتے ہیں جھوٹ کو چھپانے کے لئے جھوٹ کی ہی مدد دینی پڑتی ہے - اگر پنڈت جی کے پاس ثابت کرنے کے لئے جواب ہوتا - تو ہمارا یہ چیلنج بذریعہ اشتہار والا پڑھ کر یہاں سے چپ کر کے پنڈت جی فرار نہ ہو جاتے - پنڈت جی تو بےبس تھے - جھوٹ کا جواب کیا دیں - جو عبارت ویر بھارت اور جاگرت میں چھپی ہے غلط ہے - ہمارا چیلنج جو اوپر درج کیا گیا ہے - ویسے کا ویسا قائم ہے - اور ہمیں یقین ہے کہ سری کرشن شاستری بچارا تو کیا اس ہمارے چیلنج کو منظور کرے گا - کسی بھی بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو شری سوامی جی کے بھاشیہ سے یہ من مانے الفاظ دکھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی - اگر سری کرشن شاستری میں ہمت ہے - تو میدان میں نکلے اور اپنے من مانے الفاظ وید بھاشیہ سے دکھلا دے - ہم نے تو چیلنج بذریعہ اشتہار کیا ہوا ہی ہے - اگر اس میں دم اور خم ہے تو میدان میں نکلے اور پانچصد روپیہ انعام حاصل کرے -

دلک اندر سین منتری آریہ ویدک سماج میانی (شاہ پور)

آریہ ویر کی اشاعت بڑھا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں!

سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا

جنتا کو یہ بھلی پرکار معلوم ہے۔ کہ آریہ سماج نے پراچین شکھشا پرنالی کو پُنرجیوت کرنے کے لئے انیک ستھانوں پر گوروکل ستھاپت کر کے ادبھُت کاریہ کیا ہے۔ پرنتو باوجود بسیار کوشش کے سندھ پرانت کو آج تک یہ سوبھاگیہ پراپت نہ ہوسکا۔ کہ اس میں بھی ایک قومی درسگاہ کھولی جاسکے۔ لیکن اب یہ لکھتے ہوئے پرسنتا ہوتی ہے۔ کہ شری سوامی سیوکانندجی مہاراج کے پرشارتھ سے (جن کے پرشارتھ سے اور ستھانوں کے علاوہ کیماڑی میں آریہ سماج کا مندر تتھا دھرمسالہ بنی ہیں) سندھ کے آریہ سماجیوں کی یہ ابھلاشا شیگھر پوری ہوگی۔ سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا کے نمت شری سوامی جی نے تھوڑے عرصہ میں جو شاندار کاریہ کیا ہے۔ اُس کو مختصراً لکھتے ہوئے بڑا ہرش محسوس ہوتا ہے۔ سوامی جی کے پرشارتھ سے آج تک سولہ لائف ممبر بنائے گئے ہیں۔ جو کہ فی ممبر یکمشت ایک سو ایک روپیہ (ایک سجن دو سو پچاس روپیہ) دینے کے علاوہ پچیس روپیہ سالانہ کی سہائتا دیں گے۔ ان لائف ممبروں کے علاوہ (جن کی تعداد اور بھی بڑھے گی) ۲۵۰ سہائیک ممبر بنائے گئے ہیں۔ جو تین روپیہ سے لے کر پچیس روپیہ سالانہ کی امداد کریں گے۔ آگامی چند ماہ کے اندر سہائیکوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جانے کی آشا ہے۔ اس کے نمت سندھ پرانت کے مکھیہ مکھیہ نگروں مثلاً حیدرآباد سکھر شکارپور اور لاڑکانہ وغیرہ میں پانچ پانچ سجنوں کی کمیٹیاں کاریہ کر رہی ہیں۔

گوروکل کے لئے بھومی کے سمبندھ میں حیدرآباد اور سکھر میں دو سجنوں نے بھومی دینے کی پرتگیا کی ہے۔ کس ستھان پر گوروکل کھولا جائے۔ یہ فیصلہ ہونے کے پشچات (یہ فیصلہ ایک برہد کمیٹی جو گوروکل کے سنچالن کے لئے نرمان کی جانے والی ہے کے دوارا نشچے ہوگا) گوروکل کی ستھاپنا کی گھوشنا کی جائے گی۔ سکھر اور حیدرآباد میں بھومی کے علاوہ مرحوم سیٹھ آسومل شاہ پورہ نواسی کے پریوار نے بھی گوروکل کے لئے بھومی دان کر کے ایک ٹرسٹ کو دے رکھی ہے۔ گوروکل کی شکھشا پرنالی گوروکل کانگڑی کی پرنالی کے انوسار ہوگی۔ کچھ اُچت پریورتن کیا جائے گا۔ سندھ گوروکل میں دسویں شرینی تک برہمچاریوں سے نہ ہی تو فیس لی جاوے گی۔ اور نہ ہی بھوجن تتھا کپڑے کا خرچ لیا جاوے گا۔ غرضیکہ شکھشا بالکل مُفت ہوگی۔

بڑا گوروکل سکھر یا حیدرآباد میں جیسا کہ فیصلہ کیا جاوے گا۔ ستھاپت کیا جاوے گا۔ اس کی برانچیں جن میں تیسری شرینی تک شکھشا دی جاوے گی۔ سندھ کے مختلف شہروں میں ہوں گی۔

پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ شری سوامی سیوکانندجی مہاراج کے پرشارتھ کو سپھل کریں۔ اور آریہ جنتا سے نویدن ہے۔ کہ اس مہان کاریہ میں اُن کا پورا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا کا کاریہ خوش اسلوبی سے سرانجام پائے۔

(پرکاش سروپ آریہ۔ کراچی!)

گوروکل مہاودیالیہ ایٹکوٹ کے سماچار

(۱) جل وایو کے بہت اُتم ہونے کے کارن چھاتروں کا سواستھ سروتھا اُتم ہے۔ نئے ورش کی پڑھائی زوروں پر ہے۔ مہاودیالیہ وبھاگ کی وارشک پریکشا بھی نزدیک ہے۔ جو ۱۵ جون تک ہونے والی ہے۔ اس سال مہاودیالیہ وبھاگ کے ۴ چھاتروں نے بنارس یونیورسٹی کی مدھیما پریکشا دی تھی۔ جن میں سے تین چھاتر پاس ہوئے ہیں۔ ایک چھاتر نے پنجاب کی شاستری پریکشا بھی دی ہے۔ نتیجہ جولائی میں نکلیگا۔

(۲) گوروکل کے ہونہار نویوک برہمچاری اوم پرکاش دسم شرینی جو کارن وش گھر گیا تھا۔ وہاں اُس کا دو دن بخار ہونے سے دیہانت ہوگیا۔ سب کل واسیوں کو اس کی مرتیو کا ہاردک دُکھ ہے۔ وہ اس کے دُکھت ماتا پتا کے پرتی مہانوبھوتی پرگٹ کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ انگت آتما کو شانتی پراپت ہو۔

(۳) اس ورش گوروکل نے اپنی کھیتی سے پانچ سو من آن پراپت کیا ہے۔ گوروکل کی گئوشالہ دن بدن ترقی پر ہے۔ اس سمیہ اپنی گھر کی تیار کردہ گائیں اتنی ہیں کہ اُن کے دودھ سے گوروکل کے برہمچاریوں کے دودھ دہی کا گذارہ اچھی طرح چل جاتا ہے۔ اس وقت گئوشالہ میں ۵۲ پشو ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ گوروکل نے اپنی کھیتی کے ساتھ جو گئوشالہ کو اتنی ادھک ترقی دی ہے۔ وہ سمست بڑے اور نئے گوروکلوں کے لئے آدرش روپ ہے۔ اس گئوشالہ کا اُدیش اُتم نسل کی گئوئیں پال کر افزائش نسل کو ترقی دینا ہے۔

(۴) گوروکل کے باغ میں آلوچہ فالسہ اور انجیر کی بہار ہے۔

(۵) اوشدھالیہ بھی دن بدن ترقی پر ہے۔ اتنے تھوڑے سمیہ میں جو آشاتیت اُنتی کی ہے۔ اُس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اوشدھالیہ بھی گوروکل کی آمدن میں سہائیک ہوسکتا ہے۔ گرامین جنتا کو اس سے بہت لابھ پہنچ رہا ہے۔

(آتمانند سہائیک مکھیہ ادھشٹاتا)

شری گوروکل دھام جہلم کے سماچار

گوروکل کے اُتسو کے پشچات پھر پڑھائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ برہمچاری اپنی شکتی بھر تیں کر کے ادھین کر رہے ہیں۔ گرمیوں کے کارن رات کو پڑھنا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے چھوٹے برہمچاری آپس میں وارتالاپ نیز بڑے برہمچاری سنسکرت بھاشن کا ابھیاس کرتے ہیں۔ جس سے اُن کو پڑھنے سے بھی کہیں ادھک لابھ ہو رہا ہے۔

ویدمنتروں کا شدھ اُچارن کرانے کے لئے پرتی دن اگنی ہوتر کے پورو وید پاٹھ کرایا جاتا ہے۔ جس سے کہ چاروں ویدوں کا پاٹھ پرتییک برہمچاری کو شدھ روپ سے کرنا آجاتا ہے۔ لگ بھگ سارے برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے۔ کبھی کبھی کوئی برہمچاری بیمار ہو جاتا ہے۔ تو بر موقع علاج اور تیمارداری سے جلد ہی صحتیاب ہو جاتا ہے۔ برہمچاریوں کے کھان پان کا وشیش دھیان رکھا جاتا ہے۔ ہر ہفتہ وشیش بھوجن تتھا پھل دئے جاتے ہیں۔

برہمچاریوں کی دو منڈلیاں ریاست جموں و کشمیر میں عنقریب ہی جانے والی ہیں۔ جہاں وے اپنے ادھیاپک ورگ کے ساتھ پرچار تتھا لاٹھی تلوار اور جمناسٹک کے عجیب و غریب کھیلوں سے جنتا کو آنندت کریں گے۔

(منتری پرکاشن وبھاگ گوروکل جہلم)

آریہ سماج کراچی کی سرگرمیاں

(۱) پچھلے اتوار کو شریمان مہاشہ مُنا لال جی کے سُپتر کا مونڈن سنسکار کرایا گیا تھا جس پر نمن لکھت دان پراپت ہوا۔ ۵ روپیہ گوروکل کانگڑی ۵ روپیہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون ۱۱ روپیہ دھنپت مل پُتری پاٹھشالہ کراچی ایک روپیہ آریہ سماج کراچی۔ ایک روپیہ آریہ ودیالیہ شالہ کراچی۔

(۲) آریہ سماج کراچی میں ہفتے میں تین بار باقاعدہ ست سنگ لگتا ہے۔ دیروار کو سنگیت منڈلیوں دوارا پرچار کیا جاتا ہے۔ شکروار کو کسی ایک وشے پر کئی ایک مہانوبھاوؤں کے وکتویہ کرائے جاتے ہیں۔ اور اتوار کو باقاعدہ ست سنگ ہوتا ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔

(۳) آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی (جو کہ ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء سے ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء تک منائی جاوے گی) کا کاریہ بڑے زور سے شروع کر دیا گیا ہے۔ سماج مندر تتھا پُتری پاٹھشالہ کی بلڈنگ کے لئے دھن اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اردھ شتابدی بڑے ہی سماروہ سے منائی جاوے گی۔ اردھ شتابدی کے دنوں میں اچھوت اُدھار سمیلن، ہندی سمیلن تتھا آریہ سمیلن اور سنگیت سمیلن ہوں گے۔ اس شبھ اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تتھا انیہ پرانتوں کے مہاتما سنیاسی اُپدیشک تتھا بھجنک شامل ہوں گے۔

(موہن لال آریہ اُپ منتری آریہ سماج کراچی)

...کھنو - ۲۷ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ
...ستان کی موجودہ پولیٹکل صورت
...ے دانشرائے اور وزیر ہند میں
اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے -
...سلسلہ میں معلوم ہوا ہے - کہ وائسرائے
مستعفی ہو رہے ہیں -

...شملہ - ۲۷ مئی - مرکزی اسمبلی کا
...سشن ۲۳ راگست کو شروع

...لاہور ، ۲۷ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ
...امیدوار میاں عبد العزیز کے
...ایکنڈ اکرنے کے لئے مولانا
...آزاد بذریعہ ہوائی جہاز لاہور
...ہیں -

...لکھنو ، ۲۷ مئی - مسٹر موہن لال
...نے اپیل جاری کی ہے - کہ
...ستان کے صوبوں کی حکومتوں
...برما سے سبق لیتے ہوئے
...تبدیلیوں کو رد کر دینا چاہئے -

...لاہور ، ۲۷ مئی معلوم ہوا ہے - کہ
...اسمبلی کے بجٹ سسشن میں جو
...کو شملہ میں شروع ہوگا - ملک

اخبار کی بہار

عبد العزیز اور ایک ہندو ممبر کی طرف سے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا جائیگا - کہ میونسپل کمیٹی کو بحال کیا جائے -

ڈیرہ اسمعیلخاں ۲۵ مئی - جنڈولہ ٹانک کی طرف دینا فقیر کے نام کا کوئی شخص قبائلی ڈاکوؤں کے لشکروں کا لیڈر بنا ہوگیا ہے - اس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ شورش پسند قبائل کی رہنمائی کر رہا ہے - اور زبردست تیاریوں میں مصروف ہے -

دہلی - ۲۶ مئی بیان کیا جاتا ہے - کہ رگھناتھ مندر کے معاملے میں مصالحت کرانے کے لئے پنڈت مالویہ پشاور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں -

رنگون - ۲۶ مئی - رنگون میں آباد بنگالیوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک ہزار کی تھیلی پیش کرتے ہوئے دیش بیر ان کا خطاب دیا ہے -

بمبئی ۲۶ مئی - ڈاکٹر بی سی رائے بنگال کے کانگریسی لیڈر آج یہاں پہنچ گئے - آپ ماسکو تشریف لے جا رہے ہیں - تاکہ کلکتہ یونیورسٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے بین الاقوامی بائیولوجیکل (علم نباتات) کانفرنس میں شرکت کریں -

راجشاہی - ۲۶ مئی - شہر کے رانی بازار محلہ کی مسجد کے سامنے سے ہندوؤں کا جلوس بینڈ باجہ کے ساتھ ۱۲ بجے گذشتہ رات گذر رہا تھا - مسلمانوں نے اُس کو روکنا چاہا - اس پر فساد ہو گیا بہت سے آدمیوں کو چوٹیں آئیں - ایک درجن کے قریب آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا -

شملہ - ۲۵ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ مدراس اسمبلی کا اجلاس ۲۶ جولائی کو شروع ہوگا -

کانگڑہ ، ۲۴ مئی - کئی برسوں کی متواتر ریسرچ کے بعد کبیر گنگا پہاڑیوں میں چاندی کی ایک کان دریافت کی گئی ہے - یہ رقبہ علاقہ حکو میں رائے روپی کی جاگیر میں واقعہ ہے - بیان کیا جاتا ہے - اس علاقہ میں ایسی پہاڑیاں بھی ہیں - جن میں ۹۰ فیصدی تمام چاندی ملتی ہے - اُمید ہے - کہ اس علاقہ سے بھاری تعداد میں چاندی برآمد ہوگی - ان پہاڑیوں میں ایک ایسی جُوٹی بھی ملتی ہے - جس سے چاندی کو صاف کیا جاتا ہے -

بمبئی ۲۴ مئی - اب اس امر کا آخری فیصلہ ہو گیا ہے - کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ہری پور میں ہوگا - ہری پور کانگریس کی طرف سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں -

آریہ جگت

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا چناؤ

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ چناؤ ۹ مئی کو منعقد ہؤا:-
پردہان - لالہ جیسا رام جی ڈھینگرہ
سینئر اُپ پردہان - لالہ جیٹھانند نانگیہ
جونیئر اُپ پردہان - ماسٹر دھنا رام جی
منتری - کرم چند چاولہ اکونٹنٹ پی ڈبلیو ڈی
جائنٹ منتری - لالہ سندر داس جی نانگیہ
اُپ منتری - ماسٹر رام چند جی ٹیکیہ
لائبریرین - مہاشہ مہیندر ناتھ جی
خزانچی - لالہ گوردت جی
اکونٹنٹ - لالہ کرشن چند جی
ممبران انترنگ سبھا:- لالہ کیسل رام جی ریٹائرڈ اکونٹنٹ پی ڈبلیو ڈی - تارا چند جی - پنڈت دیوبرت جی - لالہ آیا رام جی - پنڈت داس دیو جی ودیا النکار - لالہ کنشی داس جی

(کرم چند منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

آریہ سماج سانگلہ ہل کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سانگلہ ہل کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ جون ۳۷ء مطابق ۲۹-۳۰-۳۱ جیٹھ بروز شکر - سنیچر ایت ہونا نشچت ہؤا ہے - اس اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے پرارتھنا کی گئی ہے - کہ وہ بڑے بڑے ودوان سنیاسی مہاتما پنڈت اور بھجنیک بھیج کر کرتارتھ کرے - علاوہ ازیں شری یت ہیرالال جی گاندھی اور صوفی گیانندر دیو شاستری کے شامل ہونے کی بھی پوری اُمید ہے۔

(لوک ناتھ آریہ سیوک سانگلہ ہل)

آریہ یووک سماج منڈی بہاؤدین کا چناؤ!

آریہ یووک سماج منڈی بہاؤدین کا چناؤ حسب ذیل ہؤا:-
پردہان - مہاشہ ہنسراج جی چڈہا
اُپ پردہان - مہاشہ بدری داس جی و مہاشہ اسنحرج لال جی
جنرل سیکرٹری - مہاشہ پران ناتھ جی برتن فروش
منتری - مہاشہ نانک چند بوہل
اُپ منتری - مہاشہ دلیسراج جی دال والے و مہاشہ گردہاری لال جی
خزانچی - مہاشہ گنبھیر چند جی سیالکوٹی
لائبریرین - مہاشہ رام لال جی و مہاشہ جگ لال جی

آڈیٹر - مہاشہ رام سرن داس جی وکیل

(نانک چند بوہل منتری آریہ یووک سماج منڈی بہاؤدین)

شوک سماچار

آریہ سماج بستی شیخ کے یوگیہ اور بردھ پردہان شری یان لالہ میا داس جی بیدی ۱۶ مئی ۱۹۳۷ء کو ۸۰ سال کی آیو بھوگ کر پرلوک سدھار گئے ہیں۔ سورگباشی جی بڑے پرشارتھی اور اُتساہی دردھ اور ستیہ آچرنی آریہ پُرش تھے - اس بردھ اوستھا میں آریہ سماج کے کاموں کو بڑی پرسنتا سے کرتے اور اپنے دھرم کا پالن کرنے کا یتن کرتے تھے - آپ آریہ سماج بستیات (بستی غذاں بستی شیخ) کے روح رواں تھے - کئی سال تک آریہ سماج بستی غذاں کے پردہان رہے - اور بستی شیخ کے تو ہمیشہ آپ ہی پردہان چنے جاتے تھے - سورگباشی جی نے شری سوامی دیانند جی کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اُن کے دیاکھیانوں کو سُنا تھا - داہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔

(دلیسراج منتری آریہ سماج بستی شیخ جالندھر)

آریہ یووک سماج راولپنڈی کا چناؤ

آریہ یووک سماج راولپنڈی کا چناؤ مندرجہ ذیل ہؤا:-
پردہان - پروفیسر ودیا رتن ایم - اے
اُپ پردہان - پروفیسر ودیا بھوشن جی ایم - ایس - سی و پروفیسر دیو ی باہری ایم - اے -
منتری - کرشن لال گجراتی
اُپ منتری - مسٹر ودیا رتن
خزانچی - مسٹر راج پال

(کرشن لال منتری)

بھگت دھنوں رام جی کی مرتیو

ملتان ۱۰ مئی - آریہ سماج ملتان کے سیوک بھگت دھنوں رام جی خزانچی کا دیہانت ہو گیا ہے - آپ نے تکیہ بیگہ ۱۵ سال تک خزانچی کا کام بڑی خوش اسلوبی اور ایمانداری سے انجام دیا - آریہ سماج اندرون بوہڑ دروازہ میں ایک جلسہ کر کے بھگت جی کی مرتیو پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج بھلوال کا وارشک چناؤ

آریہ سماج بھلوال کا وارشک چناؤ ۱۲ جیٹھ کو حسب ذیل ہؤا:-
پردہان :- بابو رام پیارا لال جی
اُپ پردہان - لالہ دیا رام جی و بابو سرون ناتھ جی
منتری - مہاشہ پورن چند کمار

اُپ منتری - مہاشہ رام دیو جی
پستکادھیکش - مہاشہ رام لال
کوشادھیکش - مہاشہ پرتھوی

آریہ پتری پاٹھشالہ کا چناؤ
پردہان - سیٹھ منگل سین
مینیجر - لالہ جوالا سہائے جی
منتری - مہاشہ برکت رام جی

دیو رچند کمار منتری آریہ سماج

شری دیانند برہم مہاودیالیہ

سمست آریہ سماجوں متعلق یووک سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ شری دیانند برہم مہاودیالیہ کی چھٹیوں میں بند رہے گا - سماجیں ساماجک کاریوں کے ہمارے ودیالیہ سے لابھ اُٹھا ان کے ادھیکاری نیچے لکھے کریں - اس ودیالیہ کے چھاتر اور دوسرے پرچار کے کاریہ نہیں ہوتے ہیں - آریہ سماجوں



...ہی پتر ویوہار کریں۔ جس سے پیچھے پچھتانا نہ پڑے۔

(... شاستری ایم۔ اے ایم او ایل ... آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور)

دیانند آیورویدک کالج لاہور
نئے طلبا کا داخلہ

دیانند آیورویدک کالج میں نئے طلبا کا داخلہ ۲۵ مئی سے ۵ جون ۳۷ء تک ہوگا۔ داخلہ کے لئے ضروری شرط سنسکرت لے کر میٹرک یا پراگیہ وشارد وغیرہ ہونا ہے۔ کورس چار سال کا ہے۔ آیورویدک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اناٹومی سرجری۔ سائنس وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ طلبا کی پریکٹیکل تعلیم کے لئے ایک اعلیٰ پیمانہ کی فارمیسی ڈسپنسری ...

بلاک ایک انڈور ہسپتال اور تین آؤٹ ڈور ڈسپنسریاں کالج کے زیر تحت موجود ہیں۔ طلبا کی رہائش کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوسٹل میں کیا جاتا ہے۔ مستحق لڑکوں کو وظیفے بھی ملتے ہیں۔ سنسکرت جاننے والی دیویاں بھی اس کالج میں داخل ہو سکتی ہیں۔ اُن کی شکشا کے لئے ایک الگ مہلا چکتسالیہ کھولا گیا ہے۔ جس میں ایک یوگیہ وَیدا کام کرتی ہے۔

کالج کے تمام مفصل قوانین جاننے کے لئے پراسپکٹس منگوا کر دیکھیں۔

(سریندر موہن بی۔ اے پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور)

شری سوامی سروانند جی مہاراج کا پتہ درکار ہے

سرو سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شری سوامی جی مہاراج جہاں کہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یا جنہیں اُن کا مکمل پتہ معلوم ہو۔ کرپا کر کے مجھے سُوچت کریں۔ کیونکہ ہماری سماج کا اُتسو مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جون نشچت ہو چکا ہے۔ اور یہاں کی جنتا اُن کے منوہر اُپدیشوں کی بہت پیاس ہے۔

(دلوک ناتھ آریہ سیوک سانگلہ ہل)

لالہ موسے میں ویدک وواہ

مورخہ ۴ جیٹھ کو لالہ موسےٰ ضلع گجرات میں شریمان لالہ ڈھونڈا راج جی پردہان

آریہ سماج رجوری ریاست جموں کے سپتر مہاشہ دھرم سروپ جی کا شبھ وواہ لالہ باگ شاہ جی پردہان سناتن دھرم سبھا لالہ موسےٰ کی سپتری سوشیلا دیوی جی سے پورن ویدک ریتی سے ہُوا۔ وواہ شری پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری نے کرایا۔ ور پکش کی طرف سے ۵۱ روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا گیا۔ وواہ سنسکار کا اثر جنتا پر اچھا پڑا۔ (نامہ نگار)

> **آریہ ویر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے**

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اُپوگی ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی مصر جی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ا/ سینکڑہ للعہ
ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا مُنہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب } " ا/ " سے
پنڈت کی کوز کام یا درگا دت کی درگت بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) } " ۔/ " ۴/
آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " عہ
ویدانند کون ہے (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) " ۔/ " عہ
شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " عہ
نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری) " ۔/ " عہ
سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " ۴/
آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام اجمانی راولپنڈی صدر) " ۔/ " عہ
پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام بھایا جی رجوعہ) " ا/ " سے
اوتار کا کارن سنتاپ بھوگ (از بہاری لال جی پوران بجا سکرڈنگہ) " ۔/ " ۴/
مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) " ۔/ " عہ
شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہرچند جی ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) " ۔/ " ۱۲/
پورانک دھرم اور وام مارگ (از پریم جی امرتسری) " ۔/ " ۱۲/
پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) " ۔/ " ۱۲/
ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " ۱۲/
مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " ۱۲/
شرادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) " ۔/ " ۱۲/

مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت ۔/ سینکڑہ ۴/
شاستر ارتھ روپڑ یعنی روپڑ میں پورانکوں کیساتھ شاستر ارتھ کے حالات " ۔/ " ۱۲/
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسارام جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " ۱۲/
ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) " ۔/ " ۱۲/
مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) " ۔/ " ۱۲/
سناتن دھرم یا سمایت دھرم (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) " ۔/ " ۱۲/
ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اُپدیشک) " ۔/ " ۱۲/

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی) قیمت ۔/ سینکڑہ عہ
مرزا غلام احمد کی شُدھی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) " ۔/ " ۱۲/

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت ۔/ سینکڑہ ۱۲/
رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) " ۔/ " ۱۲/

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت ۔/ سینکڑہ ۱۲/
راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) " ۔/ " ۴/
سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) " ۔/ " عہ

نوٹ: ...

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک متانتروں کا کھنڈن کرنے والا
زبردست شاندار اور پرچار کیلئے نہایت اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

کتاب	زبان	قیمت
دیانند گرنتھ مالا	ہندی	۳ ؍ للعہ
ویدک ونے تینوں حصے	〃	۱؍
وید امرت	〃	۶؍
اپنشد پرکاش	〃	۲؍
ویدک دھرم	〃	۱۲؍
وید میں اتہاس نہیں ہے	〃	۱۲؍
آنند سنگرہ	〃	[illegible]
〃	اردو	[illegible]
آنند اپدیش مالا	ہندی	۱۰؍
〃 〃	اردو	۱۰؍
امرت ورشا	ہندی	۱۲؍
بھارت میں بھول	اردو	۴؍
راہ راست	〃	[illegible]
گلدستہ دھرم	〃	[illegible]
پراچین گلدستہ دھرم	〃	۴؍
آتم درشن	ہندی	[illegible]
برہم یگیہ	〃	۶؍
سوَرگ	〃	۶؍
نو اپنشد سار	〃	۶؍
گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی	〃	[illegible]
بھگتی درپن	〃	۱۰؍
〃	اردو	۱۰؍
کرتویہ درپن	ہندی	۸؍
بھگتی درشن	〃	۱۰؍
کرتویہ درشن	〃	۱۰؍
یوگ مارگ	〃	۳؍
سرل یوگ ابھیاس	〃	۲؍
برہمچریہ	〃	۲؍
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	〃	۶؍
〃 〃 دوسرا 〃	〃	۴؍
چاروں ویدوں کے ٹسک ہندی فی ۴؍ سٹ		۱۵؍
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴؍
آریہ سماج کیا ہے؟	〃	۵؍
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اردو	[illegible]
سوراجیہ پتھ پردرشک اردو ۱۲؍ رعائتی		۲؍
ویدک ڈپلوما عرف یگیوپویت	اردو	۴؍

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

کتاب	زبان	قیمت
پوران مت آلوچن	ہندی	۳ ؍
پورانک پول پرکاش دونوں حصہ مکمل	〃	للعہ
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	۱۰؍
نشکلنک دیانند	〃	[illegible]
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳؍
شریمد بھاگوت سار	اردو	۳؍
نیوگ پرمان	ہندی	۶؍
لنگ پوران آلوچنا	〃	۷؍
وراہ 〃 〃	〃	۸؍
کورم 〃	〃	۱۰؍
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۳؍
نیوگ فلاسفی	〃	۶؍
مورتی پوجا کھنڈن	〃	۲؍
مرتک شرادھ وارتالاپ	〃	۲؍
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲؍
پوران اور وام مارگ	〃	۳؍
بم مہادیو	〃	۱؍
بھوشیہ پوران کی پریکشا	〃	۴؍
پورانک مت کھنڈن	〃	[illegible]
اموراتِ سدھانت	〃	۲؍

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کتاب	زبان	قیمت
کلیاتِ آریہ مسافر	اردو	للعہ
رشی کا بول بالا	〃	۱۲؍
جواہر جاوید	〃	۱۰؍
دافع الاوہام	〃	۸؍
بابا نانک اور دین اسلام	〃	۳؍
ویدوں کا عربی مبلغ	〃	۴؍
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	〃	۸؍
چور اور چتر	〃	۲؍
اسلامی بہشت کی حقیقت	〃	۳؍
شرک و بدعت اسلام	〃	۳؍
وید اور قرآن	اردو	۲؍
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	〃	۲؍
مرزائی دامِ فریب	〃	۸؍
متعہ اور نیوگ	〃	۲؍
قرآن کی چھان بین	اردو	۳؍
سرگذشت قرآن	〃	۲؍
منہ توڑ	〃	۲؍
مغز بھوڑ	〃	۲؍
خلاصہ تعلیم القرآن	〃	۴؍
مباحثہ آگرہ	〃	۴؍
اسلام میں جلوہ وید	〃	۲؍
عقائد اسلام پر ایک نظر	〃	۴؍

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

کتاب	زبان	قیمت
رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم / ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی	[illegible]
〃 〃 〃 〃	اردو	۲؍
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	〃	[illegible]
آریشن ستیارتھ پرکاش	〃	۴؍
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی	۶؍
〃 〃 وچار	〃	۴؍
〃 〃 پرکاش	〃	۴؍
〃 〃 ہوائی محل	〃	[illegible]
〃 〃 کا فوٹو	〃	۱؍

متفرق کھنڈن کی پستکیں

کتاب	زبان	قیمت
شکتی رہسیہ (رمانس بھگشن)	ہندی	۸؍
گورومت سار	اردو	۱؍
آریہ خالصہ ملاپ	〃	۲؍
وید اور بائیبل	〃	۵؍
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	〃	۶؍
عیسائیت میں جلوہ وید	〃	۲؍
عیسائیت مت درپن	〃	۵؍
عیسائیت پریکشا	〃	۱؍

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اردو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں!

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر پستکالیہ اندروں لوہاری گیٹ لاہور !!

ओ३म्

تار کا پتہ :- "آریہ ویر" لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر (۳۳۰۹)

ARYA VIR

ہفتہ وار

آریہ ویر لاہور

اخبار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر :- مہر چند شرما

چندہ :- سالانہ ...... ۳ روپے
ششماہی ۱/۲
غیر ممالک سے ...... للعہ

جلد (۱۲) [illegible] جون سنہ ۳۷ء مطابق ۲۶ جیٹھ سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ نمبر ۳۸

ہمارا دھرم

ہمیں رازِ وحدت بتایا ہے اس نے ———— ہمیں سیدھا رستہ دکھایا ہے اس نے
ہمیں نغمۂ حق سنایا ہے اس نے ———— ہمیں مست و بیخود بنایا ہے اس نے

ہمارا دھرم دل سے پیارا دھرم

صداقت کی دنیا نے تسلیم اس کی ———— زمانے کے دل میں ہے تکریم اس کی
کرے کیوں نہ ہر شخص تعظیم اس کی ———— کدورت سے ہے پاک تعلیم اس کی

ہمارا دھرم دل سے پیارا دھرم

نہیں چکمے حوروں کے غلماں کے اس میں ———— نہیں جھگڑے اللہ سے شیطاں کے اس میں
تنازعے نہیں کفر و ایماں کے اس میں ———— مقدم ہیں اعمال انساں کے اس میں

ہمارا دھرم دل سے پیارا دھرم

نہیں پیار اصلا اسے قتل و خوں سے ———— یہ ہے پاک قربانیوں کے جنوں سے
ہے نفرت اسے ایسے فعلِ زبوں سے ———— سکھاتا ہے رہنا یہ امن و سکوں سے

(آتش بہاولپوری)

ہمارا دھرم دل سے پیارا دھرم

ویدامرت

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्
होतारं रत्नधातमम्॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۱

(۳)

"اگنی" شبد کا ارتھ مشہور آگ بھی ہوتا ہے۔ آنکھ سے پرتیکش ہونے والے پدارتھوں میں آگ کا سب سے پہلے اور مکھیہ درشن ہوتا ہے۔ اگنی میں آگے لے جانے کی خاصیت ہے ہی اس سے توکسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اس پکش میں منتر کے ارتھ یوں ہوں گے۔

میں (پرماتما) اگنی (آگ) کا بیان کرتا ہوں۔ جو پروہت سب سے مکھیہ ہے۔ جو یگیہ (لوک پرلوک کے ہت کاری کاموں) کی دیو دیہ کا شک ہے۔ جو رتوؤں (موسموں) کو ٹھیک ٹھیک بناتی ہے۔ جو سب کو لے لیتی ہے۔ اور رتنوں (ہیرے وغیرہ جواہرات) کو بناتی ہے۔

شاستروں میں آگ چار قسم کی بتائی گئی ہے (۱) بھوم ... جو زمین پر ہے۔ لکڑی کوئلے وغیرہ ایندھن سے ہونے والی (۲) ودیت جس کا ایندھن جل ہے۔ بجلی وغیرہ (۳) اُدریہ پیٹ میں رہنے والی۔ جسے جاٹھر اگنی بھی کہتے ہیں۔ یہ خوراک کے ہضم کرنے کا کام کرتی ہے۔ (۴) آکسمک زمین کے اندر کی آگ۔ جس سے آتش فشاں پہاڑ بنتے ہیں۔ جو الامکھی پربت جس کا کرشمہ ہیں۔

ان چاروں قسم کی آگ میں ایک اگنی تو مشترکہ ہے۔ جو انہیں "اگنی" نام کا ادھیکاری بناتا ہے۔ وہ ہے پروہت آگے لے جانے والا۔

جتنے یگیہ وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ ان سب میں آگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس واسطے اگنی کا وشیش (صفت) یگیہ کا دیو یہاں مذکور ہوا ہے۔

اُپنشدوں میں اس جسم کو یگیہ کہا ہے ... اس جسم کو آگ ہی زندہ رکھتی ہے۔ اگر جسم کی اندر کی آگ کم ہوجائے یا ختم ہوجائے۔ تو موت ہو جاتی ہے۔ اس واسطے شریر کے اندر کی آگ اس جسم کو زندہ رکھنے کے سبب سے یگیہ کا دیو ہے۔

موسموں کی تبدیلی میں تو سوریہ اور چاند کا ہاتھ ہے جو آگ کی ایک قسم ہے۔

کوئی بھی چیز آگ میں ڈالیئے آگ اسے بھسم کر دیتی ہے۔ اس واسطے اسے ہوتا کہا گیا ہے۔

سائنسدان بتلاتے ہیں۔ کہ ہیرے اور کاربن میں کوئی خاص فرق نہیں زمین کے اندر پڑا ہوا پتھر کا کوئلہ ایک خاص مدت کے بعد خاص درجہ کی حرارت کے سبب سے ہیرا بن جاتا ہے۔ اس نیم کو سمجھ کر اب سائینس دانوں نے نقلی ہیرے بنانے شروع کر دئے ہیں۔

انسان کو آرام دینے کے وسائیل مہیا کرنے میں آگ کا بڑا ہاتھ ہے۔ بجلی بھی آگ ہی کا روپ ہے۔

ہم نے اختصار سے اس بھوتک پکش کا دیا کھیان کیا ہے۔ تفصیل سے لکھنے کیلئے دفتروں کے دفتر چاہئیں۔ بدھیمان پاٹھک خود ہی ادھک وچار لیں۔

اوم تتم

(ویدانند تیرتھ)

"یتیم کی تڑپ"

(از قلم مہاشہ فقیر چند انور گجراتی) لال کرتی بازار راولپنڈی

میرے دل میں شدتِ درد ہے اسی فکر میں ہوں کہ کیا کروں
میری بیکسی میری بیکلی میں دوا کروں کہ دُعا کروں

مجھے روگ ہو تو دوا کروں جو بیوگ ہو تو دُعا کروں
مگر آہ مجھ کو تو سوگ ہے نہیں سُوجھتا کہ میں کیا کروں

کچھ آیا یاد تو رو دیا۔ تھمے اشک جب تو تڑپ لیا
آہ! اے میری افسُردگی۔ تو بتا کہ اور میں کیا کروں

ہوں وفورِ درد سے رو رہا۔ میں تڑپ رہا ہوں بلک رہا
کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ آ۔ تیرے دردِ دل کی دوا کروں

میرے حالِ زار کو دیکھ کر یہ تقاضا خونِ جگر کا ہے
کہ میں سوز بن کے جلا کروں یا میں اشک بن کے بہا کروں

تجھے گر خُدا نے دیا ہے کچھ۔ تو تُو کچھ تو نامِ خُدا پہ دے
تو اُٹھا وے دستِ کرم کو جب تیرے در پہ جا کے صدا کروں

جہاں دل کو صبر و قرار ہو۔ جہاں مجھ کو بھی ملیں راحتیں
میرے بختِ خفتہ بتا مجھے کوئی جا۔ کہ جس جا بسا کروں

آریہ سماج شاہدرہ ملز کا وارشک اُتسو

مورخہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ مئی کو بڑے سمارو ہ سے منایا گیا۔ شری پت سوامی جی بان پرستھی شری سوامی دھیرانند جی۔ شری پنڈت منسا رام جی۔ شری جگن ناتھ جی۔ شری پنڈت راجہ رام جی۔ شری سوامی وچارانند جی شری اجیت سنگھ ستیارتھی شری ڈاکٹر بھگت رام جی شری مہاشہ گردھاری لعل شری مہاشہ شمشیر سنگھ جی و شری مہاشہ ہنسراج جی کے منوہر دیا کھیان ... ہوئے۔ شری پنڈت ماہر شرما نے میجک لالٹین دوارہ منوہر کتھا کی۔

(آنند سروپ منتری آریہ سماج شاہدرہ ملز لاہور)

ہفتہ وار

اخبار ——— آریہ ویر ——— لاہور

۸۔ جون ۱۹۳۷ء

آریہ پرتی ندھی سبھا جنرل اجلاس کے بعد

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس ۲۹۔ ۳۰ مئی کو ہو گیا۔ اس کی مفصل کارروائی چناؤ وغیرہ آج کے پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ اس پر میں کچھ زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ گو پارٹی بازی اور دھڑے بندی کے مظاہرہ کے کارن نرنکش سجنوں کی اچھا پورے طور پر پوری نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی چناؤ ایسا ہو گیا ہے۔ کہ سبھا کی کہی جانے والی دونوں پارٹیوں میں سے کوئی بھی شکایت نہیں کر سکتی۔ کوئی بھی پارٹی نہ بھاری اکثریت میں ہے اور نہ بھاری اقلیت میں۔ بلکہ تقریباً برابر ہی دونوں پہنچ چکی ہیں۔ پچھلے سال کی انترنگ سبھا میں اس وقت کی برسر اقتدار پارٹی کی بڑی بھاری میجارٹی تھی۔ اب وہ حالت نہیں ہے۔ دیوان بہادر بدری داس سرودسمتی سے پردھان چنے گئے۔ آپ پر دونوں پارٹیوں کا یکساں وشواس ہے۔ آپ کا پردھان چنا جانا اس امر کی گارنٹی ہے کہ سبھا کے جھگڑوں کا پچھلے چند ماہ کا ناخوشگوار کانڈ ختم ہو جائے گا۔ دیانند اینگلو ودیالیہ کے قضیہ کو نپٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے آپ کو ہی ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ اب جب آپ سبھا کے پردھان بن گئے ہیں۔ یہ معاملہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے نپٹائے جا سکے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی سبھا کے اور جھگڑے اور ان کے دور سے کارن بھی دور ہو کر سبھا کا کام نہایت شانتی پوروک ہوتا رہے گا۔

سبھا کی کہی جانے والی دونوں پارٹیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اس سال پارٹی بھاؤ کو چھوڑ کر سبھا کے کام کو فروغ دیں۔ اور جو نقصان سبھا اور آریہ سماج کے وقار کو پہنچا ہے۔ اسے بحال کریں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں سملت ہونے والے پرتی ندھی خواہ وہ کسی وچار اور پارٹی کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر آئے لیکن سب کی یہ رائے تھی۔ کہ جھگڑے بند ہونے چاہئیں۔ اور سب کو مل کر آریہ سماج کے کام کو پشٹی دینی چاہیے۔ اس لئے اس سال سبھا کو اس کام کے لئے اپنی شکتیاں مرکوز کر دینی چاہئیں۔ یہ دکھ کی بات ہے۔ کہ ہماری انترنگ سبھاؤں اور جنرل اجلاسوں میں چناؤ اور جھگڑے کی باتوں پر سارا وقت ضائع ہو جاوے۔ اور آریہ سماج کی اُنتی کے وسائل اور ضروریات آدی کے متعلق سوچنے کو کچھ منٹ بھی نہ ملیں۔ یہ بھاؤنا اس سال بدل جانی چاہیے۔ انترنگ سبھا میں فضول جھگڑوں پر دو دو دن ضائع کرنے کی بجائے پریم پوروک مل کر آریہ سماج کی اُنتی کے سمبندھ میں اپنا کرتویہ پورا کیا جاوے۔ آریہ سماجوں میں اشانتی ہے۔ جھگڑے ہیں۔ آریہ سماجیں مشغول ہو رہی ہیں۔ مخالفین کا تحریری و تقریری پراپیگنڈا زوروں پر ہے۔ اچھوت ادھار اور شدھی آدی کی سمسیائیں آریوں کی پوری شکتی چاہتی ہیں۔ ان سب باتوں کے لئے پروگرام بنا کر زور و شور سے کام شروع کیا جاوے۔ آریہ جنتا تیار ہے۔ اور وہ شتابدی کے موقعہ پر اس نے اس امر کا ثبوت بہم پہنچا دیا تھا۔ کہ اگر اس کی رہنمائی کی جائے۔ تو وہ جی جان سے سہوگ دینے کو تیار ہے۔ اب بھی آریہ سماجوں کی اوستھا جو کمزور ہو رہی ہے اس کا کارن مرکزی لیڈروں کی کمزوری اور نرتطال ہیں۔ ورنہ جنتا تو ویسے ہی پریم وشواس اور جوش سے کام کو تیار ہے۔ اس لئے سب سے پہلی ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری اس سال لڑنے جھگڑنے کی بجائے کام کریں۔ اور پنجاب کی آریہ سماجوں کو شکتی شالی بنا دیں۔

آریہ سماجوں سے مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ اپنا کرتویہ پورا کریں گی۔ لیکن پھر بھی دو شبد میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اس سال وہ نیشچہ کر لیں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج میں خانہ جنگی ہرگز نہیں ہونے دینی۔ مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ رائے بہادر دیوان بدری داس جی کی پردھانتو میں شانت کرہ ہوائی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن پھر بھی کوئی جھگڑے یا پارٹی کا پرچار کرے۔ سماجوں میں پچھلے مہینوں کی طرح کبڈی کھیلنے کا یتن کرے۔ تو آریہ سماجوں کا کرتویہ یہ ہوگا۔ اسے فوراً روک دیں۔ اور صاف الفاظ میں گھوشنا کر دیں۔ کہ آریہ سماج کے ہت کے لئے سب جھگڑے ختم کئے جاویں۔ سب سماجیں یہ سال ٹھوس پروگرام کے ارپن کر دیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پنجاب کی سب سماجوں سے اگر جھگڑے و پارٹی بازیاں دور ہو جائیں۔ اور سب آریہ بھائی باہم گلے مل کر رشی دیانند کی سچی سپرٹ کے مطابق آریہ سماج کا کام شروع کر دیں۔ تو دنوں میں آریہ سماجوں کی کایا پلٹ سکتی اور پہلے کی طرح آریہ سماج فارورڈ موومنٹ بن سکتی ہے۔ آریہ ویر اس ضمن میں اس سال خاص اندولن منڈن اور کھنڈن کی زبردست لہر۔ یووک سبھاؤں کمار سبھاؤں اور آریہ ویر دلوں کی تنظیم۔ تحریری اور تقریری پرچار کی زبردست سکیم آدی کا خاص پروگرام لیکر کرنا چاہتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بھی جہاں اس پروگرام میں آریہ سماجوں کی رہنمائی کرے۔ وہاں سب آریہ سماجیں اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کٹی بدھ ہو جاویں۔ ہر سماج میں منڈن اور کھنڈن کا چکر زور شور سے چلنا شروع ہو جاوے۔ سنیہ سناتن ویدک سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن آریہ سماج کا مکھیہ کام ہے۔ مگر آریہ سماج اس مکھیہ کام کو بھول کر فروعات اور نکمی باتوں پر الٹا ڈبو رہا ہے۔ یہی بڑا کارن آریہ سماج کی گراوٹ کا ہے۔ آریہ ویر! اس گراوٹ کو دور کریں اور رشی دیانند اور شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی مثالوں کو سامنے رکھ کر ویدک سدھانتوں کے منڈن اور اویدک سدھانتوں کے کھنڈن میں اپنی تمام شکتیاں لگا دیں۔

یووک سبھاؤں۔ کمار سبھاؤں اور آریہ ویر دلوں کی تنظیم آریہ سماج کی اُنتی کے لئے ضروری چیزیں ہیں۔ سب سماجیں اپنے اپنے ہاں ان سبھاؤں اور دلوں کو سنگٹھت کر کے ان کے دوارہ یووکوں کماروں اور آریہ ویروں کو آریہ سماج کی سیوا کے لئے تیار کریں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھی اسکے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پچھلے سال دسمبر میں سیالکوٹ میں آریہ ویر دل سمیلن اور آریہ یووک سمیلن ہوئے۔ اس کے پرستاؤ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیجے گئے۔ لیکن ابتک ان پر وچار تک نہیں کیا جا سکا۔ اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا کو یووک سبھاؤں آریہ کمار سبھاؤں اور آریہ ویر دلوں کے سنگٹھن کی طرف خاص دھیان دینا چاہیے۔ اور آریہ سماجوں کو بھی ان کے سنگٹھن کی پوری کوشش کرنی چاہیے تحریری اور تقریری پرچار کے لئے جہاں سبھا زیادہ سے زیادہ مستعدی سے کام کرے۔ وہاں آریہ سماجیں لوکل آریہ سجنوں سے جو لکھ اور بول سکتے ہیں کام لیں۔ اور اپنے شہروں کے محلے محلے گلی گلی میں نیز گرد و نواح کے دیہات میں آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچا دیں آریہ سدھانتوں کے منڈن اویدک مت متانتروں کے کھنڈن اور دوسرے دھرموں کی مخالفانہ پستکوں کے جواب چھپوانے کی طرف خاص توجہ دی جانی چاہیے۔ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماجیں دونوں تحریری پرچار کے متعلق اپنا کرتویہ پورا نہیں کر رہیں۔ جس کا نتیجہ ہے۔ کہ ودھرمیوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ آریہ سبھا سدوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے کاریہ سے انہیں اپنی شکتی کا احساس کرائیں۔

اسی طرح اچھوت ادھار اور شدھی کے کام ہیں۔ ہندوؤں پر سب طرف سے حملے ہو رہے ہیں پنجاب میں اسلامی راجیہ کی سی حالت بن چکی ہے۔ ہندی کے پرچار کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں اور سرکاری طور پر اسے کچلا جا رہا ہے ناشکتا اور فیشن پرستی بڑھ رہی ہے۔ آریہ سماجوں کو ان سب کا مقابلہ کرنا ہے

پروگرام بنا کر ہاتھ میں لینا چاہیئے - رشی دیانند کے ستھاپت آریہ سماج کی موجودگی میں ویدک دھرم آریہ سبھیتا اور سنسکرتی خطرہ میں ہو - اچھوت بھائیوں کا نواد ہیں - شدھی کا کام سست ہو - ہندی پرچار عام ہونے کی بجائے کم ہو - یہ شرم کی بات ہے - رشی دیانند کے نام لیوا آریہ سماجیو! گریبان میں منہ ڈال کر سوچو - اور برت دھارن کرو - کہ اس سال تم سچے معنوں میں آریہ ویر بن کر اپنا کرتویہ پورا کریں گے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا اور پنجاب کی آریہ سماجوں میں نئے جیون کا باب شروع کر دینگے

(مہر چند شرما)

دیانند برہم مہا ودیالیہ کا نیا آچاریہ

ڈی - اے - وی کالج کمیٹی نے دیانند برہم مہا ودیالیہ کا آچاریہ شری پنڈت پرمانند جی ایم - اے - ایم ایل اوکو مقرر کر کے ایسا کاریہ کیا ہے - جس کے لئے ہم اسے مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے پنڈت پرمانند جی کو دیانند برہم مہا ودیالیہ کا آچاریہ بنے دو ماہ کے قریب ہونے والے ہیں اور اس عرصہ میں دیانند برہم مہا ودیالیہ کی فضا ہی تبدیل ہو گئی ہے - آپ رشی دیانند اور آریہ سدھانتوں کے کٹر وشواسی اور بھگت ہیں - اور اس لحاظ آپ جیسے مہانو بھاؤ رشی دیانند کے مشن کے پرچارک تیار کرنے والی اس سنستھا کے آچاریہ بننے ہی موزوں ہو سکتے ہیں ہمیں پوری آشا ہے - کہ آپ کے آچاریہ پن میں دیانند مہا ودیالیہ کافی انتی کریگا - اور جس مشن کیلئے اسے ستھاپت کیا گیا تھا - اس کی پورتی کے لئے کافی اگرسر ہو سکے گا -

پورانک پول پرکاش کی ضبطی

پورانک پنڈت کالو رام شاستری کی کتاب آریہ سماج کی موت کے جواب میں چھپی ہوئی پنڈت منسا رام جی ویدک توپ کی ہندی کتاب پورانک پول پرکاش گورنمنٹ پنجاب نے ضبط قرار دی ہے - اس ضبطی کے سلسلہ میں نویگ پریس کی ایک ہزار روپیہ ضمانت ضبط کر لی گئی اور دوسرے پریسوں سے بھی جن میں یہ کتاب چھپی - پانچ پانچ سو کی ضمانتیں مانگی ہیں - اس کتاب میں پورانکوں کی طرح گند نہیں اچھالا گیا تھا - بلکہ یکتی یکت پرمان جواب دیئے گئے تھے - اور کافی عرصہ سے چھپے ہونے کے باوجود کوئی ایجی ٹیشن اس کے خلاف نہیں ہوئی تھی لیکن پھر بھی اسے ضبط قرار دیدیا گیا -

گوپال مصر کے منہ میں لگام ڈالی جاوے

گوپال مصر کی شرارہ انگیز کتاب کلجگ انسان کے لباس میں ابھی تک ضبط نہیں ہوئی - اس سے اس کا حوصلہ اور بڑھ گیا ہے اور اس نے پچھلے دنوں رام پوجا اور شیطان کی تعلیم جس میں آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کے خلاف اور بھی زیادہ پاجیانہ بکواس کی گئی ہے چھپوا دی ہے - آریہ سماجوں میں اس کتاب کے خلاف ہیجان پیدا ہو رہا ہے - مگر گورنمنٹ کی مشینری جو آج کل ایسی کتابوں کی ضبطی کے لئے خاص مستعدی کا اظہار کر رہی ہے - حرکت میں نہیں آ رہی اور باوجود آریہ اخباروں کے اور آریہ سماجوں کے پروٹسٹ کے یہ کتاب ضبط نہیں ہوئی - ہم بڑے زور سے پنجاب گورنمنٹ اور پریس برانچ کی توجہ گوپال مصر کی شرارہ انگیزیوں کی طرف مبذول کراتے کراتے ہوئے آشا رکھتے ہیں - کہ وہ جہاں جلد از جلد اس پاجیانہ کتاب "رام پوجا اور شیطان کی تعلیم" کو ضبط کرے گی - وہاں اس کی پہلی کتاب کلجگ انسان کے لباس کو بھی ضبط قرار دیا جائے گا - جب اس کتاب کے لئے وارننگ کی جا چکی ہے - تو اسے ضبط بھی قرار دیا جانا چاہئے - اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ وارننگ کے بعد گوپال مصر شرارہ انگیزیاں کر رہا ہے - اس کے منہ میں لگام دینے کے لئے گورنمنٹ کو مناسب کاروائی کرنی چاہیئے ؛

مہتہ جیمنی جی لاہور میں

شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری راجپوتانہ میں پرچار کرنے کے بعد سی پی میں پرچار کر رہے تھے مہو میں انہیں اپنے سپتر دھرم پال بی - ایس سی کی علالت کا تار ملا - آپ وہاں سے سیدھے لاہور چلے آئے - ہفتہ سے آپ لاہور میں ہی ہیں - عزیز دھرم پال کو ٹائیفائڈ بخار ہوئے ۴۸ دن ہو گئے ہیں - ابھی بخار نہیں اترا - بہترین ڈاکٹروں کا علاج کرایا جا رہا ہے - پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ شبھ چنتک عزیز کو نیروگ کرے - تاکہ مہتہ جی پورومت ویدک دھرم پرچار میں بے فکری سے لگ سکیں

آریہ ویر کا ویدک دھرم نمبر

آریہ ویر کے خاص نمبر دھارمک جگت میں دھوم مچا چکے ہوئے ہیں اب ہر ماہ ایک خاص نمبر نکالنے کا پروگرام بنایا گیا ہے - یہ نمبر اخباری سائز پر پرکاشت ہوا کریں گے اور قیمت ان کی پرچار کی خاطر صرف ایک آنہ ہوگی - اس ماہ کا خاص نمبر ۲۹ جون کو ویدک دھرم نمبر کے روپ میں نکلیگا - سب لیکھ و کوتائیں ویدک دھرم کے سوروپ مہانتا فضیلت اور سدھانتوں آدی کے متعلق ہوں گی - آریہ ودوان اور لیکھک جلد اپنے اپنے لیکھ اور شعرا اور اپنی نظمیں بھیجدیں - نمبر مذکورہ بڑا شاندار ہوگا - اور پرچار کے لئے آریہ بھائیوں اور ودھرمیوں دونوں میں بانٹنے کے لئے بہترین بھینٹ ہوگا - اس لئے آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد از جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں ؛

ریویو

سورج کی چمک

عرف

گرہستھ کے دکھوں سے نجات

اردو - ضخامت ۲۱۶ صفحے - قیمت ۱۲/

اس کتاب میں ناول کے ڈھنگ پر زمانہ حال کے گرہستھ کا فوٹو کھینچتے ہوئے آریہ گرہستھ کا معیار - اور اس کے فرائض بڑی خوبی سے سمجھائے گئے ہیں - کتاب بڑی دلچسپ اور گرہستھ سدھار کے لئے بڑی اپیوگی ہے - وواہ کے لئے ور کی تلاش - روزانہ کرنے یوگیہ کرم - ہماری قوم اور دیش کی گراوٹ کے کارن - اچھا انکول سنتان پیدا نہ ہونے کی وجہ وواہ کے منتر - ویدک وواہوں یگیہ اتیادی کی اوشیکتا وغیرہ پر بڑی اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے - لیکھک نے کتاب کی تیاری کیلئے کافی محنت کی ہے -

ملنے کا پتہ

سرسوتی - دیوی متی آریہ نواں شہر جالندھر

(۲) پنڈت ویر چند شرما ویدک پستکالیہ لاہور

رشی جیون

بطرز مشہور پنجابی گیت جگا

از مہاشہ [illegible] ماسٹر [illegible] بی۔ اے [illegible] لاہور

(۱)

(۱) مول جمیاں تے ملن ودھائیاں مول جمیا[1]
مول جمیاں تے ملن ودھائیاں، کہ وڈا ہو کے رشی ہوگیا - کرشنا
کرشنا کہ تیری مٹ وے گئی ست ترشنا

(۲) چن چڑھیا لوک پیا ویکھے - چن چڑھیا
چن چڑھیا لوک پیا ویکھے کہ موروبی تیرتھ بنا - بھاری
بھاری کہ خلقت ٹٹ کے پئی اوتھے ساری

(۳) وڈا ہو کے وید پیا پڑھدا - وڈا ہو کے
وڈا ہو کے وید پیا پڑھدا - کہ اندر جوت جگی - نیاری
نیاری کہ سچا بن وے گیا برہم چاری

(۴) چلی بھین سرگ نوں مول دی - چلی بھین
چلی بھین سرگ نوں مول دی کہ اس دا کال آگیا - بھینے
بھینے کہ جیرڑے جمدے نے - نہیں رہنے

(۵) دن گذرے تے چاچا چلنا - دن گذرے
دن گذرے تے چاچا چلیا کہ ہیضے مار لیا - پیارا
پیارا کہ عملاں باجھ نہ پار اتارا

(۶) نہیں پھسنا گرہست وچ مول نے نہیں پھسنا
نہیں پھسنا گرہست وچ مول نے - کہ دل وچ دھار لیا - آپے
آپے کہ بھنے تو ڑ نہیں کدی ماپے

(۷) برت رکھیا شواں دی رات دا - برت رکھیا
برت رکھیا شواں دی رات دا - کہ رات ساری جاگدا رہیا - پجاری
پجاری کہ تینوں آوے گئی نیند بھاری

(۸) پتا سوں گیا تے پت رہیا جاگدا - پتا سوں گیا
پتا سوں گیا تے پت رہیا جاگدا - کہ شو اتے چوہا چڑھ گیا - مورتی
مورتی کہ چوہا کرن لگا ڈھڈ پوربی

(۹) چوہے خوب بھوگ نوں کھادا - چوہے خوب
چوہے خوب بھوگ نوں کھادا - کہ مورتی دیکھدی رہی - دس وے
دس وے کہ پتھراں نوں کیوں منیے بیا ڈا ارب وے

(۱۰) گھر چھڈ کے مول جی چلیا - گھر چھڈ کے
گھر چھڈ کے مول جی چلیا - شواں دے ڈھونڈن نوں - ربا
ربا کہ یوگیاں نوں ڈھونڈوا پھرے تدوں لبھا

(۱۱) جا دسیا پتا نوں اک سادھو - جا دسیا
جا دسیا پتا نوں اک سادھو کہ سدھ پور پکڑ لیا جا کے
جا کے کہ کیڑے پاڑ چھڈے ہتھ پا کے

(۱۲) گھیرا پا لیا سپاہیاں آ کے - گھیرا پا لیا
گھیرا پا لیا سپاہیاں آ کے کہ مول پھر نس نہ جائے - کرشن[2]
کرشن کہ ایہو آخری ہویا مول درشن

(۲)

(۱۳) جدسوں گئے سپاہی سارے - جدسوں گئے
جدسوں گئے سپاہی سارے کہ مول جی اٹھ نسیا - منگلیں
منگلیں کہ یوگی لبھدا رہیا - وچ جنگلیں

(۱۴) جا چڑھیا ہمالے پہاڑیں - جا چڑھیا
جا چڑھیا ہمالے پہاڑیں کہ یوگیاں توں یوگ سکھدا - سوامی
سوامی کہ متھرا جا لبھیا - گورو نامی

(۱۵) وید پڑھدا اتے یوگ پیا کردا - وید پڑھدا
وید پڑھدا اتے یوگ پیا کردا کہ ورجانند کٹی - بہ کے
بہ کے - کہ دکھنا دین لگا - لونگ لیکے

(۱۶) گورو آکھدا لونگ نہیں لینے - گورو آکھدا
گورو آکھدا لونگ نہیں لینے - کہ جیون میں منگدا - تیرا
تیرا - کہ وید پرچار کریں - ششیہ میرا

(۱۷) متھا ٹیک کے گورو نوں ٹر چلیا متھا ٹیک کے
متھا ٹیک کے گورو نوں ٹر چلیا - کہ جا پرچار کرے - سوامی
سوامی - کہ تیرے جیہے نہیں ملنے - رشی نامی

(۱۸) جا لایا ہردوار ڈیرا - جا لایا
جا لایا ہردوار ڈیرا - کہ مورتی دا کھنڈن کرے - سوامی
سوامی - کہ اوتھے ہار گئے پنڈے نامی

(۱۹) پھر آئے رشی ورکاشی - پھر آئے
پھر آئے رشی ورکاشی - کہ پرانی ہار گئے سارے
سارے - کہ ودیا دا ایدھ ہویا گئے مارے

(۲۰) تھاں تھاں تے سماجاں بنیاں - تھاں تھاں تے
تھاں تھاں تے سماجاں بنیاں - کہ رشی پرچار کرے - سائیاں
سائیاں کہ ڈبدیاں تار گیوں - بنے لائیاں

(۲۱) تینوں مارنے دی کرن دلیلاں تینوں مارنے دی
تینوں مارنے دی کرن دلیلاں - کہ کئی واری زہر دتی - ویریاں
ویریاں کہ آخر جان لئی تیری فقریاں

(۲۲) نہیں جمنے تیرے جیہے یوگی - نہیں جمنے
نہیں جمنے تیرے جیہے یوگی - کہ بھارت ڈھونڈ لیو ساری
ساری کہ تل نہ کوئی سکے برہمچاری

(۲۳) رشی دسیا وید دا رستہ - رشی دسیا
رشی دسیا وید دا رستہ - کہ چل کے مکتی لئیں - بھگتا
بھگتا کہ سدھا ہور نہ ملے کوئی رستہ

(۲۴) کوی آکھدا دیانند تاریا - کوی آکھدا
کوی آکھدا دیانند تاریا کہ برق اسی ڈبدے پئے - رشیا
رشیا - سدھا ر سارا لوگ گیوں - ہٹ ہٹیا

[1] [2] رشی دیانند کے پتا جی کا نام تھا۔

(سلسلہ مضمون) (قسط ٣٧)

وارتا شتک یا سو ساکھی

چودھویں وارتا (ساکھی)

شری سوامی پرکاش پوری جی مہاراج کے انوبھو

لیکھک شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج

بھاگنے کے بعد جو کچھ مجھ پر بیتی اس کا ذکر کرنے سے پہلے میں آپ کو ڈاکٹر صاحب کے متعلق بتلانا چاہتا ہوں۔ ان کی بدولت مجھے ویدک دھرم روپی اموّلیہ سمپتی پراپت ہوئی۔ سچ مچ ان جیسے اگر ایک ہزار آریہ وچار کے ڈاکٹر ہوں۔ تو وہ ایک کروڑ اُپدیشکوں سے بڑھ کر پرچار کا ریہ کر سکتے ہیں۔

میں جب سوستھ ہو کر بستر چھوڑنے کے قابل ہوا۔ تو ایک دن باگیشوری بھائی نے کہا۔ بھیا۔ آج تم اچھے ہو گئے ہو۔ میری اچھا ہے۔ کہ آج ڈاکٹر کی سیوا میں چل کر اس کا دھنیواد کر آئیں۔ میں نے اس سے کہا۔ "باگی جیسا تم کہو گے میں ویسا کروں گا۔ لیکن تمہارا اتینت کرتگیہ ہوتا ہوا بھی تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تم نے میرا علاج کرا کے اچھا نہیں کیا۔ اگر میں مر جاتا۔ تو ان دکھوں سے تو چھوٹ جاتا۔ باگی بھائی۔ جیون ہر ایک کو پیارا ہوتا ہے۔ مجھے بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ لیکن مجھے جیون میں رس نظر نہیں آتا۔ آنند کا انوبھو نہیں ہوتا۔ اس واسطے جینے کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔ تم مبالغہ نہ ماننا۔ اگر تم نہ ہوتے۔ تو شاید میں نے آتم ہتیا کر لی ہوتی بھلے ہی مجھے کوئی کوئی ڈھونگی اور دمبھی آدمی بزدل۔ کائر) اور پاپی کہہ لیتا۔ اس سب کے علاوہ ایک اور نیا زبردست کارن پیدا ہو گیا ہے۔ جس سے مجھے جینے کی اچھا نہیں ہوتی۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب میں ایسا انوبھو کرنے لگا ہوں۔ کہ میرے کارن تمہیں بھی دکھ جھیلنے پڑینگے۔" اتنا کہتے کہتے میرا گلا رُک گیا۔ جی بھر آیا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ مجھے ان دنوں کا ایک انوبھو ہے۔ کہ باگی میرے آنسو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ باگی نے میری یہ حالت دیکھ کر میرے گلے میں اپنے بازو ڈالے اور رونے لگ گیا۔ مجھے چپ کرانے میں اس نٹ کھٹ کو بھی فوراً یاد تھا۔ میں فوراً سنبھل گیا۔ اللہ میں نے کہا چلو باگی۔ چلیں ڈاکٹر کے پاس۔ لیکن کیا اس کے پاس خالی ہاتھ چلنا مناسب ہوگا۔ باگی نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو بھیا۔ میں نے سب پربندھ کر لیا ہے"۔ باگیشوری نے کپڑے سے ڈھکی ہوئی ایک تھالی اُٹھائی اور مجھے ساتھ لے کر ڈاکٹر کے گھر کی طرف مجھے لے چلا۔ راستے میں اس نے مجھ سے کہا۔ "ڈاکٹر جی کو پرنام کرتے ہوئے نمستے کہنا۔ اس سے وہ پرسن ہوتے ہیں۔ بھیا۔ وہ بڑے نیک ہیں۔ سب کا بھلا کرنے کو طیار رہتے ہیں۔" ڈاکٹر کا گھر نزدیک تھا۔ ہم نے جا کر سر جھکا کر دونوں ہاتھ جوڑ کر نمستے کہا۔ ڈاکٹر نے بڑے پریم سے جواب میں ہاتھ جوڑ کر نمستے کہا اور ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہمارے بیٹھنے پر ڈاکٹر جی نے کہا۔ "بندھو۔ تمہارا باگیشوری لال بڑا سیوا کرنے والا ہے۔ اس طرح جی جان لگا کر سیوا کرنے والا لڑکا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ بھگوان اس کی آیو لمبی کریں"۔ ڈاکٹر کی اتنی بات سُن کر میں کچھ بولنا چاہتا تھا۔ کہ باگیشوری نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور تھالی پر سے کپڑا ہٹا کر تھالی ڈاکٹر کے آگے سرکا دی۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ڈاکٹر جی۔ میں آپ کی سیوا کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ آپ نے بھیا کے پران نہیں بچائے مجھے جیون دان دیا ہے۔ اگر کہیں بھیا کی جان پر بن آتی تو میں اپنی جان دے دیتا۔ اس وقت ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ تھوڑی سی بھینٹ قبول کیجئے۔ بھگوان کی دیا ہوئی۔ تو میں آپ کی ایک ایک پائی ادا کر دوں گا"۔ باگیشوری کے اس شِشٹاچار گیان کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

ڈاکٹر نے روپے تو اُٹھا کر واپس کر دئے اور کہا۔ "باگیشوری لال جی اس میں کوئی شک نہیں کہ فیس میرا حق ہے۔ لیکن ڈاکٹر اور انسان ہوتے میرا کچھ فرض بھی ہے۔ میں نے فیس یا مٹھائی وغیرہ کے لالچ سے تمہارے بھیا جی کا علاج نہیں کیا تھا۔ تم سوچو اگر میرا بچہ بیمار ہو جائے۔ تو اس کا علاج میں کروں گا یا نہیں۔ اس وقت فیس مجھے کون دے گا۔ اس واسطے تم فیس کی تو بات میرے آگے نہ کرنا۔ باقی تم یہ پھل وغیرہ جو لائے ہو آؤ ہم تم مل کر کھائیں۔ غرضیکہ ڈاکٹر نے ہماری بھینٹ سویکار کی۔ پھل کھا چکنے کے بعد ڈاکٹر نے کہا۔ تم سارا دن کیا کرتے ہو۔ باگیشوری نے کہا۔ امیروں کے لڑکے یا مال مفت کے مالکوں کی اولاد جو کچھ کرتی ہے۔ ڈاکٹر نے پوچھا تم کچھ پڑھے بھی ہو۔ تب وہ بولا۔ بھیا تو کچھ پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن میں تو کالا اکشر بھینس برابر پڑھا ہوں۔ اتنی بات سُن کر ڈاکٹر نے کہا۔ "سچ مچ تم میرا بدلہ ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو تم روز میرے پاس آیا کرو۔ میں تمہیں پڑھایا کروں گا"۔

میں اب تک چپ تھا۔ میں نے کہا۔ ڈاکٹر جی اگر مجھے اپنی شرن میں لے لیں تو اس سے بڑھ کر میری خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے"۔

اب ہم روز ڈاکٹر کے ہاں جانے لگے۔ ڈاکٹر جی نے ہمیں پڑھانا شروع کیا۔ باگی پڑھنے کے علاوہ بیماروں کی سیوا بھی کرنے لگا۔ اس کاریہ میں وہ ایسا چتر نکلا۔ کہ اچھے اچھے تجربہ کار کمپونڈروں کو بھی مات کر گیا۔

ایک دن ہم سویرے ڈاکٹر جی کے مکان پر جا نکلے۔ جا کر دیکھا۔ ڈاکٹر جی پالتی لگائے آنکھیں موندے بیٹھے ہیں۔ ساتھ ہی ان کے پریوار کے لوگ بھی اسی حالت میں ہیں۔ ہم چپ چاپ جا کر بیٹھ گئے۔ کوئی آدھ گھنٹے کے بعد ڈاکٹر نے آنکھیں کھولیں۔ ہمیں بیٹھا دیکھ کر چپ چاپ ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔ اس کے بعد جب ان کے پریوار کے لوگوں نے بھی آنکھیں کھولیں۔ تو ان کا ایک بچہ ہون کنڈ اُٹھا لایا۔ اور وے سب مل کر ہون کرنے لگے۔ ہم تو یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ ہون کر چکنے کے بعد ڈاکٹر نے ایک پستک نکالی۔ اور اس میں کچھ پڑھ کر سنایا۔ آج یاد تو نہیں کہ کیا سُنا تھا۔ لیکن اس بہت رس آیا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے اپنے پریوار کو رخصت کر کے ایک اور گرنتھ نکالا۔ اور چپ چاپ اس میں سے پڑھنے لگے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ رشی دیانند کرت وید بھاشیہ ہے۔ اس سب کام سے فارغ ہو کر ڈاکٹر نے ہم سے پوچھا۔ کیوں تم سندھیا ہون نہیں کرتے۔ کیسے برہمن ہو۔ باگیشوری نے جواب میں کہا۔ بھیا تو کبھی کبھی آپ کی طرح آنکھیں موند لیتے ہیں۔ لیکن میں تو گورنٹھ بھارتی ہوں۔ کسی نے کچھ سکھایا بھی نہیں۔ اور میں نے بھی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ سندھیا سب کو کرنی چاہئے۔ میں نے کہا سکھا دیجئے۔ ڈاکٹر جی نے ہمیں ایک ایک پستک دی جس کا نام ویدک سندھیا ہے۔ ہم دونو بھائیوں نے دو چار دن میں وہ ساری یاد کر لی۔ بعد کو ڈاکٹر جی نے منتروں کے ارتھ بھی بتا دئے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہون منتر ان کے ارتھ اور ہون کی ودھی بھی سکھلا دی۔

ایک دن ہم نے ڈاکٹر جی سے کہا۔ سندھیا تو ہم گھر پر کر لیتے ہیں۔ اگرچہ چھپ کر کرتے ہیں۔ لیکن ہون کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر جی نے کہا۔ ہمارے گھر آ جایا کرو یہیں ہون کر لیا کرو۔ اب ہم روز ڈاکٹر کے گھر جانے لگے۔ اس سے ان کے ساتھ ہمارے تعلقات بڑھ گئے۔ اور ہمیں نزدیک سے انہیں دیکھنے کا موقع ملا۔ اور ہم جان سکے۔ کہ ایک آریہ سماجی کیا ہوتا ہے۔ اور اس کا جیون کیسا ہوتا ہے۔

مجھ پر جو اثر ہوا سو ہوا۔ لیکن بھائی باگی پر اس کا بہت پربھاؤ پڑا۔ ایک دن مجھے باگیشوری اس طرح کہنے لگا۔

(باقی آئندہ)

ہندوؤں کی خطرناک اُداسینتا

لیکھک :- شریمان لالہ دیوی چند جی ایم - اے پردہان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

میں چند دنوں سے کلکتہ میں دیانند سالویشن مشن کی بھکشا کے واسطے بمعہ پنڈت گیان اندر دیو جی صوفی اُپدیشک مشن آیا ہُوا ہوں - میرا پہلے بھی تجربہ تھا - کہ ہندوؤں کے اندر تبلیغ کے واسطے دان دینے کا بھاؤ بہت کم ہے - ہندو کنواں - تالاب - باولی - دھرمشالہ مندر شوالہ بنوا سکتا ہے - ان کاموں کے لئے دل کھول کر دان دے سکتا ہے - مگر ہندو دھرم و ہندو تہذیب علم ادب کی اشاعت کے لئے جب ہندو سے دان مانگا جاوے - تو وُہ بڑا سنکوچ کرتا ہے - یہ ہماری ہندو قوم کی بدقسمتی ہے - بنارس یونیورسٹی میں ایک آدمی نے پچیس لاکھ روپیہ مندر بنوانے کے لئے دیا ہے - کاش کہ یہ پچیس لاکھ روپیہ ہندو دھرم کی تبلیغ پر خرچ کیا جا سکتا - کیا پہلے مندر ہمارے دیش میں کم ہیں - اتنے بڑے عالیشان مندر کی کیا ضرورت تھی - جب قوم کے بچے بھوکے مر رہے ہوں - ہماری بہنوں بہو بیٹیوں کو دن دہاڑے زبردستی آفریدی محسودی اُٹھا کر لے جا رہے ہیں - جبکہ اغوا کے کیس دن بدن ترقی پر ہوں - ہندوؤں کی تعداد مسلمان و عیسائیوں کے پراپیگنڈا سے گھٹ رہی ہو - ہریجنوں کو دام تزویر میں پھنسا کر مسلمان و عیسائی بنایا جا رہا ہو - تو کیا یہ فضولخرچی عیاشی اور زر تلفی نہیں - کہ ہم قوم کا پچیس لاکھ روپیہ ایک مندر پر خرچ کریں - کلکتہ میں بھکشا کرتے ہُوئے ایک سیٹھ صاحب کے پاس گیا ان کو مشن کی رپورٹ دکھلائی - جب ان کی نگاہ مشن کے اغراض و مقاصد پر پڑی - تو وُہ جھٹ بول اُٹھے - میں آپ کو کچھ نہیں دے سکتا - کیونکہ میں شُدھی تبدیلی مذہب کے برخلاف ہوں جہاں ہندو مسلم Tenge رنگ ہوگا - وہاں میں دان نہیں دے سکتا - میں نے عرض کیا - کہ کیا آپ اس بات کو گوارا کریں گے - کہ آپ کی لڑکیوں اور بہنوں کو دوسرے اُٹھا کر اور ورغلا کر لے جاویں - اور آپ خاموش رہیں - کیا آپ اس کو پسند کریں گے - کہ مسلمان عیسائی ہندوؤں کو اپنے دھرم سے پتت کرتے جاویں - اور ہم اس تمام تماشا کو اُداسین ہو کر دیکھتے جاویں - جس کا انجام ہندو قوم کا خاتمہ ہوگا - ہر ایک مذہب کو اپنے اصولوں کی اشاعت کا حق ہے - اور اس کے لئے ہر جائز طریقہ سے کوشش کرنی چاہئے - انہوں نے جواب دیا - کہ میں آپ کے ساتھ اس وشہ پر دلیل بازی نہیں کرنا چاہتا -

میں نے یہ ایک مثال پڑھے لکھے ہندوؤں کے امیر طبقہ کی دی ہے - دوسرا طبقہ وُہ ہے - جو کلب کی زندگی بسر کرتا ہے - عیش و عشرت میں غرقاب ہے - سگریٹ نوشی - شراب نوشی و برج کھیلنے میں اپنا وقت دھن خرچ کرتے ہیں - اگر اُن سے کسی ہندو قوم کے مفاد کے کام کے واسطے پیسہ مانگا جاوے - تو وُہ نہیں دے سکتے - گو کلب کا ماہواری بل بیس یا چالیس روپیہ تک پہنچ جاتا ہے - ان لوگوں کو اپنے دیش یا جاتی سے پریم مطلق نہیں - آرام طلبی و تن آسائشی ان کا دھرم کرم ہے - مجھے کلب کے ایک ممبر کا کلکتہ میں تلخ تجربہ ہُوا - جو بیان نہیں ہو سکتا - بتائیے ایسے حالات میں ہندوؤں کی تبلیغ کا کام کیسے کامیاب ہو سکتا ہے - کیا سات کروڑ ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ایسا ہے - جو اسلام کی تبلیغ کے لئے محسوس نہ کرتا ہو - جس سے اگر ہندو کو مسلمان بنانے کے لئے پیسہ مانگا جاوے - تو وُہ اپنی توفیق سے بڑھ کر نہ دیوے - کیا مسلمانوں کا کوئی پولیٹیکل لیڈر ایسا ہے - جو تبلیغ اسلام کے برخلاف اپنی قلم اُٹھاوے - مگر ہمارے مہاتما گاندھی جی اکثر شُدھی بند یا تبدیلیٔ مذہب کے خلاف لکھ چکے ہیں - اور ان کی تحریروں کا یہ نتیجہ ہے - کہ آج کئی تعلیم یافتہ ہندو شُدھی کے خلاف نظر آتے ہیں -

آریہ سماج یہ نہیں چاہتا - کہ کسی مرد و زن کو دھوکے - جبر یا زر کے لالچ سے ہندو بنایا جاوے - آریہ سماج ہر ایک کو دھارمک خیالات کی آزادی بخشتا ہے - اور ہرگز ہرگز اس آزادی کو چھیننا چاہتا - مگر جو متلاشی حق ویدک دھرم کی تعلیم سے پریرت ہو کر صداقت کو گرہن کرنا چاہئے یا جو افراد کسی زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کے وقت اورنگ و غزنوی تلوار سے ڈر کر اسلام قبول کر چکے تھے - ان کے جانشین آج اگر اس وقت آزادی کے زمانہ میں واپس ہندو دھرم میں آنا چاہیں - تو آریہ سماج ان پر ہندو دھرم کا دروازہ بند نہیں کرتا - ایسا کرنا اول درجہ کی خودغرضی اور بے انصافی ہوگی - اور ویدک دھرم کی عظمت و صداقت سے منکر ہونا ہوگا - میری سمجھ میں نہیں آتا - کہ مہاتما گاندھی ایسی نیک و پاک ہستی تبدیلی مذہب کے کیوں برخلاف ہیں - اگر آریہ سماج کا دروازہ غیر ہندوؤں کے لئے بند ہوتا - تو ان کا پُتر عبداللہ گاندھی دوبارہ ہیرالال گاندھی نہ بنایا جا سکتا - جو لوگ آریہ سماج کے اس نیک کام کی مخالفت کرتے ہیں - یا امداد سے انکار کرتے ہیں - وُہ ہندو قوم و ہندو دھرم کو نقصان پہنچاتے ہیں - مسلمان و عیسائیوں کی انیک سنستھائیں اپنے دھرم کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کر رہی ہیں - نواب راجے - مہاراجے وامیر مسلمان و عیسائی ان کی امداد کے واسطے بے شمار دھن دے رہے ہیں - مگر یہ امر قابل افسوس ہے - کہ ہمارے ہندو بھائی بالکل غافل و لاپرواہ ہیں - ہمارے بزرگوں کا ہاضمہ زبردست تھا - انہوں نے سیتھئنز ہون - شاکا - آدی آدی جاتیوں کو جو باہر سے ہندوستان پر حملہ آور ہُوئی تھیں - ہندو بنا کر اپنے اندر جذب کر لیا تھا - ہندوؤ! اگر زندہ رہنا چاہتے ہو - اور اپنے دھرم و علم ادب و تہذیب کو موت کے مُنہ سے بچانے کی خواہش ہے - تو شُدھی جیسے نیک پوتر مہان کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لو - اپنی موت کے مُنہ میں لے جانے والی اُداسینتا کو تیاگو - اور دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور و دیگر سنستھاؤں کو جو شدھی کا کام جان ہتھیلی پر رکھ کر کر رہی ہیں - تن - من - دھن سے سہائیتا کرو - اسی میں آپ کا و آپ کی جاتی کا کلیان ہے -

---

پنڈت پیارارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک کو جواب

نمبر ۲

از قلم شریمان ڈھونڈراج جی پردھان آریہ سماج رجوری ریاست جموں

میرے مضامین کے جواب میں پنڈت جی نے اپنی طرف سے ایک نیا مضمون پیش کر دیا ہے۔ کہ کیا کوئی آریہ سماج ہے۔ اور کیا سوامی دیانند کرت گرنتھ ویدانوکول ہیں ؟ آب ندیدم موزے کشیدم کے بمصداق بے محل راگنی الاپنا اسی کو کہتے ہیں۔ ابھی بات چیت شروع ہوئی نہیں۔ اور پنڈت جی جواب دینے کو آمادہ ہوتے نہیں۔ مگر مضمون اپنی طرف سے رکھدیا ہے۔ شریمان جی آپنے دعویٰ کیا۔ میں نے اُس کا امتحان کرنا چاہا۔ مگر آپ غیر متعلق تحریر کی غار میں جا گرے ہیں۔ اگر آریہ سماج آپ کو نظر نہیں آتا۔ تو اپنی آنکھوں کا علاج کرائیے۔ آپ کی بینائی کسی بیماری کے زیر اثر کم ہو گئی ہے۔ آریہ سماج تو جیتا جاگتا موجود ہے۔ آپ کے بڑے بڑے پورانک پنڈتوں کو نظر ہی نہیں آرہا۔ بلکہ آپ کی روزی کا کارن بنا ہوا ہے۔ اور آپ کی ہزار کوششوں پر بھی دن بدن ترقی پکڑ رہا ہے۔ خیر اگرچہ میرا دعویٰ شاستر ارتھ کا نہیں ہے۔ مگر آپ کی مرض کے علاج کی خاطر میں پراونشل سبھا سے سفارش کروں گا۔ کہ جب میرے ہاتھوں سناتن دھرم سبھا کی خلاصی ہو جائے۔ تو وہ آپ کو موقع دے۔ کہ آپ جو اعتراضات کرنے چاہیں کریں۔ اور آریہ سماج کا جواب لیں۔ ایسا انتظام کر دیا جائے گا۔ خاطر جمع رکھیں۔ مگر یہ تو بتلائیں۔ کہ میری تحریر سے اس راگنی کا کیا تعلق ہے۔ کرپا کرکے آئندہ نفس مضمون پر رہ کر غیر متعلق تحریر سے اجتناب فرمایا کریں۔

نیم نمبر ۲ سیدھا سادہ ہے۔ پتہ نہیں پنڈت جی کو کیوں سمجھ نہیں آیا اب دوبارہ سُن لیجئے۔ پریذیڈنٹ کو صرف وقت دینے کا اختیار رہیگا۔ پندرہ منٹ سوال کنندہ کو اور پندرہ منٹ جواب دہندہ کو دیں گے۔ تاکہ کبھی بھی وقت کا جھگڑا نہ ہو۔ نیم نمبر ۳ کو پنڈت صاحب نے چھوا نہیں۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب پورانک پنڈت لاجواب ہو جاتا ہے۔ تو دوسرا پورانک کہدیتا ہے۔ کہ وہ کم لیاقت تھا۔ جواب درست نہیں دے سکا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جو جواب ہو وہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے تصور ہو۔ تاکہ مستند تصور ہو۔ اور پبلک کو معلوم ہو سکے۔ کہ فلاں فلاں مضمون میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی سرکاری رائے کیا ہے؟ مثال کے طور پر پنڈت جی کو بخوبی میں جانتا ہوں۔ کہ وہ کتنے ودوان ہیں۔ اور کتنے پانی میں ہیں۔ کل ان کے جوابات جو رقم خرچ کرکے میں حاصل کروں گا۔ ان کی نسبت کہدیا جائے گا۔ کہ پنڈت جی اُردو خواندہ تھے۔ جواب درست نہیں دے سکے۔ اس عذر کا دفعیہ اسی نیم میں رکھا گیا ہے۔ سو پنڈت صاحب سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی تحریر لے کر میرے پاس ارسال کر دیویں۔ تاکہ اُن کے جوابات ذاتی حیثیت کے نہ رہ کر سبھا کے تصور ہوں۔ ہاں اگر سبھا ان پر اعتبار نہ کرکے ایسی اجازت دینے کو تیار نہ ہو۔ تو میں اپنی شرط کو ڈھیلا کر دوں گا۔ تاکہ پنڈت صاحب کو بہانہ سازی کا موقعہ نہ ملے۔

نیم نمبر ۹ کی نسبت پنڈت صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ کہ وہ خود جواب دیں گے۔ کسی سناتن دھرمی پنڈت کی مدد نہ لیں گے۔ سوال کنندہ کو بھی کوئی پنڈت آریہ سماج ساتھ نہ رکھنا چاہئے۔ اگر پنڈت جی خود ہی جواب دیں گے۔ تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر مجھ پر کسی شرط کا لگانا غیر واجب ہے۔ میں نے شاستر ارتھ کا چیلنج نہیں دیا ہوا ہے۔ بلکہ رقم خرچ کرکے اپنی تسلی کرنی ہے۔ اور اپنی تسلی کے لئے خود ہی راستہ تلاش کرنا ہے۔ پنڈت جی کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ مجھے مجبور کریں۔ کہ فلاں طریق سے نہیں فلاں سے تسلی کرو۔ یہ میرا کام ہے۔ کہ جہاں مناسب ہو خود سوال کروں۔ اور جہاں مناسب ہو۔ کسی پنڈت آریہ سماج کا فائدہ اُٹھاؤں پنڈت جی کو جب پنڈتائی کا دعویٰ ہے۔ تو خواہ میں سوال کروں۔ خواہ کوئی پنڈت آریہ سماج۔ پنڈت جی کی پوزیشن میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ جو سمجھنا چاہے سمجھ سکتا ہے۔ کرپا کرکے اپنے دعویٰ کے مطابق میری تسلی کرائیں۔ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ آپ کسی پنڈت آریہ سماج کے سامنے آنے کی تاب نہیں رکھتے۔ اور اس بہانہ سے اپنی خلاصی چاہتے ہیں۔ شریمان جی جب آپنے رقم لینی ہے۔ تو آپ نے میرے تحت ہو کر جواب دینا ہے۔ آپ کو ایسی کوئی شرط پیش کرنے کا حق نہیں رہتا۔ جو کہ میری تسلی کے سدراہ ہو۔ مُفت میں نیوتہ آپ کو دینے کا میرا خیال نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسے کوئی پنڈت جی کا وشواس رکھتا ہوں۔ صرف تسلی کی خاطر رقم خرچ کرنی ہے۔ کوئی پنڈت آریہ سماج اگر درمیان میں کسی موقعہ پر آوے گا۔ تو وہ میری تسلی کرانے میں معاون ہوگا۔ اور راستی کی تحقیقات میں مددگار ہوگا۔ آپ کرپا کرکے مجھے اصلیت نکالنے دیں۔ اور میری شرط کے تحت جواب دینے کی نسبت اپنی آمادگی بتلادیں۔ تاکہ میں ذمہ وار سوسائیٹی یا بنک میں رقم جمع کرادوں۔ اور سلسلہ شروع ہو۔

آگے چل کر کے پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شاستر ارتھ کے لئے اجازت حاصل کی جاوے۔ پتہ نہیں۔ جب شاستر ارتھ کے لئے کہا ہی نہیں گیا۔ تو پنڈت جی شاستر ارتھ کی طرف کیوں بھاگے جاتے ہیں۔ ان کی ایسی کوشش کو میں پہلے جانتا ہوں۔ اور میں اُن کو صاف الفاظ میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کھلے شاستر ارتھ کی بات ابھی تک نہیں رکھی ہوئی ہے۔ سوال وجواب کی صورت ہی رہے گی اس کے لئے قانوناً کوئی بندش نہیں۔ آپ بخوشی تشریف لاکر میرے مکان پر ہی قیام فرما دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کی سیوا میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاوے گا۔

آپ کا یہ تحریر کرنا کہ بغیر قیل وقال شاستر ارتھ منظور کر لیا گیا ہے۔ آپ جیسے پنڈت کو ہی شوبھا دیتا ہے۔ یا بھولی بھالی پورانک جنتا کو تسلی کرا سکتا ہے۔ شریمان جی۔ اگر آپ کی تحریر بے قیل وقال ہے۔ تو پتہ نہیں کہ قیل وقال کسے کہتے ہیں۔ بے قیل وقال اُسے کہتے ہیں۔ کہ صاف الفاظ میں تحریر ہو۔ کہ جس طرح سوال کنندہ چاہے۔ تسلی کر لے۔

آپنے نفس مضمون سے باہر غیر متعلق سوال کر دیا ہے۔ کہ ..... لکھا بھاگوت کے نام سے جو ہے وہ بھاگوت سے دکھلاؤ۔ اگر یجروید علم والوں کے لئے ہے۔ تو بے علم کو کیوں پڑھاؤ۔ کئی دفعہ جواب آریہ سماج نے دیا۔ اور اب بھی دیا جائے گا۔ گھبرائیں نہیں۔ موقعہ آنے دیں۔ اس وقت غیر متعلقہ باتوں میں آپ کو جانے دینا مناسب خیال نہیں کرتا۔ خاتمہ مضمون پر میری تسلی ہو جانے کے بعد جب آریہ سماج کی طرف سے آپ کو موقع دیا جائے گا۔ تب پھر سُن لینا۔ آپ کی خاطر داری آریہ سماج پر فرض ہوگی۔

آخیر میں پنڈت جی عرض ہے۔ کہ کرپا کرکے غیر متعلقہ تحریرات سے اجتناب کیا کریں۔ خیال فرما دیں۔ کہ بات کہاں سے شروع ہوئی۔ اور آپ کدھر جا رہے ہیں۔ اپنے دعوےٰ کا ثبوت دیں۔ اور ثبوت لینے والے پر غیر ضروری شرائط عائد کرکے اپنے دعویٰ کو خود ہی پاؤں تلے روند کر اپنی رسوائی کا کارن نہ بنیں۔ جب آپ صاف جواب دیں گے۔ کہ تسلی کنندہ جس طرح چاہے تسلی کر سکتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر میری شرائط کے تابع جواب دیا جاوے گا۔ تو رقم جمع کرا دی جاوے گی۔ کرپا کرکے اپنے دعویٰ کو آزمانے کا موقع دیں۔ ورنہ صاف جواب دیں۔ کہ آپ میں جواب دینے کی ہمت نہیں۔ تاکہ معاملہ ختم ہو۔ میں تسلی کرتا کرتا اس کو توتیں میں میں تبدیل ہوتا نہیں

دیکھو بقیہ صفحہ (۱۰)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

نئے سال کے ادھیکاریوں کا چناؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس ۲۹-۳۰ مئی کو گورودت بھون میں بڑے سماروہ سے ہوا۔ ۲۲۵ مختلف آریہ سماجوں کے منظور پرتی ندھی ... تھے۔ ۳۱۴ اجلاس میں شامل ... سبھا کی ساری تواریخ میں اتنے پرتی ندھی کبھی اجلاس میں شامل نہیں ... پونے گیارہ بجے اجلاس کی کارروائی ... آچاریہ رام دیو جی کی صدارت میں سوامی ... ہمانند جی پرارتھنا کے بعد شروع ہوئی ... سب سے پہلے منتری سبھا پنڈت بھیم سین جی نے پچھلے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مختلف پرتی ندھیوں کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کا جواب دیا گیا اور صبح کی کارروائی ½۱۲ بجے ختم ہوئی۔

بعد دوپہر ½۱ بجے کارروائی پھر شروع ہوئی۔ منتری سبھا پنڈت بھیم سین جی نے جیٹھ سمت ۱۹۹۴ کی انترنگ سبھا کے پرستاؤ جن میں سے پہلا پنجاب پرانت کی آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں میں شانتی ستھاپت کرنے کے لئے نیائے سبھا کے تقرر اور دوسرا سبھا کے کسی بھی روپ میں دینک کرم چاریوں کے سبھا کی انترنگ یا ودیا سبھا اتھوا سادھارن سبھا کا سبھاسد بن سکنے کے پرشن پر وچار کرنے کے لئے کمیشن کی نیکتی کے متعلق تھا پیش کئے۔ پرستاؤ پر کافی دیر واد وواد ہوتا رہا۔ کئی سنشودھن پیش کئے گئے۔ جن کے بعد ... روپ میں یہ پرستاؤ پاس ہوا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا یہ ادھیویشن نشچے کرتا ہے کہ پرانت کے آریہ پرشوں آریہ سماجوں اور اُن سے سمبندھت آریہ سنستھاؤں تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا میں شانتی ستھاپت کرنے کے لئے ایک پرانتیہ نیائے سبھا کا نرمان کیا جائے۔ اس نیائے سبھا میں سات سدسیہ ... ہوں گے۔ اور اُن کا نرواچن دو دو برس کے لئے ... تیسرے ورش جنرل سبھا دوارا کیا جائے گا۔ نیائے سبھا کے سبھاسد نرواچن کے پشچات پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ نہ رہ سکیں گے ... نیائے سبھا کے کاریہ ودھان بدھتی اور دنڈ ودھان کے نرمان کے لئے ... سجنوں کی ایک اپ سمیتی نیت کی جاتی ہے

جسٹس رنگی لال۔ رائے بہادر دیوان بدری داس جی آچاریہ رام دیو جی پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ پنڈت چندر گپت جی ودیا النکار۔

دینک کرم چاریوں سمبندھی پرستاؤ پر بھی کافی واد وواد ہوا۔ اور آخر بہو سمتی سے گر گیا۔

ادھیکاریوں کا چناؤ

اس کے بعد ادھیکاریوں کا چناؤ شروع ہوا۔ سب سے پہلے پردھان کا چناؤ ہونا تھا۔ اس کے لئے کئی دنوں سے شری لالہ جیون لال جی سیٹھی اور دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی آدی کی کوششوں سے آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت گیان چند و پنڈت بدھ دیو جی آدی مان چکے تھے۔ کہ پردھان سرب سمتی سے رائے بہادر دیوان بدری داس جی کو بنایا جائے۔ رائے بہادر کو یہ کہہ دیا گیا تھا۔ مگر ۲۹ مئی کی صبح کو اس فیصلہ کو جواب دیا جا چکا تھا۔ اور پردھان کے چناؤ کے سوال پر کافی کشمکش ہونے کا امکان تھا۔ لیکن لالہ جیون لال جی اور دوسرے نشپکش سجنوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور ساڑھے تین بجے شام کو وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے۔ اور سمجھوتہ کے مطابق رائے بہادر دیوان بہادر بدری داس جی سرب سمتی سے پردھان چنے گئے۔ دیوان بہادر نے آچاریہ جی کے بطور پردھان کئے گئے کام کے لئے دھنیہ واد کیا۔ اور اس مطلب کا ایک پرستاؤ پیش کیا۔ جو سرب سمتی سے منظور ہوا۔ دیوان بہادر چونکہ ایک ضروری کام کے لئے لاہور سے باہر جانا تھا۔ اس لئے پردھان کے چناؤ کے بعد وہ اپنے تمام ادھیکار آچاریہ رام دیو جی کو دے کر چلے گئے۔ اور ۲۹ اور ۳۰ کی باقی کارروائی آچاریہ رام دیو جی کی پردھانتا میں ہوئی۔ اُپ پردھان نیں چنے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے مندرجہ ذیل چھ نام پیش ہوئے۔ آچاریہ رام دیو جی۔ لالہ چرنداس جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ رائے امرت رائے جی۔ ان میں سے آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ رائے امرت رائے جی اُپ پردھان منتخب ہوئے۔ منتری پد کے لئے پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا اور پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کے نام پیش ہوئے۔ پرتی ندھیوں کی میجارٹی پنڈت ٹھاکر دت جی کے حق میں تھی۔ اور وہ ضرور اس سال منتری چنے جاتے۔ لیکن چونکہ وہ انکار کر چکے تھے۔ کہ وہ پرتی ندھی بھی نہیں رہیں گے۔ اور اپنا استعفیٰ بھی بھیج چکے تھے۔ جو آریہ مسافر میں چھاپ دیا گیا تھا اور اس موقعہ پر سنا بھی دیا گیا جس سے کئی پرتی ندھیوں نے اس خیال سے کہ وہ تو خود استعفے دے رہے اور کام کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ انہیں ووٹ نہ دیا۔ اور پنڈت بھیم سین جی چند ووٹوں کی زیادتی سے منتری چنے گئے۔ منتری کے چناؤ کے بعد چونکہ آٹھ بجے کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے اجلاس کل کے لئے ملتوی ہوا ۳۰ مئی کو صبح ۸ بجے اجلاس کی کارروائی سوامی برہمانند جی کی پرارتھنا اور آچاریہ دیو شرما جی کے اپدیش کے بعد شروع ہوئی۔ کوشادھیکش کے لئے لالہ نوتن داس جی بیشری دواکر جی۔ لالہ دیو راج جی سیٹھی۔ سردار جھرسنگھ جی اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کے نام پیش ہوئے موخرالذکر تینوں نے اپنے نام واپس لے لئے۔ اور مقابلہ لالہ نوتن داس جی وشری دواکر جی کا رہ گیا۔ ووٹ لینے پر بہو سمتی سے لالہ نوتن داس جی کوشادھیکش چنے گئے پستکادھیکش کے لئے پنڈت پریہ ورت جی اور لالہ مولراج جی بی۔اے بی۔ٹی کے نام پیش ہوئے۔ بہو سمتی سے پنڈت پریہ ورت پستکادھیکش

منتخب ہوئے۔

انترنگ سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ

اس کے بعد انترنگ سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ ہؤا یہ سبھاسد سمودائیوں سے اور ۱۰ پرتشٹھت کل ۱۸ انترنگ سبھا کے سبھاسد چنے گئے۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں
(۱) لالہ نارائن دت جی کنٹریکٹر دہلی (۲) لالہ چرنداس جی ایڈوکیٹ سیالکوٹ (۳) مہاشہ کرشن۔ مالک اخبار پرتاپ و پرکاش لاہور (۴) لالہ ارجن دیو جی ایڈوکیٹ لاہور۔ (۵) پنڈت جگن ناتھ جی ترکت رتن امرتسر۔ (۶) پروفیسر شودیال جی لاہور (۷) پنڈت مہرچند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور۔ (۸) لالہ دھنپت رائے جی پلیڈر دھوری (۹) پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار لاہور۔ (۱۰) پروفیسر اندر جی مالک اخبار ارجن دہلی (۱۱) لالہ ہردیال جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز (۱۲) شریمتی شنو دیوی جی (۱۳) پنڈت گیان چند جی بی۔ اے (۱۴) ڈاکٹر رام رکھامل جی امرتسر (۱۵) پنڈت سوم دت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کورو کشیتر (۱۶) شری دیو راج جی سناتک (۱۷) شری ابھیشور جی سناتک (۱۸) مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور۔

وِدیا سبھا کا چناؤ

اس کے بعد ودیا سبھا کے سبھیوں کا چناؤ ہؤا۔ علاوہ سات ادھیکاریوں کے جو بحیثیت عہدہ سدسیہ ہیں۔ حسب ذیل اصحاب ودیا سبھا کے ممبر چنے گئے۔
(۱) لالہ چھجو رام جی (دہلی) سنرکھشکوں کی طرف سے۔
(۲) پنڈت وِدیا رتن جی ودیا النکار پٹیالہ۔ اور (۳) ڈاکٹر اندرسین جی آیوروید النکار سناتکوں کی طرف سے (۴) شریمتی چندر پربھا دیوی جی۔ سناتکاؤں کی طرف سے (۵) پروفیسر لال چند جی۔ گورو کل کے اپادھیاؤں کی طرف سے (۶) پروفیسر اندر جی دہلی۔ (۷)

پنڈت جگن ناتھ جی ترکت رتن (۸) پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل (۹) پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی (۱۰) پنڈت ابھیشور چندر جی دیانند اینگلو ویدک ودیالہ۔ (۱۱) پنڈت بدھ دیو ودیا النکار (۱۲) پنڈت دین دیالو جی شاستری (۱۳) شریمتی ستیا دیوی جی (۱۴) لالہ ہردیال جی جالندھر۔ (۱۵) پروفیسر ویدبرت جی (۱۶) پنڈت اندر جی ایم۔ اے گوجرانوالہ (۱۷) شریمتی وِدیاوتی جی سیٹھ کنیا گورو کل ڈیرہ دون۔ (۱۸) پنڈت گیان چند جی (۱۹) پروفیسر دیو راج جی سیٹھی۔

پنڈت بدھ دیو جی کے متعلق پرستاؤ

اس کے بعد شریمتی شنو دیوی جی نے پنڈت بدھ دیو جی کے استعفٰے کے سمبندھ میں حسب ذیل پرستاؤ پیش کیا۔

"پریم اور صلح کے ورتمان واتاورن کو دھیان میں رکھتے ہوئے یہ سبھا آشا کرتی ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی اپنے تیاگ پتر کو واپس لے لیں گے۔ اور انترنگ سبھا کو اس دشا میں تیاگ پتر کے سمبندھ میں اپنا پرستاؤ Cancel کرنے کی آگیا دیتی ہے۔

اس پرستاؤ کا آپوزیشن کیطرف سے ورودھ کیا گیا۔ اور اسے نیم ورودھ بتایا گیا۔ کافی دیر اس پرستاؤ پر واد وواد اور ورودھ ہوتا رہا۔ اس پرستاؤ سے پہلے واتاورن شانت ہو گیا تھا۔ لیکن اس پرستاؤ کو آپوزیشن کے مشورہ و سمجھوتہ کے بغیر پیش کر کے پھر جنگ کا نقشہ قائم کر دیا گیا۔ آپوزیشن کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس سوال کو انترنگ سبھا پر چھوڑ دیا جائے۔ لیکن اس پرستاؤ کو پاس کرانے پر ہی اصرار کیا گیا۔ آپوزیشن کے بہت سے پرتی ندھی شانت واتاورن ہو جانے پر چلے گئے تھے۔ اس لئے یہ پرستاؤ بہو سنکھش سے سویکار کر لیا گیا۔ جس پر آپوزیشن پارٹی بطور پروٹسٹ واک اوٹ کر گئی۔

مختلف وبھاگوں کے بجٹ

اس کے بعد مختلف وبھاگوں کے متعلق حسب ذیل رقومات کے بجٹ پاس ہوئے۔ آپوزیشن پارٹی واک اوٹ کر کے جا چکی تھی۔ اور اس وقت جب بجٹ پاس ہوئے۔ کورم بھی نہ تھا۔ اس کی طرف سبھا پردھان کی توجہ دوبارہ مبذول کرائی گئی۔ لیکن کوئی توجہ نہ دی گئی۔ اور جھٹ سب بجٹ سویکار کر لئے گئے

وید پرچار۔	۴۰۰۰ روپیہ
ادرہ شتابدی	۲۴۶۶ "
انوسندھان	۵۱۱۹ "
لیکھرام سمارک	۱۱۳۰ "
آریہ مسافر	۲۴۸۰ "
ایدیشک ودیالیہ	۶۰۰۰ "
شردھانند شدھی فنڈ	۴۰۰ "
ودیش پرچار	۲۰۰ "
ویدک میگزین	۲۵۰۰ "
ودیارتھی آشرم	۵۶۷۹ "
ساہتیہ وبھاگ	۱۲۰۰ "
گورو کل کانگڑی و گورو کل اندر پرست	۱۵۴۵۲۰ "
کنیا گورو کل ڈیرہ دون	۶۶۹۵۴

شانتی پاٹھ کے بعد جنرل اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

آریہ سماج حافظ آباد کا چناؤ:۔

آریہ سماج گورو کل سکشن حافظ آباد کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہؤا ہے۔
پردھان۔ مہاشہ دیوان چند جی پنشنر سب انسپکٹر
اُپ پردھان۔ مہاشہ سرداری لال
سکرٹری۔ مہاشہ جگن ناتھ
اسسٹنٹ سکرٹری۔ مہاشہ سوہن لال جی
پستکادھیکش۔ مہاشہ شانتی سروپ بی۔ اے

بقیہ صفحہ ۸ پر دیکھو

دیکھنا چاہتا۔ اگر مجھے یقین ہوتا۔ کہ ان شرائط کے عائد کرنے کے بغیر میں اپنا مقصود حاصل کر سکتا ہوں۔ تو خود بھی شرائط نہ رکھتا۔ دلی مراد حاصل کرنے کی غرض سے ضروری شرائط میں نے رکھی ہوئی ہیں۔ ان کو تبدیل کرنا کوئی نتیجہ حاصل نہ کرنے کے برابر ہے۔

میں نے رقم صرف اس غرض کے لئے دینی ہے۔ کہ آپ کو اپنے تحت جواب کے لئے پابند رکھوں۔ اور تنازعہ بیدا نہ ہو۔ ایک دفعہ پھر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ سوال وجواب کی صورت کیا ہوگی۔ مثال کے طور پر میں یہ سوال کروں گا۔ کہ کیا پورانوں میں تحریر ہے۔ کہ برہما اپنی لڑکی کے پیچھے بھاگا۔ آپ اگر اقبال کریں گے۔ تو دوسرا سوال شروع ہوگا۔ اگر انکار کریں گے تو میں پوران کا حوالہ پیش کر دوں گا۔ اگر آپ ارتھ غلط کریں گے۔ تو جرح کر کے اُس کو صاف کروایا جائے گا۔ اگر آپ النکار بیان کریں گے۔ تو دریافت ہوگا۔ کہ کس ویاکرن یا لُغت کی بنا پر یہ ارتھ ہؤا ہے۔ پوچھا جائے گا۔ کہ کیا جس موقعہ سے شلوک پیش ہؤا ہے وہاں یہ درج ہے یا نہیں۔ کہ اب برہما کے خاندان کا حال شروع ہوتا ہے۔ اور کہ برہما کے خاندان کا شجرہ نسب پوران میں درج ہے یا نہیں۔ برہما کوئی مجسم ہؤا ہے یا نہیں۔ اگر مجسم نہیں ہؤا۔ تو جو . . . . . تصویر پوران کا دم پیش کرتا ہے۔ وہ کس کی ہے اور کہاں سے آ گئی ہے۔ اگر النکار ہے۔ تو اس فعل بد کی سزا برہما کو کیوں ملی۔ کسی دوسرے موقعہ پر برہما کے اس ناجائز فعل کا حوالہ کیوں دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے شوجی کے وار دین کے واقعہ اور دیگر واقعات کے متعلق سوال ہوں گے۔ اور آپ نے جواب دینے ہوں گے۔

رمداس میں نام کرن سنسکار

لالہ بھوانی شنکر کے لڑکے کا نام کرن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہؤا۔ لڑکے کا نام یشپال رکھا گیا۔ آریہ سماج رمداس کو دو روپے اور آریہ یوک سماج رمداس کو ایک روپیہ دان دیا گیا۔

سناتن دھرم سبھا میلسی کے منتری کی لغو بیانی

...سناتن دھرم سبھا کے سیکرٹری نے ...آریہ سماج میلسی کے پردہان سناتن ...کی شرن میں" کے زیر عنوان جاگرت ...ایک مضمون چھپوایا ہے - جو کہ سرتاپا ...اور بے بُنیاد ہے - آریہ سماج کا ...پردہان سناتن دھرم کی شرن میں ...گیا - البتہ پنڈت ہردواری لال ...منتری کے گمراہ کرنے والی باتوں ...پنڈت ارجن داس کے من میں ...شنکا پیدا کیا گیا - شاستری جی ...ستیارتھ پرکاش کے غلط حوالے ...کر پنڈت جی کو بھڑکایا - لیکن پنڈت ...کے سنشیہ آریہ سبھا سدوں کے ...معمولی بات چیت کرنے سے ایک ...دن کے اندر دُور ہو گئے - اب ...جی بدستور سابق آریہ سماج کے ...ہوا ہیں - وُہ آریہ سماج سے کبھی ...نہیں ہُوئے - چونکہ پنڈت جی ...ہیں - اس لئے وُہ سناتن ...دھرم سبھا کے لیکچروں میں سناتنیوں ...منت سماجت کرنے پر جاتے رہے ...جس کو اُنہوں نے غلط طور پر ...گیا ہے - کہ سناتن دھرم کی شرن ...آ گئے ہیں - پنڈت منسا رام جی ...اپدیشک کے متعلق بالکل جھوٹ ...گیا ہے - پنڈت جی جلسے سے دو دن ...پدھارے - اُن کے ورن ویوستھا ...شرادھ پر دو مدلل لیکچر ہُوئے ...کو پبلک نے بہت پسند کیا لیکن جلسہ ...شروع ہونے سے ایک دن پہلے سبھا ...ایک ضروری تار آنے کی وجہ سے ...واپس کوٹ چھٹہ جانا پڑا -

آریہ سماج کے جلسہ پر اُپدیشکوں نے مورتی پُوجا - اوتار واد پر بھی لیکچر دیئے اور سناتن دھرمیوں کو کہا گیا کہ اگر وُہ ان وشیوں پر بات چیت کرنا چاہیں - تو کر سکتے ہیں - لیکن اُن سے جواب تو کچھ نہ بن پڑا - البتہ اُنہوں نے ناشائستہ طریقوں سے پبلک میں غلط فہمیاں پیدا کر کے اُن کے جذبات کو اُکسایا - جلسہ پر پُتری پاٹھشالہ کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے وید منتر اور بھجن سُنائے - جیسا کہ جلسوں میں ہمیشہ لڑکیوں کی طرف سے بھجن وغیرہ سُنائے جاتے ہیں - سناتن دھرمیوں کے سوامی کیشوانند نے اپنے لیکچر میں پبلک کو اُکسایا - کہ آریہ سماجی سٹیج پر لڑکیوں کو نچاتے ہیں - آریہ سماج کی پاٹھشالہ میں لڑکیوں کو نہیں بھیجنا چاہیئے - اس کا اثر اور تو کچھ نہ ہُوا - صرف چند نادان سناتنیوں نے سوامی جی کے بہکانے میں آ کر اپنی لڑکیوں کو بھیجنا بند کر دیا - لیکن اب وُہ بھی آہستہ آہستہ واپس آ رہی ہیں - سناتن دھرم کے سنیاسیوں کی ذہنیت ذرا ملاحظہ فرمایئے - کہ وُہ پُتریوں کے وید منتر گانے کو ناچ کے برابر سمجھتے ہیں - سناتن دھرمیوں کو شرم نہیں آتی - کہ وُہ اخبار میں بالکل غلط اور بے بُنیاد خبریں چھپواتے ہیں - لکھا گیا ہے - کہ استری سماج کے جلسے پر صرف پانچ چھ عورتیں تھیں - حالانکہ اُن کے روکنے کے باوجود پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے علاوہ پچاس سے زیادہ دیویاں جلسے میں شامل ہُوئیں -

منتری سناتن دھرم سبھا لکھتے ہیں - کہ سوامی جی نے اپنے سٹیج پر اُن کے تمام اعتراضات کا جواب دیا میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ جب میں نے (جگدیش چندر زرگر اُپ منتری) اُنہیں منوسمرتی سے ایک پرمان دیا تو سوامی جی اُس کا جواب نہ دے کر اوچھے اور ناشائستہ حملوں پر اُتر آئے لیکچر کے اندر کہا گیا کہ سُنار شُودر ہوتے ہیں - اُن کے ساتھ کھان پان نہیں کرنا چاہیئے - اُن کو دھرم شاستر کے پڑھنے کا کوئی حق نہیں - ہمارے شاستروں میں لکھا ہے - کہ جو شُودر دھرم گرنتھ پڑھے - اُس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کُتوں کے آگے ڈال دینا چاہیئے - بعد میں سب سناتن دھرمیوں سے اپیل کی گئی - کہ کوئی بھی سناتن دھرمی اُن کی دکان سے کام نہ کرائے - یہ ہے اُس پرمان کا جواب جو سری ۱۰۸ سوامی جی مہاراج نے دیا - کسی خاص وکتی کا نام لے کر لیکچر کے اندر لوگوں کو اُس کے بائیکاٹ کی تلقین کرنا - کیا یہ سنیاسیوں کا دھرم ہے - اگر میں سوامی جی کے برخلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیتا - تو سوامی جی کی طبیعت ٹھکانے لگ جاتی - یہ معلوم رہے کہ کیشوانند جو اپنے آپ کو ۱۰۸ اشری سوامی بتلاتا پھرتا ہے - جہاں بھی جاتا ہے - سکھوں اور ہندوؤں کے اندر آریہ سماجیوں اور سناتنیوں کے اندر نفاق کا بیج بو کر آتا ہے -

(جگدیش چندر زرگر اُپ منتری آریہ سماج میلسی ضلع مُلتان)

آریہ کمار سبھا مکتسر کا چناؤ :-

پردہان - مہاشہ رتن پال
اُپ پردہان - مہاشہ سدرشن دیو واشوی کمار
منتری - پرکاش چندر
اُپ منتری - مراری لال
خزانچی - رگھبیر سہائے
لائبریرین - روشن لال
سبھاسد :- چمن لال - سوم پرکاش کرشن کمار - رام کرشن - اوم پرکاش جگدیش چندر - پیارے لال - لچھمن داس

(منتری آریہ کمار سبھا)

پردہان سناتن دہرم یووک سبھا مکتسر کا سفید جھوٹ

یکم مئی ۱۹۳۳ء کے سناتن دھرم پرچارک امرتسر میں سناتن دھرم یووک سبھا مکتسر کی طرف سے ایک مضمون بعنوان "آریہ سماج مکتسر کی کھوپڑیا" شائع ہُوا ہے۔ جو کہ سراپا غلط ہے۔ ہم نے بارہا کوشش کی کہ قصبہ مکتسر کی فضا مکدر نہ ہو۔ لیکن ان کی طرزِ تحریر و مضمون نویسی ہمیشہ دائرہ اخلاق سے تجاوز کر جاتی ہے۔ اور یہ ذاتیات پر فضول اعتراض کرتے نہیں جھجکتے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ پردہان آریہ سماج مکتسر نے کہا۔ کہ پبلک جلسہ بُلادیں گے۔ اور دریافت کریں گے۔ کہ آیا پبلک شاسترارتھ کروانا چاہتی ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں اس میں اتنی ہی صداقت ہے۔ جتنا کہ دُودھ کو چھاچھ پکارنا۔ اور بھیڑئیے کو بھیڑ کہہ کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا۔ مورخہ ۱۶/۴ کی شام کے ۵ بجے یہ زبانی فیصلہ ہُوا تھا۔ کہ دونو سبھائیں پبلک جلسہ تین دن کے اندر اندر بُلائیں۔ اگر آپ ان لفظوں سے انکاری ہوں گے۔ تو وہ شخص جن کے روبرو یہ فیصلہ ہُوا تھا۔ ہر طرح سے آپ کی غلط بیانی کو رد کرنے پر آمادہ ہیں۔

آگے چل کر آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ "ہم نے چیلنج دیا آپ نے منظور کیا۔ لیکن یہ تو پتہ ہونا چاہئیے۔ کہ ہمارا چیلنج کیا ہے۔ ہمارا چیلنج ہے۔ کہ شاسترارتھ مورتی پُوجا پر ہو" آپ میں پردہان سناتن دھرم یووک سبھا سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے چیلنج دیتے وقت ہمیں سکھ یوجتشی سمجھ لیا تھا۔ جو ہم آپ کا کُھلا چیلنج پڑھ کر جھٹ مضمون کا اندازہ لگا لیتے۔ کیا آپ اپنے چیلنج یا خط و کتابت سے دکھلا سکتے ہیں۔ کہ آپ نے مورتی پُوجا پر شاسترارتھ کے لئے چیلنج دیا تھا۔ اصل مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کا چیلنج ۳۰/۴ کو پردہان آریہ سماج مکتسر کے نام ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر آیا۔ آریہ سماج مکتسر نے چیلنج منظور کرتے ہُوئے ایک رجسٹرڈ خط بھیجی جس میں نیم تاریخ مباحثہ تحریری طے کرنے کو کہا گیا۔ لیکن سناتن دھرم یووک سبھا کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ نیم اتیادی زبانی بیٹھ کر طے ہوں۔ نیز ہم نے اپنے خط میں مندرجہ ذیل وشے بھی تحریر کئے تھے (۱) پوران وید انکول نہیں (۲) مرتک شرادھ وید ورودھ ہیں (۳) اوتار واد (۴) مورتی پُوجا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آنجناب اکیلے مورتی پوجا کا ہی ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ کیا آپ باقی وشیوں پر آریہ سماج کے ساتھ سہمت ہیں۔ یا اُن میں اپنی ہار مانتے ہیں۔ اگر آپ باقی ماندہ مضمونوں پر شاسترارتھ کرنا اپنی کمزوری سمجھتے ہیں۔ تو ہمیں لکھ دیویں۔ ہم مورتی پوجا پر شاسترارتھ کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ شاسترارتھ کے لئے مضمونوں کی ترتیب دینا ہمارا حق ہے۔ چونکہ چیلنج آپ نے دیا ہے۔ ایک خاص بات تو پردہان سناتن دھرم یووک سبھا اپنے لیکھ میں لکھنے سے بھول ہی گئے۔ جبکہ بھگت کندن لال کی دوکان پر نیم وغیرہ طے کرنے کے لئے سناتن دھرم یووک سبھا کے تین سبھاسد اور آریہ سماج مکتسر کے تین سبھاسد اکٹھے ہُوئے تھے۔ اُس وقت بھگت کندن لال سناتن دھرم یووک سبھا کے نمائندہ نے کھُلے طور پر کہہ دیا تھا۔ کہ اوتار واد کو سناتن دھرم مانتا ہی نہیں۔ اور آپ نے کہا تھا۔ کہ ہم سوائے مورتی پُوجا کے کسی اور وشے پر مباحثہ کرنے کو تیار نہیں۔ کیوں صاحب کیا اُس وقت یہ تکرار نہیں ہُوئی۔ کہ سناتن دھرم والے یہ لکھ دیں کہ ہم صرف مورتی پُوجا پر ہی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ دیگر وشوں پر ہم ہار مانتے ہیں۔ چونکہ آپ نے یہ تحریر کرنے سے انکار کیا تھا۔ پھر آپ فضول بحث میں پڑ گئے۔ اس لئے بلا کسی فیصلہ کے میٹنگ برخاست ہُوئی۔ ہم دوبارہ یہ بات آپ کے ذہن نشین کروانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم مورتی پُوجا پر بھی شاسترارتھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ جگہ اور اُس کے متعلق سامان اور انتظام کے متعلق لکھ کر ہمیں یقین دلاویں۔

(مکند لال منتری آریہ سماج مکتسر)

دیہات سُدھار کیلئے دھن کی اپیل

دیش کے لیڈروں نے بہت تجربہ کے بعد یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اصلی سدھار تو دیہات سے ہی شروع ہوگا شہروں میں خیالات کا پرچار کرتے کرتے کافی سمہ گذر چکا ہے۔ اب دیہات کی طرف مُنہ پھیرنا چاہئیے۔ دیش بھر میں شہروں کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ مگر سات لاکھ دیہات کو کوئی کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔ ملک کے کئی کونہ جات بہت پس ماندہ ہیں۔ ان میں سے ایک ضلع ڈیرہ غازیخاں بھی ہے۔ اس کے دیہات تو جہالت اور مفلسی کا ننگا نمونہ ہیں۔ ایسے بھی بشر موجود ہیں۔ جو سارا سال ننگے بدن رہتے ہیں۔ اور بیس سے اوپر گنتی نہیں کر سکتے۔ اس ضلع میں ہندو آبادی صرف ۱۴ فیصدی ہے۔ اُس قلیل آبادی کے باوجود آپس میں کوئی سنگھٹن نہیں۔ مذہبی سوال پیدا کر کے سوشل حالات خراب کر لیتے ہیں۔ اوڈ۔ مہتم وغیرہ کئی اچھوت جاتیاں مان رکھی ہیں۔ علم نہ ہونے کے باعث توہمات کا شکار بنے ہُوئے ہیں۔ نہ اپنے دھرم کرم کی خبر ہے۔ نہ اپنے فرائض قومی کا دھیان۔

یہی وجہ ہے۔ کہ اپنے دھرم سے ناواقف ہندو نوجوان غیر مذاہب میں چلے جاتے ہیں۔ اور ہر سال کئی ایسے واقعات اس ضلع میں ہو چکے ہیں۔ اور باوجود بسیار کوشش کئی cases میں کامیابی نہیں ہُوئی۔ اور آریہ جاتی کی گود خالی ہو رہی ہے۔ ان ساری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہُوئے ضلع بھر کی آریہ سماجوں نے مل کر یہ نشچہ کیا ہے۔ کہ مستقل طور پر فنڈ اکٹھا کیا جاوے۔ تاکہ پرچارک اور بھجنیک رکھ کر اپنے ستیہ سناتن ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے۔ اور ان کے سوشل حالات سدھارے جا سکیں۔ اور تقریری پرچار کے علاوہ مفت ٹریکٹ بانٹ کر تحریری پرچار بھی کیا جاوے ایشور آشرے پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک پرچارک کی خدمات ضلع پرچارنی سبھا نے حاصل کر لی ہیں۔

جو دیہات میں قابل قدر کام کر رہا ہے اس انیک اور نہایت ضروری کام کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے کافی دھن کی ضرورت ہے۔ دیہات کے پریمیوں اور ویدک دھرم کے پریمیوں سے پُر زور نویدن ہے۔ کہ اپنی کمائی میں سے مناسب حصہ اس کام میں بھیجنے کی کرپا کریں۔ تمام رقوم منتری ضلع پرچارنی سبھا کے پاس آنی چاہئیے۔

ضلع بھر کی آریہ سماجوں کی کاریہ کرتری سبھا میں مندرجہ ذیل پرتی ندھی چُنے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازیخاں	شری لالہ جیسہ رام جی شری ماسٹر دھنا رام جی
کوٹ چھٹہ	شری چودھری پورن چند جی شری مہاشے مولا رام جی
تونسہ	شری لالہ ہیت رام جی شری لالہ سنت رام جی
جام پور	شری چودھری سوبھراج جی گنیش دت آریہ
داجل	شری مہاشہ چاندن رام جی شری نیبھراج جی
راجن پور	شری ماسٹر سندر داس جی شری بھگت رادھا کشن جی

جیسہ رام جنرل پردہان۔ گنیش دت منتری ضلع پرچارنی سبھا جام پور
سوبھراج کاریہ کرتا پردہان

سوشیل وِدھوا کی ضرورت

ایک خوبصورت بغیر اولاد ودھوا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۳۲ سال تک ہو۔ ورذات عمر ۴۴ سال۔ اچھا تعلیم یافتہ۔ ماہانہ آمدنی ۳۰۰ سے ۴۰۰ روپیہ۔ ایک لاکھ روپیہ کی لاہور کی جائیداد موجود ہے۔ علاوہ اس کے کافی ہے۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جاوے۔

پتہ:- ایس معرفت مینجر آریہ گزٹ

اخبار کی بہار

...کی جنگ میں اتلاف جان

...ن - ۲ - جون - سنڈے اکسپریس ...ہے - کہ سپین کی دس ماہ ...جنگی میں ۲½ لاکھ آدمی ہلاک ...ہیں -

...کے دنوں ۳ ہا کروڑ پونڈ کا کاروبار

...ن - ۳ - جون - اعلان کیا گیا ہے ...مارچ سے جشن تاجپوشی کے دنوں ...۳ کروڑ پونڈ کا کاروبار کیا گیا - ...وجہ سے برطانوی تجارت کو ...فائدہ پہنچا ؛

...پ میں جنگ کا خطرہ

...۲ - ۳ - جون - جرمنی اور اٹلی دونو ...فلت کی یکجتی سے علیحدہ ہو ...ں - جرمنی نے مزید ہوائی جہاز ...کے ساحلوں کی طرف بھیجدئے ...سے یورپ کی سیاسی صورت ...بہت نازک ہو گئی ہے انگلستان ...کو مطلع کیا ہے - کہ اُسے کوئی ...م نہ کرنا چاہئے - جو صورت ...کو بگاڑ دے ؛

...آف ونڈسر کی شادی ہوگئی

...ڈی کانڈے - ۳ - جون - ڈیوک ...ڈسر اور مسٹر ویلیس وار فیلڈ ...سن کی شادی کی رسم آج پونے ...بجے ادا کی گئی - مذہبی رسوم ادا ...کے بعد دونوں نے گانا ...گن باجا سنا - اخبارات سے ...دوں نے فوٹو لئے - بھاری تعداد ...مدعو کئے گئے مہمانوں کو ضیافت ...گئی ؛

...صہ کالج امرتسر کی ہڑتال ختم

...امرتسر - ۴ جون - خالصہ کالج کی ہڑتال ...اگرہ اور ساری ایجی ٹیشن ۱۹ دن ...بعد آج ختم ہو گئی - کل سے طلبا ...میں جانا شروع کر دیں گے -

...ڈاک کی آمدن میں اضافہ

...شملہ - ۴ - جون - اپریل ۱۹۳۷ء سے ...ڈاک و تار کو جو آمدنی ہوئی - وہ ...۱۹۳۶ء کی آمدنی سے بارہ لاکھ ...زیادہ ہے - اس زائد آمدنی کو ...رقعہ جات میں ڈاکخانے کھولنے

ہیں خرچ کیا جائے گا -

کانگریس کے اندر نئی پارٹی

کراچی - ۴ - جون - معلوم ہوا ہے - کہ علیسرہ نار یمان سبھاش چندر بوس - سوامی گووندا نند اور سار دو کرپل کر کانگریس کے اندر ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں - جس کا نام نیشنل کانگریس انڈی پینڈنٹ پارٹی رکھا جائے گا -

سرحد گورنمنٹ کے قرضوں کی معافی

پشاور - ۳ - جون - نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے وہ تمام قرضے جو صوبہ سرحد کی گورنمنٹ کے نام باقی ہیں - معاف کر دئے ہیں ؛

شورش پسند وزیریوں کا ناکہ بند

لندن - ۳ - جون - وزیریوں کے لشکروں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہ اپنے علاقہ میں محصور ہو گئے ہیں - کیونکہ اُن کے ذرائع خوراک اب انگریزی فوجوں کے ہاتھوں میں آ گئے ہیں - اب ان شورش پسند پٹھانوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا - کیونکہ بیرونی علاقہ سے کچھ چیز اُن کے علاقہ میں نہیں جا سکتی - اب ہتھیار ڈالدینے کے سوائے اُن کے لئے کوئی چارہ نہیں -

کتاب پورانک پول پرکاش کی ضبطی

لاہور - ۳ - جون - آج پنجاب گورنمنٹ نے پورانک پول پرکاش نامی کتاب مصنفہ پنڈت منسا رام ویدک توپ کو بحق سرکار ضبط قرار دیا ہے - اور ان کی اشاعت کی ممانعت کر دی گئی ہے - یہ کتاب آریہ ساہتیہ مندر کی طرف سے نویگ پریس رہبیر پریس اور جگجیت پریس میں چھپی تھی معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ نے نویگ پریس کی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے - اور دوسرے دونوں پریسوں سے ۵ - ۵ سو کی ضمانتیں طلب کی ہیں - آج

اس سلسلہ میں تینوں پریسوں اور آریہ ساہتیہ مندر کی تلاشی لی گئی - جتنی کاپیاں پولیس کو ملیں - ہمراہ لے گئی ؛

دریائے سندھ سے نئی نہر

شملہ - ۲ جون - گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ دریائے سندھ سے ایک نہر نکال کر ضلع میانوالی کو شاداب کیا جاوے - اس نہر پر چار کروڑ سے زیادہ روپیہ صرف ہوگا -

پنڈت بدھ دیو کے جوتا کی ضبطی

لاہور - ۳ - جون - پنجاب گورنمنٹ نے شرر انگیز پورانک کتاب پنڈت بدھ دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر، مصنفہ پنڈت آتما رام شرما شوخ دہلوی جو دھرم پریس میرٹھ میں طبع ہوئی - ضبط کر لی ہے -

سیالکوٹ میں جنم کے مسلمان کی شدھی

آریہ ویدک سماج سیالکوٹ کے زیر اہتمام شیخ غلام مصطفٰے مشہور احرار کارکن سیالکوٹ مورخہ ۴ جون کو آریہ سماج مندر سیالکوٹ میں شدھ کیا گیا - نام لیش پال رکھا گیا ؛

مجرب طبی ٹوٹکے

(۱) نوشادر ½ ۱ ماشہ کالی مرچ ½ ۱ رتی - کافور ۲ رتی - سُرمے کی مانند پیس کر سلائی سے آنکھوں میں لگا دے - اس سے آنکھوں کی کھاج دُھند دُور ہوتا ہے - و روشنی تیز ہوتی ہے -

(۲) سیتا پھل کی جڑ کو پیس کر دُودھ کے ساتھ پینے سے عورت کی چھاتی کا دودھ بڑھ جاتا ہے -

(۳) کاربالک ایسڈ کی بُو سے سانپ دُور بھاگ جاتا ہے -

(۴) پیاز اور لہسن کے چھلکوں کی دھونی دینے سے سانپ بھاگ جاتا ہے -

(۵) مال کنگنی کا تیل دو تین بوند دوسرے تیسرے روز کھاتے رہنے سے بال سفید نہ ہوں گے -

(۶) گانے سے یا زور سے بولنے سے اگر گلا بیٹھ جائے - تو سوہاگہ منہ میں رکھ کر اُس کا رس چوسے -

(۷) سوہاگہ اور سیپی باریک پیس کر ہموزن سونف کے عرق میں ملا کر لگانے سے چھائیں ایک ہفتہ میں دُور ہو جائیں گے -

(۸) کچلا پانی میں گھِس کر دن میں تین چار بار لیپ کریں - ایک ہفتے میں مسہ سوکھ کر گر جائے گا -

(۹) چقندر کے پتے لیموں کے رس میں ملا کر لگانے سے داد جاتا رہتا ہے -

(۱۰) گندھک اور مٹی کا تیل ملا کر رات کو داد کے مقام پر لیپ کریں - تین چار روز میں داد چلی جائے گی -

(۱۱) سوہاگہ تیلیا اور سفید چندن برابر وزن چنبیلی کے تیل میں پیس کر لگانے سے داد اور سفید چھیپ کو نشٹ کرتا ہے -

(۱۲) کافور اور گری کا تیل کھاج اور داد کو مٹاتا ہے -

(۱۳) سوسن کی پتی اور سرس کی جڑ کی چھال دونوں کو پیس کر منہ پر لیپ کرنے سے مہانسے دُور ہو جاتے ہیں -

(۱۴) طوطیا بھونا ہُوا ایک حصہ - سوہاگہ ادھ بھُونا ایک حصہ بکری کے دودھ میں باجرے کے برابر گولیاں بنا کر ایک یا دو گولی بچے کی ماں کے دودھ کے ساتھ یا پانی کے ساتھ دینے سے پسلی جانا بند ہو جاتا ہے -

آریہ جگت

آچاریہ رام دیو کی سُپتری کا دواہ

لاہور ۱۷ جون - لاجپت رائے بھون میں آچاریہ رام دیو جی کی سُپتری پنڈتہ دمینتی دیوی کا شُبھ دواہ پورن ویدک ریتی انوسار (شاہ آباد ہردوئی یوپی) کے بابو سیتا رام کپور کے سپتر ساہتہ آچاریہ پنڈت وشنودت جی شاستری ایم - اے ایم او - ایل کے ساتھ ہُوا - دواہ میں تقریباً تمام مشہور آریہ سماجی شامل ہُوئے - جن میں بھائی پرمانند - ڈاکٹر ستیہ پال - آچاریہ دیو شرما - دیوان بدری داس - لالہ مکھن لال - پرنسپل مہرچند - مہاشہ کرشن - لالہ نرائن دت دہلوی - پروفیسر سدھاکر - ماسٹر گوردیال لائلپوری - سیٹھ رادھاکشن - پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا - پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی - لالہ چمن بخت لال جی بان پرستھی کے علاوہ گورُدکل کے سناتک آریہ سماج کے مختلف ودوان پنڈت - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اہدسروینٹس آف پیپل سوسائیٹی کے تمام کارکنان شامل ہیں -

دواہ سنسکار شری پنڈت برہمدت جی جگیاسو اور پنڈت پریہ ورت جی نے کروایا -

اس شُبھ موقع پر مہاتما گاندھی جی اور مہاتما نارائن سوامی جی نے اپنے اپنے ہاتھ سے لکھ کر آشیرباد بھیجا - ہر دو مہاتماؤں کے علاوہ شری بابو پرشوتم داس جی ٹنڈن نے بھی اپنے اشیرباد کے پیغام بھیجے -

سندھ میں گورُوکل کی ستھاپنا

آریہ جنتا کو یہ پڑھ کر خوشی ہوگی - کہ سابقہ اعلان کے مطابق سوموار تاریخ ۳۱/۵/۳۷ کو سندھ گورُوکل کے لائف ممبرُن کی - سہائیکوں کی - آریہ سماجوں کے نمائندوں کی اور دوسرے گورُدکل کے پریمیوں کی ایک سبھا زیر صدارت شری سوامی کرشنانند جی مہاراج شری دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ میں منعقد ہوئی - جس میں تقریباً ۴۰ - ۵۰ آریہ بھائی شامل ہُوئے - انوبھوی و تجربہ کار ۱۲ سجنوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی - جس کا اُدیش سندھ پرانت میں آریہ تمدن - آریہ سبھیتا - اور آریہ دھرم کا پرچار کرنا رکھا گیا - اس سبھا کا دوبارہ اجلاس ۱۳/۶/۳۷ کو ہوگا - جس میں پدادھیکاریوں کا چناؤ کیا جائیگا - مستقبل میں حالات کے مطابق اس سبھا کا الحاق آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ یا آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے ساتھ کیا جاوے گا - یہ کمیٹی ہی گورُدکل کے ستھان کا نشچہ کرے گی -

اس سے رنگون والے پرسدھ آریہ سیٹھ لیلا رام جی کراچی میں ودیمان ہیں - جو شری سوامی سیوکانند جی شری سوامی کرشنانند جی اور سیٹھ لال چند جی کے ساتھ مل کر سندھ گورُدکل کے واسطے دھن اکٹھا کرنے کا یتن کر رہے ہیں - گورُوکل کے سمبندھ میں جلدی سوامی سیوکانند جی پھر سندھ کا دورہ کرنے والے ہیں - تاکہ مختلف ستھانوں پر جو کام ہو چکا ہے - اُس کا بل نیہ گیشن کریں - اور بھومیوں کی رجسٹریاں وغیرہ بھی کروا سکیں - اُمید ہے - کہ اب یہ گورُدکل قائم ہو کر جلدی سندھ میں آریہ جاتی کی سیوا کرنے لگ جاوے گا -

(دیپرکاش سروپ قائمقام منتری سندھ گورُدکل کمیٹی - کراچی)

آریہ سماج پھلرون کا چناؤ:-

مورخہ ۲۴ مئی ۳۷ء کو آریہ سماج پھلرون کا نئے سال کے لئے نمن لکھت چناؤ ہُوا:-

پردہان - مہاشہ گنگا رام جی

اُپ پردہان - مہاشہ لیکھرام جی و مہاشہ چونی لال جی

منتری - مہاشہ بخشی خوشحال

اُپ منتری - مہاشہ رام بھایا مل جی و مہاشہ شانتی سروپ جی ڈاکٹر

کوشادھیکش - مہاشہ کرشن لال جی

پستکادھیکش - مہاشہ ملکھراج جی

انترنگ سبھا:- مہاشہ اندراج جی حکیم و مہاشہ املک رام جی بھجن منڈلی اور ان کے ساتھی -

(بخشی خوشحال منتری آریہ سماج پھلرون)

گورُوکل رائیکوٹ میں پرتاپ جینتی سمارُوہ

۲۳ مئی کو گورُدکل مہاودیالیہ رائیکوٹ میں بڑی سماروہ پوروک پرتاپ جینتی منائی گئی - اس کے اپلکش میں برہمچاریوں کی واگ وردھنی سبھا کا برہد ادھیویشن ہُوا جس میں برہمچاریوں تتھا ادھیاپک مہانوبھاؤں نے کوتائیں پڑھیں تتھا ویاکھیان دئے - کوتائیں پڑھنے والے برہمچاریوں میں برہمچاری اوم پرکاش تتھا ہیم چندر اشٹم شرینی - برہمچاری

پوران آلوچن گرنتھ مالا

سناتن دھرم اور آریہ سماج کا ایک بُنیادی اختلاف پورانوں کے متعلق بھی ہے - ایک ایک پوران کے بہت بڑا ہونے کے کارن آریہ سماجی تو کیا سناتن دھرمی بھی انہیں نہیں پڑھتے - پورانوں کے مضمونوں سے سبھی کو واقفیت کرانے کے لیے "پوران آلوچن گرنتھ مالا" جاری کی گئی تھی - جس میں چھ پورانوں کی آلوچنائیں نکلی تھی - کئی وجوہات سے وہ بیچ میں رُک گئی تھی - اب اس کے پھر جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے -

ایک روپیہ فیس دے کر مستقل گراہک بننے والوں کو آگے نکلنے والی آلوچنائیں پونے دام پر ملیں گی - سب سے پہلے "دیوی بھاگوت پوران کی آلوچنا" شائع کی جاوے گی - جو ایک روپیہ فیس کے ساتھ ایک روپیہ دیوی بھاگوت کا پیشگی بھیج دیں گے - انہیں دیوی بھاگوت پوران کی آلوچنا کا ڈاک محصول بھی نہ دینا پڑیگا - پوران آلوچنا گرنتھ مالا کے سمپادک آریہ جگت کے پرسدھ ودوان - ویدوں شاستروں کے مشہور پنڈت - پورانوں وغیرہ کے ماہر شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج ہونگے -

(بہاری لال پوران بھاسکر منیجر پوران آلوچن گرنتھ مالا ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب)

ودیا ساگر جیرتھ شرینی برہمچاری بھوجدت ششٹھ شرینی برہمچاری برت پال تتھا پرکاش چندر کے نام خاص اُلیکھنیہ ہیں -

(آتمانند سہائیک نگھنڈ واد...)

جلسہ کی تاریخوں کا...

آریہ سماج سانگلہ ہل کا جلسہ امسال مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ بروز شکر - سنیچر - اتوار ہونا تھا - لیکن کسی خاص کارن کی تاریخوں میں تبدیلی کرنی پڑی - بجائے مذکورہ بالا تاریخوں کے مورخہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ جون کو نہایت دھوم دھام سے منایا جائیگا -

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے بڑے بڑے یوگیہ ودوان مہاتما اور بھجنیک بھیجنے کی کرپا... ان کے علاوہ شریمتی ہیرا...

...ر موتی گیان اندر دیو شاستری سابق
...اجی عبدالرحمان دیانند سالویشن مشن
ہوشیارپور نے پدھار تا سویکار کر
لیا ہے۔
(... ناتھ آریہ سیوک سانگلہ ہل)

آریہ سماج پنڈ دادنخاں کے سماچار

(۱) آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سالانہ اُتسو ۸-۹-۱۰ مئی ۳۷ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۷ مئی کی شام کو ۵ بجے نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہوا۔ آگے اوم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے بعد گتکا کے کھلاڑی اپنے کرتب دکھلا رہے تھے۔ اس کے پیچھے آریہ پرائمری سکول کے ودیارتھیوں کی بھجن منڈلی سنکیرتن کر رہی تھی۔ اس کے بعد پنڈت بالکرشن جی و مہاشہ ہنسراج جی و مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بھجنیک کی بھجن منڈلیاں اپنے منوہر بھجنوں دوارا آنند کر رہے تھے۔ منوہر سکشا دائیک اور آنند مے بھجنوں سے جنتا پر بھاوت ہوئی۔ ۸-۹ مئی کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار و پنڈت ستیہ دیو جی و پنڈت سداشو جی و پنڈت چندر سین جی ودیا النکار شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج کے اُتم اُپدیشوں سے جنتا نے لابھ اُٹھایا۔ شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج ۹ مئی کو پدھارے۔ اُن کا ویاکھیان رات کے سمے ہوا۔ اور سبھا سدوں کی پرارتھنا پر آپ نے ایک یوم ٹھہرنا سویکار کر کے ۱۰ مئی ۳۷ء کو بھی ایک عالمانہ ویاکھیان دیا۔ نوجوانوں کے لئے یہ ویاکھیان بڑا مفید تھا (ب) ایک ڈیپوٹیشن آریہ سماج پنڈ دادنخاں شتمبر لالہ سکھرام داس جی پردہان ڈاکٹر نانکچند جی اُپ پردہان و لالہ تاراچند جی منتری براسطے فراہمی روپیہ ماہ اکتوبر ۳۶ء میں مختلف شہروں میں زائد از ایک ماہ گھوم کر زائد از پانچہزار روپیہ برائے بلڈنگ ٹالی حال آریہ پرائمری سکول پنڈ دادنخاں لائے۔ اب سالانہ جلسہ پر آٹھ سو روپیہ سے زائد فراہم ہوا ہے جس میں سے مبلغ دوصد روپیہ کے قریب لالہ سنت رام جی کپور ٹھیکہ دار پروپرائٹر کالری سکنہ ڈنڈوٹ کی امداد سے ڈنڈوٹ سے فراہم ہوا۔ اور ان میں سے مبلغ ۶۱ روپیہ شریمان جی نے گرہ خود سے ادا کیا۔ آریہ سماج دانی مہانو بھاؤں کا دھنیواد کرتا ہے۔ اس ساری کامیابی کا سہرا لالہ سکھرام داس جی پردہان جن کو آریہ سماج کے ساتھ سچی لگن ہے۔ اور لالہ تاراچند جی منتری آریہ سماج کے پرشارتھ کا پھل ہے۔ جلسہ نہایت شانتی پوروک آرتی و شانتی پاٹھ ہو کر ایشور کی کرپا سے نروگھن سماپت ہوا۔

(رام رکھا اپ منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں)

آریہ سماج جام پور کے پرستاؤ

۱۔ آریہ سماج جام پور مہاراجہ صاحب بیکانیر کے دیوان شری بی۔ این مہتہ کی سٹیٹ کی عدالتوں میں انگریزی کے ابیوگ کی آگیا کو اناونیک سمجھتی ہے نتھا مہاراجہ صاحب بیکانیر سے سونیہ پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ ہندی کو ہی سرو اُچیہ ستھان دیں۔ جو کہ راشٹر بھاشا کو دیا جانا چاہئے۔

۲۔ آریہ سماج جام پور کو جین نریش کی ہریجنوں کے مندر پرویش کی ناہی کی آگیا کو گھرنا سپد نتھا ہندو جاتی کا (ودھونس) ناش کرنے والی سمجھتی ہے نتھا کو جین نریش سے سونیہ پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اپنی اس آگیا کو واپس لے لیں۔

(چودہری لودبو منتری آریہ سماج جام پور)
ڈیرہ غازیخان

آریہ سماج دایرہ دین پناہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۱ مئی ۳۷ء کو مہاشے ارجن دیو جی پرچارک دیانند مکتی سنگھ سبھا (اگو کی جواب لاہور میں آگئی ہے) یہاں پدھارے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں اُن کا لیکچر اور منوہر بھجن ہوئے۔ جس میں آپ نے ہندو جاتی کی دردشا کا فوٹو نہائیت موثر پیرایہ میں بیان کیا۔

آپ کے دل میں ہندو جاتی کے لئے بڑا درد ہے۔ آپ کے ہردہ سے جو بات نکلتی ہے۔ وُہ کافی حد تک اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ آپ نے یہاں تین دن تک رات کو پرچار کیا۔ حاضری کافی ہوتی رہتی تھی۔ اُن کو یہاں کی سماج نے اُن کے مشن کی امداد کے لئے دیانند مکتی سنگھ سبھا کو مبلغ دس روپے دان دیا۔



آریہ سماج کے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے قیمت دو پیسہ۔ راہ نجات تین پیسہ۔ سورگ لوک کے پانچ ڈیڑھی بالے دو پیسہ۔ پورانوں کی کہانی مصرجی کی زبانی ۱/۲ آنہ۔ ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالورام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب ایک آنہ۔ پنڈتوں کی گوزکام یا درگادت کی درگت بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے تین پیسہ۔ آریہ سماج اور مورتی پوجا دو پیسہ۔ دیونند کون ہے دو پیسہ۔ شیو پوران کی پڑتال دو پیسہ۔ نیوگ اور پورانک دھرمی دو پیسہ۔ سناتن دھرم اور نیوگ دو پیسہ۔ آریہ سماج اور پوران دو پیسہ۔ پورانک پول پرکاش ایک آنہ۔ اوتار کا کارن شاپ بھوگ تین پیسہ۔ مہابھارت اور نیوگ دو پیسہ۔ شرادھ پرشناولی ایک پیسہ۔ پورانک دھرم اور وام مارگ ایک پیسہ۔ پورانک ایشور کی پڑتال ایک پیسہ۔ ویدک دھرم کی وجے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کھنڈن ایک پیسہ۔ شرادھ بیوستھا ایک پیسہ۔ مرتک شرادھ ایک پیسہ۔ شاسترارتھ روپڑ ایک پیسہ۔ جوتشیہ پوران کی پڑتال ایک پیسہ۔ ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کی پڑتال ایک پیسہ۔ سناتن دھرم یا سمایت دھرم ایک پیسہ۔ ہم پورانوں کے کیوں مخالف ہیں ایک پیسہ۔ ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ ایک پیسہ۔ مرزا غلام احمد کی شدھی ایک پیسہ۔ رادھا سوامی مت کا فوٹو ایک پیسہ۔ رادھا سوامی پوران ایک پیسہ۔

نوٹ:- اکٹھے منگوانے پر ایک پیسہ قیمت کے ٹریکٹ ۱۲/ سینکڑہ۔ دو پیسہ کے ۲/ تین پیسہ کے سوا دو روپیہ۔ ایک آنے کے تین روپیہ سینکڑہ کے حساب دئے جاتے ہیں۔

پتہ:-
اوم پرکاشں مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

(۲) ۲۷ مئی ۳۶ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور بھجن اُپدیشک پروفیسر جگدیش چندر جی بھوشن سنگیت رتن یہاں پدھارے - چار دن رات کے وقت اُن کے منوہر بھجن اور سُریلے سنگیت ہوتے رہے - حاضری کافی ہوتی تھی - اور خوب پرچار ہوتا رہا - آپ گایَن وِدیا میں بڑے نپن ہیں - جنتا نے آپ کے آنند دائیک بھجنوں سے بہت آنند پراپت کیا

(۳) آریہ سماج دایرہ دین پناہ کے نئے عہدیداران کا چناؤ ۱۶ مئی ۳۷ء کو آریہ سماج کے ممبران کا جنرل اجلاس ہُوا - جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے -

پردھان - لالہ ہیمراج جی

منتری - مہاشے جید یو جی حکیم
خزانچی - لالہ موہن داس جی گُلاٹی
پستکادھیکش - لالہ سوہن لال جی
ممبران انترنگ سبھا :- لالہ فتح چند جی - لالہ ایشر داس جی - لالہ سادھو رام جی - تیج بھان کالڑہ -

(۴) ستمبر ۳۶ء میں شریمتی شکیل کماری جی کے پرشار تھ سے یہاں پر استری سماج قائم ہُوئی تھی - جواب تک بدستور قائم ہے - مگر کچھ سست رفتار سے چل رہی ہے - اس لئے ضرورت ہے - کہ استریوں میں پرچار کے لئے وہ یہاں پر کم از کم ایک ہفتہ کے لئے تشریف لاویں تاکہ استریوں میں جاگرتی آوے - اور بد رسومات اور رواجات جو عورتوں میں چل رہے ہیں بیخ و بُن سے اکھڑ جاویں - اس لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں پرارتھنا ہے - کہ وہ ہمارے اس نویدن پر دھیان دے کر یہاں پر شریمتی جی کے بھیجنے کا پربندھ جلد از جلد کرنے کی کرپا کرے - اسکے لئے ہم ان کے بڑے مشکور ہوں گے -

(جید یو منتری آریہ سماج دایرہ دین پناہ)

آریہ سماج میانوالی کا چناؤ

پردھان مہاشہ ایشر داس ریٹائرڈ پوسٹل کلرک اُپ پردھان مہاشہ ٹیک چند جی سکول ماسٹر - منتری کویراج چاندی رام ویدھ - اُپ منتری ماسٹر بھوت جی - خزانچی لالہ بدری ناتھ جی مہاجن - لائبریرین مہاشہ برج لال جی سبیرٹ - پرتنیدھ

سبھاسد - مہاشہ دھرم چند جی و مہاشہ جیون رام جی -

(منتری کویراج چاندی رام)

ویانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

ماہ مئی میں ریاست بہاولپور سے لیکر انبالہ تک دورہ کیا گیا - ہر جگہ مشن کی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا ہے - حسب ذیل کیس برآمد کئے گئے ہیں (۱) ضلع انبالہ میں ہندو لڑکی رام پیاری کو مسلمان کے پھندے سے چھڑا کر ایک ہندو گھرانے میں آباد کیا گیا (۲) ۱۴ مئی کو ابوہر ضلع فیروزپور آریہ سماج مندر میں ایک جنم کی عیسائی لڑکی عمر ۱۸ سال کو اس کی درخواست پر شدھ کر کے اس کو اپنے آشرم ہوشیارپور میں بوجہ گربھ وتی ہونے کے داخل کیا گیا (۳) ریاست بہاولپور کی ایک اگروال ہندو لڑکی کو زبردستی مسلمان بنا لیا گیا - اس کے متعلق کوشش کی جا رہی ہے - ضلع انبالہ کی تحصیل کھرڑ میں شدھی کا کام جاری ہے - (دیھو رام)

مرکزی یتیم خانہ

راوی روڈ لاہور کا چناؤ - پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اُپ پردھان پنڈت بشمبر ناتھ جی سپرنٹنڈنٹ ٹھاکر دت وید ملتانی - ڈاکٹر گنپتی لال جی - منتری لالہ رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این ڈبلیو آر پریم گلی لاہور - اُپ منتری لالہ حکم چند جی اوورسیر - خزانچی لالہ وگیان شیل جی بی - اے - آڈیٹر راے صاحب پنڈت جگموہن لال جی دستو فرکنگ لالہ نند لال جی سپرنٹنڈنٹ خزانچی روزانہ پرتاپ لاہور - ادھشٹاتری شریمتی شانتی دیوی جی شاستری (منتری)

ہر پرکار کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں منگانے کے لئے آریہ ویر لاہور کا پتہ یاد رکھیں (مینیجر آریہ ویر)

اوم

R.L. 2389

THE "ARYA VIR" LAHORE

ہفتہ وار اخبار

آریہ ویر لاہور

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

ایڈیٹر پنڈت ...

تار کا پتہ آریہ ویر لاہور

چندہ سالانہ ... ششماہی ...

جلد ...

مورخہ ۱۶ جون ۳۷ء مطابق ۳ ہاڑ سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳

مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

ہماری موت کے ساماں سرِ افلاک ہوتے ہیں
ہماری بد نصیبی پر فرشتے خون روتے ہیں
مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

اسیرِ پنجۂ صیاد ہے ہائے وطن اپنا
قتیلِ خنجرِ بیداد ہے ہائے وطن اپنا
مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

گرے ہی جا رہے ہیں دن بدن قعرِ ضلالت میں
مبدل صبحِ عشرت ہو چکی ہے شامِ غربت میں
مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

قیامت خیز طوفاں ہے نظر سے دور ساحل ہے
عدو بھی کہہ رہے ہیں ان کا بچنا سخت مشکل ہے
مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

مٹا دینے کی ٹھانی ہے ہمیں چرخِ ستمگر نے
نگاہیں پھیر لی ہیں ہم سے خود اپنے مقدر نے
مگر افسوس ہم اس پر بھی گہری نیند سوتے ہیں

خاصی

آتش بہاول پور (رسٹیٹ)

ویدامرت

अग्नि: पूर्वेभिर्ऋषिभिरीड्यो नूतनैरुत ॥
स देवाँ एह वक्षति ॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۲

ارتھ - اگنی پوروِرشیوں اور نوتنوں سے ستتی کے قابل ہے (کیونکہ) وہ دیووں کو یہاں لاتا ہے۔

بھاوارتھ - پہلے منتر کے ویاکھیاں میں اگنی شبد کے انیک ارتھ تبلائے جا چکے ہیں۔ اس منتر کا مطلب سمجھنے کے لئے اور اسی طرح اگلے منتروں کا مطلب سمجھنے کے لئے ان ارتھوں کو ذہن نشین کرنا نہایت ضروری ہے۔

تیتریہ رشی نے ایک جگہ فرمایا ہے۔ अनन्ता वै वेदा: وید کے مطالب بے شمار ہیں۔ اننت گیان کے بھنڈار پرم کرپالو۔ جگت پتا نے جیووں کے کلیان کے لئے ضروری گیان ان منتروں میں بھر دیا ہے۔ ان منتروں میں اس قسم کا گیان ہے کہ ودوان اور مورکھ مساوی طور پر اس سے مستفیض ہو سکیں۔ ان منتروں میں جہاں سادہ گیان اور سرل اپدیش ہے۔ وہاں ادھیاتم ودیا۔ علم الٰہی کے گہرے رموز بھی ان میں پنہاں ہیں۔ اپنی اپنی عقل اور طاقت کے مطابق ان سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب منتر کے مفہوم پر آتے ہیں۔

اگنی یعنی علیم کل نور علی النور مشفق جہاں بھگوان کی حمد و ستائش نہ صرف پوروِ = پورن گیانی۔ پدپدارتھ کے عالم ہی کرتے ہیں۔ بلکہ نوتن = نوآموز بھی جنہیں ابھی وہ رتبہ حاصل کرنا ہے۔ اس خدا برتر کی ستتی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ مشفق اس دنیا میں دیووں = آگ ہوا پانی زمین سوریہ چاند۔ ستارے اور سیارے اور ہجو دیگر اشیا کو دنیا میں لاتا ہے۔

دیو، شبد بھی سنسکرت میں انیک معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ارتھ دوبہ گن = صفات حسنہ بھی ہے۔ اس طرح منتر کے آخری ٹکڑے کا ارتھ ہوگا وہ سب کا بھلا کرنے والا بھگوان اس سنسار میں دوبہ گنوں اور دوبہ گنوں کے برتی پادک چاروں ویدوں کو اس دنیا میں پہنچاتا ہے۔

دوسرے پکش میں اگنی کے ارتھ جیو ہوتے ہیں۔

جیوآتما بھی قابل ستائش ہے۔ کیونکہ اس جسم میں اندری آدی دیووں کو جیوآتما ہی لاتا ہے۔ اگر جیوآتما نہ ہوتا۔ تو یہ جسم ہی نہ بنتا۔ جسم کیا دنیا ہی نہ بنتی۔ سنسار بنا ہی جیوآتماؤں کے بھلے اور بہبودی کے لئے ہے۔ اگر جیوآتما نہ ہوتے۔ تو یہ سرشٹی رچنا ہی نہ ہوتی۔

اگنی کا ارتھ گیانی بھی ہوتا ہے۔

سچ مچ گیانی منش۔ عالم انسان سبھی کا قابل تعظیم ہوتا ہے۔ وہ انسان کو اسی جنم میں دیووں یعنی گنوں کی کان بنا دیتا ہے۔ گیانی یوگی انسان کے دوش اور درگن عیوب اور نقائص رفع کر کے اس میں گن بھر دیتا ہے۔

بھوتک پکش میں اگنی شبد کا ارتھ آگ ہے۔

سچ مچ آگ کے گن سبھی کو جاننے واجب ہیں چاہے وہ عالم ہو چاہے متعلم ہو۔ کیونکہ وہ انیک پرکار کی سکھ کی سامگری ہمیں مہیا کرتا ہے۔

دنیا میں پرانیوں کے جتنے کام آگ کے ذریعے ہوتے ہیں۔ اتنے اور کسی سے نہیں۔ ریل ہوائی جہاز۔ جہاز کل کارخانے بھی آگ کے محتاج ہیں۔ گھر میں آگ کی کتنی بڑی پوزیشن ہے۔ اسکو سبھی جانتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی گمبھیر طور سے سوچا نہ ہو۔

اس منتر میں آئے "رشی" شبد کے معنے "منتر" دلیل بھی ہوتے ہیں (باقی بر صفحہ ۱۵)

اوم پیارے کا گیت

(از قلم شیر بیان ماسٹر میلا رام جی ہمدم بی۔اے آنند پور)

ٹیک:- اوم پیارا اوم پیارا اوم پیارا بول
تو پرانہ سایم بیٹھ کے تے اوم اوم بول

اوم بنا نہیں رے کھشک کوئی — اس دے باجھ نہ ملنی ڈھو[...]
اوم دے بنا نہیں وسیلا تیرے کول — اوم پیارا ......
اوم شبد دی مہما بھاری — لکھ نہ سکدا کوئی بھی سار[...]
اوہدے جیہا ہو نہیں جاپ تیرے کول — اوم پیارا ......
اوم ہی جپدے سب برہمچاری — اوم ہی جپیا کرشن مرار[...]
تو بھی نت اٹھ کے تے ست نام بول — اوم پیارا ......
اوم شبد نوں رام نے رٹیا — سیتا ماتا اوم ہی جپیا[...]
باہر دے پٹ دے اندر دے پٹ کھول — اوم پیارا ......
رشیاں منیاں نے اوم ہی گایا — سب گرنتھاں وچ پہلے [...]
تو بھی نت اٹھ کے تے پیارا نام بول — اوم پیارا ......
اوم شبد وچ سب کچھ آیا — کل دنیا دی اس وچ [...]
سوچ کے سمجھ کے ارتھاں نوں تو بھول — اوم پیارا ......
گیتا نے ایہہ سار بنایا — ارجن نوں اپدیش سنا[...]
اوم تت ست اوم تت ست بول — اوم پیارا ......
برہما وشنو مہیش ہی سارے — سب ہی اسدے بھگت [...]
نت صبح اٹھ کے تے پیارا نام بول
اوم پیارا اوم پیارا اوم پیارا بول

ہفتہ وار
آریہ ویر
لاہور
۱۶ جون ۱۹۳۷ء

خطرے کا الارم

آریہ ویر کے گذشتہ پرچہ کے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا جا چکا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے چناؤ کے بعد جب رائے بہادر دیوان بدری داس جی کو سروسمتی سے پردھان چنا گیا اور دونوں ہی جانے والی پارٹیاں بھی اس چناؤ میں اس طرح آ گئیں کہ نہ کوئی بھاری اکثریت میں ہے نہ بھاری اقلیت میں۔ تو اب سبھا کے پچھلے جھگڑوں کا کانڈ ختم کر دینا چاہیئے۔ اور سبھا کی کہی جانے والی دونوں پارٹیاں اس سال پارٹی بھاؤ کو چھوڑ کر سبھا کے کام کو فروغ دیں۔ یہی اچھا پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس میں سملت ہونے والے تمام پرتی ندھیوں خواہ وہ کسی وچار اور پارٹی پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر آئے تھے اور یہی خواہش پنجاب بھر کے آریہ سماجوں کی ہے پورا وشواس تھا کہ یہ خواہش پوری ہوگی اور آئندہ کے لئے پنجاب کا آریہ سماجک واتاورن بالکل شانت ہو کر زور شور سے کاریہ ہونا شروع ہو جائیگا۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے آریہ سماجوں سے بھی جھگڑے اور پارٹی بندیاں ختم کر کے یہ سال ٹھوس پروگرام کے ارپن کرنے کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ اور آریہ ویر کی طرف سے اس ٹھوس پروگرام کے متعلق خاص اندولن کرنے کی بھی گھوشنا کی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے جن شانتی سنتھاپن اور سبھا کے کام کے خوش اسلوبی سے چلنے کی شبھ بھاؤناؤں سے رائے بہادر دیوان بدری داس جی کو زور دے کر مجبور کر کے سروسمتی سے جنرل اجلاس میں پردھان بنایا گیا۔ ان شبھ بھاوناؤں کو سبھا کے پچھلے سال کے ادھیکاری جنہوں نے اپنی غلطیوں سے سبھا کو تباہی کے منہ میں لا کھڑا کیا تھا۔ پورا ہونے کا نہ صرف یہ کہ موقع ہی نہیں دے رہے۔ بلکہ انہوں نے ایسی حالت پیدا کر دی ہے۔ جس میں رائے بہادر کے لئے بھی کام کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

رائے بہادر اس وقت مسیحا کے روپ میں پردھان بنائے گئے۔ انہوں نے چناؤ کے وقت صاف کہہ دیا تھا کہ بھائی پرمانند جی اور لالہ چرنجیت لال جی آدی سجنوں کے زور دینے پر اور اس خیال سے کہ آریہ سماج کی کچھ سیوا ہو سکے۔ پردھان بننا میں نے سویکار کیا ہے لیکن اگر میں دیکھوں گا کہ جھگڑے بند نہیں کئے جاتے تو میں علیحدہ ہو جاؤنگا۔ چاہیئے تھا کہ رائے بہادر کو حالات کے سدھارنے کا جھگڑوں کو مٹانے کا پورا موقع دیا جاتا۔ سب کا ان پر وشواس تھا۔ اس لئے کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیے تھی۔ جس سے اُن کے شانتی سنتھاپن کے مشن میں وگھن پڑتا۔ مگر چناؤ کے بعد انترنگ سبھا کے پہلے اجلاس میں ہی پارٹی بندی اور جنگ کا نقشہ پیدا کر کے دکھا دیا گیا۔ رائے بہادر نے انترنگ سبھا کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے انترنگ سبھا اور ودیا سبھا دونوں کے ممبروں کے مشترکہ اجلاس میں ایک بڑی سنجیدہ اور شانتی سنتھاپن کرنے والی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ان حالات کا جن میں اُنہیں پردھان بنایا گیا۔ ذکر کیا۔ جس بھاؤ سے انہوں نے اُسے سویکار کیا وہ بھی بتایا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شانتی سنتھاپن ہو۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب آپ سہیوگ دیں۔ اور پارٹیوں کا خیال چھوڑ کر آریہ سماج کے ہت کے لئے کام کرنا سویکار کریں۔ مجھے کہا گیا کہ دو ممبر جو انترنگ سبھا کے نامزد ہوتے ہیں۔ وہ میجارٹی پارٹی کے ہوں ورکنگ پردھان بھی اس کا ہو وغیرہ وغیرہ۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح پارٹی لائن میں کام کرنا چاہتے ہیں یا پارٹی کا خیال چھوڑ کر۔ تاکہ میں اپنے لئے وچار کر سکوں۔

رائے بہادر کی اس تقریر کے جواب میں کئی بھائیوں نے اپنے وچار ظاہر کئے۔ لیکن میجارٹی پارٹی کے دعویداروں نے پارٹی کا خیال چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور پنڈت بدھ دیو جی نے تو صاف کہہ دیا کہ پارٹی کا خیال چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد انترنگ سبھا کے دو سبھاسدوں کا جنہیں ہر سال پردھان نامزد کرتا ہے چناؤ ہوا۔ ہمیشہ سے قاعدہ چلا آتا ہے کہ پردھان سبھا ان دو ممبروں کو نامزد کرتا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں بھی جب آچاریہ رام دیو جی پردھان تھے انہوں نے یہ دو ممبر نامزد کئے۔ مگر اس سال میجارٹی کے دعویداروں نے کہا۔ انترنگ سبھا چنے گی۔ یہ ایک قسم کا پردھان جی پر اوشواس تھا۔ مگر اس کا ذرا بھی خیال ان لوگوں نے نہ کیا اور پنڈت دیو شرما جی اور پنڈت سنیہ ورت جی کے نام پیش کر دیئے۔ نام لینا میجارٹی کا زعم تو تھا ہی۔ دوسرے سجنوں نے پردھان جی سے بہت کچھ کہا لیکن انہوں نے کہا میجارٹی جیسا چاہے کرے۔ اس پر ووٹیں لی گئیں۔ دوسرے سجنوں نے پروٹسٹ کے طور پر ووٹیں نہ دیں کہ چونکہ پردھان جی کی GOOD SENSE پر وشواس نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہم بطور پروٹسٹ ووٹیں نہیں دیتے۔

اس کے بعد پنڈت گیان چند جی کو وید پرچار کا ادھشٹاتا چنا گیا۔ پنڈت گیانچند کے متعلق بہت ورودھ چلا آتا ہے۔ آپ کے کارنامے آریہ ویر میں کافی چھپ چکے ہوئے ہیں۔ اپدیشک ودیالیہ کانڈ میں آپ نے ہی بہت کچھ حالات خراب کئے۔ وید پرچار کے ادھشٹاتا کے طور پر آپ نے اپدیشکوں میں پھوٹ اور پارٹی بازی پھیلائی۔ پارٹیاں بنانا اور ادھر اُدھر کی لگا کر لڑانا ہی آپ کا کام ہے۔ آپ کے خلاف شکایات کی لسٹ بہت لمبی ہے۔ ایسے شخص کو وید پرچار کا ادھشٹاتا بنانا پھر جھگڑے اور پارٹی بازی کو فروغ دینا ہے۔ مگر اس پر اصرار کیا گیا اور گرمی پیدا کر کے جنگ کی سی حالت پیدا کر دی گئی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ جس طرح پردھان جی سروسمتی سے چنے گئے۔ اس طرح ہی ان کی اس جھگڑے کے سوال پر GUIDANCE لی جاتی اور پنڈت گیان چند کا نام پیش کرنے کی بجائے کوئی ایسا نام پیش کیا جاتا جو سروسمتی سے ادھشٹاتا بن سکتا۔ جب جھگڑے مٹانا اُودیش رکھا گیا تو اس کے کام بھی اُسی سپرٹ میں ہونا چاہیئے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ پردھان جی خود اس سال سبھا کے کام کو زیادہ سے زیادہ سمے دینا چاہتے تھے۔ اور ان کی اچھا تھی کہ جن جن کاموں پر جھگڑا ہو۔ وہ کام وہ خود سنبھال لیں گے۔ وید پرچار کے ادھشٹاتا تک معلوم ہوا ہے۔ وہ خود بننے کو تیار تھے۔ اور روزانہ تین چار گھنٹے سبھا کے کام کو دینے کا نشچہ کر چکے تھے۔ اتنی اعلیٰ پوزیشن کے سجن کا اتنا سمے سبھا کے کام کے لئے دینا سبھا کی شان کو کتنا بڑھا دیتا۔ آپ نے یہ تو اجلاس میں بھی کہا تھا۔ پہلے ہم پر سمے دینے کا دوش لگایا جاتا تھا۔ اب میرے پاس سمے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ سمے دے کر آریہ سماج کی سیوا کر سکوں۔ خیال تو کریں کہ رائے بہادر وید پرچار کے ادھشٹاتا بن جاتے تو کیا ممکن تھا کہ اُپدیشکوں میں پارٹی بازی رہ سکتی۔ یا جھگڑے ہو سکتے اور پھر وید پرچار فنڈ جس میں اس سال دس ہزار کے قریب گھاٹا ہوا۔ رائے بہادر کے ادھشٹاتا بننے سے ایک سال میں ہی اس کی کایا پلٹ جاتی۔ دیوان صاحب جیسی پوزیشن کے سجن اگر وید پرچار فنڈ کے لئے دھن جمع کرنا چاہیں تو اکیلے لاہور سے پچاس ہزار جمع کر سکتے ہیں۔ مگر ہاں پھر پنڈت گیانچند کا ہٹلرازم ختم ہوتا تھا۔ اور دو چار اُپدیشک سروے سروا بن کر من مانیاں نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے نام نہاد میجارٹی کے زعم میں نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ پنڈت گیانچند کا کتنا ورودھ ہے۔ اور اس طرح اس ورودھ کے باوجود ادھشٹاتا بنانے سے جھگڑا کتنا بڑھیگا بہوسمتی سے انہیں ادھشٹاتا بنا لیا۔

اب ان تین چیزوں پردھان جی کی اپیل کے جواب میں میجارٹی کی طرف سے پارٹی خیال نہ چھوڑنے اور سب کام اسی سپرٹ سے کرنے مسلسل چلے آنے والی پردھان جی کے دوارا دو انترنگ کے ممبروں کے نامزد کرنے کی پرتھا کو توڑ کر پردھان جی کے GOOD SENSE پر اوشواس اور بھاری ورودھ اور اس کے بھینکر نتائج پھوٹ لڑائی جھگڑے کو جانتے ہوئے میجارٹی سے پنڈت گیان چند کو ادھشٹاتا چننے کے واقعات کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا کی استھتی پھر جنگ کی سی ہو گئی ہے اس استھتی میں رائے بہادر دیوان بہادر بدری داس جیسے مسیحا کو جو نام نہاد میجارٹی کے زعم میں آئے ہوئے۔ یہ سجن شانتی سنتھاپن کرنے کی تجویزوں کو عمل

ہیں نہ لانے دیں۔ اور ان کے پیچھے چلنے کی بجائے انہیں اپنے پیچھے چلانا چاہیں۔ تو پاٹھک سوچ سکتے ہیں کہ شانتی کیسے ہو سکتی ہے اور ایسی حالت میں دیوان صاحب جنہوں نے چناؤ کے موقعہ پر ہی کہہ دیا تھا۔ کہ اگر جھگڑے ختم نہ ہوئے اور ایسی اوستھا ہو گئی کہ میں نے اپنے آپ کو کام کرنے میں اشکت پایا۔ تو علیحدہ ہو جاؤں گا۔ کہاں اس پارٹی فیلنگ اور جھگڑوں کی حالت میں پردھان رہ سکتے ہیں چنانچہ دیکھ لیجئے کہ دیوان صاحب نے اس اجلاس کے بعد ہی استعفےٰ دیدیا ہے جو یقیناً آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کی انتہائی بدقسمتی ہے

افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ ذاتی سوارتھ۔ پارٹی اور دھڑے بندی کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کے ہت کو تباہ کیا جائے۔ دیوان صاحب کی پارٹی بندی چھوڑ دینے کی اپیل کا جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ انہیں کہا جاتا کہ ہم سبھا کے کام میں کسی پارٹی کا خیال نہ رکھیں گے اور آپ کو پورا سہیوگ دیں گے۔ سرو سمتی سے آپ کو پردھان چناہئے۔ اب ہماری باگ ڈور آپ کے ہاتھ ہے۔ اس گاڑی کو آپ چلائیں۔ دیکھئے دیوان صاحب کس طرح سب حالات پر قابو پاتے اور جھگڑوں کو مٹاتے۔ کسی پارٹی کو شکایت کا موقع نہ ہوتا۔ دوا انترنگ کے ممبر جب ہر سال ہم دہاں چنتا ہے۔ تو اس سال کیوں انترنگ سبھا دوارا چننے پر زور ڈالا گیا۔ اور پردھان جی کے GOOD SENSE پر اوشواس کیا گیا۔ پنڈت گیا چند ایک ونکتی ہے۔ اس کے لئے سبھا اور آریہ سماج تباہ نہیں ہونے چاہیں۔ مگر سبھا اور آریہ سماج کی فکر کس کو ہے؟ یہاں تو پارٹی بازی اور دھڑے بندی پردھان ہے اور اس کی خاطر سبھا اور آریہ سماج کو تباہ کرنا گوارا ہے پچھلے چند ماہ میں جو ناخوشگوار کانڈ ہوا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ آشا تھی۔ اب رائے بہادر جیسے مہانو بھاؤ کے پردھان بننے پر حالات سدھر جائیں گے۔ اور یہ بھائی بھی راہ راست پر آجائیں گے۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم والی بات ہو رہی ہے۔ دیوان صاحب کے شانت سندیش کو سننے کے بعد انہیں سہیوگ دے کر حالات کو سدھارنے دینے کی بجائے نام نہاد میجارٹی کے زعم میں یہ سجن آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور پھر وہ اگنی پرچنڈ کرنا چاہتے ہیں جو سارا سال جلتی رہے اور سبھا اور سماج کا جو کھوتی اہیت وقار پچھلے چند ماہ کی جنگ زرگری کے بعد بچ گیا ہے۔ اس کا سروناش کر دے۔ نام نہاد میجارٹی کے زعم رکھنے والے ان بھائیوں کو مخاطب کر کے میں صاف لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس رویہ سے بڑے بھاری پاپ کے بھاگی بن رہے ہیں۔ ٹھنڈے دل سے اپنے رویہ پر وچار کریں۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور آریہ سماج میں خطرناک جنگ کا آغاز نہ کریں۔ رائے بہادر بدری داس جیسے نشکش سجن کو سرو سمتی سے پردھان چن کر کام کا موقع نہ دینا اور انہیں مستعفی ہونے کے لئے مجبور کر دینا سبھا اور سماج کو تو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیگا ہی نام نہاد میجارٹی کی ان ڈینگ مارنے والوں کیلئے بھی بہت مہنگا پڑے گا۔ چھوڑ دو میجارٹی اور مینارٹی کا خیال۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ دو سال پہلے آپ کی بھاری میجارٹی تھی پچھلے سال وہ قائم نہ رہی اور اس سال تو تھوڑا ہی فرق ہے۔ جو اگلے سال دور ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سال کی مینارٹی میجارٹی بن سکتی ہے۔ اس سال کی نام نہاد میجارٹی کی حقیقت آپ کو نادم کر رہی ہے کیا اس نام نہاد میجارٹی کے زعم میں آکر آپ یہ۔۔۔ سمجھتے ہیں۔ کہ مستقل جنگ اور۔۔۔۔ جھگڑے کی بنیاد رکھ کر شانتی پورک کام کر سکیں گے۔ اور یا سبھا دوارا آریہ سماج کا کچھ کام ہو سکے گا۔ آپ کو یہ خیال دماغ سے دور کر دینا چاہئے۔ پرماتما کے لئے رشی دیانند کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کو تباہ نہ کریں۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو اور اپنے رویہ کی اصلاح کرو۔ رائے بہادر بدری داس جی کے سبھا کے پردھان بننے میں ہی آریہ سماج کا بچاؤ ہے۔ ورنہ جو حالات ہیں نام نہاد میجارٹی کی زعم میں کودنے والے یاد رکھیں اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ کا معمولی سا جھگڑا آپ سلجھا نہ سکے۔ اور وہ اتنا بھینکر روپ دھارن کر گیا اور اب تک نہ معلوم اس کا پرنیام کیا نکلا ہوتا۔ رائے بہادر دیوان بہادر بدری داس جی کے ثالث بننے ہی وہاں شانتی ہوئی۔ اسی طرح اور سب باتوں اور جھگڑوں

کو اکیلے وہ ہی شانت کر سکتے ہیں۔ مسیحا کے روپ میں آپ نے انہیں بنایا ہے۔ انہیں اپنی مسیحائی دکھانے دو۔ روگ کی تشخیص کر کے چکتسا کرنے دو شامکیں نیچ میں نہ اڑا کر مسیحا کو مریض کو اپنی حالت پر چھوڑ دینے کے لئے مجبور نہ کرو۔ اگر سبھا اور آریہ سماج کا ہت چاہتے ہو۔ تو صد فدا راے بہادر بدری داس کو وشواس دلاؤ۔ کہ ہم آپ کی اچھا انوسار کاریہ کرنے کو تیار ہیں۔ آپ اس بیڑے کو پار لگائیں۔ جو کام جس جس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں کریں۔ ہمارا سب کا سہیوگ آپ کے ساتھ ہوگا۔ اس حالت میں رائے بہادر جی کو اپنی مسیحائی دکھانے اور جن شبھ کامناؤں سے انہیں پردھان بنایا گیا انہیں پورا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔ بگڑے ہوئے حالات سدھر جائینگے اور سب کاریہ خوش اصلوں سے ہونے لگے گا۔

"آریہ ویر" کا یہ لیکھ ایک خطرے کا آلارم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ خطرہ رک جائے۔ وہ بھیانک جنگ جو رائے بہادر دیوان بدری داس جی کی علیحدگی سے شروع ہو گی ٹل جائے۔ ہماری شکتی جو دنیا بھر کے ورودھیوں کو کمزور کر سکتی ہے اور آج بھی اگر ہم سچے دل سے آریہ سماج کا سنگھٹن اور گونجانا شروع کر دیں۔ تو سب طرف ہماری وجے پتاکا لہرانی شروع ہو سکتی ہے۔ آپس میں جنگ زرگری میں ضائع ہو۔ آریہ ویر اس خطرے کے آلارم دوارا جناب نام نہاد میجارٹی کے زعم میں آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہونے والے ان بھائیوں کو سچیت کرتا ہے۔ وہاں پنجاب کی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی توجہ بھی اس طرف مبذول کراتا ہوا بڑے زور سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اس خطرے اور بھینکر پرنیاموں کا احساس کر کے ان بھائیوں کو سمجھائیں نہیں نہیں بلکہ ان کو بتا دیں کہ اُن کے اس رویہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ سبھا اور آریہ سماج کے ہت کو تباہ کرنے کے لئے انہیں چھٹی نہیں دی جا سکتی۔ پنجاب کے آریہ سماج کے پربھاؤشالی سجنوں کو اس وقت میدان میں کودنا اور حالات کو سنبھالنا چاہیے۔ ورنہ بعد میں اگر رائے بہادر مستعفی ہو کر علیحدہ ہو گئے۔ اور ان کے بعد باہمی جنگ شروع ہو گئی تو پھر حالات کا سلجھنا بہت ہی مشکل ہوگا۔ اب وقت ہے بگڑی کو بنا لو۔ ورنہ کف افسوس ملنا پڑے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج کے ہت سے پریرت ہو کر آریہ ویر نے یہ آلارم دیدیا ہے۔ پوری آشا ہے۔ یہ اکارتھ نہ جائیگا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ سماج کا ہر ایک ہت چنتک اس وقت اس خطرے کو روکنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا۔

(مہر چند شرما)

آہ! پنڈت چمپوپتی جی

سارے آریہ جگت میں یہ خبر نہایت ہی دکھ اور شوک سے سنی جائیگی کہ شری پنڈت چمپوپتی جی ایم اے سابق گورنر گورو کل کانگڑی و ممبر دیانند سیوا سدن کا آج مورخہ ۱۵ جون کو دن کے سوا بارہ بجے دیہانت ہو گیا ایک ہفتہ کے قریب ہوا آپ کو بخار اور کھانسی کی شکایت ہوئی۔ ۱۲ جون کو نمونیہ کی شکایت ہو گئی۔ علاج بڑی سرگرمی سے شروع تھا۔ بخار کم ہو رہا اور صحت اچھی ہو رہی تھی کہ آج صبح دفعتاً حالت خراب ہو گئی۔ اور آریہ سماج کا یہ بیش بہا رتن ہمیشہ کے لئے ہم سے چھن گیا۔ پنڈت جی ویدوں کے سکالر سنسکرت انگریزی فارسی۔ ہندی اردو کے پرسدھ ودوان تھے۔ اور آپ کی گنتا آریہ سماجک جگت کے چوٹی کے ودوانوں میں تھی۔ آپ کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اُسے پُر کرنے والا نظر نہیں آرہا۔ آپ کی عمر ابھی چالیس سال کے قریب تھی۔ عین جوانی کے عالم میں ہی آپ تین چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور تین لڑکیوں اور ان کی ماتا کو بلکتے چھوڑ گئے۔ ہمیں ان کے دکھ پریوار سے پورن سہانو بھوتی ہے۔ پرماتما پنڈت جی کے پوتر آتما کی سدگتی کریں۔ اور ان کے پریوار کو یہ دکھ سہن کرنے کی شکتی دیں۔

اپنا جیون یگیہ مئے بناؤ

(شری مہاشہ نانک جی جلال پوری کے قلم سے)

ہندو قوم نے جب سے سچی ایشور پوجا سے منہ موڑا۔ اور شرتی کو اپنے عمل میں لانے سے کنارہ کیا۔ تب سے ہی اس کے اقتدار کو سخت دھکا لگا۔ کیونکہ وید بھگوان میں آتا ہے۔

[illegible]

ایشور کو نہ جاننے والے ہین ہو کر نشٹ ہو جاتے ہیں۔

آج زبانی طور پر آپ کسی براہمن دیوتا کو پوچھو۔ تو وہ کہہ دے گا کہ ہندوؤں کے سر پر تینتس کروڑ دیوتا لدے ہوئے ہیں۔ لاکھوں نبر کہ سوار ہیں۔ لیکن اگر کسی ہستی کو ہندوؤں نے اپنے عملی جیون میں گھسنے نہیں دیا تو وہ پرم دیو پرماتما ہے۔ یا اس کا واستوک گیان شرتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو بد بختی ہندوستان میں آتا ہے۔ ہندوؤں کو ہی خاص طور پر رگڑتا ہے۔ اسلامی زمانہ میں ہندوؤں کے اندر جو آن رہ گئی تھی اسے مغربی تہذیب نے سخت دھکا لگا کر دم لیا ہے۔ آج اگر ہندو اپنی موجودہ بد حالت کو محسوس کر کے بچنا چاہیں۔ تو انہیں اپنے جیون کا یگیہ مئے بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن کسی کا جیون تب تک یگیہ مئے نہیں بن سکتا جب تک وہ جسمانی طور پر اپنے ہمعصروں سے بازی لے جانے کی کوشش نہ کرے یہی وجہ ہے کہ اُپنشدوں میں لکھا ہے

[illegible] انسان کا جسم ایک یگیہ ہے۔ خود وید بھگوان میں ارشاد ہے

[illegible]

یہ جسم یگیہ کا سادھن ہے۔ اگر انسان اپنے جسم کو یگیہ یا یگیہ کا سادھن سمجھنے کی کوشش کرے۔ تو پھر اس سے کسی برائی کا ارتکاب ہو نہیں سکتا۔ برائی کا ارتکاب تب ہی ہوتا ہے۔ جب ہم خود یگیہ میں وگھن ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سنگٹھن

اگر ہر ایک ہندو آج اپنے جیون کو یگیہ مئے بنا لے "تو نتیجہ جانیئے۔ اُسے کبھی کسی قسم کے دُکھوں کا شکار نہ ہونا پڑے۔ آج ہندوؤں میں نفاق پایا جاتا ہے۔ حالانکہ وید بھگوان صاف فرماتا ہے۔

[illegible]

باہم سنگٹھت ہو کر جینے والے بنو۔ تاکہ تم میں سے ہر ایک بے ساختہ یہ دعوے کر سکے۔

[illegible]

میں جے شیل بنوں۔

[illegible]

میں سارے سنسار میں اتی تیشوی بنوں۔

لیکن فی زمانہ ہم سے کسی کا اس قسم کا دعویٰ کرنے کے ناقابل ثابت ہونا یہ درشاتا ہے کہ نہ ہی ہم نے اپنا جیون یگیہ مئے بنایا ہے اور نہ ہی وید پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایشور پراپت کیا ہے۔ کیونکہ وید بھگوان نے جہاں یہ فرمایا ہے

[illegible]

جینے والے بننے کا یتن کرو۔ وہاں یہ بھی صاف فرمایا ہے

[illegible]

سنسار میں دنیا کو رچنے والے بھگوان کے بھگت بنو۔

آج اگر ہندوستان کے ۲۸ کروڑ ہندوؤں کے اندر سنگٹھن ہوتا یا اُن کا جیون یگیہ مئے ہوتا تو کس کو طاقت ہوتی کہ آج سرحد میں تباہی مچاتا اور بیکس ہندو دیویوں کا اغوا کرتا یا خاص ہندوستان میں ہندوؤں پر روزگار کے دروازے بند کر دیتا اور ان کو قدم قدم پر ٹھوکر لگاتا۔

بے روزگاری

آج ہندوؤں کے بچوں پر روزگار کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔ اُن کو سرکاری ملازمتوں کے قابل نہیں سمجھا جا رہا۔ ان کو کونسلوں اور اسمبلیوں میں بھی غیروں کے رحم پر ڈالا جا رہا ہے۔ پنجاب میں اکیلے سر فضل حسین نے پچھتر لاکھ سے زاید ہندوؤں کو اپاہج بنا دیا۔ اب اتحاد پارٹی ان کا رہا سہا بچومر نکالنے کے درپے ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہندوؤں کی موجودہ ذلت کے جہاں کئی خارجی بواعث ہیں۔ وہاں کچھ قدرتی بواعث بھی ہیں۔ وید ہر ایک ہندو کو یہ اپدیش دیتا ہے:۔

[illegible]

آلسی کبھی مت بنو۔ کیونکہ

[illegible]

آلسیہ کرنے والے کا بھاگیہ مند پڑ جاتا ہے

[illegible]

آلسیہ سے ایشور پراپتی نہیں ہوتی۔ میرا وشواس ہے کہ بیگانے ہندوؤں کا دن بدن قافیہ تنگ کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان کے کروڑوں ہندو اس کا مکمل سدباب کرنا چاہیں تو وہ تھوڑے عرصے میں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کا تو یہ دھارمک فرض ہے۔

[illegible]

کہ غریبی کو دور کرنا دھرم کا ایک بڑا بھاری انگ ہے اور باہم سنگٹھت ہو کر سوچنے وچارنے سے ہی

[illegible]

غریبی اور بے روزگاری دور ہوتی ہے۔

جسمانی حفاظت

لیکن اس کے ساتھ ہی میرا یہ نتیجہ ہے کہ سنگٹھت وہ لوگ ہوا کرتے ہیں۔ جن کے اندر پبلک سپرٹ ہوتی ہے۔ جو معمولی معمولی سوارتھ کو اپنا آیا سے دیو نہیں بناتے۔ بلکہ وشال ہردیہ بن کر اپنی منزل اور واقفیت کا دائرہ وسیع کرتے رہتے ہیں۔ آج ہندوؤں کے اندر جس قسم کی ذات پات پائی جاتی ہے اور جس قسم کی اونچ نیچ کا زور ہے وہ اس قوم کو ابھرنے نہیں دیتی۔ آج اگر ہندوستان کے ۵۲ لاکھ سادھو مہاتما بنا دئے جاویں۔ یا ان پرسنخد کے قابل انسانوں کو ہندوؤں کی مجلسی زندگی کے لئے اپنا جیون وقف کرنے کی پریرنا کی جائے اور نوجوانوں کو آریہ ویر دل بنانے کے لئے انیجت کیا جائے۔ تو وشواش رکھئے کہ دبلے پتلے ہندو ہی بہت کچھ کر سکیں۔ ہندوؤں کی پبلک سپرٹ کی کمی کی وجہ زیادہ تر مجھے تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے اندر ابھی نہ شاریرک اُنتی کا خیال آیا ہے اور نہ برہمچریہ کے پالن کا۔ کیونکہ اگر آج ہندوؤں کے جسم مضبوط ہوں۔ تو ان کے من بھی وشال ہو جائیں۔ کسی نے سچ فرمایا ہے:۔

A SOUND MIND IN A SOUND BODY

جس کا جسم ہرشٹ پشٹ ہے۔ اس کے من کے بھی کسی نہ کسی حد تک وشال بننے کی سمبھاونا ہو سکتی ہے۔ جن کے جسم مضبوط ہوں ان کے اندر پرشارتھ اور اُتساہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ معمولی معمولی مشکلات کو دیکھ کر گھبرا نہیں جاتے۔ بلکہ جس طرح ع

شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں

ویسے ہی وہ ہر ایک مشکل کو ہنستے ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں۔ سرحدی ڈاکو اس لئے ہندوؤں کو تر نوالہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہندو صحت کی اتنی پرواہ نہیں کرتے۔ جتنی پیسہ کی۔ اگر آج ان سرحدیوں کو یہ یقین ہو جائے کہ ہندو جسم اور جان کو اپنی آن پر نیوچھاور کر سکتے ہیں تو وہ ہندوؤں پر ہاتھ ڈالتے ہوئے پس و پیش کیا کریں۔ بھگوان رام اور لکشمن جنگلوں میں پیسہ کے بغیر پھرتے تھے۔ لیکن جو شخص ان کے سڈول جسموں کو دیکھتا تھا۔ وہ اُن کی طاقت اور ہمت کا مداح بن جاتا تھا اور میدان سے لوہا لینے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ آج ہندوؤں کو جسمانی طور پر کمزور دیکھ کر ہر ایرا غیرا اُن پر چڑھ دوڑتا ہے۔ آج اگر ہندو بچوں کو پانچ سال کی عمر سے پچیس برس تک سپارٹا والے بہادروں کی سی تربیت دی جاوے تو یقین جانئے کہ ہندوؤں کی صدیوں کی گراوٹ چشم زدن میں دور ہو جاوے اور کسی کو ان کی طرف

(باقی بر صفحہ ۱۳)

وارتا شنکت یا سوساکھی

چودھویں وارتا (ساکھی)

قسط ۳۲ — سلسلہ نمبر

شری سوامی پرکاش پوری جی مہاراج کے انوبھو

(لیکھک شری پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

بھیا - دیکھا - آریہ سماج کے لوگ کتنے اپکار شیل ہوتے ہیں - ڈاکٹر کو دیکھو نہ کس طرح ہر وقت سیوا کرنے میں لگا رہتا تھا - یہ معلوم ہوتا ہے - کہ سارے جہان کا دکھ درد اس نے لے لیا ہے پھر آتنک کتنا گہرا ہے - بھگوان کی بھگتی کی مستی میں ہر وقت غرق رہتا ہے - دیکھو اس نے کس طرح ہمارے گاؤں کے لوگوں کی بھلائی کی ہے - شنکا کا پرچار - آچار سدھار - بُری رسموں کا تیاگ کرانا - برہمچریہ کا پرچار وغیرہ وغیرہ کتنے نیک کرم اس اکیلے ڈاکٹر نے کر ڈالے ہیں - بھگوان اس کی عمر لمبی کرے مجھے تو ڈاکٹر چلتا پھرتا آریہ سماج معلوم ہوتا ہے - آریہ سماج کا چھٹا نیم ہے سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے - ارتھات شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کرنا اس نیم پر عمل کرتے کرتے ڈاکٹر خود ہی یہ نیم بن گیا ہے - ڈاکٹر کی نظر میں ہندو - مسلمان - امیر غریب چھوٹے بڑے کا کوئی فرق نہیں - وہ تمام پکشپات کے سب کی سیوا کرتا ہے ابھی پچھلے دنوں ملیریا کے موسم میں جو سیوا ڈاکٹر نے کی - اس کی تعریف کون کر سکتا ہے - اور اب تو ڈاکٹر نے فیس لینا بھی بند کر دیا ہے - کوئی دے جائے تو انکار نہیں - لیکن ڈاکٹر نے فیس کے لئے کہنا چھوڑ دیا ہے - اور دیکھو بھیا - اس نے آ کر کتنے ہی میرے جیسے آوارہ اور نالائق لڑکوں کو ودیا کے بھوشن سے بھوشت کر دیا ہے اس کی دھرم نیتی نے اسی طرح لڑکیوں کو ڈھول - گنوار اور پشو کی پنکتی سے باہر کر دیا ہے - اب سوا میرے پتا جی اور ماتا جی کے سارا شہر ان کی ہر وقت ستتی کرتا ہے - پتا جی نے ان کو نقصان پہنچانے کے لئے کلکٹر صاحب سے شکایت کی - لیکن وہاں سے اُلٹی انہیں جھاڑ ملی۔

اتنا کہہ کر باگیشوری اچانک رُک گیا میرے منہ سے نکلا - میں تو کوئی ایسا کام کروں گا - جس سے ڈاکٹر کا نام سدا سمرن رہے - تاکہ میں اس کے پرتی کرتگیتا پرکاشت کر سکوں - میرے اتنا کہنے پر بھی باگیشوری چپ ہی رہا ڈاکٹر کی سنت سنگتی سے میں نے ہندی بھاشا تو اچھی طرح سے سیکھ لی تھی سنسکرت بھی گزارے لائق پڑھ لی تھی انگریزی کی بھی تعلیم ڈاکٹر کی دیا سے کچھ کچھ مل گئی تھی - ڈاکٹر نے مجھے دوائی کا کام بھی بہت کچھ سکھا دیا تھا - انگریزی ڈاکٹر ہوتے ہوئے بھی وہ عورتوں اور بچوں کے لئے تو آیورویدک دوائی برتتے تھے - اس سے مجھے بھی آیورویدک کا ابھیاس کرا دیا - مجھے یہاں ایک بات اور بھی سویکار کرنی چاہئے - کہ میں تو اپنی ودیا بڑھانے کے یتن میں لگا رہتا - لیکن باگیشوری ڈاکٹر کے کہنے سے لوگوں کی سیوا میں لگا رہتا کبھی بیماروں کی سیوا کر رہا ہے - کبھی چھوٹے بچوں کو پڑھا رہا ہے کبھی لوگوں کو ورزش کرا رہا ہے کبھی لوگوں کو بیماروں کی سیوا کرنے کی ودھی بتا رہا ہے - ایک بات وہ ہمیشہ کیا کرتا - جب وہ کسی ایسے کام کے لئے جاتا - وہ مجھ سے تاکید کر جاتا - کہ میں ڈاکٹر کے پاس ہی رہوں - اور کہیں نہ جاؤں -

اب ذرا ادھر کی کتھا سُنیئے - میں تو بھاگ گیا - باگیشوری میرے بستر پر سویا - اسے پیشاب کی حاجت ہوئی اور وہ سویا سویا اٹھا - ادھر میری سماپتی کے لئے جو دوائی تولی گئی تھی - وہ ایسی جگہ رکھی گئی - جہاں میرے چچا کی دوائی رہتی تھی - چچا اور چچی دونو رات کو سوتے وقت کوئی سفید سفید دوائی پیتے تھے میرے لئے جو دوائی لائی گئی - وہ بھی بدقسمتی سے سفید تھی - اس کے متعلق جب وے باتیں کر رہے تھے تو باگیشوری نے کسی طرح ان کی باتیں سُن لیں اور چُپ چاپ مجھے جگا کر بھگا دیا اب باگیشوری تو لگھو شنکا نوارن کے لئے گیا - اور ادھر چچا جی نے غلطی سے میرے لئے لائی گئی دوائی اٹھائی - اور اپنے اور چچی کے گلاس میں ڈالی - اس دوائی کا پینا تھا - کہ چچا چچی جو کھڑے کھڑے دوائی پی رہے تھے - دھڑام سے گر پڑے - ان کے گرنے کی آواز سُن کر باگیشوری دوڑ کر ان کے پاس گیا - لیکن وے دونو ڈھیر ہو چکے تھے - باگیشوری دوڑ کر ڈاکٹر سدانند وباس کے پاس گیا - ڈاکٹر آئے انہوں نے دیکھ کر کہا - باگیشوری انہیں کیا ہوا - باگیشوری کچھ نہ بتا سکا - ڈاکٹر نے کہا - باگیشوری پولیس میں اطلاع دینی چاہئے - رات ہی کو پولیس میں اطلاع دی گئی - پولیس انسپکٹر کو سارے حالات بتلائے گئے - ان کے بلانے پر سرکاری ڈاکٹر آیا - ڈاکٹر نے کہا کیا لمبا جھمیلا کرنا ہے - قدرتی موت ہے - ہارٹ فیل (دل کی دھڑکن بند) ہونے سے موت واقع ہوئی ہے - رات بھر باگیشوری سویا نہیں - ڈاکٹر بھی وہیں رہا -

اب میری کتھا سُنیئے - میں سویرے جب جاگا - تو میں نے جیب سے کاغذ نکالا - کاغذ میں باگیشوری نے لکھا تھا "میرے ماتا پتا میرے لئے تمہیں مارنا چاہتے ہیں - لیکن میں نے نشچے کرایا ہے کہ میں خود جان پر کھیل جاؤں - لیکن پرانوں سے پیارے بھیا کی جان بچا لوں - آج بھیا کو سوتے سوتے دودھ پلانے کے بہانے زہر دیا جائے گا جس سے بھیا پھر کبھی نہ اٹھ سکیں گے میں تمہارے بستر پر سو رہا ہوں - میری بھیا سے انتم پرارتھنا ہے - کہ جس پرکار پرم گرو - پوجیہ مہرشی دیانند سرسوتی سوامی جی مہاراج نے پرم دیالوتا سے اپنے زہر دینے والے کو کشما کر دیا تھا - تم میرے ماتا پتا کے اپرادھ کو کشما کر دینا - اور ادھر کبھی واپس نہ آنا - چھوٹے بھائی کو کبھی کبھی یاد کر لینا - مجھے مرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ہاں ایک بات رہ رہ کر یاد آ رہی ہے - کہ میں نے اپنی زندگی کا بہت سا قیمتی حصہ یوں ہی ضائع کر دیا ہے - اب جب کچھ ہوش آیا ہے - تب دنیا سے خالی ہاتھ جا رہا ہوں - ہاں ایک سنتوش ہے کہ میں ایک ایسے مہاپرش کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دے چلا آؤں - جو ایک دن سنسار کا اپکار کر کے ویدک دھرم کی بہت اُنتی کرے گا بھیا - تمہیں آج تک جو بھی کشٹ دئیے گئے ہیں - وہ مجھ ابھاگے کے کارن سے دئیے گئے ہیں - میں آج اس کا پرائشچت کرنے لگا ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی بھیا مجھے تم اَدھ کشما کرنا - اور ایک انورودھ بھی کرنا چاہتا ہوں - کہ چاہے جس کہیں بھی میں رہو - ویدک دھرم کے پرچار کرنے کے پورا پریتن کرتے رہو سنسار میں اس وقت بہت اشانتی پھیلی ہوئی ہے وگیان کی اُنتی ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے وگیانی اگیان میں پھنسے ہوئے ہیں - اس واسطے سنسار میں بجائے سکھ کے پرتی دن دکھ کی بردھی ہو رہی ہے - سنسار کا دکھ کیول ویدک دھرم پرچار سے دور ہو سکے گا - اس واسطے جتنا ادھک ہو سکے اتنا ہی ویدک دھرم پرچار میں پریتن کرنا - اچھا بھائی انتم نمسکار - باگی۔

باگی کا یہ پتر پڑھ کر میرے چت میں ناقابل بیان تکلیف ہوئی - آج مجھے باگی (باگیشوری) ایک بہت اونچے مہاتما کے روپ میں نظر آیا - میں نے اپنا سر زمین پر دے مارا - میں رو رو کر ولاپ کرنے لگا۔

—— باقی آئندہ ——

جب مجھکو رادھا سوامی) سے پوچھے ... گورو نے اپنی کتاب بولی میں ... کو نہایت سو ... اور رخشی باتیں کہیں ... اخلاق ... ایک معمولی سے معمولی انسان ... نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ... ہندو دھرم جو کہ اپنے اخلاق کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ... ہے نیز اس بے کسی اور بے بسی ... میں بھی جبکہ نہ ہندو قوم کے سر ... تاج اور ہاتھ میں راج ہے اخلاق ... دولت سے ہی سرخروئی حاصل کر رہا ... اس لئے رادھا سوامیوں کی جیا سوز ... تعلیم ہندو تہذیب و تمدن کے ماتھے پر ... ایک نہ مٹنے والا کلنک کا ٹیکہ ہے جس ... اس کی رسوائی دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ... نمونہ تعلیم حسب ذیل ہے۔

رادھا سوامی جس سے جو کہیا ری
رادھا سوامی اسکا پکڑ دھریا ری
(سار وچن ...)

میں ناری تم پرش ہو سبھا نی
ہے میرے پیارے رادھا سوامی
گورو سنگ رنگیاں مناؤں گی
نرکھ چھبی تن من وار و نگی
گورو پر منوا وارونگی
گورو سنگ سدا ہی دھار ونگی
(وچن ۔۔۔)

گورو ہم اور نہیں کوئی ایک ...
دکل کٹمب سب جانو ٹنگ
(وچن ۱۸)

رادھا سوامی لیلا کہاں لگ گایا
لیا موہی اپنے رنگ لگائے
چھوٹ دیا گھر لاج شرم کا
کاٹا پھندا بھرم دھرم کا
(وچن ۔۔۔)

نو رادھا سوامی ہمیں جواب دیا کرتے ہیں کہ حضور صاحب ایک پہنچے ہوئے سنت تھے۔ سوامی دیا نند اور دوسرے اُن کتابی لیاقت تو رکھتے تھے لیکن ... ما رفت کا گیان نہیں تھا۔ اس کے برخلاف حضور صاحب کو پرمارتھ کا گیان تھا۔ اس لئے ان کے وچنوں کو دنیوی ترازو پر تولنا اور زمانہ کی کسوٹی ...

کیا یہہ معرفت ہے

نیک لیکھک شریمان پنڈت سادھو رام جی بی۔ اے شاستری پرنسپل آریہ پروڈیکل ... لاہور

پر کسنا معرفت بے انصافی ہے۔ ان کے وچن تو معرفت کے وچن ہیں۔ ... بھگتی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ عشق کی ان ... کو ... تک بھی نہیں۔ ہم اور آپ ان وچنوں کی اصلیت کو کیا سمجھ سکیں۔ بلکہ ان کو سمجھنے کے لئے تو

میراں بائی جیسی بھگتنی۔ کبیر جیسے پہنچ اور بلے شاہ جیسے سمدرشی چاہئے۔ نہ ہم میں سچی بھگتی ہے اور نہ ہی ہم اصلیت کے نزدیک تک ہی پہنچے ہیں۔ تعصب اور حسد و بغض نے تو ادریتی تہذیب ڈھا دیا۔ اس لئے ہمیں ان چیزوں کی تنقید کرنی ہی نہیں چاہئے۔

یہہ جواب اندھ وشواسی اور چشم بصیرت سے عاری بھگتوں کی تسلی و تشفی کے لئے تو کافی ہے۔ لیکن گردش زمانہ کو جاننے والے اور مذہبی لیڈروں کی روباہ بازیوں سے واقف کار تحقیق و تدقیق کی اس سے تسکین قلب تو درکنار نئی تڑپ و سوزش۔ بے چینی و بے تابی بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کے چالاک اور چالباز لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے سے ہرگز ہرگز باز نہیں آتے۔ عاشق مزاج اصحاب کے ہاتھ معرفت کا ایسا نسخہ لگ گیا جو کہ بالکل بے خطا ہے۔ گندی سے گندی غزلیں پڑھ ڈالیں۔ فحش سے فحش کلام لکھ ڈالیں لیکن

بالآخر سب معرفت اور وہ سچے بھگت کے بھگت۔ عورتوں اور معصوم بچوں سے لگ ڈگانے ہوتے بھی)۔

نہ تجھ سے غرض نہ تیرے حسن سے ہمکو
مصور کی ہم تو قلم دیکھتے ہیں

کے محفوظ قلعہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اجی جناب رہنے دیجئے ہمیں خوب معلوم

ہے کہ آپ کیسے قلم شناس ہیں اور آپ کی قلم ان معصوم عورتوں اور بچوں کے سوا اور نقوش کہیں نہیں چلتی ہے!

قابل غور بات تو یہ ہے کہ جس شخص نے یہہ معرفت کے وچن کہے ہیں کیا اس کا جیون بھی) ایسا ہے جو کہ معرفت کے وچن کہہ سکے۔ سنسکرت۔ انگریزی اور عربی وغیرہ مشہور و معروف زبانوں میں یہہ معرفت کا لعدم ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس بلائے ناگہانی معرفت کا بیج سب سے پہلے ایرانیوں نے فارسی بھاشا میں بویا۔ ایرانیوں کی معرفت کا عورتوں سے کوئی لگاؤ نہیں۔ بلکہ انکی معرفت کا خمار معصوم بچوں کے دیدار سے ہی اترتا ہے۔ واضح رہے کہ فارسی زبان کی عشقیہ شاعری میں بھی عورتوں کا کہیں نام تک نہیں آیا۔ بلکہ فارسی شعراء کا عشق ہمیشہ معصوم بچوں سے ہی لگاؤ اور وہ فحش کلامی کی کہ توبہ ہی بھلی۔ جو لوگ فارسی تاریخ کی ورق گردانی کرتے رہے ہیں اور جنہیں تاریخ ترین رسم غلام کی سلسلہ تاریخ سے آگاہی ہے وہ میرے مطلب کو سمجھ گئے ہونگے۔ میں تو صرف اتنا ہی بتانا چاہتا ہوں کہ فارسی شعراء میں اصحاب عشق اور اصحاب معرفت کے کلام میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ اگر مجھے کبھی مہلت

ملی تو آپ کے سامنے یہہ مقابلہ بھی رکھا جائے گا۔

فارس سے یہہ معرفت کی شاعری ہندوستان میں آئی۔ اور اب اردو میں بھی اس کا کافی زور نظر آتا ہے۔ پنجابی میں بھی اس کا تھوڑا بہت حصہ ضرور ہے۔ ہندی اب تک تو اس سے محفوظ رہی لیکن آگے محفوظ رہتی نظر نہیں آتی معرفت کس بلا کا نام ہے یہہ اب تک بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ سنسکرت اور ہندی میں اس کے لئے کوئی موزوں شبد نہیں ہے۔ جہاں تک ہمارا علم کام کرتا ہے انگریزی میں بھی کوئی لفظ اس معرفت کی پوری پوری توضیح نہیں کر سکتا۔ ڈکشنری اس شبد کے متعلق کیا کہتی ہے وہ پوری واقفیت نہیں دے سکتی۔ معرفت کی شاعری کو پڑھنے سے ہمیں تو معرفت کی جامع تعریف یہہ معلوم ہوتی ہے۔ "وہ کلام عشقیہ ہو لیکن معشوق کی توضیح اشارہ اور کنایہ سے کی جائے۔ اور ظاہر یہہ کیا جائے کہ معشوق حقیقی خدا تعالےٰ ہی ہے"۔ پرماتما کی ذات کو بیچ میں ڈالکر انسان ہر ایک الزام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ دھرم کا نام لیکر لوگوں نے وہ اتیاچار کئے جن کی مثال ملنی ہی مشکل ہے۔ ہندوستان میں شراب اور مانس کا رواج

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत
न मांसो मधुपर्को भवति

اور ان دھرم وچنوں کی آڑ میں ڈالا گیا۔ اس لئے محققین کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ دیکھیں کہ اس معرفت کے آلات کو اگا پینے والا خود کتنے پانی میں ہے۔ کہیں معرفت کے نام پر ہمیں گمراہ تو

اندر اور باہر

(از قلم شریمان ڈاکٹر دھرم دیو جی گوالمنڈی - لاہور)

خریدنے والے خریدیں۔ اس ہٹی سے جو دوکان کے باہر پھیلا ہوا مال اس کو کرئی کہتے ہیں۔ جو مال اندر رکھا رہتا ہے۔ اس کو کریہ کہتے ہیں (پانینی)

تجارتی نکتۂ خیال

دوکاندار اپنے مال و اسباب کی فروخت کے لئے اپنے مال کی جہاں نمائش کرتا ہے۔ وہاں مال گودام میں جمع بھی رکھتا ہے۔ ہر دو قسم مال کے لئے پانینی منی نے دو علیحدہ علیحدہ شبد مقرر کر دیئے ہیں۔

اس بات کو ہم کئی پہلوؤں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اول اشیاء کی فروخت یا دکان کے فروغ کے لئے نمائش اور اشتہار لازمی ہے۔ جب تک دوسروں کو یہ پتہ نہ ہو کہ ہمارے ہاں کیا وستو ہیں۔ وہ کس طرح خریدنے کو آئے گا۔ ہمارے اشیاء کا دوسروں کو بودھ اور گیان ہونا چاہیئے۔ اس بودھ اور گیان کرانے کے عمل کو فنِ اشتہار نویسی کہتے ہیں۔ اور مال و اسباب کو اچھی طرح سلیقے سے خوب سجاوٹ سے ترتیب دینے کو DISPLAY کہتے ہیں کہ آنے جانے والے از خود کھنچے چلے آئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوکاندار کا طرزِ عمل اور طریق گفتگو اس قدر مقناطیسی ہو کہ دوسرا اس کے جادو کے زیر اثر خرید کی خواہش نہ رکھتا ہوا بھی خرید لے اس کو SALES MANSHIP کہتے ہیں۔

ایک نقطہ میں اس کا مال زیادہ فروخت ہو سکتا ہے۔ جو موثر اشتہار دیتا ہے۔ سلیقے سے ترتیب دیتا ہے اور سموہنی بات چیت کرتا ہے یہ ارتھ کرئی کا ہے۔

ان بیرونی چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مال کافی مقدار میں ہو۔ اصول یہ ہے کہ پونجی کے انوسار ہی لابھ ہوتا ہے جس قدر تھوڑا مال خریدا جائے۔ مہنگا آتا ہے۔ جسقدر زیادہ خریدا جائے۔ اسی قدر سستا ملتا ہے۔ پونجی کے بنا ہم ایک وقت میں نہ تو زیادہ خرید سکتے اور نہ ہی سستا بیچ سکتے ہیں۔ روپے کی گرمی سے ہم مقابلہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو مات کر سکتے ہیں۔ ورنہ تھوڑی پونجی دکان کو کھا جاتی ہے۔ اس کے لئے اگر ایک شخص زیادہ پونجی نہیں لگا سکتا تو بہت سے مل کر کام کریں۔ امریکہ میں اسی اصول پر بڑے بڑے سنڈیکیٹ بنائے جاتے ہیں۔ ایک شخص ہٹی کے تیل کا ٹھیکہ لیتا ہے کچھ عرصہ بعد وہ نرخ کو کم کر کے دوسرے کارخانہ کو فیل کر کے اس کو خرید لیتا ہے۔ پھر اسی پرکار دوسرا اور تیسرا فیل کر کے خرید لیتا ہے اور آخر کار تیل کے سب کارخانوں کا جب مالک بن جاتا ہے تو من مانے بھاؤ بکا تا اور نفع کماتا ہے۔ پہلا اکیلا نہیں ہوتا۔ بلکہ ساتھ ہی کئی حصہ دار بھی ہوتے ہیں جن کو بیوپار کی تمیز نہیں ہوتی۔ مگر روپیہ صرف کر سکتے ہیں۔ اس لئے زیادہ روپیہ سے زیادہ مال سستا ہونے کی وجہ سے مقابلہ میں دوسروں کو فیل کر کے ایک چیز کے اس طرح مالک بن جاتے ہیں۔ کہ اپنی مرضی کے انوسار اس کے در کو گھٹاتے بڑھاتے ہیں۔ اور من چاہا نفع کماتے ہیں۔ یہ کریہ کا ارتھ ہے

راج نیتی

راج نیتی کے کھیتر میں بھی یہی کچھ دیکھنے میں آتا ہے۔ ایک کام دکھاوے کے لئے کیا جاتا ہے۔ دوسرا کام گپت رنیتی سے کیا جاتا ہے۔ بسمارک جرمن ملک کو بڑھا کر کے فرانس کو نیچے گرانا چاہتا تھا اس کے سوائے باقی سب دیشوں کے ساتھ اس مطلب کی سندھی کرتا تھا کہ بلجیم ہمارا مترا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہمارا اس کے ساتھ یدھ ہو۔ اگر ہو جاوے تو آپ کرپا کر کے الگ تھلگ رہنا۔ اس پرکار ایک دیش کو باقی سب سے چھوڑ کر تین بار کل یورپ کی آنکھوں میں دھول جھونکی۔ اندر سے گھات کی تیاری باہر سے مترتا کا اظہار۔ اور آج بھی ایسا ہو رہا ہے ہر ایک پر دیش یدھ کی تیاری کر رہا ہے اور باہر سے شانتی کا اپدیش دیتا ہے ایسے ہی ہماری سرکار انگریز بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے بھارت پر شاسن کر رہی ہے پھر بھی دعوائی یہ دیتی ہے کہ ہم بھارت واسیوں کو سبھیہ بنانے کے لئے راج کر رہے ہیں۔ یہ اچھی سمجھائی پر اکاشتما ہے کہ دیش اکیان اور دار دریہ دیوتا کے چنگل سے نکلنے میں نہیں آتا۔ ہندو پس رہے ہیں اور ادھ دوسرے چڑھ رہے ہیں۔

سائیکالوجی

سائیکالوجی یا منو وگیان میں دو شبد آتے ہیں۔ ایک INTRO-VERSION اور دوسرا EXTRO-VERSION اتھوا ایک پرکار کے دو منشیہ ہوتے ہیں۔ جن کی درشٹی سدا باہر جاتی ہے اور دوسرے وہ سجن جو باہر کی لیلا کم دیکھا کرتے ہیں اور کوتک کو نہ دیکھتے ہوئے اپنے اندر کے سنسار کو دیکھتے اور اس میں مست رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چترپٹ (سینما) دیکھنے کھان پان کا پربندھ کرنے۔ اپنی شلاگھا اور پرشنسا کی چھپا کرنے والے باہیہ درشٹی سدا سے ادھک چلے آئے ہیں۔ وہ باہر کے رس سواد۔ کھیل واہ واہ پراپتی کے لئے اپنی پونجی کو سواہا کر دیتے ہیں۔ اپنے چریتر کا ناش چھل کپٹ دوڑ کر کے نیچ اور نیت سادھنوں سے اپنے کو اوچیہ سبھیہ سامراجیہ شالی سکھ سا نگھی وسمپتی سے سو بھاگیہ وان بنانا چاہتے ہیں۔ دوسرے پرکار کے پرایہ تھوڑے سے ہی سجن ایسے ہوتے ہیں۔ جو باہیہ سامراجیہ۔ سمپتی۔ ادھیکار چیشٹا کو ہری سے تلانجلی دے کر اپنے ہی من کے سنسار میں بھرمن اور رمن کرتے ہیں۔ بدھ بھگوان اپنے بھوتک راج کا تیاگ کر کے اپنے من کو ایکاگر کر کے مکتی کے سادھنوں کو کاریہ کرم میں لا کر سنسار کے ہر دیوں پر امر راجیہ کرتا ہے رشی دیانند اپنے گھر کے سکھ ماتا پتا کے انند کا پریم تیاگ کر کے تپ اور گیان کے بل سے آنند لیش اور مکتی کو پراپت کرتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ اپنے من کی گتی کی اور کبھی بھولے سے بھی نہیں دیکھتے۔ ہمارے من میں کیا سنکلپ وکلپ بھاونائیں چیشٹائیں سپھرن کرتی اور ہم کو نگن نرتیہ کراتی ہیں۔ یہ ہم باہر کے کوتک اور سورن مٹی مایا کے پھیر میں پھنس کبھی دیکھنے کا کشٹ نہیں اٹھاتے۔

اُپنشد کا وچار

اپنشدوں میں بھی اسی پرکار دو شبدوں کا پریوگ ہوتا ہے اور انترمکھی۔ بہرمکھی اندریوں سکھ بھوگ میں مارا مارا پھرتا ہے انترمکھی من کو ایکاگر کر کے شبد سنکلپوں سے پری مارجن مکتی کے سادھن میں تن مئے ہو جاتا۔ پھر کہا ہے وہ آتما نے اندریوں کا باہر کی اور بنایا ہے۔ اتھوا سب اندریاں باہر کے بیوپار کرتی ہیں۔ سکل گیان اندریاں باہیہ سادھنوں سے سکھ پراپت کرتی ہیں اور رس روپ سے پرتیک وستو سے کھشن بھنگر سکھ پراپت کر کے آتما کے جیون آنند سے ہین بنتی ہیں۔ جب ہم باہر کے چکشو باہر کے روپ کو نہ دیکھ کر اندر کے دیویہ روپ کو نہارتے ہیں۔ جب ہم باہر کے شبد نہ سن کر اپنے اندر پران کی گتی سے پیدا ہوا شبد سنتے ہیں تو گدگد پرسن اور پرمگدہ ہو جاتے ہیں۔

دنیاوی خیال

منش اپنی سے مرتیو تک بیکھری سے شمشان تک جانے سمے تک ایک یا پرشن کرتا ہے۔ لیکن پرشنوں کی بھرمار اتنی ہوتی ہے کہ وہ پورے ہونے میں نہیں آتے۔ ایک وستو کے پیچھے دوسری وستو کا گیان پراپت کرتے ہیں پرنتو وہ گیان سمپورن ہونے میں نہیں آتا۔ وہ ایک وستو کونسی ہے۔ جس کے جان لینے سے سب کا گیان ہو جاتا ہے۔ شیش گیہ (KNOWABLE) بدارتھ کوئی نہیں رہتا۔ اگیہ (UN KNOWABLE) ہے گیہ کو کس سادھن سے پراپت ہوتے ہیں۔ برہمن کی گتی اور برتی کو بس میں لا کر اپنے کو انتریہ سادھنوں سے پری مارجت کر کے سنبھالی اُنتی پر پہنچا سکتی ہے۔ باہیہ سادھنوں دوارا اُنتی سمرن رہے۔ استھائی ہوتی ہے۔ باہر کا راج پاٹ بھی اور آدنتی کا دیوتک ہے۔ انتریہ سامراجیہ شانتی اور آنند کا ہیتو ہے۔ اتہ آئیے ولاسی نہ بنیں۔ چرتر ہین نہ بنیں۔ چھل کپٹ سے من کی کالیما کو دور کریں۔

ادھیاتمک جگت

من میں اچھا ہوتی ہے تو ہاتھ کاریہ کرتا ہے۔ من کرمیہ ہے اور ہاتھ کرمیہ ہے۔ من میں پریرنا نہ ہو۔ تو ہاتھ نہیں اٹھ سکتا ہے۔ اس پرکار من میں جو بھاؤ ہوتا ہے اس کو بنھا نتھا پرگٹ کرنا جو بانی سے اچارن کرنا۔ اس کو بانی دوارا کاریہ میں پرمانت کرنا اٹھوا۔ بنھا نتھا سپونہ کا پالن کرنا انتر اور باہر کا یوگ ہے۔ ہم کو دونوں پرکار کے سادھنوں کی اوشیکتا ہے۔ جب ہم پرمارتھک وبھوتی کے لئے جیون ارپن کرتے ہیں۔ تو پتنگ کے سمان سدا ہی بدھ کی جوالا مکھی کے نکٹ پر رہتے ہیں۔ جب ہم شانت من اور آتما سے چنتن کرتے ہیں۔ تو بہت دھنی چاہتیاں ہمارے سامراجیہ کو نشٹ کر دیتی ہیں۔ اسبھیہ سبھیہ کے کلا کوشل ساہتیہ اور سنسکرتی کو نشٹ بھرشٹ کر دیتے ہیں۔ ان کو گیان نہیں کہ ایسے سوکھشم وچاروں کا کیا سوندریہ ہے۔ ہمارا چرتر اوچیہ ہو۔ وچار اوچیہ ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ سانسارک انتی کے سادھن بھی ہوں۔ اُتم گرہستی سندر اور پریہ کہا شنتی استری کا گیا کار۔

سپتر لیشودھن وستر بھومی بیٹی بیرتی سب کچھ آتمک انتی کے سادھن روپ ہیں۔ کیول باہر کے سادھنوں پر درشٹی نہ ہو۔

لالہ ہردیال جی نے امریکہ میں ایک بار کہا کہ سنسار کی سمبیتا کی پورنتی کیول اس بات میں ہے کہ پشچم نو پرکرتی کی پوجا کو نیون کر آتمک انوسندھان کا پرتبن کرے اور پوروی پردیش آتما اور برہم کی رٹ کا پرتیاگ کر کے کچھ بھوتک اُنتی کے سادھن کریں۔ اس سے پورو اور پشچم کا اوبھت میل ہو کر سنسار میں شانتی ستھاپت ہو جائے گی۔ جب تک درشٹی کون میں انتر اور دکھش پدل کا انتر ہے۔ مار کاٹ ہوتی رہے گی۔ اشانتی اور یدھ کا وش برکش پھلتا ہی رہیگا۔

باہر کو چھوڑ کر اندر کو پکڑو

ہاں ہمارے اندر ماں بھی ہو اور گیان بھی ہو۔ شکتی بھی ہو سرسوتی بھی ہو۔ دھن ہیں وہ جو دھن اور گیان کے پیچھے پوجاری ہیں۔ دھن کو سادھن روپ بنا کر گیان کی اتنتی دوارا انتی کرکے پرماتما کے چرنوں میں سدا اپستھت رہتے ہیں۔ آؤ۔ ہم بھی تن من کی پوترتا سمبدھا لے کر پرماتما کے چرنوں میں ارپن کریں۔

سو جگت میں دو شکتیاں نرنتر کاریہ کر رہی ہیں۔ ایک تو کیندر کے نزدیک اور دوسری کیندر سے دور لے جاتی ہے اس کو وگیانک بھاشا میں

CENTRIPITAL

CENTRI FUGAL

شکتیاں کہتے ہیں۔ ہوائی جہاز ۲۰-۲۵ میل بھومنڈل (کرہ ہوائی) میں جا کر بھی پھر پرتھوی پر لوٹ آتا ہے وہیں پر لٹکا نہیں رہتا اور ہماری پرتھوی پر سے ٹھیک ایک خاص دوری پر ٹھہرتی ہے۔ سوریہ کی آکرشن شکتی جس کو اپنے میں ستھر نہیں کر سکتی۔ آکرشن اور وکرشن شکتیوں کی سہتا سے یہ سوریہ چند اور تارے اپنے اپنے ستھان پر بنا آدھار کے ستھر ہیں۔ ایسی مت دیش میں بھر من کر کے پرسپر سہاتا پیدا کر کے بنا کھمبوں کے کھڑے ہیں۔

آکرشن شکتی اندر اور بھیتر لیجاتی ہے۔ وکرشن شکتی باہر اور دور لے جاتی ہے۔ دونوں کے سنیوگ سے سرشٹی کا کاریہ چلتا ہے۔ سنسار بھی راگ اور ویراگ کے سنیوگ کا نام ہے۔ اپنی دھرم پتنی سے پریم اور راگ ہو اور سنسار کی انیہ استریوں سے ویراگ ہو۔ ایسے ہی اپنے۔ دھن پر سنتشٹی ہو اور دوسرے کے دھن کو لوشٹ (ڈھیلے) کے سمان سمجھنے کی درشٹی اتپن ہو۔ بجلی کا چمتکار اس سے ہوتا ہے۔ جب پازیٹو اور نیگیٹو تاروں کا ونی یوگ ہوتا ہے۔ یکتا آہار وِہار کرم اور چیشٹا سے ہی ہم دکھوں سے وِمکت ہو کر مکتی کی پراپتی کے لئے یوگ سادھنا کرتے ہیں۔

فردوس آباد میں عیسائی خاندانوں کی شدھی

فردوس آباد میں تین عیسائی خاندانوں کو ہندو سالیشن امرتسر نے شدھ کر کے ویدک دھرم میں شامل کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا۔ وہ اپنے آبائی دھرم کو چھوڑ کر عیسائی ہو گئے تھے۔ ...

سوامی دیانند کی توہین کی مذمت

(از قلم شریمان پنڈت ودیا رتن جی پاراشر ایڈیٹر برہمن سماچار لاہور)

ہم کو افسوس ہے کہ بعض براہمن بھائی جن کے خیالات سوامی دیانند جی سے نہیں ملتے۔ ان کی پوتر ذات کے خلاف ایسے ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ جن سے ان کے اپنے نیچ بھاوؤں کا اظہار ہوتا ہے۔ سوامی دیانند جنم اور کرم دونوں کے لحاظ سے ایک سچے برہمن تھے۔ آپ کے سدھانتوں کو خواہ کسی کو اختلاف ہو۔ لیکن اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ سوامی دیانند نے ایک ایسے سمے میں جنم لیا جبکہ ہندو جاتی کے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ ہندو جاتی کو محمدیت اور عیسائیت کا اژدہا نگلے جا رہا تھا۔ ہندو قوم کے بڑے بڑے ودوان پنڈت اگرچہ بہت موجود تھے۔ مگر ان میں ترک شکنی کا ابھاؤ تھا۔ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ تعلیم یافتہ ہندو آسانی سے بے دھرم ہو جاتے تھے۔ مسلمانوں کی نسبت عیسائیت کا زور تیزی سے بڑھ رہا تھا اور لوگ دھڑا دھڑ عیسائی ہوتے جا رہے تھے مگر کاشی کے پنڈت ان کو بچا نہیں سکتے تھے۔ ایسے سمے میں سوامی دیانند کا جنم لینا اور برسوں تک جنگلوں پہاڑوں میدانوں میں تلاش حق میں سرگرداں رہنا پوری ودیا حاصل کرنے کے بعد ہندو جاتی کے بچاؤ کے اپائے سوچنا اور تھوڑے سے عرصہ میں ہندوستان بھر کا دورہ کر کے آریہ سماجوں کا قائم کرنا درجنوں ویدک پستکوں کا لکھنا ایسا کام ہے کہ جس کے لئے ہر ایک ہندو کو سوامی دیانند کا مشکور ہونا چاہئے۔ اس وقت مجھے ان برہمنوں پر افسوس ہے کہ برہمن ہوتے ہوئے بھی اپنے برہمن برادری کے ہی ایک مہا رتن سوامی دیانند پر جھوٹے اور مخش حملے کرتے ہیں۔ جن کی شخصیت یا علمیت اتنی بھی نہیں کہ سوامی دیانند کے پاؤں کی دھول کی برابری کر سکیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ برہمنوں نے اپنی مورکھتا کے کارن سوامی دیانند کی مخالفت کر کے نہ صرف سخت غلطی کی ہے۔ بلکہ براہمن قوم کے لئے بھی اچھا نہیں کیا۔ اگر ودوان براہمن زیادہ تعداد میں سوامی دیانند کا ساتھ دیتے تو آج برہمن ہی آریہ سماج کے کرتا دھرتا اور لیڈر بنتے اور پھر آریہ سماجیوں میں مل گئے ہوتے۔ غیر براہمنوں کو کبھی بھی براہمنوں کے وردودھ موقعہ نہ ملتا۔ چونکہ اس وقت براہمنوں کو پرے ہٹا کر غیر براہمن آریہ سماج کے لیڈر بنے ہوئے ہیں اور براہمنوں کے سخت مخالف ہیں۔

آریہ سماج فیروزپور کا انتخاب

فیروزپور۔ آریہ سماج مندر میں اگلے سال کے لئے حسب ذیل اودھیکاریوں کا چناؤ ہوا۔

پردھان۔ مسٹر اننت رام صاحب بیرسٹر
اپ پردھان۔ لالہ لکشمی نرائن جی ایڈووکیٹ
منتری۔ لالہ مہنت رام جی بٹیکر
اپ منتری۔ لالہ منوہر لال جی دھون بی اے
خزانچی۔ منشی چرنجی لال جی اگروال
لائبریرین۔ لالہ ملک راج جی
پرتنیدھی سبھا سد (۱) لالہ شادی لال جی ایڈووکیٹ
(۲) پنڈت مکند لال جی
(۳) لالہ سدانند جی
(۴) لالہ امر چند جی۔ ایم اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر

پرماتما ہمارے بھائیوں کی اگیانتا کو کب دور کریں گے

کئی سالوں کے بعد شری پورانک سناتن دھرم سبھا لال کرتی بازار راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۲۹ تا ۳۱ اکتوبر ہوا۔ اور ساتھ ہی نئے مندر میں نئی مورتیوں کی پران پرتشٹھا ہو کر استھاپنا ہوئی۔

جب آریہ سماج کی طرف سے پورانک بھائیوں پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وید کے کتھن انوسار پرماتما کی کوئی مورتی نہیں اور نہ ہی نراکار پرماتما کی مورتی بن سکتی ہے تو اس کا ہمارے بھائی جواب دیتے ہیں کہ ہم مورتی کو ایشور نہیں مانتے۔ بلکہ ایشور کا دھیان لگانے کے لئے مورتی ایک ذریعہ ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پھر اعتراض ہوتا ہے کہ اگر یہ دھیان لگانے کا ذریعہ ہے۔ تو مندروں میں مختلف قسم کی مورتیوں کو سجا کر ان میں پران پرتشٹھا کر روزانہ بھوگ لگانے آرتی اتارتے وقت گھڑیال شنکھ بجانے پھل پھول چڑھانے پنکھا جھولنے ان کے آگے سبد ھابیٹ جانے ناچنے کودنے کیا معنے؟ اس کا کوئی جواب نہ ہونے کی وجہ سے پورانک اپنی عادت سے مجبور ہو کر الٹا رشی دیانند اور آریہ سماج پر کرپا درشٹی کرنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ عام جگہ دیکھا اور سنا جاتا ہے۔

پاٹھک گن! یہاں پورانکوں کی جہالت کی حد ہو گئی۔ جب مورتیوں کی پران پرتشٹھا سے کئی دن پہلے ان کو کئی مختلف جگہوں سے پانی منگا کر خوب نہلایا دھلایا گیا اور جیسے کہ پنجاب میں شادی سے پہلے گھڑولی بھرنے کے لئے استریاں جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ رسم ادا کی گئی۔ بعد ازاں ایک چھوٹی سی مورتی کو پالکی میں بٹھا کر ... سے سجا کر شہر میں نکالا گیا۔ بعد دو پہر مورتیوں کو زیور پہنا کر دن بھر مورتیوں کو سلایا گیا اور وواہ کی رسم ادا کی گئی اور زیور پہنا کر مندر میں استھاپنا کی گئی جہاں سینکڑوں استری پرشوں نے اندھ شردھا کا نمونہ دکھایا۔ کیا میں پورانک بھائیوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ کون سے وید کے آدھار پر ایسا کیا گیا۔ کیا یہ ایشور پراپتی کا ذریعہ ہے۔ یا ہندو جاتی کو رساتل کی طرف لے جانے کا۔ اور دنیا بھر میں پاکھنڈ جال پھیلا کر روپیہ بٹورنے کا۔ راولپنڈی میں پورانکوں کا گڑھ ہے۔ یہاں پر چار پانچ آریہ سماجیں ہیں۔ لیکن سنستھاؤں اور ہر دل عزیزی کے چکر میں پڑ کر اپنا کرتویہ یعنی وید پرچار گویا بالکل بھول چکی ہیں۔ سولہ سالانہ جلسہ کے سال میں وید پرچار صفر کے برابر ہے۔ اگر آریہ سماجیں اپنے کرتویہ کو نہ بھول جاتیں تو کیا آج اتنی آریہ سماجوں اور رشی دیانند کے سیوکوں کے ہوتے ہوئے مورتیوں کا پاکھنڈ جال راولپنڈی میں پھیلایا جاتا اور نت نئے مندر بنتے نظر آتے؟

ہر گز نہیں۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں کو اب کوئی ایسا پروگرام بنانا چاہئے جس سے راولپنڈی کا پورانک گڑھ ٹوٹے اور پاکھنڈ مت کی جگہ سناتن ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے۔ ان سنستھاؤں سے کچھ نہ بنے گا۔ ان کے چکر سے نکل کر آریہ ویروں کو رشی دیانند کی سچی اسپرٹ کے مطابق کام کرنا چاہئے۔

(رام لال آریہ سیوک منتری آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی)

...ک منتری سناتن دھرم سبھا کوٹلی کی نغو بیانی

اونٹ نہ کدے - کدے بورے

...ی گذشتہ اشاعت میں نامہ نگار نے
...ہا کہ کھوئی رٹہ جیسے چھوٹے قصبہ
... جہاں کے ہندوؤں کی تعداد بہت
...یل ہے - ہندوؤں کا دو پارٹیوں
...تقسیم ہو جانا نہایت ہی افسوسناک
...ے اور یہاں کے سناتن دھرمی بھائیوں
...دوراندیشی سے کام نہیں لیا - اس پر
...کھوئی رٹہ کے سناتنیوں کو جو حالات کو
...نے نامہ نگار کی خبر پر کچھ چرچا نہ
... مگر لالہ موتی رام سبھائیک منتری سناتن
دھرم سبھا کوٹلی کو پتہ نہیں کیوں بلاوجہ جوش
...ا - اور انہوں نے اخبار صداقت میں
...چھپوا کر بہت ہی نغو بیانی سے کام
...یا - اگر کسی بات پر اعتراض ہونا چاہیے
...تو یہاں کی سناتن سبھا کو - اگر کوئی غلط بیانی
...نامہ نگار نے کام لیا ہے تو یہاں کی سناتن
دھرم سبھا کے پریذیڈنٹ تردید کر سکتے تھے
... سناتن سبھا کوٹلی کا سبھائیک منتری -
لالہ موتی رام جی نے اپنی چٹھی میں تین باتیں
لکھی ہیں - مگر تینوں ہی بے بنیاد مثلاً
(۱) کھوئی رٹہ میں ایک سال قبل کوئی سماج
نہیں تھا -
(۲) ہندو اور سکھ بھائیوں نے جلسہ
اور کانفرنس میں خاص وجہ کی بنا پر
شمولیت نہیں کی -
(۳) اچھوت ادھار کانفرنس اور جلسہ
کرتے وقت دور اندیشی سے کام نہیں
لیا گیا - ان تینوں باتوں کا جواب دیا جاتا
ہے -
(۱) کھوئی رٹہ آریہ سماج سمت ۱۹۷۶ میں سورگیا شری
مہاراجہ صاحب پرتاپ سنگھ جی کی منظوری
سے باقاعدہ قائم ہوا - جس کا ریکارڈ
ہمارے پاس موجود ہے - اس سماج کا پہلا
سالانہ جلسہ جیٹھ سمت ۱۹۸۰ کو ہوا - یہ ٹھیک
ہے کہ آریہ سماج کی اپنی بنی ہوئی جگہ نہ
تھی - اس سماج کے واسطے آپ کے
پریذیڈنٹ صاحب چوہدری سندرداس
جی نے سمت ۱۹۸۱ میں جگہ آریہ سماج کے نام
دی - جو مالی حالت اچھی نہ ہونے کی وجہ
پچھلے سال مندر تعمیر ہوا - اس سے پہلے
نہ ہو سکا - اگر سماج مندر کا ہونا آریہ سماج
کا وجود تسلیم کیا جا سکتا ہے تو اس کا
مطلب یہ ہے کہ کھوئی رٹہ میں ابھی کوئی
سناتن دھرم سبھا ہی نہیں - کیونکہ ان کا اپنا
مندر نہیں اور اگر کھوئی رٹہ میں سناتن
سبھا ہی نہیں - تو لالہ موتی رام جی پھر کس کی
وکالت کر رہے ہیں -

(۲) دوسری گمراہ کن خبر کہ آریہ سماج کے
سالانہ جلسہ میں ہندو اور سکھ شامل نہیں
ہوئے - اس کا اثر لیجئے - آریہ سماج کے
جلسہ سے نگر کیرتن میں کھوئی رٹہ کے تمام
ہندو تھا سکھ اور مسلم بھائی سب نے
اپنی دوکانیں بند کر کے نگر کیرتن اور لیکچروں
میں باقاعدہ شامل ہو کر سماج کی رونق کو
دوبالا کرتے رہے - اس علاقہ کے پانچ
صد کے قریب ہریجن شامل ہوئے - جن
کے بھوجن کا انتظام آریہ سماج کھوئی رٹہ
کی طرف سے تھا اور اگر چندے دینا ہی
انحصار ہے تو وہ بھی آریہ سماج کو آپ کے
سناتنی بھائیوں نے سب سے زیادہ
دیا - چوہدری سندرداس اور دیوان چند
نے جو کہ سناتن سبھا کے پریذیڈنٹ اور
خزانچی ہیں - نہ صرف مالی امداد کی - بلکہ
ان کا پریوار رشی لنگر میں بھوجن تیار
کرتا رہا - سکھ نوجوان آریہ سماج کا منڈپ
بناتے رہے -

(۳) اچھوت ادھار کانفرنس کرنا دانش
مندی تھی یا نہیں - اس کو میں طویل نہ
کرتا ہوا یہی عرض کرونگا کہ ذرا اپنی سناتن
پرتی ندھی سبھا کا سرکلر تو دیکھ لیجئے -
اگر اس پسماندہ علاقہ میں جہاں ہندوؤں
کی تعداد نفی کے برابر ہے - اچھوت
ادھار کرنا غلطی ہے تو ہمیں یہ غلطی
مبارک ہے -

آخیر میں لالہ موتی رام جی سے عرض کرونگا
کہ وہ غلط بیانیاں کوٹلی میں بے شک
کیا کریں - کیونکہ وہاں ہندوؤں کی
کافی تعداد ہے - مگر برائے خدا کھوئی رٹہ
کے متعلق جہاں کہ ہندوؤں کے دس
ہی گھر ہیں - آپس میں سر پھٹول نہ کرا دیں
امید ہے لالہ صاحب میری عرض پر غور
کریں گے اور آئندہ ایسا نہ کیا کریں گے -
بلکہ سناتن اور سماج دونوں کو مل کر
کام کرنے کا موقعہ دیں گے -

جانکی داس پردھان آریہ سماج
کھوئی رٹہ میرپور (م)

سروبانندی ٹولہ سے ٹکر

اس پرچہ سے جنتا کو معلوم ہو گیا ہو گا
کہ چکوری مٹھ والا سروبانندی ٹولہ آج کل علاقہ
بشناہ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں میں
اپنا جال پھیلائے بیٹھا ہے - چنانچہ مورخہ ۲۴
جیٹھ سمت ۹۴ کو بوقت ۶ بجے شام آریہ سماج
بشناہ کے بہت سے ممبر اور عام بھائی جو چالیس
کے قریب اشخاص تھے موضع دیوی جہاں کہ یہ
ٹولہ اترا ہوا تھا گئے - حسب معمول بناوٹی گورو
جی مہاراج کی جھانکی نکلی - چیلے چانٹوں نے
ان کی آرتی اتاری اور دو تین منٹ کے بعد
گورو جی مہاراج موٹر کار پر (جو کہ وہ گوروڈم
کی شوبھا بڑھانے کے لئے ساتھ لائے ہوئے
تھے) سوار ہو کر سیر کو نکل گئے - آریہ سماج
کی طرف سے کہا گیا کہ ہم دو تین دن سے اپنے
شکوک رفع کرنے آ رہے ہیں - لیکن وقت
کیوں نہیں دیا جاتا - اس پر ہیڈ گورو کے
اسسٹنٹ صاحب نے ہمارے شکوک
دور کرنا منظور کر لیا - اور وہاں ایک دھرم شالہ
میں ساری جنتا اکٹھی ہو کر بیٹھ گئی -

آریہ سماج کی طرف سے حسب ذیل چار سوال
کئے گئے -
(۱) موجودہ زمانہ میں چونکہ بہت سے سمپردائے
اور فرقہ جات ہیں - آپ کس فرقہ کے سادھو ہیں
(۲) آپ کے سدھانت کیا ہیں اور ان کا پرچار
کھلے طور پر کیوں نہیں کیا جاتا -
(۳) شاستروں سے ثابت کیا جاوے - کہ
سادھوؤں کو یہ موٹر کاریں نرم گدیلے اور
پھولوں سے سجانا وغیرہ وشنوں میں
زندگی گذارنا کہاں لکھا ہے -
(۴) کہاں ہیں پوشیدہ علیحدگی میں خاص کر
استریوں کو جیسا کہ آپ کرتے ہیں - گورو منتر
دینا کہاں لکھا ہے -

ان سوالات کے جواب میں انہوں نے اپنے
ٹولہ کا نام برہم ہنس بتایا اور کہا کہ گورو مہاراج
کو آرام دینا اپنا فرض یہ سمجھتے ہیں - ورنہ گورو
مہاراج جی تو تیاگی ہیں - ہم ان کو مجبور کر کے
زمین پر پاؤں نہیں رکھنے دیتے اور استری
پرشوں کو کان میں روحانی تعلیم دیتے ہیں جو
اور کسی دوسرے کو سوائے چیلہ بننے کے نہیں
بتائی جا سکتی وغیرہ وغیرہ باتیں کہہ کر ٹال دیا -
جس سے کہ جنتا میں شور مچ گیا کہ یہ سب
گوروڈم ہے پاکھنڈ ہے - سراسر ٹھگی ہو
رہی ہے - یہ کوئی شاستروکت باتیں ہیں
اس شور و غل میں سوائے دو چار اندھ
وشواسی بھگتوں کے اور چیلے چانٹوں کے
سب جنتا اٹھ کر چلی گئی دوسرے دن صبح
معلوم ہوا کہ وہ ٹولہ پرانہ چار بجے ہی یہاں
سے موضع ہیکل اور جموں کی طرف روانہ
ہو گیا ہے -

ریاستی جنتا سے پرارتھنا ہے کہ وہ محض
اندھ وشواس میں ڈوب کر اور اس گوروڈم
کے عیش پرستی کا ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر اس جال
میں پھنسنے سے بچے - اگر آریہ سماج کی پرچار
اور ویدوں کے پرکاش کی موجودگی میں کوئی
گمراہ ہو جاوے - تو اس کی اپنی عقل کا قصور
ہے - آریہ سماج تو اپنا کرتویہ پالن کر رہا
ہے ریاستی آریہ سماجوں کی سیوا میں خاص
طور پر پرارتھنا ہے کہ وہ اس ٹولہ کا ہر جگہ
زور سے کھنڈن کر کے لوگوں کو گمراہ ہونے
سے بچا دیں -

(دینسی لال منتری آریہ سماج بشناہ ریاست جموں)

آریہ سماج دھرم پورہ لاہور میں کتھا

مورخہ ۲ جون ۱۹۳۷ء سے پنڈت
ناتھو رام شرما جی آریہ سماج دھرم پورہ میں میجک
لالٹین کے ذریعہ مہابھارت کی کتھا کرتے
ہیں - جس کا اثر نہایت اچھا پڑ رہا ہے -
حاضری اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ڈی - اے -
وی سکول کا وسیع میدان بھی کچھ بھر
جاتا ہے - یہ طریقہ پرچار بہت اچھا اور
موثر ہے - مہابھارت کی تصاویر کے علاوہ
موجودہ طریقہ تعلیم اور ویدک طریقہ تعلیم -
ویدک آدرش گرہستھ اور آج کل کے فیشن ایبل
خاوند بیوی - بے جوڑ شادیاں وغیرہ کی ایسی
ایسی تصاویر دکھائی جاتی ہیں کہ جن کو دیکھ
کر سب عش عش کر اٹھتے ہیں - اس سلسلہ
سے پبلک بہت محظوظ ہوتی ہے اور ہر

اخبار ۔۔۔ کی ۔۔۔ بہار

ہندوستان میں شاہی دربار

شملہ ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرس نے وزارتیں قبول کر لیں۔ تو گورنمنٹ موسم سرما ۱۹۳۸ء میں دہلی میں ایک شاہی دربار منعقد کریگی۔ اس میں کنگ جارج کی طرف سے ڈیوک آف کیناٹ شامل ہوں گے اور آپ دہلی میں فیڈرل اسمبلی کا افتتاح کرینگے

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۱۴ جون۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفاتر سے معلوم ہوا ہے کہ ملک کی پولیٹیکل صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس اس ماہ کے خاتمہ پر بمبئی یا واردہا میں ہوگا۔

کانگرس کا آئندہ صدر

شملہ ۱۴ جون۔ انڈین نیشنل کانگرس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے متعلق پولیٹیکل حلقوں میں دو خیال پائے جاتے ہیں ایک طبقہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے حق میں۔ دوسرا خان عبدالغفار خاں کے حق میں۔ سرکردہ لیڈر خان عبدالغفار خاں کے حق میں زیادہ ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو کانگرس میں لانے کا سوال پیدا ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کو اب کے صدر بنانا چاہئے۔

رگھناتھ مندر گرانے پر حکم امتناعی

پشاور ۱۴ جون۔ رگھناتھ مندر کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ خاص کر سکھوں کی ایک پارٹی تو مندر گرانے پر تلی ہوئی ہے لیکن آج جوڈیشل کمشنر نے اپیل پر حکم امتناعی جاری کر دیا ہے اور ہدایت جاری کر دی ہے کہ جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ مندر کو گرایا نہ جاوے۔ اس دوران میں مصالحت کی گفتگو جاری ہے اور سیٹھ برلا کے ثالث مقرر ہونے کا امکان ہوتا جا رہا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا پنجاب کا دورہ

لاہور ۱۴ جون۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ماہ دسمبر میں پنجاب کا دورہ کریں گے۔ ان کا خیال ہے کہ ایک مہینہ کے قریب پنجاب میں رہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی صحت نے اگر اجازت دی تو وہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۱۴ جون۔ سندھ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۷۔ اگست کو منعقد ہوگا۔

ہیرا لال کارسوز کی اپیل نامنظور

لاہور ۱۴۔ جون۔ آج ایڈیشنل سشن جج نے ہیرا لال کارسوز کی اپیل مسترد کر کے چھ سال کی سزا بحال رکھی۔

فقیر اپی کے پاس ڈیپوٹیشن

بنوں ۱۴ جون۔ فرنٹیر پارلیمنٹری بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ بورڈ کے ایک ڈیپوٹیشن کو فقیر آف اپی سے ملاقات کرنے کی اجازت دے۔ تاکہ فقیر پر زور دیا جائے کہ ہندو عورتوں کا اغوا نہ کیا جایا کرے۔

لاہور اور پنجاب کی دیگر میونسپلٹیوں کی بحالی

شملہ ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ کے چھ شہروں کی میونسپلٹیوں کو جو آج کل معطل ہیں۔ بحال کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل چھ شہروں کا نام لیا جا رہا ہے۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ بھگوان پورہ۔ بھوگی وال۔ بوریا ضلع انبالہ۔ گوہانہ ضلع رہتک۔ کہروڑ ضلع ملتان۔

پنجاب یوتھ کانفرنس کا اجلاس

سیالکوٹ ۱۴ جون۔ جولائی کے آخر میں سیالکوٹ میں پنجاب یوتھ کانفرنس منعقد ہوگی۔ مسٹر ایم این رائے نے کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے۔

بنگال کے نظربند رہا نہیں کئے جائینگے

کلکتہ ۱۳ جون۔ چند روز ہوئے یہ خبر اڑی تھی کہ بنگال کی نئی وزارت اس کوشش میں ہے کہ سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیا جائے معلوم ہوا ہے کہ گورنر بنگال رہائی کے حق میں نہیں ہیں۔ اس لئے سیاسی نظربندوں کی رہائی مشکل ہے۔

تیرنے کا دوسرا ریکارڈ توڑ دیا گیا

کلکتہ ۱۳ جون۔ مشہور بنگالی تیراک مسٹر رابن چیٹرجی نے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر تیرنے کا ریکارڈ جسے مسٹر موتی لال داس آف کلکتہ نے قائم کیا تھا۔ آج شام کو ۵ بجکر نئس منٹ پر توڑ دیا۔

جسٹس بخشی ٹیک چند قائمقام چیف جج

شملہ ۱ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے مسٹر بخشی ٹیک چند کو مسٹر ڈگلس ینگ کی جگہ قائمقام چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ ۲ جولائی کو آپ چارج لینگے۔

کاغذ پر محصول گھٹ جائیگا

شملہ ۱ جون۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ کاغذ پر محصول کم کر دیا جائے۔ تاکہ کاغذ گراں ہونے سے اخبارات پر جو اثر پڑا ہے دور ہو سکے۔

۱۲۴۶ غیر ہندوؤں کی شدھی

ہوشیارپور ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مئی ۱۹۳۷ء میں دیانند سالویشن مشن کی سرگرم کوششوں سے ۱۲۴۶ غیر ہندو شدھ ہو کر ویدک دھرم میں پرویش کر لئے گئے ہیں۔

مہاراجہ الور کی لاش کا داہ کرم

الور ۱۲ جون۔ آج صبح ۵ بجے سپیشل ٹرین سے سورگباشی مہاراجہ الور کی لاش الور پہنچی سٹیشن پر مہاراجہ جھالاوار اور راج ادھیکاری موجود تھے۔ ارتھی سجا کر شاہی جلوس نکالا گیا اور چندن اور پیپل کی لکڑیوں سے ۱۱ بجے انتم سنسکار کیا گیا۔

آریہ یووک سبھا مظفر گڑھ کا چناؤ

آریہ یووک سبھا مظفر گڑھ کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے۔

پردھان۔ لالہ پوکھر داس جی۔

اُپ پردھان مہاشہ ہری چند جی۔

سیکرٹری۔ لالہ ہری چند جی

جائنٹ سیکرٹری۔ فیروزی لال جی۔

خزانچی۔ بھگت ستیہ پال جی۔

چندہ کلکٹر۔ گوبند رام

آریہ جگت

آریہ سماج کراچی کے سماچار

پچھلے اتوار مورخہ $\frac{5}{37}$/۳۰ کو مہاشہ رام داس جی کے ایک سپتر کا منڈن سنسکار اور دوسرے کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ یہ دونوں سنسکار ... بہت اچھے ہوئے۔ پرتیک دان پر اپت ہوا۔
آریہ سماج اردھ شتابدی فنڈ ۱۱/۰/۰
آریہ سماج جلالپور کیلناں (جہلم) ۵/۰/۰
آریہ دیا پاٹھ شالہ کراچی ۲/۰/۰
آریہ استری سماج کراچی ۲/۰/۰
جناب رام سوامی سیوادل ۱/۰/۰
میزان ۲۱/۰/۰

مورخہ ۶ کو شریمان پنڈت بدھ دیو ودیا النکار کا ایک بہت ہی پربھاؤ شالی ویاکھیان ورن دیوستھا پر ہوا اور ۸ کو بھی سنکیرتن نتھا اپدیش ہوا۔

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی پر ستمبر سے ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء تک بدھانے کے لئے کئی مہانو بھاؤں کی سویکرتی آ چکی ہے۔ آریہ سماج کراچی کے کاریہ کرتا اردھ شتابدی کو اچھی پرکار منانے کے لئے تن من سے تیاریاں کر رہے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے بڑی پاٹھ شالہ کے نئے کمروں کے لئے سماج مندر بنانے کے لئے تتھا اردھ شتابدی اخراجات کے لئے ۲۵۰۰۰/- پچیس ہزار روپے کی اپیل کی گئی ہے۔ جس کو پورا کرنے کے لئے بہت کوشش کی جا رہی ہے اور بہت سادھن نقد تتھا وعدوں کی صورت میں مل چکا ہے اور آشا ہے کہ دانی پرشوں کی سہائتا سے ہم باقی دھن بھی اکٹھا کرنے میں سپھل ہو جاوینگے۔
موہن لال۔ آریہ اپ منتری آریہ سماج کراچی

ریاست جموں میں سرو پاندی ٹولہ

پانچ چھ یوم سے علاقہ بشناہ ریاست جموں کے دیہاتوں میں سرو پاندی سادھوؤں کا ایک ٹولہ آیا ہے اور انہوں نے گورو ڈم کا خوب جال پھیلا رکھا ہے۔ اپنے ہمراہ ایک موٹر کار بھی سواری کے لئے لائے ہوئے ہیں۔ ان کے اس شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے متاثر ہو کر جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے لوگ دھڑا دھڑ سیوک بن رہے ہیں گورو جی کے اردگرد استریوں کا خوب جمگھٹا رہتا ہے اپنے سدھانتوں کا پتہ نہیں دیتے۔ جس سے صحیح طور پر ان کے سمپردائے کا پتہ معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ مگر آریہ سماج بشناہ کے ممبروں نے بڑی کوشش سے سرو پاندی ٹولے یا جیکوڑی پنتھ کے چال کی تاروں کو دیکھ لیا اور گمراہ شدہ لوگوں میں اس ٹولہ کے گورو ڈم کی پول کھول رہے ہیں تحصیل جموں میں موضع ہینکل میں انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ گاہ بگاہ پوشیدہ طور پر آریہ سماج کا بھی کھنڈن کر رہے ہیں۔ شرینی آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ اس علاقہ میں پرچار کے لئے اچھے سے اچھا پربندھ کرے۔ کیونکہ اس علاقہ میں پہلے ہی بہت اودیا پھیلی ہوئی ہے۔
(رتنی لال منتری آریہ سماج بشناہ ریاست جموں)

گورو کل کورو کشیتر سماچار

(۱) گرمی اچھی پڑ رہی ہے۔ لیکن رات کافی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ باغ میں پھلوں کی بہار ہے روزانہ پانچ چھ من دیسی اور لکھنوی خربوزے۔ آڑو۔ انجیر وغیرہ باغ سے نکل آتے ہیں اور برہمچاریوں کو دئے جاتے ہیں۔
۲۔ برہمچاریوں کا ششماہی امتحان ۲۰ جولائی سے شروع ہوگا۔ یکم اگست کو برہمچاری یاترا کے لئے چل پڑیں گے۔ ابھی تک یہی فیصلہ ہے کہ پہلی سے چوتھی شرینی تک کے چھوٹے برہمچاری ریاست ناہن کے پچھاد پہاڑ پر یا دہرم شالہ پہاڑ پر جائیں گے۔ اور بڑے برہمچاری ہردوار۔ رشی کیش۔ نریندر نگر اور ڈیرہ دون ہوتے ہوئے منصوری اور چکروتہ پہاڑ پر جا کر رہینگے۔
۳۔ اگرچہ گورو کل کے چاروں طرف چار میٹھے پانی کے کوئیں بنے ہوئے ہیں۔ تب بھی بھنڈار میں برہمچاریوں کو تازہ ٹھنڈا پانی مل سکے۔ اس لئے آشرم کی طرح ایک پانی کا پمپ بھنڈار میں بھی لگوا دیا ہے۔
۴۔ سلور جوبلی کے متعلق شروع کیا ہوا چاروں ویدوں کا یگیہ بڑے اتساہ سے ہو رہا ہے۔ گورو کل کے بلا تنخواہ جائداد کے منتظم لالہ حکم چند جی نے ۱۰۰ روپیہ اور بھی یگیہ کی سامگری کے لئے دان میں دئے ہیں۔
۵۔ پچھلے دنوں ارجن اخبار کے ہیڈ ایڈیٹر شری پنڈت رام گوپال جی جنہوں نے حال ہی میں اپنے بچے کو یہاں داخل کرایا ہے۔

۵ و ۶ دن کل میں آ کر رہے۔ برہمچاریوں کے عام اقفیت کے بڑھانے کے لئے آپ کے دو تین لیکچر کرا دیئے گئے۔ اس سے برہمچاریوں کو بہت فائدہ ہوا۔ (نکھیہ ادھشٹاتا)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج لال کرتی بازار کی یہ جنرل سبھا شری لالہ درباری لال جی کے دکھ جنک پرلوک گمن کو سنکمائی شوک پرگٹ کرتا ہے اور پرم پتا پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان کے آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔
درام لال آریہ سیوک منتری آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی)

سکھو چک میں سہ بھوج

سیکرٹری ہندو سالویشن مشن اطلاع دیتے ہیں کہ سکھو چک ضلع گورداسپور میں شری بت ہیرا لال گاندھی سپتر مہاتما گاندھی اور مسٹر ایس۔ آر۔ کپور سیکرٹری مشن ہذا کی آمد پر ڈاکٹر بشن داس مہاجن نے وہاں سہ بھوج کا انتظام کیا۔ جس میں اونچی ذات کے ہندوؤں نے ہریجنوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

شوک جنک مرتیو

ہر بھگوان میموریل ہائی سکول فیروزپور شہر کے طلبا و مدرسین نے ۳۱۔ مئی کو ۱۲ بجے صبح ایک خاص ماتمی میٹنگ میں لالہ ہرچند صاحب اگروال۔ ایم اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر بھگوان میموریل ہائی سکول کے سپتر موتی ساگر کی بے وقت اور اچانک موت پر اظہار افسوس کی قرارداد پاس کی اور پرماتما سے پرارتھنا کی کہ وہ مرگیاستی سپتر کو مکتی پردان کریں۔ اور ان کے والد و دیگر رشتہ داران کو صبر اور شانتی پردان کریں۔ مرنے کے افسوس میں سکول اس دن بند کر دیا گیا۔

آریہ سماج بھارت نگر رسد رشن نگر میں وید پرچار

یکم جون سے چار جون تک لگاتار تین دن مہاشہ ستت رام جی کلاسوالہ والے کے بھجن اور اپدیشک مہاشہ ... کے بھجن ہو کر اپدیش ہوتا رہا جنتا نے مہاشہ جی کے اپدیشوں کو بہت پسند کیا اور جنتا پر بہ پرچار کا پربھاؤ بہت اچھا رہا اور ساتھ ہی مہاشہ تیج سنگھ جی کے بھی بھجن ہوتے حاضری بہت زیادہ ہوتی تھی اور رات کے بارہ بجے تک جنتا بیٹھی رہتی تھی۔ آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں اور حاضری کافی ہوتی ہے۔

آریہ بھائی اپنی اپنی رائے دیویں

سندھ پرانت میں گروکل کی ستھاپنا کے سمبندھ میں آریہ جنتا کے سماچار پتروں میں پڑھ لیا ہوگا۔ شری سوامی سوکانند جی کی آگیا نوسار دوسرے پرانتوں کے گروکلوں کے ودوان اور سابقہ سنچالکوں اور دوسرے تجربہ کار آریہ بھائیوں اور ودوانوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے تجربے کی بنا پر سندھ گوروکل کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی اپنی سمنتیاں دینے کی کرپا کریں۔ وچار ہے کہ سندھ گوروکل میں غریبوں کو سہولیت پہنچانے کے لئے یا تو فیس رکھی ہی نہ جاوے اور اگر رکھی جاوے تو بہت ہی کم رکھی جاوے۔ شکشا پرنالی اس پرکار کی رکھی جاوے کہ شروع سے ہی برہمچاریوں کا جیون آدرش آریہ کے سمان بنے کہ لوگ بن سکے اور گروکل سے نکل کر اپنی جیوکا پراپت کرنے میں کٹھنائی نہ ہو۔ وچار ہے کہ گروکل میں ہنر سکھلایا جاوے۔ اس کے واسطے شروع سے ہی ایک سجن نے دس ہزار روپیہ دان دینے کا وعدہ دیا ہے۔ کون سا ہنر سکھایا جاوے اس پر رائے دی جاوے۔ آریہ سماجی نیتاؤں نے جو جو تجربات آج تک دوسرے گوروکلوں میں میں انوبھو کی ہوں۔ ان کو سندھ گروکل سے دور رکھنے کے لئے کن کن سادھنوں کا خیال رکھا جاوے اور سندھ گروکل کو سپھل اور ہر دلعزیز بنانے میں کن کن ذریعے کو استعمال کیا جاوے امید ہے۔ آریہ بھائی ضرور اپنے انوبھو پورن سمتیاں دیکھ کر کرتارتھ کریں گے۔

(پرکاش سروپ منتری سندھ گروکل کمیٹی معرفت آریہ سماج کراچی)

شوک سماچار

بٹالہ - جون۔ لالہ بھگوان داس صاحب کارکن آریہ سماج اوہری چوک کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ ارتھی کے ساتھ آریہ سماجی اور بہت سے سناتنی اصحاب تھے۔ لالہ جی سے اس صدمہ میں ہمدردی

آریہ سماج بھلوال کے پرستاؤ

(۱) آریہ ویر دل بھلوال کے جنرل اجلاس منعقدہ ۶ جون ۱۹۳۷ء زیر صدارت بابو رام پیارا مل جی پردھان آریہ سماج بھلوال میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پیش ہو کر پاس ہوئے۔

(۱) آریہ ویر دل کا یہ جنرل اجلاس بنوں سے اغوا شدہ لڑکیوں کے شرمناک فعل کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے اور اس کی بڑے زور سے مذمت کرتا ہے نیز گورنمنٹ عالیہ سے پُرزور پرارتھنا کرتا ہے کہ اس کا تدارک واقعی فوری تدارک فرمایا جائے۔

(۲) آئیندہ سپتاہک اجلاس میں چند ایک مہانو بھاؤں نے "ایشور بھگتی" پر مضمون بولنے کے لئے اپنے نام نامی پیش کئے تا آئیندہ بھی ہر ایک اجلاس پر اسی طرح مضمون مقرر کر کے بولنے چاہئیں۔

(۳) ہر ممبر آریہ ویر دل کو سندھیا پرارتھنا اور ہون منتر ادی لازمی طور پر حفظ ہونا چاہئے اور روزانہ ست سنگ میں لازمی طور پر آنا چاہئے۔

(۴) دھرم پرچار ارتھ ٹریکٹ وغیرہ منگوانے کے لئے چندہ کی ڈیوٹی مہاشہ روشن لعل کے ذمہ ہوئی۔

اس کے بعد بھجن آدی بول کر شانتی پاٹھ پڑھنے کے پشچات کارروائی ختم ہوئی۔

(شو چندر لال منتری سبھا ہذا)

سلینہ میں شدھی اور سناتن دھرم سبھا کا انکار

سلینہ ۶ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج کے زیر اہتمام پنڈت ہرپال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے سکھ بھائیوں اور نگر کے دیگر معززین کی موجودگی میں لالہ کانشی رام اور اس کے لڑکے کو شدھ کیا۔ مقامی سناتن دھرم سبھا کو شمولیت کے لئے دو بار لکھا گیا مگر وہ شامل نہ ہوئے۔

(۲) لالہ کانشی رام کا موضع سلینہ کا بیان ہے کہ عرصۂ دراز ہوا وہ بدیش میں چلا گیا تھا اور ملک ملایا میں ایک ملایا عورت سے اس نے شادی کی۔ جس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اب وہ واپس ہندوستان میں اپنے گھر آ گیا ہے اور پورا نک ہندو جنتا و اسکی برادری اس سے مل بیٹنے کو تیار نہ ہوئی تس پر اس نے مقامی آریہ سماج سے شدھی کے لئے درخواست کی نہایت دھوم دھام سے اس کی اور اس کے لڑکے کی شدھی کی گئی۔ کانشی رام کا پہلا نام ہی برقرار رکھا اور لڑکے کا نام راجپال رکھا گیا۔ لالہ کانشی رام کے ہاتھ سے حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ جسے سب نے پرسن ہو کر کھایا۔ کارروائی ایشور کی دیا سے نرودگھن سر انجام پائی۔

(رام رکھا سود منتری آریہ سماج سلینہ)

ایک آدرش ویدک وواہ

قصبہ احمد پور سیال میں ۲۲ جیٹھ کو میں نے آریہ سماج کے سیوک مہاشہ چمن لال پسر لالہ جہانگی رام سچدیو کا وواہ گورنجش رام مکڑ کی سپتری شانتی دیوی سے کرایا نرناریوں نے شروع سے لے کر آخر تک وواہ کی دھوم کو دیکھا اور وواہ سمبندھی منتروں کی ویاکھیا پریم سے سنی۔ پربھاؤ بہت ہی اچھا پڑا۔ آشنہ ہے کہ اگت گھر میں ایک اور وواہ بھی (جو ہونے والا ہے) پورن ویدک ریتی سے ہوگا۔ چونکہ غریبوں کا وواہ سنسکار مفت کرایا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کسی نردھن بھائی کو میری مفت سیوا کی آوشیکتا ہو تو بیشک مجھے بلا سکتا ہے

(لو ویدک کانشی رام شانت پروہت آریہ سماج احمد پور سیال ضلع جھنگ)

اظہار افسوس کا ریزولیوشن

آریہ یووک سماج اور آریہ سماج کا لج و بھاگ فیروزپور نے شری موتی ساگر سپتر لالہ ہرچند جی ہیڈ ماسٹر ہر بھگوان میموریل ہائی سکول کی بے وقت موت پر اظہار افسوس و ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ مئی کو دھوم دھام سے منایا گیا۔ چودہ سو روپیہ گورو کل کو دان ملا۔ اس کے آٹھ سو روپیہ کی زمین شری بھگت سُدرشن جی نے گورو کل کے لئے دان دی۔ گورو کل کے کنوئیں پر چھت ڈالوانے کے لئے شریمتی دھن دیوی جی و بھاگ ونتی جی اور شیلا دیوی جی نے تین سو روپیہ دان دیا۔ لفٹننٹ کرنل ہیمراج جی کی پردھانتا میں پرانت پرچار سمیلن کی میٹنگ ہوئی۔ پنڈت سدا شو جی نے اور ہیڈ ماسٹر بھگت ایشور جی نے بھی ایک پرستاد دوارا اس پرانت میں پرچار کے لئے کوئی عملی قدم اٹھانے کے لئے چوہا بھگتاں نواسیوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرنے کی بنا پر پرارتھنا کی۔ شری سوامی ویدانند جی کی زیر صدارت برہمچاریوں کی ودیا

بقیہ صفحہ ۵

بڑھی آنکھ اٹھانے کی جرات تک نہ ہو

درازعمری

خواہ شار برک انتی کا اور کوئی دوسرا پھل ہو یا نہ ہو۔ کم از کم ہندوستان کے ماتھے پر جو یہ داغ لگا ہوا ہے کہ اس کے باشندوں کی اوسط عمر ۲۲-۲۳ سال کے قریب ہے۔ وہ داغ تو مٹ جائے۔ آج ہندو قوم کے بچے جوانی سے پہلے ہی بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔ دنگلوں میں ہندو پہلوان کم نظر آتے ہیں۔ محنت مزدوری کرنے والے پیشوں سے ہندو زیادہ تر گھبراتے ہیں۔ یہ ساری تکالیف اسی لئے ہیں کہ ہندوؤں نے ابھی تک شاریرک انتی کرنا اپنا فرض نہیں سمجھا۔ اگر جملہ ہندو اپنے جیون اور جسم کو یگیہ مئے سمجھیں تو وہ دن دور نہیں۔ جب ان کی اوسط عمر بھی بڑھ جائے۔ اور ان کی دنیا میں قدر بھی زیادہ ہو جاوے وید میں آتا ہے۔

[illegible]

پرشارتھ دوارہ موت کو دور بھگا دو۔

[illegible]

تاکہ تمہاری ایسی حالت ہو یہ صادق آسکے۔

[illegible]

انسان کی عمر تین سو سال سے زیادہ ہے۔

اور آپ دعوےٰ سے کہہ سکیں۔

[illegible]

ہم لوگوں کی عمر تین سو سال سے زیادہ ازلنمات چار سو سال تک ہو سکتی ہے۔

اُلاسنی سبھا کا بھی ارجیبوزیشن ہوا۔ برہمچاریوں کے نبندھوں کی جنتا نے بڑی تعریف کی۔

ڈھاکر دت نکھیہ ادھشٹھاتا گورو کل پوٹھوہار۔ چوہا بھگتاں

ویدامرت
(بقیہ صفحہ ۲)

...ایشور، جیو اور پرکرتی کے سب سے زبردست ... کو دلیل سے جاننے کی کوشش کرنی ... انسان کو ہر وقت اپنی عقل سے کام ... لینا چاہئے۔ منوسمرتی میں بھی ارشاد ... ہے کہ جو انسان ترک سے ۔ دلیل سے تحقیقات کرتا ہے وہی دھرم کو جان سکتا ہے
...کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس منتر میں ... پوروَرشیوں اور نوتنوں سے" مستعمل ... الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ وید آغاز دنیا میں نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ ایسے وقت ہوئے جبکہ بہت سے رشی اس سے پہلے ہو چکے تھے۔ معترضین نے وید کے محاورے پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ وید میں استعمال ہونے والا "پورو" شبد صرف پہلے کے معنوں میں ہی نہیں آتا۔ بلکہ اس کے معنے پورن۔ مکمل اکھ... گیان بھی ہوتے ہیں۔

اور ابھی ابھی ہم آپ کو "رشی" شبد کے معنی ترک، دلیل بتلا چکے ہیں۔ وید اُپدیش کرتا ہے کہ انسان کو تمام نئی اور پرانی دلیلوں یعنی گیان سادھنوں سے اگنی کا گیان حاصل کرنا چاہئے۔ اس سے وید ایک خاص اپدیش دے رہا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے پوروجوں بزرگوں کے حاصل کردہ علم کی حفاظت کرے لیکن محض اسی پر ہی اکتفا نہ کرے۔ بلکہ اس میں نیا اضافہ بھی کرتا رہے ماضی کے ساتھ مستقبل کو ہمیشہ ملاتا رہے۔ وید ہر زمانے اور ہر ملک کے لئے ہیں۔ اس واسطے اس کا اپدیش کسی ایک کال سے محدود نہیں۔ اس واسطے عام طور سے وید میں ماضی اور مستقبل کے صیغے کم استعمال میں آتے ہیں۔ جو بظاہر ایسے ہیں بھی وہ بھی حال پر اطلاق رکھتے ہیں۔ اس واسطے معترض کا اعتراض کوئی معنے نہیں رکھتا (ادم شم)

سہ ماہی رپورٹ گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور

سب برہمچاری آنند پرسن ہیں۔ سالانہ پریکشا کے بعد نوتنے ودیارتھی داخل ہوئے تھے۔ اس کے بعد چار نئے اور برہمچاری پہنچ چکے ہیں۔ پانچ چھ لڑکوں کے آنے کی اور بھی امید ہے۔ ان کے سنرکھشکوں سے بات چیت ہو رہی ہے۔

۲۔ برہمچاری شلپ کے کام میں خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ پچھلے ایک دو مہینوں میں کپڑے دھونے اور نہلانے کا اتم صابن تیار کرنے میں سپھل ہو چکے ہیں۔ اب برہمچاری اپنے گوروکل کا بنایا ہوا صابن ہی استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ شری آچاریہ پنڈت دیو شرما جی نے دو دن یہاں رہ کر گوروکل کا نریکشن کیا آپ کی سمتی ہے کہ اس گوروکل میں بھوجن کے لئے ایک ماتا کا نیت کرنا دوسرے گوروکلوں کے لئے انوکرنیہ ہے۔ ماتا جی بہت صفائی سے اور پریم سے بھوجن بناتی ہے۔ بھوجن سادہ اور اتم ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ اچھے پربندھ اتم ہے۔ یہ جان کر پرسنتا ہوتی ہے کہ برہمچاریوں کی سنکھیا یہاں بڑھ رہی ہے۔

آریہ سماج دہرم پورہ لاہور کا ریزولیوشن

آج مورخہ ۶ جون ۱۹۳۷ء بروز اتوار آریہ سماج دھرمپورہ (لاہور) نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا۔

"آریہ سماج دھرمپورہ کا یہ جنرل اجلاس مقامی سناتن دھرمیوں کے گذشتہ شب کے رویہ کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اس کی پرزور مذمت کرتا ہے جب ان کے پلیٹ فارم سے سوامی دیانند جی مہاراج کو فحش گالیاں نکالنے پر ایک آریہ سماجی بھائی نے ان کو منع کیا اور بجائے اس دل خراش رویہ سے باز آنے کے اُس پر لاٹھی سے حملہ کر دیا گیا۔ نیز سناتن دھرم کے کرم چاریوں کو چاہئے کہ ایسے برے اور لغو افعال سے باز آئیں جو کہ قومیت کے سراسر منافی ہیں۔"

(جگل کشور ودیالنکار منتری آریہ سماج دھرمپورہ لاہور)

✔ تھے۔ اس کے لئے ایں سنتھا کے ادھیکاری تتھا ایں کمیٹی کے سبھو گیہ سبھاسد گن ادشیہ دھنیاد کے پاتر ہیں۔
(رسکھ دیال ادھشٹاتا گوروکل کمالیہ)

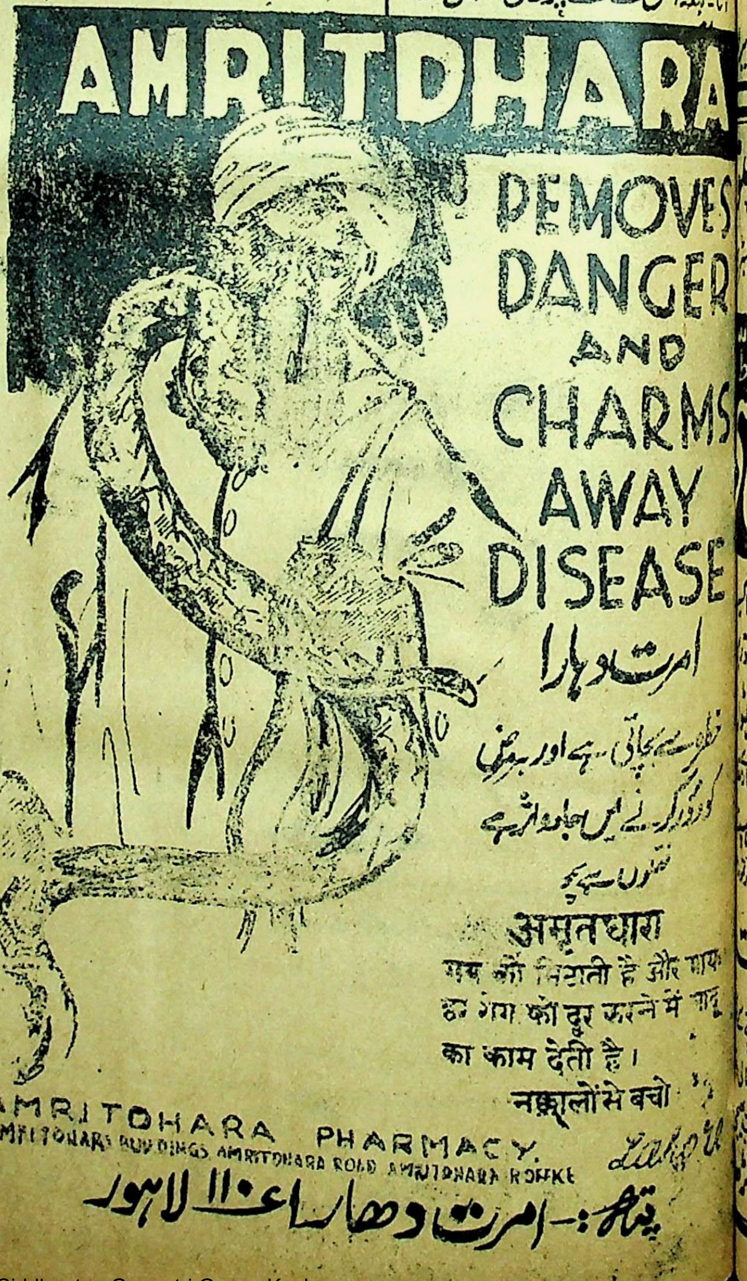
آریہ سماج کے پرچار کیلئے بہترین اُپیوگی ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے قیمت دو پیسہ۔ راہ نجات تین پیسہ۔ سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان دو پیسہ۔ پرانوں کی کہانی منوجی کی زبانی ½ آنہ۔ سنیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب ایک آنہ پنڈت کی کونر کام یادرگادت کی درگت بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے تین پیسہ آریہ سماج اور مورتی پوجا دو پیسہ۔ دیو نندک کون ہے دو پیسہ۔ شیو پوران کی پڑتال دو پیسہ۔ پورانک پول پرکاش ایک آنہ۔ اوتار کا کارن شاپ بھوگ تین پیسہ مہابھارت اور بھوگ دو پیسہ۔ شرادھ پرشنا ولی ایک پیسہ پورانک دہرم اور رام مارگ ایک پیسہ۔ پورانک ایشور کی پڑتال ایک پیسہ۔ ویدک دہرم کی دھبے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کھنڈن ایک پیسہ۔ شرادھ ہوسنتھا ایک پیسہ۔ مرتک شرادھ ایک پیسہ شاستر ارتھ رد ایک پیسہ۔ بھوشیہ پوران کی پڑتال ایک پیسہ۔ ویدک دہرم ہی سناتن دہرم ہے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کی پڑتال ایک پیسہ۔ سناتن دہرم یا سماہت دھرم ایک پیسہ۔ ہم پورانوں سے کیوں مخالف ہیں ایک پیسہ۔ ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ ایک پیسہ۔ مرزا غلام احمد کی شدھی ایک پیسہ۔ رادھا سوامی مت کا فوٹو ایک پیسہ۔ رادھا سوامی پوران ایک پیسہ۔

نوٹ:۔ اکٹھے منگوانے پر ایک پیسہ قیمت کے ٹریکٹ ۱۲ روپیہ سینکڑہ۔ دو پیسہ کے عہ۔ تین پیسہ کے سوا دو روپیہ۔ ایک آنے کے تین روپیہ سینکڑہ کے حساب دئے جاتے ہیں۔

پتہ:

اوم پرکاش منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری دروازہ لاہور



آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کیلئے نہایت اُپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

دیانند گرنتھ مالا	ہندی	۲ر
ویدک ونئے تینوں حصے	،،	سے ر
ویدامرت	،،	عہ ر
اُپنشد پرکاش	،،	عہ ر
ویدک دھرم	،،	۱۲ر
ویدمیں اتہاس نہیں ہے	،،	۱۲ر
آنند سنگرہ	،،	عہ ر
،، ،،	اُردو	عہ ر
آنند اُپدیش مالا	ہندی	۱۰ر
،، ،،	اُردو	۱۰ر
امرت ورشا	ہندی	۱۲ر
بھارت میں بھُول	اُردو	۰۴ر
راہ راست	،،	۴ر
گلدستہ دھرم	،،	۴ر
پراچین گلدستہ دھرم	،،	۴ر
آتم درشن	ہندی	عہ ر
برہم یگیہ	،،	۶ر
سوُرگ	،،	۶ر
نو اپنشد سار	،،	۶ر
گیتا بھاشیہ پنڈت مکنی رام جی	،،	عہ ر
بھگتی درپن	،،	۲۰ر
،،	اُردو	۱۰ر
کرتویہ درپن	ہندی	۸ر
بھگتی درشن	،،	۱۰ر
کرتویہ درشن	،،	۱۰ر
یوگ مارگ	،،	۳ر
سرل یوگ ابھیاس	،،	۶ر
برہمچریہ	،،	۲ر
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	،،	۶ر
،، ،، دوسرا ،،	،،	عہ ر
چاروں ویدوں کے ٹرنک ہندی فی ۱۴ر سٹ		۱۵ر
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴ر
آریہ سماج کیا ہے؟	،،	۵ر
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اُردو	عہ ر
سوراجیہ پتھ پردرشک اُردو عہ ر رعایتی		۱۲ر
ویدک ڈیلو ماعرف یگیوپویت	اُردو	۴ر

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

پورانک مت آلوچن	ہندی	سے ر
بھوشیہ پوران آلوچنا	اُردو	۱۰ر
نشکلنک دیانند	،،	عہ ر
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳ر
شریمد بھاگوت سار	اُردو	۳ر
نیوگ پرمان	ہندی	۶ر
لنگ پوران آلوچنا	،،	۷ر
وراہ ،، ،،	،،	۸ر
کورم ،، ،،	،،	۱۰ر
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۳ر
نیوگ فلاسفی	،،	۶ر
مورتی پوجا کھنڈن	،،	۲ر
مرتک شرادھ وارتالاپ	،،	۲ر
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲ر
پوران اور وام مارگ	،،	۳ر
بم مہادیو	،،	۰۱ر
بھوشیہ پوران کی پریکشا	،،	۰۴ر
پورانک مت کھنڈن	،،	۰۴ر
اموران سدھانت	،،	۰۲ر

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیات آریہ مسافر	اردو	للعہ ر
رشی کا بول بالا	،،	۱۲ر
جواہر جاوید	،،	۱۰ر
دافع الاوہام	،،	۸ر
بابا نانک اور دین اسلام	،،	۳ر
ویدوں کا عربی مبلغ	،،	۴ر
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	،،	۸ر
چور اور چتر	،،	۲ر
اسلامی بہشت کی حقیقت	،،	۳ر
شرک و بدعت اسلام	،،	۳ر
وید اور قرآن	اُردو	۲ر
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	،،	۲ر
مرزائی دام فریب	،،	۸ر
متعہ اور نیوگ	،،	۰۲ر
مسلم آریہ ملاپ نمبرا اردو		۰۱ر

مسلم آریہ ملاپ نمبر۲	اردو
ویدک دھرم اور دین اسلام	،،
قرآن کی چھان بین	،،
سرگذشت قرآن	،،
منہ توڑ	،،
معجزہ بھجوڑ	،،
خلاصہ تعلیم القرآن	،،
مباحثہ آگرہ	،،
اسلام میں جلوہ وید	،،
عقائد اسلام پر ایک نظر	،،

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم یتھارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی
،، ،، ،، ،، ،،	اُردو
یتھارتھ پرکاش کی حقیقت	،،
آپریشن یتھارتھ پرکاش	،،
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی
،، ،، وچار	،،
،، ،، پرکاش	،،
،، ،، ہوائی محل	،،
،، ،، کا فوٹو	،،

متفرق کھنڈن کی پستکیں

شکتی رہسیہ (مانس کھنڈن)	ہندی	۸ر
گورومت سار	اُردو	۱ر
آریہ خالصہ ملاپ	،،	۲ر
وید اور بائیبل	،،	۵ر
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	،،	۶ر
عیسائیت میں جلوہ وید	،،	۲ر
عیسائیت مت درپن	،،	۵ر
عیسائیت پریکشا	،،	۱ر

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو۔ ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

پریم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹ | THE ARYA VIR LAHORE | تار کا پتہ :- آریہ ویر لاہور

ہفتہ وار

اخبار

آریہ ویر لاہور

(قیمت فی پرچہ ایک آنہ)

ایڈیٹر :- مہر چند شرما

چندہ
سالانہ .... ۳ روپے
ششماہی ۱/۱۲
غیر ممالک سے ۸

جلد ۱۲ | ۲۳ جون سنہ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمت ۲۰۰۴ دیانند ابد ۱۲۳ | نمبر ۴۰

درسِ عمل

تیری قسمت کے ستارے اب بھی ہیں جلوہ فگن
حلقۂ گردوں میں وہ شام و سحر پیدا تو کر

سارا عالم ہے اُسی کے رنگ کا آئینہ وار
سر میں سودا پہلے اے شوریدہ سر پیدا تو کر

خود سراپا نور بن جائے گی تیری زندگی
آسمانِ قوم پر شمس و قمر پیدا تو کر

لرزہ بر اندام ہوں گے دیکھ کر تجھکو عدو
اپنے سینے میں وہ شاہیں کا جگر پیدا تو کر

آ گریگی پھر تیرے قدموں پہ دُنیا دیکھنا
کاوش و ذوقِ طلب دل میں مگر پیدا تو کر

غنچۂ دل کو کھلانے کیلئے اس باغ میں
اے صبا شبنم تو لا بادِ سحر پیدا تو کر

ظاہری حسن نمائش پر مٹا جاتا ہے تو
قلب میں نورِ حقیقت کا شرر پیدا تو کر

بے خیالی زندگی دُنیا بنا سکتی نہیں
کچھ عمل کی زندگی اے بے خبر پیدا تو کر

تا بہ کے خوابِ گراں اے بیخبر ہشیار شو
حصۂ خود از حریفاں گیر و گرمِ کار شو

(ٹیک چند سخن کوٹ ادو)

رگوید بھاشیہ

अग्निना रयिमश्नवत्पोषमेव दिवे दिवे ।
यशसं वीरवत्तमम् ॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۳

ارتھ۔ (انسان) اگنی کے دوارا ہر روز پُشٹی دینے والے یش اور کیرتی کرانے والے۔ شوروِیروں والے ایشوریہ کو حاصل کرتا ہے۔

پہلے منتر میں اگنی کی تعریف بیان کی۔ دوسرے میں اس کو سب کے لئے قابل ستائش بیان کرکے اس کا ایک کام بھی بیان کر دیا۔ اب اس تیسرے منتر میں اگنی سے ہونے والے فوائد میں سے ایک کا بیان کرتے ہیں۔

ہم پہلے اشارتاً بتلا چکے ہیں کہ وید کے الفاظ کے مصدر۔ دھاتو ROOT کی کھوج کرکے اس کے مطابق ارتھ کرنے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر अश्नवत् اشنوشبد کو لے لیجئے۔ اشنو شبد अश् دھاتو سے بنتا ہے۔ جس کے معنے ویاپتی یعنی محیط کرنا۔ تعلق پیدا کرنا۔ حاصل کرنا۔ پہنچنا۔ جاننا وغیرہ وغیرہ میں اسی طرح اشنو شبد کے ارتھ ہوتے ہیں۔ ویاپک ہونے والا۔ تعلق پیدا کرنے والا۔ حاصل کرنے والا۔ پہنچنے والا۔ پہنچانے والا۔ جاننے والا۔ طے کرنے والا وغیرہ وغیرہ۔ ان معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اشنو شبد کا مفہوم پرمیشور بھی ہو سکتا ہے۔ جیوآتما بھی ہو سکتا ہے۔ مختلف پدارتھوں میں تعلق کرنے کرانے والا پدارتھ بھی ہو سکتا ہے۔ راستے طے کرنے والا بھی ہو سکتا ہے (جو گھوڑا وغیرہ ہو سکتا ہے۔) بجلی بھی ہو سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس کہاں کیا ارتھ لیا جاتا ہے اس کے لئے پرکرن وغیرہ کا گیان ہونا لازمی ہے۔

اسی یوگک واد سدھانت کے مطابق ہم نے اگنی شبد کے تین مختلف ارتھ پہلے منتر میں کئے تھے۔ دوسرے میں بھی ان تینوں کو ہم نے سویکار کیا ہے۔ یہاں بھی ہم اسی طرح کریں گے۔

ایک بات اور واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگنی وغیرہ الفاظ کے معنے کرتے ہوئے اُن کے لئے مستعمل شدہ صفات کا بھی دھیان رکھنا چاہئے۔ اگر منتر میں اگنی کے لئے ایسی صفات کا استعمال ہوا ہو۔ جس سے اس کی پیدائش اور موت کا گیان ہو۔ اور ساتھ ہی اس کو جڑ یا غیر مدرک کہا گیا ہو۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ آگ کا بیان ہے۔ یا کسی ایسی چیز کا۔ اگر سرشٹی اُتپتی وغیرہ اس سے بیان کی گئی ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ وہ پرمیشور کا نام ہے۔ جہاں منتر کہ صفات ہوں۔ وہاں اگلے پچھلے منتروں کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔

اس منتر میں اس طریق کا بیان ہے کہ مساوی طور پر پرماتما آتما اور آگ سبھی پر حاوی ہوتا ہے اور اس کے پہلے کے منتروں میں بھی تینوں کا ذکر ہے۔ لہٰذا واکیہ ارتھ شاستر (جس شاستر میں فقروں کے ارتھ کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے) کے مطابق تینوں ارتھ لینے واجب ہیں۔

(۱)

اگنی = پرمیشور کے ذریعے ہی دنیا کی ساری سمپتی ملتی ہے۔ سمپتی سمپتی میں بھید ہوتا ہے۔ کئی لوگوں کے پاس سمپتی آکر وپتی (مصیبت) کا روپ دھارن کر لیتی ہے اور کوئی کوئی سمپتی باہر سے بنی ہوئی بھی اندر سے اور پرنام میں وپتی ہوتی ہے۔ ایسی سمپتیاں لابھ کے ستھان میں ہانی پہنچاتی ہیں۔ پرنتو پربھو سے ملنے والی سمپتی دن بدن پُشٹی کرتی ہے۔ سکھ اور آنند بڑھاتی ہے۔ اینک لوگوں کے پاس کہیں دولت آکر ان کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف پربھو کرپا سے پراپت کیا ہوا دھن یش اور کیرتی بڑھانے والا ہوتا ہے۔ اس کے کارن دیش

دیش منتر میں اس دھنی کی نیک نامی اور نیک شہرت بڑھتی ہے۔ بھگوان سے دھن پا کر بھگت دھنی بھگوان کی راہ میں اُسے لگاتا ہے۔ وہ اس دھن کو اپنا نہیں بھگوان کا مانتا ہے اور اس واسطے وہ بھگوان کی پرجا میں بانٹ دیتا ہے۔ ایسے دھنی کا دھن سپھل ہوتا ہے۔

دھن سمپتی پا کر عام طور سے لوگ کاہل اور سست الوجود ہو جاتے ہیں۔ دھن کے کارن ان کے اندر ایک ڈر آ بیٹھتا ہے۔ دھن کے سبب ان کو بیگانوں سے کیا اپنوں سے بھی خطرہ لاحق رہتا ہے۔ جہاں لگاتار خطرہ بنا رہے۔ وہاں ... میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ عام طور سے دھنی لوگ عیاش۔ ڈرپوک اور بزدل ہیں۔ لیکن پربھو سے حاصل شدہ دھن کے دھنی تو نہایت دلیر اور شورویر ہوتے ہیں۔ وید میں ایک جگہ بھگوان کو ''وِیر'' کہا ہے۔ وِیر کے اپاسک بزدل نہیں ہوتے۔ وِیر ہوتے ہیں۔ ''اگنی'' شبد کا وچار کرتے ہی اس کا گُن تیجسوتا سامنے آتا ہے۔ اگنی کا اُپاسک تیجسوی ہی ہوتا ہے۔ اس اگنی سوروپ بھگوان سے ملنے والی کو پراپت کر کے کون تیجسوی نہیں بنا۔

(۲)

اگنی = گیانی جیو (گرو۔ اپدیشک۔ ادھیاپک وغیرہ) کے ذریعہ ہر روز پُشٹی دینے والا۔ کیرتی بڑھانے والا اور شورویرتا سے بھرپور ایشوریہ کو حاصل کرتا ہے۔

گیانی جیو کی سنگتی انسان کو کیا کیا نہیں دلاتی۔ کسی انسان کی خصلت عادات جاننے کا ایک آسان ذریعہ یہ ہے کہ معلوم کیا جائے کہ وہ کن لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے۔ تیجسوی پرشوں کی صحبت میں رہنے والے کے من میں تیج شورویرتا کے جذبات بڑھیں گے۔ یہ جذبات انسان کی ترقی کرانے والے ہیں۔ ان سے اس کی عزت بڑھتی ہے۔ ایسے گیانی گروؤں کی کرپا سے حاصل شدہ دھن اس میں بہادری اور شجاعت کے جذبات بڑھاتا ہے۔

(۳)

اگنی کے ذریعے یعنی آگ اور اس کی مختلف اقسام بجلی وغیرہ کے ذریعے حاصل ہونے والے ایشوریہ کی زیادہ کیا چرچا کریں۔ یہ سب پر ظاہر ہے۔ اس وقت دنیا میں دولت اور طاقت بڑھانے میں آگ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آگ اور بجلی کے ذریعے کل کارخانے چلتے ہیں۔ جس سے مادی دولت بڑھتی ہے۔ آگ اور بجلی کے ذریعے ہتھیار چلتے ہیں۔ جن ہتھیاروں سے مسلح ہو کر انسان کی طاقت اپنی قدرتی طاقت کی نسبت ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہے اور انسان کے اندر خطرہ باقی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو بہت بلوان اور طاقتور تصور کرنے لگتا ہے۔

(۴)

گیان روپی اگنی بھی سے مذکورہ بالا دھن ملتا ہے۔ گیان کو، علم کو دنیا کا سب سے بڑا دھن تسلیم کیا گیا ہے۔ دھنی کی دولتمند کی جہاں عزت ہوتی ہے وہاں ودوان کی وہاں بھی ہوتی ہے کہا بھی ہے۔ راجا کی اپنے ملک میں عزت ہوتی ہے لیکن ودوان سب جگہ عزت پاتا ہے۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں راجہ ہو گذرے ہیں۔ لیکن لوگوں کو کتنے راجوں کے نام یاد ہیں۔ برعکس اس کے گوتم کپل کناد جیمنی، دیانند وغیرہ عالموں کے نام ابد تک لوگوں کو بھولیں گے۔

گیان سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں۔ گیان کے بل سے انسان ہاتھی جیسے زبردست اور خونخوار جانوروں کو قابو کر لیتا ہے۔ کہا بھی ہے ناستی ज्ञान समं बलम् گیان کے برابر کوئی طاقت نہیں۔ گیانی سب پدارتھوں کی اصلیت جانتا ہے اس واسطے اسے کسی سے خطرہ نہیں ہوتا۔

(سوامی وِدیانند تیرتھ)

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے۔ (مینیجر)

ہفتہ وار
آریہ ویر
لاہور
۲۳ جون سنہ ۱۹۳۷ء

آریہ سماج کا ایک امولیہ رتن چلا گیا

شری پنڈت چموپتی جی کے شوک جنک دیہانت کو پورا ہفتہ ہو گیا۔ آریہ جگت میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے اور سب طرف سے آواز آرہی ہے۔ آریہ سماج کا ایک امولیہ رتن چلا گیا۔ سچ پنڈت چموپتی آریہ سماج کے انے گنے چند رتنوں میں سے تھے۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کی چٹھی اس وقت میرے سامنے پڑی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"پنڈت چموپتی کی مرتیو کی خبر پڑھ کر سخت افسوس ہوا۔ آریہ سماج کا ایک رتن آریہ سماج سے جاتا رہا۔ افسوس آریہ لوگوں نے ایسے قابل اور تیاگ بھاؤ نمر بھاؤ والے آریہ کی قدر نہ کی۔ میرے خیال میں پنڈت گورودت جی کے بعد یہی ہستی تھی۔ جو قابل قدر تھی"۔

مہتہ جی کا ارشاد بالکل ٹھیک ہے۔ مگر میں اس سے آگے جانا چاہتا ہوں۔ جہاں سنسکرت اور انگریزی کی یوگیتا کے لحاظ سے پنڈت چموپتی جی پنڈت گورودت جی کے کام کو آگے جا سکتے تھے۔ وہاں اردو اور فارسی کی قابلیت کے لحاظ سے وہ ہی اس وقت ایسے ودوان تھے۔ جو شہید پنڈت لیکھرام جی کے تحریری کام کو فروغ دے سکتے تھے۔ اور اسلامی علما سے اپنی عالمانہ دوار اتھیار رکھوا سکتے تھے۔ ان کی کتاب چودھویں کا چاند جنہوں نے پڑھی تھی۔ جاوید جنہوں نے پڑھی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اسلام کے متعلق کس پایہ کے اونچے لکھتے تھے۔ ایسا نفیس سلیس اردو لکھنے والے اردو فارسی کے ودوان آریہ سماج میں کیا ہندوستان میں بھی چند ہی مل سکتے ہیں۔

انگریزی اردو فارسی کے ساتھ ہی سنسکرت کی یوگیتا بھی ویسی ہی تھی۔ کہتے ہیں۔ ... تک وہ ہندی کا شبد نہیں جانتے تھے۔ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد آریہ سماج ... لگنے پر آپ نے سنسکرت کی ایم۔ اے کی اور اس میں بھی ویسے ہی اوچیہ کوٹی کے ودوان ... سواد ھیائے اور منن سے بن گئے۔ اس وقت سنسکرت میں انکی آریہ سماج کے اوچیہ کوٹی کے ... میں گنتا تھی انکی پستکیں ویدارتھ کوش۔ سوم سروَر۔ یاسک یگ ان کی سنسکرت یوگیتا ... دید گیان کا پرمان ہیں۔ کوئی بھی ایسا ویکتی سارے آریہ سماج میں نظر نہیں آتا۔ جو سنسکرت ہندی۔ انگریزی اردو فارسی سب زبانوں کا ماہر ہو اور ان سب میں نہایت خوبی سے لکھ ... بول سکتا ہو۔

پنڈت چموپتی جی کی تحریر میں جادو تھا۔ دل ان کی پستکوں اور لیکھوں کو پڑھ کر پھڑک ... اٹھتا تھا۔ اور یہ جادو تقریر میں بھی کم نہیں ہونے پایا۔ لیکچرار بھی آپ غضب کے تھے۔ آپ ... کی بانی میں سنتھاس تڑپ اور سوز تھا۔ جو سننے والے کو تمکدہ بنا دیتا تھا۔ آپ کی تقریر ... دلی ہوتی تھی اور اس کارن تھا کہ ساتھ ہی آپ اونچے پایہ کے کوی تھے۔ اردو اور ... ہندی دونوں بھاشاؤں کے۔ پنڈت وشنو پرشاد جیسے شاعروں کے ہمسر دار آج ... پنڈت جی کی مرتیو پر رو رہے ہیں کہ ان کا ایک اونچے درجے کا شاعر ان سے جدا ہو گیا۔ ... جی نے سب سے پہلے مہرشی کا جیون دلاویز پھڑکتی ہوئی نظموں میں لکھا تھا جس ... کارن ریاست بہاولپور چھوڑنی پڑی۔ اس کے بعد خواجہ دل محمد صاحب کی منظوم کتاب ... گنگ ترنگ ہیں جو آپ نے دیا تھا۔ اسے آریہ سماجی تو کیا پنجاب کا کوئی ہندو

نہیں بھول سکتا۔

اتنی علمیت اور یوگیتا ہوتے ہوئے نمرتا سادگی اور فقیری آپ کا شعار تھا۔ کئی بڑے بڑے پنڈتوں کو دیکھا جاتا ہے۔ جھٹ بھڑک اٹھتے ہیں۔ آستینیں چڑھا کر لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن پنڈت چموپتی اس انش میں سچ مچ دیوتا تھے۔ ورودھیوں کے ساتھ بھی ہنس ہنس کر باتیں کرنا اور پیشانی پر شکن نہ پڑنے دینا۔ آپ کا ہی کام تھا۔ پچھلے تین سال سے گورو کل کانگڑی کا کانڈ اور اس کے بعد جو واقعات آپ کے سمبندھ میں ہوتے رہے تھے۔ آپ کے دل پر ان کا بوجھ تھا۔ اور پچھلے ڈیڑھ دو سال میں درد گردہ کی علالت و آپریشنوں اور ان واقعات نے نہ صرف آپ کی صحت کو کمزور کیا بلکہ آپ کے شریر کو کھوکھلا کر کے اس کی ایسی اوستھا کر دی کہ چار پانچ روز کا بخار بھی آپ کا شریر برداشت نہ کر سکا۔ لیکن ان واقعات کے باوجود آپ سبھا و سماج سیوا کا کام ویسے ہی خندہ پیشانی سے کرتے رہے۔ اتہاس لکھنے پر لگایا گیا تو تیار۔ آپ دیانند سیوا سدن کے موجودہ سب ممبروں میں سینیر تھے۔ لیکن پارٹی بازی کے زیر اثر آپ سے وہ ویوہار نہ ہو رہا۔ جس کے آپ مستحق تھے۔ لیکن آپ کو جو کام بھی دیا گیا۔ اسے کرتے گئے۔ ساہتیہ وبھاگ کا کام سپرد کیا گیا۔ جھٹ سویکار کر لیا۔ اور ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ۱۰ ½ سمولاس ہو چکے تھے۔ سارا پنڈت جی کر جاتے۔ تو چیز ہوتی۔ مگر افسوس ظالم موت نے موقع نہ دیا۔ اب باقی سمولاسوں کا ترجمہ پنڈت جی کی طرح کرنے والا کوئی دوسرا ویکتی نظر نہیں آ رہا۔

ان سب سد گنوں کے ساتھ پنڈت جی رشی بھگتی درڑھتا اور صادق پن کی مورتی تھے اگر سچ مچ وہ آریہ سماج کے پرچار یگ میں ہوئے ہوتے تو آریہ سماج کا سینکڑوں گنا ادھک کام کر گئے ہوتے۔ مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ آج اس سنستھا یگ میں تحریری تقریری پرچار سے ومکھ ہو کر پارٹیوں اور جھگڑوں میں پڑ کر اپنے رتنوں سے وہ کام نہیں لیا جاتا۔ جو لینا چاہیئے۔ آریہ سماج میں اور بھی کئی رتن ہیں۔ لیکن انہیں خود یا کسے کاموں میں لگا دیا گیا ہے۔ یہ انہیں پارٹی بازی کی دلدل یا سنستھاؤں کے چکر میں پھنسا کر ان کی شکتیوں کا ہراس کیا جا رہا ہے۔ پنڈت چموپتی جی کی مرتیو سے ہمیں یہ شکھشا لینی چاہیئے۔ اور اپنے آریہ سماج کے امولیہ رتنوں کی قدر کرنی سیکھنی چاہیئے۔

آج پنڈت چموپتی جی کی مرتیو پر ان کے ورودھی بھی ڈھائیں مار مار کر رو رہے ہیں۔ یہ ان کے اعلیٰ گنوں اور اوچیہ کیریکٹر کا پرنام ہے۔ فارسی شاعر نے کہا ہے سے

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو ہمہ خنداں بودند و تو گریاں
ہمچناں زی کہ بعد مردنِ تو ہمہ گریاں شوند و تو خنداں

ٹھیک یہ مثال پنڈت چموپتی جی پر عاید ہوتی ہے۔ دنیا ان کے گنوں اور کاریوں کو یاد کر کے رو رہی ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ پنڈت جی کا جیون کتنا اوچیہ اور آدرش ہے اس کام کے لئے جو انہوں نے آریہ سماج کا کیا۔ آریہ سماج کا بچہ بچہ ان کا رنی ہے۔ اور آریہ سماج کے اتہاس میں پنڈت چموپتی کا نام رشی دیانند کی سینا کے سینکوں میں خاص ستھان پر ہمیشہ امر رہیگا۔

آریہ بھائیوں کے لئے اب پنڈت جی کی مرتیو کے بعد بڑا کرتویہ ہے کہ آریہ سماج کے اس فدائی کے چھوٹے چھوٹے بال بچوں کو اس بات کا احساس کرا دے کہ پنڈت جی جس دھرم اور سماج کی سیوا کرتے ہوئے چل بسے۔ وہ دھرم اور سماج ان کی رکھشا اور پالن پوشن کا بار پورے طور پر اٹھا رہا ہے۔ اور انہیں کسی پرکار کا کشٹ نہ ہوگا۔ پنڈت جی تین چھوٹے چھوٹے لڑکے۔ تین لڑکیاں اور بلکتی ہوئی دھرم پتنی چھوڑ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ان کی سہائتا کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں کا خیال ہے۔ کہ ۲۵ روپیہ ماہوار بچوں کا جو الاؤنس پنڈت جی کے جیون کال میں سبھا دیتی تھی۔ وہ پانچ سال مزید دیا جاتا رہے۔ اور ۵ ہزار مزید جمع کر کے اس سے دس سال تک پنڈت جی کے پریوار کو ۵۰ روپیہ ماہوار بطور سہائتا دیئے جایا کریں۔ ۴ جولائی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں یہ وشے پیش ہوگا۔ پوری آشا ہے کہ اگر زیادہ نہیں تو ۵ سال کیلئے ۲۵ روپیہ کا الاؤنس اور ۱۰ سال کے لئے علیحدہ اپیل دوارا اکٹھا کر کے ۵۰ روپیہ ماہوار کی سہائتا ضرور سویکار ہوگی اور آریہ سماج دنیا کو اس بات کا پتہ دیدیگی کہ وہ آریہ سماج کے ایسے امولیہ رتن کے پریوار کو کسی پرکار سے کشٹ میں رہتے دیکھا گوارا نہیں کر سکتی۔

(دھرم چند شرما)

پنڈت لوک ناتھ جی اور ہم

"آریہ ویر" میں چند ماہ قبل کراچی میں شری سوامی ستیانند جی کی کتھا کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد اس معاملہ پر طول طویل مضمون پنڈت لوکناتھ جی اور ہمارے چھپے۔ ان مضامین میں پاٹھکوں کو یاد ہوگا۔ سوارتھ اور سویکرن کی بھی چرچا تھی۔ پنڈت لوکناتھ جی کا مضمون کاربن کاپی ہوا ہوا ہمارے پاس آیا تھا۔ اس میں سوارتھ شبد نہیں پڑھا جاتا تھا۔ مضمون کے سرے کے حرف اڑے ہوئے تھے اور پنسل سے ٹھیک کئے گئے تھے۔ لیکن سوارتھ یا سویکرن کا شبد بخیر نمایاں تھا۔ جس پر ہم نے اپنے خیال کے مطابق سویکرن چھاپا۔ مگر بعد میں پنڈت جی نے اسے سوارتھ بتایا۔ ہم نے اس پر لکھ دیا تھا کہ جو کاپی ہمارے پاس ہے۔ اس میں سوارتھ نہیں ہے۔ اگر سوارتھ پڑھا جاتا تو وہی چھپتا۔ اصل کاپی مضمون کی بھیجدی جاوے۔ پنڈت جی اصل کاپی تو کسی دوسرے اخبار کو بھیجی گئی بتاتے ہیں۔ لیکن ایک دوسری کاربن کاپی انہوں نے اس مضمون کی پچھلے دنوں ہمیں دکھانے کے لئے سوامی دیدانند جی کو بھیجی تھی۔ یہ کاپی اس کاربن کاپی سے جو ہمارے پاس ہے ہر طرح سے ملتی ہے۔ پنڈت جی کی بھیجی ہوئی اس کاپی میں سوارتھ شبد لکھا ہوا تھا۔ سواس خفیفت کا اظہار ہم آریہ ویر دوارا کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس جو کاربن کاپی ہے۔ اُس میں سوارتھ شبد نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن جب پنڈت جی کی اس کے ساتھ کی ہو بہو دوسری کاپی میں سوارتھ شبد لکھا ہوا دکھا دیا۔ تو ہمیں اس کے مان لینے میں کوئی سنکوچ نہیں۔ اس نوٹ کے ساتھ سوارتھ اور سویکرن کا جھگڑا ختم ہے۔

رگوید اردو بھاشیہ

"آریہ ویر" کے پریمی یہ ہرش سماچار پڑھ کر خوش ہوں گے کہ ویدوں کے پرسدھ اور چوٹی کے ودوان شریمان سوامی دیانند تیرتھ جی نے آریہ ویر میں رگوید کا شروع سے لے کر مسلسل بھاشیہ کرنا سویکار کر لیا ہے۔ اس سے پہلے پرچوں میں اُن کا رگوید کے پہلے منڈل کے پہلے سوکت کے ۲ منتروں کا بھاشیہ چھپ چکا ہے۔ اس ہفتے اُس کے آگے تیسرے منتر کا بھاشیہ چھپ رہا ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ سوامی جی جیسے چوٹی کے ودوان کا کیا ہوا رگوید کا یہ اردو بھاشیہ آریہ سماج کی بڑی بھاری کمی کو جو اردو بھاشیہ کے متعلق محسوس کی جا رہی ہے۔ دور کردیگا آریہ بھائی ہر ہفتہ اس بھاشیہ کا سواد ہیائے کر کے لابھ اٹھاویں۔ جو بھائی آریہ ویر کے گراہک نہیں وہ اس سلسلہ و۔ اس بھاشیہ کو پڑھنے کے لئے مستقل خریدار بن جاویں۔

مہتہ جیمنی جی کوہ مری میں

۸ جون کے "آریہ ویر" میں شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے متعلق لکھا گیا تھا کہ آپ اپنے بیٹے دھرمپال بی۔ ایس۔ سی کی علالت کے باعث ہفتہ سے لاہور میں آئے ہوئے ہیں۔ عزیز دھرمپال کو اس وقت ٹائیفائیڈ بخار ہوئے ۴۸ دن ہو گئے تھے۔ بخار نہیں اترا تھا۔ ۱۶ جون تک لاہور میں بہترین ڈاکٹروں سے علاج کرانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا۔ لیکن بخار نہ اترا۔ اس پر ڈاکٹروں کے مشورہ سے اسے ۱۶ جون کی رات کو کوہ مری میں لے جایا گیا۔ مہتہ جی آج کل سارے پریوار کے ساتھ کوہ مری میں ہیں۔ وہاں سے ان کی چٹھی آئی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ کوہ مری آنے کے بعد ۱۷ جون کو ہی بخار اتر گیا اور ٹمپریچر ۹۸ ہو گئی۔ ۱۸ کو پھر ٹمپریچر ۱۰۲ ہو گیا۔ لیکن شام کو بخار اتر گیا۔ اب عزیز کو بخار نہیں صحت ٹھیک ہو رہی ہے اور پوری امید ہے کہ کوہ مری میں جلد ہی اس کا سواستھ بالکل ٹھیک ہو جائیگا۔ مہتہ جی کا کوہ مری کا پتہ یہ ہے۔

MEHTA JAIMANI OAK MURREE HILLS

رائے بہادر دیوان بدری داس جی کا استعفیٰ

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا ریزولیوشن

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ نے ۲۰ جون کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس کیا:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کی پہلی ہی بیٹھک میں جن سبھاسدوں کی طرف سے جو اوستھا پیدا کر دی گئی ہے۔ جس سے رائے بہادر دیوان بدری داس جی پردھان پد سے تیاگ پتر دینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ آریہ سماج ہذا اس پر اتینت شوک اور چنتا پرگٹ کرتا ہے۔ اور انترنگ سبھا کے سدسیوں سے بل پوروک آگرہ کرتا ہے کہ شیگھر ہی حالات پیدا کئے جاویں۔ جس سے رائے بہادر تیاگ پتر واپس لے لیویں۔ آریہ سماج کی درشٹی میں ورتمان اوستھا میں اُکت رائے بہادر ہی یوگیہ پردھان ہو سکتے ہیں اور وہ ہی سبھا کی ورتمان اوستھا کا سدھار کر سکتے ہیں۔

(رام دتہ مل گندہ منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ)

آریہ سماج سنگرور کا ریزولیوشن

آریہ سماج سنگرور نے ۲۰ جون کے اجلاس میں من لکھت پرستاؤ پاس کیا ہے:۔

آریہ سماج سنگرور اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے کہ اس سمیہ جبکہ آریہ سماج پر چاروں اور سے آکرمن ہو رہے ہیں اُس کے نیتا پرسپر ودیش کا آوشکار کر رہے ہیں۔ انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس کے پرم اُدیش وید پرچار سے ہٹا کر پرسپر کلہ کا کیندر بنا لیا ہے۔ جس سے اُسکی سنتھی اینہ منتوں کی درشٹی میں بھی ہانی ہو گئی ہے۔ نتیجتہ رائے بہادر دیوان بدری داس جیسے دھیر اور نشپکش مہانو بھاؤ کو انترنگ دویش کو دیکھ کر پردہان پد سے تیاگ پتر دینا پڑا ہے۔ یہ سماج پنجاب کی سمست سماجوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس وشئے میں ایکمت سادھن سے کام لیں اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ان سنچالکوں کے وردھ ایکمت روش پرگٹ کریں کہ جو اس دویش کو اُتیجت کرتے ہیں۔

(۲) یہ سماج آریہ سارودیشک سبھا دہلی سے بھی پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس کی سماپتی کے لئے اس کاریہ کو اپنے ہاتھ لے اور شیگھر ہی اس کی سماپتی کے یتن کرے۔

(نرنجن داس منتری آریہ سماج سنگرور)

"آریہ ویر" کا ویدک دھرم نمبر

"آریہ ویر" کا ویدک دھرم نمبر ۲۹ جون کو نکالنے کی گھوشنا کی گئی تھی اور اس کے لئے تیاری بھی شروع کر دی گئی تھی۔ لیکن چند کارنوں سے یہ نمبر اس ماہ میں جیسا کہ ہم چاہتے تھے۔ نہیں نکل سکتا تھا۔ اس لئے اسے ماہ جولائی پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ نمبر جولائی کے آخری ہفتہ میں بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ پاٹھک نوٹ کر لیں۔ یہ نمبر خاص معرکہ کا اور دھرمیوں میں پرچار کے لئے بانٹنے کے لئے بھینٹ ہوگی۔ اس لئے آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ کا آرڈر بھیجیں۔ سائز نمبر کا اخباری گھوشت کیا گیا تھا۔ لیکن کئی بھائیوں کی رائے ہے کہ "آریہ ویر" کے پہلے نمبروں کی طرح یہ نمبر بھی رسالہ سائز پر نکالا جائے۔ اس لئے سائز تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب اخباری سائز کی بجائے رسالہ سائز ہوگا اور قیمت فی پرچہ ایک آنہ کی بجائے دو آنہ فی پرچہ ہوگی۔

کیماڑی کے آریہ ویر موہن لال شرما کی اکال مرتیو

ہمیں یہ جان کر بہت دکھ ہوا ہے کہ آریہ ویر کے پریمی پنڈت کشن چند جی آریہ کے چھوٹے بھراتا پنڈت موہن لال شرما کا ۲۴ کو اپنے گاؤں رڑکہ کلاں ضلع

الفضل کی غلط بیانیوں کا بھانڈا پھوٹ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(از قلم رئیس المناظرین پنڈت شانتی پرکاش جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پچھلے دنوں آریہ یووک سماج قادیان کے جلسہ پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ اور وہاں میرے دو ویاکھیان ہوئے الفضل کی ایک اشاعت میں میرے آخری ویاکھیانوں سے متعلق میرے خلاف تین چار مضمون لکھ کر قادیانی حضرات نے اپنی سرشت کے مطابق بہت غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ وہاں کے آریہ بھائی نے میرے متعلق عالم العالمین، عمدۃ المتکلمین، فاضل الفاضلین۔ رئیس المناظرین اور فاتح قادیان وغیرہ بہت سے الفاظ استعمال کئے تھے۔ اچھا تھا وہ صاحب یہ الفاظ استعمال نہ کرتے۔ انہیں الفاظ کو سُن کر مرزائی مناظر ابو العطا مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری تلملا اٹھے۔ اور اپنے ایک مضمون میں بہت سے اغلاط میری طرف منسوب کر دیئے جیسے الھالکین کو الھلاکین اور اقربٌ (اسم تفضیل) کو اقربٌ تنوین کے ساتھ پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ مناظر دوست نے اسی کی غایت بھی خود لکھ دی کہ آریہ پنڈت کو جو ڈگری دی گئی تھی۔ وہ محض وسوسہ تھا۔ مرزائی مناظر کی خوش فہمی کے پیش نظر اسی قسم کی فضولیات کو چھوڑ کر میں اصل مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

میرے دوست نے مجھ پر یہ غلط الزام لگایا ہے کہ جب قواعد عربیہ کے متعلق تحریری طور پر کچھ استفسار کیا گیا اور ثبوت مانگا گیا تو آریہ مناظر نے جواب سے عاجز آکر راہ فرار اختیار کی۔ کسی نے شاید اسی موقع کے لئے کہا ہے ؏

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

غلط بیانی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے محولہ رقعہ جات کا مدلل جواب دیا گیا۔ ان جوابات کی تاب نہ لاکر آپ ایسے خاموش ہوئے کہ پھر نظر نہ آئے۔ اگر اب بھی آپ کی کچھ کروفر باقی ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر آپ نے مجھے پیشگوئی متعلقہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر پر تحریری مناظرہ کا چیلنج بھی دیا ہے۔ وہ چیلنج آپ کا منظور ہے۔ اس کے ساتھ ہی مرزا صاحب کی عربی اغلاط از روئے صرف و نحو پر بھی بصد شوق تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ کیا وہ الفاظ آپ کو بھول گئے۔ جبکہ میں نے اپنے لیکچر کے دوران میں مرزا صاحب کی عربی غلطیاں متعلقہ پیشگوئی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی پیش کرتے ہوئے دنیا بھر کے عربی علماء کو ثالث مان کر فیصلہ کی دعوت دی تھی۔ جسے قادیانی مشن کے کسی مناظر نے قبول نہیں کیا تھا۔ اب اس بدنامی سے بچنے کے لئے اخباروں میں ڈھنڈورہ پیٹنا لایعنی ہے۔

ابھی بھی کچھ دم خم باقی ہے تو میں کچھ ثبوت بالاختصار پیش کئے دیتا ہوں۔ ہمت ہے تو جواب دیجئے۔

والعید اقرب

بشرنی ربی قال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

کرامات الصادقین ص ۵۴ مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب

اسی شعر کو مرزا صاحب نے مختلف کتب میں سید الشہداء پنڈت لیکھرام جی کی پیشگوئی پر چسپاں کیا ہے۔ لیکن میرا دعوےٰ ہے کہ اس شعر کا مصداق پنڈت لیکھرام جی کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس قصیدہ میں پنڈت جی کا کہیں نام تک نہیں۔ بلکہ سرگروہ مکفرین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا ذکر چل رہا ہے۔ لہذا یہ صریح دھوکہ ہے کہ اس شعر کے صحیح معنی یہ ہیں کہ میرے خدا نے مجھ کو خوشخبری دی اور کہا کہ عنقریب تو پہچانے گا عید کے دن کو اور وہ عید کا دن بہت قریب ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے صریح غلط بیانی کرتے ہوئے اپنی کتب میں اس شعر کے مختلف اور متضاد معنے کئے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

(الف) تو عید کے دن کو پہچان لیگا جبکہ نشان ظاہر ہوگا۔ اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہوگا۔ تریاق القلوب ص ۲۸۵

(ب) تو عنقریب عید کے دن کو یعنی خوشی کے دن کو پہچان لے گا اور اس دن سے معمولی عید بہت قریب ہوگی اور معمولی عید اس سے ملی ہوئی ہوگی۔

سراج منیر ص ۶۶

ج۔ عید کے بعد کا دن شعر میں بتلایا گیا تھا۔ تریاق القلوب حاشیہ ص ۲۸۵

(د) اور صریح لفظوں میں یہ بتلایا کہ موت بذریعہ قتل ہوگی اور عید سے ایک دن پہلے یہ واقعہ ہوگا۔

تریاق القلوب ص ۲۸۸

سبحان اللہ مرزا صاحب نے مطالب بیان کرنے میں کمال کر دیا۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ ایک ہی کتاب میں تخالف تباین اور تضاد کا مواد جمع کر دیا۔ ص ۲۸۵ پر لکھا ہے کہ عید کے بعد کا دن شعر میں بتلایا گیا تھا۔ لیکن اسی ہی کتاب میں تین صفحات کے بعد ص ۲۸۸ پر لکھا کہ عید سے ایک دن پہلے یہ واقعہ ہوگا۔ اصل شعر میں دونوں باتیں ندارد ہیں اور نہ ہی یہ شعر پنڈت لیکھرام کے متعلق ہے۔ نہ معلوم کیوں مناظر صاحب مرزا صاحب کی عربی دانی پر لٹو ہو رہے ہیں؟ سراج منیر میں تو مرزا صاحب نے غضب ہی کر دیا ہے کہ عید کے معنی خوشی کر کے معرفہ کو نکرہ بنا دیا اور عید ہود کی تعین کو اڑا دیا پھر عید کو معمولی اور غیر معمولی بنا کر دو حصوں میں منقسم کر دیا۔ شاید کوئی الہامی نکتہ ہوگا؟ جس کے معارف ٹیچی فرشتہ نے آکر بیان کئے ہوں گے؟ معمولی عربی دان بھی مرزا صاحب کی اس عربی دانی پر دو آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے گا۔ لہذا قراءت میں اسم تفضیل کو تنوین کے ساتھ پڑھنے کے متعلق کی گئی غلط بیانیوں سے مرزائی مناظر کا اصل مقصد مفقود کرنا معلوم ہوتا ہے۔

احمدی مولوی محمد منظور الٰہی جنجوعہ سہدوی ثم القادیانی نے مرزا صاحب کے الہامات کا جو مجموعہ شائع کیا ہے۔ اس میں اس شعر کو لکھ کر اس کے صحیح معنے دئے ہیں۔ جن سے ہماری تصدیق اور مرزا صاحب کی تکذیب عیاں ہے ان کے معنے یہ ہیں کہ:۔

"اور میرے رب نے مجھے خوشخبری دی اور خوشخبری دینے والے نے کہا کہ تو عید کے دن پہچانا جائیگا اور وہ عید بہت نزدیک ہے۔

جلد دوم حصہ اول ص ۱۳

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ بولے

ست سنتین کا جواب

ومنہا دعلنی ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری و اخبرنی انہ من الھالکین فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنتین ان فی ذلک لآیۃ للطالبین۔

ترجمہ۔ اور اس میں ایک یہ ہے کہ میرے رب نے وعدہ کیا اور میری دعا ایک مفسد اللہ اور اس کے رسول کے دشمن کے بارے میں قبول فرمائی۔ جس کا نام لیکھرام فشاوری ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ پس میں نے اس پر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی موت کے بارہ میں چھ سال کے اندر واقع ہونے کی بشارت دی اس میں طالبین کے لئے نشانات ہیں۔

اس الہام پر میری طرف سے مندرجہ ذیل اعتراضات قائم کئے گئے تھے۔

اول۔ یہ الہام خدائی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں پنڈت لیکھرام جی کو پشاوری لکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ سید پور ضلع جہلم کے باشندہ تھے۔ کیا خدا اس حقیقت سے ناواقف تھا۔ الفضل میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آریہ لوگوں نے بھی پنڈت جی کو پشاوری لکھا ہے تو کیا خدا بھی انسانوں کی طرح غلطی کر سکتا ہے؟ مرزائیوں کا اچھا خدا ہے جو اس تاریخی غلطی کی تصحیح کرنے سے بھی عاجز ہے اور دھوکہ میں آگیا ہے۔

(دوم) نقشہ اور جغرافیہ کا باہم تطابق نہایت ضروری ہے - انسانی زبان جن حروف کو بول سکتی ہے - مرزائی خدا ان حروف کو اپنے الہام میں صحیح ادا نہ کر سکا اور الہام میں پشاور کو فشاور لکھا گیا - جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ خدائی الہام نہیں - ورنہ خدا پشاور کو صحیح تلفظ میں ادا کرنے سے عاجز نہیں تھا - ایک اور مضمون نگار صاحب نے مجھے بے طرح کی گالیاں سناتے ہوئے لکھا ہے کہ اور کسی الہام میں لیکھرام کو پشاوری نہیں لکھا گیا - بنیاد اعتراض ہی باطل ہے" گویا مرزائی مضمون نگار خود بخود مرزا صاحب کے الہامات سے انکاری ہو رہے ہیں - خود گھر میں پھوٹ پڑ گئی - یا للعجب !!!

(سوم) آئینہ کمالات اسلام میں مرزا غلام احمد صاحب نے اس پیشگوئی کا ظہور از قسم خارق عادت تسلیم کیا ہے - کرامات الصادقین کا الہام آئینہ کمالات اسلام کے الہام سے مختلف اور متضاد ہے - اجتماع نقیضین خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ الہام خدائی نہیں -

(چہارم) اس الہام میں عربی علم و نحو کی رو سے بہت بڑی غلطی واقع ہوئی ہے - جو کہ کسی معمولی عربی دان سے بھی سرزد نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ وہ غلطی خدا عالم کل کی طرف منسوب ہو - اصل میں ستہ سنتہ کی بجائے ستہ سنتین چاہیئے تھا -

میرے دوست ابوالعطاء نے پہلے تین اعتراضات کو صحیح تسلیم کر لیا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا لیکن چوتھے اعتراض کے متعلق رقم فرماتے ہیں کہ :-

"اگر آپ کا قاعدہ عدد معدود پر بھی حاوی ہے تو بتلائیں کہ "اثنا عشر شہراً" صحیح ہے یا غلط ؟"

افسوس ہے کہ یہ اعتراض مولوی فاضل کی طرف سے محض مذہبی تعصب کے زیر اثر کیا گیا ہے - حضرت! میرا اعتراض تو اس نحوی قاعدہ پر مبنی تھا کہ تین سے دس تک تمیز جمع ہوا کرتی ہے - نحو میر سے لے کر کافیہ اور اس کی شرح تک میں آپ کو یہ اصول مل جائیگا - ستہ یعنی چھ کا عدد تین اور دس کے درمیان ہے - لہٰذا اس کی تمیز سنتہ صیغہ واحد میں غلط ہے - دراصل ستہ سنتین جمع کے صیغہ میں تمیز کا استعمال مناسب تھا - خدا سے ایسی غلطی کا سرزد ہونا قطعی ناممکن ہے لہٰذا یہ الہام خدائی نہیں ہو سکتا - بلکہ مرزا صاحب کے اپنے دماغ کی اُپج ہے کیونکہ خدائے لایزال کی ذات غلطیوں سے مبرا و منزہ ہے - یہ اعتراض محض آریوں کی طرف سے نہیں کیا گیا - بلکہ ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی پنڈت لیکھرام جی کی پیشگوئی کے تحت میں اس مقام پر مرزا صاحب کی عربی دانی پر افسوس کا اظہار کیا ہے - اور ستہ سنتہ کو غلط بتلایا ہے - علاوہ ازیں میری طرف سے ایک مرزائی دوست مصنف آئینہ حق نما کا جو حوالہ دیا گیا تھا - اسے آپ نے کیوں چھپا دیا - جس میں کہ انہوں نے صاف طور پر تسلیم کیا ہے کہ نحوی قاعدہ کے مطابق تین سے دس تک کی تمیز جمع ہوا کرتی ہے اور اس اصول کے مطابق مرزا صاحب کی یہ عبارت غلط ہے - آپ نے جو اثنا عشر شہراً کی مثال پیش کی ہے - اس مثال سے مرزا صاحب کا چھٹکارا نہیں ہو سکتا - کیونکہ دس سے زیادہ اعداد کی تمیز نحوی قاعدہ کے مطابق جمع کی بجائے واحد ہوا کرتی ہے - کاش مرزائی خدا اس امر سے واقف ہوتا جس سے مرزا صاحب کی جگ ہنسائی نہ ہوتی -

تحریری مناظرہ کا چیلنج

آگے چل کر مولوی صاحب نے پیشگوئی مرزا متعلق سید الشہداء پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر پر تحریری مناظرہ کے لئے مجھے کھلا چیلنج دیا ہے - جس کو میں بصد شوق منظور کرتا ہوں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ فریقین کے دس دس پرچے ہوں گے - مجھے اس میں اعتراض نہیں کہ پہلا پرچہ مرزائی دوست کا ہو تاکہ وہ اپنا دعویٰ با حسن طریق پیش کر سکیں اور بعد کے پرچوں میں اس پر بحث کی جا سکے - ہر دو مناظرین کا فرض ہوگا کہ اپنا خوشخط پرچہ اردو میں فریقین مخالف کو اس کے جواب کے پہونچنے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر پہنچا دے اور بعد ازاں یہ تمام پرچے فریقین کے خرچ پر طبع کر دئے جائیں - تاکہ تعلیم یافتہ پبلک مرزا صاحب کی الہامی کیفیات سے واقفیت حاصل کر سکے - اب احمدی مناظر کا فرض ہے کہ وہ اپنے دئے گئے چیلنج کی تصدیق کے لئے اس منصفانہ طریق فیصلہ کو منظور کریں اور اپنی اچھوتی قابلیت کا ثبوت دیں -

علاوہ شرائط متذکرہ کے ہم مرزائی مناظر پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ انہیں مناظرہ میں دلائل کے ساتھ اصولی بحث کرنا ہوگی - کسی قسم کی سخت کلامی اور گالی گلوچ کے مظاہرہ کی اجازت نہ ہوگی یہ اس لئے کہ اسی الفضل کی اشاعت میں مختلف صفحات پر آپ لوگوں نے ہمارے خلاف متعدد مضامین شائع کر لئے جو نہایت درجہ دلآزار ہیں اور گالیوں سے پُر ہونے کے علاوہ غلط واقعات پر مبنی ہیں - جن میں خواہ مخواہ کا اشتعال دلا کر امن شکنی کی کوشش کی گئی ہے - ہماری شکایت بیجا نہیں ہے - قارئین کرام اس سازش کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں

(۱) اور بظاہر پنڈت صاحب بھی اسی سوسہ میں نظر آتے تھے . . . . . اور فاضلانہ انداز میں کہنے لگے . . . . . . تب پنڈت صاحب کا رنگ بدل گیا - گویا جیسی عالم العالمین کی انمول ڈگری ہے ویسے ہی پنڈت صاحب کی اچھوتی قابلیت ہے -

(۲) ۱۵ اور ۱۶ مئی کی درمیانی شب کو ایک پنڈت شانتی پرکاش نے بے حیائی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا . . . . . . آریہ لیکچرار نے نہایت ہی شرمناک طریق اختیار کر لیا - ناپاک گندے اور شرمناک الفاظ استعمال کئے -

(۳) اس کے بغیر شریفانہ اور فحش الفاظ جماعت احمدیہ کے لئے ویسے ثابت ہو سکتے ہیں جیسے بارود کے لئے آگ -

(۴) شانتی پرکاش نے ایسی فتنہ انگیز حرکت کی . . . . وہ قطعاً شانتی سے لیکچر نہ دے سکتا - بلکہ اسے فوراً ہی اپنی شرارت کا خمیازہ بھگتنا پڑتا . . . . . . بدزبان شانتی پرکاش . . . .

(۵) آریہ لیکچرار کی بدزبانی - اشتعال انگیزی اور اس کے گندے الفاظ . . . . . .

(۶) آریہ پنڈت شانتی پرکاش نے . . . . نہایت دریدہ دہنی سے کام لیا . . . . . سخت گستاخی کی . . . . . نہایت حیاسوز کلمات استعمال کئے - . . . . اس کا لفنگاپن وغیرہ -

مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق تھوڑے سے الفاظ نقل کر دئے گئے ہیں - اپنے مہمان مناظر دوست کا ان الفاظ کے ساتھ ستکار کرنا مرزائی تہذیب کا شیوہ معلوم ہوتا ہے - میرا قصور کیا تھا؟ صرف یہی کہ پیشگوئی متذکرہ پر مباحثہ کرنے سے جماعت احمدیہ کھلا فرار کر چکی تھی حالانکہ مرزا صاحب اور ان کے خدا کو اس پیشگوئی پر ناز تھا - میں نے متانت سنجیدگی اور محض مرزا صاحب کے اپنے حوالہ جات سے اس پیشگوئی پر بحث کی اور اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا - کیا مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے حوالہ جات پیش کرنا بے حیائی اور دریدہ دہنی ہے ؟ کیا مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں جو پنڈت جی کو گالیاں دی ہیں اور آریوں کو چڑانے کے لئے بار بار پنڈت جی کا نام لیکھو لکھا ہے اس پر اظہار افسوس کرنا اشتعال انگیزی اور لفنگا پن ہے؟ اور کیا مرزا صاحب کے غلط دلائل خارق عادت وغیرہ کو انہیں کی اپنی کتب سے کاٹنا اور ان کی دیگر مذاہب کو دی گئیں گالیوں کو ناجائز قرار دینا حیاسوزی اور بدکلامی ہے ؟ الفضل نے تو غلط بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے - اور لکھا ہے کہ اس وقت کے صاحب صدر نے آریہ مناظر کو ایسی حیاسوز تقریر سے بار بار روکا ایک عالم گواہ ہے کہ نہ تقریر حیاسوز تھی اور نہ ہی صاحب صدر نے تقریر کو روکنے کی کوشش کی - خود صاحب صدر سے ہی پوچھ لیا ہوتا - جن کی شرافت کے مداح اکثر مرزائی دوست ہیں - لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر غلط بیانی سے مکروہ اور گمراہ کن پراپیگنڈا کرنا مرزائیوں کا کام ہے - گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں کی اس قسم کی اشتعال انگیزیوں کا سدباب کرے تاکہ ہندوؤں سے فرقہ وارانہ فساد کی آگ فرو ہو سکے - مضمون نگار صاحب نے احرار کو اکسانے کی خوب کوشش کی ہے - احرار اپنے لئے خود فیصلہ کر سکتے ہیں - آپ کے مشورہ کی انہیں ضرورت نہیں - کتنے افسوس کی بات ہے کہ ان دو لیکچروں کے دوران میں بیسیوں مرزائی مسائل پر بحث کی گئی تھی - لیکن ان مباحث کو نہ چھو کر مرزائی دوستوں نے محض گالیوں پر ہی اکتفا کیا ہے اور غلط الزامات تراش کر گالیوں کا طوفان بے تمیزی کھڑا کر دیا ہے - جس کا مقصد سوائے اشتعال انگیزی کے اور کچھ نہیں - گورنمنٹ مرزائی چالاکیوں سے خوب واقف ہے - ملمع سازیوں غلط بیانیوں اور لفاظی دھوکوں سے سرکار عالیہ کا دام تزویر میں پھنسانا محض ناممکن ہے

(باقی بر صفحہ ۹ کالم نمبر ۱)

شکھا دھارن اور مہرشی دیانند

(بیکھک شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

آریہ ویر کے ۸ جون کے اُتم منن کرنے کو گئیہ کیں میں ویدک دھرم سمبندھی لیکھوں سنگرہ روپ میں ویدک دھرم ہمہر کاشن کرنے کی جو اُتم سوچنا سمپادک کی ہے۔ اس کی ضرورت آج کل آریہ کماروں آریہ یودکوں اور آریہ ویروں کے لئے بندہ کے ناقص خیالات میں بھی ہے۔

ویدک یترالہ اجمیر کی مول چھپی ہوئی پوتھی پنچ مہایگیہ ودھی ہے۔ اس کے آج اُتم اینک بھاشیہ ننھا ٹیکائیں جو نامی پنڈتاں سنسکرت دان پرکاشت کر رہے ہیں۔ ان سب کی بھی ضرورت ہے۔ کارن کہ ویدک پنچ مہایگیہ کی یہ پوتھی رشی دیانند نے سوتر وت رچی ہے۔ ان سب بھاشیہ ہیں نت انبانے چاہئیں۔ اس وقت ویدک پریس کی مول پنچ مہایگیہ کی بھومکا کی طرف جو رشی نے لکھی ہے۔ آریہ کماروں آریہ یودکوں آریہ ویروں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ نوٹ ہو کہ مندرجہ بالا پوتھی کی بھومکا شنودیوی کے منتر کے پاٹھ سے گائیتری منتر کا پاٹھ کر کے شکھا بندھن سمبندھی جو نیم برہمچاری یا آریہ کمار یودک یا آریہ ویر نیز آریہ گرہستی اور بان پرستھی کے لئے رشی جی نے درشایا اُس کے انوسار نت دہرم کا روپ ادیش ہے۔

ستیارتھ پرکاش میں جو افریقہ آدی نواسی آریوں کے سر کے سب بال رکھنے کا یا شکھا سہت یا بیماری خاص حالت میں جس کو اردو میں مرض نام کہتے ہیں۔ اُس حالت میں بھارت رشی جی نے جو منڈوانا لکھا ہے کا نام بلاشبہ نت دہرم نہیں کنتو دہرم ہے۔ آج کل جرمن کا نامی ڈاکٹر رہا ہے کہ مونچھ رکھنے سے بصیرت ہے۔ افریقہ کے حبشی لوگوں کے گرم ملک جان کر ایشور نے خود ہر طرف چھوٹے ہی بال پیدا کئے بھی ان کے کشمیر یا تبت نواسی کے سمان لمبے کیش وہاں کی استریاں

نے کبھی نہیں پیدا ہوتے۔ آج کل امریکہ اور یورپ کے سب ممالک میں جنٹلمین پُرش جو بال رکھتے ہیں۔ ان کو بندہ پنچ کیشی بال کہہ سکتا ہے اور بھارت کے کالجوں کے ہندو سناتنی یہ ہمو آریہ سماجی طلبا جو کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں وہ بھی انگریزی فیشن کی نقل میں پنچ کیشی INDI RECTLY بن جاتے ہیں۔

اور سنسکار ودھی میں جو پنچ کیشی بال رکھنے کا ایک مت درشایا ہے۔ اس پر عمل بلاشبہ کل امریکہ اور یورپ کے پُرش بلاشبہ کر رہے ہیں استریاں تو یورپ اور امریکہ کی ۹۵ فیصدی ہندو استریوں سمان پورن کیش وتی ہیں۔ لیکن ۵ فی صدی ایرانی فیشن کے لکھنوی پٹے جو مسلمان نواب اور کائستھ صاحبان مسلمانی راج میں رکھا کرتے تھے۔ رکھتی ہیں۔ یہ استریاں اردو کیشی (پٹے والی) بن چکی ہیں۔ پر یہ بھی شکھا دھاری تو ضرور ہیں۔

آج کل وگیان کا یگ ہے۔ کل ڈاکٹری کتابوں میں آپ PINEAL GLAND کا مقام مہربانی فرما کر ضرور دیکھئے گا۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس پر آریہ یا ہندو لوگ شکھا کے بال رکھنے کی ضرورت بتلاتے ہیں۔ اور جس کی بیٹر نال رشی دیانند جی آچمن منتر کے بولنے سے پہلے پنچ مہایگیہ ودھی میں فرماتے ہیں۔ گویا اُس کے دھارن کرنے کی تاکید رشی جی کرتے ہیں۔

سنسکرت گرنتھ میں اسی مقام کا نام "ادھی پتی مرم" درج ہے۔ جس کا ترجمہ بلاشبہ PINEAL GLAND ہے اس پر چوٹ لگنے سے انسان کو فوراً موچھا آجاتی ہے۔ اور نیم مردہ بن جاتا ہے۔ اس لئے اگر پنجاب یا بھارت کے آریہ

کمار یا آریہ یودک آریہ ویر آریہ سماج کے نوجوان کرم ویر بننا چاہتے ہیں۔ تو نویدن یہ ہے کہ وہ سر پر شکھا دھارن کریں۔ نت کرم، نت دھرم سمجھ کر جیسا کہ رشی دیانند جی کا آدیش پنچ مہایگیہ ودھی میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ گلے میں برہم سوتر (یگیو پویت) دھارن کرنا بھی اپنا تین آشرموں تک کا نت کرم یا نت دہرم مان کر عمل کریں۔

اب ہم رشی وچن ذیل میں دینگے اس کے انتر گائیتری منتر سے شکھا کو باندھ کر رکھشا کرے۔" (دیکھو مول پنچ مہایگیہ ودھی)

دوسرا پرمان سنیاس آشرم میں سنسکار ودھی مہرشی دیانند کرت میں سجن دیکھ سکتے ہیں۔ جہاں آریہ بان پرستھی کے لئے سنیاس لیتے وقت منن شبد کہے گئے ہیں۔

سنیاس لینے والا پانچ یا چھ بر کے بالوں کو چھوڑ کر داڑھی مونچھ آدی منڈن کرادیں۔ پھر ودھان ہے کہ مون ہو کر وہ پانچ سات بال جو شکھا کے رکھے تھے وہ بھی کٹوا دے اور یگیو پویت ہاتھ میں لے کر جل کی انجلی بھر شکھا اور یگیو پویت سہت جل میں ڈال دیوے (دیکھو مول سنسکار ودھی)

لہٰذا دونوں پرمانوں سے شکھا کا دھارن کرنا نت کرم کے اندر ہے اور آپت کال میں سرسام آدی روگوں میں شکھا کو منڈوا کر پھر دوبارہ رکھنا ہوگا۔ یہ بدھی مان سجن سوئم جان لیں۔

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا چناؤ

پردھان:۔ لالہ ٹھاکر داس جی۔
اُپ پردھان:۔ لالہ بشن داس جی وکیل۔
منتری:۔ ڈاکٹر شو رام گپتا
اُپ منتری:۔ لالہ دیس راج جی۔
کوشادھیکش۔ لالہ بابو رام جی۔

وارتا شتک یا سو ساکھی

چودھویں وارتا ساکھی (نمبر ۹)

سلسلہ مضمون

شری سوامی پرکاش پوری جی مہاراج کے انوبھو

لیکھک شری پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج

مجھے آج ایسا معلوم ہونے لگا کہ دنیا میں مجھ سا پاپی اور کوئی بھی نہیں۔ ماتا پتا سے ملنے والے سکھ سے میں بالکل محروم رہا۔ بھائیوں سے بڑھ کر پیار کرنے والا ایک بھائی ملا تھا۔ لیکن وہ بھی مجھے چھوڑ گیا۔ چھوڑ کیا گیا۔ مجھ پاپی کی خاطر جان دے گیا۔ اس کی ہتیا کا پاپ بھی مجھ پر ہے۔ میں اتھاہ شوک ساگر میں ڈوبا جا رہا تھا۔ اتنے میں یکایک میرے اندر سے آواز آئی۔ باگی نہیں مرا۔ اس وقت میں نیم پاگل ہو رہا تھا۔ میں پاگلوں کی طرح واپس اپنے قصبے کو بھاگا۔ قصبہ کے نزدیک جب میں پہنچا۔ تو دیکھتا ہوں۔ شمشان سے بہت لوگ واپس جا رہے ہیں۔ میرے دل میں سندیہہ ہوا۔ کہیں یہ لوگ باگی کا انتم سنسکار کرنے آئے ہیں۔ میں نے من ہی من میں یہ فیصلہ کیا کہ یدی باگی اس سنسار میں نہیں رہا تو میں بھی اس کی چتا پر کود کر جان دیدوں گا۔ انہی وچاروں میں ہی تھا کہ مجھے اس بھیڑ میں باگی دکھائی دیا۔ میں دوڑ کر اس سے لپٹ گیا۔ مجھے اس سے کچھ اور پوچھنے کی سدھ ہی نہ رہی۔ اور لپٹ کر میں زار زار رونے لگا۔ کیوں رونے لگا۔ اس کا آج تک بھی گیان نہیں ہوا۔ باگیشوری نے کہا بھیا اچھا ہوا تم آ گئے۔ میں نے سویرے ہی تمہاری طرف ایک آدمی کو بھیجا۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ تمہیں میرا پریم کھینچ کر ضرور واپس لائے گا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے بھی کچھ کہا سنا۔ لیکن میں اس طرف دھیان نہ دے سکا۔

اس کے بعد اس کی اور میری کیا باتیں ہوئیں۔ ان سب کا ذکر میں یہاں نہیں کرنا چاہتا۔ صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ جب پہلے پہل ڈاکٹر کے درشن ہوئے۔ اس سے پہلے میں ہمیشہ اداس اور دکھی رہتا تھا۔ ڈاکٹر کے ست سنگ سے میرے دل سے بے چینی دور ہوئی۔ اور جیسے جیسے ویدک دھرم کے سدھانت میری سمجھ میں آتے گئے۔ ویسے ویسے میرے دل میں شانتی۔ دھیریہ اور آستکتا بڑھتی گئیں۔

اس واقعہ کے چند دن بعد ایک دن سویرے جب میں جاگ کر اٹھا۔ تو باگیشوری کو موجود نہ پایا۔ میں نے اسے کئی آوازیں دیں۔ لیکن بے فائدہ اس کی چارپائی پر جب اس کا بسترا پلٹنے لگا تو وہاں ایک پتر ملا۔ وہ پتر اس پرکار ہے۔

بھیا جی۔ نمستے

پتا ماتا جی کی جنم کا مرتیو ہوئی ہے۔ اس سے میں بے چین ہوتا ہوں۔ ادھر مجھے یہ وچار آتا ہے کہ میرے شریر میں ماتا پتا کی بھول سے اپوتران بہت جا چکا ہے۔ اس کا جب تک پرائسچت نہ کروں گا۔ میرا آتما ہمیشہ دکھی رہیگا۔ اس واسطے میں گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ میں اب کے شریر چھوڑنے نہیں جا رہا ہوں۔ لیکن ہاں ایسا تپ ضرور کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے پھر شریر بندھن میں نہ پھنسوں۔ مجھے سنسار میں سب طرف سے دکھ اور مصیبت نظر آتی ہے میں سنسار کا دکھ دور کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن نہ تو مجھ میں ودیا کا بل ہے۔ نہ بدھی کا بل ہے نہ ہی تپ کی شکتی ہے۔ اس واسطے میں دل مسوس کے رہ جاتا ہوں۔ اب میں کہیں ایکانت ستھان میں جا کر تپ دوارا اپنے من اور آتما کی شدھی کا اوپائے کرنا چاہتا ہوں۔ تم میں ودیا بھی ہے۔ بدھی بھی ہے۔ سب سے زیادہ تم میں تپ اور تیتکشا ہے۔ تم چاہتے تو میرے ماتا پتا دونوں کو قید کرا سکتے تھے۔ پھانسی چڑھوا سکتے تھے۔ تمہیں لوگوں نے بہکایا بھی۔ لیکن تم ان سب کو پھٹکارتے رہے۔ میں نے تمہارا وہ مسودہ بھی پڑھ لیا ہے۔ جس میں تم نے ساری جائداد کا وارث مجھے بنایا ہے لیکن میں نے اسی دن جس دن والدین کے ارادے کا علم ہوا۔ پرتگیا کر لی تھی کہ میں اس جائداد کو کبھی بھی ہاتھ نہ لگاؤں گا۔

ایک بار پہلے میں نے تم سے ایک بھکشا مانگی تھی۔ آج پھر ایک اور بھکشا مانگتا ہوں۔ تمہاری اتنی بڑی جائداد ہے۔ اس میں سے کچھ جائداد دھرمارتھ لگا دو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے قصبہ میں ایک ودھوا آشرم ہو ایک اناتھ آلیہ ہو۔ ایک کنیا پاٹھشالا ہو اور سب سے بڑھ کر ایک بہت بڑا ہسپتال ہو۔ جس میں طریقہ علاج دیسی ہو اور اس میں جنتی شالا۔

MATERNITY HOSPITAL

ضرور ہو۔ اگر تمہیں میری یہ پرارتھنا سویکار ہو۔ تو شری پوجیہ ڈاکٹر سدانند ویاس سے اس بارے میں مشورہ لے کر کام کرنا۔ میں اگر اپنے اُدیش میں سپھل ہو گیا تو خود ہی تمہیں کھوج لونگا۔ اور تمہارے ساتھ مل کر ویدک دھرم کا پرچار کرونگا ڈاکٹر جی سے میرا بہت بہت نمستے کہنا۔ متر منڈلی کو نمستے۔ میرے چلائے ہوئے کاموں کو بند نہ ہونے دینا۔ میں تمہارا آشیرواد نہیں لے سکا۔ لیکن مجھے وشواس ہے کہ تم مجھے ضرور آشیرواد دوگے“

تمہارا پیارا چھوٹا بھائی۔ باگی۔

باگیشوری کا پتر پڑھ کر میں ایک بار تو دھڑام سے زمین پر گر گیا۔ تھوڑی دیر میں میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور من ہی من میں کہا۔ باگیشوری۔ تجھ سے بازی لے گیا۔ وہ سچ مچ کوئی پورو جنم کا مہاتما ہے۔ اور میں کوئی مہا پاپی ہوں۔ ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ اتنی زبردست ٹھوکریں کھا کر بھی اتنی مصیبتیں برداشت کر کے بھی میں ابھی تک سنسار چکر میں دھکے کھا رہا ہوں اور اس مہاتما کو ڈاکٹر سے ذرا سا اشارہ ملا تو وہ بالکل بدل گیا۔ جو ایک دن لوگوں کے لئے خطرے کا باعث تھا وہی بے بسوں اور بے کسوں کا آسرا بن گیا۔ اس میں کتنا ویراگ ہے۔ کتنی ویدنا ہے اس کے بغیر مجھے یہ جگہ کاٹنے کو دوڑتی

گھر سے اٹھ کر میں ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر سے میں نے کہا کہ ڈاکٹر جی میں اپنی جائداد دان دینا چاہتا ہوں اور میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر نے مجھے بہت اونچ نیچ سمجھائے لیکن میری سمجھ میں ایک بھی بات کی نہ آئی۔

وہاں سے اٹھ کر میں گھر آیا۔ پہلا ودھوا نیتنہ کرم کئے۔ اس کے بعد میں بذریعہ ریل ضلع میں گیا۔ وہاں وکیل کے مشورہ سے میں نے اپنی تمام جائداد وقف کر دی۔ اس سے سب سے پہلا کام آریہ سماج مندر اور ویدک پاٹھشالا بنانے کی میں نے اچھا ظاہر کی۔ جننی شالا میں نے اپنی جننی۔ ماتا کے نام پر۔ اناتھ آلیہ پتا کے نام پر۔ کنیا پاٹھشالا چچی کے نام پر۔ ودھوا آشرم چچا کے نام پر۔ بنانے کی خواہش کی اور ایک بہت بڑا سادھن آشرم بنوانے کا آدیش کیا۔ جس کا نام باگیشوری لال ویدک سادھن آشرم رکھا ہسپتال کا نام باگیشوری سدانند چکتسالیہ رکھنے کا آدیش کیا۔ اور ساتھ ہی آدیش کیا کہ باگیشوری لال کا نام جہاں تک ہو سکے چمکایا جائے۔

جائداد کو باقاعدہ ٹرسٹیوں کے حوالے کر کے ایک دن چپ چاپ میں اپنے جنم ستھان کو پرنام کیا اور گھومتا پھرتا ان گورو مہاراج کے چرنوں میں چنار گڑھ پہنچا۔ میں نے ان سے دیکشا کی پرارتھنا کی۔ تو یہ کہنے لگے۔ کچھ دن پاس ٹھہرو۔ پھر دیکھ لیں گے۔ ان کے پاس رہ کر جو کچھ مجھے لابھ ہوا اس کا میں کیا ورنن کروں۔ جب انہوں نے دیکھ لیا کہ دین بندھو اپنے ارادے کا پکا ہے۔ تو ایک دن کہنے لگے۔ بھائی جیتے جی مرنے کا نام ہے۔ سنیاس۔ جب تک اپنے لئے جینے کی خواہش ہے تب تک سنیاس نہیں دھارن کرنا چاہئے جب تک ممتا اور اہنکار باقی ہے تب تک سنیاسی کیا۔ وشے واسنا بھی پربل ہوتی ہے۔ یہ سوکشم روپ سے منش کے ہردے میں چھپی رہتی ہے اور موقع پا کر ایسا وار کر دیتی ہے بس اس کا ورنن نہ کرنا ہی اچھا ہے دین بندھو جی ویدک سنیاس تو ایک اور بہت بڑی کٹھنتا ہے ویدک سنیاس کرم یوگ کا ...

(باقی بر صفحہ ۱۵)

پنڈت چموپتی جی کی شوک جنک اکال مرتیو پر آریہ جگت میں عالمگیر ماتم

پرسدھ آریہ سماجک سنستھاؤں اور سماجوں کے شوک پرستاؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

لاہور ۱۸ جون - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں کی خاص میٹنگ ہوئی - جس میں پنڈت چموپتی جی کے سورگ واس کے سمبندھ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماج کے ادوتیہ ودیا کھیاتا اور پرتی بھاشالی ودوان پنڈت چموپتی جی - ایم - اے کی بے وقت موت پر گہرا دُکھ انوبھو کرتی ہے - پنڈت جی نے سبھا کی ایک سہ روپوں میں سیوا کی تھی - آپ سبھا کے دیانند سیوا سدن کے سدسیہ تھے - گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ رہ چکے تھے - ویدک میگزین اور آریہ پتر کے ایڈیٹر بھی رہے تھے - سبھا کے آدھین آپ نے حروید پرچار کا کام کیا - ویسے سبھا کبھی نہیں بھلا سکتی اسکے علاوہ سبھا کی آگیا سے آپ افریقہ میں بھی پرچار کرنے گئے تھے - آپ نے سبھا کے آدھین دیدارش کوش نام کے ایک بھاری ویدک کوش کا سمپادن کیا تھا - پرتی ندھی سبھا کا اتہاس بھی آپ نے ہی لکھا - آپ ستیارتھ پرکاش کا ایک سندر اردو ترجمہ بھی ساڑھے دس سمولاس تک کر گئے ہیں -

اس کے علاوہ آپ نے اور بھی بہت ساری کتابیں لکھی ہیں - آپ ہندی اردو دویا لکھیا تھے - آپ کا آریہ سماج کے سدھانتوں کا گیان بڑا گہرا اور باریک تھا - آپ جیسی رشی بھگتی اور آریہ سماج سے لگن بہت کم لوگوں میں ملے گی - آپ ایک انتھک کاریہ کرتا تھے - اس پرکار کا یوگیہ پرچارک چھن جانے سے پرتی ندھی سبھا کی جو ہانی ہوئی ہے اور آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوئی ہے - اس کی پورتی مستقبل قریب میں ہوتی نظر نہیں آتی - یہ سبھا پنڈت جی کے پریوار سے ہاردک سمویدنا پرگٹ کرتی ہے اور ان کی آتما کی شانتی اور ان کے سر پریوار کو دھیریہ پردان کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے -

(۲) پنڈت جی کے پریوار کو سہائتا دینے اور ان کی کوئی یادگار قائم کرنے کے وشے میں بھی سبھا وچار کر رہی ہے -

دیانند اپدیشک ودیالہ لاہور

آریہ سماج کے بہو مولیہ رتن شریمان پنڈت چموپتی جی کی اکال مرتیو کے اپلکھش میں ۱۶ جون کو اپدیشک ودیالیہ بند رہا - اور اسی سمبندھ میں ودیالہ کے ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں کی شوک سبھا ہوئی - جس میں پنڈت جی کے جیون پر آچاریہ اور ادھیاپکوں کے مارمک بھاشن ہوئے - انت میں سب نے کھڑے ہو کر شوک پرستاؤ پاس کیا - جس میں پنڈت جی جیسے آریہ سماج کے لاثانی ودوان کی اسامیک مرتیو کو آریہ سماج کے لئے ناقابل تلافی نقصان بتاتے ہوئے شوک پرگٹ کیا گیا اور پنڈت جی کے پریوار سے سمویدنا پرگٹ کرتے ہوئے ان کے آتما کو شانتی اور پریوار کو دھیریہ پردان کرنے کی پرماتما سے پرارتھنا کی گئی -

(پریہ ورت ویدواچسپتی آچاریہ)

دیانند برہم مہا ودیالیہ لاہور

شریمد دیانند برہم مہا ودیالیہ کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں کا یہ وشیش ادھیویشن آریہ سماج کے انتھک سیوک رشی دیانند کے پرم بھگت اور پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے - بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ ان کے پوتر آتما کی سدگتی کریں اور دُکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں - اُس دن وشیش سمیہ کے لئے پنڈت چموپتی جی کے سمان میں ودیالہ بند کر دیا گیا -

(پرمانند شاستری ایم - اے ایم او ایل)

دیانند آیورویدک کالج لاہور

لاہور ۱۶ جون - آج دیانند آیورویدک کالج کے ادھیاپکوں اور چھاتروں نے شری پنڈت چمو پتی جی - ایم - اے کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے بعد اُس مہانہ ویکتی کی مرتیو کے اپلکھش میں کالج بند کر دیا گیا۔

(سریندر موہن آچاریہ)

لاہور کی آریہ سماجوں کا مشترکہ جلسہ

لاہور ۱۷ جون - پنڈت چمو پتی جی - ایم اے کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے گوردت بھون کے میدان میں زیر صدارت رائے بہادر بدری داس صاحب جلسہ ہوا - جس میں پنڈت برہمدت جی - ڈاکٹر متھرا داس جی - مہاشہ سینیارتھی جی - پانڈہ سنت رام جی - مسٹر آریہ - ڈاکٹر رادھا کشن - لالہ خوشحال چند - پنڈت لوکناتھ اور مہاشہ کرشن جی نے پنڈت جی کے گن ورنن کئے اور اپنی شردھا کے پھول بھینٹ کئے - فیصلہ کیا گیا کہ پنڈت جی کی یادگار قائم کی جائے اور ان کے پریوار کی ہر طرح سے سہائتا کی جاوے (نامہ نگار)

دیانند متھرا داس کالج موگا

موگہ ۱۶ جون - پنڈت چمو پتی جی ایم اے کی بے وقت مرتیو کی خبر دیانند متھرا داس کالج موگا میں نہایت حسرت اور تاسف کے جذبات سے سنی گئی اور جو اس حادثہ جانکاہ سے صدمہ آریہ سماج کو پہنچا ہے - اسے قلبی رنج سے محسوس کیا گیا چنانچہ کالج مینجنگ کمیٹی سٹاف اور طلبا نے کالج ہال ایک ماتمی جلسہ کیا جس میں پرنسپل صاحب نے پنڈت کی مخلصانہ اور قربانی کی سپرٹ لئے ہوئے زندگی پر روشنی ڈالی تعزیت کے ریزولیوشن کے بعد کالج اظہار غم و رنج کے لئے بند کر دیا گیا - کالج سٹاف اور طلبا آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی کوئی یادگار قائم کی جائے۔

(راجندر کرشن کمار پرنسپل)

گوروکل دھام جہلم

جہلم ۱۷ جون ۱۹۳۷ء شری گوروکل دھام جہلم تواسیوں کی یہ ا سادھارن

سبھا آریہ سماج کے پرسدھ ودوان رتن مہا دیوی لیکھک پربھاوشالی وکتا عالم باعمل شری پنڈت چمو پتی جی ایم - اے کے اچانک سورگ واس ہو جانے پر ہاردک شوک کا انوبھو کرتی ہے - اور ان کے دکھی پریوار کے جنوں سے اتینت سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے ایشور سے پرارتھنا ہے کہ سورگیہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی تتھا شانتی اور سنتپت پریوار کو یہ اسہیہ شوک سہن کرنے کی شکتی اور دھیریہ پردان کرے۔

(منتری پرکاشن وبھاگ)

ڈی اے وی ہائی سکول منٹگمری

ڈی - اے وی ہائی سکول منٹگمری کے اساتذہ اور طلبا کا یہ غیر معمولی جلاس شریمان پنڈت چمو پتی جی ایم - اے جو آریہ سماج کے ایک مشہور اور انتھک کارکن تھے کی اکال اور رنجدہ مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے اور پسماندگان سے ہاردک سموید نا (ہمدردی) پرگٹ کرتا ہے - نیز سرو شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔

(ہیڈ ماسٹر سکول ہذا)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے طلبا اور سٹاف نے شری پنڈت چمو پتی جی ایم اے سابق گورنر آچاریہ گوروکل کانگڑی ناگہانی مرتیو پر گہرے غم اور رنج کے اظہار کا پرستاؤ پاس کیا - پنڈت جی کے اقدام میں آریہ ہائی سکول اُس دن بند کیا گیا۔

گنیشی لال آریہ گرل سکول لدھیانہ

گنیشی لال آریہ گرل سکول لدھیانہ کے سٹاف اور چھاتراؤں نے شری پنڈت چمو پتی جی کی آکسمک مرتیو پر اتینت شوک کا پرستاؤ پاس کیا - پنڈت جی کے ماتم میں پاٹھشالہ بند کی گئی۔

(بھورام نیر لدھیانہ)

آریہ سماج سیالکوٹ

سیالکوٹ ۱۷ - جون - آریہ سماج مندر میں بوقت ۸ بجے سوامی سوتنترانند جی

کی صدارت میں پنڈت چمو پتی جی کا ماتم کرنے کے لئے شوک سبھا منعقد ہوئی - اس میں لالہ ہرچند داس سیٹھ وشیشور ناتھ پنڈت دیوان چند اور پنڈت جمنا داس نے تقاریر کیں - اور سب نے کھڑے ہو کر پرستاؤ پاس کیا۔

آریہ سماج گوجرانوالہ

گوجرانوالہ - ۱۸ جون - آریہ سماج گوجرانوالہ شری پنڈت چمو پتی جی - ایم - اے آریہ سماج کے انتھک سیوک اور دیانند سیوا سدن کے لائف ممبر کا تھوڑی سی بیماری کے بعد لاہور میں دیہانت ہو جانے پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے - اس سماج کو ان کے دکھت پریوار سے پورن سہانوبھوتی ہے۔

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ لاہور

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور کی آریہ کمار سبھا نے شری پنڈت چمو پتی جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کیا اور پرماتما سے پرارتھنا کی کہ وہ ان کی آتما کی سدگتی کریں (سیکرٹری)

گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ

گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ پنڈت چمو پتی جی کے آکسمک دیہانت پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - (مکھیہ ادھشٹاتا)

ان کے علاوہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور - آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور - آریہ سماج لاہور چھاؤنی - آریہ سماج دہرمپورہ لاہور آریہ سماج کراچی - آریہ سماج کوئٹہ - آریہ سماج ڈھکی نعل بندی پشاور - آریہ سماج منٹگمری - آریہ سماج سنگرور - آریہ سماج چوک فیروزپور - آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ

آریہ سماج شنگھرہ - آریہ سماج خوشاب آریہ سماج پنڈی بہاؤ دین - آریہ سماج جھنگ آریہ سماج بٹالہ - آریہ سماج بٹھنڈہ - آریہ سماج پھیرہ - آریہ سماج کوٹ نیرا - آریہ کمار سبھا جھلوال - اکوڑہ خٹک وغیرہ وغیرہ کے شوک پرستاؤ موصول ہوئے ہیں اور ابھی دھڑا دھڑ شوک پرستاؤ موصول ہو رہے ہیں۔

...ایک دیش میں کئی سمپردائے آئے اور
...ان سے فائدے بھی ہوئے اور
...بھی - اسی طرح بھارت ورش کے
...میں بھی کئی سمپردائیوں نے جنم لیا۔
...کئیوں کے نام اور نشان ہی
...بلکہ وہ ابھی اُسی پرکار چل رہے
...نوین ویدانت بھی اسی پرکار کے
...سمپردائیوں سے ہے۔
...سمیہ تھا - جب بھارت ورش
...ویدوں کا چکرورتی راجیہ تھا
...آبادی نہیں لاکھوں کروڑوں
...تک ویدوں کی وجے پتاکا
...سنسار میں لہراتی رہی - دھیرے دھیرے
...نے ڈیرا جمانا شروع کیا - نیپیا کے
...پاکھنڈ نے گھیر ڈال دیا -
...سنسار بے گناہ نردوش پرانیوں کی
...سے کانپ اٹھا - لاکھوں پرانیوں
...دیوتاؤں کے نام پر بلیدان کر کے دھرم
...سروپ کو مٹی میں ملا دیا گیا ---
...کی آڑ میں یگیہ شالاؤں کو مرگھٹ
...خانہ بنایا گیا - سنسار اتیاچار
...گیا - وام مارگیوں نے من مانے
...چکر بنا کر بدمعاشی کا بازار گرم
...رکھا تھا - یہ دیش سورگ سے نرک
...گیا تھا - لیکن پاپ بہت دنوں نہیں
...سمیہ آیا - جب کرونا کی مورتی بدھ
...نے جنم لیا - اس مہاتما کا ہردے بےزبان
...کے رونے سے رو رہا تھا - سارا
...سنسار اس کو پاپ اور اتیاچار کا ایک
...اگنی کنڈ نظر آتا تھا - جس میں دیا
...اور سیجنتا کا نام نہ تھا - اس نے
...سنسار کو شانتی کا پاٹھ پڑھایا - کرونا
...بہائی - اتیاچاروں کو شانت
...کے لئے اس نے پرانوں کی بازی لگائی
...کی اگنی جوالاؤں میں امرت کی شیتل

نوین ویدانت

(لیکھک شریمان پنڈت پرمانند جی شاستری ایم - اے - ایم او ایل آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور)

دھارا بہائی جن کے نیچے ہوئے ہردے پیاس سے تڑپ رہے تھے - وام مارگ کی گرمی سے لوگوں کے پران نکلے جا رہے تھے - بدھ دیو کی شانت مئی دیا کی ندی نے بھارت کو کچھ سمیہ تک پھر ہرا بھرا کر دیا - بھارت کے گلزار میں ایک دفعہ پھر بہار آ گئی - پھر سے کوئل کی کو کو سنائی دینے لگی - لیکن یہ

یہ ہریالی بھی دیرپا نہ رہی - یہ ہریالی کھوکھلی بناوٹی تھی - اس کی جڑ مضبوط نہ تھی - بدھوں کی دیا شیطان کا رحم تھی - منشیہ بھکشی راکھشسوں کی کرونا تھی - اس دیا کا ادھار دیا سا گرپر بھو نہ تھا - یہ دیا اور شانتی ایشور وشواس ہین ہونے سے کیول چھل اور کپٹ تھا - سونے کی جگہ پر پیتل تھا - کمارل بھٹ کا جیون بدھوں کی دیا و بدی پر ہی بلیدان ہوا تھا - مہا بھگت برہمنوں کو ان کی دیا کی آگ میں سوا ہا ہونا پڑا تھا۔

ایسا ہونا ٹھیک ہی تھا - اس چھل بھری دیا میں ابھیمان اور ناستکتا تھی - دیا ساگر پربھو دیا کا سروت نہ تھا - دھرم پرچارک وید یا کھیوں کو پربتوں سے گرایا گیا - کتوں سے پھڑوایا گیا - وام مارگ ہی دوبارہ دوسرے روپ میں پرگٹ ہو گیا تھا -

ایسے سمیہ میں بھگوان شنکر نے جنم لے کر ویدوں کے شتر و بدھوں کو پراست کیا - بودھ کہتے تھے سب کچھ سنسار ہی ہے

ایشور اس کا بنانے والا کوئی نہیں - شنکر نے بالکل اس کے وپریت یہ کہا کہ دنیا کچھ نہیں - سامنے پیچھے اندر باہر جو نہیں نظر آتا ہے - یہ سب کچھ نہیں یہ سب دھوکا ہے - جیسے سوپن میں تم سب کچھ دیکھتے ہو - حالانکہ وہاں کچھ نہیں ہوتا - اسی طرح یہ سنسار ہے - یہ سب ندی نالے مہا ندا اور بندھیاچل ریگستان اور سمندر زمین اور آسمان کچھ نہیں - یہ سب کچھ مرگ ترشنا ہے - تم جیٹھ ہاڑ کی جلتی ہوئی ریت کو دور سے پانی دیکھ رہے ہو - اگر کچھ سنسار میں ستیہ ہے تو وہ برہم ہے - میں برہم ہوں - اننت برہم کا میں ہی مایا گرست مایادی ہوں "تو اور میں" یہ بھید مورکھوں کی من گھڑت کلپنا ہے - منشیہ کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو برہم سمجھے - اننت اور انادی اُس ایک سَت کا اپنے آپ کو ایک اکھنڈ بھاگ سمجھے - جیسے سمندر اپنی لہروں سے الگ کچھ نہیں - اسی طرح "میں" "تو" اور "وہ" سب اسی برہم کے نانا روپ ہیں - جن کو مایا گرست منشیہ بھن بھن سمجھتا ہے - اگیان سے

منشیہ کچھ کو کچھ سمجھنے لگتا ہے - گرو دوہ میں آ کر وہ متر کو شترو اور شترو کو متر جانتا ہے - اندھیرے میں رسی کو سانپ اور سانپ کو چاندی سمجھتا ہے - روشنی ہاتھ میں لے کر جب اچھی طرح دیکھتا ہے - تو سارا بھرم دور ہو جاتا ہے - ایسا ہی یہ سنسار بھرم روپ ہے -

اس لئے نوین ویدانتی یہ مانتے ہیں کہ سارا سنسار جھوٹا ہے - کیول ایک برہم ہی ستیہ ہے - باقی کچھ ہے ہی نہیں - سارے دکھوں کا کارن یہ شریر ہے - جو خود مِتھیا ہے - اس کا بھرم چھوڑ دینا چاہیئے - نہ کوئی کرنے والا ہے اور نہ کوئی سادھن (ذریعہ) ہے - سب مایاوی کی مایا ہے - اسلئے نہ کوئی دکھ ہے نہ سکھ - نہ کوئی بھگت ہے اور نہ کوئی پربھو ہے گورو اور شِشیہ بھی کوئی نہیں - جو کچھ ہے وہ ایک برہم ہے - وہ آنند ہے - وہی سب کچھ ہے - اس لئے منشیہ کو اسی گیان کے لئے یتن کرنا چاہیئے سب کرموں کو تیاگ کر گیان پراپت کرے - سنکھشیپ میں یہی نوین ویدانت کا سدھانت ہے - اس ویدانت نے شنکر کی پیٹل یکینیوں نے ---- بدھوں کو بھارت ورش سے نکالا تھا - لیکن یہاں پرشن ہوتا ہے کہ اس ویدانت نے بھارت ورش کو کہاں تک سکھ دیا ہے - کیا یہ نوین ویدانت ویدک سدھانت ہے - ان سب باتوں کی چرچا اگلے لیکھ میں ہو گی -

(بقیہ صفحہ ۸)

مشکل ہے

آخری التماس

احمدی مناظر کو اگر تحریری مناظرہ کرنا مقصود ہے تو اس میں اس قسم کی فضولیات سے اجتناب کرنا نہایت ضروری ہو گا - اگر یہ شرائط آپ کو منظور ہوں - تو چشم ما روشن دلِ ما شاد - بصد شوق مناظرہ شروع کیجئے - آپ پہلا پرچہ لکھ کر بھیج دیجئے تاکہ یہ سلسلہ شروع کیا جا سکے دو ہفتہ تک آپ کا پرچہ نہ آنے کی صورت میں آپ کا فرار سمجھا جائیگا -

اخلاف و اسلاف

(از ماسٹر نانگیہ جی ہیڈ ماسٹر آریہ ماڈل سکول کوٹ سنبل ریاست بہاولپور)

آریہ تہذیب کے بے خوف علمبردار "آریہ ویر" کے ذریعہ میں اس پہلی ملاقات میں آریہ نوجوانوں کو آریہ سماج کے اُس گذشتہ دور کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جب آریہ سماج کا ہر بچہ ایک انتھک مشنری اور سرگرم مبلغ تھا۔ جب اضطراب عمل ہماری زندگی سے ٹپکتا تھا جب منزلِ مقصود کی طرف بڑھا ہوا ہمارا ہر قدم واپسی کا نام نہ لیتا تھا۔ اور جب ہم کامل احساس اور پوری سنجیدگی کے ساتھ یہ سمجھتے تھے کہ آریہ سماج کے مشن کو پھیلانا ہمارا فرضِ اولیں ہے۔

اس وقت اگرچہ اسلام و عیسائیت نے ہمارے راستہ میں طرح طرح کے جال پھیلائے۔ لیکن ہم مرعوب نہ ہوئے۔ چاروں طرف سے کالی کالی گھٹائیں گھر گھر کر آئیں۔ لیکن ہم نے پرواہ نہ کی۔ موسلا دھار پانی برسا۔ بجلی کڑکی۔ خوفناک بادلوں نے جی بھر کر شور مچایا لیکن ہمارے پائے استقلال کو لغزش نہ ہوئی۔ اندھیری رات کے تصور اور متلاطم دریا کی موجودگی بھی آریہ سماج کی کشتی کی رفتار میں کسی قسم کی کمی نہ پیدا کر سکی۔ ہمیں یقین تھا کہ ؎

دور ہے منزلِ مقصود کہیں ہے تو سہی
راہ کٹ جائے گی تو عزمِ سفر پیدا کر

اور سچ پوچھئے تو یہی وجہ تھی کہ ہم ایک قلیل تعداد سے ہی بہت جلد ایک زبردست طاقت تصور کئے جانے لگے تھے۔ ہماری صداقت اور دیانتِ عمل نے مخالف کیمپ میں ہیجان عظیم پیدا کر رکھا تھا۔ باطل کی دیواریں ٹکرائیں اور چکنا چور ہو کر رہ گئیں۔ دنیا ہمارے خیالات کی صداقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئی۔ ہم بڑھتے چلے گئے۔ اور وہ وقت قریب تر تھا۔ جب ہم صرف ایک چھلانگ میں ہی منزل کو جا لیتے۔ لیکن یہاں پہنچ کر ہماری کشتی کے ناخداؤں پر غفلت اور خود فراموشی کی ایک ایسی نیند طاری ہوئی کہ کشتی کی سلامتی اور منزلِ مقصود کا تعین تو درکنار خود اپنی بھی سدھ بدھ نہ رہی۔ اغیار نے شادیانے بجائے لیکن احباب نے جتلا دیا کہ کشتی نا اتفاقی کے خوفناک بھنور میں جا گری ہے اور بیشک اسے صحیح لائحہ عمل پر نہ لایا جاوے اس کا سنبھلنا ناممکن ہے۔ وہ شجاعت جو کبھی اغیار کی شر انگیز سرگرمیوں کو بے اثر کرنے میں استعمال کی جاتی تھی۔ وہ اب اپنے بھائیوں کو نشانہ بنانے میں صرف ہوئی۔ وہ فصاحت جو ہماری حق پسندانہ تحریروں کا طرۂ امتیاز تھی۔ اب ہجو اور خود ستائی میں برباد کی جانے لگی۔

ابنائے وطن کا قافلہ کوسوں دور نکل گیا۔ لیکن ہم ذاتی تنازعات کی دلدل سے نکل کر اُن کا ساتھ نہ دے سکے اور اسی طرح اخلاف نے اسلاف کے اوصاف کو زائل کر کے آریہ سماج کے مشن کو زبردست دھکا لگایا ہے۔

در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا
مگر دور بین نگاہیں اب بھی مایوس ہوئیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں میں اس بات کا احساس دلا دیا جائے کہ جس قوم کا ماضی شاندار لیکن حال خراب ہے وہ کبھی تغیر کرے۔ کہ اس کا مستقبل خوشگوار نیز تنظیم میں طاقت ہے اور طاقت کا مقابلہ دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ سماج جس کی شفقت بھری گود میں پلے اور بڑھے۔ ہم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نا اتفاقی کے بھوت کا مردانہ وار مقابلہ کر کے اُسے راستہ سے پرے ہٹائیں کر تو نتو وش آیم کی تعمیل میں ہر مصیبت کا مقابلہ کریں۔ پھر فطرت ایسی بے انصافی نہیں کہ ہماری جانفروشیوں کا نیک نتیجہ نہ دے۔

(باقی آئندہ)

اخبار کی بہار

جیل سے اسیرانِ مارشل لا کی رہائی

لاہور ۲۲ جون - پنجاب گورنمنٹ کے احکام کے مطابق آج صبح مہاشہ رتن چند - لالہ گردھاری لال (امرتسر) اور مسٹر محمد صوفی (گوجرانوالہ) اسیران مارشل لا کو رہا کر دیا گیا ہے -

پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب

لاہور ۲۲ جون - لالہ شو دیال کی برطرفی سے پنجاب اسمبلی کی ایک نشست حلقہ ملتان میں خالی ہو گئی ہے - اس حلقہ سے پراونشل کانگرس کمیٹی اپنا امیدوار کھڑا کر رہی ہے

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد - ۲۱ جون - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۵ جولائی کو واردہا میں ہوگا - جس میں وائسرائے کے پیغام پر غور کیا جائیگا

امرتسر میں سکھ مسلم فساد

امرتسر ۱۸ جون - آج آہلہ (گجرات) کے سکھ مسلم دنگے میں مارے گئے - راگی سندر سنگھ کی لاش کا جلوس نکالا گیا - جس پر کچھ مسلمانوں کی طرف سے پتھر پھینکے جانے پر سکھ مسلم فساد ہو گیا - جس میں ۵۸ مسلمان اور دو سکھ زخمی ہوئے - ایک مسلمان ہلاک ہوا -

آہلہ کا فساد

آہلہ ضلع گجرات میں ایک نہنگ سنگھ کے قتل پر سکھ مسلم تعلقات کشیدہ ہو گئے - آہلہ میں سکھوں نے دیوان رکھا - جس میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے ہریہ سٹیشن پر گاڑی میں بیٹھے ہوئے سکھوں پر مسلمانوں نے حملہ کر کے ۱۴ سکھ بُری طرح زخمی ہوئے - آہلہ میں ۱۵ جون کو سکھوں کے دیوان میں شامل ہونے سے روکنے والے مسلم ہجوم پر پولیس نے گولی چلائی - جس میں تین مسلمان ہلاک ہوئے فساد میں ۵ مسلمان اور ۲ سکھ زخمی ہوئے

سیاست کی ضمانت ضبط

لاہور ۱۹ جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے روزانہ سیاست کی تین ہزار اور سیاست الیکٹرک پریس کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کر لی ہے اور اخبار سے پانچ ہزار اور پریس سے دو ہزار کی نئی ضمانت طلب کی ہے -

پنڈت مالویہ بہت کمزور ہو گئے

منصوری ۱۸ جون - پنڈت مدن موہن مالویہ آج کل مکمل آرام کر رہے ہیں - اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری کی زبانی معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت جی بہت کمزور ہو گئے ہیں - گو عام صحت اچھی ہے -

نئے بادشاہ کی ٹکٹیں

شملہ ۱۹ جون - شاہ جارج ششم کے نئے ٹکٹ ماہ اگست میں بکنے شروع ہو جائیں گے - فی الحال ایک آنہ - ۹ پائی - ۶ پائی اور ۳ پائی کی ٹکٹیں جاری کی جائیگی - نئی ٹکٹوں کے رنگ موجودہ ٹکٹوں کے رنگ سے دلفریب ہوں گے

مارشل کے قیدیوں کی رہائی

شملہ ۱۷ جون - پنجاب گورنمنٹ نے مارشل لا کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا ہے - سر سکندر حیات خاں نے ان تمام کو فوراً رہا کر دینے کے احکام متعلقہ جیلوں میں بھجوا دیئے ہیں - پنجاب یا پنجاب سے باہر یا انڈیمان میں جہاں بھی کوئی مارشل لا کا قیدی ہے وہاں سے انہیں جلد ہی رہا کر دیا جائیگا ان کی تعداد ۱۲ بیان کی جاتی ہے -

فیض پور کانگرس کے حسابات

پونا - ۱۸ جون - معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے فیض پور سیشن سے چالیس ہزار روپیہ منافع ہوگا - اس کے حسابات ایک آڈیٹر کے سپرد کئے گئے ہیں -

شملہ آنا ترک نہیں کیا جا سکتا

شملہ ۱۸ جون - کل اسمبلی میں سر سکندر حیات خاں نے اعلان کیا کہ ان کی گورنمنٹ گرمیوں میں شملے آنے کا طریقہ ترک نہیں کر سکتی -

آریہ جگت

سندھ گوروکل کمیٹی کا چناؤ

مورخہ ۱۴ کی رات کو شری دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کراچی میں سندھ گوروکل کمیٹی کے ممبران اور چند دیگر اصحاب کی میٹنگ زیر صدارت ڈاکٹر پرمانند جی آہوجہ ایم بی بی ایس ہوئی - شری سوامی سیوکانند جی نے گوروکل کے متعلق جوان کو مزید امداد پہنچ ہوئی - اس کا ذکر کیا اور بتلایا - کس طرح آریہ بھائی سندھ میں گوروکل کے لئے دیاکل ہیں -

مندرجہ ذیل اصحاب سندھ گوروکل کمیٹی کے ادھیکاری منتخب ہوئے -

پردھان - شری سیٹھ لال چند جی مرچنٹ کراچی

اُپ پردھان - (۱) سیٹھ جمعیت رائے جی زمیندار ضلع نواب شاہ -

(۲) سیٹھ چمن لال جی جھنگ نواسی مرچنٹ کراچی -

(۳) بابو چیت داس جی اوورسیر ریٹائرڈ لاڑکانہ

(۴) سیٹھ نانک چند جی ٹھیکیدار حیدر آباد -

(۵) حکیم منگت رام جی سکھر -

منتری - ڈاکٹر پرمانند جی آہوجہ ایم بی بی ایس کراچی -

اُپ منتری - مہاشہ پرکاش سروپ کراچی - مہاشہ دیارام جی سناتک گوروکل کانگڑی

خزانچی - مہاشہ ٹھل رام جی سابق منتری آریہ سماج کراچی -

پراپیگنڈا سکرٹری - مہاشہ دیویداس جی ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ کراچی -

نمن لکھت سجنوں کی کانسٹی ٹیوشن بنانے کے لئے کمیٹی بنائی گئی -

پروفیسر تاراچند جی گاجرہ ایم - اے ڈاکٹر پرمانند جی - سوامی سیوکانند جی — مہاشہ پرکاش سروپ جی - مہاشہ دیارام جی سناتک گوروکل کانگڑی (پرکاش سروپ اپ منتری سندھ گوروکل کمیٹی کمیٹی)

آریہ سماج گوجرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوجرہ کا چودھواں سالانہ جلسہ ۲۵ جون سے ۲۸ جون تک ہونا قرار پایا ہے اس شبھ موقع پر شری سوامی سوتنترانند جی شری پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی - پنڈت دھرم دت جی - پنڈتہ شریمتی شکیل کماری جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - پروفیسر جگدیش جی بھوشن - مہاشہ پرکاش جی رتن - مہاشہ آتم دیو جی - مہاشہ مہندر جی بھجنیک پدھاریں گے -

۱۷ جون سے پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی یجروید یگیہ کرائیں گے -

۱۸ جون سے سوامی گنگا گری جی مہابھارت کی کتھا کریں گے -

۲۵ جون کو نگر کیرتن بڑی شان و شوکت سے نکلے گا -

۲۶ جون کو جھنڈے کی رسم ادا کی جاویگی یہ نظارہ قابل دید ہوگا -

۲۷ - جون کو سنگیت سمیلن ہوگا - جس میں ماسٹر رمیل داس جی - ڈاکٹر ہرنام سنگھ جی - پنڈت درگا دت جی - ماسٹر بابو رام جی مہاشہ صاحب دتہ مل جی اور سبھا کے بھجنیک راگ ودیا کے جوہر دکھائیں گے -

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج کوئٹہ کا سالانہ انتخاب

آریہ سماج کالج سکشن کوئٹہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے -

پردھان :- مہاشہ مول چند -

اُپ پردھان :- لالہ جانجی رام - منتری مہاشہ گیان چند - اُپ منتری - لالہ پرمانند و لالہ دیوان چند - آڈیٹر - مہاشہ سکھدیال خزانچی دیوان سنت رام - لائبریرین - مہاشہ چانن شاہ

(نامہ نگار)

راولپنڈی میں شدھیاں

راولپنڈی ۱۶ جون - آریہ سماج کالج سکشن میں کل ایک جنم کی مسلمان عورت اور اس کی دو لڑکیاں و ایک لڑکے کو شدھ کیا گیا ہے - شدھ بہنوں کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کر دی گئی - جو حاضرین نے بڑے پریم سے کھائی - اس سے پہلے روز ایک آغا خانی خاندان جو ۳ افراد پر مشتمل تھا - شدھ کیا گیا - (نامہ نگار)

آہ! پیارے پنڈت موہن لال شرما کیماڑی

آریہ سماج کیماڑی کے آریہ ویر پنڈت پنڈت کشن چند جی آریہ کے چھوٹے بھائی پنڈت موہن لال شرما کی پرلوک گمن کی خبر نے دل دہلا دیا۔ جس وقت سنا۔ اسی وقت آپ کی موہنی صورت جو کہ دکھیوں اور غریبوں کے غم میں ہر وقت گھلی نظر آتی تھی۔ سامنے آگئی آج سے سات برس پہلے کا وہ درشیہ کل کی طرح سامنے آگیا۔ جب آریہ سماج کیماڑی کی عمارت ان کی نگرانی میں بن رہی تھی۔ برما شیل کمپنی کے جتنے بھی سپرنٹنڈنٹ ٹریننگ کے لئے کیماڑی گئے۔ آپ کے برادرانہ سلوک سے دور نہ رہ سکے۔ خواہ ہندو مسلم سکھ اور عیسائی تھے۔ تو بھی آپ کی خوش خلقی نے اُنہیں اپنا بنا لیا۔

آپ کی مرتیو آپ کے گاؤں رڑکہ کلاں ضلع جالندھر میں مورخہ ۶/۶/۳۷ کو ہوئی۔ آپ اپنے پیچھے اپنے ماتا پتا بھائیوں کے علاوہ دو عزیز بچے اور دھرم پتنی چھوڑ گئے ہیں۔ پرماتما آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور آپ کے آتما کو سدگتی پردان کریں۔

چمن۔ ٹانک

آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ چناؤ ۱۳ جون کو حسب ذیل ہوا ہے۔

پردھان:۔ لالہ پنڈی داس جی چیڈھوک

اُپ پردھان:۔ ڈاکٹر نند لال صاحب کوہلی

جونیر اُپ پردھان:۔ بخشی مولراج صاحب چھبر۔

منتری۔ لالہ رام پیارا صوری۔

اُپ منتری۔ مہاشہ بلراج صاحب۔

لائبریرین۔ بخشی کرم چند صاحب۔

انترنگ سبھا کے سبھاسد:۔ لالہ ہرجی نش لال صاحب۔ ڈاکٹر دیوراج صاحب۔ بھائی رام لال صاحب۔ لالہ رام نرائن صاحب۔

(رام پیارا صوری منتری)

ضلع مظفر گڑھ میں ویدک وواہ

مظفر گڑھ ۱۵ جون۔ علاقہ کرونڈلا لن ضلع مظفر گڑھ میں مدت کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ بھگت ستیہ پال آریہ مظفر گڑھ کا وواہ چودھری گردھاری لال سلوجہ کروڑ کی سپتری کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ علاقہ کے سینکڑوں لوگ آئے ہوئے تھے۔ دونوں پارٹیوں نے سب ریتیاں ویدانوسار کیں اور سادگی کا اظہار کیا۔ کسی قسم کی فضول خرچی وغیرہ نہیں کی۔ اس وواہ کا سینکڑوں لوگوں پر کافی اثر پڑا۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج راجن پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راجن پور کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں ۱۱ مئی شام سے یجروید یگیہ شری یت پنڈت راجندر جی سدھانت شرومنی نے آرنبھ کرا کر ۱۶ مئی کو پراتہ پورن آہوتی کرائی۔ یہ یگیہ سپھلتا پورک سماپت ہوا۔ شری پنڈت منسا رام جی ویدک توپ کے سات لیکچر مختلف مضمونوں پر ہوئے۔ جن کو سن کر جنتا نے اُن کی قابلیت کے آگے سر جھکا دیا۔ امسال گرمی کی وجہ سے دیہاتی لوگ بہت کم شامل ہوئے تھے تاہم پنڈت جی کے لیکچروں کے وقت مندر کھچا کھچ بھر جاتا تھا اور لوگ بڑے پریم سے ان کے لیکچروں کو سنتے تھے۔ ہر لیکچر کے بعد شنکا سمادھان کیلئے وقت دیا جاتا تھا۔ چنانچہ ۱۴-۱۵-۱۶ مئی کو باری باری سے راتری کے سمے شنکا سمادھان کے لئے دیا گیا اور پنڈت جی نے خوب یکتی یکت جواب دیئے۔ اس سال پوراکلوں میں پنڈت منسا رام جی کا نام سنتے ہی کھلبلی مچ اُٹھی۔ اور انہوں نے تیتھا شکتی زور بھی لگایا مگر منہ کی کھائی۔ ایشور کی اپار دیا سے آریہ سماج راجن پور کا جلسہ نردگھن سماپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج راجن پور)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج کالج وبھاگ بنوں مہاشہ سندر سنگھ جی کی سپتری کماری سرلا دیوی جو درڑھ آریہ سماجی اور ویدک دھرم کی پریمی تھیں اور جو بے ہوشی کی حالت میں بھی گائتری منتر اور اوم کا جاپ کرتی رہیں کی اکال مرتیو پر آتینت شوک پرگٹ کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ سورگیہ آتما کی سدگتی کرے اور مہاشہ سندر سنگھ جی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔

زادہ مدنا ہل سہگل منتری آریہ سماج کالج و بھاگ بنوں)

آریہ سماج سمندری کے سماچار

(۱) آریہ سماج سمندری نے ۱۳/۶/۳۷ کے اجلاس مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

دد) آریہ سماج سمندری گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ گوپال مصر کی شرانگیز کتاب رام پوجا اور شیطان کی تعلیم میں، آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کیخلاف، پاجیانہ بکواس کی گئی ہے۔ جلد از جلد ضبط قرار دے کر آریوں کے سنتوش کو دور کرے۔

(۲) پچھلے ہفتے سے آریہ سماج سمندری میں روزانہ ست سنگ شروع ہو گیا ہے۔ روزانہ کافی حاضری ہوتی ہے۔

(۳) آریہ یووک سبھا سمندری کا نئے سال کے لئے چناؤ ۱۳/۶ کو حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ مہاشہ وید پرکاش جی۔

اُپ پردھان۔ مہاشہ رادھے شام جی۔

منتری۔ مہاشہ شانتی لال جی۔

خزانچی۔ مہاشہ دھرم بیر جی۔

پستکا دھیکش۔ مہاشہ پرشوتم داس جی

(۴) مورخہ ۶/۶/۳۷ کو مہاشہ مانک چند جی کے گھر ہون کیا گیا۔ بہت سے آریہ بھائی سملت ہوئے۔ مہاشہ جی نے دو روپے آریہ سماج سمندری کو دان دیئے۔ اور ایک دھوتی و پگڑی برہمچاری جی کو دی۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(ایس۔ ایل ایس منتری آریہ یووک سبھا سمندری)

ہیلاں ضلع گجرات میں پرچار

آریہ سماج ہیلاں ضلع گجرات میں ۱ جون سے ۴ جون تک مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پرچار ہوا۔ جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ حاضری سینکڑوں استری پرشوں کی ہوتی تھی۔

(نند لال سوری ہیلاں)

اظہار معذرت

میرے عزیز سپتر موتی ساگر کی مرتیو پر بہت سے اصحاب نے ہمدردی کے خطوط بھیجے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ایک کو جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر پھر بھی ممکن ہے۔ کہ اس میں بہت سے کئی اصحاب کا دھنیاد نہ کر سکا ہوں۔ اب اخبار کے دوارا بھی ان اصحاب کا جنہوں نے اس مہان دکھ میں میری ڈھارس بندھائی ہے۔ دھنیاد کرتا ہوں۔

دھرم چند اگروال ایم۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ہرگیگوان میموریل ہائی سکول فیروز پور

کیماڑی میں شوک سبھا

کراچی۔ ۱۳ جون ۱۹۳۷ء آریہ سماج کیماڑی کے سپتاہک ست سنگ کے بعد شوک سبھا منعقد ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور سیوک مہاشہ موہن لعل رڑکہ کلاں ضلع جالندھر کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ پردھان جی نے ریزولیوشن پیش کرتے تھے۔ مہاشہ موہن لعل جی مرحوم کے اوصاف جنتا کے سامنے رکھے۔ جس میں آپ کے شانت سبھاؤ، آریہ سماج کے پریم اور تیاگ کی بہت تعریف کی۔ مہاشہ جی کے پریوار کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور

(بقیہ صفحہ ۶)

... کا کھنڈن کرنا۔ سنبہ دھرم کا کھنڈن کرنا۔ راجہ رنک کسی کا لحاظ نہ کرنا۔ اپنے آتما کے سمان سب سے ویوہار کرنا۔ آدی آدی ایسے کرتویہ ہیں۔ جن بڑے بڑے شور بیروں کے دل دہل جاتے ہیں۔ اس واسطے بہتر ہے۔ تم واپس جاؤ۔ گرہستھ دھارن کر کے یتھا شکتی سنسار کا اپکار کرو۔ یوگ سادھن کے ذریعے اپنے آتما کی شدھی کرو۔ اس کے بعد ودھی پوروک بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے اپنی ساری ترٹیاں دور کر کے پھر سنیاس کا نام لینا۔ ابھی تم جوان ہو۔ تم نے دنیا کا دیکھا ہی کیا ہے۔ بہت سے نوجوان جوش میں آکر سنیاس دھارن تو کر لیتے ہیں اور اولاد کے خواہشمند سادھو بن کر اپنی سنتان واسنا کو اسی طرح پوری کرتے رہتے ہیں۔ لیکن چند دن کے پیچھے جوش کے ٹھنڈا پڑ جانے پر نوجوان کو پچھتاپ ہوتا ہے۔ اس کے اندر چھپی ہوئی واسنائیں اُسے ستانے لگتی ہیں۔ کئی تو بھیکھ کی لاج کے کارن بُرتی بابوں سے بچے رہتے ہیں۔ لیکن کئی پھل پھیلتے ہیں۔ اور اس طرح سارے سادھو سماج کے کلنک کا کارن بنتے ہیں۔ سنیاس بہت کٹھن چیز ہے۔ اس واسطے پریہ ور دین بندھو اس کا نام نہ لو۔ گروجی کا یہ اپدیش سن کر میں نے ان کے چرن پکڑ لئے۔ اور نویدن کیا مہاراج واپس جانا اور گرہستھ ہونا تو اب اسمبھو ہے اور آپ کی شرن چھوڑ کر دوسری جگہ جانا بھی اب میرے لئے کٹھن ہے۔ اتنا کہہ کر میں چپ ہو گیا۔ لیکن گرو کے چرن نہ چھوڑے۔ گروجی نے کہا اٹھو بھائی چرن چھوڑو۔ تم اور کچھ دن پاس رہو۔ تمہاری پریکشا کی جائیگی۔ تب فیصلہ کیا جائیگا۔

میں پریکشا کے نام سے تو ڈر گیا۔ کیونکہ سادھو بڑی کڑی پریکشا لیتے ہیں۔ لیکن گروجی کے اس واکیہ سے مجھے کچھ دھیریہ اوشیہ ہوا۔ میری کیا کیا پریکشا ہوئی۔ اس کا ذکر کرنا یہاں غیر ضروری ہے۔ مجھے گیات نہیں کہ میں اس میں سپھل رہا یا اسپھل۔ لیکن ایک دن جبکہ رشی بودھ آشو کے پوتر تہوار کو تین دن شیش تھے۔ گروجی نے تین دن برت رکھنے کا آدیش کیا اور ساتھ ہی گائتری جپ آدی کرنے کا حکم بھی دیا۔ رشی بودھ آشو کے پوتر پرب کے دن گرو مہاراج نے مجھے سب سے زیادہ سخت ذمہ داری کی دیکشا دی۔ ان گروجی کا دھنیاد کرنا میری شکتی سے باہر ہے۔ ان کے آدیش سے میں اپنے پریہ بھائی باگیشوری کو بھی کھلا چکا تھا۔ یہاں میلے پر اس کے درشن بھی ہو گئے ہیں۔ اب گروجی کے آدیش سے میں گھوم گھوم کر پرچار کرتا ہوں۔ مہاتما جنو! آپ کا سمے میں نے ادھک لے لیا ہے۔ اس لئے مجھے کشما کرنا۔ میں نے آپ کو کوئی خاص سدھانت نہیں سنایا۔ لیکن آریہ سماج کی جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ پربھاوت کیا۔ اس کا ورنن میں نے آپ سے کر دیا ہے۔ مہرشی جی نے اسے آریہ سماج کا اُدیش بتایا ہے اور یہی ویدک دھرم کا سار ہے۔ آپ سب کو پرنام نمستے۔ اوم شم

آریہ سماج نکبریاں کا چناؤ

آریہ سماج نکبریاں کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ حکیم ہری منترجی۔
اُپ پردھان۔ پنڈت کرشن دیوجی۔
منتری۔ وشیشور ناتھ۔
اُپ منتری۔ مہاشہ سنت رام جی۔
کوشادھیکش۔ مہاشہ ولا رام جی۔
(وشیشور ناتھ منتری آریہ سماج نکبریاں)



آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنیوالا

زبردست شاندار اور پرچار کیلئے نہایت اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

دیانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ
ویدک ونے تینوں حصے	″	ےے
وید امرت	″	۸/
اپنشد پرکاش	″	۱۲/
ویدک دھرم	″	۱۲/
ویدمیں اتہاس نہیں ہے	″	۱۲/
آنند سنگرہ	″	۱۲/
″ ″	اُردو	عہ/
آنند اُپدیش مالا	ہندی	۱۰/
″ ″ ″	اُردو	۱۰/
امرت ورشا	ہندی	۱۲/
بھارت میں بھول	اُردو	۴/
راہ راست	″	۴/
گلدستہ دھرم	″	۴/
پراچین گلدستہ دھرم	″	۴/
آتم درشن	ہندی	عہ/
برہم یگیہ	″	۶/
سورگ	″	۶/
نو اُپنشد سار	″	۶/
گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی	″	عہ/
بھگتی دھرم	″	۱۰/
″ ″	اُردو	۱۰/
کرتویہ درپن	ہندی	۸/
بھگتی درشن	″	۱۰/
کرتویہ درشن	″	۱۰/
یوگ مارگ	″	۳/
سرل یوگ ابھیاس	″	۶/
برہمچریہ	″	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	″	۶/
″ ″ ″ دوسرا حصہ	″	۴/
چاروں ویدوں کے شتک۔ ہندی فی ۴/ رسطے		۱۵/
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴/
آریہ سماج کیا ہے؟	″	۵/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	اُردو	عہ/
سوراجیہ پتھ پردرشک اُردو عہ رعایتی		۱۲/
ویدک ڈپلوماعرف یگیوپویت	اُردو	۴/

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

پورانک مت آلوچن	ہندی	ےے
بھوشیہ پوران آلوچنا	اُردو	۱۰/
نشکلنک دیانند	″	عہ/
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳/
شریمد بھاگوت سار	اُردو	۳/
نیوگ پرمان	ہندی	۶/
لنگ پوران آلوچنا	″	۷/
وراہ ″ ″	″	۸/
کورم ″ ″	″	۱۰/
مرتک شرادھ کھنڈن	اُردو	۳/
نیوگ فلاسفی	″	۶/
مورتی پوجا کھنڈن	″	۲/
مرتک شرادھ وارتالاپ	″	۲/
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲/
پوران اور وام مارگ	″	۳/
بم مہادیو	″	۰۱/
بھوشیہ پوران کی پریکشا	″	۰۴/
پورانک مت کھنڈن	″	۴/
اموراٹ سدھانت	″	۰۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیات آریہ مسافر	اُردو	للعہ
رشی کا بول بالا	″	۱۲/
جواہر جاوید	″	۱۰/
دافع الاوہام	″	۸/
بابا نانک اور دین اسلام	″	۳/
ویدوں کا عرفی مبلغ	″	۴/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	″	۸/
چور اور چتر	″	۲/
اسلامی بہشت کی حقیقت	″	۳/
شرک و بدعت اسلام	″	۳/
وید اور قرآن	اُردو	۲/
کفرلوڑ کا بھانڈا پھوڑ	″	۲/
مرزائی دام فریب	″	۸/
متعہ اور نیوگ	″	۰۲/
مسلم آریہ ملاپ نمبر ۱	″	۰۱/
مسلم آریہ ملاپ نمبر ۲	اُردو	۰۱/
ویدک دھرم اور دین اسلام	″	۲/
قرآن کی چھان بین	″	۳/
سرگذشت قرآن	″	۴/
منہ توڑ	″	۶/
مغز پھوڑ	″	۶/
خلاصہ تعلیم القرآن	″	۴/
مباحثہ آگرہ	″	۴/
اسلام میں جلوہ وید	″	۲/
عقائد اسلام پر ایک نظر	″	۴/

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم / ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی	عہ/
″ ″ ″ ″	اُردو	۱۲/
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	″	۱۱/
آپریشن یتھارتھ پرکاش	″	۸/
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی	۶/
″ ″ وچار	″	۴/
″ ″ پرکاش	″	۴/
″ ″ ہوائی محل	″	۱/
″ ″ کا فوٹو	″	۱/

متفرق کھنڈن کی پستکیں

شکتی رہسیہ (مالش بھکشن)	ہندی	۸/
گورو مت سار	اُردو	۱/
آریہ خالصہ ملاپ	″	۲/
وید اور بائیبل	″	۵/
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	″	۶/
عیسائیت میں جلوہ وید	″	۲/
عیسائیت مت درپن	″	۵/
عیسائیت پریکشا	″	۱/

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

اوم پرکاش شرما مینیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ - لاہور !!

اوم
THE ARYA VIR Lahore
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹
تار کا پتہ - آریہ ویر لاہور
ہفتہ وار
اخبار
آریہ ویر لاہور
ایڈیٹر
مہر چند شرما
چندہ
سالانہ ... سے
ششماہی ۱۲/
غیر ممالک سے للعہ
قیمت فی پرچہ ...... ایک آنہ (۱/)
جلد ۱۲ | ۳۰ - جون ۱۹۳۷ء مطابق ۱۸ اساڑھ سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ | نمبر ۴۱

آریہ ویروں سے خطاب

نہیں ہے وقت سونے کا اٹھو بیدار ہو جاؤ
دھرم کی راہ پر مٹنے کو پھر تیار ہو جاؤ

ہمیشہ یہ تمہارے درپئے تحقیر رہتا ہے
عدوئے فتنہ گر سے برسرِ پیکار ہو جاؤ

نشاں کذب و بطالت کا مٹا ڈالو زمانے سے
شجاعت کے صداقت کے علمبردار ہو جاؤ

بنانا ہے اگر سارے جہاں کو آریہ تو پھر
اکٹھے آج تم سب مفلس و زردار ہو جاؤ

کرو پرچار شدھی کا جہاں میں بےخطر ہو کر
اگر رسوا ہی ہونا ہے سرِ بازار ہو جاؤ

بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ ہتھیلی پر لئے سر کو
فدا ہو کر دھرم پر قوم کے سردار ہو جاؤ

مٹانے پہ تمہارے یہ کمربستہ ہے مدت سے
تمہیں لازم ہے اس کی شکل سے بیزار ہو جاؤ

زباں پہ نام جب آئے تمہارا کانپ اٹھے
عدو کے واسطے اے برق اک تلوار ہو جاؤ

(رلیہ سکھائل برق سرہی)

رگوید بھاشیہ

अग्ने यं यज्ञमध्वरं विश्वतः परिभूरसि
स इद् देवेषु गच्छति ॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۴

ارتھ۔ اے اگنی۔ جس ہنسا رہت یگیہ کو تو سب طرف سے یا ہر طرح سے ویاپت کرتا ہے۔ وہی دیوتوں کو پراپت ہوتا ہے۔

بھاشیہ

اس منتر کی تشریح کرنے سے قبل تھوڑا وید کے طریقہ بیان کے متعلق عرض کر دینا اچھی معلوم ہوتا ہے۔ وید میں جتنے بھی نام آتے ہیں۔ وہ سب صفاتی ہیں اس بات کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ دوسری بات دھیان میں رکھنے لائق یہ ہے کہ وید میں اکثر وبھکتی پریورتن ہے۔ کو۔ کے۔ ساتھ۔ کے لئے۔ کا۔ کے۔ کی سے پر۔ اوپر۔ میں وغیرہ حروف 'وبھکتی' کہلاتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں سمبودھن (بلانے) کے ساتھ آٹھ وبھکتیاں ہیں۔ وید کے ویاکرن کے مطابق ایک خاص وبھکتی اپنے مخصوص معنی کے علاوہ پرکرن کے مطابق دوسرے ارتھ کو ظاہر کر دیتی ہے۔ ایسے وبھکتی پریورتن کہتے ہیں) بھی ہو جاتا ہے۔ اس سے سمبودھن میں آئی ہوئی وبھکتی کئی بار فاعل (پرتھما وبھکتی) کا کام دے جاتی ہے۔ اس بھاشیہ میں کسی جگہ پرکرن کے سبب ایسا کیا جائیگا۔ تو اسے شارح کی دھینگا مشتی نہ سمجھا جائے۔

وید کوتیا میں ہے۔ کوتیا کی زبان عام زبان سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔ کوی اپنے زور بیان سے بہت دفعہ بیجان اشیا کو خطاب کرتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ شاعر ان اشیا کو مدرک۔ ذی روح یا ذی حس سمجھتا ہے بلکہ اسے ضرورت شاعری سے ویسا کرنا پڑتا ہے۔ وید تو شاعروں کے شاعر کویوں کے کوی کی رچنا ہے۔ وید میں محض روحانی یا اخلاقی اپدیش ہی نہیں ہیں۔ وید تمام علوم و فنون کی کان ہے۔ سبھی ودیائیں بیج روپ سے وید میں موجود ہیں۔ کیونکہ یہ ودیا پستک ہے۔ اس ودیا پستک میں طرز بیان کو نظر انداز کر دیا جاتا تو سچ سچ وید نامکمل رہتے۔ اس قاعدہ کے مطابق وید میں جہاں کوئی غیر ذی روح چیز مخاطب کی ہوئی آپ کو ملے اس کو آپ شاعرانہ انداز میں لیں۔ اس راز کو نہ سمجھ کر سائن آچاریہ جی اور ان کے پیروی کرنے والے یورپین اور ہندوستانی وِدوانوں نے وید کے مطالب بیان کرنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔

پیچھے بتلایا جا چکا ہے کہ اگنی سے دنیا کے انیک کام سنورتے ہیں۔ اب اس منتر میں اگنی سے ہونے والے یگیہ کے متعلق تھوڑا سا اشارہ ہے۔ آج کل یگیہ شبد کے سنتے ہی لوگوں کے دماغ میں ہنسا کے خیال آ جاتے ہیں۔ لغوی معنے لینے سے یگیہ شبد جس دھاتو (مصدر) سے بنتا ہے اس کے تین معنے ہیں (۱) دیو پوجا یعنی پرمیشور اور عالموں کی تعظیم (۲) سنگتی کرن (صحبت نیک اور اشیا کو مناسب تناسب سے اور مناسب اشیا کے ساتھ ملانا اور (۳) دان دینا۔ ان معنوں میں کہیں بھی ہنسا یا جان سے مار ڈالنے کی کوئی بات نہیں۔ جو لوگ یگیہ سے ہنسا یکت کرم معنے لیتے ہیں۔ وہ یگیہ کی اصلیت سے بے بہرہ ہیں۔ وید میں یگیہ کو افضل ترین فعل بتلایا گیا ہے۔ ہنسا (کسی کو زندگی سے محروم کرنا) کیسے افضل ترین فعل ہو سکتا ہے۔ اس منتر میں یگیہ کے ساتھ "ادھور" ادھور صفت لگا کر یگیہ کے متعلق تمام شکوک کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ ادھور کے معنے ہیں۔ جس میں 'ہنسا' نہ ہو۔ کٹلتا دغا فریب ٹیڑھی چال نہ چلو۔ نہ معلوم۔ اس صفت کے ہوتے ہوئے لوگوں نے کیسے یگیہ کے مفہوم کے ساتھ ناپاک کاموں کو وابستہ کر دیا۔

بھگت اپنے بھگتی بھاجن۔ پربھو سے کہتا ہے۔ اے یم کا شنکوں کے پرکاشک نور علی النور گیان سروپ۔ سب کی ترقی کرنے والے پرمیشور۔ آپ جس ہنسا رہت اپکار یکت۔ عیاری اور مکاری سے خالی یگیہ کو ویاپت کرتے ہیں۔ وہ دیوتوں ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ زندگی کی ضروریات پرمیشور نے سب کو عطا کر رکھی ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ جیسے جیسے جس کے افعال اور اعمال ہیں۔ ان کے مطابق سب کو سامان دنیا سے حصہ لینے کا حق ہے۔ لیکن پرماتما کے اپکار کرنے کے سوبھاؤ کو تو کوئی شاذ و نادر ہی اپناتا ہے۔ وید کا ارشاد ہے کہ پرماتما کے اس اپکار بھرے ادھور یگیہ کو دیو۔ عالم کامل۔ خود غرضی سے عاری پر اپکاری ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ارتھات بھگوان کا فرمان ہے۔ جو بھگوان کے رچائے ادھور یگیہ میں سے حصہ لینا چاہیں۔ انہیں دیو بننا چاہیئے۔ سچ سچ رموز قدرت اور راز ہائے سربستہ اگر کسی پر افشا ہوتے ہیں تو دیوتوں پر بے غرض عالموں پر۔ دیو بننے کیلئے کیول ودیا یا علم ہی کافی نہیں۔ بلکہ آچار۔ اعمال اور افعال حسنہ کی بھی ضرورت ہے۔ دوسرے الفاظ میں عقیدت مند بھگت بھگوان سے کہتا ہے۔ پربھو مجھے بھی دیو بنا۔ تاکہ میں بھی تیرے اس ادھور یگیہ سے مستفیض ہو سکوں۔

(۲)

جنو پکش میں۔ اے گیانی تو سب طرح سے ہنسا رہت جس یگیہ کو اپنے احاطہ عمل میں لاتا ہے۔ وہی دیوتوں کو۔ اندریوں کو ملتا ہے۔

جیسا جیسا ہم فعل کریں گے۔ ویسا ویسا ان کا پھل ہمیں شریر اور اندریوں کے ذریعہ بھگتنا پڑیگا۔ یعنی یہ بھول کر بھی خیال نہ کرنا کہ کام اور کرو اور نتیجہ کوئی اور ہوگا۔ کام کا نتیجہ کام کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ تمہارے یگیہ میں کسی پرکار کی ہنسا نہ ہونی چاہیئے۔ سائنس اور علم کی ترقی کے نام پر جو ہنسا ہوتی ہے۔ وید اس کی بھی ممانعت کرتا ہے۔

(۳)

گیان جس ہنسا رہت یگیہ میں ہر طرح ویاپت ہو۔ حاوی ہو۔ وہ دیوتوں کو ملتا ہے نیک کام کرو۔ خلق خدا کی بہبودی اور بہتری کے کام کرو۔ کسی کو تکلیف پہنچانے کا کام نہ کرو۔ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ سارے کام گیان سے کئے جائیں " नास्ति ज्ञान समं प्रियः " اگیان کے سمان کوئی دکھ نہیں۔ اس واسطے اگیان کو ناش کرنے اور گیان کو بڑھانے کا ہمیشہ یتن کرنا چاہیئے۔

(۴)

بھوتک پکش۔ اگنی کے ذریعے جو یگیہ کئے جائیں۔ وہ ہنسا رہت ہونے چاہئیں دیو بننے کے لئے ہنسا کی برائی کا چھوڑنا نہایت لازمی ہے۔

اگنی کے ذریعہ جہاں اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک یگیہ سدھ ہوتے ہیں۔ وہاں شلپ ودیا بھی آگ کے سہارے قائم ہے۔

ماحصل یہ کہ چاہے دینی کام ہوں چاہے دنیوی۔ ہنسا کا جواز نہیں ہے۔ انسان کو حتے الامکان ہنسا سے بچنا چاہیئے۔

ہفتہ وار
اخبار — آریہ ویر — لاہور
۳۰ جون ۱۹۳۷ء

سنیاس منڈل کا سنگٹھن کیا جائے

یہ بات نرو واد ہے کہ پرچار واستوک معنوں میں سینیاسی ہی کر سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند خود سنیاسی تھے۔ اُنہیں دُنیا میں کسی بات کی چنتا نہ تھی ماتا پتا کا گھر یال کمال میں سچے شو کی تلاش اور مزنیہ پروجے پانے کے لکھش کو لیکر چھوڑا تھا۔ برسوں جنگلوں پہاڑوں میں پھرے۔ یوگیوں سے یوگ سیکھا۔ ودیا پڑھی اور آخر متھرا میں ورجانند کے چرنوں میں وید ویدانگ کا پورن گیان پراپت کیا۔ سوامی ورجانند بھی سچے سنیاسی تھے۔ ان کے دل میں ویدک دہرم پرچار کے لئے جوش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ لیکن بردھ اور نیترہین ہونے کے کارن وہ یہ کاریہ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ دیانند جیسا بال برہمچاری رشٹ پشٹ ڈھونڈتے تھے جو ان کی اچھا پوری کرے۔ سنسار میں ویدک دہرم کا سنگھ ناد گونجا دے اور اسیتہ اور پاکھنڈ بکت اویدک متوں کا کھنڈن کرے۔

گورو دکھشنا کے وقت انہوں نے رشی دیانند سے یہی دکھشنا مانگی۔ جاؤ سنسار میں وید پرچار کرو۔ رشی دیانند نے یہ دکھشنا بیسے ادا کی اور کس طرح ویدک دہرم پرچار کیا۔ یہ سب جانتے ہیں۔ اکیلے لنگوٹ بند سنیاسی نے دُنیا کی روپلٹ دی۔ ایک طرف سارا سنسار تھا اور ایک طرف یہ کوپین دہاری سنیاسی۔ اینٹیں پتھر پڑتے۔ زہر ملتے۔ تلواروں سے حملے ہوتے۔ لیکن دیانند کا قدم آگے بڑھتا جاتا تھا۔ بڑے بڑے پنڈتوں اور مولویوں اور پادریوں کو شاستر ارتھوں میں پراست کیا۔ دھمکیاں ملتیں۔ پر لوبھن ملتے۔ لیکن خوف ڈر ان ایمان سے بالاتر دیانند ایک انچ بھی اپنے مارگ سے نہیں ہٹتا تھا۔ شہر شہر اور قصبہ قصبہ میں پھر کر انہوں نے ویدک دہرم کی دھوم مچادی۔ جگہ جگہ سماجیں قائم ہونے لگیں اور سینکڑوں ہزاروں لوگ آرسماجوں میں شامل ہو کر رشی دیانند کے مشن کو اپنانے لگے۔

رشی دیانند کے بعد آریہ سماج کے کام میں بھی بہت بڑا حصہ سنیاسیوں کا ہی ہے۔ سوامی درشنانندجی سوامی وشیشورانندجی سوامی سیتانندجی سوامی شردھانندجی سوامی منیشورانندجی آدی دوانگت سنیاسیوں اور سوامی سروداننجی۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی اچیوتیانندجی سوامی سینانندجی سوامی سوتنترانندجی سوامی ویدانندجی۔ سوامی گنگاگری جی آدی موجودہ سنیاسی مہانوبھاؤں کے کام کو اگر آریہ سماج سے نکال دیا جائے۔ تو بہت تھوڑا ہی باقی واستوک کاریہ رہ جاتا ہے۔ مگر اتنا ہوتے ہوئے بھی اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ سنیاسی پرچار کا اُپیوگی کاریہ کر سکتے ہیں۔ آریہ سماج میں سنیاسیوں کے سنگٹھن کے لئے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تنخواہ دار اپدیشک بھاری تنخواہیں لے کر بھی سنیاسیوں کے مقابلہ میں عشر عشیر کام نہیں کر سکتے۔ سنیاسیوں کے سنگٹھن سے آریہ سماج غافل ہے۔ اپیلوں پر اپیلیں کی جاتی ہیں۔ ہزاروں روپے وید پرچار کے لئے جمع کر کے چند اپدیشکوں اور بھجنیکوں پر جو چند بڑے بڑے شہروں وقصبوں میں ہی بمشکل پرچار کر سکتے ہیں۔ خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں اگر آریہ سماج سنیاسیوں کے سنگٹھن کی طرف توجہ کرے اور اُن کا منڈل بنا کر کوشش کی جائے کہ لاکھوں سادھوؤں میں سے پانچ سو بھی آریہ سنیاسی بنا لئے جاویں اور اسی طرح دس لاکھ بردہ آریہ سماجیوں میں سے بھی پانچ سو کے قریب سنیاس دھارن کر کے آریہ سماج کے پرچار کے لئے اپنی خدمات اس منڈل کو دیدیں۔ اور پہلے موجود کم از کم سو سنیاسی بھی مان لئے جاویں۔ تو گیارہ سو پرچارک سنیاسی آریہ سماج کو مل جاویں۔ جو سارے بھارت ورش میں ویدک دہرم کے پرچار کی دہوم مچا سکتے ہیں۔ ان کے لئے سو سو دو دو سو روپیہ تنخواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ وہ خود بھکشا مانگ کر پرچار کریں گے۔ موجودہ تنخواہ دار اُپدیشکوں کی طرح انہیں ادھیکاریوں کے آگے تنخواہوں و چندوں کے لئے ہاتھ نہ پسارنے پڑیں گے۔ اور نہ گرہستھ و دنیاداری کی زنجیریں ان کے پاؤں میں ہوں گی۔ وہ بے دھڑک ہو کر ویدک دہرم کا پرچار کریں گے۔ اور ان کے آشرم تیاگ اور جیون کا پربھاؤ بھی لوگوں پر پڑے گا۔

آریہ سماج کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اس سمسیا کی طرف دھیان دیں۔ آریہ سماج کے ابتدائی ایام کے آریہ پرش سنیاسیوں کے مہتو کو جانتے تھے۔ پنڈت گورودت جی کے متعلق سوامی اچیوتیانندجی بتلاتے ہیں کہ کس طرح اُنہوں نے انہیں پریم سے کھینچا۔ پنڈت گورودت جی کی سپرٹ سے آریہ سماج کے موجودہ لیڈر کام لیں تو نہ صرف یہ کہ موجودہ آریہ سنیاسی ہی آریہ سماج کے پرچار کے لئے زیادہ سے اُپیوگی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اور بھی کتنے سنیاسی آریہ سماج کی سیوا کے لئے میدان میں آ سکتے ہیں۔

بہرحال ضرورت ہے کہ آریہ لیڈر آریہ سنیاسیوں کے سنگٹھن کے سوال کو ہاتھ میں لیں۔ اور ان کا ایسا سنگٹھن بنا دیں کہ سب سنیاسی مل کر آریہ سماج کے پرچار میں ایک سنگٹھن کے تحت کام کرنے لگیں۔ اس سنیاس منڈل کا سب سنچالن آدی سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہو۔ وہ خود ہی اپنا منڈ لیشور اور ادھیکاری سنیاسیوں میں سے چنیں اور کام کریں۔ اس سنیاس منڈل کا کام کیول مانو رشی دیانند کی سپرٹ کے مطابق سچے سنیاسی کے روپ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہوگا کسی سنستھا کے چکر یا آڈمبر میں نہ پھنسنا ہوگا۔ نرپیکھ ہو کر سنیاس دہرم کی مریادا انوسار وہ جگہ جگہ پھر کر ستیہ سناتن ویدک دھرم کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کریں۔ سچے ویدک مارگ سے پتت ہوئی جنتا کو ویدک دہرم کی شاہراہ پر لاویں۔

مجھے پوری آشا ہے۔ سنیاس منڈل کی میری اس تجویز پر آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب اور آریہ بھائی سنجیدگی سے وچار کریں گے۔ اس ضمن پر آریہ سنیاسیوں سے مفصل کسی دوسرے لیکھ میں مخاطب ہوں گا۔ آج ان سے اتنا ہی نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنا سنیاس منڈل بنانے کا بیڑا اٹھاویں۔ مجھے کئی آریہ سنیاسیوں سے اس کے متعلق بات چیت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس تجویز کے ساتھ سہمت ہیں۔ اور اس منڈل کا بنانا نہایت اوشیک سمجھتے ہیں۔ میں ان سے اور ان کے ساتھ ہی دوسرے سنیاسی مہانوبھاؤں سے نویدن کرتا ہوں کہ وہ منڈل بنانے کا کام شیگھر ہاتھ میں لیں۔ سارے بھارت ورش کے سنیاسی مل کر ایک مرکزی منڈل بنا لیں۔ خاص طور پر شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانندجی اور سوامی ویدانندجی کی توجہ اس طرف دلاتا ہوا اُن سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ منڈل کی سکیم آدی بنا کر شیگھر منڈل کا سنگٹھن بنا دیں۔

(مہر چند شرما)

ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر منسوخ

یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوئی ہے کہ آخر حکومت سرحد نے ہندی گورمکھی گھاتک کو منسوخ کر دیا ہے۔ اس سرکلر سے سارے ملک کے ہندوؤں اور سکھوں میں ناراضگی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی تھی اور اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن جاری رہی۔ اسی بنا پر سابق سرحدی کونسل کے ہندو اور سکھ ممبروں نے اس کا بائیکاٹ کئے رکھا۔ اب گورنمنٹ نے ہر دو ہندوؤں اور سکھوں کی ایجی ٹیشن کو جائز سمجھتے ہوئے اسے واپس لے لیا ہے۔ ہم اس فیصلہ کے لئے گو یہ بہت دیر میں کیا گیا گورنمنٹ سرحد کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور ہندو سکھ بھائیوں کو جنہوں نے اس سرکلر کے خلاف ایجی ٹیشن کر کے اسے منسوخ کرا کر دم لیا مبارک باد دیتے ہیں۔

رادھا سوامی گورو صاحب جی کا انتقال

دیال باغ آگرہ کے رادھا سوامی گورو شری صاحب جی سر آنند سروپ کا مدراس میں ۲۴ جون کی رات کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ آپ کو ایک عرصہ سے یہ بیماری تھی اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے مدراس گئے ہوئے تھے۔ آپ رادھا سوامی مت کے گورو ہوتے ہوئے بھی۔ جن کو بڑی اودیا کہا گیا ہے تعلیمی پرچار صنعت و حرفت کی ترقی و کارخانے وغیرہ کھولنے کے بڑے دلدادہ اور حامی تھے۔ اس کا ثبوت دیال باغ کی کالونی ہے۔ آریہ سماج کے ورودھ آپ نے یتھارتھ پرکاش وغیرہ میں لکھا۔ یہ ٹھیک ہے لیکن آپ کے دماغ پر آریہ سماج کی مہر تھی۔ جو ڈی اے۔ وی کالج لاہور میں تعلیم پاتے ہوئے لگی۔ رادھا سوامی گورو بن کر جو کام صنعت و حرفت و تعلیمی ترقی وغیرہ کا آپ نے دیال باغ میں کیا۔ وہ ڈی۔اے وی کالج کی تعلیم کا پرنام ہے۔ ڈی۔اے وی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ کے دل میں مہاتما ہنسراج کے لئے بڑے عقیدت کے بھاؤ تھے۔ ہمیں صاحب جی کے انتقال پر ان کے پریوار اور رادھا سوامی ست سنگیوں سے ہمدردی ہے۔

ویدک دھرم نمبر نہایت شاندار ہوگا

آریہ ویر کا ویدک دھرم نمبر ۳۰ جولائی کو بڑی آب و تاب سے پرکاشت ہوگا۔ اس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں اور یہ نمبر آریہ سماج کے چوٹی کے سنیاسیوں، لیڈروں، ودوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ اور ٹھوس لیکھ دیں اور چیدہ آریہ شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت ہی شاندار مرقع ہوگا۔ لیکھوں اور نظموں کے لئے پتر لکھے گئے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی مہانو بھاؤ کو پتر نہ بھی ملے تو بھی وہ اپنا لیکھ و نظم اس نمبر کے لئے جلد از جلد بھیج دیویں۔ تاکہ نمبر میں چھپ سکیں۔ نمبر کا سائز جیسا کہ پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے۔ رسالہ کا اور قیمت دو آنہ فی پرچہ ہوگی۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس نمبر کا جو پرچار کے لئے بہترین اور ویدک دھرم کے بدترین مخالف کے دل پر ویدک دھرم کا سکہ بٹھا دینے والی بھینٹ ہوگی۔ خوب پرچار کریں اور جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر ارسال کر دیں۔

لنڈن یونیورسٹی کے امتحان میں اول

لنڈن سے یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے کہ ڈی۔اے وی سکول لاہور کے معزز ہیڈ ماسٹر لالہ سورج بھان جی ایم اے لنڈن یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ ڈی میں اول رہے ہیں۔ اس امتحان میں انہوں نے جو مضمون لکھا ہے۔ لنڈن یونیورسٹی نے منظور کر لیا ہے۔ اس کامیابی کے لئے لالہ سورج بھان جی کو مبارک باد دیتے ہیں۔

آریہ سماج سانگلہ ہل کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سانگلہ ہل ضلع لائل پور کا سالانہ جلسہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ جون کو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ مجھے بھی اس جلسہ میں نمنترت کیا گیا تھا۔ جو کچھ میں نے وہاں دیکھا۔ اس کی بنا پر سانگلہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو مبارک باد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ۲۵ جون کی شام کو نگر کیرتن تھا۔ جو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ ۲۶ - ۲۷ جون کو دلت ادھار کانفرنس۔ کوی دربار اور سوامی سدانند جی۔ پنڈت بدھ رام جی۔ پنڈت ولبھنی شاستری جی راتم (آریہ ویر) پنڈت سوم دیو جی پرو ہت آریہ سماج کالج سیکشن لائل پور۔ شری ہیرا لال جی گاندھی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے اپدیش اور لیکچر اور مہاشہ کبیر چند جی مہاشہ ہنسراج جی اور مہاشہ رام لال آدی بھجنیکوں کے بھجنوں دوارا خوب امرت ورشا ہوئی۔ سینکڑوں شدھ ہوئے آریہ مہاشہ بھائی پریوار سمیت اس جلسہ میں سملت ہوئے۔ ان کی شردھا اور ویدک دھرم سے پریم دیکھ کر دل انتی پرسن ہوتا تھا۔ اور محسوس ہوتا تھا۔ کہ آریہ سماج نے کتنا کام کیا ہے۔ اور کس طرح ان بھائیوں میں آریہ سماج کا کام کرنے کا میدان ہے۔

دلت ادھار کانفرنس اس جلسہ کی جان تھی۔ یہ ۲۶ جون کی شام کو ۴½ بجے مہاتما گاندھی کے سپتر شری ہیرا لال گاندھی کی زیر صدارت بڑے کامیابی سے ہوئی۔ ہیرا لال جی کو سٹیشن سے جلوس کے روپ میں لایا گیا۔ دلت ادھار کانفرنس میں لالہ بھاگ مل جی۔ سردار لال سنگھ اور پنڈت سوم دیو جی آدی سجنوں نے دلت ادھار پر تقریریں کیں۔ پانچ ریزولیوشن دلت ادھار سمبندھی سروسمتی سے پاس ہوئے۔ ان ریزولیوشنوں پر ماسٹر لوکناتھ جی راتم۔ لالہ کندن لال جی پردھان آریہ سماج سانگلہ وغیرہ کی تقریریں ہوئیں۔ جن کے بعد ہیرا لال جی گاندھی نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں آپ نے آریہ سماج اور رشی دیانند کا دھنیہ واد کیا۔ اور کہا کہ یہ ان کی کرپا ہے کہ میں آج پھر اس پونیہ دھرم میں ہوں۔ آپ کی تقریر سن کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ آریہ سماج اور اس کی سپرٹ کو سمجھنے لگے۔ جلسہ میں حاضری چھوٹے سے قصبہ میں بڑے بڑے شہروں کی طرح ہوتی تھی۔ سینکڑوں شدھ ہوئے ہوئے مہاشہ بھائی بہن ارد گرد کے دیہات سے آئی ہوئی تھیں۔ ان سب کے بھوجن آدی کا پربندھ رشی لنگر میں تھا۔ سانگلہ ہل کے آریہ بھائی اور آریہ ویر بڑے اتساہ سے کاریہ کر رہے تھے۔ اگرچہ بتایا جاتا ہے کہ پچھلے دو سال جلسہ نہ ہوا۔ لیکن اس جلسہ پر جو اتساہ دیکھا گیا۔ اس سے پوری آشا ہو گئی ہے۔ کہ اب سانگلہ آریہ سماج میں نئے جیون کا سنچار ہو جائے گا۔ مجھے تو وہاں مہاشہ کندن لال جی پردھان آریہ سماج۔ آریہ ویر ماسٹر لوکناتھ جی۔ ڈاکٹر نند گوپال جی۔ مہاشہ شردھا رام جی اور مہاشہ سوہن لال جی منتری آریہ سماج اور دوسرے آریہ ویر دلو جوانوں کو دیکھ کر یہ نشچہ ہو گیا ہے کہ یہ سب بھائی ہمت کریں تو سانگلہ سماج پنجاب کی بڑی بڑی سماجوں سے بازی لے جا سکتا ہے۔ بہت سی دوسری سماجوں کی طرح یہاں بھی افسوس سے دیکھا گیا کہ آریوں میں کچھ باہمی پھوٹ و پارٹی بازی ہے۔ اس کو ختم کر کے سانگلہ کے آریہ بھائیوں کو آریہ سماج کے کام میں لگ جانا چاہئے۔ میں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے سانگلہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو ہاردک دھنیہ واد دیتا ہوں۔ جس پریم کا اظہار سانگلہ کے دو دن کے میرے قیام میں ماسٹر لوکناتھ جی نے میرے ساتھ کیا۔ اس کے لئے ان کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ اور بیان کر دوں کہ آپ سچ مچ آریہ سماج کے لئے تڑپ رکھنے والے سچے آریہ ویر ہیں۔ اور جہاں ہی نہیں ارد گرد کے علاقہ میں بھی آپ کے پرشارتھ سے آریہ سماج کے پرچار کو کامیابی مل رہی ہے۔ آپ آریہ ویر کے بڑے پریمی ہیں دس گراہک نئے آپ نے آریہ ویر کے اس موقعہ پر بنا کر اپنے پریم کا ثبوت دیا۔

(دھرم چند شرما)

آریہ سماج کا طرزِ حکومت و موجودہ جھگڑے

(لیکھک شریمان لالہ دیوی چند جی ایم - اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور)

آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ آریہ سماجوں میں انتخابوں و سنستھاؤں کے متعلق بہت جھگڑے ہو رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ آریہ سماج کے نظام کے شیرازہ کو کمزور یا ڈھیلا کرنا ہوتا ہے۔ بہت سارے سادھارن ممبر جو نئے نئے آریہ سماج میں اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ ان جھگڑوں کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں اور آریہ سماج کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ان کی بھول ہے۔ جھگڑے ہوتے ہیں وہ آریہ سماج کے اصولوں کی صداقت کے متعلق نہیں ہوتے ان کا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ آریہ سماج کے ایگزیکٹو پہلو میں ہوتے ہیں اور جھگڑے نظام کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان جھگڑوں کو دیکھ کر گھبرا نہ جانا چاہیئے۔ طاقت کا حاصل کرنا قدرتی خواہش ہے۔ جو سماج میں داخل ہو کر رہتا ہے۔ وہ قدرتی طور پر چاہتا ہے۔ کہ اس کی آواز کی زیادہ قدر ہو۔ مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ سماج کے واسطے اس کی کوشش کم ہو جاتی ہے۔ وہ پوری تن دہی سے پھر کام نہیں کرتا۔ بعض حالات میں وہ سماج کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ یہ اُس کی غلطی ہے۔ ویدک چرچ کی طرزِ حکومت سے ہے۔ ایک آدرش سیوک کو چاہیئے کہ سماج کا خود کرے۔ مگر اس کے CREDIT یا پرشنسا دھیکار کی پرواہ نہ کرے۔ جو ایسے اونچے اصول کی پیروی کرتا ہے اس کو آریہ سماج میں کبھی مایوسی نہیں ہوتی۔ میں یہ جانتا ہوں کہ آریہ سماج میں ایسے آدمی بعض اوقات داخل ہو جاتے ہیں۔ جو اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے سماج کے عہدہ دار جائز یا ناجائز طریق سے بن جاتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو سماج میں چودھری نہیں بننے دینا چاہیئے۔

ہمارے جھگڑوں کی تہ میں آریہ سماج کے طرزِ حکومت کو ٹھیک طور پر نہ سمجھنا ہے اگر ممبران اُن اصولوں کو سمجھ لیویں۔ جن پر رشی دیانند نے آریہ سماج کے چرچ کے نظام کی بنیاد رکھی ہے اور ممبران اُن پر دل سے عمل کریں تو جھگڑوں کا سماج سے خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یا بہت حد تک کم ہو سکتے ہیں۔

کسی چرچ کی حکومت کے تین طریقے ہیں۔ اول گورو ڈم۔ یہ طریقہ سکھ گوروؤں رادھا سوامی مت والوں۔ وادو پنتھیوں کبیر پنتھیوں اور نکتی نوح والوں نے اختیار کیا ہے۔ گورو ڈم یا ڈکٹیٹر شپ کی یہ خوبی ہے کہ کچھ سمے کے لئے اندھہ وشواش سے سنگٹھن ہو جاتا ہے۔ مگر اگیان کی بڑھتی سے نظام سارا بگڑ جاتا ہے۔ گورو ڈم میں تقلید کرنے کی عادت بڑھ جاتی ہے۔ آزادانہ طور پر وچار کرنا انسان چھوڑ دیتا ہے۔ آتما۔ ضمیر۔ خیالات کی آزادی کا خون ہو جاتا ہے قومیں ایک انسان کے پیچھے چلنے سے نشٹ بھرشٹ ہو جاتی ہیں۔ PERICLES نے اپنے ملک میں سب لوگوں کو آزادانہ طور پر سوچنے سے روکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ملک غیروں کے مطیع ہو گیا۔ نپولین و قیصر نے بھی ایسا ہی کیا۔ جہاں امپیریلزم یا گورو ڈم بڑھ جاتی ہے۔ جنتا کمزور ہو جاتی ہے۔ گیان و علم کی ترقی رک جاتی ہے۔ ہٹلر۔ مسولینی و مصطفےٰ کمال پاشا کی ڈکٹیٹر شپ سے ان کے ملکوں میں سنگٹھن دکھائی دیتا ہے۔ مگر زمانہ بتائے گا کہ اگر ان کی پالیسی میں تبدیلی نہ ہوئی تو نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔

دوسرا طریقہ مہاتما بدھ کا ہے۔ انہوں نے جمہوریت کے اصول کو اپنے چرچ میں داخل کیا۔ اور بھکشوؤں کی کونسل بنا کر سب کام ان کے سپرد کر دیئے۔ یہ گورو ڈم کی نسبت زیادہ کامیاب ہوئی۔ مگر مہاتما بدھ کی سنستھا میں یہ کمی رہ گئی کہ مہاتما بدھ نے اُپدیشکوں کی سنستھا کو ٹھیک اصول پر قائم کر دیا۔ مگر گرہستیوں کو

پنجابی گیت

ٹیک:- میرا چِت لگا رہے۔ لگا رہے ہر حال دیش ہِت لگا رہے۔

مانری بھاشا گھر گھر پھیلا دوں
دیو بانی گھر گھر پہنچا دوں
ستنا کر دوں گیان
میرا چِت لگا رہے

اپنی اپنے قسمت بھی کر دوں
ملک سے دُور غریبی کر دوں
وِدیا کا کروں دان
میرا چِت لگا رہے

ذات پات کے جھگڑے مٹا دوں
چھوت چھات کو دُور بھگا دوں
دلتوں کا کروں مان
میرا چِت لگا رہے

اندھکار اور تمس ہٹا دوں
وید جیوتی ہر طرف پھیلا دوں
پھیلے پھر برہم گیان
میرا چِت لگا رہے

مانری سبھیتا کو اپناؤں
اپنے دیش کا پہنو کھاؤں
ہو جاؤں قربان
میرا چِت لگا رہے

کھشاتر تیج میں برتی سادھ لوں
بھُج بل پورش پیدا کر لوں
ورد دے دو بھگوان
میرا چِت لگا رہے

(بلرام پرشاد ...)

جن کے اندر ان کے دہرم کے سیوکوں نے پرچار تو کرنا تھا کسی نیم میں نہیں باندھا۔ اور بھکشوؤں پر نگرانی رکھنے کا جنتا کو کوئی ادھیکار نہیں دیا۔ سچ پوچھو تو ان کے دھرم کے زوال کا بڑا بھاری کارن یہ ہے کہ جنتا کو ان کے دھرم سنستھاؤں کے پربندھ میں کوئی دخل نہیں۔ اُپدیشک آلسیہ و لالچ میں پڑ کر اپنے کام کو بھول گئے اور گرہستھوں نے ان کے حالات کو دیکھ کر یہ محسوس کیا کہ سنگھ کے بوجھ کو پرے پھینکنے کے لئے بدھ دہرم سے ہی کنارہ کشی ایک مانز سکھ کا اُپائے ہے۔ بس کنارہ کشی سے بدھ دہرم گر گیا۔ باوجود اس کے کہ اس کے انویائیوں کے پاس بڑے بڑے مندر موجود تھے۔ اور اس کے سادھوؤں نے بڑے بڑے آڈمبر رچے ہوئے تھے۔ بھکشو آڈمبر میں پھنس گئے۔ مٹھ بنائے۔ مٹھ آدھیش بن گئے۔

تیسرا طریقہ یہ تھا کہ گرہستھوں اور ان کی سبھاؤں کو چرچ کے انتظام میں اختیارات دئے جائیں اور اُپدیشک منڈلی کا انتظام گرہستھوں کے ہاتھ میں ہو۔ اُپدیشک بھی آریہ سماج کے ممبر ہوں۔ اور ان کو آریہ سماج کے انتظام میں رائے دینے کا اختیار ہو۔ مگر اس ادھیکار میں کوئی خصوصیت نہ ہو۔ گویا چرچ کو جنتا کی پارلیمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے۔ آریہ سماج کے ایک معمولی ممبر کا چرچ کے انتظام میں اتنا ہی حق ہے۔ جتنا کہ ایک نہایت تجربہ کار بزرگ ہستی یا کسی مہاتما یا سنیاسی کا ہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج نے تیسرا طریقہ اختیار کیا اور آریہ سماج کو ایک مذہبی جمہوری گورنمنٹ بنایا۔ یہ دُنیا میں ڈیموکریسی (پرجا تنتر راجیہ) کی بڑی ہی فراخ مثال ہے۔

یہ طریقہ پہلے دونوں طریقوں سے بہتر ہے۔ جان سٹوارٹ مل کا قول ہے۔

DEMOCRALY IS THE BEST AS WELL AS THE WORST FORM OF GOVERNMENT

پرجا تنتر پربندھ کی یہ خوبی ہے۔ کہ اگر رائے دہندگان اپنی ذمہ داری کو ٹھیک طور پر محسوس کریں تو وہ بہت دیرپا۔ نہایت مفید اور سچے اُتساہ کو پیدا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اگر رائے دہندگان بے سمجھ دیش بھگتی اور دھرم بھگتی سے محروم اپنے مفاد کو سوسائٹی کے مفاد پر ترجیح دینے والے

اخلاقی طور پر بزدل۔ مل کر کام کرنے کی عادت سے بے بہرہ ہوں۔ تو یہ پربندھ نہایت ناقص اور ہانی کارک ہو سکتا ہے۔ انگلینڈ فرانس۔ امریکہ میں پرجا تنتر راجیہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی شکتی اقوام پربندھ کی بیرونی آڈمبر میں نہیں ہے۔ بلکہ اس بات میں ہے کہ جن کو رائے دینے کا ادھیکار ہے۔ وہ کیسے ہیں۔ اور جن کو منتخب کیا جاتا ہے۔ وہ کیسے ہیں۔ جو اُچیہ ادھیکار شری سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کے ممبروں کو دیا ہے۔ اس کے ٹھیک استعمال کے لئے آریہ سماجیوں کی قابلیت کو بڑھانا ضروری ہے۔

ادھیکاری ایسا ہونا چاہئے جو وقت کو سنبھال سکے۔ اپنے عہدہ کے فرائض کو اچھی طرح سے ادا کر سکے وہ خوش خلق ہو۔ دوسروں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن نہ بنائے۔ اس میں جرأت و اخلاقی دلیری ہو۔ وہ برائی کا مقابلہ کر سکے اور سوسائٹی کو گرنے نہ دے۔ ادھیکاری سمجھے کہ وہ جنتا کا نوکر ہے۔ جب تک جنتا کام لینا چاہے اس سے کام لے لیجئے اگر جنتا اسے الگ کرے تو اسے خفا ہو کر سماج کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ امریکہ میں ۴ برس کے بعد پریذیڈنٹ ریٹائر ہو کر ججوں کے سامنے جن کو اس نے مقرر کیا تھا وکالت شروع کر دیتا ہے۔ فرانس میں پریذیڈنٹ ریٹائر ہو کر نئے پریذیڈنٹ کا وزیر بن جاتا ہے۔ HAOVAR روزویلٹ کو مبارک باد دیتا ہے۔ کہ وہ کامیاب ہوا۔ ریمزے میکڈانلڈ آج بالڈون کا افسر ہے۔ پھر اس کے ماتحت کیبنٹ میں کام کرتا ہے اور ہتک نہیں سمجھتا ہے۔ آدرش حکومت کا نہیں بلکہ سیوا کا ہونا چاہیئے۔ یہ امر قابل افسوس ہے کہ ہمارے چرچ میں ڈسپلن کمزور ہو رہی ہے۔ جس کو ہم پردھان بناتے ہیں۔ اس کا حکم ماننا ہمارا فرض ہے۔ اس کی بے عزتی سماج کی بے عزتی ہے۔ ہم اسے برطرف کر سکتے ہیں۔ مگر بے عزت نہیں کر سکتے۔ پریذیڈنٹ کوئی موروثی عہدہ نہیں بن جانا چاہیئے۔ اگر جنتا مخالف ہو تو ادھیکاری کو استعفےٰ دے دینا چاہیئے۔ آریہ سماج کے اندر جب تک سچی جمہوری سپرٹ پیدا نہیں ہوتی موجودہ جھگڑے و فساد بند نہیں ہونگے۔ یہ سپرٹ اس طرح سے پیدا ہو سکتی ہے

(۱) فرمانبرداری کی سپرٹ پیدا کی جاوے (۲) ذاتی مفاد کو سماج کے مفاد پر ترجیح نہ دی جاوے بلکہ اس کے مطیع کیا جاوے (۳) ذاتی رائے کو کثرت رائے کے مطیع کیا جاوے اور ذاتی رائے نہ مانی جانے پر سماج کو نہ چھوڑا یا کوسا جائے۔ (۴) ذاتی رنجشوں و کدورتوں کو سماج سے بالائے طاق رکھا جائے۔

آریہ سماج کا سنگٹھن ہونا ضروری ہے۔ میں نے مختصر طور پر آریہ سماج کے چرچ کی طرز حکومت کا ورنن کیا ہے۔ اگر سبھاسد ان و ادھیکاریاں پرجا تنتر راجیہ سپرٹ کو سمجھیں۔ ان کے دل میں سیوا کا بھاؤ موجزن ہو۔ اور جب سبھاسد کسی ادھیکاری سے سیوا نہ لینا چاہیں وہ ناراض نہ ہو کر بھی سادھارن سبھاسد کی حیثیت سے کام کرتا رہے۔ تو کسی قسم کے جھگڑے و فساد سماج میں نہ ہوں گے۔ ادھیکاریوں کے چناؤ میں خاص احتیاط استعمال کرنی چاہیئے۔

اصول شخصیتوں سے بالاتر ہیں۔ شخصیتیں آتی و جاتی رہتی ہیں۔ ان کی خاطر خواہ وہ کتنی ہی اعلےٰ کیوں نہ ہوں۔ اصول و مفاد سماج کو کبھی بھی قربان نہیں کرنا چاہیئے پرماتما کرے کہ لیے نیاگی تپسوی بےغرض سیوک آریہ سماج کے ادھیکاری چنے جایا کریں۔ سبھاؤں کو سماجیوں کے جھگڑے شانت کرنے کے لئے ایک CONCILIATION BOARD ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب جھگڑے اس کے سپرد کئے جاویں۔ اور جو اس کا فیصلہ ہوگا۔ وہ ناطق و سب کے واسطے قابل عمل ہو۔ پرماتما کرے کہ ہم کو ان جھگڑوں سے جلد نجات میسر ہو۔ تاکہ ہمیں شانتی و تسکین حاصل ہو۔ (اوم شم)

مہرشی دیانند سے خطاب

پیغام وید جس نے سنایا تمہیں تو ہو! | پستی سے ہم کو جس نے اٹھایا تمہیں تو ہو
ویدوں کا ناد جس نے بجایا تمہیں تو ہو! | سوتے ہوؤں کو جس نے جگایا تمہیں تو ہو
یکبار پستیوں میں گرے جا رہے تھے ہم | مٹنے سے ہم کو جس نے بچایا تمہیں تو ہو
ہندوستان کے مطلع تاباں سے اے رشی | تاریکیوں کو جس نے ہٹایا تمہیں تو ہو
اے فخر قوم! ناز وطن! افتخار دہر! | دُنیا کو جس نے رستہ دکھایا تمہیں تو ہو

طوفان بدتمیزی شور زمانہ میں
جس نے ترانہ "اوم" گا گایا تمہیں تو ہو

(دیکھنا تمہارا زار و فگار ... لالہ ... (راولپنڈی))

بیروزگار مفت طلب کریں

اگر آپ بیروزگاری سے نجات چاہتے ہیں اور دولت و آزادی کے خواہشمند ہیں تو پاس تشریف لاکر عملی طور پر اپنے گھر بیٹھے ... قسم کے ولایتی انگریزی صابن خوشبودار ... فیس کریم سنو فیس پوڈر وغیرہ بنانے ... مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس ... بیروزگاری کا معالج مفت طلب کریں۔ مینیجر جگجیت سوپ فیکٹری ... جکھڑ ضلع لائل پور (پنجاب)

پرکاش پوری جی جب اپنے انوبھو سنا چکے تو مہاتما جی نے کہا۔ بھائی بھوجن کر کے وشرام کر کے یہاں آجانا۔ لوگوں نے شانتی پاٹھ پڑھا اور اس کے بعد اپنے اپنے ڈیروں کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں کہتے جاتے تھے۔ کہ پرکاش پوری جی سچ مچ پرکاش کی پوری ہیں۔ اگر ان کے ہردے میں گیان کا پرکاش نہ ہوتا تو یہ اس اوستھا کو کبھی بھی نہ پہنچ سکتے۔ کتنا تیاگ ہے۔ پھر کمال دیکھو۔ نہ تو اپنے ماتا پتا کا نام بتایا نہ جنم استھان کے متعلق کچھ بتایا۔ پجاری جی کا نام لیا تو آدر سے کیا مجال۔ جو کوئی شکایت کی ہو۔ چہرے پر کتنی شانتی ہے۔ سچ مچ ایسے مہاتماؤں کے کارن ویدک دھرم آج تک جیونت ہے۔ وہ ڈاکٹر بھی کوئی وچتر ہی ہے۔ جس نے اپنے جیون کا لکشیہ ہی ویدک دھرم پرچار بنا رکھا ہے۔

دوپہر بعد پھر سنگت اکٹھی ہوئی۔ سب سے پہلے بھجن ہوئے۔ ایک پرگیا چکشو راگی آگئے تھے۔ انہوں نے اپنی منڈلی کے ساتھ سنگت کی ندی بہادی۔ جس میں بچے بوڑھے۔ راگی ویراگی۔ مرد عورت سب نے اسنان کیا۔

بھجن کے بعد شری مہاتما جی نے کہا۔ سجنو مجھے اس وقت اس سنگت میں بہت سے نئے سجن بھی آئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس واسطے میں اس ست سنگ کا نیم بتلا دینا چاہتا ہوں۔ یہاں ویاکھیان نہیں سنائے جاتے ہیں بلکہ یہاں جو سجن بولنا چاہے۔ وہ اپنی کتھا سنائے۔ جس میں وہ بیان کرے کہ وہ کس طرح ویدک دھرمی بنا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس طرح سچائی لوگوں کو اپنا داس کرتی ہے۔ جب ایک شخص اپنی کتھا سماپت کر لیں۔ دوسرے سجن کھڑا ہونے کا کشٹ کیا کریں تاکہ میں جان سکوں کہ اب سجن ہمیں کرتارتھ کر گئے۔

مہاتما جی کے اتنے کہہ چکنے پر ایک سجن کھڑے ہوئے۔ سر پر لمبے لمبے بال وہ بھی بکھرے ہوئے۔ لمبی داڑھی۔ گلے میں ایک لمبا گھٹنوں تک لٹکتا ہوا کرتا۔ سر کے بالوں میں شاید کوئی سفید بھی تھا۔ لیکن داڑھی بالکل کالی سیاہ چمکتی ہوئی۔ آنکھیں پُر نور۔ چہرہ پُر نورانی۔ معصومانہ مسکراہٹ۔ قد کا مضبوط شریر۔ تجربہ بھی ہوئے ہیں جو بزرگی کے سارے آثار ظاہر تھے۔ اور دیکھنے سے ان کے پرتی شردھا اور بھگتی ہو جاتی تھی۔ وہ ہاتھ جوڑ کھڑے تھے۔ مہاتما جی نے ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اس پر وہ بولنے لگے۔

وارتا شنک یا سو ساکھی

سلسلہ مضمون

پندرھویں وارتا (سو ساکھی کی قسط نمبر ۱۵)

شری بان پرستھ مہاتما شوشرما جی کا کتھن

(لیکھک شری مان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

ओ३म् पुनन्तु मा देव जनाः पुनन्तु मनसा धियः । पुनन्तु विश्वा भूतानि जात वेदः पुनीहि मा ॥ यजु० १९।३९

اے سب سے پرم پوتر۔ شُدھ مکت سوبھاؤ۔ سب کو پوتر کرنے والے بھگون۔ آپ کی دیا سے تیرے پیارے جن مجھے پوتر کریں۔ دھیانی مہاتما اپنے منن شکتی کے دوارا مجھے شُدھ کریں۔ سنسار کے سب پدارتھ میرے دوش دور کرنے کا کارن بنیں۔ ہر ایک پدارتھ میں وراجمان بھگون۔ آپ مجھے شُدھ اور نرمل کیجئے۔

مہاتما جی۔ پوجنیہ مہاتماؤں۔ بہنو اور بھائیو۔ میرا نام شوشرما ہے۔ میں بان پرستھ ہوں۔ میری عمر ۶۵ برس کی ہے میں اپنی کتھا آپ کو بہت سنکشیپ سے سناؤں گا۔ میری کتھا بہت لمبی نہیں ہے۔ میرا جنم ایک بہت کٹر پورانک گھرانے میں ہوا ہے۔ میں نے رشی کے درشن کئے ہیں۔ میں ویسے تو مدھیہ پردیش کا ہوں لیکن آیو کا ادھک بھاگ میں نے بنگال میں گزارا ہے۔ جس وقت مہرشی دیانند سرسوتی جی کلکتہ پدھارے تھے۔ اس وقت میں وہیں تھا۔ جس سمے رشی کا ورودھ کرنے کے لئے کلکتہ میں آریہ سنمارگ درشنی سبھا ہوئی تھی۔ تب بھی میں وہیں تھا۔ رشی کے سدھانتوں کا سکہ تو اسی سمے میرے ہردے پر جم گیا تھا۔ لیکن میرے جیون میں پریورتن بہت دیر میں ہوا۔

کٹر پورانک گھرانے میں جنم لینے پر بھی دیش بھرمن اور پرم ہنس رام کرشن جی اور اور برہم سماج کے پرکھیات (مشہور) نیتا شری مہرشی دیویندر ناتھ ٹھاکر سر کیشب مہاتماؤں کی ست سنگتی کے کارن میرے ہردے میں اُدار بھاؤ پیدا ہو چکے تھے۔ کلکتہ میں جب رشی پدھارے تو میں ان کے اپدیش سننے برابر جایا کرتا تھا۔ مجھ پر ان ویاکھیانوں کا اثر اب تک ہے۔

اگرچہ میں اس وقت ان کا ورودھ کرتا تھا۔ اور اپنی متر منڈلی میں بیٹھ کر سوامی جی پر پھبتیاں بھی اُڑاتا تھا۔ لیکن ان کا درشن کئے بغیر اور ان کا ویاکھیان سنے بغیر مجھے چین نہ پڑتی تھی۔ اس کا ایک اداہرن آپ کو دیتا ہوں ایک دن مجھے بہت زور کا بخار ہو گیا۔ سارا دن بخار سے میں بیحال تھا۔ جب سوامی جی مہاراج کے ویاکھیان کا سمے آیا۔ تو اسی بخار کی حالت میں ویاکھیان سننے چل دیا۔ گھر والے مجھے بہت منع کرتے رہے۔ لیکن میں نے ان کی ایک نہ مانی۔ دو گھنٹے تک مہاراج جی کا ویاکھیان ہوتا رہا۔ میں نے وہ ویاکھیان خوب دھیان سے سنا۔ بھگوان کی دیا سے میرا بخار جاتا رہا۔ لیکن کمزوری زیادہ تھی۔ اس واسطے لوگوں کے چلے جانے پر جب میں نے اُٹھنے کا یتن کیا تو لڑکھڑا کر گر پڑا۔ سوامی جی ویاکھیان کے بعد ابھی وہیں ٹہل رہے تھے۔ انہوں نے مجھے گرتا دیکھا اور شیگھر میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر سہارا دیا اور میرے گرنے کا سبب پوچھا۔ میں نے اپنے بخار اور سوامی جی کے ویاکھیان سننے کے لئے اپنی ضد اور بخار اترنے وغیرہ ساری باتیں کہہ ڈالیں۔ دیالو دیانند کو بہت دیا آئی۔ انہوں نے مجھے میرے گھر پہنچانے کا پربندھ کیا۔ گھر آنے میرے ماتا پتا کو میرے پرتی اس سنت شرومنی کی دیا کا گیان ہوا۔ میرے ماتا پتا اب تک سوامی دیانند جی مہاراج کو ناستک مانتے تھے۔ ان کے درشن میں پاپ مانتے تھے۔ لیکن اس ویت راگ نرلیپ مہاتما کے اس انوپم دیا پورن دیوہار سے وہ بھی پگھل ہو گئے۔ اور دھنیواد پرکاشت کرنے کے شبھ بھاو سے اگلے دن مجھے ساتھ لے کر ان کی چرنوں میں اپستھت ہوئے۔ سوامی جی نے مجھے دیکھ کر فوراً جان لیا کہ ساتھ والے میرے ماتا پتا ہیں۔ میرے پتا جی نے ان کے آگے کچھ پھل مٹھائی وغیرہ پدارتھ بھینٹ دھرے۔ سوامی جی نے اس میں کچھ میرے ماتا پتا اور مجھے دے کر شیش وہاں بیٹھے ہوئے سجنوں میں بانٹ دی۔ آپ کچھ بھی نہ کھائی۔ میرے پتا جی کے آگرہ کرنے پر مہاراج نے آدیش کیا۔ ہم نیت سمے سے آگے پیچھے نہیں کھاتے۔

اس کے بعد سوامی جی نے مجھ سے پوچھا شِو۔ تم کچھ پڑھے بھی ہو یا نہیں۔ میں نے جواب دیا مہاراج تھوڑا تھوڑا پڑھا ہوں۔ سوامی جی نے پھر پوچھا سندھیا گائتری بھی جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ مہاراج جانتا ہوں۔ سوامی جی نے کہا۔ گائتری منتر سناؤ۔ مجھے سنانے میں سنکوچ ہوا۔ تب سوامی جی نے کہا ارے اس رتن کو چھپاتے ہو۔ اسے مت چھپاؤ۔ یہ ظاہر کرنے سے میلا نہیں ہوتا بلکہ اور ادھک چمکتا ہے۔ اچھا تمہیں اس کے ارتھ آتے ہیں۔ میں نے تو بیان کیا۔ مہاراج منتروں کے ارتھ بھی ہوتے ہیں ہم نے تو یہ سن رکھا ہے کہ کرم کانڈ کے منتر کیول پڑھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اس پر سوامی جی مہاراج نے اتینت کھید سے کہا۔ اس دیش میں اودیا کتنی پھیلی ہوئی ہے۔ جو وچار ساگری کا مول ہیں۔ ان کو یہ لوگ بے معنے اور بے مطلب واکیہ سمجھے بیٹھے ہیں اور پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ شِو۔ تم نہیں جانتے اس میں تمہارا اپرادھ نہیں۔ اچھا دیکھو ہم تمہیں بتلاتے ہیں۔ تم کچھ پڑھے ہو تمہاری سمجھ میں آسانی سے ہماری بات آجائیگی۔ مہاراج نے بڑی اتم ریتی سے مجھے گائتری منتر کے ایک ایک کا ارتھ سمجھایا۔ میرے پرارتھنا کرنے پر انہوں نے اپنے پوتر ہاتھوں سے لکھ کر بھی دیا۔ میں اُسے آج تک سنبھال کر اسے اپنے پاس رکھے ہوئے ہوں۔

اس کے بعد سوامی جی نے مجھ سے کہا۔ شِو۔ تمہاری آیو کافی لمبی معلوم ہوتی ہے۔ تم اپنے آیو میں شُبھ کرم کرنا ۲۵ برس کی عمر سے پہلے بواہ نہ کرنا۔ ۵۰ برس کی آیو میں گرہستھ آشرم چھوڑ دینا۔ گرہستھ میں رہتے لمپٹ مت ہونا۔ سندھیا دونوں سمے کرنا۔

میں سوبھاؤ کا چنچل تھا۔ میں نے کہا۔ مہاراج۔ شاستروں میں تو تین کال سندھیا کرنا لکھا ہے۔ آپ دو کال

بنتے ہیں۔ مہاراج نے اس کا جواب دیا۔ وہ آج تک میرے ہردے پٹ پر انکت ہے۔ انہوں نے فرمایا سندھیا شبد کا ارتھ ہے وہ طریقہ جس سے دھیان اچھی طرح سے کیا جا سکے۔ اس کے لئے پراتہ کال اور شام ہی اُچت کال ہے۔ دوپہر کو توچت اتینت چنچل اور استھر ہوتا ہے اس وقت سندھیا ہو ہی نہیں سکتی باقی دیکھو وید منوسمرتی میں صبح و شام ہی سندھیا کرنے کا ودھان ہے۔

سندھیا تین کال کرنی چاہیئے!

اس کا مطلب بھی اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ سندھیا ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ اس میں ناغہ کبھی نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ تین کال میں سندھیا کا ودھان ہے۔ برہمچریہ۔ گرہستھ آشرم اور بان پرستھ میں۔ اسی واسطے کہا گیا کہ سندھیا تین کال کرنی چاہیئے۔

سندھیا کو برہم یگیہ کہتے ہیں سندھیا اور شیش چار مہا یگیہ اس شریر اور آتما کو سنسکرت کرتے کے ان کو "برہمی" بنانے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب شریر اور آتما برہمی یعنی برہم بھاؤ سے بھرپور ہو گئے تو پھر سنیاس کا ادھیکار آتا ہے۔ یعنی سنیاس یا جیون مکت دشا پراپتی کے لئے سندھیا کرنا ہوتی ہے اور یہ زیادہ سے زیادہ تین کال تک یعنی بان پرستھ تک چلتی ہے۔ مطلب یہ کہ بان پرستھ تو ہر ایک پر فرض ہے۔ سنیاس یوگیتا پر منحصر ہے۔

اس کے بعد مہاراج نے میرے پتا سے کہا۔ آپ بھی سندھیا آدی یگیہ اوشیہ کیا کریں۔ چونکہ سوامی جی کو ایدیا کھیان دینے جانا تھا۔ اس واسطے انہوں نے ہمیں رخصت کر دیا۔ راستے میں آتے ہوئے میرے پتا جی نے کہا۔ تو ہم تو پرائشچت کریں گے۔ میں نے پوچھا کیوں پتا جی۔ تو پتا جی بولے۔ ایسے مہاتما دھرم رکھشک۔ نہیں نہیں پرت ہوتے ہوئے۔ نشٹ ہوئے ہوئے دھرم کو پھر سے زندہ کرنے والے مہاپرش کی میں نندا کرتا رہا۔ ہمارے براہمن بھی کیسے دھورت ہیں کہ ایسے مہاتما کے ورودھ جھوٹی اور بے بنیاد افواہیں پھیلا کر لوگوں کو لابھ اٹھانے سے روکتے ہیں۔

گھر واپس آکر پتا جی نے جو کام کیا اس سے ایک بار تو میری ماتا جی اور میں دونو کانپ اٹھے۔ انہوں نے اپنے پرسدھ پرسدھ اور مکھیا یجمانوں کو بلا کر کہا۔ بھائی ہمارے وچار بدل گئے ہیں۔ تم ہمارے وچار سن لو۔ اگر تمہیں پسند ہوں تب تو تم ہمارے یجمان اور شیشیہ اور ہم تمہارے پروہت اور گرو۔ ورنہ ہم اس کام کو تلانجلی دیتے ہیں۔ پتا نے ایک ایک وچار ان کے آگے رکھا۔ میں حیران تھا کہ یہ کبھی بھی مہاتما پنڈت دیانند سرسوتی سوامی کے اپدیش سننے گئے۔ لیکن ان کے سارے وچار ان کو معلوم ہیں۔ یجمان لوگ پتا جی کے وچار سنتے رہے۔ سنکر سب نے کہا پنڈت جی آپ اپنے وچاروں پر رہتے ہوئے بھی ہمارے کرم کانڈ آدی ہمارے وچاروں کے انوسار کرا دیا کریں۔ میرے پتا جی نے کہا۔ چند ٹکوں کی خاطر اپنا آتما نہیں بیچا جا سکتا۔ اس پر سبھی اٹھ گئے۔ ایک بوڑھا برہمن بیٹھا رہا۔ میرے پتا جی کو اس نے کہا بھیرو جی (میرے پتا جی کا نام شری مان پنڈت بھیرو دیو شرما تھا۔) میں تمہارے وچاروں سے سہمت ہوں۔ اپنے وچاروں پر درڑھ رہو۔ آجیوکا (روزی) کی چنتا مت کرنا۔ اس وشے میں میں آپ کی سیوا کروں گا۔ میں آپ کا یجمان ہوں میرے وچار آج سے بہت پہلے بدل چکے تھے۔ لیکن مجھ میں ساہس نہ تھا کہ میں انہیں ظاہر کر دوں۔ آج آپ سے اتساہ پا کر مجھ میں بھی ہمت ہوئی ہے۔ یہ کہہ کر پتا جی کے چرنوں میں ایک ہزار روپے کے نوٹ رکھ دئیے اور جانے لگا۔ پتا جی نے نوٹ ان کو واپس کر دئیے۔ جو بڑی مشکل سے انہوں نے واپس لئے۔

میرے پتا جی اور ماتا جی اس کے چند سال بعد اس اسار سنسار سے چل دئے۔ میں اس وقت ۲۸ برس کا تھا۔ میرا بواہ ہوئے کیول ایک برس ہوا تھا۔ داہ کرم سنسکار پتا جی کی وصیت کے انوسار ویدک ریتی سے کیا گیا۔ دس گیارہ آدمی پورانک کریا کوئی بھی نہ کی گئی۔

میں نے اگرچہ سوامی جی مہاراج کے اپدیش بہت زیادہ سنے تھے۔ سوامی جی کی سندھیا اور بواہ سمبندھی آدیش کو میں نے پالن بھی کیا۔ لیکن میرے باقی خیالات کچھ عجیب معجون مرکب سے تھے۔ پورانک میں تھا نہیں۔ کیونکہ ان وچاروں کو تو مہاراج جی کے اپدیشوں سے دھکا لگ چکا تھا۔ ویدک دھرمی میں بن نہ سکا تھا۔ کیونکہ پتا جی کے مرنے کے بعد میں اپنے یجمانوں کے لالچ میں پھنس گیا۔

ایک دن کی بات ہے کہ میں اپنے کسی کام سے بہرام پور گیا ہوا تھا۔ وہاں کلکتہ آریہ سماج کے پنڈت شنکر ناتھ جی پرچار کرنے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے لیکچروں میں شرادھ۔ مورتی پوجا۔ سورگ نرک وغیرہ پورانک سدھانتوں کا کھنڈن کیا۔ بہرام پور کا کوئی پنڈت ان سے شاستر ارتھ کرنے کو تیار نہ ہوا۔ میرے یجمانوں نے مجھے پنڈت شنکر ناتھ سے شاستر ارتھ کرنے کے لئے تیار کیا۔ نہ چاہتا ہوا بھی میں شاستر ارتھ کے لئے گیا۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ پنڈت شنکر ناتھ جی کی سنسکرت یوگیتا میرے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی۔ تو میں ابھیمان نہیں کر رہا۔ بلکہ ایک سچائی کا اظہار کرتا ہوں۔ لیکن باوجود اس کے میں شنکر ناتھ جی سے ہار گیا۔ وہ اس طرح ہوا کہ شاستر ارتھ کا مضمون تھا ایشور ساکار ہے یا نراکار۔ پنڈت شنکر ناتھ کا پکش تھا کہ ایشور نراکار ہے اور مجھے سدھ کرنا تھا کہ ایشور ساکار ہے۔ جب شاستر ارتھ آرمبھ ہوا۔ تو سب سے پہلے پنڈت شنکر ناتھ جی نے اپنا پکش پیش کیا اور پرمان کے طور پر "یجروید کے چالیسویں ادھیائے کا آٹھواں منتر پیش کیا۔ اسی طرح اپنشدوں اور دوسرے شاستروں کے پرمان پیش کر کے یکتیاں بھی دیں۔ اپنی باری پر میں نے کہا۔ پنڈت جی آپ کے اس پکش کو میں سویکار کرتا ہوں۔

ابھی میں اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ میرے پکش والے بگڑ گئے اور انہوں نے زبردستی مجھے بٹھلا دیا۔ مجھے اس سے اتنی گلانی ہوئی کہ میں فوراً سبھا استھل سے اپنے نواس ستھان پر آیا۔ اور اپنے یجمانوں کے نام ایک پتر لکھ کر میں کلکتہ چلا آیا۔ پتر نمن لکھت آشئے کا تھا۔

"سوستی شری کلیان بھاجن دھرم پریمی شش دھر رائے جی۔

آشیرواد۔ مجھے آج پہلی بار گیات ہوا۔ کہ ہمارے دیش کے براہمن آدی دو ورگ شکشت ہو کر بھی اشکشت ہیں۔ وے روڑھی (رسم و رواج) کو شاستر پر ترجیح دیتے ہیں۔ یدپی ہندو دھرم شاستروں پر اولمبت (آنحصرت) ہے۔ تب ہمارے من اور سنسکاروں کے ہوتے ہوئے بھی ہمیں وید شاستر کی بات سننی اور ماننی چاہیئے۔ ہاں اگر اس کے ورودھ بوڑھی کی روڑھی ہندو دھرم کی جان ہے تو اور بات ہے۔ کنتو آپ یہ بات یاد رکھیئے گا۔ روڑھی کی دیوار ریت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ ایک ہی ٹھوکر میں گر جایا کرتی ہے۔ مجھے آپ لوگوں کے اس دن کے ویوہار سے اتنی گھرنا ہوئی ہے کہ میں نے ہمیشہ کے لئے تیاگ کر دیا ہے کہ اب میں اس بیکار کی گرہ یاتی نہیں کرونگا۔ آپ سب کا کلیان اچھک

شو شرما

کلکتہ آکر میں نے اپنے بچوں اور بیٹی کو سارے واقعات بتائے۔ میرے چھوٹے لڑکے نے کہا۔ پرمیشور نے ہاتھ پیر دئیے ہیں آپ نے ٹھوکر مار دی ہے۔ ہم کما کھائینگے چنتا نہ کیجئے۔ بیٹی نے کہا۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بیکار کے نکمے دان سے کمائی ہوئی سمپتی ہمارے کلیان کے مارگ میں بھاری رکاوٹ ہو رہی ہے آخر سب کی صلاح سے ہم نے اپنا مکان بیچ کر اس کے دام سے اپنے گاؤں میں کنیا پاٹھ شالہ کھول دی۔ میرے لڑکے کمانے لگ گئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کمائی کا کام چھڑوا دیا میں اپنے دیش واپس آیا اور یہاں پرچار کرنے لگا۔ جب میں ۵۵ برس کا ہوا۔ تو اچانک مجھے سوامی دیانند جی مہاراج کا سمرن ہو آیا۔ اور ان کا وہ بارعب چہرہ ان کے یکتی اور پرمان پورن اپدیش۔ مند مسکراہٹ سب کے ساتھ اوتم ویوہار اور مجھ پر ایکار ایک ایک کر کے سامنے آنے لگے۔ تب مجھے یکایک بہرام پور کا شاستر ارتھ یاد آیا۔ اس کے بعد یکدم میرے اندر سے آواز آئی۔ تو آریہ ہے تجھے ویدک دھرم کے انوسار بان پرستھ آشرم دھارن کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنی سنتان اور پریوار کے لوگوں کو بلا کر اپنے وچار ان کو سنائے۔ سب کو ایک ایک پرتی ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی اور پنچ مہا یگیہ ودھی کی دی۔ اپنی بیٹی کو پتروں کے پاس رکھ کر کیونکہ ان سب کی اپنی ماتا کی سیوا کرنے کی اچھا تھی۔ میں نے ودھی پوروک بان پرستھ آشرم دھارن کر کے مدھیہ پرانت میں ایک ایکانت ستھان میں کٹیا بنا کر رشی کی بتلائی ودھی سے سادھن

(باقی بر صفحہ ۱۲)

قرآن میں دو وقت کی سندھیا

(از قلم شری مان پنڈت سادھو رام شاستری بی-اے مولوی فاضل و منشی فاضل لاہور)

ہمارے مسلمان بھائی پانچ وقت ہر روز نماز پڑھتے ہیں۔ ہم نے تمام قرآن شریف پڑھا۔ لیکن کہیں بھی پانچ وقتہ کا پتہ نہ لگا۔ ہاں البتہ اس کے برعکس دو وقتہ نماز سندھیا یا بھگتی کے کئی بیان قرآن شریف کی متعدد آیات میں دیکھے ہیں ... ہم ناظرین کی واقفیت کے لئے ... والوں کو بمعہ ترجمہ درج کرنا چاہتے ہیں۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ ... سورہ آل عمران آیت ۴۰

ترجمہ:۔ ... اپنے رب کو بہت زیادہ بھگتی کر۔ اور صبح و شام تسبیح کر۔

اس میں یہ بات صاف ہو گئی کہ اپنے ... کے نام کی مالا صبح و شام پھیرا ...

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ سورہ ہود آیت ۱۱۴

ترجمہ:۔ اور نماز پڑھ تو دن کے دونوں ... (یعنی صبح و شام) اور کچھ حصہ رات کا بھی۔

اس آیت میں سندھیا (پربھو بھگتی) ... وقت کو ایسا صاف بیان کیا ہے کہ کسی ... کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ آیت ... کہا ہے کہ نماز پڑھنے کا وقت دن کے ... ہیں۔ یعنی صبح و شام۔ لیکن ان ... اوقات میں کچھ حصہ رات کا بھی ملا ... ہوتا ہے۔ ویدک دھرمی اچھی طرح سے ... ہیں کہ ان کی سندھیا دن کے ... اطراف (صبح اور شام) میں ہوتی ... اور دونوں وقت کچھ حصہ رات ... سندھیا کے وقت میں ملا لیا جاتا ہے ... رات کا حصہ باقی ہوتا ہے سورج ... یا اسکے طلوع ہونے میں ... کچھ دیر ہوتی ہے۔ کہ سندھیا شروع ... ہو جاتی ہے۔ شام کی سندھیا سورج ... غروب ہونے کے بعد کچھ حصہ رات نکلے ... پوری ہوتی ہے۔ بعینہ یہی قانون اسلامی ... پر بھی لاگو آتا ہے۔ ان کی نماز بھی ... اور شام ویدک سندھیا کی طرح ہونی ... چاہئے۔

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

سورہ النور آیت ۳۶

ترجمہ:۔ اللہ کا حکم ہے کہ گھروں میں ... پربھو بھگتی کی آئتیں پڑھی جائیں

اور اس کا نام لیا جائے۔ اور اس کے نام کی صبح و شام تسبیح پھیری جائے۔ اس آیت میں بھی پربھو کی بھگتی کا وقت صبح اور شام ہی بتلایا گیا ہے۔ واضح ہے۔ کہ آیت نمبر ۲ میں صبح اور شام نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ نیز آیت نمبر ۳ میں صبح اور شام پرماتما کے نام کی مالا پھیرنے کا حکم ہے۔ ان ہر دو آیات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ پرماتما کے نام کی تسبیح کرنے کا وقت بھی صبح اور شام کا ہی ہے۔ نیز نماز پڑھنے کا وقت بھی صبح اور شام کا ہی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

سورہ الاحزاب آیت ۴۱-۴۲

ترجمہ:۔ اے مومن لوگو۔ تم خدا کی خوب بھگتی کرو۔ اور صبح و شام اس کے نام کی مالا پھیرو۔

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ سورہ ص آیت ۱۸

ترجمہ:۔ اور ہم نے مسخر کیا پہاڑوں کو ساتھ داؤد نبی کے تسبیح کرتے ہیں صبح اور شام

واضح ہووے کہ قرآن شریف میں پہاڑ چاند سورج وغیرہ کائنات کو خدا کی تسبیح کرنے والا مانا گیا ہے فی الحال ہم اس معاملہ میں کوئی بحث کرنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہی پہاڑ اور چاند سورج وغیرہ کی تسبیح کے متعلق اپنے پاٹھکوں کے سامنے نئے وچار رکھنے کا ابھی خیال ہے۔ صرف اتنا بتانا مقصود ہے۔ کہ تسبیح کرنے والا چاہے کوئی ہو۔ لیکن از روئے قرآن بھی خدا کے نام تسبیح صبح شام ہی ہو سکتی ہے۔

لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

سورہ الفتح آیت ۹

یہ آیت بڑی اہم ہے۔ اس کے ترجمہ سے ایک خاص امر کا انکشاف ہوگا۔ مفسرین و مترجمین نے اس آیت کے ترجمہ میں بڑی لگاؤ لپیٹ سے کام لیا ہے اور ایک اصلیت کو چھپانے کے لئے انہوں نے علم صرف و نحو علم بیان و معانی کی بھی کوئی پرواہ نہ کی آج ہم اس طویل بحث میں پڑنا نہیں چاہتے شاید ہمارے مسلمان علماء کو بھی ہماری بات عجیب معلوم ہو۔ ممکن ہے وہ ہمارے خیال کو ایک غیر واجب اور بیہودہ خیال سمجھیں لیکن ہم پھر کسی وقت قرآن شریف کی متعدد آیات کے ساتھ اس مذکورہ آیت کو پیش کر کے ایک اصلیت کا انکشاف کرینگے۔ علم دوست اصحاب سے ہماری گذارش ہے۔ کہ وہ ہماری غیر جانبدارانہ تحقیق کو تعصب کی عینک اتار کر وچارنے کی مہربانی کرینگے سردست تو آیت مذکورہ کے خط کشیدہ الفاظ کے آدھار پر ہم اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ اس آیت میں بھی لوگوں کو صبح و شام تسبیح کی ہی ہدایت دی گئی ہے

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ

سورہ الطور آیت ۴۹

ترجمہ:۔ اور رات کے شروع میں اس (خدا) کی تسبیح کر اور تاروں کے غروب ہونے پر تسبیح کر۔

اس آیت میں بھی صاف طور پر شام اور صبح تسبیح کی ہدایت ہے

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا سورہ الدہر آیت ۲۵

ترجمہ:۔ اور صبح و شام اپنے رب کا نام لے۔

یہ ہم نے آٹھ آئتیں اپنے پاٹھکوں کے سامنے قرآن میں دو وقتہ سندھیا کی پشتی میں پیش کیں۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ پربھو بھگتی کا وقت قرآن کی رو سے بھی صبح اور شام ہی ہے۔ پانچ وقت کی بھگتی (نماز) کا کہیں وودھان نہیں۔

ہاں البتہ اس تصویر کے دوسرے رخ کو اگلے پرچے میں آپ کے سامنے ضرور رکھا جائیگا۔ تاکہ کسی کو مشکوک آئتیں پیش کر کے بھولے بھالے بھائیوں کو بہکانے کا موقع نہ ملے۔

(باقی پھر)

آریہ میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

قادیانی دربار میں غداروں کی کثرت

(منشی مہاشہ ناتھ جی جلال پوری کے قلم سے)

میرے مرزائی دوست دعوے کرتے ہیں کہ آنجہانی مرزا صاحب دُنیا میں احمدیت کے ذریعہ گلشن اسلام کو از سر نو سرسبز کرنے آئے تھے۔ اور انہوں نے یہ پیش گوئی بھی کر دی تھی کہ رب العباد قادیان بادشاہوں کو یہ توفیق دیگا کہ قادیان کے غلط حج سے اپنی زندگی کو کامیاب بنائیں۔ لیکن واقعات بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی زندگی میں جتنے بظاہر کامیاب ہوئے۔ اس سے بڑھ کر ناکام ہوئے اور ان کی جتنی بھی کامیابی ہوئی۔ وہ محض عارضی اور نمائشی تھی۔ اور آج تک کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا۔ جب قادیانی ٹولہ کو غداروں کی کثرت کی شکایت نہ رہی ہو۔ چنانچہ خود بڑے مرزا صاحب اپنی زندگی میں ہمیشہ یہ شکایت کرتے رہے کہ یہ میری بدقسمتی ہے کہ مجھے غداروں کی کثرت سے واسطہ پڑا ہے۔ چنانچہ آپ دکھی دل سے فرماتے ہیں:-

"جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ سب کے سب بھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے۔ مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دیگا بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا۔ مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاق کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی۔ بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دئے جائیں گے۔"

فتح اسلام صفحہ ۶۷-۶۸
الفضل قادیان مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۷ء جلد ۲۵ نمبر ۱۴۷

صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ آپ کو اخیر دم تک اپنے مریدوں سے جو شکایت رہی۔ اس کے متعلق آپ نے ذیل کا اظہار اقبال کیا۔

ذاتی اقبال

"میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔"

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۵-۸۶
الفضل ۲۷ جون ۱۹۳۷ء

لیکن چونکہ آپ اپنے آپ کو نبی یا مجدد بھی سمجھتے تھے۔ اس لئے اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے شیخ چلی کو مات کرتے ہوئے ذیل کے خواب دیکھا کرتے تھے۔

شیخ چلی والے خواب

"کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت تیار ہو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔ تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔"

تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۶
صفحہ ۴ الفضل قادیان ۲۷ جون ۱۹۳۷ء

ایسے ہی کہتے ہیں
آپ ہی میں رجی کجی۔ آپ ہی میرے بچے جیون۔

کسی نے سچ کہا ہے۔ بھوکے کو خواب میں بہشتی پکوان ہی نظر آتے ہیں۔

لیکن قسمت کی واژگونی سمجھئے کہ اللہ میاں نے آپ کو صدق و صفا میں جو بہتر قوم دی تھی وہ ایسی ڈھلمل یقین نکلی کہ قادیان کے آنے والے خلیفہ کو بھی اس کی حالت سے شاکی رہنا پڑا۔

قادیانی خلیفہ کا فرمان

۱۷ جون ۱۹۳۷ء کو بورڈنگ تحریک جدید میں جمعیتہ فتیات الاحمدیہ کے زیر انتظام منعقدہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے قادیانی خلیفہ نے بڑے حسرت آمیز لہجہ میں فرمایا۔

"میں نے اپنی عمر میں بہت لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بہت قربانیاں کریں گے ان کا دعویٰ تھا کہ وہ خدا کے راستہ میں اپنی جانیں دیدیں گے۔ لیکن جب ان کے دعویٰ کو عملی رنگ میں دیکھنے کا وقت آیا تو وہ تقوی میں بھی کچے ثابت ہوئے اور قربانی کے موقعہ پر بھی کچے ثابت ہوئے۔"

دیکھو الفضل قادیان مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۵

تازہ واقعہ

چنانچہ اپنے فتوے عام کی تائید میں ذیل کا واقعہ بھی ارشاد فرمانا مناسب سمجھا ہے۔

"ایک مجسٹریٹ صاحب جب احمدی ہوئے۔ تو مجھے کہنے لگے کہ مجھے آپ کے کوٹ کا ناپ چاہیئے آئندہ میں آپ کے کوٹ جیبا کوٹ پہنا کرونگا۔ ان کو عاشقی محبت تھی۔ کیونکہ بعد میں وہ احمدیت سے پھر گئے۔"

الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۶

گوپال مصر کی شر انگیز کتابیں جلد ضبط کی جاویں

(از شریمان ماسٹر لوک ناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل)

سماج نے سدھانت روپ میں سب
مت متانتروں کو پراست کر دیا
استرارتھ کے میدان میں اب
مسلمان عیسائی وغیرہ کوئی بھی
سماج کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا ہمارے
دھرمی ہونے کے دعویدار پورانک
کا سناتن دہرم تو سچ مچ سماپت
ہی بن چکا ہے ۔ پچھلے ۵۰ سال کے
میں زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا
رشی دیانند کی ایک ایک بات جن
ہمارے یہ پورانک بھائی کچھ سال
ورودھ کیا کرتے ہیں ۔ اب مانتے
جا رہے ہیں ۔ ہندو جنتا آریہ سماج
رنگ میں رنگی جا رہی ہے ۔ یہ تبدیلی
لوگوں کے لئے جن کی کھیر پوری کا
سارا دارو مدار سادہ لوح ہندوؤں کو اپنے
جال میں پھنسائے رکھنے ہی پر ہے ۔
ناقابل برداشت ہے ۔ وہ رشی دیانند
اور آریہ سماج کے خلاف جہاد کرنے میں
اپنا کلیان سمجھتے ہیں ۔

آریہ سماج کا پکش ہے کہ رشی دیانند
کا بتایا ہوا ویدک دھرم ہی سچا سناتن
دھرم ہے ۔ پورانک دہرم سناتن دھرم
نہیں ۔ اس لئے آریہ سماج پورانک
سدھانتوں مورتی پوجا مرتک شرادھ
اوتار واد آدمی کا کھنڈن کرتا اور اُسے
وید ورودھ سدھ کرتا ہے ۔ ہمارے
پورانک دہرمی بھائی آریہ سماج کے
اعتراضات کا جواب دیں ۔ انہیں ویدک
اور آریہ سماج کے سدھانتوں کو
اویدک سدھ کریں ۔ اس میں جھگڑے
کی بات کوئی نہیں ۔ لیکن یہ کرنے کی
ان میں ہمت نہیں تحریری اور تقریری
طور پر اس میں شکست ہو کر انہوں نے
آریہ سماج کے بانی رشی دیانند کو گالیاں
نکالنے اور اس سنسار کے اُدھارک
مہا پرش کے نشکلنک جیون پر گندے
حملے کرنے میں اپنے پورانک دہرم کی
سلامتی سمجھ لی ہے اور اس کام پر گوپال مصر
بیسے لیکھکوں کو خاص طور پر مامور کیا گیا

ہے ۔ گوپال مصر نے سب سے پہلے کلجگ
انسان کے لباس میں عرف ستیارتھ پرکاش
دیانند "لکھ کر آریہ سماج کے بانی
رشی دیانند کے خلاف وہ بکواس کی
کہ آریہ سماجک جگت میں ہیجان پیدا ہو گیا
آریہ سماجوں نے دھڑا دھڑ ریزولیوشن
پاس کر کے اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ
کیا ۔ مگر گوپال مصر نے اسی اثنا اور ایسی
ہی شر انگیز کتاب شو بوجا اور دیانند
کی تعلیم لکھ دی ۔ اس دوسری کتاب
کے چھپنے کے بعد آریہ ویر دل دینا نگر
کی طرف سے گوپال مصر کی پہلی کتاب
کلجگ انسان کے لباس میں، کا جواب
پورانک دہرم کا جنازہ یا پورانک بھکڑ
کا منہ کالا کے روپ میں دیا گیا ۔ کہنے
کی ضرورت نہیں کہ اگر گوپال مصر کی کتاب
ضبط کر لی جاتی تو آریہ ویر دل دینا نگر
کی طرف سے یہ کتاب نہ چھپتی ۔

پورانک دہرم کا جنازہ کتاب چھپنے پر
پورانک کیمپ میں ہلچل مچ گئی ۔ وہ پورانک
لیڈر و ایڈیٹر جو گوپال مصر کی شر انگیز
کتابوں کے چھپنے پر مست بیٹھے اور خوش
ہو رہے تھے ۔ انہوں نے واویلا مچانا
شروع کر دیا ۔ ڈیپوٹیشن لے جا کر اور
ویسے کئی طریقوں سے رونا رویا گیا ۔
جس پر پورانک دہرم کا جنازہ اور گوپال
مصر کی دوسری کتاب شو پوجا اور دیانند
کی تعلیم اور کچھ دوسرے ٹریکٹ ضبط ہو
گئے ۔ مگر اصلی شرارت کی جڑ کتاب کلجگ
انسان کے لباس میں ضبط نہ ہوئی ۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گوپال مصر نے
ایک اور کتاب رام پوجا اور شیطان
کی تعلیم جو پہلی دونوں کتابوں سے
بڑھ کر شر انگیز ہے چھپوا دی ۔
مجھے پورانک دہرم کا جنازہ کتاب
کی ڈیفنس میں کچھ نہیں کہنا ۔ ہاں اتنا
عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جب یہ
کتاب ضبط کی گئی تو گوپال مصر کی کتاب
کلجگ انسان کے لباس میں جس کا یہ
جواب تھا اور جس کے خلاف پنجاب کی

شریمان پنڈت چموپتی جی مہاراج ایم ۔ اے کی یادگار

شریمان پنڈت چموپتی جی ایم ۔ اے آریہ سماج کے ایک اَمولیہ رتن تھے ۔ آریہ سماجک ساہتیہ پیدا کرنے میں بھی شہید پنڈت لیکھرام جی ۔ و پنڈت گورودت جی ایم ۔ اے کے بعد پنڈت جی کا ہی ستھان ہے ۔ ہر ایک آریہ پنڈت جی کی ستھائی یادگار بنانے کے حق میں ہے ۔ لیکن ان کی ستھائی یادگار تبھی رہ سکتی ہے کہ ہم اُن کے وچاروں کو گرہن کریں ۔ ان کے وچاروں کو عوام تک پہنچانے کے لئے آریہ پستکالیہ لاہور نے پنڈت جی کی لکھی ہوئی اردو کتابوں پر ۴ر فی روپیہ اور ہندی کتابوں پر ۳ر فی روپیہ رعایت کی ہے جو ۲۰ دن تک رہیگی ۔

اُردو کتابیں

جواہر جاوید :۔ از لینت رُوح و مادہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی و پادری غلام مسیح و مولانا محمد علی صاحب اصحاب نے جو اعتراضات وغیرہ کئے تھے ۔ اُن کا مکمل جواب قیمت صرف ۱ر

گنگ ترنگ :۔ خواجہ دل محمد صاحب ایم ۔ اے کی ایک نظم (نعرہ توحید) کا منہ توڑ جواب قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

بھارت کی بھینٹ :۔ یہ کتاب ملکی محبت کا تحفہ اور آریہ (ہندوؤں) کی روشن تاریخ ہے ۔ جہاں اس میں پرانی آریہ عظمت کے نظارے دکھائے گئے ہیں ۔ وہاں پر آج کل گراوٹ کا بھی نقشہ کھینچا گیا ہے اس میں سب نظمیں قومی اور ملکی محبت میں ڈوبی ہوئی ہیں ۔
قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹ر

دیانند آنند ساگر :۔ آریہ سماج کے بانی شری سوامی دیانند جی مہاراج کا جیون چرتر نظموں میں ۔
قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

مذہب کا مقصد :۔ شری پنڈت جی مہاراج نے اس کتاب میں ظاہر کیا ہے ۔ کہ ویدک دھرم ہمیں کیا سکھاتا ہے
قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۰۲ر

ہندی کتابیں

سندھیا رہسیہ :۔ اس پستک میں سندھیا کی نہایت عالمانہ اور سرل ویاکھیا کی گئی ہے ۔ سندھیا میں من نہ لگتا ہو ۔ تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں قیمت صرف ۷ر

ہمارے سوامی :۔ سوامی دیانند جی مہاراج کا بال اپیوگی جیون چرتر ہے ۔ موٹے حروف دلکش تصویریں رنگین ٹائٹل چھپائی ۔ آریہ شکشا سمتی نے آریہ پاٹھ شالاؤں کیلئے منظور شدہ قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

رشی درشن :۔ سوامی جی کے جیون کی وششٹ گھٹنائیں ۔
قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

رشی کا چمتکار :۔ جب کوئی مذہب کا بانی آیا اُس سے چمتکار یعنی معجزہ مانگا گیا ۔ اسی چھوٹی سی کتاب حضرت مسیح اور حضرت محمد صاحب کے چمتکاروں کا بیان کر کے ان کا مقابلہ رشی دیانند کے چمتکاروں سے کیا گیا ہے ۔ قیمت صرف ۱ر

برکشوں کا آتما :۔ اس پستک میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ برکشوں میں بھی جیو ہوتا ہے ۔ قیمت صرف ۱ر

یوگیشور کرشن :۔ بھگوان شری کرشن کا مفصل جیون چرتر مجلد قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ

سوم سروور :۔ وید منتروں کی سندر ویاکھیا قیمت صرف مجلد عہ (۱/۸/۱) بغیر جلد عہ (۱/۴/۱)

نوٹ :۔ یوگیشور کرشن اور سوم سروور پر صرف ۱ر فی روپیہ کمیشن ہوگا ۔

ملنے کا پتہ

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

آریہ سماجوں نے زبردست پروٹسٹ کرکے اسکی ضبطی کا مطالبہ کیا تھا۔ ضبط قرار دی جانی چاہیئے تھی۔ اس کے بعد گورنمنٹ پنجاب نے دو سال پہلے چھپی ہوئی پنڈت منسارام جی کی ہندی کتاب پورانک پول پرکاش ضبط قرار دے دی۔ حالانکہ اس کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن دوسال میں نہیں ہوئی تھی مگر پھر بھی اسے ضبط قرار دے دیا گیا اور کتاب کلجگ انسان کے لباس میں جس کے خلاف آریہ سماجوں نے اتنا پروٹسٹ کیا اور جس میں رشی دیانند کی بدترین توہین کی گئی ہے۔ اُسے اب تک ضبط قرار نہیں دیا گیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے لئے گوپال مصر کو وارننگ کی گئی تھی۔ مگر اس کا تو مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب بھی اس کتاب کو شر انگیز سمجھتی ہے تو پھر اس کو ضبط کیوں قرار نہیں دیا جاتا؟ آریہ سماجک جگت میں گورنمنٹ کے اس طرز عمل سے اشتعال بڑھ رہا ہے اور خصوصاً یہ دیکھ کر کہ گوپال مصر نے اس کے بعد نہایت پاجیانہ کتاب رام پوجا اور شیطان کی تعلیم چھپوا کر رشی دیانند کی شان میں پاجیانہ بکواس کرنے میں حد ہی کر دی ہے۔ میں بڑے زور سے گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوا درخواست کرتا ہوں کہ وہ آریوں کے جذبات کا بھی احساس کرے۔ اور جلد از جلد اس کی دونوں کتابوں کلجگ انسان کے لباس میں اور رام پوجا اور شیطان کی تعلیم کو ضبط قرار دے۔ تاکہ آریوں کے اشانت دل شانت ہوں۔

اس موقعہ پر میں پورانک لیڈروں سے بھی نویدن کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ گوپال مصر کے قماش کے لوگوں کو دھرم بھوشن بنا کر رشی دیانند کو گالیاں دلوا کر اور ان کی شان میں پاجیانہ بکواس کرا کر اپنے پورانک دھرم کی تہذیب کا دیوالہ نہ نکالیں۔ وہ یاد رکھیں۔ یہ کھیل انہیں مہنگی پڑے گی۔ خود پہلے شرارت کر کے جب منہ توڑ جواب ملے تو شور مچانا اور ڈیپوٹیشن لے جا کر رونا رونا کہاں کی ایمانداری ہے۔ گریبان میں منہ ڈال کر سوچو اور اپنے رویہ میں اصلاح کرو۔

خاتمہ پر دو شبد آریہ لیڈروں سے کہکر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ جہاں آریہ سماجوں نے اتنا پروٹسٹ کیا وہاں مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس ضمن میں اپنا کرتویہ پورا نہیں کیا۔ ورنہ ہو نہیں سکتا تھا۔ کہ رشی دیانند کی شان میں اتنی پاجیانہ بکواس سے پُر کتابیں اب تک ضبط نہ ہو گئی ہوتیں۔ شرارت کرکے بھی پورانکوں نے آریہ سماج کی زیادہ کتابیں ضبط کروالیں اور گوپال مصر کی انتہائی شر انگیز کتابیں ابھی تک ضبط نہیں ہوئیں۔ اب بے اعتنائی چھوڑ کر آریہ لیڈروں کو اپنا کرتویہ پالن کرنا چاہیئے۔

آریہ سماج شرقپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج شرقپور کا ۳۴واں سالانہ جلسہ ۲-۳-۴ جولائی سنہ ۱۹۹۲ کو ہونا قرار پایا ہے۔ پرسدھ وِدوان اُپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔ (منتری)

بقیہ صفحہ ۸

کرنا شروع کیا۔ کچھ کچھ کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ آپ پوچھیں گے کس چیز نے مجھے ویدک دھرمی بنایا۔ اس کا جواب ہے کہ آریہ سماج اور پورانک مت والوں میں ایک بھی کا فرق ہے۔ ویدک کہتے ہیں ایشور نراکار ہے۔ پورانک کہتے ہیں ساکار بھی ہے۔ ویدک کہتے ہیں۔ جیوت پتروں کا شرادھ ہونا چاہئے۔ پورانک کہتے ہیں مرتکوں کا بھی۔

سوچتے یہ دل میں آیا۔ ویدکوں کی بات تو سدھ ہے کیونکہ مخالف بھی مانتے ہیں لیکن مخالفوں کی بات کیلئے کوئی پرمان نہیں اس واسطے سروسمت سدھانت ماننا ٹھیک ہے۔

ذرا غور کریں تو ویدک دھرم کے سنسکار تو مجھ میں پہلے سے ہی موجود تھے۔ کسی اگیان کارن سے دبے پڑے تھے۔ ہرام پور کی گھٹنا نے وہ پردہ ہٹا دیا اور وہ اپنی پوری طاقت سے چمکے۔ میں آپ سب سنتوں۔ سجنوں سے کشما چاہتا ہوں۔ نمستے

ادم شم

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کا چناؤ

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ کا چناؤ ۲۲ جون کو حسب ذیل ہوا۔

پردہان :۔ لالہ بدری پرشاد جی
اُپ پردہان : کشن داس۔ جنرل
پردہان :۔ مہاشہ گوپال داس۔
منتری : مہاشہ بخشی رام۔ اُپ منتری
مہاشہ دھرم دیو و مہاشہ بیج ناتھ
خزانچی :۔ مہاشہ شِو رام لائبریرین
مہاشہ مہردادی لال۔ آڈیٹر :۔ مہاشہ
لاڈلی پرشاد (نامہ نگار)

اخبار کی بہار

گاندھی کی وائسرائے سے ملاقات

بمبئی - ۲۹ - جون - پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی کو اختیار دے گی کہ وہ وائسرائے سے ملاقات کرنے کے سوال کو حل کرنے کی کوشش کریں - چنانچہ جولائی کے پہلے نصف میں مہاتما جی اور وائسرائے کی ملاقات کا امکان ہے -

... میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی

... ۲۹ جون - شیلانگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی نئی وزارت نے بہت سے پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیا ہے - چند نظر بند بھی ... کے جیلوں میں ہیں - وزیر اعظم انہیں بھی رہا کرنے پر غور کر رہے ہیں -

... صالح کے مسلمانوں پر تاوان

... آباد - ۲۸ - جون - معلوم ہوا ہے کہ ... صالح میں پچھلے دنوں جو ہندو ... فساد ہوا تھا - اس کے سلسلہ میں ... ہزار روپیہ کا تعزیری تاوان ... کے مسلمانوں پر عائد کیا گیا ہے ... گورنمنٹ کی رائے میں فساد کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہی ہے -

شورش وزیرستان ختم

... ۲۷ جون - انگلستان روانہ ہونے کے وقت سر میٹکاف فارن سیکرٹری نے ایک انٹرویو میں کہا - شورش وزیرستان تقریباً ختم ہو گئی ہے - نوری خیل قبیلہ مطیع ہو گیا ہے - صرف چند آدمی مخالفت کر رہے ہیں - انگریزی فوجیں ... کے لئے کہ انہیں کوئی نہیں ... سکتا - علاقہ غیر میں گھوم رہی ہیں۔

پنجاب کے سرکاری افسران کے نام ہدایات

شملہ ۲۷ جون - معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات نے تمام سرکاری افسروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں یا کرنے والے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی مقام پر فرقہ وارانہ منافرت کو بھڑکانے میں مدد دی - تو انہیں نہ صرف ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا - بلکہ سخت سزائیں بھی دی جائیں گی -

رادھا سوامی گورو صاحب جی کا دیہانت

آگرہ - ۲۲ جون - گذشتہ رات یہاں تار موصول ہوا ہے - کہ دیال باغ کالونی کے جنم داتا سر صاحب جی مہاراج آنند سروپ کی موت مدراس میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ہو گئی - انہیں گذشتہ کئی ماہ سے اختلاج القلب کی شکایت تھی - موت کے وقت ان کی عمر ۵۶ سال تھی -

ہندی گورمکھی کھاتک سرکلر منسوخ ہو گیا

ایبٹ آباد ۲۸ جون - یہ خبر ملک کے طول و عرض میں مسرت سے سنی جائیگی کہ صوبہ سرحد کی وزارت نے رسوائے عالم ہندی گورمکھی کھاتک سرکلر کو منسوخ کر دیا ہے - سکولوں کے منیجروں اور میونسپلٹیوں کے سیکرٹریوں کو اس کی اطلاع دی گئی ہے -

سیاست کی اپیل ہائیکورٹ میں

لاہور ۲۸ جون - معلوم ہوا ہے کہ مولانا سید حبیب مالک روزانہ سیاست لاہور نے ہائیکورٹ لاہور میں اخبار سیاست اور پریس کی ضبطی ضمانت کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے

آریہ جگت

آریہ سماج سرگودھا کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بلاک نمبر ۲ کا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے جلسہ کے موقع پر سوامی سروانند اور سوامی ودیکانند جی نے آنا سویکار کر لیا ہے - ان کے علاوہ پنڈت ٹھاکر دت جی موجد امرت دھارا اور کئی معزز اصحاب کے آنے کی پوری توقع ہے -

(منتری)

آریہ سماج پشاور صدر کا چناؤ

آریہ سماج پشاور صدر کا چناؤ آگامی ورش کے لئے یوں پر کار ہوا ہے :-

پردھان :- لالہ امیر چند جی -
اُپ پردھان :- لالہ بالمکند جی سپروائیزر گورنمنٹ پریس پشاور - منتری مہاشہ گوبند رام - اُپ منتری لالہ بشن داس جی خزانچی - مہاشہ پیارے کرشن جی - لائبریرین - مہاشہ ہوتو رام جی - سٹور کیپر مہاشہ لال چند - پربندہ کرتا پاٹھشالہ - مہاشہ آسانند جی - منتری پاٹھشالہ - مہاشہ آنند پرکاش جی - خزانچی پاٹھشالہ مہاشہ دیال چند جی -

(گوبند رام منتری آریہ سماج پشاور صدر)

دھرم پورہ لاہور میں پرچار

مورخہ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج دھرم پورہ (لاہور) میں شام کے ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک مہاشہ سنت رام جی کلاسیوالیہ کے بھجن و لیکچر ہوتے رہے

حاضری باوجود شدت کی گرمی کے کافی ہوتی تھی - مہاشہ جی کے لیکچروں کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا - کیونکہ ان کی طرز تقریر اچھی ہے - سخت سے سخت بات کو بھی شیریں لہجہ میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے -

(جگل کشور مودگل منتری)

آریہ سماج کھیوال کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کھیوال کا سالانہ جلسہ

یکم دو تین اکتوبر کو منایا جانا منتخب ہوا ہے۔

(پورن چند کمار منتری)

اخبار مزدور کسان پشاور کی غلط بیانی

اخبار "مزدور کسان" پشاور مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء (۱۳ جون ۱۹۳۷ء آبت دار صبح کو ادٹ ہوا) کے مضمون بعنوان (آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی فرعون مزاج ادھیاپکہ) کے متعلق مینجنگ کمیٹی آریہ کنیا پاٹھشالہ مورخہ ۲۴ ار جون ۱۹۳۷ء میں بعد تحقیقات پاس ہوا کہ جو مضمون اخبار مذکور میں آریہ کنیا پاٹھ شالہ واس کی مکھیہ ادھیاپکہ کی بد کلامی و دیگر امور کے متعلق لکھا گیا ہے وہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کو نقصان پہنچانے کے لئے کسی خود غرض شخص نے یہ مضمون شائع کرایا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا موجودہ انتظام شریمتی کرم دیوی سابقہ مکھیہ ادھیاپکہ کے وقت سے بہت اعلیٰ اور عمدہ ہے۔ چنانچہ انسپکٹرس صاحبہ نے مورخہ ۵/۱۲ اور ۷/۵ کو لاگ بک میں انتظام پاٹھشالہ وصحت کے متعلق خاص تعریفی کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ اور شریمتی کرم دیوی سابقہ مکھیہ ادھیاپکہ کو بوجہ ناقص انتظام و دیگر خرابیوں کے ہی کنیا پاٹھشالہ سے علیحدہ کیا گیا تھا۔

(رام نرائن شرما منیجر آریہ مڈل کنیا پاٹھشالہ پشاور شہر)

پرانی انارکلی میں آریہ سماج کی ستھاپنا

مورخہ ۲۰/۶ کو پرانی انارکلی لاہور میں پنڈت بھگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوششوں سے آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدہ دار چنے گئے ہیں:-

پردھان - چودھری روپ چند جی ایڈوکیٹ لاہور۔ اپ پردھان: - پنڈت نند لال جی ٹھیکہ دار۔ منتری سوم دت جی۔ کلرک پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور۔ اپ منتری - ٹھاکر رن سنگھ جی ملٹری اکونٹنٹ و مہاشہ کرشن کمار جی پروپرائٹر کمار۔ فرنیچر ہاؤس - خزانچی - ٹھاکر موتی سنگھ جی۔ لائبریرین ٹھاکر فتح سنگھ جی۔

لوکل آریہ سجنوں سے نویدن ہے کہ وہ اس سماج کی ہر پرکار سے سہایتا کریں۔

(منتری آریہ سماج پرانی انارکلی لاہور)

شوک پرستاؤ

مورخہ ۷ ہاڑ سمت ۱۹۹۴ کو لالہ کندن لال جی رئیس و سابق پردھان آریہ سماج کوٹ کپورہ کا ایک ماہ مرض یرقان سے بیمار رہنے کے بعد دیہانت ہو گیا۔ آریہ سماج کوٹ کپورہ کی جنرل سبھا آپ کی بے وقت موت پر گہرے رنج کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کے کام کی جو انہوں نے بطور پردھان سماج عرصہ تک کیا۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پرماتما مرحوم کے آتما کی سدگتی کریں اور ان کے تمام پریوار کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آپ پیچھے ایک لڑکی اور ایک کم سن بچہ و استری کو بلکتا ہوا چھوڑ گئے ہیں۔ اس موقعہ پر آریہ پتری پاٹھشالہ تین یوم کے واسطے بند کر دی گئی۔

(ڈاکٹر تلسی رام گپتا منتری)

مگھیانہ میں ایک نو مسلم کی شدھی

ہمارے قصبہ احمد پور سیال ضلع جھنگ میں آ کر ایک شخص مسمی فقیرا ساکن تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ دو تین ماہ سے کسی طرح مسلمان ہو گیا تھا۔ اسے سنیچروار ۲۵ جون کو آریہ سماج جھنگ مگھیانہ گورو کل سکشن میں لاکر شدھ کیا گیا۔

اتوار پراتاکال ہون یگیہ کے بعد آریہ سماج کے اپکار اور ہندو جاتی پر میرا دیا کھیان ہوا۔

(دکانشی رام شانت پروہت آریہ سماج احمد پور سیال ضلع جھنگ)

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

بیساکھی کے بعد آریہ سماج سنگرور کے ممبران نے بہت دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ شری پنڈت پرکاش جی رئیس المناظرین و شاستراتھ مہارتھی نے یہاں پر تشریف لاکر ویدک دھرم اور رشی دیانند کی تعلیم پر دو معرکہ خیز لیکچر دیے جن کا پبلک پر نہایت زبردست اثر پڑا۔ اس کے بعد شری پنڈت رام سروپ جی کے اپدیش ہوئے اور پنڈت کبیر داس جی بھجنوا پدیشک نے پرچار کیا جن سے کہ پبلک نے بہت لابھ اٹھایا۔

(۲) اس تمام پرچار کا یہ پھل ہوا کہ آریہ سماج پبلک کی نظروں میں بہت اونچا اٹھ گیا۔ سبھا سدوں میں بھی پریم اور سماج کے کاموں میں دلچسپی لینے کی لگن پُر جوش طریقہ سے پیدا ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے ایک "آریہ ویر دل" قائم کر دیا ہے۔ جس کے ممبر قریباً ۲۰ بن چکے ہیں اور ایک "آریہ ریڈنگ روم" قائم کر دیا ہے۔ جس میں چار روزانہ سماچار پتر ۵ ہفتہ وار اور ۳ ماسک پتر آتے ہیں۔ پبلک پر اس کا بہت اثر پڑا ہے وہ بہت دلچسپی لے رہی ہے۔ آریہ سماج کی لائبریری سے بھی اس کی وجہ سے بہت کتابیں استعمال ہونے لگی ہیں۔ ساپتاہک ستسنگ میں پروگرام کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کی کتھا منتری نے دلچسپ پیرایہ میں شروع کی ہے۔ جس کو ممبران نے بہت پسند کیا ہے۔ اور حاضری بھی بڑھنے لگی ہے۔ رات کو روزانہ شری سوامی دیانند جی کے جیون چرتر مصنفہ بابو دیویندر ناتھ جی کی کتھا ہوتی ہے۔

(نرنجن داس منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج گوروکل وبھاگ بٹالہ کا چناؤ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ بٹالہ کا وارشک ... ۱۴ کورات کے ۸ بجے لالہ گورامل جی ... پردہانتو میں نمن لکھت ہوا :- پردہان ... بھگوان داس جی کھوسلہ۔ اُپ پردہان ... گورامل جی و لالہ ہرسکھ رائے جی ۔ منتری باوا خوشی رام جی بیدی ۔ اُپ منتری ... چنی لال جی ۔ کوشادھیکش ۔ لالہ شام لال ... پتکادھیکش ۔ لالہ گنگا رام جی ۔ ... مہاشہ لاجپت رائے جی ۔ سٹور کیپر ... شمبھودت جی ۔ آریہ پُتری پاٹھشالہ ... پنڈت نند لال جی ۔ اُپ مینجر ... رام ناتھ جی ۔

انترنگ سبھا کے سبھاسد لالہ کشن سنگھ ... لالہ خوشی رام جی ۔ مہاشہ دھرم دیو جی ۔ مہاشہ گردہاری لال جی ۔ پنڈت ہنسراج جی ... آدم پرکاش جی ۔ مہاشہ پریم چند جی ۔ مہاشہ ستیہ پال جی

(خوشی رام بیدی منتری آریہ سماج اوپری ... بٹالہ)

... لیہ کیکناں میں افسوسناک مرتیو

... ۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۴ کو مہاشہ بشنداس جی اجمانی کی دھرم پتنی شریمتی گوردیوی جی کا دیہانت ہوگیا۔ انتیشٹھی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ملک دیوبنداس جی آریہ سیوک نے کرایا۔ سوامی منگلانند جی مہاراج تیرہ دن ہر روز دو دفعہ مرتک کے گرہ پر آتمک اُپدیش دیتے رہے۔ جس کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ بجائے ہر روز حسب رواج دوپہر کو سیاپا کے کتھا رہی۔ جس میں استریاں کافی سملت ہوتی رہیں۔ تیرھویں دن صبح برہمد یگیہ ہوا۔ مہاشہ سنت رام جی سبال کی پرارتھنا و سوامی منگلانند جی کا یاموقع شانتی کے وشہ پر اُپدیش ہوا۔ مہاشہ بشن داس جی نے ۳۱/- روپے آریہ سماج کے مختلف فنڈوں میں دان دیا

ممبران آریہ سماج شریمتی گوردیوی جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ سورگیہ کی آتما کو سدگتی پراپت ہو اور پسماندگان کو شانتی۔

(دیوان چند بھولا منتری آریہ سماج جلال پور کیکناں)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر میں ملاپ

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کی اوستھا کچھ دنوں سے پارٹی بازی میں تبدیل ہوگئی تھی۔ مگر ایشور کی کرپا سے اب پھر ہم سب میں اچھی طرح ملاپ ہو گیا ہے۔ اب کسی قسم کا اس سماج میں جھگڑا نہیں ہے۔ اور سب سبھاسدوں نے متفقہ طور پر پچھلے ادھیکاریوں کو ہی ادھیکاری فیصل کیا ہے یعنی لالہ گنیش داس جی پردہان اور راقم منشی رام کو ہی سیکرٹری مانا ہے۔ چونکہ سماج ہذا کو ستھاپن ہوئے ایک سال ہوگیا ہے۔ اسی لئے سماج ہذا کا جنرل اجلاس ۴ جولائی ۱۹۳۷ء بروز اتوار ستسنگ کے بعد ہوگا۔ اور اس میں نئے سال کے ادھیکاریوں کا چناؤ ہوگا۔ کرپا کر کے سب سبھاسد نیت سمے پر پدھارنے کی کرپا کریں۔ اور سب سبھاسد تاریخ کو نوٹ کر لیں نئے سال کے ادھیکاریوں کی سوچنا بذریعہ وارہ پھر دی جاوے گی۔

(منشی رام منتری آریہ سماج لاہور)

آریہ کمار سبھا سرگودھا کا چناؤ

آریہ کمار سبھا بلاک ۲ سرگودھا کا آئندہ سال کے لئے حسب ذیل چناؤ ہوا ہے۔ پردہان گوسوامی ہربنس لال۔ اُپ پردہان بابو خیراتی لال ۔ منتری سیٹھ جیجیت لال۔ اُپ منتری سریندر پرکاش کھورانہ خزانچی دیوان دیویندر ناتھ۔ آڈیٹر لالہ مدن گوپال جی دوا وکیل (خیراتی لال منتری)

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنیوالا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے نہایت مفید اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

نام	زبان	قیمت
دیانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ/
ویدک ونے تینوں حصے	"	سے/
وید امرت	"	۲عہ/
اُپنشد پرکاش	"	۱۲عہ/
ویدک دھرم	"	۱۲/
ویدوں میں اتہاس نہیں ہے	"	۱۲/
آنند سنگرہ	"	۱۲عہ/
" "	اردو	عہ/
آنند اپدیش مالا	ہندی	۱۰/
" " "	اردو	۱۰/
امرت ورشا	ہندی	۱۲/
بھارت میں بھول	اردو	۴/
راہ راست	"	۴/
گلدستہ دھرم	"	۴/
پراچین گلدستہ دھرم	"	۴/
آتم درشن	ہندی	۴عہ/
برہم یگیہ	"	۲/
سورنگ	"	۶/
نو اُپنشد سار	"	۲/
گیتا بھاشیہ پنڈت مکنی رام جی	"	۴عہ/
بھگتی دھرم	"	۱۰/
" "	اردو	۱۰/
کرتویہ درپن	ہندی	۸/
بھگتی درشن	"	۱۰/
کرتویہ درشن	"	۱۰/
یوگ مارگ	"	۳/
سرل یوگ ابھیاس	"	۶/
برہمچریہ	"	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ	"	۶/
" " " دوسرا	"	۴/
چاروں ویدوں کے شلوک ہندی فی لہم سٹ		۱۵/
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴/
آریہ سماج کیا ہے؟	"	۵/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو		عہ/
سوراجیہ تتھ پردرشک اردو عہ رعایتی		۱۲/
ویدک ڈپلومہ عرف یگیوپویت اردو		۴/

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

نام	زبان	قیمت
پورانک مت آلوچن	ہندی	سے/
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	۱۰/
نشکلنک دیانند	"	عہ/
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳/
تیرتھ یاترا گوت سار	اردو	۳/
نیوگ پرمان	ہندی	۶/
لنگ پوران آلوچنا	"	۶/
وراہ " "	"	۸/
کورم " "	"	۱۰/
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۳/
نیوگ فلاسفی	"	۶/
مورتی پوجا کھنڈن	"	۲/
مرتک شرادھ وارتالاپ	"	۲/
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲/
پوران اور وام مارگ	"	۳/
بم مہادیو	"	۱/
بھوشیہ پوران کی پریکشا	"	۴/
پورانک مت کھنڈن	"	۴/
اموراتت سدھانت	"	۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

نام	زبان	قیمت
کلیات آریہ مسافر	اردو	للعہ/
رشی کا بول بالا	"	۱۲/
جواہر جاوید	"	۱۰/
دافع الاوہام	"	۸/
بابا نانک اور دین اسلام	"	۳/
ویدوں کا عرفی مبلغ	"	۴/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	"	۸/
چور اور چتر	"	۲/
اسلامی بہشت کی حقیقت	"	۳/
شرک و بدعت اسلام	"	۳/
وید اور قرآن	"	۲/
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	"	۲/
مرزائی دام فریب	"	۸/
متعہ اور نیوگ	"	۲/
مسلم آریہ ملاپ نمبر ۱	"	۱/

نام	زبان	قیمت
مسلم آریہ ملاپ نمبر ۲	اُردو	۱/
ویدک دھرم اور دین اسلام	"	۲/
قرآن کی چھان بین	"	۳/
سرگذشت قرآن	"	۶/
منہ توڑ	"	۶/
مغز پھوڑ	"	۶/
خلاصہ تعلیم القرآن	"	۴/
مباحثہ آگرہ	"	۴/
اسلام میں جلوہ وید	"	۲/
عقائد اسلام پر ایک نظر	"	۴/

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

نام	زبان	قیمت
رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی	عہ/
" " "	اُردو	۱۲/
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	"	۱۲/
آبریشن ستیارتھ پرکاش	"	۸/
رادھا سوامی مت آلوچنا	"	۶/
" " وچار	"	۴/
" " پرکاش	"	۴/
" " ہوائی محل	"	۱/
" " کا فوٹو	"	۱/

متفرق کھنڈن کی پستکیں

نام	زبان	قیمت
شکتی رہسیہ (مالس بھکشن)	ہندی	۸/
گورومت سار	اردو	۱/
آریہ خالصہ ملاپ	"	۲/
وید اور بائیبل	"	۵/
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	"	۶/
عیسائیت میں جلوہ وید	"	۲/
عیسائیت مت درپن	"	۵/
عیسائیت پریکشا	"	۱/

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

پتہ
ادم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ARYA VIR Lahore

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

آریہ ویر لاہور

ہفتہ وار

اخبار

آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہر چند شرما

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ
ششماہی
غیر ممالک سے

جلد (۱۲)

۹ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۶ ہاڑ سمت ۱۹۹۴ دیانند ابد ۱۱۳

نمبر ۴۲

"آریہ ویر"!

تجھ کو بڑھ کر کہیں چہرے اتر جاتے ہیں
اور کہیں بڑھ کے تجھے ویر بپھر جاتے ہیں

بوکھلا کر کے کوئی کرسی سے گر پڑتا ہے
اور قربان کہیں تجھ پہ بشر جاتے ہیں

پوپ گردانتے ہیں توپ تجھے اپنے لئے
دیکھ کر تجھ کو وہ تھرّاتے ہیں ڈر جاتے ہیں

تو نے محجوب مہنتوں کا اٹھایا پردہ!
وسوسے تیری براہین سے مر جاتے ہیں

تو نے دنیائے شرارت میں اذانِ حق دی
تجھ کو پڑھتے ہیں تو مٹ باہمی شر جاتے ہیں

تو نے اغیار کی فوجوں میں مچادی ہلچل
تذکرہ تیری وفا کا ہے جدھر جاتے ہیں

سایہ منحوس تھا کل جن کا تری برکت سے
آج مندر میں وہ بیخوف و خطر جاتے ہیں

(خاص) (ڈاکٹر حکیم [illegible] خورشید علی لوہری)

(جنگ)

ویدک بھگتی واد

(بکھشک شر یمان پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

بھگتی اتکرشٹ پریم کو کہتے ہیں۔ اُتکرشٹ پریم وہ ہوتا ہے۔ جس سے پریتم کے پریم میں اس طرح لین ہو جاوے کہ اُسے اپنی سُدہ بُدہ نہ رہے۔ وید بھگوان میں اسی اوستھا کے لئے ایک جگہ اس طرح اشارہ کیا گیا ہے کہ ہے جیوتی مئے پربھو! اگر میں تو ہو جاؤں اور تو میں ہو جاوے۔ تب پریمی تیرے امرتا کے جیون روپ آشیرواد کو پراپت کر لیتا ہے۔ (رگوید ۸۔ ۴۴۔ ۲۳) رگوید کی اس رچا میں جہاں یہ کہا گیا ہے کہ میں تو ہو جاؤں اور تو میں ہو جاوے۔ اس کا مطلب صاف ہے۔ کہ پریتم اور پریمی کے درمیان میرے تیرے پن کا خیال نہیں رہنا چاہئے۔ یہ میرے تیرے پن کا خیال اُس وقت پریمی کے دل سے دور ہوا کرتا ہے۔ جب وہ اہنکار کے جال سے باہر ہو جایا کرتا ہے۔ جب تک اہنکار کے مایا جال میں پریمی رہا کرتا ہے۔ تب تک اس کے پریم کو اتکرشٹ پریم یا اگادہ پریم نہیں کہہ سکتے۔ اس کا پریم ادھورا ہے۔ اس نے ابھی بھگتی کا روپ گرہن نہیں کیا ہے۔ وجہ صاف ہے۔ کہ پریمی کا گیان ابھی صرف اندریہ گیان ہے۔ وہ گیان صرف پداردھوں کو کیندر بنانے کی یوگیتا والا گیان ہے۔ جب پریمی اس گیان سے اوپر ہوتا ہے۔ تب وہ انتر مکھی ہو کر وشیش گیان: وگیان حاصل کرتا ہے یہ وشیش گیان آتم گیان ہوتا ہے۔ پریمی اس گیان (وگیان) کو جس میں بھگتی کی پُٹ رہا کرتی ہے۔ حاصل کر کے اہنکار کے مایا جال کو توڑ دیتا ہے اور میرے تیرے پن کے خیال سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اب پریمی نے اس اوستھا کو حاصل کر لیا ہے۔ جس میں وہ سمجھتا ہے۔ کہ اب سب کچھ پریتم کے سمرپت ہے۔ یہی آتم سمرپن ویدک بھگتی واد کا لکھش ہے۔ آتم سمرپن کرنا پریتم کے ساتھ اپنے آپ کو ملا دینا ہے۔ اس اوستھا کے لئے رگوید کی اوپر بتائی گئی اس رچا کا اُلیکھ ہوا ہے۔

यदग्नेस्यां अहं त्वं त्वं व घा स्या अहम।
स्युष्टे स्त्या इहाशिष।

اسی اوستھا کے لئے کبیر جی نے کہا ہے:۔

جب میں تھی تب ہر نہیں جب ہر تب میں نائیں
پریم گلی اتی سانکری جا میں دو نہ سمائیں

اسی اوستھا کے لئے ایک اردو کوی نے لکھا ہے ؎

بے خودی چھا جائے ایسی دل سے مٹ جائے خودی
اُن کے ملنے کا طریقہ اپنے کھو جانے میں ہے

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے
(مینجر)

پنجابی گیت

(از قلم شری مہاشہ چونی لال جی کھنہ لاہور)

بطرز:۔ دلدار۔ دلدار کمنداں والے دا لنگھ سینیوں تیر نشنگ جاندا

ٹیک:۔ مہاراج۔ مہاراج مہرشی دیانند دا۔ اُپدیش دلاں نوں رنگ جاندا
سُن لبند اجوا کوار کدی ہو جگ وچ نڈر نشنگ جاندا

جو ٹھیکہ دھرم دا جاندے سن — لُٹ لُٹ دُنیا نوں کھاندے سن
اڑ جاندے ہوش پاکھنڈیاں دے — اک وار جے سوامی لنگھ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا

جو کرن مباحثہ آوندا سی — چُک پوتھیاں نال لیاوندا سی
درشن کر کے اس یوگی دے — کجھ ڈر جاندا کجھ سنگ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا

کوئی پاپی منے پکاوندے سن — سُننے نوں مارن آوندے سن
اوسان خطا سب ہو جاندے — جے شیر سناوی کھنگ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا

جو ہندو دھرم نوں کھاندے سن — نت رتن امول لے جاندے سن
سنمکھ آگے اُس مہرشی دے — لگ سینے تیر تفنگ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا

جو آن جگیاسا کردا سی — سُن وچن رشی دے ٹھردا سی
پرسن ہندا من کھل جاندا — نہ کوئی رشی نوں تنگ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا

جس دُشٹ نے زہر کھوائی سی — نہ پلے اُسدے پائی سی
دھن پلیوں دے کے بخش دتا — کھنہ ایہہ ویکھ ہو دنگ جاندا

مہاراج ۔ مہاراج مہرشی دیانند دا اُپدیش دلاں نوں رنگ جاندا
سُن لبند جوا کوار کدی، ہو جگ وچ نڈر نشنگ جاندا

اخبار — آریہ وِیر — لاہور
۹ جولائی ۱۹۳۷ء

ہندوؤں کا تاریک مستقبل

مہا بھارت تک دنیا میں ایک ماتر ویدک دھرم ہی تھا۔ سارے سنسار پر آریوں کا چکرورتی راجیہ تھا۔ مہا بھارت کے بعد آریہ جاتی کا رشتہ ویدک دھرم سے ٹوٹتا گیا۔ نئے نئے مت متانتر پرچلت ہو گئے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ سارے سنسار پر چکرورتی راجیہ کرنے والی آریہ جاتی ٹھوکریں کھانے لگی۔ سنسار کے دوسرے دیشوں پر راجیہ تو کیا۔ بھارت میں ہی پرادھین ہو بیٹھی۔ منوسمرتی میں کہا ہے۔ جو دھرم کی رکھشا کرتا ہے۔ دھرم اسکی رکھشا کرتا ہے۔ جو دھرم کو مار دیتا ہے۔ دھرم اس کو مار دیتا ہے۔ سچ مچ یہ جاتی واستوک دھرم سے وِمکھ ہو کر اس کو مار کر موت کے منہ چلی جا رہی تھی اس کا بیڑا منجدھار میں پڑا ہوا تھا۔ ملاح سو رہے تھے۔ طوفان زوروں پر تھا۔ دنیا دیکھ رہی تھی اور اندازے لگا رہی تھی کہ یہ بیڑا غرق ہوا کہ ہوا کہ پرماتما کی کرپا سے مہرشی دیانند کا ظہور ہوا۔ انہوں نے آکر آریہ جاتی کے بیڑے کے ملاحوں کو جھنجوڑ کر جگایا۔ مسافروں کو خطرے سے خبردار کیا اور بتایا کہ ویدک دھرم کے شاہراہِ سلامتی کو چھوڑ کر اویدک مت متانتروں میں پھنس کر موت کی طرف جا رہے ہو۔

رشی نے آریہ جاتی کے بیڑے کو بچانے کے لئے ہی آریہ سماج کو قائم کیا اور اس کے ذمہ یہ فرض لگایا کہ ہندوؤں کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے سنگٹھن کر کے وید کی طرف لے آئے اور کرنونتو وشوم آریم کو پورا کرائے اور آریہ جاتی کو پراچین گورو پر پہنچائے۔ آریہ سماج کے پروگرام میں یہ شکتی ہے۔ آریہ سماج نے پہلے چند سالوں کے کام سے ہی دنیا کو اس بات کا احساس کرا دیا تھا کہ وہ یہ کام سرانجام دے دے گا۔ ملاحوں کی آنکھیں کھلنے لگی تھیں۔ انہوں نے رشی کی باتوں کو سن کر آریہ جاتی کے بیڑے کو منجدھار سے باہر نکالنے کے لئے یتن شروع کر دیا تھا۔ طوفان بھی کم ہونے لگا تھا۔ خوفناک لہروں اور چٹانوں سے بچ کر جہاز سلامتی کی طرف آ رہا تھا۔ مگر مچھ جو آریہ جاتی کے لالوں کو نگلنے کے لئے منہ کھولے بیٹھے تھے۔ انہیں اپنی فکر پڑ گئی تھی ویدک دھرم کا پرچار زوروں سے ہونے لگا تھا۔ مت متانتروں کو چھوڑ ہندو بھائی ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے سنگٹھت ہونے لگے تھے۔ تفریق اور تقسیم کی جگہ سنگٹھن کا پاٹھ پڑھا جانے لگا۔ جہاں مسلمان اور عیسائی آریہ سماج سے پہلے ہندوؤں کو دھڑا دھڑ مسلمان اور عیسائی بنا رہے تھے۔ وہاں نہ صرف یہ کہ یہ لہر رک گئی۔ بلکہ شدھی کا سدرشن چکر چلنے لگا اور ہزاروں مسلمان اور عیسائی شدھ ہونے لگے اچھوت آریہ جاتی کا انگ بننے لگے۔ بال وواہ آدی سوشل کریتیاں دور ہوئیں۔ ودھواؤں کی پکار سنی جانے لگی ۔۔۔ اویدک مت متانتروں کا معجون مرکب ہندو دھرم جو سوتک کی بچی سمجھا جاتا تھا۔ رشی دیانند اور آریہ سماج کی کرپا سے لوہے کی زنجیر بن گیا۔ اور بڑے بڑے پادری اور مولوی آریہ مناظروں کے سامنے مناظروں میں پراجت ہونے لگے۔

چار دانگ عالم میں آریہ سماج کی دھاک بیٹھ گئی۔ دنیا کے بڑے بڑے عالموں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ سنسار کا آنے والا دھرم ویدک دھرم ہوگا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑھتا ہے۔ کہ کچھ سالوں سے اوستھا پھر دگرگوں ہو رہی ہے۔ ہندوؤں کی تباہی و بربادی کا رونا پھر سنا جا رہا ہے۔ جہاں پہلے ہندوؤں کے ملاح سو رہے تھے اور بیڑا منجدھار میں غرق ہونے کو جا رہا تھا۔ وہاں آج یہ دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ رشی دیانند کی ستھاپت آریہ سماج کے کرونا دھار جن کے ذمہ رشی دیانند اس بیڑے کی رکھشا کا کار یہ لگا گئے۔ خود مدہوش ہو گئے ہیں۔ دوسرے جالوں اور آڈمبروں میں پھنس گئے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ آریہ سماج اگر رشی دیانند کے آریہ جاتی کے ادھار کے پروگرام کو ان کی اور ان کے صادق ششیوں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت گورودت جی۔ سوامی درشنانند جی۔ سوامی شردھانند جی آدی کی سپرٹ کے مطابق سینہ سپر ہو کر کرتا رہتا۔ تو آج یہ حالت نہ ہوتی کہ سب جگہ ہندوؤں پر مصیبتوں کے بادل گھرے ہوئے نظر آتے۔ آج پنجاب میں سرحد میں کشمیر میں بلوچستان میں۔ سندھ میں۔ حیدرآباد دکن میں۔ بنگال میں ہندوؤں کی جو دُردشا ہو رہی ہے وہ نہایت دردناک داستان ہے۔ جو سب بھائی جانتے ہیں۔ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ صوبے تو مسلم اکثریت کے ہیں۔ جن صوبوں میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ وہاں بھی ہندو کچلے جا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور دکھ کیا ہو سکتا ہے

دھرم سے مُکتی جان! پرانی!

(۱)

دھرم ادھرم میں بھید سمجھ لے کر لے من میں دھیان
دھرم ہی سکھ کا مول ہے مورکھ! پاپ ہے دکھ کی کھان
پرانی! دھرم سے مکتی جان

(۲)

دھرم گیان ہے، دھرمی گیانی پاپی مورکھ پاپ اگیان
دھرمی کا ہو مان جگت میں پاپی کا اپمان
پرانی! دھرم سے مکتی جان

(۳)

پاپ کی نیا ڈوبے جل میں کر لے یتن مہان
دھرم کی نیا پار لگے گی۔ رکھوالے بھگوان
پرانی! دھرم سے مکتی جان

(خادم)

ہندو لیڈر یہ سب کچھ دیکھتے ہیں۔ مگر دھرم بھگتی اور سوراجیہ کا نشہ ہندوؤں کے دکھوں کا اُنہیں احساس ہی نہیں ہونے دیتا۔ آنکھوں کے سامنے ہندو دیویوں کا اغوا دیکھتے ہیں۔ بے کار ہندو نوجوانوں کو خودکشیاں کرتے اور دھرم سے پتت ہوتے دیکھتے ہیں۔ مگر اس کے لئے کچھ کرنا اپنے کرتویہ سے باہر سمجھتے ہیں۔ جو کوئی ہندوؤں کے لئے درد رکھنے والا لیڈر ان کے دکھ محسوس کر کے آواز اٹھاتا بھی ہے اُسے فرقہ پرست اور اس قسم کے اور خطاب ان حضرات کے دربار سے صادر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

ایک طرف یہ ہندو لیڈر ہیں۔ دوسری طرف آریہ سماج کے لیڈروں میں بھی یہی ذہنیت گھر کر گئی ہے۔ وہ رشی دیانند کے آریہ جاتی کی رکھشا کے ٹھوس پروگرام کو چھوڑ کر دوسرے جھمیلوں میں آڈمبروں اور باہمی کدورتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ابتدائی ایام کے آریوں کے دلوں میں ویدک دھرم پرچار۔ آریہ ہندو جاتی کے رکھشا کے بھاؤں کی پرچنڈ اگنی پرجولت رہتی تھی۔ آریہ ماتر کو اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے اگر کوئی دُھن ہوتی تھی تو یہی۔ مگر اب وہ حالت نہیں ہے۔ جس طرح ہندو لیڈر ہندوؤں کو تباہ ہوتے دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اس طرح دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماجی لیڈر بھی اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کر رہے۔ وہ دیکھتے ہیں مت متانتروں کے پاکھنڈ بڑھ رہے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے آکرمن زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ناستکتا فیشن بنیاد آدمی کی لہریں ناستک پن اور مغربیت کی مادر پدر آزادی کے بھاؤں کو بڑھا رہی ہیں۔ ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آریہ دھرم سبھیتا اور کلچر سے دیکھ ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کی ہستی تو خطرے میں ہی ہے۔ آریہ سماج جس کی شکتی کا لوہا دنیا نے ماننا شروع کر دیا تھا اور جسے گورنمنٹ بھی زندہ طاقت سمجھتی تھی۔ آج نپنسک سماج سمجھا جا رہا ہے۔ مگر یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آریہ لیڈر کچھ نہیں کر رہے۔

ایسی حالت میں اس آریہ جاتی کے بیڑے کا پرماتما ہی حافظ ہے۔ رشی دیانند نے منجدھار میں پڑے ہوئے اس بیڑے کو بچایا اور اس کی رکھشا کی باگ ڈور آریہ سماج کے سپرد کر کے اس کے رکھشا کے اُپائے بھی بتایا۔ وہ اپائے رشی دیانند اور آریہ سماج کا پروگرام ہے۔ اگر آج آریہ سماج کے ابتدائی ایام کی طرح آریہ سماجی اس پروگرام پر سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیں۔ تو پھر حالات دنوں میں بدل سکتے ہیں۔ ورنہ ہندوؤں کا مستقبل تاریک ہے۔ ہندوؤں کے بچاؤ کا یہی ایک مارگ ہے کہ وہ مت متانتروں کے بھید بھاؤ کو چھوڑ کر ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے سنگٹھت ہو جاویں۔ ویدوں شاستروں رشیوں منیوں کی آریہ سبھیتا اور سنسکرتی کی رکھشا اپنا پرم کرتویہ جانیں۔ سات کروڑ اچھوتوں کو اپنا بھائی سمجھ کر گلے لگائیں۔ شدھی کا سدرشن چکر زور شور سے چلا کر مسلمان اور عیسائیوں کو شدھ کر لیں۔ بال ودھواؤں کے ودواہ کی تحریک کو فروغ دیں اور ان کے ودواہ کرا کر اغوا وغیرہ خرابیوں کا انسداد کر دیں۔ یاد رکھیں یہ وقت ہندوؤں کے لئے بڑا نازک ہے۔ اگر ہندوؤں نے آنکھیں نہ کھولیں اور آریہ سماج کے لیڈروں اور آریہ ویروں نے جن کے ذمہ رشی دیانند نے یہ ذمہ داری لگائی۔ اپنا کرتویہ پالن نہ کیا تو ہندوؤں کی تباہی میں کوئی شک نہیں۔ ضرورت ہے کہ جہاں ہندو سچیت ہوں وہاں آریہ سماج کے لیڈر اور رشی دیانند کے پتا کے سیوک ہونے کے دعویدار آریہ ویر بھی اس بیڑے کو تباہی سے بچانے کے لئے کاریہ کھیتر میں نکلیں اور رشی دیانند کی سچی سپرٹ اور پروگرام کے مطابق کام شروع کر کے نہ صرف آریہ جاتی کے بیڑے کو تباہی سے بچائیں۔ بلکہ ہندو ماتر کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے سنگٹھت کر کے سارے سنسار کو آریہ بنانے کے "کرنونتو وشوم آریم" یعنی سارے سنسار کو آریہ بناؤ کے آدرش کو عملی جامہ پہنائیں۔

(مہر چند شرما)

پنڈت چموپتی جی کے پریوار کی سہائتا

آریہ ویر کے پاٹھک پڑھ چکے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں کے فیصلہ کے مطابق پنڈت چموپتی جی کے پریوار کی سہائتا کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی اپیل کی گئی تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا مورخہ ۱۴ جولائی میں یہ بتایا گیا کہ یہ اپیل پوری ہو گئی ہے۔ یہ روپیہ سبھا کے پاس جمع رہیگا اور اس سے ۵۰ روپیہ ماہوار پنڈت چموپتی جی کی پریوار کی سہائتا جب تک روپیہ ختم نہ ہو (جو دس سال میں ہوگا) دی جاتی رہے گی۔ پنڈت جی کے بچوں کا ۲۵ روپیہ الاؤنس جو پنڈت جی کے جیون کال میں ملا کرتا تھا۔ مزید ۵ سال سبھا کی طرف سے دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سبھا کی طرف سے پنڈت جی کی تین ہزار روپیہ کی زندگی کا بیمہ ہوا ہوا تھا۔ اس کے متعلق بھی آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ اس زندگی بیمہ کا روپیہ پنڈت جی کی دھرم پتنی کو دے دیا جائے۔

سمارک فنڈ کیلئے اپیل

پنڈت چموپتی جی کے پریوار کی سہائتا کے بعد اب آریہ پرتی ندھی سبھا نے ان کے سمارک بنانے کے سوال کو ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کے لئے ۱۴ جولائی کی انترنگ سبھا میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو سمارک کے روپ کا نرنے کرے گی۔ سبھا کی طرف سے ان کے لئے دھن کی اپیل کی جا رہی ہے۔ ہمیں پوری آشا ہے۔ پنجاب کے آریہ بھائی اس سمارک فنڈ میں دل کھول کر دان دیں گے اور پنڈت جی کی شان کے شایاں سمارک بنایا جا سکے گا۔

پنڈت سرسوتی ناتھ جی کو صدمہ

ہمیں یہ سن کر سخت رنج ہوا ہے کہ شری پنڈت سرسوتی ناتھ جی ڈی۔ اے وی ہائی سکول لاہور کے اکلوتے لڑکے پنڈت جوگندر ناتھ جی کا عین عالم شباب میں دیہانت ہو گیا ہے۔ پنڈت جوگندر ناتھ بڑے سوشیل ہونہار نوجوان تھے۔ تین چار سال ہوئے آپ کی شادی ہوئی۔ جس کے کچھ عرصہ بعد آپ تپ دق کے عارضہ سے بیمار ہو گئے۔ پنڈت سرسوتی ناتھ جی نے دن رات ایک کر کے علاج کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحت اچھی ہو گئی مگر پچھلے سال بیماری نے پھر حملہ کر دیا۔ پہلے کی طرح پنڈت سرسوتی ناتھ جی سب کچھ بھول کر علاج میں لگ گئے۔ گوجرانوالہ سے آپ روزانہ لاہور پڑھانے کے لئے آتے اور پھر عزیز کے پاس واپس پہنچ جاتے۔ علاج میں کوئی دقیقہ آپ نے فروگذاشت نہ کیا۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی انتہائی محنت و بہترین علاج معالجہ کے باوجود پنڈت جوگندر ناتھ کا دیہانت ہو گیا۔ ہمیں اس صدمہ میں پنڈت سرسوتی ناتھ جی سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما انہیں یہ اسہیہ صدمہ سہنے کی شکتی دے اور پنڈت جوگندر ناتھ جی کے آتما کی سدگتی کرے۔

مورتی پوجا کھنڈن اور کٹھورتا کی تلنا

(لیکھک شری بھان سوامی سوتنترا نند جی مہاراج)

ستیارتھ پرکاش میں مورتی پوجا کا کھنڈن
اس وشے میں جو شبد مہرشی جی نے
لکھے ہیں۔ کئی سجن کہتے ہیں کٹھور ہیں۔
ایسے شبدوں کا استعمال نہیں ہونا چاہئے
تھا۔ میں اس وشے میں کچھ لکھنے کو تیار
نہیں کہ ایسے شبدوں کا استعمال ہونا چاہئے
وہ نہ ہونا چاہئے۔ لیکن میں اس لیکھ میں
اپنی طرف سے کچھ نہ لکھ کر دوسرے لیکھکوں
کے شبد لکھنا چاہتا ہوں۔ جس سے یہ پتہ
لگ جائے کہ وہ اس وشے میں کس طرح
کے شبدوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اس
میں بھی پہلے ستیارتھ پرکاش کا ایک
پاٹھ لکھتا ہوں۔ اس کے بعد سکھوں
کی دھرم پستک گورو گرنتھ صاحب اور
دسم گرنتھ آدی سے کچھ پاٹھ لکھوں گا۔
بعد میں کبیر جی۔ دادو جی تتھا غریب داس
کی لکھی کتابوں سے پاٹھ لکھونگا۔ تاکہ
پاٹھکوں کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔
اور وہ نشچت روپ سے نشچہ کر سکیں کہ
ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ کتنا کٹھور ہے۔
اور گورو گرنتھ صاحب اور دوسرے
سنتوں کی کتابوں کا پاٹھ کتنا کٹھور ہے
ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں باب
میں وید کو دھرم پستک ماننے والے متوں
کا کھنڈن ہے۔ اسی میں مورتی پوجا وشے
میں لکھت پاٹھ ملتا ہے۔

"جو مانا پتا آدی کے سامنے نیویدیہ
بھینٹ پوجا دھریں گے تو وہ خود کھالیں گے
اور بھینٹ پوجا لینگے۔ تو ہمارے مکھ
وہاتھ میں کچھ نہ پڑے گا۔ اس سے پاشان
آدی کی مورتی بنا۔ اس کے آگے نیویدیہ دھر
گھنٹہ ناد ٹن ٹن پوں پوں سنکھ بجا کولاہل
کرا انگوٹھا دکھلا۔

ارتھات:۔ त्वमंगुष्ठं गृहाण ... भोक्तुं न यदाचं ... [illegible]
جیسے کوئی کسی کو چھلے وچڑائے کہ تو گھنٹہ
لے۔ اور انگوٹھا دکھلائے۔ اس کے آگے
سے سب پدارتھ لے آپ بھوگتے ویسے
ہی لیلا ان پوجاریوں ارتھات پوجا نام
ستکار کے شتروؤں کی ہے۔ موڑھوں
کو چمک دمک چلک جھلک مورتیوں
کو بنا ٹھنا آپ ٹھگ ویشیا وبھڑوا کے
تلیہ بن ٹھن کے بیچارے نربدھی ابودھوں
کا مال مار کر موج کرتے ہیں۔

(ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۱ صفحہ ۳۴۴)
جن شبدوں کے نیچے خط ہے۔ وہ
شبد دھیان میں رکھنے چاہیں۔
(۱) ایسے پاتھر کیجے بھاڑ

دوجے پاتھر دھریئے پاڑ
جے اوہ دیوتا اوہ بھی دیوا
(راگ گجری نام دیو)

(۲) گھر میں ٹھاکر نظر نہ آوے
گل میں پاہن لے لٹکاوے
جس پاہن کو ٹھاکر کہتا
اوہ پاہن لے اس کو ڈوبتا
گنہگار لون حرامی
پاہن ناؤ نہ پار گرامی
(راگ سوہی محلہ ۵ گورو ارجن دیو)

(۳) جو پاتھر کو کہتے دیو
تا کی برتھا ہووے سیو
نا پاتھر بولے نہ کچھ دیو
پھوکٹ دھرم نشپھل ہے سیو
(راگ بھیرو محلہ ۵۔ کبیر)

(۴) کنگو چندن پھول چڑھائے
پیری پے پے بہت منائے
مانو یا منگ منگ پہنے کھائی
اندھی کرمی اندھ کمائی
پھکھیاں دیہی نہ ماندیاں لکھے
اندھا جھگڑا اندھی ستھے
(سارنگ وار محلہ ۱۔ نانک جی)

(۵) پاہن پرمیشور کیا پوجے سب سنسار
اس بھاوا سے جو رہے بوڑھے کالی دھار
(کبیر)

(۶) کاہن لئی پاہن پوج دھرے سر
کاہوں لئی لنگ گلے لٹکایو
کاہوں لکھیو ہری اواچی دسا ہی
کاہوں پچھاہی کو سیس نوایو
کوؤ بتاں کو پوجت ہیں پسو
کوؤ مرتان کو پوجن دھایو
کور کریا الجھیو سبہی جگ
شری بھگوان کو بھید نہ پایو
(وچتر ناٹک ۱۰۔ گورو گوبند سنگھ جی)

(۷) پان تھکے پاہن کر پرست
کچھ کر سدھ نہ آئی۔
اچھت دھوپ دیپ ارپت ہے
پاہن کچھو نہ کھیتی ہے۔
تا میں کہاں سدھ ہے رے جڑ
تو ہے کہا ور دے ہے
(ہزارے شبد گورو گوبند سنگھ)

(۸) کلہے کو پوجت پاہن کو
کچھ پاہن میں پرمیشور نا ہیں
تا ہی کو دھیان پرمان سدا
یہ پھوکٹ دھرم کرسے پھل نا ہیں

(۹) جے جگ نتے کرہیں تپسیا
کچھو تو ہی پرسن نہ پاہن کری ہے
ہاتھ اٹھائے بھلی ودہی سوں جڑ
تو ہے کچھ وردان نہ دیئی ہے
کون بھروس بھیٹوا یہہ کو کہ
بھیر پری نہیں آن بچیئی ہے
جان اے جان اجان سبھی
اس پھوکٹ دھرم سو بھرم گوئی ہے

(۱۰) نا کو کر پاہن الٹو مانت
مہا موڑھ کچھ بھید نہ جانت

(۱۱) پاہن کی پر تما کو اندہ کند ہے پجاری
انتر اگیان مت گیان گور ہینٹ ہے
(۸۵ ۴۔ کوت سویئے گورو گوبند سنگھ)

اس پاٹھ میں گنہگار۔ لون حرامی۔ اندھا جھگڑا۔ اندھی ستھ۔ پسو۔ جڑ۔ اگیان۔ ہٹھی۔ پھوکٹ دھرم۔ مہا موڑھ اندھا شبد۔ مورتی پوجکوں کے لئے ہیں۔ اسی طرح اور۔

(۱۲) اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھر لے پوجیں مگدھ گنوار
(وار بلاول میں ہے)

(۱۳) بھات پہت ارلا بسی کرکرا کا سار
بھوگن ہارے بھوگیا موت دے منہ چھار
(راگ سورٹھ محلہ ۱۔ گورو نانک جی)

اس میں اندھے گونگے مگدھ۔ گنوار۔ شبد ہیں۔ اور کھانے والے بیچاری ہیں۔ مورتی کے منہ میں چھار رہی ہے کیا یہ شبد مہرشی کے بھاؤ کو ہی ہیں کر رہے ہیں۔

یہ کچھ پاٹھ گورو گرنتھ صاحب اور دسم گرنتھ صاحب کے ہیں۔ اب کبیر آدی سنتوں کی دوسری پستکوں کے پاٹھ پڑھیں۔

(۱) مانٹی کے کر دیوی دیوا
کاٹ کاٹ جیو دیا جی
جو تمرا ہے سانچا دیوا
کھیت چرت کیوں نہ لیا جی

(کبیر بیجک صفحہ ۳۲۶ شبد ۷۶)

(۲) کہیں کبیر جھوٹھے مل جھوٹھا
ٹھگ ہی ٹھگ دیو ہارا
(کبیر بیجک صفحہ ۳۵۸۔ شبد ۹۳)
پہلے میں نشبدہ اور دوسرے میں جھوٹھے اور ٹھگ لکھا ہے۔

(۳) جل پیوے پاشان دھوئے
سو لو آدی انت پاشان ہوئے
آکاش شیس پاتال پاپ
سو سمپٹ میں کیسے آپ

(۴) پتھر پوجیو ہر نہ ملے رے
سب کوئی پوجو جائے
پوجو نی گھر ری گھرٹیا
سب جگ پیسر کھائے

اس میں پاشان ہونے کا آدیش ہے اور چکی پوجنے کی یکتی ہے۔
یہ دونوں پاٹھ رام سینہی دھرم پرکاش کے ہیں۔

(۵) پتھر پوے دھوئے کر پتھر پوجے پران
انت کال پتھر بھئے بہہ بوڑے ایہہ گیان
(دادو جی ۱۴۰)

اس میں بھی پتھر پوجا سے پتھر بننے کا ودھان ہے۔

(۶) غریب پاہن سیتی پرتری جیتین سیتی دوش
دوزخ دھار جائینگے کدی نہ پاویں موکش
(جاتکیہ انگ ۲)

غریب گال بجائے کیا ہوا تلسی ڈال جھنور
بھوئے بھگتی بھگونت کی پاہن سے سر پھوڑ ۳
غریب پانی تو لے برکھش کی جڑ دیوا نہیں کھائے
اس سے چوراسی بھلی اونٹ اجالے جائے ۱۹
غریب بھیڑا جا سیون کریں یہ ٹھاکر تحقیق
جڑ آگے چیتن کھڑا ناحق گاوے گیت ۲۰
ایک سونے کا مالک جڑھی والے پیران
غریب داس اس منشیہ نے عقل بڑی اک شوان
کاشی پور کے سالگ سے سیمبھلے آئے
غریب داس کتنا تہاں مونے ٹانگ اٹھائے
کتنا مکھ میں موت ہے کیسے سالگرام
غریب داس جلبہا کے گئی عقل کس کام
دھوئے دہائے ٹیکے کئے پھر آئے ماری دہاڑ
غریب داس اس پوری میں جلبہا سے چمار ۔ ۶
پیتل کا ہی تھال ہے پیتل کا لوٹا
جڑ مورت کو پوجتے آوے گا ٹوٹا
پیتل ہی کا پوجے جو کھان پروسے
جڑ مورت کس کام کی مت رہو بھروسے
(بلاول)

بالمکند مکھ بولت ناہیں دیکھ بہادی ٹوٹے
گوروا کے سر مار پڑیگی نیٹڑا کوئی نہ چھوٹے

(باقی بر صفحہ ۹)

نوین ویدانت

نمبر (۲)

(لیکھک شریمان پنڈت پرمانند جی شاستری ایم اے ایم او ایل آچاریہ دیانند برہم مہا ودیالیہ لاہور)

میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں (جو ۲۳ جون کے آریہ ویر میں پرکاشت ہوا) نوین ویدانت کیا ہے۔ یہ بتانے کی کوشش کی تھی۔ اب اس لیکھ میں۔ اس نوین ویدانت کے سدھانت کی چھان بین کی جاوے گی۔

میں بتا چکا ہوں کہ نوین ویدانت کے انوسار سنسار کچھ نہیں۔ صرف برہم ہی برہم ہے۔ اسی کو ادویت اردھات NON DUALITY کہتے ہیں۔ اس سدھانت کا کھنڈن تو پیچھے کیا جاوے گا۔ پہلے یہ بتلانا ضروری ہے کہ وید کا سدھانت اس میں کیا ہے۔ وید میں

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्य- नश्नन्नन्यो अभिचाकशीति।

رگوید ۱ - ۱۶۴ - ۲۰

دو اچھی طرح پڑنے والے سدا کے ساتھی (सयुजा) متر ایک برکھش پر پوری طرح سے چمٹے ہوئے ہیں۔ ان دونوں ساتھیوں میں ایک تو اُس پیپل کے برکھش کے پھل کو سواد لے کر کھاتا ہے اور دوسرا بنا سواد لئے چاروں اور پرکاش کرتا ہے۔

اگر اس منتر پر وچار کیا جائے تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ نوین ویدانت وید کے وردھ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک ایسا برکھش ہے۔ جس کو دو سدا کے ساتھی سدا کے لئے چمٹے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک تو اس کے پھل کو سواد لے کر کھاتا۔ لیکن دوسرا سواد تو نہیں لیتا۔ صرف چاروں اور پرکاش کرتا ہے اس منتر سے یہی سدھانت نکلتا ہے۔ کہ تین پدارتھ انادی ہیں۔ ایک پرماتما دوسرا جیو۔ تیسرا پرکرتی۔ اسی پرکرتی کو مایا۔ اویکت آدی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ایک مسلمان مہاشہ نے ایک بار مجھ سے سوال کیا کہ اس منتر میں پرکرتی کو برکھش شبد سے کیوں کہا گیا ہے۔ برکھش تو درخت کو کہتے ہیں۔ کیا پرکرتی بھی اسی طرح کی ہے۔ میں نے کہا۔ بھائی! ویدوں کے ایک ایک شبد میں بڑا بڑا ارتھ بھرا پڑا ہے۔ گاگر میں ساگر دیکھنا ہو۔ تو وید منتروں کو پڑھو۔ عربی کا اللہ لفظ ایشور کے لئے کیوں بولا جاتا ہے؟ اس کا جواب عربی بھاشا نہیں دے سکتی۔ مگر دیوبانی سنسکرت میں یہ بات نہیں۔ یہاں پرکرتی کو برکھش کہا گیا ہے

ویاکرن (گرامر) کے مطابق برکھش شبد (व्रश्च) دہاتو سے بنا ہے اس کا ارتھ ہوا جو چیز کاٹی تراشی جاوے آپ دیکھیں اس برکھش کو برکھش کیوں کہتے ہیں۔ اس کو کاٹ کر ہم شہتیر دروازے میز کرسی الماریاں نہ جانے کتنی چیزیں بناتے ہیں۔ سنسار کا کاریگر کسی قسم کے نمونے (اپنے کاریگری کے) اس کو تراش کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ کاریگروں نے اس میں کمال کر دکھایا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے۔ دنیا کے کاریگروں کی ساری کاریگری اس بڑے کاریگر کی کاریگری کے سامنے کچھ نہیں۔ ایک ایک پتے ایک ایک پھول کی بناوٹ پر دنیا کی ساری کاریگری ہی قربان کی جا سکتی ہے۔ ایسا ہی یہ پرکرتی کا برکھش ہے۔ جس کو کاریگر (پرماتما) نے سنسار کے روپ میں پرکاشت کیا ہوا ہے۔

یہاں پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ دو سدا کے ساتھی متر کون ہیں۔ پرماتما اور آتما دونوں انادی اور چیتن ہیں۔ پرکرتی روپی برکھش جڑ ہے۔ آتما اس کے پھلوں کو چکھتا ہے۔ اب ذرا سوچیں کہ اس منتر کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وید کے انوسار ایک برہم ہی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اس میں صاف کہا گیا ہے۔ کہ تین پدارتھ ارتھات آتما۔ پرماتما۔ اور پرکرتی انادی ہیں۔ یعنی CO-ETERNAL ہیں۔ رشی دیانند نے اپنی آریہ بھیو نے میں ایک اور یجروید کا منتر لکھا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ پرکرتی کو ہی برکھش کہا جاتا ہے۔ وہ منتر ہے۔

किंस्विद्वनं क उ स वृक्ष आस यतो द्यावापृथिवी निष्टतक्षुः। मनीषिणो मनसा पृच्छतेदु तद् यदध्यतिष्ठद् भुवनानि धारयन्।

یجروید ۱۷ - ۲۰

ارتھات۔ کونسا وہ بن ہے؟ کونسا وہ برکھش ہے؟ جس سے اس دیولوک اور پرتھوی کو بنایا گیا ہے۔ ودوانو! سوچ کر اس کے وشے میں بھی پوچھو۔ جسے لوگوں کو دھارن کرتے ہوئے بھگوان نے بنایا۔

سوال کیا جا سکتا ہے کہ جب سنسار میں کسی نے میز کرسی مکان آدی بنانا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے لکڑی لانے کے لئے جنگل میں جاتا ہے۔ وہاں کئی طرح کے برکھشوں کو دیکھ کر اُن کی لکڑی کو۔ کانٹ چھانٹ کر۔ کئی پرکار کی چیزیں تیار کر دیتا ہے۔ بھگوان نے اس وشو کو بنایا۔ کونسا وہ جنگل یا برکھش ہیں؟ اس سارے سنسار کا جو مول اپادان کارن MATERIAL CAUSE ہے۔ وہی جنگل ہے۔ اس کے مختلف پرمانو اس جنگل کے برکھش ہیں انہیں کانٹ چھانٹ کر کاریگر نے اس سارے کھیل کو رچا ہے۔ اس سارے سنسار کا رچیتا پربھو۔ اس کے پھلوں کو نہیں کھاتا۔ اس برکھش کے پھل تو آتما کے لئے ہیں۔ وہی اس کے میٹھے اور کڑوے پھلوں کا کھاتا ــــ سکھ اور دُکھ کو ــــ بھوگتا ہے۔ بھگوان نرلیپ نروکار نراکار ہے۔ وہ اس کے میٹھے یا کڑوے پھلوں کو نہ کھا کر سدا الگ رہتا ہے۔ اس سے یہ بات صاف نکلتی ہے کہ بھگوان اوتار واد آدی کی لیلاؤں سے پرے اور بالکل پرے ہے۔ وہی بھگوان اس سنسار کا سوارتھ ہین سوامی ہے۔

مسلمان مہاشے یا عیسائی لوگ مانتے ہیں کہ "کچھ نہ تھا" اس کچھ نہ ہونے سے سب کچھ ہو گیا ہے۔ خدا نے "کُن" یعنی "ہو جا" یہ کہا ہے اور سب کچھ ہو گیا۔ اسی طرح بھی عیسائی کہتے ہیں let there be light ایسا بھگوان نے کہا۔ and there was light

میرا یہ مضمون نہیں کہ اس کا کھنڈن یہاں کروں۔ صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ نہ ہونے سے ہونا نہیں ہو سکتا۔

اگر نہ ہونے سے بھی ہونا ہو جاوے تو ہم تیل نکالنے کے لئے سرسوں یا تلوں کو ہی کیوں لیتے ہیں۔ ریت ہی سے تیل نکال لیا جائے۔ پانی سے بھی مکھن کیوں نہیں نکال لیتے۔

میں بہت دور چلا گیا ہوں۔ ویدانتی کہتے ہیں کہ یہ کیول برہم ہی برہم ہے۔ باقی کچھ نہیں۔ وہ بتلا دیں کہ تب ان منتروں کا ارتھ کیا کریں گے۔ پرماتما اور آتما کو وید میں سدا کے متر کہا گیا ہے کیا مترتا دو میں ہوتی ہے یا ایک میں۔ ایک اور بات بھی یہاں کہنی ضروری ہے کہ ویدانتی کہتے ہیں کہ برہم ساکھشی ارتھات درشٹا دیکھنے والا ہے کیا میں ویدانتیوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب جگت نہ تھا کچھ نہ تھا۔ تب وہ برہم کس کو دیکھا کرتا تھا۔ وہ وشو پتی کس وشو کا پتی تھا۔

اس لئے ان وید منتروں سے یہی جانا جاتا ہے کہ ویدانت کا ادویت واد جھوٹا ہے۔ اب یہاں تک وید کے سدھانت کی ویاکھیا کی ہے۔ اگلے لیکھ میں ویدانت کی یکتیوں کا کھنڈن پڑھیے۔

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کا چناؤ

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو رات کے آٹھ بجے زیر صدارت پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سماج

ہذا کا نرواچن ہوا اور سرو سمتی سے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان۔ ڈاکٹر رام رتن جی۔
اُپ پردھان۔ شریمتی بھاگونتی دیوی جی۔
منتری ــ بابو پربھدیال جی۔
اُپ منتری۔ بابو مدن لال جی۔
خزانچی ــ بابو کشن لال جی
لائبریرین ــ بابو پرکاش چند جی۔
سٹور کیپر۔ مہاشہ بیلی رام جی۔
پرتنشٹھت سبھاسد ــ لالہ گنیش داس جی
بابو پیارے لال جی
ممبران انترنگ سبھا۔ چوہدری نیلا سنگھ جی۔ بابو امیر چند جی۔ بابو حکم سنگھ جی۔ بابو ہرنام سنگھ جی

مدن لعل اُپ منتری سماج ہذا

نواب بہادر یار جنگ رئیس اعظم حیدرآباد (دکن) نے اپنے تبلیغ اسلامی کو اپنی زندگی کا مشن بنا دیا ہے۔ ہزاروں بے زبان مفلس اچھوتوں کو شکم پروری کی لالچ دے کر اسلام میں داخل کر رہے ہیں۔ یہ کام خفیہ طور پر انجام پا رہا ہے جیسا کہ ان کے ایک خط مطبوعہ پرتاپ روزنامہ میں شائع ہوا ہے۔

نہ صرف حیدرآباد کے مسلمان بلکہ تمام مسلمانوں کا خیال ہے کہ حیدرآباد ایک اسلامی ریاست ہے۔ حالانکہ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ حیدرآباد میں ہندو زیادہ تعداد میں بستے ہیں اور کاشتکار زیادہ ہیں۔ ان کی گاڑھی کمائی سے مسلمانوں اور مسلمان واعظین کے پیٹ پالے جاتے ہیں۔ یہ بدہو کے بدہو ہیں۔

نواب بہادر یار جنگ ایک جاگیردار ہیں۔ قوم کے مسلمان لیکن فرقہ پرستی کا اصول جیسا کہ تمام دنیا میں کام کر رہا ہے یہ بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ یعنی فرقہ مہدویہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے عقائد اہل تسنن سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسلام جس کو مساوات کا دعویٰ ہے۔ اپنے مذہب کو ایک ہنر کی شکل میں پیش کرنا اس کے ہر پیرو کے لئے لازمی ہے۔

نواب بہادر یار جنگ ایک فصیح و بلیغ لیکچرار ہیں۔ جب وہ کچھ کہنا شروع کرتے ہیں تو بیخود ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لیکن عقائد کے لحاظ سے ان کا فرقہ اسلام میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک عجیب سوال ہے۔

اتفاق سے ہماری نظر رسالہ نگار لکھنؤ ماہ فروری ۱۹۳۵ء پر پڑی جس میں ایک سلمان صاحب نے نیاز صاحب ایڈیٹر رسالہ نگار سے فرقہ مہدویہ کے عقاید کے متعلق کچھ استفسار کیا تھا۔ اس کا جواب نیاز صاحب نے ادا کر دیا۔ نواب بہادر یار جنگ کی جوشیلی طبیعت کب پسند کرتی تھی کہ ان کے عقائد کی دھجیاں اڑائی جائیں۔ انہوں نے جھٹ سے ایک مراسلہ ایڈیٹر نگار کے نام بھیج دیا جو کہ بجنسہ نگار اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ ساتھ ہی جناب نیاز صاحب ایڈیٹر نے جس آزاد خیالی اور کشادہ دلی سے نواب بہادر یار جنگ کو مخاطب کیا ہے اور ان کے مراسلہ کا جواب تحریر کیا ہے وہ ملاحظہ کے قابل ہے۔

نواب بہادر یار جنگ اسلام کی نظر میں!

(از پنڈت نریندرجی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام)

ہم نے ماہ فروری ۱۹۳۵ء کا پہلا استفسار و جواب محض سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے رسالہ سے نقل کر کے شائع کیا ہے۔ اس کے بعد نواب بہادر یار جنگ کا مراسلہ اور رسالہ نگار کا جواب رسالہ نگار سے یہاں اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اسلام جس کو مساوات کا دعویٰ ہے۔ وہ اسلام جس کے علمبردار نواب بہادر یار جنگ ہیں۔ وہ اسلام جو حیدرآباد دکن میں غریب ہندوؤں کو گھن کی طرح ہضم کر رہا ہے۔ اس کا حقیقی کیا رنگ ہے۔ فرقہ مہدویہ کے معزز ممبر کیا اس مضمون کے پڑھنے کے بعد اپنی انا سی فرقہ بندی سے آزاد ہو گئے یا ویسی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ وہ اپنے عقائد سے اینچ بھی نہیں ہٹے اگر ہٹے ہوتے تو اعلان کر دیتے جب نواب صاحب حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں تو غریب اچھوتوں کو خواہ مخواہ اسلام میں داخل کرنے کا ثواب یا عذاب؟ . . .

. . . . کس کو ملے گا ہم حیران ہیں کہ اس کے حصہ دار نواب بہادر یار جنگ ہیں یا حیدرآباد کے مسلمان . . . .

. . . .

نگار ماہ فروری ۱۹۳۵ء کے باب الاستفسار میں فرقہ مہدویہ کے متعلق پہلا استفسار یہ شائع ہوا تھا:-

(جناب محمد ابراہیم صاحب۔ اعظم جاہی روڈ حیدرآباد دکن)

یہاں حیدرآباد میں ایک جماعت مہدوئین کے نام سے پائی جاتی ہے۔ براہ کرم مطلع فرمایئے۔ کہ ان کی کیا اصلیت ہے۔ اور کہاں کہاں پائی جاتی ہے۔ اسی کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالئے کہ امام مہدی کا ظہور کیا حقیقت رکھتا ہے؟

(نگار) (۱) جونپور میں ایک صاحب سید محمد مہدی وسط نویں صدی کے آخر میں پائے جاتے تھے اور یہ اپنے آپ کو "مہدی موعود" کہتے تھے۔ ان کی یہ تبلیغ چونکہ گجرات میں شروع ہوئی تھی۔ اسی لئے احمد آباد و دیگر بلاد گجرات میں ان کے ارادتمند معقول تعداد میں پیدا ہو گئے۔ ان کے متبعین کا عقیدہ ہے کہ وہ حامل معجزات بھی تھے۔ یہاں تک کہ مردوں کو زندہ کر سکتے تھے اور گونگے بہرے کو اچھا کر دیتے تھے۔

کچھ عرصہ تو یہ جماعت بغیر کسی روک ٹوک کے اپنے عقاید کا اعلان کرتی رہی لیکن شاہ مظفر اول والی گجرات نے سخت گرفت شروع کی اور ان میں سے بعض کو پکڑ کر قتل بھی کر دیا گیا۔ اس کے بعد اورنگ زیب نے بھی جب وہ احمد آباد کا گورنر تھا۔ ان کو سزائیں دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے تقیہ شروع کر دیا اور اب تک یہ لوگ اس کے عادی ہیں۔

اس جماعت کے افراد بمبئی، دکن، سندھ، گجرات اور کہیں کہیں شمالی ہند میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ سید محمد مہدی، مہدی موعود اور آخری امام تھے۔ شادی و موت کے وقت ان کے یہاں خاص مراسم ادا کئے جاتے ہیں۔ جو عام مسلمانوں سے علیحدہ ہیں

(۲) لفظ مہدی جس کے معنے "ہدایت یافتہ" کے ہیں۔ کلام مجید میں تو کہیں نہیں پایا جاتا، لیکن یوں احادیث و تاریخ میں کثرت سے نظر آتا ہے۔ لغوی معنی میں اس کا استعمال تو اکثر لوگوں پر ہوا ہے: چنانچہ خلفائے اربعہ کو بھی "الراشدون" "المہدیون" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور اہل تسنن نے حضرت علی کا ذکر بھی "ہادیا و مہدیا" کے الفاظ سے کیا ہے۔ اسی طرح جریر نے حسان بن ثابت کو مہدی کے لقب سے پکارا اور امام حسین کو سلیمان "مہدی ابن مہدی" کہتا تھا۔ یہاں تک کہ خلفائے بنی امیہ کے نام کے ساتھ بھی ان کے ہوا خواہوں نے مہدی کا لفظ اضافہ کیا۔ الغرض لغوی معنے میں اظہار عزت و احترام کے لئے یہ لفظ بہت سے امراء و خلفاء کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن مہدی موعود گویا مہدی منتظر کو اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

یہ حیثیت سب سے پہلے جناب حسین کے قتل کے بعد محمد الحنیفہ کو دی گئی۔ جو جناب امیر کے صاحبزادہ (دوسری بیوی سے) تھے۔ ان کو مختار ابی ابن عبیدہ نے دعویدار خلافت کی حیثیت سے پیش کر کے "مہدی ابن الوصی" کے لقب سے مشہور کیا۔ ہر چند خود انہوں نے اپنے آپ کو اس اہل نہیں سمجھا۔ لیکن اسی طرح ایک فرقہ کیسانیہ کی بنیاد ضرور پڑ گئی اور یہیں سے سلسلہ امامت میں شیعی جماعت کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک وہ جس نے محمد الحنیفہ کی امامت کو تسلیم کر کے انہیں مہدی منتظر سمجھا اور دوسرا اثنا عشری گروہ جو محمد الحنیفہ کی امامت کو اس لئے تسلیم نہیں کرتا کہ خاندان نبوت سے ان کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ مہدی کا عقیدہ ان کے یہاں بھی ہے۔ لیکن اس طرح کہ وہ چھپے ہوئے ہیں اور ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔

چونکہ اس وقت دعویداران خلافت کی کمی نہ تھی اور نیم سیاسی اور نیم مذہبی جماعتیں ابھر رہی تھیں۔ اس لئے اپنی حقانیت کے ثابت کرنے کے لئے ان میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی ایسی بات پیش کرتی تھی۔ جس کا تعلق زبان رسول سے ہو اور اسی سلسلہ کی چیز ظہور مہدی کا بھی مسئلہ تھا۔

اہل تسنن کے یہاں ظہور مہدی کا عقیدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور بخاری، مسلم میں کسی جگہ مہدی کا ذکر نہیں ہے۔ عقائد کی کتابوں میں بھی کسی جگہ اس سے بحث نہیں کی گئی۔ البتہ دجال کا ظہور اور نزول عیسیٰ کا بیان ضرور پایا جاتا ہے۔ جس کا مہدی موعود سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن خلدون نے تاریخ کے مقدمہ میں اس مسئلہ میں نہایت محققانہ گفتگو کی ہے اور اس نے ثابت کیا ہے کہ ابتدائی حدیث کی کتابوں میں اس قسم کی کوئی روایت نہیں پائی جاتی اور یہ خیال بعد میں پیدا ہو کر وضع احادیث کا سبب بنا۔ ابن خلدون نے ۲۴ احادیث اسی موضوع کی جمع کر کے ان پر تنقید کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے۔

بعض روایات کی تفسیر سے جو حالات مہدی موعود کے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ہیں کہ وہ آل فاطمہ سے ہوں گے۔ ان کا نام وہی ہوگا۔ جو رسول کا ہے۔ اور ان کے باپ کا نام بھی وہی ہوگا۔ جو رسول اللہ

کے والد کا نام تھا۔ خلق میں رسول اللہ کے مشابہ ہوں گے۔ چندیا کے بال صاف ہوں گے۔ ناک اونچی اور آگے کو جھکی ہوئی ہوگی۔ جس وقت وہ ظاہر ہوں گے۔ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلا ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اللہ کا نام بھی زبان سے نکالے گا تو مار ڈالا جائیگا۔ یہ آکر فتنہ و فساد کو رفع کریں گے۔ اللہ کا نام بلند کریں گے۔ عدل و انصاف کو رواج دیں گے۔ اور مسلمانوں پر ایسا زمانہ خوشحالی کا آئے گا کہ اس سے قبل کبھی نہ آیا تھا۔ اگر کوئی شخص ان سے کہے گا "اے مہدی مجھے کچھ دو"۔ تو وہ اس کے دامن میں زر و دولت بکھیر دیں گے۔

یہ حالات احادیث میں نہیں ہیں۔ بلکہ مفسرین احادیث نے اپنی طرف سے بڑھائے ہیں۔ الغرض اہل تسنن کے یہاں مہدی موعود کے ظہور کو تسلیم نہیں کیا جاتا البتہ اثنا عشری طبقہ اس کا قائل ہے اور ان کی آمد کا منتظر۔

بات یہ ہے کہ پیشگوئیوں کی جتنی احادیث ہیں۔ وہ کسی طرح چنداں قابل لحاظ نہیں "علم غیب" کے جاننے سے خود رسول اللہ نے صراحتہً انکار کیا ہے اور اس نوع کی روایات صرف پروپاگنڈا کے لئے وضع کر لی گئی ہیں۔

۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کا باب المراسلۃ والمناظرہ میں نواب بہادر یار جنگ کا مراسلہ اور نگار کا جواب شائع ہوا ہے (نواب بہادر یار جنگ۔ صدر کانفرنس مہدویان۔ مہدی منزل بیگم بازار حیدر آباد دکن)

مکرم من۔

السلام علیکم۔ مزاج شریف فروری ۱۹۳۵ء کے نگار میں باب الاستفسار کے تحت جناب نے "مہدی جماعت اور امام مہدی" کے عنوان پر روشنی ڈالی ہے جناب مہدی کے متعلق دوسرے فقرے میں جناب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ گو مجھے اس سے بھی اختلاف ہے۔ مگر میں اس پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میرے خیال میں اب ہرگز وقت نہیں ہے کہ مسلمان آپس میں ان مسائل مختلف فیہ کے متعلق الجھیں اور ایک دوسرے سے دست گریباں ہوں۔ لیکن مہدوی جماعت کے متعلق فقرہ اول میں آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ ان میں سے دو امور کی طرف آپ کو توجہ دلانا ضروری خیال کرتا ہوں۔

کیونکہ اس سے مہدوی جماعت کی نسبت غلط فہمی کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ شاہ مظفر گجراتی اور اورنگ زیب کے ڈر سے مہدوی جماعت نے "تقیہ شروع کر دیا اور اب تک یہ لوگ اس کے عادی ہیں۔" یہ خبر میرے لئے جو مہدوی ہوں اور جس کا خاندان گذشتہ تین سو سال سے اس جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ بالکل نئی ہے اور نہ صرف ایک مہدوی کے اصول و عمل کے خلاف بلکہ برعکس ہے۔ مہدوی جماعت ہمیشہ اور تاریخ کے ہر دور میں اظہار حق اور آزادانہ اپنے عقیدہ کے اظہار میں مشہور رہی ہے۔ ہر زمانہ میں اس جماعت پر اسی آزادانہ اظہار مذہب کی وجہ سے مصیبتیں آئیں۔ اس کو وطن سے خارج کیا گیا۔ قتل و خونریزی تک نوبت پہنچی۔ مگر کبھی اس نے اظہار حق سے گریز کیا۔ نہ تلبیس حق با باطل کی مرتکب ہوئی۔ عالمگیر کا یہ قول اس جماعت میں بالتواتر مشہور ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ "از تقیہ شیعاں و از اظہار مہدویاں تنگ آمدہ ام" حیدر آباد میں مہدوی بہ تعداد کثیر آباد ہیں۔ اور آج تک ان پر کسی نے یہ الزام نہیں لگایا۔ کہ وہ تقیہ کرتے ہیں۔ میں بحیثیت ایک مہدوی کے آپ کو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مہدویہ کے نزدیک تقیہ کذب ہے۔ اور کذب ممنوع و متبوع۔ وہ تقیہ اور جھوٹ میں کوئی فرق نہیں سمجھتے اور آپ کو یہ اطلاع جو ملی ہے کہ وہ تقیہ کرنے لگے یا کرتے ہیں۔ صریح غلط اور اس قابل ہے کہ براہ عنایت آپ نگار کی آئندہ اشاعت میں اس کی تردید فرماویں۔ فقرہ اول کا آخری جملہ "شادی و موت کے وقت ان کے یہاں خاص مراسم ادا کئے جاتے ہیں جو عام مسلمانوں سے علیحدہ ہیں"، بھی اس قابل ہے کہ اسکی تردید کی جائے۔ جن ذرائع سے آپ نے یہ معلومات حاصل کیں مجھے افسوس ہے کہ وہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ سوائے مسئلہ مہدویت کے کہ حضرت سیدنا و امامنا سید محمد علیہ السلام مہدی موعود آخر الزمان تھے۔ مہدوی جماعت اہل سنت والجماعت کے معتقدات سے کوئی اصولی یا فروعی اختلاف نہیں رکھتی مہدیوں کی فقہ اہل سنت کی فقہ ہے۔ عبادات و معاملات و فرائض وغیرہ کسی امر میں ان کا کوئی جداگانہ عمل نہیں ہے وہ ائمہ اربعہ کو مانتے ہیں اور بجز مسئلہ

زرت خلف الامام کے (جس میں وہ حضرت امام شافعی کی تقلید کرتے ہیں) بقیہ تمام امور میں وہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی فقہ پر عمل کرتے ہیں۔ اگر شادی و غمی کے رسوم سے آپ کی مراد وہ ہندی رسوم ہیں جو ہندوستان میں اقامت کے بعد مسلمانوں کی تقاریب میں شامل ہو گئے۔ مثلاً ہلدی مہندی شب گشت وغیرہ تو اس سے شاید ہی مسلمانوں کا کوئی فرقہ بچا ہوا ہو۔ لیکن اگر طریقہ نکاح ایجاب و قبول گواہ و وکیل اور تکفین و تدفین میں آپ کا خیال ہے کہ مہدوی احکام اسلام اور عام مسلمانوں کے خلاف کوئی اور طریقہ عمل رکھتے ہیں تو میں اس کی سختی سے تردید کرتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ مہدویہ کا عمل ان تمام تقاریب میں وہی ہے جو عامۃ المسلمین کا ہے اور جو بالکل احکام اسلام کے مطابق ہے۔

مجھے یقین ہے کہ جو کچھ آپ نے لکھا وہ اپنی معلومات کی حد تک لکھا اور ان میں غلط ذرائع کی بنا پر غلطی کا واقع ہو جانا ممکن ہے۔ اس لئے مجھے آپ سے شکایت نہیں۔ مگر متوقع ہوں کہ اگر آپ میرے اس خط کو بھی تقیہ نہیں سمجھتے ہیں۔ تو براہ کرم اپنی طرف سے یا میری طرف سے نگار کے صفحات پر مذکورہ دونوں امور کے متعلق تردید شائع فرما کر مجھے اور تمام جماعت مہدویہ کو ممنون فرمائیں۔

(نگار) میں نے فروری ۱۹۳۵ء کے نگار میں آپ کی جماعت کے بانی و مؤسس کے متعلق جو کچھ لکھا تھا وہ نہایت مختصر بلکہ مقتصر تھا۔ کیونکہ میں خود اس کو پسند نہیں کرتا کہ خواہ مخواہ کسی مسلک یا مشرب کے ان جزئیات سے بحث کی جائے۔ جن کا پوشیدہ ہی رہنا بہتر ہے اور جن کے اعلان و اظہار پر بھی اب اس مسلک کی طرف سے کوئی اصرار نہیں کیا جاتا۔ لیکن آپ کی اس تحریر نے مجبور کر دیا کہ اب میں کسی قدر تفصیل سے کام لوں۔

اگر آپ صرف یہ لکھ دیتے کہ مہدوی جماعت تقیہ کی مخالف ہے تو بھی غنیمت تھا۔ اگر آپ محض اس تحریر پر اکتفا کرتے کہ شادی و موت کے مراسم ان کے یہاں مخصوص نہیں تو بھی میں خاموش ہو جاتا۔ لیکن حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب آپ کی تحریر سے مجھے یہ معلوم ہو کہ "مہدوی جماعت کا اہل السنت والجماعت کے عقائد سے کوئی اصولی یا فروعی اختلاف نہیں ہے۔ اس لحاظ سے

کہ آپ کو فرقہ مہدویان ہند کے صدر ہونے کا فخر حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی معلومات اس بارے میں زیادہ وسیع ہونی چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کے علم و یقین کا ذریعہ کیا ہو سکتا ہے۔ اس کا دعویٰ تو غالباً آپ کو بھی نہ ہوگا کہ مہدوی عقاید کا علم آپ کو براہ راست جناب سید محمد کی ذات گرامی سے حاصل ہوا ہے یا یہ کہ انہیں کی روح سے بلا کسی واسطہ کے آپ کو فیضان ہوا ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ آپ کے علم کا ذریعہ بھی وہی کتابیں ہوں گی جو آپ کے اسلاف اور سید محمد صاحب کے اخلاف نے لکھی ہیں اور ان کتابوں کے مطالعہ کے بعد یہ کہنا کہ مہدوی جماعت کے عقائد اصول و فروع میں بالکل اہل سنت والجماعت کے مماثل ہیں۔ حیران ہوں کہ اگر یہ تقیہ نہیں ہے تو کیا ہے؟

میں فی الحال اس مسئلہ سے بحث نہیں کرنا چاہتا کہ جناب سید محمد جونپوری کا دعویٰ مہدویت درست تھا یا غلط یا یہ کہ خود ظہور مہدی کا عقیدہ ہی سرے سے قابل ہے یا نہیں اور نہ میں جناب سید محمد اور مسلک مہدویں کی سیرت و تاریخ پر نقد و تبصرہ کر کے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حقائق میں اوہام کو اور واقعات میں عجائب و غرائب کو کس طرح مخلوط کر کے عوام کو اس طرف مائل کیا گیا۔ بلکہ میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کا دعویٰ عقاید کے متعلق کس حد تک درست ہے اور آپ کیونکر اپنے آپ کو اہل السنت والجماعت کے عقاید کا پیرو کہہ سکتے ہیں۔

۱- آپ کو معلوم ہوگا (اور آپ ہی کو علم نہ ہوگا۔ تو کس کو ہوگا۔) کہ آپ کے مسلک میں جناب سید محمد جونپوری کی مہدویت کی تصدیق فرض ہے اور ۹۰۵ھ کے بعد سے (جب انہوں نے اعلان مہدویت کیا تھا) اس وقت تک جتنے انسان دنیا میں پیدا ہوئے ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے۔ وہ سب بہ سبب انکار مہدویت کافر مطلق ہیں۔ اس لئے اہل سنت والجماعت جو ان کی مہدویت کے قائل نہیں ہیں آپ کے نزدیک کافر ہوئے۔ پھر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ آپ کے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے ہیں۔ یہ معنے نہیں رکھتا کہ آپ ایک کافر جماعت کے عقائد کی تصدیق کرنے والے ہیں؟ اچھا اس کو بھی جانے دیجئے ممکن ہے۔ آپ اسے

مغالطہ منطقی قرار دیں اور آگے چلیئے۔

(۲) کیا آپ کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ سید محمد صاحب خلفائے راشدین سے بہ لحاظ فضائل بلند تر مرتبہ رکھتے ہیں؟

کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ سید محمد جونپوری قولاً و فعلاً معصوم تھے۔ اور نیز یہ کہ بہ لحاظ مرتبہ وہ رسول اللہ کے برابر تھے کیا آپ کی کتابوں میں یہ روایت نہیں پائی جاتی کہ تمام انبیا ناقص الاسلام تھے۔ اور اس نقص کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی کہ حضرت آدم صرف سر سے ناک تک مسلمان تھے۔ نوح سر سے حلق تک ابراہیم و موسیٰ سینہ تک اور عیسیٰ زیر ناف تک مسلمان تھے اگر یہ صحیح ہے تو آپ بتا سکتے ہیں کہ اہل سنت میں وہ کونسی جماعت ہے جو ان عقائد کی ماننے والی ہے۔ اگر آج ہی آپ علما اہل سنت سے استفسار کریں۔ تو بالاتفاق سب کی طرف سے یہی جواب ملے گا کہ ان عقائد کا پیرو کافر و بے دین ہے۔

(۳) کیا عقیدہ خوندمیر میں جسے آپ حضرات ام العقائد کہتے ہیں، یہ مذکور نہیں جو خدا کو بچشم سر یا خواب میں نہ دیکھے مومن کہلایا جا سکتا ہے۔ پھر مجھے اس سے مطلب نہیں کہ آپ۔ جس نے دنیا کو ترک کرنے کی بجائے اُسے "بہادر یار جنگ" ہونے کی حد تک حاصل کیا ہے۔ مومن ہیں یا نہیں اور نہ میں یہ سوال کرنے کا مجاز ہوں کہ آپ نے خدا کو کب اور کس طرح دیکھا کہ آپ اس جماعت کی صدارت کے مستحق سمجھے گئے، لیکن یہ ضروری عرض کر دوں گا۔ کہ جس حد تک اہل سنت کے عقائد کا تعلق ہے۔ وہ ان دونوں باتوں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ نہ وہ ترک دنیا کو مستحسن جانتے ہیں اور نہ رویت خداوندی کو اسلام کی ضروری شرط قرار دیتے ہیں۔

(۴) کیا سید محمد صاحب نے اہل سنت کی فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز ۲۷ رمضان کی فرض قرار نہیں دی (ملاحظہ ہو تالیف سید محمد مصطفےٰ مہدوی) اور کیا انہوں نے مال کی قلت و کثرت دونوں حالتوں میں زکوٰۃ میں بجائے چالیسویں حصہ کے دسواں حصہ ادا کرنا فرض نہیں دیا (ملاحظہ ہو زبدۃ البراہین مصنفہ سید عبدالرحیم بن اسحاق بن عبدالحی مہدوی) حیرت ہے کہ باوجود ان کے اصول و فروع دونوں میں اپنے آپ کو اہل سنت کا مماثل کہتے ہیں۔

علماء اہل سنت سے دریافت کیجئے کہ وہ ان بدعات کے مخترع کو کیا کہتے ہیں اور ان کے ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہیں

(۵) شواہد الولایت جو برہان الدین (سید محمد جونپوری کے داماد تھے) کی تالیف ہے اور آپ کے ہاں بڑے مرتبہ کی چیز سمجھی جاتی ہے اس کے اکتیسویں باب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے برابر ظاہر کیا ہے اور ان کے متعلق "ہم خوانی نمبر لنی" کے الفاظ کہے ہیں۔ گویا بہ الفاظ دیگر اس کے معنے یہ ہوئے کہ سید محمد صاحب کا مرتبہ رسول اللہ سے بھی بڑھ کر ہے

اب آپ ہی غور کیجئے کہ اہل سنت کس حد تک اس عقیدہ کے پابند ہیں۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ اس کے متعلق ان کی کیا رائے ہو سکتی ہے۔

(۶) پنج فضائل میں درج ہے کہ محشر میں محمد رسول اللہ اور سید محمد دونوں ایک نوری ہاتھی پر سوار ہوں گے۔ جس کا نام محمودہ ہوگا اور تمام انبیا وغیرہ جلو میں ہوں گے دانت اس ہاتھی کے اتنے لمبے ہوں گے کہ اس پر تمام فرقہ مہدویہ سوار ہوگا۔ جب اس جلوس کا گشت ختم ہو جائے گا تو خدا کے روبرو ہاتھی آئیگا اور یہاں بی بی مریم کا نکاح رسول اللہ کے ساتھ اور بی بی آسیہ کا سید محمد جونپوری کے ساتھ ہوگا۔

معاف فرمائیں کیا اہل سنت اس عقیدہ کو برداشت کر سکتے ہیں۔

(۷) تنبیہ الغافلین میں ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مہدوی جماعت کے لوگ اپنے جھونپڑے برابر بنایا کرتے تھے اور ہر جھونپڑے میں روزن ہوتا تھا تاکہ دوسرے جھونپڑے والے کے افعال سے آگاہ رہیں۔ یہاں تک کہ اگر ایک مہدوی اپنی عورت سے صحبت کرتا تو دوسرا مہدوی اسے دیکھتا رہتا اور یہ صرف اس لئے کہ تمام مہدوی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

کیا اہل سنت کی شریعت میں اس حرکت کو کبھی روا رکھا گیا ہے۔

(۸) جوہر نامہ میں مرقوم ہے کہ اس جماعت کے نزدیک کائنات میں چند چیزیں ایسی ہیں۔ جو خدا کی مخلوق نہیں ہیں اور بعض ایک حیثیت سے مخلوق ہیں اور دوسری حیثیت سے غیر مخلوق۔ قسم اول میں جوہر اول اور روح حقیقی شامل ہیں۔ دوسری قسم میں رسول اللہ اور سید محمد جونپوری۔

اہل سنت کے نزدیک یہ عقیدہ شرک فی التوحید ہے اور ان کے اصول عقائد کے بالکل منافی۔

(۹) انصاف نامہ کے باب ہشتم سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں نعمت و خوندمیر نے جو مہدوی جماعت کے اولیا کرام ہوئے ہیں مہاجر کے ترکہ میں اس کے جائز وارثوں کا کوئی حق نہیں رکھا۔ بلکہ مہاجرین ہی میں اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔

کیا یہ فیصلہ احکام قرانی کے خلاف نہیں ہے اور کیا اہل سنت اس کو کبھی گوارا کر سکتے ہیں۔

(۱۰) مہدویہ کا عقیدہ ہے کہ اگر آنحضرت کے پاس ایک صدیق تھے۔ تو سید محمد کے دربار میں دو تھے (سید محمد اور خوندمیر) اگر رسول اللہ کے خلفاء راشدین چار تھے تو یہاں پانچ ہوئے ہیں۔ اگر وہاں دس صحابیوں کو مغفرت کی بشارت دی گئی تھی۔ تو یہاں بارہ اصحابیوں کو اگر رسول اللہ کی امت میں بہتر فرقے ہوئے تو یہاں چوہتر ہوئے۔ جن میں صرف ایک عقیدہ خوندمیر والا ناجی ہے۔ خوندمیر کو اسد اللہ الغالب کا بھی لقب دیتے ہیں اور ان کے بیٹے سید محمد کو امام حسین کے برابر بلکہ ان سے بہتر جان کر حسین ولایت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

الغرض یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں مثلاً سید محمد جونپوری کی معراج ان پر وحی کا نزول وغیرہ ایسی ہیں۔ جن کو دیکھنے کے بعد ایک سنی تو کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ ان کے عقیدہ کے آدمی ہیں۔ آپ خود جو چاہیں سمجھیں اور کہیں ممکن ہے آپ یہ فرمائیں کہ اسلام کے اصولی عقاید صرف توحید و تصدیق رسالت ہیں اور چونکہ مہدویین ان دونوں کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے اصولاً وہ مسلمانوں سے علحدہ نہیں ہو سکتے۔ میں اس کے تسلیم کرنے کے لئے طیار ہوں اور آپ کو کم از کم میں تو ضرور مسلمان کہوں گا لیکن محض مسلمان ہونا۔ تو اہل سنت میں شامل نہیں کر سکتا ورنہ یوں تو (شیعہ خارجی، معتزل وغیرہ) سب اپنے آپ کو اہل سنت کہہ سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ کے عقائد جنہیں بظاہر فروع سمجھا جاتا ہے۔ اصول کو مجروح کرنے والے ہیں اور جس طرح آپ کے نزدیک تمام اہل عالم کافر ہیں بالکل اسی طرح اہل سنت کے نزدیک آپ بھی اسی سلوک کے مستحق ہیں۔ کیونکہ آپ اپنے عقائد کی رو سے شرک فی التوحید توہین رسول، ناجائز تاویل قرآنی، انحراف شرع وغیرہ سبھی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جن میں ہر چیز علیحدہ علیحدہ ایک شخص کو کافر بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ چہ جائیکہ ان سب کا اجتماع کہ اگر جبرائیل بھی فرقہ مہدویہ کے اسلام کی شہادت دیں تو اہل سنت کا حقیر سے حقیر مولوی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا!!

ہم جناب نیاز صاحب ایڈیٹر رسالہ نگار کے ممنون ہیں کہ انہوں نے نہایت آزادی کے ساتھ اپنے خیال کا اظہار فرمایا۔ نواب بہادر یار جنگ کے تمول و ریاست سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ نہایت سچائی کیساتھ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ملک کے سامنے پیش کر دیا اور بتلا دیا کہ

ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہو سکتی

(بقیہ صفحہ ۵)

گوروئے سر بھر وا بھوڑ و گھر سے کاڑھ گھمبیڑ
اس کے ملے پاپ نہیں ہے یاں کو نشچے ہو
یاد بول میں دیو نہیں ہے پان بنا سے کھائی
بنی بیٹھ سیس پر کیتی کتنے دہار چیلائی
مورت کے نہیں شردن جس میں گوروا گنٹ بجاؤ
گھیر کھانڈ کا بھوجن دہر کے آپن ہی گٹکا دے
دیرا گر کی پرکھ نہیں ہے پاہن گانٹھی باندھے
یا گوروا کو بھنیر لاوے گورو اسیکا بندھے
پاہن کو پرمیشور کہے یا باندھا بڑی بھاری
یا کی موکوں سمجھ نہ پڑہی پوجا کری کا گدی
(راگ آسا داری)

غریب داس جی کے گرنتھ میں سے کچھ شبد دیئے ہیں۔ اسی بھاؤ کے بہی ڈھنگ پر اُس میں انیک شبد ہیں۔ ان کو پاٹھک دھیان سے پڑہیں اور پھر دیکھیں کہ غریب داس جی نے جو شبد لکھے ہیں وہ کٹھور ہیں یا ستیارتھ پرکاش میں ہرشی لکھت شبد کٹھور ہیں۔

میری سمتی میں تو یہ ہے کہ جس کسی نے مورتی پوجا کا کھنڈن کیا ہے۔ اُس نے کٹھورتا کا وچار نہیں کیا۔ اس نے گھنناؤں کو سامنے رکھ کر اس پر لکھا ہے۔ اسی درشٹی سے پاٹھکوں کو دیکھنا چاہیئے

قرآن میں دو وقت کی سندھیا

نمبر ۲

(از قلم شریمان پنڈت سادھو رام جی شاستری بی۔اے مولوی فاضل منشی فاضل لاہور)

ہم نے اپنے پاٹھکوں کی دلچسپی کے لئے آریہ ویر کے پچھلے پرچہ میں متعدد آیات کے حوالجات سے یہ بات ثابت کی تھی کہ از روئے قرآن بھی نماز بھگتی۔ سندھیا وغیرہ صبح اور شام ہی ہو سکتی ہے۔ جو آتیں ہم نے گذشتہ اشاعت میں پیش کی تھیں وہ اتنی صاف اور واضح ہیں کہ ان کے بعد اس مضمون پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن آیتوں کو پیش کر کے مسلمان اصحاب پنج وقتہ نماز ثابت کرنے کی کھینچا تانی کرتے ہیں وہ آیات بھی روشنی میں آجائیں اور ان کے مفہوم سے بھی آریہ ویر کے پاٹھکوں کو کماحقہ واقفیت ہو جائے۔

سوال:۔ تو کیا قرآن میں پنج وقتہ نماز کا کہیں بھی ذکر نہیں؟

جواب:۔ ہرگز نہیں۔ تمام قرآن شریف میں ایسی ایک بھی آیت نہیں جس سے پنج وقتہ نماز کا اشارہ تک بھی ظاہر ہوتا ہو۔ ہاں البتہ کچھ آتیں ایسی ہیں۔ جن میں نہ تو دو وقتہ نماز کا ودھان ہے اور نہ ہی پنج وقتہ نماز کا مثلاً

"اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل۔ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا۔ و من الیل فتھجد بہ نافلۃ لک۔"

بنی اسرائیل آیت ۷۸-۷۹

اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ رفیع الدین لکھتے ہیں "قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر (صبح) کا ہے حاضر کیا گیا۔ اور تھوڑی رات کو پس نماز تہجد کر ساتھ قرآن کے زیادتی ہے واسطے تیرے"

ہم نے شاہ صاحب کا ترجمہ ہو بہو نقل کر دیا۔ لیکن ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ ہمارے پاٹھکوں کے لئے شاہ صاحب کا ترجمہ قرآن مجید کی آیت سے بھی زیادہ مشکل اور مبہم ہے۔ لیکن اتنا عرض کر دینا نہایت ضروری ہے کہ آیت مذکورہ میں پنج وقتہ نماز کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

صرف شام کی ایک ہی نماز کا ذکر ہے اور صبح کے وقت قرآن کے سوادھیائے کا ذکر ہے۔ نیز رات کو نفل پڑھنے کی بھی آگیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ آیت مذکور سے پانچ وقت کی نماز کا کہیں ودھان نہیں نکلتا۔ اس آیت میں تو ایک مشکوک سی بھگتی کا ذکر ہے۔

یہ تو ہوئی شاہ صاحب کے ترجمے کی کیفیت اب ہم آیت مذکور کے الفاظ پر ایک مختصر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آیت مذکور میں صرف ایک نماز کا ہی ذکر ہے اور وہ شام کے وقت کی نماز ہے۔ جسے نماز مغرب بھی کہتے ہیں۔ "لدلوک الشمس" اس حالت کا نام ہے۔ جب سورج کا رنگ پیلا پڑ جائے اور وہ غروب ہونے کے قریب آسمان سے ڈھل جائے اور "غسق الیل" اس وقت کو کہتے ہیں۔ جب دنیا میں سورج کی روشنی بالکل بھی باقی نہ رہے اور رات کا اندھیرا سب طرف چھا جائے۔ اس لئے یہ ایک نماز کا وقت ہے۔ یعنی شام کے وقت کی نماز سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک پڑھی جا سکتی ہے۔ شام کی نماز کو سورج کے ڈھلنے سے پہلے شروع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور رات کے اندھیرے کے بعد اسے جاری نہیں رکھنا چاہیئے۔

عربی زبان کی سب سے زیادہ مستند ڈکشنری محیط المحیط میں آیت مذکور کے سمبندھ میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمایئے

"وفی سورۃ بنی اسرائیل اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس ای اوہما نوقت زوال الشمس و بذا لک نکون الآیۃ جامعۃ لصلوٰۃ الخمس (مغرب) و قیل اقم الصلوٰۃ عند دلوک الشمس فنخص صلوٰۃ واحدۃ"

ترجمہ:۔ اور سورۃ بنی اسرائیل کی اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس" اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سورج کے زوال کے وقت نماز کو شروع کرو۔ اس لئے یہ آیت جامع ہے واسطے نماز پنجم کے؟ بحوالہ لغت مغرب (یہاں تک) عبادت کچھ مشکوک ہے) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سورج کے زوال کے قریب نماز پڑھو۔ بہرحال ایک نماز کے لئے خاص ہے۔

پس مذکورہ بالا لغت سے بھی اس بات کی ت[illegible] ہوتی ہے کہ اس آیت میں صرف ایک ہی نماز کا ذکر ہے۔ اگلے پرچہ میں دوسری مشکوک آیتوں پر روشنی ڈالی جائیگی۔ (باقی پھر)

وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ ہوگیا

واردہا - ۷ جولائی - کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ۴۴ گھنٹوں کی غور کے بعد فیصلہ کردیا ہے کہ جن صوبوں میں کانگریس اکثریت حاصل کرچکی ہوئی ہے - وہاں کانگرس وزارتیں قبول کرے - جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے - اس میں لکھا گیا ہے کہ گو عدم مداخلت کا یقین گورنروں نے نہیں دلایا - لیکن ملک میں صورت حالات ایسی پیدا ہوگئی ہے - کہ وزیرہند اور وائسرائے کی تقریروں نے ثابت کردیا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کانگرس کے مطالبات کے نزدیک آگئی ہے - اس لئے اب کانگریسی لیڈر وزارتیں مرتب کرسکتے ہیں تاکہ کانگریس کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے -

پولیٹیکل قیدیوں اور نظربندوں کی رہائی

الہ آباد ۷ جولائی - اب جبکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کردیا ہے - کانگریسی وزارتیں اسی ہفتے قائم ہوجائیں گی اور اگلے ہفتے میں تمام پولیٹیکل قیدی اور نظربند رہا کردیئے جائیں گے - ان میں سول نافرمانی اور دفعہ ۱۲۴ (۱) کے سارے قیدی بھی شامل ہوں گے -

گورنمنٹ ہوسوں پر قومی جھنڈے

الہ آباد ۷ جولائی - جن صوبوں میں کانگرس وزارتیں قائم ہوں گی - اُن میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے بعد دوسرا کام یہ کیا جائے گا کہ گورنمنٹ ہوسوں اور سرکاری عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرائے جائیں گے اور افسران کی سلامی اُتاریں - کانگرس پریذیڈنٹ یہ ہدایت جاری کریں گے -

جنرل فرانکو کی دھمکی

پیرس ۷ جولائی - سلمیکا نکا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل فرانکو نے یورپین حکومتوں کے نام ایک نوٹ بھیجا ہے - کہ انٹرنیشنل لا کے مطابق سپین کے مفتوحہ علاقوں پر اُن کا قبضہ تسلیم کرلیا جائے قبضہ تسلیم نہ کرنے والے ممالک پر مفتوحہ علاقوں کے دروازے بند کردیئے جاویں -

مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع

شملہ ۵ - جولائی - ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے مرکزی اسمبلی کی میعاد میں جو جنوری ۱۹۳۸ء میں ختم ہوجاتی تھی - توسیع کرنے کا فیصلہ کرلیا -

اخبار ـــ کی ـــ بہار

یو - پی میں ایک لاکھ مسلمان کانگریس میں

لکھنؤ ۵ جولائی - یو - پی پراونشل کانگرس کے ہیڈ آفس میں جس قدر اطلاعات موصول ہوئی ہیں - اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کی کوششوں سے ایک لاکھ سے زائد مسلمان کانگریس میں بھرتی ہوچکے ہیں - پراونشل کانگرس کمیٹی کو یقین ہے کہ عنقریب یہ تعداد ڈھائی لاکھ تک پہنچ جائے گی -

اٹک جیل کو توڑ دیا جائے گا

راولپنڈی ۶ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ مقامی گورنمنٹ اٹک جیل کو بند کررہی ہے یہ جیل دوسری سول نافرمانی کے دنوں سیاسی قیدیوں کے لئے قائم کیا گیا تھا

گجرات کا انگریز ڈپٹی کمشنر تبدیل

شملہ ۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ ضلع گجرات کے انگریز ڈپٹی کمشنر کو جس کے دور میں کہ ہلہ میں فساد ہوا تبدیل کرکے سکریٹریٹ میں لگا دیا گیا ہے اور ان کی جگہ ایک ہندو آئی - سی - ایس کو ڈپٹی کمشنر بنا کر بھیجا گیا ہے -

سیاست کی اپیل دائر ہوگئی

لاہور ۶ جولائی - مولانا سید حبیب مالک سیاست نے لاہور ہائیکورٹ میں سیاست کی ۳ ہزار روپیہ اور پریس کی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت کی ضبطی کے حکم کے خلاف اپیل دائر کردی ہے -

آریہ ویر لاہور کا ویدک دھرم نمبر

آریہ ویر لاہور کا خاص ویدک دہرم نمبر مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - نمبر نارکور آریہ سماج کے برسدہ سنیاسیوں، لیڈروں و ودوانوں کے عالمانہ ٹھوس لیکچروں اور چیدہ آریہ شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا ایک نہایت شاندار مرقع اور ویدک دہرم پرچار کے لئے بہترین بھینٹ ہوگی -

قیمت فی پرچہ دو آنہ - ایک پرچہ کیلئے ۲/ کے ٹکٹ

آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں - جتنے پرچے منگوانے ہوں - آرڈر کے ساتھ ہی قیمت دو آنہ فی پرچہ کے حساب بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں -

اشتہار دہندگان کیلئے نادر موقع

ویدک دہرم نمبر بڑی تعداد میں شائع ہوگا - جلد اپنے اشتہاروں کے لئے جگہ ریزرو کرالیں - رعایتی ریٹ حسب ذیل ہیں :-

صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ
15/-/-	5/8/-	3/-/-

اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر - لاہور

آریہ سماجوں کو سوچنا

کئی سماجیں ابھی تک مجھے جلسوں و پرچار کے لئے سیدھا نمنترن دے دیتی ہیں - میں سب آریہ سماجوں کو سوچنا دے دینا چاہتا ہوں کہ میں نے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے آدھین کاریہ شروع کردیا ہے سبھا سے پروگرام ملنے پر ہی کہیں جا سکتا ہوں - اسلئے جن سماجوں کو میری ضرورت ہوا کرے - وہ سبھا ہذا کے منتری جی کو لکھا کریں -

(سنت رام بھجن اپدیشک) کلا سوڈ الہیم

آریہ جگت

گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ کے سماچار

(۱) یہ شبھ سماچار جان کر آریہ جنتا کو ہرش ہوگا کہ یکم جون سے اس گوروکل میں "سنگیت ودیالیہ" کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ پرسدھ گائنا چاریہ سنگیت شری پنڈت وشنو دگمبر جی کے شِشیہ پروفیسر بلرام جی سنگیت بھوشن نے برہمچاریوں کو گائن ودیا کی شکشا دینی پرارمبھ کر دی ہے۔ آگامی اُتسو تک برہمچاری سنگیت میں پریاپت اُنتی کریں گے۔

(۲) برہمچاریوں کے سواستھ کو درشٹی میں رکھ کر جہاں گوروکل کا اپنا باغ لگا ہوا ہے۔ نتھا تیرنے کے لئے ایک اُتم تالاب بنایا گیا ہے۔ وہاں باغ کے سامنے ہی اس کل کے ایک پرانے برہمچاری بیجیہ دت نے مبلغ دو ہزار روپیہ لاگت کا وشال کھیت برہمچاریوں کے لئے دان دیا ہے۔ جس میں کھیل کا میدان تیار کیا جا رہا ہے۔

(۳) گوروکل کی ترقی اور سوپربندھ کو دیکھ کر اور سن کر لوگ بڑے ہرش کے ساتھ اپنے بالکوں کو گوروکل میں پروشٹ کرا رہے ہیں۔ ابھی گت ماس میں ۶ نئے برہمچاری بھن بھن شہروں کے پروشٹ ہوئے ہیں اور بھی پانچ بالک شیگھر پروشٹ ہونے والے ہیں۔ جن لوگوں نے اس گوروکل کو دو سال پہلے دیکھا تھا۔ وہی اس کی آج کی اُنتی اوستھا دیکھ کر چکت ہو جاتے ہیں۔ یہ سب آچاریہ شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کے انتھک پریشرم اور سوپربندھ کا پرنیام ہے۔

(۴) جیٹھ ماس ۳۵۴ روپیہ دان بھی بعض سجنوں سے پراپت ہوا۔ دانی مہانو بھاؤں کا دھنیا واد کیا جاتا ہے۔

(۵) یکم جولائی سے ۱۵۔ اگست تک گوروکل کا وارشک گریشم اوکاش ہے۔

(۶) جن آریہ سماجوں کو سنسکاروں تتھا وارشک اُتسووں بھجن تتھا ویاکھیان دینے والے اچھے پنڈتوں کی اوشکتا ہو۔ وہ بر سمیہ گوروکل رائے کوٹ سے منگوا سکتے ہیں۔

(آتما نند سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام جون مہینے میں بڑا اچھا ہوا ہے۔

پروفیسر تارا چند جی نے تقریباً ۱۸ دن سبھا کی رپورٹ تیار کرنے میں لگائے ہیں اور انہوں نے مختلف جگہوں پر ۱۳۔ ۱۴ لیکچر دئے ہیں۔

مہاشے ہیرا نند جی نے سکھر سماج کے دو وِشیش جلسوں میں شامل ہونے کے علاوہ کراچی باڑھیے، واڑھیے۔ دادو اور جوبک وغیرہ میں اپنے بھجن و اپدیش دوارا لوگوں میں گیان پھیلایا ہے۔

شری پنڈت اودے بھانو جی بھی کئی ایک استھانوں پر پرچار کے لئے گئے۔ سبھا جلدی ایک لائق اپدیشک پنجاب سے بلالے گی۔ خط و کتابت ہو رہی ہے جلسوں کے بندوبست کے لئے شری سوامی سرودی نند جی مہاراج اور شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ پروفیسر ہاسانند جی نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس کے بعد کہ وہ کسی بھی جلسہ میں شامل نہیں ہوں گے۔ جب تک سبھا ان کو آگیا نہ دے گی۔ جس ستھان کو پروفیسر ہاسانند جی کی ضرورت ہو وہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ سے خط و کتابت کرے۔

دھرم چند سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا

آریہ سماج شرف پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج شرف پور کا سالانہ جلسہ ۲،۳۔۴ جولائی کو بڑی آب و تاب سے کیا گیا۔ نگر کیرتن ۲ جولائی کو بڑی کامیابی سے ہوا جس میں مہاشہ ہنس راج و مہاشہ ... جی و مہاشہ پیارا لال نے اپنے بھجنوں سے خوب پرچار کیا

۳۔۴ جولائی کو سوامی ہیرا نند جی۔ پنڈت نیر نجن رام جی۔ پنڈت وشوناتھ جی ایم اے۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت بھگوت دت جی اور مہاشہ چرنجی لال کے لیکچر اور آگت بھجنیکوں کے بھجن ہوئے۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔

آریہ سماج کراچی کے سماچار

جون بروز اتوار کو لوکل آریہ سماجوں
میٹنگ میں شری پوجنیہ پنڈت چموپتی جی
دت موت پر شوک پرکٹ کیا گیا -
ڈاکٹر پرمانند جی مہاشہ سیوک لال
- مہاشہ دیوی داس جی - مہاشہ
لال جی - مہاشہ ٹہل رام - پرنسپل
جی تتھا مہاشہ پرکاش سروپ
بڑے شوک جنک شبدوں میں بھاشن
پنڈت جی کی زندگی کے حالات
کے سامنے رکھے -
اتوار ۲۴ جون سے ۲۸ جون تک ہر
شری پروفیسر تارا چند جی گاجرہ ایم - اے
شالی دیا کھیان آریہ سماج کے نیموں
اور شری مہاشہ ہیرا نند جی تتھا
مہاشہ گنگا رام جی کے سریلے بھجن
رہے -
جون سے شری مہاشہ ٹہل رام جی رشی
کتھا کر رہے ہیں - یہ سلسلہ باقاعدہ
رکھا جائیگا - اردو ستیارتھ پرکاش شتابدی
ہیں پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی
پنجاب سے پتر و ہار ہو رہا ہے - جلدی

ہی کسی اپدیشک کے پہنچنے پر پرچار زور
شور سے شروع کیا جائے گا -
اردو شتابدی پر پدھارنے کے لئے
شری سوامی دیدانند جی شری مہاشہ کرشن جی
شری مہاتما ٹیک چند جی شری سوامی سروانند
جی کی منظوری آ چکی ہے - تتھا آریہ پرتی ندھی
سبھا کی چٹھی بھی آ چکی ہے - کہ وہ بھی ہماری
حسب منشا اپدیشکوں کو بھیجنے کی کرپا کریں گے
شری پنڈت اجودھیا پرشاد جی - شری
پنڈت رام چندر جی شری آچاریہ رام دیو جی
اور آچاریہ دیو شرما جی سے بھی پدھارنے
کے لئے پرارتھنا کی جا چکی ہے -
اردو شتابدی کا کام اب باقاعدہ شروع
کر دیا گیا ہے -
(موہن لال آریہ
اپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا چناؤ

آریہ سماج گوالمنڈی (گوروکل سکشن) کا
چناؤ حسب ذیل ہوا ہے -
پردھان :- شری یت اجیت سنگھ وِدیارتھی
اپ پردھان :- شری ڈاکٹر رام ناتھ جی سرناد
شری گوکل چند جی -
منتری :- مہاشہ اشونی کمار -
اپ منتری :- مہاشہ گوبند سہائے جی -
مہاشہ دینا ناتھ جی دت - مہاشہ کاہن چند
جی - لائبریرین - مہاشہ یودھ راج جی -
(اشونی کمار منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ
مورخہ ۱۵ لغایت ۱۸ کو ہونا قرار
پایا ہے - آریہ سماج کے پرسدھ ودوان
اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے -

نگر کیرتن ۱۵ کو ہوگا - لاہور کی
سب سماجیں اپنی بھجن منڈلیاں نگر کیرتن
میں بھیجیں اور جلسہ میں سب بھائی زیادہ
سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر لابھ
اٹھاویں +
(منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

مسٹر ہیرا لال گاندھی لاہور میں

مہاتما گاندھی کے سپتر مسٹر ہیرا لال گاندھی
اطلاع دیتے ہیں کہ وہ شدھی اور سوشل
ریفارم کے کام کے لئے ابھی کچھ عرصہ اور

پنجاب میں ٹھہریں گے۔ اس عرصہ میں آپ رام کشن سیوا آشرم راوی روڈ میں قیام فرمائیں گے۔ جو اصحاب آپ سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ جنرل سیکرٹری آریہ سوراجیہ سبھا راوی روڈ لاہور کے پتہ پر کر سکتے ہیں۔

مہتہ جیمنی جی کا کوہ مری میں پرچار

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری اپنے پتر دھرم پال کو جو ایک عرصہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں۔ لے کر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ تبدیلی آب و ہوا سے شفا ہو۔ آپ ۱۶ جون کو یہاں پہنچے اور رہائش وغیرہ کا مستقل انتظام کر کے آپ نے ۲۰ جون سے برابر مقامی آریہ سماج مندر میں لیکچروں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ آپ کو بوقت شام The oaks نامی کوٹھی سے سماج مندر میں آدھ میل اونچی پہاڑی کی کٹھن منزل طے کر کے اس بوڑھاپے کی اوستھا میں ہر روز آنا جانا پڑتا ہے۔ لیکن دھرم پریم کی سچی لگن سے اس تکلیف سے آپ کی پیشانی پر بل نہیں آتا۔ نہ بیٹے کی بیماری کی چنتا ویدک دھرم پرچار میں کوئی بادھا ڈالتی ہے۔ آپ جب تک یہاں رہیں گے۔ برابر امرت ورشا سے لوگوں کو تریپت کرتے رہیں گے و دھرم اپدیش کے چشمۂ فیض سے مستفیض کرنے کا یتن کریں گے۔ لوگوں کو آپ کے پُر از معلومات لیکچروں سے اپنی واقفیت کا دائرہ وسیع کرنے کا سنہری موقع ملا ہوا ہے۔ جس سے جنتا میں دھرم دیش جاتی کے تئیں پریم کا جذبہ پیدا ہو گا۔

(روشن لال آریہ ننکانہ نواسی)

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج مندر میں روزانہ صبح و شام ست سنگ ہوتا ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔

(۲) مہاتما ٹیک چند جی مہاراج پربھو آشرت نے ہنایت کرپا کر کے چھ یوم یہاں قیام فرمایا ان کے یہاں رہنے سے آریہ سماج میں خوب رونق بنی رہی۔ انہوں نے دلت بھائیوں کو بلا کر آریہ سماج مندر میں آنے کی پریرنا کی۔ اس کے زیر اثر اُن میں سماج کے لئے وشیش سوچی پیدا ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ مہاتما جی پھر بھی کبھی کبھی اس سماج پر کرپا درشٹی کرتے رہیں گے۔

(۳) مورخہ ۳ جون کو لالہ دیوان چند کے گھر پر اُن کی پتر وَدھو کی مرتیو کے تیرھویں دن ہون کرایا گیا۔ مہاشہ ٹیک چند جی نے نہایت پربھاوشالی اپدیش دیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ لالہ جی نے آریہ سماج کو دو روپے دان دئے۔

(۴) مورخہ ۱۱ جون کو سٹیشن ماسٹر کنجوری کے رشتہ دار کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت وجے شنکر جی نے کرایا۔ سنسکار ہونے کے بعد پنڈت جی نے پلار تھنا کرائی اور مرتیو کے سمبندھ میں پربھاوشالی لیکچر دیا۔

(۵) ڈاکٹر بلاتی رام جی پردھان آریہ سماج کے گرہ کا پرویش سنسکار مورخہ ۱۰ جون کو پنڈت وجے شنکر جی پروہت آریہ سماج نے کرایا۔ پنڈت جی نے سنسکار کے متعلق نہایت اچھی طرح سے روشنی ڈالی۔ جنتا کافی آئی ہوئی تھی۔ لوگوں پر سنسکار کا پربھاؤ اچھا پڑا۔ آریہ سماج کو ۱۱ روپے دان پراپت ہوئے۔

(۶) مورخہ ۱۹ جون کو مہاشہ نانک چند کی پتری کا وواہ پورن ویدک ریتی سے پنڈت وجے شنکر جی نے کرایا۔ برات سیالکوٹ سے آئی تھی۔ آریہ سماج کو ورپکش کی طرف سے پانچ روپے دان پراپت ہوا۔

(۷) ماسٹر دیال چند جی کی سپتری کا نام کرن سنسکار ۲۶ جون کو کرایا گیا۔ کنیا کا نام اندرا دیوی رکھا گیا۔

(۸) شری بابو لیکھراج جی پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو جانے سے ان کے گھر پر روزانہ پرارتھنا اور راتری کو مرتیو اور پرلوک پر پربھاؤشالی کتھا پنڈت وجے شنکر جی کر رہے ہیں۔

آریہ سماج تاندلیانوالہ شری بابو لیکھراج جی بی۔ اے کی دھرم پتنی کی بے وقت موت پر دلی افسوس ظاہر کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ پرماتما مرحومہ کی آتما کو سدگتی پردان کرے اور ان کے پریوار کو شانتی دے۔

(۹) دی تاندلیانوالہ سنٹرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ تاندلیانوالہ کے نئے دفتر میں مورخہ یکم جولائی کو پنڈت وجے شنکر جی سے بسم یگیہ کرایا۔ پربھاؤ اچھا رہا۔

(شانتی سروپ منتری آریہ سماج تاندلیانوالہ)

آریہ سماج کرمشانی کے سماچار

آریہ سماج کرمشانی کا ست سنگ روزانہ پراتہ کال ہوتا ہے۔ جس میں کتھا۔ بھجن سندھیا آرتی کی جاتی ہے۔

اس ہفتہ مہاشہ بھوانی داس جی راجپوت کی ہمشیرہ صاحبہ کا وواہ لالہ رام داس جی ماڑی نواسی سے ہوا۔ وواہ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بھگوانداس نے کروایا۔ اس شبھ اوسر پر ورپکش کی طرف سے ۱۱/۵ روپے مختلف فنڈوں میں دان دیا گیا۔ پرماتما اس جوڑے کو دیرگھ آیو پردان کرے۔

(۲) ہاڑ کو پنڈت بھگوانداس کے پتر وشو شرما جی کا جنم دن منایا گیا۔ جس میں سب آریہ برادری تتھا کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیاں ادھیاپکا میں شامل ہوئیں۔ سب کا سنسکار دودھ کی لسی اور حلوہ سے کیا گیا۔

آریہ سماج کرمشانی کا چناؤ ہوا۔ جس میں پردھان لالہ سادھو رتہ جی حکیم و ستی۔ اُپ پردھان لالہ کنہیا رام جی زمیندار۔ منتری پنڈت بھگوانداس جی سدھانت وشارد۔ خزانچی لالہ سائیں دتہ رام جی چنے گئے۔ انترنگ سبھا کے ممبران عہدیداران کے علاوہ لالہ چاندی رام جی حکیم لالہ رام چند پٹواری لالہ رام دتہ مل تا نگھیال چنے گئے۔

آریہ ہندی پتری پاٹھ شالہ کرمشانی کا چناؤ ہوا۔ جس میں پردہان آریہ سماج کرمشانی مینجر لالہ کنہیا رام جی اسسٹنٹ مینجر پنڈت بھگوانداس جی۔ خزانچی لالہ سائیں دتہ رام جی راجپوت چنے گئے۔ انترنگ کے سبھا کے ممبر لالہ رام چند پٹواری لالہ چاندی رام جی حکیم چنے گئے (بھگوانداس سیکرٹری)

کرپا رام اے۔ ایس ہائی سکول بھیرہ

کرپا رام ہائی سکول بھیرہ کے پرانے اور مشہور ٹیچر منشی دھرم چند سینئر پرشین ٹیچر ماہ ستمبر میں ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کے پرانے طلبا اور مداحوں کی زبردست خواہش ہے کہ ریٹائرمنٹ کے وقت ان کی دیرینہ۔ مخلصانہ اور قابل قدر خدمات کے صلہ میں اُن کی عزت افزائی کی جائے۔ اور تحفہ تحائف پیش کئے جائیں۔ لہذا اُن کے تمام طلبا اور دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس موقع کو شاندار بنانے کے لئے اپنی شردھا اور پریم کا ہدیہ پیش کریں۔

اگوکی میں ویدک وواہ

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۳۷ء کو پنڈت نند لال جی آریہ مشنری دیانند سالویشن مشن کی سپتری سوشیلا دیوی کا وواہ پورن ویدک ریتی سے ڈاکٹر بدری ناتھ جی سکرٹری آریہ سماج ڈسکہ سے ہوا۔ وواہ سے تین چار یوم پہلے

پرچار کا پربندھ کیا گیا تھا۔ پنڈت ... جی شاستری آریہ اُپدیشک کے ... سنت رام جی بھجنیک کے بھجن ... نگر کے علاوہ باہر کے کافی لوگ ... آ کر پرچار میں شامل ہونے ... کافی سے زیادہ رہی۔ وواہ سنسکار ... سمیپ گاؤں کے نرناریوں کے علاوہ ... بھی آئے۔ تمام سجن اُپستھت تھے۔

(ابناسی داس ہیڈ ماسٹر اُدے پور ...)

موہن ... (مارواڑ) میں پرچار

مقامی میر کھشتری راجستھان مہاسبھا ... جی کی پرارتھنا انوسار ۱۶ و ۱۷ جون کو ... سبھا میں ویدک دھرم پرچار کیا گیا ... سماج اجمیر کے پروہت و آچاریہ ... ویدودیالیہ پنڈت بھدر سین جی نے ... اُپدیش دیئے۔ اور ۲۶ مہاشیوں کا ... سنسکار بھی ویدک ریتی سے کرایا ... ۱۸ جون سے شہر کے مختلف حصوں میں ... پروہت جی اور مہاشہ بھولا سنگھ ... بھجنو پدیشک۔ مہاشہ حکم سنگھ ...

آریہ سماج ہیلاں کے سماچار

(۱) آریہ سماج ہیلاں میں روزانہ سندھیا ہون ہوتا ہے۔ ست سنگ لگتا ہے۔ حاضری روزانہ کافی ہوتی ہے۔

(۲) مورخہ ۲۱ جون کو مہاشہ سائیں دتہ مل جی بھولا و مہاشہ تلسی رام بھولا کے پتر کے مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت گوری نند جی نے کرائے۔ حاضرین کو پرشاد سے ستکار کیا گیا اور علاوہ یگیہ دکھشنا کے آریہ سماج کو دان ملا۔

(۳) مورخہ ۲۱ جون سے ۲۵ جون تک شری پنڈت ودیا دھر جی مہاشہ شو سرن جی بھجنیک نے ہیلاں میں پرچار کیا۔ حاضری سینکڑوں کی تعداد میں ہوتی رہی پرچار کا بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ مہاشہ شو سرن جی کے بھجنوں سے متاثر ہو کر سید ولایت شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول ہیلاں نے دو روپے وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ جس کے لئے سماج ہرداان کی مشکور ہے۔

(نند لال سوری ہیلاں ضلع گجرات)

سنگرور میں نام کرن سنسکار

مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۶ء کو سنگرور میں مہاشہ دلارام جی کے بیٹے کا نام کرن سنسکار پنڈت اتے این شرما نے کرایا۔ بالک کا نام راجیندر رکھا گیا۔ شرما جی نے سنسکار کے مہتو کو لوگوں پر درشایا۔ مہاشہ دلارام جی کی طرف سے حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور آریہ سماج کو مبلغ دو روپیہ دان پراپت ہوا۔ پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ بالک کو دیرگھ آیو پردان کرے۔

(رنجنداس منتری آریہ سماج سنگرور)

پونا میں ایک عیسائی خاندان کی شدھی

پونا ۴ جولائی۔ آج مقامی ہندو مشن کے زیر اہتمام پونا کے ایک کیتھولک عیسائی خاندان کو شدھ کر کے پھر سے ہندو دھرم میں شامل کر لیا گیا۔ مسٹر ساورکر نے بھی شدھی کی رسم میں شرکت فرمائی۔

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

نرمت سنار اور پرچار کیلئے نہایت اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

دیانند گرنتھمالا	ہندی	للعہ ر
ویدک ونے تینوں حصے	”	سے ر
ویدامرت	”	۱ر
اُپنشد پرکاش	”	عہ ر
ویدک دہرم	”	۱۲ر
ویدمیں اتہاس نہیں ہے	”	۱۲ر
آنند سنگرہ	”	عہ ر
” ”	اُرُدو	عہ ر
آنند اُپدیش مالا	ہندی	۱۰ر
” ” ”	اردو	۱۰ر
امرت درشنا	ہندی	۱۲ر
بھارت میں بھول	اردو	۴ر
راہ راست	”	۴ر
گلدستہ دھرم	”	۴ر
پراچین گلدستہ دہرم	”	۴ر
آتم درشن	ہندی	عہ ر
برہم یگیہ	”	۶ر
سورگ	”	۶ر
نو اُپنشد سار	”	۶ر
گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی	”	عہ ر
بھگتی دہرم	”	۱۰ر
” ”	اُردو	۱۰ر
کرتویہ درپن	ہندی	۸ر
بھگتی درشن	”	۱۰ر
کرتویہ درشن	”	۱۰ر
یوگ مارگ	”	۳ر
سرل یوگ ابھیاس	”	۶ر
برہمچریہ	”	۲ر
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ پہلا حصہ ”		۶ر
” ” ” دوسرا حصہ ”		۴ر
چاروں ویدوں کے شتک ہندی فی ہم رسٹ		۱۵ر
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴ر
آریہ سماج کیا ہے ؟		۵ر
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اُردو		عہ ر
سوراجیہ پتھ پردرشک اردو عہ رعایتی		۱۲ر
ویدک ڈپلوما عرف یگیہ پوپت اردو		۴ر

پورانک مت کے کھنڈن کی پستکیں

پورانک مت آلوچن	ہندی	سے ر
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	۱۰ر
نشکلنک ، دیانند	”	عہ ر
مورتی پوجا میمانسا	ہندی	۳ر
شریمدبھگوت سار	اردو	۳ر
نیوگ پرمان	ہندی	۶ر
لنگ پوران آلوچنا	”	۷ر
وراہ ” ”	”	۸ر
کورم ” ”	”	۱۰ر
مرتک شرادھ کھنڈن	اُردو	۳ر
نیوگ فلاسفی	”	۶ر
مورتی پوجا کھنڈن	”	۲ر
مرتک شرادھ پرلاپ نالاپ	”	۲ر
اکھلانند کی شرارت	ہندی	۲ر
پوران اور وام مارگ	”	۳ر
بم مہادیو	”	۱ر
بھوشیہ پوران کی پریکشا	”	۴ر
پورانک مت کھنڈن	”	۴ر
اموراتِ سدھانت	”	۲ر

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیاتِ آریہ مسافر	اردو	للعہ ر
رشی کا بول بالا	”	۱۲ر
جواہر جاوید	”	۱۰ر
دافع الاوہام	”	۸ر
بابا نانک اور دین اسلام	”	۳ر
ویدوں کا عرفی مبلغ	”	۴ر
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	”	۸ر
چور اور چتر	”	۲ر
اسلامی بہشت کی حقیقت	”	۳ر
شرک و بدعت اسلام	”	۳ر
وید اور قرآن	اُردو	۲ر
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ	”	۲ر
مرزائی دام فریب	”	۸ر
متعہ اور نیوگ	”	۲ر
مسلم آریہ ملاپ نمبرا	”	۱ر
مسلم آریہ ملاپ نمبر۲	اُرُدو	
ویدک دہرم اور دین اسلام	”	۱مر
قرآن کی چھان بین	”	۲ر
سرگذشت قرآن	”	۳ر
منہ توڑ	”	۶ر
مغز پھوڑ	”	۶ر
خلاصہ تعلیم القرآن	”	۶ر
مباحثہ آگرہ	”	۴ر
اسلام میں جلوہ وید	”	۴ر
عقائد اسلام پر ایک نظر	”	۲ر

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دہرم، ستیارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا مکمل جواب	ہندی	عہ ر
” ” ” ”	اُرُدو	۱۲ر
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت	”	۱۱ر
آریشٹ ابھیارتھ پرکاش	”	۸ر
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی	۶ر
” ” ” وچار		۴ر
” ” ” پرکاش		۴ر
” ” ہوائی محل		۱ر
” ” کانو لوٹ		۱ر

متفرق کھنڈن کی پستکیں

شکتی رہسیہ (مالن بھکشن)	ہندی	۸ر
گورو مت سار	اُردو	۱ر
آریہ خالصہ ملاپ	”	۲ر
وید اور بائیبل	”	۵ر
اجتماع ضدین (عیسائیت ہیں)	”	۶ر
عیسائیت میں جلوہ وید	”	۲ر
عیسائیت مت درپن	”	۵ر
عیسائیت پریکشا	”	۱ر

ان کے علاوہ ہر قسم کی آریہ سماجک اُرُدو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

اوم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

The ARYA VIR Lahore

تار کا پتہ آریہ ویر لاہور

ہفتہ وار اخبار

آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہرچند شرما

نمبر ۴۳

ایک آنہ

چندہ کا
سالانہ ۳ روپے
ششماہی ۱ روپیہ ۱۲ آنے
ممالک غیر سے للعہ

قیمت فی پرچہ

جلد ۱۲

۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲ ساون سمت ۹۴ دیانندابد ۱۱۳

احسان فراموش سناتن دھرمیوں سے

دیانند نکو سیرت کو تم بدنام کرتے ہو
رشی کی شان میں گستاخیاں کر کر کے پہلے تم
اُٹھاتے ہیں قلم مجبور ہو کر آریہ جسدم

کلہاڑا اپنے پاؤں پر چلا لیتے ہو خود پہلے
تمہارے اس قطیرے سے کہیں ڈر جائینگے آریہ
پورانک دوستو تم روز اپنی بے وقوفی سے

سناتن دھرمیو کیوں کوششِ ناکام کرتے ہو
لگا کر تہمتیں جھوٹی اُنہیں بدنام کرتے ہو
تو رو کر۔ گڑ گڑا کر منتِ حکّام کرتے ہو

عبث پھر دوستو تم شکوہِ ایام کرتے ہو
دلِ نادان کو وقفِ خیالِ خام کرتے ہو
ہزاروں ہندوؤں کو داخلِ اسلام کرتے ہو

(ہرگز ایسا ہرگز نہیں)

تمہارے سے بھی بڑھ کر کوئی احسان ناشناس ہوگا
جو اپنے محسنوں کو دہر میں بدنام کرتے ہو

رگوید بھاشیہ

अग्निहोता कविक्रतुः सत्यश्चित्रश्रवस्तमः।
देवो देवेभिरागमत् ॥ ऋग्० मं० १० सूं० १ मं० ५॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۵

اگنی ہوتا (होता) دینے والا لینے والا' اور پرکاش کرنے والا۔ سروگیہ (علیم کل) اور سب کرم کرنے والا۔ تینوں کالوں میں رہنے والا۔ باسجن منشیوں کا ہنکاری اور اتینت پوجنیہ دھن اور یش والا ہے۔ وہ دیو دیوؤں کے ساتھ (ہمیں) پراپت ہو۔

" اس منتر میں ستتی اور پرارتھنا دونوں کا ادبھت میل ہے۔ پہلے دو پادوں میں ستتی کی ہے اور آخری میں پرارتھنا "

جو چیز جیسی ہے اس کو ویسا بیان کرنا "ستتی" ہے۔ دوسرے الفاظ میں کسی کی صحیح اور بلا مبالغہ صفات کا بیان کرنا اس کی "ستتی" ہے۔ اپنی کمی کا احساس کرکے اس کمی کو پورا کرنے کی خواہش کا نام پرارتھنا ہے۔ اس خواہش کو جائز طریقے سے عملی صورت دینے کا نام اُپاسنا ہے۔

ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کے اس ویدک رہسیہ کو نہ جاننے کے کارن اچھے اچھے ودوانوں کو بھی بھرم ہوا ہے۔ اور انہوں نے ستتی اور پرارتھنا وغیرہ کو بے فائدہ اور لغو ٹھہرایا ہے۔ لیکن اگر وے غور کرتے تو انہیں ستتی پرارتھنا اُپاسنا کا راز معلوم ہو جاتا دوسرے الفاظ میں بیان کریں تو "ستتی" بانی سے۔ زبان سے ہوتی ہے۔ پرارتھنا دل سے ہوتی ہے اور اُپاسنا آتما کی گہرائیوں سے ہوتی ہے۔ یعنی کسی چیز کی صفات کا بار بار ورنن کرکے اس کے متعلق اپنے سنسکار و کو درڑھ کرنا اور ان کے متعلق اپنی بھاوناؤں کو پربل کرنا اور اس کے حصول کے لئے۔ اس کی پراپتی کے لئے بے صبر ہو اُٹھنے کا نام پرارتھنا ہے۔ پرارتھنا کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا نام اُپاسنا ہے۔

ویدک ستتی پرارتھنا اُپاسنا کے اس رہسیہ کو سمجھنے کے بعد ان کی ضرورت کے متعلق کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔

(۱)

پرماتما کے متعلق

سب کو آگے لے جانے والا پرکاش سروپ پرماتما (होता) سب کو دیتا ہے اور سب کو پرکاش کرتا ہے۔ اس کے علم سے۔ گیان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اس کے مطابق ہی اس کے افعال ہیں۔ یعنی پرماتما کے کسی کرم میں۔ کسی کریا میں۔ اگیان یا مورکھتا کا نشان نہیں ملتا۔ اسی واسطے اُسے **कविक्रतु** کہا ہے۔ پرماتما کے سب کام گیان پوروک ہوتے ہیں۔ پرماتما کو اس منتر میں ستیہ کہا گیا ہے۔ ستیہ کے ایک معنے ہوتے ہیں تینوں کالوں میں جس کا سروپ ایک سا بنا رہے۔ جس کا وناش کبھی نہ ہو۔ ستیہ کا دوسرا ارتھ ہوتا ہے۔ جو موجودات میں ویاپک ہو۔ نرکت کے الفاظ میں " **सत्तम तायते** " جو سب ہستیوں میں محیط ہو۔ پرماتما کی ویاپکتا کا بودھ ایک چھوٹے سے شبد سے کرا دیا گیا ہے۔ اس کا ایک ارتھ اور بھی یہاں باموقع ہونے سے لکھ دیتے ہیں۔ سجنوں کا ہتکاری یا سجنوں سے چاہنے یوگیہ۔

चित्रश्रवस्तमः। دُنیا میں جتنا ان اور دھن ہے۔ وہ سب اسی کا ہے یعنی کیرتی اور یش ہے وہ بھی فی الحقیقت اسی کی ہے۔ اس واسطے بھگوان کو **चित्रश्रव** **स्तमः।** سب سے قابل تعظیم اور افضل ترین ان دھن اور کیرتی والا کہا گیا ہے۔

آخری پاد میں ایک معرکے کا سدھانت بتلایا ہے کہ جس خوش قسمت کو بھگوان کا میل پراپت ہوتا ہے۔ اس کو اکیلے بھگوان ہی نہیں ملتے بلکہ تمام دیو یعنی دویہ شکتیاں بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے جب بھگوان کو **चित्रश्रवस्तमः** جان لیا تو اس سے پرارتھنا کی کہ پربھو سب دیوؤں کے ساتھ ہمیں پراپت ہو جئے۔

پنجابی بھجن

ٹیک:۔ جپو اوم دا نام پیارا۔ جے سُکھی وسنا جے

برہم مہورت جاگ کے سارے | شوچ اشنان کرونت پیارے
ویداں نے ایہو پکارا | جے سُکھی وسنا جے۔ جپو۔۔
گائتری کا جاپ کرو تم | سندھیا کا نِت پاٹھ کرو
رشیاں نے ایہو وچارا | جے سُکھی وسنا جے۔ جپو۔۔
پانچ یگیہ کر جنم سُدھارو | روم روم پربھو وکھیں ہارو
ہو جاوے نِستارا | جے سُکھی وسنا جے۔ جپو۔۔
آو جگ کے کارج کریئے | برق لوک سب آرج کریئے

جنم نہ بارم بارا
جے سُکھی وسنا جے

خاص

(میلا رام برق بی اے بی ٹی)

کسی سوابھاوک۔ قدرتی خواہش ہے۔ بلیہار اس پرارتھنا پر

(۲)

جیو پکش میں

جیو اگنی ہے۔ سب اندریوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ جسم میں اور اندریوں میں جو احساس کی قوت ہے۔ وہ اس کے سبب سے ہے وہ ہوتا **होता** ہے۔ لیتا بھی ہے اور دیتا بھی ہے اسے **कविक्रतुः** بننا چاہئے۔ یعنی اپنے گیان اور کرم میں ایکتا پیدا کرنی چاہئے جب اس کے گیان کے مطابق کرم ہونے لگیں گے تو وہ **चित्रश्रवस्तमः** عجیب و غریب کیرتی کا مالک ہوگا۔ ویسے بھی جیو آتما میں عجیب و غریب طاقتیں پنہاں ہیں۔ وہ دیو ہے پرکاش سروپ ہے۔ اس جسم میں دیوؤں کے ساتھ اندریوں کے ساتھ آتا ہے۔ الغرض وہ آتما روپی دیو۔ دیوؤں کے یعنی اتم گنوں کے ساتھ ہمیں پراپت ہو۔ یعنی ہمارے جیون میں اُتم گنوں کا نواس ہو۔

(۳)

بھوتک اگنی پکش میں

اگنی = آگ **होता** ہے۔ سبھی چیزوں کو لے لیتا ہے۔ پرکاش دیتا ہے۔ وہ **कविक्रतु** ہے۔ یعنی اس کے طفیل بھگوان کے کاریوں کا درشن ہوتا ہے۔ سورج چاند اور آگ جن کی مدد سے ہم پرکرتی کے بنے پدارتھوں کا درشن کرتے ہیں۔ بھی اگنی کے بھید ہیں۔ اگنی کے عجیب و غریب دھن والا ہونے میں تو کسی کو شک ہی نہیں ہے۔ آج کل کے وگیان نے اس کو بدرجہ اتم ثابت کر دیا ہے۔ آج کل کے بیان کا اگنی ہے۔ وہ دیو ہے اور جب آتا ہے دیوؤں کو ساتھ لاتا ہے۔ اگنی کے ساتھ ہوا اور جل کا تو ایک طرح سے اٹوٹ سمبندھ ہے۔ جہاں اگنی اور ... وہاں ہوا اور پانی کی صفائی رہتی ہے۔

(۴)

گیان پکش میں

گیان سے سبھی آگے بڑھتے ہیں۔ گیان سب کا پرکاش کرتا ہے۔ گیان کے سبب

ہفتہ وار

آریہ ویر

لاہور

۱۷ - جولائی ۱۹۳۷ء

پرچار بگ لانے کی ضرورت

ایک سوال جو آریہ سماج کی موجودہ حالت اور ابتدائی ایام کی اوستھا کو دیکھ کر دل میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کارن ہے کہ اس وقت جب صرف دو چار اُپدیشک تھے۔ آریہ سماج کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ پورانک مسلمان عیسائی سب آریہ سماج کی طاقت کا لوہا مانتے تھے سب آریہ سماج کے آگے ہتھیار ڈالتے جاتے تھے۔ امریکہ کے پادری اینڈریو جیکسن نے اُس زمانہ کی حالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کی بھٹی میں روشن کی ہوئی آگ کی شعلائیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ اس اگنی کو بجھانے کے لئے پورانک مسلمان عیسائی سب کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان کی ایک پیش نہیں جاتی۔ ان کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود آریہ سماج کی بھٹی میں سے روشن آگ کے شعلے وشو ویاپی ہو رہے ہیں۔ وہ پادری پیشگوئی کرتا ہے کہ وقت آئے گا کہ یہ بھیجنڈ اگنی سنسار سے تمام پاپوں اور کلیشوں کا ناش کر کے سکھ اور شانتی کا سامراجیہ ستھاپت کرے گی۔ یہ حالت آریہ سماج کی اس وقت تھی۔ جب دو چار اپدیشک تھے۔ نہ بڑی بڑی سبھائیں تھیں نہ ہزاروں سماجیں۔ نہ لاکھوں روپیہ کے خرچ۔ پر چلنے والے کالج گوروکل کے سکول اور پاٹھشالائیں آدمی مگر اتنا شاندار کام ہو رہا تھا۔ آریہ سماج کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ لیکن اب جبکہ دو چار کی بجائے درجنوں اپدیشک اور پرچارک ہیں۔ ایک درجن کے قریب پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ ہزاروں آریہ سماجیں ہیں۔ کالجوں، گوروکلوں، سکولوں اور پاٹھشالاؤں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ آریوں کی تعداد بھی دس لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ مگر اتنی شکتی بڑھ جانے کے باوجود بھی آج یہ آواز سنائی دے رہی ہے کہ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ آریہ سماج بڑھ نہیں رہا۔ آریہ سماج مستقل ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

اس سوال کا جواب آریہ سماج کے وستار اتنا بڑھ جانے پر بھی ترقی رکنے اور شتھلتا کے کارن کئی بتائے جا سکتے ہیں۔ لیکن آج ایک کارن کے متعلق جو کافی حد تک اس خرابی کا ذمہ دار ہے لکھا جاتا ہے وہ کارن ہے ہر ایک آریہ کا آریہ سماج کے پرچار کے متعلق اپنے کرتویہ کو بھول کر اس کام کو صرف تنخواہ دار اُپدیشکوں پرچارکوں پر چھوڑ دینا۔ آریہ سماج کے شروع ایام میں اس میں شک نہیں اُپدیشک دو چار ہی ہوتے تھے۔ لیکن آریہ ماتر اس وقت اپنے آپ کو ویدک دھرم کا پرچارک سمجھتا تھا۔ اور اُٹھتے بیٹھتے سوتے اسے چنتا ہوتی تھی۔ وہ ویدک دھرم کا پرچار دینا اپنا ضروری فرض سمجھتا تھا۔ اور اس وقت کے آریہ گھر میں ہوں یا باہر دفتر میں ہوں یا دوکان پر، کسی بھی حالت میں ہوں۔ آریہ سماج کا پرچار انہیں نہیں بھولتا تھا۔ وہ ہر جگہ آریہ سماج کی چرچا اور بحث مباحثہ کرتے ہی دیکھے جاتے تھے۔ آج کل کے آریوں کی طرح انہوں نے دھرم پرچار کا ٹھیکہ دار تنخواہ دار اُپدیشکوں کو ہی نہیں بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ خود پرچار کا کام کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ پورانکوں مسلمانوں عیسائیوں آدمی سے شاستر ارتھ تک وقت پڑنے پر معمولی آریہ پُرش کر لیا کرتے تھے۔ اس وقت کے آریہ بچے بھی بڑے بڑے ٹیکا دھاری پنڈتوں مولویوں اور پادریوں کو بحث میں ہرا دیا کرتے تھے۔ باقاعدہ اپدیشک کہنے کو دو چار تھے۔ لیکن اس وقت کے ہزاروں آریہ سماجی سچی لگن والے عملی اُپدیشک اور پرچارک تھے۔ آج کل کے کئی تنخواہ دار اُپدیشک تو دیکھے جاتے ہیں کہ ہفتہ میں دو لیکچر دے کر اپنے کرتویہ کی پورتی سمجھ لیتے ہیں اور اس کے علاوہ پرچار کے کام میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ مگر اس وقت

آریہ ویر کا اگلا پرچہ ویدک دھرم نمبر ہوگا

" آریہ ویر" کا اگلا پرچہ دو ہفتوں کا اکٹھا ویدک دھرم نمبر کے روپ میں ۳۰ جولائی کو بڑی شان و شوکت سے پرکاشت ہوگا۔ آریہ ویر کے بڑے بڑے شاندار نمبر نکل چکے ہیں۔ مگر یہ نمبر اپنی شان کے لحاظ سے نرالا ہی ہوگا۔ اس نمبر کے نکالنے کا ادیش ویدک دھرم پرچار کے لئے ویدک دھرم کی مہانتا اور دیگر مذاہب پر اس کی فوقیت آدمی کے لیکھوں کا ایسا سنگرہ جنتا کے پیش کرنا ہے۔ جسے پڑھ کر ویدک دھرم کا کٹر سے کٹر ورودھی کے دل پر ویدک دھرم کا سکہ بیٹھ جائے۔ خاص طور پر اس قسم کے لیکھ لکھوائے جا رہے ہیں۔ نظمیں بھی بڑی معرکہ کی شاندار ہوں گی۔ لیکھوں اور نظموں کے لحاظ سے یہ نمبر کتنا شاندار ہوگا۔ اس کا اندازہ پاٹھک لیکھک مہانو بھاون اور آریہ شعرا کی ناما ولی سے ہی لگا سکتے ہیں۔ شری مہا نرائن سوامی جی۔ شری سوامی ویدانند جی۔ شری گنگا گرمی جی۔ شری سوامی رودرانند جی آچاریہ گوروکل بھینسوال۔ شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتما رام بڑودہ۔ شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ شریمان ماسٹر لکشمن جی آریہ پتک دہلی۔ شریمان کنور چاند کرن جی شاردا شریمان پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے۔ ریسرچ سکالر۔ شریمان پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار۔ شریمان پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ شریمان پنڈت رام گوپال جی شاستری۔ شریمان پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک رئیس المناظر پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر۔ شریمان پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے۔ شریمان پنڈت پرمانند جی شاستری ایم۔ ایل۔ او آچاریہ دیانند برہم مہاودیالہ۔ شریمان پنڈت سادھو رام جی شاستری۔ شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی۔ شریمان پنڈت نریندر جی آریہ اپدیشک حیدرآباد کے نہایت زبردست عالمانہ اور ٹھوس لیکھوں اور شریمان لالہ تلوک چند جی محروم بی۔ اے۔ لالہ انوپ چند جی آفتاب بی۔ اے مہاشہ منوہر لال جی شہباز ایل۔ ایل۔ بی۔ مہاشہ جیمنی سرشار جی۔ مہاشہ رام رکھا مل جی برق کراچی۔ مہاشہ فقیر چند جی انور راولپنڈی۔ مہاشہ خورشید جی علی پور۔ مہاشہ پشن جی حسرت مالاکنڈ۔ ماسٹر میلا رام جی برق شاہ پور۔ مہاشہ دیو دیال جی آتش کی نظموں کا یہ نمبر مرقع ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کئی مہانو بھاؤں کے لیکھ اور نظمیں ہوں گی۔

نمبر ویدک دھرم پرچار کے لئے بہترین بھینٹ ہوگی۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔ اور زیادہ سے زیادہ پرچے منگوا کر انہیں پرچار ارتھ خوب بانٹنا چاہئے۔ ویدک دھرم پرچار کا نہایت ہی عمدہ سادھن ثابت ہوگا۔ نمبر کا سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ رکھا گیا ہے۔ ضخامت ۸۴ صفحے کی ہوگی۔ اتنے بڑے عام رسالوں کی قیمت ۸ فی کاپی ہوا کرتی ہے لیکن آریہ ویر کے اس نمبر کی قیمت پرچار کی خاطر صرف دو آنہ فی پرچہ رکھی گئی ہے۔ جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کے آرڈر بھیجے جاویں۔ قیمت دو آنہ فی پرچہ کے حساب بھی آرڈر کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر بھیجدی جاوے۔ تاکہ نمبر چھپتے ہی بھیج دیئے جاویں۔

مجھے پوری آشا ہے کہ جہاں میں اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنا کر ویدک دھرم پرچار کے لئے بہترین بھینٹ کے روپ میں جنتا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں آریہ سماجیں اور آریہ بھائی بھی اپنا کرتویہ ضرور پالن کریں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچا کر جس مشن کو لے کر یہ نکالا جا رہا ہے۔ اس کی پورتی میں سہایک بنیں گے۔

(مہر چند شرما)

آریوں کو دن رات پرچار کی دھن رہتی تھی۔ نتیجہ یہ تھا کہ اس وقت آریہ سماج کا پرچار زور و شور سے ہو رہا تھا۔ اور آج آریہ سماج کے وِستر ت ہونے کے باوجود چونکہ عام آریہ سماجیوں نے اپنے آپ کو پرچار کے فرض سے بری الذمہ سمجھ لیا ہے۔ اور یہ بوجھ تنخواہ دار اپدیشکوں پر چھوڑ دیا ہے۔ اسلئے آریہ سماج کا کاریہ اتنا بڑھ جانے کے باوجود آج آریہ سماج میں وہ جیون نظر نہیں آرہا ہے۔

ضرورت ہے کہ آریہ سماج کی اُنتی کے لئے اسکی شتھلتا کو دور کر کے اسے شکتی شالی بنانے کے لئے پھر اس میں ابتدائی ایام کی طرح پرچار یگ لایا جائے۔ آریہ سماج کے ابتدائی ایام

ہیں جہاں اُپدیشک دو چار تھے۔ وہاں آریہ بھی مشکل ہزاروں تھے۔ آج تو آریوں کی تعداد بھی ۱۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اگر ہر ایک آریہ نر ناری بال برده ابتدائی ایام کے آریوں کی سپرٹ سے ویدک دھرم کا پرچار کرنا شروع کر دے تو آریہ سماج کی سب شتھلتا دنوں میں دور ہی نہیں ہو جاتی۔ بلکہ آریہ ہندو جاتی کا مستقبل اجول ہو جاتا ہے۔ اچھوت ادھار شدھی آدی سب اندولن سپھل ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیکھئے۔ عیسائیوں کی طرح ان کے بڑے بڑے مشن نہیں۔ ہزاروں پرچارک نہیں۔ لیکن پھر بھی اسلام پھیل رہا ہے۔ اس کا کارن ہے تو محض یہ کہ ہر ایک مسلمان مرد عورت جوان، بچہ، بوڑھا اسلام کا پرچار اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ایک غیر مسلم کو اسلام کے دائرہ میں لانا ثواب کا کام سمجھتا ہے۔ پہلے آریوں میں بھی یہی بھاؤ تھے۔ تب ہی آریہ سماج کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔

اب آریہ سماج اگر زندہ رہنا چاہتا ہے۔ اگر اس نے سنسار بھر میں ویدک دھرم کا پرچار کرکے کرنونتو وشوم آریم کی ویدآگیا کو پورا کرنا ہے۔ تو آریہ ماتر کو انہیں بھاؤں کو اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ ویدک دھرم اور اس کے سدھانتوں کا گیان پراپت کرکے اس امرت کا پان دوسرے لوگوں کو بھی کرانا ہوگا۔ انومان تو کرو۔ اگر دس لاکھ آریہ سماجی آج ابتدائی آریوں کی سپرٹ سے اُسی لگن سے ویدک دھرم پرچار کو اپنے جیون کا ضروری انگ بنالیں تو کس طرح ہر طرف ویدک دھرم کی دھوم مچ سکتی ہے۔ پہلے آریوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ انہوں نے اپنے پرچار کی لگن سے دنیا کو آریہ سماج کی طرف آکرشت کر دیا تھا۔ آج تو آریہ دس لاکھ ہیں۔ وہ کتنا کام کر سکتے ہیں۔ یہ پاٹھک خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے لئے تڑپ رکھنے والے آریہ ویروں اور آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے کہ وہ ان بھاؤں کا آریہ ماتر میں پرچار کریں۔ اور پھر وہ پرانا سنہری پرچار یگ آریہ سماج میں لا دیں۔ جس میں ہر ایک آریہ نر ناری بال برده، نوجوان، ویدک دھرم پرچار کے لئے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر حالت میں کام کرتے نظر آویں۔ اس وقت یقیناً آریہ سماج کی سب شتھلتا کافور ہوگی اور اس کا ہر طرف بول بالا ہوتا نظر آئے گا۔

(مہر چند شرما)

رئیس المناظرین پنڈت شانتی پرکاش جی کی گرفتاری

ڈیرہ غازی خاں سے ۱۴ جولائی کو تار موصول ہوئی ہے کہ رئیس المناظرین شریمان پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اُن کے گھر کوٹ چھٹہ میں پولیس نے زیر دفعہ ۱۵۳ الف قادیان میں ایک تقریر کی بنا پر گرفتار کر لیا ہے۔ یہ تقریر آریہ یودک سماج قادیان کے سالانہ جلسہ پر کی گئی تھی۔ ان کی اس تقریر کی آڑ میں قادیانی اخبار الفضل نے ان کے خلاف بڑا طوفان بدتمیزی برپا کیا۔ اور ان سے کئی غلط باتیں منسوب کرکے ان کے خلاف دل کھول کر زہر اگلا۔ شری پنڈت شانتی پرکاش جی کا مضمون ان غلط بیانوں کے جواب میں "الفضل کی غلط بیانیوں کا بھانڈہ پھوڑ" کے عنوان سے آریہ ویر مورخہ ۲۳ جون میں چھپ چکا ہے۔ الفضل یا کسی دوسرے قادیانی اخبار کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہیں ہوئی۔ . . . .

. . . .

مگر اب اس تقریر کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے زیر دفعہ ۱۵۳ پنڈت جی پر مقدمہ چلا دیا گیا ہے۔ ڈیرہ غازی خاں میں پنڈت جی کو رہا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن منظور نہ ہوئی۔ ۱۵ جولائی کو انہیں ڈیرہ غازی خاں سے ٹرین پر گورداسپور لایا جا رہا ہے۔ جہاں ان کے مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ سبھا کی طرف سے یہاں اُنہیں ضمانت دے کر رہا کرانے کی پوری کوشش کی جاویگی اور اس مقدمہ کی پوری مستعدی سے پیروی کی جاوے گی۔

رگوید ادُو بھاشیہ کے متعلق

"آریہ ویر" میں رگوید ادُو بھاشیہ کے سلسلہ کو آریہ جگت میں بہت ہی پسند کیا گیا ہے اس پرچہ میں شری پنڈت چمپتی جی ویدک مشنری کا اس کے متعلق ایک لیکھ پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں شری سوامی دیانند جی دوارا آریہ ویر میں سکتے جا رہے اس بھاشیہ کی بہت سی پرشنسا کی ہے اور آریہ سماج کا اور آریہ ویر کا ٹھوس کام بتایا ہے تو ہاں اس کے لئے مبارکباد دی ہے۔ یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اس بھاشیہ کو ایسے طریقہ سے چھاپا جائے کہ اس ورق کو علیحدہ فراہم کیا جاوے تو کتابی صورت میں ہو سکے۔ ایسا کرنے میں سال بھر کا جو زائد خرچ آئے وہ بھی پنڈت جی نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم پنڈت جی کے مشکور ہیں اور اُنہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ اخبار میں ہفتہ وار اس ڈھنگ سے بھاشیہ چھوٹا بڑا ہونے کے کارن چھپنا مشکل ہے۔ مگر سہ ماہی یا چھ ماہ کے بعد کتابی صورت میں پرکاشت کر دیا جایا کریگا۔

آریہ سدھانتوں کی پشٹی کے لیکھ کے متعلق بھی پنڈت جی نے مشورہ دیا ہے۔ آریہ ویر میں پہلے بھی آریہ سدھانتوں کے منڈن کے لیکھ پرکاشت ہوتے رہتے ہیں۔ آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے گا اور کوشش کی جائے گی۔ ایک خاص آریہ سدھانتوں کے منڈن اور ویاکھیا کا لیکھ ہر ہفتہ چھپتا رہے۔

وید جنتی سپتاہ اُتساہ سے منایا جائے

وید جنتی سپتاہ اس سال ۲۱ - اگست سنہ ۱۹۳۷ء سے ۲۹ - اگست سنہ ۱۹۳۷ء تک منایا جائے۔ ۲۱ - اگست کو شراونی یا رکھشا بندھن کا تہوار ہے اور ۲۹ - اگست کو کرشن جنم اشٹمی۔ یہ دونوں تہوار ہر ایک آریہ سماج میں خاص شان و شوکت سے منائے جاویں۔ رکھشا بندھن کے دن سب آریہ بھائی ویشیش یگیہ کریں۔ یگیہ پویت بدلیں۔ اور آئندہ سال وید سوادھیائے کا برت دھارن کریں۔ اس دن سماج میں ویشیش ویاکھیان کرائے جاویں۔ سپتاہ کے دوسرے دنوں میں جنم اشٹمی تک آریہ سماجوں میں وید کی کتھا کرائی جائے اور وید پرچار کے لئے خاص اُتساہ سے کام کیا جائے۔ وید کے سوادھیائے کے لئے چھوٹی چھوٹی پستکیں، گٹکے اور وید سمبندھی ٹریکٹ بانٹے جاویں۔ جنم اشٹمی کے روز ۲۹ - اگست بھگوان کرشن کا جنم پورے سماروہ سے منایا جائے۔ اس دن سنکیرتن کرکے پرچار کیا جاوے اور آریہ سماج مندر میں خاص جلسہ کرکے اس میں بھگوان کرشن کے جیون پر لیکچر کرائے جاویں۔ "آریہ ویر" نے اس اوسر پر پچھلے سال کرشن نمبر نکالا تھا۔ جو بھاری تعداد میں آریہ سماجوں نے منگوا کر بانٹا تھا۔ اس سال بھی اس تہوار پر بانٹنے کے لئے آریہ ویر کا بڑا شاندار کرشن نمبر نکالا جائیگا۔ اس نمبر و پرچار کے لئے اُپیوگی دوسرے ٹریکٹوں کو منگوا کر خوب بانٹنا چاہیئے۔ سارے پنجاب میں وید سپتاہ کو اس شان سے منایا جائے کہ آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچ جائے۔

سندھ گورنمنٹ کا مستحسن فیصلہ

سندھ گورنمنٹ نے صوبہ کے اخبارات پر سے پابندیاں ہٹا دینے کا فیصلہ کر دیا ہے اور بلیک لسٹ اور وائٹ لسٹ کا طریقہ اڑا دیا ہے۔ اب تمام انگریزی اردو اخبارات سے بلا لحاظ ان کی پالیسی کے یکساں سلوک کیا جاویگا۔ اور سب اخبارات کو سرکاری اشتہار ملا کریں گے۔ اس مستحسن فیصلہ کے لئے ہم سندھ گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کیا امید کی جائے کہ پنجاب گورنمنٹ بھی اس کی تقلید کرکے وائٹ اور بلیک لسٹ کا طریقہ اڑا کر سب اخبارات سے یکساں سلوک کرے گی اور سب اخبارات میں سرکاری اشتہارات چھپنے کی اجازت دے دیگی۔

مصر میں ابتدائی تعلیم جبری

قاہرہ ۱۳ جولائی۔ مصر کی گورنمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے ابتدائی تعلیم جبری قرار دیدی گئی ہے۔ دس سال کے اندر اندر سارے ملک سے جہالت کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔

ریاست ناہن میں بیگار بند

امرتسر ۱۳ جولائی۔ ہز ہائینس مہاراجہ ناہن نے اپنی ریاست میں بیگار لینے کا رواج بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔

سپھلتا کی کنجی

(لیکھک شری مان پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

سنسار میں سپھلتا کی کنجی درڑھتا (استقلال) ہی ہے۔ ایک کام شروع کرو۔ اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر شروع کرو۔ آگا پیچھا وچار کر شروع کرو۔ لیکن جب شروع کر لو۔ تو پھر ختم کئے بغیر اس کا پیچھا نہ چھوڑو اسی کا نام درڑھتا ہے۔ دھرم کے دس لکھشنوں میں پہلے لکھشن دھرتی میں یہی بھاؤ ہے۔ سب سے پہلا استھان اس کو دیا بھی اسی لئے گیا ہے کہ اس کے بغیر دوسرے کسی لکشن کی سپھلتا ممکن نہیں۔ کسی کام کرنے کے نشچے کا نام ویدوں کی بھاشا میں ورت ہے۔ ایشور کو ورت پتی کے نام سے پکار کر برتوں کو پورا کرنے کا پرارتھنا ہو۔ اس کے لئے جگہ جگہ پرارتھنا کرنے کا ودھان ویدوں میں کیا گیا ہے۔ جیسے [illegible]
[illegible] انیادی۔ برت گرہن کر کے پھر اس کی پورتی ہونے یا پورتی نہ ہونے کے بیچ میں منشیہ اپنے کو ختم کر دینے کے سوائے نشچے کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اسی نِین کا نام درڑھتا ہے۔ سنسار کے چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام اس کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر مریادا پرشوتم رام اپنے نِین کو برابر جاری نہ رکھتے تو کیا ممکن تھا راون جیسے شکتی شالی سمراٹ کو پراجت کر سکتے؟ اگر کرشن اسی پرکار کا نِین نہ کرتے تو کیا ممکن تھا کہ جراسندھ جیسے ہٹی کو جس کے کارن متھرا چھوڑ کر انہیں دوارکا جانا پڑا تھا۔ ودھ کرا سکتے۔

زمانہ حال کی طرف نظر ڈالیں امریکہ کی سپھلتا کا ایک کارن ۔۔ اور مکھیہ کارن ۔ وہاں کے وچارک یہ بتاتے ہیں کہ امریکہ کے لوگ اسپھلتا سے نراش نہیں ہوتے۔ بلکہ دوگنے اتساہ سے اس کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور جب تک سپھلتا حاصل نہیں کر لیتے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ہمالہ کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ ہے۔ دنیا میں اس سے اونچی کسی پہاڑ کی چوٹی نہیں۔ ابھی تک اسکی چوٹی کے اوپر کوئی نہیں پہنچ سکا۔ سالوں سے یورپین ودوان اس پر کوشش کر رہے ہیں کہ چوٹی پر پہنچ سکیں لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ کئی بار وہ نراش ہو گئے۔ ہر گز نہیں۔ ہر سال ایسے یتن میں جان و مال کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی نِین نہیں چھوڑتے اور برابر اسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہر سال قطبوں کی یاترا کی جاتی ہے۔ سپھلتا نہ ہونے پر بھی نِین برابر جاری ہے۔ اور نشچیہ ایک نہ ایک دن سپھلتا پراپت ہو کر رہیگی۔

جیون کو سنگرام کہتے ہیں۔ سنگرام سے بھاگنے والا کائر ہوتا ہے۔ لیکن سنگرام میں سپھلتا کے ساتھ نرنتر یتن کرنے والے پُرش ویر کہلاتے ہیں۔ یہ ویرتا آریہ جاتی کی بہت ہوتی تھی۔ پر بدقسمتی سے اس وقت آریہ جاتی میں دکھائی نہیں دیتی۔ یہی وجہ آریہ جاتی کی گراوٹ کی ہے اور جب تک یہ بنی رہے گی [illegible] کے نیم کے مطابق آریہ جاتی کی پتن اوستھا بھی دور نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج جس کو رشی دیانند — آریہ سماج کے سنستھاپک نے آریہ جاتی کو اس گری ہوئی اوستھا کو اٹھانے کے لئے قائم کیا تھا۔ خود اسی بیماری میں مبتلا ہو چلا ہے۔

رشی دیانند کا جیون سپھلتا کا جیون تھا۔ اس کا جیون چرتر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سپھلتا کی تہ میں مکھیہ تین سادھن تھے ان سادھنوں کی یاد تازہ کرنے اور خاص طور پر ان کی طرف جنتا کا دھیان دلانے کے اُدیش سے ہی یہ سطور لکھی جاتی ہیں۔

وہ سادھن یہ تھے:-

(۱) ورودھ کو خوشی کے ساتھ سہن کرنا۔

(۲) اسپھلتا (ناکامیابی) سے نہ ڈرنا۔

(۳) درڑھتا کے ساتھ اپنا پرچار جاری رکھنا۔ یہی سنہری نیم تھے۔ جنہوں نے رشی دیانند کے جیون میں چار چاند لگا رکھے تھے۔

ورودھ کو خوشی سے سہنا

ورودھ کے ساتھ ہی رشی دیانند کا جیون شروع ہوتا ہے۔ ابھی جبکہ وہ دیانند نہیں بنے تھے اور ماتا پتا کے گھر میں رہتے ہوئے مول جی ہی تھے۔ تبھی سے ان کو پتا کا ورودھ سہنا پڑا۔ کاریہ کھیتر میں آنے پر تو مانو مخالفت کا پہاڑ ہی ٹوٹ پڑا۔ اینٹ پتھروں کی بوچھاڑ لاٹھیوں اور تلواروں کے حملے۔ گالی گلوچ زہر دینا وغیرہ کئی کُرور کرم تھے۔ جن کے کرنے میں ورودھیوں نے ذرا بھی سنکوچ نہیں کیا تھا۔ لیکن رشی دیانند نے کتنی دھیرتا کے ساتھ ان کا سہن کیا۔ کتنی خوشی کے ساتھ اپنے چت پر ذرا بھی میل نہیں آنے دیا۔ اس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی اتہاس میں نہیں ملتی۔ انہوں نے ان کرور کرم کرنے والوں سے کتنی فراخدلی کا برتاؤ کیا۔ وہ بھی اپنی مثال آپ ہے ایک زہر دینے والے کو یہ کہہ کر چھوڑ دینا کہ "میں دنیا کو قید کرانے نہیں بلکہ قید سے چھڑانے آیا ہوں"۔ دوسرے زہر دینے والے کو خود پاس سے روپے دے کر کہنا کہ "بھاگ جاؤ۔ ورنہ پکڑے جاؤ گے۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کا موجودہ پرچارت سمجھنا پرواہ میں عملی روپ دینے کی کلپنا بھی نہیں کی جا سکتی۔

اسپھلتا سے نہ ڈرنا

رشی دیانند کے جیون میں اسپھلتا کے کم اوسر آئے ہیں۔ مگر جب بھی آئے۔ ان کا کوئی بھی اثر ان کے پرچار تھے جیون پر نہیں رہا۔ اسپھلتا کی کچھ مثالیں یہ ہیں (۱) گو بدھ بند نہ ہو سکنا (۲) وید بھاشیہ کا سنسکرت کی پرکشا میں سمان نہ ہو سکنا آدی۔ ان اسپھلتاؤں کے ہونے پر بھی انہوں نے گو بدھ کے خلاف اندولن برابر جاری رکھا۔ وید بھاشیہ کا کام بھی انت تک جاری رہا۔ وہ اس سچائی کو خوب سمجھتے تھے کہ اسپھلتا کا مطلب ہے۔ پرچار کی پورنتا اور حالات کی انکولتا (مطابقت) میں کمی کا ہونا۔ اس لئے اسپھلتا کا قدرتی نتیجہ پرچار تھا میں زیادتی ہونا چاہئے۔ نہ کہ اس کو چھوڑ دینا۔

درڑھتا سے پرچار جاری رکھنا

اس سادھن کو بتانے کے لئے کسی خاص گھٹناؤں کا بتانا بالکل غیر ضروری ہے۔ رشی دیانند کا سارا جیون ہی اس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ ایک کھشن بھی ہم اُن کے جیون میں نہیں پاتے۔ جس میں انہوں نے "कुर्वन्नेवेह कर्माणि" کا پاٹھ بھلایا ہو۔ سوامی دیانند سچے کرم یوگی تھے۔ کرتویہ سمجھ کر کرم کو کرنا پھل کی ذرا بھی خواہش نہ کرنا ان کے جیون کا آدرش تھا۔

آریہ بندھوو! آؤ ہم بھی ان تینوں سادھنوں کو جیون کا آدرش بھی بنائیں۔ یہی کلیان کا مارگ ہے یہی سپھلتا کی کنجی ہے۔

"رشی دیانند کی فتح"

جوانانِ وطن آپس میں اِک جاں ہوتے جاتے ہیں
لئے عزمِ مصمم مردِ میداں ہوتے جاتے ہیں
بڑھے جاتے ہیں آگے آگے شاہراہِ ترقی پر
جو مشکل سے بھی مشکل کام آساں ہوتے جاتے ہیں
پیامِ ویدِ اقدس کیوں نہ پہنچے گوشے گوشے میں
جو دشمن تھے وہی جب قافلہ راں ہوتے جاتے ہیں
نفاقِ باہمی۔ فرقہ پرستی ہے بڑی مدھم
دیانند کی فتح ہی کے یہ ساماں ہوتے جاتے ہیں
نہ دیکھ آریہ اے وقتِ موقعہ جگ ہنسائی کا
رشی کی لاج رکھ جانے پہ قرباں ہوتے جاتے ہیں

حاصی

پنڈت شو فتریا کا سرل لیکن سنسکاروں کی دھن کلتی کا برنجے دینے والا اور نشانتی پردان کرنے والا کٹھن سنکر سب کے من ایک بار نرنگرت ہو اُٹھے۔ مہاتما جی نے اس سے کہا۔ بہنو اور بھائیو!! میرے پاس بہت سے سجنوں کے پتر آتے ہیں۔ ان سب سے نویدن ہے کہ جب تک یہاں جنم شتابدی کا سمارہ ہے۔ تب تک تو یہ ست سنگ برابر چلے گا جس طرح پرانے زمانے میں یگیوں کے تین ستر ہوتے تھے۔ اسی طرح اس ست سنگ یگیہ کے بھی تین ستر ہر روز چلیں گے یہ پہلا پراتہ کال۔ دوسرا دوپہر سے کر شام تک تیسرا رات کو جو دس گیارہ بجے سماپت ہوا کرے گا۔ اگر آپ لوگوں کی خواہش ہوئی۔ تو اس سے زیادہ ورتکھ بھی ہو سکے گا۔ اب ایک پندرہ مہاپرشوں نے اپنے انوبھوؤں سے ہمیں کرتارتھ کیا ہے جتنے نام میرے پاس آئے ہیں۔ ان کو دیکھنے سے ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سب کے انوبھووں سے ہم لابھ اٹھا سکیں۔ اس واسطے میری پرارتھنا ہے کہ آج وے مہاتما ہمیں کرتارتھ کریں۔ جن کے دل میں یہ چھوٹے ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ رات تک دس مہاپرشوں کے اپدیش سے ہم لابھ اٹھائیں۔ اتنا کہہ کر مہاتما جی چپ ہو گئے۔ مہاتما جی کی بات سب کو سویکار تھی۔ اس سے کسی کو انکار نہ تھا۔ لوگ کہنے لگے۔ مہاتما جی جب بھی کوئی بات کہتے ہیں۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی گمبھیر بات کھول دیتے ہیں۔ دیکھو نہ تین ستروں کی بات کس طرح سمجھا گئے۔

اس کے بعد ایک سجن کھڑے ہوئے۔ شکل صورت سے وہ مدراسی معلوم دیتے تھے۔ مہاتما جی سے اشارہ پا کر انہوں نے اپنی کہانی کہنی شروع کی۔

यो मेधां देवगणाः पितरश्चौपासते तया मा मद्य मेधयाग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ।

اے گیان سوروپ۔ سب کو سدا شبھ مارگ دکھانے والے پربھو۔ جس میدھا دھارنا دتی بدھی کو بڑے بڑے ودوان گیان وان سیون کرتے ہیں۔ اس میدھا بدھی سے پربھو آج مجھے بھی سمپن کیجئے تاکہ میں ستیہ اُچارن۔ ستیہ آچرن اور ستیہ دھارن کر اور کرا سکوں۔ ادم شُبھ

یوجنیہ مہاتما جی۔ بہنو اور بھائیو۔ میں مدراسی ہوں۔۔ مدراسی کہنے مات سے آپ کو ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں چل سکتا۔ کیونکہ

وارتا شنک یا سو ساکھی

سولہویں وارتا (دساکھی)

(سلسلۂ مضمون) (قسط نمبر ۱۲)

مہاتما سنجیوراؤ جی کا جیون پروبھاشن

(لیکھک شری پوجیہ سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

مدراس میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں سے تامل۔ تیلگو۔ ملیالم یا مالاباری اور کرناٹکی مکھیہ ہیں۔ میں مدراس خاص کا رہنے والا ہوں۔ میرا نام سنجیوراؤ ہے۔ میرے ماتا پتا کا کیا مت تھا۔ اس کے جاننے کی میں نے کبھی کوشش نہیں۔ ہاں ہمارے برادری کے لوگ شری مدھو آچاریہ کے انویائی ہیں۔ یعنی کٹر دویت وادی اور مورتی پوجک اور شری شنکر آچاریہ جی کے کٹر مخالف۔ لیکن میرے ماتا پتا شری شنکر آچاریہ جی کے بھی بھگت تھے۔ کیونکہ وے تھے تھیوسوفسٹ۔ تھیوسوفیکل کا حال تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے۔ اس کا اور آریہ سماج کا آپس میں تعلق رہا ہے۔ یہ بھی لگ بھگ انہی دنوں امریکہ میں قائم ہوئی۔ جن دنوں میں بھارت ورش کی خوش قسمتی سے ویدک دھرم کا ادھار کرنے کے لئے آچاریوں کے شرومنی رشیوں کے بھوشن۔ یوگیوں کے راجہ۔ آدرش تپسوی۔ انوپم دیت راگ سنسار تیاگی۔ سردشر یشٹھ سنیاسی۔ وید مورتی۔ وید شاستر سمپن۔ ساکشات گیان۔ وگیان شریر۔ وِیالو دیانند سرسوتی سوامی شری نے آریہ سماج کی استھاپنا کی۔ اگر پوچھو تو تھیوسوفیکل سوسائٹی کے کوئی خاص سدھانت نہیں ہیں۔ کسی ملک اور مذہب کا آدمی اپنا مذہب چھوڑے بغیر اس کا ممبر بن سکتا ہے عام طور سے بڑے بڑے ودوان اس کے سبھاسد ہیں۔ لوگ سادھن کی طرف بھی اس کے سبھاسدوں کی رچی ہوتی ہے لیکن اندھ وشواس اس میں سب سے زیادہ ہے۔ بھوت پریت پر بھی بہت وشواس رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک گپ خوب گھڑ رکھی ہے وہ ہمالیہ پار کے مہاتماؤں کے متعلق۔ انہیں وے مہاتما یا ماسٹر کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمالیہ کے اُچیہ شکھروں پر ایسے ایسے مہاتما رہتے ہیں۔ جنہوں نے یوگ کی عجیب و غریب سدھیاں حاصل

کی ہوئی ہیں۔ عام آدمیوں کی درشٹی میں نہیں آتے۔ لیکن سادھکوں کی سہائتا وہ کرتے ہیں۔

میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے Inner circle یعنی انترنگ بھاگ کا سدسیہ رہا ہوں۔ ہم لوگ نیت دن پر اکٹھے ہو کر ہر ماس کے لئے نیت وِدھی سے دھیان کرتے تھے۔ دھیان کرتے ہوئے اس گن کے گنی یا اپنے اِشٹ (محبوب) مہاتما کا دھیان کرنا ہوتا تھا۔ میں آپ لوگوں کے ونود کے لئے اس بارہ ماسی بھگتی کے شلوکوں کو سنا دیتا ہوں۔ ہر ماس کے لئے جدا جدا گن کے ابھیاس کا نیم ہے۔

DEVOTION — اپریل ماہ = بھگتی

निरंतरम् भजनं कुर्वन् भक्ति मयात्मनः । गुरोर्देवस्य शिष्यत्वमीचिरात्प्राप्नुयामहम्

دکھن رہت بھگتی کرنے میں بھگتی سروپ گرودیو کا میں جلدی شِشیہ بن جاؤں۔

EQUILIBRIUM. مئی ماس = سمتا۔

सर्वत्र समता काङ्क्षां शीलयन् समतात्मनः ।

سب ستھانوں پر سمتا سب کے ساتھ برابری کے برتاؤ کی بھاونا کا وچار کرتا ہوا میں سمتا سروپ گرودیو کی شاگردی کو جلدی پراپت کروں۔

PERSEVERANCE — جون ماس دھیرتی

सर्वावस्थास्तु धृतिमाने तादृग् धृति व कर्मणाः। गुरोर्देवस्य शिष्यत्वमीचिरात्प्राप्नुयामहम् ॥

سبھی اوستھاؤں میں دھیرتی والا دھیرج والا ہو کر اس پرکار کے دھیریہ والے گرودیو

کی میں جلدی شاگردی حاصل کروں۔

جولائی ماس پرنسوارتھ (بےغرضی)

यत्मानः सदाऽन्यार्थं परार्थेहा स्वरूपिणः ।

UNSELFISHNESS

سدا دوسروں کے لئے یتن کرتا ہوا میں دوسروں کی بھلائی کی اچھا سروپی گرودیو کی شاگردی جلدی حاصل کروں۔

اگست — دیا

COMPASSION

सर्व भूतेषु करुणामूर्णः सन् करुणात्मनः । गुरोर्देवस्य ।

سب پرانیوں کے لئے دیا کے بھاؤ سے بھرپور ہو کر میں دیا سروپ گرودیو کی جلدی شاگردی حاصل کروں۔

ستمبر — سوشیلتا (شرافت)

COURTSEY

सौशील्य मेधयन् स्वामिन् सौशील्य तनु धारिणः। गुरोर्देवस्य ।

اپنے میں سوشیلتا (شرافت) کو بڑھاتا ہوا میں شرافت مجسم گرودیو کی شاگردی جلدی حاصل کروں۔

اکتوبر — سنتوش

CONTENTMENT.

सदा सन्तुष्ट हृदयः संतोष तनु धारिणः। गुरोर्देवस्य——

سدا سنتشٹ چت (صابر) ہوتا ہوا میں صبر مجسم گرودیو کی جلدی شاگردی حاصل کروں۔

PATIENCE — نومبر — کشما

क्षमा सार स्वभावः सन् क्षमा विग्रह धारिणः। गुरोर्देवस्य ।

کشما شکتی کے سبھاؤ والا ہوتا ہوا میں کشما سروپ گرودیو کی شیگھر شاگردی حاصل کروں۔

دسمبر — بانی کا سنیم

CONTROL OF SPEECH

वाचं नियच्छन्मनसि वाचं यम महात्मनः। गुरोर्देवस्य ।

بانی کو نیابو کرتا ہوا میں زبان کو قابو میں رکھنے والے مہاتما گرودیو کا میں جلدی شِشیہ بنوں۔

جنوری — دھیرتا (دلیری)

COURAGE

सर्वावस्थासु धीरः सन् धीरता तनु धारिणः। गुरोर्देवस्य ।

سبھی اوستھاؤں میں دھیر (دلیر) ہوتا ہوا

(باقی بر صفحہ ۱۴)

آریہ ویر اور اردو وید رگوید بھاشیہ

(لیکھک شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

...یاروں میں اکثر پہلے ایک وید منتر ...کی ویاکھیا درج ہوتی ہے۔ سب سے ...پرچارک اخبار نے یہ سلسلہ ...کیا تھا۔ اب تو قریباً تمام آریہ اخبار ...پیرا ہیں۔ مگر وہ منتر نہ کسی ترتیب ...ہیں نہ ہی ان کی ویاکھیا شبدارتھ ...ہوتی ہے۔ اکثر ویاکھیا کرنے والے ...اپنے دماغ کے خیالات کو شامل کر دیتے ...اور کئی ویاکھیائیں تو وید منتر کے ...سے بھی دور ہوتی ہیں۔ آریہ ویر ...پچھلے پرچوں میں سوامی ویدانند ...نے رگوید بھاشیہ کا سلسلہ شروع کیا ...نہایت ہی دلچسپ، مفید اور معنے خیز ہے ...ویدانند جی مہاراج کی لیاقت، تحقیقات ...مطالعہ علم ہے اور آپ کے مقابل کا بیجا ...کے رہسیہ کو سمجھنے والا کوئی دوسرا ...نظر نہیں آتا۔ سوامی جی نے آریہ ویر کے ...نام جنتا پر بڑا اپکار کیا ہے کہ ایسی ...اردو میں پہلے وید منتر کا ارتھ دے کر ...کی توضیح ایسے دلکش اور دلچسپ پیرایہ ...کی ہے کہ پڑھنے والے کے دل پر ایک بار تو ...عظمت کی بجلی کی لہر چل جاتی ہے۔ آریہ ...کی ابھی تک وید پر کوئی شرح یا پید ...ہوئی رشی دیانند کے وید بھاشیہ کی قیمتی ...تحریر ایسی ہے کہ جب تک انسان ہندی ...ماہر نہ ہو۔ ان کے گوڑھ آشے کو سمجھنے سے ...قاصر ہے۔ مگر سوامی ویدانند جی مہاراج ...رشی دیانند کے بھاشیہ کے آدھار پر اردو ...پبلک کے لئے ایسی سادہ اور دلآویز ...میں ترجمہ و تفسیر شروع کی ہے کہ پڑھنے ...والے کے دل میں اشتیاق اور شردھا پیدا ...میں اڈیٹر آریہ ویر کو مبارکباد دیتا ...کہ انہیں سوامی جی نے اخبار میں اس ترجمہ ...شائع کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس سے اخبار ...اشاعت میں بھی اضافہ ہوگا اور آریہ سماج ...پرچاری کام میں بھی اضافہ ہوگا۔ لیکن کیا ...اچھا ہو اگر یہ ترجمہ آریہ ویر میں اسی طریقہ ...شائع کیا جائے کہ اگر اس ورق کو علیحدہ کر ...جمع کیا جائے تو وہ کتابی صورت میں ہو سکے ...تاکہ لوگ ان وید منتروں سے فائدہ اٹھانا ...ہیں وہ پڑھ کر پھینک نہ دیں۔ بلکہ اسے

اکٹھا کر کے سال بھر میں ایک کتاب دو تین سو کتنوں کی باکم و بیش بنا سکیں۔

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک صفحہ کی بجائے دو صفحوں میں وید منتر کی ویاکھیا ہو۔ تو کاغذ کو اخبار سے جدا کر کے کتابی صورت میں بنایا جائے۔ اگر میری رائے اڈیٹر صاحب پسند کریں تو اس کے لئے جو انہیں زائد خرچ کرنا پڑے سال بھر کے لئے دینے کو تیار ہوں۔ وید کے متعلق ہمارے پاس ابھی تک کوئی ترجمہ نہیں۔ جو اردو خواں پبلک کے ہاتھ میں دے سکیں یا غیر مذہب والوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس ضرورت کو آریہ ویر نے سوامی جی مہاراج کی خدمات سے فائدہ اٹھا کر پورا کر دیا۔

اسلئے اسکے ایڈیٹر پنڈت مہر چند جی ایسے مہان کارج کی پھلتا کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ درحقیقت یہ آریہ سماج کا اور آریہ اخبار کا ٹھوس کام ہے۔

آریہ ویر میں اس اردو رگوید بھاشیہ کے ساتھ ہی کم از کم ایک مسلسل آریہ سدھانتوں کی پشٹی اور ویاکھیا میں بھی ہونا چاہئے۔ ایڈیٹر مہاشے پنڈت مہر چند جی کو یہ بات ہرگز نظر انداز نہیں کرنی چاہئیے۔ سدھانتوں کے پرچار کے لئے کم از کم ایک صفحہ ضرور وقف ہونا چاہئیے میں آشا کرتا ہوں کہ آریہ جنتا میرے ساتھ ان وچاروں میں سہمت ہوگی اور ایسی اخبار کی جو آریہ سماج کا ٹھوس کام کر رہا ہے۔ پوری سہایتا اور سرپرستی کرے گی۔

پیغام وید

(نتیجہ فکر مہاشہ جگن ناتھ جی آزاد خلف لالہ تلوک چند محروم بی۔ اے راولپنڈی)

پیغام۔ جس سے گونج اٹھے بحر و بر تمام
جس کی صدا سے چونک اٹھے خشک و تر تمام

اک بار جس سے خطۂ ہندوستاں اٹھا
جس کی صدا سے نیند سے سارا جہاں اٹھا

ہندوستاں کے مایۂ صد ناز مہرشی
بھارت کے دیوتاؤں میں ممتاز مہرشی

تیری زبانِ پاک سے نکلا وہ بار ہا
مسحور جس سے ہو گئے عارف ہزارہا

(مہرشی دیانند)

امریکہ میں یوگ آشرم اور کاشی میں کرشن مندر

(لیکھک شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی بڑودہ)

پوجن کو مراقبہ یا سمادھی یا سندھیا یا تصوف میں کوئی دلچسپی یورپ یا امریکہ میں نہیں لاکر چھوڑ رہا ہے۔ وہاں ہی حضرت مسیح اور دیوی مریم کی مورتی والے عالیشان لاکھوں گرجا گھر مغربی دنیا میں من کی ایکاگرتا دھیان، یا سمادھی یا پرم پوجیہ مہرشی پتنجلی کرت یوگ درشن نو سارا سیلف ہپنوٹزم (مراقبہ) پر بات نہیں کرا سکتے۔

مزید امریکہ کے نامی شہروں میں آریہ سماج کے پرچار سے ایک آریہ سماج اور آریہ سماج مندر بھی قائم ہو چکے ہیں۔ وہ بھی یوگا ڈا آشرم کا دوسرا ویدک یا آرش سنسکرتی جیسے دوسرا روپ ہی تو ہیں۔ ان میں پرم پوجیہ جگت گورو شری مہرشی پتنجلی جی کرت یوگ شاستر و وار اسلف ہپنوٹزم یا سمادھی یا سندھیا کی تعلیم دی جاتی ہے جیسا کہ بھارت ورش کے پرسنگ آریہ سماج کے نامی جلسوں یا ہفتہ واری ست سنگ میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں وگیانی مغربی دنیا کے یعنی یورپ اور امریکہ والے

ترکی اور عرب کی مسجدوں کی نمازیں یا اٹھک بیٹھک عیسائیوں کے گرجا گھروں کی مورتی پوجا کو جہاں ترک کرنے کے لئے یوگا ڈا لاج (یوگ آشرم بنا رہے ہیں)، ایسی حالت میں کیا ہندو بھی بجائے کاشی کے احاطہ میں جو آدھے لاکھ کے کرشن مندر بنانے کی جو تجویز ہے۔ اس کی جگہ کاشی میں کیا یوگا ڈا لاج یا سندھیا یا سمادھی مندر بنانا کیا دیش کال انوسار پرم اچت بات نہ ہوگی۔ کرشن مندر کی جگہ اگر بھارتی گوپال ڈگری یا اکاڈمی ہی بنائی جائے تو مورتی مندر سے ہزار درجہ بہتر اور مفید بات یہ بھی ہو سکے گی۔

ترکی میں مسلمانوں کی مسجدیں اور عیسائیوں کے گرجا گھر گذشتہ چند صدیوں سے گروہ بندی اور جہاد کی وجہ سے جہاں لوگوں کو مذہبی جنون اور مذہب سے نفرت خوب دلا چکے ہیں۔ جیسا کہ موجودہ روس کی ترقی اور بولشوازم مت کے پرچار کے دوران عالمگیر امن دینے والے نئے مذہب کی تلاش کی فکر بتلا رہی ہے اور واضح ہو کہ مسجدیں اور گرجا گھر بیکار ہو چکے ہیں نہ صرف ترکی بلکہ روس اور جرمنی میں بھی اور ان سب سے بڑھ کر امریکہ میں بھی مسجدیں اور گرجا گھر بیکار شے بن رہے ہیں۔

امریکہ میں پوجیہ مہاتما ویویکانند سوامی جی کے چیلے سنیاسی عالم درجنوں سنسکرت دان آج کل بڑے بڑے عالیشان یوگا ڈا لاج (یوگ آشرم) امریکہ کے انیک شہروں میں قائم کر چکے ہیں۔ جن میں مورتی پوجا یا مسجدی اٹھک بیٹھک یا نماز جو سولہ آنہ جسمانی ورزش ہے اور جس کی وجہ سے

نوین ویدانت
نمبر ۳

(لیکھک شریمان پنڈت پرمانند جی شاستری ایم-اے ایم-او-ایل آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور)

میں نے اپنے پہلے لیکھ میں یہ بتلایا ہے کہ نوین ویدانت کا سدھانت کیا ہے اور ساتھ ہی دوسرے لیکھ میں اس کے ماننے میں ویدک کیا آ گیا ہے۔ یہ بھی بتلایا۔ یہاں تک یہ تو بھلی پرکار پتہ لگ گیا ہو گا کہ نوین ویدانت کا یہ سدھانت کہ "سنسار جھوٹھا ہے۔ کچھ نہیں یہ صرف سپنا ہے۔ کیول ایک برہم ہی برہم ہے"۔ ویدوں کی آگیا کے خلاف ہے۔ اب اس لیکھ میں ویدانت کی یکتیوں کا کھنڈن کیا جاویگا۔

ویدانتی کہتے ہیں کہ سنسار جھوٹا ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ سن رہے ہیں۔ سونگھ رہے ہیں۔ چھو رہے ہیں۔ یہ سب نانا روپ رنگ کے رنگیلے پھل اور پھول یہ کل کل کرتی ہوئی ندیاں۔ یہ سامنے اکڑ کر کھڑی ہوئی ہمالیہ کی چوٹیاں۔ یہ ریگستان کی آندھی اور دھوپ یہ نیلا اننت آسمان۔ اور اس پر جھلمل جھلمل کرتے ہوئے آکاش کے تارے ——— یہ ہمارا رونا دھونا بھوک اور پیاس۔ سکھ اور دکھ امیری اور غریبی۔ ماں اور باپ۔ لڑکا اور لڑکی بہن اور بھائی ——— کہاں تک گنا دیں۔ جو کچھ بھی سنسار میں ہے۔ سب کچھ متھیا ہے نہ کوئی رام ہے نہ سیتا۔ نہ کرشن اور رادھا۔ نہ راون ہے۔ نہ کنس۔ کوئی کسی کو چرا نہیں لے گیا یہ سب جھوٹھ ہیں۔ بات بڑی عجیب ہے سنسار جھوٹا ہے اور اگر میں ویدانتی منشیہ کی طرح کر سکوں تو یہی کہوں گا کہ نوین ویدانت بھی جھوٹا ہے۔

یہی بات ایک سمیہ مہرشی دیانند جی کو کہی گئی۔ ایک ویدانتی سوامی جی کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ سوامی جی سب کچھ جھوٹ ہے۔ سوامی جی نے جھٹ کہا کہ آپ کا کہنا بھی جھوٹ ہے

لیکن یہاں ایک بات کہہ دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں اور اس کو میں پہلے بھی لکھ آیا ہوں کہ نوین ویدانت کی یکتیاں اتنی پربل ہیں کہ ان کے سامنے بدھ مت اور جین مت کے لوگ ٹھہر نہ سکے تھے۔ ان کو سنکر بڑے سے بڑے فلاسفر کا بھی من گھبرا جاتا ہے۔ لیکن دھنیہ ہے رشی دیانند جس نے اپنے تیز تیروں سے دشمنوں کو پرتھوی پر سلا کر چھوڑا۔

جب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ سب دیکھنے والا سنسار جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ تو نوین ویدانتی کہتے ہیں کہ ہمارے اندر اودیا یا اگیان ہے۔ جس کے کارن ہم نہ ہوتے ہوئے پدارتھوں کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ اسی کے کارن ہی ہم اپنے آپ کو الگ سمجھتے ہیں جیسے سوپن میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہم لڑ رہے ہیں۔ اور ہم نے کئی ویریوں کو مارا ہے۔ اور انت میں خود زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اپنے مرنے پر خود روتے ہیں۔ اسی پرکار یہ ساری دنیا ہے۔ اکاش میں چاند ایک ہے۔ لیکن پچاس پانی کے پیالوں میں الگ الگ پچاس ہو کر نظر آتا ہے۔ پیالے کا پانی جب ہلتا ہے۔ تو چاند بھی ہلتا نظر آتا ہے۔ اصل میں وہاں نہ ایک چاند ہے اور نہ پچاس چاند اور نہ ہی چاند ہلتا ہے۔ اسی طرح شدھ برہم اپنے آپ کو الگ الگ مان رہا ہے۔ اپنے آپ کو کرنے والا سننے والا سمجھتا ہے۔ اصل میں یہ سب مایا ہے۔ اسی کے یہ سارے ناچ ہیں۔ جیسے ایک سندر صاف شیشے کے سامنے اگر ہم کچھ رنگین پھول رکھ دیں تو شیشہ بھی رنگیلا معلوم ہوتا ہے۔ اسی پرکار مایا کے پرچھاؤں سے انتہ کرن کے ساتھ رہ کر برہم اپنے آپ کو الگ الگ سمجھتا ہے۔ جیسے سمجھدار آدمی سمجھتا ہے کہ پچاس پانی کے پیالوں میں چاند ہے ہی نہیں۔ مایا کے کارن الگ الگ بھاستا ہے۔ اسی طرح گیانی پرش جانتا ہے۔ کہ بھن بھن جیو آتما تو ایک برہم کے ہی الگ الگ روپ ہیں سوپن کے بعد آنکھ کھل جانے پر جیسے کچھ نہیں رہتا۔ اسی پرکار گیان پراپت کرنے کے بعد سب برہم ہی برہم نظر آتا ہے۔

مگر ان درشٹانتوں پر جب ہم وچار کرتے ہیں۔ تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ مانا کہ پچاس پانی کے پیالوں میں پچاس ہلتے جلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اس مثال سے ہم سنسار کو جھوٹا ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ پانی کا پیالہ تو جھوٹ نہیں۔ آکاش کا چاند بھی جھوٹ نہیں۔ اگر پانی کا پیالہ ہے اور سچ مچ ہے۔ تبھی تو اس میں سچے چاند کی پرچھائیں نظر آ سکی۔ سچے شیشے کے سامنے اگر ہم نے سچ مچ ہی پھول رکھے ہیں۔ تبھی تو اُن رنگ شیشے میں دیکھ سکے۔ اگر پھول ہوں نہ تو کیا کبھی کوئی ان کا رنگ شیشے میں دیکھ سکے۔ کبھی نہیں۔ اس کے ساتھ یہاں یہ کہہ دینا بھی ٹھیک ہے کہ چاند کا جل میں عکس بھی جھوٹ نہیں سچے چاند کا سچا عکس ہے۔ اس پرکار جب تک سنسار میں سچے انتہ کرن نہ ہوں۔ تب تک برہم کی جھلک ہی وہاں کیسے ہو سکتی ہے۔ اور یہاں یہ کہہ دینا کہ سنسار متھیا ہے اور متھیا ہے سنسار کا گیان بالکل جھوٹ ہے۔ یہ ہمارا ہر روز کا پرتیکش اور انوبھو ہے۔ کہ میں ہوں۔ اس گیان کو جھوٹا ثابت کرنا مشکل ہے۔ جس بات کو ہمارا آتما انوبھو کرتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹھی نہیں ہو سکتی۔ میں برہم ہوں۔ یہ ایسا گیان آج تک نہ کسی کو ہوا نہ ہو گا۔ اور نہ ہی یہ کسی نے کبھی انوبھو کیا ہے۔ کہ میں کچھ نہیں۔ ہم سدا ہی جانتے ہیں کہ ہم کچھ ہیں۔ بہدارنیک اپنشد میں اسی بات کو بڑے صاف شبدوں میں لکھا ہے۔

"رات کے سمیہ منشیہ سو جاتا ہے۔ اس سمیہ ہماری ساری اندریاں بند ہوتی ہیں۔ آنکھیں دیکھتی نہیں اور نہ کان سنتے ہیں۔ ناک سونگھتا ہی نہیں۔ اور نہ ہی ہمیں اس کا گیان ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی من اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ بنا پاؤں کے چلاتے ہوئے وہ سمندر پار کر جاتا ہے۔ اچھلتا ہے کودتا ہے۔ اڑتا ہے۔ سارے سنسار کی سیر کر لیتا ہے۔ اس دشا کو ہم سوپن (خواب) کی حالت کہتے ہیں لیکن آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ جب سب اندریاں بند ہو جاتی ہیں ——— من بھی کام کرنے سے رک جاتا ہے۔ اس سمیہ کیول آتما جاگتا رہتا ہے۔ اس دشا کو SOUND SLEEP استغراق سشپتی کہتے ہیں۔ ایسی نیند کے بعد جب ہم اٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آج سکھ پوروک سویا؟ یہ کون کہتا ہے اندریاں؟ جی نہیں۔ تو کیا من؟ من تو نہیں؟ تو جو اُس حالت میں بھی سکھ دکھ بھوگتا ہے جانتا ہے۔ اُسے ہی ہم آتما کہتے ہیں اس آتما کو جسے ہم خود انوبھو کرتے ہیں سوتے ہوئے بھی جو جاگتا رہتا ہے ہم متھیا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ جان بوجھ کر جھوٹ بولنا ویدانتیوں کو ہی پسند ہے ویدک دھرمیوں کو نہیں۔ ہم انوبھو کرتے ہیں کہ آنکھ کان آدمی سے بھن کوئی جگمگاتی جیوتی ہے۔ اُسے کوئی کیونکر جھٹلا سکتا ہے۔ جب میں سنیہ ہوں انوبھو کرتا ہوں کہ میں ایسا ہوں۔ تو میں دیکھتا سنتا سونگھتا سوچتا اور جانتا ہوں اُسے جھوٹ کیوں سمجھوں؟

نوین ویدانتی کہیں گے کہ ہم اندھیرے میں رسی کو سانپ اور سانپ کو چاندی سمجھتے ہیں۔ لیکن روشنی لا کر پھر دیکھتے ہیں تو سارا بھرم دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارا سنسار کا گیان ہے۔

اس کا جواب بھی میں دے چکا ہوں کہ سچے پدارتھ میں سچے پدارتھ کی شنکا ہو سکتی ہے۔ ہم رسی کو جو خود ایک سچی چیز ہے۔ سانپ سمجھ سکتے ہیں۔ جو چیز اپنی ہستی رکھتی ہے۔ ہم نے رسی کو کبھی آکاش کا بینگ نہیں سمجھا۔ سانپ کو چاندی سے سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ یہاں سانپ اور چاندی دونوں سچے ہیں۔ سچے پدارتھ میں ہی سچے پدارتھ کی شنکا ہوتی ہے۔ جھوٹے پدارتھ میں جھوٹے پدارتھ کی شنکا آج تک کسی کو نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو گی۔ اگر کچھ ہو تبھی ہم اس کو الٹا یا سیدھا سمجھ سکیں۔ ہو کچھ نہ اور ہم جاننے لگ پڑیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ سوپن میں بھی جو ہم دیکھتے ہیں ——— وہ متھیا نہیں۔ سوپن اپنی ہستی رکھتا ہے اور اس میں جاگتے جن پدارتھوں کو ہم نے دیکھا یا سنا ہے۔ انہیں کو دیکھتے و سنتے ہیں۔ ہمارے جنم جنمانتر کے سارے سنسکار جو آتما پر لگے رہتے ہیں۔ وہ پرکٹ ہو جاتے ہیں۔ جو چیزیں ہم دیکھتے ان کو ہم نے ——— اس جنم میں یا کسی اور جنم میں۔ دیکھا یا سنا ہوتا ہے۔ اس لئے سوپن بھی ستیہ پدارتھوں کا ہی ہوتا ہے جھوٹوں کا نہیں۔

ویدانتی لوگ دو اور اُداہرن دیا کرتے ہیں۔ چاند اور مرگ ترشنا کے کہتے ہیں کہ آنکھ کو اگر ہم اپنی انگلی سے دبا دیں تو دو چاند نظر آتے ہیں۔ کیا چاند دو

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

قرآن میں دو وقت کی سندھیا

نمبر (۳)

از قلم نہربیان پنڈت سادھو رام جی شاستری بی۔ اے مولوی فاضل منشی فاضل لاہور

سوال۔ اچھا سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۳۰ سے تو پنج وقتہ نماز کا پتہ چلتا ہے۔ وہ آیت یوں ہے

سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن اٰنآئ الیل فسبح واطراف النہار لعلک ترضیٰ

سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۰

جواب:۔ اس آیت سے بھی پنج وقتہ نماز ثابت نہیں ہوتی۔ اگرچہ بعض مفسرین نے اس سے پانچ وقت کی نماز نکالنے کی بہت کوشش کی ہے۔ لیکن سب بے سود۔ چنانچہ اس آیت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے اس کے سے اور گھڑیوں رات کی میں پس تسبیح کر۔ اور کناروں دن کے سے شاید کہ تو راضی ہووے" شاہ رفیع الدین۔

"اور اپنے رب کی تعریف میں تسبیح کر سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے۔ رات کے وقتوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے سروں پر بھی تاکہ تو خوش رہے" پادری احمد شاہ

ہم نے آیت مذکور کے دو ترجموں کا اقتباس دیا ہے۔ دونوں ترجموں میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ پادری صاحب کا ترجمہ کچھ بامحاورہ ہونے سے بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان ہر دو ترجموں میں بھی پانچ وقت کی نماز کا ذکر نہیں آتا۔ اور آیت مذکور میں ایک ایسا بھی شبد نہیں جس کا ارتھ پانچ وقت کی نماز کر لیا جائے یا جس سے کم از کم پانچ وقت کی نماز کا اشارہ بھی نکلتا ہو۔

اس آیت کو پنج وقتہ نماز کا دور سے بھی تعلق نہیں۔ یہ بات پہلے دو ترجموں سے ثابت ہو گئی۔ لیکن اتنی صفائی کے باوجود بھی شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کے حاشیہ میں حضرت عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں۔

"ان کی حدوں پر یعنی پہر پہر وقت میں نمازوں کے سوائے پہلے پہر کے"

مدعی سست اور گواہ چست اسی کو کہتے ہیں شاہ صاحب نے اپنے ترجمہ میں اس بات کو نہیں لکھا لیکن حضرت صاحب نے شاہ صاحب کے ترجمہ سے بھی پانچ وقت کی نماز نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ خود سوچئے کہ حضرت عبدالقادر صاحب کے حاشیہ کو آیت مذکور یا شاہ رفیع الدین کے ترجمہ سے کوئی تھوڑا بہت بھی لگاؤ ہے یا نہیں۔ عبدالقادر صاحب نے "پہر پہر وقت میں نمازوں کے سوائے پہلے پہر کے" یہ تھیوری آیت کے کن لفظوں سے نکال لی۔ عبدالقادر صاحب کے ان شبدوں کا کیا ارتھ ہے۔ یہ جناب نے بالکل بھی صاف نہیں کیا۔ شاید آپ کا مطلب پانچ وقت کی نماز کا ثبوت پیش کرنا ہو۔ لیکن ڈرتے ڈرتے آپ نے قلم کو آگے بڑھنے ہی نہ دیا اور ایسے مبہم الفاظ لکھ چھوڑے کہ "لکھے موسےٰ اور پڑھے عیسےٰ" والا معاملہ ہو گیا۔

اب ذرا بیضاوی شریف کی بات بھی سن لیجئے بیضاوی نے اس آیت سے صاف صاف پانچ آیتوں کا ذکر نکالا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"(وسبح بحمد ربک) وصل وانت حامد لربک علی ھدایتہ وتوفیقہ او نزھہ عن الشرک وسائر ما یلیق بہ حامدا لہ علی ما میزہ من النقائص حامدا لہ علی ما انعم علیک بالھدی معترفا بانہ المولی للنعم کلھا (قبل طلوع الشمس) یعنی الفجر و (قبل غروبھا) یعنی الظہر والعصر لانھما فی اٰخر النھار او العصر وحدہ (ومن اٰنآئ الیل) ومن ساعاتہ جمع انی بالکسر والقصر وانا بالفتح والمد (فسبح) یعنی المغرب والعشاء"

بیضاوی کے عربی الفاظ کا پورا پورا ترجمہ کر لینے کی تو ہم یہاں ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ بیضاوی کے ترجمہ میں خاص طور پر صرف ونحوی بحث زیادہ ہوتی ہے۔ اگر ان کا ترجمہ کر بھی دیا جائے تو جن لوگوں کے لئے ترجمہ کیا جاتا ہے وہ اسے سمجھ نہیں سکتے۔ اور ترجمہ کی غایت ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ لیکن اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ بیضاوی صاحب سورج نکلنے سے پیشتر کی تسبیح کا مطلب نماز فجر۔ سورج غروب ہونے سے پیشتر کی تسبیح کا مطلب نماز ظہر اور عصر اور رات کی گھڑیوں کی تسبیح کا مطلب نماز مغرب اور عشا نکالتے ہیں۔

لکھنے کو تو جو مرضی ہے لکھ دیجئے قلم دوات آپ کے پاس ہے۔ پڑھ بھی ہم ضرور لیں گے لیکن صداقت کے ناطے سے ہم اتنا عرض کر دینا نہایت ضروری سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی تاویلیں عبارت کے اصل مطلب کو نوٹ کر دیتی ہیں۔

اول تو بات یہ ہے کہ آیت مذکور میں نماز کا ذکر بھی نہیں تسبیح کا ذکر ہے۔ بالفرض ہم تسبیح سے نماز کا ارتھ کر بھی لیں۔ تو اس سے پانچ وقت کی نماز ثابت کرنا تو بالکل ہی بے معنی تاویل معلوم ہوتی ہے۔ بیضاوی صاحب سورج چھپنے سے پہلے کی تسبیح سے ظہر اور عصر کی نماز مراد لیتے ہیں۔ بھلا ایک تسبیح سے دو نمازیں کیسے مراد ہو سکتی ہیں۔ نیز نماز مغرب بھی سورج کے ڈھلنے کے قریب شروع کر دی جاتی ہے۔ تو پھر سورج چھپنے سے پیشتر کی تسبیح سے تینوں نمازیں مراد کیوں نہ لے لی جائیں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ "سورج چھپنے سے پہلے" کا محاورہ عربی اور اردو ہر دو زبانوں میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابھی سورج چھپنے میں کچھ دیر ہے۔ حالانکہ ظہر کی نماز گرمیوں میں تو سورج چھپنے سے پانچ گھنٹے پہلے ختم ہو جاتی۔ اگر کوئی صاحب ظہر کی نماز کو سورج چھپنے سے پہلے کی نماز کہے تو ایسے محاورہ پر اہل علم وہنر کو چپ ہی رہنا پڑیگا۔ نیز بیضاوی صاحب رات کی تسبیح سے مغرب اور عشا کی نماز لیتے ہیں۔ اس پر ہمارے دو اعتراض ہیں ایک تو یہ کہ مغرب کی نماز کبھی دن میں بھی ہو جاتی ہے۔ اس واسطے (अव्याप्ति) دوش آگیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ فجر کی نماز بھی رات کے وقت ہی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سورج نکلنے سے پہلے رات ہی ہوتی ہے۔ اس لئے (अति व्याप्ति) دوش آگیا۔ ان ہر دو دوشوں کے ہونے سے تعریف جامع ومانع نہ رہی۔ منطق دان اصحاب ہمارے نکتہ کو سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ تو ہوئی ترجمین اور مفسرین کی بات پر آیت مذکور کا جو ارتھ ہم نے سمجھا ہے۔ اسے اگلے پرچے میں پاٹھکوں کے سامنے رکھا جائیگا۔

جذباتِ دیالؔ

ہند والے یہ جس دن سنبھل جائینگے
دردمندوں کے آنسو مچل جائینگے

ظالموں کا نشاں نہ ملے گا کہیں
جب ان کے یہ تیور بدل جائینگے

رہتے یکساں نہیں دن کسی کے کبھی
یہ مصیبت کے دن بھی نکل جائینگے

ساحلِ بحرِ غم ٹوٹ جائے گا دِل
بیکسوں کے لہو جب اُبل جائینگے

عشقِ ملت میں سر کو کٹا لینگے ہم
جب سبھی ایک سانچے میں ڈھل جائینگے

تاب کیا ہے کسی کی جو روکے ہمیں
اس پہ مانند پروانہ جل جائینگے

جو کہ اپنی حماقت پہ آمادہ ہیں
خود بخود ان کے سینے دہل جائینگے

ہوش میں تم اگر اے دیالؔ آ گئے
تو تمہارے یہ سب بل نکل جائیں گے

(رشحۂ دیال جی دیال حجیجی)

دیانند سالویشن مشن کا کام

ہوشیارپور ۱۰ جولائی۔ جون کے مہینے میں دیانند سالویشن مشن نے ۲۰۲ غیر ہندوؤں کو شدھ کیا اور ایک لڑکی اور ایک عورت کو شریروں کے پنجہ سے رہائی دلائی۔

(سیکرٹری)

پتت پاون دیانند تیری سدا ہی جے

از قلم ماسٹر لوک ناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

بہت عرصہ ہوا ہے جبکہ ڈیرہ غازی خاں کے گورنمنٹ سکول میں جاٹیور کا ایک طالبعلم اپنے ہیڈ ماسٹر کے اثر رسوخ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان دنوں وہاں کی دیہاتی سناتن دھرمی جنتا خواب خرگوش میں خراٹے لے رہی تھی۔ آہا کیا ہوا رشی کے انویائی اور ویدک دھرم کے شیدائی نہایت قلیل تعداد میں میدان میں کود پڑے اور چند دنوں کے اندر اندر اینگلو سنسکرت ہائی سکول کی بنیاد رکھ دی۔ باوجود کٹر پنتھیوں کی سخت مخالفت کے شروع شروع میں دسویں اور نانویں کلاسیں جاری ہو گئیں۔ اسی طرح آہستہ آہستہ آٹھویں۔ ساتویں۔ چھٹی اور پانچویں وغیرہ کلاسیں جاری ہوتی چلی گئیں۔ ضلع بھر میں ہلچل مچ گئی۔ دھڑا دھڑ داخلہ شروع ہو گیا اور ویدک دھرم کے دیوانے رائے صاحب چودھری چھنی داس وکیل آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے پردھان لالہ سینہ بھوشن وکیل اور رشی کے نام پر مرمٹنے والے آریہ سبھاسدوں کی انتھک کوششیں بار آور ہوئیں۔ چنانچہ وہ نوجوان واپس اپنے پیارے دھرم کی آغوش محبت میں لوٹ آیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ہر چہار سو خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ آریہ سماج کا بول بالا ہونے لگا۔ میں بھی انہی ایام میں آریہ سکول میں داخل ہوا تھا۔ آریہ سماج کے قیمتی رتن مرگباشی لالہ گوردھن داس ایم اے۔ بی۔ ٹی جن کی یاد میں گوردھن نام کا رسالہ بھی جاری ہوا تھا، اُن کے بعد سادگی کے دیوتا شری بھگت سیوا رام جی بی۔ اے۔ بی ٹی غریبوں کے ہمدرد لالہ دولت رام بی۔ اے ماسٹر بیہ راج صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل و دیگر معزز استادوں کے چرنوں میں بیٹھ کر میرے جیسے سیوکوں نے جہاں موجودہ تعلیم حاصل کی وہاں ویدک دھرم روپی رنگ میں رنگے گئے۔

قدرت کے رنگ دیکھئے آریہ سماج کے پیچھے بعد دیگرے کاریابیوں کو دیکھ کر وہ کٹر سے کٹر پوراتک بھی جو اٹھتے بیٹھتے آریہ سماج کی مخالفت اپنا دھرم سمجھتے تھے۔ آج وہ آریہ سماج کے پورنک ہرشی دیانند اور اس کے کام کے مداح ہیں۔ صرف ڈیرہ غازی خاں ہی نہیں بلکہ سارے عالم میں اس وقت رشی کے سدھانتوں کی چرچا ہے۔ موجودہ زمانہ کے مانیہ ور لیڈر شری مہاتما گاندھی جی رشی کے پروگرام کے ایک انگ اچھوت ادھار کی خاطر برن ڈینگ برت رکھنے پر مجبور ہوتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ سوامی جی کے بتلائے ہوئے سدھانتوں کو تمام اقوام کے رہبر اپنانے چلے آ رہے ہیں لیکن افسوس ہمارے بدنصیب بھارت ورش میں ابھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ جو اپنے جاتی اور اپنے ملک کے لئے ایک بدنما دھبہ ہیں۔ یہاں تک کہ عقل کا دیوالہ نکلے پھرتے ہیں۔ جس سے آریہ سماج کے پرورتک کو بھی بھر کر کوستے ہیں۔ بڑے ناموں سے یاد کرتے ہیں اور اخلاق کی حد سے گذر کر وہ کمینہ حرکتیں اور گندے بکتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ کیا کریں بیچارے اپنی عادت سے مجبور ہیں۔ خاندانی شرافت اور اپنی پورانک سبھیتا کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ مجھے تو ایسے آدمیوں کی عقل پر رونا آتا ہے۔ کاش یہ لوگ تعصب کی پٹی کو آنکھوں سے اتار کر ایک دفعہ ویدک دھرم کی آغوش محبت میں بیٹھیں اور وید روپی امرت پان کر کے بقیہ زندگی کاٹنے کر سکیں۔

مجھے تو اب ہر طرف رشی کے اُپدیش کی پورتی نظر آ رہی ہے۔ میں ہمیشہ آنند وادی رہا ہوں۔ پیارے سنگرو رشی کی تعریف میری اس زبان میں اور قلمی دائرے کے اندر بند نہیں ہو سکتی۔ پر اوپکاری دیانند نیخوف دیانند۔ کرانتی کاری دیانند۔ بال برہمچاری دیانند۔ دیا کا سمندر ن ہمدرد دیانند۔ حقیقی ایشور کا اُپاسک دیانند۔ وید پرچارک دیانند۔ گئو رکھشک دیانند۔ غیروں کو اپنا سمجھنے والا دیانند۔ مردم پرستی جیسے بچرا اور خلاف اخلاق مسئلہ کو دور کرنے والا دیانند۔ دیا کی مجسم تصویر دیانند آج ہندوستان میں نہیں رہا۔ لیکن اس کے کارنمایاں سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے اپنا جیون وشو کے لئے قربان کر دیا اور وہ نام پایا جو آج تک شاید ہی کسی عظیم ترین ہستی کے حصہ میں آیا ہو۔ ان کا نام جب تک زمین آسمان سورج چاند اور تارے ہیں۔ تب تک زندہ رہیگا۔ ایک شاعر نے کہا ہے

> خدمت خلق میں جو جان فدا کرتے ہیں
> بعد مرنے کے بھی وہ جیا کرتے ہیں

فی الواقع سوامی جی کی زندگی ایک بے مثال زندگی ہے۔ اور بے مثال زندگی رہے گی۔ آئیے ہم پتت پاون دیانند کے بھاؤں کو اپنے اندر گرہن کریں اور ملکر کہیں پتت پاون دیانند تیری سدا ہی جے۔

نہ سمجھو تم اگر اب بھی تو پھر تم سے خدا سمجھے

> پتا پوپ جی! ابتک اگر سمجھے تو کیا سمجھے
> جو خود محتاج ہے ہر چیز کی خاطر پجاری کا
> بنا کر کرشن لڑکوں کو نچانا رام لیلا میں
> ہر جن کو جو دھکے مارنا ہے دانا بھیانی
> جگانے کیلئے سوامی دیانند آئے تھے تمکو
> وہی پتھر کی مورت ہے وہی گھنٹی وہی تم ہو
> کھپایا لاکھ سر ہم نے نہ تم لیکن ذرا سمجھے
> اُسے تم ایشور سمجھے اُسے پرماتما سمجھے
> اسے مکتی کا اور نروان کا تم راستہ سمجھے
> اسے تم برہمن سمجھے اسے تم دیوتا سمجھے
> مگر ہر بات کو اس کی اپنے نادانو بُرا سمجھے
> "پٹے ہیں پتھر تمہاری عقل پر" سمجھے تو کیا سمجھے
> زمانہ ہے تمہاری عقل پر سب خندہ زن گلشن
> نہ سمجھو تم اگر اب بھی تو پھر تم سے خدا سمجھے

(گلشن) ... چودھری ... [illegible]

دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب کی سرگرمیاں

(۱) مورخہ ۲۹/۶ کو ہشیارپور میں ایک عیسائی پریوار کی شدھی ہوئی۔

(۲) پنڈت رام لعل اپدیشک دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور نے ضلع شیخوپورہ میں ۲۵ مہاشوں کا ویدک دھرم میں پرویش کرایا۔

(۳) پنڈت رام دلو اپدیشک منڈل ہذانے ضلع گورداسپور اور کانگڑہ میں ۴۰۰ ڈوگراؤں کا ویدک دھرم میں پرویش کروایا۔

(۴) پنڈت رام کرشن اپدیشک منڈل ہذانے ۵۳۰ کبیر پنتھیوں کا ویدک دھرم میں پرویش کروایا۔

(راجہ رام منتری منڈل)

کیا یہی سناتن دھرم ہے؟

(از قلم شری مہاشہ رام لال جی آریہ سیوک لال کرتی راولپنڈی)

...ں دنیا کے تمام مذاہب کے لوگ اپنے
...گوں کو گورو نبی پیغمبر خدا کا بیٹا مانتے
...کوئی تو خدا سے بھی بڑھ کر ان کو درجہ
...ہیں۔ وہاں ہمارے سناتن دھرم بھائیو
...اپنے بزرگوں کو پرماتما اور دیوتا کا درجہ
...ہوئے۔ ان کے اتہاسوں اور شکلوں
...بگاڑا ہے کہ ایک کھوڑی سی بدھی والا
...بھی ان کو پڑھ اور دیکھ کر چونک اٹھتا
...کیا ہمارے بزرگ ایسے ہی تھے۔ جن کا
...اتہاس اور شکلیں ہیں۔ میں اپنے سناتن
...دھرمی بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ
...کا اتہاس اور اس قسم کی بگڑی ہوئی شکلیں
...کہ آپ کے دھرم پستک اٹھارہ پوران ظاہر
...ہے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں
...کے رکھ کر یہ فخر کر سکتے ہو کہ ہمارا
...سناتن دھرم سب دھرموں سے اتم ہے ہرگز
...ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب تک ایسے
...اس اور ایسی بگڑی ہوئی شکلوں کو سناتن
...دھرم مانا جا رہا ہے۔ وہ دنیا میں کبھی اپنا
...اونچا کر نہیں سکتا اور نہ ہی زندہ رہ
...سکتا ہے۔

...اٹھک گن۔ ہمارے بھائیوں نے جن
...اوتاروں اور دیوی دیوتاؤں کے

اتہاسوں اور شکلوں کو بگاڑ دیا ہے۔
ان میں سے ایک ہمارے ویر یودھا تپسوی
وید اور شاستر کے گیانا۔ بھگوان رام کے
سچے سیوک بانر جاتی کے ویر جرنیل شری ہنومان
جی ہیں۔ جنہیں منش سے بندر بنا دیا ہے۔
آہ! جس مہابیر ہنومان جی کے شدھ جیون
چرتر سے آج ہم اپنے بچوں کو ویر یودھا
اور کھشتری بنا کر اپنی مردہ جاتی کو پھر سے
زندہ کر سکتے تھے۔ افسوس کہ آج اس
ویر یودھا ہنومان کو ہمارے بھائیوں نے
ہر جگہ مندروں میں بندر کی شکل کا پیش
کرکے اپنے دھرم پر کلنک کا ٹیکا لگا رکھا ہے
جس ہنومان کے جیون کو پڑھ کر ہم نے برہمچاری
یتی ویر یودھا بننا تھا۔ وہاں آج ہمارا
منگلوار کے دن اس کی مورتی کے آگے ٹلی
بھجا مٹھائی چڑھا مرادیں مانگنے کے سوا کوئی

اور کام نہیں رہا۔ اے میرے مہابیر دل
کے نوجوانو! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو
کہ کیا آپ نے اپنے جھنڈوں کے اوپر ویر یودھا
جرنیل کی شکل کو بگاڑ کر دنیا کے آگے پیش کرکے
پاپ نہیں کیا۔

میں بالمیکی رامائن سے یہ ثابت کرتا ہوں۔
کہ ہمارا ویر یودھا ہنومان بندر نہیں۔ بلکہ
کھشتری کل بھوشن بانر جاتی جو کہ بنوں میں رہنے
والی تھی کا سرتاج تھا ——— دیکھو بالمیکی
رامائن لنکا کانڈ صفحہ ۱۳۹۔ سرگ ۱۳۰۔ جس
وقت شری رام چندر جی لنکا کو جیت کر ایودھیا
میں آئے۔ تو بھرت جی سے ہنومان وغیرہ کی
تعریف کرکے بولے کہ یہ لوگ بڑے دھرماتما
اور ہمارے بھگت ہیں۔ ان کو تمام راج محل
کی سیر کراؤ۔ جس سے ہمارے گرہ پوتر ہوں
بھرت جی نے ایسا ہی کیا اور ہنومان جی کو اپنے

نج بھون میں رہنے کی آگیا دی۔
پاٹھک گن۔ اب آپ ہی انصاف کریں۔ کہ
اگر ہنومان بندر ہوتا۔ تو رام چندر جی بھرت
کو ایسا کیوں کہتے اور بھرت جی ایسا کیوں کرتے
اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ منش تھے۔
بالمیکی رامائن۔ کشکندھا کانڈ سرگ ۴۳۔
جب مہارانی سیتا جی کی لنکا سے خبر لانے کا
پرشن درپیش ہوا۔ تو تمام سگریو وغیرہ نے
ہنومان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مہاراج
ان کے سوائے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ جو یہ
کام کر سکے۔ کیونکہ ایک تو یہ وید شاستر کے
مہان پنڈت ہیں۔ جو بات کرینگے وچار کر کرینگے
دوسرے یہ اُن اور لنکا کے گلی کوچوں کو
بھلی پرکار سے جانتے ہیں"۔ ———
میرے سناتنی ویرو! کھینچ تان بات کو چھوڑ
کر ذرا سوچو کہ کیا بندر وید شاستر کا پنڈت
ہو سکتا ہے اور لنکا کے گلی کوچوں کا ایسے
گیان رہ سکتا ہے۔
بالمیکی رامائن سندر کانڈ صفحہ ۴ سرگ
۳۴ ——— ہنومان جی نے لنکا میں پہنچ کر سیتا
جی کے پاس ہاتھ جوڑ کر چرن بندنا کی۔ سیتا جی
انہیں دیکھ کر جھجک گئیں اور تھوڑی دیر
بعد پوچھا تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو

ہنومان نے جواب دیا۔ ماتا! میں جاتی کا با۔ ور شری رام چندر جی کا سیوک ہوں اور آپ کی خبر یہاں لینے کے لئے آیا ہوں۔"

میرے پیارے سناتن دھرمی بھائیو! کیا اب بھی آپ انہیں بندر تصور کرو گے۔ جب خود ہنومان جی اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں کہ میں بانر جاتی کا شری رام چندر جی کا سیوک ہوں۔ کیا بندر کبھی سیوک ہو سکتا ہے؟ اگر آپ کے کتھن انوسار مان لیا جائے کہ ہنومان بندر تھا کہ تو کیا سیتا جی اُن پر یہ سوال کرتیں کہ تم کون ہو۔ یاد رہے کہ کون ہمیشہ منشیوں کے لئے آتا ہے نہ کہ پشوؤں کے لئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شری ہنومان جی منشیہ تھے۔

میری جاتی کے نونہالو۔ میں اور بھی پرمان دے کر یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ ویر ہنومان جی منشیہ تھے۔ لیکن مضمون کے لمبا ہو جانے سے اور پرمان نہ دے کر آپ لوگوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ پرماتما کے لئے اپنے بزرگوں اور مہاپرشوں کے اتہاس اور شکلیں بگاڑ کر دوسروں کے آگے پیش کرنے سے باز آؤ اور ان کا سچا سنمان کرنا سیکھو۔ پرماتما آپ کو سوبدھی دیں کہ آپ اسیتیہ کو چھوڑ کر ستیہ مارگ پر چل کر اپنے بزرگوں کے اتہاس اور شکلوں کو شدھ روپ میں رکھ کر اپنی جاتی کو اونچا کر سکیں۔

(بقیہ صفحہ ۔۔۔۔ ۶)

ہوتے ہیں۔ ہرن جنگل میں تپتی ہوئی سفید ریت کو دور سے جل سمجھتا ہے۔ اسی طرح ہمارا گیان ہے۔ لیکن اس کے جواب میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ سچی ریت میں سچے جل کی ترشنا ہوتی ہے۔ اگر ہم سوچیں تو ہمیں پتہ لگ جاتا ہے کہ اس میں جھوٹ ہے ہی کیا۔ ریت پر پڑ کر سورج کی چمکیلی کرنیں نئی چمک پیدا کر دیتی ہیں۔ جسے جل سمجھ لیتے ہیں۔ اور پیاسے منشیہ دھوکا کھا لیتے ہیں۔ ہرن کا تو کہنا ہی کیا؟ آپ کہتے ہیں چاند دو کیوں نظر آتے ہیں؟ بھائی چاند بھی جھوٹ نہیں اس کے دو پرتی بمب دیکھنا بھی جھوٹ نہیں۔ یہ دیکھنے والے کی آنکھ کا دوش ہے۔ چاند جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اندھا کسی پدارتھ کو نہیں دیکھتا اور اس سے ٹکرا کر گر جاتا ہے۔ تو کیا وہ چیز نہیں؟ ایسا نہیں مانا جا سکتا۔

یہاں تک میں نے ویدانتیوں کی یکتیوں کا کھنڈن کیا۔ انت میں یہ لکھ دینا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو برہم ماننا (اہم برہم) میں برہم ہوں۔ یہ ماننا اپنے آپ کو ناستک بنانا ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس طرح ماننے پر منشیہ پربھو کی ستا (ہستی) سے انکار کرتا ہے اور ساتھ ہی ابھیمان کے گہرے گڑھے میں گر کر نشٹ ہو جاتا ہے۔ سچے ویدانتی نہ سندھیا کرتے ہیں اور نہ کوئی اور کرم۔ اس اپدیش سے بھارت ورش کی جو دردشا ہوتی ہے۔ اسے سب جانتے ہیں

پورانوں کے مہادیو جی خود کہتے ہیں۔

माय वादम सच्छास्त्रं
प्रच्छन्नं बौद्धमेव च:।
मयेव कथितं देवि, कलौ
शंकर रूपिणा ॥

مہادیو جی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی یہ مایا واد ۔۔۔ نوین ویدانت ۔۔۔ جس کا پرچار شنکر نے کیا ہے ۔۔۔ جھوٹا شاستر ہے۔ یہ شاستر تو چھپا ہوا بدھ دھرم ہے جید دیوی نے خود کل یگ میں لوگوں کو اپنے راستہ پر چلانے کے لئے شنکر آچاریہ کا اوتار لے کر اس کا پرچار کیا ہے۔"

اس پرمان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نوین ویدانت نکما اور جھوٹا دھرم ہے۔ یہ دھرم لوگوں کو ناستک بنانے والا ہے۔

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ کا دھارمک کرتویہ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۸)

میں دیری ہم گرو دیو کی شاگردی جلد حاصل کروں۔

نمبر (۱)۔ وویک (تمیز)

DISCRETION.

विवेक सम्पत्ति युक्ता
विवेक तनु धारिण:।
गुरोर्देवस्य।

وویک روپی سمپتی سے یکت ہوا میں وویک سروپ گرو دیو کی جلدی شاگردی حاصل کروں۔

نمبر (۲)۔ اُدارتا (فراخدلی)

MAGNANIMITY

औदार्यातिशयोपेत औदार्य
तनु धारिण:।
गुरोर्देवस्य शिष्यत्वमा
चित्प्राप्नुयामहम्।

بے حد اُدارتا (فراخدلی) سے یکت ہوا۔ میں ادارتا سروپ گورو دیو کی شاگردی جلدی حاصل کروں۔ (باقی آئندہ)

اخبار کی بہار

مارشل لا کے مزید قیدیوں کی رہائی

لاہور ۱۵- جنوری معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے مارشل لا کے مزید پانچ قیدیوں کی رہائی کے جو جزائر انڈیمان میں ایام قید بسر کر رہے ہیں۔ احکام صادر کر دیئے ہیں۔ سب سے پہلا بحری جہاز جو انڈیمان سے آتا ہے اس پر یہ لاہور آ رہے ہیں۔ اگرتن کے پہلے ہفتے لاہور پہنچ جائیں گے۔

بمبئی اسمبلی کے کانگرس پارٹی کے لیڈر کو نا

بمبئی۔ ۱۵ جولائی۔ ہز ایکسیلنسی نے بمبئی اسمبلی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر بی۔ جی کھیر کو بذریعہ تار وزارت کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے پونہ بلا بھیجا ہے۔

مدراس میں کانگرس گورنمنٹ کا قیام

مدراس ۱۴ جولائی۔ آج ڈی چیف منسٹر گورنر کے سامنے اپنا استعفےٰ رکھا اور دس منٹ بعد مسٹر راجگوپال آچاریہ کانگرس لیڈر موٹر میں سوار جس پر قومی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ گورنمنٹ ہوس میں داخل ہوئے اور گورنر سے مشورہ کے بعد کانگرس گورنمنٹ قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اُن کی وزارت میں ۱۰ ممبر ہیں۔ قوم پرست مسلمان مسٹر یعقوب حسن بھی وزیر بنائے گئے ہیں۔

مدراس اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

مدراس ۱۴ جولائی۔ جنرل انتخابات کے بعد پہلی بار آج ۱۱ بجے مدراس اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ کانگرسی ممبر کھدر کے قومی لباس میں ملبوس ہال میں داخل ہوئے حلف وفاداری کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہوا۔

یو۔ پی میں ڈیڈ لاک کا خطرہ

الہ آباد۔ ۱۴ جولائی۔ گورنر نے کانگریسی ذیرو کی کے مشورہ کے بغیر یو۔ پی کونسل کے لئے جو نامزدگیاں کی ہیں۔ ان پر سخت بے اطمینانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کانگرس کے ان نامزدگیوں کے منسوخ کرنے کے مطالبہ کو پورا نہ کیا گیا۔ تو ڈیڈلاک پیدا ہونے کا خطرہ ہے پنڈت گوبند پنت ۱۶ جولائی کو گورنر سے ملاقات کریں گے۔

سی۔ پی میں کانگرس وزارت قائم ہو گئی

ناگپور ۱۴ جولائی۔ آج صبح ۱۱ بجے گورنمنٹ ہوس میں سات کانگرسی وزرا نے جن میں مسلم کانگرسی وزیر مسٹر ڈائی ایم شریف بھی تھے۔ گورنمنٹ ہوس میں حلف وفاداری لیا۔

بہار میں کانگرس وزارت

رانچی ۱۴ جولائی۔ مسٹر سری کرشن نے وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں گورنر سے ملاقات کی۔ کانگرسی وزارت ۲۰ جولائی کو چارج لے لے گی۔

اڑیسہ کی ڈمی وزارت مستعفی

ڈمی وزارت مستعفی ہو چکی ہے۔ مسٹر بشونا تھ کانگرسی لیڈر گورنر کی دعوت پر اُن سے ملنے جا رہے ہیں۔

چین اور جاپان کی جنگ

پیکن ۱۴ جولائی۔ شمالی چین میں جاپانی اور چینی فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جنگ طول پکڑ جائیگی۔

فقیر ایپی قبائل کو بھڑکا رہا ہے

شملہ ۱۴ جولائی۔ فقیر ایپی محسود قبائل آج کل محسود قبائل کے علاقہ کی سرحد پر رہتا ہے۔ ملاں بشیر علی اس کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں قبائل کو شرارت کے لئے بھڑکا رہے ہیں۔ مگر اب ان کی دال نہیں گلتی۔ ان کے ساتھ جو پٹھان ہیں۔ ان کی تعداد تھوڑی ہے۔

سندھ میں بلیک لسٹ اور وائٹ لسٹ ختم

کراچی ۱۰ جولائی۔ اپنی خلوص دلی کے اظہار کے طور پر سندھ گورنمنٹ نے مختلف اخبارات پر سے پابندیاں ہٹا دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام انگریزی اور اردو اخبارات سے بلا لحاظ ان کی پالیسی اور خیالات کے ایک سا سلوک کیا جائیگا۔ تمام اخبارات کو سرکاری اشتہارات ملا کریں گے۔

آریہ جگت

جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو رکھا گیا ہے۔

(۲) آریہ سماج میں ریڈنگ روم کھولا گیا ہے جس میں کئی روزانہ ہفتہ وار اور ماہوار رسالے آتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج گورو کل بھاگ جالندھر)

پندرہ آسامیوں کے پندرہ صد امیدوار

فتحگڑھ ۱۳ جولائی۔ ڈاکخانہ کی ۱۵ آسامیوں کے لئے ڈیڑھ ہزار امیدواروں کی درخواستیں ...

(۱) ہر ایک ویر وار کو کبھی ایک آریہ سبھا سد کے گھر پر پریوار کے ست سنگ ہوتا ہے۔

۳۔ آریہ سماج نے ایک پرچار وبھاگ قائم کیا ہے۔ پرچار کے لئے شری پنڈت مکند رام

جو ریاست جموں و کشمیر کے سکولوں میں رائج کی گئی ہے۔ وہ ہندو طلبا کے دھارمک جذبات کو سخت مجروح کرنے کے علاوہ ان کی مذہبی توہین کرنے والی ہیں۔ گورنمنٹ جموں و کشمیر سے پرزور استدعا ہے کہ مندرجہ بالا کتب کو جلد از جلد سکولوں کے کورس سے خارج کر کے ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو رفع کیا جائے۔

(ڈاکٹر شورام گپتا سیکرٹری آریہ سماج (سری رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں)

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کا انتخاب

جالندھر چھاؤنی ۱۲ جولائی۔ آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کا چناؤ حسب ذیل ہوا۔

پردھان:۔ ڈاکٹر رام ناتھ صاحب

اُپ پردھان:۔ لالہ سنت رام وکیل بی اے ایل ایل بی

منتری:۔ حکیم جوالا داس جی۔

اُپ منتری:۔ پنڈت نانک چند جی۔

خزانچی۔ لالہ بسنت رام جی خزانچی امپیریل بنک جالندھر شہر۔

اُپ خزانچی۔ پنڈت بنسی لال۔

مینیجر۔ پتری پاٹھ شالہ پنڈت پریم چند ہیڈ ماسٹر وکٹر ہائی سکول۔

آڈیٹر۔ پنڈت داتا رام جی۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج حافظ آباد کے سماچار

آریہ سماج میں روزانہ صبح ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں پنڈت مکند رام بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کتھا کرتے ہیں۔ حاضری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

کنیا کی ضرورت

ایک کنوارے برہمن نوجوان کے لئے کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کہ ہندی خواندہ ہو اور امور خانہ داری سے اچھی طرح واقفیت رکھتی ہو۔ لڑکا بطور ٹیچر کام کرتا ہے۔ اس کی ماہوار آمدنی 50/ ہے۔ خیالات سماجی ہیں۔

P۔ معرفت آریہ ویر۔ لاہور

گورو کل کمیٹی جہلم کا چناؤ

مینیجنگ کمیٹی گوروکل کا چناؤ ۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل ہوا۔

پریذیڈنٹ:۔ لالہ لال چند جی ٹمبر مرچنٹ

وائس ،، :۔ بھائی شو نرائن جی ایڈووکیٹ

و لالہ دیوان چند جی ٹھیکہ دار۔

سیکرٹری:۔ لالہ اکم چند جی ٹھیکہ دار۔

جائنٹ ،، :۔ پنڈت چونی لال جی۔

آڈیٹر:۔ پنڈت کشوری لال جی۔

اسسٹنٹ آڈیٹر:۔ چوہدری دلیراج جی۔

آچاریہ۔ پنڈت رام دیو جی۔

(کا نشی رام بہل سیکرٹری)

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

(۱) آج بروز اتوار ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء کو لالہ بنارسی داس جی آریہ سبھاسد کی پتری کا نام کرن سنسکار پنڈت ہردے ناتھ شرما جی نے کرایا۔ منتری نے سنسکاروں کی ضرورت پر ویاکھیان دیا اور سنسکار کی ویاکھیا کی۔ جس کا حاضرین پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ بالکہ کا نام ساوتری دیوی رکھا گیا۔ حاضرین کا حلوے سے ستکار کیا گیا۔

(۲) بابا حکم چند جی جین نے "ILLUSTRATED WEEKLY" اور چودھری پرتاپ سنگھ جی نے "ماڈرن ریویو" آریہ ریڈنگ روم کے لئے جاری کرا دئے ہیں۔ سماج ہر دو صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ تتھا آشا کرتی ہے کہ بھوشیہ میں بھی اگت مہاشے بھی سماج کی اسی طرح سہایتا کرتے رہیں گے۔

(۳) آریہ ویر دل سنگرور نے لوگوں میں شاریرک اُنتی پیدا کرنے کے لئے ایک آریہ دیر والی بال کلب قائم کیا ہے اور لوگ اچھی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ آشا کی جاتی ہے کہ جلد ہی اکھاڑہ و دیگر شاریرک ویایام کا پربندھ بھی کیا جاویگا۔ یہ تمام کوشش مہاشہ اوم پرکاش جی آپ دلیتی کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دھنیہ واد کے مستحق ہیں۔

(زرنجن داس منتری آریہ سماج سنگرور ریاست جیند)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا پروٹسٹ

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں نے ۲۰ ہاڑ سمت ۱۹۹۴ کے اجلاس حسب ذیل پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

آج مورخہ ۲۰ / ۳ / ۹۴ کو آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا یہ اجلاس عام قرار دیتا ہے کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی سے منظور شدہ ہسٹری مصنفہ محمد شفیع و دیگر پمفلٹ مطبوعہ انجمن حمایت اسلام

آریہ سماج پٹیالہ کا چناؤ

آریہ سماج پٹیالہ کا چناؤ حسب ذیل ہوا ہے۔
پردہان۔ لالہ دوارکا داس جی ٹھیکہ دار۔
اُپ پردہان۔ لالہ حکم چند و لالہ چرنداس صاحب ایڈووکیٹ
منتری۔ روشن لال گپتا بی۔ اے
اُپ منتری۔ ڈاکٹر گنڈا رام و لالہ منسر سین جی
خزانچی۔ پنڈت پربھدیال جی ٹھیکہ دار۔
پستکادھیکش۔ پنڈت جگن ناتھ جی ویدیہ
(روشن لال گپتا بی۔ اے منتری)

راجن پور میں وِواہ

مورخہ ۵ ⁄ ۳۷ کو بوقت تین بجے دوپہر آریہ سماج مندر راجن پور میں شریمتی سوہاری بائی بیوہ کا پُنر وواہ شری مہاشے لکو رام جی لوٹیچہ سے ہوا۔ وواہ کے وقت حاضری سو کے قریب تھی۔ حاضرین کا منہ میٹھا کیا گیا اور آریہ سماج کو مبلغ ۲۴ روپے دان پراپت ہوا۔
(موہن لال سرنا اُپ منتری آریہ سماج راجن پور)

احمد پور ضلع جھنگ میں تین بیوہ وواہ

پاٹھک گن۔ یہ پڑھ کر پرسن ہوں گے کہ اب دیہات میں بھی ویدک سنسکاروں کا پرچار ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے قصبہ احمد پور میں ۱۸ اساڑھ کو تین وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ دو وواہ سنسکار میں نے کرائے اور ایک پنڈت سوم ناتھ ٹیچر نے تفصیل حسب ذیل ہے۔ لالہ ایشر داس ساکن میرے والا کا لالہ کنہیا لال کا لڑکا مرحوم کی بیوہ سے دوسرا مہاشہ سیتا رام پسر گور بخش رام مکڑ کا جھانگی رام سچدیو کی بیوہ سے۔ تیسرا ڈاکٹر کنہیا لال بتیجہ کے سپتر لالہ سوم ناتھ کا چودہری ٹھاکر داس چکھ کی بیوہ سے ہوا۔ واضح ہو کہ کچھ دن پہلے لالہ سیتا رام چاننہ کے سپتر کا منڈن سنسکار بھی میں نے ویدک ریتی سے کرایا تھا۔
(کانشی رام شاستری پروہت آریہ سماج احمد پور سیال)

چک نمبر ۲۵۷ میں ویدک دھرم پرچار

(۱) مورخہ ۳۰ جون بوقت بعد دوپہر چک نمبر ۲۵۷ جہانگیر وسا وا سنگھ رکھ برانچ ضلع لائل پور میں ویدک دھرم پرچار کے لئے ایک جلسہ کیا گیا اس جلسہ کے آرنبھ میں مہاشہ کھا بیوں نے ایشور استتی کے ایک منوہر بھجن کا گان کیا۔ بعد ازاں شری ملک گنیش دت جی جگیاسو ادھیاپک گورو کل جہلم نے ایک وید منتر کی ویاکھیا بڑے سرل شبدوں میں کی۔ ان کے بعد شری پنڈت ہری شرن جی اپادھیائے گورو کل اندر پرست نے منوہر ویاکھیان دیا ہر دو مہانو بھاووں کے بھاشنوں کا اُپستھت جنتا پر غیر معمولی پربھاؤ پڑا۔ ہم دیو پربھو گورو کل جیسی پوتر سنستھاؤں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ جن کے پتوتر وایو منڈل میں پوسٹ ہوا پرتیک ودوان و بھکت ہرشی کے مشن کی پورتی میں پورنیتا سپھل ہو۔ سماپتی پر بھجن ہوئے۔ شری ملک صاحب ملک صاحب دیال جی آریہ نمبردار صاحب ہاردک دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ جن کی شبھ پریرنا سے اکت مہانو بھاؤ یہاں پدھارے
(چوہدری ڈھونڈا رام)

آریہ سماج کھڈیاں میں نو مسلم کی شدھی

مورخہ ۳۰ جون کو آریہ سماج کھڈیاں میں ایک نو مسلم دین محمد کو شدہ کیا گیا۔ شدھی کے وقت کافی پبلک جس میں ہندو سکھ آریہ

امرتسر میں دو عیسائی خاندانوں کی شدھی

امرتسر ۱ جولائی۔ ہندو سالویشن مشن امرتسر کی طرف سے پچھلے دنوں موضع آدان ضلع امرتسر میں عیسائیوں کے دو خاندانوں کی شدھی کی گئی۔ شدھی کی رسم گاؤں میں عیسائیوں کی سالویشن آرمی کے گرجہ کے سامنے ادا کی گئی۔
(رشو راج کپور جنرل سیکرٹری۔
ہندو سالویشن مشن امرتسر)

سماجی سناتنی شامل تھے موجود تھی۔
(حکیم بھگوان داس)

آریہ سماج جڑانوالہ کا چناؤ

پردہان۔ لالہ بہادر چند جی آڑہتی۔
اُپ پردہان۔ لالہ ملکھ راج جی۔
منتری۔ بابو شونا تھ جی آڑہتی۔
اُپ منتری۔ مہاشہ حکومت رائے جی۔
لائبریرین۔ مہاشہ رام کرشن جی۔
خزانچی:۔ مہاشہ دیس راج جی۔

رعایت — رعایت

اپوروا اوسر

سوگیہ پنڈت چموپتی کی پنیہ سمرتی ہیں

۱۰- اگست تک ان کی رچت پسنکوں پر ۲۵ فیصدی کمیشن ملے گا

(۱) **یوگیشور کرشن** ہندی میں اپنے ڈھنگ کا یہ پہلا چرتر گرنتھ ہے اس کو پڑھکر کرشن کے جیون کا چتر ہمارے سامنے آجاتا ہے اس سے من کو وشیش پریرنا انوبھو ہوتی ہے۔ کرشن کے دھیرودیر، گمبھیر پراکرم شالی نیتی نپن کے روپ میں ہی اس پستک میں درشن نہیں ہوتے بلکہ اس سمیہ کے بھارت کے اتہاس کا بھی بہت گیان ہوتا ہے۔ مہابھارت کا بین راج نیتک پرستھتی کا اتنا سندر نوشن اس گرنتھ میں کیا گیا ہے کہ پستک کو راج نیتک اتہاس کی کوٹی میں ستھان دیا جا سکتا ہے۔ کرشن جی کے جیون پر اب تک ہی سروتم گرنتھ لکھا گیا ہے پستک کی چھپائی اور کاغذ بہت بڑھیا ہے۔ مولیہ دو روپے ۸ آنہ (عہ) کیول +

(۲) **سوم سروور** یہ گرنتھ رتن سام وید کے پوان پرب کا سولت بھاشیہ ہے اس پستک کا پاٹھ پاٹھک کے ہردیہ میں کبھی ادبھت ترنگ کبھی ویر ترنگ اور کبھی شانت ترنگ پرواہت کرکے ہردیہ کو پلاوت کر دیتا ہے۔ ان تین ترنگوں سے اٹھکیلیاں کرتا ہوا بھگت اپنے پربرہم اپاسیہ دیو کے آنند میں دھیان مگن ہو جاتا ہے سام وید کے بھگتوں کیلئے بھگتی کا امرت ہے پاٹھک بھگتی رس کے اس جھرنے میں سنان کریں تشنی چینتا سے دھین کریں منن کریں۔ مولیہ مجلد ایک روپیہ ۸ آنہ (عہ) مات

سوامی جی کا پتر و یوہار اس پستک میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کے پتروں کا اُتم سنگرہ ہے۔ اسکے پڑھنے سے سوامی جی کے جیون تتھا کاریہ کے وشیہ میں نئی نئی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ مولیہ ۱۲ آنے (بارہ آنے) مات

آریہ سماج کے ہر ایک پستکالیہ میں ان پستکوں کا ہونا ضروری ہے

ملنے کا پتہ:- **منیجر- گورکل پستک بھنڈار گورکل کانگڑی** (ضلع سہارنپور)

تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ کا اصلی نسخہ

جب سے تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ مارکیٹ میں آیا ہے لوگ اس کا نسخہ معلوم کرنے کے لئے بیتاب نظر آتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے من گھڑنت نسخے تجویز کر کے نقلی شربت بنا لئے ہیں اور پبلک کو دھوکہ دے کر لوٹ رہے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ کا اصلی نسخہ سوائے ہمارے کسی دوسرے شخص کو معلوم نہیں۔ جس قدر شربت لوگوں نے ہماری نقل کرکے تیار کئے ہیں۔ وہ سب ناقص ہیں۔ اس لئے آپ یاد رکھیں کہ سوائے تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ کے دوسرا کوئی نقلی شربت نہ خریدیں۔ جب کبھی بھی آپ شربت فولاد خریدنا چاہیں۔ تو بکس پر تلوار اور نمبر ۱۰۰ ضرور دیکھ لیا کریں۔

تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰

نہایت خوش ذائقہ۔ فرحت بخش ہے۔ نقصان دور کرتا ہے۔ شدھ خون پیدا کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔ کھانا ہضم کرنے کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ طاقت و توانائی دیتا ہے۔ گئی ہوئی جوانی واپس لاتا ہے۔ ہر ایک شہر میں مل سکتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں۔

مینو فیکچرز

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چند گپت اوشدھالیہ لوہانہ (ریلوے) ایس پی

آپ کے قابل قدر تحفے

شرومنی دھوپ رجسٹرڈ:- میٹھی اور بھینی بھینی خوشبو اور مکمل جل جانے کے باعث اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ قیمت فی بکس ۲ر فی سیر عـہ (دو روپے)

شہنشاہ دھوپ رجسٹرڈ:- گنوں میں پورا اور قیمت میں سستا اعلیٰ خوشبو اور پورا جل جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ایک آنہ فی سیر ایک روپیہ۔

شرومنی دربار دھوپ رجسٹرڈ:- راجوں، مہاراجوں، رئیسوں کے محلوں مندروں درباروں میں جلانے کے بالکل موزوں ہے۔ زیادہ تعریف خود اپنی زبان سے کیجئے گا۔ فی بکس ایک روپیہ فی سیر ۱۶ روپیہ۔

سمراٹ دھوپ:- نہایت خوشبودار اور مکمل جل جاتا ہے۔ بازاری دھوپوں سے درجہا بہتر ہے۔ قیمت فی بکس تین پیسے۔ فی درجن ۹ آنے

رنگوانوگول خوشبو کی بتیوں والی ہون سامگری:- درجہ خاص (عہ) فی سیر سوا روپیہ درجہ خاص (عہ) فی سیر بارہ آنہ۔ درجہ اول فی سیر دس آنے درجہ دوم فی سیر ...

شرومنی امرت:- اندرونی و بیرونی بیماریوں اور خصوصاً آناً فاناً ہو جانے والی بیماریوں کیلئے فوراً اپنا چمتکار دکھانے والی دوا ہے الگ الگ انوپان اور طریقہ استعمال کا پرچہ ہمراہ بھیجا جاتا ہے۔ فی شیشی آٹھ آنہ نمونے کی شیشی ۲ آنہ

شرومنی کرن امرت:- کان کا درد۔ کان کا بہنا۔ کان کی پھنسی وغیرہ کان کے سب روگوں کے لئے جادو کا اثر رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۴ر نمونہ ایک آنہ **شرومنی دنت منجن**:- دانت کے درد، گوشت خورہ۔ دانتوں سے پیپ یا خون کا آنا بغل گند وغیرہ دانتوں کی کل بیماریوں کا حکمی علاج ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں اور موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۴ر نمونہ ۳ ماشہ ایک آنہ۔ اپنے شہر کے دکانداروں سے طلب کریں۔ بیچنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ المشتہر

چونی لعل کھنہ مالک شرومنی سگندھی شالہ موہن لال روڈ لاہور

THE ARYA VIR LAHORE

تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

ہفتہ وار اخبار

آریہ ویر لاہور کا کرشن نمبر

قیمت فی پرچہ ۱ر

چندہ
سالانہ ... ششماہی ...
غیر ممالک سے ...

ایڈیٹر
مہر چند شرما

جلد ۱۳ | ۲۸/۱۷ اگست سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲/۱۲ بھادوں سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ | نمبر ۳



"گوپال کرشن"

ویدک دہرم اور سکھشا سمبندھی اَمولیہ پُستکیں

بچوّں کے لئے پاٹھیہ پُستکیں (آریہ بھاشا میں)

(۱) ہندی چندر کا باتصویر حصہ اوّل از پنڈت گیان چند قیمت ۔/ مکمل ۱۰/

(۲) آریہ بھاشا پریم پاٹھاولی از پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار و پروفیسر رام سروپ کوشل ایم۔اے قیمت حصہ اوّل ۶/ حصہ دوم ۷/ حصہ سوم ۷/ حصہ چہارم ۸/۔ دُوسری تیسری چوتھی اور پانچویں جماعتوں کے لئے ؎

(۳) چِٹھی پتری (از پروفیسر رام سروپ کوشل ایم۔اے) چھوٹے بچوں کو چِٹھی پتری لکھانے کے لئے قیمت چار آنے (۴/)

(۴) کنیا پتر دیو ہار (از پروفیسر رام سروپ جی کوشل ایم۔اے) خاص طور پر لڑکیوں کو چِٹھی لکھنا سکھانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ قیمت ۶/

(۵) سرل ہندی پرستاؤ (از پنڈت سوم دت شاستری بی۔اے) قیمت ۸/

(۶) دیر دیویاں (از پنڈت جے دیو جی ودیالنکار) قیمت ۶/ ؎

اُردو جاننے والے بچّوں کے لئے

ہندی میں تو کئی ایسی کتابیں دہرم شکھشا پر ملتی ہیں۔ جو بچّوں کے ہاتھوں میں دی جا سکتی ہیں مگر اُردو میں ایسی کتابیں بہت کم لکھی گئی ہیں۔ اور اگر کچھ ہیں بھی تو وُہ بڑی عمر کے استریوں پُرشوں کے پڑھنے یوگیہ ہیں۔ یہ بالکوں کی دہرم شکھشا کا سلسلہ خاص طور پر بچّوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ تاکہ چھوٹے بچّے جو معمولی اُردو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دھرم کی باتوں کو جان سکیں۔ یہ سلسلہ آریہ سکولوں میں بچّوں کی پڑھائی کے لئے از بس مفید ہے۔ لکھائی چھپائی اور تصاویر نہایت عمدہ ہیں۔ اگر آپ بچّوں کو ویدک دھرم شکشا دینا چاہتے ہیں۔ تو یہ پُستکیں ضرور اپنے بچّوں کے ہاتھ میں دیدیں۔ سرورق پر مہرشی دیانند سرسوتی کی سہ رنگی تصویر ہے۔ کتاب کے اندر بھی تصاویر دی گئی ہیں۔ قیمت حصہ اوّل ۳/ حصہ دوم ۵/ ؎

آریہ دہرم کتھا مالا (باتصویر)

(آریہ بھاشا میں)

پنجاب آریہ شکشا سمتی نے آریہ بالکاؤں کے لئے آریہ دھرم کتھا مالا کا سلسلہ لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ تاکہ ماتا پتا اپنے بچّوں کو شروع سے دھرم کی شکشا دینا آرمبھ کر دیں۔ اور جو بچّے آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں میں نہیں بھیجے جاتے۔ ان کو بھی ان پُستکوں کی سہاتا سے سوشکشت کر سکیں۔ آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے لئے یہ سلسلہ آریہ شکشا سمتی کی طرف سے پڑھائی کے لئے مقرر ہے۔ ایسی اپیوگی پُستکیں سب آریہ بچّوں کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں آٹھ پُستکیں ہیں۔ پہلا حصہ ۲/۔ دوسرا حصہ ۳/۔ تیسرا حصہ ۴/۔ چوتھا حصہ ۶/۔ پانچواں حصہ ۶/۔ چھٹا حصہ ۸/۔ ساتواں حصہ ۸/۔ آٹھواں حصہ یعنی آریہ سدھانت ۱۰/ ؎

بھگتی درشن یعنی

آریوں کا نتیہ کرم گُٹکا (آریہ بھاشا میں)

(لیکھک:۔ شریمان سوامی درشنانند جی کے سہودر پنڈت منیشور شرما جی) یہ نتیہ کرم گٹکا آریہ ماتر کے لئے اتینت اُپیوگی ہے۔ اِس میں نمن لکھی وشیشتائیں رکھی گئی ہیں ؎

(۱) مہرشی دیانند کرت پنچ مہایگیہ ودھی:۔ ستیارتھ پرکاش اور رگویدادی بھومکا سے نتیہ کرم اور دنیک سوادھیائے کے لئے سموچت پاٹھ لیا گیا ہے۔ سنسکار ودھی آریہ بھوسے

(۲) پانچوں مہایگیوں کے منتر سوَر سہت لکھے گئے ہیں ؎

(۳) پرایہ منتروں کے پُورے پُورے پرمان چھند رشی دیوتا سور اور دنیوگ بھی ہیں ؎

(۴) کئی منتروں کا رو چک پدیوں میں الواد اور ویاکھیان بھی کیا گیا ہے ؎

(۵) دنیک پاٹھ کے لئے ویدانکول ستوتر تتھا آریہ بھاشا کے بھجن دیئے گئے ہیں ؎

(۶) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم:۔ آریہ سماج کے وستار۔ آریہ رتن مالا۔ آریہ سماج کا ... آریوں کے سنسکار نتیت پاون پدہتی۔ سوامی دیانند کا جیون چرتر۔ آریہ سماج کا آریہ سماج کا اتہاس۔ آریوں کے پروآدی بیسیوں اُپیوگی چیزیں دے کر ان اُمتا سے روشنی ڈالی گئی ہے ؎

(۷) سوامی ورجانند۔ رشی دیانند۔ سوامی شردھانند۔ پنڈت لیکھرام جی گورودت جی آدی کے چتر بھی دیئے گئے ہیں ؎

سارانش یہ ہے۔ کہ یہ پُستک آریہ نرناری بال بردھ سب کے لئے بڑی اُپیوگی نتیہ کرم گٹکا اور سوادھیائے دونوں کا کام دے سکتی ہے۔ آریہ سکولوں اور پتری ... میں اس کا پرچار ہونا چاہیئے۔ چھپائی رنگدار خوبصورت کاغذ چکنا موٹا۔ جلد کپڑے کی خوبصورت سنہری حجم ۵۰۰ صفحہ قیمت فی جلد ۱۰/ ہے ؎

نو اُپنشد سار (آریہ بھاشا میں)

اس پُستک میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ نو اُپنشد ایش کین کٹھ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ تیترِیہ شوتر اُپنشدوں کا نچوڑ اتی سرل آریہ بھاشا میں دیا گیا ہے۔ جس سے کہ جن سادھارن سے لابھ اُٹھا سکیں۔ اس پُستک کے سنگرہ کرتا و لیکھک آریہ سماج کے پرسدھ ... شری لالہ رام لال جی بی۔اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ ہیں۔ آریہ پُرشوں اور ... سوادھیائے کے لئے یہ ایک ادبھت رتن ہے۔ اسکی قیمت ۸/ سے کم کہکے لاگت کے لگ ... کر دی گئی ہے۔ سب آریہ نرناری اس پُستک کو پڑھ کر اس سے اوشیہ لابھ اُٹھائیں اور آتمک آنند ...

اس کے علاوہ ویدک دہرم سمبندھی سب پرکار کی پُستکیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں!

ملنے کا پتہ:۔ **پنجاب پُستک بھنڈار موہن لعل روڈ۔ لاہور**

ویدک دہرم کی مہانتا بتلانیوالی نہایت اپیوگی پستکیں

ستیہ اپدیش مالا

سوامی ستیانندجی آریہ سماج کے اِن گنے چُنے بھوشنوں میں سے ایک ہیں۔ جن کے اُپدیش اور اعلیٰ شخصیت کی بدولت آریہ سماج کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے۔ جس طرح اُن کے کپڑے گیروے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح اُن کی آتما بھگتی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ اُن کی زبان میں وہ تاثیر اور مٹھاس ہے۔ کہ ہزاروں مرد عورتیں ان کے اُپدیشوں کو سنکر ایک بار تو ضرور ہی مست ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماج میں اُن کے ویاکھیان کا نام امرت ورشا رکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ کتاب انہی کے امرت رُوپی ویاکھیانوں کا مجموعہ ہے۔ جو دُکھی دلوں کو شانت کرنے کیلئے بے شک امرت کا کام کرتی ہے۔ قیمت اُردو ۱۲؍ ہندی ۱؍ چوتھی بار چھپی ہے ٭

ویدانت درشن اُردو

ویدانت کا سمجھنا آسان کام نہیں تھا مگر آریہ سماج کے مشہور و معروف ودوان سوامی درشنانندجی نے اپنی قابلیت سے اتنا سرل کر دیا ہے کہ ہر خاص و عام اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ پستک بڑھیا کاغذ پر لکھائی چھپائی سُندر۔ صفحات ۳۸۴ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴)

یوگ درشن (اُردو)

پاتنجلی رشی کی بہتری تصنیف کا اُردو ترجمہ مترجم شریمان پنڈت جگدیش چندر جی ودیا واچسپتی۔ یوگ کیا ہے۔ دل کو کیسے یکسو کیا جاتا ہے۔ سمادہی دھیان پرانایام وغیرہ مضامین پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایسا کوئی یوگ درشن کا مکمل ترجمہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴)

مرتیو اور پرلوک

میں موت کے معمّہ کو حل کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے بتلایا ہے کہ موت کیا ہے؟ مرنے کے بعد کیا حالت ہوتی ہے؟ موت سے کیوں دُکھ ہوتا ہے۔ بھوت پریت۔ نرک۔ مرت لوک۔ یم لوک کہاں ہیں؟

کرموں کا پھل کس طرح ملتا ہے۔ کیا رُوحیں ملائی جا سکتی ہیں۔ اور ان کے فوٹو لئے جا سکتے ہیں۔ مکتی کیا ہے؟ وہ کس طرح ملتی ہے۔ کیا دائمی ہے؟ ان سب سوالات کا جواب نہایت قابلیت اور وضاحت سے اس کتاب میں دیا گیا ہے۔ آپ اس کتاب کو خود پڑھیں۔ اور گھر میں ضرور سنائیں۔ قیمت ہندی ۸؍ سنہری جلد سوا روپیہ اُردو چودہ آنے (۱۴؍)

جواہر جاوید

مصنفہ سوگیہ پنڈت چمپوپتی جی ایم۔ اے

از ستیہ رُوح مادہ پر مرزا غلام احمد قادیانی۔ پادری غلام مسیح اور مولانا محمد علی نے جو اعتراضات کئے تھے ان کا مکمل جواب ہے۔ ۱۰؍

دیانند چتراولی معہ مکمل جیون چرتر

آریہ سماج کے پرورتک زمانہ حال کے سب سے بڑے ریفارمر مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سبق آموز زندگی کے مکمل حالات و رنگ برنگی بلاک کی خوشنما تصاویر جن کو سلسلہ وار دیکھنے سے مہرشی جی کا سارا جیون چرتر آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ مہرشی کی زندگی کے متعلق تصاویر کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو کسی دُوسری کتاب میں نہیں مل سکیگا۔ ہر ایک گھر میں اسکی ایک کاپی موجود رہنی چاہیئے۔ اس قدر بڑھیا خوبصورت رائل سائز لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ بڑھیا۔ قیمت اردو ایک روپیہ ہندی ایک روپیہ ۴؍ آنے

خوشخبری

مہابھارت آریہ بھاشیہ (ہندی)

بھاشیہ کار سوَرگیہ پنڈت آریہ منی

پنڈت آریہ منی جی آریہ سماج کے پرسدھ ودوان ہو گزرے ہیں۔ اُنھوں نے مکمل مہابھارت کا آریہ بھاشیہ کیا تھا۔ یہ بھاشیہ آج کل نہیں ملتا تھا۔ ہمیں اب کہیں سے کیول تھوڑی سی کاپیاں ملی ہیں۔ اس بھاشیہ کی تعریف سب بڑے بڑے ودوانوں نے کی ہے۔ اس پستک میں اُوپر سنسکرت کے شلوک دیکر نیچے اُن کا ارتھ بڑی ہی سرل بھاشا میں کیا ہے۔ اِس بھاشیہ کو بالکل تھوڑے گیان والے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اب تک جو بھائی اِس بھاشیہ کے لئے ترس رہے تھے۔ اُنہیں جلدی کرنی چاہیئے۔ ورنہ پھر ہاتھ مل کر رہ جانا پڑے گا۔ پستک دو بھاگوں میں ہے۔ کپڑے کی مضبوط جلد۔ صفحہ ۲۰۰۰ سے اُوپر۔ ہر ایک سماج۔ لائبریری۔ تتھا آریہ بھائی کے پاس ہونا ضروری ہے پستک موٹے ٹائپ میں اچھے کاغذ پر بہت سُندر چھپی ہے۔ قیمت صرف آٹھ روپیہ ٭

آنند سنگرہ

برہمچاری آدرش سنیاسی شری سوامی سرودانند کے اُپدیشوں اور لیکھوں کا مجموعہ سوادھیائے کے لئے نہایت اعلیٰ کتاب ہے جنہوں نے سوامی جی کے اُپدیش سُنے ہیں وہ اس کتاب کی قدر کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ اس پستک کو اگر بھگتی مارگ کیلئے دیپک کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اُس میں اُپنشدوں اور شاستروں کی ایک عام فہم اور سرل ویاکھیا کی ہے۔ آریہ پرشوں کے لئے اور آنیہ متاولمبیوں کو بطور ایک دھارمک تحفہ پیش کرنے کیلئے بہت مُفید چیز ہے۔ ایک ایک پاٹھ کو پڑھنے سے بہت آنند پراپت ہوتا ہے۔ قیمت اُردو ۳؍ ہندی ۱؍ ٭

رگوید بھاشیہ بھومکا (اُردو)

وید کیا ہے۔ اور اُس میں کیا لکھا ہے۔ یہ باتیں جاننا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ اگر یہ باتیں جاننا چاہتے ہیں۔ تو پہلے رشی دیانند کرت اس کتاب کو پڑھیں۔ قیمت ایک روپیہ (۱؍)

آتم چکتسا

مصنفہ مہاشہ شہزادہ رام جی حال سوامی آتمانندجی اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ منشیہ اپنے جیون کو کیسے سپھل کر سکتا ہے شاستروں اور اُپنشدوں کے گوڑھ رہسیہ کو سرل اُردو میں جامہ پہنایا گیا ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)

دیویگیہ (ہندی)

مصنفہ شری پنڈت چمپوپتی جی ایم۔ اے

یہ کتاب بڑی گہری تحقیقات کے بعد لکھی ہے۔ اس میں ہون اور اسکی آچمن آدی ودھیوں کا دلائل دوارا منڈن کیا گیا ہے۔ جو ہون کا مخول اُڑاتے ہیں۔ یہ اُن کیلئے ایک تازیانہ عبرت ہے۔ ایکبار ضرور مطالعہ کریں قیمت ۶؍

وراہ پوران کی آلوچنا (ہندی)

اس پستک میں پورانکوں کے وراہ پوران کی آلوچنا کی گئی ہے۔ پورانوں سے واقفیت حاصل کرنے والے ہر ایک بھائی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس چھوٹی سی کتاب کے پڑھنے سے وراہ پوران کا فوٹو سامنے آ جاتا ہے۔ قیمت ۸؍

لنگ پوران آلوچنا (ہندی)

اس پستک میں لنگ پوران کی آلوچنا کی گئی ہے پورانکوں میں لنگ پوران کا ستھان۔ لنگ پوران کی النکارک ویاکھیا۔ لنگ پوران کی رچنا میں درشن آدی وشیوں پر روشنی ڈالی۔ اور سمالوچنا کی گئی ہے ٭ قیمت سات آنہ (۷؍)

المشتہر: منیجر راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ انارکلی۔ لاہور

مہرشی دیانند کے اننیہ بھگتوں کی لکھی ہوئی اور انوواد کی ہوئی کچھ پستکیں!

شری سوامی درشنانند جی کرت

ویشیشک درشن معہ اُردو ترجمہ
سانکھیہ " " "
ویدانت " " "
اُپنشد پرکاش " "
" ہندی موٹا ٹائپ
سانکھیہ درشن " " "
سوامی شنکر آچاریہ کے پرم گورو گوڑپاد آچاریہ کی پانچوں کارکائیں معہ اُردو ترجمہ اور ریویو یہ ویدانت فلاسفی پر زبردست پستک ہے۔
درشنانند گرنتھ سنگرہ دونو جلدیں اُردو
" " ہندی خورد
سنلیہ برتی مہانند دھرم کا پہلا لکھشن اُردو
کشماچندر اُدے دھرم کا دوسرا "
تتو درشی کی کتھا اُردو ۸ر۔ ہندی حصہ اول
دیتر برہمچاری ہندی ۲ر۔ گورونشکشا ہندی
اودیا کے چار انگ ہندی ۳ر؛ اُردو
نوین و پراچین شکھشا پرنالی ہندی
دھرم ویر اُردو ۸ر؛ ایشور پراپتی اُردو
مکتی اور پُنر آورتی اُردو ار؛ اکسیر اعظم "
سوراجیہ اور شانتی اُردو ۸ر؛ شاستر ارتھ
اجمیر اُردو ۱ر؛ مباحثہ آگرہ اُردو
قرآن کی چھان بین اُردو ۳ر؛ جواب تناسخ
اُردو ۴ر؛ تکذیب رسالہ حق پرکاش

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کرت

کلیات آریہ مسافر اُردو
تاریخ دُنیا اُردو ۵ر؛ نوید بیوگان اُردو
رد خلعت اسلام اُردو ار؛ تکذیب
براہین احمدیہ حصہ ر؛ نسخہ خبط احمدیہ
مُردہ ضرور جلانا چاہئے ار؛ آریہ ہندو
نمستے کی تحقیقات اُردو ۱ر؛ ہندی
ابطال بشارت احمدیہ اُردو
استری شکھشا ہندی ۶ر؛ اُردو پورانی
مسئلہ نیوگ ار؛ سچے دھرم کی شہادت
راہ نجات ۱ر؛ نجات کی اصلی تعریف
جیون چرتر آریہ مسافر از آشفتہ امرتسری
اُردو ۳ر؛ پتت اُدھارن اُردو
آئینہ شفاعت اسلام

مہاتما ہنسراج جی کرت

مانو دھرم سار ہندی ارتھ سہت

سندھیا پرویاکھیان ہندی ۴ر۔ اُردو
ویدک دھرم پرچار کے سادھن ہندی
رشی درشن حصہ اول ہندی ۱۲ر؛ دوم
جلد سوم عہ ر تصویر مہاتما ہنسراج
مہاتما ہنسراج جی کا جیون از لالہ میلارام
برق اُردو ۲ر؛ ہندی از کے۔ سی بھلہ

مہاشہ شہزادہ رام حال سوامی سدانند کرت

ایشور پوجا اُردو ۸ر؛ ایشور ملاپ اُردو
یوگی " ۸ر؛ جگیاسو "
برہم وچار " ۵ر؛ وچار درشن "
مکتی کا ستیہ گیان اُردو ۷ر؛ دھرم سادھن "
سورگ کی سیڑھی اُردو ۷ر؛ ویدک پرارتھنا "
گرہستھ سدھار " ۶ر؛ آریہ جیون "
گرہ شکشک ہندی ۱۲ر؛ ششو سدھار ہندی
پُتری " " ۸ر؛ پُتری سندیش "
ویدک پرارتھنا " ۱ر؛ ویدک پرارتھنا ہندی

مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھائیوں کو بچانے کے لئے کچھ ٹریکٹ وغیرہ

عقائد اسلام پر عقلی نظر اُردو
قرآن کی چھان بین اُردو ۳ر؛ ہندی
مباحثہ آگرہ اُردو ۲ر؛ شرک و بدعت اسلام
علمائے اسلام سے سوالات اُردو
سرگذشت قرآن اُردو ۶ر؛ قرآنی آیتوں کا
شان نزول ۸ر؛ قادیانی مسیح کا کچا چٹھا اُردو
خنجر ظالم ۶ر؛ اسلامی توحید کی تردید
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ
قبر پرستی اور اسلام ہندی

عیسائیوں کے متعلق کچھ ٹریکٹ وغیرہ

عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ ۶ر؛ نیز فی
انجیل کلام الٰہی نہیں اُردو
وید اور بائیبل اُردو ۵ر؛ اجتماع ضدین یعنی
انجیل میں اختلافات ۶ر؛ یسوع مسیح کی
۲۰ سالہ نامعلوم زندگی کے حالات
کیا عیسائی مذہب جھوٹا نہیں ہے انگریزی

آریہ منی جی کرت

آٹھ اُپنشد آریہ بھاشیہ
چھاندوگیہ اُپنشد "
برہدارنیک "
گیتا یوگ پردیپ بھاشیہ
نریندر جیون (بھیشم پتامہ)

ویدک کال کا اتہاس

مہرشی دیانند کے شش پنڈت بھیم سین کرت

گیتا بھاشیہ مجلد ہندی
سنسکار کرم پدھتی "
گیتا سنگرہ (نو گیتا) "
رشی سنگرہ "
دھرم لکشن ورنن (مہابھارت)
اُپ نین پدھتی

پورانک مت کھنڈن سمبندھی پستکیں

پوران آلوچن ہندی
بھوشیہ پوران کی پریکشا ہندی
پوران اور وام مارگ "
پورانک درپن "
دیوی بھاگوت پریکشا اُردو ۔ر؛ "
آرش پتری یگیہ (شرادھ کھنڈن) "
شاستر ارتھ بوندی "
نیچ "
خورجہ (مورتی پوجا) "
پوران پریکشا ہندی
کنٹھی جنیو کا دواہ "
جیوسانت ویدک "
مورتی پوجا کھنڈن "
کورم پوران آلوچنا "
آریہ سماج تتھا سناتن سماج "
آجکل کے سادھوؤں کی کرتوت "
ہردوار کا اتہاس "
پاکھنڈ مت کٹھار "
پرتما تتو پرکاش "
وید ورودھ مت کھنڈن اُردو

پنڈت تلسی رام سوامی میرٹھ کرت

منو سمرتی بھاشیہ ٹیکا سمیت
سام وید " " "
نیائے درشن " " "
سانکھیہ " " "
ویدانت " " "
ویشیشک درشن بھاشیہ ٹیکا سمیت
یوگ " " " "
شویتاشوترا اُپنشد بھاشیہ ٹیکا
چاروں ویاکھیان " "
بھاسکر پرکاش " "

مشترت پستکیں

ویدک سمپتی ہندی ۶ر؛ پڈھر وید ہندی
پراچین آریوں کی سائنس "
نروکت بھاشیہ پنڈت چندرمنی
آرش منو سمرتی "
ست سنگ گٹکا۔ اس میں ہون منتر سندھیا بھجن اور ۲۵ پرارتھنائیں ہفتہ واری ست سنگ کے لئے ہیں قیمت صرف اکٹھے دس روپے سینکڑہ
ہون منتر ۔ر؛ گٹکا بھجن سنگرہ
ویراگ بھجن ۔ر؛ سنسکار چندرکا ہندی
سنسکار ودھی منڈن ہندی
اس میں سنسکار ودھی پر کئے گئے آکشیپوں کے اُتر ہیں ستیارتھ
ودیک نریکشن اس میں ستیارتھ پرکاش پر آکشیپوں کا اُتر ہے ہندی
بھارت گشٹ نوارن مہو شدھی ہندی
بھارتیہ پرجا ہندی ۴ر؛ سورگ پراپتی
بھرتری ہری ویراگ شتک بھاشیہ ٹیکا
نیتی " " " "
ویدک وواہ آدرش ہندی
" " " اُردو
ویر ونود (کرن) ہندی
ویر ابھیمنیو "
مہرشی دیانند سورچت (سوکتھت جیون) ہندی
سوامی ورجانند جیون ہندی
باغی دیانند اُردو
آرش پاٹھ ولی لیکھک شریمتی ودیاوتی سیٹھ بی۔ اے آچاریہ کنیا گوروکل
نیتہ کرم گٹکا پنچ مہا یگیہ ودھی
اُردو ترجمہ ار؛ ہندی
آوشیک کرتویہ شکھشا ہندی
پراچین اُپنین پدھتی "
شدھی سناتن ہے "
نام کرن "
آتم گیان پرکاش "
بھگتی رہسیہ "
کرتویہ درشن "
جگت ہتیشی "

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ - لاہور

ہفتہ وار
اخبار آریہ ویر لاہور
۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

جنم اشٹمی کا سندیش

یوگیراج بھگوان کرشن جی کے جنم دن جنم اشٹمی کے اپلکش میں سال کے بعد آریہ ویر کے کرشن نمبر کی یہ بھینٹ پاٹھکوں کے پیش کی جا رہی ہے پچھلے سال کے آریہ ویر کے کرشن نمبر نے آریہ سماجک جگت میں دھوم مچا دی تھی۔ مجھے پوری آشا ہے۔ اس سال کا یہ نمبر پچھلے سال بھی بڑھ کر مقبول ہوگا۔ اور جنم اشٹمی جس ادیش کو لے کر منائی جاتی ہے۔ اُس کی پورتی کے لئے پرچار کا سادھن ثابت ہوگا۔ آریہ ویر کا یہ نمبر ٹھیک ہے۔ کہ دوسرے کئی اخباروں کے چار چار آنہ کے ضخیم نمبروں جیسا شاندار نہیں اور نہ ہی اس میں سہ رنگی اور دوسری تصویریں ہیں۔ لیکن مضامین کے لحاظ سے اس میں وہ سپرٹ پاٹھکوں کو ملے گی۔ جو دوسرے نمبروں میں جن میں سے کچھ میں تو دو چار مضمون تو بھگوان کرشن اور ان کے مشن وغیرہ کے متعلق چھاپ کر باقی ادھر اُدھر کے مضامین کی بھرمار کر دی جاتی ہے۔ اور اوپر نام کرشن نمبر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور کچھ میں ان کی بھگتی کی ڈینگ مارتے ہوئے انہیں غلط طور پر اوتار مان کر ایسے مضامین دیئے جاتے ہیں جو اُنتی کی بجائے اُلٹا بھگوان کرشن کی تذلیل اور دھرم دلش اور جاتی کو گراوٹ کی طرف لے جانے کا کارن بنتے ہیں نہیں ملیگی۔ یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ آریہ ہندو جاتی سے اپنے پوتر تیوہاروں کو جو اس کی تمام کمزوریوں کو دور کر کے اُسے جیتا جاگتا اور شکتی شالی بنا سکتے ہیں کے مقصد اور منانے کے ڈھنگ کو بھول چکی ہے۔ اور اس کو مناتے ہوئے بجائے ترقی کے دن بدن تنزل کی طرف جا رہی ہے۔

جنم اشٹمی کا تیوہار آریہ ہندو جاتی کا خاص تیوہار ہے۔ اسدن آریہ ہندو بھائی اُن سچے معنوں میں ادھرم۔ پاپ۔ اور اتیاچار کے خلاف جہاد کرنے والے سدرشن چکر دھاری بھگوان کرشن کو جنہوں نے کنس جراسندھ شِشوپال جیسوں کو کیفر کردار کو پہنچا دیا مہابھارت کے یدھ میں پانڈوں کا ستیہ دھرم اور نیائے کا پکش لیکر پاپی دریودھن اور اس کے ساتھیوں کا دھونس کرایا۔ جس نے مہابھارت کے جنگ میں ہتھیار پھینکتے ہوئے ارجن کو آتما کے امر ہونے اور کھشاتر دھرم اور کرم یوگ کا اپدیش دے کر اُسے دیروں کی طرح پھر لڑنے مرنے کیلئے تیار کر دیا۔ یہ اپدیش آج بھی گیتا میں دنیا کے کروڑوں انسانوں کو گمھدھ کر رہا ہے۔ جس نے راجسویہ یگیہ میں سب سے اونچی پوزیشن پر ہوتے ہوئے برہمنوں اور اتھتیوں کے پاؤں دھونے کا کرتویہ اپنے ذمہ لیکر سیوا بھاؤ کا عملی روپ دنیا کے سامنے رکھا جس نے گئوؤں کی بالک کے اپنا نام گئوپال کرشن رکھایا۔ دنیا جسکی راج نیتی۔ دماغ اور تدبر کے سامنے سر جھکاتی ہے۔ جسے ان جیسے بہرشی یوگیوں کا سرتاج یعنی یوگیشور لکھتے ہیں۔ اگر اس بھگوان کرشن کے جنم دن کو آریہ جاتی ہندو جاتی کے افراد اپنے اندر وہ گن پیدا کریں۔ تو آریہ جاتی کا بیڑا کل پار ہو سکتا ہے۔ ہندو مردوں اور عورتوں نے اسدن برت رکھنا۔ بھوک کے رمنا منڈلے بنانے کرشن کے جنم کا ناٹک کرنا اور اوٹ پٹانگ باتیں کرنا جنم اشٹمی منانا سمجھ رکھا ہے۔ اُن کی آنکھوں کے آگے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ بھگوان کرشن کو اصلی سروپ میں دیکھ سکتے ہی نہیں۔ پورانوں میں درنت کرشن اور گوپیوں آدمی کے قصے کہانیوں میں ابھی تک وہ مست بیٹھے ہیں۔ دنیا اپنے بزرگوں کی عزت اور نام کے لئے مرمٹتی ہے مگر یہ ہندو ہیں۔ کہ خود اس مہاپرش جیسی ہستی کو گوپیوں کے ساتھ نچاتے ہیں۔ اور پورانوں میں لگائے ہوئے گندے سے گندے لانچھن اُن سے منسوب کرتے ہیں۔ اور پھر نادم ہونے کی بجائے فخر کرتے ہیں۔

آریہ سماج ہندوؤں کی اس ذہنیت کو بدل کر ان کے سامنے جنم اشٹمی کے تیوہار کو اصلی روپ میں منانے کا طریقہ رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس تیوہار کے دن آریہ ہندو بھائی بھگوان کرشن جی کے جیون کا پاٹھ کریں۔ اُنہوں نے ادھرم پاپ اور اتیاچار کے خلاف جہاد کر کے دُشٹوں۔ ظالموں اور اتیاچاریوں کا خاتمہ کیا۔ ہر ایک آریہ ہندو ان کے نقش قدم پر چلنے کا عہد کرے۔ جو ادھرم پاپ اتیاچار کی گودنا دھن کرنا اپنا دھرم نہیں سمجھتے۔ وہ ہندو کرشن بھگت کہلانے کا حقدار نہیں۔ جو ادھرم پاپ اتیاچار کے آگے سر جھکاتا ہے۔ بھگوان کرشن نے بیٹھے ہوئے ارجن میں اپنے گیتا کے اپدیش سے نئی بجلی پیدا کر دی۔

آؤ کرشن دا جنم منایئے

از قلم شری ماسٹر میلا رام جی برق بی۔ اے شاہ پور

آؤ کرشن دا جنم منایئے اور گن اُس دے مل گایئے
ہندو قوم تے سنکٹ بھاری
پھر دی در در ماری ماری
مل کے اُس نوں بچایئے آؤ کرشن دا جنم منایئے
اونچ نیچ دے جھگڑے رہندے
بھائی بھائی لڑدے رہندے
جھگڑے آن مٹایئے آؤ کرشن دا جنم منایئے
ست کروڑ اچھوت جو جاون
ہندو آلئے ٹوں رہ جاون
مرڈی قوم بچایئے آؤ کرشن دا جنم منایئے
گیتا گائتری جو دھیایئے
تین تنداں دا جنجو پایئے
اُس نوں گلے لگایئے آؤ کرشن دا جنم منایئے
غفلت لین ہوئے نے ہندو
دید وہین ہوئے نے ہندو
گھر گھر دید سنایئے! آؤ کرشن دا جنم منایئے

وہ آتما کے امر ہونے اور کرم یوگ کا اپدیش ہمارے سامنے بھی تو موجود ہیں۔ پھر ہمارے اندر کیوں بجلی پیدا نہیں ہوتی۔ ہمیں بھی اس اپدیش کو گرہن کر کے وہ بجلی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ جو پاپیوں دشٹوں اور اتیاچاریوں کا کھنڈن کر سکے۔ مہاراج کرشن اس وقت سب سے بڑی ہستی تھے۔ مگر انہوں نے راجسویہ یگیہ میں برہمنوں اور اتھتیوں کے پاؤں دھونے کی ڈیوٹی لی۔ آج ہمارے لیڈر لیڈری کے لئے مرتے ہیں۔ وہ جنم اشٹمی سے سیوا بھاؤ کا یہ عملی نمونہ سیکھیں گئوونش کا بھارت سے ہراس ہو رہا ہے۔ ہزاروں گئوؤں کے گلے گئوپال کرشن کی بھومی میں نہ کاٹے جاتے ہیں۔ اور اب بھارت ورش کے پاس دنیا میں دوسرے درجہ کا بھاری ذبح خانہ کھل رہا ہے۔ ۲۴ کروڑ ہندوؤں کے سامنے گئوؤں کا یہ ہراس ہو۔ اور پھر وہ اپنے آپ کو گئوپال کرشن کا بھگت کہیں یہ لجا کی بات ہے۔ اس دن ہر ایک ہندو گئو رکھشا کا برت دھارن کرے۔ گھر گھر میں گئوویں رکھی جاویں گئو ہتیا اندولن کر کے قانونا بند کرایا جائے۔ اور شدھی کے سدرشن چکر کو چلا کر گئو بھکشکوں کو گئو رکھشک بنا لیا جائے:-

اس طرح اور بھی کئی باتیں ہیں۔ امیروں اور غریبوں کی جنگ ہے۔ بھگوان کرشن بزرگوں اور غریبوں کے ساتھی تھے۔ انہوں نے دریودھن کا کھانا نہ کھا کر ددر کے گھر کا ساگ کھایا۔ آؤ کرشن بھگت غریبوں اور دلتوں کو گلے لگانے کا پرن کریں۔ تو جنم اشٹمی منانی کتنی سہل ہو۔ ہندو جاتی پر سب طرف سے مصائب کے بادل گھرے ہوئے ہیں۔ ہندوؤں پر ترقی کے سب دروازے بند ہیں۔ ہندو نوجوان دھرم اور کرم سے بے بہرہ ہو رہے ہیں۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ مغربی اثار یہ سبھیتا پھیل رہی ہے۔ آریہ آدرش مٹ رہے ہیں۔ ایک دُرمیدی کے اپمان کا نتیجہ مہابھارت کا یدھ تھا۔ آج ہزاروں دروپدیوں کے اپمان ہو رہے ہیں۔ اُن کے اغوا کئے جا رہے ہیں۔ مگر کرشن کے نام لیوا ہندوؤں کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی

(باقی دیکھو صفحہ ۶)

پرم پوجیہ آدرش شری گوپال کرشن دیوجی مہاراج

اور
پرینک کرم ویر آریہ سماجی کا عمل

(لیکھک شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری بڑودہ)

چالیس برس ہوئے میں نے ایک کتاب ناگری بھاشہ اور ناگری لپی میں شائع کی تھی۔ جس کا نام پریم یگیہ تھا۔ اس کا اردو ترجمہ اور گجراتی ترجمہ بھی ہوا اور خوب بکا۔ پوجیہ امر شہید مہاتما منشی رام جی سمپادک ستیہ دھرم پرچارک نے اس کو کئی سال تک ہندی کورس میں جالندھر کے دو سکولوں میں بطور ٹکسٹ بک مان دیا۔

استو — یہ رام کہانی اس لئے لکھتا ہوں کہ اس پریم یگیہ نامی کتاب جہاں ینھا تجھ بدھی ویدک سدھانتوں نے فلاسفی لکھی ہے۔ وہاں اس کے انت کے باب میں منی در پنڈت گورودت جی کے مستند جیون کی ایک نہایت مختصر سچی سوانح عمری بھی ہے۔ اس سوانح عمری میں گورو کل پارٹی کے جنم داتا شری گورودت جی کے چند شبد یہ بھی درج ہیں کہ وہ مہاتما پرینک آریہ سماجی گھر کا لکشن یہ کرتے ہیں۔ جس کے گھر میں ایک گائے پالی جائے آریہ پریوار کے دودھ دہی۔ مکھن آدمی کے ساتھ ہون یگیہ میں جو نیتہ کرم ہے۔ گھر کی گائے کے مکھن کو تپا کر شدھ گو گھرت ڈالا جائے۔

آج کل مجھے پنجاب کے سب اردو آریہ سماجی اخبارات پڑھ کر پرم ہرش ہوتا ہے۔ کہ دونوں پارٹیوں کے پوجیہ آریہ سماجی سجن یا سبھا سد یا سبھا ئیک اپنے محلوں میں سال میں انیک بار وشیش برہد ہون یگیہ کرتے ہوئے ہون یگیہ کا عملاً اتم پرچار کر رہے ہیں۔

آج سے پچاس برس بیشتر آریہ سماج امرتسر کے آدی کال کے جملہ آریہ سبھا سد ہر ایک ماس میں دو بار ارتھات اماوسیہ اور پورنماشی کو اپنے اپنے گھر پر بھاری برہد ہون یگیہ آریہ پروہت شرماجی شری پنڈت دھرم چند جی وید پاٹھی سے (جو لشور کرپا سے ابھی امرتسر میں جیوت ہیں) کراتے تھے۔ پچاس برس ہوئے کہ آریہ سماج امرتسر کے شردھا سے بھرے ہوئے ستسنگ ہیں (پنجاب بھر میں لاہور سے بھی بڑھ کر یہی امرتسر سماج تھا) آریہ سماج کے باہر کے عالیشان پکے چبوترہ پر جہاں ہون یگیہ اتوار کو سب سے پہلے ہوتا تھا۔ وہاں ایک پتھر کی کونڈی میں ہاتھ میں لکڑی کا ڈنڈا لئے ہوئے ایک آریہ بزرگ سیٹھ دان ویر جی کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں پر سونے کے کڑے نظر آتے تھے۔ وہ سیٹھ جی ہون کے گھی میں جو کیسر کستوری ڈالی جاتی ہے۔ وہ ڈالکر اس کو بھنگ کی طرح پندرہ منٹ تک گھوٹتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان کا نام تھا سورگباشی شری سیٹھ چندن لال جی۔ ان کے بنر رتن آج لاہور میں شری پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ہیں۔

ہم نوجوان نئے ممبر جب جاتے۔ جو ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کے کارکن اور "خشک دلیل باز" تھے۔ ہم سب کی ہانی خشکی شری چندن لال سے رئیس اعظم سوورن آبھوشن دھاری جی کے ہون کی کونڈی ڈنڈا

کی ہفتہ واری گھٹنا دیکھ کر ہون یگیہ آدمی کے لئے پرم شردھا کا روپ دھارن کر لیتی تھی۔ ہون یگیہ کے اس عالیشان چبوترہ پر امرتسر کے سب وکیل سبھا سد اصحاب نہایت شردھا سے آدھا گھنٹہ جب تک ہون ہو۔ چپ چاپ مون سادھے بیٹھتے۔ کوئی اخبار جیب سے نکال کر نہیں پڑھتے یا گھر کی یا روزگار کی کوئی بات کسی سے ہرگز نہیں کرتے تھے۔ ہون سماپتی پر جملہ سبھا سدان کو شری سورگباشی دھرم مورت نامی رئیس وکیل باوا نرائن سنگھ جی یگ شیش ارتھات موہن بھوگ (پنجابی کڑاہی پرشاد جس کو ویر سکھوں نے دیگ کڑاہ پرشاد کا نام دے رکھا ہے۔ جس کو مسلمان حلوہ کہتے ہیں۔ سب کو کافی طور پر دیا جاتا تھا۔ اور سب اسے کھا کر پھر ہاتھ دھو کر اندر جا بیٹھتے تھے۔ اس وقت ایک بھجن عموماً گورو گرنتھ صاحب کا یا تلسی داس، یا سورداس آدی پرانے کویوں کا ایشور سمبندھی یا بی گاتے۔ اس کے بعد سماج کے پروہت مانیہ ور شری پنڈت دھرم چند جی شرما جو سنسکرت ویاکرن کے نامی ودوان ہیں۔ آریہ پربھو نے مہرشی دیانند کرت سے صرف ایک وید منتر پرم شردھا سے اچارن کرتے اور اس کا ترجمہ بھاشہ میں رشی کرت پڑھ کر بیٹھ جاتے اس کے بعد پھر ایک بھجن ایشور سمبندھی ہوتا۔ اس کے بعد کوئی وکیل صاحب آدھا گھنٹہ کے لئے کسی سدھانت پر ہندی میں لیکچر دیتے۔ یا کوئی دوسرا عمر رسیدہ ممبر ماسٹر وغیرہ یا کوئی دوسرا عمر رسیدہ آیا ہوا لیکچرار آدھا گھنٹہ سے زیادہ نہیں لیکچر دیتا۔ اس کے بعد ایشور سمبندھی ایک بھجن اور آرتی والا بھجن شروع ہوتا۔ اور آرتی والے بھجن کے ساتھ چپ چاپ بن بولے ایک وکیل صاحب یا ایک منتری جی یا وہ ماسٹر یا وکیل دان پاتر سب سبھا سدان اور حاضرین کے آگے پھیرتا اس دان پاتر کو تالا لگا ہوتا تھا۔ اور اوپر کے سوراخ سے پیسے روپے آدی دان میں نہایت شردھا سے کھول کر ہفتہ واری ضرور سبھا سدی کے ماسک چندہ کے علاوہ ڈالے جاتے۔ گھر جانے سے پیشتر سماج کے منتری جی کھڑے ہو کر معلوم کر لیتے۔ سماج مندر کے اندر ہی کہ آج فلاں سبھا سد کیوں نہیں آیا؟ معلوم ہوتا کہ وہ بیمار ہو گیا ہے۔ تو اس کے بازار یا محلہ کے دیگر آمدہ سبھا سد ضرور اس کے گھر جاتے۔ اور تن من دھن سے اس کی سیوا اگر وہ غریب ہے تو

کرنا اپنا لشٹ کام دھرم سمجھ کرتے ہیں فخر مانتے۔ اگر امیر ہے۔ تو صرف تن من سے کر آتے۔

اس رام کہانی کے بعد میں نویدن کر دوں۔ کہ بڑودہ میں آکر جب میں انسپکٹر ہو گیا۔ تو مجھ کو ڈیوڑھی بھینٹ کا دھن ملا کرتا۔ علاوہ تنخواہ کے اس رقم کو میں نے اپنے بنگلے پر اپنے پریوار کے لئے دو گائیں پالنے کے لئے ہمیشہ لگایا۔ اور ہون یگیہ کے لئے آج تک ہمیشہ دو کال بھاری ہون میرے پریوار میں ہوتا ہے۔ اس میں ہمیشہ گھر کی گائے کا گھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس وقت میرے پریوار میں تین دودھ دینے والی گائیں دو سانڈ اور ان کے بچے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ دو کال مہاراجہ صاحب کے سرکاری ہزنجن بورڈنگ ہوس کے ہون کے لئے ہون سامگری اور گھی میں گذشتہ تیس سال سے دان کر رہا ہوں۔ کارن کہ مجھ کو ہون پرچار کی مرض سی ہے۔

امرتسر میں جب تھا۔ تب پہلی بار جب پلیگ پھیلا۔ تو سردار عطر سنگھ وکیل، دسورگباشی نربھار نندن چلے گئے اور مجھ کو سخت تپاوت تاکید کرنے کہ اس وقت ہون مینیاں (Mania) چھوڑ کر پندرہ روز کے لئے ہمارے پریوار کے ساتھ تم خود بھی چلو۔ اور اپنے پریوار کو لے چلو تو میں نے ان کا بھاری دھنیہ واد کیا۔ کارن کہ وہ امرتسر خالصہ کالج کے ایک نامی لیڈر تھے اور میرے لئے بڑے ہی تپاوت سجن کرپالو تھے۔ پر میں ترنت دن نہیں گیا۔ بلکہ کوچہ باغ چند داسنگھ متصل مجیٹھیہ منڈی امرتسر میں اپنی حویلی میں جو آج کل بھی موجود ہے۔ اس میں پلیگ کے اس ماس میں رہا۔ ہر ایک منزل میں بھاری اکھنڈ پاٹھ کی طرح اکھنڈ ہون جاری کر دیا۔ اور سرے پاؤں تک دو کال شدہ گھی آپ مالش خود کرتا تھا پریوار کی دیویوں اور بچوں کو کرائی جاتی اور ویدک او شدھی شہد اور جائفل اور تریپھلا دو کال ہم سب پیتے۔ ہون کرنے کے بعد کھانا کھاتے — ایشور کی کرپا سے ہم سب زندہ رہے۔

انت میں نویدن ہے۔ کہ اگر کوئی آریہ پریوار کے سجن پنجاب میں جیل میں جانے کے لئے سوراجیہ کی خاطر جو تری بھی تی یا معاہدہ کر سکتے ہیں۔ تو ایسے ہی کرم ویر پنجابی سنتری گورودت جی کے وچن پر عمل کرنے کے لئے گھر میں گائے رکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو میں ان کو کرم ویر بغیر جیل گئے ہی سمجھوں گا۔

لیڈر بقیہ صفحہ (۵)

ہے۔ کچھ کرتے ہیں۔ تو یہ کہ گیت گا کر بھگوان کرشن کو بلانا شروع کر دیتے ہیں کہ آجا بنسی والے یہ کر دے وہ کر دے۔ یہ نہیں سوچتے۔ کہ بھگوان کرشن نے ہمارے سامنے راستہ رکھ دیا۔ طریقہ بتا دیا۔ اور عملی لائن میں کر کے بھی دکھا دیا۔ ان کا اپدیش گیتا اور ویدوں کے آدھار گیتا کی رچنا ہوئی۔ موجود ہیں۔ ان کی شکشا گرہن کر کے اپنے جیونوں میں ڈھال کر آریہ ہندو جاتی کے سب کشٹ دور کر دیں۔ جنم اشٹمی منانے کا ادیش یہی ہے۔ کہ ہم بھگوان کرشن کے جیون سے سبق لیکر آریہ ہندو جاتی میں زندگی کی جیوتی کو روشن کر سکیں۔ اس اپدیش کو ہی سب بھائیوں کو اس پوتر تیوہار مناتے ہوئے اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

(مہر چند شرما)

آریہ سماج کا کرشن اصلی روپ میں

(لیکھک شریمان مہتہ جیمنی ویدک مشنری بھومنڈل پرچارک)

ہندو جاتی جس کا اصل نام آریہ جاتی ہے۔ ایک ایسے تمدن و تہذیب کی مالک ہے۔ جس کی نظیر کہیں بھی دنیا میں دستیاب نہیں ہو سکتی۔ بھارت کے مایہ ناز شری سریندر ناتھ بنیرجی نے ایکبار کلکتہ میں اپنی تقریر کے دوران میں کہا تھا۔ اگر میرے سامنے ایک طرف سورج بجھ جائے۔ اور دوسری طرف رامائن مہابھارت ہو۔ تو میں پہلے دائیں ہاتھ میں رامائن اور مہابھارت کو اٹھا لوں گا۔ کیونکہ یہ دونوں ہماری قوم کی تہذیب و تمدن اور دھرم کا خزانہ ہیں۔ اگر ہمارے پاس مہابھارت نہ ہوتی۔ تو آج بھگوان کرشن کا نام صفحہ ہستی پر سورج کی طرح درخشاں نہ ہوتا۔ اس لئے کے پادری برٹن صاحب نے اپنی کتاب "زمانہ حال کا فجی جزیرہ" کے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے جب تک ہندو قوم کے پاس وید رامائن گیتا اور مہابھارت ہے۔ کوئی مذہب ہندو جاتی کا سر نہیں جھکا نہیں سکتا۔" ہم بھگوان کرشن کا جنم ان صدیوں سے مناتے ہیں۔ جسے جنم اشٹمی کہتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ہندو جاتی اور دھرم کے رکھشک تھے۔ انکی یادگار گیتا اور گیتا ہی نے ان کا نام دنیا میں روشن اور منور کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کئی پادری صاحبان نے بھگوان کرشن اور ان کے اپدیش جو گیتا کے نام سے مشہور ہیں۔ دھبہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ مگر چاند پر تھوکنے سے چاند کا کچھ نہیں بگڑتا۔ الٹا اپنا منہ خراب ہوتا ہے سب سے پہلے پادری فنڈل صاحب نے لکھا کہ "کرشن کے معنی سیاہ کے ہیں یہ وہ بھارت کے سیاہ فام باشندوں کا دیوتا تھا۔ رفتہ رفتہ آریہ لوگوں نے ہندوستان کے اصل سیاہ فام باشندوں میں مخلوط ہو جانے پر اسکو اپنا لیا۔ اور اس طرح کرشن کی پوجا آریوں میں پھیل گئی" دوسرے پادری مصنف کتاب عیسیٰ مسیح کے باب ۵ لکھتے ہیں۔ کہ کرشن ایک فرضی نام ہے۔ اور گیتا محض فسانہ ہے مہابھارت کے پنڈتوں نے اپنی دماغی اختراع سے یہ فسانہ تیار کیا ہے۔ جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ تیسرے ڈاکٹر لونر صاحب لکھتے ہیں کہ کرشن کرسچیانٹی کا بگاڑ ہے اور اس کا ماخذ ... چوتھے پادری گریگوری صاحب نے تو یہاں تک کہدیا کہ ہندوؤں نے عیسائیوں کی مذہبی کتاب۔ بائبل کے ایڈیشنوں کو چرا کر گیتا نام کی کتاب تیار کر لی ہے۔

ہمارے پورانک بھائیوں نے شریمد بھاگوت ہری ونش اور برہم پوران میں بھگوان کرشن کی ذات پر ایسے دوش لگاتے ہیں۔ کہ انہیں پڑھ کر کوئی سمجھدار انسان ایسے نامناسب الفاظ کو بھگوان کرشن کے متعلق برداشت نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ ایشور کے اوتار یا ایک سادھارن انسان پر بھی ایسے حملوں کو برداشت کیا جا سکے۔ پادریوں کی ایسی ناپاک حملوں کا جواب تو اُن کے اپنے یورپین اور امریکن بھائیوں نے ہی دے دیا ہے۔ میں اس کے صرف پانچ حوالے ہی دوں گا۔

(۱) پروفیسر ولسن نے ۱۸۹۱ء میں ان کم فہم پادریوں کو آڑے ہاتھوں لے کر یوں لکھا کہ کرشن تو نیا اور پرانا عہد نامہ (انجیل) سے پہلے پیدا ہوا۔ اور اس کی گیتا کا ایڈیشن اس وقت ہوا۔ جب کہ عیسیٰ موسیٰ اپنی ماتا کے پیٹ میں بھی نہ آئے تھے۔ میری رائے میں عیسائیوں کی مذہبی تعلیم اور اپدیش ادھی گیتا اور بھاگوت کی نقل ہے۔

(۲) ہمبولٹ صاحب ایک جرمنی کے پرسدھ ودوان کی رائے ہے۔ کہ سنسار بھر میں گیتا نہایت ہی گوڑھ اور اعلیٰ درجہ کی فلاسفی کا گنجینہ ہے۔ میں اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی میں ایک ایسی نادر کتاب کے مطالعہ کرنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے۔

(۳) ٹی برک صاحب:۔ جنہوں نے عیسائی مت چھوڑ کر ہندو دھرم گرہن کیا۔ اپنا نام ستیانند دکھایا۔ اپنی کتاب گاسپل آف لائف (زندگی کی خوشخبری) میں لکھتے ہیں۔ کہ گیتا نہ صرف قومی زندگی کی بنیاد کے لئے ہر ایک پہلو سے ضروری اور مکمل ہے۔ بلکہ دنیا بھر کے آئندہ مذہب کی مکمل روحانی کتاب ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کی شان ماضی کا بیش بہا عطیہ ہے۔ جو کہ منش ماتر کی آئندہ زمانہ کی شان اور زندگیوں کو ڈھالنے کا ڈھانچہ ہے۔

(۴) اربندو گھوش اپنے ماہواری رسالہ بھارت کے سندیش میں ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ گیتا ایک دقیق فلاسفی۔ مکمل گیان۔ آزاد خیالات کی ایک وسیع کتاب ہے۔ یہ تمام ممالک تمام زبانوں تمام نوع انسان کے لئے ایک ازبس مفید اور بے نظیر کتاب ہے۔ اس کا تعلق کسی خاص ... قوم ملک سے نہیں ہے۔ غرضیکہ مغربی متعصب پادریوں کو تو ان کے بھائیوں نے ہی کافی جواب دے دیا ہے۔

اب رہا پورانک بھائیوں کا حال جنہوں نے شریمد بھاگوت میں بھگوان کرشن کے ماتھے پر ایسے داغ لگائے ہیں۔ جو کوئی سنجیدہ اور سمجھدار قوم برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسا ہی پورانوں میں بھی بھگوان کرشن کی زندگی ایسے پیرایہ میں پیش کی گئی ہے۔ کہ آریہ لوگوں کو غیر اقوام کے سامنے رکھتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ساتھ ہی الٹا ہمارے پورانک بھائی سوامی دیانند اور آریہ سماج کو متہم کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے بھگوان کرشن کی نندا کی ہے۔ میں سناتنی اور پورانک بھائیوں کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ سوامی دیانند رچت کسی گرنتھ میں ایک شبد ایسا دکھائیں۔ جس میں سوامی دیانند نے بھگوان کرشن کی نندا کی ہو۔ بلکہ

کرشن

(نتیجہ فکر شری مہاشہ کرشن چندر جی خورشید علی پور ضلع مظفر گڑھ)

جاں بلب تھا ہند جب دُشٹوں کے اتیاچار سے
گونج اٹھی جب فضا بھارت کی ہاہا کار سے

کہہ رہا تھا جب خُدا حافظ دھرم سنسار سے
ہو رہی تھی جب اشاعت پاپ کی تلوار سے

بیشۂ گوکل سے نکلا اُس گھڑی اک شیر نر
کانپ اُٹھے اُس کے غرّانے سے ہی لاکھوں جگر

گم ہوئیں سفاکیاں بھارت میں آیا انقلاب
ابر ذلت برسنے سے دے گیا کورا جواب

حکمرانی ظلم کی بھی ہو گئی تمثیل خواب
از سرِ نو چمکا بھارت میں دھرم کا آفتاب

عندلیبانِ وطن پھر سے ہوئے نغمہ سرا
صُورِ محشر پھونک کر کے کوئلوں نے دی صدا

بدلی حالت قوم کی جسنے بھلا وہ کون تھا؟
جس نے جھنڈا اوم کا اونچا کیا وہ کون تھا؟

جسنے بگڑی قوم کی دی تھی بنا وہ کون تھا؟
بول بالا وید کا جسنے کیا وہ کون تھا؟

میں بتاؤں کون تھا؟ برج بال تھا گوپال تھا
نام تھا گو کرشن لیکن درحقیقت لال تھا

نغمۂ بنسی سے اُس نے پریم کی تفسیر کی
آتما پرماتما کے راز پر تقریر کی

کایا ہی اُسنے پلٹ دی ہند کی تقدیر کی
کڑیاں اُس نے کاٹیں بھارت کی کڑی زنجیر کی

یوگ کے مالک اُسے کہتے ہیں کہ یوگی تھا وہ
بھوگ کے طالب اُسی کہتے ہیں کہ بھوگی تھا وہ

انہوں نے تو ستیارتھ پرکاش میں صاف لکھا ہے کہ مہابھارت میں بھگوان کرشن کا جیون نہایت پاکیزہ ہے۔ اور انہیں یوگی کر کے مانا ہے۔ اسلئے آریہ سماج پر ایسا الزام۔ بہتان بے بنیاد اور محض افترا ہے۔ آریہ سماج بھگوان کرشن کو ویاس جی کی طرح یوگیشور مانتا ہے جیسے ویاس نے گیتا کے آخری شلوک میں لکھا ہے۔ کہ جہاں یوگیشور کرشن اور شوربیر ارجن ہوں۔ وہاں کامیابی ترقی۔ دولت سب ہی بیشمار میسر ہیں۔ ایسا ہی آریہ سماج تسلیم کرتا ہے۔ آریہ سماج کے پرسدھ اخبار ملاپ پرتاپ۔ تیج وغیرہ بھی کرشن نمبر نکال کر بھگوان کرشن کے اُتم اپدیشوں کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ جنم اشٹمی کا دن آریہ سماجوں میں منایا جاتا ہے۔ کئی سماجیں گیتا کی کتھا مندروں میں کراتی ہیں۔ پھر نہ معلوم آریہ سماج کو کیوں بھگوان کرشن کا نندک کہا جاتا ہے۔ اگر کسی غیر ذمہ دار شخص نے بھگوان کرشن کے متعلق کسی سناتنی بھائی کے کھیجانے پر کوئی لفظ کہلایا یا کہہ دیا تو اس کے لئے بحیثیت مجموعی آریہ سماج ذمہ دار یا قصوروار گردانا نہیں جا سکتا۔ آریہ سماج بھگوان کرشن کی یتھا یوگیہ عزت اور سمان کرتا ہے چنانچہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی شنکرآنند جی مہاراج نے ۱۹ء میں جنوبی افریقہ میں جا کر ہندو جاتی کے رتنوں کو تعزیہ پرستی کے جال سے نکال کر بھگوان کرشن کا بھگت بنایا۔ یعنی وہاں کے ہندو تعزیہ بناتے اور اس کی پرستش کرتے اور اسے جا کر دفن کرتے تھے۔ سوامی جی نے وہاں جا کر اس مذموم رسم کو بند کرایا۔ اور اس کی بجائے رام نومی جنم اشٹمی کے تیوہاروں کو رائج کیا۔ چنانچہ اب یہ دونوں تیوہار غیر ممالک میں جہاں ہندو لوگ آباد ہیں۔ بڑے زور شور سے منائے جا رہے ہیں۔ آریہ اور ہندو مل کر جنم اشٹمی اور رام نومی کے تیوہاروں کو مناتے ہیں۔ چنانچہ میں نے خود ملایا۔ نجی اور جنوبی افریقہ میں جنم اشٹمی کے موقعہ پر ہندوؤں کے مندروں میں بھگوان کرشن کے جیون پر جا کر لیکچر دیئے بس میری سمتی میں بھگوان کرشن کا جیون زاگر شریمد بھاگوت۔ اور پدم پوران کی گاتھاؤں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ جو مہابھارت میں ہے وہ آریہ اور سناتنی بھائیوں کو متحد کرنے والا اور قابل تقلید ہے۔ گیتا میں جو اپدیش بھگوان کرشن کا ارجن کو مخاطب کر کے درج ہے۔ اس اپدیش کی اتمتا سے نہ ہمارے ہندو بھائیوں کو انکار ہے نہ آریہ سماجک بھائیوں کو۔ پھر نہ معلوم کیوں ہمارے سناتنی بھائی آریہ سماج کو کرشن کا نندک کہتے ہیں:-

آریہ سماج تمام ہندو بزرگوں کو برہما سے لیکر جیمنی منی تک اپنا بزرگ۔ پوجیہ اور مانیہ تسلیم کرتا ہے۔ انہیں کے اپدیشوں کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ کوئی نیا خیال پیش نہیں کرتا۔ پھر نہ معلوم

ہم ایسی پوتر ہستیوں کے نام پر کیوں باہم تنازعہ کریں۔ اور باہمی سر پھٹول کریں۔ جب یورپ اور امریکہ کے لوگ بھگوان کرشن کی جے منا رہے ہیں اور ایمرسن مہودے کہتا ہے۔ کہ میں سوتے اور اٹھتے گیتا کا پاٹھ کرتا ہوں۔ تو ہمارا ابھی فرض ہے کہ ہم بھگوان کرشن کے پوتر جیون کو اپنے جیون میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ ان کے جیون سے ہم کیا سکھشا گرہن کر سکتے ہیں۔ ان کی جنم اشٹمی منانے کا عملی ثبوت ہے۔ کہ ہم ان کے جیون کو اپنے جیون میں ڈھالیں۔

(۱) ادھرم کو نشٹ کرنا اور ستیہ۔ دھرم بلنی کی رکشا کرنا اس کے لئے جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے دریغ نہ کریں۔

(۲) موت کو خوفناک نہ سمجھنا۔ بلکہ مرتیو کو بمنزلہ میلا کپڑے کے پھینکنا۔ اور نیا پہننے کے سمان سمجھنا

(۳) دیش بھگتی اور جاتی بھگتی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا۔ خودداری اور خود شناسی کو اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھنا۔

(۴) پریم اور سمانتا جس کا اپدیش بھگوان کرشن کے جیون میں کوٹ کوٹ کر بھرا پڑا ہے۔ اگر آج ہندو جاتی اس پر عمل پیرا ہو جاوے۔ تو آج اچھوتوں کا سوال جو ہندو جاتی پر ایک بدنما دھبہ لگ رہا ہے۔ دور ہو جاوے اور ہندو جاتی ایکتا اور پریم کی لڑی میں پروئی جا کر ایک نامور جاتی بن جائے

(۵) بھگوان کرشن نے تینوں مارگوں یعنی بھگتی مارگ۔ کرم مارگ اور گیان مارگ کو ایسی وضاحت سے بتایا۔ کہ اگر انسان ان تینوں مارگوں کی اصلیت اور ماہیت کو سمجھنے کے قابل ہو جاوے تو اس کی تمام مشکلات دینی و دنیوی حل ہو جاویں پس آریہ سماج بھگوان کرشن کو ہندو جاتی کا سچا رہبر یوگیشور اور پاکیزہ انسان تصور کرتا ہے۔ اور یہی بھگوان کرشن کا اصل سروپ مانتا ہے:-

یوگیراج کرشن سے خطاب

(از قلم اشعر الناس جی ایم کیفا جرنلسٹ لاہور)

کام تیرا دیکھ کر سارا جہاں حیران تھا — ہے عدیم اے کرشن تو گیتی میں نیتی [...]

ہمنے یہ مانا مثالِ دیگراں انساں تھا — صورتِ انساں میں یوگیراج تھا بھگوان [...]

تو نے بھارت ورش میں اک روح تازہ پھونکدی

ورنہ اس کی ہو چکی تھی ختم ساری زندگی

یوگیتا تیری کا عالم بھر میں چرچا ہو گیا — ہے ثناخواں ہر بشر اقصائے عالم [...]

تھا چراغ اس کا بجھا اندھیر تھا چھایا ہوا — تو نے آ کر ہند میں ہر جا اجالا کر [...]

کاش! آ جائے زمانہ میں وہ پہلا سا سماں

بنسری تیری کو سُن کر دنگ رہ جائے جہاں

بنسری تیری تھی کیا منقارِ موسیقار تھی — جس کی ہر سُر سے عیاں ہوتی نوا [...]

رازِ وحدت کا پتہ دیتی تیری گفتار تھی — گونجتی ہر دشت و گلشن وہ بار بار [...]

ایک خوابیدہ جہاں کو کر دیا بیدار کیا!

آفریں صد آفریں۔ صد مرحبا صد واہ واہ!

آج کل ہے گلشنِ بھارت میں دورہ خزاں — کھلبلی سی مچ رہی ہے دیکھ از پرآسماں

ہے ضرورت آج تیری مُرلی دا ہے کی یاں — بن ترے گئوؤں کی رکھشا کس طرح ہو [...]

ہے تمنائے دلِ کیفاؔ ترا دیدار ہو!

ایک بار آ جا تو بھارت میں کہ بیڑا پار ہو

شری کرشن اور ہندوؤں کا الٹا یوگ

(لیکھک شریمان سوامی رُدرانند جی اچاریہ گورو کل بیٹ سوہنی گجرات ضلع مظفر گڑھ)

آج کل جدھر دیکھتے ہیں۔ جدھر سنتے ہیں جدھر … ہیں۔ یوگ یوگ کی چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ … ہماری آنکھیں بھی ایسے مضمون کو … لگ جاتی ہیں۔ جس میں لکھا ہوتا ہے … لگانا چاہیئے۔ بیٹر شک آسن سے … کر آجاتی ہے۔ فلاں آسن کے کرنے سے … پرندوں کی طرح آسمان میں چکر کاٹنے … ہے۔ دودھ نہیں پینا چاہیئے۔ روٹی نہیں … چاہیئے۔ صرف شلغم ہی کھانا چاہیئے۔ دھارنا … ہوتی ہے۔ دھیان یوں ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ … ہیں۔ فلاں جگہ پر یوگی راج جی تشریف لائے … گھنٹے کی سمادھی لگاتے ہیں۔ لوگ … کو دور کھڑے ہوتے ہیں۔ میں بھی دوڑ … کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اور پھر بیٹھ جاتا … لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کیوں جی۔ یہ … کہاں سے آیا ہے۔ جواب ملتا ہے۔ ایسی … کرشن بھگوان نے گیتا میں لکھا ہے۔ میں سمجھ … ہوں۔ یہ سب بے وقوف ہیں۔ یا میں۔ مگر … کے برابر ایک کا ہونا مشکل ہے۔ سب ہی … دو۔ کیونکہ بہت کا پلڑہ بھاری ہوا کرتا … یہ سب بے وقوف اور میں بادقوف یا … ہوں۔ تو آج اپنی دقوفی کا ثبوت دیدیتا … میرا سوال ہے۔ اگر شری کرشن جی نے … سکھایا تھا۔ تو ارجن نے تمام اپدیش … کے بعد ہتھیار چھوڑ کر تمہارے والے … دھارنا دھیان سمادھی کیوں نہیں لگائی۔ … تمہارے سے آسن اور میور آسن کیوں … کئے۔ اور کوروں کے خون کی ندی کیوں بہا … گنڈاری کے بیٹوں کو تیروں کا نشانہ کیوں … دیکھو بھائی اچھی طرح دونوں آنکھیں کھول … آدھی آنکھ بند نہیں کر لینا کیونکہ … کے لگا یا کچھ کا کچھ نظر آئیگا۔ گیتا میں لکھا … جب ارجن گھبرا گیا۔ اور اپنے رشتہ داروں … سے ڈر گیا۔ اور ڈ بھی جانا چاہیئے تھا … شری کرشن جی نے پہلے ادھیائے کا اپدیش دینا … شروع کیا کہ یہ آتما مرتا نہیں۔ یہ شریر بدلنا … ہے جیسے پورانے کپڑے بدل کرنئے پہن … وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے ادھیائے کے … اپدیش کو ختم کرتے ہوئے یہ کہا ہے:-

सुख दुःखे समे कृत्वा लाभा…
जयाजयौ। ततो युद्धाय युज्य…
नैव पापमवाप्स्यासि॥ गी०…

شری کرشن جی ارجن کو کہتے ہیں۔ تکلیف اور آرام کو مساوی جانکر اور فائدہ و نقصان کو برابر سمجھکر فتح و ہار کو بھی ایک جیسا مانکر لڑائی کر۔ اس طرح پاپ نہیں ہوگا۔ یہ فلاسفی جیسی ہے اس پر میں ہرگز بحث نہیں کرتا۔ میں صرف یہ دکھلا رہا ہوں۔ شری کرشن لڑائی کرنے کو یوگ کہہ رہے ہیں۔ اور دوسرے ادھیائے کو سانکھ یوگ کہتے ہیں۔

دوسری بات کرم یوگ کی کہی۔ کیونکہ ارجن پرم ویراگی ہو چکا تھا۔ اور کرم کا تیاگ کرنا چاہتا تھا۔ کرم ہی پرانیوں کے جیون کا آدھار اور قوموں کی ترقی کا دار و مدار ہے۔ جب کرم نہ رہے۔ تو قوم کی ترقی تو کجا قوم کا بیڑا کاہلی کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔ شری کرشن نے ارجن کو کہا کرم کر۔ اگر کرم نہیں کرے گا۔ تو تیرا گذارہ نہیں ہوگا۔ گیتا میں تیسری کوئی بات نہیں سانکھ یوگ اور کرم یوگ ہی سار ہیں۔ جیسے

लोकेऽस्मिन् द्विविधा निष्ठा,
पुरा प्रोक्ता मयानघ। ज्ञानयोगे-
न सांख्यानां, कर्मयोगेन यो-
गिनाम्॥

اے پاپ رہت میں نے دو طرح کی نشٹھا گیانیوں کی گیان یوگ سے اور کرم یوگیوں کی کرم سے گیتا میں تو یہی بتایا کہ آتما کیا ہے۔ اور کرم بتایا چاروں ورنوں کا جو فرض ہے۔ اور دونوں ہستیوں سے ارجن کو اپدیش کیا یدھ کا اور مار کاٹ کا۔ مگر آجکل ہندوؤں کی ایسی الٹی عقل ہو گئی۔ یا یوں کہیں۔ ان کی عقل کو چمگادڑ کی طرح الٹا لٹکنے میں ہی مزہ آتا ہے۔ صاف لکھا ہے۔ اور بالکل صاف لکھا ہے۔ دن دہاڑے چمکتے ہوئے سورج کی روشنی میں کہا۔ اور ارجن نے سنا۔ اور یوگ کے دونوں قسموں کا مجموعہ نکلا۔ لڑائی اور لڑائی کا نتیجہ نکلنا پانڈوؤں کی وجے۔ مگر نہ معلوم اس ہندو قوم کی عقل پر کیوں سمانیہ پہاڑ کے پتھر آگرے۔ آج یہ الیکانت بیٹھنے کو ناک میں سے جل پینے کو اور منہ میں سے سوتر رد ہا کر تیل ڈال کر گدا کے دوار انکالدینے ہی کو یوگ سمجھ رہے ہیں۔ بتاؤ ارجن و یو نے کونسا یوگ کیا۔ تمہارے والا۔ یا میرے والا۔ اس تمہارے والے یوگ کو جب تک گلے میں پتھر ڈال کر ساگر میں نہیں ڈبو دیں گے۔ تب تک یہ بھارت کو نہیں اٹھنے دے گا۔

ایک طرف تو ارجن کرشن کا بتایا ہوا یوگی ہے۔ جو دشمنوں کی فوج میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ اور دوسری طرف تمہارے ہندو دیو کی نیا۔ جو بڑی بڑی جٹائیں رکھے ہوئے منہ کو راکھ لگائے ہوئے رادھے کرشن جپ رہے ہیں۔ اور دودھ۔ پیڑا۔ لڈو کی چٹنی بنا رہے ہیں آریوں میں بھی ایسے یوگی پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ تمام گیتا کے اپدیش سے نہ تو ارجن پہاڑ کندراؤں کی طرف دھیان لگانے کو دوڑا۔ اور نہ ہی دو چار سیر کا پتھر لیکر اس کی مورتی بنا کر پوجنے بیٹھا اور نہ ہی جگن ناتھ کا جھوٹا بھات کھانے کو دوڑا نہ گرنار پہاڑ پر چڑھا۔ نہ ہی جون جولائی میں پنج اگنی میں بیٹھا۔ اور نہ ہی پوس کے مہینہ میں جل دھارا کی۔ ہاں دشمنوں کے خون کی نہریں ضرور بہا دیں۔ اور دشمنوں کو دنیا کی پرشٹ سے اٹھا کر جہنم میں پٹک دیا۔ کرن جیسے اہنکاری کی بھجائیں ضرور کاٹ پھینکا۔ اور دروپدی کے اپمان کا بدلہ چکا دیا۔ مگر تمہارے یوگیوں کی یدھ کے نام سے ٹٹی خشک ہو جاتی ہے۔ پاپ کو مٹانے کے لیے یہ یوگی کیا کرم کرتے ہیں۔ پاپ ان یوگیوں کی سنکھیا کے ساتھ ہی ساتھ بڑھ رہے ہیں ہندوؤں کو ان یوگیوں کی ضرورت نہیں اصلی یوگیوں کی ہے تاکہ الٹا یوگ چھوٹ جائے:-

آ ـــــــــ !

(از قلم شری مہاشہ دیو دیال جی نانگیہ آتش بہاولپور سٹیٹ)

سوتوں کو جگانے آ مُردوں کو جلانے آ
اعجازِ مسیحائی دُنیا کو دکھانے آ

پُر کیف اداؤں سے بنسی کو بجانے آ
سرمست صداؤں سے مستانہ بنانے آ

پھر دھرم پہ مرٹنا بھارت کو سکھانے آ
بھولا ہوا گیتا کا اُپدیش سُنانے آ

طوفانِ حوادث سے بھارت کو بچانے آ
پھر قوم کی کشتی کو ساحل پہ لگانے آ!

پھر ہند کے بچوں کو پستی سے اٹھانے آ
بگڑی ہوئی بھارت کی تقدیر بنانے آ

بھگوان کرشن کی مہانتا

(لیکھک شریمان پنڈت رام دیو جی آچاریہ گورو کل جہلم)

یوں تو ہر قوم اور ہر ملک میں اس کی مذہبی اور سیاسی ضروریات کے لحاظ سے پیر پیغمبر رشی منی اور ویر پُرش ہوتے آئے ہیں۔ مگر بھارت کی اس پُنیہ بھومی کو خصوصی طور پر یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس میں وشو منڈل کی رہنمائی کے لئے اُدّچیہ کوٹی کے مہاپُرش آتے رہے ہیں۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ان تمام کی مجموعی تعداد بھی اس ہندوستان جنت نشان میں سب سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ ان تمام مہاپُرشوں میں بھگوان کرشن کا درجہ کسی سے کم نہیں وجہ یہ ہے۔ کہ جہاں بہت سے رہنمایان نے خالص مذہبی یا سیاسی شکل میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے وہاں سری کرشن جی نے ادھیاتمک اور راج نیتک طور پر دونو پہلوؤں میں ہماری صحیح رہنمائی کی ہے۔ اور ہر مشکل کشائی اس خوش اسلوبی سے کی ہے۔ کہ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ اور تا ابد اس کی یادگار رہنمائی جاریا کرے گی۔ یوں تو بھگوان کرشن کی بزرگی کے بیج اُن کے شُدھ انتہ کرن میں بال اور کشور اوستھا میں آچاریہ سندیپنی کے راج بھومی کے گورو کل سے لئے جا چکے تھے۔ مگر بعد ازاں چکرورتی چندر ونشی راجیہ کے سمپرک میں آنے پر تو آپ کی بزرگی آفتاب نصف النہار کی طرح قدم قدم پر چمکتی رہی۔

عین اس وقت جبکہ دھنُردھاری مہاویر ارجن دونو سیناؤں کو ناقوس جنگ بجاتے وقت اپنے سگے سمبندھیوں کو کورو دل میں کھڑے دیکھ کر نروِش ایک سچے کشتری کے کرتویہ سے دکھ ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ مہاراج کرشن نے کرم یوگ کا اپدیش کیا۔ اور یہی سار گربھت اپدیش گیتا جیسے گرنتھ کی رچنا کا باعث بنا۔ جس کی دِل آبھا آریہ اناریہ سب کے ہردیوں کو آکرشت کر لیتی ہے۔ جس کی سموہنی شکتی کا جادو مہذب اور غیر مہذب سبھی پر انایاس ہی چل جاتا ہے۔ جبکہ بائیبل کی طرح جو کہ کروڑوں انویائیوں کے پرچار کی لگن اور ہزاروں کرسچن سوسائیٹیوں کی مشنوا سپرٹ کی سہائتا سے کروڑوں کی تعداد میں بانٹی گئی۔ بھاری تعداد میں تقسیم ہی نہیں کی گئی بلکہ روحانیت کا چشمہ ہونیکی وجہ سے خود بخود اپنی صداقت نے دنیا کے سب دھرم انویائیوں کو جسنے اپنی طرف راغب کیا۔ اور گیان امرت پان کرا دیا پاتال دیش کے دکھیان دار شنک ودوان ایمرسن اور انگلینڈ کے پرسدھ ودوان کارلائل ہی اس کے برتی شرد ہا کے پشپ نہیں چڑھاتے رہے۔ بلکہ تھیوسوفسٹ سوسائیٹی اور رام کرشن پرم ہنس مشن آدی کے ہزاروں انگریز بھگت اور بودھ مسلمان

صوفی بھی اس گیان ساگر سے آتم پیاسا کو شانت کرتے رہے۔ راز معرفت کو سلجھانے والے اس پوتر گرنتھ کے ایک ایک شلوک کو پڑھ کر تہ دل سے یہ آواز آتی ہے۔ کہ مہاراج سچ مچ سارے سنسار کے روحانی مرشد یعنی گورو تھے۔

راج نیتی سے تعلق رکھنے والے بھگوان کے کارناموں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ ایک اُدّچیہ کوٹی کے سامراجیہ ادھارک اور سنستھاپک تھے۔ راشٹر کا کلیان ایک پرتنتر اور دھرم انکول سنگٹھت ٹھوس شکتی دوارہ ہی چاہتے تھے۔ سوار تھی۔ اتیاچاری اچاریہ اور امبھمانی شاسکوں سے انہیں بڑی گھرنا تھی۔ اسلئے انہوں نے بھیون بھر پراکرمی جراسندھ کو دنڈ دینے اور مہان شکتی شالا کوروؤں کے خلاف مظلوم اور دھرم نشٹھ پانڈوؤں کا پکش لیتے ہوئے یہ گھوشنا کی:

यतो धर्मस्ततो कृष्णः यतः कृष्णस्ततो जयः ॥

کہ جدھر دھرم ہوگا۔ اُدھر کرشن ہوگا۔ اور جدھر کرشن ہوگا ادھر ہی جے ہوگی۔ صحیح واقعات سے ناواقف اور دھرم کے اصلی تتو کو نہ سمجھنے والے لوگ اُن کی ذات مقدس پر الزام لگایا کرتے ہیں۔ کہ مہابھارت کے گھور سنگرام میں سری کرشن جھگڑا کرانے والے تھے۔ مگر مہابھارت کو پڑھنے سے کوئی سلیم عقل والا انسان یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ بھلا وہ انسان جو کہ ایک غریب سے غریب آدمی کے گھر میں ساگ کھا کر گذارہ کر سکتا ہو۔ اور راجسویہ یگیہ میں لوگوں کے پاؤں دھو سکتا ہو۔ وہ کس ذاتی غرض سے کوئی سازش کریگا دریودھن کی ماتا گاندھاری کے شبد جو اُس نے اپنے پتروں کی موت پر آنسو بہاتے ہوئے کہے تھے۔ کس طرح اس کا سمادھان کرتے ہیں

दुर्योधनस्यापराधेन शकुनेः सौबलस्य वा कर्ण दुःशासनाभ्यां च कुलेऽस्मिन् कुरुसंक्षयः

ارتھات:۔ دریودھن شکنی۔ سوبل۔ کرن اور دوشاسن وغیرہ کے اپرادھوں سے ہی کورو خاندان کی تباہی ہوئی ہے۔

کون اس بات کو نہیں جانتا کہ کوروؤں کے لگاتار مظالم نے یہ حالات پیدا کر دیئے تھے کہ جنگ ناقابل گریز ہو گئی تھی۔ مثلاً چھل سے یدھشٹر کو چیلنج دے کر جوا کھیلنا۔ بھری سبھا

میں ستی سادھوی دروپدی کا اپمان کرنا۔ جنگل میں جاتے ہوئے پانڈوؤں سے ہتک آمیز اور نفرت انگیز الفاظ میں مذاق کرنا۔ لاکھ کے محل میں ان کو جلا دینے کی سازش۔ تیرہ برس کی جلا وطنی سے لوٹنے پر بھی اُنکے حق کی دھوکسیں دبکر دبا رکھنا اور بار بار پرارتھنا کرنے پر بھی یدھ کئے بغیر سوئی کے ناکہ کے برابر بھومی دینے سے بھی انکار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان گھور اتیاچاروں کے ہوتے ہوئے بھی بھگوان مون دھارن کر کے چُپ چاپ دیکھتے رہتے تو کتنی بزدلی اور سچے کشتری کے فرض سے کوتاہی ہوتی۔ جیسا کہ وکھیات کوئی بھارودی نے اپنی کرتی میں کہا ہے۔ کہ

अमर्षशून्येन जनस्य जन्तुना न जातहार्देन न

شکتی ہین منشیہ کی مترتا سے نہ لابھ اور شترتا سے نہ ڈر۔ ارتھات اس کی ہستی ہی کچھ نہیں۔ پتامہ بھیشم نے अर्थस्य पुरुषो दासः کہہ کر خود بھگوان کے طرز عمل کی تائید ان الفاظ میں کی تھی۔

समयत्यागिनो लुब्धान् गुरूनपि च केशव। निहन्ति समरे पापान् क्षत्रियः स धर्मवित् ॥

ارتھ:۔ اے کرشن وہی اور نیائے کے نیموں کو بھنگ کرنے والے گوروؤں کو بھی سنگرام میں جو مار دیتا ہے۔ وہ سچا کشتری ہے۔

سچ مچ بھگوان نے اپنی اپوروبدھی اور نیتی کوشل سے اسمبری کورو شکتی کو دھوانس کر کے ایک پرتنتر اور وشال راجیہ سے سنگٹھت کر کے چکرورتی راجیہ کا اُدّھار کیا تھا۔ مجھے تو ان کی گیتا کے انتم شلوک میں لوک اور پرلوک کے سکھ اور شانتی کی جھلک نظر آ رہی ہے۔ جہاں مہاراج نے اپنے یہ سار بھوت اپدیش کرتے گرنتھ کی سماپتی کی ہے۔ کہ

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः। तत्र श्रीः विजयो भूतिः ध्रुवा नीतिः मतिर्मम।

ارتھ:۔ جہاں یوگیشور کرشن جیسے اور دھنُردھر ارجن جیسے شُردتا ہوں یقیناً وہاں شکتی۔ جے اور ایشوریہ ہی یہ درڑھ نشچے ہے۔

یہی آریہ جاتی اور اس دکھی سنسار کے کلیان کی سنجیونی ہے۔ اوم

"کرشن"

(از قلم مہاشہ لبّھ داس جی حسرت ضعیف آبادی مالاکنڈ)

اے کرشنِ ذی شکوہ بتا اب کہاں ہے تو
عالم میں ہے یا عرش پہ جلوہ کناں ہے تو

خورشید کی ضیا میں یا تاروں کی روش میں
یا کہ صنم ماہ میں ہی اب نہاں ہے تو

تیری تجلیوں کے ہیں جلوے ہزار ہا
ہو کر عیاں بھی آج نظر سے نہاں ہے تو

تیرا خیال جذبۂ قومی کی جان ہے
حُبِّ وطن کی گویا کہ روح رواں ہے تو

جاں بخش و جانفزا تیری بنسی کے زمزمے
کر دے جو اک فسوں وہ جادو بیاں ہے تو

جمنا کے تٹ پہ گوپیاں تجھ ڈھونڈ رہی ہیں
متھرا کی سرزمین کی آرونق کہاں ہے تو

اے کرشن سچ بتا تیرے وعدے کدھر گئے
آنے کے تیرے ہند میں چرچے کدھر گئے

کسی جاتی کا اتہاس ہی اس کی اونتی اور پتن کا پتہ دیتا ہے۔ جس جاتی کا اتہاس نہیں ہوتا وہ سبھیہ جاتی نہیں کہلا سکتی۔ یہی کارن ہے۔ کہ بھارت کے بدیشی اتہاس کاروں نے بھارت کو اسبھیہ ثابت کرنے کے لئے اس کے اتہاس کے ساتھ خوب دل کھول کر بےرحمی کا برتاؤ کیا ہے۔ ... اسے غیر قوم کے حکمرانوں نے موجودہ طریقہ ... یہ جاری کر کے ہمارے دماغوں کو بھی غلام بنا دیا ہے۔ تب سے اور بھی ہم اپنے اتہاس کو اور اس کی وبھوتیوں کو لاپرواہی کے درشٹی سے دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

جب تک اتہاس کو ٹھیک طور پر نہ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ جاتی سمان۔ جاتی گورو جاتی میں کبھی پیدا نہیں آ سکتی۔ کہا جاتا ہے کہ پرانے بھارت واسی اتہاس لکھنا نہ جانتے تھے۔ لیکن وید میں اتہاس ودیا کا ذکر۔ اوپنشدوں میں اتہاس کا ذکر۔ اتہاس شدید موجود۔ اور اتہاس کے موجودہ زمانے میں بھی انیک گرنتھ موجود۔ تس پر بھی ہمارے سکولوں اور کالجوں میں ننھے ننھے بچوں اور بچیوں کو یہ مہارنی رٹائی جاتی ہے کہ ہمارے پاس اتہاس نہیں ہے

میں نے ابھی گت ماس میں ہی دسوہہ اور جالندھر میں دو آریہ ہائی سکولوں کے طالب علموں سے یہ سوال کیا۔ کہ "تم کون ہو" میرے شہر کے کسی لڑکے نے ٹھیک اُتر نہ دیا۔ لیکن دو آریہ ہائی سکول جالندھر کے ایک لڑکے نے ڈرتے ڈرتے کہا "ہندوستانی" میں خود جانتا ہوں بالک آپ بھی جانتے ہو۔ کہ یدی یہ پرشن آپ پر کر دیا جاوے تو ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کرنی پڑے گی۔ جب ہمیں اپنے آپ کو اپنے دیش کے نام سے اپنا نام بتانا ہی نہیں آتا تو ہم کو دیش سے پریم۔ دیش کے اتہاس سے پریم۔ دیش کی وبھوتیوں سے پریم کیسے اُتپن ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی ستیہ ہے۔ کہ ہمارے اتہاس کے اندر امرت میں وِش بھی ملا ہوا ہے۔ مدتوں کی غلامی نے اور خود غرضوں کی خود غرضی نے ہمارے سُندر اتہاس کو گپوڑوں کا تھیلہ بنا دیا ہے۔ لاعلم شاگردوں کو تو بنانے کے لئے چالاک استادوں نے انیک من گھڑت قصے اتہاس کے نام پر گھڑ کر لال بوجھکڑ بننے کا یتن ہی پر تین کیا ہے نتیجہ تو یہ ہے۔ کہ ہیرے مٹی میں ملے ہوئے ہیں۔ ان کو نکالنے کا پرتین ابھی تک ہم نے کیا ہی نہیں ہے۔

بھلا ہو مہرشی دیانند سوامی کا! ان کے ان کے اپدیشوں سے کچھ لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں ادھر کبھی کبھی دھیان آ جاتا ہے۔ لیکن

بھارت ورش کی اتہاس میں بھگوان کرشن

(لیکھک شریمان پنڈت بھگت رام جی رشی دسوہہ ضلع ہوشیارپور)

اس کے انویائیوں کو اس دوبا کو سنوار کر اپنی جاتی کی اپنی سنتان اور سنسار کے سامنے دھرنے کا ساہس نہیں ہوا۔ آریہ سکولوں میں جب وید بھگوان کی بابت موجودہ اتہاس کی کتابوں میں دیئے ریمارکس پڑھانے میں گھرنا نہیں ہوتی تو یہ بھلے لگ مکمل اتہاس کو کھوج کریں گے۔ یہ خیال ابھی دُور کا ہے

کیا۔ انہوں نے ہی ان کی بانی کو جو گیتا روپ میں ہے۔ قلمبند کر کے امر کر دیا ہے۔

مہابھارت کے کرشن چندر کو بھاگوت کے کرشن چندر سے اور دوسرے پورانوں کے کرشن چندر سے مقابلہ کرو۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔

مہابھارت میں ورنن کئے ہوئے بھگوان

کھری کھری

(نتیجۂ فکر شریمان ماسٹر میلارام جی برق بی۔اے شاہ پور)

کھری کھری نہ سناؤں تو رام نام نہیں | کسی کا دل میں دکھاؤں یہ میرا کام نہیں
نہیں ہے پاس تمہیں بھی کبھی بزرگوں کا۔ | میرا جو کرشن ہے وہ نفس کا غلام نہیں
بجائی بنسری گیتا کی میرے یوگی نے | کرے جو نفس پرستی وہ میرا شام نہیں
کہا کرو نہ کبھی گوپی ناتھ تم اُس کو | وہ پریم یوگی تھا اس میں ذرا کلام نہیں
کرو ہمیشہ بزرگوں کو یاد عزت سے | تمہارے منہ میں زباں ہے جو بے لگام نہیں
خدا خدا کو کہو آدمی نہیں ہے خدا | یہ حکم وید ہے میرا کوئی کلام نہیں

پھری زباں نہ تمہاری جو بدزبانی سے
جلا کے خاک نہ کردوں تو برق نام نہیں

افسوس!

ہمارے اتہاس میں مہابھارت کا زمانہ ایک خاص زمانہ ہے۔ اس اتہاس کا لکھنے والا مہرشی وید ویاس جی ہی ویدانت درشن کے کرتا ہیں۔ جو شاستر پرماتما کی ہستی کے ثبوت میں ہے۔ بھگوان وید ویاس سچے اتہاسک تھے۔ جنہوں نے اپنی پیدائش کی ہسٹری کو نہیں چھپایا۔ انہوں نے انند کند بھگوان کرشن چندر کی اہلک گھٹناؤں کو مہابھارت میں سب سے اول پیش

کرشن کو ہم ایک مہان جاتی نرمان کرنے والا ویر۔ بودھا۔ نیتی نپن۔ دیش ہتیشی آدی انیک گنوں کا ہیرو دیکھتے ہیں۔ اور دوسرے گرنتھوں میں ہم اُسے "رادھا" کے ساتھ ملا ہوا۔ "رادھا کرشن"۔ ہم آج تک رادھا کو بھگوان کی گیتا میں نہ پا سکے۔ اس کو مہابھارت کے پربوں میں نہ دیکھ سکے۔ لیکن آج بھی گلی کوچوں میں بھگت سنگیوں کی سنگتوں میں رادھے شیام رادھے شیام "آ جا رادھے" "تم جا کرشنا" کے گیت

ہی کرشن کے پرسن ہو رہے ہیں "رادھے دیوی کون تھی؟ کیا ان کی بیاہتا استری تھی؟" ان پرشنوں پر سوچنا ہی ہم نہیں چاہتے۔ رادھا کا ذکر بھاگوت میں بھی تو نہیں ہے۔

بات یہ ہے کہ اتہاس کی شُندر مورتی اندھ وشواش اور اندھی بے شردھا۔ بے سر پیر کی بھگتی نے اچھا دت کی ہوئی ہے جب کہ بھگتی کا دریا امنڈتا ہے تو اتہاس چھپ جاتا ہے۔ اس سے جو انرتھ ہوتا ہے۔ وہ ذیل کی گورکھ منٹرت کتھا سے صاف ہو جائے گا۔

۱۸۹۷ء میں مشن سکول ملتان میں ہمارے ہیڈ ماسٹر مسٹر نگر جی تھے۔ ہماری کلاس نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ عیسائی کیسے بنے۔ آپ نے فرمایا ہم بی۔اے کلاس میں ۳۰ ہندو لڑکے پڑھتے تھے۔ ہمارے عیسائی استاد نے ایک دن دو تصویریں دیوار پر ٹانگ کر ہم سے پوچھا تم کونسا خدا پسند کرتے ہو۔ ایک تصویر تو جب بر ہم چاری عیسٰے مسیح کی تھی جو سولی پر لٹکا ہوا تھا۔ خون بہ رہا تھا۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ "اے پتا ان کو کھشما کرو یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ دوسری تصویر پر چیر ہرن لیلا کا درشیہ تھا۔ بالک کرشن برکشن پہ بیٹھے ہیں کپڑوں کا ناندہ ہاتھ میں ہے۔ کچھ دیویاں تالاب میں ننگی آدھی پانی میں ان سے وستروں کو ہاتھ اٹھا کر مانگ رہی ہیں"۔

قدرتاً سب لڑکوں نے ان تصویروں کو دیکھ کر اور انجیل کے اُپدیش سے متاثر ہو کر کہہ دیا کہ ہم عیسے کو خدا مانتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بتایا۔ کہ ہم کو گرجا میں جا کر عیسائی بنایا گیا۔ اس کے بعد وہ رو پڑے اور کلاس سے چلے گئے۔ دوسرے دن کہا۔ کہ بھگتا کاش ہم کو تمہاری تعلیم ہوتی تو ہم عیسائی نہ ہوتے نے جھٹ کہہ دیا تھا کہ ہم ان گپوڑوں کو نہیں مانتے۔

اتہاس چر تر درشک ہے۔ بھگتی اندھی ہے۔ اس کا کہنا ہے "سمرتھ کو نہیں دوش گوسائیں"۔ لیکن کیا میرا ہردیش بھگوان کرشن بھی اندھی بھگتی کا اُپدیشک ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تین کالوں میں نہیں۔ جب تک گیتا کے گیت موجود ہیں۔ تب تک بنسی کی مدھر دھنی سنائی دیتی رہے گی۔ یوگی راج بھگوان کرشن اپنے پریہ متر۔ بندھو۔ شِش کو ایک گیت سناتے ہیں۔ آپ بھی سنو۔

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदे-
वेतरो जनः। स यत्प्रमाणं
कुरुते लोकस्तदनुवर्तते॥

گیتا تیسرا ادھیائے شلوک ۲۱

آریہ ہندو جاتی کی سیوا میں چند وچار

لیکھک شریمان لالہ سنام رائے جی ایم۔ اے

(۱)

موجودہ ہندو جو کچھ کرتے ہیں اپنے بچاؤ کے لئے کرتے ہیں۔ جب اُن پر کوئی غیر قوم زبردستی کرتی ہے تو انہیں ہوش آتا ہے۔ پھر وہ مدافعانہ تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی انہیں نہ ستائے تو وہ مست رہتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ نامعلوم کب ستانا شروع ہو جائے! الغرض ہندو قوم on the defensive (اپنے بچاؤ کی لکیر) کی عادی ہو چکی ہے۔ اس کے موجودہ لیڈر بھی یہی اپدیش دیتے ہیں کہ مدافعانہ تدابیر سے مطمئن رہو لیکن کیا تاریخ بھی ہمیں یہی سکشا دیتی ہے۔ کیا on the defensive والی قوم کبھی شان کے ساتھ زندہ رہی ہے؟ اتہاس کال سے پہلے کی بابت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن اتہاس کال کی تاریخ تو یہ حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ جس قوم نے جارحانہ رویہ اختیار نہیں کیا اس نے کبھی ویرس یعنی شوریتا حاصل نہیں کی۔ یا تو تمام دنیا ایک گھر بن جائے اور سب کے مفاد یکساں ہو جائیں۔ ورنہ جب تک دشمنی کا جذبہ موجود ہے تب تک وہ قوم ہمیشہ گھاٹے میں رہے گی۔ جو صرف on the defensive رہے گی۔ جو صرف گھاٹ لگائے گی یہ پنجابی کہاوت ہے۔

بوہے آئی جنج۔ تے وِنھو کڑی دے کن

سو ٹھیک یہی حال on the defensive والی قوم کا ہوتا ہے۔ جب جارحانہ رویہ اختیار کرنے والی قوم دروازہ پر آجاتی ہے تب اسے پتہ چلتا ہے پھر اس کی تیاری کیا کر سکتی ہے۔ تاریخ کا تو فیصلہ ہے کہ on the defensive والی قوم آہستہ آہستہ بالکل ہی غافل ہو جاتی ہے۔ اُس کے اندر سے شوربیرتا چلی جاتی ہے۔ اور پھر وہ ہر وقت غیروں کے مظالم کا شکار بنی رہتی ہے۔ کیا ہندوؤں نے کبھی اس حقیقت پر غور کیا ہے؟

(۲) مہاتما بدھ نے خالص پریم کا پرچار کیا۔ دشمن کو پریم سے جیتنے کا پرچار کیا۔ راجہ اشوک کے زمانہ میں یہ نسخہ کافی حد تک کامیاب ہو گیا۔ غرض جب تک ہندو ہی ہندوستان میں حکمران رہے پریم کا نسخہ استعمال ہوتا رہا۔ لیکن جونہی کہ ہندوؤں سے راج چھن گیا اور غیر اقوام ہندوستان میں آگئیں سارا نقشہ ہی بدل گیا۔ بدھ دھرم کے بھکشوؤں کا بُرا حال ہوا اور مسلمانوں نے اُن کے سر اس طرح تن سے جدا کئے جس طرح درخت کا اوپر کا حصہ کاٹ لیا جاتا ہے۔ پریم کا فلسفہ ناکام رہ گیا۔ آج کل ہندو پھر اسی خیال میں مست ہو رہے ہیں کہ دنیا میں پریم کی فتح ہے۔ مہاتما گاندھی کی روحانی شکتی کو پریم کی فتح تصور کرتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی خیال نہیں کرتے کہ مہاتما گاندھی کے پریم نے انہیں لوگوں پر اثر کیا ہے جن کے دل کے اندر پریم موجود تھا۔ اگر پریم کی فتح ہو چکی ہوتی تو کانگریس کے اندر سے کم از کم سنرو۔ پاسی۔ بازی دُور ہو چکی ہوتی۔ نیز مہاتما گاندھی کا اثر بابا کھڑک سنگھ۔ مولانا شوکت علی پر کیوں نہیں ہو گیا مہاتما گاندھی نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن جب کئی اصحاب کھدر بھنڈاروں کا روپیہ کھا گئے۔ تو گاندھی جی نے یہ مشورہ دیا کہ اُن کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جائے۔ اور کون اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ جب ہندوستان آزاد ہو گا تو اسے فوج اور پولیس نہ رکھنی پڑے گی؟ الغرض پریم کی فتح خاص حد تک ہے۔ سب آدمیوں پر اس کا جادو نہیں چلتا۔ باقی اقوام تو اس حقیقت سے آگاہ ہیں لیکن ہندو قوم پریم کے اس جھوٹے تخیل سے سارا راج پاٹ گنوا کر بھی پھر اس کے جادو میں آجاتی ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ایک مہاتما اپنے عالمگیر پریم کے جذبہ کے زیر اثر خوشی خوشی اپنی جان پر کھیل سکتا ہے اور باوجود اشتعال کے اپنی محبت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا لیکن یہ کہنا کہ خالص پریم سب دنیا کو مسخر کر سکتا ہے تو تاریخی حقیقت سے آنکھیں موندنا ہے۔

(۳)

ہندو یہ کہتے ہیں کہ استری پرش کی اردھنگنی ہے استری اور پرش مل کر جوڑہ بنتے ہیں۔ دونو ایک دوسرے کا نصف ہے اور مل کر کُل بنتے ہیں۔ شاستروں کی رو سے پتی برت دھرم اور استری دھرم دونو لازمی ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن ایک مرد بیک وقت ایک سے زیادہ استریوں سے شادی کر سکتا ہے۔ لیکن ایک استری بیک وقت ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔ ایسا کیوں؟ استری کا دیہانت ہو جاتا ہے ابھی اُس کی راکھ ٹھنڈی نہیں ہونے پاتی کہ فوراً مرد کی شادی کا انتظام ہو جاتا ہے۔ لیکن پرش مر جاتا ہے تو استری کو شادی نہیں کرنے دیا جاتا؟ کیوں؟ کس شاستر میں یہ لکھا ہے کہ رنڈوا مرد تو شادی کرے لیکن ودھوا نہیں؟ استری اور پرش دونو کافی عرصہ وواہت رہتے ہیں۔ کوئی سنتان پیدا نہیں ہوتی۔ ماتا پتا۔ رشتہ دار اڑوس پڑوس یہی کہتے ہیں کہ پُرش کی دوسری شادی کردو۔ لیکن یہ کوئی نہیں کہتا کہ استری کی دوسری شادی کردو۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پرشوں کی نسبت استریاں کہیں زیادہ برہم چارنیاں ہیں؟ اور اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر قصور عورت کا ہے یا مرد کا؟ بجائے مرد کے اگر عورت کو دوبارہ شادی کی اجازت دی جائے تو کیا یہ ٹھیک نہ ہو گا؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جن عورتوں کے مردوں کی کمزوری کے باعث اولاد نہیں ہوتی۔ لیکن دوسری شادی پھر بھی کمزور مردوں کی کر دی جاتی ہے تو ان میں سے کئی عورتیں درپردہ نیوگ کی شرن لیتی ہیں۔ یہ ایک کھلا راز ہے۔ کیا وہ ہندو جو ہر وقت نیوگ کے خلاف نامناسب الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں کیا وہ کبھی یہ سوچنا گوارا کرینگے کہ اگر اولاد نہ پیدا ہونے کا کارن مرد کی کمزوری ہو تو سنتان اُتپتی کا ذریعہ کیا ہے؟ کیا ہندو یہ نہیں سوچ سکتے کہ مرد اور عورت کے موجودہ تعلقات شاستروں کے آدھار پر نہیں ہیں بلکہ گراوٹ کے زمانہ میں یہ مردوں کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق ہیں۔ شاستروں میں تو مرد اور استری کا درجہ بالکل برابر ہے اور جس کا قصور ہو سزا اُسے ملنی چاہیئے۔ اگر عورت سنتان کے ناقابل ہو تو مرد دوبارہ شادی یا نیوگ کرے اور اگر مرد ناقابل ہو عورت کو دوبارہ شادی یا نیوگ کی اجازت ملنی چاہیئے۔ کیونکہ اولاد کے پیدا نہ ہونے کا الزام عورت پر لگایا جاتا ہے اس لئے مرد دوبارہ شادی کر لیتا ہے۔ عورت کو دوبارہ شادی کی اجازت نہیں اس لئے خفیہ طور پر نیوگ کی شرن لی جاتی ہے۔ اسے ہی رشی دیانند جی مہاراج قانوناً اور اخلاقاً رائج کرانا چاہتے تھے۔

(۴)

ریل میں سورن ہندو بلا چون وچرا دلت بھائی کے ساتھ اکٹھا سفر کر سکتے ہیں۔ ریل کے نلکوں سے اُن کے ساتھ اکٹھا پانی پی سکتے ہیں۔ جہاں کنوئیں نہیں ہیں اور نہر کے پانی کو ڈگیوں میں جمع کیا جاتا ہے وہاں یہی ہندو ہریجنوں کے ساتھ ایک ہی ڈول سے اس پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ الغرض جہاں ہندوؤں کا چارہ نہیں چلتا۔ جہاں ان کی ارتھ سدھی ہوتی ہے وہاں یہ ہرگز چھوت چھات کا سوال نہیں اُٹھاتے۔ لیکن جب قومی نکتہ نگاہ سے چھوت چھات کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یا ہریجن بھائیوں کو مندروں میں داخل کرنے کا سوال آتا ہے تو یہی ہندو واویلا مچانے لگ جاتے ہیں۔ گویا کہ اپنی ذات کے لئے آپت کال جائز ہے۔ لیکن اپنی قوم کے لئے نہیں۔ نیز جب یہی اچھوت غیر مذاہب کی شرن لے لیتے ہیں تو پھر سورن ہندو بالکل نہیں بولتے۔ اسی لئے کنور سکھ لال آریہ مسافر نے خوب کہا ہے

گر ہو تو تمہاری کوڑھی تو تم چشم نم کرو

گم قوم سے ہوں نسل تو مطلق نہ غم کرو

اپنی ذات پر آپ بنے یا مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو چھوت چھات کا مسئلہ ذرا نہیں ستاتا لیکن جب قوم کا سوال ہو تو پھر سر توڑ مخالفت کی جاتی ہے ایسا کیوں؟ کیا ہندو جاتی کا یہی روگ اسے تباہ و برباد نہیں کر رہا؟ یہ قوم سامایک ترقی کی بجائے اپنی انفرادی ترقی میں مست ہے۔ اور کسی سوال کو قومی نکتہ نگاہ سے نہیں سوچتی۔ جہاں دیگر اقوام کم و بیش سوسائٹی کے لئے زندہ ہیں اس کی کثیر تعداد اپنے دُکھ سکھ۔ ہانی لابھ کا ہی خیال کرتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی صدیاں ان کا سنگھٹن نہیں ہو سکا۔

اور بھی کئی وچار ہیں جنہیں پیش کیا جا سکتا ہے لیکن سردست اتنے ہی کافی ہیں۔ پھر کبھی موقع ملا تو اُن پر بھی خامہ فرسائی کی جائے گی۔ اب ناظرین ان چند وچاروں پر سوچتے ہوئے یوگراج کرشن کے شاندار جیون چرتر اور ان کی گیتا پر غور کریں۔ آپ کو ان باتوں کا حل دکھلائی دے گا اور آپ یہ محسوس کریں گے کہ کرشن مہاراج اور آریہ سماجیوں کی پوزیشن قریب قریب ایک سی ہے۔ ویدک دھرمی چکرورتی راجیہ کے دلدادہ رہے ہیں۔ اور چونکہ ان کا دھرم پرماتما کا دیا ہوا ہے اس لئے اس کے پھیلانے میں کوشاں رہے ہیں۔ جس دھرم کے انوپائیوں کا آدیش ہی ان کے لئے چکرورتی راجیہ ہو وہ on the defensive کیسے رہ سکتے ہیں وہ تو اپنے دھرم کو پرماتما کا دیا ہوا سچا سمجھ کر ساری دنیا کو اس کے جھنڈے تلے لانا اپنا پرم دھرم خیال کریں گے۔

بدھ بھکشوؤں کی مانند ویدک دھرمی محض پریم کو ہی کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ پریم پورک دھرم انوسار اور یتھا یوگیہ برتاؤ لازمی سمجھتے ہیں۔ ویدک دھرمیوں کا پرماتما پریم سروپ ہی نہیں بلکہ اُس کے اندر ادرگت بھی ہیں۔ اسی طرح سے استری اور پرش کے تعلقات میں دونوں کے ادھیکار برابر ہیں۔ دونوں کے لئے نیوگ لازمی ہے۔ اور فی زمانہ درپردہ اس پر عمل بھی ہو رہا ہے لہذا کرشن مہاراج کا جنم دن مناتے ہوئے ویدک دھرم کی تعلیم پر ہمیں غور کرنا چاہیئے تاکہ جھوٹے خیال دل سے دور ہو کر سچی سکشا کا سکہ ہمارے دلوں پر جمے۔ کرشن چندر کی تعلیم تقریباً ویدک دھرم کی سکشا کے مطابق ہے۔ ہم کرشن جی کی نقل کر کے دن کرشن چندر کو صرف راس اور رنگ کا دلدادہ ہی نہ سمجھیں بلکہ انہیں دین اور دنیا دونوں میں سرخرو کرنے والا اور ویدک دھرم کے مطابق چلنے والا سمجھ کر باطل عقائد کو اپنے دل سے کوڑے کرکٹ کی طرح جھاڑ دیکر باہر نکال دیں۔

آریہ ویر کی اشاعت کو بڑھا کر

اپنے کرتویہ کو پالن کریں!

شریمد بھگود گیتا اور کرشن اوتار

(لیکھک شریمان پنڈت وشو ناتھ جی پردھان آریہ سماج۔ لائل پور)

مہابھارت کو آریہ سماج اتہاس میں پرمانک پُستک مانتا ہے۔ لیکن دُوسرے گرنتھوں کی طرح اس میں تین چوتھائی ۳/۴ سے بھی زیادہ ملاوٹ ہو چکی ہے۔ شریمد بھگود گیتا مہابھارت کا ایک حصّہ ہے۔ اور اس کے بھیشم پرو کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس میں یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۲ کی ویاکھیا روپ میں اناسکت یوگ کا بڑا سُندر اور دسترت ورنن ہے۔ اس لئے دُنیا بھر کے برہم جگیاسو ودوان اِس کو پڑھ کر وجد میں آنے لگتے ہیں۔ آریہ سماج بھی اِس کو ایک آرش گرنتھ مانتا ہے۔ لیکن ملاوٹ سے یہ بھی خالی نہیں۔ اِس لئے گیتا میں لکھی بعض پورانک باتوں کی ذمہ واری آریہ سماج نہیں لے سکتا۔ تتھاپی اس ملاوٹی حصّہ کو چھوڑ کر مہابھارت منوسمرتی آدی گرنتھوں کی طرح گیتا کا دھرم میں پرتہ پرمان ہمیں سویکار ہے ؎

اوتار کا سدھانت اویدک ہے۔ بُدھ مذہب کے جاری ہونے کے بعد بھارت ورش میں مردم پرستی کا آغاز ہوا۔ بودھ دھرم نے ایشور کی ہستی سے انکار کر دیا۔ لیکن بُدھ بھگوان کو ایشور کے سمان مان لیا۔ جس طرح سے آجکل رادھا سوامی مت کے آگرہ مٹھ سے الگ ہو کر ویاس آدی ستھانوں میں الگ الگ گدیاں قائم ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بُدھ دھرم سے ملتا جُلتا جین مت قائم ہو گیا اور انہوں نے ایک بدھ کی جگہ اپنے چوبیس تیرتھنکر مان کر اپنے مت کو پراچین سدھ کرنے کی کوشش کی۔ بُدھ مذہب کی طرح جین مت بھی ایشور کی ستا سے مُنکر لیکن اپنے تیرتھنکروں کو ایشور کے تلیہ ماننے لگا۔ اس زمانہ میں سارے بھارت ورش میں بدھ اور جین مت پھیل رہا تھا۔ اور بھوشیہ پوران کے کہنے مطابق دس کروڑ آریوں میں صرف پانچ لاکھ نے وید شاستر اور رشی منیوں سے اپنا تعلق قائم رکھا۔ باقی سب کے سب بودھ اور جین بن گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے عام طور پر خاص خاص انسانوں کو ہی پرماتما کہنا شروع کر دیا۔ لوگوں کی اس ذہنیت نے پانچ لاکھ بچے آریوں کے دل پر بھی اثر کیا۔ اور انہوں نے اپنے آریہ بزرگوں کو بھی جینیوں اور بُدھوں کی طرح ایشور

کہنا شروع کر دیا۔ اور ان میں مچھ کچھ وغیرہ کا اضافہ کر کے جینیوں کی طرح پُورے چوبیس اوتار مان لئے۔ اِس سدھانت کے جین اور بودھ دھرم سے اخذ کرنے کا بڑا بھاری ثبوت بودھوں کے مہاتما بُدھ اور جینیوں کے تیرتھنکر رشب دیو کو چوبیس اوتاروں میں شامل کر لینا ہے۔ بھاگوت آدی پرانوں میں یہ دونو نام اوتاروں کی فہرست میں لکھے ہیں۔ جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔ اس سے ایک محقق پہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اوتار کا سدھانت بھی پراچین ویدک سدھانت نہیں۔ بلکہ مورتی پُوجا کی طرح بودھ اور جینیوں کے سنسرگ سے آریہ جاتی کے اصولوں کا ایک جزو بن گیا ؎

شریمد بھگوت گیتا کو اوتار سدھانت کا پرتی پادک کہا جاتا ہے۔ اور جب کسی پورانک بھائی سے اِس وشہ میں بات چیت ہوتی ہے تو وہ جھٹ پٹ گیتا کے چوتھے ادھیائے کا "یدا یدا ہی دھرسیہ" یہ شلوک پڑھ کر سری کرشن جی کو اوتار سِدھ کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ گیتا ہرگز ہرگز اوتار سدھانت کی پُشٹی نہیں کرتی۔ بلکہ اِس کا کھنڈن کرتی ہے ؎

پرتھم میں پاٹھکوں کے سامنے گیتا ادھیائے دو کا بارھواں شلوک پنڈت نرسنگھ پرشاستری کی بھاشا ٹیکا کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اُس پر اگر ہمارے پورانک پنڈت وچار کریں۔ تو اوتار کا دعویٰ کبھی نہ کریں۔ شلوک یہ ہے۔

न त्वेवाहं जातु नासं न त्वंनेमे
जनाधिपा: । न चैव न भवि-
ष्यामः सर्वे वयमतः परम्॥
(गीता २-१२)

ٹیکا۔ سری کرشن جی نے کہا۔ ہے ارجن کیا مَیں تم اور یہ راجے پوروکال میں نہ تھے۔ اور کیا آگے ہم سب نہ ہونگے۔ کنتو ہم سب تھے۔ اور آگے بھی ہونگے۔ کیونکہ آتما کا کبھی ناش نہیں ہوتا ؎

اس شلوک میں شری کرشن چندر جی نے اپنے آپ کو ارجن اور سب راجاؤں کی شرینی میں رکھ کر اُن کی طرح ہی اپنا اگلا اور پچھلا جنم مانا ہے۔ اور اپنی آتم ستا کو سویکار کیا ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو ایشور کا اوتار مانتے تو ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے تھے۔

اب ہم گیتا کے چوتھے ادھیائے کے شلوک پر وچار کرتے ہیں۔ اِس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس شلوک کو پہلے شلوکوں کے ساتھ مل کر پڑھا جائے۔ اِس کے لئے ہم اِس ادھیائے کے آٹھوں شلوک درج کرتے ہیں۔

श्री भगवानुवाच ।
इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवान-
हम व्ययम्। विवस्वान्मनवे-
प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत्॥
४-१ एवं परम्पराप्राप्तमिमंराजर्षयो विदुः। स कालेनेह म-
हता योगो नष्टः परंतप॥२॥
स एवायं मया तेऽद्य यो-
गः प्रोक्तः पुरातनः भ-
क्तोऽसि मे सखा चेति र-
हस्यं ह्येतदुत्तमम्॥ ३॥
अर्जुन उवाच— अपरं भ-
वतो जन्म परं जन्म विव-
स्वतः। कथमेतद्विजानीयां
त्वमादौ प्रोक्तवानिति॥४
श्री भगवानुवाच— बहूनि
मे व्यतीतानि जन्मानि
तव चार्जुन। तान्यहं वे-
द सर्वाणि न त्वं वेत्थ प-
रंतप॥५॥ अजोऽपि सन्न-
व्ययात्मा भूतानामीश्वरो-
ऽपि सन्। प्रकृतिं स्वामधि-
ष्ठाय संभवाम्यात्ममायया॥
६॥ यदा यदा हि धर्मस्य

بھگوان کرشن کا مہتو

(از قلم شری پنڈت کانشی رام جی شانت احمد پور سیال ضلع جھنگ)

کرشن راج مہاراج سرتاج یوگی گیان وان ودوان فہیم ہوئے
آپ نے پُرش وارجن نوں گیان دے کے بھارت ورش وِچ قابل تعظیم ہوئے
اِندری سنیم تے یوگ اُپدیش کر کے نیتی وان تپسوی حلیم ہوئے
شانت دیال گئو پال ہمدرد سچے یوگی ویر سُدھیر عظیم ہوئے

وحدانیت دا پاٹھ پڑھائے اوتم اوم جاپ دا شُدھ اپدیش کر گئے
سار لوگ سنیوگ تے یوگ والا سار ادس کے دُور کلیش کر گئے
گیان آتما تے پرماتما دے دور بھگتاں دا بھرم ہمیش کر گئے
شانت گیتا دا گیان پھیلا کے تے سبھیہ آریہ ورت دا دیش کر گئے

جیکر دوستو کرشن دی چاہو بھگتی اُہدے گُناں دے چلو انکول پیارے
گیتا گیان دے وِچ سنان کرو صاحبِ عمل دا ملو معقول پیارے
بُت پوجیاں کرشن نہ مل سکے گیتا گیان ہی راہ حصول پیارے
شانت دل توں دُوئی نوں دُور کرنا بھگوت پراپتی دا شُدھ اصول پیارے

ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य त-
दात्मानं सृजाम्यहम् ॥७॥
परित्राणाय साधूनां वि-
नाशाय च दुष्कृताम् ।
धर्मसंस्थापनार्थाय
संभवामि युगे युगे ॥८॥

لفظی ترجمہ۔ شری کرشن جی نے کہا۔ اس اوناشی گیتا یوگ کو میں پہلے وِدسوان نام کے راجہ کو کہہ چُکا ہوں۔ ودسوان نے منو سے کہا منو نے اِکشواکو کو بتایا۔ گیتا ۲ اس طرح پراپت اس کو راج رشیوں نے جانا۔ لیکن مدت سے یہ یوگ نشٹ ہوگیا تھا۔ (۲) وہی سناتن یوگ آج تجھے بتلایا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت اور مِتر بھی ہے۔ اور یہ یوگ ایک اُتم اہسیہ ہے۔ (۳) ارجن نے پوچھا۔ آپ کا جنم اب ہُوا ہے۔ ودسوان بہت پہلے ہو چکا ہے۔ میں اس کو کیسے مانوں کہ آپ نے ودسوان کو اُپدیش کیا تھا۔ (۴) شری بھگوان نے جواب دیا میرے اور تیرے بُہت جنم گذر چکے ہیں۔ مَیں اُن کو جانتا ہوں۔ لیکن تو نہیں جانتا (۵) مَیں اجنما اور امر ہوں۔ بھوتوں کا سوامی بھی ہوں۔ لیکن اپنی پرکرتی کا ادھشٹاتا بن کر اپنی مایا سے اُتپن ہوتا ہوں۔ (۶) جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے اور پاپ بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت اپنے کو پیدا کرتا ہوں۔ (۷) سادھوؤں کی رکشا کے لئے پاپیوں کے ناش کے لئے اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے یُگ یُگ میں پیدا ہوتا ہوں ؂

اب اِن شلوکوں پر مفصلہ ذیل طریقہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے ؂

(۱) مہابھارت کے یُدھ کے وقت ارجن کی عُمر ۶۵ سال کی اور اِسی قدر عمر شری کرشن جی کی تھی۔ شری کرشن یُدھشٹر اور بھیم دونوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ یہ مہابھارت سے سِدھ ہے۔ ۶۵ سال کی عمر تک دونوں نے مِتر بن کر بُہت سا وقت ایک ساتھ گذارا۔ لیکن ارجن شری کرشن جی کو انسان ہی سمجھتا رہا۔ اوتار نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ یہ سوال کیسے کر سکتا تھا۔ کہ آپ کا جنم اب ہُوا۔ گذشتہ زمانہ میں ہونے والے ودسوان کو آپ نے کیسے اُپدیش کیا ؂

(۲) شری کرشن جی نے بھی جواب دیتے ہُوئے اپنے اوتار ہونے کی بات نہیں کہی۔ صرف یہ کہا کہ میرے اور تیرے بہت سے جنم گذر چکے ہیں۔ تو ان کو نہیں جانتا مَیں جانتا ہوں۔ یعنی مَیں نے اپنے گذشتہ جنم میں جب کہ ودسوان ہُوا اُسے اِس یوگ کا اپدیش کیا تھا۔ شری کرشن جی نے اس شلوک میں ارجن جیو جیسے ہی اپنے پہلے جنم مانے ہیں۔ اس لئے اپنے جیو ہونے کا صاف طور پر ذکر کیا ہے۔ اوتار کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس اگلے شلوکوں میں بھی اپنے ایسے ہی جنموں کا ذکر ہے۔ نہ کہ اوتار ہونے کا ؂

(۳) اِن شلوکوں میں کیا! ساری گیتا میں!! نہیں نہیں!!! مکمّل مہابھارت کے اٹھارہ پربوں میں اوتار کا لفظ ہی نہیں آیا۔ اِس اوستھا میں گیتا شری کرشن جی کو اوتار کیسے بتلا سکتی ہے ؂

(۴) اگر ہمارے پورانک بھائیوں کے خیال کے مطابق شری کرشن جی اپنے جنموں کا مطلب اوتار ہونا ہی بتلا رہے ہیں۔ تو ودسوان کو بھی کوئی اوتار لے کر گیتا کا اپدیش کیا ہوگا لیکن اس اوتار کا نام اٹھارہ پوران اور اٹھارہ اُپ پورانوں میں بھی نہیں ملتا۔ اس سے یہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ یہاں شری کرشن چندر جی اپنے آپ کو جیو مان کر ہی اپنے گذشتہ جنموں کا ذکر کر رہے ہیں ؂

اعتراضات

سوال (۱) جیو اپنے پہلے جنم کا حال نہیں جان سکتا لیکن شری کرشن اپنے انیک جنموں کو جانتے ہیں۔ اِس لئے یہ اوتار ہی تھے۔

جواب۔ یوگ درشن میں رکھا ہے۔

संस्कार साक्षात्करणात्पूर्व
जाति ज्ञानम् ॥

سنسکاروں کے ساکشات کر لینے سے جیو اپنے گذشتہ جنموں کو [illegible] سکتا ہے۔ چونکہ شری کرشن چندر جی یوگیراج تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ ناممکن نہیں۔

سوال (۲) اپنے آپ کو شری کرشن جی نے بھوتوں کا ایشور پرکرتی کا ادھشٹاتا کہا ہے۔ یہ شبد ایشور کے لئے ہی ہو سکتے ہیں ؂

جواب۔ جیو آتما بھی اپنے شریر میں اِس کے پرکرتی کے بنے ہُوئے اور پانچ تتوں میں تقسیم ہونے سے پرکرتی اور بھوتوں کا سوامی ہے۔ ویسے بھی یہ منش شریر میں اُتپن ہو کر پرکرتی اور تتوں کو وش میں کر کے انیک پرکار کے کاریوں کو سِدھ کرتا ہے ؂

سوال (۳) جیو آتما کو پرماتما جنم دیتا ہے۔ لیکن شری کرشن جی نے خود جنم لینا کہا ہے۔ ایسا جنم ایشور کا اوتار ہی ہو سکتا ہے۔

جواب۔ جیسا کہ ایک دوکاندار گاہک کو کہتا ہے۔ کہ مَیں تمہیں اِس سودا میں بڑی رعایت دے رہا ہوں۔ دراصل میں یہ رعایت مالک کی طرف سے ہوتی ہے۔ اسی طرح شری کرشن جی نے کہا۔ اور اس طرح سب لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اس جنم میں تو مجھ سے کچھ نہیں ہُوا۔ اگلا جنم لیکر خوب تپ کرونگا۔ وغیرہ۔

سوال (۴) شری کرشن جی کا جنم شرطیہ ہے۔ یعنی جب دھرم کی ہانی اور پاپ بڑھتا ہے۔ تب جنم لیتا ہوں۔ جیو آتما اپنے کرم پھل بھوگ کیلئے ہمیشہ جنم لیتا رہتا ہے۔ اِس لئے یہ ذکر اوتار کا ہے نہ کہ جیو کے جنم کا۔

جواب۔ اگر گیتا کے شلوکوں کا یہی مطلب ہوتا۔ تو گیتا $\frac{2}{12}$ اور $\frac{4/5}{5}$ میں شری کرشن جی اپنے جنموں کو اور ارجن جیسے جیووں کے بیان نہ کرتے۔ یہاں युगे युगे شبد کا مطلب تو ہر ایک یُگ یعنی ہر سمے میں ہے۔ اس لئے وہ بھی دوسرے جیووں کی طرح جنموں کے ایک سلسلہ میں بندھے تھے لیکن ہر جنم میں دھرم کی وردھی اور پاپ کا ناش کرتے رہے ؂

بھارت ورش کے اتہاس - بقیہ صفحہ (۱۱)

(اے ارجن) شریشٹ پُرش جو جو آچرن کرتے ہیں۔ انیہ پُرش بھی اُسی کا انوکرن کرتے ہیں ارتھات ویسا ہی کرتے ہیں۔ وہ شریشٹ پُرش جس کو پرمان کرتے ہیں۔ دنیا اُسی کے پیچھے چلتی ہے۔

جتنا ان الفاظ کو سوچو اتنا ہی آپ کو یہ آنند دینے والی بانی معلوم ہوگی۔ یہ ہے توحید ساماجک۔ جیون آدی سب گھٹناؤں کا مول منتر۔ بھارت کا رہسیہ اسی میں ہے۔ بھارت کا سندیش ان اکھشروں میں بند ہے۔ اس کے آگے انہوں نے خود اپنی مثال دی ہے۔ کہ میں بھی اس قانون کی پابندی کرتا ہوں۔ اور اگر نہ کروں تو संकरस्य च कर्ता स्याम् ورن سنکر دھرم کا کرتا ہو کر ارتھات آپا پنتھی کا موجد ہو کر "इमाः प्रजाः उपहन्याम्" اس خلقت کا ناش کروں گا" (دیکھو شلوک ۲۴)

آ! میرے کرشن تو دیکھ آج تیرے نام لیوا تیرے کیا کیا سروپ بنا رہے ہیں۔ کسی طرح تجھ کو نچاتے ہیں۔ مراسیوں کے لڑکے تیرے سوانگ بھرتے ہیں۔ آچار رہت میرے بھائی۔ میرے شریر کے انگ۔ تجھ موہنی مورت۔ دویہ جیوتی کو کلنکت کر کے تیرا آدرش جگت کے سامنے کتنا چھوٹا اور کتنا گرا ہوا دکھاتے ہیں۔ ہم اس بدتمیزی اس تیری گستاخی کے لئے ان کو بند کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے اُسی گورو کے انویائی ہیں جو تجھ کو بھارت کی آواز سمجھتا تھا۔ لیکن یہ نام نہاد بھگت۔ یہ تیرے پوتر ویدک دھرم۔ انسانی دھرم قدرتی دھرم کے شترو بن کر ہم کو مارنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ آہ! پیارے بھگوان۔ یہ دُردشا ہم سے دیکھی نہیں جاتی۔ یہ تیرے اپدیش کے برخلاف آچار سہا نہیں جاتا۔ وہ تجھے پکارتے ہیں۔ آجا آجا۔ کہتے ہیں۔ تیری رنگیلی تصویر بنا کر اُن کے آگے ناچتے ہیں۔ اور رادھے رادھے کہہ کر پکارتے ہیں۔ پر بھول جاتے ہیں۔ کہ تجھے "رادھا" سے باندھ دیا ہے۔ تو ہم سناتنی کیوں نہ "رادھا مین" بنا کر ان سے ناچیں اور من مانی کریں۔

اتہاس ہمارا اتہاس۔ بھارت کا اتہاس تیرے دم سے قائم ہے۔ تو ہماری زندگیوں کا رہبر ہے۔ تو اس سمندر میں ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے۔ آہ! تیرے دیش باسی تجھے بھول کر تیرا مخول اڑا رہے ہیں۔ تو آ! میں بھی کہتا ہوں تو آ! ایک بار پھر آ۔ اور وہ سدرشن ان لوگوں کے برخلاف چلا۔ جو تجھے سیاہ روپ میں پیش کر رہے ہیں۔ اور اس کو تیری بھگتی تصور کرتے ہیں۔ جن میں تیرے بھگت کے آچار۔ گُن وغیرہ کبھی نہیں ہیں۔ جو آپ نے ہمیں گیتا کے بارہویں ادھیائے کے ۱۳ اشلوک سے ۲۰ شلوک تک سناتے ہیں۔ ارتھات جو پُرش کسی پرانی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا۔ میترتی والا۔ اور کرونا والا ہے۔ ممتا اور اہنکار سے رہت ہے۔ سکھ دکھ کو برابر جانتا ہے اور کھشما والا ہے۔ جو ہمیشہ سنتشٹ یوگی۔ یتن وان۔ درڑھ نِسچے والا اور من بدھی کو مجھ میں ارپت کرنے والا ہے۔

स भक्तः स मे प्रियः

"وہ میرا بھگت اور میرا پیارا ہے"۔

پاٹھک یہ شلوک گیتا میں پڑھو۔

ایشور کرے ہم کو اپنے کرشن کے سچے درشن ملیں۔ اور ہم ان گنوں کو دھارن کر کے اس کے بھگت کہلا سکیں۔

جہابھارت کے ابدرا دھا کرشن رادھا کرشن کا
جاپ کرنے والے کروڑوں ہندو ہندوستان میں ہے
اور لاکھوں اب تک بھی ہیں اور کتنی بھکاری گلی کوچوں
میں بکھ سے "رادھا کرشنا بول بنرا کیا لگے مول" کی
رٹ لگاتے دیکھے جاتے ہیں۔ جہاں کہیں کرشن کی
مورتی ہوگی ساتھ ہی رادھا کی بھی لازمی طور پر ہوگی
راس لیلا جو کچھ عرصہ سے پہلے ماس دھاریئے
بڑی کثرت سے کیا کرتے تھے۔ اور آج کل بھی
کہیں کہیں کر رہے ہیں۔ تمام سکھیوں کی سردار رادھا
ہوتی ہے۔ اور راس لیلا کا سب سے عظیم اور
اہم پارٹ رادھا ہی کے ذمہ ہوتا ہے۔ مگر نہایت
تعجب کی بات ہے کہ کئی پورانک سناتنی آج کل
رادھا کی ہستی سے منکر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سیالکوٹ
کا ایک پورانک پنڈت نہ صرف رادھا کی ہستی کا
انکار ضبط تحریر میں لا چکا ہے۔ بلکہ اس کی ہستی
کا ثبوت دینے والے کے لئے انعام کا اعلان
بھی کر چکا ہے۔

ع چشم ما روشن دل ما شاد

ہم ان پورانک سجنوں کی اس کاروائی سے
بے خوش ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں۔ ہماری محنت
ٹھکانے لگ گئی۔ اور وہ یوں کہ شری کرشن چندر
کی مہارانی یعنی اصلی استری رکمنی تھی۔ مگر پورانکوں
نے اس کا نام و نشان تک مٹا کر رادھا نام کی
کسی غیر عورت کو کرشن چندر سے ایسی بری طرح
پیوست کر رکھا تھا۔ کہ پریم ساگر رام ولاس گیت
گوبند وغیرہ سنسکرت اور ہندی کتابوں کے مصنفوں
اس جوڑے کو اسی طرح اور اسی رنگ میں۔۔

....

پبلک کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ مل گیا جس
طرح اور جس رنگ میں قادر یار وارث شاہ اور فضل
شاہ وغیرہ پنجابی شاعروں نے اپنے اپنے مشہور
معروف پنجابی جوڑوں کو اپنی تصنیفات میں پیش
کر کے ظاہر ہے اگر گوپال سہسر نامی کتاب کے مصنف
نے اپنے پورانک کرشن کو گوالوں کی عورتوں کا
یار اور چوروں یاروں کا سرگروہ لکھ مارا ہے۔
انہیں کتابوں کی بدولت ودبشیوں کو بھی
لکھنے کا موقع مل گیا۔ کہ "کرشن کی جوانی کا عالم
انہوں نے گوپیوں کے ساتھ ناچ رنگ کھیل کود
اور بنسی بجانے میں بسر کیا۔ اُن کی پرستش کرنے والی
عورتوں میں ایک جوش و فروش پیدا کرتا ہے۔
کرشن پر کچھ گوالنیں ہی فریفتہ نہ تھیں بلکہ ہندوستان
کی امیر زادیاں اور رانیاں جو اُن کا حسن و جمال
دیکھتی تھیں اُن پر مائل و شیفتہ ہو جاتی تھیں۔
(ہندو مذہب کے حالات مصنف سر جونس صاحب)
گیتا گوبند ایک ایسی نظم ہے۔ جو کسی قدر ناٹک
کی شکل میں بنی ہے۔ یہ کرشن چندر گوالے اور رادھا
اس کی گوالن کے عشق کا قصہ ہے۔ (تاریخ
ہند مصنف مورخ ملکھمرج صاحب)

رادھا کرشنائے منتھ

(لیکھک شریمان لالہ گنیش داس جی آنند ساہوکار سیالکوٹی)

"ایسے شہوت انگیز افسانہ جات عیاش لوگوں
کو خوش کرنے کے واسطے لکھے گئے ہیں۔ اس فرقہ
میں تمام دولت مند اور قریباً سب کی سب مرد و زن
کے ہر درجہ کے آدمی شامل ہیں"۔ (تحقیقات ایشیا مصنفہ
پروفیسر ولسن صاحب) آریہ سماج کی پچاس سالہ محنت کا یہ پھل ہے۔
کہ آج رادھا کرشن رادھا کرشن کا جاپ کرنے والے
رادھا کی ہستی سے منکر ہو رہے ہیں۔ اگر مادھو آچاریہ
جیسے مذہبی دوکاندار اپنے گاہکوں کی منشا کے بموجب
آج کل بھی گوپیوں کے ساتھ کرشن کی کام کریڑا کو بل

کی ہستی کو بھی مٹا کر اسے منتھ ا
یعنی فرضی وجود اور مثیٰ موہوم ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے
چنانچہ حال ہی میں مہاتما گاندھی جی بھی اپنا ایسا ہی
وچار پرگٹ کر چکے ہیں۔ اور اُن سے پہلے کئی دیشی
اور کئی بدیشی وچارشیل بھی ایسا کہہ چکے ہیں اور ان
لوگوں کا یہ وچار کوئی بے بنیاد وچار نہیں بلکہ ایک
بہت بڑی مضبوط اور معتبر بنیاد پر مبنی ہے۔ اور وہ
یہ ہے۔ پورانک کرشن کا پورانک جیون چرتر۔ الموسوم
شریمد بھاگوت پوران جو کرشن کے ساتھ منسوب شدہ

نشکام دھرم کے مہواپدیشک بھگوان کرشن

(از قلم شری مہاشہ کشمیری لعل گپت ڈاکخانہ ٹوٹو۔ شملہ ہلز)

گیتا کے متعلق محققوں کے جداگانہ خیالات ہیں۔ اور یہ امر بھی طے شدہ نہیں۔ کہ آیا موجودہ بھگوت
گیتا بھگوان کرشن کے ہی اپدیشوں کا مجموعہ ہے۔ مگر یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ کہ نشکام
دھرم کا جو فلسفہ گیتا میں ملتا ہے۔ وہ اسی یکتائے روزگار اور عالم باعمل بزرگ کا اپدیش ہے۔ یہی
مردہ ہڈیوں میں زندگی پیدا کرنے والا اپدیش تھا۔ جس سے کہ مرتا ہوا کشتر دھرم بچ گیا۔ اور ارجن کا ڈوبتا
ہوا دل سنبھل گیا۔ تمام گیتا کا یہی نچوڑ ہے اور آریہ جاتی کے پران وید کا یہی اپدیش ہے۔ اور اسی کی
وجہ سے تمام دنیا کی مہذب اقوام میں گیتا کو عظمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ہندو دھرم اور اس کی فلاسفی
کی غیر اقوام بھی تعریف کر رہے ہیں۔

۲

آریہ جاتی کے لئے بھگوان کرشن کا یہ اپدیش بھی زندہ جاوید ہے کہ
"آریہ کبھی نہیں مرتا" An Arya never dies
یہی ایک اپدیش لازوال ہے۔ جو جاتی کی کایا پلٹ کرنے کے لئے جادو اثر ہے۔ اس وقت آریہ جاتی کے
سامنے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ اور یوگیراج کرشن مہاراج کے یہی اپدیش جاتی کو بچا
سکتے ہیں:۔
ایشور دیا کریں۔ تو کرشن جی آسکتے ہیں۔ اور آریہ جاتی اور آریہ دھرم کی جان کنی کی حالت میں
رکشا کر سکتے ہیں۔ یا کوئی ارجن سا مہارتھی گانڈیو دھنش سے مسلح ہو کر ادّھار کر سکتا ہے:۔

پورو کو ثابت کرنے کے لئے پوران وگ، درشن وغیرہ
کتابیں لکھتے دیکھے جاتے ہیں۔ مگر تاہم وہ دن دور
نہیں جب تمام پورانک اس معاملہ میں ہمارے ساتھ
پورے پورے متفق ہو جائیں گے۔
اس معاملہ میں جہاں ہمیں ہرش ہے۔ وہاں
کھید بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگوں نے اس خیال
سے کہ جب تک کرشن کا نام صفحہ ہستی پر موجود رہے گا
اس کے ساتھ اوتار واد اور رادھا و دیگر گوپیوں
سے کرشن کی کام کریڑا اور راس ولاس کا خیال بھی
ہندو پبلک کے دلوں میں جاگزین رہے گا۔ کرشن

ان فرضی قصہ کہانیوں کا منبع اور ماخذ ہے۔ جس
کی بنا پر شک ساگر کے مصنف کو لکھنا پڑا۔ کہ لوگ
اسے وشے کا سمندر جان کر اس میں ڈوب مریں گے
اور ہائیکورٹ کے ایک معزز ایڈوکیٹ نے لکھا
اگر شریمد بھاگوت وغیرہ کے مصنف زندہ ہوتے
تو اُن پر شری کرشن کی ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ
چلایا جاتا۔ اور ایسا لکھنے والے ایک سناتنی سجن ہیں
چنانچہ اس بھاگوت پوران کے مصنف نے
اس خیال سے کہ کہیں اس کا کرشن نام کا فرضی ہیرو
جہابھارت اور گیتا کا اصلی کرشن ہی نہ سمجھا جاوے۔

اپنے اس پوران کے بارہویں سکندھ کے گیارہویں
ادھیائے میں صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ میرے اس
پوران اور اس میں مندرج راس لیلا، چیر ہرن لیلا، مکھن
بہار جل بہار، چیر ہرن دان آدمی لیلاؤں کا فرضی ہیرو
ہے۔ چنانچہ ان لیلاؤں میں کرشن کا جو حلیہ جا بجا
لکھا ہے۔ اس کو اس نے وراٹ میں گھٹا کر دکھلا دیا
ہے۔ مثلاً چونکہ وراٹ کا منہ یعنی آسمان نیلگوں ہے
اس لئے وہ اپنے ہیرو کا منہ شام رنگ کا بتلا کر
لکھتا ہے۔ کہ میرے ہیرو فرضی کرشن کے "اُڑ" سے
مراد وراٹ کا یہ ہم لوک پدھ سے ستوگن۔ گدا سے
پراکرم۔ شنکھ سے جل تتو اور سدرشن چکر سے مراد
اگنی تتو ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ
مصنف بھاگوت کے اسی بیان سے مغالطہ میں
پڑ کر کئی لوگوں نے بھگوان کرشن کی ہستی سے ہی
انکار کر دیا ہے۔ مگر مجھے اور میرے دیگر آریہ
بھائیوں کو ان کے انکار سے انکار ہے۔ ہم دل و
جان سے بھگوان کرشن کی ہستی اور ان کے پوتر
جیون کے قائل ہیں۔ اور ان کو اُن کے سمیہ کا ایک
اعلےٰ درجہ کا مہاپرش اور یوگیشور مانتے ہیں۔ کیونکہ
ہمارے ست گورو سوامی دیانند جی مہاراج نے
ایسا ہی مانا ہے۔ (اوم شم)

ایک وواہ کی ویدک مریادا کے پالک بھگوان کرشن

(لیکھک شریمان پنڈت بھگت رام جی ڈونگہ ضلع گجرات)

وشنو پوران انش ۴ ادھیائے ۱۵ شلوک ۱۹ میں لکھا ملتا ہے۔ کہ اس مرت لوک میں بھگوان نے اوتار لے کر سولہ ہزار ایک سو ایک استریاں کیں۔ اور ان سے ایک لاکھ اسی ہزار پتر پیدا کئے۔ اگر حساب سے کام لیا جائے تو وشنو پوران کے انوسار بھگوان کرشن جی کی عمر ۱۲۵ سال ہوتی ہے۔ اگر جنم سے لیکر مرنے تک اُن کو وواہ کرنے اور پتر پیدا کرنے کے لائق مان لیا جائے تو ایک سال میں ۱۴۴ پتر ہوتے ہیں۔ یعنی ایک دن میں چار لڑکے کرشن جی کے پیدا ہوتے تھے۔ جو بات ناقابل اعتبار ہے۔ اور ماننے کے لائق نہیں۔

باقی رہا سولہ ہزار لڑکیوں سے وواہ کرنا۔ وشنو پوران کے مطابق لکھا ملتا ہے۔ کہ پرتھوی کے پتر کا نام نرک اسر تھا۔ اور پراگ جیوتش اُس کی جدھانی تھی۔ یہ بڑا دشٹ تھا۔ خود اندر نے دوارکا میں آ کر کرشن کے پاس نرک اسر کی شکایت کی تھی۔ اس کے ساتھ پاری جات اور ستیہ بھاما کی کتھا کا ورنن بھی ملتا ہے۔ ستیہ بھاما کرشن کی پٹ رانی کہلاتی ہے۔ جو ستیہ جیت منی کی پتری پر کرشن سے بیاہی گئی تھی۔ نرک اسر کی سولہ ہزار کنیاؤں کا وواہ کرشن سے ہوا تھا ...... کرشن جی نرک اسر کو مار کر گھر آئے تھے۔ اور دوارکا میں ان کے ساتھ وواہ کیا گیا۔ مہابھارت کے راجسو یگیہ میں ذکر آتا ہے۔ کہ پراگ جیوتش پور کا راجہ بھگدت تھا۔ جو کہ کورکھشیتر میں ارجن کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ اس وقت نرک اسر پراگ جیوتش پور کا راجہ نہیں تھا۔

یہ سب پورانک گپ ہیں۔ اندر دوارکا میں گیا۔ پرتھوی نے گربھ دھارن کیا۔ ایک انش کے سولہ ہزار لڑکیاں پیدا کرنا۔ ور اس قسم کی سب گپیں ناقابل اعتبار ہیں اور بالکل جھوٹ ہیں۔ نرک اسر کی ماتا پرتھوی نے وشنو پوران کے مطابق کرشن سے کہا تھا کہ جب آپ نے سور (وراہ) اوتار دھارن کر کے میرا ادھار کیا تھا۔ تب میں نے آپ کے ساتھ چھو جانے سے گربھ دھارن کیا تھا۔ جس سے نرک اسر پیدا ہوا تھا۔

وشنو پوران میں لکھا ملتا ہے۔ کہ رکمنی کے علاوہ کرشن کی اور بھی کئی رانیاں تھیں۔ جن کے نام ستیہ بھاما۔ روہنی۔ جامبوتی۔ ناگن جت شیوبیا مادری۔ لکشمنا۔ کالندی وغیرہ ملتے ہیں۔ کرشن کا وواہ مادری سے ہوا یہ بالکل جھوٹ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اُس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔ اس کے کل مفصل ویش اور وواہ کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ اسی طرح شیوبیا اور کالندی۔ لکشمنا کا بھی کل ویش اور وواہ کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ کاویہ کا صرف النکار ہی ہے۔ باقی رہیا جامبوتی۔ روہنی اور ستیہ بھاما۔ یہ نام بھی ذلیلے ن غلط ہیں۔ جامبوتی ایک ریچھ کی لڑکی تھی۔ ریچھ کی لڑکی سے ایک منشیہ کا وواہ کیسے ہو سکتا ہے اسی طرح ستیہ بھاما کے وواہ کے متعلق اگر مان بھی لیا جائے۔ تو جب تک سیہ منتک منی کی کتھا کو ستیہ نہ مانا جاوے تو ستیہ بھاما کے وواہ کی کتھا کیسے ستیہ ہو سکتی ہے۔

سیہ منتک منی کی کتھا کا پورانک گپ کا بھاگ اگر نکال بھی دیا جائے۔ تو بھی پاٹھک اس طرح سے یاد رکھیں۔ ستروجیت نام کا ایک یادو دوارکا میں رہتا تھا۔ اُسے کہیں سے ایک بڑی سندر منی مل گئی۔ جس کا نام سیہ منتک تھا۔ کرشن نے دیکھ کر یہ کہا۔ کہ اس منی کے لائق یا دو راجہ اگر سین ہی ہے مگر اختلاف پیدا ہونے کے ڈر سے ستروجت سے وہ منی نہیں مانگی۔ لیکن سترہ جت کو ڈر ہو گیا۔ کہ اگر کرشن نے اس منی کو مانگ لیا تو میں انکار نہیں کر سکوں گا۔ اس لئے سترہ جت نے اُس منی کو اپنے بھائی پرسین کو دیدیا۔ پرسین ایک دن شکار کھیلنے گیا۔ بن میں اُس کو ایک شیر نے مار ڈالا۔ اور وہ شیر منی کو لے کر وہاں سے بھاگ گیا۔ راستہ میں شیر کو ایک جاموان نام والے ریچھ نے مار ڈالا۔ اور منی اُس کے منہ سے لے لی۔ پوران میں لکھا ہے کہ رام راون کی لڑائی میں یہ جاموان رام کی طرف سے لڑا تھا۔ اُدھر منی ایک ریچھ کے پاس چلی گئی اور پرسین مارا گیا۔ ادھر دوارکا میں پرسین کے مارے جانے اور منی کے غائب ہو جانے سے کرشن پر الزام لگنے شروع ہو گئے۔ کہ کرشن نے ہی پرسین کو منی کے لئے مار ڈالا ہے۔ کرشن جی کو یہ الزام ناقابل برداشت ہو گیا۔ وہ خود تلاش میں نکلے۔ بن میں ایک جگہ پرسین کی نعش پڑی ملی۔ اور ساتھ شیر کے نشان دکھائی دیئے۔ کرشن جی نے اس طرح سے اپنا کلنک دور کیا۔ وہاں سے شیر کے نشان کے پیچھے چل دیئے۔ راستہ میں ریچھ کے نشان مل گئے اور شیر بھی مرا پڑا دکھائی دیا۔ ریچھ کے پاؤں کے نشانوں کے پیچھے پیچھے ریچھ کی غار میں چلے گئے۔ جہاں پر کرشن جی کے ساتھ ریچھ نے یدھ کیا۔ لیکن جاموان ہار گیا۔ اور اس نے وہ منی اور اپنی لڑکی کرشن کو وواہ دی۔ کرشن نے وہ منی سترہ جت کو دیدی۔ جس پر خوش ہو کر ستروجیت نے اپنی لڑکی ستیہ بھاما کا وواہ کرشن سے کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ یہ دونوں کہانیاں سراسر غلط اور گپ ہیں۔ اسی طرح لکشمنا کا قصہ ہے۔ لکشمنا، دریودھن کی لڑکی کا نام ہے۔ تمام مہابھارت میں لکشمنا کے وواہ کا ذکر نہیں ملتا۔ اس واسطے یہ بھی بالکل گپ ہی ہے۔ اس واسطے نتیجہ نکالنا بڑا آسان اور سیدھا ہے۔ کہ کرشن جی کا وواہ صرف رکمنی سے ہی ہوا تھا۔ کسی دوسری استری سے ہرگز نہیں ہوا میرے خیال میں جس کرشن کی بھیشم پتامہ جی مہابھارت سبھا پرب میں راجیہ سبھا میں تعریف کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ جس کرشن جی کو بھیشم جیسے ودوان سدا چاری برہم گیانی اس طرح سے بیان کرتے ہوں۔ دیکھو مہابھارت ادھیائے ۲۸ شلوک ۱۹۔۲۱۔۲۲) ان کے متعلق اس قسم کی گپ مارنا ہرگز ہرگز ٹھیک نہیں۔ ششوپال نے کرشن جی پر بہت سے اعتراض کئے۔ جن کے جواب میں بھیشم پتامہ جی نے کہا۔ کہ ویدا اور ویدانگ کے جاننے والوں میں سے طاقت رکھنے والے بہادروں میں سے اور راجہ لوگوں میں سے کون پرش کیشو (کرشن) جیسا ہے ایک کا نام تو۔ اس واسطے اُسی کرشن کو ہی آچاریہ پتر اور گورو مانتا ہوں اور اس لائق مانتا ہوں کہ سب سے زیادہ عزت اس کی کی جاوے۔ زیادہ عزت کے لائق سوائے کرشن کے دوسرا کوئی پرش نہیں۔ وہ رتوک ہے۔ گورو ہے۔ عزت کے لائق ہے۔ سناتک ہے راجہ ہے۔ اور سب کا پیارا ہے۔ یہ سب گن کرشن جی میں موجود ہیں۔ اس لئے وہی ایک اور وہی ایک ارگھیہ کے لائق ہے۔ پھر ادھیائے ۲۹ شلوک ۳ مہابھارت میں لکھا ملتا ہے۔ کہ کرشن جی سب وودانوں میں نمبر اول پر ہیں۔ اور آچاریہ سب کو مریادا درشانے والے اور گورو ہیں اس واسطے انہیں کی سب سے پہلے عزت کرنی چاہیئے جس کرشن جی کے متعلق ایسے شبد بھیشم جی کہتے ہوں۔ آج کے زمانہ کے آچاریہ وید کے وکتا مہابھارت کے تتو گیاتا۔ مہرشی دیانند انہیں کے متعلق اپنی ستیارتھ پرکاش۔ کے گیارہویں سمولاس میں لکھتے ہیں:۔

"شری کرشن جی کا اتہاس مہابھارت میں اُتم ہے۔ اُن کا گن کرم سوبھاؤ اور چرتر آپت پرشوں کے سدرش ہے۔ جس میں کوئی ادھرم کا آچرن شری کرشن جی نے جنم سے مرن پرینت بُرا کام کچھ بھی کیا ہو۔ ایسا انہیں لکھا۔ اور اس بھاگوت والے نے انوچت من مانے دوش لگائے ہیں۔ دودھ دہی مکھن آدمی کی چوری لگائی۔ کبجا داسی سے سماگم۔ پرستری راس منڈل سے کریڑا آدی منتھیا دوش شری کرشن جی میں لگائے ہیں۔ اُس کو پڑھ پڑھا سن سنا اپنے مت والے شری کرشن کی بہت سی نندا کرتے ہیں۔ جو یہ بھاگوت نہ ہوتا۔ تو شری کرشن جی کے سدرش مہاتماؤں کی جھوٹی نندا کیونکر ہوتی" وغیرہ وغیرہ۔

اس واسطے کرشن جی کی ایک ہی استری رکمنی تھی۔ اور اُس سے اُن کا وواہ ہوا تھا۔ اور اسی سبب سے ششوپال وغیرہ چند ایک راجہ لوگ شری کرشن جی کے برخلاف تھے۔ مہابھارت کے پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ بھگوان کرشن جی وید ویدانگ کے جاننے والے سب وید کی مریادا کو چلانے والے پرم پرش تھے۔ دھرماتما تھے۔ سچے گورو آچاریہ اور پتر تھے۔ اور سچے جیتنے والے نیائی جتی ستی بلوان بہادر شور تھے۔ اُن پر پوران بنانے والوں نے بالکل۔ بے بنیاد جھوٹے الزام لگائے ہیں۔ کہ اُن کی سولہ ہزار ایک سو ایک رانیاں تھیں۔ اور آٹھ پٹ رانیاں تھیں۔ یہ بالکل گپ ہے۔ بھگوان کرشن کی صرف ایک ہی استری تھی۔ اُسی سے پتروں اور پوتروں کی اُتپتی ہوئی۔ اُس کے سوائے اور کسی رانی کے پتر پوتر کبھی کسی کاریہ کھیشتر میں نہیں آئے۔ رکمنی کی سنتان راجیہ گدی پر بیٹھی۔ اور کسی کے ونش کا کہیں پتہ نہیں ہے۔

اس لئے میرا وشواس ہے۔ کہ شری کرشن نے ایک سے زیادہ وواہ نہیں کئے۔ کیونکہ اس کا کوئی پرمان نہیں ملتا۔ گپوں سے کوئی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اور سوال یہ ہے کہ بھگوان کرشن جی نے زیادہ وواہ کیوں کئے۔ اس کا وشواس لوگ برتا نت۔ کہیں نہیں مانتے سیہ منتک منی کے ساتھ استریاں بھگوان کرشن جی کی مہمی یہ الف لیلا سے بڑھ کر قصہ کہانیاں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر سولہ ہزار لڑکیاں نرک اسر کی تھیں جن کے ساتھ بھگوان نے وواہ کیا۔ یہ الف لیلے سے بھی بڑھ کر گپ ہے ان کہانیوں کو پڑھ کر ہم لوگ خوش ضرور ہو سکتے ہیں۔ پر وشواس نہیں کر سکتے۔

کرشن سندیش

(از قلم شریمان مہاشہ ناتھ جی جلالپوری)

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः। तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम
(गीता- १८.७८)

یعنی جہاں یوگیوں کے سرتاج شری کرشن چندر ہوں گے۔ اور کمانداروں کے استاد راجا ارجن ہونگے۔ وہاں پہ ہی اقبال فتح۔ وِبھوتی اور اچل نیتی ہے۔ یہ میری قطعی رائے ہے ؞

آج بھارت ورش میں مہاتما گاندھی کا طوطی بول رہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہی سوراجیہ پراپتی کا ناد سارے بھارت ورش کے اندر گونجا دیا ہے۔ لیکن سوراجیہ کو پراپت کر کے اسکی رکھشا کے لئے جب تک ہم باقاعدہ کوشش نہ کریں گے۔ ہمارا سارا کیا کرایا خاک میں مل جائے گا۔ بودھوں کے زمانہ میں بھی افغانستان میں بدھ حکومت قائم ہو گئی تھی۔ لیکن جب عربوں کا سیلاب افغانستان میں پہنچا۔ وہ بدھ حکومت اس کے مقابلہ میں عاجز ثابت ہوئی۔ اور محمود غزنوی کے زمانہ میں تو خود بھارت ورش کا یہ حال ہو گیا کہ جب محمود سومنات تک بڑھتا گیا۔ تو کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ اُسے پنجاب یا راجپوتانہ میں روکتا۔ اور پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ مہاتما گاندھی کا اہنسا واد اچھا ہے۔ لیکن اہنسا واد کے ساتھ تشدد واد کی بھی ضرورت ہے۔ اور جب تک بھارت ورش میں اہنسا واد اور تشدد واد کی باہم لطیف آمیزش نہیں ہوتی۔ بھارت سوراجیہ کو نہ سنبھال سکتا ہے۔ اور نہ ہضم کر سکتا ہے ؞ سہ

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

وقتے بلطف گوئی و مدارا مردمی
باشد کہ در کمند قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوئی کہ صد کوزۂ نبات
گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

مطلب یہ کہ نرمی و سختی کا جب جائز استعمال کیا جائے۔ تو اس سے ہر حالت میں فائدہ ہی ہوتا ہے ؞

گیتا کے مصنف نے اسی لئے فرمایا ہے کہ کامیابی کے لئے دو باتیں اشد ضروری ہیں۔ ایک تو بھگوان کرشن جیسا دماغ دوسرے کماندار ارجن جیسی قوت بازو۔ آج اگر بھارت ورش میں آریہ سماج کو اتنی کامیابی نہیں ہوئی جتنی ہونی چاہیئے تھی۔ تو اس کا واحد سبب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے نہ ابھی تک سچے براہمن پیدا کرنے کا یتن کیا ہے۔ جو کہ اپنی دماغی رہنمائی سے اس کا بیڑا پار کر سکیں۔ اور نہ ہی اس نے سچے کھشتری دُنیا کو دیے ہیں۔ جو کہ مشکلات کے وقت اس کی مدد کر سکیں۔ خود وید بھگوان فرماتا ہے۔

इदं मे ब्रह्म च क्षत्रं
चोभे श्रियमश्नुताम्।
मयि देवा दधतु श्रिय-
मुत्तमां तस्यै ते स्वाहा॥
(यजु. अ० ३२ मं. १६)

اے پرماتمن! میرے یہ براہمن بزرگ اور کھشتری محافظ ہر دو راجیہ کی لکھشمی کو پراپت ہوں تاکہ ودوان لوگ میرے لئے اتی سریشٹ شوبھا یا لکھشمی کو دھارن کریں اے جگپا سو جن! تیرے لئے بھی اس اقبال مندی کے لئے ہم لوگ پریتن کریں ؞

آہ! آج اگر بھگوان دیانند کے سورگ آروہن کے بعد آریہ سماجی اپنے اندر سچے براہمن بزرگ پیدا کرنے کا یتن کرتے اور جملہ ہندو ریاستوں میں داخل ہو کر ان کے اندر سچے کھشتری یودھاؤں کو وید کا سندیش سناتے تو کس کی طاقت ہوتی کہ آج آریہ سماج کی طرف ترچھی نگاہیں ڈال سکتا۔ اگر آریہ سماجی سچے دل سے کرشن جنم اشٹمی کو منانا چاہتے ہیں۔ تو وہ آج سے یہ عہد کر لیں۔ کہ بھارت کو خواہ سوراجیہ آج ملے خواہ کل۔ ہم اُسے قائم رکھنے کے لئے کرشن مہاراج جیسے اہل دماغ مدبر پیدا کر کے دم لیں گے۔ اور کماندار ارجن جیسے یودھا کھشتری بھارت ورش کی سیوا کے لئے تیار کر کے ہی اپنا جیون سپھل سمجھیں گے ؞

کانگرس پر احسان

اگر کانگریسی لیڈروں کو یہ شک ہے۔ کہ آریہ سماج نے ان کو فسٹ کلاس لیڈر آج تک نہیں دیئے تو انہیں شک کرنے دو۔ پنجاب کیسری سوامی شردھانند اور چودھری رام بھجدت نے تو اپنا سارا جیون ہی کانگریس کے لئے راستہ صاف کرتے ختم کر دیا تھا۔ آج بھی ہمیں کانگریس کو ڈنکہ کی چوٹ بتلا دینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ وزارتیں سنبھالنا چاہتی ہے۔ تو خوشی سے سنبھال لے۔ ہم اُسکے تعمیری پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن مدد دیں گے۔ اس نے ملک کی ایک قومی زبان کو نشچیت کرنا ہے۔ ہم اس کے نشچیت کرنے میں اس کی حتی الامکان مدد کریں گے۔ اس نے ملک کے اندر لازمی اور جبری فوجی بھرتی کو اپنی حفاظت کے لئے رائج کرنا ہے۔ ہم اسے ممکن بنانے کے لئے ہندوستان کے کونہ کونہ میں برہمچریہ کا سندیش پہنچا دیں گے۔ تاکہ سپاہیانہ لاثانی تربیت حاصل کئے ہوئے نوجوان اس کی زینت بنیں۔ الغرض ہم اُسے ایسے مدبر دیں گے۔ جو کہ اس کی سوراجیہ کی کشتی کو ساحل تک لے جانے میں معاون ثابت ہو سکیں۔ اور ہم اسے ایسے سپاہی مہیا کریں گے۔ جو کہ دُنیا کی طاقت ور سے طاقتور اقوام کے مقابلہ میں اس کی فوجوں کی شان میں اضافہ کر سکیں۔ کیونکہ بھگوان کرشن کا یہ سندیش ہمارے کانوں میں ہر وقت گونج رہا ہے۔ سہ

وہ یوگ کی مملکت کے سلطان
موجود جہاں ہیں کرشن بھگوان
وہ ناوک و قوس سے مزین
ارجن کی جدھر ہو ذات روشن
خوشحالی و منصفی ادھر ہے
شوکت ہے وہیں وہیں ظفر ہے
میرا پختہ خیال ہے یہ
سب باتوں کا ملکہ ہے یہ

کرشن اور دیانند

(از قلم شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی صدر بازار راولپنڈی)

جمنا ندیا کے اندر ایک ناگ رہتا تھا۔ اور اس کا نام تھا۔ کالیہ ناگ۔ دروغ برگردن راوی کالیہ بڑا زبردست تھا۔ لوگ اس کے ڈر کے مارے جمنا میں نہیں گھستے تھے۔ کرشن مہاراج ایک دن جمنا میں کود پڑے۔ کالیہ سے مقابلہ ہو گیا خوب گھمسان کا یدھ ہوا۔ مقابلہ کی چوٹ بھی کالیہ ہار گیا۔ لیکن ایک ایسی پھنکار ماری۔ کہ کرشن بھگوان کا چہرہ سارا سیاہ ہو گیا۔ خوبصورت سندر کرشن کا چہرہ شیام ہو گیا۔ اور اب کرشن کا نام شیام کرشن ہو گیا۔ اہتاسک کالیہ ناگ کے متعلق تو میری تحقیقات کچھ اور ہی ہے۔ لیکن ایک اور کالیہ ناگ ہے۔ جس کا تعارف آج ناظرین آریہ ویر سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ کالیہ ناگ ہے۔ پورانک دھرم بھگوان کرشن کی ذات کے ساتھ جو سلوک پورانک دھرم نے کیا ہے۔ وہ بالکل مار آستین یا کالیہ ناگ کا سلوک ہے۔ گیتا کا کرشن۔ مہابھارت کا کرشن منسی والا کرشن۔ یوگیراج کرشن کتنا سندر ہے۔ گیتا کا انملک فلسفہ حیات ممات کی الجھی ہوئی پہیلیوں کو کس خوبی سے سلجھا کر رکھ دیتا ہے۔ آج مشرق و مغرب کے فلاسفر ان کو پڑھ کر انگشت بدنداں ہیں۔ کرشن محبت۔ اور پریم کا۔ کرم اور بھگتی کا ایک سمندر بے پایاں ہے۔ جس میں غوطے لگا کر بھگت جن کرت کرت ہو جاتے ہیں۔

لیکن آہ ایسے خوبصورت کرشن کو پورانک دھرم روپی کالیہ ناگ نے کس بھیانک روپ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ دنیا چیخ و چلا اٹھی۔ عیسائی پادری بھارت میں آئے۔ ہندو دھرم میں ان کو کوئی نقص نظر نہ آیا۔ پورانک کرشن کو لیتے اور ہندو نوجوانوں کے سامنے پیش کرتے۔ ایک طرف عیسیٰ کی تصویر ہوتی۔ پریم مجسم عیسیٰ پھانسی کے تختے پر چڑھا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف گوپیوں کے کپڑے اٹھائے ہوئے کرشن درخت پر چڑھا ہے۔ اور گوپیاں جمنا میں ننگی کھڑی ہیں۔ ہندو نوجوان مقابلہ کو دیکھ کر گھبرا جاتے۔ اور عیسائی پادری اپنا اُلو سیدھا کر لیتے۔

رشی دیانند نے جب کاریہ کشیتر میں قدم رکھا۔ تو ان کو یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا کہ بھارت واسی کرشن کے بگاڑے ہوئے روپ کو دیکھ کر اپنے دھرم سے بدظن ہو رہے ہیں۔ ہندو جن کا کام رشیوں منیوں کے جیون کو شدھ روپ میں پیش کرنا تھا۔ خود غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ نہ صرف وہ اپنے بزرگوں کی عزت نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سوانگ بھر کر بیک میں ان کی تحقیر کرتے ہیں۔ اس لئے رشی دیانند نے ہندو بزرگوں اور خاص کر بھگوان کرشن کو ان کے اصلی روپ میں پیش کرنے کا پروگرام اپنے ہاتھ میں لیا۔

میرے خیال میں دھرم سمبندھی سدھار تو ضروری تھا۔ رشی نے سرطرف غنیمت تھا۔ اور سناتن دھرمیوں کو جب

کر کے فرمایا:-

آہ! یہ کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ کہ آپ لوگ اگرچہ رامچندر جی اور کرشن جی آدی اتم پرشوں کو پرمیشور کا اوتار مانتے ہو۔ تاہم ان کی غایت درجہ کی مذمت اور برائی کے در پے رہتے ہو۔ شہر بہ شہر اور کوچہ بہ کوچہ ان کی پتھر وغیرہ کی مورتی بنا کر ان سے بھیک منگواتے ہو۔ اور پیسے پیسے کے واسطے عوام کے روبرو ان کے ہاتھ پھیلاتے ہو۔ جب مالدار یا ساہوکار شوالہ یا مندر میں آتے ہیں۔ تو پوجاری کہتے ہیں۔ سیٹھ جی نارائن جی تو بھوکے ہیں۔ رادھا کرشن جی کو کل رات سے بال بھوگ بھی نہیں ملا ہے۔ سیتا رام جی کے پرانے کپڑے کوئی بدمعاش چرا لے گیا ہے اسی وجہ سے ہم سیتا رام جی کو ہم تالی کنجی میں بند رکھتے ہیں۔

اب دیکھئے رام لیلا کو بنوا کر کس طرح آپ لوگ اپنے اوتم پرشوں کی نقل بنواتے اور کس قدر ان کی فضیحت کرواتے ہو۔ اور غیر مذہب والوں کو ان پر ہنسواتے ہو۔ اور ان کی تحقیر کراتے ہو۔ کوئی کہتا ہے۔ کرشن جی خوب ناچتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے رادھا جی بڑی سوبھاوان ہیں۔ کوئی کرشن جی کے گانے پر خوش ہو رہا ہے۔ کوئی رادھا جی کی بھدتی پر موہت اور فریفتہ ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ ان ہی کرشن جی نے ہزاروں گوپیوں کے ساتھ بھوگ بلاس کیا ہے۔ رانیاں رکھی ہیں۔ خوب دودھ مکھن چرا کر کھایا ہے۔ نہاتے ہوئے ننگی استریوں کے کپڑے چرا لئے۔ اور ان کو پہروں برہنہ سامنے کھڑا رکھا۔ زیادہ اور کہاں تک تمہاری باتوں کا بیان کروں۔ اب شرم بھی مانع ہے۔ اور عقل بھی مقتضی نہیں رہی ہے۔ لیکن افسوس صد ہزار افسوس کہ آپ لوگ اپنے دیش کے ایسے ایسے راجہ مہا راجوں کو جو ہزاروں لاکھوں پر حکومت کرتے تھے۔ اور ان کی پرورش اور دستگیری کرتے تھے۔ اور ایسے ایسے اوتم پرشوں کو جو تمام عمر پرمیشور آگیا میں رہے۔ راست گفتاری۔ نیک کرداری۔ اور دھرم کے کاموں میں بے مثال ہوئے۔ کھانے اور کپڑے کا محتاج بتلاتے ہو۔ اور ادھرمی۔ زناکار اور تماشبین اور چور ٹھہراتے ہو۔ اور صرف اپنے مطلب براری اور روٹی لگی کے واسطے ان کی بدنامی کرتے اور کرواتے ہو۔ اور ان کی نسبت ایسی ایسی جھوٹی روایتیں کہ جن کا

ثبوت کسی کتاب یا اتہاس سے بہم نہیں پہنچ سکتا دل سے بنا بنا کر بیان کرتے ہو۔

ہائے ہائے ان باتوں کے بیان سے اس قدر رنج و الم کا دل پر ہجوم ہے۔ کہ زیادہ بیان کی مجال نہیں۔

(جیون چرتر رشی دیانند از پنڈت لیکھرام صفحہ ۳۹۴-۳۹۵)

دیانند کے دل پر اپنے بزرگوں کی بے عزتی ہوتے اور اس کے ذریعے ہندو نوجوانوں کو دھرم سے پتت ہوتے دیکھ کر زبردست چوٹ لگتی تھی۔ چنانچہ جب راجہ کرن سنگھ نے دیانند کو راس لیلا میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ تو دیانند تڑپ اٹھے۔ اور کہنے لگے۔

"کرن سنگھ تم اچھے راجپوت ہو۔ جو اپنے سامنے اپنے رشیوں منیوں کے سوانگ بھرے جاتے دیکھ کر جوش میں نہیں آتے۔ اگر تمہارے سامنے تمہاری ماں بیٹی کی کوئی بے عزتی کرے تو کیسا برا مانو۔"

اس کے بعد ستیارتھ پرکاش لکھی۔ تو اس میں بھی دیانند نے اپنے اندرونی درد کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور لکھا۔

سری کرشن کا اتہاس مہابھارت میں اتی اُتم ہے۔ ان کا گن کرم سبھاؤ آپت پرشوں کے سمان ہے۔ جس میں کوئی ادھرم کا آچرن سری کرشن کے جنم سے مرن پرینت برا کام کچھ بھی کیا ہو۔ ایسا نہیں لکھا۔ اور بھاگوت (پوران) والے نے الوچت من مانے دوش لگائے ہیں۔ دودھ۔ دہی۔ ماکھن کی چوری کبجا داسی سے سنگم پر استریوں سے راس کرنا اور امانس آدی

کا سیون آدی مہتیا دوش لگائے ہیں۔ ان کو پڑھ کر غیر مت والے سری کرشن کی اُتہہ نندا کرتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۹)

آگے اور لکھا۔ کہ پوران ویاس کرت نہیں ہندوؤں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئیے، "ویاس جی ستیہ وادی۔ ودوان اور دھارمک یوگی تھے۔ وہ ایسی جھوٹی کتابیں کبھی نہ لکھتے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ جن سمپردائی لوگوں نے بھاگوت وغیرہ گرنتھ بنائے ہیں، ان میں ویاس جی کے گنوں کا لیش بھی نہیں تھا (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۳)

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں پہلے لوگوں کو وہم کی وجہ سے کہ پوران ویاس کرت ہیں ان کے برخلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ اب رشی دیانند کی زبردست دلائل کو سن کر پورانوں سے ان کا وشواس اٹھ گیا۔ نہ صرف آریہ سماجی بلکہ پورانک پنڈت اکھلانند۔ شردھا رام پھلوری۔ راجندر مہتر مادھو آچاریہ۔ جوالا پرشاد مصر وغیرہ نے اقبال کیا۔ کہ پورانوں میں ملاوٹ ہے۔ اور بھگوان کے جیون کو بھدے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ رشی دیانند کی ہمت اور دلیری قابل تعریف ہے۔ جن کی کرپا سے ہندو جاتی نے بھگوان کرشن کو اب اپنے اصلی روپ میں دیکھا ہے۔ اور محسوس کیا ہے۔ کہ بھگوان کا چہرہ سیاہ نہیں۔ بلکہ سندر اور نہایت ہی سندر ہے۔ جس کے اوپر دنیا کی ساری خوبصورتی نچھاور کی جا سکتی ہے

اوم شم۔

...ست وپیکا واقعہ ہے۔ جب کہ ایک اخبار
...کی چند دیویوں کا ذکر شائع ہوا تھا کہ
...نے ہر مہینہ میں چند ایک گئوئیں جلادوں
...ہاتھوں سے بچانے کا پرن کیا ہے۔ مجھے
...وں کی اس گئو بھگتی پر بڑی خوشی ہوئی۔ اور
...مبارکباد بھی دی۔ مگر میں اسے سچے معنوں
...گئو رکھشا نہیں سمجھتا۔ میں تو سچے معنوں میں گئو
...سمجھتا ہوں۔ جو اپنے جیون کال میں
...ایک گئو بھکشک کو گئو رکھشک بنا دے
...تعداد روز بروز کیوں کم ہو رہی ہے۔ ہماری
...کیوں خطرے میں ہے۔ ہمارا جان و مال
...محفوظ نہیں۔ ہماری آواز کیوں اس قدر
...ہو چکی ہے۔ یہ سب اس لئے کہ ہم نے
...کرشن کی تعلیم کو اپنایا نہیں۔ یدی ہم گئو ماتا
...پیغام کو سرو سنسار میں پھیلانے کا
...تے۔ دوسرے معنوں میں غیر ممالک اور
...میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے وید
...کے پاوَن پستک گرنتھوں کے حوالوں
...غلطی سے ان لوگوں پر کامیابی حاصل
...کوئی وجہ نہیں کہ وہ لوگ گئو پالی
...کے نام لیواؤں سے نکل کر گئو گھاتک

اب جب کہ کروڑوں بھائی کسی زمانہ میں

سچی گئو رکھشا کی پرتگیا کرو

(از قلم شری مہان ماسٹر لوک ناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل)

بھول کے کارن ہندو دھرم سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ انہیں واپس ہندو دھرم میں لانا کیول کرشن بھگت ہی نہیں بلکہ سچے معنوں میں گئو رکھشا بننا ہے۔ جب تک ہم کسی کے ... کو اپنے وچاروں سے سہمت نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم اپنے پوتر دھرم کی افضل ترین خوبیاں اُن پر واضح نہیں کر سکتے۔ جب تک گئو ماتا کے فوائد سے مکمل طور پر انہیں آگاہ نہیں کرتے۔ تب تک ہمارا جیون ویرتھ ہے۔ اس لئے میرے ہندو ویرو اپنے خیالات میں انقلاب پیدا کرو۔ اپنے مطالعہ کو وسیع کرو۔ اپنے وچاروں کو تبدیل کرو ضرورت ہے کہ اس وقت ہر ایک ہندو میدان عمل میں کود پڑے اور بھگوان کرشن کی گئوؤں کو ظالموں کے مظالم سے چھڑائے۔ کس طرح؟ تحریر و تقریر سے ویدک دھرم کی تبلیغ سے۔

دنیا بھر کے غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم کی طرف آکرشن کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج کو سہیوگ دو۔ اس کی تن من دھن سے سہائتا کرو۔ راستے میں خار مت ہو۔ اس وقت پنجاب کی راجدھانی لاہور میں اتنا بڑا بوچڑ خانہ کھلتا جس میں ہزاروں کی تعداد میں گئوویں روزانہ ذبح ہوں گی۔ کیا یہ کرشن بھگت ہندو قوم کے ماتھے پر ایک زبردست کلنک نہیں تو اور کیا ہے ہندوؤ! اس وقت تمام ہری جن جنہیں آپ اپنی تنگدلی سے علیحدہ سمجھ رہے ہیں۔ ویدک دھرم کی تبلیغ اور آریہ سماج کی کرپا سے گئو رکھشا کے لئے ہندوؤں کے ساتھ ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

اس وقت لاکھوں مسلمان اسلام کے رویہ سے تنگ ہیں۔ اور ویدک دھرم کی آغوش میں آنے کے لئے بے قرار ہیں۔ گو ہندو دھرم میں وہ چھوت چھات نہیں۔ جو چھوت چھات دیکھی جاتی ہے

وہ لوگوں کی بے وقوفی اور غلط رواج کا نتیجہ ہے۔ جس کو لوگوں نے دھرم مان لیا ہے۔ وید میں سب انسان یکساں ہیں کا اپدیش ملتا ہے اس لئے ہندو دھرم کی شان اسی میں ہے۔ کہ اُن کو واپس ہندو دھرم میں لا کر گئو رکھشک بناتے ہوتے ثواب حاصل کریں۔ کیا یہ ہمارے لئے گناہ عظیم نہ ہوگا۔ کہ اگر ہم ہندو دھرم کے دروازے اُن پر بند کر دیں جب ہندو دھرم میں ہون یگیہ کا سنسکار وغیرہ جو قومیں باہر سے آ کر ہندو ہوئیں کیا اس کا ہاضمہ اب اتنا کمزور ہو جائے گا کہ وہ ان بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ ملنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اور حسرت بھری نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔ گئو بھگت نہ بنایا جائے گا۔

اب وقت ہے۔ کہ ہم کرشن مہاراج کے اپدیش کو سنگھٹت ہو کر پورا کریں۔ اس لئے ہر ایک ہندو کا فرض ہے۔ کہ وہ شدھی منتر کو گائتری منتر اور اوم کے جاپ کی طرح عزیز سمجھے سناتن دھرمی ہندو یدی اس کام کو آپ عملی طور پر نہیں کر سکتے۔ تو آریہ سماج کی دھن سے مدد کرو جان آریہ سماج جوکھوں میں ڈالے گا مصیبت کی آگ میں کود پڑے گا۔ رنج و مصائب و برداشت کرے گا گولیوں کا وہ نشانہ بنے گا۔ ہم اس قربانی

(باقی دیکھو صفحہ ۲۱ پر)

کرشن بھگوان کی جنم بھومی

(از قلم شریمان پنڈت سرسوتی ناتھ جی ہیڈ ٹیچر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور)

کرشن بھگوان کی جنم بھومی متھرا شہر ہے۔ متھرا جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا مشہور جنکشن دہلی سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس مقام سے چھوٹی لائن کی ریلوے آگرہ کانپور اور بندرابن کو روانہ ہوتی ہے۔ اور یہاں سے ہی ایک چھوٹا راستہ تانگاں رتلام سے ہوتے ہوئے بمبئی تک جاتا ہے۔

متھرا ایک بہت ہی پرانا شہر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا ذکر پلنی PLINY ایرین ARIAN اور ٹالمی PTOLEMY کی پرانی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ چین کے مشہور سیاح فاہین کے زمانہ میں یہاں بدھ دھرم کا بڑا زور تھا۔ مگر اس وقت کی بستی موجودہ شہر سے کچھ فاصلہ پر تھی۔ بعد میں جب ہندو دھرم کی دوبارہ ترقی شروع ہوئی۔ تو یہ مقام نئے سرے سے پہلے کی طرح پھر ہندوؤں کا تیرتھ بن گیا۔

اس شہر کو مسلمانی عہد حکومت میں وہ وہ دکھ دیکھنے نصیب ہوئے۔ جن کا ذکر کرنے سے قلم لرزتا ہے۔ اول ہی اول ۱۰۱۷ء میں محمود غزنوی نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ بعد میں جب ہندوؤں نے اس کو دوبارہ آباد کیا۔ تو سکندر لودی کے عہد میں ۱۵۰۰ء میں اس قدر تباہی آئی۔ کہ نہ ہی کوئی مندر بچ سکا۔ اور نہ ہی کوئی گھاٹ قابل غسل رہا۔ یہاں تک کہ اس کے گھاٹوں پر کوئی ہندو اپنی حجامت تک نہ بنا سکتا تھا۔

اکبر کے عہد میں جب ہندوؤں کو ذرا امن ملا۔ تو ۱۵۷۰ء میں ستی برج جمنا کے کنارے تعمیر ہوا۔ ۱۵۹۰ء میں راجہ مان سنگھ نے گوبند دیو کا مشہور مندر بندرابن میں بنوایا۔ کہا جاتا ہے اورنگزیب کے زمانہ میں اس کی صورت کچھ تبدیل ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس مندر میں مورتی پوجا چند سالوں سے شروع ہے۔

جس مقام پر یا جس مقام کے قریب کرشن بھگوان کا جنم ستھان بتایا جاتا ہے۔ وہاں اورچھا کے راجہ نے کیشو دیو کا مشہور مندر جہانگیر کے زمانہ میں بنوایا۔ ۱۶۶۹ء اکتوبر ۱۶۶۹ء کے دن اورنگزیب کو خبر ملی۔ کہ اس مندر میں دارا شکوہ کا لگایا ایک پتھر لگایا تھا۔ اس نے اسے نکلوانے کا حکم دیا۔ حکم کی دیر تھی۔ کہ مندر گرا دیا گیا۔ اور اس کے اندرونی صحن پر ایک مسجد بنوا دی۔ اسی لئے ایک شاعر نے کہا ہے۔

ببیں اے شیخ کرامت بت خانہ مرا
کہ چوں ویراں شود خانہ خدا گردد

شہر کے وسط میں بھی مندر کی جگہ مسجد تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کو دیکھ کر ضلع متھرا کے لوگوں نے مسلم حاکموں کو اس قدر تنگ کیا کہ فوج کو کئی بار منہ کی کھانی پڑی۔ آخر جاٹ کی گرفتاری اور قتل کے بعد ... کا جوش کچھ وقت کے لئے ٹھنڈا ہو گیا ... کا عجائب گھر دیکھنے سے ان حالات پر روشنی پڑتی ہے۔

جب حکومت کا رویہ اپنی رعایا کے ... کئی صدیوں تک ایسا رہا۔ تو زمانہ کی کروٹ ... تبدیلی ہونی شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ... ۱۸۰۳ء سے انگریزی حکومت کا جھنڈا ... کے ضلع میں لہرانے لگا۔ یہی وجہ ہے ... بھی قابل دید مندر اس وقت متھرا اور ... میں نظر آ رہے ہیں۔ وہ سب ... کے عہد کے بنے ہوئے ہیں۔ دوار کادھیش مندر ۱۸۱۵ء میں تعمیر ہوا۔ بنجے گوبند ... میں اور رادھا کرشن کا بھی ۱۸۶۷ء میں۔

متھرا اور بندرابن کے علاوہ ... ضلع میں اور بھی کئی مقام ہیں۔ جو کرشن کی ... لیلا بھومی ...

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اپیوگی ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی بھرجی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱/ سینکڑہ للعہ

ستیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ کا جواب ۔ ۱/ ۔ ۔ ۔

سناتنی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب

مینڈکی کو زکام یا درگت کی درگت یعنی جواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) ۔ ۔ ۔ ۔

آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۔

ویدنندک کون ہے (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی صدر) ۔ ۔ ۔ ۔

شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۔

نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۔ ۔ ۔ ۔

سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۔

آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام احمانی راولپنڈی صدر) ۔ ۔ ۔ ۔

پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام بھایا جی رجوعہ) ۔ ۱/ ۔ ۔

اوتار کا کارن شاپ بھوگ (از بہاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ) ۔ ۔ ۔ ۔

مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت کمتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) ۔ ۔ ۔ ۔

شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

پورانک دھرم اور وام مارگ (از برہم جی امرتسری) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

ویدک دھرم کی جے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

شرادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) ۔ ۔ ۔ ۱۲/

مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت ۔/ سینکڑہ ۱۲/

شاستر ارتھ رویڈ یعنی روپڑ میں پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات) قیمت ۔/ سینکڑہ

ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ۔ ۔ ۔ ۔

بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۔

مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ۔ ۔ ۔ ۔

سناتن دھرم یا سماپت دھرم (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) ۔ ۔ ۔ ۔

ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔ ۔

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی آریہ اپدیشک) قیمت ۔/ سینکڑہ

مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی) قیمت ۔/ سینکڑہ

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت ۔/ سینکڑہ

رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی) ۔ ۔ ۔

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت ۔/ سینکڑہ

راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) ۔ ۔ ۔

سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت کمتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) ۔ ۔ ۔

المشتہر

اوم پرکاش شرما۔ مینیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

سورگ نرک کے متعلق مہاراج کرشن کا فیصلہ

(از قلم شریمان مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

مجھے گیتا سے خاص انس ہے۔ اس کا بہت بار مطالعہ کر چکا ہوں۔ کم سے کم ۱۰۰ بار پاٹھ کیا ہوگا۔ زیادہ کیا ہو تو عجب نہیں۔ جتنی بار دیکھا۔ پڑھا اور وچار کیا۔ ویسا ہی لطف حاصل ہوا۔ ایک ایک لفظ سے شریپنی شکتی معلوم دی۔ جھوم جھوم کر اور پڑھ پڑھ کر گایا۔ جب کبھی اشانتی ہوئی گیتا کے اندر گھسا۔ تسکین ملی اور راحت۔ گیتا پریم کا پھل یہ نکلا۔ کہ آریہ سماج مندر میں گیتا کی کتھا کی۔ آریہ سجنوں کے اعتراضوں کا جواب دیا۔ پچھلے دو سالوں میں ۱۱ ادھیائے سماپت ہوئے ۷ ادھیائے ابھی باقی ہیں۔ پراتہ کال کا ستو گنی سمے خود بھی کئی گانٹھیں کھول دیتا ہے۔ سردی کا موسم اسی پرچار میں گذر جاتا ہے۔ مجھے خود آنند آتا ہے۔ اس سال "کرشن نمبر" کے لئے مہاراج کرشن کا پیغام سنانے کو جی چاہتا ہے۔ ناظرین تیار ہو جائیے۔ میں نے ان مطالعہ کے لئے گیتا ہاتھ میں لی۔ اور مطالعہ شروع کیا۔ تو یہ شلوک نظر پڑا۔

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः। कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत्॥ अ० १६।२२

نرک کے تین دروازے ہیں۔ جو آتما کو ناش کرنے والے ہیں۔ کام۔ کرودھ اور لوبھ ان سے منش کو بچنا چاہیئے۔ عام طور پر لوگ گیتا کا پاٹھ بھی کرتے ہیں۔ مگر حقیقی تعلیم پر بہت کم دھیان دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ سورگ نرک انسان کو مر جانے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ سورگ میں اپسرائیں سکھ ایشوریہ اور بھوگوں کا نقشہ سا بنا رکھا ہے۔ تو نرک کی حالت میں دکھوں کے چتر دکھائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ مرنے کے بعد کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ جیتے جی تعلق نہیں جڑنے دیتے۔ مگر گیتا کا قول کتنا سچا اور سائنٹیفک ہے۔ جس انسان میں دشمن ہوں گے۔ غصہ اور لالچ جتنی مقدار میں زیادہ ہوگا۔ وہ اتنا ہی نرک واسی یعنی دکھی ہوگا۔ اس کا وقت بڑی بے چینی سے گذریگا۔ اندر سے لعنت ملامت کی بوچھاڑ ہوا کرے گی۔ اپنے آپ ایسا گلانی محسوس کرے گا۔ جسم کمزور سوبھاؤ چڑچڑا اور لالچی ہوگا۔ بس یہی تو نرک ہے۔

اب تصویر کا دوسرا رخ بھی گیتا سے ہی دیکھنا چاہیئے۔ کہ سورگ اور انتی کا راستہ کونسا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے ناظرین

यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत्। यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम्॥ १८।५

یگیہ دان اور تپ یہ تینوں سادھن ہی منشوں کو پوتر کرنے والے ہیں۔ اور ہر حال میں کرنے چاہئیں کبھی نہ چھوڑنے چاہئیں۔

آہا! کیسا سندر مختصر مگر سارگربھت اپدیش ہے۔ اور ناطق فیصلہ کہ نرک کے تین دروازے کام۔ کرودھ اور لوبھ بالمقابل پوترتا اور سورگ کے بھی تین یگیہ۔ دان۔ تپ کیا اعلیٰ فیصلہ ہے۔ ناظرین اندازہ تو فرمائیے:۔

اب ہم لوگ آزاد ہیں۔ کہ جس ستھان کا ٹکٹ حاصل کریں۔ پہنچنا تو وہیں ہوگا۔ جہاں کا ٹکٹ پہلے ہوگا۔ کام کرودھ۔ لوبھ کی موجودگی میں سیدھا نرک اور یگیہ دان۔ تپ کی حالت میں بالکل سورگ۔ مرنے کے بعد والے خیالی سورگ نرک سے بچا کر کرشن مہاراج نے جو عملی میدان کی بات کی اور بے لاگ فیصلہ دیا ہے تمام عقلمند لوگ سویکار کریں گے۔ آؤ۔ آؤ کرشن کے نام پر مرمٹنے والے لوگو۔ آؤ گیتا کے اس سنہری اپدیش کے آگے سر جھکا دیں۔ تاکہ زندگی سپھل ہو!۔

بقیہ صفحہ انیس (۱۹)

کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مگر کسی ہندو کو ہماری مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ جو ایسا کرے گا۔ وہ اپنی جاتی اور دہرم کا گھاتک ہوگا۔ اور گئو ہتیا کے پاپ کا بھاگی بنے گا۔ اور جو اپنے جیون کال میں خود بخود یا آریہ سماج کی مدد سے کسی گئو بھکشک کو گئو رکشک بنائے گا۔ اسے سچی گئو رکشا کا پُنیہ حاصل ہوگا۔ بس چاہیئے آج کرشن جنم اشٹمی کے دن یہ پرتگیا کریں۔ کہ سروسنسار کو گئو رکشک بنانے کے لئے تن من دھن سے کاریہ کریں گے۔

بقیہ صفحہ (۲۰)

کے نام سے وابستہ ہیں۔ مثلاً گوکل مہابن اکھنیک گوبردھن۔ رادھری کنڈ۔ داؤجی۔ کام بن وغیرہ وغیرہ ان مقاموں میں بھی غیر ہندوؤں کے ہاتھوں کم تباہی نہیں ہوئی۔ تاہم اس زمانہ میں ہزاروں ہندو ان مقامات کی زیارت کو جاتے ہیں۔ ان مقامات کا ذکر کسی آئندہ موقع پر کرونگا۔

امرت دھارا اوشدھالیہ کی چند مجرب ادویات کا بیان جنہوں نے خلق خدا کو بڑا فائدہ پہنچایا ہے مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ کریں

میٹھا پھل رجسٹرڈ یہ ایک عجیب حیرت میں ڈالنے والی دوائی ہے۔ جن کے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اس کو حمل کے تیسرے ماہ کے شروع میں صرف ایک دن کھا دیں لڑکا ہوگا۔ اقرار اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو قیمت واپس کر دی جاوے گی قیمت ۱۰ روپے

درد شکن اس کی ایک ہی پڑیہ کے استعمال سے خواہ کسی قسم کا عضلاتی درد یا اعصابی درد ہو جاتا رہتا ہے چاہے سر درد۔ جوڑوں کا درد۔ کمر۔ گھٹنہ یا ران یا اور کسی بھی جگہ درد ہو ۵ منٹ میں آرام۔ ایک پڑیہ ۵ منٹ درد بند کر دے گی۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنہ۔

عرق بخار ملیریا جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو تین دن کے اندر جاتا رہتا ہے۔ ملیریا کے جرمز کو تباہ کرنے میں اکسیر ہے روزانہ آنے والا۔ دوسرے دن میں دو بار آنے والا۔ تپہ۔ چوتھیہ۔ تپ سب کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸؍ جس میں جوان کی ۳ دن کی خوراک ہوتی ہے۔

گندھارس سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال پیچش سنگرہنی وغیرہ چند یوم میں کافور۔ اکثر ایک خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام ہوتا ہے۔ ہیضہ کے درد کو بھی نافع ہے۔ اسہال پیچش کے واسطے ایسی مفید اور کوئی دوائی نہ ہوگی قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) نمونہ ۴ر آنے۔

وت نسوار یہ نسوار ایک اکسیر چیز ہے جو ہمیشہ گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ اس نسوار کے لیتے ہی درد شقیقہ۔ داڑھ درد۔ درد کان۔ سوج۔ منہ درد۔ آنکھ۔ نزلہ زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں مرگی و سرسام تک کو نافع ہے قیمت ۱ تولہ ایک روپیہ نمونہ چار آنہ ۴ر اس سے چھینکیں کبھی ذرا بھی نہیں آتیں۔

انکھ ٹھنڈ سرمہ نمبر ۱ یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے آنکھوں کی کثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور بصارت کو قائم رکھتا ہے نیز طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر نمونہ آنہ ایک ۱ر

انکھ روشن نمبر ۲ آنکھوں کی امراض مثل پانی جانا۔ دھند۔ موتیا۔ پھولا۔ جالا۔ ککرے پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۲ر نمونہ ۶ر

منجن نمبر ۱ دانتوں کی امراض مثل خون جانا۔ پانی نکلنا۔ درد دندان۔ بدبوئے دہن کو نافع ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ۱ر

منجن نمبر ۲ خاص کر دانتوں کی صفائی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کے ملتے رہنے سے دانت موتیوں کی طرح چمکتے رہتے ہیں جیسے کہ نام سے ظاہر ہو رہا ہے آزما کر دیکھیں۔ قیمت ۴ر نمونہ ۱ر

بال اڑانکی بےنظیر دوائی اس دوا کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور موٹے سے موٹے ہر جگہ کے بال بغیر تکلیف کمال خوبی سے دور ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ چھ آنے (۶ر) نمونہ ڈیڑھ آنہ ۱ر

مکھ رعب یہ تیل نہ صرف مونچھوں کے بال بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے انکی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ ان کو ملائم رکھتا ہے آہا! رعب دار مونچھوں والا چہرہ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۳ اونس دو روپے (عہ) نمونہ ۶ر

قاطع باہ بعض لوگ جو مجرد رہنا چاہتے ہیں ہم سے جن کبھی ایسی ادویات مانگتے ہیں جن سے ان کو کام نہ ستائے ان کے واسطے یہ دوائی ہے۔ ۴۰ دن کھانے سے باہ جاتی رہتی ہے یا بہت کم ہو جاتی ہے قیمت ۵ تولہ دو روپے

اکسیر مہنت باجی کرن اوشدھ بہت سی مقوی ادویات کا مجموعہ ہر قسم کی سستی کی تقریباً تمام حالتوں کو مفید ہے۔ امراض مخصوصہ مرداں کے واسطے جنرل دوائی ہے تاثیر معتدل ہائیل بڑی ہی قیمت ۴۰ گولی للعہ ۳۲ گولی عہ نمونہ ۸ر

اکسیر الف ۳۲ جریان کے واسطے یہ لاثانی دوائی ہے سرعت... کثرت کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ قدرتی استعمال کرتی ہے خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام قیمت ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی ۸ر

اکسیر ب ۴۰ کثرت احتلام کے واسطے بےنظیر ہے غیر شادی شدہ لوگوں کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۳۲ گولی عہ نمونہ ۴ر

طلاء نمبر ۱ یہ کچھ خوشبودار ہے۔ بوڑھوں کو بھی مفید پڑتا ہے مجلوقوں کو اور جوش و طاقت بڑھانا چاہیں عجیب مفید ہے۔ رگوں پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۴ر ڈرام پانچ روپے فی ڈرام ایک روپیہ ۴ر آنہ (اعہ)

طلاء نمبر ۳ ملذذ شاہاں تعریف اس کی کیا کریں جس نے ایک بار آزمایا ہمیشہ کے لئے بیتاب ہوا۔ از حد مفید مطالب از حد خوشبودار جہاں ہو کمرہ مہک جاوے ایک چاول کافی ہے قیمت فی تولہ ۱۲؍ تین ماشہ ۳ر نمونہ ایک ماشہ ایک روپیہ دو آنہ عہ

ابلارام رجسٹرڈ ہر قسم کا پردر کثرت طمث یا استحاضہ موسرخ پیلا سفید اس سے دور ہوتا ہے درد کمر سوم روگ وغیرہ کو نافع ہے حیض کی بیقاعدگی دور ہوتی ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے (عہ) نمونہ چار آنے (۴ر)

پتالی رجسٹرڈ حیض کا نہ آنا یا کم آنا درد سے آنا اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کو کھولتی صاف کرتی اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے مانک دوائی ہے۔ قیمت ۴ اونس دو روپے (عہ) نمونہ ایک اونس آٹھ آنہ (۸ر)

سوما وتی رجسٹرڈ عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جس کو لیکوریا۔ دشوبیت پردہ۔ جریان الرحم سیلان۔ رطوبت زناں وغیرہ کہتے ہیں خواہ کسی قسم کا ہو اس سے آرام آجاتا ہے قیمت ۴ خوراک دو روپے (عہ) نمونہ ۸ر خوراک بارہ آنہ (۱۲ر)

بال سکھ رجسٹرڈ بچوں کے واسطے مانک دوائی ہے۔ بدہضمی۔ قبض دائمی ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ شدت پیاس منہ کا سوکھ جانا اور ہمیشہ بیمار رہنا۔ گرمی کا زور ہونا سب دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۸ گولی ۲ر آنہ

دوائی آتشک نمبر ۱۳ آتشک نو مادہ کو ۱۴ دن میں آرام کرتی ہے درجہ اول کو اکسیر درجہ دوم میں بھی مفید قیمت ۴ چار روپے (للعہ) نصف دو روپے (عہ)

سارسارشٹ مرکب بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ آتشک دوم و سوم میں مفید ہے۔ پھوڑے پھنسی داغ چنبل۔ داد۔ داغ سیاہ و تانبڑی۔ دھپڑ خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کرتا ہے۔ ان تمام امراض میں جہاں ولایتی سارسپریلا برتا جاتا ہے۔ زیادہ مفید ہے ذیابیطس۔ پرمیہ کے بعد جو کاربنکل پھوڑے نکل آتے ہیں۔ ان کو بھی مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نمونہ ۴ر

دوائی سوزاک نمبر ۱ درجہ اول میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جلن موقوف اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اگر پیپ اور جلن بھی ساتھ ہو تو اول اس دوائی کو کھانا چاہیئے۔ اور جلن دور کرنی چاہیئے۔ قیمت۔ ۴ ڈرام ایک روپیہ (عہ) نمونہ دو آنے ۲ر۔

طبی کتب مصنفہ جناب پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا لاہور جو ہر انسان کے پڑھنے کے قابل ہیں

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
کام درتی شاستر حصہ اول	[illegible]	[illegible]	رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر اول	[illegible]	[illegible]
کیا ہم لڑکا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں	[illegible]	[illegible]	” ” ” دوم	[illegible]	[illegible]
رسالہ حفظ ما تقدم طاعون	[illegible]	۱۰ر	” ” ” سوم	[illegible]	[illegible]
رسالہ گھر کا حکیم	[illegible]	[illegible]	” ” ” چہارم	[illegible]	[illegible]
کیا ہم تندرستی صحت و درازی عمر کا راز	[illegible]	۱۲ر	” ” ” پنجم	[illegible]	[illegible]
رسالہ وضع حمل	[illegible]	۱۰ر	علاج بالمفردات	[illegible]	[illegible]
رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب	۱۲ر	[illegible]	رسالہ حکیم و مریض	[illegible]	[illegible]
رسالہ دلچسپ طبی مضامین	[illegible]	[illegible]	رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول	[illegible]	[illegible]
” صحت کے دس اصول	[illegible]	۱۲ر	” ” ” دوم	[illegible]	[illegible]
ہدایت الموسم	[illegible]	[illegible]	” ” ” سوم	[illegible]	[illegible]
رسالہ غذا و صحت	۱۲ر	[illegible]	رسالہ قبض	[illegible]	[illegible]
نوے سال جوان و تندرست کیونکر رہیے	[illegible]	۱۰ر	کھشی روگ دق و سل	[illegible]	[illegible]
دودھ و اس کی اشیاء	[illegible]	[illegible]	موت کے فاصلہ کم اور حقیقت	[illegible]	[illegible]
دودھ نباتات	[illegible]	[illegible]	رسالہ سرعت	[illegible]	[illegible]
ہپناٹزم و ذاتی تربیت	[illegible]	[illegible]	” آتشک بالتصویر	[illegible]	[illegible]
جیو جنتو	[illegible]	[illegible]	” سوزاک	[illegible]	[illegible]
تصاویر صحت	[illegible]	[illegible]	” درد سر	[illegible]	[illegible]
نقشہ صحت روغنی	۱۲ر	۱۲ر	” ہسٹریا اختناق الرحم	[illegible]	[illegible]
اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب اور ان کا علاج	۱۰ر	۱۰ر	دوش گیان (علم الاخلاط)	[illegible]	[illegible]
پرورش اطفال	[illegible]	[illegible]	دانت کی امراض و علاج	[illegible]	[illegible]
میرے ڈاکٹر نے مجھے معاملات دنیا داری کی تعلیم کیسے دی	[illegible]	[illegible]	رسالہ چیچک	[illegible]	[illegible]
			” ملیریا یا موسمی بخار	[illegible]	[illegible]
			سشرت کا ترجمہ حصہ اول	[illegible]	[illegible]
وید کے متعلق علمی و طبی تحقیقات	[illegible]	۱۰ر	” ” ” دوم	[illegible]	[illegible]
نشانات موت	[illegible]	[illegible]	وید کے مشہور مرکبات	[illegible]	[illegible]
علم و عمل کشتہ جات	[illegible]	[illegible]	اصطلاحات ویدک	[illegible]	[illegible]
رسالہ ہابیلہ	[illegible]	[illegible]	” یونانی	[illegible]	[illegible]
رسالہ برہمی	[illegible]	[illegible]	رسالہ القلوانزا	[illegible]	[illegible]
گنج مجربات	[illegible]	[illegible]	منترو من و جھی	[illegible]	[illegible]
ضروریات زندگی	[illegible]	[illegible]	فزیالوجی یا علم افعال الاعضا	[illegible]	[illegible]
طب ہند کی قدامت	[illegible]	[illegible]	ادویات باہ حصہ اول	[illegible]	[illegible]
			” ” دوم	[illegible]	[illegible]
			گوشوارہ تشخیص امراض	[illegible]	[illegible]
			لاثانی نباتات الادویہ	[illegible]	[illegible]
			جیون شکتی	[illegible]	[illegible]
			رسالہ بواسیر	[illegible]	[illegible]
			بے اولاد کیوں رہ گئے؟	[illegible]	[illegible]

دوائی سوزاک نمبر ۲ چناق بڑے ہی تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک ہر قسم کی ہر حالت میں مفید ہے۔ سوزش جلن پیپ یا دونوں ہی کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۶۰ گولی للعہ نمونہ ۱۵ گولی

دوائی بواسیر نمبر ۳ یہ دوائی بواسیر خونی و بادی دونو کیلئے مفید ہے اور اس سے آرام آجاتا ہے۔ قیمت ۴ گولی ایک روپیہ

دوائی طحال نمبر ۲ یہ دوائی اس وقت دی جاتی ہے جبکہ ہاتھ کمزور ہوتی ہو کیونکہ کم لگتی ہو۔ خوراک ۲ گولی ہر روز۔ قیمت ۲۴ گولی

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے امرت دھارا لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنیوالا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے بہترین اپیوگی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پُستکیں

دیانند گرنتھ مالا — ہندی
ویدک دے تینوں حصے — ″
سوم سرور — ″
تیاگ کی بھاونا — ″
براہمن کی گتو — ″
یگیشور درشن — ″
چاروں ویدوں کے فقتک — ″
منڈ درشن نمونہ — ″
گیا بھاشیہ پنڈت لکھمی رام جی
دیوگیہ پرکاش — ہندی
برہم یگیہ
سوزگ — ″
وید امرت
اپنشد پرکاش — ″
ویدک دھرم — ″
وید میں اتہاس نہیں ہے — ″
اپنشد سار — ″
بھگتی درپن
بھگتی درشن — ″
کرتویہ درشن — ″
کرتویہ درپن — ہندی
آنند سنگرہ — ″
امرت ورشا — ″
برہمچریہ اور یوگ — ″
سندھیا رہسیہ — ″
آنند اپدیش مالا — ″
سرل یوگ ابھیاس — ″
برہمچریہ — ″
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ حصہ اول
″ ″ ″ دوسرا
آریہ سماج کیا ہے — ہندی
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا — ″
سنسکار ودھی — ″
ستیارتھ پرکاش — ″
اپدیش منجری — ″
ستیہ اپدیش مالا — ″

(قیمتیں:) للعہ، سے، عہ، ۸ر، ۸ر، ۸ر، ۱۵ر، ۸ر، عہ، ۴ر، ۶ر، ۶ر، ۸ر، عہ، ۱۲ر، ۱۲ر، ۴ر، ۴ر، ۱۰ر، ۱۰ر، ۸ر، عہ، ۱۲ر، ۸ر، ۶ر، ۱۰ر، ۶ر، ۲ر، ۶ر، ۴ر، ۵ر، ۶ر، ۳ر، ۵ر، ۴ر، عہ

آتم درشن — ہندی
گرہستھ جیون — ″
آنند سنگرہ — اُردو
آنند اپدیش مالا — ″
راہ راست — ″
بھارت میں بھول — ″
پرماتما کے درشن — ″
گلدستہ دھرم — ″
پراچین گلدستہ دھرم — ″
ویدک ڈپلوما — ″
بھگتی درپن — اُردو
برہمچریہ — ″
یوگ کے آسن — ″
یوگ درشن — ″
آریہ سماج کیا ہے — ″
سوراجیہ سچے پد درشک — ″
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا — ″
بالکوں کی دھرم شکشا حصہ اول — ″
″ ″ ″ دوم — ″
ودیشیوں میں آریہ سماج کا اتہاس — ″
ویدانت درشن
آئینہ جاپان
آتم چکتسا

پورانک مت کھنڈن کی پُستکیں

پورانک مت لوچن — ہندی
لنگ پوران آلوچنا — ″
وراہ ″ ″ — ″
کورم ″ ″ — ″
نیوگ پرمان — ″
اکھلانند کی شرارت
پوران اور وام مارگ
بھوشیہ پوران کی پریکشا
پورانک مت کھنڈن
اموت سدھانت
بھوشیہ پوران آلوچنا — اُردو
پوران پول پرکاش — ″
جینی پستول — ″

(قیمتیں:) عہ، عمر، عمر، ۱۰ر، ۴ر، ۴ر، ۵ر، ۴ر، ۴ر، ۴ر، ۱۰ر، ۱۲ر، عہ، عمر، ۴ر، ۱۲ر، عمر، ۳ر، ۵ر، عمر، عہ، ۸ر، ۱۲ر، سے، ۸ر، ۷ر، ۱۰ر، ۶ر، ۲ر، ۳ر، ۴ر، ۴ر، ۳ر، ۱۰ر، ۸ر، ۸ر

نشکلنک دیانند — اُردو
شریمد بھاگوت سار — ″
مرتک شرادھ کھنڈن — ″
نیوگ فلاسفی — ″
مورتی پوجا کھنڈن

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پُستکیں

کلیات آریہ مسافر — اُردو
رشی کا بول بالا — ″
جواہر جاوید — ″
بابا نانک اور دین اسلام — ″
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا — ″
چور اور چتر
شرک و بدعت اسلام — ″
وید اور قرآن — ″
مسلم آریہ ملاپ حصہ اول
″ ″ ″ دوم
ویدک دھرم اور دین اسلام — اُردو
قرآن کی چھان بین — ″
سرگزشت قرآن — ″
منہ توڑ — ″
منہ پھوڑ — ″
مرزائی دام فریب — ″
مباحثہ آگرہ — ″
اسلام میں جلوہ وید
عقائد اسلام پر نظر
شاستر ارتھ درپن

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پُستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم — ہندی
″ ″ — اُردو
ستیارتھ پرکاش کی حقیقت — ″
اپریشن ستیارتھ پرکاش — ″
رادھا سوامی مت آلوچنا — ہندی
رادھا سوامی مت وچار — ″
رادھا سوامی ہوائی محل — ″
پوران — ″
مت کا فوٹو — ″

(قیمتیں:) عمر، ۴ر، ۳ر، ۶ر، ۲ر، للعہ، ۱۲ر، ۱۰ر، ۳ر، ۸ر، ۲ر، ۲ر، ۲ر، ۱ر، ۱ر، ۲ر، ۳ر، ۶ر، ۸ر، ۴ر، ۸ر، ۲ر، ۲ر، ۴ر، ۸ر، عطر، ۱۲ر، ۱۱ر، ۸ر، ۶ر، ۴ر، ۰ر، ۰ر

رادھا سوامی نمبر — ۲ر

متفرق کھنڈن کی پُستکیں

نشکلنی رہسیہ — ہندی — ۸ر
گورمت سار — اُردو — ار
گوروبانی میں ویدک دھرم — ″ — ار
آریہ خالصہ ملاپ — ″ — ۲ر
گورمکھ یا من مکھ — ″ — ۲ر
عیسائیت میں جلوہ وید — ″ — ۲ر

وید اور بائیبل اردو ۵ر — اجتماع ضدین (عیسائیت میں) ″ ۶ر — کرسچن مت درپن اردو ۵ر — انجیل میں اختلافات اردو ۶ر — انجیل کلام الٰہی نہیں اُردو ۱ر — مردہ ضرور جلانا چاہیئے — اردو ار — سنتے کی تحقیقات اردو ار — آج کل کے سادھوؤں کی کرتوت ہندی ۲ر — پاکھنڈ مت کھنڈار ہندی ۱ر — برہمتانتو پرکاش ہندی ۳ر

اِن کے علاوہ

ہر قسم کی آریہ سماجک اُردو ہندی پُستکیں آریہ ویر پُستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ سے با رعایت مل سکتی ہیں۔

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں اور خاص کر آریہ ویر کے خریداروں کو پُستکیں منگواتے وقت اِس پُستکالیہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔

آریہ سماجوں اور آریہ ویر کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

یہ پُستکالیہ شہید پنڈت لیکھرام جی کی آخری وصیت آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہو کی تکمیل کو پیش نظر رکھ کر کھولا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر پُستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ — لاہور

طاقت اور جوانی کا خزانہ



طاقت کی اکسیر دوا

آدتیہ رسائن

بہترین دیسی کلسیم (موتی۔ مونگا۔ سیپ وغیرہ جواہرات) قدرتی آیوڈین۔ فاسفورس
لوبان۔ ابرک۔ فولاد گولڈ۔ وٹے مین کا نہایت مفید کیمیائی مرکب

۳۳ سال سے ہزارہا کا آزمودہ

ہندوستان بھر کے ویدوں اور حکیموں کی نمائندہ جماعت کے معززین سے

مصدقہ تمغہ یافتہ کایا کلپ نسخہ ہے

تازہ خون اور ویریہ بکثرت پیدا کرتا۔ وزن بڑھاتا۔ دائمی زکام۔ قبض۔ بدہضمی زنانہ۔ مردانہ مخصوص کمزوریوں کو قطعاً دور کرتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ پھیپھڑوں اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔
قیمت ۷ روزہ خوراک ایک روپیہ ۲۱ روزہ خوراک تین روپے۔ محصول ۷

پوشیدہ ہدایت نامہ مفت
عورت کے پرلطف تعلقات قانون مباشرت امراض مخصوصہ کے مایوس مریضوں کیلئے مکمل دستور العمل شادی شدہ یا قابل شادی مفت طلب کریں۔

پتہ
مہتہ سیتا رام دت کویراج
آدتیہ رسائن۔ انارکلی۔ لاہور

ایجنٹس:- امرتسر سری رام گنگا رام ڈرگسٹ ہال بازار
پشاور شہر:- آر۔ ایل گوہری قصہ خوانی ملتان
راجہ رام کپور۔ میمرینگی۔ کشمیرہ میڈیسن ہاؤس۔ جموں
سیٹھی برادرس۔ ایبٹ آباد:- آر۔ این چوپڑا
اینڈ سنز۔ دہلی:- حکیم جے۔ پی تصورا اینڈ سنز

اپنے شہر کے معزز دوا فروشوں سے طلب کریں!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹
THE ARYA VIR LAHORE
تار کا پتہ:- آریہ ویر لاہور

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہر چند شرما

چندہ کا
سالانہ ۳ روپے
ششماہی عہ۱۲
غیر ممالک للعہ

قیمت فی پرچہ (ایک آنہ) قیمت ۱/

جلد ۱۳	۹ راگست سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۵ر ساون سمت ۹۴ دیانند ابد ۱۱۳	نمبر ۱

نذرِ عقیدت

...یبت سے اذیّت سے الم سے رنج سے غم سے — رہائی قوم کو حاصل ہوئی سوامی! ترے دم سے

...ت زندگی کی از سرِ نو دیکھتے ہیں ہم — وطن کے مردہ قالب میں تری تدبیر پیہم سے

...م کی راہ میں مرنا سبیلِ زندگانی ہے — ہمیں واقف کیا تو نے اس آئینِ مسلّم سے

...اس پر فخر کرتے ہیں ہم اس پر ناز کرتے ہیں — عقیدت ہے ہمیں تجھ سے محبت ہے تجھے ہم سے

...روشن اسے پھر پرتوِ ویدِ مقدس سے — مٹا کر کذب کی تاریکیوں کو تو نے عالم سے

...ئی شاہراہِ منزلِ مقصود دنیا کو! — ہٹا کر تو نے راہِ پر خطر پر پیچ و پر خم سے

(خاص) مری آنکھوں سے دیکھے آہ! کوئی مرتبہ تیرا
چراغِ راہِ حق ہے مجھکو ہر نقشِ پا تیرا!

چمنی لال نثار
پیر پور اد ضلع مظفر گڑھ

رگوید بھاشیہ

(بھاشیہ کار شریمان سوامی وید آنند تیرتھ جی مہاراج)

यदङ्ग दाशुषे त्वमग्ने भद्रं करिष्यसि । तवेत्तत्सत्यमङ्गिरः ॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۶

اے انگ (پیارے) اگنی۔ تو جو دانی کا بھلا کرتا ہے۔ اے انگرہ (پرانوں کے پران) وہ تو تیرا ستیہ (اٹل نیم) ہے۔

اس منتر میں ایک اٹل نیم کا بیان ہے۔ اس کی تشریح بعد میں کریں گے۔ پہلے اس منتر میں مستعمل دو الفاظ کے متعلق کچھ عرض کر دینا ضروری ہے۔ وہ دو الفاظ अङ्ग انگ اور अङ्गिरः انگرہ ہیں دونو سمبودھن میں (یعنی پکارنے کے طور پر) استعمال کئے گئے ہیں۔ अङ्ग شبد کے لغوی معنے حرکت کرنے والا۔ گیان والا۔ نشان والا۔ نشان لگانے والا۔ بیٹھنے والا۔ حرکت دینے والا۔ جسم یا جسم کا کوئی حصہ۔ جان کے ہیں

اس سوکت کا دیوتا (نفس مضمون) اگنی ہے۔ اس واسطے اس سوکت میں اگنی موصوف ہے اور اس کے ساتھ ایک وبھکتی میں استعمال ہونے والے الفاظ اسی کی صفت بن جائیں گے۔ اگنی شبد کے معنے اس سوکت میں پرکرن کا وچار کر کے ہم نے ایشور جیو۔ گیان اور آگ لئے ہیں۔ پرمیشور سارے جگت کو حرکت دیتا ہے۔ گیان دیتا ہے۔ سب موجودات میں انتریامی روپ سے بیٹھا ہے۔ اس واسطے سارے جہان کی جان ہے۔ پران ہے۔

جیو آتما حرکت کرتا ہے۔ جس جسم میں رہتا ہے۔ اسے حرکت دیتا ہے۔ گیان والا ہے۔ اندریاں اس کا نشان (ہستی کا ثبوت بہم پہنچانے والا سامان) ہیں۔ جسم میں رہتا ہے۔ جسم کی جان زندگی ہوتا ہے۔ اس کے بغیر اسے مردہ کہتے ہیں۔ جب تک آتما شریر میں رہتا ہے۔ تبھی تک جسم کی خاطر تواضع ہوتی ہے۔ آتما جسم سے باہر ہوا۔ اور وہی جسم پرا چھوت ہو جاتا ہے۔

بھوتک آگ (بجلی سوریہ۔ زمین کے اندر رہنے والی اور پیٹ میں رہنے والی) سبھی قسم کی حرکت دیتی ہے۔ سنسار کا جیون ہے۔ جسم میں حرارت غریزی کم ہو جائے۔ تو موت کی تیاری۔ اگر پیٹ کی اگنی کم ہو جائے۔ یعنی مند اگنی (قوت ہاضمہ کی کمزوری) ہو جائے تو کوچ کا سامان ہو جاتا ہے۔ سوریہ اور بجلی کی طاقت سے حیوانات اور نباتات میں زندگی قائم رہتی ہے۔ گیان کی مہما کہاں تک بیان کریں۔

اب دوسرے لفظ अङ्गिरः کو لیجئے۔ ویدوں کی مشہور لغت نرکت میں اس لفظ کے معنے "انگار (دہکتا ہوا کوئلہ) جسم میں رہنے والا شریر اس۔ حرکت اور نشان کرنے والا۔ قابل تعظیم اور تعظیم کرنے والا بتایا گیا ہے۔ شت پتھ براہمن میں انگرہ کے معنی "پران" لکھے ہیں۔ سائن۔ دن میں منتر پر کا رس۔ آتما کا رس بتلایا گیا ہے۔ یہ سارے معانی ایشور۔ جیو۔ بھوتک اگنی۔ پران۔ گیان سب پر ٹھیک طور سے چسپاں ہوتے ہیں۔

اب اختصار سے مطلب بیان کیا جاتا ہے۔

(۱)

ایشور پکش میں:-

اے جان جہان اے میرے پران۔ پرانوں سے بھی پیارے۔ رہنمائے ازلی پرمیشور۔ تجھ سے دھن سمپتی۔ مال و دولت حاصل کر کے جو تیری راہ میں۔ تیری خلقت کی بھلائی میں دے ڈالتا ہے تو اس پر ہر قسم کی نعمتیں نازل کرتا ہے۔ یہ تیرا نیم اٹل ہے۔ یہاں قانون کرم کو اٹل بتلایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اپدیش بھی دے دیا ہے۔ کہ کرم کا پھل دینے والا پرمیشور ہے۔ وید کا ایک ڈھنگ ہے۔ کہ برائی کے خراب نتیجے بتلا کر لوگوں کے گھبرانے کا سامان نہیں کرتا۔ بلکہ نیکی کے نیک نتائج سمجھا کر نیکی کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے۔ اسی واسطے اس منتر میں بتلایا۔ کہ تو دانی کا بھلا کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی بتلایا۔ کہ تیرا یہ نیم اٹل ہے۔ یعنی کرم کا پھل ہر حالت میں تو دیتا ہے۔ اس میں ایک اور لطیف بات بیان کی گئی ہے۔ کئی مذہب یہ مانتے ہیں۔ کہ ایشور قادر مطلق اور مختار کل ہے۔ اس واسطے وہ کسی نیک بندہ کو بھی۔ اگر چاہے تو نیکی کے سبب سزا دے سکتا ہے۔ وید اس غلط اور بیہودہ سدھانت پر چوٹ کرتا ہوا مانو کہتا ہے۔ نیکی کرنے والے کا ہر صورت میں بھلا ہی ہوگا۔ اس کو نیک اجر ہی ملیگا۔

"کرم گتی ٹارے نہیں ٹلے" "از مکافات عمل غافل مشو۔ گندم از گندم بروید جو از جو" کے چھوٹے سے الفاظ میں خوبصورتی سے بیان کر دیا ہے۔ نیک کام کرنے کے لئے بڑی خوبصورت پریرنا ہے۔

کرم۔ فعل تو جڑ ہیں۔ یہ کیسے پھل دے سکتے ہیں۔ اور کرم کرنے والا اپرا کرم کر کے خود اس کا نتیجہ کو تیار نہیں ہوتا۔ اسی واسطے پرماتما سے بھگت کہتا ہے۔ تو کرم پھل داتا ہے۔ یعنی اس سارے سنسار کا قانون ستیہ اٹل نیم میں رکھنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سنسار اندھی پرکرتی یا نیچر کا کھیل نہیں۔ ایک چیتن ہستی کے قانون کے مطابق بنا ہے۔ اور اسی کے قانون کے تابع قائم ہے۔ اس قانون پر غور کرنے سے بہت سے دوررس نتائج سمجھ میں آتے ہیں۔

پرماتما کو یہاں अङ्ग انگ کہا ہے۔ اپنشد آدی ست شاستروں میں اس کو اس طرح سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیو آتما آنند کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہا ہے۔ اس کی اچھلنے۔ سرور کی خواہش وہ دنیا کی ایک ایک مادی چیز کو پکڑتا ہے۔ اس میں اسے چند لمحوں کے لئے لطف آتا ہے۔ پھر وہ بے لطف اور بدمزہ محسوس ہونے لگتی ہے۔ لہذا اسے وہ چھوڑ دیتا ہے۔ پھینک دیتا ہے۔ پھر وہ اندر کی طرف جھکتا ہے۔ تب اسے سرور آنے لگتا ہے۔ تب وہ وچار کرنے لگتا ہے۔ کہ یہ آنند کہاں سے آیا۔ باہر کی چیزوں کا یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ بیرونی اشیاء سے تو قطع تعلق ہو چکا۔ اپنا ذاتی بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر میرا ذاتی ہوتا۔ تو مجھے اس کی تلاش کے لئے باہر کیوں جانا پڑتا۔ اس واسطے جہاں سے یہ آتا ہے۔ وہ अङ्ग انگ ہے۔ अङ्ग کے معنی جسم۔ अङ्ग کے معنی جسم والا۔ شریر دھاری۔ اس کو رس دینے والا۔ آنند دینے والا अङ्ग ہوا۔ پرمیشور کی اس صفت پر غور کریں۔ تو وید کا اس منتر میں پرمیشور کو "انگ" پیارا محبوب کہنا مناسب اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے

(۲)

جیو پکش

اے پیارے گیانی جیو۔ تو جو داتا کا بھلا کرتا ہے۔ اے انگرہ۔ یہ تیرا ستیہ ہی ہے۔ بھگوان نے جیو کو سندر اپدیش دیا ہے۔ کہ تیرا ستیہ سوروپ یہ ہے۔ کہ داتا کا۔ اپکار کرنے والے کا بھلا کر۔ کیونکہ شاستروں میں ودھان ہے۔ جو صرف لیتا ہے بدلہ میں دیتا نہیں۔ وہ نیچ ہے۔ اس واسطے تو اپکاری کو ضرور بدلے میں نیک اجر دے۔ سنسکرت میں ایک کہاوت ہے:-

प्रत्युपकारभीरुः विपत्तिमपि काङ्क्षति ।

جو انسان کسی کی نیکی کا بدلہ دینا چاہتا ہے۔ مانو وہ اس کی مصیبت کے لئے دعا مانگ رہا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر وید نے ارشاد فرمایا۔ भद्रं करिष्यसि "بھلا کرتا ہے" भद्र کے ارتھ ہیں جانے کے قابل۔ پرانیوں کو سکھ دینے والا۔ ایسی چیز جس کی کشش سے پرانی۔ ذی روح۔ جاندار اس کی طرف دوڑتے چلے آئیں۔

حاصل مطلب یہ۔ کہ داتا کی ایسی بھلائی کر۔ کہ اس کا تیری بھلائی کرنے سے پہلے یا بعد کسی طرح نقصان نہ ہو۔

جیو آتما کو अङ्गिरः کہکر بتلا دیا ہے۔ کہ اس جسم میں حرکت گیان وغیرہ جیو کے سبب سے ہیں۔ انگرہ کا ایک ارتھ ہوتا ہے۔ گیان کا رس جسے حاصل ہو۔ گیان کا رس آتما ہی کو ملتا ہے۔

(۳)

پران:-

جسم میں پرانوں کا کام دیکھئے۔ پران ایک قسم کی ہوا کا نام ہے۔ لیکن آتما کے میل سے اس کی دیوستھا سے یہ تمام دیہہ دھاریوں کے جیون کا کارن ہے۔ جو انسان پرانوں کو شدھ آہار و ویہار اور ساتوک وچاروں سے شکتی دے گا۔ پران اس کا بہت بڑا کلیان کرتے ہیں۔ اس بات کو پرانایام کے ابھیاسیوں اور یوگیوں سے پوچھئے۔

پران کا یہاں پرسنگ سے تھوڑا سا ورنن کر دیا ہے۔ ادھک وستار سے کسی دوسرے موقعہ پر۔

(۴)

اگنی پکش:-

اگنی میں جو ایندھن ڈالے گا۔ اُسے روشنی اور حرارت دونوں چیزیں ملیں گی۔ ذرا اپنے پیٹ میں رہنے والی اگنی کا کرشمہ دیکھئے۔ ہاتھ۔ منہ۔ زبان آنکھ وغیرہ مل کر جو خوراک بھیجتے ہیں۔ پیٹ میں رہنے والی اگنی اس کو تحلیل کر کے حصہ رسدی تمام اعضاء جسم کو ان کے بدلے طاقت دیتی ہے۔ اپنشدوں میں اس راز کو ایک خوبصورت استعارے سے سمجھایا گیا ہے۔ وہاں مذکور ہے۔ کہ ایک بار ہاتھ وغیرہ اعضاء نے سوچا۔ ہم جو کچھ پیٹ میں ڈالتے ہیں یہ جلا سب کچھ اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ ہمیں کچھ نہیں دیتا۔ اس واسطے اب ہم اس کے کام نہ کریں گے۔ چند دنوں میں ہی اس کا نتیجہ سامنے آگیا۔ آنکھیں کمزور پڑنے لگ گئیں۔ ہاتھوں کی حرکت رکنے لگی زبان اینٹھنے لگی۔ تب سب کو ہوش آئی۔ اور انہوں نے پھر کام کرنا شروع کیا۔ اور ان

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱)

ہفتہ وار
اخبار آریہ ویر لاہور
۹۔ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

آریہ سماج کی پکار

اس پوتر بھارت بھومی میں ایک سمیہ تھا۔ جب ویدک دھرم لوپ ہو رہا تھا سب طرف بدھ مت اور جین مت کا پرچار تھا۔ ویدک کرم۔ یگیہ اور مریادائیں نشٹ ہو رہی تھیں۔ سب طرف گھور اندھکار چھا رہا تھا۔ ایسی اوستھا میں کاشی کے راج محل میں جھروکے میں کھڑی ہوئی ایک راجکماری جس کا دل ویدک دھرم کی اس اوستھا سے دکھی تھا۔ پکار کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کوئی ویدوں کا ادھار کرنے والا نظر نہیں آتا۔ نیچے سڑک پر کمارل بھٹ جا رہے تھے۔ اوپر نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ اور راجکماری کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "دیوی مت چنتا کر بھٹاچاریہ کمارل بھٹ ابھی پرتھوی پر موجود ہے۔ ویدک دھرم کا ناش نہیں ہو سکتا"۔ کمارل بھٹ یا بھٹاچاریہ نے سچ مچ یہ ثابت کر کے دکھا دیا۔ کہ ان کی موجودگی میں ویدک دھرم مٹ نہیں سکتا۔ ان کے اور سوامی شنکر اچاریہ کے پرشارتھ سے بھارت میں سرونتر پھر ویدک دھرم کی دگوجے پتاکا لہرائی۔ اور بدھ مت اور جین مت پراست ہوئے۔ بدھ مت تو بھارت ورش سے ناپید ہی ہو گیا۔ اور جین مت بھی ایسا قعر مذلت میں گرا۔ کہ اس کے بعد سر اونچا نہ کر سکا۔

یہی اوستھا صدیوں کے بعد پھر رشی دیانند کے آگمن سے پہلے ویدک دھرم کی تھی اس وقت آریہ جاتی کے نام لیوا ہندو اس پوتر دھرم کو بھول کر کیول کلپت پورانک دھرم کے انویائی ہو چکے تھے اور عیسائیت اور اسلام انہیں ہڑپ کرنے کے لئے منہ کھولے کھڑے تھے۔ ہندو دھڑا دھڑ عیسائی اور مسلمان ہو رہے تھے۔ ایسے وقت میں ویدک دھرم کی رکھشا اور پرچار کے لئے رشی دیانند کاریہ کھشیتر میں اترے۔ اور انہوں نے اس پوتر بھولے ہوئے دھرم کو اپنے اصلی سروپ میں ہندوؤں کے سامنے رکھا۔ اور ہندوؤں کو ہڑپ کرنے کے لئے منہ کھولے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کو للکارا۔ کہ آؤ۔ اپنے مذاہب کا مقابلہ ویدک دھرم سے کرو۔ رشی دیانند نے اپنی ودیا تپسیا اور تیج سے ویدک دھرم کے آگے آئے ہوئے بادلوں کو چھن بھن کر دیا۔ اور ویدک دھرم اپنے پرکاشت سروپ میں سوریہ کی بھانتی درشٹی گوچر ہونے لگا۔ اور ویدک مت متانتر عیسائیت ہو یا اسلام یا کوئی اور۔ اس سوریہ کے سامنے چراغ کی مانند نظر آنے لگے۔ سب طرف رشی کی دگوجے پتاکا لہرانے لگی۔ پورانک پوجاری اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر مورتیاں گنگا اور جمنا کی بھینٹ کرنے لگے۔ اپنے سوارتھ کے بس میں اپنی پیٹ پوجا کا خطرہ دیکھ کر پنڈوں اور پجاریوں نے سوامی دیانند کا گھور ورودھ کیا۔ مگر رشی دیانند کی فتح ہی ہوتی گئی۔ عیسائی اور مسلمان یا تو ہندوؤں کو ہڑپ کرنے کے منصوبے باندھ رہے تھے انہیں اپنی اپنی فکر پڑ گئی۔

رشی دیانند نے ویدک دھرم پرچار کے لئے آریہ سماج ستھاپت کیا۔ "کرنونتو وشوم آریم" سارے سنسار کو آریہ بناؤ۔ اس کا ادیش رکھا۔ آریہ سماج کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔ پورانک مسلمان عیسائی سب اس کی مخالفت کے لئے ڈٹ گئے۔ مگر جوں جوں یہ مخالفت کرتے تھے۔ آریہ سماج بڑھتا جاتا تھا۔ آریہ سماج کا آدھار ویدک دھرم تھا۔ سچائی کے مقابلہ میں کون ٹھہر سکتا ہے۔ دھڑا دھڑ یہ لوگ آریہ سماج میں کھچے آنے لگے۔ اس حالت کو دیکھ کر بڑے بڑے بھارتیہ ہی نہیں ودیشی ودوانوں تک نے یہ پیشگوئیاں کرنی شروع کر دیں۔ کہ ویدک دھرم ہی سنسار کا آئندہ دھرم ہو گا۔ مگر افسوس ہے۔ آج ساٹھ سال بعد رشی کے پرشارتھ اور آریہ سماج کے ابتدائی ایام کے شاندار کام کو ملیا میٹ کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو آریہ سماجی کہنے والوں کی طرف سے۔ آج جس طرف دیکھو۔ آریہ پرتی ندھی سبھائیں ہوں۔ یا آریہ سماجیں سب میں ایک ہی پارٹی بازی دھڑے بندی اور جھگڑے رہ گئے ہیں۔ سوارتھ ادھیکار لالسا اور مہنتی یا ٹھیکیداری کے لئے ویدک دھرم اور آریہ سماج کو اپنے ہاتھوں رسوا کیا جا رہا ہے۔ کہاں تو رشی دیانند نے لاکھوں کی گدیوں کو ٹھکرایا۔ اور کہاں اس کے نام لیوا ہم آج ویدک دھرم پرچار کے مہیہ کام کو اپنے معمولی معمولی سوارتھوں اور اغراض کے لئے قربان کر رہے ہیں۔

آج بھی وہی ویدک ہے۔ جو سوریہ کی طرح چمک رہا ہے۔ اور جس نے مت متانتروں کے چراغوں کو سدا نت روپ میں ماند کر رکھا ہے۔ کسی بھی پورانک مسلمان عیسائی آدمی کی شکتی نہیں۔ کہ آریہ سماج کے مقابلہ میں آ کر شاستر ارتھ کر سکے آج بھی ویدک دھرم کا سندیش سننے کے لئے لاکھوں اور کروڑوں انسان بھارت میں ہی نہیں۔ ودیشوں میں بھی تڑپ رہے ہیں آج بھی جاتی دیش اور سنسار کی سب سمسیاؤں کو ویدک دھرم ہی سلجھا سکتا ہے اور بھارت ہی نہیں بلکہ سارے سنسار کو شانتی کی شاہراہ کا یاتری بنا سکتا ہے بشرطیکہ یہ کام کرے۔ تو کون؟ سارے سنسار کو آریہ بنانے کے دعویدار آریوں کے سامنے آئے دن ہزاروں کی تعداد میں اچھوت ودھرمی بن رہے ہیں مگر وہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ جو شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے دل میں ہوا تھا۔ جو اپنے بستر مرگ پر پڑے ہوئے لڑکے کو چھوڑ کر شدھی کے لئے چل دیتے تھے۔ شدھی کا سدرشن چکر ڈھیلا پڑا ہوا ہے۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی نے تحریری کام سے مخالفین کے چھکے چھڑا دیئے تھے اور آخری وصیت جام شہادت نوش کرنے کے بعد پران تیاگتے ہوئے آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہونے دینے کی کی تھی۔ مگر آج آریہ بھائی اس کام سے غافل ہیں۔ درجنوں کتابیں اور ٹریکٹ ورودھیوں کی طرف سے ویدک دھرم کے خلاف چھپتے ہیں۔ ان کے جواب دینے کا کوئی انتظام نہیں ویدک سدھانتوں کے منڈن کی کتابیں چھپوانے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ مکمل وید بھاشیہ اب تک مستند اور پرمانک نہیں ہوا۔ ودیشوں میں پرچار کا کسی کو فکر نہیں۔ بھارت ورش کے کتنے صوبوں میں تو پرچار نفی کے برابر ہے۔ اور جن کچھ صوبوں میں پرچار ہو رہا ہے۔ وہ بھی اب جنبوں کے روپ میں ہی ہے۔ جس میں پورانک گوروؤں کی طرف کار بھینٹ لے کر ہی آریہ پرتی ندھی سبھائیں اپنا فرض پورا سمجھ لیتی ہیں۔ ایسی اوستھا میں اس وقت رشی دیانند کا ستھاپت آریہ سماج گذر رہا ہے آج اس کی حالت سچ مچ وہی ہے جو اس راجکماری کی تھی۔ جس نے ویدک دھرم کے لوپ ہونے اور بدھ مت اور جین مت کے پرچار پر پکار کی تھی۔ کہ کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کوئی ویدوں کا ادھار کرنے والا نظر نہیں آتا۔ آریہ سماج ٹھیک ایسے ہی پکار کر رہا ہے کہ "رشی دیانند نے جس مشن کی تکمیل کیلئے مجھے ستھاپت کیا تھا۔ وہ کیسے پورا ہو گا۔ جب اس مشن کے پرچار کرنے والے خود ہی اس کے گھاتک بن رہے ہیں"۔ ضرورت ہے ایسے آریہ ویروں کی جو کمارل بھٹ کی مانند آریہ سماج کی پکار سنیں اور پورن کریں۔ کہ آریہ سماج کی یہ اوستھا دور کر کے دم لیں گے۔ آریہ سماج کے ورودھی آج بھی خواہ ان کی کتنی بھی شکتی ہو۔ کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ آریہ سماج کے اندر وہ شکتی ہے۔ کہ اگر آریہ سماجی کر تو یہ پرائن بن کر رشی دیانند کی سچی سپرٹ کے مطابق کاریہ کرنا شروع کر دیں۔ تو سب مخالفتیں خس و خاشاک کی طرح اڑتی ہوئی نظر آئیں۔ اور سب طرف آریہ سماج کا بول بالا ہوتا نظر آنے لگے۔ مگر سبھاؤں اور سماجوں میں ذاتی سوارتھوں کے لئے ادھیکاروں کے لئے لڑنے والے آریہ سماج کا سروناش کر رہے ہیں۔ ویدک دھرم کے غدار آریہ دھرموں کا کرتویہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی پکار کو سنیں۔ اور ایسے لوگوں کو ویدک دھرم کی ترقی کے راستہ سے نکال باہر کریں۔

آریہ سماج میں ویدک دھرم کے پرچار اور سیوا کی بجائے جو شخص اپنے سوارتھ اور ادھیکار لالسا۔ مہنتی یا ٹھیکیداری کے لئے جھگڑے پارٹی بازی اور پھوٹ پیدا کرتا ہے وہ آریہ سماج کا ہتیا شترو ہے۔ پورانکوں مسلمانوں اور عیسائیوں سے زیادہ خطرناک دشمن ہے ایسے دشمنوں سے آریہ سماج کا دامن پاک کرنا آریہ ویروں کا کرتویہ ہے۔ اگر ان پارٹیوں اور ادھیکاروں جھگڑوں میں پڑ کر یہ لوگ ایسی اوستھا پیدا نہ کر دیتے اور آریہ سماج کے کاریہ کو رشی دیانند کی سچی سپرٹ میں ہونے دیتے تو آج تک ویدک دھرم کا جھنڈا دنیا کے بہت بھاری حصہ پر لہرا رہا ہوتا۔ اور آریوں کی تعداد دس لاکھ کی بجائے دس کروڑ سے بھی کئی گنا زیادہ ہو گئی ہوتی۔ ان اندرونی دشمنوں نے اپنے سوارتھوں۔ خود غرضیوں کے لئے آریہ سماج کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور ان کی بدولت ہی آج آریہ سماج جس سے مت متانتر کے لوگ ہی نہیں کانپا کرتے تھے۔ بلکہ گورنمنٹ تک بھی جس کی شکتی کا سکہ مانتی تھی۔ نسنک سماج بنا ہوا ہے۔ اور اگر ان خود غرض سوارتھی ادھیکاروں کے بھوکوں کو سماجوں اور سبھاؤں میں پارٹی بازی۔ دھڑے بندی جاری رکھنے کی اسی طرح کھلی چھٹی ہی دی جاتی رہے گی تو آریہ سماج کا نہایت ہی افسوسناک انجام ہو گا۔ ویدک دھرم کے لئے سچی تڑپ رکھنے والے آریہ ویروں کو اس طرف توجہ دیکر ایسا اندولن پیدا کر دینا چاہیئے کہ سب سبھاؤں و سماجوں سے پارٹی بازیاں اور جھگڑے دور ہو جاویں

کسی کو بھی اپنے سوارتھ کے لئے ادھیکار، لالسا، عہدے و ٹھیکیداری کے لئے ویدک دھرم اور آریہ سماج کے راستہ میں رکاوٹ بننے کی ہرگز اجازت نہیں ملنی چاہیئے۔ آریہ سماج اس نامراد پارٹی بازی اور اندرونی جھگڑوں کے روگ سے کافی ذلیل اور تباہ ہو چکا اب یہ روگ بڑھ کر اس کی جان کو لاگو ہونا چاہتا ہے۔ آریہ ویروں کا سب سے مقدم فرض ہے۔ کہ وہ اس کا خاتمہ کر کے سچے معنوں میں ویدک دھرم پرچار کے اس حقیقی مشن کی پورتی میں لگ جائیں جس کے لئے رشی دیانند نے آریہ سماج کو استھاپت کیا تھا:۔

(مہر چند شرما)

ویدک دھرم نمبر کی دھوم مچ گئی

ہمیں یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ آریہ ویر کا ویدک دھرم نمبر آریہ جگت میں نہایت ہی مقبول ہوا ہے۔ اور اس کی دھوم مچ گئی ہے۔ ایسا شاندار آریہ سماج کے چوٹی کے منتریوں، لیڈروں اور ودوانوں کے عالمانہ اور مخصوص لیکھوں کا سنگرہ ویدک دھرم پرچار کے لئے بہترین ٹریکٹ کے روپ میں نکالنے اور ۹۲ صفحہ کا یہ ضخیم نمبر دو آنہ میں دینے کے لئے آریہ بھائیوں کی دھڑا دھڑ مبارکباد کی چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں۔ ہم ان بھائیوں کا دھنیہ واد کرتے ہوئے ان سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ آریہ ویر کی سرپرستی کی طرف خاص توجہ دیتے رہا کریں۔ تاکہ آریہ ویر زیادہ سے زیادہ ویدک دھرم پرچار کے لئے اپیوگی کاریہ کر سکے:۔

آریہ ویر لاہور کا کرشن نمبر

ویدک دھرم نمبر کے بعد اب آریہ ویر کا کرشن نمبر اخباری سائز پر ۲۲ر اگست کو پرکاشت ہوگا۔ پچھلے سال کے کرشن نمبر کو جن بھائیوں نے پڑھا۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آریہ ویر کا کرشن نمبر کتنا شاندار اور زبردست تھا۔ اس سال کا نمبر پچھلے سال سے بڑھ کر ہوگا۔ قیمت پرچار کے خیال سے دو آنے کے نمبروں کو مات کرنے والے اس نمبر کی قیمت صرف ایک آنہ رکھی گئی ہے تاکہ جنم اشٹمی کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر بانٹا جا سکے۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلدی ڈاک زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیج دیں۔ اور قیمت بھی ایک آنہ پرچہ کے حساب آرڈر کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ تاکہ نمبر ملنے کی گارنٹی ہو سکے۔ پچھلے سال بہت سے آرڈروں کی تعمیل دیر سے آنے کے کارن نہیں ہو سکی تھی۔ اور کتنی ہی آریہ سماجوں اور آریہ سجنوں کو کرشن نمبر سے محروم رہنا پڑا تھا۔ اس سال اس کا خاص خیال رکھا جانا چاہیئے:۔

مہتہ جیمنی جی کے سپتر کا دیہانت

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے سوگیہ سپتر شری دھرم پال جی بی۔ ایس۔ سی کا ذیر زار ۵ار اگست کو رات کے ۱۰ بجے کوہ مری میں دیہانت ہو گیا عزیز لاہور میں ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہوا۔ دو ماہ تک قریب بہترین ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود بخار نہ اترا جس پر ڈاکٹروں کے مشورہ سے کوہ مری لیجایا گیا۔ مہتہ جی اور ان کے دوسرے سپتر پروفیسر پرکاش چندر جی ایم۔ ایس۔ سی۔ مہتہ شنکر دیو جی ایم اے اور مہتہ سوشیل چندر ایم بی بی ایس سارے پریوار کے ساتھ عزیز کے ساتھ کوہ مری گئے۔ وہاں بہترین علاج کیا گیا۔ پانی کی طرح روپیہ بہایا گیا۔ لیکن عزیز دھرم پال کا دیہانت ہو گیا۔ اس بردھ اوستھا میں نوجوان سوگیہ سپتر کے دیہانت سے مہتہ جی کو صدمہ ہوا ہے اس کا پاٹھک بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مجھے اس صدمہ میں ان سے پوری ہمدردی ہے پرماتما مہتہ جی اور ان کے سپتروں شری پروفیسر پرکاش چندر جی۔ شری شنکر دیو جی۔ سوشیل چندر جی اور پریوار کے دوسرے ممبروں کو یہ صدمہ سہنے کی شکتی دے۔ اور مرتک عزیز دھرم پال کی آتما کی سدگتی کرے (مہر چند شرما)

گئووں کا بھاری ذبح خانہ

ہم نے جب اس خبر کو سنا۔ ہمارا دل لرز گیا۔ کہ لاہور چھاؤنی کے متصل ۱۵ لاکھ روپیوں کی لاگت سے ایک بڑا بھاری ذبح خانہ تعمیر کیا جا رہا ہے جس میں روزانہ ہزاروں گئوئیں اور دوسرے مویشی ہلاک کئے جائیں گے۔ اور ان کے ماس کو ڈبوں میں بند کر کے فوجی چھاؤنیوں اور بشرط ضرورت سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں میں بھیجا جائیگا۔ اس ذبح خانہ کے لئے مشینیں یورپ سے منگوائی جا رہی ہیں۔ جن سے روزانہ ہزاروں گئووں اور دوسرے مویشیوں کے گلے کاٹے جایا کریں گے۔ یہ ذبح خانہ دنیا بھر کے ذبح خانوں میں دوسرے درجہ پر ہوگا۔ سب سے بڑا امریکہ میں ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے درجہ پر یہ ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ ذبح خانہ پہلے یو۔پی میں کھلنے لگا تھا۔ لیکن وہاں ایجیٹیشن ہوئی۔ اور وہاں نہ کھل سکا۔ اس کے بعد دہلی کے پاس کھلنے لگا مگر وہاں بھی ایجیٹیشن کے ڈر سے نہ کھل سکا۔ اور اب اسے پنجاب کی راجدھانی لاہور کے پاس کھولا جا رہا ہے۔ مگر یہ ایک ناقابل برداشت اور ناقابل معافی غلطی ہے۔ پنجاب کے آریہ ہندو سکھوں کے گئو بھگتی کے متعلق جذبات ایسے ذبح خانہ کھلنے کو کبھی گوارا نہیں کر سکیں گے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ پنجاب کے طول و عرض میں اس کے خلاف زبردست ایجیٹیشن شروع ہو رہی ہے جو یقیناً اگر خود بخود ہی اس ذبح خانہ کو کھولنا منسوخ نہ کیا گیا۔ تو اگر روپ دھارن کرے گی۔ اور آریہ ہندو سکھ جب پنجاب سے گئو ونش کے ناش کرنے والے اس ذبح خانہ نہ کھلنے دینے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے میں دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے۔ اور پھر یہ سوال آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا ہی نہیں۔ پنجاب جیسے زراعتی صوبہ سے لاکھوں گئووں اور دوسرے مویشیوں کے ناش کو روکنے کے لئے مسلمان بھائی بھی کبھی پیچھے نہ رہیں گے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ اس ذبح خانہ کو کھولنے کا خیال خود ہی ترک کر کے اس بے چینی کو جو پیدا ہو رہی ہے دور کر دے۔ سب آریہ سماجوں ہندو سبھاؤں سناتن دھرم سبھاؤں سنگھ سبھاؤں اور دوسری سوسائیٹیوں کو جلد از جلد اس ذبح خانہ کے خلاف ناراضگی اور پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کے پاس بھیج دینے چاہئیں۔ اور اپنے جذبات کا اسے اچھی طرح احساس کرا دینا چاہیئے۔ کہ وہ ہرگز اس ذبح خانہ کا کھلنا گوارا نہیں کر سکتے:۔

ستیارتھ پرکاش کا ایک لاکھ کا ایڈیشن

آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی اردھ شتابدی آئندہ دسمبر میں منائی جانے والی ہے۔ اس موقعہ پر سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا کم از کم ایک لاکھ کا ایڈیشن چار آنہ فی کاپی قیمت کا نکالا جائے۔ اور اس کا خوب پرچار کیا جاوے۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے ایک لاکھ کا یہ ایڈیشن چھاپنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ ہم اس نشچے کے لئے یو۔پی سبھا کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور پنجاب کے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی طرف سے وشواش دلاتے ہیں۔ کہ اس لاکھ کے ایڈیشن کا کافی حصہ پنجاب میں لگ سکے گا:۔

شری پت گھنشیام سنگھ جی گپتا کو مبارکباد

آریہ جگت میں یہ خبر خوشی سے پڑھی جائیگی۔ کہ آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان شری پت گھنشیام سنگھ جی گپتا سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوئے ہیں۔ آپ رسوخ اور ہردلعزیزی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو ۸۲ ووٹ ملے اور ان کے مخالف کو صرف ۲۶۔ ہم شری گپتا جی کو دلی مبارکباد دیتے ہیں:۔

ریاست جموں کے ہندو اور سکھوں میں بے چینی

ریاست جموں میں گئو ہتیا کے ایک مقدمہ کے فیصلہ کے متعلق وہاں آریہ ہندوؤں اور سکھوں میں زبردست بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زبردست پروٹسٹ اور مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ کئی دن سے ہڑتال جاری ہے۔ جموں میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ کئی گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ ۴ر اگست کو لاٹھی چارج کیا گیا۔ جس میں ۲۷ آدمی زخمی ہوئے۔ آریہ ہندو اور سکھ اپنے مطالبات میں ڈٹے ہیں۔ حکام کا فرض ہے کہ وہ ان کے مطالبات کو جو بالکل جائز ہیں۔ منظور کر کے ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کریں۔

رئیس المناظرین پنڈت شانتی پرکاش کا مقدمہ

پاٹھکوں کو معلوم ہے۔ کہ رئیس المناظرین پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف قادیاں میں ایک تقریر کرنے کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف گورداسپور میں مقدمہ چلایا گیا۔ پنڈت جی کو ان کے گھر گوجرانوالہ سے گرفتار کر کے گورداسپور لے جایا گیا۔ جہاں آپ کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اور ۳۰ر جولائی پہلی پیشی مقرر ہوئی۔ اس دن مقدمہ بہانا کے لئے پیش ہوا۔ مرزائیوں کے گواہوں کی اور ان پر جرح ہوئی۔ جس کے بعد مقدمہ ۱۶ر اگست پر ملتوی ہوا:۔

آریہ ویر کا اگلا پرچہ کرشن نمبر ہوگا

آریہ ویر کا اگلا پرچہ دو ہفتوں کا اکٹھا کرشن نمبر کے روپ میں ۲۲ر اگست کو شائع ہوگا۔ لیکھک مہانو بھاؤ اور آریہ

آریہ سماج اور وید پرچار

(لیکھک شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

... سوامی دیانند نے گرو درجانند نے ہی دکھشنا
... ویدکا گیان لوپ ہو رہا ہے۔ جاؤ وید
... وید کا پرکاش کرو۔ اور ویدک دھرم کو
... کرنا ہے۔ شانتی اور اندھکار کو دور
... سوامی دیانند نے اپنے گرو کی آگیا کا پالن کیا
... بہت مقابلہ کرنا پڑا۔ مت متانتروں
... جنجال کو توڑنا اور وید کا گیان پرکاش
... اپنے جیون میں یتھا شکتی دونوں
... مگر وید بھاشیہ کو مکمل نہ کر سکے۔ اور
... کام ادھورا ہی چھوڑ کر ہم سے جدا ہو گئے
... اس کام کو تکمیل کرنے کے لئے آریہ سماج
... بنائی۔ جس کا تیسرا نیم یہ رکھا۔ کہ وید کا
... پڑھنا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس پر
... نے کتنا عمل کیا۔ یہ تو ہمارے جیون سے
... جو لوگ چالیس چالیس برس سے آریہ
... شامل ہیں۔ اور بڑا جوش و خروش دکھلانا
... رہے ہیں۔ انہوں نے ویدوں کا پڑھنا پڑھانا
... رکھا ہے۔ شاید سال میں ایک وید منتر پر
... وچار نہیں کیا۔ آریہ سماج کا فرض تو یہ تھا۔
... آریہ پرش کو وید کے امرت سے فیض
... بلکہ غیر آریہ لوگوں تک بھی وید کا سندیش
... مگر آریہ سماج نے اپنے اصلی مارگ کو
... ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے
... کا جال بچھا دیا۔ اور ویدپرسٹیکوں
... نوجوانوں کو دلانے میں ہی اپنی کامیابی
... سمجھ لیا۔ سوامی جی مہاراج وید بھاشیہ
... اور وید کا ناد سنسار بھر میں بجانے
... اپنا جانشین پرا اپکارنی سبھا کو بنا گئے
... اس سبھا نے سوامی جی کے رچیت گرنتھوں
... میں تو نمایاں کام کیا ہے۔ مگر اس
... ایک قدم نہیں بڑھایا۔ یعنی جہاں
... وید بھاشیہ چھوڑ گئے تھے۔ اس سے
... بھاشیہ کرانے کی طرف نہ ہی دھیان دیا
... غیر ممالک میں اپدیشک بھیج کر وید کا سندیش
... کی کوشش کی۔

... بعد تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی سنگھٹت
... سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا قائم ہوئی جس کا نام
... پرتی ندھی سبھا رکھا گیا۔ چونکہ یہ سبھا
... تمام آریہ پرتی ندھی سبھاؤں یعنی
... کی نمائندہ جماعت تھی۔ اس لئے یہ
... فرض تھا۔ کہ وید بھاشیہ کے کام کو ہاتھ
... افسوس کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج
... ۶۲ سال ہو گئے۔ اور سوامی جی کو دیہ
... ۵۴ سال بیت گئے۔ مگر آنکہ یہ سبھا
... سبھا نے ویدوں کے منتر ہی بھاشیہ
... ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھایا
... رہیں بہت سے اخباروں کے کالم
... ہیں۔ لیکن کوئی ان کارکنان سے

پوچھے۔ کہ اگر دیش میں کوئی گورا یا غیر قوم کا آدمی آپ کے اپدیشک سے انگریزی میں وید طلب کرے۔ اور پڑھنے کی خواہش کرے تو آپ کا اپدیشک کیا جواب دے سکتا ہے۔ اگر بھارت میں یا بھارت سے باہر آپ کے وید کا ترجمہ کوئی اردو میں طلب کرے۔ تو آپ کے پاس کیا جواب ہے ہاں آریہ ساہتیہ منڈل نے بڑی لگن اور جانفشانی سے چاروں ویدوں کا ترجمہ ہندی میں مکمل کر دیا ہے۔ لیکن اسے نہ تو کسی سبھا نے اپنایا ہے۔ نہ ہی وہ آریہ سماج کے لئے مستند کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ترجمہ ابھی تک اصلاح طلب ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل کے کارکنان نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی طرف سے لائق پنڈت اس ترجمہ کا سنشودھن کریں تاکہ دوسرے سنسکرن میں ٹھیک کر دیا جاوے مگر نہ تو سارودیشک سبھا نہ پرتی ندھی سبھائیں اس طرف کچھ دھیان دیتی ہیں۔ بلکہ بجائے سنگھٹت ہونے کے آریہ پرتی ندھی سبھا صوبجات متحدہ آگرہ واودھ نے گروکل بندرابن میں اپنے پنڈتوں سے ترجمہ علیحدہ کرانا شروع کر دیا ہے۔ اور پنجاب پرتی ندھی سبھا نے پنڈت بدھ دیو سے اتھروید کا ترجمہ کرانا شروع کیا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی جس رفتار سے اتھروید کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ اگر اسی رفتار سے یہ کام جاری رہا تو ۵۰ برس میں بھی ختم ہونا مشکل ہے۔ گوروکل بندرابن والے کاریہ کا ہمیں پتہ نہیں۔ کہ ابھی کس مرحلے پر پہنچا ہے۔ گویا دونوں سبھائیں اپنی اپنی الگ کھچڑی پکا رہی ہیں۔ یہ سب ترجمے ایک دوسرے سے مختلف ہونگے۔ جیسے کہ پنڈت کھیم کرن تریویدی پنڈت دیو دیا النکار اور پنڈت ہری شنکر نگینہ نواسی کے اتھروید بھاشیہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اب سلگ اور مباحثہ کرنے والوں کے لئے یہ بڑی مشکل ہوگی۔ کہ ان میں سے کس بھاشیہ کو مستند اور صحیح تسلیم کریں۔ مخالفین اور معترضین کے لئے اچھا موقعہ ہوگا۔ کہ جس ترجمہ میں کوئی بات کمزوری کی دیکھیں۔ اُسے ہی پیش کریں۔ آریہ سماج کنسٹی ٹیوشن بالانضباط کی حامی ہے۔ اور اسی کے آدھار پر اس سوسائٹی کا جود ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا۔ کہ سارودیشک سبھا اس کاریہ کو ہاتھ میں لیتی۔ اور ایک

مستند ترجمہ سر چہار وید کا مع ہندی اور انگریزی میں طیار کراتی۔ لیکن اس سبھا کو تو ان امور کا ذرا بھی خیال نہیں :-

اچھا یہ تو بھاری کام ہے۔ اور اس کے لئے بہت روپیہ۔ قابل آدمیوں اور وقت کی ضرورت ہے۔ مگر آریہ سماج نے بحیثیت مجموعی ایک بھی ایسی پستک انگریزی میں شائع کرنے کا پربندھ نہیں کیا۔ جس میں چند وید منتروں کی ویاکھیا فلسفہ اور سائنس کے آدھار پر ہو۔ جس سے غیر متعصب پبلک اور متلاشیان حق پر یہ ثابت ہو جائے کہ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہیں۔ پنڈت گرودت جی نے یہ کام شروع کیا تھا۔ مگر ابھی یجروید کے چالیسویں ادھیائے اور تین چار وید منتروں کی ویاکھیا ہی شائع کی تھی۔ کہ ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ ان کے بعد ۴۴ برس میں کوئی ایسا آریہ پرش نہ نکلا۔ جو ان کے نقش قدم پر چل کر اس کاریہ کو سنبھالتا۔ البتہ رائے ٹھاکر دت دھون اس قابل تھے۔ کہ اس کاریہ کو خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے۔ چنانچہ آپ نے ایک وید منتر کی ویاکھیا پر ببلک سپرٹ نام کا ایک رسالہ بھی شائع کیا۔ اور دو تھیوفی کتب بھی انگریزی میں شائع کیں۔ جو واقعی قابل مطالعہ اور جنتا کے پڑھنے کے قابل ہیں۔ مگر وہ بھی پارٹی بازی میں ایسے پھنس گئے۔ کہ اس کام کرنے سے اسکمت ہو گئے۔ ان کے بعد بھی کئی افراد نے فرداً فرداً کچھ کام کیا ہے۔ مگر وید کی عظمت پر آج تک کوئی کتاب انگریزی میں تیار نہیں کی گئی۔ جسے پڑھ کر انگریزی دان پبلک کے دماغ پر وید کا اثر پڑے۔ یہ کام سارودیشک سبھا کا جو آریہ سماج کی بحیثیت مجموعی نمائندہ جماعت ہے تھا۔ اور اس کا فرض اولین یہ کام تھا۔ مگر آریہ سماج کے کارکن تو سنگھٹنوں اور ادوید اور مبلغوں کے جال میں ایسے پھنس گئے۔ کہ کسی کو بھی وید پرچار کی طرف دھیان نہیں :-

ہم نے جلسہ پر بہت حاضری سنگھٹنوں کی کارگذاری دکھانا۔ اور بھجنیکوں کے دلکش بانسری والے جنوں سے لوگوں کو ہنسا دینا ہی آریہ سماج کی کامیابی یہ دوسرے شبدوں میں وید پرچار سمجھ لیا ہے۔ اس لئے اس کا نتیجہ یہ ہے

کہ جلسہ کے بعد اگر دوسرے ہفتہ ستسنگ میں جا کر سماج میں قدم رکھو۔ تو انگلیوں پر شمار کئے جانے والے آدمی شریک ہوتے ہیں غیر لوگوں کا تو کہنا ہی کیا۔ آریہ سبھاسد بھی ہفتہ وار ستسنگ میں شریک نہیں ہوتے۔ ہماری وید پر اس قدر شردھا ہے۔ کہ مری میں پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ہر روز سنگھٹن کے لئے بیدار ہے۔ آپ نے سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا شروع کی۔ لیکن آریہ سماجیوں کی شردھا وید اور سندھیا پر دیکھئے۔ کہ ایک دن بھی استری پرش اکثرت نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن جلسہ کے موقعہ پر سینکڑوں لوگ آ جائیں گے۔ جن کا مطلب دراصل تفریح طبع اور دل لگی کا سامان ہوگا۔ یا یہ کہ نئے نئے اپدیشک آئے ہیں چلو دیکھ آئیں۔ اور یا سن کر آئیں۔ کہ وہ کیا کہتے ہیں رگ وید میں تو شردھا پر ایک سارا سوکت بھرا پڑا ہے۔ مگر آریہ سماج میں وید پر شردھا عملی طور پر نہیں ہے۔ بھجن سننے کے لئے سینکڑوں پرش جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر وید منتر کی ویاکھیان کے سمے بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا آریہ سماج نے آریہ سماجیوں اور ہندو جاتی کے اندر وید پر شردھا پیدا نہیں کی۔ گرجا میں پادری صاحب کے وعظ کے سمے۔ مسجد میں قرآن شریف کی تلاوت کے وقت کوئی عیسائی یا مسلمان بھاگنے کا نام نہیں لیتا۔ مگر آریہ سماج میں ہون کے سمے وید منتر اچارن کرنے یا وید کی ویاکھیا سننے کے لئے آریہ لوگ بھی تیار نہیں۔ بلکہ انہیں بیٹھنا سخت ناگوار اور دوبھر معلوم ہوتا ہے دیکھئے ہم کدھر سے کدھر چلے گئے۔ آریہ مہاشیو سوچو! اور وچار کرو۔ کہ ہم نے کہاں تک وید پرچار کے لئے عملی قدم بڑھایا۔ اور کس قدر کام کیا ہے :-

وید پرچار

آریہ سماج میں وید پرچار پارٹی کی ضرورت

(از قلم شریمان پنڈت بنواری لال بی اے آریہ اپدیشک جموں)

آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے سنسار کا اپکار کرنا۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک۔ سماجک اُنتی کرنا۔ آریہ سماج کا نیم ہشتم ہے۔ پرنتو آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں نے اسے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ آریہ سماج کا جنم تو منش ماتر کے ہِت کے لئے تھا۔ نہ کیول آریہ ورت یا آریہ جاتی کے کلیان کے لئے۔

یہ ادیش کس پرکار پورن ہو سکتا ہے۔ کیول وید پرچار سے۔ منش ماتر کو پربھو کی بانی کا مدھر سندیش دیا جائے۔ تاکہ منش سماج میں جو کلیش اور مصیبتیں آ رہی ہیں۔ وہ دور ہوں۔ پرچار اور کیول پرچار سے ہی سنسار کی سمسیاؤں کا حل ہو سکتا ہے۔ جنتا اس سندیش کی انتظار کر رہی ہے۔

یہ سندیش پہنچانے کے لئے کئی سادھن سمجھے گئے ہیں۔ سکول۔ کالج۔ گوروکل۔ کنیا پاٹھ شالائیں۔ آدی سنستھائیں جب شروع شروع میں کھولی گئیں۔ تو سمجھا گیا تھا۔ کہ ان سے ویدک دھرم کا پرچار ہو گا۔ پرنتو سمیہ نے بتلا دیا کہ یہ سنستھائیں دھرم پرچار کی براہ راست سادھن نہیں۔ ہاں اتنے نتیجہ ایسا کرہ ہوائی پیدا ہو جاتا ہے۔ جو دھرم پرچار کے راستہ میں ادشیہ سہایک ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی کیول ایک کھیشتر میں۔ جہاں ان سنستھاؤں نے آریہ سماج کو لابھ پہنچایا۔ وہاں آریہ سماج کا کاریہ کھیشتر سار وجنک نہ رہا۔ اور ایک ویشی بادھایک وانیک (فرقہ وارانہ) بن گیا۔ ہمارے پرچار کا انگ ماتر میدان کیول وہی لوگ رہ گئے۔ جنہیں ہم ہندو نام سے پکارتے ہیں آریہ سماج میں بڑے بڑے سنیاسی۔ ودوان پنڈتوں کے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ لیکن ان سے ہندوؤں کے سوائے انیہ جنتا کو کوئی لابھ نہیں پہنچتا۔ نہ ہی ہمارے بھجن۔ اپدیش لیکچروں سے کوئی یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک وشو ویاپی چرچ ہے

پچاس برس ہوئے جب پنجاب میں آریوں کی دو پارٹیاں بنیں۔ اس وقت وہ مہاتما پارٹی اور گوروکل پارٹی کہلاتی تھیں۔ مہاتما پارٹی کا مکھیہ ادیش وید پرچار تھا۔ ربّ صاحب منشی بھاگ دت جی دہون نے ایک کتاب لکھی تھی۔ وید پرچار جس میں ثابت کیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے مکھیہ کاریہ دھرم پرچار ہے۔ ودیا پرچار گورنمنٹ کا کام ہے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد ہی اس پارٹی کا نام تبدیل ہو گیا۔ یہ پارٹی بھی گوروکل و انیہ سنستھاؤں کے جھمیلے میں پڑ گئی۔ اور اس کا نام بھی گوروکل پارٹی ہو گیا۔ گوروکل کو پرچار کا ڈائرکٹ سادھن سمجھا گیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ گوروکل نے بہیں تنگی یوگیہ اپدیشک اور کاریہ کرتا دیئے ہیں۔ لیکن یہ ستیہ ہے۔ کہ گوروکل اودھکتیا تعلیمی سنستھا ہی ہے۔ گوروکل کے ارد گرد۔ ہردوار۔ جوالاپور کنکھل آدی شہروں و گراؤں میں آریہ سماج کا بہت کم پرچار پایا جاتا ہے۔

دنیا آریہ سماج کے خیالات سننا چاہتی ہے دیہاتوں کے اندر اس کی مانگ بڑھ رہی ہے یہ مانگ کیسے پوری ہو۔ یہی وچار کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے دو تین سو اپدیشک وارشک اتسو ہر سال منائے جاتے ہیں۔ وید پرچار کے لئے ہزاروں روپیہ اکٹھا بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سچائی سے انکار کرنا مشکل ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اس کا کارن جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ یہ ہے کہ سنستھاؤں کے چلانے میں ہماری توجہ۔ شکتی اور دھن خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور یا آریہ جاتی کے بچاؤ کے طریقوں اور وچار میں ساری طاقت لگ رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ آریہ جاتی کی رکھشا سے آریہ سنسکرتی کی رکشا ہو گی۔ پرنتو اس سے وشو ویاپی آریہ دھرم کا پرچار نہ ہو گا۔

آریہ دھرم کے پرچار کے لئے ہمیں ایسے سادھن برتنے ہوں گے۔ جس سے جنتا تک خواہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ سکھ ہوں یا عیسائی ہماری آواز پہنچے۔ اس کے لئے ہمیں تین باتوں پر وچار کرنا ہو گا۔

(۱) پرچار کی ذہنیت یا منو برتی پیدا کی جائے اٹھتے۔ بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے زندگی کے ہر شعبہ میں پرچار ہمارا لکھشیہ ہو۔ جو بھائی بھی ہمارے تعلق میں آویں۔ انہیں بڑے پریم محبت اور شردھا سے ویدک دھرم کا پوتر سندیش دیں۔

سبھا کے چند اپدیشک۔ یا آریہ سماجوں کے پروہت اتنی سنکھیا میں نہیں۔ جو اکیلے اس کاریہ کو کر سکیں۔ آریہ سماج کے پرتیک سبھاسد اور سہایک کو خواہ استری ہو یا پرش۔ سکول ماسٹر ہو یا دوکاندار۔ سرکاری ملازم ہو یا مزدور۔ آریہ سماج کا پرچارک بننا پڑیگا۔ یوگیتا کا نہ ہونا کیول بہانہ ہے۔ یا جھوٹا بھرم۔ پرتیک آریہ بھائی رشی کا سندیش دینہ بھائیوں تک پہنچانے میں سمرتھ ہے۔ کیول اس منو برتی یا ذہنیت پیدا کرنے کی آوشیکتا ہے۔ ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔

(۲) پرچار کا کھیشتر وسیع کیا جائے۔ اس سمیہ تک ہمارا پرچار کیول ہندوؤں میں ہوتا ہے ہمارے اپدیشک۔ بھجنیکوں۔ انیہ کاریہ کرتاؤں کو چاہیئے۔ کہ اپنے زاویہ نگاہ کو بدلیں۔ اور وید دھرم کے سار وبھومک سدھانتوں کا پرچار منش ماتر کے اندر کریں۔ یہ کاریہ شروع شروع میں مشکل نظر آئے گا۔ لیکن اس پروگرام کی سپھلتا میں شک نہیں۔ اس کے شاندار نتائج ہوں گے

(۳) پرتیک ستھان میں جہاں آریہ وچار کے استری پرش پائے جائیں۔ آریہ سماج یا آریہ ست سنگ سبھا بنائی جائے۔ یہ سبھائیں پرتیک گرام یا شہر میں ادھک بھی ہو سکتی ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے گراؤں و شہروں میں دھرم شالائیں مسجدیں الگ الگ پائی جاتی ہیں۔ اگر کسی ستھان پر خواہ گاؤں ہو یا شہر ایک سے ادھک آریہ سماج یا ست سنگ سبھا ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں

آریہ ست سنگوں کو سرل اور سادہ بتایا جائے۔ کچھ درشن ہوئے۔ کہ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا نے جب وہ سبھا کے منتری تھے۔ ایک ست سنگ پدھتی شائع کی تھی۔ اس پدھتی سے کام لیا جا سکتا ہے۔ سندھیا ہون۔ بھجن۔ کرہ پراربھنا کا کرم چلایا جائے

(۵) آریہ گرہوں یا ان سجنوں کے گھروں میں جو ہمارے کاریہ سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہون کا پرچار کیا جائے۔ سنسکار ہو یا نہ ہو۔ ہون یگیہ کو گھر گھر میں پھیلایا جائے۔ ... اپدیشکوں۔ کاریہ کرتاؤں کو خود ... سپتاہ میں ہو گرہستی دن ہون ...

(۶) اس سارے کاریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج ... ایک تیسری پارٹی کی بنیاد رکھی جائے ... کالج یا گوروکل نام سے منسوب ... پرچار پارٹی سمجھی جائے۔ جس کا ایک ادیش وید پرچار کا کھیشتر وسیع کرنا ... پروگرام کی بنا پر سبھا میں بھی ایکسا ... نُنگٹ ... کی جا سکتی ہے۔ جب ... سامنے ہو گا۔ لڑنے اور جھگڑے ... ہی نہ ملے گا۔

اس پروگرام کو چلانے کے لئے کسی ... اپیل کی آوشکتا نہیں۔ کیول ایسے ... کی ضرورت ہے۔ جو پرچار کو اپنا لکشیہ ... آنریری پرچارکوں۔ اپدیشکوں کی سبھا ... جس کے سپاہی دیانند کا سندیش گھر گھر ... کا برت دھارن کریں۔ پرتیک آریہ ... میں ستیارتھ پرکاش ہو۔ سینے پر اوم ... لگی ہو۔ جب بھی فرصت ملے۔ گھر گھر ... پرتیک نر و ناری کو وید کا سندیش سنائے ... ایک ایشور وادی منش ماتر میں بھرا ... جیو ماتر کے کلیان کا اپدیش دینا اس ...

اس طرح ہمیں بارہ مہینے دھیان کرایا جاتا ہے۔ اودو دیو سے مطلب یہاں ہمالیہ پار کے کسی مہاتما سے ہے۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی میں ایسے بہت سے مہاتماؤں کے نام ہیں۔ ان میں سے جو جس کو پسند آئے۔ اسی کا دھیان کرے۔ اور اودیہ کے بارہ گنوں کا اس گرد میں آروپ کر کے اس گن کے روپ میں اس کا دھیان کرے۔ میں بھی اسی طرح دھیان کرتا تھا۔ یہ بات شاید آپ کو معلوم نہیں۔ کہ دھیان کے یہ نقوش وغیرہ کسی دوسرے کو جو Inner Circle میں شامل نہیں کیا گیا۔ بتانے سخت منع ہیں۔

مہاتما جی کا آدیش ہے۔ کہ سنکشیپ سے کام لیا جائے۔ اس واسطے میں ان کی آگیا پالن کرتا ہوا اپنے آریہ سماجی بننے کا برتانت سناتا ہوں آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آج سے تین چار ورش پہلے مالابار میں موپلا لوگوں نے شرارت کی تھی اس وقت میں نے اپنے تھیوسوفیکل سوسائٹی کے دوستوں سے کہا ہمیں ان پیڑت (مصیبت زدہ) ہماری ہندوؤں کی سہایتا کرنی چاہیئے۔ لیکن جب ان دوستوں نے نہ صرف انکار ہی کیا۔ بلکہ مجھے بھی اس سے روکا۔ تب مجھے پہلی بار معلوم ہوا۔ کہ دیا آدمی جن گنوں کے ابھیاس کا ہمیں اپدیش دیا جاتا ہے۔ وہ ایک ڈھونگ ہے۔ ان کو عمل میں لانے کے لئے کوئی تھیوسوفسٹ تیار نہیں۔ مجھے انوبھو ہوا۔ کہ میرے کئی مِتر اتیاچار کو جانتے ہوئے اور اس کے ورودھ پرٹسٹ کرنے کے لئے اچھا رکھتے ہوئے ویسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سوسائٹی میں سبھی مذہبوں کے لوگ ہیں۔ اس واسطے وے اتیاچاری کے ورودھ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ میں سوبھاؤ سے بھاوک تھا۔ اس واسطے ان لوگوں کی سیوا کرنے پربھی میں مالابار گیا۔ وہاں جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے سیوا کی۔ وہاں کے لوگوں کو دھن دینے کے لئے آئے ہوئے میں نے چند آدمیوں کو دیکھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ میرے دیش کے ایک حصہ پر مصیبت آئی ہے۔ میرے دیش کے لوگوں کے دل اتنے نہیں پسیجے۔ جتنے کہ۔ ایسا کیوں ہے یہ کون ہیں؟ ان کے آتے ہی میں نے معلوم کیا۔ کہ یہ آریہ سماجی ہیں۔ تب آریہ سماج کے متعلق ... کرنے کی پربل بھاؤنا پیدا ہوئی۔ ... مجھے مل سکا۔ اس سے آریہ سماج اور ... ایک پر میری شردھا ہوئی۔ میرے ... جن گنوں کا ہم پرتی ماس انوشٹھان ... وے گن مورتی سروپ میں ان کو ... میں موجود ہیں۔ اس واسطے کیوں نہیں ... میں شامل ہو جاؤں۔ آریہ سماج میں

وار تا نشک یا سوساکھی

سلسل مضمون قسط نمبر ۲۲

سولہویں وارتا ساکھی

مہاتما سنجیو راؤجی کا جیون پروبھاشن

الیکھک شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج

سلبت ہو کر بھی میں نے اپنے دھیان کے کرم کو جاری رکھا۔ سندھیا آدی پانچ مہایگیہ بھی کرتا تھا۔ سوادھیائے کرتے کرتے مجھے سوامی جی مہاراج کا یجروید پڑھنے کا اوسر ملا۔ اس ملیں میں نے رتوؤں (موسموں) کا ورنن پڑھا۔ اس وقت سے میں نے۔ ان شلوکوں کی بجائے اپنے دھیان اور وچار کے لئے یہ کاریہ کرم بنا لیا

بسنت رتو یعنی چیتر اور بیساکھ مہینے میں یجروید کے تیرھویں ادھیائے کے ستائیسویں سے لیکر تیسویں منتر تک اور چودھویں ادھیائے کے پہلے پانچ منتروں کا چنتن کرتا ہوں۔

گریشم رتو یعنی جیٹھ اور اساڑھ مہینوں میں یجروید کے چودھویں ادھیائے کے چھٹے سے چودھویں منتر تک کا ابھیاس کرتا ہوں۔

ورشا رتو یعنی ساون اور بھادوں میں چودھویں ادھیائے کے پندرھویں منتر کو سامنے رکھتا ہوں

شرد رتو یعنی آسون اور کارتک مہینوں میں چودھویں ادھیائے کے سولہویں منتر سے چھبیسویں منتر تک کا وچار کرتا ہوں۔ لیکن زیادہ سترہویں۔ اکیسویں اور بائیسویں کو سامنے رکھتا ہوں۔

ہیمنت رتو یعنی مارگ شیرش (مگھر) اور پوش مہینوں میں بہت سے منتروں کا وچار کرتا ہوں۔ لیکن ادھک پندرھویں ادھیائے کے اکیسویں منتر کا ابھیاس کرتا ہوں۔

ششر رتو یعنی ماگھ اور پھاگن ماسوں میں پندرھویں ادھیائے کے اٹھویں اور انیٹھویں منتروں کا چنتن کرتا ہوں۔

اس پرکار پریورتن کرنے کے دو کارن تھے۔ پہلا تو یہ کہ میرے پہلے دھیان کرم چنتن کرنے لائق گن اور اس مہینے کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور وید میں بتلائے کرم میں ان ان گنوں کا اس موسم سے خاص سمبندھ ہے۔ اس طرح میں اسوابھاوک (غیر قدرتی) دھیان کرم سے بچا اور اس قدرتی طریقہ کو اپنانے سے میں نے آنند بھی انوبھو کیا۔ دوسرا وہ رچنا اننی تھی۔ اب میں بھگوان کے گمبھیر شبدوں کے چنتن میں لگ گیا۔ مجھے آریہ سماج کی کریا شیلتا اور اپنے منتویہ کے انوسار کرم کر سکنے کی پوتر بھاؤنا نے اپنایا ہے۔ اس واسطے آریہ سماج اور اس کے پرورتک مہا اپکاری۔ پوتر برت دھاری۔ دین دکھ ہاری جگت کلیش نواری۔ بل برہمچاری۔ برہم ونشٹ آتنک منتر درشی یوگیشور مہاتما مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا کوٹی کوٹی دھنیواد کرتا ہوں۔ اوم شم

سنجیو راؤ جی کا جیونی دینے والا لیکھک یہ ستن کر رہے ہیں میں آریہ سماج ویدک دھرم اور اس کے پرچارک کے پرتی بھگتی بڑھی۔ سنجیو راؤ جی کے ویاکھیان سے لوگوں کے دلوں میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے متعلق کچھ شکوک پیدا ہو گئے۔ سنجیو راؤ جی نے لوگوں میں اپنے لئے آپ من کرنے کے بھاؤ کو اتیجت کرنے کے لئے اور کچھ سمے کی بحث کے وچار سے اپنے دھیان کے منتروں کے پتے بتائے۔ ان منتروں کو پڑھا بھی نہ۔ اس سے کئی لوگوں کے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ سنجیو راؤ جی نے ابھی گپت رکھنے کا سوبھاؤ نہیں چھوڑا۔ چنانچہ ایک نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے یہ بات کہہ بھی دی۔ تو اس آدمی نے کہا۔ بھولے یہ تمہارا بھرم ہے۔ اس مہاتما نے تو پتے بتا دیئے ہیں۔ اگر وے اس وقت منتر بول بھی دیتے۔ تو کتنے آدمی اس کو یاد رکھ سکتے۔ پتے بتانے سے لابھ ہوا ہے۔ کہ جن کے اندر جگیاسا ہے۔ انہوں نے لکھ لئے ہیں۔ اس پر وہ سجن خاموش ہو گئے۔

اتنے میں ایک سجن کھڑے ہوئے۔ جن کا قد کچھ چھوٹا تھا۔ چہرہ کا رنگ سیاہ تھا۔ آنکھیں چھوٹی لیکن ارادے کی مضبوطی کی سوچنا دینے والی سر پر خوبصورت بندھی ہوئی پگڑی۔ ہاتھ میں موٹا ڈنڈا تھا۔ مہاتما جی نے ان کو مسکراہٹ سے آگیا دی۔ (باقی آئندہ)

تلنگانہ کا مستقبل خطرے میں

(از قلم شری پنڈت نریندر جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

ریاست حیدرآباد کا سب سے بڑا علاقہ تلنگانہ ہے۔ جس کی آبادی ۷۰ لاکھ ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اس علاقہ میں بڑی بڑی سلطنتیں تھیں۔ ہندو تہذیب کا بول بالا تھا۔ آج اسی جگہ ہندو تمدن کے مٹانے والے برسر حکومت ہیں۔

اس علاقہ کی تعلیمی حالت بہ نسبت مرہٹواڑی کے بہت کم ہے۔ یہاں کے لوگوں کی جسمانی اور سماجی حالت قابل رحم ہے۔ غرض یہ کہ ہر حالت میں علاقہ تلنگانہ قابل اصلاح ہے۔ کچھ عرصہ سے ایک ادارہ بنام اندھرا کانفرنس اس علاقہ میں اپنی ممکنہ کوششوں سے سماجی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے میں مصروف ہے۔ آریہ سماج باوجودیکہ آسمانی و سلطانی روکاوٹوں کے اس علاقہ میں اپنی شکتی انوسار کام کر رہا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جو کام علاقہ تلنگانہ میں ہونے پایا ہے وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے لائق اور قابل منتری شری میاں بنسی لال جی وکیل ہائیکورٹ کی توجہ اور کوششوں کا نتیجہ ہے

آریہ پرتی ندھی سبھا کے پروگرام پر میں اب تک حسب ذیل مقامات کا دورہ کر چکا ہوں کریم نگر۔ ورنگل۔ ہمکنڈہ۔ نظام آباد۔ مریال گوڑہ۔ کھمم۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر۔ نارائن پیٹھ۔ گرمٹکال وغیرہ ان مقامات میں سے نظام آباد ورنگل۔ نلگنڈہ۔ گرمٹکال۔ نارائن پیٹھ میں آریہ سماج کی استھاپنا ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی ایسے شہر و تعلقہ اور مواضعات ہیں۔ جہاں سماج کے کام کی سخت ضرورت ہے۔ تلنگی زبان کے ایک ہوشیار اور لائق اپدیشک کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ وہ اس علاقہ میں پرچار کا کام کر سکیں۔ سبھا کی طرف سے شری پنڈت بھدر دیو جی سدہانت بھوشن کو مقرر کر کے پرچار کروایا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر نے جب سے تبدیل مذہب کا اعلان کیا۔ اس وقت سے مسلمانوں کی طرف سے برابر اچھوتوں میں اسلامی تبلیغ کا کام جاری و ساری ہے۔ خصوصاً ریاست حیدرآباد کے مسلمان اسلامی ریاست کی موجودگی کو غنیمت جان کر اچھوتوں کو عہدہ دار اور پولیس کی مدد سے مسلمان بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں آئے دن جو خبریں ہمارے کانوں تک پہنچ رہی ہیں۔ ان سے یہی معلوم پڑتا ہے۔ کہ حیدرآباد کی ایک انجمن تبلیغ اسلام کے صدر نواب بہادر یار جنگ جاگیر دار سابق نائب صدر نشین مجلس بلدیہ اس کام میں پیش پیش ہیں۔ آپ کے زیر سرکردگی کئی ایک نوجوان جن کو انجمن سے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور آج تک دو ہزار سے زیادہ اچھوتوں کو لالچ۔ مکر و فریب۔ دھوکا اور حکومت کا رعب ڈال کر مسلمان بنا لیا گیا ہے

فی زمانہ کساد بازاری اور مفلسی کی وجہ اس وقت جو حالت ہر قوم و ملک کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ایسی اوستھا میں غریب بے کس۔ لاچار۔ مفلس اچھوتوں کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مالی حالت کس قدر پریشان کن ہے۔ ایسی حالت میں ان کو روپیہ کا لالچ دے کر ہندو دھرم سے منحرف کرنا کسی مذہب کی معقولیت و صداقت کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ تو اس مذہب کی اپنی کمزوری اور پستی ہے۔ ہم اس طریقہ کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔ اور اسلام پر ایک بدنما دھبہ سمجھتے ہیں۔ وہ اسلام جسے صداقت سے پھیلنے کا دعویٰ ہے۔ اب

غور طلب.........!

ہم کبھی انجمن تبلیغ اسلام کی اس اسلامی تبلیغ پر معترض نہ ہوتے۔ جب کہ مذہب اسلام کی حقانیت و صداقت کے اصولوں کے سمجھنے کی صلاحیت ان غریب اور سادہ لوح اچھوتوں میں ہوتی۔ اور وہ اسلام کی حقانیت پر دلدادہ و شیدا ہو کر اپنی طبیعت سے مذہب اسلام کو شریک زندگی بنا دیتے

ہر مذہب کے پیرو کا یہ پیدائشی حق ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ جس طرح مسلمانوں کو ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کو اور عیسائیوں کو لیکن مشاہدہ اس کے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ کہ ایک طرف مسلمانوں کو تبلیغ کا پورا پورا موقع دیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف آریوں کے ہر کام میں ممکنہ روکاوٹ پیدا کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ مثلاً ضلع ورنگل میں ایک سال سے انجمن تبلیغ اسلام کے مبلغین اچھوتوں میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں محکمہ پولیس کی طرف سے کچھ پوچھ تاچھ نہیں ہوئی۔ لیکن آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی سدہانت وشارد پر نوٹس تعمیل کی جاتی ہے۔ کہ دو ماہ تک اس علاقہ میں پرچار نہیں کر سکتے۔ یہ نادر شاہی حکم محکمہ تعلقداری سے جاری ہوا۔ ان واقعات سے ہم یہ قیاس لگا سکتے ہیں۔ کہ ریاست کے ہر اعلیٰ و ادنیٰ عہدہ دار درپردہ خفیہ طور پر انجمن اور مسلمانوں کے حوصلے بلند کر رہے ہیں۔

ہم یہاں اپنے بیان کی تصدیق کے لئے محکمہ تعلیمات کا ایک مراسلہ درج کرتے ہیں جس سے ناظرین اس بات کا اندازہ لگا سکیں گے کہ اسلام کے کاموں میں ریاستی محکمے کس قدر دلچسپی کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔
مراسلہ از دفتر تعلیمات ضلع کریم نگر

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۲)

نمر نویدن

(از لالہ بوسہ رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ آنریری سیکرٹری)

پنجاب کی راجدھانی لاہور میں راوی روڈ پر پنجاب کیندری اناتھالیہ ہے۔ جس کا پربندھ ایک رجسٹرڈ سبھا کے ادھین ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج اپ پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی ہیں۔ اپ پردھان پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید ملتانی تتھا لالہ گنپتی لال جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیں۔ اس اناتھالیہ کو کھلے ۲۰ برس کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ اس کی سہائتا صرف لاہور نواسی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ پرانت میں رہنے والے ہندو آریہ بھائی بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ اناتھالیہ بھارت کے دوسرے صوبوں میں بھی ہر دلعزیز ہو رہا ہے۔ اور دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اب سرکار بھی جو اغوا شدہ لڑکے لڑکیاں اس کو ملتے ہیں۔ جب تک ان کے وارثوں کا پتہ نہیں چلتا۔ تب تک ان کو اس اناتھالیہ میں رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] لڑکیاں بھی آنے لگ گئی ہیں جنکی مائیں مر جاتی ہیں۔ یا انکو کسی وجہ سے رکھنا نہیں چاہتیں۔ انکے لئے ایک ٹرینڈ نرس بھی رکھی ہوئی ہے۔ اس طرح اناتھالیہ میں بچوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اس وقت تک تو رہائشی مکان کافی تھا۔ مگر تعداد بڑھ جانے سے کنیاؤں کے لئے کافی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے پربندھک سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ نئے کمرے بنوائے جائیں۔ جس سے کنیاؤں کے لئے مکان کی تکلیف دور ہو جائے۔ ان کے بنانے کے لئے دھن کی اپیل کی جائے۔ اس لئے میں دانی سجنوں کی سیوا میں نمر بھاؤ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس شبھ کاریہ میں سبھا کی سہائتا کریں۔ تاکہ اناتھ اور بے گھر و سامان بچوں کو داخل کرنے میں دقت نہ پڑے۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے۔ تو وہ بچے جن کو ہم جگہ نہ دے سکیں گے غیر مذہب والوں کے جال میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے دھرم سے پتت ہو جائیں گے۔ اور اس کا پاپ آریہ جاتی کو لگے گا۔ جو مہانو بھاؤ ایک سو سے زائد روپے دیں گے۔ ان کے ناموں کے پتھر ان کمروں کی دیواروں پر لگا دیئے جائیں گے۔ اس وقت اس کام کے لئے ۵ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ جو کہ دانی سجنوں کو پوری کرنی چاہیئے۔

اس اناتھالیہ کے ماتحت میونسپلٹی و گورنمنٹ سے منظور شدہ ایک پرائمری اور ایک انڈسٹریل مڈل سکول ہے۔ جس میں اناتھالیہ کے و باہر کے بچے پڑھتے ہیں۔ ایک درزی کلاس ہے۔ جس میں لڑکے اور لڑکیوں کو سلائی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اور باہر کے لڑکے بھی اس میں کام سیکھ سکتے ہیں۔ آج کل پچاس لڑکے اور چالیس لڑکیاں کام سیکھ رہی ہیں۔ ۲۰ کے لگ بھگ لڑکے یہاں سے کام سیکھ کر اپنا گذارہ اچھی طرح سے کر رہے ہیں۔ اناتھالیہ میں اس وقت ۱۱۶ لڑکے اور ۶۵ لڑکیاں ہیں۔ جن کی رہائش تعلیم اور خوراک کا پربندھ اناتھالیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے مہا سہائتا کی ضرورت ہے۔ دانی پروپکاری مہانو بھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس طرف بھی دھیان کریں۔ اور جس پرکار کی بھی سہائتا دے سکیں دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔ ارتھات۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی وغیرہ کھانے پینے کی چیزیں اور پہننے کے کپڑے دے کر کرتارتھ کریں۔ یہ سنستھا پہلے بھی آپ جیسے دانیوں کے دان سے چل رہی ہے۔ اب بھی آپ سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ آپ ضرور سہائتا دے کر اناتھوں کا آشیرواد لیں گے۔ اور پنیہ کے بھاگی بنیں گے:-

پنڈت ریلیا رام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک کو جواب!

شکوک رفع نہیں کر سکتے تو خاموشی اختیار کرو

(از قلم شریمان مہاشہ ڈھونڈا راج جی پردھان آریہ سماج رجوری ریاست جموں)

شریمان پنڈت ریلیا رام جی ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک نے دعویٰ کیا۔ کہ اگر کوئی آریہ سماجی پورانک سدھانتوں کے متعلق تسلی کرنا چاہے۔ تو وہ کرانے کو تیار ہیں۔ اس پر مجھے خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اس دعویٰ کا امتحان کیا جائے۔ چنانچہ میں نے چند شرائط تجویز کر کے جن کے مطابق سوال و جواب ہونے سے نہ صرف میری ہی تسلی ہو گی۔ بلکہ دیگر شائقین مذاہب کی بھی پنڈت جی کو بذریعہ رجسٹرڈ خط تحریر کیا۔ جواب نہ آنے پر دو ریمائنڈر دیئے ان کے جواب میں بھی جب خاموشی رہی۔ تو ان خطوط کو اخبار آریہ ویر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء میں شائع کرا کر شری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب سے استدعا کی گئی کہ کوئی پنڈت ان شرائط کے تحت جواب دینے کے لئے لگایا جاوے۔ سبھا مذکور نے اخبار "جاگرت" میں جواب شائع کرایا۔ کہ اس استدعا کو بوساطت سناتن دھرم سبھا رجوری یا آریہ پرادیشک سبھا ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب آریہ ویر مورخہ ۱۴ اپریل میں دیا گیا۔ کہ اپنی تسلی کرنے کی خاطر وہ بھی از گرہ خود خرچ کر کے۔ کسی سوسائٹی کی خوشامد کرنے کی مجھے ضرورت نہیں میں نے تسلی کرنی ہے۔ اور آپ نے کرانی ہے اگر کوئی پنڈت مہیا آپ کر سکیں۔ تو بہتر ورنہ خاموشی اختیار کر لیں۔ اس پر سبھا مذکور تو خاموش ہو گئی۔ مگر مقامی سناتن دھرم سبھا یا اس کے چند ممبران نے پنڈت ریلیا رام جی پر زور ڈالا۔ کہ وہ میری تحریرات کا نوٹس لیں۔ ورنہ سناتن دھرم کی کشتی کو دھکا لگے گا۔ اس پر پنڈت صاحب اخباری دنیا میں اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کے لئے نمودار ہوئے۔ میری شرائط کے تحت ان کو جواب دینے کی ہمت تو نہ تھی مگر انہوں نے کچھ نہ کچھ تحریر کر کے پورانک دھرم کی خدمت کرنی چاہی۔ چنانچہ سناتن دھرم پرچارک امرتسر یکم مئی ۱۹۳۶ء میں پنڈت جی نے بمصداق سوال گندم جواب چنا۔ اچھل کود کر کے بچنے کی کوشش کی۔ مگر اس تحریر کا میرے مضامین میں سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ پنڈت جی نے خلاف واقعات دوسری رنگت میں مضمون لکھ کر پبلک کو دھوکا ہی دیا۔ اصل بات ایک بھی نہ کی:-

راقم نے تحریر کیا ہوا تھا۔ کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے اختلافی مضامین پر میں سوال کروں گا۔ اور پورانک پنڈت کو جواب دینے ہوں گے

(۲) پانچ آدمیوں سے زیادہ سوال کنندہ و جواب دہندہ ساتھ نہ رکھ سکیں گے۔

(۳) پہلا مضمون پوران اور تنتر گرنتھ ہو گا۔

(۴) جو جوابات آپ یا کوئی اور آپ کا پنڈت دے گا۔ وہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے منظور ہو گا

(۵) بشرط ضرورت میں آریہ سماج کا کوئی پنڈت بھی کھڑا کر سکوں گا

مگر پنڈت صاحب کا سارا مضمون پڑھنے پر آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ ان میں سے کسی بھی شرط کو نہیں مانا گیا۔ بلکہ تحریر ہے کہ کوئی پنڈت آریہ سماج نہیں کھڑا کر سکو گے سوال و جواب نہ ہوں گے بلکہ کھلا شاستر ارتھ ہو گا۔ اور اس کے لئے اجازت حاصل کرنی ہو گی۔ ایک ہی سوال پر فتح و شکست کا فیصلہ ہو گا۔ تب آگے مضمون چلے گا۔ رقم ارسال کی جائے۔ تاکہ شاستر ارتھ شروع ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور مضمون کی سرخی لکھ دی چیلنج منظور ہے یہی نہیں۔ بلکہ الٹا اپنی طرف سے مضمون رکھ دیا۔ کہ کیا آریہ سماج اور سوامی دیانند کرت گرنتھ وید انکول ہیں اس کا جواب میں نے آریہ ویر ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء اور ۸ جولائی ۱۹۳۶ء میں مفصل دیا۔ کہ میں نے یہ کارروائی اپنی تسلی کی خاطر کرنی ہے۔ اور وہ بھی رقم خرچ کر کے۔ میرا کام مباحثہ کرنا نہیں۔ نہ ہی مباحثہ ہو گا۔ بلکہ میں اپنی شرائط کے تحت ہی سوالات کے جواب چاہتا تھا۔ کھلا شاستر ارتھ کر کے میں اپنی تسلی کو پبلک مضمون نہیں بنانا چاہتا۔ اور نہ ہی شہر کے امن کو خطرہ میں ڈالنا چاہتا ہوں۔ کرپا کر کے میرے ہی مکان پر تشریف رکھ کر جواب دینے کی تکلیف کریں۔ اگر آپ تیار ہوں۔ تو تحریر کریں۔ تاکہ رقم جمع کرا دوں۔ آپ کو اپنی طرف سے کوئی مضمون

پیش کرنے کا حق نہیں۔ اگر مباحثہ کرنا ہو تو آریہ سماج کو تحریر کریں۔ جب میرے سوالات کے جوابات ختم ہو جائیں گے۔ تو آریہ سماج سے انتظام کرا کر آپ کے سوالات کا جواب دلا دیا جاوے گا۔ میرے مضمون سے ایسی باتوں کا تعلق نہیں ہے۔ غیر متعلقہ تحریرات سے اجتناب فرمایا کریں۔ وغیرہ وغیرہ سیدھا جواب اس کا ہاں یا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مگر پنڈت جی نے پھر اصل مضمون کو چھوڑ کر ۱۰ اور ۱۷ جون ۳۷ء کے پرچہ میں پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کوئی صاف جواب نہیں دیا۔ شروع سے لے کر اس وقت تک میری پوزیشن یہ رہی ہے۔ کہ میری شرائط کے تحت سوالات کا جواب دے کر تسلی کرنے کی ہمت اگر کسی تنخواہ دار مینس نور یا آزیری اپدیشک سناتن دھرم سبھا میں ہو۔ اور وہ مفت میری دھارمک خواہشات کو پورا نہ کر سکے۔ تو مجھ سے جائز خرچ بھی لے لیوے۔ مگر پنڈت جی ہر ایک مضمون میں بے سُری راگنی الاپ کر خلاف استدعا کھلے شاسترارتھ پر آمادگی کا اظہار کر کے شاید اپنے آپ کو بڑا بھاری مباحث ثابت کرنے کی دھن میں ہیں۔ بارہا عرض کر چکا ہوں۔ کہ کھلے شاسترارتھ سے مجھے گوہر مقصود حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔ نہ میں کھلا شاستراارتھ چاہتا ہوں۔ میرا منشاء تو نہایت شانتی سے اپنے ہی مکان پر اپنے شکوک رفع کرنے کا ہے۔ میرا اپنا تجربہ تو یہ ہے۔ کہ آج کل کھلے شاستراارتھ نقصان دِہ ہیں۔ میں اپنی تسلی تو کیا کروں گا۔ پبلک کے جذبات کو برانگیختہ ہو کر ایک آدھ گھنٹہ میں لڑائی ہو جائے گی۔ جو میری منزلِ مقصود نہیں ہے۔ معاف کیا جائے۔ میں تو پنڈت جی کے بار بار کھلے شاستراارتھ پر زور دینے کو پنڈت جی کی کمزوری کے ہم معنی خیال کر رہا ہوں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ پنڈت جی کی یہ کاروائی صرف اس غرض سے ہے۔ کہ نہ کھلا شاستراارتھ ہو۔ اور نہ ان کو تکلیف کرنی پڑے۔ اور مفت میں شہیدوں میں بھی شامل ہو جاویں۔ پنڈت جی کو علم ہے۔ کہ شاستراارتھ کی اجازت گذشتہ دنوں نہ ملی تھی۔ نہ اب ملے گی۔ اس لئے شاستراارتھ کو آڑ بنا کر بھاگنا چاہتے ہیں۔ لہذا پنڈت جی سے پھر بھی التجا ہے۔ کہ غیر متعلقہ باتوں کو چھوڑیئے۔ دھارمک معاملات میں چالبازی مناسب نہیں ہوتی۔ اس سے بدگمانی ہی پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ میری شرائط کے تحت جواب دے سکتے ہیں۔ تو خاموشی سے ہی میرے شکوک رفع فرما دیں۔ ورنہ خاموش رہنا ہی مناسب ہے۔ تاکہ معاملہ ختم ہو۔ آپ میرے لئے قابلِ تعظیم ہیں۔ اوپر اوپر کی تحریرات درست نہیں۔ اگر یہاں آنے سے کوئی امر مانع ہو۔ تو کیا امرتسر آریہ سماج مندر میں آپ انہیں شرائط کے تحت جواب دینے کو تیار ہیں۔ جواب صاف چاہیئے :

پنڈت جی نے تحریر کیا ہے۔ کہ وہ کسی راجہ مہاراجہ کے ماتحت نہیں۔ میرے جیسے آدمی تو ان کے ہاں ملازم ہیں۔ وہ یہ کیسے گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ میرے ماتحت ہو کر جواب دیں۔ وغیرہ وغیرہ :

پنڈت جی! شاید آپ کو میرا یہ تحریر کرنا بُرا لگا ہے۔ کہ میں نے خرچ کر کے اپنی تسلی کرنی ہے۔ اس لئے میری شرائط کے تحت جواب دینا ہو گا۔ شریمان جی! شرائط تو میں نے اپنی تسلی کی خاطر رکھی ہوئی ہیں۔ شکوک رفع کرنے والے کو حق ہے۔ کہ اپنی حسب مرضی تسلی کرے۔ رہا رقم۔ سو میں نے شروع میں ہی عرض کیا تھا۔ کہ اگر مفت تسلی نہ کرائی جا سکے۔ تو خرچ بھی لے لیا جاوے پتہ نہیں۔ اس میں میں نے کیا نامناسب فعل کیا۔ جو آپ کی ناراضگی کا باعث ہوا۔ مگر شریمان جی! بے ادبی معاف۔ اگر رقم کا تذکرہ آپ کی طبع کو ناگوار گذرا۔ تو پہلے مضمون میں آپ نے رقم کیوں طلب کی۔ اگر آپ بقولِ خود امیر ہیں۔ تو کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے شکوک مفت رفع کرنے کی کوشش ہی نہ کریں گے۔ بلکہ آئندہ کسی سناتن دھرم سبھا سے بھی فیس چارج نہ کریں گے :

میں بارہا تحریر کر چکا ہوں۔ کہ میں نے اپنی تسلی کرنی ہے۔ تاکہ راہِ راست پر چل سکوں۔ اور اگر غلط راستہ پر آج تک چلتا رہا ہوں۔ تو اس کو چھوڑ دوں۔ دعوے پنڈتائی مجھے نہیں ہے۔ اگر آپ کو فتح کا سرٹیفکیٹ چاہئے۔ تو لیں اب بھی ہار مان لیتا ہوں۔ یہ بھی تسلیم کر لیتا ہوں۔ کہ محض جھگی ہوں۔ دعوی پنڈتائی آپ کو ہی مبارک ہو۔ مجھ غریب پر کرپا کر کے کیا میری شرائط کے تحت جواب دینے کی مہربانی ہو گی یا نہیں۔

جواب صاف دیں۔ یہ میرا کام ہے۔ کہ تسلی اپنی جس طرح سے کرنا چاہوں۔ آپ سے کروں۔ شکوک کا رفع براہِ راست کروں؛ کسی آریہ سماج کے پنڈت کی خدمات سے بھی فائدہ اٹھاؤں۔ آپ کے مشورہ کی اس بارہ میں مجھے ضرورت نہیں

پنڈت جی نے اپنے مضمون کی تمہید

کیا ہے۔ کہ پہلے مجھے ثابت کرنا ہو گا۔ کہ "کیا آریہ سماج ہے؟ میں نے جواب دیا۔ کہ میری استدعا سے اس سے کیا تعلق؟ یہ غیر متعلقہ بات ہے۔ مگر آریہ سماج موجود ہے۔ دنیا کو نظر آ رہا ہے۔ کسی مرض کے زیر اثر آپ کو نظر نہیں آتا۔ اس پر بجائے اس کے کہ پنڈت جی غیر متعلقہ تحریر سے باز آتے آپ نے خامہ فرسائی فرمائی ہے کہ اگر میں یہ جواب دوں۔ کہ آپ آبائی دھرم کو سمجھتے نہیں۔ کند دماغی کا علاج کرائیے۔ اور جب آریہ سماج ہے ہی نہیں۔ تو جو چیز ہے ہی نہیں وہ جس کو نظر آئے۔ اس کی آنکھ کیسی ہے دیانند کے سدھانت بموجب دوِج برہمن کھتری ویش کا نام ہے۔ اور برہمن۔ کھتری۔ ویش برہمچریہ رکھ کر ۲۵ سال وید ودیا پڑھنے پر راج سبھا یا ودیا سبھا کے سارٹیفکیٹ سے بنتا ہے۔ راج سبھا آریوں کی ہے نہیں۔ نہ سارٹیفکیٹ دینے والی ودیا سبھا ہے۔ اس لئے آریہ کوئی ہے ہی نہیں۔ اس لئے آریہ سماج کہاں؟"——— پنڈت جی سے کوئی پوچھے۔ کہ یہ جواب دے کر کس کی تسلی کرانے کی ابتدا ہے۔ ایسی لایعنی تحریروں کا کیا مطلب ہے۔ میں نے اپنی تسلی کی خاطر جو مضمون رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں چوتھا نمبر ورن دیوستھا کا ہے۔ اس پر اپنے وقت پر میں نے سوال کرنے ہی ہیں۔ آپ نے جواب دے کر اپنا سدھانت ثابت کر دینا۔ مگر ابھی شرائط طے ہوئی نہیں سوال جواب کا وقت آیا نہیں۔ اور آپ ہیں۔ کہ آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔ آپ کے اطوار ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ آپ تا قیامت جواب دینے کو تیار نہیں ہوں گے۔ اور فضول ادھر ادھر کی تحریرات سے وقت گذاری کرتے رہیں گے۔ اپنی عادت سے مجبور ہو کر ایک غیر متعلقہ سوال آپ نے کھڑا کر دیا۔ اور خود ہی اس کو بزعمِ خود ثابت کر بھی دیا۔ پورے سوال جواب تو اس وقت ہوں گے۔ جب آپ آمادگی کا اظہار کریں گے۔ مگر اس وقت آپ کے مجبور کرنے پر مختصر جواب حسب ذیل ہے :-

سوامی دیانند کے سدھانت کے رو سے ہی نہیں۔ بلکہ لغت کی رُو سے بھی آریہ نام ہے۔ سریشٹ کا۔ اور جس سماج میں ایسے پرش شامل ہوں۔ اس کا نام ہے۔ آریہ سماج یہ تو ہوئی لغوی تعریف۔ مروجہ معنوں میں آریہ سماج وہ سوسائٹی ہے۔ جس کے اعتراضات سے تنگ آ کر آپ سناتن دھرم پرچارک

کے صفحے سیاہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو ہوا جواب اب لگے ہاتھوں آپ سے بھی اگر دریافت کر جاؤں۔ کہ جب پنڈت گوپی چند ... کی سناتن دھرم کے ذمہ دار ادھیکاری لیڈر تھے۔ اور ان پر ایک مشہور مقدمہ میں چند امور ثابت ہوئے تھے۔ تو وہ کیا ... کی شرومنی سبھا یا برہمن ورن کی نمائندگی کرتے تھے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ آبائی دھرم سے مراد پتہ نہیں۔ پنڈت جی کی کونسی ہے کیا وہ جس کا پرکرن مہابھارت .... میں آیا ہے۔ یا کوئی اور۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ پنڈت جی کی غیر متعلقہ تحریر کے جواب میں مجھے چند الفاظ تحریر کرنے پڑے ہیں۔ جو کہ نہ کرنے چاہئیں تھے۔ مجھے زیب نہیں دیتا۔ کہ ایسے کو تیسا جواب دوں۔ ورنہ کافی سے زیادہ پنڈت جی کا اطمینان کراتا۔ عاقل را اشارہ کافی است۔ امید ہے۔ کہ پنڈت صاحب آئندہ غیر متعلقہ باتیں معرضِ تحریر میں نہیں لائیں گے۔ ورنہ ان کا جواب سننا پڑے گا۔ جو میں سردست دینا نہیں چاہتا

پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں :-

"کہ پورانوں کے مضمون بڑے علمی اور گمبھیر ہیں۔ ان کے سمجھنے کی لیاقت چاہئے جب سوامی دیانند پورانوں کو نہ سمجھ سکا تو آپ کیا جانیں"

ناظرین! دیکھ لیا تسلی کرانے کا کیا سندر ڈھنگ ہے۔ جو پنڈت جی کے ہی حصہ میں آیا ہے۔ شریمان سچ ہے۔ جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ آپ جیسے پورانک پنڈتوں

کو ایسا ہی کہتے سنا۔ مگر جب تسلی کرنے کو کہا گیا۔ تو نین کانے۔ میں آپ کی ہی تحریر پر اعتبار کر لیتا۔ اور مان لیتا۔ کہ پورانوں میں انمول رتن ہیں۔ ان کے جتنے سوائے پورانک پنڈتوں کے کسی کو سمجھ میں نہیں آتے۔ مگر کیا کروں۔ آپ کے بھائی بند ہی تو شک پیدا کر دیتے ہیں۔ پبلک میں تو مستند ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ مگر اندر ہی اندر پوران سنشودھن کی ٹھنا بھی لگ رہی ہے۔ کیا آپ کو سچ مچ اس سبھا کا علم نہیں۔ اور لاہور کا وہ واقعہ یاد نہیں۔ جب کہ شری یمان پنڈت مدن موہن مالویہ نے پورانوں کو مستند ثابت کرتے ہوئے آریہ سماج کو للکارا۔ اور جب پردھان آریہ سماج وچھووالی اور پنڈت بدھ دیو جی میرپوری ان کے سامنے گئے۔ کہ شاستر ارتھ کر کے پورانوں کو مستند ثابت کریں۔ تو جواب میں انہوں نے کہہ دیا۔ کہ واقعی ملاوٹ ہے۔ اور لال لکیریں پورانوں پر کھینچی ہوئی دکھا دیں۔ پنڈت جی! سوامی دیانند جی کی ناواقفیت کی بھی عجب کہی۔ میں اس موقعہ پر پھر بھی آپ سے کہتا ہوں۔ کہ سوامی جی واقف تھے۔ یا ناواقف۔ اس سے آپ کو کیا مطلب؟ اور میرے سوالات سے اس کا کیا تعلق۔ اگر آپ میری تسلی کرا دیں گے۔ تو میں سمجھ لوں گا۔ کہ سوامی جی کے سدھانت غلط۔ مگر خالی آپ کے فتوے سے تو ایسی تسلی ہونے سے رہی۔ خاص کر جب میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ سوامی دیانند جی کے سدھانتوں اور ارتھوں کو پورانک پنڈت بھی درست مان رہے ہیں۔ جہاں ان کی زندگی میں سینکڑوں پنڈت مل کر بھی جواب نہ دے سکتے تھے۔ وہاں اب سوائے ایک دو معاملات اور وہ بھی چند آدمیوں کو چھوڑ کر ان کی باتیں تسلیم کی جا رہی ہیں:۔

(۱) ایک سمہ تھا۔ جب اشٹ ورشا بھویدگوری والے کاشی ناتھ کے شلوک پر آپ جیسے پنڈت شاستر ارتھ کر کے ثابت کیا کرتے تھے۔ کہ سوامی دیانند کا سدھانت کہ بلوغت میں شادی ہونی چاہیئے۔ وید ورُدھ اور غلط ہے۔ مگر اب اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر رہے ہو۔

(۲) شدھی کے نام سے آپ کو چڑ تھی اور کہا جاتا تھا۔ کہ سوامی دیانند ایسا کر کے دھرم کرم کو نشٹ کر رہا ہے۔ مگر اب نامی گرامی پورانک پنڈت صاحبان شدھی کو جائز ہی نہیں بتلا رہے۔ جنم سے مسلمان و عیسائی مرد عورتوں کی شدھی ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ ایسی شدھ ہوئی عورتوں کو پتنی انددواج میں لائے ہوئے ہیں:

(۳) استریوں کی تعلیم جہاں وید وردھ بتلائی جاتی تھی۔ وہاں اب سناتن دھرم پتری پاٹھ شالائیں کھلی ہوئی ہیں اور کھلے طور پر وید منتروں کو لڑکیوں سے اچارن کرایا جا رہا ہے

(۴) ودیش یاترا سے جہاں پتت ہو جانے کا آپ کے ہاں ودھان تھا۔ وہاں آج کھلے بندوں ایسا کر کے ودیشوں میں سناتن دھرم پرچار ہو رہا ہے:

(۵) ودھوا وواہ کو سناتن دھرم کے وردھ کہا جاتا تھا۔ آج سناتن دھرمی خود ودھوا وواہ کر رہے اور کرا رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے صرف آپ کے کہنے پر ہی کیسے اعتبار کر لیا جائے۔ کہ سوامی دیانند ناواقف اور آپ واقف۔ جب آپ واقعات کی بنا پر تسلی کرا دیں گے۔ تو بسر و چشم آپ کی رائے تسلیم کر لی جاوے گی:

نیم نمبر کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو حق مجھے ہے۔ وہی آپ کو ہے۔ یہ سولہ آنہ غلط ہے۔ یہ شاستر ارتھ تو ہے نہیں سوال کنندہ جس طرح چاہے اپنی تسلی کر لے۔ اور جواب دہندہ اگر فی الحقیقت جواب دینا چاہتا ہے۔ تو پابند ہے۔ کہ سوال کنندہ کی تسلی اس کی حسب مرضی کرائے۔ آخیر پر پھر گذارش ہے۔ کہ اگر آپ میری شرائط کے تحت شکوک رفع کرنا چاہیں۔ تو صاف الفاظ میں تحریر کریں۔ ورنہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرح خاموشی اختیار کریں۔ تاکہ معاملہ ختم ہو۔ اب نہ کوئی شاستر ارتھ ہونا ہے۔ نہ نیموں میں تبدیلی۔ میری شرائط کے تحت میں جو چاہے۔ جواب دے۔ غیر متعلقہ تحریر کر کے میرا اور اپنا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کی جاوے:

ضروری تصحیح!

آریہ ویر کے ویدک دھرم نمبر میں شری مان پنڈت بھدر سین جی اچاریہ ورجانند وید ودیالیہ اجمیر کے نام کے ساتھ اجمیر کی جگہ غلطی سے لاہور لکھا گیا ہے۔ پاٹھک تصحیح کر لیں۔ ورجانند وید ودیالیہ اجمیر میں ہے۔ لاہور میں نہیں:۔

(ایڈیٹر)

تلنگانہ کا مستقبل خطرہ میں:- بقیہ صفحہ (۸)

"بجواب مراسلہ ۲۲۶۹ مورخہ ۹۔ اردی بہشت ۱۳۴۶ف رقم ہے۔ کہ اگرچہ کہ قبل ازیں ان طلباء کے دینیات کی عارضی تعلیم کے انتظام کے لئے لکھا گیا تھا۔ لیکن جب کہ اچھوتوں کے طلباء مسلمان ہو چکے ہیں۔ تو براہ کرم آپ کے مدرسہ میں ان کو شریک کر لیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی فیس بھی معاف کر دی جائے"۔

شرح دستخط نگرانی کار رستم تعلیمات

اس کے علاوہ اور کئی مراسلہ ہیں جو مختلف محکموں سے جاری ہوئے ہیں۔ محکمہ امور مذہبی کے تحت انجمن اسلام اور ذیلی کمیٹیوں کی کارروائی پر غور کیا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ محکمہ امور مذہبی ہر قسم کی امداد سے مسلمانوں کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہے۔ تعجب تو یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے روپے سے ہندوؤں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے رپورٹ نظم و نسق محکمہ امور مذہبی کے مطالعہ سے ہمارے بیان کی صداقت ظاہر ہو گی۔ ہم یہاں نمونتاً چند حوالجات ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج کرتے ہیں

"انجمن اصلاح المسلمین کے ماتحت (۴۲) ذیلی مجالس ہیں ان ذیلی مجالس کے ذریعہ سے مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہیں۔ واعظین دورہ کر کے وعظ کرتے ہیں اصلاحی کتب و رسائل بھی تقسیم کئے جاتے ہیں انجمن اسلامیہ کے تحت (۱۲) ذیلی انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ ہر ایک انجمن میں دینیات کا مدرسہ بلحاظ حالات مقامی قائم ہے۔ منجملہ ان کے آٹھ مدارس نسواں بھی ہیں۔ جملہ طلبا کی تعداد (۵۲۰۰) ہے۔ مدرسین کی تعداد (۲۰۷) ہے جن میں (۲۷) فارغ التحصیل علماء ہیں۔ (۱۳۱) عربی سے واقف ہیں۔ ۶۰ مدارس صنعت و حرفت کے ہیں۔ ۸۰ اخبار و رسائل آتے ہیں دار المطالعہ بھی انجمن میں قائم ہیں"۔

محکمہ امور مذہبی ریاست کے جملہ مذاہب کے حقوق کی نگہداشت کے لئے قائم ہے۔ لیکن حکومت اسلامی کے خیال میں ہندو مذہب کے مذہبی حقوق کو پامال کر کے ریگستانی علاقوں کو سرسبز و شاداب بنانے اور ان عرب کے بدوؤں کے سینوں کو علم کی روشنی سے منور کرنے کے لئے ممکنہ تدابیر امور مذہبی کی طرف سے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ابھی میرے کانوں تک یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ تعلقہ بھوگروں کے منتظم صاحب کوتوالی وہاں کے اچھوتوں کو مسلمان بنانے میں جس قدر دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس قدر اپنے فرائض کی تکمیل کا نہیں۔ اب تک بھوگروں میں ایک ماہ کے عرصہ میں دس ہندوؤں کے مکانوں میں سرقہ کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ لیکن اس وقت تک کوئی تحقیقات عمل میں نہیں آئی۔ افسوس! صد افسوس!! اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو کیا ہماری یہ رائے درست نہیں۔ کہ محکمہ پولیس امور مذہبی کا ایک حصہ تصور کیا جائے۔ جس کا مقصد اسلام کی تبلیغ ہے۔

ان خفیہ سازشوں سے علاقہ تلنگانہ میں تبلیغ کا جال پھیلا دیا گیا ہے۔ ضلع ورنگل۔ اور نلگنڈہ کا کوئی تعلقہ موضع ایسا نہیں ہے جہاں انجمن المسلمین اور تبلیغ اسلام کے کارکن تبلیغ کا کام انجام دے رہے ہوں۔

اس وقت ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم میدان عمل میں آ جائیں۔ اور ان بھولے بھالے بھائیوں کو وابستہ رکھنے کی کوششیں کریں۔ تب کہیں اچھوتوں کا بچاؤ ممکن ہے۔ ورنہ شور و شغب سے کچھ نہ بنے گا۔ سوائے افسوس کے۔

آخر میں میں حیدر آباد کے درد مند ہندوران قوم سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ وقت کی نزاکت اور وقت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہوئے تن۔ من دھن سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی امداد کریں تاکہ سبھا علاقہ تلنگانہ میں اپنا کام شروع کر دے جس سے تلنگانہ کا مستقبل خطرے سے بچ جائے۔

لالہ گنیش داس جی سیالکوٹی کے متعلق نامہ نگار ملاپ کی غلط بیانی کی تردید!

روزانہ ملاپ لاہور مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء میں ایک خبر سیالکوٹ کے حالات میں شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے۔ لالہ گنیش داس کی کل جائداد غیر منقولہ دس ہزار روپیہ کی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ لالہ جی کی لڑکی یعنی کدارناتھ کی استری سرگباش ہو گئی ہے۔ اس لئے لالہ جی نے جو جائداد کدارناتھ کو دی تھی۔ وہ اسے واپس لینا چاہتے ہیں۔ مگر یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ لالہ جی کی جائداد غیر منقولہ نہ صرف شہر سیالکوٹ میں ہے۔ بلکہ ان کے آبائی مسکن خانانوالی اور اس کے نواحی دیہات میں بھی واقع ہے جو بہت زیادہ قیمت کی ہے اس میں شک نہیں۔ کہ اس وقت جس زمین کا جھگڑا ہے۔ اس کا انتقال لالہ جی نے خاص حالات کی وجہ سے فروری ۱۹۳۴ء میں زبانی ہبہ ظاہر کر کے کدارناتھ کے نام کروا دیا تھا۔ چونکہ اس کے متعلق کدارناتھ کو لالہ جی کے لواحقین سے مقدمہ بازی کرنی پڑتی تھی۔ اس لئے اس نے لالہ جی کی لڑکی یعنی اپنی استری کے مشورہ کے مطابق ہبہ کے منظور کرنے اور اراضی متنازعہ کا قبضہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ اس امر کا مفصل ذکر لالہ جی کی اس وصیت میں درج ہے جو انہوں نے ۱۹ اپریل ۳۶ء کو لکھی تھی۔ اور وہ وصیت لالہ جی کی لڑکی یعنی کدارناتھ کی استری کی زندگی میں ہی لکھی گئی تھی۔ اس میں صاف طور پر لکھا گیا تھا۔ کہ چونکہ لالہ کدارناتھ نے ہبہ منظور نہیں کیا۔ اس لئے زمین اب تک مظہر مدعی کے قبضہ میں ہے۔ ان کی لڑکی ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو مری تھی۔ اور دستاویزی ثبوت ۱۵ جولائی ۳۶ء سے پہلے کے ہیں۔ اب کدارناتھ اس زمین کا قبضہ لینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس نے ایک درخواست تحصیلدار سیالکوٹ کو دی۔ جو نامنظور ہوئی۔ لالہ جی نے اس کی اس کارروائی سے آگاہ ہو کر ایک درخواست اس غرض سے دی۔ کہ کدارناتھ کا نام کاغذات سے خارج کیا جاوے۔ اس پر نائب تحصیلدار نے داخل خارج منظور کر کے کدارناتھ کا نام خارج کر دیا۔ اس حکم کے خلاف کدارناتھ نے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کی۔ اور اس میں لکھا کہ چونکہ انتقال ہو چکا ہوا ہے۔ اس لئے عدالت دیوانی کے فیصلہ کے بغیر اس کا نام قانوناً خارج نہیں ہو سکتا۔ ڈپٹی کمشنر نے اس کے عذر کے مطابق اپیل منظور کر لی۔ چونکہ یہ فیصلہ داخل خارج کا ہے۔ اس لئے یہ ناطق نہیں ہے۔ اس کی اپیل کمشنر کے پاس، اور کمشنر کی فنانشل کمشنر کے پاس ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے متعلق باقاعدہ نالش دیوانی عدالت میں ہو سکتی ہے جس کا انتہائی فیصلہ ہائیکورٹ کر سکتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ لالہ گنیش داس کدارناتھ کو اس زمین کا قبضہ کیوں نہیں دینا چاہتے۔ اس کی وجہ وہ خاص حالات ہیں۔ جو لالہ جی کی لڑکی اور کدارناتھ کی استری کے مر جانے سے پیدا ہو گئے ہیں۔ (اوم پرکاش)

اڈیٹر:- مذکورہ تردیدی مضمون لفظ بلفظ ملاپ مندرجہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں چھپ چکا ہے

گورو کل دھام جہلم کے سماچار

برہمچاریوں کی سہ ماہی پریکھشائیں سماپت

گورو کل سوامی سبھا کی طرف سے اپدیشک شری ماسٹر شرما جی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ آپ نے گورو کل کی طرف سے چار یوم کام کیا۔ اور پانچ دن آریہ سماج سرائے عالمگیر ایک دن کالا گوجراں میں میجک لینٹرن پر پرچار کیا۔ بھاری تعداد میں آریہ ہندو اور سکھ ان کے ویاکھیانوں میں آتے رہے مسلمانوں کی حاضری بھی بہت ہوتی تھی۔ اور مسلمان بہت تک آتی تھیں۔

ایکم ساون کو ستیندرہ برہمچاریوں کی ایک منڈلی شری پنڈت جیندر دیا بھوشن ماسٹر شرما۔ اور شری یگیشور جی کی ادھیکشتا میں یاترا کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اس منڈلی نے برپور کوٹلی اور کھوئی رٹہ میں ویدک دھرم کا میجک لینٹرن دوارا پرچار کے علاوہ برہمچاریوں کے حیرت انگیز لاٹھی۔ گتکا۔ تلوار دھنر دیا کے کرشمے پبلک کو حیرانی میں ڈالدا دیے تھے۔ شری میاں منتری جی برپور سے پتر دوارہ معلوم ہوا ہے کہ بار برہمچاریوں کے پرچار سے ایک بڑا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ اب یہ منڈلی میرپور۔ نوشہرہ بھمبر۔ کوٹلہ۔ گکراں کے علاقوں سے ہوتی جموں کی طرف یاترا کرے گی۔ اور اس طرح مقدس وید کے دھرم کا پرچار ہوگا۔ اس کے مارگ میں آنے والی آریہ سماجوں اور گورو کل پریمیوں سے نویدن ہے۔

تن من دھن سے اس کی حوصلہ افزائی کریں۔ آشرم میں جو چھتیس برہمچاری ہیں۔ بطور پر سوستھ ہیں۔ کوئی روگی نہیں۔ برہمچاریوں کے داخلے کے لئے بھی پردیش آتے ہیں:-

آریہ جگت

(۵) پچھلے دنوں ہندو مہاسبھا کی طرف سے بھیجے ہوئے شری سوامی رامیشورانند جی مہاراج مہمان بن کر آئے۔ گورو کل کے پربندھ برہمچاریوں کی صحت اور رونے بھاؤں کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے۔ اور آپ نے ایک سارگربھت اپدیش میں گورو کل کی شاندار ترقی پر ہرش پرگٹ کیا۔ علاوہ ازیں پچھلے دنوں ہی شری سادھو شانتی سروپ جی اور شری پنڈت منگل دت جی پوران مارتنڈ کے ویاکھیان بھی گورو کل کی یگیہ بھومی میں ہوئے ہیں۔

(منتری پرکاشن وبھاگ گورو کل جہلم)

آریہ سماج گوجرہ کا چناؤ

مورخہ ۱۸ کو آریہ سماج گوجرہ کے سپتاہک ست سنگ کی کارروائی کے بعد آریہ سماج کا انتر نگ چناؤ حسب ذیل ہوا۔

پردھان لالہ میلا رام جی ٹالی والے۔ اُپ پردھان لالہ ویر بھان جی وکیل۔ منتری ماسٹر بابو رام جی۔ اُپ منتری مہاشہ ٹیک چند جی۔ خزانچی لالہ نرائن داس جی آڑھتی۔ لائبریرین

بابو رادھا کرشن جی کلرک امپیریل بینک نرنکھشک مہاشہ نوربیندہ رام جی۔ ممبران انترنگ سبھا۔ ڈاکٹر جگن ناتھ جی۔ ڈاکٹر رادھا کرشن جی ملک چمن لال جی عرائض نویس۔ لالہ سنتو رام داس جی عرائض نویس۔ مہاشہ صاحب دتہ مل جی۔ مہتہ کنہیا لال جی۔ وید سوہری رام جی

(بابو رام منتری آریہ سماج منڈا)

ڈنگہ میں بھگوت گیتا کی کتھا

آریہ سماج ڈنگہ کا روزانہ ست سنگ صبح ۶ بجے آریہ سماج مندر میں لگتا ہے۔ جس میں شری پوجیہ پاد سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج ویدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ اب آریہ جنتا کے اصرار پر جنم اشٹمی کے اپلکش میں شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج جو کہ آریہ سماج میں اوچیہ کوٹی کے ودوان مانے جاتے ہیں نے شریمد بھاگوت گیتا کا اصلی تتو آریہ جنتا پر ظاہر کرنے کے لئے شروع کر دی ہے۔ حاضری کافی سے زائد ہوتی ہے۔ سناتن دھرمیوں سے خاص کر نویدن ہے کہ گیتا کے اصلی تتو کو سننے کے لئے درشن دیویں۔

اور لابھ اٹھاویں۔

(رام لال ہیڈ ماسٹر اُپ منتری آریہ سماج ڈنگہ)

دلت ادھار کانفرنس دہلی کی تیاریاں

دیانند دلت ادھار منڈل پنجاب کو امسال دسمبر ۱۹۳۷ء میں بڑے دنوں کی چھٹیوں میں دہلی میں دلت ادھار کانفرنس کرنے کے لئے آریہ سماج کالج سیکشن نئی دہلی اور آریہ سماج بازار سیتا رام دہلی نے مسلسل دعوت دی تھی جسے منڈل نے بخوشی منظور فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلے میں کانفرنس کی پربندھ زور شور سے تیاری شروع کر دی گئی ہیں۔ سمدونوں سماجوں نے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے جسے استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بھرتی کرنے اور دھن اکٹھا کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ سب کمیٹی نے ۵/- روپے استقبالیہ کمیٹی کے ممبر کی فیس اور دو روپیہ ڈیلیگیٹ فیس مقرر کی ہے۔ دلت ادھار پریمی سجنوں کو بھادی لقداد میں استقبالیہ کمیٹی کا ممبر بن کر کانفرنس کو کامیاب بنانے میں امداد کر کے پنیہ کا بھاگی بننا چاہیئے:-

(دیوورت دھرم بھکشو استقبالی منتری)

آریہ سماج دھرم پورہ لاہور کا چناؤ

آریہ سماج دھرم پورہ لاہور کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان — پنڈت دیو داس جی شرما۔
اُپ پردھان — مہاشہ رام رکھا جی۔
منتری — پنڈت جگل کشور جی مودگل۔
اُپ منتری — مہاشہ دو یا ساگر جی۔
خزانچی — مہاشہ گیان چند جی گپتا۔
لائبریرین — مہاشہ منشی رام جی۔
سٹور کیپر — مہاشہ دیو داس جی چوپڑہ
آڈیٹر — چودھری ملکھی رام جی
دل پتی — چودھری گوپال داس جی
پرتشٹھت سبھاسد ان — پنڈت گھیسل رام جی شرما۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ پنڈت رابندر ناتھ جی سود منسٹرے پرتی ندھی سبھا۔ مہاشہ ادھو رام جی۔ مہاشہ کرم چند جی۔ مہاشہ ابھو رام جی بھیلہ۔ پنڈت ہنسراج جی شرما۔

آریہ سنگیت مہاودیالیہ جالندھر میں ویاس پوجا

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی آریہ سنگیت مہاودیالیہ جالندھر شہر میں ویاس پوجا کی تقریب بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔

پنڈال - جھنڈیوں - بیلوں اور پھولوں سے آراستہ کیا گیا۔ شاگرد لوگ صبح سے ہی جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ ٹھیک ۷ بجے ہون شروع کر دیا گیا۔ ہون کے اختتام پر شہرہ آفاق سنگیت آچاریہ شری پوجیہ بھگت منگت رام جی نئے کپڑوں میں ملبوس گدی پر براجمان ہو گئے۔ شاگرد لوگ یکے بعد دیگرے ان کے سامنے اپنی اپنی بھینٹ جو پھل - پھول مٹھائی وستر اور نقدی پر مشتمل تھی رکھتے اور گلے میں پھولوں کے ہار پہناتے اور چرن چھوتے آچاریہ جی ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرتے اور آشیرباد دیتے - اس طرح جب پوجا ختم ہو چکی - تو سب شاگرد لوگوں نے مل کر میٹھی آواز سے دگو دو چرن جیت دہر لئے منوا، کا گیت گایا جس کی صدا فضا میں گونج اٹھی - پھر سب نے اپنا اپنا علیحدہ راگ بھی گایا - اس پوتر اتسو سے لوگوں کے دلوں میں قدیم گورو ششیوں کے پریم کی یاد تازہ ہو رہی تھی -
دھربخش جوشی منیجر آریہ سنگیت مہاودیالیہ جالندھر

ہریجنوں کے لئے کنوؤں کی ضرورت

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے ارد گرد گراموں میں ہریجن بھائیوں کو پانی کی از حد تکلیف ہے - اور دوسرے مذاہب والے ان کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا رہے ہیں - مگر وہ اپنی پیاری ماتا آریہ سماج کو چھوڑ کر ادھر ادھر جانے کو تیار نہیں - اور آریہ سماج بھی ان کی تکلیف کو دور کرنا اپنا کرتویہ سمجھتی ہے - چنانچہ چند ایک گراموں میں کوئیں لگا دیئے گئے ہیں - مگر سارے علاقہ کی ضروریات کو پورا کرنا مقامی آریہ سماج کی طاقت سے باہر ہے اس وقت تین گراموں میں کنوئیں لگوانے کی ضرورت ہے جن کے بغیر گذارہ نہیں چل سکتا اس لئے دانی بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے پیارے ہریجنوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے آریہ سماج کی سہایتا کریں۔ کنوئیں بنانے والے دانی بھائیوں کے نام کے پتھر بھی لگوا دیئے جاویں گے۔ تمام دھن اس پتہ پر بھیجیں:-

ردیا شنکر وشد اُپ منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

تجارت پیشہ اصحاب آریہ ویر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

رگوید بھاشیہ :۔ بقیہ از صفحہ ۲

کی طرح طاقت عود کر آنے لگی۔ اسطرح ہیٹ کی اگنی دیوتاؤں کا بھلا مطلب یہ کرنا ہی ہے۔ کہ داتا یہ نہ سمجھے۔ کہ میں جو دان کر رہا ہوں۔ اس سے میرا کچھ بھلا نہیں ہے۔ بلکہ داتا کا دان کرنا در اصل اس کے اپنے بھلے کے لئے ہے۔

اگر کوئی شخص نیکی کا بدلہ نہ دے۔ خود غرض بن جائے۔ اُسے سزا ملتی ہے۔ اس کو بھی ایک سزا سے واضح کیا گیا ہے ایک بار ہیٹ کی آگ نے سوچا۔ جو کچھ میرے پاس آتا ہے۔ وہ میرے لئے ہے اس کا اور کوئی حقدار نہیں۔ اس واسطے اس نے دوسروں کو حصہ دینا چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ جلودر وغیرہ بیماریاں اُسے لاحق ہو گئیں۔ پھر علاج معالجہ کرانا پڑا۔ اس کے سبب اس کو سارا مال باہر نکالنا پڑا۔ مطلب یہ کہ بھلائی کا بدلہ ضرور دینا چاہیئے۔ نہ دینے سے نقص واقع ہوتا ہے۔

یگیہ کا چکر اسی واسطے چلایا گیا ہے۔ کہ انسان ہمیشہ لینا اور دینا بنا رہتا ہے :۔

اگنی کا روشنی اور حرارت دینا اٹل قانون ہے۔ روشنی سے خالی اور حرارت سے مبرا چیز اگنی نہیں ہو سکتی۔ جس آگ کے سہارے دنیا کا انحصار ہو۔ جس آگ کے سہارے دنیا کے سارے کاروبار چلتے ہوں۔ وہ آگ کیسے بیماری نہ لگے گی۔

شاعر اپنی قوت بیان سے ایک بار تو بیجان چیز میں بھی جان ڈال دیتا ہے۔ اور اس کو اس طرح مخاطب کرتا ہے۔ مانو وہ جاندار ہے۔ پرمیشور شاعروں کا شاعر ہے۔ وہ تو شاعر اول ہے اس واسطے اس نے اس طریق سے بیان کیا۔ کہ جاندار اور غیر جاندار دونو کا ایک ہی لفظ سے بیان ہو جائے اس شاعرانہ انداز بیان کو سمجھ لینے سے ایک مشکل حل ہو جاتی ہے۔ وید میں انیک جگہوں پر غیر جانداروں کو بھی مخاطب کیا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے سبب سے وید کا طرز بیان نہ سمجھنے والے اور رموز شاعری سے عاری سخن اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ وید میں بے جان چیزوں کو دیوتا مان کر ان سے دعا مانگی گئی ہے۔ مذکورہ بالا اصول کو ذہن نشین کر لینے سے یہ اعتراض مجہول اور فضول ثابت ہوتا ہے۔

کاویہ ہونے کے کارن وید میں سب جگہ النکاروں سے استعاروں سے کام لیا گیا ہے۔ طوالت کے خوف سے مبادا ناظرین اکتا نہ جائیں۔ اس خیال سے ہم یہاں استعاروں کو بیان نہیں کریں گے۔ اوم شم :۔

آوشک سوچنا

تمام آریہ سماجوں اور ہندو سبھاؤں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ شری پنڈت گیانند دیو صوفی (مولوی فاضل) جو پہلے دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور میں کاریہ کرتے تھے۔ اب بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی میں آ گئے ہیں۔ اور سبھا کی طرف سے ان کو پنجاب میں دورہ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔ اتہ پرارتھنا ہے۔ کہ جن سماجوں اور ہندو سبھاؤں میں جائیں۔ ان کو ہر پرکار کی سہائیتا دی جائے اور جن آریہ سماجوں کو اپنے وارشک جلسوں پر ملانا ہو۔ وہ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی کے منتری کو لکھ کر ملا سکتے ہیں۔

(منتری بھارتیہ ہندو شدھی سبھا دہلی)

سادھو آشرم بجواڑہ ہوشیارپور

سادھو آشرم بجواڑہ ہوشیارپور میں ہر ماہ کی پورنماشی کا تہوار بڑے سماروہ سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس ماہ میں بھی ۲۴۔ ۲۵۔ جولائی کو یہ تہوار بڑے جوش اور سماروہ سے منایا گیا :۔

پنڈت راجہ رام جی شاستری۔ پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج۔ پنڈت شنجی درت

جی اور لالہ کانشی رام جی چاولہ کے منوہر اپدیش ہوتے رہے۔ اور بابا دادھنی رام جی بیدی اپنے پریم اور بھگتی کے بھجنوں سے حاضرین کو آنند کرتے رہے۔ باوجود گرمی کے دونوں وقت اور دونوں دن حاضری کافی ہوتی تھی :۔

(لامی چند)

دیانند سالویشن مشن کا جولائی کا کام

ماہ جولائی میں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی طرف سے ۱۵۶ غیر ہندوؤں کی شدھی کی گئی۔ دو ہندو استریوں کو غنڈوں کے چنگل سے بچا لیا گیا :۔

The ARYA-VIR
LAHORE.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

تار کا پتہ :- "آریہ ویر" - لاہور

ہفتہ وار
اخبار
آریہ ویر
لاہور

ایڈیٹر
مہر چند
ہاشیہ مگر

چندہ
سالانہ ...... سے/
ششماہی ۱۲/عہ
غیر ممالک سے للعہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۳	۳۱ اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۹۴ دیانند ابد ۱۱۳	نمبر ۴

آریہ نوجوان سے خطاب!

خواب سے اُٹھ شیر نر ویدک دہرم کیواسطے ہمتوں کے کام کر ویدک دہرم کیواسطے

دہرم ویدک پہ بہادے خوں پسینے کی جگہ وقف کردے دل جگر ویدک دہرم کیواسطے

دھجیاں باطل پرستی کی اُڑادے دہر میں حوصلے سے بے خطر ویدک دہرم کیواسطے

مشکلیں ہی خود تری مشکلکشا ہوجائینگی ہو گا جب سینہ سپر ویدک دہرم کیواسطے

منزلِ مقصود خود چومے گی پاؤں کو ترے آگے بڑھتا جائے گر ویدک دہرم کیواسطے

مدعا کہنے کا ہے جو پھر کہے دیتا ہوں میں کرنا ہے جو کچھ تو کر ویدک دہرم کیواسطے

زندہ رہنا ہے تو رہ در خدمتِ خلقِ خدا

"وید" مرنا ہے تو مر ویدک دہرم کیواسطے

ویدپرکاش [illegible] دیوال ضلع گجرات

رگوید بھاشیہ

(بھاشیہ کار شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

उप त्वाग्ने दिवे दिवे दोषावस्तर्धिया वयम्। नमो भरन्त एमसि॥ رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۷

राजन्तमध्वराणां गोपामृतस्य दीदिविम्। वर्धमानं स्वे दमे॥ رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۸

ارتھ:- اے گیان سروپ سب سے اپاسنا کرنے یوگیہ پرمیشور۔ ہم ہر روز دھارناوتی بدھی کے ذریعہ اپنے میں نمرتا کے بھاو (عاجزی یعنی عجز و انکسار کے جذبات) بھرتے ہوئے دھارن کرتے ہوئے پرکاشکوں کے پرکاشک۔ अध्वर ہنسا رہت لاپرواہی سے مبرا، یگیوں اور نیک راہ دکھلانے والے لوگوں کے محافظ۔ رت یعنی ست ودیا (وید) کے پرکاشک اپنے دکھ رہت پرمانند پد میں کبھی بھی کمی کا احساس نہ کرنے والے بھگوان کے پاس سب طرح آویں:۔

بھاشیہ:۔ کاویہ میں قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ حسب ضرورت مضمون کہیں ایک سے زائد منتروں یا شلوکوں کو ایک واکیہ (فقرہ) مان کر ان کا اکٹھا ہی ارتھ کیا جاتا ہے۔ دو منتروں یا شلوکوں کو ایک فقرہ مان کر جب ارتھ کیا جاتا ہے۔ تب وہ دو شلوک युगम یگم کہلاتے ہیں۔ تین کو وشیشک विशेषक کہتے ہیں۔ چار کو कलापक کلاپک اور اس سے زائد کو कुलक کلک کہتے ہیں۔ یہاں دو منتروں کو ایک فقرہ بنا کر اکٹھا ارتھ کرنا ہے۔ اس واسطے ان کا نام युगम یگم ہے:۔

وید بھاشیہ کاروں کے سردار مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بھی ان دو منتروں کو یگم مانتے ہیں۔ انہوں نے منتر ۸ کے بھاشیہ میں منتر ۷ سے उप त्वा اور इमसि الفاظ کی انوورتی (اوپر کے منتر یا سوتر سے جو الفاظ اگلے منتر یا سوتر کے معانی مکمل کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ ان کو انوورتی کہتے ہیں) کی ہے

پرماتما پکش:۔

اگنی کے جتنے بھی وشیشن (صفاتی الفاظ) ان دو منتروں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ وے بغیر کھینچا تانی کے پرماتما پکش میں پورے اترتے ہیں۔ جیسا کہ राजन्तम् چمکنے والا پرکاشک۔ پرماتما کے پرکاشک ہونے میں کسی بھی آستک کو شک نہیں ہو سکتا۔ ویدوں، شاستروں میں جگہ جگہ اس صفت کا بیان ہے

अध्वर اور अध्वराणां गोपाम् شبد کے متعلق ہم منتر ۴ میں کافی لکھ آئے ہیں۔ یہاں ایک اور معنی ارتھ بتلانے کے لئے چند سطور حوالہ قلم کرتے ہیں۔ अध्वन शब्द ادھون شبد اور र کے میل سے بن سکتا ہے۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ راہ دکھلانے والا۔ اور راہ لینے والا۔ سچ مچ ان لوگوں کی حفاظت بھگوان خود کرتا ہے۔ جو لوگوں کو راہ راست دکھلاتے ہیں۔ سچا اپدیش اور نیک ہدایت کرتے ہیں۔ ان کی حفاظت بھی پربھو ہی کرتے ہیں۔ جو ہدایت پا کر نیک راہ اختیار کرتے ہیں۔ نیک راہ دکھلانے والے اور نیک راہ پکڑنے والے دونوں ہی بھگوان کی رحمت کے مستحق ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہ ہمیشہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔

پرمیشور کو پرکاشک کہہ کر جہاں اپاسک کو یہ ڈھارس بندھائی گئی ہے۔ کہ بھگوان کا آشرے کرنے سے۔ رحمان پر توکل کرنے سے تجھے اندھیرے میں نہیں بھٹکنا پڑے گا۔ وہاں نیک راہ دکھلانے والے اور نیک راہ اختیار کرنے والوں کا محافظ کہہ کر یہ بتلایا ہے۔ کہ نیک راہ پر چلانے اور چلنے والوں کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بھگوان خود ان کا رکھشک اور محافظ ہے۔ یہ ایک قسم کی بشارت ہے۔ جو نا امیدوں کو پُر امید اور ہارے حوصلوں کو باحوصلہ کر دیتی ہے۔ اور اس سے انسان کے اندر نیک بننے کی بڑی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے۔ अध्वराणां गोपाम् کے ایک مشہور معنے یگیوں کا محافظ ہوتا ہے۔ سبھی نیک کاموں کی حفاظت پرمیشور کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

انسان کے اندر اگر یہ جذبہ پورے طور پر جاگ کھڑا ہو۔ تو وہ برائی کبھی نہ کرے۔ اور وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں نیکی پر عمل کرے اور ہر ایک نیک کام میں اس خدائے برتر کا ہاتھ دیکھے۔

ऋतस्य दीदिविम्۔ رت ऋत کے معنی ہیں۔ وید اور قانون قدرت۔ رشیوں کو ہدایت دینے کے لئے آغاز آفرینش یعنی سرشٹی کے آرمبھ میں بھگوان نے اپنے قانون۔ وید مقدس کا اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرہ رشی پر پرکاش کیا۔ اب بھی جب کہ انسان کے دل میں جب پاپ کی پھونا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو پرماتما انسان کے اس جذبہ کے خلاف بھاو پیدا کر کے اسے بدی سے روکتے ہوئے سچائی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہم میں اکثر اس آواز غیب کو اول تو سنتے ہی نہیں۔ اور اگر کبھی سنتے بھی ہیں۔ تو ان سنا کر دیتے ہیں۔ نتیجہ ہماری گراوٹ اور تباہی ہے۔

वर्धमानं स्वे दमे پرماتما کے سوا دنیا کی ساری چیزیں اپنے ٹھکانے میں نہیں رہ پاتیں کیونکہ وہ محدود ہیں۔ اور محدود کا متحرک ہونا لازمی ہے۔ لہذا ان کا اپنا کوئی خاص ٹھکانا نہیں ہے۔ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ لہذا اس کی بھی کوئی ایک جگہ نہیں ابھی یہاں ہے۔ اور لحظہ بھر میں دوسری جگہ نکل جاتی ہے۔ سورج نظام شمسی کو لیکر ایک خاص سمت کو جا رہا ہے۔ غرضیکہ پرماتما کے علاوہ دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جو متحرک نہ ہو۔ اس واسطے اس کا اپنا کوئی ٹھکانا نہیں۔ لیکن پرماتما لامحدود ہے۔ وہ تو زمان اور مکان کی قیود سے بالا ہے۔ اس واسطے وہ متحرک نہیں ہوتا یعنی سارا جہان اس کا مکان اور ٹھکانا ہے۔

مادی اشیاء میں ترکیب اور تخریب ہوتی رہتی ہے۔ اس واسطے ان میں کمی کا امکان ہمیشہ رہتا ہے۔ جو چیزیں ہیں نیمتک رجو دوسرے کے وسیلہ سے حاصل ہو، گیان کی کمی ہو جانے سے اس میں یقیناً کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ برعکس اس کے پرماتما کی ہر صفت سوبھاوک قدرتی ہے۔ کسی دوسرے ذریعے سے اس میں کوئی صفت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا وید نے پرمیشور کے متعلق वर्धमानं स्वे दमे اپنے ناش نہ ہونے والے پد میں کبھی بھی کمی محسوس نہ کرنے والے الفاظ بجا طور پر استعمال کئے ہیں منتر ۷ میں خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ہم پرماتما کے پاس پہنچیں۔ ہوئی زمانی اور مکانی طور سے (دیش اور کال کے وچار سے) پرماتما کسی سے بھی دور نہیں ہے۔ بلکہ سب کے نزدیک ہے سب کے اندر باہر رم رہا ہے۔ لیکن جیو آتما کی کم علمی اور کم ظرفی کے سبب اس کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہونے کے سبب ہم ایک طرح سے اس سے دور سے ہی ہیں۔ اس واسطے اس کے قرب حاصل کرنے کی خواہش غیر قدرتی نہیں۔ قرب حاصل کرنیکی ترکیب नमो भरन्तः الفاظ میں بتلائی گئی ہے۔ یعنی انسان خدا کی برتری بزرگی اور جلال کا خیال کر کے اس کے سامنے عاجز بنے۔ اس کے آگے اپنی کمزوری اور انکساری کا اظہار کرے۔ اپنے آپ کو اس کے حوالہ کرے۔ خودی۔ خود بینی اور خود نمائی کو ختم کرے:۔

انسان کے ساتھ پیٹ ایسی بلا ہے۔ کہ اس کی آگ بجھانے کے انتظام کرنے میں انسان کی ساری عمر گزر جاتی ہے۔ بھگوان کو نمسکار کرنے اس کے آگے اپنی انکساری کا اظہار کرنے کا کونسا مناسب وقت ہو سکتا ہے۔ دن تو نا ممکن ہے۔ اس واسطے وید نے حکم دیا کہ दोषा वस्तः شام و صبح اور दिवे दिवे دن رات ہر روز یا حاصل یہ۔ کہ پرماتما کی عبادت ہر روز صبح و شام بلاناغہ کرنی چاہیئے۔ مطلب یہ کہ پرماتما کی عبادت نتیہ کرم ہے۔ اس میں ناغہ ناجائز ہے

اس سے ایک بات اور ثابت ہوئی۔ کہ سچی سندھیا یا عبادت وہی ہے۔ جس میں پرماتما کی بزرگی اور برتری کا وچار اور اپنی انکساری کا اظہار ہو۔

جیو پکش:۔

انسان اپنے سروپ کو نہیں پہچانتا۔ ساتویں منتر میں صبح و شام اپنے سروپ کو وچارنے کی خواہش کا اظہار ہے۔ من اور اندریوں کو احساس کی طاقت دینے کے سبب آتما ان کا پرکاشک ہے۔ جب تک آتما اس فانی جسم میں رہتا ہے۔ تب تک اسکے حواس اور قوائے قائم رہتے ہیں۔ اس کے اس جسم سے کوچ کر جانے پر یہ سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اسو اسطے انسانی زندگی روپی یگیہ کا محافظ جیو آتما ہے۔ نیکی کرنے والوں کی حفاظت کا فرض آتما پر عائد ہے۔ اسے ان کا محافظ کہنا عین مناسب ہے۔ جو اس پرکار نیکی کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ رت یعنی قانون قدرت کو چمکا دیتا ہے۔ وہ سچائی کو روشن کر دیتا ہے۔

ऋतस्य दीदिविम् کے ایک معنی سچائی کا روشن کرنے والا ہوتا ہے۔ آتما ستیہ اور آستیہ کا وویک سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے کی طاقت ہے۔ اسو اسطے آتما ستیہ کا روشن کرنے والا ہے اگر قانون قدرت کے مطابق اپنے عمل بنائے تو ضرور بالضرور اپنے اس جسم میں اپنی طاقتوں میں کسی قسم کی کمی کا احساس نہ کرتا ہوا ہمیشہ ترقی ہی کرے۔ اس واسطے انسان پر فرض ہے۔ کہ وہ ہر روز صبح و شام اپنے سروپ کو وچار کر اسے صحیح صحیح جاننے کی کوشش کرے۔ تبھی اس کا کلیان ہو سکتا ہے۔

بھوتک اگنی پکش:۔

آگ بذات خود روشن ہے۔ یگیہ راگنی ہوتر سے اشومیدھ تک۔ اور خلق خدا کی بھلائی کے کاموں میں آگ محافظ ہے۔ قانون قدرت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ آگ کا اپنا ٹھکانا سوریہ وغیرہ ہیں۔ ان میں ہمیشہ ہی رہتی ہے۔ اگنی ہوتر کے لئے صبح و شام اور باقی کاموں کے لئے حسب ضرورت سارا وقت آگ یعنی زندگی اور گرمی کے سادھن جگت کے ذرائع کا وچار کرتا رہے:۔

ان دو منتروں میں پرماتما آتما اور اگنی کی مشترکہ صفات کے بیان کے علاوہ مندرجہ ذیل نہایت ضروری ہدایات ہیں:۔

(۱) انسان کو ہر روز صبح و شام بلاناغہ ہر روز بھگوان کی عبادت کرنی چاہیئے۔

(۲) انسان کو ہر روز بلاناغہ صبح و شام اپنے سروپ یعنی اپنی اصلیت و ماہیت کو جاننے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے:۔

(۳) اگنی یعنی تمام چیزوں کو روشن کرنے والے پدارتھوں کا ہمیشہ وچار کرے:۔

(باقی دیکھو صفحہ

ہفتہ وار
اخبار **آریہ ویر** لاہور
۳۱ اگست ۱۹۳۷ء

لاہور چھاؤنی میں بوچڑخانہ نہیں کھلنے دیا جائیگا

پنجاب کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں میں لاہور چھاؤنی کے متصل کھلنے والے بوچڑخانہ کے خلاف بدرجہ نار اضگی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کا اظہار وہ پروٹسٹ کے ریزولیوشنوں۔ جلسوں جلوسوں اور ہڑتالوں کے ذریعہ کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ دن بدن جوش بڑھتا جا رہا ہے۔ پنجاب کے آریہ ہندو سکھ سب مجموعی طور پر یہ نتیجہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ ہر ممکن قربانی کر کے ہزاروں گئوؤں کی یہ قتل گاہ کھلنے نہیں دیں گے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ویر گئو رکھشا بھاؤں کے زیر اثر ستیہ آگرہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ آریہ۔ ہندو اور سکھ پنجاب اور وہ بھی لاہور کی راجدھانی کے متصل اس بھاری بوچڑخانہ کو۔ جو دنیا بھر کے ذبح خانوں میں درجے پر ہے۔ کھلنے دینا اپنی دھارمک موت سمجھتے ہیں۔ یو۔ پی اور سی پی میں یہ بوچڑخانہ کھولا جانے لگا تھا۔ لیکن وہاں اس کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی۔ اور وہاں اُسے کھولنے کا خیال ترک کر کے پنجاب میں کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مگر ایسا کرتے ہوئے ان ذمہ وار اصحاب کو جنہوں نے پنجاب میں بوچڑ خانہ کھولنے کا یہ فیصلہ کیا سمجھ لیا۔ کہ یہاں ایجی ٹیشن نہ ہوگی۔ اور یہاں کے ویر آریہ۔ ہندو اور سکھ گئو ونش کے ناش کرنیوالے اس مقتل گاہ کو جہاں مشینوں کے ذریعہ ہزاروں گئوؤں کی گردنیں کاٹی جائیں گی۔ برداشت کر لیں گے۔ اس ایجی ٹیشن سے جو آج پنجاب کے کونے کونے میں آریہ ہندو سکھ میں ہو رہی ہے پوری امید ہے۔ ان اصحاب کی آنکھیں کھل گئی ہونگی اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہوگا۔

آریوں۔ سناتنیوں۔ ہندوؤں۔ جینیوں۔ سکھوں وغیرہ کا تو یہ دھارمک سوال ہے۔ لیکن اقتصادی پہلو سے مسلمان بھی اس بوچڑخانہ کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اور اگر گورنمنٹ نے اس نامراد بوچڑخانہ کے خلاف عالمگیر ناراضگی کے پروٹسٹ کو ملحوظ رکھ کر پنجاب میں بوچڑخانہ کھولنے کا خیال نہ چھوڑا۔ تو مسلمان بھی آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا ساتھ دیں گے۔ پنجاب کانگرس کی طرف سے بھی اس کے خلاف زبردست آواز اٹھائی جا چکی ہے۔ غرضیکہ سب آریہ۔ سناتنی۔ ہندو۔ سکھ۔ مسلمان کانگرس اس بوچڑخانہ کے خلاف ہیں۔ اور سب کا متفقہ مطالبہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بوچڑخانہ کو کھولنے کی اجازت نہ دے۔ اور یہ بوچڑخانہ یہاں کسی صورت میں بھی نہ کھلے۔

پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان نے یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ پنجاب میں اس بوچڑخانہ کے خلاف آواز اور جذبات کو گورنمنٹ آف انڈیا تک پہنچانے کا اور کوشش کرنے کا یقین دلایا ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ انہیں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا کو صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہیئے۔ کہ پنجاب میں اس بوچڑخانہ کے کھولنے کی ذمہ داری میری حکومت لینے کو تیار نہیں۔ وہ خود زمیندار ہیں۔ اور اقتصادی لحاظ سے جانتے ہیں۔ کہ اس ذبح خانہ کے کھلنے سے لاکھوں بیلوں اور دودھ دینے والے مویشی قتل ہو جانے سے کتنا نقصان زمینداروں کو پہنچے گا۔ اس کے علاوہ وہ پنجاب میں امن چاہتے ہیں۔ فرقہ وارانہ جھگڑے کو دور کرنے کے لئے وہ مبارک کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بوچڑخانہ کا قضیہ تو پنجاب میں وہ تشنج پیدا کر دے گا۔ کہ یونینسٹ گورنمنٹ کے لئے اس کا حل کرنا ناممکن ہوگا۔ اور یہ بھی غیر ممکن نہیں۔ کہ یہ کانڈ خود یونینسٹ گورنمنٹ کی ضرب لگنے والا ہو۔ اور وہ ان ہندوؤں کے اور سکھوں کے تعاون سے محروم ہو جائے جو اس وقت اس کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

پس سر سکندر حیات خان کا یہ ضروری فرض ہے۔ کہ اس وقت تک جو بوچڑخانہ کے سوال کے متعلق پنجاب کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں اور دوسرے لوگوں کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے فیصلہ کر لیں۔ کہ وہ اس بوچڑخانہ کو پنجاب میں نہیں کھلنے دیں گے بلکہ ہی اس کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا سے فیصلہ کر کے اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ بوچڑخانہ نہیں کھولا جائے گا۔ اس ضمن میں یونینسٹ پارٹی کے ہندو۔ سکھ اراکین خاص کر چوہدری چھوٹو رام جی۔ مسٹر منوہر لال جی۔ سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ اور راجہ نریندر ناتھ وغیرہ کو بھی خاموش نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اور آریہ ہندوؤں اور سکھوں ہی نہیں بلکہ پنجاب کے دھارمک جذبات کو کچلنے اور اقتصادی طور پر تباہ کرنے والے اس بوچڑخانہ کو بند کر کے ہی دم لینا چاہیئے۔

پنجاب کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کو اس اتساہ اور دھارمک پریم کے لئے جس سے متاثر ہو کر بوچڑخانہ کے خلاف عالمگیر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں ہیں بار مبارک دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ حالت جو آج گئو رکھشا کے سوال پر پیدا ہو رہی ہے۔ مبارک ہے جنوں میں گذشتہ ایک ماہ میں گئوکشی کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف جو اندولن ہو رہا ہے۔ اور جس میں گئو رکھشا کی پوتر بھاؤں سے پریرت ہو کر جو قربانی وہاں کے نر ناری بال بردھ استری پرش کر رہے ہیں۔ اُسے دیکھ کر دل بلیوں اچھلتا ہے۔ اور ادھر لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے سلسلہ میں جس جوش و خروش کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور جو تیاریاں ہو رہی ہیں۔ انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے جہاں مجھے دشواری ہے۔ کہ بوچڑخانہ نہیں کھلے گا۔ وہاں

موہن

(نتیجہ افکار شریمان مہاشہ جیمنی سرشار نیر پور ریاست ضلع مظفر گڑھ)

لگی ہیں تیری طرف نگاہیں پھر آ یہاں ایکبار موہن！ ستم زدوں کو نہ رکھ زیادہ ستم کش انتظار موہن！
ہُوا ہے جب سے تو ہم سے رخصت نہیں ہے صبر و قرار ہم کو تو آئیگا جب تو آئیگا اپنے دلکو صبر و قرار موہن！
کب آہ! بھارت میں آئے گا تو کب اسکی بگڑی بنائیگا تو الم نصیبوں ستم رسیدوں کو ہے ترا انتظار موہن！
الم یہ ہی ہم الم زدوں کو بھلا دیا تو نے اپنے دل سے ستم یہ ہی ہم ستم زدوں سے نہیں رہا تجھکو پیار موہن！
وہ اوج و رفعت وہ شان و شوکت وہ جاہ و حشمت وہ علم و حکمت ہمارا جو کچھ بھی تھا ہُوا نذر گردش روزگار موہن！
جفا و جور و غم و الم نے وطن کو برباد کر دیا ہے خزاں رسیدہ چمن کو کر پھر سے آشنائے بہار موہن！
ہم اپنی عزت گنوا چکے ہیں ہم اپنی حرمت مٹا چکے ہیں نگاہ اہل جہاں میں کچھ بھی نہیں ہمارا وقار موہن！
کریں گے اغیار خاک عزت ہماری گھر میں ہے جب یہ حالت بنے ہوئے ہیں وطن میں رہ کر بھی ہم غریب الدیار موہن
گنوا چکے تخت و تاج ہیں ہم غلام غیروں کے آج ہیں ہم نہیں زمانے میں کوئی ہم سا ذلیل رسوا و خوار موہن！
پڑی ہوئی ہے بھنور میں کشتی ہیں ناخدا محو خواب غفلت ترے سہارے پہ آ ہیں بیٹھے ڈبو دیا کر دے پار موہن！
ستم رسیدوں کی کر حفاظت ستم گروں کا نشاں مٹا دے مٹانا ظلم و ستم کی ہستی رہا ہے تیرا شعار موہن！
جہاں میں گویاں نام تیرا ہے آکے گئوؤں کی کر حفاظت غذا میں جان پھنسی ہے انکی رہی ہیں تجھکو پکار موہن
لبوں پہ اپنی لگا نے بنسی سُن اس سے فرقت کی داستانیں کہ جو ہزاروں برس کی فرقت سے اسکا سینہ فگار موہن！

جگا دے غفلت میں سونیوالوں کو نغمہ نے سُنا سُنا کر
بنا دے سرشار مست و بے خود وہ پریت کی مے پلا پلا کر

ہندو کے لئے گئو رکھشا کی لہر بڑے زوروں سے چل جائیگی - یہ سوال آریہ ہندوؤں سکھوں کے لئے تو دھارمک حیثیت رکھتا ہے - لیکن اقتصادی لحاظ سے مسلمان بھائی بھی آج اس کی اہمیت سمجھ رہے ہیں - یہ مبارک آثار ہیں - پنجاب کے آریہ - ہندو - سکھ - ماتر کو اپنی پوری شکتی سے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہو کر نشچے کر لینا چاہیئے کہ وہ پنجاب میں گئو ونش کے ناش کرنے والے اس بوچڑ خانے کو ہرگز نہیں کھلنے دیں گے -

عالمگیر ناراضگی - ریزولیوشن - جلسوں جلوسوں اور ہڑتالوں سے ہی حکام کی آنکھیں کھل گئی ہیں - اور انہیں پتہ لگ گیا ہے کہ یہ سوال کتنا مشکل ہے - سر سکندر حیات خان دوڑ دھوپ کر رہے ہیں اور ریوراڈ شواس ہے - وہ پوری کوشش بھی کریں گے - کہ بوچڑ خانہ نہ کھلے - پنجاب گورنمنٹ کے ہندو وزیر اور یونینسٹ پارٹی کے دوسرے ہندو - سکھ ممبر اور اس پارٹی کے حامی ہندو - سکھ بھی پورا یقین ہے - اپنا زور لگائیں گے - اور بوچڑ خانہ نہیں کھل سکے گا - لیکن اگر سب آشائیں نراشاؤں میں تبدیل ہو جائیں - اور بوچڑ خانہ کھلنا ہی نشچت ہو - تو پھر آریہ ہندوؤں اور سکھوں کے لئے اپنی گئو بھگتی کے پریچے دینے کا موقع ہوگا - انہیں ہر ممکن قربانی کر کے بتا دینا ہوگا - کہ وہ یہ گوارا نہیں کر سکتے - کہ گئو پال کرشن جن گئوؤں کو چراتے رہے - جن کے متعلق ویدوں میں اگھنیا ر نہ مارنے کے قابل شبد لکھے ہیں جن کی رکشا ہر آریہ ہندو - سکھ کا دھارمک کرتویہ ہے جن کے گھات کو روکنا گورو گوبند سنگھ جی نے گئو گھات کا دوش جگت سے مٹاؤں کہہ کر اپنی زندگی کا مقصد بتایا - جن کی رکشا کے لئے مہرشی سوامی دیانند نے گئو کرونانِدھی لکھی - جن کی پوجا تک عام ہندو کرتے ہیں - جن کے دودھ اور گھی پر ہی سب کی زندگی کا دار و مدار ہے - اُن کے ناش کے لئے دنیا بھر میں دوسرے درجہ کا بوچڑ خانہ پنجاب کی راجدھانی کے پاس کھلے ہر طرح کی قربانی کر کے بھی اس بھینکر بوچڑ خانہ کے کھلنے کو روکنے ہوگا - اور دوسرے ضلعوں میں ایجی ٹیشن ہونے پر اس ناش گئوؤں کی قتل گاہ کو پنجاب میں لانے والوں کو بتا دینا ہوگا - کہ پنجاب میں اسے ہرگز ہرگز کھلنے نہیں دیا جاسکتا -

(دھرم چند شرما)

جموں کا ستیہ آگرہ

سرینگر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہے - کہ پنڈت کرشن کانت جی مالویہ اور مسٹر بھیجے کی کوششوں سے ستیہ آگرہ جموں سے ستیہ آگرہ کے دوران [illegible] ہو گئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجہ صاحب ایک اعلان کے ذریعہ تمام ستیہ آگرہی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیں گے - پولیس کی طرف سے جو لاٹھی چارج وغیرہ ہوئے ہیں - اُن کے متعلق آزاد کمیشن مقرر کریں گے - اور یہ اعلان بھی کریں گے - کہ گاؤ کشی کے جرم کی سزا میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی دوسری طرف جموں کی اطلاع ہے - کہ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ہڑتال کے سوائے باقی تمام سرگرمیاں ملتوی کر دی گئی ہیں - کوئی بھی ستیہ آگرہی مندروں کی طرف نہیں گیا - پولیس کے پہرے بھی ہٹا لئے گئے ہیں - ان حالات سے معلوم ہوتا ہے - کہ افسوسناک حالات میں خوشگوار تبدیلی ہونے والی ہے - پرماتما کرے ایسا ہی ہو - اور مہاراجہ صاحب اس شانتی کو جو اُن کی غیر حاضری میں ہائی کورٹ کے فیصلہ سے پیدا ہو گئی - ہندو - سکھ پرجا کے جائز مطالبات کو مان کر دور کر سکیں -

صوبہ سرحد میں کانگرس وزارت

ہندوستان کے چھ صوبوں میں کانگرس وزارت قائم ہے - اب صوبہ سرحد میں بھی اس کا قیام یقینی ہو گیا ہے - فرنٹیر اسمبلی کے پہلے سیشن میں جو یکم ستمبر کو ایبٹ آباد میں شروع ہوگا - اس میں موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کیا جائیگا ڈاکٹر خان صاحب نے پریس کو یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے - کہ انہوں نے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی ووٹ کی تحریک کے خلاف ۲۷ ممبروں کے دستخط حاصل کر لئے ہیں ان میں ۱۹ کانگرسی ہیں - پانچ ڈیموکریٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں - اور دو انڈیپنڈنٹ ہیں - خان صاحب عبدالغفار خان کی مرحمت نے سارے صوبہ کی توجہ کانگرس کی طرف مبذول کر دی ہے - مولانا ابو الکلام آزاد اور بابو راجندر پرشاد آ رہے ہیں - کانگرسی وزارت کا قیام یقینی ہو گیا ہے - معتبر ذریعے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ سیاسی فضا کو ناساز دیکھ کر سر عبدالقیوم نے استعفیٰ دے دیا ہے - گورنر صاحب سرحد نے کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خان صاحب کو ملاقات کی دعوت دی - اور آج ۳ بجے بعد دوپہر آپ گورنر سے مل رہے ہیں - یہ سب حالات بتلاتے ہیں - کہ اب صوبہ سرحد کی گورنمنٹ بھی کانگرس کے ہاتھوں میں آ رہی ہے -

پنڈت شانتی پرکاش جی کے مقدمہ کا فیصلہ

پنڈت شانتی پرکاش جی شاستری آریہ اپدیشک - پر آریہ یوتھ سماج قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک تقریر کی بنا پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا - اُس کا ۳۰ - اگست کو فیصلہ ہو گیا ہے - مجسٹریٹ نے اس مقدمہ میں پنڈت جی کو چھ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے - اس فیصلہ کے خلاف سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں اپیل دائر کی گئی ہے - پنڈت جی ضمانت پر رہا ہو کر لاہور آ گئے ہیں - فیصلہ سننے کے لئے قادیان - بٹالہ - دینانگر - سجان پور - فتح گڑھ چوڑیاں وغیرہ گورداسپور کی آریہ سماجوں اور لاہور سے کافی سجن تشریف لائے تھے -

مولانا فخر الدین کے قاتل کو پھانسی

پچھلے دنوں قادیان میں ایک احمدی نے قادیان کے نئے امیر کے پیرو مولانا فخر الدین پر قاتلانہ حملہ کیا تھا - جس سے اُن کو مہلک زخم آئے - اور جن کی وجہ سے وہ چار یا پانچ دن بعد ہسپتال میں جان بحق ہو گئے - اُن کے قاتل پر سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا - وہاں سے پھانسی کی سزا مل گئی - یہ فیصلہ ۳۰ اگست کو سنایا گیا فیصلہ سنانے کے وقت کمرہ عدالت کے باہر پولیس کے وسیع انتظامات تھے - فیصلہ سننے کے لئے احمدی کافی تعداد میں آتے ہوئے تھے :-

آریہ ویر کا کرشن نمبر!

آریہ ویر کا کرشن نمبر اس سال بھی آریہ جگت میں خوب مقبول ہوا ہے - ایک آنہ میں اتنا سستا پرچار کے لئے اپدیش کی ٹھوس مضامین اور پھڑکتی ہوئی نظموں کا سرتی نمبر نکالنا آریہ ویر کا ہی کام ہے - آریہ سماجوں نے اس نمبر کو منگوا کر خوب بانٹا - اور اشاعت کے لحاظ سے بھی یہ نمبر پچھلے سال کے کرشن نمبر سے بڑھ چڑھ کر رہا - ہم ان سب مہانو بھاؤں کا جنہوں نے اس نمبر کو کامیاب بنانے اور اس کی اشاعت میں سہیوگ دیا - دھنیواد کرتے ہیں -

ویدک دھرم نمبر کی شان

آریہ ویر کا ویدک دھرم نمبر آریہ جگت میں بہت ہی پسند کیا گیا تھا - اس کی پرشنسا کی کتنی ہی چٹھیاں موصول ہوئی تھیں -

نمونہ کے طور پر ایک ملاحظہ ہو -

پیارے بھراتا پنڈت دھرم چند جی نمستے - آپ نے جو ویدک دھرم نمبر نکالا ہے اس کی ہر ایک شخص نے مکت کنٹھ سے پرشنسا کی ہے - ایک سے ایک مضمون بڑھ چڑھ کر ہے - میں نے خود تین بار اس نمبر کو پڑھا ہے - میں آپ کو ایسا نمبر نکالنے پر مبارکباد دیتا ہوں - خاص طور پر لالہ سنام رائے جی ایم اے کے مضمون کو زمانہ حال کی ضروریات کے عین مطابق پایا گیا ہے - ہر ایک بھائی نے اس مضمون کے قابل لکھنے کی تعریف کی ہے - میں آریہ سماجوں سے اپیل کروں گا - کہ وہ آریہ ویر کی اشاعت بڑھانے کا بھرسک یتن کریں - تاکہ آریہ بھائی کا یہ بے خوف وکیل ویدک دھرم کے پرچار میں بڑھ چڑھ کر یتن کر سکنے کے قابل ہو (آپ کا شبھ چنتک کویراج ڈاکٹر رام لال بھاٹیہ پھلوال منڈی)

آریہ ویر کا رشی نمبر

آریہ ویر کا رشی نمبر گذشتہ سال کتنا شاندار اور کس طرح یہ دیگر اخبارات کے رشی نمبروں سے بازی لے گیا تھا - اس کے متعلق ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے - آریہ بھائی خود اچھی طرح جانتے ہیں اس سال حسب معمول دیپ مالا کے اپلکش میں آریہ ویر کا رشی نمبر بڑی آب و تاب سے پرکاشت کیا جائیگا - دیپ مالا ۲ نومبر کو ہے - یہ نمبر تقریباً ایک ہفتہ پہلے چھپ جائے گا اس سال کا یہ نمبر پچھلے سال کے نمبر سے کئی گنا زیادہ شاندار ہوگا - علاوہ مضمونوں اور پھڑکتی ہوئی نظموں کے بھاؤ سنگرہ کے علاوہ اس میں دو سہ رنگی تصاویر اور کئی بلاک کی تصاویر دی جائیں گی - قیمت فی پرچہ صرف ۲ آنے ہوگی - آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کے سواگت کے لئے تیار ہو جائیں -

اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت

آریہ ویر کے لئے ایک تجربہ کار اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت ہے - جو اخبار کے ایڈیٹنگ کے کام کا اچھی طرح تجربہ رکھتا ہو - اردو آریہ سماجی اور پرچار کی لگن والا ہونا ضروری ہے - تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی :-

دھرم چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور

قادیانی جماعت میں پھوٹ اور نیا انقلاب

قادیان میں جا کر میں نے کیا دیکھا!

خلیفہ صاحب مرزا محمود۔ شیخ عبدالرحمن مصری اور گورنمنٹ سے خطاب

[illegible] دنوں سے دل میں یہ خواہش ہو رہی تھی کہ قادیان میں جا کر اس نئے انقلاب کو جو وہاں قادیانی جماعت میں ہو رہا ہے۔ دیکھوں۔ قادیانی خلیفہ مرزا محمود صاحب پر الزامات کی تحقیقات کے مطالبہ کے پورا نہ ہونے پر قادیانی جماعت کے مشہور و معروف رکن شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بی۔ اے و مولانا فخر الدین صاحب ملتانی کی ان کی جماعت سے علیحدہ ہو جانے کی خبریں پڑھیں۔ الفضل میں اس کے متعلق مضمون پڑھے۔ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھا۔ اس کے بعد یہ بھی پڑھا۔ کہ ان کا سخت بائیکاٹ کر دیا گیا ہے [illegible] ایسے بائیکاٹوں سے دبائی نہیں جا سکتی [illegible] جماعت سے اور اصحاب بھی شیخ عبدالرحمن صاحب کی طرف کھنچے آنے لگے۔ جس پر مرزا محمود صاحب اور ان کے حواریوں کو اندیشہ ہو گیا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ معاملہ چوپٹ ہو جائے [illegible] جہاں بائیکاٹ تیز کر دیا گیا۔ وہاں مضمونوں اور مرزا صاحب کے خطبوں میں اشتعال سے کام لیا جانے لگا۔ اس کے بعد مولانا فخر الدین اور حکیم عبدالعزیز پر قاتلانہ حملے کے حالات پڑھے مولانا فخر الدین کچھ دن کے بعد گورداسپور ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

مولانا فخر الدین کے قتل کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اس کے متعلق کچھ لکھا نہیں جا سکتا۔ مگر اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ کہ مولانا فخر الدین کا قتل افسوسناک ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب پکے قادیانی ہیں۔ اور ان کا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ مرزا محمود ان الزامات کی بنا پر جو ان پر لگائے جاتے ہیں، خلیفہ ہونے کا اہل نہیں۔ انہیں ہٹا دیا جائے۔ ورنہ عقائد کے لحاظ سے ایک [illegible] دونوں ایک سے ہیں۔ مگر جو چیز میری ہمدردی شیخ عبدالرحمن صاحب مصری سے کراتی ہے وہ ان کی صداقت اور مظلومیت ہے۔

غرض یہ سب واقعات اخبارات میں پڑھ کر اور [illegible] دل میں یہ جذبہ پیدا ہو رہے تھے۔ کہ قادیان جا کر خود سب حالات سے واقفیت حاصل کروں۔ چنانچہ اس غرض سے ۲۶ اگست کی شام کو قادیان پہنچا۔ ۲۷ کو میں نے وہاں تحقیقات شروع کی۔ سب سے پہلی چیز جس نے مجھے قادیان پہنچنے پر بیدار کیا۔ وہ وہاں قادیانیوں کی بڑی بھاری اکثریت ہے۔ ہندو۔ سکھوں۔ مسلمانوں سب کی بھاری اقلیت ہے۔ اس اکثریت کے بل بوتے پر مرزا محمود صاحب اور ان کے حواریوں نے قادیان کو ہی اپنا راجیہ سمجھ رکھا ہے۔ قادیانی جماعت کے موجودہ انقلاب و صورت حالات کے متعلق ہندو سکھوں اور مسلمانوں سب سے دریافت کیا۔ اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری سے بھی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بات چیت کی۔ خود بھی آزادانہ طور پر مختلف چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور ان سب واقعات کی بنا پر اس مضمون میں میں خلیفہ مرزا محمود صاحب۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اور گورنمنٹ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے میں مرزا محمود صاحب سے مخاطب ہوتا ہوں۔ مرزا صاحب پر جو الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے سچ جھوٹ کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب ان کی جماعت کے ایک برگزیدہ رکن تھے۔ قادیانی جماعت میں ان کی پوزیشن کیا تھی۔ اس کا ثبوت ان کی تبلیغ یورپ کیلئے آپ کی ہمراہی۔ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ پریذیڈنٹ لوکل جماعت۔ ممبر سمال ٹاؤن کمیٹی وغیرہ ہونے سے بخوبی ملتا ہے۔ اور آپ خود بھی انہیں اپنے خاص قابل اعتمادوں میں سے سمجھتے تھے۔ انہوں نے آپ کو پرائیویٹ خط لکھے۔ آپ کو چاہئیے تھا۔ ان کی تسلی کرتے۔ مگر آپ نے الٹا قدم اٹھایا۔ اس پر ان کی طرف سے تحقیقاتی کمیشن کا مطالبہ کیا گیا۔ شیخ صاحب نے اس کے متعلق مجھے بتلایا۔ کہ میرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے۔ اگر الزامات جھوٹ نکلیں۔ تو ہم ہر ایک سزا بھگتنے کو تیار ہیں آپ کو چاہئیے تھا۔ کہ کھلے طور پر کمیشن کے تقرر کو مانتے اور کہتے۔ آؤ جس کی مرضی ہے۔ تحقیقات کرے

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

مگر آپ نے اس کے برعکس قادیانی جماعت کو ان کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور آپ کے الفضل میں آپ کو خدائی بشارت اور الہام کا نتیجہ بتا کر ہر قسم کی تحقیقات سے ادھر ٹالا جانے لگا۔ جس پر پڑھنے والوں اور سننے والوں نے اس سے یہی نتیجہ نکالا۔ کہ آپ کا پہلو کمزور ہے۔ ورنہ یہ لیت و لعل نہ ہوتی۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ کے خلفاء ہر وقت اپنے اوپر کئے گئے اعتراضات اور الزامات کا جواب دینے کو تیار رہتے تھے۔ یہ ہمیں اسلام کی تاریخ بتلاتی ہے۔ مگر آپ کا رویہ نرالا دیکھا ہے۔

اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ شیخ عبدالرحمن مصری مولانا فخر الدین یا اور دو چار اصحاب آپ کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ تو آپ کو یا آپ کے حواریوں کو یہ سلوک ان سے کرنا زیبا نہیں تھا۔ جو کیا گیا۔ اور کیا جا رہا ہے۔ ان کی طرف سے تحریری تقریری پروپیگنڈا کیا جاتا تو ان کی باتوں کا معقول جواب دیا جاتا۔ مگر ان کے لئے تو قادیان میں سامان زندگی تنگ کر دیا گیا۔ اور کر دیا جا رہا ہے۔

مجھے شیخ عبدالرحمن سے بائیکاٹ اور بد سلوکی کے حالات سن کر بہت افسوس ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ تین دودھ دینے والوں کو ہٹایا جا چکا ہے۔ ایک دن چھوٹی بچی دودھ کے لئے سارا دن تڑپتی رہی۔ دھوبی [illegible] سے کام چھڑا دیا جا چکا ہے۔ کسی احمدی دوکان سے سودا انہیں مل سکتا۔ کسی مزدور کو سامان لیکر آنے نہیں دیا جاتا۔ ان کے مکان کے اردگرد کئی آدمیوں اور لڑکوں سے پہرہ دلا کر ان کو اور ان کے اہل و عیال کو تخویف کا تختہ مشق بنایا جا رہا ہے اور اب بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ جہاں پولیس کا پہرہ ان کے مکان کے سامنے ہے۔ وہاں ساتھ ہی ایک دو آدمی آپ کی قادیانی سی آئی ڈی کے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور اس کے مکان کے بالکل ہی ساتھ سامنے ایک مکان بنایا جا رہا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ سامنے مورچہ تیار ہو سکے اور کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ غرض اس قسم کی اور کئی باتیں ہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ یہ باتیں کہاں تک زیبا ہیں۔ اور کہاں تک آپ یا آپ کے حواری ان باتوں سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ کا طرز عمل لوگوں کی ہمدردی ان کی طرف کر رہا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس وقت زیادہ آدمی آپ کی جماعت کے ان کے ساتھ نہیں ہوئے۔ لیکن آثار بتلاتے ہیں۔ کہ اگر آپ نے اطمینان نہ کرایا۔ تو آپ کی یہ پوزیشن قائم نہ رہ سکے گی

شیخ صاحب کے متعلق میں اوپر لکھ چکا ہوں عقائد کے لحاظ سے وہ سولہ آنے قادیانی ہیں۔ اور آریہ سماجی کی حیثیت سے وہ میرے ایسے ہی مخالف ہیں جیسے کوئی دوسرا قادیانی۔ مگر ان کی جرات۔ دلیری اور اخلاقی طاقت مستقل مزاجی۔ جس کے زیر اثر انہوں نے مرزا صاحب کے خلاف آواز اٹھائی ...... نوکری چھوڑی۔ بائیکاٹ کی تکلیفوں اور جان و مال تک کے خطروں کو خیر مقدم کیا۔ لیکن اپنے ارادہ میں لغزش نہ آنے دی وغیرہ کے لئے میں ان کا مداح ہوں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ مستقبل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ مجھے خداوند تعالیٰ کی مدد اور اپنی سچائی پر اعتماد ہے۔ کہ میں ضرور کامیاب ہو کر رہوں گا۔ ان انتہائی تکلیفوں اور سب طرح سے خطروں میں گھرے ہونے کے باوجود آپ کے ماتھے پہ بل نہیں۔ اور پورے طور پر پُر امید ہیں۔ مولانا فخر الدین کے قتل کے بعد مولانا محمد صادق [illegible] بی اے و میاں عبدالرب اور کچھ اور بھی اصحاب آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اور دن بدن نئی بیعت کرنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مرزا محمود صاحب اور ان کے حواریوں کے پاس سب طاقتیں ہیں اور ادھر شیخ صاحب اور چار پانچ اور اشخاص ہیں مگر سچائی کے بل پر شیخ صاحب کو حوصلہ ہے۔ کہ وہ ضرور کامیاب ہو کر رہیں گے۔ میں ان سے اس مضمون میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ دلیری سے اپنے ارادوں پر ڈٹے رہیں۔ سب مذہبی دنیا کی ہمدردی ان کے کاز کی صداقت اور مظلومیت کے باعث ان کے ساتھ ہے

گورنمنٹ کے ذمہ دار حکام سب حالات کو جانتے ہی ہیں۔ میں ان سے اس ضمن میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قادیان کی موجودہ صورت حالات پر خاص توجہ دیجئے۔ اس وقت جماعت احرار کا قادیان میں دم غنیمت ہے۔ ورنہ اب تک نہ معلوم کیا کچھ ہو گیا ہوتا۔ گورنمنٹ سب کے جان و مال کی حفاظت کی ضامن ہے۔ اس چیز کا احساس حکام کو اچھی طرح مرزا محمود صاحب اور ان کے حواریوں کو کرا دینا چاہئیے۔ شیخ عبدالرحمن اور ان کے ساتھیوں کا سوشل بائیکاٹ۔ ان کے مکانوں پر پہرے دینے وغیرہ کیا یہ نہیں بتلاتے۔ کہ قادیان میں گورنمنٹ

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

پنڈت رلیارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا فضول واویلا

شریمان ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ و مہتہ جیمنی جی کے مضامین پر بوکھلاہٹ کا جواب

سمجھدار پورانک بھائی اب پورانوں میں بھگوان کرشن پر لگائے گئے لانچھنوں کے ماننے سے انکار کرتے چلے آتے ہیں۔ اور پورانوں میں سنشودھن کرنے کی آواز اٹھا رہے ہیں۔ مگر ابھی پنڈت رلیارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک کے نماش کے بھی کئی پورانک پائے جاتے ہیں۔ جو پورانوں میں درنت بھگوان کرشن کے سر تھوپ ڈالے گئے لانچھنوں کے ڈیفنس کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ ان بھاگوت آدی پورانوں کی کرپا سے ہندو جاتی رساتل میں گئی۔ پادری ان میں لکھی بھگوان کرشن کے متعلق راس لیلا چیر ہرن لیلا آدی کی کتھاؤں کو سنا کر پڑھے لکھے لوگوں کو عیسائی بنا لیتے تھے۔ نیس گنسٹھ جیسے شاستر دھاری مشہور پورانک پنڈت ان پورانوں کی بدولت عیسائی بن گئے۔ وہ ان کا ڈیفنس نہ کر سکے۔ لیکن اردو خوان اور شاید مشکل پرائمری پاس پنڈت رلیارام ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر کو ان لانچھنوں اور گندے اور برے ہوئے آکشیپوں میں بھی موجودگی میں ورودھیوں کے سامنے سر تک نہیں اٹھایا جا سکتا۔ قدرتی جلال اور روحانیت کا شاندار سلسلہ نظر آتا ہے۔ وہ بھگوان کرشن پر لگائے گئے ان لانچھنوں کو چھوڑ کر انہیں اس ورشدہ ویدک ماتما فلاسفر، روحانی رہنما اور مہا پرش یکمل راج نیتگیہ کے روپ میں پیش کرنے پر، جس پچیس برس اور لکھتے ہیں۔ کہ ہندو گھروں میں پیدا ہونے پر بھی انہیں بھگوان کے جیون رہسیہ کا علم نہیں۔ پادریوں اور غیر لوگوں کے ٹریکٹ پڑھ کر بھگوان کرشن چندر جی کو ایک زنانے قسم کا کرشن بتا رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ سناتن دھرم پرچارک کے کرشن نمبر میں پنڈت رلیارام نے پرتاپ رسالہ کے کرشن نمبر دوں میں شری کرشن چرتر پر لکھے گئے مضمونوں کو جواب شریمان ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ و مہتہ جیمنی دیو کی مشنری کی غلط فہمیاں کے عنوان سے اس قسم کا بہت سا فضول پرلاپ کیا۔ اور بوکھلاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے سادہ لوح پورانکوں میں اپنا رعب جمائے رکھنے کی غرض سے خیال خود ماکھن چوری۔ چیر ہرن لیلا اور گوپیوں کی لیلاؤں کا جواب دیا ہے۔ پنڈت جی ان چیزوں کے ورودھ لکھنا کرشن چرتر پر حملے کرنا اور ایسے وچار رکھنے والوں کو غلط فہمی میں مبتلا بتلاتے ہیں۔ مگر ہم پنڈت جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ ان چیزوں کو مانتے ہوئے بھگوان کرشن کی ڈیفنس کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر جی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے "کوئی وقت تھا۔ کہ غیر مذاہب والے ہندوؤں پر پھبتیاں اڑاتے تھے۔ کہ تمہارا کرشن ایسا تمہارا کرشن ویسا۔ اب مسلمان مصنف کرشن مہاراج کو پیغمبر مانتے ہیں۔ اور دیگر لوگ بھی ان کا نام عزت و احترام سے لیتے ہیں۔ اس تبدیلی کا کارن ڈاکٹر جی سوامی دیانند کو بتلاتے ہیں جنہوں نے سری کرشن کی تعریف کی۔ اور ان کا اصلی سروپ لوگوں پر پرگٹ کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح شری مہتہ جیمنی جی نے یہ لکھ کر کہ "اب رہی پورانک بھائیوں کا حال جنہوں نے شریمد بھاگوت گیتا میں بھگوان کرشن کے ماتھے پر ایسے داغ لگائے ہیں۔ جو کوئی سبھیہ اور قوم برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسا ہی اور پورانوں میں بھی بھگوان کرشن کی زندگی ایسے پیرایہ میں پیش کی گئی ہے۔ کہ آریہ لوگوں کو غیر اقوام کے سامنے رکھتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ سوامی دیانند اور آریہ سماج کی طرف سے بھگوان کرشن کے جیون اجول سروپ میں پیش کرنے اور پورانوں میں ان پر لگائے گئے کلنکوں کو دور کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پنڈت رلیارام جی بتاؤ کیا یہ بھگوان کے جیون پر حملے ہیں یا تمہارے جیسے پورانک اور پورانوں کے گندے لانچھنوں کو مان کر حملے کر رہے ہیں۔ کونسا لانچھن اور پاپ کرم ہے۔ جو بھاگوت بھوشیہ برہم ویورت اور پدم پوران آدی میں بھگوان کرشن پر نہیں لگایا گیا ہے؟

پنڈت جی ماکھن چوری کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "بھگوان کے سمیہ میں دودھ ماکھن بیچا مول نہیں ملتا تھا۔ کروڑوں گائیں تھیں۔ ہر گھر میں بافراط ماکھن تھا۔ خود کرشن گوپوں اور ماکھن کے مالک تھے۔ پھر ان کو ماکھن چور سمجھنا کرشن چرتر سے ناواقف ہونا ہے۔ شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ گوپیاں خود بھگوان کو ماکھن اٹھا کر کھاتے دیکھنا دلی طور سے چاہتی تھیں۔ واہ پنڈت جی مہاراج۔ کیا کہنا آپ کی فلاسفی کے۔ دھنیہ ہو تمہیں پھر بھی چوری تو ہوئی۔ اور پھر اگر خود چاہتی تھیں کہ چوری کریں۔ تو یہ رستہ روک کر مٹکیاں پھوڑنے وغیرہ کی بات کے متعلق کیا کہو گے۔ اور اس قسم کے گیتوں کے متعلق "وہ دل لے گیا گردھاری انکھاں پھیر کے ڈکے مارے ماکھن چور ساؤں لگے نگار ہرے"

چیر ہرن لیلا کو پنڈت جی ننگا نہانے سے منع کرنے کا لاثانی اپدیش بتلاتے ہیں۔ کیا کہنا اس اپدیش کے۔ آج کوئی پورانک ننگی نہاتی عورتوں کو اس قسم کی لیلا دوارا اپدیش کر کے دیکھے تو سہی۔ اپدیش اگر کرنا ہوتا۔ تو ان کے خاوندوں کو کہتے۔ یا بعد میں انہیں سمجھاتے۔ درخت پر کپڑے سمیٹ کر چڑھ جانے کے کیا معنے۔ اور جب گوپیاں ننگی حالت میں اپنے گپت ستھانوں کو ہاتھوں سے ڈھانپتی ہوئی پانی سے باہر آتی ہیں۔ اور کپڑے مانگتی ہیں تو اپدیشک جی مہاراج کہتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو جوڑو تب کپڑے ملیں گے وغیرہ۔ پھر پنڈت جی فرماتے ہیں کہ عمر چھ سال کی تھی۔ ہوتی رہے۔ ایسی چھوٹی عمر میں ہی تو بقول بھاگوت انہوں نے پوتنا راکھشنی اور کئی راکھشوں کو مارا۔ اور کالے ناگ کو نتھا۔ راس لیلا رچاتے۔ کئی کئی روپ بنا کر جل بہار اور کریڑا آدی کرتے رہے۔ پھر اس میں عمر کا کیا سوال۔ پورانک تو انہیں اوتار مانتے ہیں۔ اور پنڈت جی خود لکھتے ہیں کہ وہ پربھو تھے۔ ان کے سامنے ننگا ہونا یا کپڑے سمیت ہونا برابر ہے۔۔۔۔۔ اور وہ اگر گوپیوں کو ننگا نہانے کیلئے مناسب پروگرام بناتا ہے۔ تو اس پر اعتراض کرنا فاش غلطی ہے۔" تو یہ پنڈت رلیارام جی کے کہنے کے مطابق گوپیوں کو ننگا نہانے سے روکنے کے لئے پروگرام تھا۔ مگر بھاگوت اس پروگرام کو کسی اور ڈھنگ میں ہی پیش کرتی ہے اور اس کے ساتھ جب گوپیوں سے راس لیلا میں آدھا آدھی کے پریم فسانے ملاتے ہیں تو یہ اپدیش اور ہی رنگ میں نظر آتا ہے۔ مہابھارت میں لکھا ہے۔ بھگوان کرشن نے ارجن کو کہا جیسا جیسا آچرن سرشٹ آدمی کرتے ہیں۔ ویسا ہی عام لوگ کرتے ہیں۔ اس لئے میں اچھا آچرن کرتا ہوں تا کہ لوگ بھی ویسا کریں۔ لیکن یہاں تو معاملہ چوپٹ ہے۔ پنڈت رلیارام جی یا ان جیسے کسی دوسرے زمانہ ساز بھوسہ بھرے ہوئے کے سوائے ننگی نہاتی ہوئی عورتوں کے لئے کپڑے چرا کر درخت پر چڑھ جانا اور پھر دینے سے انکار کرنا جب تک وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر الف ننگی سامنے آ کر کھڑی نہ ہوں۔ کو اچھا آچرن نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی کوئی پورانک اس کی تقلید کر سکتا ہے۔ پھر ایسی لیلا کیسے کی جا سکتی ہے۔

گوپیوں کے ساتھ دوسری لیلاؤں کے متعلق رلیارام لکھتے ہیں۔ گوپیاں پربھو پریم میں ... کرشن بھگوان تھا۔ اس لئے کرشن چرتر میں ... یا شرارتی سلسلہ نہیں۔ وہ تو ایک بھگتی اور ... کا شاندار سلسلہ ہے۔ اس بھگتی اور شاندار سلسلہ کی کڑیاں بہت لمبی ہیں۔ اور جو تذلیل اس میں ... کرشن کی کی گئی ہے۔ اس سے بھگوان کے ایک ... شردھالو کا خون کھولنے لگتا ہے۔ گوپیوں کے ساتھ راس لیلا۔ جل بہار۔ چیر ہرن لیلا۔ شراب ... گوپیوں اور کبجا آدی سے بھوگ ۱۶۱۰۸ استریوں سے شادی۔ ارجن کو ارجنی بنا کر۔۔۔۔ اور اس قسم کی بیسیوں باتیں پورانوں میں لکھی ہیں۔ ان ... یکیت پرش کو کوئی سرشٹ نہیں کہہ سکتا۔ اور ... ہے۔ کہ سو دھرمی پورانوں میں درنت بھگوان کرشن کے جیون کو پڑھ کر تمسخر اڑاتے تھے۔ اور ہمارے بڑے بڑے پنڈت جواب نہ دے سکتے تھے۔ یہ تب دیانند کی کرپا تھی۔ کہ اس نے آ کر بھگوان کرشن ... پر لگائے سب لانچھنوں کو ملیامیٹ کر کے ... میں پیش کیا اور لکھا۔ دیکھو شری کرشن جی کا اتہاس ... میں اتی اتم ہے۔ انکا گن کرم سوبھاؤ اور چرتر ... پرشوں کی سدرش ہے۔ جس میں کوئی ادھرم کا آچرن شری کرشن جی نے جنم سے مرن پریت برا کام کیا ہو۔ ایسا نہیں لکھا۔ اور اس بھاگوت نے ... من مانے دوش لگائے ہیں۔ دودھ۔ دہی۔ ... آدی کی چوری اور کبجا داسی سے سماگم پر استریوں سے راس منڈل کریڑا آدی متھیا دوش شری کرشن جی میں لگائے ہیں۔ ان کو پڑھ پڑھا سن سنا کے مت والے شری کرشن جی کی بہت سی نندا کرتے ہیں۔ جو یہ بھاگوت نہ ہوتا۔ تو شری کرشن جی کے سدرش مہاتماؤں کی جھوٹی نندا کیونکر ہوتی"۔ اسی ... میں مہرشی نے بھگوان کرشن کو آپت پرش جنم سے مرن تک کوئی پاپ کرم نہ کرنے والا کہا ہے۔ ... رلیارام سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے ... پرکاش سے پیدا ہی دھرم سیکھ کے شلوک سے ... وادکی سدھی کے متعلق سوال کے سوامی دیانند ... جواب کو غلط روپ میں پیش کر کے لکھتے ہیں کہ ...

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

کیا لغوی معنے کا وسیع اطلاق داخل توہین ہے

اہل حدیث امرتسر کے نامہ نگار کا انوکھا مطالبہ

از قلم شریمان ماسٹر لکشمن جی۔ آریہ اپدیشک دہلی

آریہ ویر کے ویدک دہرم نمبر میں گوشت خوری کے خلاف ہمارا جو مضمون چھپا اس پر اہل حدیث امرتسر ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء میں عبداللہ ثانی نامی ایک بھائی نے کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر آریہ ویر لاہور چھاپ کر سوال کیا ہے کہ "توہین انبیاء کے ذمہ دار تم ہو یا نامہ نگار" ہم نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے قرآن شریف اور آنحضرت کی اپنی دہرم پستکوں اور اپنے رشیوں کی طرح عزت کرتے ہوئے اسلام سے اس خرابی کو دور کرنے کے لئے ابھی ایک نہایت ناچیز سی کوشش کی ہے جو قرآن اور رسول کو بلا وجہ بدنام کر رہی ہے اور خلق خدا کو گناہگار بنا رہی ہے۔ اگر ہمیں کوئی بھی شخص یہ واضح کر سکے کہ ہمارے کسی بھی لفظ سے کسی کی توہین کا تعلق مانا جا سکتا ہے تو ہم ایک بار نہیں ہزار بار مسلمان بھائیوں سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جو شخص ہمارے مضمون کا جواب لکھنے کو تیار ہے وہ اپنے مضمون کی تمہید اشتعال انگیزی سے شروع کرتا ہے تو یہ خود اس امر کا ثبوت ہے کہ ہم نے گذشتہ فرقہ وارانہ کشیدگی میں اخباری مضامین اور ٹریکٹ وغیرہ کے ذریعے جو رائے ظاہر کی تھی۔ وہ بالکل صحیح تھی کہ ہمارے عام مسلمان جو فساد یا قتل وغیرہ تک کر کے سزا پاتے ہیں اصل ذمہ وار ان جرائم کے لئے نہیں بلکہ وہ لوگ ذمہ دار ہیں جو علمی کمی سے دلیل یا ثبوت سے اپنے فرائض کو ادا کرنے کے ناقابل ہو کر سادہ لوح اور بے علم مگر پختہ اعتقاد والوں کو بھڑکا دیتے ہیں اور خود کو محافظ دین مشہور کرتے ہیں۔ بدامنی اور ساہو ہمت (?) رعیت کی ایک خاص وجہ فقط یہی امر ہے ہم پورے وثوق سے کہ سکتے ہیں کہ یہ طریق قرآن اور رسول کے منشا کے سخت خلاف اور اسلام کی انتہائی توہین کا مترادف ہے قرآن ہرگز ہرگز تحقیق حق و باطل میں اس طرح سے روڑے اٹکانے والوں کو مسلم نام کا مستحق قرار نہیں دیتا۔ قرآن کریم کی رواداری اور مذہبی مبلغوں کی سچے سنیاسی کی سی بردباری جس پر قرآن پورا زور دیتا ہے کسی جدا مضمون میں ظاہر ہوگی۔ یہاں محض اتنا کہنا کافی ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی سے لکھا ہے سچ لکھا ہے اور تمام مسلمانوں کے مذہبی مجالس اور اخلاقی فوائد نیز کروڑہا باہم مخالف لوگوں میں محبت اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور ہم حق یا ضمیر کی آواز کو چھپانا یا دبانا محض اس لئے کہ کوئی خوف ہمارے سامنے لایا جاتا ہے اپنی اخلاقی موت کے مترادف سمجھتے ہیں اور اس لئے وید اور قرآن یا حق کی تعلیم کو روکنے کے لئے ہمیں ڈرایا جاتا ہے تو ہمارا یہی جواب ہوتا ہے اور یہی ہم اپنے مہربان عبداللہ صاحب کو کہتے ہیں۔ کہ

بھائی صاحب! گردن حاضر ہے اور خون معاف

قطع نظر ایک خاص سہو کے جو ہمارے علم میں آ چکی ہے ہم شائع شدہ الفاظ کی بنا پر ہی نامہ نگار مذکور اور دیگر فاضل علماء اسلام سے سوال کرتے ہیں کہ نبی لفظ کے معنے کا اطلاق اگر قرآن کے منشا کو واضح کرنے کے لئے حیوان پر ہو سکے تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی توہین کس طرح ہو سکتی ہے کیا عزت کا معیار یہی ہے۔ کہ کسی نام کا اطلاق اپنے علاوہ کسی اور پر نہ ہو۔ کیا اگر مسلمان اپنے افسروں یا بادشاہوں کو خداوند کہتے ہیں تو اس سے خدائے بزرگ و برتر کی توہین ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والی والدہ کو ماتا کہنے والا اگر گئو کو بھی ماتا کہتا ہے تو کیا وہ اپنی والدہ کی ہتک کرتا ہے۔ وید کا لفظ اگنی خدا۔ رشی منی سنیاسی۔ برہمن۔ راجا۔ استاد۔ بجلی۔ سورج۔ لیمپ چولہے کی آگ۔ معدہ کی آگ۔ حرارت عزیزی وغیرہ کئی معنوں میں آتا ہے۔ ہری لفظ خدا کے لئے بھی ہے۔ شیر کے لئے بھی اور بندر کے لئے بھی۔ کیا یہ بیوقوفی نہ ہوگی۔ کہ ایشور کے معنے لینے والا دوسرے پر دعویٰ کرے کہ تو اگنی کے معنے چولہے والی آگ کیوں کرتا ہے یا ہری بندر کو کیوں کہتا ہے۔ قرآن میں کئی جگہ آیا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے کیا انسان حیوان کیا فرشتہ و نبی۔ سورج۔ چاند ستارے بلکہ مٹی کا ایک ایک ذرہ سب خدا کی حمد کی تسبیح کر رہے ہیں اور عالم اور شاعر لوگ ایک ایک پتے کو معرفت کا خزانہ اور نیچر کو موجودہ زمانہ میں سچی کتاب کہتے ہیں کیا اس سے نبیوں اور وید یا قرآن کی توہین ہوتی ہے خود نامہ نگار اپنے آپ کو عبداللہ کہتا ہے تو کیا یہ آنحضرت اور آپ کے والد بزرگوار کی توہین ہے بھائی صاحب کسی لفظ کے معنے کا وسیع اطلاق زبان کی خوبی کو چار چاند لگاتا ہے توہین نہیں کرتا۔ پیارے ناظرین! نبی لفظ کے لغوی معنی ہیں خبر دینے والا۔ اس صفت کے لحاظ سے ہم نے نبی لفظ کو معرفت اور صفت ہر دو نکتہ نگاہ سے خدا کی مخلوق گائے وغیرہ پر بھی لگایا ہے اور یہ فعل شعائر اللہ لفظ کی توضیح کے لئے پیش کیا ہے اعتراض اس پر ہو تو بجا ہے لیکن مدعا کو چھوڑ کر گواہ کو اہمیت دینا صحیح نہیں۔ شعائر لفظ نبی لفظ سے بھی بہت زیادہ وسیع معنے اور تعلقات رکھتا ہے۔ شعائر جمع ہے شعیرہ بمعنے نشان یا علامت کی۔ شعائر حج۔ فرائض۔ قوانین الٰہی۔ منکر و معروف حتیٰ کہ حسب قول حسن دین اللہ پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور ان میں کتاب نبی رسول سب آ جاتے ہیں ہم نے سورۃ المائدہ میں شعائر اللہ کو چوپائے حیوانوں پر لگایا ہے۔ کیونکہ حلال حرام اور بہیمۃ الانعام دونوں کا ذکر پہلے ہونے سے یہ بالکل موزون تھا۔ سورہ الحج بھی اسی کی تائید کرتی ہے اور چوپایہ حیوانوں کو شعائر اللہ کہتا ہے۔ آیت ۳۶ کے پہلے الفاظ ہیں وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اس میں بُدن لفظ بدنہ کی جمع ہے۔ لیکن مفسرین اسے اونٹ کے معنے میں لگا رہے ہیں۔ باوجودیکہ ان کے لغوی معنے جسم ہیں اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ پیغمبر صاحب نے اس میں گائے کو بھی شامل کیا ہے۔ اب معاملہ بالکل صاف ہے کہ ایک طرف تو لغوی معنے میں بہت کم گنجائش ہونے پر بھی بُدن کے معنے اونٹ و گائے کے لئے جا رہے ہیں اور دوسری طرف قرآن خود علی الاعلان شعائر اللہ لفظ کو دین الٰہی۔ قرآن۔ نبی۔ قوانین الٰہی۔ عبادت قربانی وغیرہ کے ساتھ ہی اونٹ اور گائے پر لگا رہا ہے جب اس عمل سے نہ نبی کی توہین ہوتی ہے نہ دین کی۔ تو ہم نبی لفظ کے لغوی معنے کا اطلاق نیک حیوانوں پر کرنے سے کس طرح گردن زدنی ہیں۔ نامہ نگار نے محض توہین کا مطلب لینے میں ہی غلطی نہیں کی۔ یہ سوال بھی صحیح نہیں کیا۔ کہ بتاؤ کس مفسر نے یہ تفسیر کی ہے اور آدمی صحیح موضوع سمجھنے میں قاصر رہیں تو معمولی بات ہے۔ لیکن جواب لکھنے کے دعویدار کے الفاظ کی بندش پر پورا غور نہ کرنا قابل اعتراض ہے ہم نے نبی لفظ کے حیوانوں پر بھی اطلاق پا سکنے کے لئے بعض مفسرین کو اپنی تائید میں ظاہر کیا تھا۔ مگر ایک خاص وجہ سے نامہ نگار نے ایک طرف تو اس کا شعائر اللہ کی محبت سے قطع تعلق کیا ہے جس کی توضیح میں ہم نے اسے لیا ہے اور دوسری طرف ہماری پیش کی ہوئی وجہ کو چھوڑ دیا ہے۔ خیر آپ کی خوش فہمی پر مزید نہ لکھتے ہوئے ہم ناظرین پر واضح کرتے ہیں کہ نبی لفظ کے معنے مفسرین دو طرح سے کرتے ہیں اول یہ کہ نبی مشتق ہے نبا یعنی خبر سے اور اس لحاظ سے نبی خبر یا آگاہی دینے والا ہے۔ دوم یہ کہ نبی مشتق ہے۔ نبوۃ بمعنے رفعت یا بلندی سے اور اس کی رو سے نبی بلند مرتبہ انسان ہے ان دو طرح کے معنوں سے ہم تفسیر میں دو گروہ مراد لیتے ہوئے اول الذکر کو اپنے حق میں سمجھتے ہیں اور باوجود کثرت کو اپنے حق میں سمجھنے کے ہم نے بعض کا دعویٰ کیا ہے

لغات کشوری میں نبی کے معنی لکھے ہیں "خبر دینے والا پیغمبر جو خدا کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے آیا ہو۔ واضح ہو کہ نبی عام ہے خواہ صاحب کتاب ہو یا نہ ہو اور رسول خاص ہے یعنی وہ پیغمبر جو صاحب کتاب ہے" پس جب نبی بغیر کتاب کے بھی ہو سکتا ہے اور قرآن ہر چیز کو خدا سے پیدا شدہ اور اس کی عظمت کی خبر دینے والی مانتا ہے تو نہ نبی لفظ کا حیوانات پر اطلاق کرنے میں اعتراض کی گنجائش ہے نہ نیچر اور اس کے ناچیز ذرے پر۔ لغات سعیدی میں بھی پہلے معنے خبر دینے والا لکھے ہیں صراح وغیرہ میں بھی یہی معنے ہیں اور بیان اللغات القرآن صفحہ ۲۷ پر جو نبا اور نبوۃ کے دو گونہ اشتقاق کا بیان کر کے مزید توضیحات دی ہیں۔ ان میں قاموس کا حوالہ دیا ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ کے متعلق خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ اور ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ "نبی کے لغوی معنے صرف خبر دینے والے کے ہیں"۔ پس خبر دینے والے کو جو گروہ نبی قرار دیتا ہے اسے ہم اپنے حق میں پیش کرنے کے ہر طرح مستحق ہیں۔ اور ہماری یہی دلیل ناطق ہے کہ "نبی بھی خدا کی خبر دیتے ہیں۔ اور یہ حیوان بھی خدا کی عجیب و غریب قدرت صنعت اور حکمت کو ہی آشکار کرتے ہیں"۔ بالفاظ دیگر یوں کہ یہ گروہ شعائر اللہ کی طرح نبی لفظ کا اطلاق اصولاً حیوانات پر بھی کرتا ہے ہم نے نہ کل مفسرین کا دعویٰ کیا ہے نہ نبی لفظ کے معنے محض حیوان لکھے ہیں بلکہ نبی کو ذریعہ روحانی کہکر اس کی عزت بڑھائی ہے۔ قرآن شریف سے الفاظ کو وید کے شبدوں کی طرح مختلف موقعوں پر مختلف معنوں میں لیا گیا کر آدم کو سجدہ کرنے والے فرشتے۔ بعض کے نزدیک مرئی یعنی نظر آنے والی ہستیاں ہیں بعض کے نزدیک غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والی۔ اور آدم اور شیطان کے ذکر میں فرشتوں کو ایک اور گروہ کل اشیائے عالم کے معنے میں لیتا ہے۔ یہ گروہ سجدہ کو فرمانبرداری کے معنے میں لیتا ہے۔ اور سب سے زیادہ معقول بھی ہے کیونکہ یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ اشرف المخلوق انسان کے استعمال اور اس کی فلاح کے لئے ہی تمام سامان جہاں مہیا ہو رہا ہے۔ حسب قول شاعر ؎

جو کچھ کہ ہے جہاں میں سب انساں کے لئے ہے
آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لئے ہے

اس فرشتہ لفظ کے استعمال کی نظائر قرآن شریف سے دیکر بحث کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے مگر یہاں صرف یہ کہنا کافی ہے کہ آگ ہوا وغیرہ پر فرشتہ لفظ کا اطلاق کرنا مرئی یا غیر مرئی اعلیٰ فرشتوں کی توہین کرنا نہیں قرآن نے ملائکہ کا لفظ ویدک دیوتاؤں کی جگہ رکھا ہے اور اس لئے تمام صفات حسنہ عالم فاضل انسانوں سورج چاند وغیرہ منور کروں۔ پر بھی موقعہ محل کے مطابق فرشتہ لفظ کا اطلاق ہو بہو اسی طرح کیا گیا ہے۔ جس طرح ویدک لٹریچر میں دیوتا شبد کا کیا گیا ہے مجھے تعجب ہے کہ قرآن تو سورہ البقر آیت ۳۰ میں فرماتا ہے

کو مثال کتنی بھی حقیر نے حتیٰ کہ مچھر تک کی دے کر اپنے مطلب کو سمجھا سمجھایا جا سکتا ہے اس میں شرم محسوس نہ ہونی چاہیئے لیکن اس کے معتقد ہونے کے وعویدار اونٹ گائے وغیرہ کی مثال سے خدا کی خبر ملنے ملانے پر بھی چیں بجبیں ہوتے ہیں۔

آخری التماس۔ اپیل اور چیلنج

آخر میں ہم بھائی عبداللہ صاحب سے نہایت محبت سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی اور متانت سے بغیر تعلق کسی جذبہ اشتعال کے اور محض اسلام کی واحد کتاب مقدس قرآن شریف سے ہمارا جواب لکھ سکیں تو چشم ما روشن دل ما شاد ورنہ براہ عنایت اور موزوں ہستیوں کو موقعہ دیں۔ کیونکہ باوجود مذہبی آزادی حاصل ہونے کے اور باوجود وید اور قرآن کا مقصود واحد ہونے کے جو کشیدگیاں ہمیں جہنم داس کر رہی ہیں اور انسانی فلاح و بہبود کے قدرتی ذریعے یعنی مذہب کو عوام الناس کی نظروں میں گرا رہی ہیں وہ محض مذہبی لوگوں کی ان حرکات کا نتیجہ ہیں جو قطعاً غیر مذہبی ہیں۔ موجودہ وقت میں خوش قسمتی سے

گورنمنٹ اور کانگریس کے تعلقات

فضا کو خوشگوار بنا رہے ہیں اور ہر دو خیال کے لوگ جنہیں اہل مذاہب نے متحد کرنا تھا۔ الٹا اہل مذاہب کو متحد کرنے کی سوچ رہے ہیں اس لئے اب دل آزاری وغیرہ کی رٹ کو خیرباد کہتے اور معقولیت سے حق و باطل کے فیصلے اور دلی اتحاد کی کوشش کیجئے۔ اس کے علاوہ ہم آریہ سماج۔ نمائندگان سرکار و کانگریس نیز اسلامی انجمنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ سچے اور پائدار اتحاد کے مستقل اور موثر ذریعے کی کھوج کریں۔ قانونی پابندیاں سمجھوتے اور خاص بابرکت لوگوں کا رسوخ نمائشی۔ عارضی یا جزوی اتحاد ہی کر سکتا ہے۔ اصل ذریعہ دلوں کا اتحاد ہو سکتا ہے اور چونکہ جس وید اور قرآن کے نام پر ہماری جدائی اور لڑائی ہے وہ درحقیقت جدا نہیں ایک ہی دھرم یعنی سچے مذہب کو ظاہر کرتے اور اصل اسلام کی تعلیم کلیتہً ویدک تعلیم ہے مغالطہ محض ان کو سمجھنے میں ہو رہا ہے۔ اور انسانی تصرفات ہی جدائی اور پھوٹ کا موجب بن رہے ہیں۔ اس لئے سچے اتحاد کے حقیقی خواہاں خواہ آریہ لوگ ہوں خواہ مسلمان اور خواہ

سکندر حیات خاں صاحب اور کوئی کانگریسی نیتا

ان کو دیگر وسائل کی جگہ مذہبی لوگوں کو خود بھی زمہ۔۔ کرنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے اور اگر سرکاری اور کانگریس کے نمایندگان اپنی رہنمائی اور تعاون سے ہمیں سنجیدہ اور بادلیل و باثبوت نکتہ چینی و تبادلہ خیالات کے لئے موقعہ ملنے دیں یعنی کچھ عرصے سے جو مذہبی لوگوں کی علمی کمزوری یا خود غرضی وغیرہ سے غیر سنجیدگی وغیرہ کا اظہار ہونے لگا ہے اس کو ان موقعوں پر اپنی شمولیت اور توجہ سے گھٹاتے

ہوتے اور صحیح طریق بحث کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے وہ ہمیں ذرا موجودہ گراوٹ سے اٹھا سکیں تو ہمیں یقین ہے ان کو مذہبی دنیا کی بدامنی کے تفکرات سے بآسانی نجات مل سکتی ہے۔ اگر میرے جیسے کٹر مخالف قرآن و اسلام کی رائے بدل سکتی ہے تو دوسرے لوگوں کو بھی امن اور اطمینان سے غور کرنے کا موقعہ ملنے پر پلٹا مل سکتا ہے اور قرآن اور وید کا جو حقیقی تعلق اس وقت میرے سامنے ہے۔ یقیناً کوئی آریہ ہندو یا مسلمان اس سے منحرف نہیں ہو سکتا۔ اگر ایشور کی کرپا اور امن و حق پسند لوگوں کی مدد سے اس تعلق کو واضح کرنے کا موقعہ مجھے ملے۔ یقیناً قرآن کا صحیح مفہوم اور وید سے اس کا حقیقی تعلق وہ پہلو ہے جو اسلام کی اندرونی فرقہ بندی اور مسلمانوں و ہندوؤں کے اختلافات کو ہی نہیں مٹاتا بلکہ وید اور قرآن یا ہر دو فریق کے بزرگوں کی حقیقی عزت کو سب کے دلوں میں بحال کر کے حقیقی اور پائیدار اتحاد قائم کر سکتا ہے۔ کوئی بھی سوسائٹی انتظام کرے میں مسلمان علماء سے قرآن کو ثالث مان کر اور آریہ ودوانوں سے وید کو ثالث مان کر اصل حقیقت واضح کرنے کے لئے تیار ہوں۔

بقیہ صفحہ (۵)

کے ساتھ ہی مرزا محمود اور ان کے حواریوں نے ہنا را جیہ سمجھ رکھا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ جہاں شیخ عبدالرحمٰن صاحب کے مکان کے سامنے پولیس کا پہرہ ہے۔ وہاں ساتھ ہی محمودی سی آئی ڈی کا پہرہ بھی لگا ہوا ہے۔ اور ان کے مکان کے عین مقابل اب نیا مکان بنایا جا رہا ہے۔ شاید اس لئے کہ ان پہرہ داروں کا مستقل مورچہ ہو سکے۔ یہ چیزیں حکام کو ختم کرنی چاہئیں۔ اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ جس سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور ان کے چار پانچ ساتھیوں کو محسوس ہو سکے۔ کہ قادیان میں ان کے جان و مال ٹھیک ایسے ہی محفوظ ہیں۔ جیسے دوسرے شہروں میں جہاں ان کی آبادی میں دو دو چار چار قادیانیوں کی ہوتی ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور ان کے ساتھی مظلوم ہیں۔ انہیں مظالم کا تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ بائیکاٹ وغیرہ کی تحریکوں سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کی رعایا ہوتے ہوئے وہ اس سے ہی دادخواہ ہو سکتے ہیں۔ پوری امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اُن کی تکلیفات کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائیگی۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کر دیا جائیگا۔ انہیں کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ (مہرچند شرما)

رگوید بھاشیہ۔ بقیہ صفحہ ۲

غور سے دیکھیں۔ تو ان تین باتوں میں دھرم ارتھ کام۔ موکش اور ان کے سادھنوں پر وچار اور اس وچار کے مطابق آچار کرنے کا ایدیشن ہے۔

(۴) عبادت ایسی ہونی چاہیئے۔ جس میں بھگوان کی مہما اور اپنی کمزوری کا اظہار ہو۔ تاکہ اپنی کمزوری کو دور کر کے بھگوان کے ممکن الحصول گنوں کو دھارن کر سکیں۔

(۵) عبادت صرف صبح و شام دو وقت ہی ہونی چاہیئے۔

(۶) عبادت اور دوسرے نیک کاموں میں ناغہ کبھی نہیں ہونا چاہیئے۔

(۷) اس طرح پرماتما۔ آتما اور پرکرتی کے وچار دوارا اگیان کو ناش کر کے گیان کے ذریعہ بھگوان کا قرب انسان حاصل کر سکتا ہے۔

(۸) بھگوان کو نمسکار۔ عجز و انکسار بھینٹ میں دیئے جا سکتے ہیں۔

اس طرح اگر منتروں کے آشے پر غور کیا جاوے تو ویدوں کی گھمبیرتا کے ساتھ ویدک طریقہ عبادت کی فضیلت آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے:۔

بقیہ صفحہ (۶)

دیانند کہتا ہے۔ کہ گیتا کا کرشن وید ورُدھ بچن کہتا ہے۔ گویا ناستک ہے۔ سوامی جی کے جواب میں یہ بات کہیں نہیں لکھی۔ اس شلوک سے سوال کرنے والے کی اوتار واد کی بات کا کھنڈن کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اوتار واد کی بات وید ورُدھ ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ سری کرشن دھرماتما اور دھرم کی رکھشا کرنا چاہتے تھے۔ کہ میں یگ یگ میں جنم لیکر سریشٹوں کی رکھشا اور دشٹوں کا ناش کروں۔ تو کچھ دوش نہیں کیونکہ پروپکار کے لئے ستپرشوں کا تن۔ من۔ دھن ہوتا ہے۔ تنہا اس سے سری کرشن ایشور نہیں ہو سکتے۔ بتاؤ پنڈت رلیا رام جی اس حوالہ میں کہاں سری کرشن کو وید ورُدھ بچن کہنے والا لکھا ہے۔ ہاں آپ لوگوں کی اوتار واد کی بات کا کھنڈن کیا ہے۔ جو اس شلوک سے سدھ نہیں ہو سکتی ہے۔ اور آپ نے اس شلوک کو اوتار واد کی سدھی کے لئے پیش کرنے پر بتایا ہے۔ کہ اوتار واد وید ورُدھ ہے۔ اس شلوک کا مطلب یہ مانا جا سکتا ہے۔ کہ سری کرشن دھرماتما دھرم رکھشا کے لئے یگ یگ میں جنم لے کر سریشٹوں کی رکھشا اور دشٹوں کا ناش کرنا چاہتے تھے۔ رشی دیانند جی اور بتایا جا چکا ہے۔ بھگوان کرشن کو آپت پرش مانتے تھے۔ اور ان کے متعلق ان کا وچار تھا۔ کہ جنم سے مرن پرینت تک انہوں نے کوئی پاپ نہیں کیا۔ ایسا کرشن ہی سنسار میں مان پا سکتا ہے۔ آپ گوپیوں سے راس لیلا چیر ہرن لیلا۔ کبجا سے سنگم ۱۶۱۰۸ گوپیوں سے شادی کرنے والا بھاگوت آدی پورانوں کا کرشن نہیں۔

دنیا حقیقت کو جان چکی ہے۔ آریہ سماج کی کرپا سے جہاں ورودھی بھگوان کرشن کا پورانوں میں لکھا چرتر ہمارے نوجوانوں کے سامنے رکھ کر انہیں نفرت کیا کرتے تھے۔ وہاں آج وہ مخالفت بھگوان کرشن کی مہانتا کے قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کا کارن آریہ سماج کی طرف سے بھگوان کی واستوک مہانتا اور گیتا کا سروپ پیش کرنا ہے۔ اب بھگوان کرشن کی تذلیل کرنے والے فسانوں کو چھوڑ و۔ یاد رکھو اپنے موجودہ رویہ سے تم بھگوان کرشن کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہو۔ اور خود یہ پاپ کرتے ہوئے الزام دوسروں پر لگاتے ہو۔ گریبان میں منہ ڈال کر سوچو۔ اور اپنے رویہ میں اصلاح کرو۔ (مہرچند شرما)

آریہ سماج پنڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پنڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۳-۴-۵ کاتک کو ہونا قرار پایا ہے۔ پرسدھ آریہ ودوان اپدیشک

لڑکا حاصل کرنے کی ہوس اور جنتر منتر ٹونے ٹوٹکے

اندھ وشواش کے کرشمے۔ کیا یہ بھی سناتن دھرم ہی ہے؟

(از قلم شری ماسٹر لوک ناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ)

ہندوستان میں ہی کیوں دنیا کے کسی بھی حصے میں چلے جائیے۔ یہ ضعیف الاعتقاد آپ کو سب جگہ ملیں گے۔ مت سمجھئے۔ کہ صرف ان پڑھ لوگ ہی ضعیف الاعتقاد یا اندھ وشواسی ہوتے ہیں۔ بلکہ یونیورسٹی کی ڈگریاں پائے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر۔ انجنیئر اور وکیل تک اس دھوکے کا شکار ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ گو اپنے کام میں یہ لوگ بڑے ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری باتوں میں بالکل بودے۔ کیونکہ اندھ وشواس ایک ایسا زہر ہے۔ جو انسان کی سوچنے والی عقل کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔ اس کے اثر سے انسان کے اندر خود سوچنے کا مادہ نہیں رہتا۔ جس سے وہ اندھا ہو کر دوسروں کے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہے۔ لاکھ سمجھانے پر بھی اسے ہوش نہیں آتی۔ اور الٹا اپنے ہتکاری کو دشمن سمجھنے لگتا ہے۔ دوسری طرف عورتیں مردوں سے بھی کئی حصہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کا کہنا ہی کیا ہے۔ کیونکہ ان کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ان کے لئے تو آئے دن نئے سے نئے گرو پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے گرد اسرار کا حلقہ پیدا کر کے بھولی بھالی عورتوں کو شکار بنا لیتے ہیں۔ ان سیدھی سادھی اور بھولی بھالی مستورات کو وہ چالاک اور خود غرض گیروے کپڑوں میں ملبوس سادھو جو کہ ان کے ڈھکوسلے اور اولاد دینے کے دعوے کرتے ہیں۔ خدا پرمیشور سے بھی بڑھ کر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ آنکھیں بند کر کے ان کے احکام کو مانتی ہیں۔ لیکن اُلٹے پرنام کی صورت میں بھی ان کی شردھا اُن پر سے نہیں ہٹتی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ عورت کے دل میں لڑکے کی ماں بننے کی خواہش بڑی زبردست اور قدرتی ہوتی ہے۔ اور یہی ہوس اُسے وہ کچھ کرا ڈالتی ہے کہ بعض اوقات اس کی اپنی جان کے لئے بھی نہایت معیوب اور خطرناک ثابت ہو کر رہتی ہے چونکہ ماں باپ کو بھی لڑکی کی نسبت لڑکے کی پیدائش پر زیادہ سکھ اور آنند ہوتا ہے بیشک اس سے یہ اندازہ نہ لگائیں۔ کہ میں لڑکیوں کی پیدائش کے خلاف ہوں ہرگز نہیں۔ میرا مضمون ہی لڑکا حاصل کرنے کے لئے معیوب طریقے اور نام نہاد جوتشی پنڈتوں کی وساطت سے خاص طور پر ہندو مستورات میں رائج ہیں۔ ان کا ذکر مختصراً آپ کے آگے رکھنا ہے۔ خیر۔ یہ ایک عام خیال ہے۔ چونکہ لڑکیاں مالی لحاظ سے والدین کے لئے بوجھ سی ثابت ہوتی ہیں۔ لڑکی کی ماں کی نسبت لڑکے کی ماں کی گھر میں زیادہ عزت ہوتی ہے دوسرا ہندوؤں میں یہ خیال زور پکڑے ہوئے ہے کہ لڑکے کے نہ ہونے پر موت کے بعد پنڈ دان کرنے والا کوئی نہیں رہ جاتا وغیرہ۔

خیر وجہ چاہے کچھ بھی ہو۔ لیکن یہ ایک مسلّمہ امر ہے۔ کہ ہمارے ملک میں لڑکا حاصل ہونا ایک بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔ لڑکا کا تولّد ہونے پر ہر طرف سے وَدھائی وَدھائی کی آواز آنے لگتی ہے۔ دور دراز سے دوست واحباب اور عزیز واقارب کی طرف سے مبارکبادی کے پیغامات آنے لگتے ہیں۔ پرنتو لڑکی کی پیدائش پر ایسی کوئی خوشی نظر نہیں آتی۔

میں نے کئی ماؤں کی زبان سے یہ کہتے سُنا ہے۔ کہ ایشور مجھے سات لڑکیوں کے بعد ہی ایک لڑکا دے دے۔ سو اس جذبہ کے ماتحت جو عجیب وغریب اور معیوب طریقے اور ٹونے ٹوٹکے کئے جاتے ہیں۔ مجھے اُن میں کوئی سناتن دھرم کا خاص مہانت کام کرتا ہوا دکھائی نہیں پڑتا۔ آج پرات ساڑھے پانچ بجے کا واقعہ ہے۔ کہ میں جب اپنے مکان کی پوڑیوں سے اُتر کر دروازہ کھول کر باہر آیا۔ تو میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی جب دیکھا کہ ایک مٹی کا پُتلا سندھور سے رنگا ہوا کپڑوں میں ملبوس آنکھوں کی جگہ کوڑیاں لگی ہوئیں۔ تقریباً ایک فٹ لمبا میرے سامنے پڑا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے کھوج نکال ہی لیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ ایسا ٹونا کرنے والی کے تین لڑکیاں پہلے ہی موجود ہیں۔ اب وہ لڑکے کی خواہشمند ہے۔ اسی طرح ایک دن میرے پتا جی نے صبح پانچ کی گاڑی ملتان سے آنا تھا اور میری جاگ جو کھلی۔ تو چار بجے ہی اُٹھ کر سٹیشن کی طرف چل دیا۔ ابھی بازار سے تھوڑی دور آگے چلا ہی تھا۔ کہ ایک عورت بالکل ننگی چوراہے میں نہا کر اُٹھ دوڑی۔ اور کچھ پھول چھوڑ گئی۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ان پھولوں کو روند کر چلنے والے شخص کے لڑکے کو نقصان پہنچے گا۔ اور اُس کے بدلے میں مذکورہ عورت کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ کیا واہیات پن ہے ایک دن میں اپنے مترسود گیہ لالہ پتر بھدر رام گوڑ واڑہ کے ساتھ لائن سے گذر کر شہر کی طرف جا رہا تھا۔ کہ ایک جھاڑی میں پانی کا گھڑا دکھائی دیا۔ اُس پر لال کپڑا۔ لال ڈورا۔ آٹا اور گڑ بھی رکھا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ کسی بانجھ عورت کی کرتوت ہے۔ کہ جو لڑکا اسے چھوئے گا۔ مر جائے گا۔ اور مر کر اُس ٹونہ کرنے والی کے بطن سے پیدا ہوگا۔ کیا وہم ہے۔ آج میرے مہربان ایک آریہ بزرگ جو گورنمنٹ پنشنر ہیں۔ اور خانقاہ ڈوگراں میں حکمت کا کام کرتے ہیں۔ دوران گفتگو میں اُنہوں نے ۱۸۹۲ء کا اپنا چشمدید واقعہ بیان کیا۔ کہ ۱۲، ۱۴ سال کی عمر میں میں نے خود ایک دیوی کو شمشان میں بالکل مادر زاد۔ بال کھلے ہوئے آگ پر روٹی بناتے ہوئے دیکھا۔ اور پہچان لینے پر راز فاش ہو گیا۔ اس پر اس نے صاف کہدیا کہ فلاں جوتشی پنڈت نے مجھے بالک اتپن ہونے کی ایسی مذموم ودھی بتلائی ہے:۔

اسی طرح کبھی کبھی لڑکے کی خواہشمند عورتیں اپنے پڑوسیوں کے بچوں پر بھی ایسے ٹونے وغیرہ کرتی دیکھی گئی ہیں۔ بعض اوقات پڑوسیوں کے دروازوں پر رات کو کچھ چیزیں رکھ آتی ہیں ایک دفعہ میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔ کہ ایک بابو کی عورت نے اپنے ہاں لڑکے ہونے کی خوشی میں دعوت دی۔ گھر میں بہت سی عورتیں آئیں اور دعوت ختم ہونے پر سب اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں۔ معلوم ہوا۔ کہ کوئی عورت بادام کشمش اور ناریل کا ایک پیکٹ بھول گئی ہے۔ یہ چیزیں دعوت میں آنے والی عورتوں کے گھر باری باری بھیجی گئیں۔ تاکہ جس کی ہوں۔ وہ انہیں رکھ لے۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہوئی کہ ہر ایک عورت نے اُسے لینے سے انکار کر دیا آخیر میں گھر کی مہترانی نے بھی یہ قصہ سُن کر اُن اشیاء کو لینے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح سب چیزیں کنوئیں میں پھینک دی گئیں۔ ایسا ہی راجپوتانہ کے ایک دیہات کا واقعہ ہے۔ کہ وہاں کی عورتیں اس کام میں اور بھی جرأت کرتی ہیں۔ وہ جوتشی کے پاس جاتی ہیں اور اس سے صلاح لیتی ہے۔ جوتشی عورت سے پوچھتا ہے۔ کہ اس کے پڑوس میں کسی شخص کے سب سے زیادہ بچے ہیں۔ اور آخیر میں اُسے ایک مقررہ تاریخ بتا دیتا ہے۔ جب کہ عورت شام کے وقت اس شخص کے جھونپڑے کو آگ لگا دیتی ہے۔ بعض اوقات یہ آگ خوفناک شکل اختیار کر کے پڑوس کی بھی کئی جھونپڑوں کو جلا دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس طرح کے ٹونے سے سارے کا سارا گاؤں جل جانے کے کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ سناتن دھرمی ہندوؤ! اپنے گھروں کی سدھ لو۔ اور ان بیچاریوں کو اندھ وشواس کی بڑی چالوں سے نکال کر ایشور بھگتی اور اٹل وشواسی بناؤ۔ اور اس کے ساتھ خود بھی ست سناتن ویدک دھرم کی شرن میں آ کر اپنے آتما کو نرمل کرو۔ اور دکھوں کی مہلک بیماری سے نجات پاؤ۔ اس میں سب کا کلیان ہے:۔

اوم شم

سریمد بھگوت گیتا میرے ہاتھ میں تھی۔ اور یدا یدا ...... والا شلوک میرے سامنے تھا میں بار بار پڑھتا اور حیران ہوتا۔ کہ کیا بات ہے جب کہ بھگوان نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بھارت میں جب جب دہرم کی ہانی ہوتی ہے۔ میں دہرم کی رکھشا کے لئے آتا ہوں اور آج جب سورج نکلنے سے پہلے ستر ہزار گئوؤں کا بھارت میں یہ بدھ ہوتا ہے۔ ایک چھوڑ سینکڑوں نہیں ہزاروں دروپدیوں کو نگن ہی نہیں بلکہ اغوا بھی ساتھ کیا جاتا ہے۔ مانس مدرا اپنے پورے جوبن پر ہے۔ بدیشیوں کا راج ہے اغیار در پئے آزار ہی نہیں بلکہ ناش پر تلے ہوئے ہیں۔ اپنے بیگانے بنے جا رہے ہیں بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے۔ گربھ پات ہو رہے ہیں۔ یتیموں و دھواؤں کی تعداد ترقی پر ہے اور کوئی پرساں حال نہیں۔ اس سے بڑھ کر ابھی اور کیا پاپ ہونگے۔ اب تو لڑکیوں تک پر ہاتھ ڈالنے والے رو سیاہ پیدا ہو رہے ہیں۔ نام خدا مخول بن رہا ہے۔ اخلاق اور شرافت عنقا ہو رہی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا اتیاچار ہوں۔ بے گناہ پھانسی پر لٹکائے جا رہے ہیں اور اچھے لفنگے گدیاں سنبھالنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں رہ رہ کر دل حیران ہوتا ہے۔ کہ کیا بھگوت گیتا بھگوان کی بانی نہیں۔ اگر ہے تو کیا

سری کرشن جی مہاراج اور مہرشی دیانند جی

(از قلم شریمان مہاشہ مول چند آریہ سیوک ویدپرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخان)

بھگوان کرشن نے اپنا وعدہ بھلا دیا ہے۔ یا بھگوان جھوٹے وعدہ کرتے ہیں۔

میرا اتنا کہنا تھا کہ آکاش بانی ہوئی انتھا انتر آتما سے آواز آئی او بھولے۔ تو بڑا زبان دراز ہے۔ نہ سوچ ہے نہ وچار۔ لگا ہے بھگوان پر دوش آروپن کرنے۔ کہیں کا کبھی یوگی راج بھی جھوٹا وعدہ کرتے ہیں۔ تیری اپنی مت منہ پر کہ تجھے کچھ نہیں دکھتا۔ دیکھ بھگوان تو ہے ہیں اور ان کی بانی بھگوت گیتا بھی۔ وہ تو اپنے وعدہ کو کب سے پورا کر چکے ہیں تیری عقل کی آنکھ ماری گئی ہے کہ تجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ بے سمجھ بھگوان اپنے وعدہ کے مطابق ایک صدی پہلے جنم لیکر بھارت واسیوں کی رہنمائی کر گئے ہیں۔ ان کا جنم مہرشی دیانند جی کے نام سے ہو چکا ہے۔ اگر تجھے چاہتا ہے۔ تو اٹھ اور پڑھ ستیارتھ پرکاش پھر دیکھ۔ کہ کرشن کی آواز لفظ لفظ سے آتی ہے یا نہ۔

میں حیران ہو گیا کہ دیانند تو اوتار واد کے خلاف تھا پھر وہ کیسے کرشن کا اوتار بن گیا۔ انتر آتما نے پھر کہا۔ بھولے! تو بڑا نادان ہے دیانند "ایشور جنم نہیں لیتا" کہتا تھا۔ نہ کہ یہ کہ مہاپرش بھی جنم نہیں لیتے۔ سری کرشن خود آپ کو منشیہ مانتے تھے۔ اور انہوں نے جنم لیا۔ دیکھ کرشن جی گئوپال تھے دیانند بھی گئوپال بنا۔ کرشن کا سدرشن چکر پاپیوں پاکھنڈیوں کے برخلاف چلتا تھا۔ دیانند کے سدرشن چکر ستیارتھ پرکاش نے بھی پاکھنڈ کو چکنا چور کر دیا۔ کرشن جی استریوں کی رکھشا کے حامی تھے۔ دیانند بھی ان کا وکیل ہی نہیں بلکہ پجاری بنا۔ مندر کے سامنے کھیلتی ماتر شکتی کو شیش جھکا کر ثبوت دیدیا۔ کرشن اتیاچاروں کو روکتے تھے۔ دیانند نے بھی آریہ ویروں کی سینا بھرتی کر کے اتیاچاروں کی روک تھام کی سنگھٹن کا ناد بجایا۔ شدھی سے بچھڑے بھائیوں کو ملایا۔ ودیشیوں سے چھوڑانے کے لئے سوراجیہ کا مارگ دکھایا اور برہم چریہ برت دھارن کرنے کی تلقین کر کے اپنی حفاظت آپ کرنے کی پیش کی۔ ودھواؤں یتیموں۔ بے زبانوں اور دین ہین جیوؤں کی حمایت کر کے ان کی ... کے لئے آمادہ کیا۔ بتا تم ہی کونسا کرشن جی کا کام ہے جس کا ثبوت دیانند کی رگ رگ سے ... نکل رہا۔

بات تھی سولہ آنے۔ سچ۔ میری ... میں بول اٹھا۔ دھنیہ ہو مہاراج دیانند ... ہوا تھا۔ آج مجھے تیرے گورو کا پتہ لگا۔ ... آریہ سماج کا پرچارک ہوں اور تین میں ... بھائی بھی اس کرشن اپدیش کو سمجھ کر ... سنگھٹن میں شامل ہو جاویں۔ تا کہ ہم کرشن جی ... کا پالن کر کے اُن کے منشا کو پورا کر کے ... قرض اور فرض سے سبکدوش ہوں۔

"بول سوامی دیانند کی جے"

شوک پرستاؤ

مہتہ چمن جی ویدک مشنری کے ... پر شوک پرکٹ کرتا ہے اور مہتہ جی ... دیگر سمبندھیوں سے سہانو بھوتی کرتا ہوا ... سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما ...

خرید و پڑھو اور پرچار کرو!

اگر آپ ویدک سدہانتوں کی فضیلت ... اور ویدک مذاہب کی پول خود ہونا اور دوسروں ... کرنا چاہتے ہیں۔ تو ویدک سدہانتوں کے منڈن ... اور دیگر مت متانتروں کے کھنڈن کی مندرجہ ... پستکیں منگوا کر فوراً پڑھیں۔ اور دوسروں ...

ہندی پستکیں { ستیارتھ پرکاش (اچھے کاغذ پر) ... رگوید بھاشیہ بھومکا ... اونسکار ودھی ... آنند سنگرہ ... آریہ سماج کیا ہے ... سنگیت رشی دیانند ... ۔ برہمچریہ ... ویدک دہرم ... بھگتی درپن ... برہم یگیہ ... ویدک سدہانت درپن ... رشی جیون کتھا ... کرم پوران آلوچنا ... دہ پوران آلوچنا ... مورتی پوجا ... مرتک شرادھ کھنڈن ... ینوگ پرمان ... پوران اور رام مارگ ... رادھا سوامی مت درپن ... آتم درشن ... رادھا سوامی مت آلوچنا ... جگت گورو دیانند کا سنسار پر جادو ... شدھی ... کرتویہ درشن ... بھگتی درشن ... چاروں ویدوں کے شتک فی ... مکمل ... شدّ درشن سمونیہ ... ویدک ونے ... مکمل سیٹ ... یوگیشور کرشن ... سوم سر ... برہمن کی گئو ... آنند اپدیش مالا ... امرت ورشا ... گیتا بھاشیہ پنڈت مکتی رام جی ...

اردو کتب { کلیات آریہ مسافر ... ستیارتھ پرکاش ... سنگیت رشی دیانند ... آنند سنگرہ ... رگوید بھاشیہ بھومکا ... جواہر جاوید ... نشکلنک دیانند ... رشی کا بول ... براہین الآریہ ... بھوشیہ پران کی آلوچنا ... بابا نانک اور دین اسلام ... ویدوں کا عربی مبلغ ... قادیانی مسیح کا کچا چٹھا ... چودہ چتر ... اسلامی ... کی حقیقت ... شرکت و بدعت اسلام ... عیسائیت میں جلوہ وید ... رادھا سوامی مت اور ویدک دہرم ... اپریشن ستیارتھ پرکاش ... دافع الاوہام ... ستیارتھ پرکاش ... آلوچنا ... آریہ خالصہ ملاپ ... مورتی پوجا کھنڈن ... شریمد بھاگوت مہاتم سار ... ایشور کی ہستی ... جیو آتما کی ہستی ... بدھ جین ویدک دہرمی ہیں ... دیسی ... مکتی کے وسائل ... وید اور قرآن ... ستیوادا من ... یوگ فلاسفی ... سرگذشت ... منہ توڑ ... منہ توڑ جواب ... تیتی شتک کا اردو ترجمہ ... آریہ ملاپ مکمل سٹ ... ویدانت درشن اردو ... آتم چکتسا ... راہ راست ... بھارت میں بھول ... آنند اپدیش مالا ... پرماتما کے درشن ... گلدستہ دہرم ... گلدستہ دہرم ... ویدک ڈپلوما ... گنجینہ معلومات ... دیسیوں میں اہتمام ... آئینہ جاپان ...

اس کے علاوہ ہر قسم کی آریہ ساماجک اردو ہندی پستکیں ہمارے پستکالیہ سے بآسانی مل سکتی ہیں

المشتہر

اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گورسکھ مبت چلو گورچالی

(از قلم شری مہاشہ رام لال جی آریہ لال کرتی راولپنڈی)

وید بھگوان میں جگہ جگہ پر جیووں کے نہ مارنے کا اپدیش ہے۔ بلکہ ہر ایک پرانی کو متر کی درشٹی سے دیکھنے کا آدیش دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ماس بھکشن وید آگیا کے سراسر خلاف ہے۔ اس وید کے اپدیش کو بھول کر ہندو اور سکھ سجن آج ماس بھکشن کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ اور اس وید کی آگیا کو نہ مان کر پاپ کے بھاگی بن رہے ہیں۔ پاٹھک گن۔ آج میں خاص کر اپنے سکھ سجنوں کی سیوا میں نویدن کروں گا کہ ہمارے پوجیہ گوروؤں نے اس وید کی آگیا انوسار اپنے گرنتھوں میں کئی جگہ پر۔ ماس بھکشن کا نشیدھ کیا ہے۔ لیکن آج سکھ بھائیوں میں ماس بھکشن کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہ کوریتی سکھ دیویوں کے اندر بھی بڑھ رہی ہے۔ وواہ وغیرہ خوشی کے موقعوں پر کئی بے گناہ جانوروں کی جان لے لی جاتی ہے۔ وہ غیر ہندو کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا تو نہیں کھاتے۔ لیکن ایک اور مکار رسم کی پوڑھی پڑھ کر تلوار سے ایک دم قتل کیا ہوا جس کو وہ اپنے لفظوں میں جھٹکا کہتے ہیں کھا لیتے ہیں۔

سجن گن۔ کتنا پاپ اور انرتھ ہے۔ کہاں ہمارے پوجیہ گوروؤں کا یہ پوتر اپدیش کہ ماس کھانا پاپ ہے اور کہاں آج ماس بھکشن کا عام رواج ہو رہا ہے اور ایسا کوئی سجن نظر نہیں آتا۔ جو اس مہان پاپ کے خلاف آواز بلند کرے۔ ذرا گورو نانک دیو جی کے شبد ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) دردمند درویش۔ بے درد قصائی۔

(۲) حق پرایا نانکا اس سور اس گائے۔ گورو پیر ہاماں تاں بھرے جے مردار نہ کھائے۔

(۳) دے عذاب غریب نوں
کھائے تتاں دا ماس
مرغی مارے پیر جی
دغا کرے غریبی گھات
ہو بیچارے بہو جانوراں پائے پرندے رکھ
مارن پائے جیراں ہو ہو ہے جلا داں بھکھ

(۴) جورو ظلم حرام ہے
جو سیر غریباں ہوئے
بے زباناں نوں مار کر
کھاوے ماس جو کوئے

(۵) کارن سوادے نفس دے
جاناں ذبح کرائے
جنہوں کوئی مار ہی
پھر اوبھی کو ہسی آئے

(۶) گگو بھینے نے مرغیاں
جو ہوئے جیوان غریب
نہ پر چھری حرام ہے
کھاون تنہاں پلیت

(۷) بے زبان پر چھری حرام
قیامت لیکھا رہیا امان
جیہا کرے تنہیا ہی پاوے
ہتھیں ہتھیں جھگڑ چکاوے

کبیر صاحب کے شبد ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) ان جھٹکا اُن بسمل کینا
دیا دوہاں تھیں بھاگی
کہے کبیر سنو بھائی سادہو
آگ دوہاں ٹھہر لاگی

(۲) کبیر زوری کئے ظلم ہے کہتا نام حلال
دفتر لیکھا مانگئے تب ہوئے کون حلال

(۳) کبیر جیہاں جو ماریں زور کر کہتے ہیں حلال
دفتر دے جب کاڈھسی ہوگا کون حوال

کوڑ بولے مردار کھاتے۔ اوروں کو سمجھاون جاتے۔
(ماجھ راگ کی وار)

سجنو۔ جو بھائی ماس بھکشن کرنے والے اُلٹے گیانی دوسروں کو اپدیش دینے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ گوربانی کے ان شبدوں پر ذرا وچار کریں۔

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت۔
جو رت پیویں مانساں تن کیوں نرمل چیت

جس پرکار کپڑے پر خون لگ جانے سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے اُسی پرکار ماس کھانے اور خون پینے سے انسانوں کا من اپوتر ہو جاتا ہے۔

اے میرے سکھ ویرو۔ اگر آپ اپنے پوجیہ گوروؤں کی پوتر بانی کا سنمان یا پرچار کرنا چاہتے ہو تو اس کوریتی کو جلدی سے جلدی دور کرنے کا یتن کرو۔ اور یہ اعلان کر دو کہ ماس کھانے والا کبھی سچا گیانی اور اپدیشک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سچا سکھ وہی ہے جو گوروؤں کے بتائے ہوئے مارگ پر چل کر اپنے جیون کو پوتر کرے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ گورسکھ مبت چلو گورچالی۔

سول ملٹری اور ہندو اخبار کی غلط فہمی

سیکرٹری ہندو مسلم سکھ ڈیفنس کمیٹی قادیان کا بیان

"روزنامہ "ہندو" نے سول ملٹری کا حوالہ دے کر ایک مختصر سا آرٹیکل لکھا ہے۔ کہ قادیان میں احرار کا مصری وغیرہ کی امداد کرنے کا واحد مقصد یہ ہے۔ کہ اپنی کھوئی ہوئی عزت اور ہر دلعزیزی کو واپس کر سکیں۔ جسکو پڑھکر مجھے ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ان ہر دو اخباروں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کروں۔ اس لئے کہ یہ مضمون پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ قادیان کے صحیح حالات سے واقف نہیں۔ اور نہ ہی صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قادیان میں جس وقت سے مرزائیت نے زور پکڑا ہے۔ اور بالخصوص جب سے مرزا محمود خلیفہ مقرر کیا گیا ہے۔ کوئی صبح ایسی نہیں ہوئی۔ کہ قادیان کے ہندو۔ سکھ۔ اور غیر مرزائی مسلمانوں پر ظلم و ستم ایجاد نہ کیا گیا ہو جس وقت سے مجلس احرار کا دفتر یہاں قائم ہوا ہے۔ ہندو۔ سکھ۔ غیر مرزائی مسلمانوں کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ وہ اپنی مظلومیت کی فریاد کو حکومت کے کان تک پہنچا سکیں۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں تھی۔ جس وقت عبدالرحمٰن مصری اور ان کے ساتھیوں پر قتل کا حملہ ہوا ہے۔ تو آپ لوگ یقین جانیئے کہ اگر اس وقت احرار اپنے رضا کاروں کو مصری اور ان کے ساتھیوں کے گھروں کی حفاظت کے لئے نہ بھیجتے۔ تو یہ سب کے سب مرزا محمود کے تشدد کا شکار ہو جاتے۔ اس کے بعد یہاں کی ہندو مسلم سکھ آبادی کو یہ چیلنج ہوتا۔ کہ یا قادیان کو چھوڑ کر باہر چلے جائیں۔ ورنہ ہر آنے والی مصیبت کا شکار بننے کے لئے تیار رہیں۔ چونکہ آپ لوگوں کو کبھی قادیان رہنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اور یہاں کے مظالم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے ورنہ آپ کبھی احرار قادیان کے متعلق اس قسم کا نوٹ شائع نہ کرتے ہیں۔ آپ دونوں صاحبان سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ آپ خود یہاں تشریف لائیں۔ اور قادیان کے حالات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایسی غلط فہمی سے محفوظ رہیں۔"

(دھرت رام سیکرٹری ہندو مسلم سکھ ڈیفنس کمیٹی قادیان)

گوروکل دھرم شالا رشی کیش

دانیوں کی سوچی

رشی کیش میں دھرم شالا بنوانے والے دانیوں کی لسٹ مندرجہ ذیل ہے۔ یہ دھرم شالہ یاتریوں کے آرام کے لئے بنوائی جا رہی ہے۔ برآمدے سمیت ہر ایک کمرے کی لاگت -/۸۰۰ ہے دانی کے نام کا پتھر کمرے پر لگا دیا جائیگا۔ اس لسٹ میں وعدے بھی شامل ہیں:-

(۱) شری بابا رام سنگھ جی	-/۵۰۰۰
(۲) شری رام دیا جگل کشور جی	-/۸۰۰
(۳) شری دیوان ٹیکھراج جی	-/۸۰۰
(۴) شری رام جی داس جی	-/۵۰۰
(۵) شری ماتا پرشاد جینا بھو جی	-/۸۰۰
(۶) شری جمنا داس جی	-/۸۰۰
(۷) شری بیا لال جی بھگن لال جی	-/۸۰۰
(۸) شری رام شرن داس جی وکیل	-/۲۰۰
(۹) شری نتھا مل اینڈ سنز	-/۸۰۰
(۱۰) شری لبھو مل سندر مل اینڈ سنز	-/۸۰۰
(۱۱) شری گوپال داس جی	-/۸۰۰

ہم دھرم شالہ میں سترہ کمرے بنوا رہے ہیں دانی مہانو بھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وے دھرم شالا جلدی ہی بنوانے میں امداد کریں۔ سب طرح کی خط و کتابت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی کے نام سے ہونی چاہیئے

(رستیہ ورت۔ مکھیہ ادھشٹھاتا)

منتری نظام آریہ پرتی ندھی سبھا پر مقدمہ

ہوبلا تعلقہ اودگیر کے قتل کا چالان ضلع بیدر میں پیش ہوا ہے۔ اب تک وہ ملزمین جو اس واقعہ کے بانی ہیں۔ یعنی خواجہ مفرور وغیرہ کو اب تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ ردرچاند (جو خواجہ مفرور کا باپ ہے) کو بھی ملزم نہیں بنایا گیا۔ جو اس فساد کا بانی ہے۔ جو بھی لوگوں کو ہوبلا کے واقعات کہہ کر کہ اگر تم مسلمانوں کے خلاف گواہی دے دو۔ تو ہوبلا بنادوں گا۔ لیکن پولیس ایسے شریر النفس بدمعاش سے پابند ضمانت و محلکہ مناسب نہ سمجھ کر شریمان پنڈت بنسی لال جی وکیل ہائی کورٹ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کو ۱۵ اور پانچ دیگر کو جو اس مقدمہ میں ہیں۔ دفعہ ۱۰۷ پابند ضمانت و محلکہ چالان عدالت منصفی اودگیر میں پیش ہوا ہے۔ چالان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ بنسی لال مشورہ کر کے ان معصوم و غریب مسلمانوں سے ہوبلا کا بدلہ لینے والے ہیں (نامہ نگار)

اظہار شکریہ

میرے پینز دھرمن بی۔ ایس سی کی ۲۲ برس کی عمر میں ٹائیفائڈ اور نمونیہ سے اکال مرتیو کے متعلق میرے پاس آریہ سجنوں اور آریہ سماجوں کے اس قدر خطوط کثرت سے آ گئے ہیں۔ کہ میرے لئے سب کو جواب دینا مشکل ہے۔ میں تمام آریہ بھائیوں کا اظہار ہمدردی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں واقعی اس عالم ضعیفی میں اس قدر ہونہار سدا چاری آگیا کاری نوجوان لڑکے کا دیوگ ناقابل برداشت ہے۔ پرنتو ایشوری اچھیا کے آگے سر جھکاتے ہوئے میں نے ۵ اگست کو ماتم ختم کر کے ۷ اگست سے پرچار کا کام آرمبھ کر دیا ہے۔ اور برابر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرتا رہوں گا۔ میں تمام آریہ بھائیوں کا مشکور ہوں۔ جنہوں نے میرے ساتھ اظہار ہمدردی کر کے میرے غم کو گھٹایا ہے اور مجھے پھر کاریہ کھیشتر میں اترنے کا سامان بہم پہنچایا

(مہتہ جیمنی ویدک مشنری)

آریہ یووک سنگھ دہلی کا چناؤ

آریہ یووک سنگھ دہلی کا چناؤ حسب ذیل ہوا پردھان سنترکشک۔ مہاراج کمار سدرشن سنگھ جی آف شاہ پورہ۔ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی لالہ نرائن دت جی۔ لالہ گیان چند جی ٹھیکہ دار۔ لالہ پیارے لال جی رئیس دہلی پردھان۔ پرمھ شری ونود جی شاستری ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی اپ پردھان بابو برہما نند جی گپتا وشری ویدراج سول ہندی منتری۔ رام گوپال۔ اپ منتری۔ آر۔ ایس شرما

یوگیہ ور کی آوشکتا

ایک معزز برہمن پریوار کی کنیا کے لئے جس کی عمر پندرہ سال ہے۔ ہندی لکھی پڑھی اور گھر کے کام میں پاپنن ہے۔ ایک یوگیہ سدا چاری باسرالزام آریہ وچاروں کے برہمن ور کی ضرورت ہے۔ آمدن کم از کم ۵۰ روپے ماہوار ہو۔ گجرات جہلم اور شاہ پور کے ضلعوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

مہاشہ موہن لال صابن فروش ملک وال جنکشن ضلع گجرات

نویدن

اگر آپ خود یا آپ کے پریمی یا آپ کے خاندان میں کوئی پرش پوشیدہ امراض مردانہ مثلاً نامردی، جریان، احتلام وغیرہ یا کوئی دیوی زنانہ امراض مثلاً بانجھ پن۔ سیلان الرحم۔ سقاط حمل کی عادت بندش حیض یا قلت حیض۔ اختناق الرحم۔ کثرت حیض وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں اور بہت سا روپیہ عطائیانہ علاج پر برباد کر کے مایوس ہو چکے ہیں تو پرماتما کی کرپا سے مایوس نہ ہو جائیں۔ آپ ہی بذریعہ خط امراض کی پوری پوری کیفیت لکھ کر کے پشتی امرت اوشدھالیہ کی طرف رجوع کریں جو کہ مایوس العلاج مریضوں کے لئے بہترین امیدگاہ ہے۔ کیونکہ امراض مخصوصہ کا باقاعدہ دائمی شفا بخش علاج جس طرح خاص طور سے یہاں ہوتا ہے۔ دوسرے یہاں نہیں ہو سکتا۔

المشتہر حکیم ہنس لال ہجنی پروپرائیٹر پشتی امرت اوشدھالیہ کمام ضلع جالندھر پنجاب

پوران پول پرکاش اُردو

نصف قیمت پر — تھوڑے عرصہ کیلئے بھاری رعایت

شری ہتیشی علالوہری ایڈیٹر پرکاش (اکھنڈن سیریز) کی یہ وہ زبردست تصنیف ہے جس نے پورانکوں میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی تھوڑی کاپیاں بچ رہی ہیں۔ آدھی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ آج ہی منگوالیں۔ اسی طرح آریہ سماج کیا ہے؟ ۱ نارائن سوامی جی ۲ رویدک دھرم کی فضیلت ۳ رآستک متھ ۴ روانیشد ساں اودنکار ستوتر ۱ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۵ ر جین مت درپن ۸ رمورتی پوجا کی حقیقت ۴ رپریم مرلی ۸ رراز مسرت ۸ رمشعل ہدایت ۸ رجام محبت ۳ ربھی آدھی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ پورے سٹ کی قیمت -/۹/۳ ہے آپ صرف ۱۲/۱ آدھی قیمت اور درمحصول ڈاک ۲/۲ بھیجکر منگوالیں ایسی رعایت بار بار نہیں ملتی۔ آج ہی آرڈر بھیجدیں

پتہ ملنے کا:۔ ہتیشی علالوہری ایڈیٹر اخبار پرکاش لاہور

ضرورت ہے

ہمکو ایک سیکنڈ ہینڈ مشین آٹا کی ضرورت ہے فروخت کنندہ صاحب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

سیٹھ گھنشیام داس ریبھداس لوٹ منڈی ریاست بہاولپور اسٹیشن منڈی

اخبار کی بہار

شملہ ۳۰ ۔ اگست ۔ لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کے متعلق ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے مرکزی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا وفد اس ہفتہ ملے گا۔

ٹوکیو ۳۰ ۔ اگست ۔ چین کی جنگ اب خطرناک صورت اختیار کر جائیگی ۔ کیونکہ حکومت ...چین کو جاپان کے پنجہ سے بچانے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے ۔

بمبئی ۳۰ ۔ اگست ۔ ہڑتالیوں کے خلاف ...کا خاتمہ کرنے کے لئے گورنمنٹ بمبئی ایک ...ن بنا رہی ہے ۔

ایبٹ آباد ۳۰ ۔ اگست ۔ سرحد اسمبلی کے اس ...میں کانگرسی لیڈروں کو تحریک عدم اعتماد ...ہو جانے کا پورا الیقین ہے ۔ خان عبد الغفار ...سرحد اسمبلی کے متعدد ممبروں اور دیگر کانگرسی ...کے ہمراہ یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ مولانا ابوالکلام ...اور ...احیندر پرشاد بھی ایک دو دنوں تک ...جائیں گے ۔

امرتسر ۳۰ ۔ اگست ۔ شرومنی اکالی دل ...لاہور چھاؤنی کے مجوزہ بوچڑ خانہ کے خلاف ...ستیہ گرہ کرنے کی پیشکش کی ہے ۔

شنگھائی ۲۹ ۔ اگست ۔ جاپانیوں کی ...سے جو ہوائی جہازوں کے ذریعہ کی گئی ...ہزاروں چینی سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں ۔

...۲۹ ۔ اگست ۔ آج راد ھاسوامی مت سنگ ...کی ایک غیر معمولی میٹنگ دیال باغ میں منعقد ...جس میں ۲۰۰ ممبروں سے ۷۳ حاضر ہوئے ۔ مسٹر ...داس مہتہ سپرنٹنڈنٹ انجینیر پنجاب کو ...کثرت رائے سے مرحوم سر آنند سروپ صاحب ...کی جگہ ست سنگ سبھا کا صدر یا گورو ...منتخب کیا گیا ۔

شملہ ۲۹ ۔ اگست ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مہاتما ...گاندھی نے اپنی طرف سے انڈیمان کے بھوک ہڑتالیو ...کو سمجھایا ہے ۔ کہ بھوک ہڑتال فوراً ترک کر دیں ...ان کے مطالبات کی حمایت قوم کو حاصل ہو ...

شملہ ۲۹ ۔ اگست ۔ گورنمنٹ آف انڈیا ...نے آج دوپہر کے وقت ذیل کا اعلان شائع ...کیا ہے ۔

انڈیمان کے چیف کمشنر نے آج صبح اطلاع دی ...کہ ...کے سوائے تمام قیدیوں نے غیر مشروط ...طور پر ہڑتال ختم کر دی ہے ۔

مزید تحقیقات پر معلوم ہوا ہے ۔ کہ مہاتما ...جی کا تار ملتے ہی قیدیوں نے ہڑتال کھول دی ...جنہوں نے ہڑتال کر رکھی ہے ۔ ان کے متعلق معلوم ...

ہوا ہے ۔ کہ وہ بہت کمزور ہیں ۔ اس لئے کل کھولیں گے ۔

جموں ۳۰ ۔ اگست ۔ جموں میں آج بھی ہڑتال ہے ۔ پنڈت کرشن کانت مالوی ممبر اسمبلی اور ڈاکٹر اینے آج صبح ۸ بجے سرینگر پہنچے ۔ انہوں نے دو دفعہ وزیر اعظم سے ملاقات کی ۔ امید ہے ۔ کہ کل سمجھوتہ ہو جائیگا ۔

شیخوپورہ ۲۸ ۔ اگست ۔ جنڈیالہ شیر خان میں سکھوں نے جھٹکہ دیوان منعقد کرنے کا اعلان کیا ہوا تھا ۔ وہاں فساد ہو گیا ۔ اس میں ۳ مسلمان اور ایک سکھ ہلاک ہو گئے ۔

اوکاڑہ میں آریہ یووک سماج کی استھاپنا

اوکاڑہ میں آریہ سماج کی اوستھا شتھل دیکھ کر آریہ یووکوں نے اتساہ سے کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔ آریہ یووک سماج ستھاپت کر دی گئی ہے جس کا چناؤ حسب ذیل ہوا ہے ۔

سرپرست لالہ دلتو رام جی ۔ پردھان مہاشہ سکھپت رائے ۔ اُپ پردھان بابو جگموہن ناتھ ۔ منتری کرم چند شرما ۔ اُپ منتری مہاشہ ستیہ پال ۔ پرچار سیکرٹری مہاشہ جگت بندھو ۔ خزانچی پنڈت ننہ لال ۔ سیٹھ پرکھ بھان ۔ آڈیٹر بابو منموہن ناتھ بھلہ ۔ بابو ہرکشن لال ۔ لائبریرین ۔ مہاشہ ہیرالال

(کرم چند شرما منتری آریہ یووک سماج اوکاڑہ)

اظہار افسوس

شری مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے پِتا کی اکال مرتیو کا شوک سماچار سنکر اتیَنت کھید ہوا ۔ ایسے دلگداز جگر سوز واقعہ سے سب مہذب انسانوں کو قلق کا ہونا ایک امر لازمی ہے ۔ ہے اور میں تو خود زخم خوردہ ہوں ایسے ہولناک حوادث کی خبر سے میرے زخموں کا کھل جانا تو قدرتی بات ہے مجھے مہتہ جی سے اس رنج و غم میں دلی ہمدردی ہے ۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ مہتہ جی اور سرگباشی عزیز کے دیگر سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں ۔

(گنپت داس آنند سیالکوٹی)

آریہ سماج بھارت نگر سندرشن نگر کا ریزولیوشن

لاہور چھاؤنی میں جو بوچڑ خانہ کھل رہا ہے آریہ سماج بھارت نگر سندرشن نگر لاہور اس کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتا ہے ۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے ۔ کہ وہ اس بوچڑ خانہ کی قائمی کی اجازت نہ دے ۔

(رنویدک مدن لال اُپ منتری سماج ہذا)

آریہ جگت

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی کا سماروہ

(۱) آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی ماہ ستمبر کے شروع میں ہوئی ہے ۔ اس شبھ اوسر پر شری سوامی سردانند جی ۔ سوامی ویدانند جی ۔ سوامی نیتیا نند جی ۔ سوامی کرشنانند جی ۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی ۔ پنڈت بدھ دیو جی ۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی پروفیسر تارا نند جی بھجنیک ۔ مہاشہ دلیپ راج جی ۔ مہاشہ مہر چند جی ۔ مہاشہ پرکاش جی ۔ مہاشہ ہیرا نند جی اور دوسرے بھی کئی ایک ودوان تتھا بھجنیک پدھاریں گے ۔

(۲) اُتسو رام باغ والے کشادہ میدان میں ۴ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک منایا جاوے گا ۔ اتسو کے ساتھ ساتھ دھرم سمیلن ۔ راشٹریہ بھاشا سمیلن ۔ سنگیت سمیلن ۔ دلت اودھار سمیلن ۔ وغیرہ بھی کئے جاویں

(۳) اس کے علاوہ یتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو انعامات دیئے جاویں گے ۔ اور آریہ ویایام شالہ کے کھلاڑیوں کی کھیلیں ہوں گی ۔

(۴) آریہ سماج کے نیتاؤں کے علاوہ سندھ کی دوسری سوسائٹیوں کے نیتاؤں کو بھی تقریروں کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے ۔ جن کے نام جلدی پرکاشت کئے جائیں گے ۔

(۵) پرانتیک سندھ آریہ سمیلن ۸ سے ۱۰ ستمبر تک اردھ شتابدی کے ساتھ ہی منایا جائے گا ۔ جس کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں ۔

(تارا چند گاجرہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ)

آریہ سماج پھلرون کا ریزولیوشن

آریہ سماج پھلرون کے سادھارن اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

یہ جلسہ لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہوا گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے ۔ کہ وہ جلد از جلد اس سکیم کو بند کر دے ۔

(۲) ہائیکورٹ ریاست جموں کے گئو کشی کے فیصلے کے خلاف صد ائے احتجاج بلند کرتا ہے اور شری مہاراج صاحب جموں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں پڑ کر ہندو جنتا کی بے چینی کا کارن ...

یہ جلسہ مہتہ جیمنی جی کے پِتا کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے ۔

(منتری آریہ سماج پھلرون)

آریہ سماج بٹالہ کی طرف سے مذمت

آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ کا یہ جلسہ زیر صدارت لالہ سکھ رام جی اُپ پردھان ۔ لاہور چھاؤنی میں کھلنے والے بوچڑ خانہ کو نہایت حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف ہندو ۔ سکھ رعایا کے دھارمک جذبات ہی مجروح ہوتے ہیں ۔ بلکہ اقتصادی طور پر سب کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ پنجاب ایک زراعتی صوبہ ہے ۔ اس میں رہنے والوں کا زیادہ تر حصہ زراعت پر ہی گذارا کرتا ہے ۔ اور اس کے جاری ہونے پر صوبہ میں گائے ۔ بیلوں کی بالکل کمی ہو جائے گی جس سے کہ کاشت کے کام میں زبردست روک پیدا ہو جاوے گی ۔ اس لئے گورنمنٹ پنجاب سے پر زور اپیل کرتا ہے ۔ کہ اس آنے والی آفت سے صوبہ کو بچانے کے لئے اس بوچڑ خانہ کو جلد از جلد ہمیشہ کے واسطے بند کر کے رعایا کے دکھی دلوں کو خانت کرے ۔

نیز سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتا ہے ۔ کہ آپ اپنے خاص اختیارات سے اس بوچڑ خانہ کو بند کر کے رعایا میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کر کے مشکور فرما دیں ۔

(رچھپال لال اُپ منتری)

آریہ سماج ایبٹ آباد کے ریزولیوشن

(۱) آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ منعقدہ ۱۵ ۔ اگست میں سماج کی سادھارن کارروائی کے شروع میں سیوک رام یاتری منتری سماج نے آریہ مشنری شری مہتہ جیمنی جی کے ویوگیہ پِتا کی اکال مرتیو پر اتیَنت شوک پرگٹ کرتے ہوئے شری مہتہ جی تتھا اُن کے پریوار اور متروں سے ہمدردی کا ریزولیوشن پیش کیا ۔ جو کہ سرو سمتی سے سویکرت ہوا ۔

(۲) آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ منعقدہ ۲۲ ۔ اگست میں سماج کی سادھارن کارروائی کے پشچات مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے ۔ آریہ سماج کا اجلاس لاہور چھاؤنی میں کھولے والے ذبح خانہ کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتا ہے ۔ اور گورنمنٹ ...

پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ذبح خانہ کی تشکیم کو بہت جلد منسوخ کر دی جائے۔ کیونکہ اس سکیم سے مذہبی اور اقتصادی طور پر ہندوؤں اور سکھوں کو اور باقی لوگوں کو عموماً بہت دکھ ہوتا ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ حالات سنجیدہ صورت اختیار کر لیویں

یہ اجلاس سری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کی توجہ گؤ کی خودکشی کے بارے میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کیطرف منعطف کر کے مشکور کرتا۔ کہ مہاراجہ صاحب فوراً اپنے ہاتھ میں کام لیکر ہندو رعایا سے انصاف پروری کر کے اس ستیہ آگرہ کو آگے بڑھنے سے روکیں

(دیوک رام یارتی منتری آریہ سماج ایرٹ آباد)

آریہ سماج سنانواں کے سماچار

آریہ سماج سنانواں کے ۱۵ اکے جنرل اجلاس میں شریمان پوجیہ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے سپتر شری دینبر سیال شوک جنک مرتیو پر شوک کا پرستاؤ پاس ہوا۔ مہتہ جی سے پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پرماتما سے سورگباشی کی آتما کی سدگتی اور مہتہ جی اور دوسرے پس ماندگان کی شانتی کے لیے پرارتھنا کی گئی۔

(۲) لاہور چھاؤنی کے پاس جو گؤوں کا بھاری ذبح خانہ کھلنے والا ہے۔ اس سے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ پنجاب کے زراعتی صوبہ کو گؤوں اور دیگر مویشیوں کے ناش ہونے سے زراعت کو بھی نقصان پہنچے گا۔ اس لیے گورنمنٹ سے التماس ہے۔ کہ وہ اس ذبح خانہ کو نہ کھلنے دے۔

(۳) سنانواں کی پنچائت کا ووٹنگ ۱۳ کو ہوا۔ جس میں چوہدری کیولرام صاحب جاولہ۔ چوہدری ٹیکھراج جی۔ اللہ وسایا اور فتح محمد کامیاب ہوئے۔

(ٹیک چند سیکرٹری آریہ سماج سنانواں)

داتی اصحاب دراس طرف دھیان دیں

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ میں لاہور سے تقریباً ۲۲۵ میل جنوب مغرب کی جانب دریائے چناب اور سندھ کے درمیان واقعہ ہے۔ پنجاب کے ساتوں دریا اس ضلع کے جنوبی کونہ پر ملتے ہیں۔ یہ ضلع ۱۵۰ میل کے قریب لمبا ہے۔ اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ ہندو ۱۴ فی صدی کے قریب ہیں۔ اس تعداد میں دلت جاتی کے لوگ بھی شامل ہیں۔

یہ ضلع دریائے سندھ کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ بالمقابل غربی کنارہ پر ڈیرہ غازیخان کا ضلع ہے اس کے پرے بلوچستان کا علاقہ شروع ہوتا ہے۔ سورگباشی مشہور پنڈت گنگارام جی نے اس ضلع میں اپنی زندگی گذاری۔ اور انہوں نے سال ۱۹۱۸ء میں یہ یتیم خانہ قائم کیا۔ اس وقت سے تاحال

یہ اناتھ آلیہ یتیم بیکس اور دلت جاتی کے غریب بے یار و مددگار بالکوں کی رکھشا اور تعلیم کا بڑی جانفشانی سے انتظام کرتا چلا آیا ہے۔ اور کئی لڑکے پرورش پاکر بارو زگار ہو چکے ہیں۔ غیر اقوام کے لوگ ایسے بالکوں کو اپنی قوم میں شامل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس سنستھا کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں ۳۴ لڑکے ہیں۔ ان میں سے ۱۳ اچھوت جاتی کے ہیں۔ یہ سب کے سب لڑکے یا تو سکولوں میں پڑھتے ہیں یا دستکاری کا کام سیکھتے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) ۵ لڑکے گورنمنٹ انڈسٹریل سکول مظفر گڑھ میں دستکاری کا کام سیکھتے ہیں۔ ان میں سے ۴ مڈل پاس ہیں۔

(۲) ۳ لڑکے پرائیویٹ طور پر لکڑی کا کام سیکھتے ہیں۔ اور ایک درزی کی دوکان پر کام سیکھتا ہے

(۳) ۷ لڑکے گورنمنٹ ہائی سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان میں سے ایک چوتھا ہائی کلاس میں ایک ہشتم ڈ مڈل میں۔ ایک سیکنڈ مڈل میں۔ اور چار پانچویں جماعت میں پڑھتے ہیں۔

(۴) باقی لڑکے سب پرائمری سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔

اس یتیم خانہ کے اخراجات کا بار صرف دان پر ہے۔ اس لیے دانی پرشوں کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس یتیم خانہ کی بھی وقتاً فوقتاً امداد فرماتے رہا کریں۔

(المشتہر۔ انترنگ سبھا آریہ سماج مظفر گڑھ)

آریہ سماج ہرسہ مانسر کا جنم دن

آریہ سماج ہرسہ مانسر کا جنم دن ۱۵ ہاڑ کو بڑے پیار سے منایا گیا۔ سب سے پہلے ہون ہوئے۔ بعد میں منتری رگھوبیر سنگھ جی کا بچوں پر بھادشاہی دیا کھیان ہوا۔ بعد میں منگل ہوا۔ نیا چناؤ حسب ذیل ہوا۔ شریمان امرت رام جی شرما پردھان۔ ٹھاکر ... سنگھ جی منتری۔ دھرم دیو آپ منتری۔ ماسٹر گیانچند خزانچی۔ (۱) سرم دیو آپ منتری آریہ سماج ...

آریہ سماج ہنوڑ کا سالانہ چناؤ

پردھان — لالہ دلیس راج جی بناز
اُپ پردھان — لالہ ٹھاکر داس جی گپتا۔
منتری — لالہ ...رچند گپتا۔
خزانچی — ...سوم پرکاش بھی
سٹور کیپر — ...پرکاش جی۔
...چودھری دیارام جی (لالہ شنکر لال جی۔ مہاشہ ...رام جی۔ مہاشہ ہرم چند جی۔ مہاشہ بنارسی داس جی ...کدارناتھ جی سبھا سد نیت ہوئے۔
...آریہ سماج مندر ہنوڑ میں تیوہار رکھشا بندھن اتساہ ...دک منایا گیا۔

(کرشن چند گپتا منتری ہنوڑ)

آریہ سماج سمندری کے سماچار

آریہ سماج مندر سمندری میں ایک نومسلم کو شدھ کیا ...اس کا نام دھرمپال رکھا گیا۔ سب آریہ بھائی ...شہر نواسی بھائی آریہ سماج مندر میں حاضر ...تھے۔ کارروائی ختم ہونے کے بعد ...سب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مسٹر دھرمپال ...شکھشائیں دی گئیں اور ایشور سے پرارتھنا ...کہ اسے اب اس دھرم پر قائم رہنے کی شکتی دے۔ ...سماج مندر میں عرصہ دو ہفتہ سے سوامی نجا آتمانند ...ہوئے ہیں۔ ہر روز صبح ۶ بجے سے

...ے کر ۷ بجے تک کتھا ہوتی ہے جس کا اثر بچا جلوں پر بہت پڑ رہا ہے۔ سوامی جی سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ وہ یہاں کچھ عرصہ رہ کر کتھا کیا کریں۔

(۲) مورخہ ۱۵ اگست کو آریہ سماج مندر میں روزانہ ست سنگ اور ایک خاص میٹنگ ہوئی جس میں سب آریہ بھائی اور شہر نواسی بھائی بھی شامل ہوئے۔ سوامی جی کی کتھا کے بعد لاہور میں بوچڑ خانہ بنائے جانے کے برخلاف مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"آریہ سماج مندر کے روزانہ ست سنگ ... کی یہ خاص میٹنگ لاہور میں بوچڑ خانہ بنائے جانے کی سخت مذمت کرتی ہے اور اسے بری نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا سے یہ زبردست اپیل کرتا ہے کہ اس بوچڑ خانہ کو جلد از جلد بند کروا کر ہمارے دل کی بھڑکتی ہوئی آگ کو جلد شانت کیا جائے۔

(رگھوردیال آہوجہ منتری آریہ سماج سمندری)

آریہ مڈل سکول کوٹ سبزل کا نیا چناؤ

مورخہ ۱۸ اگست کو آریہ مڈل سکول کوٹ سبزل ریاست بہاولپور کی بالا منزل پر انتظامیہ کمیٹی کا ایک خاص اجلاس ہوا۔ لالہ تاراچند جی منیجر کا استعفےٰ کثرت آراء سے منظور قرار دیا گیا۔ سالانہ انتخاب کا مسئلہ زیر بحث آنے پر جملہ عہدوں کو اُڑا دیا گیا۔ اور لالہ کیول رام جی منتری آریہ سماج کو اُن کی بے غرضانہ

سرگرمیوں کے پیش نظر اتفاق رائے سے منیجر مقرر کیا گیا۔ سردار سندر سنگھ جی اور مہاشہ جیون رام جی اسسٹنٹ ہیڈ کلرک اور ممتحن مقرر ہوئے۔ سکول کا ایک وفد چندہ فراہمی کے لئے عنقریب سندھ جاوے گا۔ (نیاز مند ماسٹر ناگھ بھیا منیجر مڈل سکول)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج جہانیا منڈی ضلع ملتان۔ لالہ مادھو کشن صاحب وکیل خانیوال کی مرتیو پر ہارد شوک پرگٹ کرتی ہے۔ آریہ سماج جہانیا کے لئے مندر کی جگہ لیتے وقت لالہ جی نے کافی امداد دی تھی۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(اچھے لال آریہ پردھان آریہ سماج جہانیا منڈی)

آریہ سماج چیچہ وطنی کا سالانہ چناؤ

پردھان۔ مہاشے برکت رام جی منیجر کاٹن فیکٹری۔
اُپ پردھان۔ مہاشے سندر داس جی آڑھتی و چودھری لسکھا جی آڑھتی
منتری۔ حکیم پرمانند جی۔
اُپ منتری۔ مہاشے امیر چند جی آڑھتی۔
خزانچی۔ ڈاکٹر لاجپت رائے جی۔
پستکادھیکش۔ وید بھیا لال جی۔
نم ڈیٹر۔ مہاشے دیسراج جی ...

(پرمانند منتری آریہ سماج چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی

آریہ سماج مندر میں روزانہ پہانہ کال ہون یگیہ سندھیا آدی کی جاتی ہے جس میں ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج مندر میں ہری جن راتری ہندی پاٹھ شالا ہوتی ہے۔ جس میں پندرہ بیس بالک ہندی پڑھتے ہیں۔ پڑھانے کا کاریہ مہاشے بالکرشن جی منتری آریہ یوک سبھا اور مہاشے لیکھراج جی بڑی لگن سے کر رہے ہیں۔

آریہ یووک سماج کا ست سنگ ہوتا ہے۔ آریہ یووک کافی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ ۲۷/۷ کو مہاشے سیوا ساگر راج جی پردھان آریہ سماج ہذا کا سپتر جس کی آیو بیس روز کی تھی مرتیو ہو گئی جس کا ویدک ریتی انوسار انتیشٹی سنسکار کرایا گیا۔ یہاں تک بچوں کو زمین میں دبانے کا رواج تھا لیکن اب اس جگہ کئی بچوں کا انتیشٹی سنسکار کرایا جا چکا ہے۔

۹/۸ کو بابو دیوان چند جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار شری مہاشے پرتاپ سنگھ جی بھجنیک نے کرایا۔

۶/۸ کو شری مہاشے پرتاپ سنگھ جی بھجنیک سبھا بمعہ اپنی استری پریم وتی جی کے سماج مندر میں پدھارے اور تین چار روز تک پرچار کرتے رہے اور شریمتی

پریم وتی جی نے استری سماج میں پرچار کیا۔ بعد میں مہاشہ بالکرشن جی نے بھی بیدھار کر پرچار کیا۔
(دھرم لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج جتوئی کے سماچار

مورخہ ۸ اگست کو شریمان مہاتما ٹیک چند جی کی پردھانگی میں آریہ سماج جتوئی کا چناؤ ذیل پرکار ہوا۔

پردھان۔ لالہ نند لال جی حکیم۔ اپ پردھان چوہدری ادو مودا س۔ منتری۔ خوشحال چند اپ منتری۔ مہاشہ داسد یو جی۔ خزانچی۔ لالہ مولچند جی بھوجہ۔ پستکادھکش مہاشہ ٹیک چند جی سینیہ۔ علاوہ ازیں مہاشے موہن داس جی۔ لالہ رمیداس جی۔ لالہ کوڑا رام جی۔ اور لالہ دلیو یال جی انترنگ سبھاسد چنے گئے۔

(۲) مورخہ ۲۱ ۸ سے پراتہ منڈل آریہ سماج جتوئی میں برہد یگیہ کر کے وید چینی سپتاہ کا آرنبھ کیا گیا۔ جو بڑے سماروہ سے منایا جا رہا ہے۔

(۳) مورخہ ۲۲ ۸ کو ہندو ینگ جتوئی نے لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کی تعمیر کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر جلسہ منعقد کیا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ گورنمنٹ پنجاب سے التجا کی جاوے۔ کہ وہ اس تعمیر کو فوراً بند کرا دے۔ کیونکہ اس سے ہندو جذبات کے مجروح ہونے کے علاوہ پنجاب کے باشندوں کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔ اور زراعت کو زبردست دھکا لگے گا:۔
(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)

آریہ سماج ڈہوری کا پروٹسٹ

آریہ سماج ڈہوری کا یہ ہفتہ وار ست سنگ اس بوچڑ خانہ کو جو لاہور میں کھلنے والا ہے نہایت بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنر پنجاب اور وائسرائے ہند سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جلدی ہی اس بوچڑ خانہ کی تعمیر کو بند کر کے ہندوؤں کے نازک جذبات کو مشتعل ہونے سے بچا دیں:۔
(منتری آریہ سماج ڈہوری)

دینا نگر میں ہڑتال اور جلوس!

آج مورخہ ۲۵ر اگست کو دینا نگر میں ہندو یودک سبھا کے زیر اہتمام مکمل ہڑتال لاہور چھاؤنی میں کھلنے والے بوچڑ خانہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کی گئی۔ شام کے چار بجے ایک جلسہ سندر شری بال ماتا میں منعقد ہوا۔ لالہ کشمیرا مل دولت رام لالہ میلا رام کے علاوہ مسٹر مظفر علی شاہ شمس نے ایک مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا۔ جو کہ گئو ماتا کی جے کے نعرے لگاتا ہوا مختلف بازاروں میں سے ہوتا ہوا سندر شری بال ماتا میں ختم ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) اہالیان دینا نگر کا یہ عام جلسہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے لاہور چھاؤنی میں قصاب خانہ کھولنے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس میں فوری مداخلت کر کے ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے حکم کو منسوخ کرایا جاوے۔

(۲) اہالیان شہر کا یہ جلسہ ریاست جموں و کشمیر کے ہندوؤں اور سکھوں پر کئے گئے مظالم کی مذمت کرتا ہے۔ نیز مظلوموں۔ گرفتار شدگان اور ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے۔ اور دربار کشمیر سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ہڑتالیوں کے جائز مطالبات کو منظور کر کے ہندو جگت کو شانتی دے۔
رگھوناتھ لال اگروال سیکرٹری ہندو نویودک سبھا دینا نگر

آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۷ء لغایت یکم نومبر ۱۹۳۷ء ہونا نشچت ہوا ہے۔ بڑے بڑے ودوان اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے:۔
(لچھمن داس منتری آریہ سماج مظفر گڑھ)

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اپیوگی ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

- پورانوں کی کہانی بھرجی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱ر سینکڑہ للعہ
- ستیہ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ سناتنی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب — ۱ر سینکڑہ سے
- سینڈکی کو نرکام یادگار دت کی درگت بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) — ۱۴ر
- آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — عہ
- دیانند کون ہے: (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) — عہ
- شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — عہ
- نیوگ اور پورانک دھرم (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) — عہ
- سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) — ۱۴ر
- آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) — عہ
- پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی رجوعہ) — سے
- اوتار کا کارن شاپ بھوگ (از بھنڈاری لال جی پوران بھاسکر ڈنگہ) — ۱۴ر
- مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) — عہ
- شرادھ پرشناولی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) — ۱۲ر
- پورانک دھرم اور دھرم مارگ (از پریتم جی امرتسری) — ۱۲ر
- پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) — ۱۲ر
- ویدک دھرم کی دھجے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — ۱۲ر
- مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) — ۱۲ر
- شرادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) — ۱۲ر
- مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) قیمت — ر سینکڑہ عہ
- شاستر ارتھ ردیڑ یعنی ردیڑ میں پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات — ۱۲ر
- ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے۔ (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) — ۱۲ر
- بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — ۱۲ر
- مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) — ۱۲ر
- سناتن دھرم یا سماجک دھرم (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر) — ۱۲ر
- ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں:۔ (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اپدیشک) — ۱۲ر

اسلام میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

- ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی آریہ اپدیشک) قیمت ر سینکڑہ عہ
- مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) — ۱۲ر

رادھا سوامیوں میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

- رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہر چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر) قیمت ر سینکڑہ ۱۲ر
- رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی) — ۱۲ر

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

- آریہ سماج کیا ہے۔ (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت ر سینکڑہ ۱۲ر
- راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) — ۱۴ر
- سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) — عہ

المشتہر:۔ اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ओ३म्

تار کا پتہ آریہ ویر لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

THE ARYA VIR LAHORE

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

چندہ
سالانہ ...... سے ر
ششماہی ۲ عہ ر
غیر ممالک سے چندہ
للعہ

ایڈیٹر
مہر چند شرما

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۳ | ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۹۴ دیانندابد ۱۱۳ | نمبر (۵)

ترکِ وطن

(ٹنکارا سے رخصت ہوتے ہوئے بالک مول جی کے جذبات)

چھوٹتا ہے، جو وطن تھا جان سی پیارا مجھے
میں نہ ٹنکارا کو دیکھوں گا نہ ٹنکارا مجھے

تیاگتا ہوں تجھکو بے بس ہو کے ای پیارے وطن!
اب نظر آتا نہیں اسکے سوا چارا مجھے

کوئی طاقت ہی جو کرتی ہے مجھی تجھسے الگ
کھیل کر ہوں کا نظر آتا ہی یہ سارا مجھے

تو بھی میرے ساتھ دنیا میں امر ہو جائیگا
مِل سکا مرتیو کے بندھن سی جو چھٹکارا مجھے

جا رہا ہوں توڑ کر اپنے قفس کی تیلیاں
بند کر سکتا ہے اس میں کون دوبارا مجھے

کیا کہوں؟ کیونکر کہوں؟ سرشار دل کا ماجرا
ضبط کی طاقت نہ ہے فریاد کا یارا مجھے

(خاص)

جیمنی نم سرشار فرید پور سادات

شاستر ارتھ اور کھنڈن آتمک پرچار

آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند ایک ہاتھ میں وید اور ایک ہاتھ پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لیکر کاریہ کھشیتر میں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے جیون میں بڑے بڑے معرکے کے شاستر ارتھ کر کے ویدک دہرم کی فضیلت اور اویدک مت متانتروں پر اُس کی فوقیت کو اچھی طرح واضح کر دیا۔ ان کے ویدک دہرم کے سدھانتوں کے منڈن اور اوید مت متانتروں کے کھنڈن کے ویاکھیانوں اور شاستر ارتھوں میں ان کی اپورو دیوجے اور ورد دھیو کی پربھتا کا اتنا پربھاو پڑا تھا کہ پجاری لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں مورتیاں اٹھا کر دریا برد کرنی شروع کر دیں۔ اور آریہ سماج میں لوگ دھڑا دھڑ آنے لگے تھے۔ رشی دیانند پاکھنڈ کھنڈن اور شاستر ارتھوں کا کام رکھشپاتی تھے ستیہ کا منڈن اور استیہ کا کھنڈن وہ کسی بھی صورت میں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اودے پور کی لاکھوں کی آمدنی کی گدی پر آپ نے ٹھوکر مار دی۔ اور مورتی پوجا کا کھنڈن چھوڑنا منظور نہ کیا۔ مہاراجہ اودے پور کو پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے علمبردار اس رشی نے جواب دیا۔ کہ میں تمہاری ریاست سے ایک دن کی دوڑ لگا کر باہر جا سکتا ہوں۔ لیکن پرم پتا پرماتما کے راجیہ سے جنم جنمانتروں کی دوڑ سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں اُن کی آگیا سے کیسے باہر جا سکتا ہوں۔ جودھپور جاتے وقت آپ کو کہا گیا کہ وہاں کے لوگ بڑے کٹھور ہیں۔ کھنڈن زیادہ نہ کرنا۔ نرمی سے کام لینا۔ لیکن رشی جواب دیتے ہیں۔ میں پاکھنڈ کے پودوں کو قینچی سے قلم کرنا نہیں چاہتا جڑوں سے اکھاڑوں گا:۔

رشی کو پرچار کاریہ میں یہی سپرٹ ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ بریلی میں کمشنر عیسائیت کے کھنڈن پر چڑ جاتا ہے۔ رشی دوسرے دن اور زبردست کھنڈن کرتے ہیں جینیوں کے کھنڈن پر انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ آپ پر مقدمہ چلایا جانے والا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ دیانند کو توپ کے منہ کے آگے رکھ کر اڑا دیا جائے۔ تب بھی دیانند کے منہ سے وید کی شرتی ستیہ کا منڈن اور پاکھنڈ کا کھنڈن ہی نکلیگا۔ اینٹوں اور پتھروں کی بوچھاڑیں ہوتی تھیں۔ زہر ملتے تھے۔ تلواروں سے حملے ہوتے تھے لیکن رشی کا قدم آگے ہی بڑھتا تھا۔ اور آخر اپنے اس مشن کے لئے سینہ سپر ہو کر کام کرتے ہوئے جودھپور میں آپ کو ہلاہل وش کا پیالہ پیکر اس سنسار کو الوداع کہتے ہوئے اچھا پورن ہو کر چھوڑنا پڑا۔

آریہ سماج کو رشی نے اپنے اس مشن کی پورتی کے لئے ستھاپت کیا تھا۔ رشی کے بعد آریہ سماج نے اُن کے کام کو سرگرمی سے جاری رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب طرف آریہ سماج کا سکہ بیٹھتا گیا۔ پورانک دہرم، اسلام، عیسائیت وغیرہ مت متانتروں میں اتھل پتھل ہونے لگی۔ ویدک دہرم کے سامنے وہ سب اپنی پوزیشن وہی سمجھنے لگے۔ جو سورج کے سامنے چراغ کی ہوتی ہے۔ نئی نئی تاویلیں ہونے لگیں۔ آریہ سماج نے جہاں رشی کا انوکرن کرتے ہوئے ویدک دہرم کی فضیلت کا سنگھ ناد گونجا دیا۔ وہاں ویدک مت متانتروں کے کھنڈن اور شاستر ارتھوں اور مباحثوں میں ودہرمیوں کو پراست کر کے جنتا کا رُخ آریہ سماج کی طرف کر دیا آریہ سماجی اس وقت مٹھی بھر تھے۔ لیکن رشی کی سپرٹ کے مطابق سب مشکلات کے مقابلہ میں پرچار کر کے انہوں نے آریہ سماج کا گورو ایسا قائم کیا۔ کہ نہ صرف بھارت بلکہ امریکہ تک کے ودوان بھی چلا اٹھے۔ کہ "سنسار کا آگامی دہرم آریہ سماج کا ہوگا" یہ محض اس لئے کہ آریہ سماج نے ویدک دہرم کے منڈن اور اویدک مت متانتروں کے کھنڈن اور شاستر ارتھوں میں اویدک ودہرمیوں کو شکست پر شکست دے کر ویدک دہرم کی اُن پر مہانتا ثابت کر دی تھی۔

اگر یہ لہر آج تک اُسی طرح جاری رہتی۔ تو آج دیکھا کچھ اور ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد ہی آریہ سماجی لیڈروں نے دوسری وقتی تحریکوں اور پالیسیوں۔ ہردلعزیزی وغیرہ کی لہروں میں اور سنگھٹن کے چلانے کے لوبھ میں پڑ کر تاکہ چندہ وغیرہ میں کمی نہ ہو۔ کھنڈن اور شاستر ارتھوں کو بند کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج کے پرچار میں بڑی ہانی ہونے لگی۔ بھلا جس سوسائٹی نے ٹھیکہ ہی سنسار کی خرابیوں کو دور کرنے کا لیا ہو۔ وہ اگر اس کام کو چھوڑ بیٹھے تو خرابیاں دور ہونی تو کجا اور بڑھنی شروع ہو جائیں گی۔ کھنڈن اور شاستر ارتھوں کی لہر میں مذہبی دنیا میں جو میدان صاف ہوا تھا۔ وہاں پھر کانٹے دار جھاڑیاں اُگنے لگیں۔ اور آریہ سماج شتھل ہونے لگا۔ اسے محسوس کر کے ۱۹۳۳ء میں اردھ شتابدی نے اجمیر کے اجلاس میں پرستاؤ پاس کیا گیا جس میں شاستر ارتھوں اور کھنڈن آتمک ویاکھیانوں کا بند کرنا ہانی کارک بتاتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ ودوانوں سے نویدن کیا گیا۔ کہ وہ شاستر ارتھوں اور کھنڈن آتمک ویاکھیانوں کی لہر پھر چلا دیں۔ یہ پرستاؤ بڑی غور و خوض سے اردھ شتابدی پر آریہ سماج کے پرسدھ لیڈروں، ودوانوں اور پنڈتوں نے پاس کیا۔ اور اس کے بعد اس کی پورتی کے لئے یتن ہونے لگا۔ شاستر ارتھوں اور کھنڈن آتمک ویاکھیانوں کی لہر بڑھنے لگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ سماجوں میں بھی جیون اور جاگرتی کے چشمے نظر آنے لگے۔ پچھلے دو سالوں میں تو شاستر ارتھوں کا یگ ہی پھر آ گیا معلوم ہوتا تھا۔ آریہ ویر نے جہاں اس یگ کے لانے کے لئے خاص کام کیا۔ وہاں اس کے ہٹوس خاص نمبروں نے پورانک دہرم کا حقیقی فوٹو جنتا کے سامنے پیش کر دیا۔ پورانک پنڈت لاجواب تھے۔ شاستر ارتھوں میں آریہ پنڈتوں کے سامنے وہ ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ اور تحریری اعتراضوں کا جواب بھی اُن کے پاس نہیں تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں پورانکوں نے شاستر ارتھوں اور کھنڈن کے بند کرنے کا واویلا کرنا شروع کر دیا۔ وہاں ساتھ ہی شاستر ارتھوں میں ویاکھیانوں اور لیکھوں میں رشی دیانند کو صلواتیں سنانے اور ان پر پھبتے لاچھن لگانے میں اور شور و شر کرنے میں اپنی سلامتی سمجھی جانے لگی۔ گوپال مصر جیسے رذیل پھکڑوں سے گندی گالیوں پر رشی دیانند پر باجیانہ حملوں سے پُر کتابیں لکھوائی گئیں۔

اب ایسی حالت میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آریہ لیڈر اس خرابی کو دور کرتے۔ اور ایسا پربندھ کرتے۔ کہ شاستر ارتھوں میں پورانکوں پنڈتوں کی اسبھیتا اور ان کے گندے لٹریچر کا سلسلہ ختم ہوتا۔ آریہ سماج کے اب بھی سرسالی درجنوں مناظرے میرزائیوں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ کہیں ایسی شکایت نہیں ہوتی۔ نہ گند بکھرتا ہے۔ نہ کوئی جھگڑا ہوتا ہے۔ شانتی پوروک سب کاروائی ہوتی ہے۔ مگر پورانکوں نے محض اس لئے کہ شاستر ارتھوں اور کھنڈن آتمک تحریری اور تقریری آریہ سماج کے پرچار کا جواب دینے میں وہ اشکت ہیں۔ یہ گالی گلوچ اور رشی دیانند پر جا بیجا حملے کرنے وغیرہ کا ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ تاکہ شاستر ارتھ اور کھنڈن آتمک پرچار بند ہو۔ آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب کو اس خرابی کو دور کرنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ کچھ مہانو بھاو اُس شخص کی طرح جس کے ناک پر مکھی بیٹھی تھی تو اس نے مکھی اُڑانے کی بجائے ناک کا ہی صفایا کر دیا تھا۔ اس خرابی کو دور کرنے کی بجائے شاستر ارتھ بند کرنے کا ہی راگ الاپ رہے ہیں۔ اس کا سری گنیش سارودیشک سبھا کے پچھلے ایک اجلاس میں جس میں پروفیسر اندر جی کا آریہ سماج کے دستار کے لئے یتن سال کا کاریہ کرم یا پروگرام پاس ہوا۔ اس پروگرام میں جس میں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری تک آریہ سماجیوں کی تعداد دگنی اور آریہ سبھاسدوں کی دس گنی رکھی گئی ہے۔ آریہ سماجوں سے پرینا کی گئی ہے۔ کہ اپنے دہرم اور مبھیوں سے سنگھرش سے بچایا جائے۔ اس سنگھرش سے بچنے کا مطلب صاف یہی ہے۔ کہ انیہ دہرمیوں سے شاستر ارتھ اور اُن کا کھنڈن آدی نہ کیا جائے۔ اس کے بعد شری سوامی ستیتنترا نند جی کا ایک لیکھ شاستر ارتھوں کے خلاف پرکاش ودیفارمر میں چھپا ہے۔ جس پر اور اخبار جاگرت لائل پور کی بھی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے بھی اُسے پرکاشت کر کے اُس پر خوشنودی کا نوٹ لکھا ہے۔ سوامی جی کے اس لیکھ کا جواب آریہ مسافر میں سوامی رودرانند جی نے دے کر شاستر ارتھوں کے حق میں لکھا۔ اب اس کے جواب میں پچھلے ہفتہ کے ریفارمر میں شری پنڈت وشوناتھ جی پردھان آریہ سماج لائلپور کا مضمون چھپا ہے جس میں ایک طرح سے موجودہ شاستر ارتھوں کے خلاف لکھ کر سوامی ستیتنترانند جی کی پشٹی کی گئی ہے۔ میں اس وشے پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ شاستر ارتھوں کے ورودھ پرچار کیا جا رہا ہے۔ اور صرف پورانکوں کے شاستر ارتھوں میں خرابی کو دور کرنے کا یتن کرنے کی بجائے ناک کی مکھی نہ اُڑا کر ناک کا ہی صفایا کرنے کی طرح شاستر ارتھ بند کر دینے کی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو ترغیب دی جا رہی ہے۔ اس کے لئے میں یہ نوٹ آف وارننگ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور آریہ سماج کے سب ہتیشیوں آریہ ویروں اور آریہ نوجوانوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ شاستر ارتھوں اور کھنڈن آتمک پرچار کی لہر کو کبھی نہ بند ہونے دیں۔ پرچار کا یہ بہترین سادھن ہیں۔ پورانک ان کا ورودھ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ آریہ سماج کے اعتراض کا جواب دینے میں اسمرتھ ہیں۔ اور شاستر ارتھوں میں پورانک پنڈت پورانک سدھانتوں کو ستیہ سدھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہی وہ گند بکھیرتے ہیں۔ اور شرارت کرتے ہیں۔ انکی اس گند بکھیرنے اور شرارت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور ایسی فضا اور حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ انہیں ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور شاستر ارتھ ستیہ اسنہ نرنے اور ودوانوں کی بحث تک ہی محدود رہیں۔ یہ نہ کر کے انہیں بند کر دینا تو آریہ سماج کے پرچار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانا ہے۔ پچھلے کچھ سال شاستر ارتھ اور کھنڈن کو بند کر کے آریہ سماج نے جو خمیازہ بھگتا۔ اور ہانی اٹھائی۔ اس کا احساس کر کے ہی اردھ شتابدی اجمیر پر انکی لہر پھر چلانے کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ بھائیوں سے پرینا کی گئی۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اردھ شتابدی اجمیر کے پرستاؤ، پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے علمبردار مہرشی دیانند کی سپرٹ اور ابتدائی ایام کے آریہ ویروں کے کاریہ کو سامنے رکھ کر شاستر ارتھوں اور کھنڈن کی لہر کو کسی صورت میں بند نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ ویدک دہرم پرچار اور ستیہ استیہ نرنے کے لئے یہ اشد ضروری ہیں:۔

(مہر چند شرما)

ہفتہ وار
اخبار —— "آریہ ویر" —— لاہور
۹ ستمبر ۱۹۳۷ء

"نعرۂ مستانہ - ڈھادو بوچڑخانہ"

مذکورہ بالا آواز تھی - جس سے ۴ ستمبر کو لاہور کے در و دیوار گونج رہے تھے - لاہور کے آریوں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے اس دن نہایت زبردست ہڑتال کی - شام کو شاندار جلوس نکالا گیا جس میں ہزاروں ہندو، سکھ، اور مسلمان لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے خلاف گیت گا رہے تھے - نعرے لگا رہے تھے - جن میں ایک یہ نعرہ "نعرۂ مستانہ ڈھادو بوچڑخانہ" بھی تھا - شام کو موری دروازہ کے باہر ایک لاکھ ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت سردار کھڑک سنگھ جی ہوا - جس میں بوچڑخانہ کے خلاف زبردست تقریریں کی گئیں - پچھلے انتخابات پر پنڈت جواہر لال کی آمد پر اتنی حاضری ہوئی تھی - ورنہ شاذ و نادر اتنی حاضری کا کوئی جلسہ ہوتا ہے - اس جلسہ میں سردار کھڑک سنگھ جی نے اعلان کیا - کہ اگر یہ بوچڑخانہ بند نہ کیا گیا - اگر گورنمنٹ کو ہوش نہ آیا - تو میں پہلا شخص ہونگا - جو آگے آؤں گا - . . . .

. . . . کیونکہ بوچڑخانہ کھلنے سے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں سب کو نقصان پہنچیگا -

۴ ستمبر کو "ڈھادو بوچڑخانہ" کا نعرہ صرف لاہور تک ہی محدود نہیں رہا - بلکہ اس دن پنجاب کے ہر شہر و حصہ میں ہڑتالیں کی گئیں - جلوس نکالے گئے - جلسے کئے گئے - اور ان میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا -

"اہالیان (شہر کا نام) کا یہ عام جلسہ لاہور چھاؤنی میں زیر تعمیر بوچڑخانہ کے خلاف اپنی پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے - اور حکومت پنجاب اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے - کہ اس بوچڑخانہ کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے - کیونکہ تمام پنجابیوں کی خواہ ہندو ہوں یا مسلمان یا سکھ وغیرہ زراعت پیشہ ہوں یا غیر زراعت پیشہ - اس مطالبہ میں ہم آواز اور متفق ہیں - اور حکومت پنجاب اور حکومت ہند کو یقین دلانا چاہتے ہیں - کہ اگر انہوں نے اس تجویز کو ترک نہ کیا - تو پنجابی اس ایجی ٹیشن کو کسی بھی پر امن اور جائز حد تک لے جانے کے لئے مجبور ہو جائیں گے" —— یہ ریزولیوشن پنجاب کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے جذبات کا حقیقی فوٹو ہے - ۴ ستمبر کو بوچڑخانہ کے خلاف پنجاب کے ہر شہر اور حصہ میں ان عالمگیر ہڑتالوں - جلوسوں اور جلسوں اور بڑھے ہوئے اشتعال اور بھڑکے ہوئے جذبات کو ملحوظ رکھ کر گورنمنٹ ہند کا فرض تھا - کہ فوراً اعلان کر دیتی - کہ بوچڑخانہ نہیں کھولا جائے گا - پنجاب گورنمنٹ نے ۴ ستمبر کے پہلے ہی بڑھتی ہوئی ایجی ٹیشن دیکھ کر گورنمنٹ ہند سے اس بوچڑخانہ کے پنجاب میں نہ کھولنے کی سفارش کر دی تھی - مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ گورنمنٹ ہند نے پنجاب گورنمنٹ کی سفارش کو بھی طرح نظر انداز کیا ہے - اور الٹا بوچڑخانہ کے فوائد کا سہرا دے کر آریہ ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا اعلان شائع کیا گیا ہے - پنجاب کے آریہ ہندو و سکھ اور مسلمان اس امید میں تھے - کہ گورنمنٹ ہند پنجاب میں بوچڑخانہ کے متعلق بڑھتی ہوئی عالمگیر بے چینی کو اس سکیم کو ترک کر کے دور کر دے گی - مگر الٹا اس کے اعلان سے اشتعال اور ہیجان بڑھ گیا ہے -

اب ان حالات میں گورنمنٹ پنجاب کا فرض ہے - کہ وہ محض سفارش تک اپنے دائرہ کو محدود نہ رکھے - بلکہ صاف طور پر گورنمنٹ انڈیا کو بتا دے - کہ وہ بوچڑخانہ کی ذمہ واری اپنے اوپر لینے کو تیار نہیں - یونینسٹ گورنمنٹ کے ہندو و سکھ وزرا سر چھوٹو رام - مسٹر منوہر لال اور سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ اور اس پارٹی کو سہیوگ دینے والے راجہ نریندر ناتھ وغیرہ کا فرض ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ کو مجبور کر دیں - کہ یا تو وہ گورنمنٹ ہند پر زور ڈال کر بوچڑخانہ کو بند کرا دے - یا مستعفی ہو جائے اگر یونینسٹ گورنمنٹ کے زور دینے کے باوجود بھی گورنمنٹ انڈیا نہ مانے - اور یونینسٹ گورنمنٹ بھی مستعفی نہ ہو - تو ہندو و سکھ وزیروں اور دوسرے ہندو سکھ ممبروں کا دھارمک فرض ہے - کہ وہ فوراً اس گورنمنٹ سے استعفیٰ دے کر علیحدہ ہو جاویں -

گورنمنٹ ہند کے متعلق انتہائی افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے - کہ وہ اپنے رویہ سے پنجاب گورنمنٹ کے لئے ہی نہیں - بلکہ سارے بھارت ورش کے لئے مشکل پیدا کر رہی ہے - اس کا شاید خیال ہو - کہ ایجی ٹیشن ٹھنڈی پڑ جائے گی - اور سائنٹیفک طریقوں سے گئو ونش اور دوسرے مفید مویشیوں کو بجلی کی مشینوں سے ہلاک کرنے والا یہ لعنتی بوچڑخانہ جو یو - پی اور سی - پی میں نہ کھل سکا - پنجاب میں کھل جائے گا - مگر ۴ ستمبر کے پنجاب کے آریہ ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے عالمگیر پروٹسٹ اور صاف اعلان کے باوجود بھی کہ "اگر اس تجویز کو ترک نہ کیا گیا - تو پنجابی اس ایجی ٹیشن کو کسی بھی پر امن اور جائز حد تک لے جانے کے لئے مجبور ہو جائیں گے" کسی کا ایسا خیال کرنا حماقت ہے -

جس بوچڑخانہ کی مخالفت میں ڈاکٹر گوکل چند جی جیسے ہندو لیڈر جو پچھلی پنجاب منسٹری میں منسٹر تھے - یہ اعلان شائع کر رہے ہوں - کہ وہ سب سے پہلے ستیہ آگرہ کے جتھے کی رہنمائی کریں گے جس ایجی ٹیشن میں دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی ستیہ آگرہ کے لئے جتھا لے جانے کے لئے تیار ہو رہے ہوں - فخر قوم سردار کھڑک سنگھ جس تحریک کے لئے اعلان کر چکے ہوں - کہ وہ سب سے پہلے بوچڑخانہ بند کرانے کے لئے ستیہ آگرہ کرنے کے لئے میدان میں نکلیں گے - جس بوچڑخانہ کو بند کرانے کے لئے پنجاب کا ایک ایک آریہ ہندو سناتنی، سکھ بچہ تن من دھن سے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہو

جے بولو - بھائی - جے بولو

(از قلم شیریں بیان ماسٹر میلا رام جی برق بی اے شاہ پور)

نشکلنک برہمچاری دی
بھارت دے ہتکاری دی
وِدّیا دے بھنڈاری دی
جے بولو —— بھائی —— جے بولو

بھگوی جھنڈی والے دی
ویداں دے متوالے دی
بھگتی کرنے والے دی
جے بولو —— بھائی —— جے بولو

یوگی اور تپسوی دی
دیانند ورچسوی دی
ستیہ وادی تیجسوی دی
جے بولو —— بھائی —— جے بولو

تم ہٹانے والے دی
وہم چھڑانے والے دی
گیان سکھانے والے دی
جے بولو —— بھائی —— جے بولو

ویر اور نوجوان جنکی خاطر جان ہتھیلی پر سر دیکر جان پر کھیلنے کو تیار ہوں جس کی مخالفت میں مسلمان بھی ہندوؤں کا ساتھ دے رہے ہوں اور کانگریس مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو جس کے خلاف ہوں۔ دنیا کی کوئی شکتی اس بوچڑ خانہ کو کسطرح نہیں بنا سکتی۔

گورنمنٹ ہند کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ گریبان میں منہ ڈال کر ساری پوزیشن پر اچھی طرح غور کرے۔ اور جلد از جلد بوچڑ خانہ کی سکیم کے ترک کرنے کا اعلان کرے۔ پنجاب کے آریہ ہندو سکھ سناتنی۔ مسلمان کانگریسی۔ غیر کانگریسی۔ زراعت پیشہ۔ غیر زراعت پیشہ سب نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ بوچڑ خانہ کو بند کرا کر دم لیں گے "ڈھا دو بوچڑ خانہ" آج سارے پنجاب کا نعرہ سنتا ہے۔ اس کے لئے پنجابی ہر ممکن قربانی کرنے سے گریز نہ کریں گے۔ اس تحریک کو چلانے کے لئے آل پنجاب کمیٹی بن گئی ہے۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ صورت حالات سلجھ جائیں۔ اور یہ بوچڑ خانہ بغیر ستیہ گرہ کے ہی بند ہو جاوے۔ وہ پنجابی آریہ ہندو سناتنی۔ سکھ۔ مسلمان اس کمیٹی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور انتظار کر رہے ہیں۔ اشارے کی دیر ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں کے جتھے بوچڑ خانہ بند کرانے کے لئے ستیہ گرہ کرنے کے لئے مارچ کر دیں گے۔ گورنمنٹ ہند کو بوچڑ خانہ بند کرنا پڑیگا۔ ویسے ہی پنجاب کے آریہ ہندوؤں سناتنیوں سکھوں مسلمانوں کے مطالبہ کو مان کر بند کر دے۔ یا اپنی طاقت کی نمائش کر کے جیلیں بھر کر بند کرے۔ یہ اس کے اختیار میں ہے مگر بہتر یہی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند فوراً بوچڑ خانہ بند کرے۔ [illegible] ناراضگی اور سنشورش کے بچاؤ نہ بڑھ جائے۔

گورنمنٹ اور کانگریسیوں کے سہیوگ دیش میں بڑی اچھی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اسے خراب نہ ہونے دے۔ ہماری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ یہ عیسائی گورنمنٹ تدبر اور دانشمندی سے کام لیکر حل کر دے اور فوراً اعلان کر دے۔ کہ لاہور چھاؤنی میں بوچڑ خانہ کھولنے کی سکیم ترک کی جاتی ہے۔ پنجابی ماتر اس کے لئے اس کے مشکور ہوں گے۔ ایسا کرنے سے وہ پنجاب گورنمنٹ کو بھی مشکل سے بچا لے گی۔ ورنہ یہ بوچڑ خانہ کا سوال اس کے لئے بہت مہنگا پڑے گا۔ پنجاب کے آریہ ہندوؤں۔ سناتنیوں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی مخالفت کی موجودگی میں بوچڑ خانہ [illegible] اس بات پر تل چکے ہیں۔ کہ ان کے دھرم [illegible] بات کو کچلنے اور اقتصادی طور پر پنجاب کو تباہ کرنیوالے اس گئو دشمن ناٹک بوچڑ خانہ کو بند کرائے بغیر شانت نہ ہوں گے۔ انہیں شانتی تب ہی ہوگی جب اسے ڈھا دیا جائے گا۔ اور اس کی اینٹ سے اینٹ بج جائیگی۔ گورنمنٹ ہند اپنے بھلے۔

لئے پنجاب گورنمنٹ کے بھلے کے لئے اور پنجابی ماتر کے بھلے کے لئے بند کرنیکا اعلان کر کے اسے ڈھا دے۔

ہر چند مشرا

صوبہ سرحد میں کانگرس وزارت بن گئی

یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں کانگرس وزارت بن گئی ہے۔ اس کانگرس وزارت کی ترتیب اسطرح ہے۔

ڈاکٹر خانصاحب چیف منسٹر۔ لالہ بھنجا رام گاندھی۔ فنانس منسٹر۔ قاضی عطاء اللہ خان ایجوکیشن محکمہ تعلیم۔ خان محمد عباس خان انڈسٹریز۔

ہم سرحد میں کانگرس منسٹری کے قیام پر ڈاکٹر خانصاحب اور سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خان جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ پوری امید ہے۔ کہ کانگرسی وزارت کے تحت جہاں صوبہ سرحد ہر لحاظ سے ترقی کرے گا۔ وہاں ہندوؤں کی جان و مال کا خطرہ۔ ڈاکہ زنیاں اور اغوا وغیرہ کا سلسلہ بھی بالکل بند ہو جائے گا:-

مہاراجہ صاحب جموں مداخلت کریں

پنڈت کرشن کانت مالویہ اور مسٹر سینے کی کوشش سے جموں میں ہڑتال کھل گئی۔ اور جنتا نے کاروبار شروع کر دیا ہے۔ محض اس خیال سے کہ ان کے مطالبات پورے ہو جائیں گے۔ انہیں یقین بھی یہی دلایا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب قیدیوں تک کو غیر مشروط طور پر رہا نہیں کیا جا رہا ہے۔ جس سے پھر ایجی ٹیشن کے اجرا کی تیاریاں شروع ہو رہی ہیں۔ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر اب ایجی ٹیشن شروع ہوئی۔ تو یہ فیصلہ کن ہو گی۔ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کو خود مداخلت کر کے صورت حالات کو سلجھا لینا چاہیئے۔ اور ریاست کو مزید تباہی سے بچا لینا چاہیئے۔ پہلی ایجی ٹیشن اور ہڑتال وغیرہ سے ہی بھاری نقصان ریاست اور رعایا دونوں کا ہو چکا ہے:-

نظام گورنمنٹ کو چیتاونی

"آریہ ویر" کے اس پرچہ میں حیدر آباد کے ہندوؤں پر مسلمانوں کے مظالم کے عنوان سے ایک حیدر آبادی کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ہندوؤں پر عموماً اور آریہ سماجیوں پر خصوصاً مسلمانوں کے مظالم ہی نہیں بلکہ پولیس اور حکام کی زیادتیوں پر بھی اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ حالات نہایت رنجدہ ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار پر پابندیاں وغیرہ تو پہلے سے تھیں ۱۹۳۴ء میں جبکہ ریاست حیدر آباد میں پنڈت رام چندر جی دہلوی کا داخلہ بند کیا۔ آریہ جگت سامنے آئی تھی جس پر آریہ جگت ستیہ گرہ تک کرنے کو تیار ہو گئی تھا۔ سارودیشک سبھا نے اس معاملہ کو ہاتھ میں لے کر نظام گورنمنٹ سے گفت و شنید کی تھی۔ جس پر نظام گورنمنٹ کی طرف سے آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں کوئی پابندیاں نہ ہونے اور آریہ سماجیوں سے بھی دوسری رعایا کی طرح یکساں سلوک کرنے کا یقین دلایا تھا جس پر آریہ جگت کا جوش ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ مگر اب پھر ریاست حیدر آباد میں اسی قسم کے حالات ہو رہے ہیں جو اچھے نہیں۔ ہم نظام گورنمنٹ کو چیتاونی دیتے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور آریوں کے متعلق اپنے نکتہ نظر کو بدلے۔ اور ان پر مسلمانوں کے مظالم یا پولیس وغیرہ کے ذریعہ کی جا رہی زیادتیوں وغیرہ کا فوری انسداد کرے۔ آریہ سماجک جگت ریاست حیدر آباد میں آریہ سماج کے پرچار اور آریہ سماج کے پنڈت بنسی لال جی وغیرہ لیڈروں کے راستہ میں رکاوٹیں اور مظالم و زیادتیاں جو وہاں کی جا رہی ہیں۔ کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکے گا:-

گرام وید پرچارنی سبھا لاہور

لاہور کی سماجوں نے مل کر ایک گرام وید پرچارنی سبھا بنائی ہوئی ہے۔ جس میں سب سماجوں کے پرتی ندھی شامل ہیں۔ یہ سبھا جس غرض کے لئے بنائی گئی ہے۔ اگر اسے ملحوظ رکھکر کام کرے۔ تو اس کے ذریعہ لاہور میں بڑا پرچار ہو سکتا ہے۔ اور کئی قصبوں اور دیہات میں سماجیں کھل سکتی ہیں۔ مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ پچھلے کافی عرصہ سے اس میں بہت شتھلتا آ گئی ہے۔ اور اس کی ہستی ہی برائے نام رہ گئی ہے۔ کوئی کام اس کی طرف سے نہیں ہو رہا۔ ہم سبھا مذکور کے ادھیکاریوں اور لاہور کے آریہ سماجوں دونوں سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ گرام وید پرچارنی سبھا کی شتھلتا کو دور کریں۔ لاہور میں ایک درجن سے زیادہ آریہ سماجیں ہیں۔ اگر یہ سب گرام وید پرچارنی سبھا کو سہیوگ دیں۔ اور سبھا مذکور کے ادھیکاری بھی برائے نام ادھیکاری نہ رہیں بلکہ کام کرنا اپنا کرتویہ سمجھیں۔ تو لاہور سے آنریری کام کرنے والے اتنے کارکن مل سکتے ہیں۔ کہ ضلع لاہور کے ایک ایک گاؤں میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا جا سکتا ہے:-

منشی راج نارائن ارمان مٹی خوار نہ کریں

آج کے آریہ ویر میں منشی راج نارائن ارمان کی گوڈ گلوال میں ہوئی درگت کے متعلق ایک چھوٹی چھپ رہی ہے۔ ارمان صاحب آج کل لاہور میں پر اجمان ہیں۔ اور یہاں سے بھی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سنت نگر میں جنم اشٹمی کے اوسر پر آپنے حسب عادت کئی ڈھینگیں ماریں اور آریہ سماج اور رشی دیانند کے متعلق کئی غلط بیانیاں کیں۔ ہم منشی جی سے جو آج کل اوتار کا سوانگ رچ رہے ہیں۔ اور رنجیت سنگھ پر مہنس بشری ۱۰۸ سوامی اچاریہ بھگتی وغیرہ کا بہروپ بنائے ہوئے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ راہ راست پر آجائیں۔ اور اپنی آخری زندگی شانتی پوروک بسر کریں ورنہ آپ کا سارا بھانڈا پھوڑ دیا جائے گا۔ آپ کے پہلے حالات سے تو جنتا واقف ہی ہے۔ اب پچھلے دو تین سال کے حالات سے جب سے آپ کی شدھی ہوئی شریمتی جس کی آریہ سماج کی کرپا سے آپ سے شادی آپ سے ہوئی تھی۔ آپ کی کرتوتوں کے کارن آپ کو چھوڑ کر قادیان میں جا کر مسلمان ہو گئی ہے۔ پر وہ اٹھا دیا جائیگا اور آپ کے نکلنکی اوتار اور سوامی پرمہنس آچاریہ بھگت آشرم کی سب پول اچھی طرح کھول دی جائے گی۔ بہتر یہی ہے۔ کہ آپ ہتھکنڈوں سے باز آجائیں۔ اور خواہ مخواہ اپنی مٹی خوار نہ کرائیں:-

رام لوچا اور شیطان کی تعلیم کی ضبطی

گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے گوپال مصر ہریانوی کی شر انگیز کتاب "رام لوچا اور شیطان کی تعلیم" ضبط قرار دیدی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حسب ذیل تین کتابیں اور ضبط قرار دیگئی ہیں۔ آریہ سماج کی ناک میں نکیل ہندی مصنفہ شری بدری سنگھ مصر جی انسان کے لباس میں آوارہ مصنفہ شری پریم چند آریہ سیوک۔ جیبی پستول مصنفہ شری پریم چند جی۔ ان تینوں کتابوں میں پہلی کتاب پورانکوں کی اور دوسری آریہ سماج کی۔ ہم ان کتابوں کی ضبطی کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ گورنمنٹ پنجاب سے عموماً اور سر سکندر حیات سے خصوصاً نویدن کرتے ہیں۔ کہ گوپال مصر کی اصل شر انگیز کتاب کلجگ انسان کے لباس میں جس کے خلاف آریہ سماجک جگت زبردست پر دوشٹ [illegible] اس کی ضبطی کا زور دار مطالبہ کیا تھا۔ اب تک ضبط نہیں ہوئی۔ یہ ٹھیک ہے کہ گوپال مصر کو اس [illegible] دار زنگ ہوئی۔ لیکن دلآزار اور لاکھوں آریہ

انسانی غذا میں وٹامن کا درجہ

(لیکھک شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

انسانی زندگی کا انحصار غذا پر ہے۔ اگرچہ کوئی حیوان بھی بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ مگر انہیں قدرت نے ایسی طاقت حس دی ہے۔ کہ جو غذا قدرتاً ان کے لئے موافق ہے۔ وہ خود بخود ڈھونڈ ڈھونڈ سے سونگھ کر استعمال کرتے ہیں۔ مگر انسان کی حالت حیوانی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ انسان دنیا کی ہر ایک چیز یعنی نباتات۔ پھل پھول۔ سبزیات۔ حیوانات وغیرہ سب پر اپنا اقتدار رکھتا ہے۔ ماسوائے اس کے وہ اپنی لذات نفسانی کے خود چیزوں کے مرکبات مٹھائیاں اور آگ پر بار اشیار طیار کرتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کہ کونسی غذا اس کے لئے مفید ہے۔ جس سے وہ اچھی صحت اور درازی عمر حاصل کر سکے۔ ماہران علم کیمیا نے انسانی غذا کے لئے چھان بین کی ہے ہر نئے دن نئے تجربات اور کیمیائی ساخت سے نئی تحقیقات ہمارے سامنے رکھ رہے ہیں۔ تھوڑے عرصہ سے انگریزی ڈاکٹروں نے پروٹین اور وٹامن کو ہماری زندگی کے لئے لازمی بتایا ہے۔ پروٹین سے ہمارا گوشت تیار ہوتا ہے۔ جس غذا میں اس کے اجزا کی کمی ہو۔ تو باوجود کافی مقدار غذا کے بھی انسانی جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ اگر نوعمری میں ایسی غذا کا استعمال نہ کیا جاوے تو جسم کی نشو و نما رک جاتی ہے۔ غذا کا یہ ضروری جز دال ماش۔ بادام۔ اخروٹ اور گیہوں میں زیادہ ہے۔ غذا میں چربی کے جز سے جسم کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور گرمی برقرار رہتی ہے جو لوگ زیادہ جسمانی محنت کرتے ہیں۔ اُن کی خوراک میں چربی کی اجزا کی کافی مقدار ضروری ہے۔ یہ چربی روغن تیل۔ ناریل۔ اخروٹ۔ بادام اور چلغوزہ کے استعمال سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر غذا میں نمک کے اجزا نہ پائے جائیں۔ تو خون میں ہڈیوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ دودھ۔ دہی ہے۔ کھجور۔ انجیر سے بھی ان کی مقدار زیادہ نکلتی ہے۔ گاجر۔ ٹماٹر۔ پالک اور باتھو کا ساگ اس کے لئے ازبس مفید ہیں۔ اس سے فعل ہاضمہ کو قوت پہنچتی ہے۔ اور خون بھی صالح پیدا ہوتا ہے۔ غذا میں وٹامنوں کا ہونا صحت کے لئے ضروری ہے۔ اب تک کئی قسم کی وٹامن دریافت ہوئے ہیں۔ جن کے نام اے۔ بی۔ سی ڈی رکھے گئے ہیں۔ وٹامن اے جسمانی نشو و نما کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اس سے بیماریوں کے مقابلہ کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ وٹامن بی سے جسم مضبوط بنتا ہے۔ اور فعل ہاضمہ کو اس سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ اگر غذا میں اس کی کمی ہو۔ تو اعصاب کی کمزوری سے انسان پر مختلف بیماریوں کا حملہ ہو جاتا ہے۔ یہ وٹامن آرد گیہوں۔ مٹر۔ چنے۔ دال۔ مولی اور شکر قندی میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ وٹامن سی بینائی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے نہ ہونے سے مسوڑھے سوج جاتے ہیں۔ دانتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور گندہ دہنی کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اجزا انگور۔ سنگترہ۔ ٹماٹر۔ لیموں۔ پیاز۔ شلجم اور پالک کے ساگ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان اشیار کا زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ وٹامن ڈی سے جسمانی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ بچوں کو ایسی چیزیں دیں۔ جن میں یہ غذا زیادہ ہو۔ مثلاً مکھن۔ گھی بکری کا دودھ۔ اگر سرسوں کا تیل کچھ دیر کے لئے دھوپ میں گرم کر لیا جائے۔ تو اس میں یہ وٹامن زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے تیل میں پکوڑے تل کر کھلانا بھی مفید ہے۔

وٹامن ای۔ گیہوں۔ باجرہ۔ چاول میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے

صحت کے لئے غذا میں وٹامن کے علاوہ معدنیات کا ہونا بھی ضروری ہے۔ لوہے اور فاسفورس کے اجزا سے خون صالح پیدا ہوتا ہے کیلہ۔ گاجر۔ مٹر۔ سیب اور چنے میں یہ اجزا زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس سے قوت حاصل ہوتی ہے قدرت نے انسانی زندگی کے مضبوط بنانے اور برقرار رکھنے کے لئے جہاں امیر لوگوں کے لئے بڑی قیمت والی اشیار سیب۔ انگور۔ منقی وغیرہ پھل پیدا کئے ہیں۔ وہاں غریبوں کے لئے ایسی سستی چیزیں پیدا کی ہیں۔ جن کے اندر قیمتی اشیار کی مانند وٹامن۔ پروٹین۔ لوہا اور فاسفورس وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ مثلاً گاجر۔ مولی۔ پیاز۔ شکر قندی ساگ شلجم۔ سیب۔ انگور۔ آم۔ سنگترہ وغیرہ قیمتی پھلوں کے نعم البدل ہیں۔ ان میں یکساں خصوصیات اور فوائد پائے جاتے ہیں۔

یورپ اور امریکہ میں ویجیٹیرین ازم کی فتح

(لیکھک شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

سائنس اور ودگیان نے خود یورپ اور امریکہ میں ویجیٹیرین ہوٹل قائم کئے ہیں۔ یہ ہمارے ویجیٹیرین ازم کی فتح ہے۔

یورپ اور امریکہ میں کوئی سناتنی۔ بودھ۔ جین برہمو۔ سکھ اور آریہ سماجی اس صدی میں وہاں انسان کی قدرتی خوراک یعنی ویجیٹیرین ازم کا پرچار کرنے نہیں گیا۔ لیکن یورپ اور امریکہ ہر ملک میں جہاں دس ہوٹل ایسے ہیں۔ جن میں گوشت کھلانے کو دیتے ہیں۔ وہاں اسی جگہ بلاشبہ پانچ ہوٹل ایسے ضرور ہیں۔ جہاں گوشت رہت بھوجن تیار ہوتا یا دیا جاتا یا کھلایا جاتا ہے۔ ان ہوٹلوں میں ویجیٹیرین خوراک زیادہ تر ضروری ہوتی ہے

(۲) یورپ اور امریکہ کے نامی وگیانی ڈارون۔ ڈاین ٹن۔ لازنس۔ ہکسلے۔ ٹنڈل کوی ذر۔ سبیل وغیرہ نے اسی صدی میں گوشت کو انسان کی قدرتی خوراک نہ بتلا کر جواب وہاں ویجیٹیرین خوراک کے پرچارک ہوٹل بنا دیئے ہیں۔ تو ان حملہ وگیانی اصحاب نے کتنی گالیاں عیسائی پادریوں وغیرہ سے برداشت کی ہتھیں نکالسن۔ کہ عیسائی متبرک گوشت خوری کا اپدیش بھی ہے۔ اور آن خوری راق پراشن، نیز ویجیٹیرین ازم کا بھی۔ پروہ بیف پورک اور مٹن کو جلدی ترک کرنے کے لئے تیار نہیں تھے

ہندوستان کا آج ایک اگر ایک ایم۔ اے سکھ سجن یا مسلمان سجن ایم اے برلن میں جاتا ہے۔ تو وہ معلوم کر کے حیران ہو جاتا ہے۔ کہ اسے کم از کم چار سال کے لئے اگر کسی فن کے کالج میں وہاں رہنا ہے۔ تو اس کو جھٹکا گوشت اور مسلمان کو سبیل گوشت ہرگز نہیں مل سکے گا۔ کارن۔ جرمنی میں جو لوگ اس سائنس کے یگ میں وہاں پر ویجیٹیرین خوراک نہیں کھاتے۔ اُن کو اولڈ فیشن والے کہا جاتا ہے۔ جرمنی کے نامی تارک ہٹلر صاحب نے خود بیف پورک اور مٹن کا کھانا ترک کر دیا ہے۔ اور اس سے جرمنی بھر میں ویجیٹیرین بھوجن کا دوسرا نام ہٹلر ڈائیٹ (HITLER DIET) ہے

آریہ یوک سبھا کوہاٹ کا چناؤ!

پردھان لالہ آسانند "آنند" صاحب

اُپ پردھان۔ مسٹر صاحب دیال صاحب۔

منتری مہاشہ کرشن دیو جی۔ اُپ منتری۔ ساگر چند جی۔ کوشادھیکش۔ دیانند جی۔

لائبریرین گیان چند جی۔ سہایک لائبریرین۔ جگل کشور جی۔

(کرشن دیو منتری)

پاپوں سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا

(لیکھک شریمان سوامی دیوانند جی سنیاسی ویدک آشرم رشی کیش)

۱۷ اگست کے "آریہ مترا" میں شری پنڈت نردیو شاستری جی نے پاپوں سے چھٹکارا عنوان سے ایک مضمون پرکاشت کیا ہے۔ شری پنڈت جی نے مہابھارت میں سے شونک جنمیجے سمواد سمبندھی شلوک لکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "منشیہ اپنے کئے ہوئے پاپوں کے دنڈ سے بچ سکتا ہے۔ پاپوں کے دنڈ سے بچنے کا اُپائے بھی شاستری جی نے شلوک کے ارتھوں میں پرکاشت کیا ہے

شاستری جی لکھتے ہیں:-

"پاپ ہونے پر خوب پچھتاوے۔ دوبارہ نشچے کرے۔ کہ اُسے پھر نہ کروں گا۔ کان کو ہاتھ لگاوے۔ اور تیرتھ ارٹن تھا سنت سماگم دوارا سب پاپ دور ہو سکتے ہیں۔ دان نیم اور ماتا پتا گورو کی سیوا اگنیہ یاگ آدی سب پاپوں کو کم کر کے بھگوان کی شرن میں لے جاتے ہیں۔ بھگوان ایسے منشیوں کے پاپوں کو کشما کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ بچھو کے زہریلے ڈنگ کے کاٹ دینے سے وہ سر دبھا سمرتھ ہو جاتا ہے"

یہ سدھانت کہ پاپوں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑے گا۔ اُن کے لئے ہے۔ جو سدیو پاپ رت رہتے ہیں۔ بھگوان کی شرن میں نہیں جاتے۔ پنیہ کے پاپ راشی کو نہیں کھا ڈالتے"

پرماتما پاپ نیکاری ہے۔ اس کا یہ گن کبھی نشٹ نہیں ہوتا۔ اگر وہ نام جپ دان یگیہ آدی شبھ کرموں کے کرنے سے پاپی منشیہ کے پاپوں کو کشما کریگا۔ تو اس پر پکشپاتی ہونے کا دوش آجائیگا۔ ایک انسان نے پچاس سال تک خوب لوٹ مار چوری۔ ڈکیتی اور قتل وغیرہ کئے۔ کئی استریاں ودھواؤں اور بالکوں کو اناتھ بنایا۔ اور بیس سال تک شبھ کرم کرتا ہوا ستر سال کی عمر بھوگ کر مر گیا۔ اور پرماتما نے اس کے پاپ کشما کر دیئے۔ اُن اناتھ اور ودھواؤں کو پرماتما کے انصاف راجیہ میں چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے سے نیائے۔ یعنی انصاف نہ ملا۔ ایسی حالت میں پرماتما نیا کاری ہوگا یا پکشپاتی؟ اگر مانا جاوے۔ کہ زیادہ شبھ کرم اور تھوڑے پاپ کرموں کو دبا لیتے ہیں۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ زیادہ پاپ کرم تھوڑے شبھ کرموں کو دبا لیں گے۔ اس سے پاپوں سے چھوٹنے کا مطلب سدھ نہیں ہوتا۔ ایسے ہونے سے جیون کے کرم پھل بھوگ کے وشئے میں اندھا دھندی ہو جائیگی۔ اگر ایک لمحہ کے لئے یہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ جیسے کھار کے لگانے سے کپڑے کا میل دھل جاتا ہے۔ ویسے ہی شبھ کرم اشبھ کرموں کو نشٹ کر دیتے ہیں۔ اور منشیہ پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ تو بیچ میں پرماتما کو ماننے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی پرماتما ایک بیکار سی چیز رہ جاتا ہے۔ کیونکہ شبھ اشبھ کرم منشیہ کے ہاتھ کی بات ہو جائے گی۔

جیسا کہ شری پنڈت جی نے بچھو کی مثال دی ہے۔ یہ فضول ہے۔ کیونکہ بچھو کا ڈنگ اُس کا پاپ نہیں ہے۔ اس کے ہی شریر کا ایک انگ ہے۔ ڈنگ کاٹنے سے بچھو کے پاپ نہیں کٹ سکتے۔ اگر اسی طرح پاپی انسان کا ہاتھ اور زبان کاٹ دیجائے۔ تو کیا اُس کے پاپ کٹ جائینگے کبھی نہیں۔ بلکہ اس کا یہی مطلب ہوگا کہ اس کے پاپوں کا اس منشیہ کو دنڈ مل گیا۔

پاپوں سے چھٹکارے کا سدھانت ماننے والوں نے سنسار کے اندر خون کی ندیاں بہادی ہیں۔ دیوی کے مندروں میں پاپوں سے چھوٹنے کے لئے ہزاروں بے زبان جانوروں کا خون سورج پڑھنے سے پہلے کر دیا جاتا ہے۔ مسلمان عید کے دن بے شمار گؤوں وغیرہ سر شٹ پشوؤں کے گلے پر پاپوں سے چھوٹنے کے لوبھ سے چھری چلاتے ہیں۔ عیسائی لوگ عیسیٰ پر ایمان لانے سے ہی پاپوں کا چھٹکارا مانتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے لوگوں کو جو عیسیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔ پاپی اور نرک گامی مانتے ہیں۔

اسی طرح انیک اپاچار پاپوں سے چھوٹ جانے کے نام پر سنسار میں ہوئے ہیں۔ پاپ سے چھٹکارے کا سدھانت ماننے والوں سنسار میں پاپوں سے چھوٹنے کے بڑے بڑے ڈھنگ پر چلت کر دنیا کو پاپوں کو کرنے کے لئے اتساہت کیا ہے:-

दृष्टा जन्मकृतं पापं पीत्वा जन्म-
द्वयम्। स्नात्वा जन्म स
हस्राणि हन्ति गंगा कलौ युगे॥

کلجگ میں گنگا درشن کرنے سے سو جنم کے پاپ اور اس کا جل پینے سے دو سو جنم کے اور اشنان کرنے سے ایک ہزار جنم کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

کسی دوسرے شخص نے جو کہ پاپوں کا چھٹکارا ماننے والا ہے۔ سوچا کہ گنگا پر جانے سے راستہ کی تکلیف اور دھن کا خرچ ہوگا۔ کوئی اس سے بھی آسان اُپائے پاپوں کے چھٹکارے کا نکالنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے یہ اُپائے نکالا۔

गंगा गंगेति यो ब्रूयात योजना-
नां शतैरपि। मुच्यते सर्व पा-
पेभ्यो विष्णु लोकं स गच्छति।

برہم دیورت پوران پرکرتی کھنڈ (۱۰)

اگر کوئی منشیہ چار سو کوس دور سے گنگا گنگا کہے۔ تو وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر وشنو لوک کو پراپت ہوتا ہے۔

بنا پھل بھوگے پاپوں سے چھٹکارا ملنے والا دھن ہے تمہاری لیلا:-

نام جپ سوادھیائے ست سنگ دان یگیہ آدی شبھ کرموں سے منشیہ کمارگ سے مڑ کر سمارگ کی اور چل کر پرماتما کی شرن چلا جاتا ہے۔ لیکن کئے پاپ کرا جی نہیں چھوٹ سکتے۔ اُن کا پھل ضرور دینا پڑتا ہے۔ جیسا کہ ——

चक्षुषा मनसा वाचा कर्मणा
च चतुर्विधम्। कुरुते या दृशं
कर्म तादृशं प्रति पद्यते॥२५॥

مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۹۰

آنکھ سے۔ من سے۔ بانی سے اور کرم سے چار پرکار ہیں سے جس پرکار کا کرم ہے۔ ویسا ہی پھل پراپت ہوتا ہے۔

यदा चरति कल्याणि शुभं वा
यदि वाशुभम्। तदेव लभते
भद्रे कर्ता कर्मजमात्मनः॥५॥

بالمیکی رامائن ایودھیا کانڈ سرگ ۶۳

ہے کلیانی! اگر جو کچھ بھی شبھ دا اشبھ کرم کرتا ہے ہے بھدرے۔ کرنے والا ہی اپنے کئے کرموں کے پھل کو پراپت ہوتا ہے۔

अवश्यं लभते कर्ता फलं पाप-
स्य कर्मणः। घोरे पर्यागते
काले द्रुमः पुष्पमिवार्तवम्॥

بالمیک ارنیہ کانڈ سرگ ۲۸

کرنے والا اپنے پاپ کرموں کا پھل گھور کال آنے پر اوشیہ پراپت کرتا ہے جیسے موسم آنے پر برکھش پھولوں کو پراپت ہوتے ہیں:-

اس لئے پاپوں کی کشما ہو جانیکا ڈھکوسلہ مِتھیا ہی ہے

यत्करोत्यशुभं कर्म शुभं वा
यदि सत्तम। अवश्यं तत्समा-
प्नोति पुरुषो मात्र संशयः॥

مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۸

ہے اتم پرش! جو کوئی شبھ وا اشبھ کرم کرتا ہے وہ پرش اوشیہ ہی اپنے پھل کو پراپت ہوتا ہے اس میں سنشیہ نہیں:-

कृत कर्मक्षयो नास्ति कल्प कोटि
शतैरपि। अवश्य मेव भोक्तव्यं
कृतं कर्म शुभा शुभम्॥२२॥

شوپوران کوٹی رود ادھیائے ۲۳

नाभुक्तं क्षीयते कर्म कल्प
कोटि शतैरपि। अवश्यमेव
भोक्तव्यं कर्म शुभा शुभम्॥२१॥

(برہم دیورت پوران) پرکرتی ۳۷۰

کئے ہوئے کرم کا سو کروڑ کلپ تک بھی کھشے نہیں ہوتا کیا ہوا شبھ اتھوا اشبھ کرم اوشیہ ہی بھوگنا پڑے گا۔

"سو کروڑ کلپوں تک بھی کیا ہوا کرم بنا بھوگے کھشے نہیں ہوتا۔ کیا ہوا شبھ اشبھ کرم اوشیہ ہی بھوگنا پڑتا ہے"

بنا پھل بھوگے پاپوں سے چھٹکارہ ملنے کا سدھانت پورانکوں کا ہے۔ ویدک سدھانت نہیں ہے۔ اور اوپر کے اداہرنوں سے پرتیت ہوگا۔ کہ پوران بھی بتا پاپوں کے پھل بھوگے چھٹکارہ نہیں ملتے۔ اور جن لوگوں نے پاپوں سے چھٹکارے اور کشما یا معافی کا سدھانت بنا رکھا ہے۔ وہ سنسار اور منشیوں کے اندر سے پاپوں کا دور ہونا دیکھنا نہیں چاہتے۔ پاپ کرتے چلے جاؤ۔ اور کشما مانگتے رہو۔ اس طرح سے پاپ کبھی نہیں چھوٹ سکتے پاپوں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑے گا۔ یہ ہی پرماتما اور اس کے پوتر ویدک دھرم کا اٹل سدھانت ہے

ہندوستان میں گائے بیلوں کی تعداد میں کمی

(از قلم شری کیدار جی۔ آئی۔ ڈی۔ ڈی)

حال ہی میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ایجوکیشن ہیلتھ اور لینڈز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان میں مویشیوں کی تعداد کسی حال میں بھی کم نہیں ہو رہی جن کا ایسا خیال ہے۔ کہ تعداد کم ہو رہی ہے انہیں ایک طرح سے بیوقوف سمجھ کر ان پر ہنسی اڑائی گئی ہے۔ کمیونک میں کثیر تعداد گئوؤں کے ذبح ہونے کی وجہ سے کسی طرح کی کمی ہونے کو بھی بے بنیاد ٹھہرایا گیا ہے۔ کمی کے اسباب پر اس وقت بحث نہ کرتے ہوئے مجھے اس مضمون میں یہ بات کو واضح کرنا ہے کہ ہندوستان میں گائے بیلوں کی تعداد میں یقیناً کمی ہو رہی ہے۔

اس سے پہلے بھی اکثر سرکاری افسروں نے موقعوں پر ہندوستان میں مویشیوں کی کمی کے سوال کو پس پشت ڈالنے کی کوشش کی ہے اور بعض کو تو یہاں تک کہنے کی بھی جرأت ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان میں مویشیوں کی تعداد ضرورت سے زیادہ ہے۔ سب سے اول تو میں ذیل میں اس بات کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ملک میں مویشی نہ صرف ضرورت سے زیادہ نہیں۔ بلکہ ضرورت سے بہت کم ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارا یہ ملک دنیا کے بہت سے ملکوں سے مویشیوں کی تعداد میں پچھڑا ہوا ہے۔ ذیل کے اعداد و شمار امپیریل [illegible] ڈائرکٹر محکمہ حیوانات کی طرف سے کچھ عرصہ ہوا شائع ہوئے تھے۔

نام ملک	سب مویشیوں کی تعداد فی سینکڑہ آدمیوں کے لئے	گائے بھینسوں کی تعداد فی سینکڑہ آدمیوں کے لئے
گریٹ برٹن اور [illegible] لینڈ	۲۷	۱۰
[illegible]	۸۲	۳۳
[illegible]	۳۴	۱۸
[illegible]	۲۹	۱۳
[illegible]	۳۵	۱۴
[illegible]	۱۰۴	۳۶
[illegible]	۹۱	۲۳
[illegible]	۳۸۵	۳۶
[illegible]	۹۸	۳۳
[illegible]	۳۴۰	۴۲
[illegible]	۲۵۵	۴۰۰
[illegible]	۵۹	۱۵

ان اعداد سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے

کہ ہندوستان کا نمبر دنیا کے تیرہ بڑے بڑے ملکوں میں کل مویشیوں کی تعداد کے لحاظ سے آٹھواں اور گائے بھینسوں کی تعداد کے لحاظ سے نواں آتا ہے۔ حال کے سرکاری کمیونک میں بھی اس بات کو قبول کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں مویشیوں کی تعداد کئی ملکوں کی نسبت ضرور کم ہے مگر کمیونک کے مطابق ان ملکوں کی کم آبادی اور لمبے چوڑے غیر آباد علاقے کو دھیان میں رکھکر ہندوستان کا ان سے مقابلہ کرنا مناسب نہیں عقل بعض وقت حیران ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ۸۰ فیصدی رہنے والے زراعت کے اوپر گذران کرتے ہیں۔ اور اس زراعت کا محض ایک وسیلہ مویشی ہے۔ وہاں دوسرے ممالک کی نسبت مویشیوں کی کمی کو غیر معمولی سمجھا جاتا ہے۔ ہمیں ایک منٹ کے لئے بھی یہ نہ بھولنا چاہیئے۔ کہ یورپ و امریکہ کے قریباً سبھی ممالک کم و بیش صنعت و تجارت پر دارومدار رکھتے ہیں اور انگلینڈ اور جرمن اور فرانس وغیرہ تو خاص طور پر صنعتی ممالک گنے جاتے ہیں۔ ان ملکوں میں عوام کا ذریعہ معاش زراعت کی نسبت صنعت اور تجارت سے بہت زیادہ تعلق رکھتا ہے۔ جو تھوڑی بہت زراعت ہوتی ہے اس کے لئے بھی عموماً بیلوں کی مدد کی بجائے گھوڑوں اور مشینری سے کام لیا جاتا ہے۔ علاوہ بریں ہندوستان میں آب و ہوا اور مذہبی اعتقادات کی وجہ سے گوشت خوری کا کم رواج ہے۔ اور قدرتی طور پر ہم اپنی طاقت اور تندرستی قائم رکھنے کے لئے دودھ گھی جیسی غذا پر منحصر رہتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں گوشت وغیرہ کا کافی استعمال ہوتا ہے جس سے دودھ گھی کی کسی حد تک کمی پوری ہو جاتی ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں بھی لطف یہ ہے۔ کہ ان ممالک میں گائے بیلوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے سب کچھ ملکوں میں ۳۵-۱۹۳۴ء کی گنتی کے مطابق مویشیوں کی تعداد میں فی صدی اضافہ کا تخمینہ دیا جاتا ہے:-

نام ملک	اضافہ فی صدی
آسٹریلیا	۱۹٫۹ 〃
نیوزی لینڈ	۱۴٫۱ 〃
گریٹ برٹن اور شمالی آئرلینڈ	۱۲٫۷ 〃
نیدرلینڈ	۱۱٫۵ 〃
فرانس	۱٫۳ 〃
جرمن	۲٫۴ 〃
یونائیٹڈ سٹیٹس	۱٫۶ 〃

اس سے بڑھ کر حیرانی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے کہ خود انگریزوں کے ملک میں جو محض آج صنعت تجارت کے اوپر زندہ ہے۔ اور جہاں کی آبادی دنیا کے سب ملکوں سے گنجان ہے۔ وہاں چند سالوں میں ہی گئوؤں کی تعداد میں ۱۳٫۷ فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور دنیا کے بہت سے ملکوں میں مشینری کے پرچار کی وجہ سے گھوڑوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مگر گئوؤں کی تعداد میں کمی ہونے کی بجائے بیشی ہوئی ہے۔

دوسری طرف بدقسمت ہندوستان کا کیا حال ہے وہ بھی ملاحظہ ہو:-

ابھی کچھ مہینے ہی بیتے جنوری ۱۹۳۵ء میں پہلے ورنے مویشیوں کی گنتی کی سرکاری رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ رپورٹ کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان میں مجموعی طور پر سب قسم کے مویشیوں کی تعداد میں ۵ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ مگر جہاں تک گائے بیلوں اور سانڈوں کا تعلق ہے۔ ان کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ رپورٹ کے اعداد کے مطابق یہ کمی پانچ لاکھ تک پہنچتی ہے۔ اکیلی گئوؤں کی تعداد میں ایک لاکھ کی کمی واقع ہوئی۔ اس ضمن میں یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ ادیب کے اعداد

کرشن نیتی کے انوسرن سے ہندو جاتی کا کلیان ہو سکتا ہے

از شری ودیا ساگر جی ایم۔ اے ایل ایل بی ووائس پریزیڈنٹ کرشنا مکتی فوج لاہور

پانڈو بڑے دھرماتما۔ بلوان اور شورویر یودھا تھے۔ ان میں اتفاق بھی تھا۔ مگر باوجود ان تمام خوبیوں کے وہ سالہا سال تک دُکھ اٹھاتے رہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ پانڈو کوروں کی کٹل نیتی کے مقابلہ میں نیتی کا استعمال نہ کرتے تھے۔ اور نہ ہی یتھا یوگیہ برتاؤ کے اصول پر چلتے تھے۔ مہابھارت کے جنگ میں بھی پانڈو ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ اگر نیتی دان یوگی راج سری کرشن نیتی کا اُپ یوگ نہ کرتے:۔

مثال کے طور پر دیکھیں۔ کہ اگر کرشن مہاراج اسوتھاما کی موت کے متعلق نیتی بھرے ذومعنی الفاظ استعمال کر کے درونا چاریہ کا دل نہ توڑ دیتے۔ تو بھلا درونا چاریہ کو کون مار سکتا تھا:۔

اسی طرح بہادر نوجوان بالک ابھیمنو کے مارے جانے پر جب ارجن نے پرن کیا۔ کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے یا تو جیدرتھ کو قتل کرے گا۔ یا خود جل مرے گا۔ تو کوروں نے جیدرتھ کو چھپا دیا۔ اب ارجن کے لئے یہ بڑی مشکل پیش ہوئی۔ کہ جیدرتھ کو کسطرح تلاش کرے۔ نیتی اوتار سری کرشن بھگوان نے نیتی سے کام لے کر ایسی گیس چھوڑنے کا حکم دیا۔ کہ جس سے دُور دُور تک میدان جنگ میں بادل ہی بادل چھا گئے۔ اور سورج دیوتا چھپ گئے۔ شام پڑی ہوئی دیکھ کر جیدرتھ مارے خوشی کے آگے آ گیا۔ وہ ارجن کو چتا پر جلتے دیکھنا چاہتا تھا۔ کرشن بھگوان نے چتا پر لیٹے ہوئے ارجن کو اشارہ کیا۔ کہ بان چلاؤ۔ جب جیدرتھ کے بان کاری لگ چکا۔ تو انہوں نے دکھلا دیا۔ کہ دیکھو سورج ابھی باقی ہے۔ در اصل شام نہیں ہوئی۔ یہ صرف نیتی تھی۔

اسی طرح جب کرن کا رتھ اور کرن کیچڑ میں پھنس گئے۔ اور کرن بے ہتھیار ہو گیا۔ تو کرشن نے پانڈوؤں کو کہا۔ کہ کرن پر ہتھیار چلاؤ۔ کرن نے کہا۔ کہ مہاراج میں بے ہتھیار ہوں۔ بے ہتھیار دشمن پر ہاتھ چلانا۔ اور اس کو مارنا دھرم نہیں:۔

سری کرشن بھگوان بولے۔ کہ اب تو دھرم کی دوہائی دیتا ہے۔ کیا عورت کو بھری سبھا میں ننگا کرنا دھرم تھا۔ تیرے جیسے دُرجنوں کے ساتھ یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا ہی دھرم ہے:۔

اس طرح بے شمار موقعوں پر سری کرشن مہاراج نیتی سے کام لیتے رہے۔ اور پانڈوؤں کی جیت ہوئی۔

مہابھارت کے بعد صدیاں گذر گئیں اور ہندو راجے مہاراجے اور ہندو جنتا ہر سال سری کرشن مہاراج کی جنم اشٹمی کو مناتے ہوئے بھی کرشن نیتی کا استعمال کرنا بھول گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب محمد غوری نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ تو بہادر شورویر ہندوؤں نے پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر محمد غوری کو کئی مرتبہ شکست دی اور اس کو گرفتار نہ کیا۔ مگر افسوس۔ کہ پرتھوی راج نے نیتی کے اصولوں کے برخلاف عمل کر کے اس کو قتل کرنا۔ تو درکنار ؟ سے ہمیشہ قید میں بھی نہ رکھا۔ برعکس اس کے پرتھوی راج کو ایک ہی مرتبہ شکست ہونے پر گرفتار کر کے قتل کرا دیا گیا۔

ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ محمد غوری کا ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا شروع کرنا ہندوؤں کی پھوٹ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ پرتھوی راج نے دشمن کیساتھ یتھا یوگیہ ویوہار نہیں کیا۔

ایک اور مثال لیجئے۔ علاؤ الدین جب پدمنی کے عکس کو دیکھنے کیلئے راجپوتوں کے قلعہ میں گیا۔ تو راجپوتوں نے اس بھرم میں پڑ کر کہ مہمان عدو کا بچا رہنا ہے بادشاہ کو نہ تو گرفتار کیا۔ اور نہ ہی قتل کیا۔ مگر برخلاف اس کے جب پدمنی کا خاوند علاؤ الدین کے ہمراہ مسلمانوں کے کیمپ میں گیا۔ تو انہوں نے فوراً گرفتار کر لیا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ راجپوت جانباز تھے۔ بہادر تھے۔ دھرم پر مرمٹنے والے تھے۔ مگر کرشن نیتی کا استعمال نہ کرنے کی وجہ سے مصیبت پر مصیبت اٹھاتے رہے۔ اور بے شمار بیش قیمتی جانوں کی زندگیوں کا نقصان ہوا۔

یہی نہیں بلکہ راجپوتوں کی تمام تواریخ نیتی کے استعمال نہ کرنے کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

ایک دفعہ اکبر بادشاہ مان سنگھ کے ہمراہ رنتھور کے قلعہ کی اندرونی مورچوں کا مطالعہ کرنے کے لئے رانا کے مہمان ہو کر چلے گئے۔ جب مان سنگھ اور رانا باتیں کر رہے تھے۔ تو رانا نے کہا۔ کہ یہ آدمی جو بھیس بدلے ہوئے ہے۔ معمولی ملازم معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا رنگ ڈھنگ اس کی آنکھیں کچھ اور بتلا رہی ہیں۔ مان سنگھ سمجھ گیا۔ کہ رانا کو پتہ لگ گیا ہے۔ مان سنگھ کہنے لگا۔ کہ یہ اکبر بادشاہ ہیں۔ رانا نے غصہ میں آ کر کہا۔ کہ شاستر اجازت نہیں دیتا کہ گھر پر آئے ہوئے مہمان پر وار کیا جائے۔ ورنہ میں اس کو ہرگز ہرگز زندہ نہ جانے دیتا۔ یہ کہہ کر جانے دیا۔

اس نیتی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ راجپوت ہمیشہ دکھ اٹھاتے رہے۔ اور مسلمان ہمیشہ ترقی کرتے رہے۔

مگر اس بھگوان کی کرپا سے جونہی چھترپتی۔ گئو برہمن کے رکھشک نیتی ویوہار کرنیوالے سیواجی مہاراج اور دھرم رکھشا یوگی نیتی ویوہار کرنیوالے بندہ بہادر میدان میں آئے۔ تو انہوں نے یتھا یوگیہ برتاؤ شروع کر دیا

مسلمان راجاؤں کے ان شورویروں نے چھکے چھڑا دیئے۔ اور ایسا یتھا یوگیہ برتاؤ کیا۔ کہ مسلمان تاقیامت یاد رکھیں گے۔

ہندوؤں میں جن میں حکومت اور سلطنت قائم کرنے اور ہندو تہذیب اور ہندو دھرم کی رکشا کرنے کیلئے تمام طاقتیں اور خوبیاں موجود تھیں۔ صرف نیتی کے جاننے اور نیتی کے اُپ یوگ کرنیوالے لیڈروں کی کمی تھی۔

ان نیتی دان بہادر شیر دلوں نے میدان میں آتے ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اور تمام ملک میں مرہٹہ اور راجپوتوں اور سکھوں کی راجدھانیاں قائم ہونے لگیں۔

اب پھر ۱۹۲۰ء سے ہندوؤں پر مصیبت کے اور تکالیف کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

ہندوؤں میں اتفاق۔ بہادری اور دلیری ہے۔ مگر وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ اور نہ ہی سوامی دیانند جی مہاراج کے بتائے ہوئے یتھا یوگیہ برتاؤ کے اصول کی پیروی کرتے ہیں۔ اور نہ ہی سری کرشن مہاراج کے جیون سے کرشن نیتی کا اپدیش لیتے ہیں جگہ بجگہ پان اسلام ازم کے زیر اثر ہندو راجاؤں کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

فرضی حقوق اور مسلمانیت خطرہ میں ہے کا شور مچا کر فساد اور بغاوتیں کی جا رہی ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے نہایت مکروہ اور ناجائز طریقے اختیار کر کے ہندو عورتوں۔ نابالغ لڑکیوں اور لڑکوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ سادھو بن کر دھوکہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنایا جا رہا ہے۔

سر آغا خان اپنے آپ کو سری کرشن مہاراج کا اوتار بتا کر اور اللہ اپنشد کتابیں بنا کر ہندو چھیوروں اور نہ گردوں کو شمسی مت میں لا کر سندھ۔ صوبہ سرحد پنجاب اور بمبئی کے علاقوں میں خاموشی کیساتھ مسلمان بنا رہے ہیں۔

خواجہ حسن نظامی "حسن گیتا" کے نام سے گیتا لکھ کر اسلامی خیالات کا پرچار کر رہے ہیں۔

سخی سرور اور لکھ داتا شن والے۔ ملتان۔ انبالہ اور دیگر اضلاع میں ہندو جاٹوں اور کمہاروں میں اسلام کا زبردست پرچار کر رہے ہیں:۔

اس کے علاوہ "کٹل نیتی" سے بھرے ہوئے اور کئی طریق ہندوؤں کو ادھرمی بناتے اور ہندوؤں کے آتما کو ہننگ کرنے اور ہندوؤں کی تہذیب کو تباہ کرنے کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ایسے حالات میں ہندوؤں کیلئے اپنے دھرم۔ اپنی جاتی اور اپنی دیویوں کی رکشا کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ کرشن نیتی کا مطالعہ کریں۔ اور یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا سیکھیں۔

سادھو۔ سنیاسی۔ مہاتماؤں۔ اُپدیشکوں پرچارکوں کو خواہ وہ آریہ سماج کے ہوں۔ یا سناتن دھرم سبھاؤں کے۔ چاہیئے۔ کہ وہ ہندوؤں کو بغض طعن کر کے ان کا دل توڑنے کی بجائے ان میں کرشن نیتی کا پرچار کریں۔ اور کٹل نیتی کے ذریعہ اسلام کو پھیلانے والی جماعتوں کے طریقوں کا انسداد کرنے کے لئے ان کو تیار کریں۔ چنانچہ اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے "دیانند مکتی سنگھ" پانچ سال سے کام کر رہا ہے۔ اب حال ہی میں اس کا نام تبدیل کر کے "کرشن مکتی فوج" رکھا گیا ہے:۔

آریہ سماج کسولی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کسولی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ آریہ سماج کے ودوان اپدیشکوں و بھجنیکوں کے پدھارنے کی

حیدر آباد کے ہندوؤں پر مسلمانوں کے مظالم

(ایک حیدر آبادی کے قلم سے)

آتا ہے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے

...درآباد راجیہ میں ہندوؤں کی آبادی ۸۵ ...ی اور مسلمانوں کی ۹ - ۱۰ فیصدی ہے ... دیگر قوم والے ہیں - آبادی کی اس قدر ... کے باوجود یہاں ہندوؤں کی حالت ... ہم غور کرتے ہیں - تو ان کا مستقبل نہایت ... ر اور مایوس کن نظر آتا ہے یہاں کی ... مسلم حکام اور مسلمان آبادی کے طرز روش ... عمل سے یہ محسوس ہو رہا ہے - کہ یہاں ... ہو کر پیدا ہونا ایک گناہ اور ہندو رہ کر ... نا تکلیف دہ ہے - اگر یہاں کے مسلم ... ور مسلمانوں کے ظلموں اور غیر انصافانہ ... یوں کا نظر عمیق سے اور غیر جانبدارانہ ... ے - تو ان کی ہر حرکت میں ہندوؤں کی ... تی اور دھرم کو مٹانے اور فنا کرنے کی ... ے - ریاست میں آریہ سماجیوں پر یہاں ... حکمران خاص طور سے مہربان ہیں - ... ہندو بن کر پیدا ہونا ایک گناہ ہے - تو ... ماجی بن کر پیدا ہونا گناہ عظیم ہے - اگر ... کر زندگی بسر کرنا مشکل و تکلیف دہ ... آریہ سماجی رہ کر زندگی کاٹنا محال بلکہ نا ... ہو رہا ہے - راجیہ کے آریہ سماجیوں اور ... وں کو ہر طرح کے شکنجہ میں کسا جا رہا ہے ... ہر قسم کی سرکاری نوکریوں کا دروازہ ... جا رہا ہے - آریہ سماجی کہہ کر نوکری ... کرنا تو محال اور ناممکن ہے - اگر ریاست کے ... آریہ سماجی کی اصلی حالت کو جاننا ہو - تو ... اپنی نظر کو کچھ دیر کے لئے سولہویں ... عیسوی کے یورپ کی طرف منعطف ... راجیہ کے ایک آریہ سماجی کی ٹھیک وہی حالت ... جو سولہویں صدی کے یورپ کی کسی پروٹسٹنٹ ... ت میں رومن کیتھولک کی حالت تھی - یا ... کیتھولک حکومت میں پروٹسٹنٹ کی -

مندرجہ بالا تمہید کے بعد پاٹھکوں کے سامنے ... ست کے ہندوؤں کی کس مپرسی کی حالت اور ... مسلم حکام کی روش کے چند نمونے پیش ... جاتے ہیں - حیدر آباد راجیہ کے تین حصے ... (۱) تلنگانہ (۲) مرہٹواڑی اور کرناٹک ... کے ہندوؤں کی حالت بہ نسبت مرہٹواڑی ... کرناٹک پرانت کے بہت خراب ہے - اس ... یہ ہے - کہ تلنگانے میں بہ نسبت اور ... اسلامی مبلغ اور عیسائی مشن زیادہ کامیاب ... ہو رہا ہے - آریہ سماج کا پرچار مرہٹواڑی ... نسبتاً زیادہ ہے - خصوصاً اضلاع گلبرگہ ... اور عثمان آباد میں آریوں کی آبادی زیادہ ... اس لئے یہاں کے آریہ سماجیوں پر اور ... کا ہاتھ یہاں کے ہندوؤں پر نسبتاً زیادہ

مصیبتیں آتی ہیں - اب تلنگانہ میں بھی آریہ سماج کا پرچار ہو رہا ہے - لیکن متعصب مسلم حکام اور پولیس جس کے اعلیٰ و ادنیٰ حکام اکثر مسلمان ہیں آریہ سماجیوں کو ہر طرح کے قانونی اور غیر قانونی طریقوں سے مجبور کر رہے ہیں - ان پر جھوٹے مقدمے کھڑے کرنا باعزت ہندوؤں اور خصوصاً آریہ سماجیوں پر وارنٹ گرفتاری جاری کرنا مسلمانوں کی امداد کر کے ان کے ذریعہ سے ہندوؤں اور آریوں کو پٹوانا اور راہ چلتے چالان کرنا و سزا دینا - آریہ سماجی نیتاؤں کے گھروں کی تلاشی لینا یہ سب پولیس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے - پولیس کے مسلم حکام ملک میں امن قائم کرنے کی بجائے غریب بے کس اور بے گناہ ہندوؤں کو ستانے اور ہر جائز اور ناجائز طریقہ سے اسلام کی تبلیغ میں سرگرم و کوشاں ہیں - پولیس کا محکمہ آلہ امن کی بجائے آلہ بدامنی اور ظلم بن گیا ہے - اور قانون ان کے ہاتھوں میں خطرناک ہتھیار کی شکل رکھتا ہے جس کو یہاں کی پولیس ہندوؤں پر ہر پہلو پر چلاتی ہے اور جس کی روک تھام ناممکن ہے -

ابھی حال کا واقعہ ہے - کہ موضع ہوبلا ضلع بیدر میں دو ہندو مردوں اور ایک ہندو استری کو کمال بیدردی سے قتل کیا گیا ہے - ان تین مقتولوں میں سے ایک کو زندہ آگ میں جھونک دیا گیا - یہ سماں یورپ کی سولہویں صدی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے - جب کہ ایک رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ حکومت میں جلایا جاتا تھا) اس میں کوئی شک نہیں - کہ بہت سے مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں - لیکن جو اصل سرغنہ اور قاتل ہیں - ان کو ابھی تک نہ تو گرفتار کیا گیا - اور نہ ان کا چالان کیا گیا - چاند صاحب اور ان کا رشتہ کا خواجہ جنہوں نے سامنے کھڑا رہ کر قتل کر دیا صاف نکل گئے - چاند صاحب پر الزام ہی نہیں لگایا گیا - اور خواجہ کو فرار ہونے کا موقعہ دیا گیا خواجہ مسلم وکلا اور مسلم معززین کے گھروں میں چھپا رہا - اور پولیس کو اس کا پتہ دیا گیا - لیکن الٹا پولیس نے اپنے طرز عمل سے اس کو بھگانے اور پوشیدہ رکھنے میں امداد دی - چاند صاحب اور اطراف کے مسلمان ہر موضع میں ہندوؤں کو یہ کہہ کر ڈرا رہے ہیں - کہ ہوبلے کے واقعات دہرائے جائیں گے - مقتولوں کے گواہوں کو مال و جان کا خوف دلا رہے ہیں - مقتول بھیم راؤ کے بچوں کو قتل کرنے کی کوشش میں ہیں بھیم راؤ کی استری کو ہر طرح

ڈرایا جا رہا ہے - اور اس کو خود پولیس کے ملازم مسلمان ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں - اس واقعہ سے قبل خود ڈونگا پور کے نائیک اور نے ہوبلیہ آکر دھمکی دی تھی - کہ "ہوبلیہ کو خانہ پور بنا دوں گا" پاٹھک خانہ پور ایک اجاڑ اور ویران بستی ہے - ایسی حالت میں کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے - کہ یہ سب کچھ وہاں کی پولیس کی ترغیب سے ہوا ہے؟ دوسری طرف پولیس ... چند ہندوؤں پر دفعہ ۱۰۴ کے تحت مقدمہ چلا رہی ہے - ان میں نظام راجیہ کی پرتی ندھی سبھا کے منتری شری بنسی لال جی بھی ہیں - ان کا قصور یہ ہے - کہ آپ ... ایک ہمدرد دل کیساتھ مقام واردات پر سبھا کی طرف سے تحقیقات اور بھیم راؤ کی استری سے ہمدردی کیلئے گئے تھے اس کے علاوہ موضع اپنے سانگوی کے ایک ساہو شری گوپال پرشاد جی اور شری رتن لال جی اور ان کے خاندان پر دو مقدمہ تحت دفعہ ۱۰۴ چلائے جا رہے ہیں - انہوں نے یہ جرم کیا تھا - کہ بھیم راؤ مقتول کے چھوٹے چھوٹے تین بچوں اور استری کی مدد کی - ان بچوں کو اپنے پاس آسرا دیا - اور بھیم راؤ کی زراعت کی نگرانی کی - اس کے علاوہ اس مقدمہ میں جتنے ہندو پنچ ہیں - انہیں بھی اس میں شریک کر لیا گیا ہے -

ایک اور واقعہ موضع ... گاؤں میں ہوا - وہاں کے ایک آریہ سماجی نوجوان پر وہاں کے چھ سات مسلمانوں نے مل کر حملہ کیا - جب کہ وہ پانی لانے جا رہا تھا - اس کے دونوں ہاتھوں پر سخت زخم آئے ہیں جس کی وجہ سے اُس کے دونوں ہاتھ ناکارہ و بیکار ہو گئے ہیں - اور اب وہ اپنی زندگی سے نراش اور بیزار ہو گیا ہے - لیکن وہاں کی پولیس نے نہ تو مسلمانوں کو اس ظلم کی سزا دی - اور نہ آج تک اس کا چالان پیش ہوا - اس واقعہ کو ہوئے تقریباً چار ماہ کا عرصہ ہوتا ہے -

اسی طرح کا ایک واقعہ صوبہ گلبرگہ میں ہوا - وہاں پر ایک استری جو پہلے عیسائی تھی - شدھ ہوئی - اس کا وواہ ایک ہندو سے ہوا - وہ لڑکی جس کی عمر ۲۲ سال ہے - ایک ڈپٹی کلکٹر کی لڑکی ہے - اور میٹرک پاس ہے - حال ہی میں اس کو ایک لڑکی پیدا ہوئی - زچگی سرکاری دواخانہ میں ہوئی - اتنے عرصہ کے بعد اس استری کے ماموں نے گلبرگہ کے مسلم حکام سے مل ملا کر اس کے پتی کو گرفتار کروا دیا - اور لڑکی کو اپنی گاؤں لے گیا - اس کام میں گلبرگہ کے ناظم عدالت اور پولیس کے دیگر حکام نے شرمناک

سے آخر تک غیر قانونی اور خلاف ضابطہ کارروائیوں سے ایک ہندو کو پابہ زنجیر کر کے ابھی تک قید میں رکھ چھوڑا ہے - اب وہاں کے آریہ سماجی نیتا شری دتاتری پرشاد جی وکیل اور دوسرے کاریہ کرتاؤں کو ستانے اور پریشان کرنے کا جال بچھا رہے ہیں - اس کے علاوہ وہاں کے ایک مشہور ہندو وکیل شری گنپت راؤ جی وکیل ہائیکورٹ کو بھی پریشان کیا جا رہا ہے - کیونکہ انہوں نے ٹیک نگر کے مقدمہ میں آریہ سماجیوں کی پیروی کی ہے -

اگر کوئی آریہ سماجی پرچارک کسی مقام پر جاتا ہے - تو پولیس اور سی - آئی - ڈی اس کا تعاقب

دھوکر چھپا کرتے ہیں۔ اس کا نام بار بار نوٹ کیا جاتا ہے۔ جس کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ جن کا وہ مہمان ہوتا ہے۔ انہیں تنگ کیا جاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی قانونی شکنجہ میں پھنسنے کا جال بچھایا جاتا ہے۔ دن دہاڑے ہندو استریوں کو اڑایا جاتا ہے۔ اچھوتوں کو لالچ اور خوف اور سرکاری و غیر سرکاری دباؤ اور شرارت سے مسلمان بنایا جاتا ہے۔ جس میں پولیس اور سرکاری حکام کی بھی امداد رہتی ہے۔ اضلاع کی تو بات جانے دیجئے۔ خود مستقر حیدرآباد میں اس قسم کی زیادتیاں اور بے انصافیاں ہوتی ہیں۔ دیویوں کے پاس گائے دبیل کو ذبح کیا جاتا ہے۔ استریوں کا اغوا ہوتا ہے۔ اگر کوئی دردمند ہندو اس کو بچا لیتا ہے۔ اور پولیس کی امداد چاہتا ہے۔ تو پولیس بجائے اس کے کہ غیر قانونی عمل کی سزا دے۔ ہندو استری کو پوشیدہ طور سے مسلمان کے حوالہ کر دیتی ہے۔ باڈی ریس پولیس رستے سے تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کو جوش دلانے والے گانے گاتے ہوئے جاتی ہے۔ علی الصبح مسلمان گلیوں میں گا گا کر مسلمانوں کو اٹھاتے ہیں۔ لیکن پولیس اس کو غیر قانونی قرار نہیں دیتی۔ اس کے برخلاف اگر کوئی ہندو ایسا کرتا ہے۔ تو اس کو فوراً روکا جاتا ہے۔ آریہ سماجی پرچارک کے ویاکھیانوں میں چار چار سی۔ آئی۔ ڈی کے رپورٹر آتے ہیں۔ اور ویاکھیان کی جھوٹی رپورٹ کرتے ہیں۔ لیکن شر انگیز اور فتنہ جو مسلمان واعظوں اور مبلغوں کو کھلی چھٹی دی جاتی ہے۔ ریاست میں ویدک لٹریچر اور اخبارات پر پابندی ہوتی ہے۔ لیکن فتنہ انگیز اور پر جوش مسلم اخبارات رسالے اور کتابیں کھلے بازاروں بکتی ہیں جن میں دیگر اقوام کا دلسوز الفاظوں میں کھنڈن ہوتا ہے۔ ہم نے یہاں تک دیکھا ہے۔ کہ خود دارالخلافہ میں سڑکوں پر مسلم غنڈے کھڑے ہو کر ہندو استریوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لیکن پولیس بجائے انکو روکنے کے خود بھی شریک ہو جاتی ہے۔ کہاں تک لکھا جائے اور کیا لکھا جائے۔ زیادہ لکھیں تو قلم پر پابندی۔ اور کچھ کہیں تو زبان پر بندش ہو جاتی ہے۔ دردمند آنکھیں ان حالات کو دیکھ کر خون کے خون کے آنسو روتی ہیں۔ اور دردمند جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر دل یہ کہتا ہے۔ کہ اس ریاست میں ہندوؤں کے لئے دو راستے ہیں ایک تو یہ کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو مسلمان بن کر رہیں۔ ورنہ ریاست کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ کے لئے ترک وطن جائیں۔ ورنہ خوشحال زندگی بسر کرنا یکسر محال ہے۔ ہندو رو کر یہاں مارنا تو کجا مار کھا کر آہ کرنا بھی جرم ہوتا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ریاست کے ہندوؤں کی ٹھیک یہی دشا ہے۔ اعلیٰ حکام اور ذمہ دار ہستیوں کے کانوں تک آواز نہ پہنچا نے کی کوئی سبیل نہیں۔ بار بار اخبارات نکالنے کی درخواست دی جاتی ہے۔ تو یہی جواب ملتا ہے۔ کہ "افسوس اجازت نہیں دی جا سکتی" اب تو ہندوؤں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ پوری جاتی اناتھ ہو گئی ہے۔ اگر کوئی مصیبت آجائے۔ اور ظلم ہونے لگیں۔ تو کسی قسم کی بھی پولیس اور عدالت میں داد فریاد نہ کریں۔ کیونکہ یہاں پر ہندوؤں کو انصاف ملنے کی کوئی آشا نہیں۔ محض تضیع اوقات اور روپیہ ضائع ہونے کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ پولیس اور حکام میں ایک قسم کی سازش جان پڑتی ہے۔ آخر میں راجیہ کے مسلمانوں۔ پولیس اور مسلم حکام کو چیتاونی دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نادر شاہی مظالم سے بھلے ہی ہندوؤں کو خوف زدہ کر دیں۔ اور بھلے ہی ان کی آزادی کا دائرہ تنگ کر دیں۔ لیکن ان کے دلوں میں ضرور بے انصافیوں اور مظالم کی درد بھری آہ اٹھتی ہے۔ اور یہ آہ کوئی منفعت بخش نہ ہو گی۔ بلکہ اس کا نتیجہ نہایت نقصان دہ ہو گا۔ راجیہ کے مسلم حکام اور مسلم لیڈروں کو یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کے یہ مظالم اب قدرت سے نہیں دیکھے جاویں گے۔ کیونکہ پاپ کی ہنڈی کبھی چلتی نہیں۔

ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں!

اس کے بعد میں اتحاد پسند اور امن پسند مسلم حاکموں اور مبلغوں سے ایک راز کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ چاہے لاکھ کوشش کیجائے۔ کہ ہندو مسلم اتحاد ہو۔ لیکن ان مظالم اور حیلوں بہانوں سے ہندوؤں کے دلوں کو دن بدن ٹھیس لگ رہی ہے۔ اور ان مظالم سے بچانے خاموشی اور خوف کے غم و غصہ کی لہر پیدا ہو رہی ہے اس لئے یہ مظالم اور بے انصافی نہ صرف دونوں ملنے جو دلوں کی خلیج کو وسیع کرنے میں ممد ثابت ہوں گے بلکہ خود اس نیک نام راجیہ کو بھی کافی بدنام کر دینگے۔ مجھے تو یہ معلوم ہو رہا ہے۔ کہ یہ ظالمانہ اور بے انصافانہ کاروائیاں ملک اسلامیہ کی نیک نامی اور شہرت کو مٹا رہی ہیں۔

آخر میں میں ہندوؤں سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ہندوؤ اگر تمہیں زندہ رہنا ہے اور اپنی قوم و دھرم کی رکھشا کرنا ہے۔ تو اٹھو اور اپنی اندرونی شکتیوں کا وکاس کرو۔ اور اپنے پورانے اتہاس کو دہراؤ۔ دنیا کی ہر جاندار بلکہ بے جان میں بھی خودداری ہے۔ لیکن کیا تم میں خودداری اور آتم ابھیمان کا مادہ نہیں ہے؟ میرا تو پورا وشواس ہے۔ کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ اور تم میں ہر پرکار کی شکتی ہے۔ لیکن اس کو کام میں لانے کی اوشکتا ہے۔ تم اپنا ایمان کب تک سو گئے کیا تم وید مقدس اور ریلو تر گیتا کی شکشا کو بھلا بیٹھے اگر نہیں تو اٹھو اور اس بڑھتے ہوئے ظلموں کا جائز تدارک کرو۔ اور بتلا دو کہ تم میں ابھی زندگی ہے دھنیوں کو دھن سے۔ دماغ والوں کو دماغ سے اور طاقت وروں کو اپنی جسمانی خدمات سے قوم کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور بلا کسی دوسرے پر ظلم اور زیادتی کے اپنی جائز حفاظت کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اپنی جاتی کے لاکھوں ہیرے لالوں کو بچھڑنے اور تباہ ہونے سے بچانا چاہیئے۔ تبھی تمہارا راجیہ میں زندہ رہنا ہو سکے گا۔ ورنہ دیکھنا اسپھل ہو گا۔ فقط

لائل پور میں وید جنتی سپتاہ

لائلپور کے تینوں آریہ سماجوں نے ۱۸ اگست سے ۲۹ اگست تک وید جنتی سپتاہ بڑے اتساہ سمارو سے منایا۔ پراتہ کال سنکیرتن کے بعد ہر روز ہون اور اپدیش ہوتا رہا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بھجن نظمیں اور ویدوں کے مہتو پر ویاکھیان ہوتے۔ جس میں آریہ ودوانوں کے علاوہ سناتن دھرم کے پنڈتوں۔ سکھ ویروں اور مسلمان بھائیوں نے بھی حصہ لیا۔ ۲۹ اگست کو شری کرشن جی کے جیون پر بہت اتم ویاکھیان ہوئے۔ لائل پور کے آریہ نرناریوں نے اپنی شردھا اور پریم کا خوب پریچے دیا۔ اور باوجود دیگر اجلاسوں کے خوب رونق ہوتی رہی۔

دوستیہ اناتھ آریہ اپدیشک

آریہ سماج آریہ نگر کا چناؤ

آریہ سماج آریہ نگر کا سالانہ چناؤ ۳۰ اگست کو بمن لکھت ہے۔

پنڈت وشنو دت پردھان۔ لالہ رگھو ناتھ رائے جی اپ پردھان۔ لالہ لچھمن داس منتری مہاشہ گورودت اپ منتری۔ مہاشہ دیوان چند جی خزانچی۔ مہاشہ ڈنی چند لائبریرین

اخبار کی بہار

بات کو ٹھکرا دیا ہے۔

——— ایبٹ آباد ۷ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج صبح سر عبد القیوم نے ہز ایکسیلنسی صوبہ سرحد سے ملاقات کی۔ اور اپنا اور اپنی وزارت کا استیعفیٰ پیش کیا۔ گورنر نے یہ استیعفیٰ منظور کر کے ازاں بعد انہوں نے نئی کانگرسی وزارت کے وزیروں ڈاکٹر خانصاحب۔ قاضی عطا اللہ خان لالہ بھنجو رام گاندھی۔ اور خان محمد عباس خاں سے حلف وفاداری لئے۔

——— جموں ۷ ستمبر۔ شملہ سے تیج کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ لاہور کے بوچڑ خانہ کے خلاف اگر ستیہ آگرہ شروع ہوا۔ تو پہلے جتھے کی رہنمائی سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کریں گے۔ بھائی پرمانند جی ایک جتھے کی رہنمائی کے لئے تیار ہیں:۔

——— جموں ۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی ایجی ٹیشن کے لئے پروگرام پر غور ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائے گا۔ ریاست کے

دو سرا راولپنڈی کے نزدیک۔

——— پانی پت ۷ ستمبر موضع بیاد سے جو یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہندو مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ایک درجن مسلمان مجروح ہوئے۔ پولیس نے ۲۰ ہندوؤں اور ۱۶ مسلمانوں کو زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کر لیا ہے۔

——— روم ۶ ستمبر۔ مشرقی بحیرہ روم میں جو دو روسی جہاز غرق کر دیئے گئے تھے۔ ان کے متعلق سوویٹ گورنمنٹ نے حکومت اٹلی کو پروٹسٹ بھیجا ہے جس میں غرق ہونے کی ذمہ داری اٹلی پر ڈالی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہرجانہ ادا کیا جاوے نیز مجرموں کو سزا دی جائے۔ حکومت اٹلی نے ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور روس کے

ہے۔ کہ مسلمان بھی اس ایجی ٹیشن میں ہندو سکھوں کا ساتھ دیں۔ تو گورنمنٹ بوچڑ خانہ کی تعمیر روک دے گی!! ایک اور اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی ستیہ گرہ کو آخری ہتھیار سمجھتے ہیں۔ اس ہتھیار کے استعمال کے لئے وہ مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں:۔

——— لاہور ۷ ستمبر:۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند فوجی ضرورپات کے لئے لاہور چھاؤنی میں جو بوچڑ خانہ کھول رہی ہے صرف اس پر اکتفا نہیں کیا جائیگا بلکہ سکیم یہ ہے۔ کہ اس قسم کے ۸ بوچڑ خانے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں کھولے جائیں۔ دو بوچڑ خانے پنجاب میں کھولے جائیں گے۔ ایک لاہور چھاؤنی میں دوسرا

...ستمبر۔ چین اور جاپان کی جنگ نازک ... اختیار کر گئی ہے۔ جاپان کی افواج بہت ... گئی ہیں۔ دیوار چین سے پرلے صوبے ... میں داخل ہو کر انہوں نے بڑے بڑے شہر ... کر لئے ہے۔ اس صوبہ میں داخل ہونے کے ... افواج کو زبردست مقابلہ کرنے کا ... پڑا ہے۔ تقریباً دس ہزار آدمی کام آئے ... اندازہ نہیں لگایا جا سکتا روس کیطرف ... سے ہوائی جہاز چینیوں کی امداد کے ... رہے ہیں!۔

... نئی دہلی ۷ ستمبر:۔ لالہ دیش بندھو نے مہاتما ... سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ لاہور چھاؤنی ... تعمیر بوچڑ خانہ کے متعلق رائے دیں۔ اس کے ... میں مہاتما جی کو مندرجہ ذیل تار موصول ہوا!

... آپ کا تار ملا۔ یقیناً میں لاہور چھاؤنی کے زیر ... بوچڑ خانہ کا بھی اسی طرح مخالف ہوں جس ... کہ عام دوسرے عام بوچڑ خانوں کا میر الیقین

کونے کونے میں نوجوان سبھائیں تیار کی جا رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نیا پروگرام نہایت ہنگامہ خیز ہوگا۔ اور گورنمنٹ کو جھکنے کے لئے مجبور کر دے گا۔

لاہور ۷ ستمبر لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کا کام بند پڑا ہے۔ انتہائی تلاش کے باوجود ابھی تک مزدور نہیں مل سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر بوچڑ خانہ کے لئے مزدور دستیاب نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں سفر مینا کے آدمی لگا دیئے جائیں گے۔

— لاہور ۷ ستمبر:۔ پنجاب بوچڑ خانہ پروٹسٹ کمیٹی کے دفتر سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب کے مختلف حصوں میں ستمبر کی ہڑتال کے موقعہ پر جس قدر جلسے منعقد ہوئے۔ اُن میں سے ۱۱ فی صدی جلسوں کے صدر مسلمان تھے

— شملہ ۶ ستمبر: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پبلک۔ ایجی ٹیشن اور صوبائی گورنمنٹوں کے مطالبہ سے متاثر ہو کر حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ انڈیمان کے پولٹیکل قیدیوں کو ہندوستان کی جیلوں میں منتقل کر دیا جاوے۔

— جموں ۶ ستمبر:۔ گورنر جموں نے انٹرویو میں کہا۔ کہ بیشک جموں کے ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال کھول دی ہے۔ لیکن اس واقعہ کا قیدیوں کی رہائی کے سوال پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ اس بارے میں پنڈت کرشن کانت مالویہ یا کسی اور شخص سے گفت و شنید کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ اگر قیدی وعدہ کریں۔ کہ وہ گورنمنٹ کے وفادار رہیں گے۔ آئندہ ان کا طرز عمل اچھا رہے گا۔ تو گورنمنٹ اُن کی رہائی کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہوگی:۔

— واردھا ۵ ستمبر:۔ مہاتما گاندھی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ لاہور چھاؤنی کا بوچڑ خانہ ہندوستان کے لئے اقتصادی طور پر نقصان دہ ثابت ہوگا۔ ہزاروں مویشیوں کا ذبح ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ گورنمنٹ کو اسے بند کر دینا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو اس صورت میں وائسرائے ہند کو لکھوں گا۔ وہ گورنمنٹ میں مجھے امید ہے۔ کہ وہ اس بوچڑ خانہ کو بند کرانے کے لئے ملک کی آواز کا احترام کریں گے۔

— جموں ۵ ستمبر۔ ۲۵ روز کی لگاتار ہڑتال کے بعد شہر جموں میں کاروبار پھر شروع ہو گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس ہڑتال میں پبلک اور گورنمنٹ کا ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے:۔

— لنڈن ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک معظم اور ملکہ ۱۹۳۸ء کے اخیر میں ہندوستان آئیں گے۔ شاہی دربار کی تاریخوں کے متعلق غور کیا جا رہا ہے:۔

— شملہ ۵ ستمبر۔ حکومت ہند نے لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کے متعلق جو اعلان کیا ہے اس کے متعلق پنجاب۔ کے سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اس میں پنجاب گورنمنٹ کی رائے کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں تنازعہ مسئلہ پر نہایت سرد مہری سے تنقید کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن نہیں ہے۔

— لاہور ۵ ستمبر ۴ ستمبر کو پنجاب کے کونے کونے میں ہر شہر اور قصبہ میں بوچڑ خانہ لاہور چھاؤنی کے خلاف زبردست ہڑتال کی گئی۔ جلوس نکالے گئے۔ اور جلسے کر کے بوچڑ خانہ کے خلاف عالمگیر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ لاہور میں موری گیٹ کے باہر ایک لاکھ ہندو مسلمانوں سکھوں کا جلسہ زیر صدارت سردار کھڑک سنگھ منعقد ہوا جس میں صاحب صدر۔ سردار امر سنگھ ہف شیر پنجاب۔ ڈاکٹر گوپی چند وغیرہ سرکردہ اصحاب نے زبردست تقریریں کیں۔ کہ اگر بوچڑ خانہ بند نہ ہوا تو ہم سب سے آگے آویں گے۔

گوڑہ نواں میں منشی راج نرائن کی گت

منشی راج نرائن ارمان جو کہ اپنے آپ کو کھٹ شاستری لوگ آشرم آچاریہ فاضلکا ضلع فیروزپور کہتے ہیں اور بات بات میں آریہ سماج کو گالیاں نکالتے ہیں۔ عرصہ ۶ ماہ سے یہاں آیا ہوا تھا۔ پہلے تو لوگ آپ کے لیکچروں میں خوب شامل ہوتے تھے۔ مگر ارمان صاحب تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہو گئے۔ اور لوگوں کو ان سے شردھا کی بجائے دشمنی ہو گئی۔ آپ کے بڑے پرچار لائچی ہیں۔ ڈھونگ رچنے کے حالات جلد پبلک کے سامنے آ گئے۔ اور ان ہی سیوکوں نے جوان کلکی اوتار کا روپ مانتے تھے۔ جوتے مارے۔ اور آپ نے بڑی بے عزتی سے اس شہر کو چھوڑا۔ انہوں نے ایک کتاب چیتاونی چھاپی ہے۔ جس میں سناتن دھرم کے پرسدھ سنیاسی شری ۱۰۸ شری سوامی پرکاشانند جی مہاراج اور پنڈت اکھلانند جی۔ شری پنڈت سادھو آچاریہ وغیرہ کو گالیاں نکالی ہیں۔ اور رشی دیانند کے بارے میں بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کتاب کی ایک ایک کاپی میں نے سناتن دھرم سبھا راولپنڈی۔ لائلپور۔ امرتسر۔ لاہور روانہ کی ہے تاکہ وہ مناسب کارروائی کریں گے۔ پبلک کو چاہیئے ایسے ڈھونگی۔ لالچی اور باتونی آدمی کے جال میں نہ آوے جس کو شک ہو وہ آپ کے حالات شری بابو ہری ہر لال بی۔ اے وکیل۔ سیکرٹری گو سدگرام یونین اور منتری سناتن دھرم ہری کیرتن منڈلی گوڑگانواں کو خط لکھ کر دریافت کر لیں:۔

(منتری آریہ سماج گوڑگانواں)

آریہ جگت

آریہ سماج نابھہ کا وارشک اُتسو

آریہ سماج نابھہ کا نواں وارشک اُتسو تاریخ ۲۴ اسوج لغائت ۲۸ اسوج ۱۹۹۳ مطابق ۹ اکتوبر لغائت ۱۳ اکتوبر بروز سنیچر تا بدھوار دھن دیوی آریہ بھون میں بجانب دروازہ پٹیالہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔

۹ اکتوبر ۴ بجے شام نگر کیرتن کا بھاری جلوس چوک آریہ سماج میں۔ آریہ سماج مندر سے روانہ ہو کر شہر کے بازاروں۔ گلی۔ کوچوں میں دھرم اپدیشوں اور بھجنوں دوارہ امرت ورشا کرتا ہوا ۸ بجے دھن دیوی آریہ بھون میں ختم ہوگا۔

۱۰-۱۱-۱۲ اکتوبر کو بھون کے وسیع پنڈال میں اتسو کی کارروائی ہوگی۔

۱۳ اکتوبر کو آریہ استری سماج کا اُتسو اسی پنڈال میں منایا جائیگا۔ جس میں صرف استریاں ہی شامل ہو سکیں گی۔

اس دھرم میلہ میں اچھے اچھے اپدیشک سنیاسی مہاتما اور بھجنیک بدہار کر امرت ورشا کریں گے۔ یہ آریہ دھارمک میلہ قابل دید ہوگا اس لئے آپ سجنوں کو اس شبھ موقعہ سے ضروری لابھ اُٹھانا چاہیئے۔

رہائش اور بھوجن کا معقول پربندھ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ مگر کرپا کر کے بستر ضرور ساتھ لاویں۔

رلو دیک بالمکند منتری۔ آریہ سماج۔ نابھہ ریاست،

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کی سماچار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار اس ورش رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے پرو بڑے سماروہ پوروک منائے گئے۔ شراونی کے دن پراتہ کو سب آریہ بھائیوں نے پہلے اپنے اپنے گھروں میں پریوار سہت ہون یگیہ کی پوجنا کی۔ اور پھر سماج مندر میں برہد یگیہ آریہ پدھتی کے انوسار کیا گیا۔ پنڈت کیدار ناتھ شاستری اور مہاشہ ہری ناتھ جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے جنم اشٹمی کے دن صبح پنڈت ادم پرکاش جی اور پنڈت کیدار ناتھ جی نے بھگوان کرشن کے پوتر جیون پر عالمانہ لیکچر دیئے۔ اور راتری کو بھگوت گیتا کی کتھا ہوئی۔ سماج مندر دیپوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دونوں اُتسووں پر آریہ کمار سبھا کے منتری مہاشہ حکم چند جی نے نغمہ پڑھے۔ جو کہ بہت پسند کئے گئے۔ آٹھ دن لگاتار وید کتھا سپتاہ

کے اپلکھش میں روزانہ راتری کو پیوش ہندو گرنتھ سے دید کتھا ہوتی رہی

(۲) اس سماج کے مانیہ سبھاسد مہاشہ ... جی کے چھوٹے بھتیجر کی اکال مرتیو پر کل راتری کو سماج میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ مرتک کی آتما کو سدگتی پردان کرے اور مہاشہ منگل سین جی اور ان کے پریوار کو شانتی بخشیں۔

(۳) مہاشہ ہربنس لال جی منتری کے کوئٹہ ہو جانے کی وجہ سے آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے سروسمتی سے مہاشہ منگل سین جی کو ان کے ستھان پر منتری نیت کیا ہے۔

رسالپور میں جنم اشٹمی کا اُتسو

مورخہ ۸-۹-۳۶ کو جنم اشٹمی کا پوتر اُتسو آریہ سماج میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ صبح ۶ بجے سے ۷ بجے تک ہون ہوا۔ سندھیا پرارتھنا کے بعد ایشور استتی پر بھجن ہوئے گئے۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک شری پنڈت شوویت گپت جی نے اپدیش دیا جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ مہاشہ شوئی لال جی گلشن نے شری کرشن کے جیون پر بہت عمدہ نظم پڑھی۔ پھر پرشاد بانٹا گیا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ جس میں استریاں بچے ویرش شامل تھے۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ رجسونت رائے منتری آریہ سماج رسالپور

قادیان میں ہڑتال جلوس اور جلسہ

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء کو قادیان کے ہندو، سکھ اور مسلم پبلک کی طرف سے مکمل ہڑتال کی گئی۔ اور ایک نہایت شاندار اور پُرامن جلوس بھی بعد دوپہر ۳ بجے نکالا گیا۔ اس کے بعد شام کے ۶ بجے ایک پبلک جلسہ زیر صدارت مولوی عنایت اللہ صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں لاہور چھاؤنی میں کھلنے والے بوچڑ خانہ کے خلاف تقریریں کیں۔ گرد و نواح کے زمیندار بھی جلسہ میں شریک تھے۔ اور بوچڑ خانہ کے حالات سن کر خون کے آنسو رو رہے تھے۔ بوچڑ خانہ کی مخالفت کا ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا۔

ریوتا رام سیکرٹری ہندو سکھ گئو رکھشنی سبھا قادیان

میانوالی میں نو مسلم حکیم کی شدھی

مورخہ ۲۲-۸ اگست کو آریہ سماج میانوالی میں نو مسلم شیخ عبدالحق کو شدھ کیا گیا۔ شدھی کے وقت ۳۰۰ آدمی موجود تھے۔

[ضلع] جہلم کے برہمچاریوں کی پربت یاترا

...ردن ہام ... گوروکل دہام جہلم کے ۱۳ ... برہمچاریوں کی منڈلی زیر سرکردگی شری پنڈت ... ودیا بھوشن تھما شری پنڈت جگیشور ... جی دیو تعطیلات موسم گرما بر اے ... یاترا ... بوجہ ... تیم ساون سے روانہ ہوگئی ہوئی ہے ... پہلے یہ منڈلی میرپور پہنچی۔ وہاں منڈلی ... پرچار کیا۔ بوقت رات شری پنڈت ... جی کے منوہر پربھاوشالی ویاکھیان بذریعہ MAGIC LANTERN ... علاوہ ازیں برہمچاریوں کی لاٹھی۔ تلوار۔ اور آسن وغیرہ کے کھیلوں کی لوگوں نے تعریف کی۔ اور خصوصاً برہمچاری وید پرکاش ... تیراندازی تھا پرانایام کے کھیلوں کو دیکھ ... لوگ عش عش کر اٹھے۔

... گوروکل مہاشہ کرم چند جی وکیل لالہ بودھراج ... لالہ بیتر متھرا رام جی منتری آریہ سماج میرپور ... صاحبان کا صدق دلی سے ممنون احسان ... اور خاص کر بہن دیوان دیوی جی و دیگر دیویوں ... سے مشکور ہوں۔ اس کے بعد منڈلی ... کوٹلی پہنچی۔ وہاں بھی کئی دن تک پنڈت ... مہندر جی ودیا بھوشن اور شری پنڈت ماتھر ... نے اپنے منوہر اپدیشوں سے سبھی کوٹلی ... نواسیوں کو پربھاوت کیا۔ اور ... برہمچاریوں کے کھیلوں نے بھی ازحد متاثر ... یہاں پر لالہ رام ناتھ جی اور لالہ ... جی کا گوروکل دھنیواد کرتا ہے۔ انہوں نے تن من ... سے منڈل کی خاطر تواضع کی۔ ماتا سبھا گونتی ... دیگر دیویوں کا بھی گوروکل مشکور ہے جنہوں ... ہر طرح سے برہمچاریوں کا اتھتی سنسکار ... دل سے کیا۔

بعد ازاں یہ منڈلی کوٹلی سے پونچھ پہنچی ... بھی حسب معمول پرچار ہوتا رہا۔ اور یہاں ... مہاراجہ پونچھ برہمچاریوں کے لاٹھی پرانایام ... دنگل وغیرہ کے کھیلوں کو دیکھ کر نہایت ... خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ نے مبلغ ... برہمچاری وید پرکاش جی کو مبلغ ۱۰۱ کا تمغہ ... انعام عطا فرمایا۔ اس لئے گوروکل سب ... کا خصوصاً لالہ رام لال جی مہاشہ روپ لال ... بالا رام اور منتری دولت رام جی کا ازحد ... مشکور ہے جنہوں نے وہاں آریہ سماج کا مندر ... نہ ہونے کی صورت میں اپنے مکان میں منڈلی ... ٹھہرا کر رکھا۔

پونچھ سے واپس ہوتی ہوئی منڈلی نے آریہ سماج ... کوٹلی اور دھناگرام میں پرچار کیا۔ اس کے بعد منڈلی رام پور راجوری میں ... اور وہاں کے نواسی شری ماتھر شرما جی

کے بذریعہ MAGIC LANTERN ویاکھیانوں سے ازحد متاثر ہوئے۔ علاوہ ازیں شری پنڈت مہندر جی ودیا بھوشن اور پنڈت جگیشور جی کے روزانہ ویاکھیان ہوتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہاں کے نواسی آریہ سجن اس منڈلی کی مناسب اتھتی سیوا کریں گے۔ نیز نوشہرہ۔ بھمبھر۔ کوٹلہ لگرالی۔ دولتانگر۔ گجرات وغیرہ کے نواسی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ بھی اس منڈلی کا ہر طرح سے اتھتی سنسکار کرتے ہوئے اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔ اور پنیہ کے بھاگی بنیں۔

(منتری پرکاش دھاگ ودیہتی شاستری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سماچار

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائیگا۔ جس میں ودوان سنیاسی مہاتما اپدیشک اور بھجنیک پدھار کر جنتا کو آنند کریں گے۔ بھوجن اور رہائش کا پربندھ سماج کی طرف سے ہوگا۔

(۲) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ میں ست سنگ باقاعدہ طور پر لگتے ہیں۔ ہون یگیہ۔ سندھیا پرارتھنا کی شکشا پنڈت دیو اکھنڈ وشید آریہ سماج کے نیموں اور سندھیا کے منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

(۳) مہاشہ راجپال جی اور پنڈت دیو اکھنڈ جی وشید آریہ سماج موضع ماں میں گئے۔ اور دوپہر کو پرچار کیا۔ اور بھجن منڈلی بنائی گئی۔

(۴) مہاشہ راجپال جی اور پنڈت شام لال جی جو موضع نارنگ والی ہیں تین دن متواتر جاتے رہے اور وہاں سماج مندر بنوانے کے لئے بنیادیں کھدوی گئیں۔ پتہ لگتا ہے۔ کہ اب وہاں جلد ہی سماج مندر بن جائے گا۔

(۵) موضع بہلول پور میں سری جن بھائیوں کو پانی کی سخت تکلیف تھی۔ آریہ سماج نے ان کو سہایتا دے کر کنواں بنوا دیا ہے۔ اور ان کی اس تکلیف کو رفع کر دیا ہے۔

(۶) سماج مندر میں مہاشہ دیو اکھنڈ جی گپتا اور لالہ دلسیر اج جی لڑکوں کو دونوں وقت بڑی محنت سے گتکا۔ لاٹھی۔ مرہٹی وغیرہ سکھلاتے ہیں۔

(۷) مہاشہ شام لال جی لائبریرین بڑے ہی اتساہی ہیں۔ وہ لوگوں کو دوکانوں پر جا کر لوگوں کو کتابیں دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو سوادھیائے شیل بناتے ہیں۔

(۸) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ نے اپنے اجلاس میں ۲ اتفاق رائے کو حسب ذیل پرستاؤ سروسمتی سے پاس کئے:-

(الف) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ شری مہتہ جیمنی جی کے سپتر مہتہ دھرم پال جی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ایشور عزیز کی آتما کو سدگتی اور شری مہتہ جیمنی جی تتھا ان کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔

(ب) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا یہ جلسہ لاہور چھاؤنی میں زیر تعمیر نئی قتل گاہ کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نئی قتل گاہ کی تعمیر کو فوراً روک کر پنجاب جیسے زرعی صوبہ کو آنے والی مصیبت سے محفوظ رکھے۔

(پ) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا یہ جلسہ ریاست جموں کے ہندو بھائیوں اور دیویوں پر جو آپتی لاٹھی چارج وغیرہ سے آئی ہے۔ ان کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی پرجا کے دکھوں کو دور کرکے ان کے ہردوں کو شانت کرے۔

(منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج ملسی کی ماہ اگست کی کارگذاری

یکم اگست:- ڈاکٹر بہادر کشن صاحب منیجر ویدک کنیا پاٹھشالہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار مہاشہ بلدیو دت جی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اس شبھ اوسر عام جنتا کے علاوہ شہر کے معززین بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ بچے کا نام سریندر موہن رکھا۔ ڈاکٹر جی نے ویدک کنیا پاٹھشالہ کو ۲/- روپے اور آریہ سماج کو ایک روپیہ دان دیا۔

۸ اگست:- پنڈت منگل دت جی پران ماتھر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ہمراہی مہاشہ پیارے لال جی بھجنیک ۸ اگست سے ۱۷ اگست تک سماج مندر میں رات کو پرچار کرتے رہے۔ پنڈت جی کے پرچار کا طریقہ بہت نرالا تھا۔ بڑے پریم بھرے لوگوں کو اپدیش سناتے رہے۔ حاضری کافی ہو جاتی تھی۔ ان کا پرچار کا جنتا پر گہرا اثر ہوا۔

۱۲ اگست کو پنڈت جی نے مہاشہ بلدیو دت جی کی سپتری کا ودیا رمبھ سنسکار لالہ سائیں دتہ رام جی آف امپیریل بنک کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ دکشنا والوں کی طرف سے پنڈت جی کو ۴/- دکشنا کے ملے۔ اور ویدک پاٹھشالہ کو ۴/- اسماج کو ۲/۸ دان پراپت ہوا۔

۱۷ اگست کو چھوٹے چھوٹے بچوں نے ہمراہی سیوک آریہ سماج اور مہاشہ پیارے لال جی بھجنیک ایک جلوس نکالا جس میں وہ مورتی پوجا کے برخلاف بھجن گاتے رہے۔ انہیں ٹاؤن کمیٹی نے ایک ممبر نے پرچار کرنے سے روکا۔ نیز سناتن دھرم کے پردھان نے بھی دھمکی دی۔ کہ اگر اگلے روز اس قسم کا جلوس نکالا گیا تو ان کی خبر لی جائیگی۔ چونکہ ایک ممبر کمیٹی کا اس طرح سے روکاوٹ ڈالنا ہمارے شہری حقوق پر زبردست چوٹ تھی۔ اور سناتن دھرم کے پردھان کا اس قسم کی دھمکی دینا آریہ سماج کے پرچار کو بند کرنا تھا اس لئے سماج نے اگلے دن ایک زبردست جلوس نکالا جس سے ودھیوں کو پتہ لگ گیا۔ کہ آریہ سماج ایسی گیدڑ بھبھکیوں سے ڈرنے والا نہیں۔ جہاں اس جلوس سے سماج کا کافی پرچار ہوا۔ لوگوں کے دلوں میں سماج کی طاقت کا سکہ بھی بیٹھ گیا۔

۲۱ اگست سے ۲۹ اگست روزانہ صبح چار بجے دیدیہ جینتی سپتاہ کے سمبندھ میں پربھات پھیری نکالی جاتی رہی۔ جس میں حاضری کافی سے زیادہ ہو جاتی تھی۔ بڑے سریلے بھجنوں کے ذریعہ لوگوں کے کانوں تک ویدک سندیش پہنچایا گیا۔ مہاشہ جگدیش چندر جی اپ منتری آریہ سماج۔ مہاشہ اوتار رام جی اور مہاشہ سادن رام جی سیوک سماج بڑی لگن سے کام کرتے رہے۔ پھیری کے بعد سماج مندر میں ہون یگیہ۔ سندھیا پرارتھنا ہوتی تھی۔

۲۵ اگست کو آریہ گرلز سکول کے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد استری سماج کا پہلا جلسہ ہوا۔ جس میں استریاں کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔

۲۹ اگست:- شام کو سماج مندر میں کرشن جنم اشٹمی کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ماسٹر اندر جیت نے بھگوان کرشن اور ان کی تعلیم پر ایک پربھاوشالی لیکچر دیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ جنتا پر اس لیکچر کا گہرا اثر ہوا۔

(کنہیا لال سیکرٹری آریہ سماج ملسی)

شوک جنک نیوز

لالہ بالی رام پردھان آریہ سماج شیر پور ریاست پٹیالہ کے نوجوان سپتر عزیز پرکاش چند کا میعادی بخار سے ایک ماہ بیمار رہ کر ۲ بھادوں ۱۹۹۳ کو دیہانت ہو گیا اس اکال مرتیو سے لالہ بالی رام جی کو بہت صدمہ ہوا۔ آریہ سماج شیر پور نے اس شوک جنک مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کیا ہے لالہ بالی رام جی پردھان آریہ سماج شیر پور کے سپتر عزیز پرکاش چند کی بیوقت مرتیو کے نہایت افسوس ہے۔ مرحوم ۱۹ سالہ خوبصورت اور ہونہار نوجوان تھا۔ یہ سبھا لالہ بالی رام و دیگر لواحقین سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور پسماندگان کو صبر و شکر عطا کریں (منتری آریہ سماج شیر پور ریاست پٹیالہ)

پالم نظام سٹیٹ میں ویدک پستکالیہ

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۳۶ء کو صبح ۹ بجے موضع پالم تعلقہ آرمور میں ڈی ڈی سوامی آریہ پرچارک نظام آباد کے ہاتھوں دوارہ ویدک پستکالیہ پالم کا استھاپت کرایا گیا ہے چندہ کافی ہوا ہے۔ بہت سے ویدک پستک منگوائے گئے ہیں۔ کئی اخبارات بھی جاری کرائے جا رہے ہیں:-

(رام چند ریڈی شٹ پلی نظام سٹیٹ)

آریہ سماج گوڑگانواں کی سماچار

آریہ سماج گوڑگانواں میں رشی نروان کا تیوہار بڑی سمارو سے منایا گیا۔ سنسکرت سیکھنے کی پرتگیا کئی سجنوں نے کی۔ یگیوپویت بدل کئے گئے۔ اور بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ شری سوامی کیولانند جی اور شری سوامی شانتانند جی مہاراج کے بھاشن ہوئے۔ آخیر میں لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

(۲) ۳۱ سے لیکر ۲۰ تک آریہ سماج مندر میں پنڈت رامیشور دیال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے گیتا کی کتھا بہت اُتم ریتی سے کی۔ جیسے آپ منوہر بیان سے بہت سمجھاتے تھے۔ ان کو لوگ آپ سے سنسکرت۔ دیگر گرنتھ پڑھتے یا سنکا نوارن کرتے تھے۔ آپ کے شبھ پرچار سے آریہ سماج میں ایک بہت بڑا ہون یگیہ ہوا۔ جس میں ۱۰ من سامگری اور ۳۰ سیر سامگری خرچ ہوئی۔ پنڈت جی نے اپنے قیام میں ایک نام کرن سنسکار اور ایک منڈن سنسکار اور ۵ یگیوپویت سنسکار کرائے۔ غرضیکہ آپ کے یہاں آنے سے آریہ سماج کا گورو بہت بڑھ گیا۔ اور آپ کی پریرنا سے ہی آریہ سماج کا جلسہ جو عرصہ ۵ سال سے بند تھا ہونا مقرر ہوا۔

(۳) آریہ سماج گوڑگانواں کا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو منایا جائیگا۔ اس میں آریہ سمیلن ودیارتھی سمیلن اور اچھوت ادھار سمیلن سنز دھرم سمیلن ہوں گے۔ سیر سندر سنیاسی مہاتما اپدیشک پنڈت اور بھجنوپدیشک پدھاریں گے۔

(ننگ چند باسل منتری آریہ سماج گوڑگانواں)

آریہ سماج ملکوال کا ریزولیوشن

بوچڑخانہ لاہور چھاؤنی کے خلاف آریہ سماج ملکوال ضلع گجرات (پنجاب) کا پرستاؤ آریہ سماج ملکوال گورو کل دھاگ سوریٹ ۲۶ کو پنڈت برہمانند جی کے اپدیش کے بعد منتری آریہ سماج کی طرف سے یہ پرستاؤ پیش کیا گیا کہ لاہور چھاؤنی میں گورنمنٹ ہند جو ایک وسیع پیمانہ پر بوچڑخانہ کھول رہی ہے۔ اس پر یہ سبھا سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے افسوس ہے کہ ہندوؤں کے جذبات کا بھی خیال کچھ نہیں رکھا گیا۔ آریہ جاتی اس قسم کے بوچڑخانہ کو بھارت ورش کی پوتر بھومی پر کہیں بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے گورنمنٹ سے پرزور اپیل کیجاتی ہے۔ کہ اس قسم کے حکم کو بہت جلد واپس لیکر ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس نہ لگنے دے۔

(ودشو ناتھ سیکرٹری آریہ سماج ملکوال)

آریہ سماج دیپالپور کا ریزولیوشن

آریہ سماج دیپالپور کے اجلاس میں لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

کہ لاہور چھاؤنی میں کھلنے والے بوچڑخانہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس نے ہندوؤں کے دلوں کو سخت چوٹ لگتی ہے۔

(بھگت چند جیدیال سردانہ خزانچی آریہ سماج دیپالپور)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا ریزولیوشن

یکم ستمبر کو آریہ سماج ننکانہ صاحب کا خاص اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا۔

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا یہ خاص اجلاس لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کے منافی۔ اور عام پنجاب دل کے لئے اقتصادی طور پر نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اس واسطے گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو بند کر کے ہندوؤں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

(دولت رام جیدیہ سیکرٹری آریہ سماج ننکانہ صاحب)

آریہ سماج سری نگر کا چناؤ

آریہ سماج رعنا واری سری نگر کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہے۔

پردھان شریمان جانکی ناتھ جی ودیارتھی۔ اپ پردھان: وشمبر ناتھ جی کول۔ منتری: پرتھوی ناتھ۔ اپ منتری: گوپی ناتھ کاچرو۔ پستکا دھیکش: سوم ناتھ جی۔ کوشادھیکش: کیلاش ناتھ جی نوگرد۔

(پرتھوی ناتھ منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل کمالیہ کے سماچار

برہمچاری بڑے آنند پورن ہیں۔ ہسپتال بالکل خالی ہے۔ موسم بہت عمدہ ہے۔ پچھلے مہینہ برہمچاریوں کی صحت اچھی رہتی ہے۔ کل برہمچاری خوب دل لگا کر پڑھائی کر رہے ہیں۔ اس وقت ۷ برہمچاری گورو کل میں درج رجسٹر ہیں۔

(۲) ودیالہ میں بہت لائق سٹاف رکھا ہوا ہے گورو کل کا نخروی کے دو سہائک۔ پنجاب یونیورسٹی کے دو شاستری۔ ایک پربھاکر اور ایک الف اے پاس شدہ انگریزی ماسٹر رکھے ہوئے ہیں۔ جو بڑی لگن سے زیر نگرانی پنڈت امر ناتھ جی سہائک گورو کل کانگڑی کام کر رہے ہیں۔

(۳) جنم اشٹمی کے تیوہار پر برہمچاریوں کے بھجن وغیرہ ہوئے۔ پنڈت صاحبان نے اس تیوہار کی اہمیت خاص طور پر برہمچاریوں کے آگے رکھی۔

(۴) ۱۰ ستمبر کو بوچڑخانہ لاہور کے سمبندھ میں گورو کل میں پوری ہڑتال رہی۔ شام کو جلسہ کر کے برہمچاریوں کے سامنے اپدیش رکھے گئے۔

(۵) گورو کل کمالیہ میں خراس کی چھت کیلئے دو صد روپیہ کی اور غسل خانہ کی چھت کے لئے ۲۰۰ سو

روپیہ کی اپیل پبلک کے سامنے رکھی گئی ہے امید ہے۔ داتی سجن ہمیں دان دے کر بچوں پر اُپکار کریں گے۔

(رسکھ دیال مکھ ادھشٹاتا گورو کل کمالیہ ضلع لائلپور)

سنگرور میں وید جینتی سپتاہ

(۱) آریہ سماج سنگرور میں اس سال وید جینتی سپتاہ نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر شری پنڈت ہرپال جی اپدیشک اور پنڈت سالگرام جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پدھارے۔ ۱۷ اگست ۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں رکشا بندھن کا تیوہار منایا گیا۔ جس کے پروگرام کو پنڈت سالگرام جی کے بھجنوں نے خاص طور پر دلچسپ بنایا۔

(۲) اسی روز رات سے وید جینتی سپتاہ کا منایا جانا آرمبھ ہوا حالانکہ شری سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کئی روز پہلے شہر میں شریمد بھاگوت گیتا کی کتھا کا پربندھ تھا۔ تاہم رات کو پہلے ہی دن پنڈت سالگرام جی کے بھجنوں نے وہ سماں باندھا کہ سارے شہر میں دھوم مچ گئی۔

(۳) اگلے روز شری پنڈت ہرپال جی نے لالہ بیج ناتھ جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور اسی سمے لالہ وید پرکاش جی آریہ سبھاسد کی سپتری کا اَن پراشن سنسکار کرایا۔ ہر دو سنسکاروں پر پنڈت جی نے سنسکاروں کی بڑی عالمانہ ویاکھیا کی۔ لالہ بیج ناتھ جی کی طرف سے آریہ سماج کو ۲ روپیہ وید پرچار کے لئے ۲ دکشنا۔ پنڈت جی کو ۱ پراپت ہوئے۔ اور لالہ وید پرکاش جی کی طرف سے آریہ سماج کو دو روپے اور دکشنا پنڈت صاحبان کو دو روپے پراپت ہوئے۔

(۴) رات سے شری پنڈت ہرپال جی نے ویدوں کی کتھا آرمبھ کر دی۔ کتھا کیا تھی۔ ساکشات امرت برشا ہو رہی تھی۔ شری پنڈت جی کا وید منتروں کا دلکش اُچارن آپ کی عالمانہ ویاکھیا اور آپ کا جادو بھرا طرز بیان لوگوں کو اتنا مگن کر رہا تھا۔ کہ وہ عش عش کر رہے تھے۔ آپ کی بانی میں اتنی مدھرتا کا رس پایا گیا۔ کہ اس کے کارن آریہ سماج میں کتھا کے سمیہ حاضری دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ کیا دیویاں کیا شہر کی مہاتما سبھی یہاں تک کہ آریہ سماج کے کٹر سے کٹر ورودھی بھی روزانہ سمیہ پر آ کر وید امرت پان کرنے لگے۔ پنڈت سالگرام جی نے بھی کبھی اپنے جوشیلے بھجنوں سے جنتا میں اُتساہ پیدا کیا۔ اور کبھی پریم کی ندیاں بہائیں۔ غرضیکہ اس تمام پروگرام سے جو کہ جنم اشٹمی تک جاری رہا سنگرور نواسیوں کے دلوں میں آریہ سماج کے پرتی بہت زیادہ شردھا پیدا ہو گئی۔ پنڈت صاحبان کی یوگیتا کی ہر شخص مدح سرائی کرتا ہے کیونکہ پنڈت جی نے ویدوں میں سے بیش قیمتی رتن لوگوں کے سامنے نہایت دلکش پیرایہ میں پیش کیا۔

---

(۵) ۱۰-۱۱-۱۲ اگست کو شری کرشن جنم اُتسو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سب سے پہلے بڑا بھاری یگیہ کیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت سالگرام جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور شری پنڈت ہرپال جی نے بھگوان کرشن کے جیون پر اپنی اسی دلکش بانی دوارا ایک پربھاوشالی بھاشن دیا۔ اس کے بعد ابوہر راج جی بی۔ اے اور کویراج بھگوان چندر جی فلک نے شری کرشن کی زندگی پر نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد کارروائی پنڈت سالگرام جی کے بھجنوں سے سماپت ہوئی۔

(۶) شری کرشن جنم اُتسو مناتے ہوئے جلسہ میں یہ پرستاؤ پاس ہوا۔

”پوتر کرشن جنم اشٹمی کے شبھ اوسر پر آریہ سماج سنگرور کا یہ جلسہ لاہور میں قائم ہونے والے بوچڑخانہ کے کھولے جانے پر تنفیذ شوک اور روش پرکٹ کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے جہاں گو کرشن کی جنم بھومی بھارت ورش میں اس کی بندش سے ہندوؤں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی پرنام جنتا اور کسانوں کو بھی مویشیوں کے کم ہو جانے سے خاص طور پر اقتصادی اور شاریرک ہانی ہو گی۔ اس لئے یہ جلسہ اپیل کرتا ہے۔ کہ اس بوچڑخانہ کو فوراً روک دیا جائے۔ اور ہندو دھرم کے دھارمک جذبات کا احترام کیا جائے“

(۷) شری پنڈت جی کی اعلیٰ قابلیت رسیلی بانی کا لوگوں پر اتنا اثر پڑا۔ کہ مقامی سناتن دھرم سبھا کی جنم اشٹمی کمیٹی نے بھی جنم اشٹمی کی رات کو مندر میں پنڈت سالگرام جی کے بھجن کرائے۔ اور شری پنڈت ہرپال جی کا منوہر ویاکھیان کرایا۔ آپ نے بڑی یوگیتا سے گیتا کے اُپدیش کا ایسا عمدہ نقشہ لوگوں کے آگے کھینچا۔ کہ لوگ از خود رفتہ ہو گئے۔ لٹو ہو گئے۔ اور سب سے بڑی خوبی پنڈت جی کے ویاکھیان میں یہ تھی۔ کہ موجودہ زمانہ کا بھی پورا فوٹو لوگوں کے سامنے پیش کیا جا رہا تھا۔ غرضیکہ اس عالمانہ پروگرام کا لوگوں پر پنڈت صاحبان کی یوگیتا کا بہت اثر پڑا۔

(درشن بندھو اسسٹنٹ منتری آریہ سماج سنگرور)

منڈی بہاؤالدین میں وید پرچار

شری سوامی سیوانند جی مہاراج نے آریہ سماج مندر منڈی بہاؤالدین میں دس دن سے صبح و شام دونو وقت امرت ورشا کر کے سنگت کو آنند بخشا اور خاص کر ان کی نئی معلومات کا لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ شری سوامی جی یو۔پی کے رہنے والے ہیں۔

(رتن چند بھاٹیہ اپ منتری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین)

ओ३म्

THE ARYA VIR LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

ہفتہ وار اخبار
آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہر چند شرما

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

چندہ
سالانہ ...... ۳ روپے
ششماہی ...... ۱ روپیہ ۱۲ آنے
غیر ممالک سے چندہ ...

جلد ۱۳	۱۶ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق یکم اسوج سمت ۱۹۹۴ دیانند ابد ۱۱۳	نمبر (۶)

ایک خواہش

نام ایشور کا بھی جپا ہوتا
جان قربان قوم پر ہوتی
بن کے رہتا امر زمانے میں
مال و زر دھرم پر لٹا دیتا

اپنا جیون سپھل کیا ہوتا
سر دھرم کے لئے فدا ہوتا
وید امرت اگر پیا ہوتا
اور میں قوم کا گدا ہوتا

ہمیں دنیا میں بھیجنے والے
کچھ تو اپنا پتہ دیا ہوتا

(خاص)

رگھبیر دھیان ناتھ بی۔ اے خوشاب

رگوید بھاشیہ

(بھاشیہ کار شری مان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

ओ३म् । स नः पितेव सूनवेऽग्ने सूपायनो भव ।
सचस्वा नः स्वस्तये ।

رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۹

جس طرح باپ بیٹے کو آسانی سے ملتا ہے۔ ویسے ہی اے اگنی اس پرکار تو ہمارے لئے ہو۔ اور کلیان۔ فلاح کے لئے ہم سب کو اکٹھا کیجئے۔

پرماتما پکش :۔

آٹھ منتروں میں پرماتما کے اگنی گن والی جن صفات کا بیان کر کے اس آخری منتر میں بھگوان سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ بھگوان کی پراپتی کے متعلق سبھی مذاہب کا سدھانت ہے۔ کہ وہ ایک مشکل امر ہے یجروید چالیسویں ادھیائے میں تو صاف الفاظ میں مذکور ہے۔ وہ نزدیک ہے۔ لیکن اس کا حصول بہت مشکل ہے۔ لیکن دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو آنند نہ چاہتا ہو۔ سرور کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ یہ آنند اور سرور کی زبردست خواہش اس آنند گھن عین السرور کا رب سے زبردست ثبوت ہے۔ جب کسی کو اپنے مرغوب کا پتہ لگ جائے۔ تب اس کو حاصل کرنے کے لئے وہ سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔ لیکن ہمارے دلوں کو سرور دینے والا کہیں دور نہیں۔ وید کے الفاظ میں تو وہ نزدیک ترین ہے۔ اس واسطے اس کے حصول کی کوشش کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔

انسان سہل پسند واقع ہوا ہے۔ وہ بھگوان کے حصول میں۔ پربھو کی پراپتی میں کسی مشکل میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اس واسطے وہ بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اے پرکاش سروپ۔ نور علی النور۔ سب کو آگے لے جانے والے۔ رہبر حق سچے ہادی۔ جس طرح ایک پتر کو۔ بیٹے کو اپنے پتا۔ والد سے ملنے میں کوئی مشکل نہیں آتی۔ اسی طرح تجھ سے ملنے میں ہمیں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ جس طرح ایک باپ ہمیشہ اپنے بچوں کی بہبودی اور بہتری ہی کرتا ہے۔ اسی طرح آپ بھی ہماری بہتری۔ بہبودی اور فلاح کیجئے۔ ایک طرح سے اپاسک نے۔ بھگت نے۔ عابد نے اقرار کیا ہے کہ پربھو۔ خداوند تو ہمارا باپ ہے اور ہم تیرے بچے ہیں۔ باپ اور بیٹے میں حجاب کیا؟

ناظرین — یہاں ایک بات برنگ سے کہہ دوں۔ نامناسب نہ ہوگا۔ عیسائی صاحبان۔ دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ کہ خدا کو باپ کا درجہ سب سے پہل حضرت عیسیٰ نے دیا ہے۔ اس وید منتر کی موجودگی میں ان کے دعویٰ کی بطالت میں کسی کو شک نہیں رہے گا۔

بھگوان پرمیشور کو باپ کہنے میں خاص مطلب ہے۔ باپ کے پاس بیٹھنے میں بیٹے کو کسی قسم کا ڈر اور خطرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ باپ کی موجودگی میں بیٹا اپنی حفاظت اور ضروریات کے بارے میں بے فکر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب اپاسک بھگوان کی اپاسنا کر رہا ہو۔ اور وہ اپنے بھگوان کو پتا کے روپ میں انوبھو کر رہا ہو۔ تو وہ اپنے متعلق تمام افکار سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور اگر اپاسک ہر وقت کے لئے ایسی ہی ورتی بنا لے یعنی وہ ہر وقت یہ محسوس کرنے لگے۔ کہ میں اپنے پتا پرم پتا پرمیشور کی گود میں ہوں۔ تو اسے اپنے متعلق کسی قسم کا خدشہ لاحق ہی نہیں ہوتا۔

پرمیشور کو باپ کہنے کا اور کارن بھی ہے۔ یہ تو بہت ممکن ہے۔ کہ بیٹا نالائق ہو جائے۔ گستاخ ہو جائے نافرمانبردار ہو جائے۔ لیکن باپ کی تو اس پر ہر حالت میں نظر عنایت و شفقت ہی رہا کرتی ہے۔ وہ اسے سنوارنے اور سدھارنے کی ہی کوشش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہی اس کا بھلا چاہتا ہے۔ جیو اپنی اگیانتا۔ کم علمی و کم فہمی کے باعث اب اوقات بھگوان کے احکام کی عدولی کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ اس کی ہستی سے انکار کر کے گستاخی کرتا ہے۔ لیکن وہ رب کا پالک ایسے نافرمانبردار نالائق کا بھی پالن پوشن کرتا ہے۔ اور اس پر اس کی زندگی تنگ نہیں کرتا ہے

نالائق بیٹے کو باوجود اپنی نالائقی کے اپنے باپ پر بھروسہ ہوتا ہے سو ایسے جیو کو اپنی اگیانتا۔ نالائقی۔ کے باوجود سرو ہتکاری پر سدا بھروسہ رہتا ہے۔

منش عام طور سے ساتھی چاہتا ہے۔ ٹولی بنا کر۔ سماج بنا کر رہنا پسند کرتا ہے۔ لیکن کئی ٹولے ایسے ہوتے ہیں جن کا مقصد برائی ہوتا ہے۔ اس منتر کے آخری حصے میں پرارتھنا ہے۔ کہ پربھو ہمیں بھلائی کے لئے اکٹھا کیجئے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ملیں۔ ٹولی بنائیں۔ تو اس کا مقصد نیکی اور بھلائی ہو۔

بھگوان کو اپاسک ہمیشہ بھلائی کرتا ہوا انوبھو کرتا ہے۔ اس واسطے جس طرح وہ لائق بیٹا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ ویسے جیو اپنے پتا پرمیشور کے انوکول اپنا جیون بنانے کی خواہش کرتا ہے۔

جیو میں ایسی خواہش کا پیدا ہونا جیو کے اپنے کلیان کی پراکاشٹھا آخری حد ہے۔ یہ خواہش تبھی پیدا ہوتی ہے۔ جب اس نے بھگوان کے اس سروپ یا گن کا انکشاف کر لیا ہو۔

(۲)

جیو پکش :۔

جیو پکش میں بھی یہی مطلب ہے۔ کیونکہ جب بھگوان کے اس آگے لے جانے والے گن سروپ کو پہچان لیتا ہے۔ تو وہ اس سے اپنا رشتہ قائم کر کے۔ قربت۔ نزدیکی حاصل کرنا چاہتا ہے

(۳)

گیان پکش میں :۔

ایک جگیاسو۔ طالب حق اپنے گورو مرشد ہادی سے درخواست کرتا ہے کہ اے رہبر برحق

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵)

جلوہ ترا کہاں نہیں

(از قلم مہاشہ شیو دیال جی دیال جیجوں دوآبیہ)

صحرا میں سبزہ زار میں   سنبل کی تار تار میں
ہوائے پُر خمار میں!
جلوہ ترا کہاں نہیں

ہر برگ اور خار میں   ہر موسم و بہار میں
گلشن کی نو نکھار میں
جلوہ ترا کہاں نہیں

تو بحر و آبشار میں   وادیٔ خوشگوار میں
فضائے روزگار میں
جلوہ ترا کہاں نہیں

ہر کوچہ و بازار میں   دشمن میں غمگسار میں
تو ہر در و دیوار میں
جلوہ ترا کہاں نہیں

تیرے دیال پیار میں   ہم خوش ہیں جیت و ہار میں
ہر ایک کی پکار میں
جلوہ ترا کہاں نہیں

ہفتہ وار
آریہ ویر
لاہور
۱۶ ستمبر ۱۹۳۷ء

آریہ ویرو! اٹھو! جاگو

"آریہ ویر" آریہ ویروں کا آرگن ہے۔ آریہ ویر ہی آریہ سماج کی آشاؤں کا کیندر ہیں۔ دنیا کی کوئی جب تک اس کے لئے مر مٹنے والے ویر میدانِ عمل میں نہیں نکلتے۔ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالو۔ بدھ دھرم، عیسائیت۔ اسلام اور سکھ دھرم سب پکار پکار کر اس صداقت کی تائید کر رہے ہیں۔ نے دنیا کی موہ مایا سے منہ موڑا۔ راج پاٹھ کو چھوڑا۔ بودھ پراپت کر کے تیاگ کا مجسم نمونہ بن کر دنیا کے سامنے آیا۔ کے چرنوں میں جھک گئی۔ مہاتما بدھ کے بعد بھارت ورش کے کئی راجے مہاراجے بدھ دھرم کے انویائی بنے نے بدھ دھرم کے بانی کے تیاگ اور قربانی کی سپرٹ کی تقلید کی۔ اشوک جیسے مہاراجہ نے اپنے پتر اور پتری کو بھکشونی بنا کر بدھ دھرم کا پرچار کرایا۔ بدھ دھرم کے انویائیوں کے اس پرچار کے لئے لگن تیاگ اور قربانی کا ہے۔ کہ بدھ دھرم کو اتنا فروغ ہوا۔ اور گو بھارت میں اب اس کی ہستی ناپید ہے۔ لیکن دنیا کی آبادی کا بھاری کا انویائی ہے۔

عیسائیت کے بانی حضرت مسیح نے دھرم پرچار کے لئے انیک کشٹ سہے۔ اور سولی پر چڑھ کر جان دی۔ اس کے ایک نہیں، دو نہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں عیسائیت کے پرچار کے لئے فدا ہو گئے۔ چونے کی بھٹیوں میں انہیں مارا گیا۔ خونخوار درندوں سے پھڑوایا گیا۔ سخت سے سخت بے رحمی سے ان کی جانیں لی گئیں۔ لیکن کشٹ سہے۔ مرنا قبول کیا۔ لیکن عیسائیت کے پرتی اپنے پریم میں ذرا بھی فرق نہ آنے دیا۔ آج عیسائیت اگر دنیا کے ۱/۳ حصہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ تو اس میں ان ویروں کا قربانی ہی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اسی طرح اسلام کو لیں۔ حضرت محمد صاحب اور ان کے صحابیوں کو کونسے کشٹ ہیں۔ جو نہ سہنے پڑے۔ انہوں نے اسلام کے پرچار کے لئے کسی قربانی کرنے سے گریز نہ کیا۔ یہ قربانی ہی اسلام کی ترقی کی باعث ہوئی۔

سکھ دھرم کی تواریخ تو مسلسل قربانیوں کی تاریخ ہے۔ گورو ارجن دیو جی کی قربانی کے بعد سکھ اتہاس میں بے نظیر بلیدان گورو تیغ بہادر جی کا ہے۔ جس نے سکھوں میں جیون سنچار کر دیا۔ گورو گوبند سنگھ اور ان کے بچوں کے بلیدان پڑھ کر خون جوش مارنے لگتا ہے۔ سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں سکھ دھرم کی بلی ویدی پر قربان ہوئے۔ آج ان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ نصف کروڑ کے قریب تھوڑی سی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی شکتی شالی بنے ہوئے ہیں

آریہ سماج کے بانی رشی دیانند نے بھی اپنے جیون سے تیاگ اور قربانی کا عملی ثبوت دور سبق ویدک کا پرچار کے لئے نہیں دیا تھا۔ بودھ دھرم، اسلام، عیسائیت وغیرہ مذاہب میں اصولی طور پر ترٹیاں ہیں۔ وہ ہیں۔ ویدک دھرم سروانش میں مکمل ہے۔ اگر نامکمل مذاہب تیاگ اور قربانی سے اتنا فروغ پا سکتے ہیں۔ دھرم کے انویائی اگر ویدک دھرم پرچار کے لئے تیاگ اور قربانی سے کام لیں۔ تو اس کا پرچم سنسار لہرا سکتا ہے۔ رشی دیانند نے اس دھرم کے پرچار کے لئے اٹھارہ گھنٹے کی سمادھی کا سکھ چھوڑا۔ اینٹیں پتھر کھا کر وہ آگے بڑھتا گیا۔ اسے زہر ملے۔ قاتلانہ حملے ہوئے۔ لیکن وہ ایک انچ بھی اپنے مشن سے پیچھے نہ ہٹا۔ حتی کہ آخر اپنے رچائے ہوئے آریہ سماج روپی پوتر یگیہ کنڈ میں اپنے پرانوں کی آہوتی دے دی۔ اس رشی کے مشن شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی ویدک دھرم کی بلی ویدی پر پیٹ میں چھرا کھا کر شہید ہوئے۔ منی ور پنڈت گورودت جی اس کے لئے انچ انچ سواہا ہوئے۔ پنڈت گنپتی شرما جی اور سوامی درشنانند جی نے سروسو نچھاور کیا۔ امر شہید سوامی شردھانند جی نے ساری آیو پہلے ویروں کی طرح ویدک دھرم آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے آخر چھاتی میں پستول کی گولی کھا کر جامِ شہادت نوش کیا۔ مہاتما ہنسراج اوستھا میں بھی آریہ سماج کا بیتر تو کر رہے ہیں۔ اور بھی کئی ویروں نے آریہ سماج کے لئے تیاگ قربانیاں کیں۔ یہ ان کی قربانیوں اور تیاگوں کا ہی پھل ہے۔ کہ آریہ سماج پھیلا اور پھولا۔ اور چاروں طرف کی دھوم مچی۔

مگر آج یہ تیاگ اور قربانیوں کا سلسلہ ڈھیلا پڑ چلا ہے۔ آج رشی دیانند اور شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے آریہ سماج میں ان کے نام لیوا ویروں کا ابھاؤ سا ہو رہا ہے۔ جو ویدک دھرم اور آریہ سماج کے لئے سروسو نچھاور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پیٹ میں چھرے کھانے اور چھاتی میں پستول کی گولیاں کھانے کے لئے کمربستہ ہوں۔ آریہ سماج کے بچے بچے میں جہاں ویدک دھرم پرچار کی لگن ہوتی تھی۔ اور گھر میں، سفر میں، دفتر میں ہر جگہ وہ پرچار کو نہ بھولتا تھا۔ وہاں اب یہ کام چند تنخواہ دار اپدیشکوں کا سمجھ لیا گیا ہے۔ رشی دیانند اینٹ پتھر کھا کر بھی ویدک دھرم پرچار اور اویدک مت متانتروں کے کھنڈن سے کبھی ایک انچ پیچھے نہ ہٹا تھا۔ اور یہی حال اس کے بعد کے ابتدائی ایام کے آریوں کا تھا۔ مگر آج سنگھرشن سے بچنے کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ آج کئے انسٹی ٹیوشنوں پر لٹیا ڈبوئی جاتی ہے۔ ہر دلعزیزی اور وقتی لہروں کے لئے آریہ سماج کا اصلی پرچار بند کیا جاتا ہے۔ آریہ سماج سے غداری کر کے دوسرے آڈمبروں میں پھنس کر آریہ سماج کے کام کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

ان سب کارنوں کا پرنام یہ ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج جو آج تک سنسار کے کونے کونے میں پھیل گیا ہوتا۔ اپنے انویائیوں کی کمزوری اور قربانی کے ابھاؤ سے اس کی گتی مند ہو رہی ہے۔ شروع کے چند سالوں میں اس نے سب پر اپنا سکہ بٹھا دیا تھا۔ سب متوادی اور گورنمنٹ بھی آریہ سماج کی شکتی کو مانتی تھی۔ مگر آج آریہ سماج کو شکتی ہین سمجھا جا رہا ہے سب طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ اسے کچلنے کے منصوبے باندھے جا رہے ہیں۔ میں آریہ سماج کی موجودہ حالت کے متعلق زیادہ تفصیل سے لکھنا نہیں چاہتا۔ آریہ ویروں سے جن کے دل میں ویدک دھرم اور آریہ سماج کا درد ہے۔ پوچھتا ہوں۔ کہ کب تک خوابِ غفلت میں مدہوش پڑے رہو گے۔ اور ہر لحاظ سے مکمل ویدک دھرم کو جس کے پرچار کے لئے رشی دیانند نے اپنی آہوتی دی۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آدی آریہ ویروں نے جامِ شہادت نوش کئے۔ اس ویدک دھرم پرچار کے پرتی اپنے کرتویہ کو کب تک بھولے رہو گے۔ دوسرے مذاہب کے انویائیوں نے اصولی ترٹیاں ہوتے ہوئے بھی اپنی قربانیوں سے اپنے مذاہب کو فروغ دیا۔ ہمارے لئے یہ شرم کا مقام ہو گا۔ کہ ہم مکمل ویدک دھرم کو اپنے سوارتھوں اور دنیا کے جھگڑوں وغیرہ میں پھنس کر کس مپرسی کی حالت میں پڑا رہنے دیں۔

اس لئے اٹھو! آریہ ویرو! رشی دیانند کے سچے سینک بن جاؤ۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی تقلید کرو۔ ویدک دھرم اور آریہ سماج کو دیش کی فارورڈ موومنٹ ہونے کا فخر حاصل تھا آج یہ بیک ورڈ موومنٹ بنا ہوا ہے۔ تو اس کی وجہ آریوں کا تیاگ اور قربانی سے پیچھے ہٹنا ہے۔ پچھلے سالوں کئی آریہ سماجوں کے نگر کیرتن بند ہوئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا جلوس بند ہوا۔ اور کتنے موقعہ قربانی کرنے کے آئے۔ لیکن آریہ سماج نے اپنے جیون کا ثبوت نہ دیا۔ آریہ ویر میدان میں نہ نکلے۔ میں یہ نہیں مانتا۔ کہ آریہ ویر آج قربانی اور تیاگ نہیں کر سکتے۔ سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں آریہ سماج کے شیدائی آریہ ویروں نے ہی سوراجیہ کی تحریک سے جیلوں کو بھر دیا تھا۔ مگر آریہ سماج کے پرچار اور سیوا میں ایسی قربانی نہیں ہو رہی۔ آج اگر لاکھوں آریہ ویروں میں سے چند ہزار نہیں۔ چند سو بھی آریہ ویر یہ نشچے کر لیں۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار آریہ سماج کی سیوا رشی دیانند کی سچی سپرٹ میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آدی آریہ ویروں کے سچے مقلد بن کر کرنی ہے۔ تو آریہ سماج کی کایا دنوں میں پلٹ سکتی ہے۔

آریہ سماج میں اگر کوئی شتھلتا ہے۔ اگر کوئی ترٹی ہے۔ تو یہی۔ کہ اس کے شیدائی آریہ ویروں نے اپنے کرتویہ کو بھلا دیا ہے۔ وہ رشی دیانند کی سپرٹ کے مطابق کام نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ ہے؟ کہ آریہ سماج کا پرچار سست پڑے۔ خود غرض لوگ آریہ سماج میں گھس کر لڑائی اور جھگڑے بڑھا رہے ہیں۔ آریہ ویرو! آریہ سماج کے ان خطرناک دشمنوں کو جو آریہ سماج کے مشن کی پورتی کی بجائے ادھیکاروں اور عہدوں کے لئے لڑ مر رہے ہیں۔ ٹھیک کرنا آپ کا کام ہے۔ رشی دیانند کے آریہ سماج میں جھگڑے نہایت افسوسناک ہیں۔ انہیں بند کرو۔ اور رشی کی سچی سپرٹ سے آریہ سماج کا کام شروع کرو۔ دیکھو کس طرح سب طرف آریہ سماج کی دھوم مچتی نظر آتی ہے۔

آریہ سماج سدھانت روپ میں سب مت متانتروں کو پراست کر چکا ہے۔ اور یہ بھی سدھ کر چکا ہے کہ بھارت ورش آریہ جاتی اور سارے سنسار کا کلیان اور شانتی اگر ہو سکتی ہے۔ تو ویدک دھرم سے ہی۔ آج اگر مت متانتر اور پاکھنڈ قائم ہیں۔ تو محض آریہ سماجیوں کے اپنے کام کو بھول کر دوسرے آڈمبروں پر جانے اور ویدک دھرم پرچار کے کاریہ میں قربانی تیاگ اور سچی لگن کی کمی سے ہی۔ انے گنے آریوں نے ابتدائی ایام میں ان چیزوں سے ہی آریہ سماج کی دھوم مچا رکھی تھی۔ آج تو آریوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ شکتی بھی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ سادھن بھی بہت زیادہ ہیں۔ ضرورت ہے۔ تو صرف رشی دیانند کی سچی سپرٹ، قربانی، تیاگ اور سچی لگن سے کام کرنے کی۔

آریہ ویرو! اٹھو! جاگو! رشی دیانند کے رچائے ہوئے آریہ سماج روپی یگیہ جس میں رشی نے سب سے پہلے اپنی پورن آہوتی ڈالی۔ جس میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی۔ منی ور پنڈت گورودت

سوامی شردھانند و سوامی درشنانند آدی آہوتیاں دی ہیں۔ اس پرم پوتر یگیہ کی آہوتی بننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ویدک دھرم اور آریہ سماج کے پیچھے فدائی بن کر کام کرنا شروع کر دو۔ اور اس راستہ میں جو بھی قربانی اور تیاگ کرنا پڑے۔ اس کے لئے کمر بدھ رہو۔ آریہ سماج میں دنوں میں نئے جیون کا سنچار ہو جاویگا۔ مخالفین مخالفتیں چھوڑ کر دھڑا دھڑ ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے آنے لگیں گے۔ اور رشی کے کرنونتو وشوم آریم کے جس پورن ادیش کی پورتی کے لئے آریہ سماج بنایا تھا۔ اس کی پورتی کا رستہ صاف ہوتا نظر آئیگا

مہر چند شرما

جاپان اور چین کی جنگ

جاپان اور چین کی جنگ نے دنیا کے سامنے پھر ایک دفعہ عالمگیر جنگ کا سوال پیدا کر دیا ہے۔ یہ جنگ کہنے کو ان دو ممالک کی جنگ بھلے ہی کہی جاوے۔ لیکن یورپ کی سب طاقتیں اس جنگ میں ٹھیک اس طرح تاریں ہلا رہی اور شطرنجی چالیں چل رہی اور کئی امداد تک دے رہی ہیں۔ جس طرح سپین کی خانہ جنگی میں۔ اس لئے کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔ اگر اس جنگ کے ساتھ ہی یورپ میں بھی جنگ کا بگل بج جاوے۔ بحیرہ روم کے جھگڑے نے جو صورت اختیار کر لی ہے۔ اور جرمنی کا ڈکٹیٹر ہٹلر نو آبادیوں کو واپس لینے کے لئے جو اعلان کرایا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ عالمگیر جنگ نزدیک ہے۔ پرماتما اس سے دنیا کو بچائے۔

۱۹ ستمبر کی ہڑتال

لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۴ ستمبر کو پنجاب بھر میں ہڑتال منائی گئی۔ اور دکھایا گیا۔ کہ پنجاب کے آریہ ہندو۔ سکھ اور مسلمان سب بوچڑ خانہ کے کتنے خلاف ہیں۔ اب آل پنجاب بوچڑ خانہ پروٹسٹ کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ بوچڑ خانہ کے خلاف زبردست اظہار ناراضگی کرنے کے لئے ۱۹ ستمبر کو پھر ہڑتال کی جاوے۔ اس تاریخ کو لاہور میں بوچڑ خانہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ پوری آشا ہے۔ یہ ہڑتال ۴ ستمبر کی ہڑتال سے بھی زیادہ کامیاب ہوگی۔ اور پنجاب کے ہر شہر و قصبہ میں زیادہ سے زیادہ اصحاب لاہور میں ہونے والی اس کانفرنس میں شامل ہوں گے:۔

بوچڑ خانہ کے خلاف ستیہ آگرہ

لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کے متعلق ۱۹ ستمبر کو پنجاب اینٹی بوچڑ خانہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ پنجاب کے کونے کونے سے ہزاروں ڈیلیگیٹ اس کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ اس کانفرنس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ بوچڑ خانہ کو بند کرانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ پنجاب کے ہزاروں آریہ ہندو سکھ اور کتنے ہی مسلمان بھائی ستیہ آگرہ کے لئے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اور اس کانفرنس کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جو عالمگیر ناراضگی اور ہیجان بوچڑ خانہ کے خلاف پایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کانفرنس میں ستیہ آگرہ کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اور پھر پنجاب میں ایسی جدوجہد شروع ہو جائے گی۔ جس کے نتائج بھینکر ہونگے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اب بھی اس نامراد بوچڑ خانہ کو بند کرنے کا اعلان کر کے اس جدوجہد کو بڑھنے سے رد کرے۔

جموں سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال

ریاست جموں کے حکام کو نہ معلوم کیا ہو گیا ہے کہ وہ ریاست میں بے چینی دور کرنا ہی نہیں چاہتے۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ وغیرہ کی کوشش سے جب ہندوؤں نے ہڑتال چھوڑ دی۔ تو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ گؤ رکھشا تحریک کے قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیا جاتا۔ مگر نہ صرف یہ کہ ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان اسیروں سے جو سنٹرل جیل جموں میں مقید ہیں۔ سختی سے کام لیا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ انہوں نے پھر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ یہ بھوک ہڑتال ہندوؤں اور سکھوں میں ناراضگی کا جذبہ پیدا کر دے گا۔ ضرورت ہے کہ حکام جموں اپنے رویہ کو بدلیں۔ اور ایسے حالات کو پیدا نہ ہونے دیں۔ جس سے پھر مجبور ہو کر ہندوؤں اور سکھوں کو پھر پہلے کی طرح ایجی ٹیشن کرنے پر مجبور ہونا پڑے۔ مہاراجہ بہادر جموں کو خود دھیان دے کر حالات کو سلجھانا چاہیئے۔

صوبہ سرحد میں سیاہ سفید فہرستیں ختم

بمبئی یو۔پی وغیرہ کانگرس وزارت کے صوبوں کے علاوہ سندھ میں اخبارات کی سیاہ و سفید فہرستیں ختم ہو چکی ہیں۔ اور سب اخبارات کو اشتہار دینے کی کھلی چھٹی دی جا چکی ہے۔ اب صوبہ سرحد کی نئی کانگرس وزارت کے بنتے ہی معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری اشتہارات کے متعلق اخبارات کی سفید اور سیاہ فہرستیں موقوف ہونے والی ہیں۔ اور جن جن مطابع یا اخبارات کو ضمانتیں داخل کرنے کے احکام دیئے گئے تھے۔ وہ منسوخ ہونے والے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا ہم پنجاب کی سکندر منسٹری گورنمنٹ سے امید کریں۔ کہ یہ بھی سفید و سیاہ فہرستوں کا خاتمہ کر کے عدالتی اشتہارات کے متعلق اخبارات سے پابندی ہٹا لے گی۔ صوبہ سرحد سے تو پنجاب گورنمنٹ کو پیچھے نہ رہنا چاہیئے۔

راجپیہ رتن ماسٹر آتما رام جی کا لیکھ

آریہ ویر کے اس پرچہ میں شری راجپیہ رتن ماسٹر آتما رام جی یو۔پی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردو شتابدی کے سلسلہ میں چھپنے والے ہندی ستیارتھ پرکاش کے ایک لاکھ کے سنسکرن کے متعلق ایک لیکھ چھپ رہا ہے جس میں انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں نئے نوٹوں و ضمیموں کی ایزادی کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اور اس سے شاستر ارتھوں وغیرہ میں مشکل پیش ہونے کے متعلق لکھا ہے۔ ہم ماسٹر جی کی رائے سے سولہ آنے متفق ہیں ستیارتھ پرکاش مول روپ میں ہی جیسے اجمیر میں چھپا۔ چھپایا جانا چاہیئے۔ ہمیں امید ہے۔ یو۔پی سبھا اپنے چھپنے والے ستیارتھ پرکاش کے سنسکرن میں اس کا خیال رکھیگی:۔

ویر بھارت اور گوسائیں گنیش دت بابت جواب

ویر بھارت اپنا دھرم ہی بھائی پرمانند جی کو صلواتیں سنانا سمجھتا ہے۔ بھائی جی اور ڈاکٹر نارنگ کے بوچڑ خانہ کے ستیہ آگرہ کے جتھوں کی رہنمائی کرنے کے متعلق اخبارات میں چھپا۔ اس پر اس نے دل لگی اڑائی۔ جو بہت ہی افسوسناک ہے۔ بھائی جی نے ہندو میں اس کی اس ذہنیت کو بے نقاب کرتے ہوئے دو باتیں ایسی لکھی ہیں۔ جس کا جواب ویر بھارت اور گوسائیں گنیش دت جی کو دینا چاہیئے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ۴ ستمبر کو جب بوچڑ خانہ کے سلسلہ میں سب مقامی اخبارات نے ہڑتال کی۔ تو ویر بھارت ہی ایک اخبار تھا۔ جس نے ہڑتال نہ کی۔ اور چند سو کا پیپر بیچ کر کچھ روپے کمانے کے لئے اس نے ہندو عوام کے ساتھ دھوکا اور گؤ کے کاز کے ساتھ غداری کی۔ دوسری بات بھائی جی نے یہ لکھی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ گوسائیں گنیش دت مالوی جی سے قریب پچاس ہزار روپیہ بہار دل کے لئے لیا ہے۔ ان دونوں باتوں کا جواب ویر بھارت میں جلد چھپنا چاہیئے۔

ہندو کے چار اور سوال

۱۰ ستمبر کے ہندو میں چار سوال اور رکھے گئے ہیں ویر بھارت ان کا بھی جواب مذکورہ نوٹ کے دو سوالوں کے ساتھ ہی دیدے۔

(۱) کیا یہ درست ہے۔ کہ سناتن دھرم گائے رکھشک منڈل کے سیکرٹری جگل کشور نے بوچڑ خانہ کی تعمیر کے متعلق ایک طرح سے رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ کیا ویر بھارت کے سرپرست رائے صاحب اونکار پرشاد بوچڑ خانہ کے متعلق اس اہم میٹنگ میں شامل نہ ہوئے۔

(۲) اگر نہیں تو کیوں نہیں ہ؟ (۳) کیا ہندو نوجوانوں کے تیار کردہ میموریل پر رائے صاحب اونکار پرشاد نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا؟ اگر ہاں تو کیوں؟ (۴) کیا یہ ٹھیک ہے کہ جب اسمبلی کے ہندو اور سکھ ممبران نے ۱۳ ستمبر کو اسمبلی کا بائیکاٹ کر دیا۔ تو سناتن دھرمی پرتی ندھی سبھا کے پردھان دہاں ڈٹ کر بیٹھے رہے:۔

مہاشہ چرنجی لال پریم کیخلاف سنگین الزام

ہمارے پاس مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر آریہ مسافر کے خلاف شکایتی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں اُن پر کئی الزام لگائے گئے ہیں۔ لیکن ایک خاص سنگین الزام جس پر بہت زور دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے سبھا میں اس خیال سے کہ ۵۰ سال سے زیادہ عمر ہونے پر سبھا ملازمت سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ اپنی عمر کے متعلق جھوٹ بولا۔ اور اپنی پیدائش کا تذکرہ پیش کیا۔ جس میں اپنی عمر ۴۵ سال بتلائی۔ چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ پریم جی نے گورداسپور میں پنڈت شانتی پرکاش جی کے مقدمہ کی شہادت دیتے ہوئے اپنی عمر ۵۲ سال لکھائی۔ نیز جیمنی جی ویدک مشنری کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے بتایا۔ کہ وہ جالندھر ۱۸۹۶ء میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ تو چرنجی لال پریم اُن کے پاس نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس حساب سے ۴۱ سال کی عمر تو نالونیں جماعت کے پڑھنے کے وقت ہوئی۔ کم از کم ۱۴۔۱۵ سال نالونیں تک پہنچنے کو لگے ہوں گے۔ اس حساب کم از کم عمر ۵۵ - ۵۶ سال سال بنتی ہے۔ چٹھی لکھنے والا نئی اور ثبوت اُن کی عمر کے زیادہ ہونے کے دیتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ سبھا نے ایسے جھوٹ اور دھوکا دینے والے شخص کو آریہ مسافر کا ایڈیٹر اور اینٹرنگ سبھا کا ممبر کیوں بنایا ہوا ہے۔ چٹھی لکھنے والے نے مجھے بھی انترنگ سبھا کے ممبر کی حیثیت سے یہ معاملہ سبھا میں پیش کرنے کے لئے لکھا ہے۔ سو اس کے متعلق میں سبھا کو لکھ رہا ہوں۔ سبھا تحقیقات کر کے ضرور مناسب کاروائی کرے گی۔ شکایت کنندہ مہاشہ مطمئن رہیں۔ ساتھ ہی ان کی اطلاع کے لئے یہ میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ سبھا نے کچھ اسٹرا ایڈیشنوں اور بھینکیوں کو تخفیف کے باعث علیحدہ کیا ہے۔ ان میں پریم جی بھی ہیں۔ ان کو بھی پندرہ دن کا نوٹس مل چکا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی آریہ مسافر کا ایڈیٹر اور ایڈیشنگ ہو کر جب کہ پریم جی نے اپنی عمر کم بتا کر جھوٹ بولا۔ اور سبھا کو دھوکا دیا ہے۔ تو سبھا ضرور اس کے لئے بھی اور مناسب کاروائی کرے گی۔

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے

ایک لاکھ ناگری مول ستیارتھ پرکاش کا سنکرن

کیا آریہ سماج کی زندگی اور موت پر اثر ڈال سکتا ہے؟

(لیکھک شریمان راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی ——— بڑودہ)

اس سمیہ آریہ سماج کے سب آپدیشک بھارت ... رشی دیانند کرت مول سنسکرت وید بھاشیہ ... آدی بھاشیہ بھومکا کی مول سنسکرت پر اس کے ... ستیارتھ پرکاش کے مندرجہ سنسکرت پرمانوں ... بھاشیہ یعنی ہندی لیکھ تک بھی رات دن صرف ... نہیں۔ کنتو جملہ ہندی اردو اخبارات ... شاستراتھ بذریعہ تحریر کیا کرتے ہیں۔ ... ہے۔ ستیارتھ پرکاش کی اول زندگی میں ... شائع کرنے والی اجمیری شریمتی پروپکارنی سبھا کے پرمالوں کے سیتے اور ہندی بھاشیہ میں بیان ... ویدک سدھانت کی ذمہ دار تھی۔ یہ ستیہ بات ... کے بعد کلکتہ سے یہ ہندی مول گرنتھ ستیارتھ ... سستا چھپا۔ یہ ستاین جہاں اس کا بھاری ... وہاں اس کے ساتھ اجمیری سبھا سے بھی بڑھ ... کے سنسکرن کے تالیف کردہ منتریان ... جی کی انیک عالمانہ ضمیموں کی مفید عام ... کر دی۔ عام لوگ اور انیک سنسکرت دان ... کے سنسکرن کے سمیادک پنڈت صاحب ... بھاشیہ ردی بھومکا نوٹوں اور ضمیموں کو اس ... ملتے ہیں۔ پرنتو سوائے ستاین کے ... کے ایڈیشن کا کوئی گن نہیں مانتا۔ کنتو ڈنکے ... سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا سب عالمانہ ... فاضلانہ نوٹ ہائے اور سارگربھت ضمیمے ... کے بھاری دوش ہیں۔ کارن کہ اب اجمیری ... شاستراتھ تقریری اور تحریری راندن ... ہندی ستیارتھ پرکاش کے نوٹ اور بھاشیہ ... دینے والے سمپادک پنڈت یا ایک لاکھ شائع ... یو۔پی کی شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سے ... جینتی کی تقریب پر اس کو پرمانک سنسکرن ... شائع کراتی ہے۔ ستیہ ہوا کریں گے۔

... گیا ہے۔ کہ کلکتہ والے مانیہ ور دلیش بھگت ... چونکہ ان کا سنسکرن مول ہندی ستیارتھ پرکاش ... فروخت ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ دوبارہ ... شائع کریں گے۔ اس لئے اگر آئندہ یو۔پی کی ... پرتی ندھی سبھا ایک لاکھ سنسکرن چار آنے والا ... ہے۔ اور اگر کلکتہ سنسکرن کے سمان ایک بار ... سمپادک عالم سنسکرت دان پنڈتان کی ہر ... سمبندھی بھو سکا۔ ہر ایک پرمان سمبندھی ... بھاشیہ۔ اور لمبے لمبے سار گربھت ... بھی ساتھ شائع کرائے گی۔ تب آئندہ ... تان سے ست تحریری شاستراتھ سناتنی

اور آریہ سماجی۔ سناتن اور آریہ سماجی اردو ہندو اخبارات میں بلاشبہ جاری ہو جائے گا۔ یہ میرا تجربہ ... گذشتہ ٧ سالہ جیون کا ہے۔ کرم ویر ستری مہتر اپرشاد جی منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل سے کوئی ہرگز یہ شاستراتھ تحریری سناتنی جینی اور مسلمان بھی نہیں کریں گے۔ کہ وہ ان عالمانہ بھاشیوں یا ضمیموں کے سمپادک یا تحریر کنندہ ہیں۔ اس لئے پرمان اور ستیہ یو۔پی کے مندرجہ بالا تجویزہ ستیارتھ پرکاش میں ضرور جلد از جلد شائع کئے جانے چاہئیں۔ لیکن اجمیری ستیارتھ پرکاش کے روپ میں یو۔پی کا یہ چار آنہ والا سنسکرن چھپے:-

(٣) آج اگر خود مہرشی دیانند یہ گیراج فرض کرو کہ ہمیں سوپن میں درشن دیں۔ اور بات چیت کریں تو وہ کہیں گے۔ کہ چار آنہ میں جو تم یا یو۔پی کے سبھا یہ عام فہم آریہ بھاشیہ کا میرا اگر نقصف دخت کرنے کا برت لے چکی ہے۔ اس کیلئے میں مکتی دھام سے اس سبھا کو آشیرباد دیتا ہوں۔ مزید براں میں نے سنسکرت بھاشیہ میں ستیارتھ پرکاش کیوں نہیں لکھوایا۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ جو پنڈت سنسکرت دان بھی نہیں۔ بلکہ آریہ بھاشیہ ناگری یا ہندی بھاشیہ سمجھ سکتا ہے۔ وہ بھی ویدک سدھانتوں کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکے۔ اسی لئے میں نے اول اور دوسرے سنسکرن تک پنڈت بھیم سین آدی پنڈتاں کو اس میں سنسکرت گرنتھوں کے پرمان نٹ نوٹوں کے روپ میں درج نہیں کرائے۔ جب تک میں زندہ تھا۔ لوگ شاستراتھ تقریری اور تحریری مجھ سے کرتے تھے۔ اب خود میرے وید بھاشیہ کی سنسکرت سے کریں۔:-

آریہ کمار سبھا قصور کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا قصور ضلع لاہور کا دوسرا سالانہ جلسہ ٢٠ ستمبر سے ٢٦ ستمبر تک آریہ سماج مندر قصور میں بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے منایا جائے گا۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اور مشہور بھجنیک پدھار کر امرت درشا کریں گے۔ ٢١ ستمبر کو سنگیت دربار اور ٢٢ ستمبر کو سرو دھرم سمیلن ہوں گے۔

(دلبراج منتری آریہ کمار سبھا قصور)

بھارت میں طلاق کی لہر

(لیکھک شریمان پنڈت جیمنی جی ویدک مشنری)

بھارت ورش استری پوجا سے استری جاتی کی عزت کرنے کے لئے زمانہ سلف سے مشہور چلا آتا ہے۔ مرد سے زیادہ استری کی عزت کا ثبوت یہ ہے کہ رام کا نام پیچھے آتا ہے۔ سیتا کا نام پہلے۔ کہتے ہیں سیتا رام۔ رادھا کرشن۔ سروجنی نیڈو گوری شنکر وغیرہ۔ لیکن اب ہمارے بھائی بھی یورپ کی تقلید کر رہے ہیں۔ کونسلوں میں طلاق کا بل پیش کیا جاتا ہے اور انہیں وہ خطرناک اور گرہست کی تباہ کرنے والی آزادی کا سبق پڑھایا جاتا ہے جس نے یورپ اور امریکہ کے گرہست آشرم کا شیرازہ بکھیر دیا۔ ڈاکٹر کاون نے اپنی کتاب نوجیون ودیا میں ایسے طلاق درج کر دیئے ہیں جن میں سے بعض ان کے چشم دید نظارے ہیں۔ امریکہ میں ہفتہ میں دو دن خاص مجسٹریٹ طلاق کے مقدمات سننے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ دو تین بار کاون صاحب بھی ان طلاق بازی کی وجوہات سننے کے لئے کمرہ عدالت میں چلے گئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایک عورت نے آ کر درخواست کی کہ جب ہم ہوٹل میں کھانا کھانے جاتے ہیں میرا خاوند کھانا کھانے میں بہت سست ہے مجھے اس کی انتظار کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے میں اپنے خاوند سے طلاق چاہتی ہوں تاکہ روزمرہ کی انتظار سے خلاصی پا جاؤں۔

(٢) ایک عورت نے آ کر درخواست کی کہ جب رات کو میرا خاوند میرے پاس آتا ہے اس کے ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ میرے رخسارے اور چھاتی کو سرد ہاتھ لگنے سے تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں ایسے خاوند کو طلاق دیتی ہوں (٣) مسز ہیڈ ستے سان فرانسسکو کی عدالت میں درخواست دی کہ میرا خاوند نیند میں خراٹے زور سے بھرتا ہے۔ اس سے میری نیند میں خلل ہوتا ہے۔ میں ایسے خاوند کو ترک کرتی ہوں۔ (٤) مسز ولیم نے درخواست دی کہ میرا خاوند غیر استریوں کے فوٹو دیکھنے اور گھر میں لگانے کا بہت شائق ہے اور ان میں زیادہ دل بہلاتا ہے اس لئے میں شوہر کی لاپرواہی سے تنگ آ گئی ہوں مجھے اس سے طلاق دلائی جاوے (٥) نیویارک میں ایک استری نے درخواست کی کہ میرا خاوند مجھے سائیکل نہیں لے دیتا اس لئے میں اسے چھوڑنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ مجھے وہ حسب منشا سامان آسائش مہیا نہیں کر سکتا (٦) ایک استری نے اپنے خاوند پر درخواست میں یہ الزام لگایا کہ اس نے اپنے دوستوں کے سامنے یہ کہا کہ جس وقت میں نے شادی کی تھی یہ حسین نوجوان تھی جس کے معنے یہ ہیں کہ اب وہ مجھے خوبصورت نہیں سمجھتا حالانکہ میں اب بھی خوبصورت ہوں اس لئے میں اپنے حسن کی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ مرد نے عدالت میں آ کر معافی مانگی تب اس کی خلاصی ہوئی (٧) مسز ڈولی نے شکاگو کی عدالت میں درخواست میں لکھا کہ میرا خاوند مجھے سینما دکھانے ساتھ نہیں لے جاتا اس لئے میں اسے طلاق دیتی ہوں۔ (٨) برلن کی عدالت میں ایک استری نے درخواست دی کہ میرا خاوند غیر مہذب ہے۔ میرے دوستوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ اور مجھے مشکوک نظروں سے دیکھتا ہے۔ اگر میں رات کو دیر سے گھر آتی ہوں تو مجھ پر ناراض ہوتا ہے۔ میں ایسی نامناسب حرکات کو برداشت نہیں کر سکتی (٩) ایک استری نے بوسٹن کی عدالت میں درخواست دی کہ میرا خاوند جب میں دوستوں سے ٹیلیفون پر بات چیت کرتی ہوں تو مجھے روکتا ہے یا اسے سننے کے لئے پاس آ کر بیٹھتا ہے (١٠) ایک عورت نے چارلسٹن میں درخواست دی کہ میرے پتی نے مجھے بیماری کی حالت میں سیب کھانے کو نہیں لا دیا حالانکہ میں نے اسے دو دفعہ کہا مگر اس نے لاپرواہی کی (١١) ایک استری نے امریکہ میں درخواست دی کہ میرا خاوند مجھ سے برا بھلا کہتا ہے۔ جب میں ہیں رات کو دیر سے آؤں گویا میری آزادی میں مخل ہوتا ہے۔

میرے ہندو بھائیو۔ کیا آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایسا ہی زمانہ آوے۔ شاستروں میں تو استری کا پرش کا ... آئندہ دنیا میں ... کہا ہے ... سورگ میں بھی استری پرش لا کر رہتے ہیں ہمارے شاستروں میں تو استری کے نام دیوی، سرسوتی، لکشمی، گرہ پتنی، شکتی، ناری، بھاریا، اردھانگنی، دھرم پتنی، سوم وغیرہ آئے ہیں جن کے ارتھوں سے ہماری اعلیٰ تہذیب مترشح ہوتی ہے۔ کیا آپ طلاق کے قانون پاس کرا کے گرہست آشرم کو نرک آشرم بنانا چاہتے ہو۔ خدا کے لئے ٹھنڈے دل سے اپنی تہذیب دھرم اور اخلاق کو سامنے رکھ کر دیا ر کر دو۔ پھر دیکھو گے کہ ہم کدھر سے کدھر جا رہے ہیں۔

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے!

ویدک دہرم سب سے اعلیٰ ہے

(از قلم شریمان پنڈت نرسنگھ شرما جی جوتشی ویدک دہرم پرچارک۔ لدھیانہ)

سجن ناظرین۔ ویدک دہرم دو شبدوں سے مرکب ہے۔ جس کے سادھارن ارتھ پرکاش جگت یعنی منو دہرم یا سب کو لابھ پہنچانیوالا یا سب کی ہستی کو قائم رکھنے والا یاگیانی پرشوں کا یہ ایشور کا بتلایا دہرم ہے۔

پہلا شبد "وید" کا مصدر "विद" سے بنا ہے۔ جس کے کئی معنی ہیں۔ یعنی विदल्लाभे دوسروں کو فیض پہنچانا विद सत्तायां ہستی کو قائم رکھنا یا ہست ہونا विद ज्ञाने گیان یعنی علم سے منور وغیرہ کئی معنے ہیں۔ اور دہرم شبد "دہرم" دہریا مصدر سے بنا ہے۔ اور "मन" پرتیہ لگایا گیا ہے۔ جس کا سادھارن ارتھ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو دہارن کیا جاوے۔ یا جس سے سانسارک یا پارمارتھک وشیہ دہارن کئے جاویں۔ یا انگریزی میں جیسے Performance duty یا of duty یا عمل کرتویہ سوبھاؤ وغیرہ ہیں۔ پس دونوں شبدوں کے ملنے سے ثابت ہوا۔ کہ جس کے سوبھاؤ میں اُنتی کرنے کا مادہ یا جس ہو یا دوسروں کو لابھ پہنچانے کا۔ یا سب کا بھلا یا پر دیکار کرنے کا مادہ یا کرتویہ یا وچار ہو جس سے اعلیٰ اعلیٰ مفید مطلب کرم کرنے کی ترغیب ملتی رہے۔ یا جس سے دین و دنیا میں فیض پہنچ سکے۔ لوکک۔ پارمارتھک یا جسمانی روحانی یکجہتی یعنی سماج اور افراد سب کو یکساں لابھ ہو سکے۔ یا جس میں تمام ترقی کے معیار موجود ہوں جس کی کوئی بھی بات ایسی نہ ہو۔ کہ جو دوسرے کو نقصان پہنچا سکے۔ غرضیکہ ایسی تمام صفات سے جو معمور ہو۔ اُسے ویدک دہرم کہتے ہیں۔

بعض بھائیوں کے دل میں سوال پیدا ہوگا۔ کہ ایسی صفات کا ذکر تو کر دیا گیا یہ کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک چیز مخالف یا موافق دونوں کام دے سکے یا جس سے دونوں قسم کا بھاؤ نکل سکے۔ ایک شے کا ایک سوبھاؤ تو مانا جاتا تھا۔ اگر کوئی چیز گرم ہے تو وہ ٹھنڈی نہیں۔ جو سرد ہے وہ گرم نہیں۔ بلکہ دو مخالف صفات ایک جگہ نہیں رہ سکتیں۔ جہاں روشنی ہے وہاں اندھیرا نہیں۔ جہاں اندھیرا ہے وہاں روشنی نہیں۔ اس لئے دو میں سے ایک کو ہی ماننا پڑے گا۔

جب اس بات کا غور سے وچار کیا جاتا ہے۔ اور ایشوری سرشٹی کا دوربینی نگاہ سے ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ تو ایسی بہت سی عام مثالیں ہم کو ملتی ہیں۔ کہ جس سے یہ دونوں بھاؤ نکل سکتے ہیں۔ مثلاً موہن لال لدھیانہ سے لاہور کو جا رہا ہے۔ اب جو دیکھنے والے ہیں۔ وہ لدھیانہ والے کہہ رہے ہیں۔ کہ موہن لال جا رہا ہے۔ اور لاہور والے کہہ رہے ہیں۔ کہ موہن لال آ رہا ہے۔ جانا اور آنا دو مخالف بھاؤ موہن لال کے ایک فعل سے ہیں۔ سو وہ ایک آدمی میں کس طرح سے ہو سکتے ہیں۔ کہنے والے وچار کر سکتے ہیں۔

اب یہ پرتیکش ہے۔ کہ کریا یعنی حرکت صرف موہن لعل میں تھی۔ وہ ایک قسم کی تھی۔ یعنی آگے بڑھنا اس آگے بڑھنے کی صفت نے دو مختلف اشخاص کے خیالات میں ایک ہی کریا سے دو نتائج نکالے بس اسی طرح ایشوری صفات ایک سی ہیں۔ ایشوری دہرم ایک ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں آتی۔ جیوں کے اپنے کرموں کے اختلاف سے نتائج مختلف نکل رہے ہیں۔ سورج بذات خود منور رہتا ہے۔ اور آنکھ کی امداد کے لئے بنایا گیا ہے۔ اسی سورج کی روشنی میں سے تمام جہان کی آنکھوں کو امداد مل رہی ہے۔ چرند۔ پرند۔ انسان سبھی فیض پا رہے ہیں۔ اور سکھی ہو رہے ہیں۔ سورج کی کرپا نہیں بدلتی۔ کسی سے اُسے دشمنی نہیں۔ کسی سے بتر نہیں۔ اس کا ہر فعل برابر ایک سا ہوتا ہے۔ مگر اسی سورج کی روشنی سے چمگادڑ یا اُلو یا آنکھوں کی بیماری والوں کو تکلیف ہو رہی ہے۔ اب یہ تکلیف سورج نے دی یا سورج کے فعل میں کمی بیشی ہوئی۔ اگر نہیں تو آنکھوں کی بیماری والے کو تکلیف کیوں ہے۔ جواب صاف ہے۔ کہ دہرم سورج کا ایک ہے۔ بیماری سے کمزور اپنی کمزوری کے باعث اپنے آپ کو روشنی سے بچاتا ہے۔ اور صحت مند کمزور اسی روشنی سے امداد لیکر دور دور کی چیزوں کو دیکھ فیض پا رہا ہے۔ بس اسی طرح ایشوری ویدروپی سورج انسان کی بدھی روپی آنکھوں کو امداد دیتا اور فیض پہنچا رہا ہے۔ مورکھ انسان اپنے پورب جنم کے نیچوں کی کمی کے باعث اپنی بدھی روپی آنکھ کی کمزوری کی وجہ سے پورا فیض نہیں پا سکتے۔ اور عقلمند انسان جنہوں نے جنم جنمانتروں کے نیچوں (تجربوں) یا یوگ وغیرہ سادھنوں دوارا اپنی بدھی کو تیز یا منور بنا لیا ہے وہ اسی ویدروپی سورج کی مدد سے دونوں جہان میں جہاں سکھ پانے کی امیدیں ہی نہیں کر رہے بلکہ درحقیقت فیض پا چکے یا پا رہے ہیں۔ انہی تجربہ کار بزرگوں یا رشیوں نے کہا ہے۔

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः स धर्मः

یعنی جس سے یقینی دونوں جہان کا سکھ ملے وہ دہرم ہے۔ اور بہت زیادہ تجربہ کیا۔ تو شری منو جی نے کہا

धर्मेण हि वेद प्रतिपादितः ... अधर्मस्तद्विपर्ययः ॥

جو وید میں ... ہوا۔ وہی دہرم ہے۔ سو وید کے برخلاف ... وید میں جو ... ہوا وہ ... وغیرہ وید کے خلاف

نہیں۔ اس سے اس جہان کے لوگوں کے لئے یا جو روحیں مُوکش یعنی مُکت ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے بھی یہی ویدک دہرم ہی لابھ کاری ہے۔ آم میٹھا ہے۔ جو بھی آم کو منہ میں ڈالے گا۔ آم اپنی مٹھاس سب کو یکساں دیگا۔ یکساں طاقت دے گا۔ غرضیکہ جو جس کا سوابھاوک دہرم ہے۔ وہ اس سے ضرور ظاہر ہوا کرتا ہے

ایسے ہی وید چونکہ ایشوری گیان کا خزانہ ہے۔ اور ایشور کسی ایک ذات یا ورن یا مذہب یا فرقہ یا فرد کے مددگار نہیں۔ بلکہ سب کے اوپر بلا تمیز یکساں اپنا رحم فرما رہے ہیں۔ جیسے اگنی۔ جل۔ وایو پرماتما نے سب جیووں کے فیض کے لئے بنائے ہیں۔ ان میں سے جن کی روحوں کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا ملنا اتنا ہی آسان مثلاً ہوا کے بغیر کوئی جسم زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے پرماتما کے رحم سے ہوا بلا کسی معاوضہ کے ہر امیر و غریب کو یکساں سب جگہ مل رہی ہے۔ اس سے کمتر درجہ پر پانی کی ضرورت سب کو ہے۔ ملتا یہ بھی ہر جگہ مفت ہے۔ مگر اس سے کنوؤں وغیرہ کو کھودنے یا دریا یا چشمہ وغیرہ تک جانے کی محنت درکار ہے۔ یہ پانی ہوا کی طرح اتنا آسان نہیں ملتا۔ اب اس سے بھی کم ضرورت مرکب آگ کی ہے۔ اب مرکب آگ پانی کی نسبت مشکل سے ملتی ہے۔ اس کے لئے کوئلہ یا لکڑیوں پر دام خرچنے پڑتے ہیں۔ بس ایسے ہی وید وِدیا روپی گیان کی سب کو ضرورت ہے۔ سو پرماتما نے برہمنوں کے ہردیوں میں شروع دنیا میں دیئے۔ اب وہ گیان ویدوں کے ویدوں دوارا سب کو اپدیش روپ سے مل رہا ہے۔ ویدوں نے بھی سب کو پرماتما کے پُتر بتلایا ہے۔ جیسے

अमृतस्य पुत्राः

ارتھات پورن برہم موکش سوروپ ایک رس کے پتر ہیں۔ سب کا باپ برہم کہلاتا ہے۔ منصف باپ بلا وجہ کب اپنے بچوں سے بے انصافی کرے گا۔ باپ تو ہمیشہ سب کو ایک نظر سے دیکھا کرتا ہے۔ اس کی رحمت سب کے لئے یکساں ہوتی ہے۔

بس اسی پرکار پرماتما کا دیا ہوا وید گیان روپی سورج بھی دنیا کے شروع سے لیکر دنیا کے آخر تک ایک ہی سا کام دیتا چلا آ رہا ہے۔ اور دے رہا ہے۔ برہمن چھتری۔ شودر۔ ویش۔ ... وغیرہ کہلاتے والا ... جنم جنمانتروں کے چکر ... داخل ہو رہے۔ جیسا کہ ... ویدوں کے گیان کو یا دہرم کو سمجھنے ... ویدوں کا ... وہ ہم کا سکھ ... ایشٹ ...

ہیں۔ ویدوں کا پڑھنا ایک جنم کا کام نہیں ہے

अनेक जन्म संसिद्धः ततो याति परां गतिम् । गीता ६।४५

کئی جنم جنمانتروں میں سدہی یعنی گیان

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः

وہ بھی وید کا حاصل کرنے کے بعد ملتی ہے۔ شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے بھی کہا ہے۔ کہ ویدوں کا پڑھنا ایک جنم کی محنت سے نہیں۔ اس لئے دھیریہ رکھ کر اس ویدک دہرم کو پراپت کرنا چاہیئے۔ اگر کسی روح میں اس سے فیض نہ پا سکنے کی کمی ہے۔ تو وہ اس کی اپنی پیدا کردہ کمزوری ہے۔ طریقہ وید نے سب کو بتلا دیا تھا۔ ایشور کے رشیوں نے سمجھا۔ اور کر کے دکھلا دیا تھا۔ اب بھی اگر یہ کمزوری رہ جاوے۔ تو یہ خود عمل نہ کرنے سے کمی ہے۔ کیوں شودر بنے رہے۔ برہمن بننے کا کیوں یتن نہ کیا۔ جبکہ ویدوں نے بیانگ دہل ایشور وچن صاف طور سے سنا دیا۔

उत्क्रामतो पुरुषः मा अवपत्थाः

انسان تو اُنتی کے مارگ یعنی جس درجہ یا کلاس یا جنم درن میں آیا ہے۔ اس سے آگے بڑھنے کی (وابلدی) کر پیچھے جنم سے پیدا کردہ یعنی لائے ہوئے بُرے کرموں کو ترک کر یا رت مارگ سے نیچے گرانے کی کوشش نہ کر۔ جس طرح آگ کا اپنا دہرم روشنی اور حرارت دینا ہے۔ اور اس کی لاٹ اوپر کو ہی جاتی ہے۔ جو کسی وقت بھی آگ سے جدا نہیں ہو سکتا۔ جس نے آگ کی نزدیکی کی۔ اس نے اپنی سردی یا کانپنے کی بیماری کو دور کر لیا۔ جس نے اپنے آپ کو دور رکھا۔ وہ اس کے فیض سے محروم رہا۔

اسی طرح ویدک دہرم بھی اپنی گیان روپی روشنی اور پریم روپی حرارت سب پر یکساں پہنچا رہا ہے۔ جس طرح ایشور سب جگہ حاضر و ناظر ہو۔ سوکشم اور ایک ہونے کے باعث نظر نہیں آتے۔ بالنظر نہیں رہا۔ اسی طرح ایشور کا دیا ویدک گیان بھی بیج روپی اتی سوکشم ہونے سے سب کو پورن روپ سے نظر نہیں آ رہا۔ یا بیج کے اندر درخت ہوتا ہوا بھی نظر نہیں آتا۔ اور بونے اور جل دینے اور باقاعدہ عمل و پرورش ہونے کے بعد وہی بیج اپنے اندر سے جڑ۔ ٹہنے۔ پھل۔ پھول وغیرہ سب چیزوں کو نکال کر دکھلا دیتا ہے۔ اسی طرح ویدک گیان یا دہرم روپی ایشور روپی بیج بھی اپنے اندر سب صفات منور سوکشم روپ سے رکھتا ہوا جب کوئی روح یوگی بن اپنے ہردے روپی کھیت کو راگ دویش روپی گنگھر وغیرہ ہٹا کر گیان سے پاک و صاف کر لیتا ہے یعنی سوہاگہ زمین کو عین ٹھیک کام کے لائق بنا لیتا ہے اور یم نیم آسن۔ پرانا یام۔ پرتیاہار۔ دہارنا دہیان وغیرہ آٹھوں سادھن روپی جل وغیرہ کا سنچار کرتا رہتا ہے۔ تب ہردے روپی کھیت میں ویدک ... دہرم روپی بیج ... وسال ادبھت سوروپ پرکٹ کرتا ہے۔ اور سائنس۔ فلاسفی گنت۔ جیوتش۔ گرامر وغیرہ ناناپرکار کے منور

(باقی ملاحظہ صفحہ ۱۰)

سرشتہ امور مذہبی ریاست حیدر آباد

(ایک حیدر آبادی کے قلم سے)

رعایا کی عام ترقی اور بہبودی کے لئے ہماری حکومت نے مختلف سرشتہ کھول رکھے ہیں۔ ہر سرشتہ پر ایک کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ جن میں سرشتہ امور مذہبی ایک ہے۔

اہمیت دیگر سرشتوں سے اس سرشتہ کی زیادہ اہمیت ہے۔ جس کے کئی وجوہ ہیں۔ اس چیز کو خود حکومت نے محسوس کر کے گیارہ سالہ روئداد کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے

"سرکار عالی کی حکومت میں سرشتہ امور مذہبی کی سب سے زیادہ اہمیت ہے"

ہمارے خیال میں اس سرشتہ پر دینی چیزوں سے متعلقہ ہونے کے علاوہ دیگر بہت سی وجوہات کی بنا پر بڑی جوابداری ہے۔ ریاست میں فی صد (۸۵) پچاسی ہندو اور مسلمان کرسچین۔ جین اور بہت ہی کم تعداد میں ہونے کی وجہ سے اس ذر مختلف مذاہب کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری اس سرشتہ پر ہے۔ چونکہ مذہبی تعصب کے مظاہرے اور فرقہ وارانہ جھگڑے ہندوستان میں عام طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور خصوصاً آج کل مختلف مقامات میں فرقہ وارانہ جھگڑے اور بیچ بھوٹ پڑنے کی وجہ سے ہندوستان کی خوشی رکھ کر ملک میں شانتی قائم رکھنے کی ذمہ داری بھی حکومت پر ہے۔ اس لئے اس سرشتہ کا ہر عمل مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصب سے مبرا ہونا چاہیئے۔ یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جانب ابھی حکام متعلقہ نے کافی دھیان نہیں دیا۔ حال ہی میں اس سرشتہ کی معتمدی کو ناظم محکمہ ہذا کی نگرانی سے ہٹا کر ہوم سیکرٹری کے زیر نگرانی کیا گیا۔ یہ ایک حد تک سرشتہ کی اصلاح ہے۔ چند ماہ قبل اس سرشتہ کو ہوم سیکرٹری کے دیگر سرشتوں سے الگ کر کے صدر المہام بہادر عدالت نواب مرزا یار جنگ بہادر کے حوالہ کر دیا گیا۔ نواب صاحب موصوف نہایت ہی دریا دل۔ انصاف پسند حکومت کے حامی ہیں۔ مذہبی معاملات میں متعصب نہیں بلکہ روادارانہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کے صدارتی کے زمانہ میں یہ سرشتہ اپنے کہنہ انتظامی اصولوں کو ترک کر کے نیا طریقہ اختیار کریگا۔ ایسی امید ہوتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم پھر ایک مرتبہ اس سرشتہ کے اُن انتظامی خامیوں کو جن پر اب تک کئی بار تبصرہ ہو چکا ہے۔ بتانا مناسب سمجھتے ہیں۔

سرشتہ کے فرائض روئداد سرشتہ ہذا کے صفحہ (۳) پر سرشتہ کے فرائض کو نو ۹ عنوانوں کے تحت بتلایا گیا ہے جن میں سے صرف تین پر کچھ تبصرہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

پہلا انتظام متعلقہ اصلاح مذہبی اہل اسلام ملک سرکار عالی:۔ اس سرخی کے تحت روئداد میں حکومت نے دیہات کے مسلمانوں کے سماجی اور مذہبی حالت درست نہیں ہے۔ اس خیال سے مسلم واعظوں کو تنخواہ پر مقرر کر کے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا جانا۔ اور دیگر خانگی انجمنوں کو جو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اور اُن کو دلوں میں مذہبی رغبت پیدا کرتے یا اور کسی مقصد کے لئے قائم ہیں ہر طرح کی سہولتیں اور مالی امداد دینا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس کام کے لئے سالانہ کتنی رقم صرف کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں ایسے معاملات میں خانگی انجمنوں کو ہی کام کرنے دینا ہی مناسب ہے۔ سرکاری طور پر واعظوں کو مقرر کرنا یا خاص خانگی انجمنوں کی امداد کرنا۔ غیر تشفی بخش عمل ہے۔ کسی خاص فرقہ کی ترقی اور اصلاح کے لئے پرچار کرنا کافی نہ ہوگا۔ اور ہر مذہب فرقہ کی اصلاح عام کے انتظام کیلئے کتنی بھی رقم کافی نہ ہوگی۔ دیہات کے مسلمانوں کو ہی مذہبی تعلیم اور سماجی اصلاح کی ضرورت ہے یہ سمجھنا درست نہیں۔ ہر مذہب کے افراد کی حالت وہی ہے۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیہات کے پست اور نیچ ذات والے ہندوؤں کی حالت اچھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسی حالت میں صرف ایک مذہب والوں کی سماجی اصلاح اور مذہبی تعلیم کے لئے سرشتہ ہذا سے روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اگر مذہبی اور سماجی اصلاح کا پرچار کرنا حکومت کا فرض سمجھا جائے۔ تو ہر مذہب اور سماج کے لئے یکساں انتظام کرنا چاہیئے۔ اگر سب کے لئے نہ ہو سکے تو کسی کے لئے بھی نہیں"

ہر مذہب اور فرقہ کے سماجی اور مذہبی اصلاح کو اس سے متعلقہ انجمنوں کے لئے چھوڑنا ہی مناسب ہے:۔

دوسرا مدارس۔ کتب خانہ۔ اور انکا انتظام روئداد سرشتہ ہذا میں یہ بھی درج ہے۔ کہ اس سرشتہ کی جانب سے مدرسہ اور کتب خانہ بھی قائم ہیں (صفحہ ۲۰۔ ۲۱) سرشتہ امور مذہبی کو مدارس و کتب خانوں سے کوئی تعلق نہ ہونا چاہیئے۔ یہ کام سرشتہ تعلیمات کا ہے۔ کسی خاص فرقہ کے لئے مدارس و کتب خانہ قائم کرنا اور انہیں چلانا اور بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہر مذہب والوں کے لئے ایسا انتظام کرنا غیر ممکن ہے۔ دراصل سرشتہ تعلیمات کا کام سرشتہ امور مذہبی سے ہونا ہی خلاف اصول ہے۔ ان مدارس میں چند کا چندوں پر اور بعض کا وقف شدہ جائداد کی آمدنی سے چلایا جانا ظاہر کیا گیا ہے۔ کچھ بھی ہو یہ کام کسی حال میں اس سرشتہ کا نہیں ہے۔ مذہبی کتب خانہ اور مدارس کو چندوں کے ذریعہ چلانے کا کام رعایا کا ہے۔ اُن کو مدد دینے والا سرشتہ سرشتہ تعلیمات ہے۔ ہمارا مشورہ ہے۔ کہ حکومت کے لئے ان خامیوں پر غور کرنا باعث نیک نامی ہوگی۔

تیسرا (زائرین کو حج کرانیکا انتظام) اس کے لئے گذشتہ دس سال میں سالانہ بیس ہزار روپیہ کلدار سے لیکر تقریباً پینتالیس ہزار روپیہ کلدار تک یعنی قریب قریب تین ہزار روپیہ حالی تک خرچ بڑھتا چلا جانا بتلایا گیا ہے۔ یہ بھی دیکھنے والوں کے لئے ایک تعجب خیز صرف ہے۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کرنا ہر شخص کا اپنا دینی فرض ہے۔ حکومت کی عطا سے لوگوں کو زیارت کرانا مناسب معلوم نہیں ہوتا سارے مذاہب کے لوگوں کو حکومت کی عطا سے زیارت کرانا ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے کسی ایک فرقہ کو ایسی عطا کی ضرورت نہیں۔ یہ مسئلہ مبصرین کے زیر بحث ہے:۔

ملک کے دولت مند حضرات غیر مستطیع لوگوں کو مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے روانہ کریں۔ تو یہ ان کی فراخ دلی سمجھی جائے گی۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ حکومت کی جانب سے کسی خاص فرقہ کے لئے ایسا کرنا بہت سی غلط فہمیوں کا باعث ہوگا۔ (۲) اس سرشتہ کے صدر مد میں (۱۲) لاکھ (۲۵) ہزار (۶) سو روپیہ کا موازنہ ہے۔ لیکن اس میں (۴) لاکھ (۷۰) ہزار (۵) سو (۲۸) روپیہ کی رقم جو اس سرشتہ کی مد سے خارج ہے۔ وہ بھی غیر متعلقہ طور پر خرچ کیا جا رہا ہے (صفحہ ۶ روئداد ہذا) ایک سرکاری سرشتہ کے نام موازنہ میں بتلائی ہوئی رقم بلا تعلق اُسے کسی اور طور پر کیونکر اور کیسی صرف ہو رہی ہے؟ اس کی لاعلمی تعجب از قیاس ہے۔ اس کا علم حکام سرشتہ کو کیوں نہیں۔ اس رقم کو خرچ کرنے والے کون ہیں۔ جو کوئی ہوں۔ ان کو باقاعدہ حسابات سرشتہ کے حسابات کے ساتھ کیوں شائع نہیں کیا گیا؟ اس کے کون ذمہ دار ہیں ہمیشہ شبہ پیدا نہ ہونے دینے کے لئے کہ خانہ یہ رقم نامعلوم طور پر صرف ہو رہی ہے۔ کونسی تدبیر ہے۔ اس قسم کے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

متذکرہ بالا رقم چند مدات میں تقسیم کی گئی ہے جن میں کہا جاتا ہے۔ کہ خیرات اور معمولات یہ یہ دو مدات توشک خانہ عامرہ کے ذریعہ خرچ ہو رہے ہیں۔ کیا معنی ہیں۔ تشریح طلب امور ہیں اکثر روزناموں میں یہ شائع ہونا دیکھا جا رہا ہے کہ فلاں کو زاد راہ کے لئے اتنے سکے کلدار۔ اور فلاں کو تاحیات اتنی رقم سکہ کلدار ماہانہ مقرر کی جاتی ہے۔ اس سے اس بات کا گمان ہے۔ کہ شاید یہ سب روپیہ توشک خانہ ہی سے دیئے جاتے ہیں۔ اُن رقوم کا سکہ کلدار ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ رقم بیرونی ملکیوں کو دی جاتی ہے۔ الغرض یہ معاملہ ہی کچھ گول مول سا ہے۔

حال ہی میں بھارت سیوا سدن مشیر آباد کے لئے پریشوری دیوی کو پچاس روپیہ ماہوار حکومت کی طرف سے دیئے جانے کی خبر سننے میں آ رہی ہے حق شناس غور کر رہے ہیں۔ کہ رقم کیسے اور کس سرشتہ کی جانب سے اور کس مد کی تحت دی جا رہی ہے۔ یہ امر بھی محتاج تشریح ہے۔

عرضداشت غرضیکہ سرشتہ امور مذہبی کے انتظامی امور بڑی حد تک صدر المہام بہادر کے محتاج توجہ ہیں۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر کا جو بڑے تجربہ کار اور مغربی و مشرقی طرز حکومتوں کی اچھی طرح واقفیت رکھنے والے ہیں۔ صدر المہام امور مذہبی سرکار عالی بننا سکر ہمارے دلوں میں امید کی ایک لہر دوڑتی ہے۔ کہ ضرور ان خامیوں پر غور کر کے سرشتہ کی اصلاح کی جائیگی۔

وہ رعایا کے مختلف طبقوں کے لئے تشفی بخشنے والی سکیموں کو جاری کرنے سے نہ صرف خود مستقل طور پر اپنا نام روشن کرنے والے ہونگے بلکہ مختلف مذاہب کے پیرو کثیر تعداد میں آباد رہنے والے اس ریاست کے مالک شاہ دکن کے لئے بھی مذہبی رواداری کی نیک نامی حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ ایسی امید کرتے ہوئے مضمون

یوگیہ ور کی ضرورت

میرے ایک نزدیکی رشتہ دار کی پتری جو کہ معمولی ہندی پڑھی لکھی ہوئی امور خانہ داری سے واقف خوبصورت۔ تندرست۔ سوشیل سوبھاؤ عمر تقریباً ۱۵ سال کے لئے ایک یوگیہ سداچاری اور سماجک خیال والے بر برسر روزگار لائل پور کی ضرورت ہے اضلاع لائل پور شیخوپورہ۔ گجرانوالہ کو ترجیح دی جائیگی:۔

نوٹ:۔ زیادہ جہیز کے خواہشمند خط و کتابت سے معاف فرما دیں:۔

لالہ سندر داس گابا بینکرز سانگلہ ہل شیخوپورہ

مرتک شرادھ پر پرشن

از قلم مہاشہ پشاوری لال جی پریم منتری آریہ سماج جبتنخیل ویردھان آریہ سیوک منڈل (صوابی)

(۱) چاروں ویدوں میں مرتک شرادھ لفظ موجود نہیں۔ اگر مرتک شرادھ کے ماننے والے کسی وید منتر میں ہمت ہو۔ تو دکھلائے۔

(۲) یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۳۶ میں پتروں کو اُن آسنوں پر بیٹھنا لکھا ہے۔ اگر پتر سے مراد یہاں مرتک پتر لیتے ہیں۔ تو وہ کیسے اِن آسنوں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

(۳) پدم پوران کے اُتر کھنڈ میں لکھا ہے۔ کہ ایک برہمن کے ماتا پتا نے پچھلے کرموں کے انوسار اُس کے گھر میں کتیا اور بیل کا جنم لیا۔ شرادھ کے دنوں میں پتر نے اپنے پتروں کا ودھی پوروک مرتک شرادھ کیا۔ لیکن کتیا اور بیل بھوکے رہے۔ برہمن مال اُڑا کر گئے۔ اور کتیا کو اُلٹی مار پڑی۔ اور کھانا بھی نہ ملا۔ اور بیل بھی بھوکا پیاسا بندھا رہا۔ بتاؤ ایسے شرادھ سے کیا لابھ۔

(۴) وراہ پوران میں لکھا ہے۔ کہ نمی رشی نے اپنے پتر شریمان کے مرنے پر شوک موہ سے دکھی ہو کر ایک دن پتر کے نام پر برہمن کو اَن کھلا دیا۔ پیچھے سے وہاں برہم رشی نارد جی آ گئے۔ نمی رشی نے پچھتاتے ہوئے کہا۔ کہ یہ کرم میں نے شوک وش ہو کر کیا ہے۔ ایسا کرم کسی نے آج تک نہیں کیا

(۵) منو سمرتی میں لکھا ہے۔ کہ شرادھ میں برہمن کو گینڈے کا مانس کھلانے سے پتروں کی اننت کال تک ترپتی ہوتی ہے۔ اور منو سمرتی میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو برہمن شرادھ میں مانس نہ کھائے وہ نرک میں جاتا ہے۔ تبھی تو اگست رشی نے اِلول اور واتاپی راکھشوں کا مانس کا نیوتا سویکار کیا۔ شرادھوں میں براہمنوں کو گینڈے کا مانس کھلا کر کیوں نہیں ہمیشہ کے لئے پتروں کی ترپتی کر لیتے؟

(۶) منو سمرتی میں دوسری جگہ پر لکھا ہے۔ کہ جب شرادھوں کا نیوتا برہمن کو ملتا ہے۔ تو پتر وایو روپ ہو کر چلنے پر چلتے ہیں۔ اور بیٹھنے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا استھول شریر چھوڑ کر وایو روپ میں آتے ہیں۔ تو وہاں ان کے جسم کو مردہ سمجھ کر جلا دیا جاتا ہوگا۔ پھر جب یہ واپس لوٹتے ہیں۔ تو کس شریر میں جاتے ہیں؟

(۷) کورم پوران اُتر کھنڈ ادھیائے ۲۰ میں لکھا ہے۔ کہ شرادھ میں پتروں کے نمت اس پرکار مانس تیار کر کے برہمنوں کو کھلائے۔ اس تفصیل میں دوسرے مانسوں کے ساتھ ساتھ گائے کا مانس تک لکھا ہے۔ کیا یہ گئو ہتیا کا پرچار نہیں؟

(۸) پوران کتھا کرتے ہیں۔ کہ بھگوان رام نے بن کے اندر راجہ دسرتھ کا شرادھ کیا تھا۔ اور وہ بیوم کھانے کے وقت آئے تھے۔ اس وقت مہارانی سیتا نے پردہ کر لیا تھا۔ مہارانی سیتا کو دسرتھ نظر آئے۔ اور رام کو نظر نہ آئے یہ کیوں؟

(۹) وید کے پانچ یگیوں (جو نت کرم ہیں) میں ایک یگیہ پتری یگیہ بھی ہے۔ شردھا پوروک پتروں کو ترپت کرنا شرادھ یعنی پتری یگیہ کہلاتا ہے۔ جس کے پتر زندہ ہوں۔ کیا وہ شرادھ یعنی پتری یگیہ جو کہ پانچواں یگیہ ہے نہ کرے۔ تو اس کے نت کرم میں نیونتا ہو جائے گی۔ اس سے زندہ پتروں کا شرادھ ثابت ہوتا ہے۔ جو کہ روزانہ کرنا چاہیئے سال میں ایک بار نہیں۔

(۱۰) شرادھ تین پشتوں تک کیوں ہوتا ہے۔ باقی کے پتر کیا بھوکے رہتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ تین پشتوں تک پتر زندہ رہتے ہیں۔ اس لئے تین پشتوں تک کا ودھان ہے۔

(۱۱) سرشٹی کے آدی میں جب امیتھنی سرشٹی تھی۔ اُس وقت پتر نہ ہونے کے باعث سو سال تک شرادھ بند رہے ہونگے۔ شاستروں میں پتری یگیہ روزانہ کرنے کا ودھان ہے۔ تو سو سال تک اِن لوگوں نے پتری یگیہ نہ کیا ہوگا۔

(۱۲) جیسے تم مرے پتروں کے نام پر شرادھ کرتے ہو۔ اس طرح پچھلے جنم میں تم بھی کسی کے پتر رہے ہونگے۔ اور وہ تمہارے نام پر شرادھ بھی کرتے ہوں گے۔ پھر تمہیں کیوں نہیں شرادھوں کا بھوجن ملتا؟

(۱۳) بھیشم پتامہ کی تاعمر برہمچاری رہنے کے باعث اولاد نہ تھی۔ اُن کی مکتی کیسے ہوئی۔ جب اُن کے پیچھے کسی نے شرادھ نہیں کیا۔

(۱۴) دیگر اور کئی لوگوں کی جن کی اولاد ہزار یتن کرنے پر بھی نہیں ہوتی۔ اُن کی مکتی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۱۵) کئی بھائی شرادھوں کا آرمبھ راجہ کرن سے مانتے ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو شرادھ پانچ ہزار برس پہلے کے سدھ نہیں ہو سکتے:۔

(۱۶) بقول آپ کے سوکشم روپ میں پتر برہمنوں کے ساتھ شرادھ کا اَن کھاتے ہیں۔ جب وہ اتنے سوکشم ہیں کہ خوردبین سے بھی دیکھے نہیں جاتے۔ تو ایسے سوکشم آتما کے لئے خوراک کی ضرورت نہیں۔ خوراک کی ضرورت استھول جسم کے لئے ہوتی ہے:۔

(۱۷) پتر جب سوکشم روپ میں برہمنوں کے ساتھ آتے ہیں۔ تو وہ کس طرح بھوجن کھاتے ہیں!

(۱۸) جب تھالی پروس کر برہمن کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ تو پہلے پتر کھاتے ہیں۔ یا کہ برہمن۔ جو بھی پہلے کھائے۔ دوسرے کو جھوٹا کھانا پڑا۔ اگر اکٹھے کھائیں تو دونوں نے ایک دوسرے کا جھوٹا کھایا۔

(۱۹) اگر کسی کا پتر انیونی۔ شرابی اور کبابی ہو۔ تو ایسی چیزیں پتر کو بھیجنے کے لئے کیا برہمنوں کو بھی ایسی چیزیں کھلا دینی چاہئیں۔

(۲۰) آتما کی دو اوستھائیں ہوتی ہیں موکش اور جنم۔ موکش میں تو خوراک کی ضرورت نہیں۔ اور جنم کی اوستھا میں اس کی یونی کے انوسار خوراک ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کا پتر شیر یا آدمی کی یونی میں ہو تو برہمنوں کو انہیں کی خوراک کھلانی چاہیئے۔ اگر گائے آدی کی ہو۔ تو گھاس کھلانی چاہیئے۔ اگر سور مچھلی وغیرہ کی ہو۔ تو انہیں کی خوراک کھلانی چاہیئے غرضیکہ یونی کے مطابق خوراک ہونی چاہیئے۔

(۲۱) اگر کہو۔ کہ خوراک تبدیل ہو کر ملتی ہے تو راجہ کرن کی کتھا کہ وہ سوا من سونا روزانہ دان کیا کرتا تھا۔ جب وہ سورگ میں گیا۔ تو اسے وہاں سونے کا سوا من ملا۔ جھوٹی ہو جائیگی:۔

(۲۲) اگر کسی کا پتر شیر کی یونی میں ہو۔ شرادھ کا اَن مانس کی صورت میں اُسے ملے تو مانس بغیر ہنسا کے میسر نہیں ہو سکتا۔ اس ہنسا کا بھاگی برہمن ہوگا یا کہ یجمان۔ مردار تو شیر کھاتا نہیں۔ نیز شیر خود شکار مار سکتا ہے۔ آپ کے دیئے کا محتاج نہیں۔

(۲۳) اگر آپ کہیں کہ تمام پتر پتر لوک میں چلے جاتے ہیں۔ اور شرادھوں کا اَن انہیں وہاں ملتا ہے۔ تو کیا پتر لوک کوئی علیحدہ استھان ہے۔ کیا پاپی پتر بھی وہاں چلے جاتے ہیں۔ اور کیا وہاں جا کر بھی وہ ہمارے دیئے کے محتاج رہتے ہیں۔

(۲۴) ایک پتر کا شرادھ سال میں ایک بار کیا جاتا ہے۔ کیا باقی سال بھر وہ بھوکا رہتا ہے۔ یا کہ سال بھر کا اَن اکٹھا کھا لیتا ہے۔

(۲۵) بقول آپ کے گنگا میں ہڈیاں لے جانے سے جن کی مکتی ہو چکی ہے۔ اُن کے پیچھے شرادھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۲۶) ایک پاپی کا لڑکا امیر ہونے کے باعث شرادھ کر سکتا ہے۔ اس لئے اس پاپی کو بھی اچھا پھل ملے گا۔ اور ایک دھرماتما کا لڑکا غریب ہونے کے باعث شرادھ نہیں کر سکتا۔ اس کے پتا کو دکھ ہوگا کیا یہ انیائے نہیں؟

(۲۷) پتر آتما کو کہتے ہو یا شریر کو۔ اگر آتما کو تو جو آتما کہ اب آپ کا پتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ہی دوسرے جنم میں آپ کے ہی گھر پیدا ہو جائے۔ تو پھر آپ اس کے پتا ہوں گے۔ یا وہ آپ کا پتا ہوگا اگر شریر کو پتر کہتے ہو۔ تو آتما کے نکل جانے سے شریر کو جلا دیا جاتا ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ پتر آتما اور شریر کے سمبندھ کو کہتے ہیں۔ جو کہ زندگی میں ہی ہو سکتا ہے:۔

(۲۸) اگر کہو شرادھ ایک پن کرم ہے سو ان دنوں میں جب کہ گھر گھر میں ملیریا پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ تو کھیر پوری۔ حلوہ۔ کچوری وغیرہ ثقیل پدارتھ برہمنوں کو کھلا کر انہیں ملیریا کے اندر مبتلا کر کے آپ پن کرتے ہو یا پاپ؟

(۲۹) جب آپ آواگون کو مانتے ہیں تو تمام پتر کس طرح پتر لوک میں جا سکتے ہیں۔ اگر سب کے سب چلے جائیں۔ تو پھر سرشٹی کا سلسلہ ختم ہو کر آواگون کا سدھانت جھوٹا ہو جائیگا۔

(۳۰) کئی کہتے ہیں۔ پتروں کے بہانے اپنا کلیان ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اور پھر کلیان کے لئے اس جھوٹے بہانے اور غلط پاکھنڈ کی کیا ضرورت ہے؟

(۳۱) کئی کہتے ہیں۔ ہم یادگار مناتے ہیں۔ یادگار تو بھگوان رام کرشن، مہرشی دیانند آدی مہاتماؤں کی منانی چاہیئے۔ اسلئے کہ ہم بھی ان کی تقلید کر کے اپنے جیون کو سدھاریں۔ لیکن جو زندگی بھر پاپ کرتے رہے ہوں۔ اُن کی یادگار سے آپ کونسی مثال قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب یادگار ہے۔ تو پھر پنڈت اور برہمن کیوں کراتے ہو؟

(۳۲) اگر تمہارے کسی بزرگ نے مسلمان یا عیسائی کا جنم لیا۔ تو وہ برہمنوں کے ذریعہ کس طرح تمہارا بھوجن سویکار کر سکتا ہے۔ جب کہ برہمن تو اسے ملیچھ سمجھ کر چھونا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔

(۳۳) اصل حالت میں تو پتروں کو بھوجن پہنچ نہیں سکتا۔ چونکہ بھوجن تو برہمنوں کے پیٹ میں جا کر تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا زیادہ حصہ گند بن جاتا ہے۔ باقی خون۔ ہڈی۔ چربی وغیرہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بتاؤ ان میں سے کون سا جز پتروں کو ملتا ہے۔

(۳۴) شرادھوں کے دنوں میں ایک ایک برہمن دس دس گھروں میں شرادھ کھاتا ہے۔ پہلے گھر کا کھایا ہوا بھوجن دوسرے گھر کے پہنچنے تک پہلے پتروں کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ اگر نہیں تو اس کے پیٹ میں یکے بعد دیگرے کئیوں کا بھوجن آ گیا۔ اب وہ پتروں کو تقسیم کیسے کریگا۔

(۳۵) کیا اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ کہ جنم کے برہمن ان پڑھ۔ جاہل۔ بدچلن کو شرادھوں میں کھلانے سے بھی پتروں کو پہنچ جاتا ہے؟

(۳۶) کیا مرتک شرادھ سے مفت خوروں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ کیا ایسے سوارتھی مفت خور برہمن کبھی دنیا داروں کو کھری سچی باتیں سنا سکتے ہیں؟

(۳۷) دنیا کی تقریباً دو ارب آبادی میں مرتک شرادھ کرنے والے پورے دو کروڑ بھی نہ ہونگے کیا باقی لوگوں کے پتر بھوکے مرتے ہیں؟

(۳۸) پتروں کو کیسے پتہ لگتا ہے۔ کہ فلاں جگہ ہمارا شرادھ ہو رہا ہے۔ اور اُن کے آنے

...ر لگتی ہے۔

(۳۹) اگر کسی کے تین چار لڑکے علیحدہ علیحدہ ...وں پر اس کا شرادھ کریں۔ تو وہ کہاں جائیگا

(۴۰) اگر اس لوک میں سفر میں گئے ہوؤں ...کو دینے سے ان کو نہیں پہنچ سکتا۔ تو ...لوکوں میں کیسے پہنچ سکتا ہے

(۴۱) ...یونیوں میں موہ بھی ایک بہت بڑا ...شہ ہے۔ مرتک شرادھ کرنے والوں کی ...ستہ دار کنار موت کے بعد بھی موہ لگا رہتا ...ہر سال اُن کا دکھ تازہ ہو جاتا ہے۔

(۴۲) شرادھ کا ادھیکار اچھوتوں کو بھی ہے ...اگر ہے تو پورا نک برہمن اُن کے گھر کیوں ...بھوجن کرتے۔ اگر انکو حق نہیں۔ تو کیا ان کے ...کے رہتے ہیں۔ اس پاپ کی ذمہ داری کس ...سر پر ہوگی؟

(۴۳) پورانکوں کے مت انوسار استریوں کو ...کرنے کا ادھیکار نہیں۔ تو شرادھ پانے کا ادھیکار ...حاصل ہے۔

(۴۴) جس سال پورانکوں کے گھر شادی ہو۔ اس ...خیال سے کہ شبھ دنوں میں مردوں کا ...ٹھیک نہیں شرادھ نہیں کرتے۔ اس سے ...ہوتا ہے۔ کہ شرادھ ایک بُری رسم ہے۔ ...ہمیشہ بچنا چاہیئے۔

(۴۵) ہندوستان میں ہندوؤں کی آبادی ۲۴ ...ہے۔ اگر دس فی صدی ہندو بھی شرادھ کریں ...کم از کم پانچ روپیہ بھی خرچ کرے۔ تو ...روپیہ مفت میں ضائع ہو گیا۔ حالانکہ اتنی ...رقم کو دستکاری میں لگا کر بے کار ہندوؤں ...کتنی سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

(۴۶) بالفرض آپ کا اگر دیا ہؤا بھوجن آپ ...پتروں کو مل بھی جاتا ہے۔ تو گویا تم اُنہیں ...در پرستار بنا بنا رہے ہو۔ جب اُنہیں ...ہو جا دے۔ کہ ہماری سنتان ہمارے ...شرادھ کرا کر ہمیں ترپت کر دیگی۔ تو پھر وہ محنت ...چھوڑ دینگے۔ جیسے تیار ملے وہ محنت کبھی ...کرتا۔

(۴۷) شرادھ کا بھوجن پتروں تک پہنچانے کی ذمہ داری برہمنوں پر کیوں ہے۔ جب کہ بوجھ اُٹھانے کا کام شودروں کا ہے؟

(۴۸) ماہ اسوج کے کرشن پکھش میں کیا خوبی ہے۔ آگے پیچھے کیوں نہ شرادھ کیا جائے۔

(۴۹) کئی بھائی کہتے ہیں۔ کہ پتروں کو واشنا پہنچتی ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو صرف واشنا کے لئے اتنے بڑے خرچ کی کیا ضرورت ہے۔ واشنا تو حلوائیوں کے چولہوں سے بھی وہ لے سکتے ہیں۔ پھر پنڈت جی کی کیا ضرورت ہے۔ اور جبکہ کبھی واشنا سے بھی کوئی ترپت ہوتا ہے۔ تو پھر برہمن بھی واشنا ہی لے لیا کریں کھیر پوری کھانے کی کیا ضرورت ہے؟

(۵۰) پتروں کو شرادھ کا بھوجن بھیجنے والی ڈاک کا پرسنڈ ھیلا بھی گڑبڑ ہے۔ نہ مقام کا پتہ ہے نہ رسید ملتی ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ راستہ میں لیٹر بکس نے ہی غبن نہ کر لیا ہو؟

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا چناؤ

بھوادہ مورخہ ۹/۸/۳۷ کو بعد دوپہر آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے سادھارن سبھا کا اجلاس زیر صدارت سیٹھ روپ لال جی پردھان سبھا ہؤا۔ سندھ کی مختلف سماجوں کے ۳۳ نمائندے حاضر تھے۔ ۹ ششٹ سبھاسدوں کے چناؤ کے بعد سرو سمتی میں مندرجہ ذیل اصحاب ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان = لالہ روپ لال جی۔

اُپ پردھان = پروفیسر تاراچند جی ایم اے اور سیٹھ ہوند لال جی:۔

منتری = لالہ پرکاش سروپ جی۔

خزانچی = مہاشہ مہر چند جی۔

آڈیٹر = مہاشہ گوبند رام جی۔

سکولوں کے پربندکرتا = سوامی سیوکا نند جی۔

لائبریرین = ڈاکٹر سنگ راج جی۔

مندرجہ بالا ادھیکاریوں کے علاوہ بارہ اصحاب انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

(پرکاش سروپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ)

دُختر فروشی کا مکروہ سسٹم

(از قلم سری ماسٹر لوکناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل)

ڈیڑھ دو درش کا ذکر ہے۔ کہ ایک ۷۰ سالہ ہندو جو کہ تقریباً ۱۰ سال سے مزدوری کا کام کرتا تھا۔ اس عرصہ میں اُس نے مبلغ پانچصد روپے اپنی بچت میں ایک سیٹھ صاحب کے پاس جمع کر رکھے۔ بیاہ کرنے کی تو اسے پہلے ہی امید نہ تھی۔ کیونکہ نہ ہی اس کے والدین زندہ تھے۔ اور نہ کوئی رشتہ دار اس کا ہمراہی تھا۔ اگر کوئی ہو بھی تو مفلسی میں کوئی ساتھ ہی نہیں دیتا یہ تو ایک مشہور مثل ہے۔ خیر۔ ایک لالہ کو جب معلوم ہؤا کہ فلاں مزدور کے پاس ۵۰۰ روپے جو جمع ہے۔ کیوں نہ اُسے ٹھکانے لگایا جائے۔ قصہ کوتاہ اس نے مزدور سے مل کر اسے شادی کی ترغیب دی۔ مبلغ ۵۰۰ روپے جو اس کے پاس تھا۔ لڑکی دے کو دلوا کر شادی کی تاریخ مقرر کر دی۔ اور بیچ میں دلالت کر کے اپنا ہاتھ رنگ لیا۔

تاریخ مقررہ پر اس غریب کی شادی کر دی گئی۔ جس وقت دلہن ہمراہی خاوند اپنے گھر میں آئی۔ تو دوسری صبح خاوند صاحب نے دو چار سیر کنک کہیں سے لا کر اپنی عورت کو پیسنے کے لئے دے دی عورت حیران ہوئی سکہ ابھی ابھی میں آئی ہوں۔ اور آتے ہی کنک پیسنے کو مل گئی ہے۔ کارن کیا ہے۔ شرم کے مارے بول نہیں سکتی تھی۔ کچھ تعلیم یافتہ تھی۔ ضمیر نے اسے اُکسایا۔ جرأت کی اور ہاتھ باندھ کر پتی دیو سے عرض کرنے لگی۔ مہاراج کس اپرادھ کا دن مجھے آتے ہی چکی پر جوت دیا گیا ہے۔ آخر کچھ میری سمجھ میں بھی تو آنا چاہیئے۔ خاوند عورت کے گرتے ہوئے آنسوؤں کو نہ دیکھ سکا۔ اور اپنے دل کی ساری کیفیت اس پر اس طرح ظاہر کر دی۔ کہ میری آیو اس وقت ۷۰ سال کے قریب ہے۔ ستر ہ سال میرے والدین کو رخصت ہوئے ہو چکے ہیں۔ چونکہ میرے والدین انپڑھ تھے۔ اس لئے میں بھی کسی قسم کی تعلیم حاصل نہ کر سکا۔

اور ستر ہ سال سے محنت و مشقت سے اور لوگوں کے اُبالے اُٹھا اُٹھا کر کے مبلغ ۵۰۰ روپے اپنی کمائی میں جمع کئے تھے جناب فلاں لالہ کی وساطت سے تمہارے والدین نے مجھ سے حاصل کر کے اس کے عوض میں تمہاری شادی مجھ سے کر دی ہے۔ اس وقت میرے پاس پھوٹی کوڑی نہیں۔ جس میں کچھ دن تمہارے آرام و خوشی کے اسباب مہیا کر سکوں۔ اب سوائے اس کے کہ میں تازی مزدوری حاصل کرکے کھاؤں۔ لاکر تمہیں دوں۔ اور تم پیس کر روٹی بناؤ اور کچھ نہیں کر سکتا۔

عورت سمجھ گئی۔ کہ میرے پتا نے گنہ کھات کیا ہے۔ کہنے لگی۔ جس طرح بھی ہو۔ پتی دیو مجھے میرے میکے چھوڑ آؤ۔ اور میں وہی روپیہ واپس لاتی ہوں۔ اس اثنا میں وہ اپنے پتی کے ساتھ اپنے باپ کے گھر پہنچ جاتی ہے۔ اور رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہے۔ گاؤں کا گاؤں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ سلامیاں کرنے پر راز فاش ہو جاتا ہے۔ والد مادے شرم کے زمین پر گر جاتا ہے۔ وہی مبلغ ۵۰۰ روپیہ اور اس کے علاوہ اور بھی جو کچھ پاس تھا۔ لڑکی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ اس کے آگے انجام اور بحث مضمون چونکہ لمبی ہے۔ اگلے ہفتہ ناظرین آریہ ویر کے پیش نظر کروں گا:۔

آریہ سماجوں کو سوچنا

میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا سے مکت ہو چکا ہوں۔ اگر کسی آریہ سماج کو پرچار کے لئے میری سیوا کی ضرورت ہو۔ تو مجھے نشن لکھت پتے پر لکھیں۔

(مہاشہ فقیر چند بھجنو پدیشک معرفت بھگت منگت رام جی گائک اچاریہ آریہ سنگیت ودیالیہ بھگت بازار۔ جالندھر شہر۔)

ویدک دہرم سب سے اعلیٰ ہے (بقیہ صفحہ ۶)

دیتی رچی کا ری پھیلون یا کلاکوشل آدمی نانا بھانتا کے لابھ دایک پھولوں وغیرہ کو پرکاش کرتا ہے۔ جن کا رس اتینت سوادو۔ رچی کر۔ بل وایک شکتی داتا ہوتا ہے۔

آم کا پھل ایک کشن کے لئے زبان کو خوش کرتا وجیکا دیتا ہے۔ تب بھی لوگ بچے بڈھے جوان سبھی اس کے حاصل کرنے کے لئے آم کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ مگر پھر بھی آم بلا موسم کے دستیاب نہیں ہوتا۔ ایسے ہی ویدک دہرم روپی پیج کا سب سے اعلیٰ پھل موکش کا آنند ہے۔ جو کئی ہزار دفعہ دنیا بننے اور بگڑنے تک بے شمار برسوں سے اور یتک پرمانند کا فیض پہنچانیوالا ہے۔ اور ہر سمے مل سکتا ہے۔

او دھیا اندھکار میں بھولا ہوا جیو ایک منٹ کے چکھنے کے لئے آم وغیرہ تچھ چیزوں کی تلاش تو در بدر کرتا پھرتا ہے۔ جو بلا موسم نہیں ملتا۔ مگر اس ویدک دہرم روپی پیج کے مہان آنند کو جس کے وقت یا دقت کا شمار ہی نہیں۔ بے بہرہ روح حاصل کرنے کا وچار یا اس کے ٹھیک طریقوں پر دھیریہ رکھ عمل پیرا نہیں ہوتا۔ تو اس سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کون ابھاگی روح ہو سکتی ہے۔ بھولا بھٹکا جنم جنمانتر سے مرن روپی چکروں میں گھومنے والا سیج مچ ابھاگا ہے۔

بھاگ بہیں نر یاد تا ناہیں
جیا کمل سر متر کی نا ہیں

ملا کا حقہ سو کھا دالی مثال ہے۔

یہی حالت ہم لوگوں کی ہو رہی ہے۔ آریہ ورت دیش میں رشی دیانند سرسوتی جی ویدک دہرم روپی گیان گنگا کا نہ صرف پرواہ بہا گئے ہیں۔ بلکہ ساتھ ہی اس کے گھاٹ بھی درشا گئے ہیں۔ مگر افسوس ہے آریہ نام دھاری لوگ پرجو اس ویدک دہرم روپی گیان گنگا کے کنارے بیٹھے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس پوتر جل سے فیض نہیں کرتے۔ یعنی ویدک گیان کو نہ سیکھ کر اپنا جنم نشپھل گنوا رہے ہیں۔ انت میں پرماتما سے ونے ہے کہ آپ پرماتما ہی کرپا کریں۔ اور سب جیووں کو ایسی ہدی بدہی دیں۔ جس پوتر گنگا سے گیان حاصل کر اس آسار سنسار یعنی جنم مرن روپی چکر سے چھٹکارا دلانے والے ویدک دہرم روپی امرت جل کا آشرے لیں۔ اور اس امرت کو پان کر پرمانند روپی مکتی کے بھاگی بنیں۔ جو سب کی زندگیوں انتم معیار ہے۔

(اوم شم)

گوروکل کوروکھشیتر کی سلور جوبلی

گوروکل کوروکشیتر (ضلع کرنال) جو گوروکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ ہے کو قائم کئے ۲۵ سال ہو چکے ہیں۔ اس لئے گوروکل کے منتظموں نے گوروکل کا تنے والا سالانہ جلسہ سلور جوبلی مہوتسو کی شکل میں منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سلور جوبلی مہوتسو کو کامیاب بنانے کے لئے ۲۵۰۰۰/- روپے جمع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور دھن جمع کرنے کے لئے گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا شری پنڈت سومدت جی نکل پڑے ہیں۔ اس ۲۵۰۰۰/- روپے کو حسب ذیل کاموں میں لگایا جائے گا۔ ۸۰۰۰/- روپے برہمچاریوں کے برسات کے موسم میں رہنے کے لئے کسی صحت افزا پہاڑی مکان پر مستقل مکان بنانے جاویں گے۔ ۵۰۰۰/- روپے سے گوروکل کو سلیف سپورٹنگ بنانے کے لئے بڑے پیمانہ پر باغ وغیرہ لگانے کا خیال ہے ۲۰۰۰/- روپے گوروکل کی موجودہ کمیوں کو پورا کرنے میں لگایا جائے گا۔ اس میں گوشالا کی حالت میں سدھار اور ویایام شالہ وغیرہ کا جانا بھی شامل ہے۔ ۱۰۰۰۰/- روپے گوروکل مستقل فنڈ میں جمع رہے گا۔ اور اس کے سود سے دلت جاتی کے اور غریب بچوں کی تعلیم دینے کے لئے وظیفہ دیا جائے گا۔

(پربندھ کرتا)

کرشنا بھگتی فوج لاہور کا چناؤ

کرشنا بھگتی فوج لاہور کا نئے سال کے لئے چناؤ حسب ذیل ہوا ہے۔

پیٹرن: رائے بہادر لالہ رام رکھا مل جی بھنڈاری لاہور۔ سیٹھ جگل کشور برلا کلکتہ۔

جنرل پردھان: رائے بہادر لالہ سیوک رام جی۔

ورکنگ پردھان: لالہ بنارسی داس جی ہیڈ ماسٹر اٹکو کی

نائب پردھان: مسٹر دوارکا ناتھ جی اگروال بیرسٹر

جنرل سیکرٹری۔ لالہ رام گوپال گپتا

جائنٹ سیکرٹری مسٹر راما کرشن ایم۔ اے

پبلسٹی سیکرٹری: مسٹر ہردیال شاد

خزانچی: لالہ رتن لال کپور

لالہ منوہر لال جی آریہ نگر میں

مورخہ ۹/۳۷ کو لالہ گنگا رام جی کے سپتر لالہ منوہر لال جی پریزیڈنٹ آریہ سنگھ ادہار سبھا ہم نگر میں تشریف لائے۔ ان کی آمد کی خوشی میں آریہ نگر نواسیوں نے جھنڈیوں سے سارے نگر کو سجایا ہوا تھا۔ نگر کے سب نر ناری پھولوں کے ہار لئے سواگت کے لئے نگر کے باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ سیکرٹری صاحب نگر کے باہر تشریف لائے۔ تو سب لوگوں نے لالہ گنگا رام جی اور لالہ منوہر لال جی کی جے کے نعرے لگائے۔ اور بڑے زور سے نمستے کی۔ اور آریہ نگر کے بزرگوں نے پھولوں کے ہار ان کے گلے پہنائے۔ اور ان کو گھوڑے پر سوار کرا کر جلوس کی شکل میں سماج مندر میں لے آئے۔ نگر کے سب بال برودھ اور نر ناری جلوس میں شامل تھے سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔ اور اس قدر پرسن تھے کہ مانو کوئی بڑے دیوتا نگر میں پدھارے ہیں۔ سماج میں جا کر شری لچھمن داس جی نے ایک خاص بھجن جو ان کی آمد پر بنایا تھا۔ وہ گایا گیا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ بعد ازاں پنڈت دیوان چند اور پنڈت سنت رام کے ویاکھیان ہوئے۔ حاضری اتنی تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ دن کو پھر سیکرٹری صاحب نے سب مزارعوں کو ملنے کے لئے کہا۔ ان کی تکلیفات کو سنا۔ اور مناسب ہنس ہنس کر بات چیت کی۔ مزارعان سب پرسن تھے۔ پھر دونوں سکولوں کا ملاحظہ فرمایا۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں کو مٹھائی تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

(دیوان چند ہیڈ ٹیچر آریہ سکول)

جاپان میں گھمسان کی جنگ

... ۱۵ ستمبر :- جب سے چین اور جاپان کی ... شروع ہوئی ہے۔ اس قدر گھمسان کی ... نہیں ہوئی ہو گی۔ جو آج سے ہنومان ... میں شروع ہو گئی ہے۔ جاپان نے ... چینی فوجوں پر آج ½ ۲ بجے سے عام یورش ... کر دیا ہے۔ اور لگاتار پچاس میل کے محاذ ... شروع ہو گئی ہے۔ جاپانی فوجوں کا دعویٰ ... کہ وہ دریائے نیگ ٹنگ کو عبور کر کے ... شہروں پر قابض ہو جائیں گے۔

... نے شرائط ماننے سے انکار کر دیا

... ۱۵ ستمبر :- بحیرہ روم کے جھگڑا سے کے ... میں "نیان" تجاویز کے جواب میں اطالوی ... کا مکتوب کل شام کے پونے آٹھ بجے ... اور فرانسیسی نمائندوں کے حوالے کر دیا ... میں اٹلی نے نئی تجاویز ماننے سے انکار ... ہے۔

... میں بوچڑ خانہ کے متعلق بھاری جلسہ

... ستمبر :- آج شام کو موری دروازہ کے باہر ... بوچڑ خانہ پر ڈسٹرکٹ کمیٹی کے خلاف سردار ... کی زیر صدارت بھاری جلسہ ہوا۔ حاضری ... ہزار کے قریب تھی۔ بڑی زبردست ... کی گئیں۔ سر سکندر سے مطالبہ کیا گیا۔ ... گورنمنٹ ہند اُن کی سفارشات منظور نہ کرے ... کیبنٹ سمیت مستعفی ہو جائیں گے۔

... بوچڑ خانہ کانفرنس کا پروگرام

... ۱۵ ستمبر :- ڈاکٹر پرسرام جنرل سکرٹری ... بوچڑ خانہ کمیٹی لکھتے ہیں۔ کہ بوچڑ خانہ کانفرنس ... ستمبر کو ہو گی۔ صدارت ڈاکٹر ستیہ پال ... اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہو گا۔ ... کمیٹی کا اجلاس ۱۸ تاریخ کو ۸ بجے کانفرنس ... ہال میں ہو گا۔ استقبالیہ کمیٹی نے عوام سے ... کی ہے۔ کہ ۱۹ ستمبر کو صوبہ بھر میں مکمل ... ہڑتال کی جاوے :-

منڈی بہاؤالدین میں ہندو سکھوں پر حملہ

... ستمبر :- پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل ... شائع کیا ہے۔

منڈی بہاؤالدین کے فرقہ وار اشتعال کے متعلق ... اخبارات میں مبالغہ آمیز بیانات شائع کئے گئے ... سرکاری ذرائع سے جو حالات موصول ہوئے ... ہیں۔ کہ ۸ ستمبر کو ایک نامعلوم مسلمان نے ... سے مسلح تھا۔ مشتعل ہو کر شہر کے کچھ ... ہندوؤں اور سکھوں کو زخمی کر دیا۔ ایک پولیس

اخبار ــــــ کی ــــــ بہار

کانسٹیبل کچھ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک پارٹی نے اس کا تعاقب کر کے اس کو زیر کر لیا۔ اس کشمکش میں اُسے بھی زخم آئے۔ جن سے بعد میں وہ مر گیا۔ حملہ آور کے حملہ سے دو سکھ اور چار ہندو زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک مر چکا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ مسلمان کون ہے۔

ہندو زخمی کا ہسپتال میں انتقال

گجرات ۱۵ ستمبر۔ منڈی بہاؤالدین میں ایک بدحواس مسلمان کے حملہ سے جو ہندو اور سکھ زخمی ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک پنڈت کشن چند آج مقامی ہسپتال میں مر گباش ہو گئے۔ شام کے وقت ان کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ جس کے بعد ان کا سنسکار کیا گیا۔ ہندو ہزاروں کی تعداد میں ارتھی کے ساتھ تھے۔

منڈی بہاؤالدین میں ہڑتال!

گجرات ۱۵ ستمبر :- ابھی ابھی منڈی بہاؤالدین سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولویوں کے بھڑکاتے ہوئے دیہاتی مسلمان جمع ہو کر شہر پر دھاوا بولنے کے منصوبے گانٹھ رہے ہیں چنانچہ وہاں ہندو سکھوں نے دو دن سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ پولیس کو بھی محتاط رہنے کی ہدایات کی گئی ہیں :-

کرنے کے احکام دیئے گئے تھے۔ وہ منسوخ ہونے والے ہیں۔

جیلوں میں چرخے و کھدر

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ آج اسمبلی میں آنریبل رفیع احمد قدوائی وزیر نے اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے تمام سنٹرل جیلوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو ہدایت کی ہیں۔ کہ وہ بہت اچھے چرخے قیدی ترکھانوں سے بنوا کر جیلوں میں بھیجیں تاکہ قیدیوں سے سوت کتوا کر کھدر تیار کر دیا جاسکے۔

قیدیوں کو دستکاری کی تعلیم

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ یو پی کانگریس منسٹری نے

سرحد میں اخبارات کی سیاہ سفید فہرستیں ختم

ایبٹ آباد ۱۴ ستمبر :- معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری اشتہارات کے متعلق اخبارات کی سفید اور سیاہ فہرستیں بھی موقوف ہونے والی ہیں۔ اور جن جن مطابع یا اخبارات کو ضمانتیں داخل

تمام سنٹرل جیلوں میں دستکاری کے سکول کھولے ہیں بھدار قیدیوں کو سکھا کر چھوٹی جیلوں میں بھیج دیا جائیگا۔ تاکہ وہ دوسرے قیدیوں کو سکھا سکیں۔

راؤ صاحب کا خطاب ترک کر دیا

ناگپور۔ ۱۴ ستمبر۔ ناگپور میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ راؤ صاحب آر۔ ڈبلیو پھولے نے اپنا راؤ صاحب کا خطاب ترک کر دیا ہے۔

یوم آف چین منانے کا اعلان

بروچ۔ ۱۴ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال کانگرس پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۶ ستمبر کو ہندوستان بھر میں یوم چین منایا جائے۔ جلسے کر کے جاپان کی جنگی ذہنیت کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے جائیں اور چین کے لئے اظہار ہمدردی کیا جائے۔

سر آغا خاں لیگ اسمبلی کے صدر

جنیوا۔ ۱۳ ستمبر۔ سر آغا خاں ۹ ۴ ووٹوں کی موافقت اور ۴۲ ووٹوں کی مخالفت سے لیگ اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

مسلم عورتوں کے نکاح کا نیا قانون

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ کانگریس گورنمنٹ ایک قانون مرتب کر رہی ہے جس کے انچارج مسلم وزیر مسٹر نوری ہیں۔ قانون کا مقصد یہ ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنے پر ہر مسلم مرد تحریر کر دیگا کہ جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی۔ اسے خلع کا حق ملے گا۔ اور جس وقت وہ چاہے گی۔ اپنا حق مہر وصول کرے گی۔

صوبہ سرحد کی پولٹیکل کانفرنس!

ایبٹ آباد۔ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی پولٹیکل کانفرنس جو پچھلے دنوں ملتوی کی گئی ہے اب ۱۰ اکتوبر بنوں میں منعقد ہو گی۔ تیاریاں ہو رہی ہیں۔

گاندھی آشرم کے ودیارتھی کی خودکشی

بمبئی۔ ۱۴ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ ستیہ آگرہ آشرم کے ایک جین ستیہ آگرہی چھوٹے لال نے خودکشی کر لی ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء کے مقدمہ سازش دہلی میں آپ ملزم تھے۔ مگر بعد کو بری کر دیئے گئے تھے۔

کرنال میں عورتوں کے لئے کالج!

کرنال ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کرنال میں عورتوں کے لئے ایک کالج کھلنے والا ہے۔ وزیر تعلیم گورنمنٹ پنجاب اپنے دورہ کرنال میں جگہ کا معائنہ کر چکے ہیں۔

اٹک کے قلعہ میں فوجی محاذ

کیمل پور ۱۳ ستمبر۔ قلعہ اٹک میں پہلے پولٹیکل قیدی رہا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ پہلے قلعہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے حوالہ کیا گیا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ فوجی حکام کے حوالہ ہو گیا ہے۔ جہاں فوجی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ جو پر اسرار ہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ اب اٹک پل پر بھی فوجی قبضہ ہونیوالا ہے۔

بہاولپور ہائیکورٹ کا قیام

بہاولپور ۱۴ ستمبر۔ نواب صاحب بہاولپور نے ریاست بہاولپور میں چیف کورٹ کی بجائے ہائی کورٹ قائم کر دیا ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور کی صحت

شانتی نکیتن۔ ۱۴ ستمبر۔ ڈاکٹر سر نیل رتن سرکار نے کل ساڑھے نو بجے شام ڈاکٹر ٹیگور کی صحت کے متعلق ایک بلیٹن شائع کیا ہے۔ کہ صحت ترقی پر ہے۔ اور حالات تسلی بخش ہیں۔

سر تیج بہادر یو۔پی کے گورنر

الہ آباد۔ ۱۴ ستمبر۔ سر ہیری ہیگ چلد ان کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی جگہ سر تیج بہادر سپرو کو یو۔پی کا گورنر بنا دیا جائے گا۔

انڈیمان کے قیدیوں کی واپسی

شملہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے فیصلہ کے مطابق انڈمان کے چیف کمشنر نے وہاں کے متعدد سیاسی قیدیوں کو جنہوں نے بھوک ہڑتال کی تھی۔ واپس بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے۔ پہلا جہاز پورٹ بلیئر سے ۲۲ ستمبر کو روانہ ہوگا۔ جس میں ایک سو قیدی ہونگے۔ انہیں اپنے اپنے صوبوں کی گورنمنٹوں کے حوالے کر دیا جائیگا۔

پنجاب میں ہریجنوں کیلئے سہولتیں

لاہور۔ ۱۴ ستمبر سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے فیصلے کے مطابق آئندہ پنجاب کے تمام پرائمری سکولوں میں ہریجن طلباء اس سے کسی قسم کا خرچ نہیں لیا جایا کریگا۔ سیکنڈری کلاس میں ان طلباء سے نصف فیس لی جائے گی

چین کے دو صد ہوائی جہازوں کی تباہی

ٹوکیو۔ ۱۳ ستمبر۔ جاپانی دفتر جنگ سے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ چین میں موجودہ جنگ کی دوران میں جاپانی فوجوں نے چینی گورنمنٹ کے دو صد ہوائی جہازوں کو گرا دیا۔ اور اس طرح انہیں تباہ کر دیا۔

مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع

شملہ۔ ۱۳ ستمبر۔ وائسرائے نے آج مرکزی لجسلیچر کے اجلاسوں میں اپنی تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء تک توسیع کر دی جائے گی۔

سرحد کے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی

ایبٹ آباد ۱۱ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحدی وزارت کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان میں ہاتھی خیل کے قیدی بھی شامل ہیں۔ جنہیں سنہ ۱۹۳۰ء میں سزا ہوئی تھی۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جو سیاسی مقدمات اب عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ انہیں واپس لے لیا جائے۔

مہاراجہ کشمیر باہر نہیں جا رہے

سرینگر ۱۱ ستمبر اس افواہ میں کہ مہاراجہ کشمیر باہر جا رہے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں۔ بلکہ وائسرائے نومبر میں یہاں آنے والے ہیں:۔

سماج ڈانگہ کا سالانہ جلسہ

سماج کا ڈانگہ کا سالانہ جلسہ یکم۔۲۔۳
۱۹۳۷ء کو بڑے سمارودہ سے منایا جائیگا
شری سوامی سروده نند جی۔ شری سوامی
بتر ہنا جی۔ پنڈت منسارام جی ویدک توپ
دیوجی میرپوری۔ ٹھاکر امر سنگھ جی۔
وشوا ناتھ جی ایم۔ اے۔ ماسٹر میلا رام
بی بی دیا ونتی جی۔ مہاشہ سنت رام جی
تک کلاسوالیہ آدی پدھاریں گے۔ نگر کیرتن
بعد دوپہر دو بجے کے بعد ہوگا۔ اور
یعنی یکم اکتوبر استری سماج کا جلسہ صبح
بجے سے ۲ بجے تک آریہ سماج مندر میں ہوگا
لال چند ماہ۔ اپ منتری آریہ سماج ہذا)

پنڈت شانتی پرکاش جی کی اپیل کی سماعت

پنڈت شانتی پرکاش جی اپدیشک آریہ پرتی
سبھا پنجاب جنہیں اے۔ ڈی۔ ایم گورداسپور
نے آریہ یووک سماج قادیان کے سالانہ
پر تقریر کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۵۳ا
چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ کی اپیل
سشن جج گورداسپور کی عدالت میں
کو ہوگی۔

آریہ سماج ساہووالہ کا سالانہ انتخاب

آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ
انتخاب مندرجہ ذیل ہوا ہے۔ پردہان مہاشہ
رام جی۔ اپ پردہان ڈاکٹر بہاری لال جی
پنڈت مکند لال شرما۔ اپ منتری۔
چوہدری ناتھو جی۔ خزانچی: بابو دیوان چند
ماسٹر لیکھا دھیکش مسٹر منوہر لال بھاٹیہ

آریہ سماج دہوری کا دوسرا شاندار اُتسو

آریہ سماج دہوری ریاست پٹیالہ کا دوسرا شاندار
۱۳۔ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ تا ۳۰ اسوج
کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ نہایت دہوم و
شوکت سے منانے جانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ ابھی
سے زور شور سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ یہ
شان کا ثابت ہوگا۔ بڑے بڑے مہانو بھاؤ پدہاریں
گے۔ جلسہ مندر میں ہی جو کہ زیر تعمیر ہے منایا
جائیگا۔ اس جلسہ پر شریمان سوامی کیولانند جی۔ شریمتی
دیوی شریمتی شکیل کماری جی۔ پنڈت منسارام جی
ویدک توپ۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت لیش پال جی
شری دیالو جی۔ مہاشہ شیو نارائن جی۔ مہاشہ ادم پرکاش
مہاشہ بھگت رام جی کے علاوہ اور بہت سے
اور بھجن اپدیشکوں کے پدہارنے کی آشا ہے
بھی ہوں گے۔ پھیلکیاں سٹیٹس کانفرنس و
آریہ ویر دل کانفرنس بھی ہوگی۔ تمام سجنوں
سے پرارتھنا ہے کہ اس شاندار جلسہ پر مع پریوار

آریہ جگت

پدہار کر لابھ اٹھاویں۔ آنے والے بھائی بہن کیسری
پگڑیاں و دوپٹے پہن کر آنے کی کرپا کریں۔
(رسالہ ہو رام منتری آریہ سماج دہوری)

ہریجنوں کو کتھا سے نکالدیا

نیناں کوٹ ۸ ستمبر:۔ یہاں ۴ و ۵ دنوں سے
پبلک جگہ میں مہابھارت کی کتھا ہوتی ہے۔ ہر
خیال کے ہندو اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ۶ ستمبر
کی رات کو ہریجن بھائی بھی کتھا کے آنند کو پراپت
کرنے کے لئے آئے۔ کتھا پربندھک کمیٹی نے
ان کو وہاں بیٹھنے نہیں دیا۔ اور سخت سست
کہہ کر نکالدیا۔ ان کے جذبات کا خون ہوتے دیکھ
کر تمام آریہ سماجی بھائی بطور پروٹسٹ وہاں سے
چلے آئے۔
(دنیا رام گپتا سیکرٹری آریہ سماج کوٹ نیناں)

آریہ سماج نورپور کا ریزولیوشن

نورپور کانگڑہ ۹ ستمبر:۔ آریہ سماج نورپور

اور آریہ ویر دل نے متفقہ رائے سے ایک
ریزولیوشن پاس کر کے لاہور چھاؤنی میں کھلنے
والے بوچڑخانہ سے نفرت کا اظہار کیا ہے

آریہ ویر دل کرنال کا پرزور پروٹسٹ

کرنال ۹ ستمبر:۔ آریہ ویر دل کرنال نے ایک عام
جلسہ منعقد کر کے زیر تعمیر بوچڑخانہ کے خلاف
پرزور پروٹسٹ کیا ہے۔ اور حکومت سے
مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اس بوچڑخانہ کو ہمیشہ کے
لئے بند کر کے شانتی قائم کرے:۔

آریہ سماج مہاراج گنج سرینگر کا چناؤ

آریہ سماج مہاراج گنج سری نگر کے سالانہ چناؤ
میں پنڈت جیا لال لودی پردہان۔ پنڈت
ارجن دیو منتری۔ پنڈت شام لال جی اُپ پردہان
لالہ بھیرا لال اُپ منتری اور پنڈت دینا ناتھ جانکی
ناتھ خزانچی منتخب ہوئے:۔

آریہ سماج بٹ خیل کے سماچار

(۱) جنم اشٹمی کا تہوار مورخہ ۲۹ء۸ ۳۷ کو پراتہ کال آریہ
سماج مندر میں اُتساہ پوروک منایا گیا۔ پراتہ کال ہون
سندھیا پرارتھنا کے بعد بھجن گائے۔ بعد میں شریمان لیکھو
جی آریہ سیوک پردہان آریہ سماج ہذا کا بھگوان کرشن
کے پوتر جیون اور مہانتا پر بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان
ہوا۔ آریہ ویر کے کرشن نمبر سے کوتا بھی سنائی گئی۔ اور
شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت کی گئی۔
(۲) مورخہ ۳۱ء۸ ۳۷ کو شریمان پنڈت دہرم دیو جی
بھجن اپدیشک یہاں گوروکل بیٹ سوہنی کے چندہ
کے لئے پدہارے۔ یتھا شکتی ان کی سہائیتا کی گئی۔ تین
روز شریمان اُپ ویدک دہرم کی فضیلت پر امرت ورشا
کرتے رہے۔
(۳) مورخہ ۵ ستمبر کو خاص میٹنگ کی گئی۔ جس میں
لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے متعلق مندرجہ ذیل
ریزولیوشن پاس ہوا۔
آریہ سماج بٹ خیل کے سبھاسدوں کا یہ خاص
اجلاس لاہور چھاؤنی میں بوچڑخانہ کے بنائے جانے
کی سخت مذمت کرتا۔ اور اسے نہایت نفرت کی نگاہ
سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے پرزور
اپیل کرتا ہے۔ کہ اس بوچڑخانہ کو جلد از جلد بند کر کے
ہمارے دل کی بھڑکتی ہوئی آگ کو شانت کرے۔
(جیون داس منتری آریہ سماج بٹ خیل مالاکنڈ ایجنسی ضلع پشاور)

آریہ سماج جتوئی کے سماچار

مورخہ ۲ ستمبر کو ۴ بجے سے ۶ بجے شام تک اور
چار ستمبر کو رات کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک اور پھر
۵ ستمبر کو پراتہ چھ بجے سے آٹھ بجے تک مندر آریہ
سماج جتوئی میں شری مہاتما سمیر سنگھ جی کالی کملی
والے کے اتی پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ ویاکھیا
نوں سے پورو ان کے ساتھ کی بھجن منڈلی کے
منوہر بھجن اور انت میں تیراندازی کے حیرت انگیز
کھیل ہوتے رہے۔
(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)

آریہ یووک سبھا کوہاٹ کے سماچار

آریہ یووک سبھا کوہاٹ کے ستسنگ ہر اتوار
کو شام کے سات بجے آریہ سماج مندر میں ہوتے ہیں۔
جن میں یووکوں کی کافی حاضری ہوتی ہے۔ آریہ یووک
سبھا کوہاٹ لڑکوں میں بڑے زور شور سے پرچار
کر رہی ہے ہر ہفتہ ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔
لڑکوں میں پرچار کے لئے لائبریری بھی کھول دی گئی ہے
آریہ یووک سبھا ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔
جنہوں نے کہ اسے مالی امداد دے کر حوصلہ افزائی فرمائی
لالہ بودھ راج جی نے اپنے لڑکے کے منڈن سنسکار
پر آریہ یووک سبھا کو ایک روپیہ دان دیا۔ آریہ یووک
سبھا کوہاٹ ان کا بھی دھنیہ واد کرتی ہے۔ آریہ یووک

سبھا کوہاٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ لڑکوں کو ہندی سندھیا۔ ہون وغیرہ سکھلانے کے لئے ۱۵ تاریخ سے نائٹ سکول کھول دے گی۔

(کرشن دیو سیکرٹری آریہ یووک سبھا کوہاٹ)

آریہ سماج سانگلہ ہل کے سماچار

کچھ عرصہ سے سانگلہ ہل کے گرد و نواح میں بٹوال مہاشوں اور سکھوں میں ایک زبردست اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ جن کے حالات سبھا تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں پنڈت پریتم چند رجی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یہاں تشریف لاتے تھے اور علاقہ میں تقریباً ایک ہفتہ زبردست پرچار کرتے رہے۔ اور بٹوال مہاشوں کو جو کہ سکھوں کی بدسلوکی سے تنگ آکر مسلمان یا عیسائی ہونے والے تھے۔ اُن کے خیالات پھر سے آریہ دھرم پر پختہ کر دیئے۔ لیکن افسوس پنڈت جی تھوڑا عرصہ پرچار کر کے چلے گئے۔ حالانکہ علاقہ کی دلت جاتیوں میں ایسے زبردست اور ٹھوس پرچار کی بہت سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی سکھ بھائیوں نے اپنے حالات درست نہیں کئے۔

ایک ماہ سے مہاشہ سنت رام جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ جہاں گرد و نواح کے مہاشہ بھائیوں میں بڑی لگن سے پرچار کرتے ہیں سو ہاں آپ نے آریہ سماج سانگلہ ہل میں روزانہ ست سنگ کی پرتھا چلا دی ہے۔ اب روزانہ پراتا ہون یگیہ سندھیا پرارتھنا اور مہاشہ جی کا اپدیش ہوتا ہے۔ یہاں کے سبھاسد مہاشہ جی کے پرچار شیلی کے مداح ہیں۔ جہاں آپ سماج کی گری ہوئی دشا کو اٹھانے کا یتن کر رہے ہیں۔ وہاں آپ آریہ سبھاسدوں کو بھی جو کہ باہمی نفاق کی وجہ سے سماج کے کاریوں سے پیچھے رہتے ہیں۔ بلانے میں بڑا حصہ لیتے رہے ہیں۔ سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ انہیں اور دو چار ماہ یہاں رہنے کا پروگرام دے۔ تاکہ یہ سکھوں کو بھی اپنے پربھاؤ سے راہِ راست پر لا سکیں۔ آشا ہے۔ کہ پردھان جی پنڈت جی کو اپنی نیک نیتی سے ہر ممکن سہیوگ دیں گے۔

(۳) چونکہ عرصہ چار سال آریہ سماج کے چناؤ کے متعلق بہت سی گڑبڑ تنظیم پڑی ہوئی ہے۔ اور وہی پرانے عہدہ داران اب تک چلے آتے ہیں۔ لہٰذا اگلے اجلاسوں کے بعد اب یہ پورا نتیجہ ہو چکا ہے کہ مورخہ ۱۰ اکتوبر کو چناؤ ہو جاویگا۔

(ڈاکٹر نند گوپال دلش پریذیڈنٹ آریہ سماج سانگلہ ہل)

سناتن دھرمی ودھوا وواہ

سام ۱۳ ستمبر کو یہاں کے ایک رئیس لالہ راجہ رام نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ لیکن ابھی مکلاوہ بھی نہ ہوا تھا۔ کہ لڑکی ودھوا ہو گئی۔ لالہ راجہ رام نے سناتن دھرمی خیالات رکھنے کے باوجود اس کی دوبارہ شادی کر دی۔ اور نہایت دھوم دھام سے کی شادی کے موقعہ پر سناتن دھرمی پنڈت بھی موجود تھے۔

شوک پرستاؤ

مورخہ ۹-۳۷-۵ کو آریہ سماج بٹ خیل کی انترنگ سبھا نے نمن لکھت پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کیا

آریہ سماج بٹ خیل کی انترنگ سبھا کا یہ اجلاس مہاشہ بالمکند مہاشہ پشاوری لعل کے جیشٹھ بھراتا مہاشہ جیونجیت کی اکال مرتیو پر آنترک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ چونکہ مہاشہ جیونجیت جی ایک آزاد خیال کے ہر دلعزیز اور پاک شخصیت کے مالک تھے۔ رشی دیانند کو اپنا گورو مانتے تھے۔ اور آریہ سماج کے پریمی تھے۔ ان کے اس بے وقت دیہانت سے گھر والوں سب رشتہ داروں دوستوں منڈلی میں بہت ہی دکھ اور شوک پرگٹ کیا جا رہا ہے۔ انترنگ سبھا مہاشہ بالمکند مہاشہ پشاوری لال اور ان کے پریوار اور متروں کے ساتھ اس دکھ میں شریک ہو کر دکھی دل سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کی سدگتی کریں اور سب پریوار و سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں

(لیکھرام آریہ سیوک بٹ خیل)

آریہ سماج دھرمپورہ لاہور کا چناؤ

آریہ سماج دھرمپورہ لاہور کا چناؤ آریہ ویر مورخہ

۹ اگست میں پرکاشت ہوا تھا۔

اس میں پرتشٹھ سبھاسدوں میں لالہ درگا داس کی جگہ پنڈت پرانیہ رناتھ جی کا نام غلطی سے چھپ گیا۔ اس کی تصحیح کی جاتی ہے۔

(جگل کشور موو گل ——— منتری)

آریہ سماجوں کو سوچنا

آریہ سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں مکت ہو گیا ہوں اب جس سماج کو پرچار اور شاستر ارتھ آدی کے لئے مجھے بلانا ہو۔ وہ نمن لکھت پتے پر مجھے سوچت کریں:۔

(منگل دت پوران مارتنڈ معرفت دفتر آریہ ویر لاہور)

شبھ ویدک وواہ!

شریمان مہاشہ مولچند جی آریہ سیوک کوٹ چھٹہ کے سپتر شری پنڈت وجے کمار جی آریوپدیشک کا شبھ وواہ ۳۱ اگست کو چودھری تارا چند جی جھگی والہ نواسی کی سپتری سے نردگھن ہو گیا۔ اس شبھ اوسر پر شری مہاشے جی نے جس دلیری سے برادری کی رسومات کی پرواہ نہ کر کے پوران ویدک ریتی سے وواہ کی رسومات سرانجام دیں۔ اور کسی قسم کے فضول اخراجات نہ ہونے دیئے۔ وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ اس موقعہ پر شری مہاشے جی نے نمن دان دیا۔

ویدپرچار ۲/- دیانند اپدیشک ودیالیہ ۱/- گورو کل ملتان ۲/- یتیم خانہ مظفر گڑھ ۲/- آریہ سماج کوٹ چھٹہ ۴/- سنسکرت ودیالیہ جھگی والہ ۴/- آریہ سماج جھگی والا ۱/- اے ایل سکول جتوئی ۸/- ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ غازیخان ۲/- اڑوڑ ونس سبھا لاہور ۱/- دکھتوں کے لئے پارچات ۵/- گنیا پکھشن والوں نے دس سنسکرت ودیالہ جھگی والہ کو دان دیئے۔

(منتری آریہ سماج ― کوٹ چھٹہ)

بستی وڈور میں ویدک دھرم کی دھوم

۱۴ بھادوں کو مہاشے چیدیال جی بھجنیک اور مہاشے چیتن داس جی کا شبھ وواہ تھا۔ جس پر سیوک اور برہمچاری کرشن کمار شری پروفیسر جگدیش چندر جی گوہتر پدھارے۔ ہماری سماج متدر میں پروفیسر جی کے بھجن اور لیکچر ہوا۔ بعد میں وہاں کی بھجن منڈلی نے نگر کیرتن میں شامل ہو کر برات کی رونق کو چار چاند لگائے۔ ۱۵ بھادوں بعد دوپہر مہاشے چیدیال جی کے اور شری پروفیسر جی کے بھجن اور لیکچر ہوا جس کے نتیجہ کے طور پر ایک یگیہ کرنے کا نشچے ہوا چنانچہ ۱۶ بھادوں کو ایک بڑا یگیہ ہوا۔ جس میں ۲ من گھی اور ۱۰ سیر سامگری پختہ تول سے ڈالی گئی۔ حاضری تینوں موقعوں پر بے شمار ہوتی رہی۔ مسلمان بہت بھاری تعداد میں شامل ہوتے رہے پروفیسر صاحب کے بھجنوں سے از حد پرسن ہوئے۔ اور ویدک سدھانتوں کا گرویدہ ہوئے۔ غرضیکہ وڈور میں ویدک دھرم کی دھوم مچ گئی۔ چار گیارہ آنے ویدپرچارنی سبھا کو پراپت ہوئے یگیہ کا سالم خرچ مہاشے کا لیہ اس چیتن داس سپتر ان جودھری لال چند جی نے کیا۔ جس کے لئے ان کا دھنیواد کیا گیا:۔

(مولچند آریہ سیوک پرچارک ویدپرچارنی سبھا ڈیرہ)

ریویو

دنت منجن

ہمارے پاس برہم دیو اینڈ برادرس کرشنا گلی نمبر ۴ لاہور کے دنت منجن کا ایک پیکٹ برائے ریویو ارسال کیا ہے۔ منجن مذکور دانتوں کی بیماریوں خصوصاً پائیوریا خون بہنا کے لئے مفید ہے۔ ہلتے دانتوں کو مضبوط کرنے اور صاف رکھنے میں بھی مفید ہے۔ قیمت فی پیکٹ چار آنہ ہے:۔

ملنے کا پتہ:۔ برہم دیو اینڈ برادرس کرشنا گلی نمبر ۴ لاہور:۔

رگوید بھاشیہ بقیہ صفحہ (۲)

... مرشد سچے گورو۔ مجھے آپ کی قربت اتنی آسان ... جس طرح ایک بیٹے کو اپنے باپ کی اور تو ... اوری بھلائی کے لئے ہمارے نزدیک رہ

(۴)

پران پکش :-

... انتدوں میں النکار روپ سے پرانوں - اندریوں اور آتما کا آپس میں سمبندھ (بات چیت) درج ہے اس میں آتما کو سب نے مل کر پتا کہا ہے۔ پرانوں اور اندریوں کا مقرر اور اندریوں میں جبھی تک قیام - نواس رہتا ہے - جب تک اسمیں آتما موجود ہے۔ آتما نے کوچ کیا - اور ان کو بھی ہجرت کرنی پڑتی ہے۔ استعارہ سے یہ سمجھا دیا ... جس اندریہ سے جیو کا تعلق بنا رہتا ہے۔ اس کی ہمت اور طاقت قائم رہتی ہے جس اندریہ یا شریر کے حصہ سے جیو اپنی شکتی کو کھینچ لیتا ہے تعلق توڑ دیتا ہے - اس پر مردنی چھا جاتی ہے وہ ناکارہ اور نکما ہو جاتا ہے - اسی استعارہ کے اشارے سے ادھیاتم میں وچار کریں تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ جس آتما کا تعلق پرماتما سے گیان پوروک بنا رہتا ہے - اس میں جیون جیوتی جگمگاتی رہتی ہے - اور جس بدقسمت نے اس جیون آدھار سے سمبندھ توڑ دیا ہے - اس کی ایک طرح سے موت ہو جاتی ہے -

(۵)

بھوتک پکش میں :-

آگ کے پاس جانے میں ڈر لگتا ہے خطرہ محسوس ہوتا ہے - لیکن اگر اس کو پتا محافظ سمجھنے لگیں - تو ہمیں اس سے کوئی خطرہ نہیں رہتا - اور پھر انسان ایسی ترکیب کر لیتا ہے جس سے اگنی اس کے ہاتھ میں رہتی ہوئی اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے - اس حالت میں اگنی سے بے شمار فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں :-

(۶)

اس منتر میں پرارتھنا کی گئی ہے - اس واسطے اس منتر کا مکھیہ ارتھ اصل معنی پرماتما کے متعلق ہی ہیں - اور اسی سبب سے سارے سوکت کے مکھیہ ارتھ پرماتما کے متعلق ہی ہیں لہٰذا ہم نے اس آخری منتر کے دوسرے پکشوں کا بھاشیہ لکھتے ہوئے پرماتما پرک ارتھوں کو مکھیہ رکھا ہے -

پہلا سوکت ختم

اوم شم

---

۴۴ پردھان لالہ ہررام جی پردھان آریہ سماج قادیان و رائے صاحب لالہ چرنجی لال جی S D O نیشنل سجانپور خزانچی لالہ گوری شنکر جی اکونٹنٹ دینانگر (رجہ بھولال جی وکیل گورداسپور)

آریہ اپ پرتی ندھی سبھا ضلع گورداسپور

مورخہ ۲۵/۸/۳۷ کو آریہ سماج مندر گورداسپور میں ضلع ہذا کی آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے زیر صدارت لالہ لچھمی رام صاحب ایڈووکیٹ حسب ذیل تجاویز بااتفاق رائے سے منظور کیں۔

(۱) ضلع میں آریہ سماج کے پرچار و سنگٹھن کو اُنت کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تحت اس ضلع میں جس قدر سماجیں ہیں - ان کی ایک اپ سبھا بنائی جائے - جس کا دفتر گورداسپور میں ہوگا۔

(۲) ضلع آریہ سماج کے پرچار و سنگٹھن کو اُنت کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تحت اس ضلع میں جس قدر آریہ سماجیں ہیں - ان کی ایک اپ سبھا بنائی جائے - جس کا دفتر گورداسپور میں ہوگا۔

(۳) انتخاب عہدیداران اپ سبھا حسب ذیل ہوا پردھان لالہ دیوان چند وکیل - گورداسپور - اپ ۴۴

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک متمتانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے بہترین اپیوگی لٹریچر!

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

- دیانند گرنتھ مالا — ہندی — للعہ
- آتم درشن — ہندی — عہ
- سوم سرود — ″ — عہ
- تیاگ کی بھاونا — ″ — ۸ر
- براہمن کی گفتگو — ″ — ۸ر
- ایشیور درشن — ″ — ۵
- چاروں ویدوں کے شتک — ″ — ۱۵ر
- شٹ درشن سموئیہ — ″ — ۸ر
- گیتا بھاشیہ پنڈت تمتی رام جی — عہ
- دیو یگیہ پرکاش — ہندی — ۴ر
- برہم یگیہ — ″ — ۶ر
- سنسکار — ″ — ۶ر
- وید امرت — ″ — ۵
- اپنشد پرکاش — ″ — عہ
- ویدک دہرم — ″ — ۱۲ر
- وید میں اتہاس نہیں ہے — ″ — ۱۲ر
- نوا پنشد سار — ″ — ۴ر
- بھگتی درپن — ″ — ۱۰ر
- بھگتی درشن — ″ — ۱۰ر
- کرتویہ درشن — ″ — ۱۰ر
- کرتویہ درپن — ″ — ۸ر
- آنند سنگرہ — ″ — عہ
- امرت ورشا — ″ — ۱۲ر
- مرتیو اور پرلوک — ″ — ۸ر
- سنیاس رہسیہ — ″ — ۶ر
- آنند اپدیش مالا — ″ — ۱۰ر
- سرل یوگ ابھیاس — ″ — ۶ر
- برہمچریہ — ″ — ۲ر
- ستیارتھ پرکاش بھاشیہ حصہ اول — ۶ر
- ″ ″ ″ دوسرا — ۰۴ر
- آریہ سماج کیا ہے — ہندی — ۵ر
- رگوید آدی بھاشیہ بھومکا — ″ — ۶ر
- سنسکار ودھی — ۳ر
- ستیارتھ پرکاش — ۵ر
- اپدیش منجری — ۱۲ر
- سنتیہ اپدیش مالا — عہ

- آتم درشن — ہندی — للعہ
- گرہستھ جیون — ″ — عہ
- آنند سنگرہ — اردو — عہ
- آنند اپدیش مالا — ″ — عہ
- راہ راست — ″ — ۸ر
- بھارت میں بھول — ″ — ۸ر
- پرماتما کے درشن — ″ — ۵
- گلدستہ دہرم — ″ — ۱۵ر
- براہین گلدستہ دہرم — ″ — ۸ر
- ویدک ڈپلوما — ″ — عہ
- بھگتی درپن — ″ — ۴ر
- برہمچریہ — ″ — ۶ر
- یوگ کے آسن — ″ — ۶ر
- یوگ درشن — ″ — ۵
- آریہ سماج کیا ہے — ″ — عہ
- سوراجیہ پتھ پردرشک — ″ — ۱۲ر
- رگوید آدی بھاشیہ بھومکا — ″ — ۱۲ر
- بالکوں کی دہرم شکشا حصہ اول — ″ — ۴ر
- ″ ″ ″ ″ دوم — ″ — ۱۰ر
- دو نسلوں میں آریہ سماج کا اتہاس — ″ — ۱۰ر
- ویدانت درشن — ۱۰ر
- آئینہ جاپان — ۸ر
- آتم چکشا — عہ

پورانک مت کھنڈن کی پستکیں

- پورانک مت نرچن — ہندی — ۱۲ر
- لنگ پوران آلوچنا — ″ — ۸ر
- ″ ″ ″ — ″ — ۶ر
- ورا ہ ″ ″ — ″ — ۱۰ر
- کورم ″ ″ — ″ — ۶ر
- یوگ پرمان — ″ — ۲ر
- گھلانند کی شرارت — ″ — ۶ر
- پوران اور وام مارگ — ″ — ۰۴ر
- بھوشیہ پوران کی پریکشا — ″ — ۵ر
- پورانک مت کھنڈن — ″ — ۶ر
- امور رت سدھانت — ″ — ۳ر
- بھوشیہ پوران آلوچنا — اردو — ۵ر
- پوران پول پرکاش — ″ — ۱۲ر
- جینی پستک ل — ″ — عہ

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

- نشکلنک دیانند — اردو — عہ
- شریمد بھاگوت سار — ″ — عہ
- مرتک شرادھ کھنڈن — ″ — عہ
- یوگ فلاسفی — ″ — ۱۰ر
- مورتی پوجا کھنڈن — ″ — ۴ر
- کلیات آریہ مسافر — اردو — ۵ر
- رسنی کا بول بالا — ″ — ۴ر
- جواہر جاوید — ″ — ۴ر
- بابا نانک اور دین اسلام — ″ — ۴ر
- قادیانی مسیح کا کچا چٹھا — ″ — ۱۰ر
- حور اور چتر — ″ — ۲ر
- شرک و بدعت اسلام — ″ — عہ
- وید اور قرآن — ″ — عہ
- مسلم آریہ مطابق حصہ اول — ″ — ۴ر
- ″ ″ ″ دوم — ″ — ۱۲ر
- ویدک دہرم اور دین اسلام — ″ — عہ
- قرآن کی چھان بین — ″ — ۳ر
- سرگذشت قرآن — ″ — ۵ر
- منہ توڑ — ″ — عہ
- مطبع بھوڑ — ″ — عہ
- مرزائی دام فریب — ″ — ۸ر
- مباحثہ آگرہ — ″ — ۱۲ر
- اسلام میں جلوہ وید — ″
- عقائد اسلام پر نظر — ″ — ۳ر
- شاستر ارتھ دلی بن — ″ — ۸ر

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

- رادھا سوامی مت اور ویدک دہرم — ہندی — ۶ر
- ″ ″ ″ ″ — اردو — ۳ر
- ستیارتھ پرکاش کی حقیقت — ″ — ۳ر
- رادھا سوامی مت آلوچنا — ہندی — ۴ر
- رادھا سوامی مت وچار — ″ — ۴ر
- رادھا سوامی ہوائی محل — ″ — ۴ر
- ″ پوران — ″ — ۰ر
- ″ مت کا فوٹو — ″ — ۸ر
- اپرشن ستیارتھ پرکاش — اردو — ۸ر

- رادھا سوامی نمبر — عہ

متفرق کھنڈن کی پستکیں

- شکتی رہسیہ — ہندی — ۳ر
- گورو مکت رہار — اردو — ۴ر
- گورو بانی میں ویدک دہرم — ″ — ۲ر
- آریہ خالصہ مطابق — ″
- گورمکھ یا منمکھ — ″ — للعہ
- عیسائیت میں جلوہ وید — ″ — ۱۲ر
- وید اور بائیبل — ″ — ۱۰ر
- اجتماع ضدین (عیسائیت میں) — اردو — ۳ر
- کرسچن مت درپن — ″ — ۸ر
- انجیل میں اختلافات — ″ — ۳ر
- کلام الٰہی نہیں — ″ — ۰۴ر
- مردہ ضرور جلانا چاہیئے — ″ — ۲ر
- نمستے کی تحقیقات — ″ — ۰۱ر
- آج کل کے سادھوؤں کی کرتوت — ہندی — ۰۱ر
- پاکھنڈ مت کٹھار — ″ — ۲ر
- پرتما تتو پرکاش — ″ — ۳ر

ان کے علاوہ

ہر قسم کی آریہ سماجک اردو۔ہندی پستکیں آریہ دیر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ سے بارعایت مل سکتی ہیں:۔

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں اور خاص کر آریہ دیر کے خریداروں کو پستکیں منگواتے وقت اس پستکالیہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے:۔

آریہ سماجوں اور آریہ دیر کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے:۔

یہ پستکالیہ شہید پنڈت لیکھرام جی کی آخری وصیت آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہو کی تکمیل کو پیش نظر رکھ کر کھولا گیا ہے:۔

ملنے کا پتہ

اوم پرکاش شرما منیجر آریہ دیر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ — لاہور

ओ३म्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸۹

THE ARYA VIR LAHORE

تار کا پتہ "آریہ ویر" - لاہور

ہفتہ وار اخبار

آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر مہاشہ مہرچند شرما

چندہ
سالانہ ۳ر
ششماہی ۱۲عہ
غیر ممالک سے للعہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۳ | ۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۸ اسوج سمت ۱۹۹۴ دیانند ابد ۱۱۳ | نمبر (۷)

"ہر دل کو مرے "اوم" کا کاشانہ بنا دے"

(ایک آریہ بچے کی پرارتھنا)

ایشور تو مجھے دھرم کا دیوانہ بنا دے
اُس پیاری شمع کا مجھے پروانہ بنا دے

خنجر ہو یا پستول ہو یا تیغ ستمگر
سینے پہ ہر اک وار لوں مستانہ بنا دے

ویدوں کا ہو پرکاش زمانے میں ہر اک سو
اور کفر کے ایمان کو افسانہ بنا دے

ہر فرد بنے قوم کا ویدوں کا علم بردار
ہر دل کو مرے "اوم" کا کاشانہ بنا دے

کعبے کے یا بتخانہ کے پتھر کے ہیں سب بُت
ہوں پریم کے بُت جس میں وہ بتخانہ بنا دے

ہر بزم میں وحدت کی ہی گنگا جلی چھلکے
بھر بھر کے پئیں پریم سے پیمانہ بنا دے

دل میں نہ تمناؤں کو رہنے دے شہید آج
ویرانے میں پھر ملتے ہیں ویرانہ بنا دے

رشحۂ ہیرالال شہید بی۔ اے۔ ایل ایل بی علیپوری

ओ३म

اوم — **رگ وید بھاشیہ** — اوم

(بھاشیہ کار شری مان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

منڈل اول سوکت دوم

پہلے سوکت کی تشریح ہو چکی۔ اب دوسرے کی تشریح سپرد قلم کرنے لگے ہیں۔ اس کے قبل چند ایک ابتدائی باتیں سمجھا دینا ضروری ہے :-

پہلے سوکت کا دیوتا اگنی ہے۔ اس دوسرے سوکت کے پہلے منتروں کا دیوتا (نفس مضمون) وایو ہے۔ وایو شبد کے بہت معنے ہیں۔ ان میں ایک ہے حرکت کرنے والا۔ یا حرکت کرانے والا۔ اگنی کا ایک ارتھ ہم "گیان" بتلا چکے ہیں۔ پہلے کسی چیز کا گیان ہوتا ہے۔ پھر اس کے حصول (پراپتی) یا چھوڑنے کے متعلق فعل ہوتا ہے۔ اس نیم کے مطابق اگنی کے بعد وایو کا بیان نہایت موزوں۔ مدلل اور مبنی بر سائنس ہے۔

اگنی کا ایک مظہر ہمارے جسم میں آنکھ ہے۔ جب کسی کی آنکھ چلی جاوے۔ یا پہلے سے ہی وہ اندھا ہو تب وہ سپرش اندریہ (ٹٹول کر) اپنا کام چلایا کرتا ہے۔ ٹٹولنا۔ چھونا سپرش اندریہ۔ قوت لامسہ کا کام ہے اور وہ وایو کا کاریہ ہے۔ اس فلسفانہ اور سائنٹفک طریقہ سے بھی اگنی کے بعد وایو کا ذکر کرنا بہت اچت اور ٹھیک ہے۔

جب آگ جلائی جاتی ہے تو ہوا میں حرکت خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ہوا کہیں نہ چل رہی ہو۔ زبردست آگ جلا دو۔ ہوا آ چلے گی۔ اس سدھانت کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اگنی کے بیان کے بعد وایو کا بیان لازمی ہے۔

اگنی کا ایک ارتھ جیو ہم بیان کر چکے ہیں۔ جب جیو روپی اگنی کا شریر میں پرویش (ورود) ہوتا ہے۔ تو پران روپی وایو بھی ساتھ آتے ہیں۔ جیو کے نکل جانے پر پران بھی چلے جاتے ہیں۔ پرانی شاستر کے اس تتو کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اگنی کے بعد وایو کا ورنن چاہیئے۔

اسی طرح اگنی کا ارتھ پرمیشور تو پرسدھ ہے ہی۔ اس کے بعد جیو کا ورنن ہونا چاہیئے۔ سو وایو کا ارتھ جیو بھی ہوتا ہے۔ اس طرح انیک کارنوں سے اگنی کے بعد وایو کا بیان موزوں ہے۔

کئی لوگ کہا کرتے ہیں۔ وید میں مضامین کا کوئی باقاعدہ سلسلہ نہیں ہے۔ کوئی خاص ترتیب نہیں ہے وہ براہ نوازش مذکورہ بالا دلائل پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ مضامین کے بیان میں ترتیب ہے یا نہیں۔

ایک اور بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ معترضین کا اس قسم کا اعتراض نا واجب ہے۔ وید جملہ علوم و فنون کا منبع ہے۔ اب آپ ایک ایسی کتاب کو غور میں لائیں۔ جس میں تمام علوم و فنون کا ذکر ہو۔ کیا اس میں کوئی ترتیب پیدا کی جا سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ابجد کے سلسلہ پر مرتب کی جائے گی۔ جیسے کہ Encyclopaedia Brittanica لیکن اس میں ترتیب مضامین کا کوئی التزام نہیں رکھا جا سکتا۔ اور اس واسطے انسانوں کے مرتبہ اور مولفہ کسی بھی وشوکوش۔ انسائیکلوپیڈیا میں مضامین کی ترتیب ملحوظ نہیں رکھی گئی۔

اس کے برخلاف جیسا ہم نے اوپر ثابت کیا ہے۔ وید میں مضامین کی ترتیب کو دھیان میں رکھا گیا ہے یہی اس کی ایک دلیل الیشور کرت ہونے میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ کام بنا سروگیہ کے اور کوئی کر نہیں سکتا۔ اور ماسوائے الیشور کے اور کوئی سروگیہ نہیں۔

پہلے سوکت کی مانند اس سوکت کا رشی مدھوچھندا ہے

वायवायाहि दर्शतेमे सोमा अरङ्कृताः।
तेषां पाहि श्रुधी हवम्॥

رگوید منڈل ۱ سوکت ۲ منتر ۱

اے دیکھنے کے قابل وایو آؤ۔ یہ سوم سجائے ہوتے ہیں۔ ان کی حفاظت کیجئے۔ اور ہماری پکار سنیئے سجا چکے۔ وایو شبد کے بہت معنی ہیں۔ نحوی معنی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ حرکت کرنے والا اور حرکت دینے والا ہے۔ اس کے ساتھ مار ڈالنے والا۔ زندگی ختم کرنے والا بھی ہے برہمن گرنتھوں اور نرکت وغیرہ میں اس کے معانی پر بحث کرتے ہوئے اس شبد کے مندرجہ ذیل معانی بیان کئے گئے۔ الیشور۔ جیو۔ پران۔ ہوا۔ آگ روشنی پہنچانے کا ذریعہ۔ گیان کا سادھن یگیہ کو دور دور تک پہنچانے والا جیو کا آدھار سب سے بلوان تمام جسم کا سہارا۔ دیکھنے کا سادھن وغیرہ وغیرہ

برہمن گرنتھوں میں ایک جگہ مذکور ہے۔ کہ وایو سب سے عجلت والا۔ تیزی والا ہے جو آدمی وایو کے اس راز کو جان کر اس سے کام لیتا ہے سو وایو اس کو اپنے گنوں سے بھرپور کر دیتا ہے۔

ان سارے ارتھوں کو لیکر اگر منتر کا ارتھ کریں۔ تو بہت بڑا گرنتھ بن جائے گا۔ ہم یہاں الیشور جیو۔ پران اور وایو ان چار ارتھوں کے متعلق بھاشیہ لکھیں گے۔

(۱)

الیشور پکش :-

اے سب سے بلوان۔ پرانوں کے پران۔ سب کو حرکت دینے والے۔ ساکشات کرنے یوگیہ اور سب کو ساکشات جاننے والے بھگوان۔ آئیے ہمارے ہردے میں براجئے۔ یہ سوم سنسار کے سارے پدارتھ آپ نے ہی سجا رکھے ہیں۔ آپ ہی ان کے محافظ ہیں۔ اے پربھو ہماری عرضداشت سنیئے :-

پرمیشور کے بلوان ہونے وغیرہ صفات کے متعلق کسی کو کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا۔ پرمیشور کو وایو پکار کر اسے "درشت" قابل دیدار بیان کیا ہے۔ سنسکرت میں दृश् دھاتو کے معنی محض آنکھوں سے دیکھنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ جاننا۔ وایو کے ساتھ پرمیشور درشت दर्शत کہنے کا مطلب ہے۔ کہ جس طرح وایو آنکھ کا وشے نہ ہوتا ہوا بھی جانا جا سکتا ہے۔ اسی طرح الیشور آنکھ کا وشے نہ ہوتا ہوا گیان کا وشے ہے یعنی وہ جانا جا سکتا ہے۔ آنکھ کا وشے نہ ہوتے ہوئے بھی وایو پرتیکش ہے۔ کیونکہ یہ سپرش اندریہ (قوت لامسہ) کا وشے ہے۔ اسی طرح الیشور آنکھ کا وشے نہ ہوتے ہوئے بھی الیشور کا ساکشات کار۔ دیدار ہوتا ہے آتما ساکشات کرتا ہے۔

وایو کا ایک ارتھ اور اصل ارتھ حرکت دینے والا ہے۔ پرمیشور نے پرکرتی کو حرکت دی۔ اور اس سے سنسار کے بے شمار پدارتھ تیار ہو گئے۔ "इमे सोमा अरङ्कृताः"

یہ سوم سجائے رکھے ہیں"۔ کا گہرا مطلب ہے۔ یہ دنیا کے پدارتھ دراصل سوم شانتی اور سکھ دینے والے ہیں۔ ان کے غلط استعمال سے ہی جیو کو دکھ ہوتا ہے۔ سب کو سکھ دینے والے پرمیشور بھلا دکھدائی پدارتھ کیوں بنائے گا۔ اور کہ یہ پدارتھ अरङ्कृता سجائے ہوئے ہیں۔ سجانے کے معنی ایک خاص ترتیب سے اشیاء کو رکھنا ہیں جس سے کہ وہ مرغوب طبع معلوم ہوں۔ یعنی ان پدارتھوں میں۔ اشیاء میں ایک خاص ترتیب ہے۔ جہاں خاص ترتیب ہوتی ہے۔ اس کے پیچھے عقل ہوتی ہے۔ یعنی اس تمام جہان کو کسی عقلمند نے ترتیب دیا ہے۔ مطلب یہ کہ۔ یہ دنیا نیستی سے ہستی میں نہیں آئی۔ اور کہ اس کا بنانا مشکل بھی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس دنیا کا اُپادان کارن یعنی علت مادی اور نمت کارن کرتا یعنی علت فاعلی بھی ہیں۔ ترتیب کا کوئی خاص مطلب ہوتا ہے۔ چونکہ یہ دنیا ایک خاص ترتیب سے مرتب ہے اسلئے اس کا ضرور کوئی خاص مطلب ہے۔ یہ رچنا بے معنی اور بے مطلب نہیں ہے۔ ویدوں میں جیو کے بھاڈیس اور موکش کے لئے اس دنیا کی رچنا بیان کی گئی ہے۔

اس چھوٹے سے ٹکڑے سے اتنی باتیں سدھ ہوئیں۔ "इमे सोमा अरङ्कृताः"

(۱) دنیا میں ایک خاص ترتیب ہے۔

(۲) دنیا کے تمام پدارتھ ساری رچنا دراصل سکھ اور شانتی دینے والی ہے۔

(۳) اس دنیا کا مرتب کرنے والا بھی ہے۔

(۴) وہ ترتیب دیتا ہے۔ یعنی اس رچنا کا اُپادان کارن پہلے سے موجود ہے۔ کیونکہ ترتیب موجود اشیاء کی دی جاتی ہے :-

(۵) یہ دنیا نیستی سے ہستی میں نہیں آئی۔

(۶) اس رچنا کا خاص پریوجن ہے۔ مطلب وہ ہے جیووں کا بھوگ اور موکش سدھ کرنا

اس منتر میں سوم 'सोम' شبد کا استعمال ہوا ہے۔ سوم کے متعلق بہت سی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا ازالہ کرنے کا یہ موقع نہیں۔ ہم نے ویدک سدھانت کو مد نظر رکھکر اس کے لغوی معنی قبول کئے ہیں۔ سوم کے لغوی معنی پیدا شدہ۔ سکھ۔ اور شانتی دینے والا وغیرہ ہوتے ہیں :-

سب سے بلوان۔ پرانوں کا پران بھگوان۔ جہاں اس جہان کو ترتیب دیتا ہے۔ پیدا کرتا ہے وہاں وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اس کی حفاظت اور قیام کے لئے وہ کسی دیگر کا محتاج نہیں ہے۔ اس واسطے وید میں کہا۔ तेषां पाहि

پرمیشور سے قرب جتلانے اور اس کو سارے سنسار کا مخلص بتلانے کے لئے وید نے کہا۔ श्रुधी عرضداشت پکار۔ پرارتھنا کو سُن۔ مطلب یہ کہ پرماتما سب کی پکار سنتا ہے۔ یعنی ہمیں ضرور हवम्

ہفتہ وار
اخبار آریہ ویر لاہور
۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

بوچڑخانہ کی سکیم ترک کر دی گئی

لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے خلاف ایجی ٹیشن انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی آریہ ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں سب نے اس کے خلاف زبردست آواز اٹھائی۔ ۴ ستمبر کو پنجاب کے ہر شہر و قصبہ میں ہڑتال کی گئی۔ جس میں اس بوچڑخانہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے گورنمنٹ پنجاب اور حکومت ہند پر واضح کیا گیا۔ کہ اگر اس تجویز کو ترک نہ کیا گیا۔ تو پنجابی اس ایجی ٹیشن کو کسی بھی پُرامن اور جائز حد تک لے جانے کے لئے مجبور ہوں گے۔ ۴ ستمبر کی ہڑتال اور پروٹسٹ کو دیکھ کر گورنمنٹ ہند کا فرض تھا۔ کہ فوراً اعلان کر دیتی کہ بوچڑخانہ نہیں کھولا جائیگا۔ پنجاب گورنمنٹ نے بھی سفارش کر دی تھی۔ مگر اس کے باوجود گورنمنٹ ہند کی طرف سے بوچڑخانہ کے اقتصادی فوائد وغیرہ کا راگ الاپا گیا۔ جس سے اشتعال اور ہیجان اور بھی بڑھ گیا۔ ہر شہر و قصبہ میں سے آریہ ہندو۔ سکھ۔ ہی نہیں۔ مسلمان تک بوچڑخانہ کے خلاف ستیہ آگرہ کے لئے تیار ہونے لگے۔ جتنا جوش بوچڑخانہ کے خلاف پایا جاتا تھا۔ پنجاب میں کسی چیز کے لئے آج تک نہیں دیکھا گیا۔ پنجاب پراونشل بوچڑخانہ پروٹسٹ کمیٹی کی طرف سے لاہور میں ۱۹ ستمبر کو پنجاب اینٹی بوچڑخانہ کانفرنس رکھی گئی۔ اور ۱۹ ستمبر کو پنجاب بھر میں ہڑتال منانے کی گھوشنا کی گئی۔ ۱۹ ستمبر کی ہڑتال ۴ ستمبر کی ہڑتال سے بھی بڑھ چڑھ کر ہونی تھی۔ اور اس دن پنجاب بھر میں جلسے کر کے جہاں پنجابیوں نے بوچڑخانہ کے خلاف اپنی متفقہ آواز اٹھا کر اس بند کرانے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کی آمادگی ظاہر کر دینی تھی۔ وہاں لاہور کی کانفرنس میں طریق کار اور پروگرام کا بھی فیصلہ ہو جانا تھا۔ اور اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہونا تھا۔ کہ ستیہ آگرہ کا فیصلہ کیا جاتا۔ اور اسے عملی جامہ پہنایا جاتا۔ آریہ ہندو۔ سکھ مسلمان سب بوچڑخانہ کے خلاف ستیہ آگرہ کیلئے میدان میں آ جاتے۔ یہ ستیہ آگرہ شروع ہو جانے کی صورت مشکل ہوتی۔ اور پنجاب گورنمنٹ کے لئے ایک ایسی سمسیا پیدا ہو جاتی۔ جس کا حل کرنا مشکل ہوتا۔ اس کا احساس کر کے پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند سے بوچڑخانہ کی سکیم کو ترک کرنے کی سفارش کی تھی۔

خیر یہ اچھا ہوا کہ پنجاب کے آریہ ہندو۔ سکھ اور مسلمانوں کی میجارٹی بھی یہ نشچہ کر چکی تھی کہ ہر ممکن قربانی کر کے بھی بوچڑخانہ کو نہ بننے دیا جائیگا۔ آریہ سماجیں۔ سناتن دھرم سبھائیں۔ سنگھ سبھائیں آریہ ویر دل۔ مہابیر دل وغیرہ جہاں۔ مذہبی طور پر بوچڑخانہ کے سوال کو زندگی اور موت کا سوال بنا رہے تھے۔ وہاں کانگریس اور زراعت پیشہ مسلمان وغیرہ سب اقتصادی طور پر اس بوچڑخانہ کی پوری مخالفت کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ گورنمنٹ ہند کو اس پوزیشن کا بخوبی احساس کرا دیا گیا تھا۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو بھی اپنا کر یہ بتا دیا گیا تھا۔ یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ گو سر سکندر حیات خان کی اس پنجاب کی یونینسٹ گورنمنٹ نے شروع میں جہاں بوچڑخانہ کی سکیم کی منظوری دیتے ہوئے غلطی کی۔ وہاں پنجاب کی متفقہ آواز اس کے خلاف دیکھ کر گورنمنٹ ہند کو بوچڑخانہ پنجاب میں کھولنے کے لئے پورے زور سے نمائندگی بھی کی۔ اور وائسرائے نے بھی آخر اس عالمگیر ناراضگی اور ہیجان کو دیکھ کر ۲۱ ستمبر کو بوچڑخانہ کی سکیم کو ترک کر دینے کا اعلان کر کے جھگڑے کو ختم کر دیا۔ وائسرائے کے اس اعلان پر ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور حقیقت میں وائسرائے نے اس سکیم کو ترک کر کے اور آریہ ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کے متحدہ آواز کو سن کر نہ صرف یہ کہ پنجاب گورنمنٹ اور اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ ہند کو بھی بڑی بھاری جدوجہد سے بچا لیا ہے۔ بلکہ پنجابی ماتا کے دلوں میں ناراضگی کی بجائے سنتوش کی لہر چلا دی ہے۔ وائسرائے ہند کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ میری گورنمنٹ نے اس سکیم پر عملدرآمد کرنے کی ذمہ داری لینے سے پہلے اس بارہ میں حکومت پنجاب سے باضابطہ طور پر تسلی کر لی تھی۔ اور حکومت پنجاب نے تسلی دلانے سے پیشتر اچھی طرح سے لیڈروں سے تحقیقات کر لی تھی۔ کہ اس سکیم سے لوگوں کی دلآزاری نہیں ہو صرف اس یقین پر کہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ میری گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عظیم سکیم کو جس سے مستقبل میں اقتصادی اور دیگر قسم کے بڑے بڑے فوائد حاصل ہونے کی توقعات تھیں عملی جامہ پہنانا شروع کیا جائے۔ بہرحال اب یہ بات واضح ہے۔ کہ بعض وجوہ سے خواہ وہ کچھ ہوں لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اگر اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا تو مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ ان حالات میں میری گورنمنٹ یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ وہ اس سکیم پر عملدرآمد کرانے میں حق بجانب نہیں۔ اس لئے اس سکیم کو ترک کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلہ سے ٹیکس دہندگان کو بیس لاکھ روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔"

سر سکندر حیات نے بھی اپنے بیان میں ہندو لیڈروں سے پوچھ لینے کے متعلق کہا تھا۔ اور اب وائسرائے ہند نے بھی لکھا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے بھی اچھی طرح ہندو لیڈروں سے تسلی کر لی تھی۔ کہ اس سکیم سے لوگوں کی دلآزاری نہیں ہوگی۔ معلوم نہیں یہ نام نہاد ہندو لیڈر کون تھے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ان کے بدنما چہروں سے پردہ ہٹا کر جنتا کو بتا دیا جاتا۔ کہ وہ لعنتی بوچڑخانہ جس کے خلاف پنجاب کا آریہ۔ ہندو۔ سکھ بچہ بچہ تڑپ اٹھا۔ اس سے دلآزاری نہ ماننے والے ذات شریف یہ ہیں۔ خیر وہ ایسے لیڈر کوئی بھی ہوں۔ سکندر حیات کی پنجاب گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند دونوں کو ان کی وقعت کا اچھی طرح پتہ لگ گیا ہو اور پوری امید ہے۔ کہ وہ آئندہ ایسے ہندو لیڈروں کی باتوں پر وشواس نہ کریں گی۔ پنجاب ہی نہیں سارا بھارت ورش کے آریہ ہندو۔ سکھ اور مسلمان بھی گورنمنٹ ہند کے مشکور ہیں کہ اس نے ایک غلط اٹھایا ہوا قدم واپس لے لیا۔ اور جھوٹے وقار کے بھوت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بوچڑخانہ کی سکیم کو ترک کر دیا۔ وائسرائے نے اپنے اعلان میں سکیم کو ترک کرنے کی وجہ مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچنا بتایا ہے۔ اور یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ اقتصادی نکتہ خیال کی وجہ سے اس بوچڑخانہ کا بھی بھاری ورودھ تھا۔ لیکن دھارمک یا مذہبی نکتہ خیال سے تو آریہ۔ ہندوؤں اور سکھوں کا عالمگیر ہیجان ہی سمجھتا ہوں۔ گورنمنٹ ہند کا سنگھاسن ڈولا دینے کا کارن بنا ہے۔ اور اس بوچڑخانہ کی سکیم کو ترک کیا گیا ہے۔ اس مذہبی جذبات کی قدر دانی کے لئے ہم گورنمنٹ ہند اور وائسرائے بہادر کا شکریہ کرتے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ اور اسکے وزیر اعظم سر سکندر حیات خان کو بوچڑخانہ کو پنجاب میں نہ کھلنے دینے کے لئے جو جدوجہد اور کوشش انہوں نے کی۔ اس کے لئے انہیں خاص مبارکباد دی جاتی ہے۔ سر سکندر حیات خان کی گورنمنٹ نے پہلے بوچڑخانہ کی منظوری دے کر بھاری غلطی کی تھی۔ مگر جب اسے آریہ ہندو۔ سکھ اور مسلمان کی میجارٹی کے بوچڑخانہ کے مخالف جذبات کا احساس ہوا۔ تو اس نے گورنمنٹ ہند سے بوچڑخانہ کے کھولنے کی پورے زور سے سفارش کی۔ اور یہ ڈر لگایا۔ کہ بوچڑخانہ یہاں نہ کھلے یہ ٹھیک ہے۔ کہ بوچڑخانہ کی سکیم کے ترک کئے جانے سے پنجاب گورنمنٹ خود بھی ایک کٹھن سمسیا سے نکل گئی ہے۔ لیکن پھر بھی اس نے جنتا کی آواز کی قدر کر کے جو کوشش بوچڑخانہ کو رکوانے کے لئے کی۔ وہ کے لئے وہ پورے طور پر مبارکباد کی مستحق ہے

آریہ ہندو سکھ بھائیوں کو مبارکباد دینے سے پہلے میں اپنے اُن پنجابی مسلمان بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہوں نے بوچڑخانہ کے ورودھ اقتصادی نکتہ خیال سے ہمارا ساتھ دیا۔ گئو کا سوال اقتصادی سوال ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ مسلمان بھائی جن میں میجارٹی پنجاب کے زراعت پیشہ اصحاب کی ہے۔ اس حقیقت کا احساس کر رہے ہیں۔ یہ آثار مبارک ہیں۔ گئوؤں اور بیلوں کی رکھشا پر ہی دودھ گھی اور کھیتی کا انحصار ہے۔ آج دودھ گھی عنقا ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان زمینداروں کو ہل چلانے کے لئے بیل نہیں ملتے۔ تو اس کا کارن گئوؤں کا ہراس ہی ہے۔ پوری امید ہے کہ پنجاب کے مسلمان جنہوں نے اس بوچڑخانہ ایجی ٹیشن میں پورا سہیوگ دیا۔ آئندہ پنجاب میں گئو رکھشا نیز گئوؤں اور بیلوں کی پرورش اور ان کی تعداد بڑھانے کی طرف خاص دھیان دیں گے۔ تاکہ دودھ گھی اور غلہ کی فراوانی ہو سکے۔

پنجاب کانگریس اور اس کے لیڈروں ڈاکٹر ستیہ پال اور ڈاکٹر گوپی چند جی نے بوچڑخانہ کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر بوچڑخانہ کی مخالفانہ تحریک کو بہت تقویت پہنچائی۔ پنجاب کانگریس نے اس سے پہلے کئی فروگذاشتیں کیں۔ لیکن اب وقت اس نے اس اہم سوال کو اس کی اہمیت کے مطابق ہی ہاتھ میں لیا۔ اور پوری طاقت سے اس کے خلاف کام کیا۔ کانگریس اور کانگریسی لیڈروں کے میدان میں آنے سے بوچڑخانہ کی مخالف ایجی ٹیشن کو بہت سہیوگ ملا۔ اور سب شکتیاں ایک کاز کے لئے مرکوز ہو گئیں۔ پنجاب کانگریس اور اس کے کانگریسی لیڈروں نے بوچڑخانہ کے خلاف ایجی ٹیشن میں لیڈنگ پارٹ لیکر جہاں آریہ ہندوؤں اور سکھوں کو مشکور بنا لیا ہے۔ وہاں پنجاب میں گئو رکھشا کے سوال کو اقتصادی طور پر حل کرنے کے لئے بھی فضا پیدا کر دی ہے۔ اور مسلمان بھائیوں کو بھی اقتصادی

بنا بریں اس سوال سے خاص دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ ہمیں اس کے لئے پنجاب کانگرس اور اس کے لیڈروں کو مبارکباد دیتے ہوئے آشا کرتا ہوں۔ کہ وہ بوچڑخانہ بند ہونے کے بعد اپنے فرض کا خاتمہ نہ سمجھ لیں گے۔ بلکہ پنجاب میں گئو رکھشا کے سوال کو اقتصادی نکتہ خیال سے تقویت پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

آریہ، ہندوؤں، سکھوں نے بوچڑخانہ کی مخالفت میں جس گئو بھگتی کے دھارمک پریم کا ثبوت دیا ہے۔ وہ بہت ہی پرشنسنیہ ہے۔ اور انہوں نے اس دھارمک پریم اور دھارمک بھاؤنا سے ہی بنا پر ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جانے سے ہی بوچڑخانہ کو بند کر دیا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس بوچڑخانہ کے اندولن میں آریہ ہندوؤں اور سکھوں کی تت پرتا نے گئو رکھشا کی تحریک کو بڑے زور سے چلا دیا ہے۔ آریہ۔ ہندو۔ سکھ بچے بچے کے دلوں میں آج گئو رکھشا کے بھاؤ ہلورے لے رہے ہیں۔ جو مبارک ہیں ان بھاؤں نے ہی بوچڑخانہ کو بند کرایا۔ اور مجھے یہ وشواش ہے۔ کہ یہ بھاؤ بھارت ورش بھر میں گئو رکھشا کی عالمگیر لہر کو چلائیں گے۔ اور اس نتیجہ سے ہی گئو ہتیا کے کلنک کو مٹا دیں گے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا فرض ہے۔ کہ اس بوچڑخانہ کو بند کرا کر خاموش نہ بیٹھ جائیں۔ یہ بوچڑخانہ تو انہیں گئو رکھشا کے لئے کرتو یہ پالن کرنے کی پرماتما کی طرف سے چیتاونی تھی انہیں جگانے اور کرتو یہ پرایَن کرنے کے لئے ایک سندیش تھا۔ سو وہ کام ہو چکا۔ اب اس پیدا ہوئی جاگرتی سے کام لیا جائے۔ اور گئو رکھشا کے اندولن کو پورے زور سے چلایا جاوے۔ اس ضمن میں مَیں جلد ہی پنجاب کے بھائیوں کے سامنے ایک سکیم رکھوں گا۔ آج اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ اور خاتمہ پر آریہ ہندو سکھ بھائیوں کو بوچڑخانہ کی سکیم ترک کئے جانے پر جو دھے پراپت ہوئی ہے اس کے لئے مبارکباد دیتا ہوا اس لیکھ کو ختم کرتا ہوں۔

(دھرم چند شرما)

بنگال میں کانگرسی وزارت

یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے بعد ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے بنگال میں عنقریب کانگرس وزارت کے قائم ہونے کا امکان ہو گیا ہے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جلدی ہی بنگال اسمبلی میں موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ سمجھ دل سے پاتے ہیں۔ کہ بنگال کی موجودہ منسٹری کا خاتمہ ہو کر بلاک ڈوڈ کا نگرسی وزارت کے ہاتھ آ جائے۔ بنگال میں کانگرسی وزارت کے قیام سے ہندوستان کے آٹھ صوبوں میں کانگرسی وزارت قائم ہو جائے گی۔

پانی پت کے آریہ سماجیوں کا ستیہ آگرہ

پانی پت میں ہندوؤں کے مذہبی جلوسوں کے متعلق حکام کا رویہ ناقابل برداشت ہو چکا ہے اور معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں کے آریہ سماجیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی پابندی کو واپس نہ لیا گیا۔ تو وہ ستیہ آگرہ شروع کر دیں گے۔ اس مقصد کے لئے بتایا جاتا ہے۔ والنٹیروں کی بھرتی شروع کر دی گئی ہے۔ ہم گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ وہ پانی پت میں مذہبی جلوسوں پر پابندی دور کر دے گی اور ستیہ آگرہ کی نوبت نہ آنے دے گی۔ پانی پت کے آریہ ویروں کا اپنے دھارمک ادھیکاروں کے رکھشا کے لئے جوش اور قربانی کی سپرٹ قابل داد ہے۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر ایسا موقعہ آیا۔ تو سارا آریہ جگت ان کے ساتھ ہو گا۔

آریہ سماج کراچی کی سپھل اردھ شتابدی

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی ۴ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک بڑے سماروہ سے منائی گئی۔ اس میں آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی اور ودوان سملت ہوئے۔ پرچار کی خوب دھوم مچی۔ کئی سمیلن وغیرہ ہوئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ میں نئے جیون کا سنچار ہوا۔ کراچی کے آریہ ویروں نے اس اردھ شتابدی کے لئے بڑے اُتساہ سے کام کیا۔ جس کا پرنام یہ ہے۔ کہ جہاں اردھ شتابدی ہر لحاظ سے پورے طور پر سپھل رہی۔ وہاں صرف کراچی ہی نہیں۔ بلکہ سندھ میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے بڑی اچھی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ ہم آریہ سماج کراچی کے ادھیکاریوں کو اس اردھ شتابدی کی سپھلتا پر ہاردک ودھائی دیتے ہیں:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کو مضبوط بنایا جائے

سندھ میں آریہ سماج کے کام کا بڑا امیدان ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سندھ کے آریوں کے حالات کئی سالوں سے کچھ ایسے چلے آتے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا مضبوط بنیادوں پر کھڑی نہیں ہو سکی تھی۔ اب آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر سبھا کو ریگولر کیا گیا ہے جس میں پردھان سیٹھ روپ لال جی اور منتری مہاشہ پرکاش سروپ جی چنے گئے ہیں۔ اور بھی کئی پرسدھ ورکر ادھیکاری بنے ہیں۔ ہمیں پوری آشا ہے۔ کہ اس چناؤ کے بعد سندھ سبھا کا کام باقاعدہ شروع ہو جائے گا۔ سندھ کی آریہ سماجیں اور آریہ بھائی ہمت کریں۔ تو سندھ سبھا اپنے پاس آسانی سے دس پندرہ اپدیشک اور اتنے ہی بھجنیک رکھ کر سارے سندھ میں آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچا سکتی ہے۔ ہم سبھا کے ادھیکاریوں اور سندھ کے آریہ پرشوں دونوں سے اس سبھا کو مضبوط بنانے کی اپیل کرتے ہیں۔

سوامی ستیانند جی سے نویدن

پچھلے سال آریہ سماج کراچی میں سوامی ستیانند جی کی کتھا کے متعلق آریہ ویر میں بہت کچھ لکھا جا تارہا۔ اس سمبندھ میں پنڈت لوکناتھ جی کے متعلق میں بھی کئی مضمون چھپے۔ مگر افسوس ہے۔ اس سال پھر سوامی جی کی کتھا کرائی گئی۔ کراچی کے بہت سے آریہ ویر ودوان تھے لیکن اردھ شتابدی میں دنگل نہ پڑے اس لئے انہوں نے ورودھ نہ کیا۔ اور سوامی جی نے یہ سمجھ کر کہ پنڈت لوکناتھ جی جیسے کر مخالف اب ان کے حامی ہیں۔ کھٹا کر دن۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ سدھانت پریمی آریہ ویروں کو پھر سدھانت رکھشا اندولن چلانا پڑے گا۔ سوامی ستیانند جی بڑی کرپا سے خود ہی اس خیال سے کہ جھگڑا نہ بڑھے دیتا ہو گئے تھے۔ اب پھر ان کا بغیر اپنی پوزیشن کو ٹھیک کئے آریہ سماج کی ویدی پر کتھائیں و لیکچر دینا جھگڑے کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے۔ ہم سوامی ستیانند جی کو سماج میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر اس کا علاج یہی ہے۔ کہ وہ رام نام دیکشا نہ دینے کا اعلان کر دیں۔ اور اپنی کتاب بھگتی پرکاش کے سمبندھ میں اپنی پوزیشن صاف کر دیں۔ ایسا نہ کر کے اگر انہوں نے پھر آریہ سماجوں میں کتھائیں و لیکچر شروع کر دیئے۔ تو وہ آریہ سماج میں جھگڑا بڑھانے کا کارن بنیں گے۔ انہیں اپنی پوزیشن پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے۔ سدھانت پریم کی اگنی آریہ سماج میں بجھی نہیں۔ ویسے ہی پرچنڈ ہے:۔ اور کراچی میں بھی اس اگنی کا ابھاؤ نہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سال کتھا کے بعد اردھ شتابدی کے پروگرام میں آپ کا لیکچر رکھا ہونے کے باوجود نہ ہوا۔ اور آپ بغیر لیکچر دیئے وہاں سے چلے آئے:۔

لاہور کے دلتوں میں تبلیغ عیسائیت

لاہور شہر میں عیسائی مشنریوں نے دلتوں میں خوب زور شور سے پرچار کرنا شروع کر دیا ہے۔ مختلف مقامات پر ان کے تین کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ اور پرچار کا سلسلہ تین ماہ تک جاری رہے گا۔ لاہور کی آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اس پرچار کے جواب میں آریہ سماج کا پرچار کر کے عیسائیت کی حقیقت اچھی طرح دلت بھائیوں پر واضح کر دیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب دونوں کو دو دو اپدیشک اور دو دو بھجنیک لاہور میں عیسائیت کی تبلیغ کے جواب کے لئے نیکت کر دینے چاہئیں۔

سانگلہ ہل کے دلتوں میں پھوٹ

سانگلہ ہل کے علاقہ سے شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں شدھ ہوئے میگھوں اور دوسرے شدھ ہوئے سٹوال۔ ڈوم وغیرہ دلت بھائیوں سے کسان پانی بند کر دیا ہے۔ اور ایک کنوئیں سے پانی بھی نہیں بھرنے دیتے۔ یہ سب بھائی ویدک دھرمی ہیں۔ اور آپس میں ملتے جلتے رہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کسی شرارت سے ایسا ہوا ہے اس شرارت کو دور کر کے جلد پھر ان میں باہمی میل ملاپ پہلے کی طرح کرا دینا چاہیئے۔ ہم میگھوں کے لیڈروں خصوصاً لالہ منشی راج وکیل ہائیکورٹ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس شکایت کو جلد دور کر دیں گے۔

آریہ ویر کا رشی نمبر دھوم مچادیگا

آریہ ویر کا رشی نمبر حسب معمول دیپ مالا کی تقریب میں ۲۴ اکتوبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہو گا۔ نمبر مذکور خاص شاندار اور معرکہ کا ہو گا۔ تیاریاں بڑے زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں۔ اس سال ہم آریہ ویر کے اس نمبر کو اس قسم کا نکالنا چاہتے ہیں۔ کہ رشی دیانند کا کٹر سے کٹر مخالف اسے پڑھ کر دل سے مداح بنے بغیر نہ رہے۔ آج تک اس قسم کا رشی نمبر کسی بھی اخبار کا آپ کے نظروں سے نہ گذرا ہو گا۔ ہم زیادہ تعریف کرنا نہیں چاہتے۔ صرف اتنا لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ نمبر مذکور سب اخبارات کے رشی نمبروں سے شاندار اور پرچار کے لئے بہترین ہتھیار ہو گا۔ جو اپنی خوبیوں سے آریہ جگت میں دھوم مچادیگا۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کے زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر جلدی بھیجدیں۔ قیمت فی پرچہ رنگی اور دیگر تصاویر سے مزین ایسے شاندار نمبر کی صرف ۲ر پرچہ رکھی گئی ہے

آریہ سماج نبوڑ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نبوڑ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۱۶ ۱۷ و ۱۸ اسوج مطابق ۱-۲-۳ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ سبھی اچھے اچھے ودوان اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ اس شبھ اوسر پر پدھارنے والے بھائیوں کے بھوجن و رہائش کا پربندھ آریہ

مسئلہ ارتقاء اور الہام (ایشوری گیان)

(از لیکھک شری میان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

دنیا میں دو قسم کے خیالات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اول الہام (ایشوری گیان)، دوم ترقی یا تبدیج ماننے والے۔ پہلی قسم کے لوگوں میں پھر دو قسم کے خیالات کے لوگ ہیں۔ اول خیال کے لوگ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ پرماتما نے ابتدائے آفرنیش میں جس طرح مکمل اعضاء اور مکمل جسم دیا۔ ویسے ایشوری گیان بھی مکمل ہونا چاہیئے۔ جس میں لیجسلیٹو اسمبلی یا کونسل کے قانون کی طرح کوئی رد و بدل نہ ہو۔ جس طرح پرماتما نے شروع سے اعضائے مکمل پیدا کیا۔ ویسے انسانی آتما کی خوراک شانتی۔ رہنمائی اور ترقی کے لئے وہ اپنا گیان بھی ابتدائے آفرنیش سے مکمل کر دیتا ہے۔ میکس مولر نے بھی مانا ہے۔ کہ پرماتما کا ابتدا کے لوگوں کو گیان نہ دے کر جہالت کے پردہ میں رکھنے سے اس پر بے انصافی کا الزام آتا ہے۔ چونکہ وہ مکمل ہے۔ صفت موصوف سے علیحدہ نہ ہونے کے کارن اس کی صفات بھی مکمل ہیں۔ وہ زمانہ ماضی حال اور مستقبل کی قید سے بری ہے اس لئے اس کا انسان کو دیا ہوا علم بھی مکمل ہونا چاہیئے۔

دوسری قسم کے مذہبی خیالات کے لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ پرماتما حسب ضرورت اور حالات اپنے احکام میں ترمیم و تنسیخ کرتا رہتا ہے۔ آخر اس نے گیان کو مکمل کر دیا۔ یہودی لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے انسان کو چند چیزوں کے نام سکھلائے۔ یعنی گیان دیا۔ پھر سینا پربت پر موسیٰ کو جھاڑی کی اوٹ میں دس احکام دیکر گیان کو مکمل کر دیا۔ بدھ مت والے گوتم پر۔ عیسائی عیسیٰ پر۔ مسلمان محمد پر گیان کا ختم ہونا مانتے ہیں۔

دوسرا خیال مغربی سائنسدانوں کا یہ ہے۔ کہ انسان ابتدا میں وحشی تھا۔ جنگلی جانوروں کے ساتھ مل کر بود و باش رکھتا تھا۔ اور انہی کی مانند زندگی بسر کرتا تھا۔ جانوروں کی آواز کی نقل کر کے بولنا شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ زبان گھڑ لی۔ اور زبان کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگا۔ اس طرح موجودہ ترقی کرنے میں اسے ہزاروں برس لگے۔

ویدک دھرمیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ جس طرح پرماتما نے انسان کو ابتدا میں مکمل بنایا۔ ویسے ہی اسے زبان بھی ابتدا سے مکمل حاصل ہوئی۔ چونکہ زبان اور خیالات آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے خیالات بھی انسان کو ابتدا سے دیئے۔ اس بات کا تجربہ کرنے کے لئے کہ دنیا میں سب سے پہلی زبان کون ہے۔ تین بادشاہوں نے تجربہ کیا۔ انگلینڈ میں شاہ جیمز اٹلی میں فریڈرک اور ہندوستان میں اکبر بادشاہ یعنی انہوں نے چند بچے پیدا ہوتے ہی جنگل میں گونگی اور بہری دائیوں کے حوالے کر دیئے۔ جب چھ سات برس کے بعد بچوں کو شہر میں لایا گیا۔ تو وہ کچھ بولنا یا حرکت کرنا نہیں جانتے تھے۔ بس اس سے تجربہ ہو گیا کہ زبان انسان کو بناوٹی طور پر نہیں ملی۔ بلکہ ابتدا میں پرماتما نے دی ہے۔ اس پر ایف میکس مولر نے اپنی تصنیف "سائنس آف لنگویج" میں ایک زبردست دلیل لکھی ہے۔ کہ اگر زبان انسان کو ابتدا میں ملتی نہ یا انسان خود بناتے۔ کس طرح بیٹھ کر خیال کرتے۔ اگنی کے معنی آگ کیسے رکھتے۔ جب کہ ان کی پہلی زبان نہ تھی۔ اس سے وہ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ زبان کسی نہ کسی ذریعہ اور بیرونی امداد سے انسان کو ایشور کی طرف سے ملی ہوئی کہہ سکتے ہیں۔ تو پھر خیالات بھی انسان کو قدرت کی طرف سے ملے۔ جن کا نام گیان ہے۔

لیکن جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ خیالات انسان نے بتدریج حاصل کئے۔ ہمارا ان پر اعتراض ہے۔ کہ افریقہ کی جنگلی اقوام اور دیگر ممالک کے لوگ کیوں نہ آہستہ آہستہ ترقی کر سکے۔ جب تک وہ مہذب اقوام کے تعلق میں نہ آئے۔ وہ ایک قدم آگے نہ بڑھ سکے۔ اس لئے ابتدائی گیان کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی مہذب رہبر زبان اور خیالات دینے والا ہو۔ اس لئے پانجلی جی مہاراج نے لکھا ہے۔ کہ انسان کا پہلا گورو پرماتما ہے۔ ہم بتدریج ارتقا حیوانات اور قدرتی اشیا میں نہیں دیکھتے جس حالت میں قدرت نے ان کو پیدا کیا تھا۔ وہ اسی حالت میں رہتی ہیں۔ سوائے اس کے ہم ان کو اپنی لیاقت اور قابلیت سے کم و بیش کر دیں۔ مثلاً پیوند لگانا۔ اور جانوروں میں بھی دوسری نسل کو ملا کر گھوڑے اور گدھی کے ملاپ سے خچر پیدا کرنا۔ پس ایشوری گیان اور وکاس واد میں یہ فرق ہے۔ کہ ایشوری گیان کے ذریعے انسان کو قلبی طمانیت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مگر مسئلہ ارتقاء کے ماننے والے سوائے سائنٹیفک ترقی کے اور کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انسان نے بیشک رفتار میں بذریعہ مشین بڑی ترقی کر لی۔ جب ہم باطن کی طرف دھیان کرتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ مسئلہ ارتقاء ذلیل ہو چکا ہے۔ کیونکہ انسان باوجود اشاعت تعلیم اور سائنس کی ترقی کے پریم۔ اخلاق میں پہلے سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

(الف) دریا اپنے منبع کے قریب شدھ اور صاف ہوتا ہے۔ میدانی علاقہ میں گدلا ہو جاتا ہے۔ شروع میں گیان بھی شدھ تھا۔ بعد میں پوتر تا گھٹتی گئی یعنی ویدک دھرم شدھ تھا پھر شرادھ۔ مورتی پوجا اوتار واد اور دیگر نالے ملنے سے اشدھ ہو گیا۔

(ب) تمام اقوام اپنے سلف کو سنہری زمانہ کہتی ہیں۔ پہلے باپ کا قرضہ بیٹا اتارتا تھا۔ اب تین سال کے بعد زائد المیعاد ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی ترقی کی۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ پریم اخلاق اور پوترتا دن بدن گھٹ رہی ہے۔ دھرم کا مطلب آتما کو شانتی۔ سنتوش اور پوترتا دینے کا ہے۔ جو سائنس۔ فلاسفی اور موجودہ مذاہب سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ایک غیر مکمل راستے کو چھوڑ کر ویدک مارگ پر چلو۔ دھن سے بھی سکھ نہیں۔ پورگن امریکہ کا دھن پتی نے ۴۰ ہزار ڈالر کا جہاز بنا کر سمندر میں باقی زندگی بسر کی۔ اس کے خلاف جو ایشور بھگت ہے۔ وہ سچا سکھی ہے۔ اس کا کوئی بھی دشمن نہیں۔

اسی طرح سائنس کے سدھانت آئے دن تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً ۱۸۹۶ء میں جو علم استخوان کی کتاب پڑھائی جاتی تھی۔ موجودہ سے بالکل مختلف ہے۔ ہر پچیس برس کے بعد سائنس کے سدھانت بدل جاتے ہیں۔ بس ایشور گیان ہی ہے۔ جو اٹل رہتا ہے۔

اب جو دیگر مذاہب والے اپنی پہلی آیات اور ہدایت کو منسوخ کر کے نئی مانتے ہیں خدا نے توریت کے بعد بائیبل اور بائیبل کے بعد قرآن کو نازل کیا۔ نامکمل ہونے سے تبدیلی کرنی پڑی۔ کیا ایشور کو اپنے غیر مکمل گیان کا پہلے پتہ نہ تھا۔ اگر پتہ نہ تھا۔ تو اس میں غیر مکمل ہونے کا نقص آنے سے خدا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ولیمسے پادری صاحب نے ۱۸۸۶ء میں عیسائیت کو نوٹس دیا کہ اگر میرے ان سوالات کا جواب نہ دیا گیا۔ تو میں عیسائیت کو چھوڑ دوں گا۔ جس کا جواب کلفش صاحب نے دیا جو تسلی بخش تھا۔ یہ سوالات ایڈنبرگ کے کوارٹرلی ریویو میں چھپے تھے۔

(۱) جب ایشور نے آدم کو ہدایت کی تھی۔ کہ درخت کا پھل مت کھانا لیکن اس نے حوا کی ترغیب پر کھا لیا۔ کیا ایشور کو اس کی حکم عدولی کی خبر نہ تھی۔ اگر نہ جانتا تو علیم کل کیا۔ اور اگر جانتا تھا۔ تو آدم بے قصور تھا۔ پھر اسے کیوں بٹک دیا۔ اصلاح کرنی چاہیئے تھی۔ نہ کہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں داخل کر دے۔ اور حوا کو ترغیب دینے کی وجہ سے تمام استریوں کو بچہ پیدا کرنے کی تکلیف کی سزا دینا جو مساوات کا سراسر خون کرنا ہے۔ یعنی کرے کوئی اور بھرے کوئی۔

(۲) ایشور کا گیان ست ہے۔ تو پھر پرانے عہد نامہ کو کیوں منسوخ کیا۔ موسیٰ نے طلاق جائز قرار دیا۔ لیکن عیسیٰ نے بند کر دیا۔ اور حواریوں کو بتایا۔ چونکہ پہلے لوگوں کے دل سخت تھے۔ وہ استریوں سے پریم نہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کو طلاق کی اجازت تھی۔ جب دونوں خدا کے پیغمبر تھے۔ پھر تو ایشوری گیان بچوں کا کھیل ہوا۔ باقی تمام مذاہب ایشوری گیان کی کسوٹی پر قائم نہیں رہ سکتے۔ ماسوائے ایشوری گیان کے جو اپنی محنت اور لیاقت اور تجربہ کے بغیر خود بخود حاصل نہیں ہو سکتا انسان مادی اشیاء کا گیان تو اپنے تجربہ سے حاصل کر لیتا ہے۔ مگر اندرونی شکتیوں روح۔ من حواس خمسہ اور دیگر دماغی طاقتوں کا گیان بغیر بیرونی طاقت کے حاصل نہیں کر سکتا۔ ایشوری گیان وہی ہو سکتا ہے۔ جو روحانی جسمانی۔ دماغی۔ اخلاقی۔ اقتصادی مجلسی اور سیاسی پہلوؤں سے انسان کو ہدایت کرے۔ تاکہ انسان مکمل بن سکے۔ ان سب قسم کے گیان کی مکمل تشریح ہے جسے وید کہتے ہیں۔ اس لئے وید کو ایشوری گیان کہتے ہیں۔ سوامی دیانند نے ایشوری گیان کی مندرجہ ذیل کسوٹیاں بتائی ہیں۔ جن پر سوائے وید کے باقی مذاہب کی کتب قرآن انجیل۔ توراۃ ژند اوستھا اور پُران وغیرہ پوری نہیں اتر سکتیں۔ اس لئے وید ہی ایشوری گیان ثابت ہوتا ہے۔

(۱) ایشوری گیان ابتدائے آفرنیش میں ہو۔ تاکہ ہر فرد بشر کو ایشوری گیان سے شانتی اور سکھ ملے۔ لیکن قرآن اور انجیل کو آئے ۱۳۵۴ اور ۱۹۳۷ برس ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے لوگ موجود تھے۔

(۲) ایشوری گیان میں کسی ملک قوم یا فرقہ کی رو رعایت نہ ہو۔ بلکہ سب انسانوں پر یکساں حاوی ہونا چاہیئے۔

(۳) ایشوری گیان میں کسی انسان کی تاریخ یا زندگی کے حالات یا اس کی دوسروں پر فضیلت نہ ہونی چاہیئے ورنہ تاریخ ہے۔

(۴) ایشوری گیان سائنس اور فلاسفی کے مطابق ہو۔ کیونکہ سائنس مادی اشیاء کی سچائی کا نام ہے۔ اور فلاسفی پاکیزہ خیالات کا۔

(۵) ایشوری گیان ایک ایسی زبان میں ہونا چاہیئے جو کسی خاص ملک یا قوم کی نہ ہو۔ وہ ایشوری الفاظ میں ہو۔ جو پرماتما نے ابتدائے آفرنیش کے انسانوں کے انسانوں کو اپنے اظہار خیالات کیلئے دی۔

(۶) ایشوری گیان ایسے انسانوں کے ذریعہ ملنا چاہیئے۔ جو خود عالم باعمل ہوں۔ جن کی زندگی پر حرف نہ آ سکے۔

(۷) ایشوری گیان انسانی زندگی کے لئے ہر پہلو سے مکمل ہو۔ یعنی اس کی چھ اقسام مندرجہ بالا کی ترقیوں کے لئے بسیط ہونا چاہیئے۔

(۸) ایشوری گیان کو حاصل کرنے کا ہر ایک مستحق ہو۔

(۹) ایشوری گیان بلا کسی قسم کی ترغیب یا لالچ کے انسانی زندگی کے لئے مفید ہو۔

(۱۰) ایشوری گیان دائمی سرور اور راحت ابدی دینے کے لئے شانتی۔ سکھ اور امن کا سادھن ہونا چاہیئے۔ — اوم شم

دمہ کی دوا

آک کی جڑ۔ تین تولہ۔ اجوائن ۲ تولہ اندرگڈہ ۵ تولہ انہیں پیس کر بیر کے برابر گولیاں بنا کر روز صبح دو گولی کھلانے سے دمہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

ویدک دھرم اور مانس بھکشن

(لیکھک شری یت مہی پال جی پیتھک دیانند اینڈ اینگلو ویدک کالج لاہور)

مہاشہ محمد عمر شرما نے قادیان سے کچھ ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ جن میں ہندوؤں کے اندر غلط فہمی پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ آپ نے وید۔ منوسمرتی۔ پوران وغیرہ کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ پراچین رشی لوگ۔ مانس کھاتے تھے۔ اور ہندوؤں کو ہر قسم کی یہاں تک کہ گائے کا مانس تک کھانے کی اجازت ہے۔ جس گائے کو ہندو نہایت متبرک خیال کرتے ہیں۔ اسے ماتا کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہندوستان کے مختلف مقامات پر تو ہندو گائے کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کے لئے یہ کہا جائے۔ کہ ہندوؤں کے لئے خوراک کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت وید شاستر دیتے ہیں۔ صداقت کی آنکھیں بند کرنا ہے۔ میں اس مضمون کے ذریعے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویدک دھرم مانس کھانا تو کجا درخت کے کچے پھل توڑنے کی بھی ممانعت کرتا ہے۔ ویدک دھرم کا تو اصول ہی یہی ہے۔ کہ معمولی سے معمولی جانور کے ساتھ بھی محبت کا سلوک کرو۔ اور دل ان کا خیال رکھو۔ اس لئے ہر ایک ویدک دھرمی بھوجن کرنے سے پہلے چیونٹی وغیرہ کے لئے بھی کچھ کھانے کو ڈال دیتا ہے۔ ہندوؤں میں تو عام رسم ہے۔ کہ وہ جنگل میں آٹا یا اس قسم کی دوسری چیزیں ڈال دیتے ہیں۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے کیڑے ان سے اپنا پیٹ بھر سکیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ سانپ کو دودھ پلانا اس کے اندر زہر کو بڑھانا ہے۔ لیکن پھر بھی ہماری دیویاں سانپ کو دودھ پلاتی ہیں۔ جس دھرم کے اندر اس قدر دوسروں کی جان کا خیال رکھا جاوے۔ اس پر یہ بیہودہ الزام عائد کرنا۔ کہ وہ گوشت خوری کی اجازت دیتا ہے۔ کس قدر جھوٹ ہے۔ منوسمرتی میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ

न कृत्वा प्राणिनां हिंसा मांसमुत्पद्यते क्वचित्। न च प्राणिवधः स्वर्ग्यस्तस्मान्मांसं विवर्जयेत् ॥ ४८।२९।५

یعنی بغیر کسی پرانی کو تکلیف دئے یا اس کو مارے گوشت حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور کسی پرانی کو مارنا گناہ ہے۔ اس لئے مانس کھانا بھی گناہ ہے۔ اس سے صاف اور مدلل جواب اور کون ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے محمد عمر شرما کو منوسمرتی میں مانس کھانا نظر آتا ہے۔ اب آپ ویدوں کے مطابق ہی سنئے۔ وید ارشاد فرماتے ہیں۔

यः पौरुषेयेण क्रविषा समङ्क्ते यो अश्व्येन पशुना यातुधानः। यो अघ्न्याया भरति क्षीरमग्ने तेषां शीर्षाणि हरसापि वृश्च ॥

یعنی جو شخص کسی انسان کا یا گھوڑے وغیرہ دوسرے جانوروں کے گوشت سے اپنے کو پشٹ کرتا ہے یا جو مارنے یوگیہ گائے کے دودھ کو بھی ہرتا ہے اے راجہ تو اس کا سر کاٹ دے۔"

اس منتر میں جہاں دوسرے جانوروں کے مانس کھانے کی ممانعت ہے۔ وہاں گائے کے لئے شبد کا استعمال کیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جس کو کسی بھی حالت میں نہ مارا جاوے۔ بلکہ گائے کو یہاں تک مفید بتلائی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس کے دودھ کو بھی مقدار سے زیادہ حاصل کرتا ہے۔ اس کے بچھڑے کے پینے کیلئے نہیں چھوڑتا وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ اس حکم کی موجودگی میں وید سے گوشت خوری نکالنا لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ وید میں جگہ جگہ کہا گیا ہے۔ کہ گائے کو نہ مارو۔ ایک کھر والے گھوڑے وغیرہ جانوروں کو مت مارو۔ اے پرجاپت تو بیجان کے جانوروں کی حفاظت کر۔ یہاں تک پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں دودھ دینے والی گائے مضبوط بیل تیز رفتار گھوڑے پیدا ہوں۔ محمد عمر صاحب نے اگر ویدوں کے درشن بھی کئے ہوتے تو شاید اس قسم کی جرأت نہ کرتے۔

وید میں ایک منتر آیا ہے:-

पुष्टिं पशूनां परिजग्रभाहं चतुष्पदां द्विपदां यच्च धान्यम्। पयः पशूनां रसमोषधीनां बृहस्पतिः सविता मे नि यच्छात् ॥ अथर्व १९।३१।५

یعنی انسان کہتا ہے۔ کہ میں جانوروں سے اور دھانیہ یعنی اناج سے مضبوط ہوتا ہوں۔ یہاں سوال ہوتا ہے۔ کہ جب وید جانوروں کے مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو پھر جانوروں کے ذریعہ مضبوط ہونے کے کیا معنی۔ اس کا جواب یہی وید منتر دیتا ہے۔ کہ पशूनां पयः جانوروں کا دودھ اور ओषधीनां रसः اور اوشدھی کا رس ان دونوں سے جسم کو مضبوط بناتا ہوں۔ یوں تو بکری۔ اونٹنی۔ گدھی وغیرہ سب کا دودھ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مفید دودھ گائے کا مانا گیا ہے۔ کیونکہ گائے کا دودھ نہ صرف جسم کو ہی مضبوط بناتا ہے۔ بلکہ بیماریوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ جیسا کہ اتھروید میں آتا ہے۔ کہ جس شخص کا جسم پیلا ہو جاوے۔ اس کو چاہئے۔ کہ وہ لال گائے کا دودھ استعمال کرے اسی طرح اکثر سفید اور کالی گائے کا دودھ بیماریوں کو اچھا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں ایک مثل مشہور ہے۔ کہ تمام زمین بیل کے سینگ پر رکھی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ بیل اپنے سر پر زمین کو رکھے ہے۔ بلکہ زمین سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ جس سے لوگوں کو کھانا ملتا ہے۔ جو زندگی کے لئے سخت ضروری ہے۔ اور یہ زمین ان بیلوں کی وجہ سے زرخیز ہوتی ہے۔ کھیتی کے لئے بیلوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ زمین بیل کے سر پر ہے۔ اور چونکہ بیل کے پیدا کرنے کے لئے گائے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے گائے نہایت مفید چیز ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اگر گائے نہایت مفید جانور ہے۔ تو دوسرے جانور مار کر کھا لینا چاہئیے۔ مذکورہ بالا منتر میں تو صاف کہہ دیا ہے۔ کہ جو جانور کو خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔ مارتا ہے۔ راجہ کا فرض ہے۔ اسے سخت سے سخت سزا دے۔

اس طرح وید میں کہیں پر بھی مانس کھانے کی اجازت نہیں دی ہے۔ ہاں جگہ جگہ اس کی ممانعت ضرور ہے۔ اور گوشت کھانے والے اور جانور کو مارنے والے کو سخت سزا کا مستحق قرار دیا ہے

ایک بات اور لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب وید مانس کی مخالفت کرتا ہے اور پھر مہی دھر اور دوسرے لوگ کس طرح وید سے مانس کھانا ثابت کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وید کے تمام الفاظ یوگک ہیں۔ اور جو اس کو بغیر جانے صرف روایت رودھی شبدوں کے آدھار پر معنی کرتے ہیں۔ تو ان کو یہ مصیبت پیش آتی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جتنے وید کے بھاشیہ مہی دھر وغیرہ نے کئے ہیں۔ ان کا آپس میں کوئی سلسلہ نہیں۔ لیکن جو یوگک ارتھ کو سامنے رکھ کر وید بھاشیہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید کا اپدیش ایک سلسلہ میں آ جاتا ہے اور دوسرے زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق لوگوں نے اپنے پیٹ بھرنے کے لئے وید کے الفاظ ادھر ادھر کر کے بھی بہت سی خرابیاں پیدا کر دی

گئو کی اوشکتا اور مہانتا

اس کی ایک پشت سے چار لاکھ دس ہزار چار سو چالیس افراد کی پرورش ہوتی ہے

مہرشی شری سوامی دیانند جی سرسوتی اپنی پستک گوکرونانِدھی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر ایک گائے کم سے کم دو سیر اور زیادہ سے زیادہ بیس سیر دودھ دیتی ہو۔ تو اوسطاً فی گائے کا گیارہ سیر دودھ ہونے میں ذرا بھی شک نہیں۔ اس حساب سے ایک ماہ میں سوا آٹھ من دودھ ہوتا ہے۔

ایک گائے کم سے کم ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ ماہ دودھ دیتی ہے۔ تو دونوں کی اوسط لگا کر گائے ۱۲ ماہ تک دودھ دیتی ہے۔ اس حساب سے ۱۲ ماہ یعنی ایک سال کا گائے کا دودھ ۹۹ من ہوتا ہے۔ اس دودھ کو گرم کر کے فی سیر ایک چھٹانک چاول اور ۱½ چھٹانک چینی ملا کر کھیر بنا دی جائے اور دو سیر دودھ کی کھیر فی کس کے لئے کافی سمجھی جاوے۔ تو اس حساب سے ایک گائے کی ایک بیاند سے ۱۹۸۰ شخص ایک دفعہ سیر ہوتے ہیں۔

ایک گائے کم سے کم ۸ دفعہ اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ دفعہ بیاتی ہے۔ اس کی اوسطاً فی گائے کی بیاند ۱۳ دفعہ ہوئی۔ اس حساب سے ایک گائے کے دودھ سے ساری عمر میں ۲۵۷۴۰ شخص ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں۔

اس گائے کی ایک پیڑھی میں ۶ بچھیاں اور ۷ بچھڑے ہوئے۔ ایک بچھڑا قدرتی موت مرا۔ سمجھو تو باقی ۱۲ بچے رہے۔ ان ۶ بچھیوں سے متذکرہ بالا حساب سے اپنی زندگی میں ۱۵۴۴۴۰ شخصوں کی پرورش ہو سکتی ہے۔

اب رہے ۶ بیل۔ ان میں ایک جوڑی بیل ایک سال میں ۲۰۰ من اناج پیدا کر سکتی ہے۔ اس حساب سے ۳ جوڑی بیلوں نے ۶۰۰ من اناج پیدا کیا۔ ان کی جوانی کا زمانہ ۸ سال ہے۔ گویا ۳ جوڑی بیلوں نے اپنی تمام عمر میں ۴۸۰۰ من اناج پیدا کیا۔ اگر ۳ پاؤ فی کس کے حساب سے اناج کی خوراک شمار کی جاوے تو اس حساب سے ۲۵۶۰۰۰ انسانوں کی پرورش کے لئے کافی ہے۔ گویا چھ بچھیاں اور چھ بچھڑے (جو ایک گائے کی اولاد ہیں) ایک دفعہ میں ۴۱۰۴۴۰ انسانوں کا پالن کر سکتی ہیں۔ اگر ان چھ بچھڑیوں کی نسل در نسل کا حساب لگایا جاوے۔ تو بے شمار جانداروں کی پرورش ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے مانس سے زیادہ سے زیادہ ۸۰ شخصوں کی شکم پوری ہوگی:-

اب غور کرو کہ گئو کی کتنی اوشکتا اور مہانتا ہے

آریہ سماج کراچی کی کامیاب اردھ شتابدی

میں نے کراچی میں کیا دیکھا

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی ۹ سے ۱۲ ستمبر منائی گئی - میں اس موقعہ پر کراچی گیا - اور وہاں جو کچھ دیکھا - وہ آریہ ویر کے پاٹھکوں کی بھینٹ کرتا ہوں - ریلوے سٹیشن سے اُتر کر میں سیدھا پنڈت لیکھرام پاٹھشالہ میں پہنچا - جہاں بڑا بھاری یگیہ ہو رہا تھا - حاضرین سے یگیہ منڈپ بھرا پڑا تھا - مہاتما نیک چند جی اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار آدی یگیہ کرا رہے تھے - یگیہ کی سماپتی پر تمام اُپستھت استری پرشوں میں یگیہ شیش (حلوہ) بانٹا گیا -

۹ ستمبر کو ۵ بجے دھیت مل آریہ پتری پاٹھشالہ سے نگر کیرتن کا جلوس نکلا - سب سے آگے آریہ سیوک دل کے آریہ ویر بھاری تعداد میں اپنی اپنی وردیاں پہنے ہوئے تھے - اس کے بعد آریہ پتری پاٹھشالہ کی لڑکیاں بھاری تعداد میں بسنتی ساڑھیاں پہنے ہوئیں تھیں - ان کے پیچھے نگر کی دوسری استریاں ہزاروں کی تعداد میں تھیں - ان کے بعد فقیرانہ بینڈ اور پھر پیچھے کراچی اور باہر سے آئے آریہ ویروں کی دو درجن کے قریب بھجن منڈلیاں تھیں - جن میں سمِلت ہزاروں کی تعداد میں آریہ ویر ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعرے لگا رہے تھے - سڑکوں پر جلوس دیکھنے والوں کی بھیڑ اس قدر تھی - کہ ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ آدمیوں کی دیواریں کھڑی ہیں - سارے جلوس کو دیکھنے کے لئے کم از کم آدھ گھنٹہ لگ جاتا تھا - جلوس آدھ میل کے قریب لمبا تھا - سینکڑوں آریہ بھائیوں اور دیویوں کے ہاتھوں میں اوم کے جھنڈے لہرا رہے تھے - جو کہ بہت ہی بھلے معلوم دیتے تھے - جلوس کے ساتھ کراچی کے مشہور سیٹھ - سیٹھ روپ لال جی - سیٹھ چمن لال جی - سیٹھ بوٹ چند جی اور بہت سے پرسدھ مہانو بھاؤ پیدل چل کر اس کی شان دوبالا کر رہے تھے - ہر طرف سے یہی سنائی دیتا تھا - کہ کراچی میں آج تک ایسا جلوس نہیں نکلا -

اردھ شتابدی کا بڑا اور شاندار پنڈال رام باغ دا کے میدان میں بنایا گیا تھا - لاؤڈ سپیکروں کا پربندھ کیا ہوا تھا - اور پنڈال کو خوب سجایا گیا تھا - حاضری اس قدر ہوتی تھی - کہ پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہیں رہتی تھی - آریہ سماج کے نیتاؤں کے سنیاسی اور ودوان مہاتما گرو سوامی سرودانند جی - سوامی ویدانند جی - سوامی سیوکانند جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - مہاتما نیک چند جی - پنڈت اجودھیا پرشاد جی - پنڈت چمپتی جی دہلوی - پروفیسر سدھانند جی اور دوسرے مہانو بھاؤ پدھارے ہوئے تھے - آٹھ روز تک امرت ورشا ہوتی رہی - سوامی ستیانند جی کو بھی بلایا گیا تھا - ان کی کتھا ہونی تھی - لیکن لیکھ رام نگر کے پروگرام میں لیکچر تھا - لیکن نہ ہو سکا - اور ۵ ستمبر کو آپ چلے گئے - جس سے کہ آپ کی تھکاوٹ بھی تھی - لیکن اس لئے کہ اردھ شتابدی کے کام میں وگھن نہ پڑے - وہ خاموش رہے - اور ورودھ نہ کیا - کئی سمیلن اور کانفرنس وغیرہ بھی ہوئیں - سب میں جنتا نے بڑے اُتساہ سے حصہ لیا - اور اردھ شتابدی کی ساری کارروائی نہایت کامیابی سے ہوئی -

باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی رہائش اور بھوجن وغیرہ کا پربندھ آریہ سماج کی طرف سے تھا - بڑے بھاری پیمانے پر لنگر کا انتظام کیا ہوا تھا - لنگر میں ہزاروں آدمی روزانہ بھوجن کرتے تھے - آپس میں پریم بڑھانے کے لئے پریتی بھوجن رکھا گیا - جس میں کراچی کے آریہ نرناری بہت بھاری تعداد میں سمِلت ہوئے -

لنگر کے پربندھ کرتا مہاشہ منشی رام جی تھے - لنگر کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر ہی ہے - ویایام شالہ کی کھیلیں ۱۲ ستمبر کی رات کو ہوئیں - بھیڑ اس قدر زیادہ تھی - کہ مکمل کھیلیں نہ ہو سکیں - کھیلوں کی کامیابی کا سہرا مہاشہ چرنجی لال جی کے سر پر ہے -

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا نیا چناؤ اس موقعہ پر ہوا - پردھان سیٹھ روپ لال جی اور منتری مہاشہ پرکاش سروپ جی بنائے گئے - اس چناؤ سے یہ آشا ہوتی ہے - کہ اب سندھ سبھا خوب ترقی کرے گی - مہاشہ پرکاش سروپ بڑی لگن سے کام کرنے والے آریہ ویر ہیں - آپ کے دل میں آریہ سماج کا سچا درد ہے - اور کراچی میں آریہ سماج کا کافی کام کر رہے ہیں ساتھ ہی کراچی میں مہاشہ ویدیا ساگر جی جیسے آریہ سماج کے دیوانے بھی موجود ہیں - آپ جہاں اچھے لیکھک ہیں وہاں اچھے لیکچرار بھی ہیں - آپ کی تقریر بڑی جوشیلی ہوتی ہے - اور نوجوانوں کو بھڑکا دیتی ہے اور بھی آریہ سماج کام کرنے والے بہت سے آریہ ویر اس سماج میں ہیں خاص کر مہاشہ شیل رام جی - مہاشہ موہن لال جی - مہاشہ منشی رام جی - مہاشہ دیوراج جی - مہاشہ امرناتھ جی - مہاشہ جے رام جی - مہاشہ بالمکند جی جیسے آریہ سماج کے شیدائی موجود ہیں - جن کے پرشارتھ سے کراچی کی اردھ شتابدی بڑی کامیابی سے ہوئی ہے سیٹھ روپ لال جی اس سماج کے چھتر چھایا ہیں سلور کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر ہے - سیٹھ جی بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں - اور آپ کی کرپا سے ہی کراچی سماج کو اس قدر ترقی ہوئی ہے - یہاں کی استریوں میں بھی آریہ سماج کے لئے بڑا پریم دیکھا گیا ہے - جہاں سارے لنگر کا خرچ استری سماج نے برداشت کیا ہے - وہاں سماج مندر کے لئے بھی ۲۰۰۰ روپیہ اکٹھا کر کے دیدیا - کراچی کی استریوں میں آریہ سماج کے لئے بہت پریم اور شردھا ہے - اور وہ بھاری تعداد میں اردھ شتابدی کی سب کارروائی میں شامل ہوتی رہیں - استری سماج کا جلسہ بھی بڑی شان و شوکت سے ہوا -

اردھ شتابدی پر چندہ ۴۰ ہزار کے قریب ہوا - گورو کل سندھ کے لئے جو سوامی سیوکانند جی کھولنے والے ہیں جلسہ میں ہی سیٹھ گھنشیام داس جی نے زمین دینے کا اعلان کر دیا - گورو کل کے لئے سندھ کی آریہ جنتا میں بڑا اُتساہ ہے - اور شیگھر ہی یہ گورو کل کھول کر سندھ کی اس کمی کو دور کر دیا جائے گا - اردھ شتابدی ہر لحاظ سے کامیاب رہی - اس کے لئے کراچی سماج کے ادھیکاری مبارکباد کے مستحق ہیں -

اردھ شتابدی کے جلسہ کے بعد میں ٹاؤن سماج میں گیا - یہ سماج بمبئی بازار میں ہے - اس کا اپنا مندر نہیں ہے - لیکن پھر بھی اچھا کام کر رہی ہے - سندھیوں کا اس سماج کے ساتھ بہت پریم ہے - سماج میں ایک بڑا اچھا ریڈنگ روم کھلا ہوا ہے - جس میں دو درجن کے قریب اخبار آتی ہیں - یہاں کے منتری اور مہاشہ روپ لال جی بڑے سجن پرش ہیں - ٹاؤن سماج کے ساتھ ہی آریہ سیوک دل کا دفتر ہے - یہ سیوک دل آریہ سماج کا بہت کام کر رہا ہے - ۸۰ کے قریب نوجوان اس دل کے ممبر ہیں - جو ہر موقع پر سیوا کا کام کرتے ہیں - جس دن میں گیا اسدن دو دشدبیاں انہوں نے کیں - جسمانی کسرت کے لئے انہوں نے اکھاڑہ بھی کھولا ہوا ہے - بھاری تعداد میں آکر یوگ کشتی اور دوسری ورزشیں کرتے ہیں - یہاں کے منتری مہاشہ تاراچند جی بڑے اُتساہی نوجوان ہیں -

اس کے بعد میں کیماڑی آریہ سماج میں گیا - یہاں کا سماج مندر بہت شاندار بنا ہوا ہے - اور کراچی میں اگر کسی سماج کا اپنا مندر ہے - تو کیماڑی سماج کا ہے - مندر کے بیچ میں بہت کھلا صحن ہے - نل اور بڑا سندر فوارہ لگا ہوا ہے - کیماڑی کے سینکڑوں کے لوگ یہاں آکر دوز اشنان وغیرہ کرتے ہیں - ہر وقت میلہ لگا رہتا ہے - سماج کی لائبریری اور ریڈنگ روم بھی بہت شاندار ہے بہت سے ہندی اردو اخبارات وہاں آتے ہیں - باہر سے آنے والے آریوں کے لئے ٹھہرنے کا بھی اچھا پربندھ ہے کیماڑی سماج آریہ ویروں کا سماج ہے - یہاں کے آریہ ویروں نے یہاں بہت کام کیا ہے - خاص کر آریہ سماج کے شیدائی پنڈت کشن چند جی نے - آپ آریہ سماج کے ایک رتن ہیں - آپ کا سارا گھرانہ آریہ سماجی ہے - آپ کے دل میں آریہ سماج کے لئے سچی تڑپ ہے - آپ کے بھائی پنڈت کریم چند جی و پنڈت مراری لال جی بھی بڑے اُتساہی نوجوان ہیں - اور آریہ سماج کے کام میں بہت دلچسپی لیتے ہیں - آپ کے چھوٹے بھائی پنڈت موہن لال جی جن کا چند ماہ ہوئے دیہانت ہو گیا تھا - بڑے پرشارتھی آریہ ویر اور کیماڑی سماج کے روح رواں تھے - آپ مرتے مرتے بھی آریہ سماج کے خواب دیکھتے تھے - ان کی مرتیو سے کیماڑی آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوئی ہے - اس کو پُر کرنے والا کوئی نہیں ہے - کیماڑی سماج کے پردھان شریمان سیٹھ ہوت چند جی ہیں - کیماڑی سماج جو اتنا شاندار کام کر رہی ہے - اس کا سہرا سیٹھ جی کے سر پر ہی ہے - جہاں پرماتما نے آپ کو دھن دیا ہے - وہاں دل بھی دیا ہے - آپ دھارمک کاموں میں دل کھول کر دان دیتے ہیں - آپ اپنے پتا جی کے اکلوتے لڑکے ہیں - اور پرماتما کا دیا ہوا سب کچھ ہے آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں - کیماڑی کے پرسدھ دھنی سیٹھ ہیں - آریہ سماج کی لگن اور پریم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے - ابھیمان نام کو نہیں - بڑے ہنس مکھ اور سرل سوبھاؤ کے ہیں - آریہ ویر کے آپ بہت پریمی ہیں - مجھے سیٹھ جی کے درشن کر کے بہت خوشی حاصل ہوئی - میں آریہ بھائیوں سے بھی نویدن کروں گا - کہ وہ جب کبھی کراچی جائیں - تو ضرور کیماڑی سماج میں جاویں - اور شریمان سیٹھ ہوت چند جی اور پنڈت کشن چند کے درشن کریں - آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی

اس کے بعد میں نکھپت رائے ڈی اے - وی ہائی سکول میں گیا - سکول میں آریہ ایدک سماج کا جلسہ ہو رہا تھا - اس جلسہ میں لالہ خوشحال چند جی خورسند - ٹھاکر امر سنگھ جی - کنور سکھ لال جی - مہاشہ سنت رام جی بھکشک اور کئی دوسرے مہانو بھاؤ پدھارے تھے - ۹ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک یہ جلسہ بھی بڑے سمارو سے ہوا - حاضری جہاں بھی بہت ہوتی تھی - پنڈال ہر وقت بھرا رہتا تھا - اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا شری پرنسپل رام سہائے جی کے سر پر ہے - آپ آریہ سماج کے کام میں بہت دلچسپی لیتے ہیں - یہ سب آپ ہی کی کرپا ہے - کہ نوجوانوں اور کماروں میں اتنا جوش اور شردھا کے بھاؤ دیکھے ہیں -

کراچی میں آریہ سماج کا پرچار بہت ہے - اور یہاں آریہ سماج کا کام کرنے کے لئے بڑا وسیع میدان ہے - کراچی شہر سمندر کے ساحل پر بہت خوبصورت بنا ہوا ہے - یہاں کی میونسپلٹی کا انتظام بہت عمدہ ہے - صفائی بڑی اعلیٰ ہے - مکانات بڑے بڑے اونچے اور ایک ہی پیمانہ کے بنے ہوئے ہیں - سڑکیں کھلی ہوئی اور بیچ میں ٹرام میں چل رہی ہیں - یہاں پر بہت سی قابل دید جگہ ہیں - خاص کر عجائب گھر - چڑیا گھر - ہوا بندر - منوڑا - بھنگا پیر - ڈرگ روڈ ہوائی جہازوں کا اڈا اور بڑی بڑی بھاری مارکیٹیں ہیں - لوگ کراچی کو چھوٹا یورپ کہتے ہیں :-

داؤم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر لاہور

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا دھارمک کرتویہ ہے

تعلقات اور اُن کی حقیقت

(از قلم شریمان حکیم چونی لال جی پنڈ دادنخان)

یہ دوسری بات ہے۔ کہ کسی کے علائق اس دنیا میں کم ہوں۔ اور کسی کے زیادہ۔ مگر ہر شخص خواہ وہ مسلمان ہے یا ہندو یا نصرانی ہے یا مجوسی شرقی ہے یا غربی۔ شمالی ہے یا جنوبی علائق کے وسیع دائرہ سے باہر نہیں ہو سکتا۔ پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہمارے یہ تعلقات کب سے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایک سلسلہ لا متناہی ہے جس کے حدود ہماری زندگی کے خاتمہ تک پہنچی ہیں۔ کسی انسان کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ اس کے تعلقات کچھ دن پہلے بہت تھے۔ اور آج کم ہیں۔ یا آج کم ہیں۔ تو چند دن بعد زیادہ ہو جائیں لیکن یہ کہنا۔ کہ کوئی انسان کو الف حیات سے متکیون ہوتے ہوئے ہر قسم کے تعلقات سے آزاد ہو سکتا ہے اصلیت سے خالی اور حقیقت سے عاری ہے۔ بیہودہ اشخاص جو آزادانہ زندگی بسر کرنے کے اشتیاق میں ہر جانب سے تعلقات قطع کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اپنے مقصد میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ان کا پُر جوش اشتیاق اور اس پر مبنی تمام مساعی جرافان شب ماہ کی مثال بے سود بے ثمر ہوتی ہیں۔ کہ ان کے جلنے سے نہ تو کسی کو فائدہ اور نہ ہی ان کی جانب کوئی دیکھنا گوارا کرتا ہے۔ اے کاش وہ اس حقیقت سے واقف ہوتے۔ کہ عجائب خانہ دنیا میں قدرت کا قانون ہی کچھ ایسا ہے۔ کہ ایک جانب سے ہمارے قدیمی علائق جس قدر قطع ہوتے ہیں۔ اسی قدر دوسری طرف سے جدید تعلقات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بہ نگاہ تعمق دیکھیں تو پتہ لگتا ہے۔ کہ انسان عالم وجود میں آتے ہی علائق کا ایک سلسلہ اپنے ہمراہ لاتا ہے۔ جیسے ماں۔ باپ بھائی۔ بہن۔ ماموں۔ چچا وغیرہ اور جوں جوں مراحل زندگی طے کرتا جاتا ہے۔ قدیم علائق خود بخود ٹوٹتے جاتے ہیں۔ کیونکہ موت کا بے پناہ تبر اس سلسلہ میں اپنی کانٹ چھانٹ سے تنگی شروع کر دیتا ہے۔ ماں۔ باپ۔ نانا۔ نانی۔ دادا۔ دادی وغیرہ سب لقمہ اجل ہو کر اس سلسلہ کو قطع کر دیتے ہیں۔ اور ان مقطوع شدہ تعلقات کی راکھ پر نئے تعلقات کی بنیاد اُٹھنی شروع ہوتی ہے۔ جیسے زن۔ فرزند۔ دوست۔ احباب پیر و مرشد۔ بھانجے بھتیجے پوتے۔ نواسے وغیرہ علاوہ ازیں اس کے دینی و دنیوی تعلق کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو باوجود قطع کرنے کے بھی قطع نہیں ہونے پاتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی شخص جسے لوگ ابتدا بیٹا۔ پوتا۔ نواسا۔ بھانجا۔ بھتیجا کہا کرتے تھے۔ وہی اب لوگوں کی جانب سے بابا۔ نانا۔ میاں۔ دادا۔ نانا۔ ماموں۔ چچا وغیرہ القاب سے خطاب کیا جاتا ہے۔ اور آخر سانس تک یہ سلسلہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ انقلاب زمانہ کے شاکی لوگ دیکھیں۔ کہ حیات انسانی کس قدر انقلاب پذیر واقع ہوئی ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو نظام عالم درہم برہم ہو جائے۔ غرضیکہ انسان اتنے علائق سے متعلق ہے۔ کہ جن کا شمار نہیں اور پھر ان تعلقات کی اس سے وابستگی ایسے طریق پر ہوتی ہے۔ کہ ایک کے بعد ایک کا سلسلہ برابر قائم ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص نے سعی بسیار سے فطرت کے اس تانے بانے کی چند تاریں توڑ پھینکی ہوں۔ مگر ان تمام رشتوں کے کہ جو انسانی گانٹھ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ قطع ہونا غیر ممکن ہے۔ بفرض محال اگر ایسا ہو بھی تو زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔

یہ تعلقات ہی ہیں۔ جو انسان کو خطرات میں ڈالتے ہیں۔ اور یہی ہیں۔ جن سے یہ لطف و مسرت کے جھولوں میں جھولتا ہے۔ لاریب کثرت علائق انسان کے لئے انواع و اقسام کی پریشانیوں و تفکرات کا موجب ہوتی ہے۔ پست ہمت و زود رنج آدمی سمجھتا ہے۔ کہ جس قدر علائق کم ہوں گے اسی قدر تفکرات بھی کم ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مصائب سے گھبرا کر اکثر قطع تعلق کی ٹھانتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج اور عالی ہمت اشخاص ہمیشہ سینہ سپر ہو کر تا دم زیست انہیں قائم رکھنے میں کوشاں ہوتے ہیں۔ اور تعلقات اور ان کی کثرت پر فخر و ناز کرتے ہیں۔

دون ہمت اشخاص جب ماں۔ باپ۔ بیوی بچوں بھائی بہنوں وغیرہ اپنے متعلقین کو سنبھال نہیں نبھا سکتے۔ تو اس اختلاف خیالات و آرا سے گھر میں ایک جنگ سی شروع ہو جاتی ہے جس سے وہ گھبرا جاتے ہیں۔ اور متفکر و مضمحل ہو کر ترک تعلقات پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر مدبر و عاقل انسان جہاں دیکھتا ہے۔ کہ اپنے بس کی بات نہیں۔ طرح دیکر کسی وقت اپنے متعلقین کی ہی مان لیتا ہے۔ وہ بجائے دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کے خود ان کا ہم خیال بن جاتا ہے۔ اور اپنی خواہشات کی بربادی کی پرواہ نہ کرتا ہوا اپنے متعلقین کی دلجوئی و رضامندی کو مقدم سمجھ کر ان کے لئے موجب خوشی و آرام بن جاتا ہے۔ یہ ہے اپنے خواہشات و خیالات کی قربانی اور یہ قربانی بھی زر و مال وغیرہ کی قربانیوں سے ہیچ نہیں ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے۔

ع "زمانہ با تو نہ سازد۔ تو با زمانہ بساز"۔ جب زمانہ تیرے ساتھ موافقت نہ کرے۔ تو تو زمانہ کے موافق ہو جا۔

زمانہ کی موافقت کے بغیر دنیا و عاقبت کی کامیابی محال ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جسقدر کسی شخص کے گہرے تعلقات ہوں گے۔ اسی قدر اس کا تجربہ وسیع ہوگا ایسا شخص زمانہ کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہوگا۔ بخلاف اس کے وہ تنگ دل آدمی جو ہر طرف سے تعلقات کو قطع کرتا جاتا ہے۔ دوسروں کے میل ملاپ سے محترز رہتا ہے۔ وہ ہر قسم کے تجربات سے محروم رہ کر قدیم و جدید علوم اور ان کی برکات سے یکسر عاری رہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ایسا شخص خداوند خلق کا مجرم ہے۔ وہ آدمی جو ماں۔ باپ بھائی بہنوں اور دنیاداری کو جھمیلا سمجھ کر ان سے منہ موڑ جنگل میں جا بیٹھتا ہے۔ کہ خدا کی تلاش کرے۔ وہ صحیح رستہ سے انحراف کرتا ہے۔ کیونکہ

ع حقیقت بجز خدمت خلق نیست

طریقت بہ سجادہ و دلق نیست

سچ تو یہ ہے کہ کوئی انسان بھی تعلقات کے انقطاع سے کما حقہٗ آزاد نہیں ہو سکتا۔ علائق کی زنجیر پھر بھی اس کے پاؤں کو جکڑے رہتی ہے کیونکہ لوازمات حیات کی احتیاج جنگل میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ لہذا مردانگی اس میں ہے۔ کہ تعلقات کو توڑنے کی بجائے علو ہمتی سے انہیں قائم رکھے۔ اور کوشاں ہو کہ اپنے متعلقین کی خدمت فرض سمجھ کر شیر مردی سے بجا لائے۔

نہ شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوار چمن بلبل

تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

ماسٹر آتما رام جی کی سپتر کا وواہ

شریمان ماسٹر آتما رام جی امرت سری بڑودہ کے سپتر شری ستیہ پرتاپ چندر جی کا وواہ شریمتی مہر لا کپور بی۔ اے سپتری رائے صاحب ملک بسنت لال کپور ۲۹ چیمبرلین روڈ لاہور کے ساتھ سوموار مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو شام کے ۵ بجے ہوگا۔ بعد اہ جات بات توڑ کر کیا جا رہا ہے۔

آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی کا جلسہ

آریہ سماج ڈگورو کل سکشن، فیروز پور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ امسال ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہونا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے ودوان دہا تما پدھار رہیں گے۔

دیو دہراج منتری آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی۔

مرتک شرادھ ماننے والوں سے نویدن

(از قلم شریمان مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جامپور)

پرمان اور دلیل سے تو زندہ پتروں کی سیوا ارتھات شرادھ سدھ ہوتے ہیں۔ تاکہ ان بزرگوں کی سیوا کر کے گیان حاصل اور سکھ بھوگیں۔ کرتگیتا کے جذبے کو جاگرت رکھیں۔ مگر کیا کیا جاوے۔ کچھ لوگ خواہ مخواہ مرتک شرادھ کے پکش میں بے فائدہ زور لگا رہے ہیں۔ اُن کی غور کے لئے نویدن کرنے لگا ہوں۔ کہ اگر ابھیوگیم سدھانت (نیائے درشن کی اصطلاح ہیں) سے تھوڑی دیر کے لئے آپ کا پکش مان لیا جاوے۔ تو منوسمرتی میں آئے اس شلوک کا کیا جواب دیں گے۔ جب کہ وہ در بدر مارے مارے کئی گھروں میں بھوجن کرتے ہیں۔

श्राद्धं भुक्त्वा पुनर्यस्तु ... नाति
नर दयो द्विजाऽधमः।
प्रयाति शूकरीं योनिं कृमिर्वा
नात्र संशयः। मनु ३।२५०

ارتھ:۔ جو برہمن ادھم شرادھ بھوجن کر کے اس دن دوسری بار بھوجن کرتا ہے۔ وہ "سور" یا کیڑے کی یونی پاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔

قابل غور الفاظ کے نیچے میں نے لکیر پھیر دی ہے۔ کیا فرماتے ہیں۔ آج کل کے بھوجن بھٹ براہمن دیتا۔ جب کہ ایک بار شرادھ کھا کر کئی گھروں میں جاتے ہیں۔ تو منوسمرتی کے مطابق سور اور کیڑے معاف کرنا یہ کٹھور شبد میرے نہیں صرف حوالہ کی وجہ سے مجبوراً لکھ رہا ہوں) کی یونی کے بھاگی ہوں گے۔ کیا ایسا مہنگا سودا بھی منظور ہے؟ صرف اتنا ہی نہیں۔ ابھی اور ملاحظہ فرمایئے شرادھ نہ کھانے والے براہمنوں کے لکشن بھی اس منوسمرتی میں سے نقل کر رہا ہوں۔ صرف حوالہ اور ارتھ ہی دیئے دیتا ہوں۔ تاکہ مضمون لمبا نہ ہو جاوے۔

ناستک۔ وِرتی والے۔ چور۔ نیتسک۔ انگرھ ڈربل۔ جواری۔ وید۔ بیوپار سے جیوکا کرنے والا۔ اگنی ہوتر نہ کرنے والا۔ سود خوار۔ لے پت دق کا روگی۔ نیتہ کرم انوشٹھان سے خالی۔ کتھا سے ورتی کرنے والا۔ تنخواہ لیکر پڑھانے والا۔ کھیتی ریشہ دینے والا۔ نوشادی جھوٹی گواہی دینے والا۔ نشہ پینے والا۔ کالا دھنش بان کا بنانے والا۔ سمترو۔ لوبھی برگی والا۔ سفید کوڑھ والا۔ چغل خور۔ نزہا جیوتشی۔ بیچاری۔ درختوں کے لگانے والا۔ آچار سے ہین۔ ندوز سبکت کرنے

والا بیرقان کا مریض۔ پریت کا دھن لینے والا وغیرہ وغیرہ

(منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۱۵۰ سے ۱۶۶ تک) ان شلوکوں کی موجودگی میں کیا فرماتے ہیں۔ مرتک شرادھ کے دعوے دار اس کسوٹی پر پرکھتے پرکھتے کتنے براہمن کھیر کھانے کے حق دار نکلتے ہیں ذرا وچار سے کام لینا ہوگا۔

آریہ سماج تو ایک فقرہ میں کہہ دیتا ہے۔ کہ یہ سب سدھانت ورُدھ شلوک بناوٹی ہیں۔ بھگوت گیتا کے انوسار

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं
जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्।

ارتھات مرے ارجن مرنے پر سورگ اور جیتنے پر راجیہ لکشمی کے مطابق گویا آریہ سماج کے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہیں۔ ساری منوسمرتی پر مانک مانو۔ تو ان شلوکوں کا کیا کرو گے۔ اگر ملاوٹ مانو۔ تو آریہ سماج کی ویسے بھی فتح ہے۔ پیارے بھائی۔ جلدی ہی نہیں۔ جوش میں نہیں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے میرے اس نویدن کا جواب دے۔ کہ ان شلوکوں کی موجودگی میں کیا صلاح ہے؟

سوامی سومانند جی کا دیہانت

نہایت دکھ سے سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲ ستمبر کو شری پوجیہ سوامی سومانند جی مہاراج کا دیہانت آنند آشرم کٹھوعہ ریاست جموں میں ہو گیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کے تیاگی کرم ویر نیب ہی سنیاسی ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ آپ سچے معنوں میں آریہ سنیاسی تھے۔ آپ کے دل میں آریہ سماج جلال پور کیکناں کے لئے خاص پریم تھا جب آپ نے سنیاس دھارن کیا تھا۔ اپنا سرو سو آریہ سماج جلال پور کیکناں کو دان دے کر دھرم پریم کا ثبوت دیا۔ آپ جب بھی یہاں تشریف لاتے رت رنگ کا سلسلہ شروع کر دیتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عرصہ دو سال سے صحیح سرد و زمندر آریہ سماج میں رت رنگ لگتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اب ہم آپ کی منوہر کتھا نہیں سن سکیں گے۔ غرضیکہ آپ کا خیال ہر وقت آریہ سماج کی اُنتی میں لگا رہتا تھا۔ آریہ سماج جلال پور کیکناں کو خاص کر آپ کی اکال مرتیو پر ہاردک کشٹ پہنچا ہے پرماتما آپ کی آتما کو سدگتی پردان کرے سوامی جی مہاراج کی یہ سمرتی بھی بنانا ضروری ہے۔

(منتری آریہ سماج جلال پور کیکناں ضلع جہلم)

دھرمن پرمیشور جگدیشور سمر دیشور کا دھیان

اوم شبد کا جاپ کرے جا
گایتری کا پاٹھ کرے جا
ہو جاوے کلیان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور......

پربھو بانی کا دھیان کیا کر
سنت جنوں کو مان دیا کر
پھر ہو گا کلیان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور...

مات پتا دی سیوا کرلے
ودواناں دا سنگ تو پھڑلے
ایشور سب جا مان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور...

برہم ودیا کا دان کیا کر
برہمچاری کا مان کیا کر
یہی تُو پوجا جان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور...

چھوت چھات کو دور بھگا دے
ذات پات کا بھوت نٹھا دے
دلتوں کا کر مان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور...

دیش سے دور غریبی کر دے
بجھ بل برتی سا پیدا کرلے
آجاوے گی جان۔ دھرمن پرمیشور۔ جگدیشور...

(خاص) (میلا رام برق بی۔ اے شاہ پور)

آریہ سماج ملتان کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوروکل سیکشن ملتان کا سالانہ جلسہ یکم تا ۳ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔
(منتری آریہ سماج ملتان)

رام لیلا اور اس کے بھگت

(از قلم مہاشہ رام لال جی آریہ سیوک منتری آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی)

کسی کوی نے کہا ہے ؎

اپوجیہ یتر پوجیتے پوجیانام تو ویتکرم ۔ ترینی تتر پرورتنتے دربھکشم مرنم بھیم ۔

جس دیش کے اندر پوجن کے یوگیہ دستوؤں کی پوجا نہیں ہوتی ۔ اور جو نہ پوجنے کے یوگیہ ہوں ان کی پوجا ہو ۔ وہاں موت ۔ بھے ۔ دربھکش تینوں ہوتی ہیں ۔

ٹھیک یہی حالت آج ہمارے دیش کی ہے ۔ جس دستو کا ہم نے آدر سمان کرنا تھا ۔ اس کا ترسکار کیا ۔ اور جس کا ترسکار کرنا تھا ۔ اس کا آدر سمان کیا ۔ جس سے ہمارے دیش کے اندر لوگوں کی عمریں کم ہو گئیں ۔ جہاں ہم پچیس ورش تک برہمچریہ آشرم میں رہ کر بعد میں ایک سو ورش تک زندہ رہتے تھے ۔ آج پچیس ورش کے بعد بڑھاپا آجاتا ہے ۔ اور ہم جلدی ہی موت کے منہ میں دھکیل دیئے جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ کئی پرکار کے ہم کو بھے (خوف) ستا رہے ہیں ۔ اور ہر سال ہمارے دیش کے اندر کال پڑا رہتا ہے ۔ جہاں ہمارے دیش کے اندر چار آنے من غلہ اور روپے کا دس پندرہ سیر گھی اور پانی کی جگہ دودھ ملتا تھا ۔ جس کو ہم پی کر پریودھا تپسوی بنتے تھے آج یہاں حالت ہی اور ہے یہ کیوں ایسا ہوا ؟ اس کا مول کارن یہی ہے ۔ کہ ہم نے پوجیہ دستوؤں کا ترسکار اور اپوجیہ دستوؤں کا آدر سمان کیا ۔

پاٹھک گن ۔ وجے دشمی کا پوتر تہوار نزدیک آرہا ہے ۔ ہمارا فرض ہے ۔ کہ ہم بھگوان رام کے جیون کو پڑھ کر اپنے جیون کو ایسا بنانے کا یتن کریں جس سے ہماری جاتی دھرم اور دیش کا بھلا ہو ۔ یہ تو ہے بھگوان رام کی اصلی پوجا آدر اور سمان لیکن آج میرے پورانک بھائی ایسا نہ کرتے ہوئے بھگوان رام کے سوانگ بھر کر اس کا ترسکار کر دیش اور جاتی کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں ۔

کیا میں اپنے ہندو نوجوانوں اور شری رام کے بھگتوں ۔ ہر سال رام لیلا میں سوانگ بھر کر ناچنے والوں ۔ بھگوان رام ایشور کا اوتار ماننے والے سناتن دھرمیوں ۔ رام نام کی مالا جپنے والوں سے یہ پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ کیا یہ سچی رام لیلا ہے ۔ کیا یہ سچی رام بھگتی ہے ۔ اپنی گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو ۔ کہ کیا آریہ کل بھوشن ۔ کشتری کل دواکر ۔ ویدوکت کرم پرچارک دیش رکشک مریادا پرشوتم رگھو کل مہاراجہ دھیرج مہاراج شری رام چندر اور شری مہارانی سیتا اور کشتری کل بھوشن شری لکشمن جی کی یہ سچی پوجا آپ لوگ کرتے ہو ۔ کہ دو کوڑی کے لونڈوں کو جن کا جیون گرا ہوا ہے منہ پر پوڈر مل کر پوتر دیوی پرکھوں کی طرح بنا کر کے اپنے بزرگوں کی نقلیں اتروا رہے ہو ۔ اور تالیاں پیٹ کر خوش ہوتے ہو ۔ شوک ۔ شوک ۔

کیا ہمارے بزرگ اسی لائق تھے ۔ بتاؤ کہ سوائے ہندوؤں کے اور بھی کوئی دنیا میں ایسی قوم ہے ۔ جو اس طرح اپنے بزرگوں کے سوانگ بھر کر ان کی توہین کرے ۔ اور ہزاروں روپیہ برباد کر دے ۔ کیا اس طرح دنیا میں دھرم آپ پھیل سکتا ہے ۔ اور بھگوان رام کے سچے بھگت بن سکتے ہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ جب سے ہندوؤں نے اپنے وید شاستروں کو چھوڑا ۔ تب سے رام لیلا ۔ راس لیلا میں سوانگ بھر بھر کر اپنے بزرگوں کی نقلیں اتارنا شروع کیا ۔ آج رام کے بھگتوں کی یہ حالت ہے ۔ کہ کہیں وید ۔ شاستر ۔ رامائن کی کتھا ہوتی ہو ۔ اطلاع دینے پر کوئی نہیں آتا ۔ اگر کوئی آ بھی جائے ۔ تو نیند میں مست ہو جاتا ہے ۔ اگر کہیں سوانگ بھر بھر رام لیلا راس لیلا ہوتی ہو ۔ تو بغیر اطلاع کے ہزاروں لوگ وہاں پہنچ جائیں گے ۔ کیا اس طرح کرنے سے آپ بھگوان رام کو خوش کر سکتے ہو ۔ اور دھرمیوں کے آگے شری رام جی کا اس طرح جیون پیش کر کے ان کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہو ۔ ہرگز نہیں ۔ بلکہ وہ لوگ آپ کے بزرگوں کی ہنسی اڑاتے ہیں ۔ اے میرے نوجوان سناتنی ویرو ! آج بھارت ورش کی حالت بگڑ چکی ہے ۔ ہزاروں رام کے بھگت قصائی بن چکے ہیں ۔ اے رام کے بھگتو ۔ اگر رام لیلا کرنی چاہتی ہو ۔ تو سچی رام لیلا کرو ۔ جس سے آریہ ورت کی حالت سدھرے ۔ اور گھر گھر رام جیسے آگیا کاری پتر اور مہارانی سیتا جیسی ستونتی استریاں ۔ شری لکشمن جیسے فرمانبردار بھائی ۔ بھرت جی جیسے تیاگی اور شری ہنومان جیسے ویر یودھا سچے سیوک پیدا ہوں ۔

اے رام رام جپنے والے بھائیو ! اگر بھارت ورش کو پھر سے سورگ بنانا چاہتے ہو ۔ تو بھگوان رام کی آگیاؤں کا پالن کرو ۔ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے اخلاق کو اونچا کرو ۔ سنسکرت ودیا پڑھو پڑھاؤ ۔ ودوان براہمنوں کی عزت کرو ۔ ویدوں کا پرچار کرو ۔ مورکھ پاکھنڈی ۔ بھیکھ دھاری برہمن بھیس دھاری لوگوں سے بچو ۔ گوشت ۔ شراب ۔ جوئے وغیرہ سے نفرت کرو ۔ برہمچریہ کا پالن کرو ۔ بچپن کی شادی ہٹاؤ ۔ ساٹھ برس کے بڑھے اور نو برس کی لڑکی کی شادی مت کرو ۔ اپوگیہ سے شادی لالچ میں آکر مت کرو ۔ سندھیا ہون وغیرہ کا کرنا سیکھو ۔ ماتا پتا گورو کی سیوا اور ان کی آگیا کا پالن کرو ۔ اپنی استری اور بھائیوں سے پریم کرو ۔ آپس میں پھوٹ مت ڈالو ۔ مت بھید کو مٹا دو ۔ اچھوت پن کو دور کر دو ۔ ایک ایشور کے پجاری بنو ۔ ایشور پوجا کا طریقہ ایک بناؤ ۔ جھوٹے ڈھونگ اور مت متانتروں کو جلدی نشٹ کر دو ۔ بھوت ۔ چڑیل جن ۔ توہمات کے خیالوں کو دنیا سے دور بھگا دو ۔ سوانگ وغیرہ بھرنا چھوڑ دو ۔ تبھی آپ کی جاتی دھرم اور دیش کا کلیان ہوگا ۔

سجنو ! یہ سب کام کرنے سے سچی رام بھگتی ہے اور شکھشا ہے ۔ ورنہ یہ سوانگ بھر بھر کر ناچنا فضول مفت میں روپیہ برباد کرنا اور بزرگوں کی ہنسی کے سوائے کوئی فائدہ نہیں :-

اوم شم ۔

آریہ سماج کالج سیکشن شملہ کا چناؤ

آریہ سماج (کالج سیکشن) شملہ کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے ۔

پردھان لالہ کشوری لال ۔ اپ پردھان ۔ بابو راج روپ ۔ منتری کویراج پنڈت پدم دیو ۔ جائنٹ سیکرٹری و لائبریرین ستیہ پرکاش ۔ خزانچی ٹھاکر سادھو سنگھ جی علاوہ ان کے رائے صاحب امرناتھ چودھری ۔ بابو دیوراج ۔ لالہ رام لگ ۔ رام گپتا ۔ چودھری دیوان چند ۔ لالہ مہر چند چودھری ۔ اور چودھری جسونت رائے ۔ انترنگ ممبر چنے گئے ۔ (نامہ نگار)

آریہ پتری پاٹھشالہ کی قائمی !

بابو فقیر چند و چودھری دلیسراج عالم گڑھ ضلع گجرات کی سرگرم کوششوں سے وہاں آریہ پتری پاٹھشالہ قائم کی گئی ہے جس میں کافی لڑکیاں پڑھتی ہیں ۔ پتری پاٹھشالہ کی بلڈنگ بھی پکی بنائی گئی ہے :-

"ماسٹر ٹیلر" کا اجراء

فن خیاطت (ٹیلرنگ) کی ہر قسم کی ماہیت اور جملہ باریکیوں کے متعلق پوری پوری واقفیت دلانے والے "ماسٹر ٹیلر" کا پہلا پرچہ مسٹر آر ۔ ڈی ۔ آنند یو ۔ کے ۔ اے ۔ ایف لندن (جو کہ نہ صرف ہندوستان بھر میں اپنے ہنر میں کمال رکھنے کے لئے شہرت حاصل کر چکے ہیں ۔ بلکہ لندن میں بھی فن مذکور میں نمایاں نام پا چکے ہیں ۔) کی ادارت میں ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کو نہایت شان و شوکت سے شائع ہوگا ۔

اس ماہوار آرگن کی خوبیاں اس کے پڑھنے سے تعلق رکھیں گی سب درزی کاریگر ہندوستانی بھائیوں کو عموماً اور فن خیاطت میں دلچسپی رکھنے والے احباب کو خصوصاً پرچہ ہذا کا مستقل خریدار بن کر مستفیض ہونا چاہیئے ۔ سالانہ چندہ چار روپے

پتہ :- منیجر "ماسٹر ٹیلر" کرشن نگر لاہور

دختر فروشی کا مکروہ سسٹم

(از قلم شری ماسٹر لوک ناتھ جی آریہ سیوک سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

میں نے پچھلے پتاہ مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت مختصر سا واقعہ ناظرین آریہ ویر کے پیش کیا تھا۔ لڑکی کا والد حاصل کردہ رقم کے علاوہ اور بھی جو اس کے پاس تھا۔ لڑکی کو تو اسکر کے چھٹکارا حاصل کرتا ہے۔ اور خود ندامت کے مارے ہمیشہ کے لئے اپنے گاؤں کو خیرباد کہہ کر کسی نہ معلوم جگہ کی طرف رُخ کر لیتا ہے۔ اور تاحال عدم پتہ ہے۔ چنانچہ اس کی عورت اپنے پیچھے پانچ سالہ لڑکا چھوڑ کر اس دردناک صدمہ سے سورگباش ہو گئی ہے۔ ہمارے کہنے کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ اس مختصر سے واقعہ میں تو چونکہ لڑکی تعلیم یافتہ تھی۔ اور اس نے بڑی جرأت سے اپنے حالات درست کر لئے۔ پرنتو ہر روز جو واقعات دیکھنے، سننے اور پڑھنے میں آتے ہیں۔ وہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خطرناک اور سوسائٹی کے لئے نہایت ضرررساں ثابت ہو رہے ہیں۔ ایک دفعہ ایک چھابڑی فروش ہندو نے اپنی دس سالہ لڑکی مبلغ ۴ صد روپیہ میں فروخت کر دی۔ ایک لالہ نے جو ۲½ ہزار روپیہ کا مقروض تھا۔ اپنی لڑکی شاہ سے بیاہ دی۔ اور اس طرح ادائیگی قرضہ سے فراغت حاصل کر لی۔ آج کل تو کساد بازاری بے روزگاری اور فضول اخراجات نے اس قدر طوفان برپا کر دکھلایا ہے۔ کہ اس کی تیز رو میں وہ آدمی جو برملا نے بڑوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ دھرم کرم کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی لڑکیوں کے عوض میں خفیہ طور پر طرفین سے فیصلے طے کر لیتے ہیں۔ اور قیمت کئی کئی ہزار تک چلی جاتی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تھوڑے وقت کے لئے بیشک رازداری سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن فوراً بعد میں ہی راز فاش ہو جاتا ہے۔ مگر اس پر بھی اُن میں کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔

آج کل ہندوؤں میں یہ رواج بہت زور پکڑ رہا ہے۔ کہ لڑکے والوں سے اپنی تنگدستی ظاہر کر کے سینکڑوں اور ہزاروں کی رقم جہیز اور فضول اخراجات کے لئے طلب کر لی جاتی ہے۔ یدی میں ایک ایک کے مکمل نام اور حوالے پیش کروں۔ تو اس کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ ایک بھگت صاحب ایسے ہیں۔ جو کہ ڈیڑھ دو ہزار سے کم پر اکتفا ہی نہیں کرتے چنانچہ چار دو لڑکیاں بیاہ دینے پر ہی پہلی سی ایک اس سے بھی کہیں بدتر حالت ہے۔ ایک براہمن دیوتا نے حال ہی میں ایک ہزار روپیہ حاصل کر کے اپنی لڑکی بیاہ دی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں برادری اس سے کوئی جواب طلب نہیں کرتی۔ لڑکی جائے جہنم میں کوئی پرواہ نہیں۔ سمجھتا ہوں پتا سے پیئے۔ اتنا اندھیر۔ لعنت ہے ایسے لوبھی پتا پر۔ جو کہ نہ برادری کی پرواہ کرے۔ نہ دھرم کا خوف نہ ایشور کا ڈر۔ نہ ضمیر کی لعن طعن۔ نہ سوسائٹی کا بھے۔ صرف چند ٹکوں کی خاطر۔ اپنے جگر کے انمول ٹکڑے کو جانوروں کی طرح دوسروں کے ہاتھ بیچ کر اپنا پتا پتری سمبندھ ہمیشہ کے لئے توڑ دیتا ہے۔ یاد رکھو اس سے ادھک گھور گھات دنیا میں اور نہیں ہو سکتا۔

آریہ سماج ہمیشہ سے ایسے مذموم رواجوں کو جو کہ ہندو سماج کے لئے ایک بدنما داغ ہیں۔ اپنے عملی پرچار سے مٹانے کے درپے ہے۔ جہاں آریہ سماج کے لئے اور بہت سے کام ہیں۔ وہاں ایسے معیوب رواج کو جو کہ ہندو سوسائٹی کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ نہ صرف دیہات میں بلکہ قصبوں اور شہروں میں اس کا اثر تیزی سے گھر کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہے۔ کے انسداد کے لئے پرچارک، اپدیشک، سماجوں کے پردھان۔ منتری صاحبان اور سبھاسد ہی نہیں بلکہ وہ آدمی جو کہ اپنے آپ کو آریہ کہتا ہے۔ تت پر ہے۔ اور اس دختر فروشی جیسی مذموم اور ذلت آمیز لعنت کا پوری سرگرمی سے کام کر کے انسداد کرے۔

آریہ سماج کشتواڑ میں شدھی

مورخہ ۱۸ ستمبر کو آریہ سماج کشتواڑ میں ایک نومسلم خاتون کی شدھی اس کی درخواست پر کی گئی شدھی کے بعد خاتون مذکورہ کے ہاتھ سے موہن بھوگ حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ نام سابقہ نندنی دیوی رکھا گیا۔ (نامہ نگار)

شوک جنک مرتیو

کیماڑی کے آریہ ویر پنڈت کشن چند جی کے بھائی پنڈت کرم چند جی کی دھرم پتنی کا دیہانت پچھلے دنوں ہو گیا ہے۔

پنڈت کرم چند جی آریہ سماج کے بڑے پریمی اور شردھالو ہیں۔ ہمیں اس صدمہ میں اُن سے ہمدردی ہے۔ پرماتما سرگباشی دیوی کی آتما کی سدگتی کریں۔ اور لواحقین کو شانتی دیں۔

آک کی روئی کا سستا بیوپار

سِلک کاٹن

(لیکھک بی۔ ڈی بزرے اور سیر دلیش سیوک کار بالیہ دیواس)

آک کی روئی

آک کی روئی کو انگریزی میں سِلک کاٹن کہتے ہیں۔ یہ روئی ہندوستان، ایسٹ انڈیز، جاوا، برازیل، رونجی میں پیدا ہوتی ہے۔ اس روئی کا دھاگا خوب چکنا اور لمبا ہوتا ہے۔ اب جاوا میں ہی سب سے زیادہ آک کی روئی ہوتی ہے۔ دوسرے ملکوں میں نکلنے والی روئی جاوا میں نکلنے والی روئی کی نسبت کم اور خراب ہوتی ہے۔ ہندوستان کی روئی بھاری ہوتی ہے۔ اور اس سے سوت بھی موٹا نکلتا ہے۔ یہاں کی آک کی روئی سے جاوا کی روئی زیادہ چمکدار ہوتی ہے۔ برازیل کی آک کی روئی میں ترقی کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش ہو رہی ہے۔ اور ان ملکوں میں آک کی روئی کی قدر بھی بڑھ رہی ہے۔

جاوا کی روئی

جاوا میں ہندوستان کی طرح آک کے پودے نظر نہیں آتے۔ اور وہاں کے رہنے والے آک کی کاشت بھی کرتے ہیں۔ جس کی تجارت یورپین لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جاوا کے لوگ لاٹھی سے آک کے پھل توڑتے ہیں۔ اور عورتیں اور چھوٹے چھوٹے بچے پھل توڑ کر روئی نکالتے ہیں۔ اس روئی کو بکسوں میں بند کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ زیادہ دباؤ پڑنے سے روئی اکثر خراب ہو جاتی ہے۔ اول درجہ کی آک کی روئی امریکہ بھیجی جاتی ہے۔ اور سب سے خراب روئی آسٹریلیا بھیجی جاتی ہے۔ جاوا جیسے چھوٹے ملک جس کی آبادی ہندوستان کی چھوٹی سی ریاست کے برابر ہے۔ تین چار لاکھ ٹن آک کی روئی ہر سال دوسرے ملکوں میں بھیجی جا رہی ہے۔ جس کی قیمت کسی حالت میں دو لاکھ سے کم نہ ہوگی۔

ہندوستان میں آک

لیکن ہندوستان کے جنگلوں میں بے شمار آک کے پودے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ مرجھا جاتے ہیں۔ لاکھوں من روئی ادھر ادھر اُڑ کر ضائع ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں کوئی مائی کے لال ہندوستانی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ملک میں بے روزگاری کی یہ حالت ہے۔ کہ کروڑوں آدمیوں کو پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ لاکھوں پڑھے لکھے نوجوان در بدر مارے مارے پھرتے ہیں۔ عام پڑھے لکھے نوجوان کوڑی کوڑی کے محتاج ہو کر در بدر مارے مارے پھرتے ہیں۔ عام پڑھے لکھے تو کس گنتی میں ہیں۔ جو گریجوایٹ بی۔ اے۔ ایم۔ اے تک تعلیم پا کر ہزاروں روپے برباد کر بیٹھے ہیں ان کو بھی بیس بیس اور تیس تیس روپیہ ماہوار پر کوئی نہیں پوچھتا۔ ان لوگوں کے دماغ میں پوزیشن کا کیڑا گھسا ہوا ہے۔ جس سے یہ لوگ تھوڑی سی محنت کے کام کو بھی دھیان میں نہیں لگاتے۔ محنت کرنے سے عزت چلی جاتی ہے۔ ایسا سمجھتے ہیں۔ نوکری غلامی ہے۔ پاپ ہے۔ ضمیر فروشی ہے۔ اس ملک کے لوگ غلامی گناہ۔ ضمیر فروشی کو عزت کا باعث سمجھتے ہیں لیکن آزادی کے ساتھ محنت کر کے کمانا برا سمجھتے ہیں۔ یہ ملک کی بدقسمتی کی علامتیں ہیں۔

بھارت بھومی رتنوں کی کان ہے۔ اس دیش کی بھومی میں ایسے رتنوں کی کمی نہیں۔ جن میں ایک ایک چیز ہزاروں بیکار آدمیوں کو بار روزگار بنا کر دکھوں سے بچا سکتی ہے۔ پہلے آک کو ہی لے لیجئے اس کا دودھ دوائی کی شکل میں کروڑوں روپوں کی آمدنی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور بیماریوں کو دور کر کے کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کو سکھی بنا سکتا ہے۔ اس کی لکڑیوں کو پانی میں دبا کر سن کی طرح ریشہ (Fibre) نکال کر اس سے بے حد فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ اس کے آک کی چھال کمزوری کی رام بان دوا ہے۔ آک کے پودے کو جلا کر نمک (Salt) نکال کر دوائی کے روپ میں ہزاروں روپیوں کا نمک سکتا ہے۔ یہ نمک بادی اور بلغمی بیماریوں میں امرت کی طرح مفید ہے۔ اکیلا آک ہی ہندوستان کی بیماری اور تنگی زندگی کو دور بھگا سکتا ہے۔ لیکن افسوس۔ اس سے کام لیا جائے پیارے دیش کے بھائیو! یہ آک کے پودے دیش کی دولت ہیں۔ اور یہ دولت یونہی ناش ہو رہی ہے۔ بے روزگاروں کے لئے یہ سنہری موقع ہے۔ اس کے بیوپار سے وہ اپنی بے کاری دور کر کے دیش کو بھاری فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ دیش میں ایسی بے شمار چیزیں ہیں۔ جن کو معمولی

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اپیوگی ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی مصر جی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱/ سینکڑہ للعہ

- ستیہ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب — ۱/ سینکڑہ سے/
- منڈکی کو زکام۔ یادگار دت کی درگت۔ بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) — سینکڑہ ۶/
- آریہ سماج اور مورتی پوجا۔ (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۸/
- دیو نندک کون ہے۔ (از مہاشہ سنت رام جی احبانی راولپنڈی صدر) — سینکڑہ ۸/
- شیو پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۸/
- نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) — سینکڑہ ۸/
- سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۶/
- آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی احبانی راولپنڈی صدر) — سینکڑہ ۸/
- پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی رجہ عہ) — سینکڑہ سے/
- سوتک کا کارن شاپ بھوگ (از بہاری لال جی پورانک بھاسکر ڈنگہ) — سینکڑہ ۶/
- مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) — سینکڑہ ۸/
- شرادھ پرشنا دلی (از پنڈت دھرم چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) — سینکڑہ ۱۲/
- پورانک دھرم اور وام مارگ (از پریتم جی امرت سری) — سینکڑہ ۱۲/
- پورانک الیشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) — سینکڑہ ۱۲/
- ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۱۲/

المشتہر

- مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) قیمت سینکڑہ ۱۲/
- شرادھ بیوستھا (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) — سینکڑہ ۱۲/
- مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) — سینکڑہ ۱۲/
- شاسترارتھ روپڑ یعنی روپڑ میں پورانکوں کے شاسترارتھ کے حالات — سینکڑہ ۱۲/
- ویدک دھرم سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) — سینکڑہ ۱۲/
- بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۱۲/
- مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) — سینکڑہ ۱۲/
- سناتن دھرم یا سماپت دھرم (از پنڈت دھرم چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) — سینکڑہ ۱۲/
- ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اپدیشک) — سینکڑہ ۱۲/

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

- ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی آریہ اپدیشک) قیمت سینکڑہ ۸/
- مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی احبانی راولپنڈی) — سینکڑہ ۱۲/

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

- رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت دھرم چند شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) قیمت سینکڑہ ۱۲/
- رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی احبانی راولپنڈی) — سینکڑہ ۱۲/

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

- آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت سینکڑہ ۱۲/
- راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) — سینکڑہ ۶/
- سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گورو کل پوٹھوہار) — سینکڑہ ۸/

مشتہر

اوم پرکاش شرما مینیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

اخبار — کی — بہار

۲۳ بنگالی نظر بندوں کی رہائی

کلکتہ ۲۰ ستمبر:- آج بنگال کونسل کے ہوم منسٹر نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ نئے آئین کے بعد یعنی یکم اپریل سے اب تک کل ۳۴۴ نظر بند مشروط طور پر رہا کئے گئے ہیں۔

پانی پت کے آریہ سماجی ستیہ گرہ کرینگے

پانی پت ۲۰ ستمبر:- معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر حکام نے ہندوؤں کے مذہبی جلوسوں کے متعلق رویہ تبدیلی نہ کی۔ اور مسجدوں کے سامنے باجے کی پابندیوں کو واپس نہ لیا۔ تو مقامی آریہ ستیہ آگرہ شروع کر دیں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے اس مقصد کے لئے والنٹیروں کی بھرتی شروع کی ہے۔

شری ہیت کیلکر وغیرہ بری

بمبئی ۱۸ ستمبر:- بمبئی ہائیکورٹ نے آج شری ہیت کیلکر بیرسٹر ایسٹر سی۔ ای پیر شی وکیل احمد وغیرہ بارہ سرکردہ اصحاب کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پونا میں پونا کے سوئینا ماروتی مندر کے ستیہ اگرہ کے سلسلہ میں سزا کا حکم دیا تھا۔

بمبئی میں بین الاقوامی دنگل

بمبئی ۲۰ ستمبر:- سنہ ۱۹۳۵ء کے لئے ستارہ ہند خطاب حاصل کرنے کے لئے پہلوانوں کا دنگل اس ماہ بمبئی میں ہوگا۔ رستم زماں گاماں حمیدہ بخش اور پنجاب کے دیگر پہلوانوں کے علاوہ ان کا آئی۔ ایل۔ طنفاریہ کا اور نو۔ فرانس کا گی۔ ہنگری کا زابیرہ۔ اٹلی کا لمبارڈی۔ مراکو ہوت۔ پولینڈ کا وارڈیکس زبسکو۔ ترکی کا ازابی سلطین کا گولڈسٹین وغیرہ پہلوان بھی شامل ہوں گے:۔

وزیرستان کی شورش

بنوں ۱۹ ستمبر:- شورش وزیرستان اسی طرح جاری ہے اسپیشل گاڑیاں ہر روز آتی ہیں۔ گورنمنٹ کی فکرمندیوں میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا بلکہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب کہ کیمپوں پر فائر نہ ہوتے ہوں

انڈیمان کے تمام پولیٹیکل قیدی واپس

شملہ ۱۱ ستمبر:- بعض صوبوں کی گورنمنٹوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے صوبے کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کو انڈیمان سے واپس بلا لیا جاوے لیکن اس فیصلے سے تمام قیدی واپس نہیں آسکتے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ پولیٹیکل قیدی بھوک ہڑتال نہ کر دیں۔ گورنمنٹ ہند کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ تمام صوبجات کی گورنمنٹیں اپنے صوبہ کے پولیٹیکل قیدیوں کو انڈیمان سے واپس بلالیں:۔

بنگال میں بھی کانگرسی وزارت

عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو جائے گی

کلکتہ ۲۲ ستمبر:- صوبہ سرحد کے بعد اب بنگال میں بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ جن کی موجودگی میں بوثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ صوبہ بنگال میں بھی عنقریب کانگرس وزارت قائم ہو جائے گی۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر شری مت سرت چندر بوس کی کوششوں نیز موجودہ یونین کی موجودہ وزارت کے خلاف نا راضگی اور دیگر وجوہ نے کانگرس پارٹی کی طاقت کو مضبوط بنا دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ سرت بابو پرجا پارٹی کے چند ممبروں کو اپنے ساتھ ملا لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں جلد ہی بنگال اسمبلی میں موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو جائے گی۔ اس تحریک کے پاس ہو جانے کی صورت میں ہندوستان کے ۸ صوبوں میں کانگرس کا راج ہو جائیگا اگر بنگال میں کانگرس وزارت قائم ہو گئی۔ تو اس صورت میں بھی وزارت جو سب سے پہلا قدم اٹھائے گی۔ وہ یہ ہوگا۔ کہ تمام نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

لالہ ہر دیال ہندوستان آجائیں گے

الہ آباد ۱۹ ستمبر:- سر تیج بہادر سپرو نے نمائندہ پریس کو بتایا۔ کہ اب جبکہ لالہ ہر دیال ایم۔ اے کی واپسی کا معاملہ شاہی کونسل میں چھیڑا گیا ہے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی واپسی کے معاملہ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا سخت غلطی ہے۔ وہ اب بالکل بدل چکے ہیں۔ میں ان کی واپسی کے لئے وائسرائے ہند سے ملاقات کروں گا۔ تا کہ انہیں تمام حالات سے آگاہی کر سکوں۔ امید ہے کہ وہ جلد ہندوستان واپس آجائیں گے۔

سوبھاش چندر کا صدر بننے سے انکار

ڈلہوزی ۱۹ ستمبر:- ڈاکٹروں کے مشورہ کے پیش نظر شری یت سبھاش چندر بوس ابھی ڈلہوزی میں ہی قیام فرمائیں گے۔ آپ کی صحت کی حالت ابھی اس امر کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ پالیٹکس میں حصہ لے سکیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے کانگرس کی صدارت قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

وزیرستان کو آزاد سلطنت بنایا جائے

بنوں ۱۸ ستمبر:- چند سرکردہ وزیریوں سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیری جرمانہ ادا کرنے اور رائفلیں دینے سے نہیں گھبراتے۔ لیکن وہ چاہتے ہیں۔ کہ صلح ہو جائے۔ اور وہ اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ حکومت وزیرستان سے اپنی فوجیں واپس بلائے۔ اور وزیرستان کو ایک آزاد سلطنت بنا دیا جائے۔ جہاں ہمارا اپنا بادشاہ ہو۔ ہم حکومت کو خراج دیا کریں گے۔ لیکن حکومت کو ہمارے معاملہ میں دخل نہیں دینا ہوگا:۔

سرحد کے پولیٹیکل جلاوطنوں کی واپسی

پشاور ۱۹ ستمبر:- پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے بعد دوسرا معاملہ جو صوبہ سرحد کی کانگرسی وزارت کے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ وہ صوبہ سرحد کے پولیٹیکل جلاوطنوں کی واپسی کے لئے جو اس وقت یہ ممالک غیر میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ان کی واپسی کے معاملہ پر عنقریب غور کرے گی۔

ہندی ساہتیہ سمیلن کا سالانہ اجلاس

لاہور ۱۹ ستمبر:- جنرل سیکرٹری ہندی ساہتیہ سمیلن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا امسال اجلاس دسہرہ کی چھٹیوں میں امرتسر میں ہونا قرار پایا ہے۔ بوچڑ خانہ کی سکیم کی وجہ سے اس سمیلن کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب جب کہ بوچڑ خانہ کی سکیم واپس لے لی گئی ہے۔ اس لئے اس سمیلن کا اجلاس ملتوی نہیں کیا۔ اور پہلے اعلان کے مطابق دسہرہ کی تعطیلات میں ہوگا

ڈاکٹر ٹیگور کی طرف سے شکریہ

شانتی نکیتن ۱۱ ستمبر:- ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کی صحت کی حالت اچھی ہو گئی ہے۔ آپ نے آج مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

اب جبکہ میری صحت بہتر ہو گئی ہے۔ میں اپنے ان دوستوں اور ہم وطنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری علالت کے دوران میں میرے متعلق محبت کا اظہار کیا۔ ابھی میں کمزوری کی حالت میں ہوں۔ اس لئے فرداً فرداً ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرنے کے ناقابل ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ میری اس معذورت کو منظور کیا جائیگا:۔

آریہ جگت

آریہ سماج جوگندر نگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جوگندر نگر ریاست منڈی کا سالانہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ستمبر تک بڑے سماروہ سے منایا جائیگا جس میں لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ مہتہ رام چند جی شاستری اُپدیشک۔ ٹھاکر امر سنگھ جی۔ مہاشہ شنکر رام جی بھجنیک۔ پدھاریں گے۔ منڈی ایسر ہے کے پدھارنے کی پوری امید ہے۔ (منتری آریہ سماج جوگندر نگر)

شوک پرستاؤ

ڈنگہ ۱۴ ستمبر۔ آج آریہ سماج ڈنگہ کا خاص اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

آریہ سماج ڈنگہ کا خاص اجلاس مورخہ ۱۴/۹/۳۷ آریہ سماج ڈنگہ کے سابق پردھان پنڈت بھگت رام جی کی دھرم پتنی کی اچانک اور بے وقت مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی پرگٹ کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پنڈت جی کو اس شوک کے سہنے کی شکتی دیں۔ اور مرتک آتما کو سدگتی کرے۔

(رام لال ہیڈ ماسٹر منتری آریہ سماج ڈنگہ)

آریہ سماج کھنہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کھنہ کا سالانہ جلسہ ۱۴۔ اکتوبر سے ۱۷۔ اکتوبر تک ہونا قرار پایا ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سماج کے مشہور سنیاسیوں۔ پنڈتوں اور بھجنیکوں کے اپدیش اور بھجن ہوں گے۔ ایک اچھوت ادھار کانفرنس اچھوتوں کی تعلیمی مجلسی اور اخلاقی ترقی پر وچار کرنے کے لئے ۱۷ اکتوبر کو ہوگی اس کانفرنس میں شری دیوی چند جی ایم۔ اے شامل ہوں گے۔ شری مہاتما ہنسراج جی نے اس کانفرنس کا پردھان بننا منظور کر لیا ہے۔ سب سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ اس سے لابھ اٹھائیں۔

(سیکرٹری آریہ سماج کھنہ)

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

(۱) ۵۔ ستمبر ۱۹۳۷ء کو لالہ حکم چند جی آریہ سبھاسد کی سپتری کا نامہ کرن سنسکار لالہ آتما رام جی پردھان نے کرایا۔ آپ کا شبھ نام بیج کماری رکھا گیا۔ اس موقعہ پر سنسکاروں کی ضرورت اور نامہ کرن سنسکار کی ویاکھیا اتم نے کی جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا اور آریہ سماج کو مبلغ ۵ روپے دان پراپت ہوا

(۲) ۱۱۔ ستمبر کی شام کو شریمتی دروپدی دیوی جی پرنسپل دیمنز کالج پٹیالہ یہاں تشریف لائیں اسی وقت آپ کا ویاکھیان لوگوں کو اتنا پسند آیا۔ کہ باوجود روزانہ بارش ہوتے رہنے کی بھی

حاضرین زبردست تعداد میں آتے رہتے۔ آپ کا پہلا لیکچر بیکاری اور اس کا علاج پر تھا۔ دوسرا لیکچر استری شکشا پر اور تیسرا لیکچر سنگٹھن پر ہوا۔ ان تمام لیکچروں کا جنتا پر بہت اثر ہوا۔ آپ نے تین دن تک دن میں استری سمیلن بھی کیا۔ اور پہلے روز ہی اپنے کر کملوں سے استری سماج کو ستھاپت کر دیا۔ اس کی سبھاسد پچیس ہو چکی ہیں

(۳) ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء کو مہاشہ پریم چند جی نرکشک یہاں پر تشریف لائے۔ انہوں نے سماج کے حساب کو چیک کیا اور رات کو ایک پرجوش لیکچر دیا۔

(ہنس راج منتری۔ آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج ہیلاں کے سماچار

(۱) شریمان پنڈت دیودت جی شاستری ۵ اگست سے ۵ ستمبر تک مہابھارت کی کتھا کرتے رہے۔ حاضری کافی ہوتی تھی۔ ہم پنڈت جی کا ہاردک دھنیہ واد کرتے ہیں

(۲) مورخہ ۵ اگست سے یکم اکتوبر تک یہاں مہاشہ سوہن لال جی بھجن اپدیشک پرچار کرتے رہے حاضری کافی ہوتی تھی۔ پربھاؤ بڑا اچھا پڑا۔

(۳) مورخہ ۸ ستمبر کو شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری تشریف لائے۔ ان کے بڑے ہی پربھاؤ شالی ویاکھیان ۱۲ ستمبر تک ہوتے رہے۔ آریہ سماج ہیلاں مہتہ جی کی بڑی مشکور رہے۔ آشا ہے وہ آئندہ بھی وقتاً فوقتاً کرپا کرتے رہیں گے۔

(۴) مورخہ ۱۲ ستمبر کو مہاشہ پریم داس جی ہیڈ ماسٹر کی بہن کا وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے پنڈت برہمانند جی نے کرایا۔ حاضرین ویاکھیان سن کر عش عش کرتی تھی۔ اس شبھ اوسر پر ۱۰ روپیہ آریہ سماج ہیلاں کو دان ملا۔

(۵) ۱۴ ۱۳ ستمبر کو پنڈت گوری نند جی اپدیشک آریہ سماج کی کنیا کا وواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔

(۶) آریہ سماج ہیلاں میں کافی پرچار ہو رہا ہے سارے علاقہ میں آریہ سماج کی دھوم مچی ہوئی ہے روزانہ ست سنگ اور ہون ہوتا ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ لوگوں کی رچی آریہ سماج کی طرف بہت بڑھ رہی ہے۔ دیہاتوں میں اچھا پرچار ہوتا ہے

(دیش لال سوری ہیلاں ضلع گجرات)

"شبھ ویدک وواہ"

شریمان لالہ لدھا رام جی کے سپتر شری بابو چند پرکاش جی بی۔ اے نیشنل کا شبھ وواہ ۱۳ ستمبر کو لالہ گنیش داس جی پرتشٹ سبھاسد آریہ سماج بھارت نگر۔ سدرشن نگر کی سپتری اور بابو کنس لال جی خزانچی آریہ سماج ہذا کی ہمشیرہ راجکماری کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت دیو پرکاش جی شاستری اور مہاشہ سوہن لال جی بھجن اپدیشک نے کرایا۔ ور اور ودھو کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کو ۲۳ روپیہ دان پراپت ہوا۔ میں دانی مہاشوں کا آریہ سماج کی طرف سے دھنیواد کرتا ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پرماتما اس جوڑے کو چرنجیو رکھے۔

(ڈاکٹر رام دھن پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج دولتا نگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دولتا نگر ضلع گجرات کا سالانہ جلسہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے قابل اپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔ یکم ستمبر سے

ہر روز پربھات پھیری سنکیرتن ہو رہا ہے۔ ہون یگیہ ہوتا ہے۔ صبح کے وقت گیتا کی کتھا ہوتی ہے۔ گجرات ضلع کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں درشن دیں۔

(منشی گوپال سنگھ منتری آریہ سماج دولتا نگر)

آریہ یووک سبھا کوہاٹ کی سرگرمیاں

۱۵ ستمبر سے نائٹ سکول کھول دیا گیا ہے۔ نوجوان جوق در جوق ہندی سیکھ رہے ہیں امید ہے کہ وہ جلدی ہی ہندی سیکھ کر دھرم کی سیوا کے لئے تیار ہو سکیں گے۔

لڑکوں میں بڑے زور شور سے پرچار کیا جا رہا ہے۔ بڑی تعداد میں ہر ہفتہ ٹریکٹ لڑکوں کے ہاتھ میں پہنچائے جاتے ہیں۔ ۹/۳/۳۷ کو ست سنگ میں مہتہ اوم پرکاش جی نے اپنا منوہر ویاکھیان دیا اور مثالیں دے کر نوجوانوں کو کام کرنے کے لئے کہا۔ کہا کہ نوجوانوں کے اندر جوش ہونا چاہیئے۔ اور بڑھنی چاہیئے۔ ساپتاہک ست سنگ مورخہ ۹/۳/۳۷ زیر صدارت لالہ آسانند صاحب مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ پاس ہوا۔

آریہ یووک سبھا کوہاٹ کا یہ ساپتاہک ست سنگ لالہ سوہن لال جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور سرو انتریامی پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرتک آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کو اس دکھ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔

(کرشن دیو سیکرٹری آریہ یووک سبھا کوہاٹ)

للہ ضلع جہلم میں پرچار کی ضرورت

للہ ضلع جہلم ایک ایسا علاقہ ہے۔ جہاں پورانک خیالات کے لوگوں کا بہت زور ہے۔ اور آریہ سماج کے پرچار کی سخت ضرورت ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اس علاقہ کا خاص خیال رکھے۔ اور وقتاً فوقتاً اپدیشک پرچار کے لئے بھیجا کرے۔

(دھرم رام منتری آریہ سماج للہ ضلع جہلم)

چٹکلے

ایک شرابی نشہ میں غلطان بالکل بیہوش تھا۔ کوتوالی کے سپاہی نے آکر کہا۔ اُٹھ قید کی طرف چل۔ شرابی نے کہا۔ ارے یار تم احمق ہو۔ اگر میں چلنے کے قابل ہوتا۔ تو اپنے گھر کیوں نہ چلا جاتا۔

پادری صاحب گنوار کو سمجھا رہے تھے کہ اگر تم گناہوں سے باز نہیں آؤ گے۔ تو تم دوزخ میں بھیجے جاؤ گے۔ جہاں تاریکی ہوگی۔ اور آگ کی ہمیشہ جلتی ہوگی۔ دیہاتی نے یہ سن کر جواب دیا کہ میں آپ کی بات نہیں مان سکتا۔ کہ وہاں آگ ہمیشہ جلتی ہو۔ اور پھر بھی وہاں تاریکی ہو۔

بچہ نے اپنے باپ سے کہا۔ اباجان۔ باہر دھوپ میں ایک غریب آدمی چلا رہا ہے۔ اس کے لئے ایک آنہ دیجئے۔

باپ نے خوش ہو کر بچہ کو اکنی دی۔ اور پوچھا کون شخص ہے۔

بچہ نے اکنی سنبھال کر کمرے سے باہر نکلتے ہوئے جواب دیا۔ مٹھائی والا۔

مجربات طب

بدہضمی و پیٹ درد کی دوا

سیاہ مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ سیندھا نمک۔ آگ کے لونگ سب برابر لیکر پانی میں پیس کر سیاہ مرچ جتنی گولیاں بنا لیویں۔ یہ گولیاں پیٹ کی سب بیماریوں بدہضمی اور بادی وغیرہ کو ہٹاتی ہیں۔ ایک سے چار گولی تک گرم پانی و لونگ کے کاڑھے کے ساتھ دیویں:۔

خونی بواسیر کا علاج

چرائتا۔ لال چندن۔ جو اسہ اور ناگرموتھا ہر ایک آدھا آدھا تولہ لیکر آدھ سیر پانی میں گرم کرے۔ جب تین چھٹانک پانی رہ جاوے۔ تو اُتار کر شہد ملا کر پلانے سے خونی بواسیر دور ہو جاتی ہے:۔

کونین کی دادی

لال پھٹکڑی پھُل کی ہوئی ایک تولہ۔ گئو دنتی بھسم ۵ تولہ۔ پانی کا سہاگہ چونہ ۱۰ تولہ۔ شدھ گیرو ایک تولہ۔ سب کو ملا کر گھوٹ کر سفوف بناویں۔ خوراک ۲ رتی شہد یا مصری کے شربت میں دیں۔ یہ دوا موسمی۔ ملیریا۔ تپ۔ چوتھیا وغیرہ سب بخاروں کو ہٹانے کے لئے اکسیر ہے:۔

صنعت و حرفت

کافوری ٹکیاں

موم کو لیکر پگھلا دیں۔ اور اس میں کچھ کافور پیسا ہوا اور گلیسرین ڈالدیں۔ قدرے کوئی خوشبو بھی ملادیں سردیوں میں ہاتھ پاؤں پھٹ جانے پر ان ٹکیوں کو قدرے گرم کر کے پھٹی ہوئی جگہ پر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔

ربڑ کی مہروں کی سیاہی

ایک حصہ گلیسرین۔ دو حصہ پانی اچھی طرح ملادیں۔ اور گرم کر کے نیلا رنگ (جامنی) ڈالدیں:۔

خوشبودار سپاریاں

پاؤ بھر سپاریاں باریک کتر کر پانچ چھٹانک دودھ میں تر کر کے رکھ دیں۔ جب نصف کے قریب دودھ سپاریوں میں جذب ہو جاوے۔ تو سپاریاں نکال کر کسی صاف ستھرے کپڑے سے پونچھ لیں۔ اب ان میں ۶ ماشہ عمدہ عطر گلاب ۶ ماشہ روح کیوڑہ اور دو تولہ آئیل آف پیپرمنٹ شامل کر کے ایک دو دن کسی بوتل یا برتن میں رکھا رہنے دیں۔ تاکہ خوشبو خوب مل جائے:۔

چہرے کی جھریاں

بادام کا دودھ MILK OF ALMOIND چھٹانک۔ ایلومنیم سلفیٹ ۱/۲ چھٹانک ان کو آپس میں ملالیویں۔ اور استعمال کرتے وقت اچھی طرح ہلا دیویں:۔

انعامی معمہ

میں سات حروف کا لفظ پنجاب کے ایک شہر کا نام ہوں۔ میرا پہلا چھٹا۔ ساتواں حرف مل کر پہاڑی ریل سٹیشن اور پانچواں دوسرا تیسرا مل کر وقت کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ دوسرا۔ چوتھا۔ چھٹا شہر اور چوتھا۔ چھٹا۔ پانچواں۔ ساتواں مل کر موسم کی حالت کے معنی دیتا ہے۔۔ بتاؤ میرا نام کیا ہے:۔

اس معمہ کا صحیح حل بھیجکر آریہ ویر کے سالانہ خریدار بننے والے سجنوں کو عالمانہ ضخیم کتاب سوراجیہ یجدیر درشک المعروف پرارتھنا رہسیہ مصنفہ شری پنڈت لالہ گنیش داس جی آنند بی اے کووی۔ قیمتی عہ اور آریہ ویر کے خاص چھ نمبر رادھا سوامی نمبر۔ شرادھ نمبر۔ آریہ سماج نمبر۔ سناتن دھرم نمبر۔ ویدانک سناتن دھرم نمبر۔ اوتار واد نمبر قیمتی ۲ الیکڑ کل ۴ کا انعام بھینٹ کیا جائے گا۔ محصولڈاک پانچ آنے بذمہ خریدار ہوگا۔ منی آرڈر تین روپیہ پانچ آنے کا کریں۔

(منیجر آریہ ویر لاہور)

آریہ سدہانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے بہترین اپیوگی لٹریچر!

آریہ سدہانتوں کے منڈن کی پستکیں

- دیانند گرنتھ مالا — ہندی — للعہ
- آتم درشن ہندی — " — عہ
- سرم سروورہ — " — عہ
- تیاگ کی بھاونا — " — ۸/
- براہمن کی گئو — " — ۸/
- ڈیشیشور کرشن — " — ۵
- چاروں ویدوں کے شتک — " — ۱۵
- شد درشن سموچیہ — " — ۸/
- گیتا بھاشیہ پنڈت تکمی رام جی — عہ
- دیو یگیہ پرکاش — ہندی — ۴/
- برہم یگیہ — " — ۶/
- سنوڑک — ۶/
- وید امرت — " — ۵
- اپنشد پرکاش — ۸/
- ویدک دھرم — " — عہ
- وید میں اتہاس نہیں ہے — " — ۱۲/
- نو اپنشد سار — " — ۱۲/
- بھگتی درپن — " — ۴/
- بھگتی درشن — " — ۱۰/
- کرتویہ درشن — " — ۱۰/
- کرتویہ درپن — " — ۱۰/
- آنند سنگرہ — " — ۸/
- امرت دہشا — " — عہ
- مرتیو او پرلوک — " — ۱۲/
- ستیارتھیہ — " — ۸/
- ہمنت اپدیش مالا — " — ۶/
- سرل یوگ ابھیاس — " — ۱۰/
- برہمچریہ — " — ۶/
- ستیارتھ پرکاش بھاشیہ حصہ اوّل — ۲/
- " " " دوسرا — ۶/
- آریہ سماج کیا ہے — ہندی — ۴/
- رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا — " — ۵/
- سنسکار ودھی — ۶/
- ستیارتھ پرکاش — ۳/
- اپدیش منجری — ۵/
- سنیتہ اپدیش مالا — ۱۴/

- آتم درشن — ہندی — عہ
- گرہستھ جیون — " — عہ
- آنند سنگرہ — اردو — عہ/
- آنند اپدیش مالا — " — ۱۰/
- راہ راست — " — ۴/
- بھارت میں بھول — " — ۴/
- پرماتما کے درشن — " — ۵/
- گلدستہ دھرم — " — ۴/
- پراچین گلدستہ دھرم — " — ۴/
- ویدک ڈپلوما — " — ۴/
- بھگتی درپن — " — ۱۰/
- برہمچریہ — " — ۲
- یوگ کے آسن — " — عہ
- یوگ درشن — " — عہ
- آریہ سماج کیا ہے — " — ۴/
- سوراجیہ پرورشک — " — ۱۲/
- رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا — " — عہ/
- بالکوں کی دھرم شکشا حصہ اوّل — " — ۳/
- " " " دوم — " — ۵/
- ودیشیوں میں آریہ سماج کا اتہاس — " — عہ
- ویدانت درشن — عہ/
- آئینہ جاپان — ۸/
- آتم حکشا — ۱۲/

پورانک مت کھنڈن کی پستکیں

- پورانک مت لوچن — ہندی — سے
- لنگ پوران آلوچنا — ۸/
- " راہ " " — ۷
- کورم " " — ۱۰/
- یوگ پرمان — " — ۶/
- اکھلانند کی فراست — " — ۲/
- پوران اور وام مارگ — " — ۳/
- بھوشیہ پوران کی پریکشا — " — ۱۴/
- پورانک مت کھنڈن — " — ۴/
- امورت سنمات — " — ۳/
- بھوشیہ پوران آلوچنا — اردو — ۱۲/
- پوران پول پرکاش — " — ۸/
- جیبی پستول — " — ۸/

- نشکلنک دیانند — اردو — عہ/
- ستیارتھ بھاگوت سار — " — ۴
- مرتک شرادھ کھنڈن — " — ۳
- یوگ فلاسفی — " — ۶/
- مورتی پوجا کھنڈن — " — ۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

- کلیات آریہ مسافر — اردو — للعہ
- رشی کا بول بالا — " — ۱۲/
- جواہر جاوید — " — ۱۰/
- بابا نانک اور دین اسلام — " — ۳/
- قادیانی مسیح کا کچا چٹھا — " — ۸/
- حور اور جنت — " — ۳/
- شرک و بدعت اسلام — " — ۲/
- وید اور قرآن — " — ۲/
- مسلم آریہ ملاپ حصہ اوّل — " — ۱
- " " " دوم — " — ۱۰/
- ویدک دھرم اور دین اسلام — " — ۲
- قرآن کی چھان بین — " — ۳/
- سرگذشت قرآن — " — ۶/
- منہ توڑ — " — ۸/
- مطہر بھوٹ — " — ۴/
- مرزائی دام فریب — " — ۸/
- مباحثہ آگرہ — " — ۲
- اسلام میں جلوہ وید — " — ۲/
- عقائد اسلام پر نظر — " — ۴/
- شاستر ارتھ دینا — " — ۸/

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

- رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم — ہندی — عہ
- " " " — اردو — ۱۲
- ستیارتھ پرکاش کی حقیقت — " — ۱۱/
- رادھا سوامی مت آلوچنا — ہندی — ۶/
- رادھا سوامی مت وچار — " — ۴/
- رادھا سوامی ہوائی محل — " — ۰/
- " پوران — " — ۰/
- " مت کا فوٹو — " — ۰/
- اپدیشن ستیارتھ پرکاش — اردو — ۸/

- رادھا سوامی نمبر — ۲/

متفرق کھنڈن کی پستکیں

- شکتی رہسیہ — ہندی — ۸/
- گورو مت سار — اردو — ۱/
- گورو بانی میں ویدک دھرم — " — ۲/
- آریہ خالصہ ملاپ — " — ۲/
- گورمکھ یا من مکھ — " — ۴/
- عیسائیت میں جلوہ وید — " — ۵
- وید اور بائیبل — " — ۶/
- اجتماع ضدین (عیسائیت میں) — اردو — ۵/
- کرسچن مت درپن — " — ۶/
- انجیل میں اختلافات — " — ۱/
- کلام الٰہی نہیں — " — ۱/
- مردہ ضرور جلانا چاہیئے — " — ۱/
- متّے کی تحقیقات — " — ۲/
- آج کل کے سادھوؤں کی کرتوت — ہندی — ۳/
- پاکھنڈ مت کٹھار — " — ۳/
- پرمانند پرکاش — "

ان کے علاوہ

ہر قسم کی آریہ سماجک اردو۔ ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ سے بار عایت مل سکتی ہیں:۔

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں اور خاص کر آریہ ویر کے خریداروں کو پستکیں منگواتے وقت اس پستکالیہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے:۔

آریہ سماجوں اور آریہ ویر کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے:۔

یہ پستکالیہ شہید پنڈت لیکھرام جی کی آخری وصیت آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہو کی تکمیل کو پیش نظر رکھ کر کھولا گیا ہے:۔

ملنے کا پتہ

اودم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اوم

تار کا پتہ: آریہ ویر لاہور

ARYA VIR LAHORE

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۳

ہفتہ وار

اخبار آریہ ویر لاہور

ایڈیٹر
مہرچند شرما

چندہ
سالانہ ۳ روپے
ششماہی ۱۲؍
غیر ممالک سے للعہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۳ | ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۵ اسوج سمت ۱۹۹۴ دیانندابد ۱۱۳ | نمبر (۸)

آریہ سماج سے خطاب

فخرِ بھارت! مہرشی کے جانشیں آریہ سماج!
تو زمانے میں صداقت کا علمبردار ہے
آسمانِ ہند پر تاباں ہے تو خورشیدوار
تیری ذاتِ پاک پر ہندوستاں کو ناز ہے
قوم پر چھایا ہوا ہے موت کا سا اک سکوت
نظرِ بد سے تجھکو دیکھے غیر کی جرأت نہیں
کارناموں سے ترے ہے قوم کا دل باغ باغ
قوم کی کہنہ رگوں میں زندگی تجھ ہی سے ہے
عرصۂ علم و عمل میں ساری شہرت تجھسے ہے
زندگی تیری شہیدوں کی ہے خونیں زندگی
دیکھ نصب العین سے اپنے نہ گر جانا کہیں!

زیب دیتا ہے اگر کہئے تجھے دنیا کا تاج
تیرا رستہ بے خطر ہے روشن و ہموار ہے
نصرت و اقبال کے میدان کا ہے شہسوار
تیرے دم سے محفلِ عرفاں کا سوز و ساز ہے
تیری حرکت سے حیاتِ قوم کا زندہ ثبوت
تجھ سے اُلجھے یہ کسی بدخواہ میں طاقت نہیں
تیری قربانی سے ہے دشمن کا سینہ داغ داغ
اس خزاں دیدہ چمن میں تازگی تجھ ہی سے ہے
ساری رونق ساری عزت ساری برکت تجھسے ہے
اُلفت و ایثار وحدت کی ہے زریں زندگی
عزم راسخ پر ڈٹے رہنا نہ پھر جانا کہیں

ویدک پرچار کا جذبہ نہ ہو ٹھنڈا کبھی
سرنگوں ہونے نہ پائے اوم کا جھنڈا کبھی

(رخاص)

(رہتنی بی اے)
لاہور

اوم

رِگ وید بھاشیہ

(بھاشیہ کار شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

اوم

گذشتہ ہفتہ سے پیوستہ

(۲)

جیو پکش:۔

پرماتما حکم دیتے ہیں۔ اے - وائیو سمان جیو - اے محسوس کرنے والے آتما - تیرے لئے یہ سوم وغیرہ پدارتھ ...... سجائے ہوئے ہیں - تو ان کی حفاظت کر - اور ہماری پکار کو سن "

ہم پہلے بتا چکے ہیں - کہ یہ ساری کائنات اور اس کا تمام سامان جیو آتما کے لئے ہے - بھگوان جیو کو اسی بات کا اپدیش کرتے ہیں - کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے - لیکن ایک ہدایت کر دی ہے - کہ ان کی حفاظت کر - ان کو ضائع مت کر - حسب ضرورت ہمیں اس دنیا کے پدارتھوں کے استعمال کرنے کا حق ضرور ہے - لیکن ان کو خراب اور برباد کرنے کا ادھیکار ہمیں نہیں - جب ہم دنیا کے سامان مناسب طور پر استعمال کر کے انہیں اپنی لاعلمی یا غفلت سے برباد کرنے لگتے ہیں - تو ہم اپنی حد دائرہ اختیار سے تجاوز کرتے ہیں - اور ہم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں - تو नेपा पाहि کا مطلب ہوا - کہ حد اعتدال کے اندر رہتے ہوئے ان تمام پدارتھوں کا جائز اور واجب استعمال جیو آتما کے کلیان کا موجب ہوتا ہے۔

نسی کسی آچاریہ نے नेपा पाहि کا ارتھ آن کا سرد آتما سے بیان کردہ " ایسا ارتھ کیا ہے - " پان पाला شبد کے معنی حفاظت کرنا - اور پینا دونوں ہوتے ہیں - مگر کسی کا اصرار ہو کہ یہاں ' پان ' کے ارتھ پینا ہے تو بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں - بھگوان جیو کو حکم دیتے ہیں - کہ تیرے لئے جو پدارتھ ہم نے سجائے ہیں ان کا سرد آتما سے یعنی پوری طرح سے - مکمل طور سے ' پان ' کر - اپیوگ کر - بھوگ کر - استعمال کر - سنسار کے وشے زبردست ہیں - بڑے بڑے گیانیوں کو یہ نیچے گرا دیتے ہیں - جیو کہیں ان پدارتھوں میں پھنس کر گر نہ جائے - اس واسطے پرم - پتا گرد وں کے گرو - استاد ازل نے اپدیش کیا - श्रुधी हवम् ہماری پکار کو سن -

منش جب کبھی کسی بُرے کام کو کرنے لگتا ہے - تب اس کے اندر سے آواز آتی ہے - کہ یہ فعل بُرا ہے اسے نہیں کرنا چاہیئے - اگر کسی اچھے فعل کو کرنے لگتا ہے - تو آواز آتی ہے - کہ شاباش ٹھیک ہے - آج کل کے فلاسفر اسے ضمیر (sub conscious) کی آواز کہتے ہیں - بھگوان نے اسے صرف हवम् پکار نام دیا ہے - اور حکم دیا ہے - کہ اسے سنو - یعنی اس کے مطابق عمل کرو - اپنی ضمیر کی آواز کو - اپنے انتر آتما کو مت کچلو - غور سے سنو - اور دھیان کرو - جیو کو مندرجہ ذیل ہدایات اس منتر میں دی گئیں - (۱) یہ تمام اشیاء تیرے لئے سجائی گئی ہیں - (۲) تو ان کی حفاظت کر - انہیں ضائع مت کر - (۳) تو ان کا ٹھیک ٹھیک صحیح اور واجب استعمال کر - (۴) اور پرماتما - آتما یا ضمیر کی آواز کو سن - اس سے بے پرواہی مت کر - اس کے خلاف مت چل - (۵) تو दृष्टव درشت بن - ارتھات بھوکتا ओकम् ن ہو سکتا سے اوپر اٹھ کر درشٹا ساکشی یعنی کیول دیکھنے والا بن - سنسار کی چمک دمک سے للچا کر اس میں پھنسنا مت :-

(۳)

وائیو پکش:۔

وائیو اس دنیا میں آتا ہے اور جاتا ہے - یعنی لگاتار حرکت کرتا ہے - وہ محسوسات میں سے ہے - وائیو نے اس مرتب دنیا کو دھارن کر رکھا ہے - وہ اس کا محافظ ہے - وائیو کے سبب سے ہم آواز کو سنتے ہیں وائیو میں لگاتار حرکت رہتی ہے - اگر ہوا میں حرکت بند ہو جائے - جیسا کہ کئی بار بند مکانوں میں ہوتا ہے یہ زہر بن جاتی ہے - جیون کے لئے زندگی کے لئے خطرہ کا باعث بن جاتی ہے - اس وقت وائیو جیون دھارن کر جیون کو ناش کرنے والا ہو جاتا ہے - وائیو آنکھ سے تو بیشک نہیں دکھائی دیتی - لیکن یہ وہم مفروضہ شے نہیں ہے - بلکہ اس کا باقاعدہ احساس ہوتا ہے - اس زمین کے گرد ہوا کا ایک خول سا چڑھا ہے - اسی کے باعث یہ زمین بجا وسیع سمندر کے خلا میں گھوم رہی ہے - ہوا کے اس دباؤ کے باعث کوئی چیز گرتی نہیں - ہوا کے دباؤ کے سبب سب اشیاء اپنی اپنی جگہ قائم ہیں - اگر ہوا کا دباؤ نہ ہوتا کوئی بھی چیز اپنے ٹھکانے پر نہ رہتی - اس واسطے ہوا ان سب کی محافظ ہے - ایک آدمی جب بولتا ہے اس کے شبدوں سے ہوا میں سنسنی پیدا ہوتی ہے - اور اس طرح وہ شبد اسپ باد پر سوار ہو کر چلتے ہیں - اگر ہوا نہ ہوتی - تو الفاظ کسی طرح بھی سنائی نہ دیتے -

وائیو کے اتنے گُن یہاں بیان کئے گئے ہیں -

(۱) وائیو ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے -

(۲) اس کا احساس ہوتا ہے - اس واسطے یہ مفروضہ اور موہومہ چیز نہیں - بلکہ اصلی اور حقیقی شے ہے

(۳) دنیا کی تمام اشیاء کو وائیو نے دھارن کر رکھا ہے

(۴) وائیو ان کی حفاظت بھی کرتا ہے -

(۵) وائیو کے سبب سے آواز سنائی دیتی ہے - یعنی اگرچہ آواز آکاش کی صفت ہے اور آکاش میں پیدا ہوتی ہے - لیکن یعنی جائے پیدائش سے دوسری جگہ ہوا کے ذریعے جاتی ہے - جس طرح سورج کی روشنی ہم تک بذریعہ ایتھر اور ہوا پہنچتی ہے - اسی طرح آواز شبد بھی ہوا کے ذریعے سے ایک سے دوسری جگہ جاتے ہیں -

(۴)

پران پکش:۔

پران کے متعلق بھاشیہ لکھنے سے پہلے ' پران ' کی بابت کچھ عرض کر دینا ضروری ہے ہمارے شریر کے اندر جو ہوا ہے - اس کا نام پران ہے - جس طرح برہمانڈ میں وائیو سب کے جیون کا کارن ہے - اسی طرح پران ایک جسم کی زندگی کا باعث ہے -

پران پکش میں منتر کے معنی وہی ہیں - جو وائیو پکش میں ہیں - پران اس شریر میں برابر حرکت کرتا رہتا ہے - آتا اور جاتا رہتا ہے - اندر آتا ہے باہر جاتا ہے - لیکن اس کے آنے جانے کا تار کبھی نہیں ٹوٹتا پران کوئی خیالی چیز نہیں - بلکہ ایک حقیقت ہے - پران نے اس جسم کو قائم رکھا ہوا ہے - جب پران میں کوئی نقص واقع ہو جاتا ہے - تو جان پر آ بنتی ہے - تنفس کے طریقہ کو درست رکھنے سے ہی جسم کی صحت ٹھیک رہتی ہے - پران جسم کی ہر طرح سے حفاظت کرتا ہے - جسم میں پیدا شدہ بیماریوں کو دور کرتا ہے - اور روکتا ہے - جب تک پران رہتا ہے - تب تک آتما کی آواز آتی ہے -

مطلب یہ کہ جیو آتما جسم میں تبھی تک رہ سکتا ہے - جب تک پران جسم میں رہیں - یہ ٹھیک ہے کہ پران جیو کے لئے ہیں - جیو کے قیام کے ساتھ قائم اور جیو کی روانگی کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں - پران کی ہستی ہی جیو کی موجودگی کا ثبوت دیا کرتی ہے - وقت آتا ہے - جسم میں حرکت بند ہو جاتی ہے - آنکھ دیکھتی نہیں - کان سنتے نہیں - ناک سونگھتی نہیں - سپرش اندریہ چھوتی نہیں - زبان بولتی نہیں - لیکن پران ہیں کہ برابر چلتے رہتے ہیں - ایک لمحہ کے لئے بھی بند نہیں ہوتے - اگر ان کا آنا جانا بند ہو جائے - تو بس ختم ہو گئی اسی لئے وید میں کہا ہے - پران لگاتار حرکت میں رہتے ہیں - اور جسم کی تمام قوتوں کو پران نے سنبھال رکھا ہے - اور پران ان کی حفاظت کرتا ہے -

یوگی لوگ جب باہر کے پران کی رفتار کو روک کر اندر کے پران کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - تو انہیں عجیب و غریب آواز سنائی دیتی ہے - اگر اس آواز کی طرف متوجہ ہو جائیں - تو مراقبہ جیسی حالت ہو جاتی ہے - کئی لوگوں کو اندر کے پران کی طرف متوجہ ہونے پر روشنی سی دکھائی دیتی ہے - اس واسطے پران کو दर्शत यज्ञ یعنی درشن کے قابل کہا - پران کے ان چمتکاروں معجزوں کو دیکھ کر یوگی پران کی طاقتوں کی کھوج شروع کرتے ہیں - اور اس پر اپنا اقتدار جمانے کی کوشش کرتے ہیں - اس کو پرانا یام کہتے ہیں - اس طرح عمل کرنے سے ان کو پران پر قابو حاصل ہو جاتا ہے - اور زندگی ان کے بالکل ادھین ہو جاتی ہے -

پران کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کا اشارہ اس منتر میں ہے -

(۱) پران لگاتار اس جسم میں حرکت کرتے رہتے ہیں -

(۲) پرانوں کی یہ ختم نہ ہونے والی حرکت ہی زندگی کا باعث ہے -

(۳) پران اس جسم کی حفاظت کرتا ہے

(۴) پران کی ودیا کے مطابق عمل کرنے سے جسمانی صحت ٹھیک رہتی ہے - بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں - اور جو بیماریاں ہوں وہ دور ہو جاتی ہیں :-

(۵) پران کی ودیا روحانیت کی اونچی منزلوں تک پہنچاتی ہے -

(۶) جسم کی سب حرکات بند ہونے پر بھی پران کا عمل جاری رہتا ہے -

(۷) پران کو قابو میں کرنے سے عجیب و غریب الفاظ سنائی دیتے ہیں - اور روشنی دکھائی دیتی ہے -

نوٹ: بھاشیہ پر نظر ڈالیں - تو (۱) کھیہ ارتھ یہاں ' جیو ' ہے - (۲) پہلے سوکت میں سادھارن

ہفتہ وار

اخبار **آریہ ویر** لاہور

۳۰ ستمبر - سنہ ۱۹۳۷ء

گئو رکھشا کی عملی سکیم

لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ کی سکیم ترک کر دی گئی۔ اس کے متعلق گذشتہ ہفتہ کے آریہ ویر کا ایڈنگ لکھا جاچکا ہے۔ اس آرٹیکل میں آریہ ہندوؤں اور سکھوں کے گئو رکھشا کے بھاؤں کی پرشنسا کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اس پیدا ہوئی جاگرتی سے کام لیا جائے۔ اور گئو رکھشا کے اندولن کو پورے زور سے چلایا جائے۔ اس ضمن میں میں نے اگلے ہفتہ کے پرچہ میں گئو رکھشا کی ایک عملی سکیم پنجاب کے بھائیوں کے سامنے رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ سو اس کے مطابق آج اس آرٹیکل میں بوچڑ خانہ بند ہونے کے بعد پنجاب کے آریہ ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کے کرتویہ کے متعلق لکھتے ہوئے گئو رکھشا کی وہ عملی سکیم پاٹھکوں کے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلی بات گئو رکھشا کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان بھائیوں میں گئو رکھشا کے اقتصادی فوائد کا پرچار کر کے اس کی رکھشا کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کیا جائے۔ اور انہیں گئو رکھشا کے معاملہ میں ساتھی بنایا جائے۔ بوچڑ خانہ اندولن میں مسلمانوں کی میجارٹی نے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا اقتصادی نکتہ خیال سے ساتھ دیا۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ اگر اچھی طرح پرچار کیا جائے۔ تو سب مسلمان بھائی اس سوال پر متفق نہ ہو جائیں۔ اور گئو ہتیا کی لعنت پنجاب سے مٹ نہ جائے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد جب ہندو مسلم اتحاد کی لہر زوروں پر تھی۔ مسلمانوں نے عید پر بھی گئوؤں کی قربانی تک کا احتراز کیا تھا۔ تو یہ فتنہ پھر بند ہو سکتی ہے اور کسی مصنوعی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ اقتصادی فوائد کی بنا پر۔ پنجاب کے کانگرسی لیڈر جنہوں نے بوچڑ خانہ کی پورے زور سے مخالفت کی۔ اس ضمن میں کافی کام کر سکتے ہیں۔

اسکے بعد آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا گئو رکھشا کے سمبندھ میں اپنا ذاتی کرتویہ ہی یہ ہے کہ ہر ایک آریہ ہندو اور سکھ اپنے گھروں میں گئو ضرور رکھنے کا فیصلہ کرے۔ گئو رکھشا کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے۔ آریہ ویر کے اس سال کے کرشن نمبر میں راجپوت رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے پنڈت گورودت جی کے یہ شبد لکھے تھے کہ "آریہ گھرانہ وہ ہے۔ جس کے گھر میں ایک گئو پالی جائے۔ اور اس آریہ پریوار کے لئے دودھ۔ دہی۔ مکھن آدی کے ساتھ ہون یگیہ میں جو نیت کرم ہے۔ گھر کی گائے کے مکھن کو بنا کر شدھ گھی تیار ڈالا جائے۔" گائے کا دودھ۔ دہی۔ مکھن اور گھی بہترین غذا ہیں۔ یگیہ میں گائے کا گھی ڈالنے کا ہی ودھان ہے۔ مگر آج یگیہ کے لئے گئو کا خالص گھی نہیں ملتا۔ اگر گئوئیں گھروں میں ہوں۔ تو ایسا کیوں ہو۔ بھگوان کرشن گئو پال تھے۔ خود گئوئیں چراتے تھے۔ مگر آج ان کے نام لیوا ہندو گھروں میں گئوئیں رکھنے سے عار سمجھتے ہیں۔ سکھ گوروؤں نے گئو رکھشا پر بڑا زور دیا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے تو گئو گھات کا مٹانا اپنا ایک ادیش بتایا۔ ایسی حالت میں آریہ ہندو و سکھ اگر گئو پالن کرنا کتنا اہم کرتویہ ہے۔ یہ وہ خود اچھی طرح سوچ سکتے ہیں۔ بوچڑ خانہ یا دوسری کی گئی گئو ہتیا کی مخالفت کرنے ماتر سے گئو رکھشا نہیں ہو جائے گی۔ اس کے لئے ہمیں ساتھ ہی خود گھروں میں گئوؤں کو رکھ کر گئوؤں کی پالنا کرنی ہوگی۔ اس سے جہاں گئو رکھشا ہوگی۔ وہاں ہمیں اور ہمارے بچوں کو گئو کا شدھ۔ پوتر امرت سمان دودھ۔ دہی۔ چھاچھ ملے گی۔ آج نقلی بناسپتی گھی اور چربی ملے گھی ہماری صحتوں کا ناش کر رہے ہیں بازار کے پانی ملے بکٹیریا کے جرموں سے پُر دودھ کو پی کر ہم فائدہ کی بجائے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ایک ایک گئو گھر میں رکھنے سے یہ سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ اور جو خرچ دیہات میں تو کیا شہروں میں بھی ایک گئو کے رکھنے پر ہوگا۔ وہ اس خرچ سے جو بازار سے دودھ۔ دہی گھی پر ہوتا ہے۔ کم ہوگا۔ بس یہ تو "آم کے آم گٹھلیوں کے دام" اور "ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ چوکھا" کے مصداق ہے۔ جس چیز میں مالی فائدہ بھی ہو۔ اپنی۔ پریوار اور بال بچوں کی صحت کے لئے بھی مفید ہو۔ اور گئو رکھشا بھی ہو۔ اسے کرنے سے کسی کو بھی عار نہ ہونا چاہیئے۔ مجھے پورا وشواش ہے کہ آریہ۔ ہندو اور سکھ ماتا اس طرف خاص توجہ دیں گے۔ اور اپنے اپنے گھروں میں زیادہ نہیں تو ایک گئو رکھ کر گئو رکھشا کا عملی کام کریں گے۔ کوئی بھی آریہ ہندو۔ سکھ گھر ایسا نہ ہونا چاہیئے جس میں گئو نہ ہو۔

تیسری بات پنجاب میں گئو رکھشا کا کام مجموعی طور پر کرنے کے لئے یہ ہے کہ پنجاب میں گئو رکھشا کے لئے لمیٹڈ کمپنیاں بنائی جائیں۔ پچھلے ہفتہ جس سکیم کا میں نے ذکر کیا تھا۔ وہ یہ لمیٹڈ کمپنیوں کی سکیم ہے۔ اس سکیم پر عملدرآمد کرنے سے جہاں پنجاب میں گئو رکھشا کا سوال حل ہو جائیگا۔ شہروں اور قصبوں میں خالص دودھ اور گھی مل سکے گا۔ کسانوں کو اچھے سے اچھے بیل کھیتی کے لئے مل سکیں گے۔ وہاں سینکڑوں بیکار نوجوانوں کو کام مل جائیگا اور روپیہ لگانے والی کمپنیوں کے حصہ داروں کو بھی کافی منافع ہوگا۔ سو وہ سکیم یہ ہے۔ کہ پنجاب میں ۵۰ لاکھ روپیہ کی لمیٹڈ کمپنی یا کمپنیاں بنائی جاویں جن میں سے لاہور میں دس لاکھ روپیہ کی کمپنی ہو۔ پانچ کمشنریوں کے دار الخلافوں میں ۵-۵ لاکھ کی اور ہر ایک ضلع میں ایک ایک لاکھ کی کمپنیاں بنائی جائیں۔ ان لمیٹڈ کمپنیوں کے دوارا ڈیری فارم کے ڈھنگ پر گئوؤں کو رکھا جاوے۔ اور ان کا دودھ اور مکھن بیچا جائے۔ ان کمپنیوں کا دودھ اور مکھن خالص ہونے سے بازار کے دودھ اور گھی سے مہنگا بھی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جائیگا۔ اور یقیناً یہ کمپنیاں بھاری منافع میں رہیں گی۔ کمپنیوں کے حصہ داروں کو سالانہ منافع کا روپیہ آج کل کے سود کے گھٹے ہوئے ریٹ سے بہت زیادہ ملے گا۔ کمپنیوں کے پاس کافی روپیہ ہونے کے کارن وہ گئوؤں کے چرنے کے لئے چراگاہیں خرید سکتی ہیں۔ شہروں کے باہر کھلی ہوا میں مکان بنا کر گئوؤں کو رکھ سکتی ہیں۔ گئوؤں کا دودھ اچھی طرح پالن پوشن سے بڑھایا جا سکتا ہے۔ امریکہ آدی میں عام گئوئیں ہیں جو پچیس پچیس سیر دودھ دیتی ہیں۔ یہاں بھی یہ ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ ایسی لمیٹڈ کمپنیاں بنا کر کام شروع کیا جائے۔ پنجاب کے آریہ۔ ہندو۔ سکھ لیڈروں کو اس سکیم پر غور کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بات بالکل معمولی ہے۔ ۵۰ لاکھ روپیہ پنجاب کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کے لئے کوئی چیز نہیں۔ بوچڑ خانہ کی ایجیٹیشن شروع ہوئی تھی۔ اس کے بند ہونے پر وائسرائے کے اعلان کے مطابق گورنمنٹ کا ۵ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ اور اگر بوچڑ خانہ بند نہ ہوتا۔ آریہ ہندوؤں سکھوں کا ۵۰ لاکھ تو چیز ہی کیا ہے۔ نہ معلوم کتنا بھاری نقصان ہوتا۔ اور کتنی قربانیاں دینی پڑتیں۔ جس کے بعد گئو رکھشا کے عملی کام کے لئے پنجاب کے آریہ۔ ہندو۔ سکھ پچاس لاکھ روپیہ تو خوشی سے دان دے سکتے ہیں۔ مگر یہاں تو دان کا سوال نہیں۔ نفع کا سودا ہے۔ پنجاب میں آریوں ہندوؤں۔ سکھوں کے بنک اور لمیٹڈ کمپنیاں کروڑوں روپیوں کی چل رہی ہیں

پیغامِ عمل

(از قلم مہاشہ وید پرکاش جی ویدؔ شادیوال ضلع گجرات)

اٹھو آریو! جے رشی کی بلاؤ — رشی مشن کو پورا کر کے دکھاؤ
جہاں بھر میں ویدوں کا ڈنکا بجاؤ — بلند اوم کا جھنڈا ہر جا اڑاؤ
یتیموں اچھوتوں کو اوپر اٹھاؤ — جدھر جاؤ الفت کے دریا بہاؤ
نہ الٹائے وعدہ سے ہرگز ڈرو تم — کہو جو زباں سے وہ کر کے دکھاؤ
جہالت میں ہی پھنستے ہیں جو بھی — انہیں تم صداقت کا رستہ دکھا دو
ڈر دشت اگر جان جاتی ہے جائے — سچائی کے رستے پہ تم چلتے جاؤ
اگر چاہتے ہو رہے قوم زندہ — تو ویدوں کا پیغام گھر گھر سناؤ

دکھایا تھا جو راستہ مہرشی نے

چلو ویدؔ اس پر جہاں کو چلاؤ

دو لاکھ روپیہ کی کمپنیاں چلانا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ضرورت صرف ان کے توجہ دینے کی ہے۔ میں اس سکیم کو آریہ ہندو سکھ لیڈروں کے سامنے رکھتا ہوا پوری آشا کرتا ہوں کہ ضرور اس سکیم کو ہاتھ میں لیکر اسے عملی صورت دیں گے۔ پنجاب کے آریہ ہندو سکھ اخبارات کو بھی اس ضمن میں آندولن کرنا چاہیئے۔ اور عام جنتا میں اس سکیم کے لئے بھاؤ پیدا کرنے چاہئیں۔ یہ سکیم ایسی ہے کہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہوگا۔ جو بھی سے گا بانی ہی حامی نہیں ہوگا بلکہ کمپنیوں کے حصے خرید کے عملی حامی بننے کے لئے بھی فوراً تیار ہو جائیگا۔ کمپنیوں کے حصے ان کی قائمی کے بعد فی الفور بک جائیں گے اور وہ بڑی کامیابی کے ساتھ چلنی شروع ہو جائیں گی۔ پرماتما کرے۔ یہ سکیم پنجاب کے آریہ ہندو سکھ لیڈروں اور گئو رکھشا کے لئے سچا پریم رکھنے والے ویروں کے دلوں میں اسے عملی روپ دینے کے بھاؤ پیدا کر سکے۔ اور پنجاب میں گئو رکھشا کے لئے یہ کمپنیاں جلد ہی بنی ہوئی نظر آدیں۔

(مہر چند شرما)

مہاراجہ جموں و کشمیر کو مبارک باد

سری نگر سے دل خوش کُن خبر آئی ہے۔ کہ مہاراجہ جموں و کشمیر کی طرف سے شاہی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ریاست کے گئو کشی کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ رنبیر پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۸ ویسے ہی قائم ہے۔ ہائیکورٹ کو قانون میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ہائیکورٹ کا فیصلہ اس مقدمہ کا خود ہائیکورٹ یا دوسری عدالتوں میں بطور رولنگ استعمال نہ ہوگا۔ جموں ایجیٹیشن سری نگر ایجیٹیشن کے تمام قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اُن کے جرمانے معاف کر دیئے گئے ہیں۔ جو پابندیاں کسی پر تھیں وُہ بھی معاف کر دی ہیں۔ اور جو مقدمات ابھی عدالتوں میں ہیں واپس لے لئے گئے ہیں۔

ہم اس شاہی اعلان کے لئے اگرچہ یہ دیر سے ہوا ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر کو مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس طرح سے سارے جھگڑے کو نپٹا دیا ہے۔

بابا کھڑک سنگھ کی سزایابی

بابا کھڑک سنگھ جی کو ہوشیارپور کی عدالت سے ... سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ بابا جی کی گرفتاری پر ہی سکھوں میں ہیجان برپا تھا۔ ناراضگی اور بھی بڑھ جائے گی جس کی موجودگی میں سر سندر سنگھ مجیٹھیہ اور ان کی یونینسٹ وزارت کو سہیوگ دینا مشکل ہو جائے گا۔ سنا جا رہا ہے۔ کہ سر سندر سنگھ کو استعفیٰ دینے کے لئے زور ڈالا جا رہا ہے۔ اور وہ خود بھی اسکے متعلق غور کر رہے ہیں۔ بہرحال بابا جی کی گرفتاری اور سزایابی سے یونینسٹ گورنمنٹ کے خلاف سکھوں میں جذبات بہت بڑھ جائینگے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکھوں و کانگریسیوں کی گرفتاریوں کا جو سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اُس سے اس کی مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا۔ سر سکندر حیات کو اسکا خیال رکھنا چاہیئے۔

شریمان ماسٹر آتمارام جی کے سپتر کا وواہ

آریہ سماج کے پرسدھ نیتا راجیہ رتن شری ماسٹر آتمارام جی کے سپتر شری پرتاپ چندر جی کا شبھ وواہ آریہ میرج ایکٹ کے انوسار جات پات توڑ کر رائے صاحب ملک بسنت لال جی کپور کی سپتری کماری سرلا دیوی بی۔ اے سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ماسٹر جی صحت کی کمزوری کے باعث بڑودہ کے لمبے سفر کا کشٹ سہارنے میں اسمرتھ ہونے کے کارن خود نہیں تشریف لائے تھے۔ اُن کے سپتر شانتی پریہ جی۔ آنند پریہ جی۔ مہندر چندر جی اور شری پُت کنور چاند کرن شاردا جی آدی مہانو بھاؤ پدھارے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ برات میں امرتسر سے پنڈت جگن ناتھ جی نرکت رتن۔ مولانا ثناء الله صاحب وغیرہ کئی مہانو بھاؤ۔ اور لاہور سے پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ ایڈیٹر آریہ ویر۔ شری ہنس جی ایڈیٹر پرکاش۔ اور کئی مہانو بھاؤ سملت ہوئے۔ برات کے سواگت کے لئے شہر کے معززین کی کافی تعداد موجود تھی۔ وواہ پورن ویدک ریتی سے ہُوا۔ مہاتما ہنسراج جی خاص طور پر آشیرواد دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ڈہائی سو روپیہ ور پکش کی طرف سے دان دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل بعد میں دی جائے گی۔ ہم اس شبھ اوسر پر شری پوجیہ ماسٹر آتمارام جی کو ہاردک ودھائی دیتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ یہ جوڑا پھولے پھلے اور آریہ سماج کی زیادہ سے زیادہ سیوا کر سکے۔

آریہ ویر لاہور کا شاندار رشی نمبر

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر اس سال خاص تیاری سے نکالا جا رہا ہے۔ اور پچھلے سب نمبروں سے بڑھ چڑھ کر شاندار اور رشی اُتسو میں پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے بہترین بھینٹ ہوگی۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کے زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ قیمت فی پرچہ دو آنہ۔ شاندار۔ ضخیم۔ سہ رنگی اور دیگر تصاویر سے مزین رشی نمبر کی صرف اس لئے رکھی گئی ہے۔ تاکہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کا خوب پرچار کر سکیں۔ مضامین و نظمیں سب رشی دیانند کے سمبندھ میں ہوں گی۔ رشی دیانند کے متعلق جہاں آریہ سماج کے پرانے بزرگوں لیڈروں ودوانوں اور لیکھکوں کے لیکھ اور چیدہ آریہ شعرا کی نظمیں اس نمبر میں ہوں گی۔ وہاں مشہور کانگریسی لیڈر سناتن دھرمیوں۔ سکھوں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں کے رشی دیانند کے سمبندھ میں لیکھ دیئے جاوینگے۔ اس نمبر کو پڑھنے سے دل پر رشی دیانند اور ان کے ویدک مشن سدھانتوں کا سکہ بیٹھے بغیر نہیں رہیگا۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کا زیادہ سے زیادہ پرچار کرکے اپنا کرتویہ پالن کریں۔

لیکھک مہانو بھاؤں اور شعرا سے نویدن

رشی نمبر کے لیکھوں اور نظموں کے لئے چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں۔ لیکن ممکن ہے کسی سجن کے پاس چٹھی جانے سے رہ جائے۔ اس لئے ہم اس نوٹ دوارا لیکھک مہانو بھاؤں اور شعرا سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وُہ رشی دیانند کے متعلق اپنے اپنے لیکھ نظمیں لکھ کر جلد بھیجدیویں۔

غیر آریہ سماجی مہانو بھاؤں سے خصوصاً وشیش نویدن ہے۔ کہ وہ ضرور رشی دیانند کے متعلق لیکھ بھیجکر ہمیں مشکور فرماویں۔ ہم اس نمبر کو رشی دیانند کے سمبندھ میں لیکھوں کے اپورو سنگرہ کے روپ میں نکالنا چاہتے ہیں۔ ہمیں پوری آشا ہے۔ لیکھک مہانو بھاؤ اور شعرا اس میں ہمیں پورا سہیوگ دیں گے۔

رسالہ مستانہ جوگی کی سلور جوبلی

رسالہ مستانہ جوگی جو کہ رائے صاحب صوفی لچھمن پرشاد جی کی زیر ادارت ۲۵ سال سے نکل رہا ہے۔ سلور جوبلی یکم نومبر ۳۷ء کو منائی جائے گی۔ رسالہ مذکور کے متعلق پنجاب کے اردو رسالوں میں خاص نمایاں پوزیشن رکھتا ہے۔ صوفی صاحب کا کہنا ہے کہ جوگی مستانہ جی کی زندگی میں یہ کبھی لیٹ نہیں ہوا۔ اور کوئی اخلاق سوز اشتہار آج تک نہیں چھپا۔ رسالہ کی پالیسی جملہ مذاہب میں اتحاد کرانا ہے۔ ہم صوفی صاحب کو اس تقریب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

لاہور ہائیکورٹ کے ججوں کی واپسی

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ مسٹر ڈگلس ینگ چیف جسٹس مسٹر جسٹس منرو اور مسٹر جسٹس سکیمپ آف لاہور ہائیکورٹ آج صبح یورپ سے واپس آ گئے ہیں۔

ریویوز

ویدانت درشن اردو

سوامی درشنانند جی کا ویدانت درشن کا اُردو ترجمہ آریہ جگت میں کافی دکھیات ہو چکا ہے۔ اس میں ویدانت جیسے مشکل مضمون کو اتنا سرل کیا گیا ہے۔ کہ معمولی اردو لکھا پڑھا آدمی سمجھ سکتا ہے۔ اس کتاب کی قیمت عہ۱۲ تھی۔ اب آریہ پستکالیہ لاہور نے اس کا نیا ایڈیشن عہ قیمت کا چھاپا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی۔ عہ۱۲ کے ایڈیشن سے اچھی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ آریہ پستکالیہ۔ انارکلی لاہور

"ینگ موہیال" لاہور

یہ رسالہ گذشتہ چند ماہ سے چودھری چونی لال دت سنت نگر لاہور کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔ گو اسکا تعلق موہیال جماعت سے ہے لیکن عام دلچسپی کا میٹر بھی کافی ہوتا ہے۔ بڑی قابلیت سے ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ سالانہ چندہ عہ (دو روپیہ) نمونہ مفت

ملنے کا پتہ:۔ مینجر ینگ موہیال سنت نگر لاہور

بھگوت گیتا منظوم

بھگوت گیتا کا یہ منظوم ترجمہ شریمان سودیش کمار ہستی بی۔ اے کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ ہستی صاحب کی نظمیں اخبارات اور رسالوں میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپکے کلام میں خاص زور ہے۔ اور اسکا ثبوت اس منظوم گیتا کے ترجمہ میں ملتا ہے۔ طرزِ تحریر نہایت آسان اور عام فہم ہے۔ کتاب کے دیباچہ میں جو شری پنڈت دتستہ پرشاد فدا نے لکھا ہے۔ کتاب کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ قیمت فی کاپی ۱۲ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ گیتا پستکالیہ۔ گلی چڑیماراں لاہور۔

سجن سُرمہ

مہاشہ دُلی رام بنگہ ضلع جالندھر نے اپنے تیار کردہ سجن سرمہ کی ایک شیشی ہمارے پاس برائے ریویو بھیجی ہے۔ یہ سرمہ تانبا جست سونا اور کالا سُرمہ شدھ کرکے اور بہت سی چیزیں ملا کر تیار کیا گیا ہے۔ آنکھوں کی بیماریوں دھند غبار۔ خارش۔ کمزوری نظر کے لئے عموماً اور لڑکوں کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ (دو روپیہ) نمونہ چار آنے

ملنے کا پتہ:۔ مہاشہ دُلی رام بنگہ۔ ضلع جالندھر

آریہ سماج کی خصوصیّات

(لیکھک شری مہان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

دنیا کے مذاہب نے انسانی دماغ کو خاص عقاید اور خاص پابندیوں میں جکڑ رکھا ہے جسے انگریزی میں تھیالوجی کہتے ہیں۔ اس لئے اہل دماغ اور روشن خیال لوگ اپنے اپنے مذہب کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتے رہتے ہیں۔ اور ان میں مختلف تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح مذہب میں تبدیلی آتی رہی ہے۔ اور اصلاح کا ہمیشہ دور دورہ جاری رہتا ہے۔ اکثر اسی کارن مذہب مختلف عقیدوں کے لوگوں کے کارن کئی حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اگر اسلام یہودی اور عیسائی مذاہب کی تواریخ کو پڑھیں۔ تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ ایک ایک صدی میں کتنی اہم تبدیلیاں وقوع میں آئیں۔ اور مختلف مفسروں نے مختلف زبانوں میں کس طرح مذہبی عقائد کو متزلزل کر دیا۔ اور ان کے نئے نئے معنی اور تاویلات کر دیں۔ اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ مثلاً زمانہ حال کی سائنس کی روشنی کو دیکھ کر اب اسلام کے علماء جنت اور دوزخ کے معنی بالکل بدل رہے ہیں۔ اور ان کو انسان کی روحانی حالت کے نام سے بتلاتے ہیں۔ اور ان کی اشیاء اور نعمتوں کو استعارہ کی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہی حالت اب عیسائی مذہب کی ہو رہی ہے۔ میرا مطلب اس مثال دینے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے مذاہب نے انسانی دماغ پر تالا لگانا چاہا۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اگر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ تو ایشور کا گیان مکمل اور ستیہ ہونا چاہیئے۔ اور جو چیز مکمل ہے اس میں تنسیخ و تبدیلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ چاہے دنیا کتنی ترقی کر لے۔ وہ اور وہ ہمیشہ جاری رہیں گے۔ جیسے علم نصف النہار پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگ جائے۔ جس طرح دنیاوی اشیاء میں خدا کی ہر ایک چیز عطا کردہ مکمل سچائی کے مطابق ہے۔ سورج چاند اور دیگر اشیاء کو دیکھ لیجئے۔ کسی خاص چیز کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ یہی حالت مذہبی دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب متضاد خیالات کا مجموعہ ہیں۔ بلکہ ایک عقائد پر کبھی قائم نہ رہے۔ جب مذہبی دنیا میں اس قسم کی ہلچل پیدا ہو رہی تھی۔ تو سوامی دیانند کا ظہور ہوا۔ انہوں نے نہ کوئی نیا مذہب نکالا۔ نہ نئی بات بتائی۔ بلکہ ان کا پیغام صرف یہ تھا۔ کہ ایشور سمپورن ہے۔ اس کا گیان سمپورن ہے۔ اس کی پیدا کردہ اشیاء سمپورن ہیں۔ انسان کو پرماتما نے دماغ دیا ہے۔ اسے چاہیئے سے کام میں لاوے۔ یہ استعمال کرنے کے لئے دیا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنے خیالات کو آزادانہ طور پر ظاہر کر سکے۔ اور ان سے پورا فائدہ اٹھا سکے۔ اس لئے انہوں نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام آریہ سماج رکھا۔ اور اس کے اصول بھی اسی بنیاد پر رکھے گئے۔ جس میں نہ دماغ کو تالا لگایا جائے۔ نہ کسی شخص کی غلامی کی جائے۔ اور نہ کوئی دنیاوی پابندی اور قید لگائی جاوے۔ آریہ سماج کے اصول کیا ہیں انسانی زندگی کو مکمل بنانے کا ذریعہ ہیں۔ سب سے بڑی خوبی آریہ سماج کے نیموں میں یہ ہے۔ کہ ان کا اپدیش مثبت میں ہے۔ باقی مذاہب کے اصول نفی پر حاوی ہیں۔ اور یہ قدرتی اصول ہیں۔ مثلاً اگر کسی بچے کو کسی کام کے کرنے سے منع کیا جاوے۔ تو اس کا دل خواہ مخواہ اس کام کرنے کی طرف راغب ہوتا۔ لیکن قرآن۔ انجیل کے اصول نفی سے شروع ہوتے ہیں۔ مثلاً تو چوری مت کرنا۔ تو جھوٹ مت بول تو زنا مت کر۔ یہ وہ اپدیش ہیں۔ جو خدا نے انسان کو موسیٰ کے ذریعے دیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انسان نے پہلے خدا کی نافرمانی کی۔ اور منع کئے ہوئے درخت کا پھل کھایا۔ مگر آریہ سماج کے اصولوں میں نفی کی تعلیم کہیں بھی نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قدرتی اور انسان کے قبول کرنے کے لئے طبعی ہیں۔ اب لیجئے ایک ایک اصول کو۔

انسان کو پرماتما کی طرف سے گیان کی ضرورت ہے دوسرے مذاہب کے اصولوں میں ایشور کی طرف سے گیان کی ہدایت نہیں ہے۔ آریہ سماج کا پہلا اصول سب ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ ان سب ستیہ ودیاؤں کا آدی مول پرمیشور ہے" گویا آریہ سماج کے نیم کے مطابق انسان کے لئے سب سے ضروری چیز ودیا گیان ہے۔ یہ خوبی اور کسی مذہبی کتاب کے نیموں میں نہیں پائی جاتی۔ گویا انسانی زندگی کا مقصد جو پرماتما نے انسان کو اشرف المخلوقات بنانے میں ظاہر کیا ہے۔ وہ گیان کی پراپتی ہے۔ اور یہی آریہ سماج کا پہلا اصول ہے۔ آریہ سماج منش کو منش بناتا ہے۔ مکمل ہمیشہ ودیا سے بنتا ہے۔ پہلے نیم میں ہر پرکار کی ستیہ ودیا کا ذکر آتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ مادی۔ روحانی۔ ایشوری ہر ایک طرح کی ودیا دھرم کا ضروری جزو ہے۔ جو ایک تنکے سے لیکر پہاڑ تک گیان پراپت کرتا ہے۔ لیکن باقی مذاہب میں علم کو دخل نہیں ہے۔

دوسرا نیم۔ ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار سرو شکتی مان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر۔ سرشٹی کرتا ہے۔ اس کی ہی اپاسنا کرنی چاہیئے۔ جو یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے آٹھویں منتر کا ترجمہ ہے۔ جس میں ایشور کا سروپ بتایا گیا ہے۔ دوسرے مذاہب میں ایشور کا سروپ اپنے خیالات کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ اور اس کے گنوں کو بھی اپنی ضرورت کے مطابق بتایا ہے۔ مذہبی کتب میں ایشور کے مکمل گنوں کا ورنن کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔ قرآن میں خدا کو صرف رحمان اور رحیم کہا گیا ہے۔ باقی اس کی کسی قسم کی صفت کا ذکر نہیں۔ بائیبل میں جہاں اسے پریم مجسم کہا گیا ہے۔ وہاں کینہ ور۔ انتقام کش اور جابر بھی کہا ہے۔ مگر آریہ سماج کے دوسرے نیم میں ایشور کے گن ایسی خوبی اور وضاحت سے مکمل طور پر بتلائے گئے ہیں۔ کہ اس کی تمام صفات کو بمنزلہ کوزے میں دریا کو بند کر کے درج کیا گیا ہے۔

پہلی صفت سچدانند بتائی گئی ہے۔ جس کے معنی تغیر و تبدل حیات کے معنی ذی الحواس۔ ذکی اور ہر ایک کام کو نیم کے مطابق کرنے والے۔ راحت ابدی۔ سرور کل۔ بس اس کی صفات اتنی بسیط اور مکمل ہیں۔ کہ انسانی زندگی کے لئے اس سے کافی سبق مل سکتا ہے۔ ایسے ہی اس کی دیگر صفات مثلاً نراکار (غیر مجسم) ایسی اعلیٰ ہے۔ کہ اسے کسی اور مذہب والے نے بیان کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ ہر ایک مذہب والے نے اس کا سروپ انسانی شکل کا تصور کیا ہے جیسے کہ توریت میں اسے باغ میں سیر کرتا ہوا وغیرہ بیان کیا ہے۔ انجیل میں پانچویں آسمان۔ قرآن میں ساتویں آسمان کے تخت پر جلوہ افروز بتایا ہے۔ سناتن دھرمیوں نے اسے کشیر ساگر میں لا بٹھایا۔ اور اوتار لے کر مجسم ٹھہرایا۔ وغیرہ بیان کیا۔ گویا ایشور کے سروپ کو ان مذاہب والے ذرا بھی نہیں سمجھا۔ اس لئے اپنے خیال کے مطابق محدود طاقت بنا دیا۔ مگر اسے آریہ سماج کے نیموں میں۔۔۔۔ ایک لامحدود طاقت جو ہر جگہ موجود ہے۔ ظاہر کیا ہے۔ ایشور کی صفات دوسرے نیم میں درج ہیں۔ اس کی ایک ایک قسم کی خواص کو ظاہر کیا گیا ہے جسے انسان کی بیرونی طاقتیں یعنی اندریاں محسوس نہیں کر سکتیں۔ بس ایشور کی خواص کو جاننے کے لئے صرف روح ہی محسوس کر سکتی ہے۔ اس لئے ایک شاعر نے کہا ہے کہ

گوش بند و چشم بند و لب ببند

گر نہ بینی سر حق بر من بخند

جس کے معنی ہیں۔ کہ ایشور کو دیکھنے کے لئے ہماری آنکھ۔ کان اور دیگر حواس کام نہیں کر سکتے ان کے بند کرنے سے ہی نور دیکھ سکتے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے دو نیم میں ایشور کے گن اور خواص کا ذکر ہے۔ اور تیسرے نیم میں بذریعہ تعلیم اور سننے کے ان سے لابھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ انسان کے لئے کسی چیز کا گیان ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے لابھ اٹھانا ضروری ہے۔ مثلاً کونین کا یہ گیان کہ بخار کو دور کرتی ہے۔ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر اسے بچاؤ کے موقعہ پر استعمال میں نہ لادیں۔ اس لئے آریہ سماج کے پہلے دو نیموں میں روحانیت کا علم گویا خداشناسی اور وصال خدا کی تعلیم ہے۔

دنیا کے تمام مذاہب نے بنیادی اصول ایمان یعنی اندھا دھند وشواش کو بنایا ہے۔ اس لئے انسانی ترقی کو مذاہب نے روک دیا ہے اگر یورپ کے لوگ عیسائی مذاہب کی باتوں پر اپنے کو محدود رکھتے۔ تو آج سائنس کی اتنی ترقی دنیا میں کبھی نمودار نہ ہوتی۔ اس لئے آریہ سماج کا چوتھا نیم انسان کو ہر قسم کی غلامی کیا دماغی کیا مجلسی کیا اخلاقی سے آزاد کراتا ہے۔ بلکہ ببانگ دہل پکار کر کہتا ہے۔ کہ ستیہ کے گرہن کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ دوسرے مذہب ستیہ کو وہ درجہ نہیں دیتے جو ایمان کو دیتے ہیں۔ اس لئے چاہے ان کے عقائد۔ ان کے مذہب کی باتیں علم اخلاق سچائی کے خلاف کیوں نہ ہوں۔ وہ ان پر ڈٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کا یہ نیم دماغی غلامی سے چھڑا کر دماغی کرہ ہوائی میں لے جاتا ہے۔ کہ سچائی ہماری زندگی کا ادیش ہے دنیا کے مذاہب نے انسان کو ایشور پرستی کی بجائے مردم پرستی کے گڑھے میں لا پھینکا۔ کہ اب اس سے نکلنا دشوار ہے۔ اس پر ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ کہ ایک شخص خواب میں آسمان کی سیر کر گیا۔ وہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ آدمی پالکی میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور کروڑوں آدمی اس کے پیچھے باجے بجاتے ہوئے اس کا جلوس نکالے جا رہے ہیں دوسری جگہ اس نے ایک اور آدمی کو دیکھا۔ کہ جو ہاتھی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور کروڑوں آدمی اس کے آگے سر جھکائے اور پوجا کرنے والے اس کے سامنے موجود ہیں۔ ایسا ہی آگے چل کر اس نے ایک اور آدمی کی سلامی دیکھی۔ جس کے پیروکار کروڑوں موجود ہیں۔ ایسے کئی جلوس کر وفر کے ساتھ دیکھتا ہوا آگے بڑھا۔ ایک جھونپڑی کے پاس پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک پرجلال ہستی تنہا بیٹھی ہوئی ہے۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا۔ کہ یہ جلوس اور سواریاں حضرت محمد حضرت عیسیٰ اور مہاتما گوتم کی تھیں۔ لوگ ان کے پیچھے جا رہے ہیں۔ اور پرماتما بیچارا تن تنہا اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔ میرا مطلب اس کہانی سے یہ ہے۔ کہ دنیوی مذاہب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو خدا سے بڑھ کر درجہ دیا۔ یا ان کے بانیوں نے اپنی شخصیت کو خدا سے بھی اونچا بنا دیا۔ مگر آریہ سماج کے چوتھے نیم میں یہ خوبی ہے۔ کہ یہاں کسی شخصیت مذہبی کتاب یا شخصیت کو فضیلت یا خصوصیت نہیں دیتی۔ انسانی زندگی کی تکمیل کے لئے صرف ستیہ کو ہی کسوٹی پر پرکھا گیا ہے۔ بس یہ آریہ سماج کے چوتھے

نیم کی خوبی ہے۔ کہ یہاں برہما سے لے کر چیونٹی اور مہر شی دیانند تک دونوں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ نہ کہ ان کی شخصیت کو۔ نہیں مذہب میں کوئی درجہ دینا ایشور کے ساتھ کسی نہ کسی نوعیت میں ملانا ہے۔ پس آریہ سماج کا چوتھا نیم انسان کو دماغی طور پر آزاد اور ترقی دینے والا اور تعصب اور یکطرفہ رائے سے مبرا کرتا ہے۔

اور کھلم کھلا اعلان کرتا ہے۔ کہ جہاں سے بھی سچائی ملے گرہن کرو۔ یہ خوبی دنیا کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

آریہ سماج کا پانچواں اور ساتواں نیم انسانی زندگی کی مجلسی اور طرز معاشرت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کام کو سوچ وچار کر دھرم انوسار کرنا اور ہر ایک سے اس کی حسب حیثیت دیانت برتاؤ کرنا۔ اگر ان دونوں نیموں پر عمل کیا جاوے تو انسان دنیا میں با امن اور شانتی سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ سوشلزم اور بولشوزم کے فیل ہو جانے کے سب سے بڑے باعث یہی ہیں۔ کہ انہوں نے مساوات کے مقصد کو نہیں سمجھا۔ ایک ویدک دھرم ہی ہے۔ جو مساوات کو سائنٹیفک طریقہ سے حل کرتا ہے۔ دنیا میں یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ دنیا کے تمام لوگ ایک ہی سطح پر لائے جا سکیں کیونکہ قدرت نے ہمارے گذشتہ جنم کے اور موجودہ سنسکاروں کے باعث ہماری طبیعتوں خصلتوں لیاقتوں۔ اور سرشت میں اختلاف ڈالا ہے۔ اور اختلاف ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس لئے اس کا حل صرف ویدک سدھانت ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ دو نیم قدرتی طور پر سوسائٹی میں امن و امان اور شانتی قائم رکھنے کے سادھن ہیں۔

آریہ سماج کا چھٹا نیم یہ ایسا عجیب۔ ازبحث اور خصوصیت والا ہے۔ جو کسی اور سوسائٹی میں نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک سوسائٹی کو اپنے ہم خیال اور ہم ملت کے ساتھ رعایت اور امداد کی تلقین دی گئی ہے۔ جیسے مسلمان "مسلمان (مومن) کی امداد کرنا اپنا فرض اور ثواب سمجھتا ہے۔ غیر مومن کافر کی مدد کے لئے اس کے مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایسے ہی عیسائی مذہب اپنے عیسائی بھائیوں کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ غیر عیسائیوں کو جانگلی کہتا۔ ان کی کتب میں آتا ہے مگر ایک ویدک دھرم ہی ہے۔ جو چھٹے نیم انوسار سنسار کا اپکار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ سنسار کے اپکار میں نہ صرف ہم مذہب و ملت کے بنی نوع انسان ہی آتے ہیں۔ بلکہ تمام ذی روح جاندار بھی شامل ہیں۔ جہاں باقی تمام مذاہب میں جانداروں کو مار کر کھانا جائز ہے۔ ان کی قربانی خدا کے نام پر دی جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اس کے چھٹے نیم کے مطابق نہ جانداروں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ بلکہ ان کی پرورش کرنا ہمارے

روزانہ فرائض میں داخل ہے۔ اور اس کو بلی ویشو یگیہ کہتے ہیں۔ اور دیگر انسانوں کی پرورش کرنے کو اتتھی اور پتری یگیہ کہتے ہیں۔ اس کی تلقین اور تعلیم عملی طور پر آپ کو کسی مذہب میں نہ ملے گی۔ سنسار کے اپکار میں نہ صرف دوسروں کی بہبودی شامل ہے۔ بلکہ سب سے مقدم اپنی جسمانی حالت کو مضبوط کرنا ہے۔ اس لئے چھٹے نیم میں اپکار کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ جسمانی، روحانی اور مجلسی ترقی کرنا۔ گویا جسمانی صحت اور حفاظت کو سب سے زیادہ مقدم فرض رکھا گیا ہے۔ جب ہر ایک انسان اپنی جسمانی حالت کو اچھا رکھے گا۔ تو یہ صرف اس کے اپنے لئے مفید ہے۔ بلکہ اس میں سنسار کا اپکار بھی شامل ہے۔ کیونکہ مختلف افراد کے مجموعے کا نام ہی تو قوم اور بنی نوع انسان ہے اور بنا حفظ صحت کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

اس لئے اسے مقدم ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اپنشدوں میں یہاں تک آیا ہے۔ کہ کمزور آدمی ایشور کو نہیں پا سکتا۔ جسمانی نشوونما کے بعد دوسرا درجہ روحانی ترقی کو دیا گیا ہے۔ یعنی جن کا سداچار اور جیون بہت اعلیٰ ہے۔ وہ نہ صرف اپنی انتی کر سکتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کی زندگیوں کی بھی کایا پلٹ سکتے ہیں۔ ایسا ہی تیسرا درجہ سماجک انتی کو دیا گیا ہے۔ جو وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کا اپنا جسم اور اخلاق مضبوط ہے۔ پس سنسار میں اپنی انتی تین قسم (جسمانی۔ روحانی۔ مجلسی) کی شامل ہے۔ جو لوگ اپنی انتی کا خیال نہ کرتے ہوئے صرف دوسروں کی بھلائی میں لگ جاتے ہیں۔ وہ ناکامیاب ہوتے ہیں۔ اس لئے انگلش میں کہا ہے کہ

First Individualism than universalism.

یعنی ذاتی ترقی کے بعد ہر ذی روح کی انتی کا خیال کرو۔ اگر ہم اس پر عمل کریں۔ تو دنیا سے تعصب۔ فرقہ پرستی۔ خود غرضی اور قوم پرستی کا خیال ہی مٹ جائے۔ اور عالمگیر برادری کا سلسلہ قائم ہو۔ جیسا کہ اپنشدوں میں کہا ہے۔ کہ سارا سنسار میرا خاندان ہے۔

اس کے بعد اس کے ساتھ نواں نیم والبتہ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان کو صرف اپنی ہی ترقی پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ دوسروں کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔ اگر دنیا میں اس نیم پر عمل ہو جاوے۔ تو دنیا کے جنگ و جدل۔ خونریزیاں اور لڑائی جھگڑے سب مٹ جاویں۔ لیگ آف نیشنز اور ڈس آرمامنٹ کانفرنسوں کی ضرورت نہ رہے گی۔ یہ دنیا ہمارے لئے سورگ دھام بن جاوے گی۔ ان نیموں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایسے نیم کسی خاص قوم مذہب یا فرقہ کے لئے نہیں بلکہ عالمگیر طور پر منش ماتر کے لئے سادی ہیں۔ اور اسی لئے انہیں الہٰی نیم کہا جا سکتا ہے

کیونکہ ان میں دلیش جاتی یا رنگت کسی بات کی تخصیص نہیں کی گئی۔ یہ انسان کے لئے یکساں اور سادی بنائے گئے ہیں۔

آریہ سماج کا آٹھواں نیم سب سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ انسان کا فرض ہے۔ کہ ودیا کو پھیلائے۔ اور اودیا کو ناش کرے۔ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے۔ کہ حیوان کو خدا نے قوت ناطقہ نہیں دی۔ جس کے ذریعے وہ تعلیم سے بہرہ ور ہو سکے وہ انسان کی خدمت کر سکتا ہے۔ اور کھیل کرتب دکھا سکتا ہے۔ مگر کتاب کو پڑھنا اور دیگر حالات کو زبان سے ادا کرنا اس کی قوت گویائی سے باہر ہے چونکہ انسان کو پرماتمانے علم حاصل کرنے کی طاقت دی ہے۔ اس لئے یہ اصول بھی انسان کے لئے خدا کی طرف سے ہے۔ باقی کسی مذہب میں ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی۔ بلکہ قرآن تو یہاں تک کہتا ہے کہ ہم نے کافروں کے منہ پر مہریں لگا دیں اور آنکھوں پر جھلی لگا دی۔ اور کانوں میں سکہ بھر دیا۔ کہ وہ خدا کی باتیں نہ سنیں۔ اور نہ کر سکیں۔ ایسا ہی عیسیٰ نے کہا ہے۔ کہ میں سوروں کے آگے موتی پھینکنے نہیں آیا۔ جس سے مراد غیر مذاہب کو گیان نہ دینا ہے مگر ایک ویدک دھرم ہی ہے۔ جو دنیا سے اودیا کو مٹانے اور ہر بشر کو تعلیم کے زیور سے آراستہ پیراستہ کرنے کی تبلیغ کرتا ہے۔ کیونکہ بے علم انسان خدا کو نہیں پا سکتا۔ نہ ہی بے علم انسان زندگی آرام سے بسر کر سکتا ہے۔ اودیا جہالت سے بڑھ کر کوئی خطرناک نہیں۔ ہمیشہ ہی عقلمند کم عقل پر حکومت کرتا ہے۔ اس لئے تعلیم کا ہونا مذہب کا جزو ہے۔ جس کی تعلیم سے دوسرے مذاہب قاصر ہیں۔

آخری دسواں نیم آریہ سماج کا نہ صرف حقوق مساوی دیتا ہے۔ آزادی کی روح بھی اس کے اندر بھری ہوئی ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے انتظام اور ترتیب کو قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ کہ انسان اپنے افعال اور خیالات میں خود مختار ہے۔ لیکن سوسائٹی کے نیموں کو پالنا اور جاننا ضروری ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر انسان اپنی مرضی سے شتر بے مہار ہو جائے۔ تو سوسائٹی کا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ چونکہ انسان کو پرماتما نے ایک دوسرے پر انحصار رکھنے والا بنایا ہے۔ ایک حیوان تنہائی میں اپنے اوپر ہی بھروسہ کر کے جنگل میں اکیلا رہ کر گذارہ کر سکتا ہے۔ مگر انسان ہر کام کے لئے دوسروں پر انحصار رکھتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان خود کاشت کرے۔ خود کاتے۔ خود بنے۔ خود ہی سیئے اور خود ہی دھوئے اس لئے انسان کو *Social being* مجلسی متحد رہنے والا کہا گیا ہے۔ پس جب قدرت نے انسان کو سوسائٹی کا جزو بنایا ہے۔ تو پھر اس کے لئے سوسائٹی کے نیموں کا پالن لازمی ہے۔ اس لئے یہ سوسائٹی کا دسواں نیم

نیم ہے۔ پس ان نیموں کے مطابق انسانی زندگی کو مکمل بنانے کے لئے پانچ صیغوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

یعنی اول روحانی صیغہ:۔ جس کے ذریعہ اپنی زندگی کو مکمل بنا کر ایشور تک پہنچے۔ یہ پہلے اور دوسرے اصول میں تعلیم پائی جاتی ہے:۔

دوسرے صیغے کا نام اخلاقی صیغہ ہے۔ جس میں اپنے جیون کو پاکیزہ اور سداچاری بنانے کی تلقین ہے۔ جو تیسرے اور چوتھے اصول میں پائی جاتی ہے۔

تیسرا صیغہ جسمانی تکمیل کا ہے۔ یہ تعلیم پانچویں اور چھٹے نیم میں پائی جاتی ہے۔

چوتھا صیغہ اقتصادی زندگی کا ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا میں خوشحالی۔ آسودگی اور امن و امان قائم رہنے کی تلقین ہے۔ یہ تعلیم چھٹے ساتویں اور نویں نیم میں پائی جاتی ہے۔

پانچواں صیغہ:۔ مجلسی ترقی کا ہے۔ جس سے انسان دنیا میں امن امان کو رکھے اور ایک دوسرے کے لئے مفید ثابت ہو کر دنیا کو سورگ دھام بنا سکے۔

پس یہ نیم انسانی زندگی کو مکمل بنانے کا ایسا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔ کہ کسی اور مذہب میں ایسی عالمگیر اور بسیط تعلیم نہیں پائی جاتی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ایشوری گیان کی مکمل تعلیم ہے۔ جو انسان کو اس مسافرانہ زندگی کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے مشعل کا کام دیتی ہے:۔

---

۱۷ آسامیوں کیلئے ایک ہزار امیدوار

نئی دہلی۔ ۲۵ ستمبر۔ فٹ کانسٹبلوں کی ۱۷ آسامیاں پُر کی جانی تھیں۔ جن کے لئے آج سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس ایک ہزار کے قریب امیدوار حاضر ہوئے۔ ان میں سے بہت سے میٹرک پاس ایف۔ اے اور بی۔ اے تھے۔ پولیس افسر نے ۱۳۵ امیدوار منتخب کئے۔ ان میں سے ۱۷ کو مستقل ... پر لے لیا ہے۔

بھارت کا رشی

(از شری چاند پنڈت لاہور)

"اس کا نام بھاموول جی ــــ"

اسے شیواجی کیطرح دھرم اور دیش پر مٹنے کا سبق ماتا نے دیا تھا۔ ماتا نے اس کے من مندر میں ایشور پریم کی جیوتی روشن کر دی تھی۔

.... بچپن ہی میں.......

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب ہی خمار سا رہتا تھا۔ یہ خمار جو اکثر لوگ ابھیاسیوں کی آنکھوں میں چھایا رہتا ہے۔ چہرے کے جلال کو دیکھ کر آنکھوں والے کہا کرتے تھے۔ اس بالک میں کسی رشی کی آتما کا پرکاش ہے ــــــ

ہاں تو وہ روز دونوں وقت اپنے پتا کے ساتھ مندر میں جایا کرتا تھا۔ گھنٹوں وہاں بیٹھا رہتا تھا۔ لوگ اونچے سُروں میں پرارتھنا سری کیرتن کا آنند لوٹتے تھے۔ لیکن وہ چپ چاپ آنکھیں بند کئے شنکھ اور گھڑیال کی گونج میں کوئی روحانی لذت محسوس کیا کرتا تھا۔ ایک دن ــــ جب شو راتری تھی۔ سارے بھارت ورش میں شیو پوجن بڑے زور شور سے ہو رہا تھا۔ تب وہ بھی بھگوان کی پوجا کے لئے اسی مندر میں گیا.......اس رات شو بھگت سونے کا نام نہیں لیتا۔ ساری رات برت کے ساتھ شو پوجا میں ہی جاگتے جاگتے کاٹ دیتا ہے۔ اس کی بال اوستھا کو دیکھ کر سب کے سب لوگ جو مندر میں آئے ہوئے تھے۔ دل میں سوچتے تھے۔ کہ یہ بال آج ساری رات نہ سوئے گا؟ اور جب وہ لوگ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے کر اسے سادھان دیکھتے تھے۔ تو وہ اشچریہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیتے تھے ــــ آدھی رات کے خوفناک اندھیرے سے ڈر کر نیند کی دیوی جب لوگوں کی آنکھوں میں چھپ جانے کی پوری کوشش کرتی ہے تب اس وقت مندر کے پجاری اور سب یاتری میٹھی میٹھی نیند کا لطف اٹھانے لگے.......گھڑیال کی گونج اور شنکھ کی دھنی جب مورتی کی طرح خاموش ہو گئی۔ تو یہ بال مُول نے سمادھی کھول کر دیکھا۔ بڑے بڑے مہاتما پجاری سادھو روپ شو بھگت نیند کی مایا کے بس میں بے شدھ ہو کر خراٹے بھر رہے ہیں انہیں خبر ہی نہیں۔ کہ وہ شردھا روپی چاول جو بھگوان کو بھوگ لگانے کے لئے لائے تھے۔ ان پر آ کس کے چوہے خوب اچھل کود مچا رہے ہیں۔ اور بھگوان کی مورتی جس کی پوجا اور حفاظت کا بیڑا ان لوگوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ اس وقت اس پر چوہے دوڑ رہے ہیں۔ اور ان غافلوں کو کچھ خبر ہی نہیں۔ تب اس کا دل چوٹ کھائے ہوئے ناگ کی طرح تڑپ اٹھا آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار دھارا بہ نکلی۔ من ہی من میں کہا۔

سومناتھ کے مندر میں بھی بھگوان کی ایسی ہی مورتیاں ہوتی ہوں گی۔ اور ایسے ہی پجاری۔ اسیطرح وہ بھی سوئے ہوں گے اُف!........جبھی تو لوٹنے والوں نے خوب جی بھر کر لوٹا۔ اور نہ جانے کتنے ہی مندر اسی طرح لٹ گئے ہوں گے۔ اور کتنی ہی مورتیاں توڑ پھوڑ ڈالی ہونگی۔ اور..... اور نہ جانے اگر یہی حال رہا۔ تو آگے کیا بنے گا۔ تب اس ننھے منے دل کے نیچے بہت دور سے کوئی یہ کہہ رہا ہے تو بھی جاگ اور ان کو جگا دے بھارت کے سہاگ سونے میں سب مال گنوایا۔ آلس کو اب تیاگ

(۲)

مہینے اور چند سال گذرنے کے بعد۔ ایک ایسی رات جو کبھی کبھی آیا کرتی ہے۔ اس رات وہ مکان کے اندر چارپائی پر لیٹا ہوا کچھ سوچ رہا تھا ــــ وہ سوچ رہا تھا۔ اور من ہی من میں کہہ رہا تھا۔ آج ماتا جی نے بھی مجھے اصلی مارگ پر چلنے کے لئے اشارہ کر دیا ہے.........ماں نے کہا۔

"ایشور کی کرپا سے تیری شادی جلد ہو جائے گی"

ــــ اس سے بڑھ کر ہوشیاری کا الارم اور کیا ہو سکتا ہے۔ بھارت پر کفر و ظلمات کے چھائے ہوئے تشدد کو دور کرنے کے لئے وید منتروں کے نشتروں کی پریتی کا آج ہی تو موقعہ ہے۔ تب اس نے کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔ بادل گرج رہے ہیں۔ موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔ بجلی کی چمک سے بھیگے ہوئے درختوں کے پتے تھر تھرا رہے ہیں ــــ اور ــــــ دوسری نظر میں دیکھا ــــ

ماتا پتا گوتم کے ماں باپ کی طرح بے خبر سو رہے ہیں تب اچانک ہی آتما نے مسرت کے ساتھ دل سے کہا ــــ گوتم کی طرح تجھے بھی اس رات اپنا سب کچھ، جس سے بھی تجھے پیار ہے تیاگ دینا چاہیئے"

ــــ جب سب لوگ اپنے گھروں میں خواب کے مزے لے رہے تھے۔ بادل گرج رہا تھا۔ بجلی چمک رہی تھی۔ بارش طوفان مچا رہی تھی۔ اس وقت "تیاگ کا دیوتا" پانی سے بھری ہوئی پگڈنڈی پر بھیگتے ہوئے آتا ہوا جا رہا تھا۔ اور جب میں آج کل کے گرہست برہمچاریوں کو دیکھتا ہوں۔ تو شرم کے مارے میرا سر اس تیاگ کے دیوتا کے چرن میں نہایت عقیدت سے جھک جاتا ہے.......اور کئی بار جب میں یہ سوچتا ہوں۔ کہ کیا اس تیاگی مُول کے جیون چرتر سے بھارت کے نونہالوں میں جیون کی اصلی تڑپ پیدا نہ ہوگی۔ تو بہت دیر کے بعد ایک نہایت مدھم سی آواز ٹھنڈے سانس کے ساتھ نکلتی ہے۔

"ضرور ایک دن وہ دن بھی آئے گا اللہ!"

(۳)

ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا۔ تیاگ کا دیوتا بھارت میں ستیہ سے بھرا پھیلانے کے لئے تپ کرنے جا رہا تھا۔ وہ ایسے جا رہا تھا۔ جیسے راجہ بھاگیرتھ گنگا لانے کے لئے ہمالہ کی چوٹیوں پر چلا جا رہا تھا۔ آخر اس نے گنگا کے کنارے شری گورو ورجانند سرسوتی جی کے چرنوں میں آسن جما دیا۔ اور آسن بھی وہ جمایا۔ کہ آکاش اپنی جگہ سے ہل جائے تو ہل جائے سورج اپنے محور سے پرے ہو جائے تو ہو جائے پرتھوی اپنے قدموں سے سرک جائے تو سرک جائے مگر اس برہمچاری کا آسن ڈول جائے؟ کیا مجال!! ایسی درڑھ تپسیا سے شاستر دیا کو سمپورن گرہن کیا کہ گورو دیو کا دل عش عش کر اٹھا۔ اور نہایت مسرت کے جوش میں آ کر گورو نے کہا:۔

"پریہ دیانند سرسوتی! میں دکشنا کے سمے تجھ سے یہی دکشنا مانگتا ہوں۔ کہ ہمالہ سے لے کر راس کماری تک بلکہ ساری دنیا میں ویدک دھرم کا ڈنکہ بج جائے۔ اور ہمالہ کی بلند سے بلند ترین چوٹی پر اوم کی پتاکا لہراتی ہوئی نظر آئے"

دھنیہ ہے بھارت ماتا اور اس کی پوتر گودی جس گودی میں ایسے گورو ہوتے تھے۔ جن کا سب کچھ دھرم اور دیش کے ارپن ہوتا تھا۔

گورو دکشنا یہ حکم سن کر بھارت کا رشی ستیہ کی لنگوٹی باندھ کر اوم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیش کے اس کونے سے لے کر اس کونے تک گھومتا ہوا اس طرح معلوم ہوتا تھا۔ جس طرح تاروں کے بھرے ہوئے منڈل میں چاند گھوم رہا ہو۔ یا جنگل میں شیر نہایت بے خوفی سے ادھر ادھر چہل قدمی کر رہا ہو ــــــ

جب وہ یہ کہا کرتا تھا۔ کہ چاہے لوگ ہماری انگلیوں کی بتیاں بنا کر جلا ڈالیں۔ ہم دھرم پرچار کے راستہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ تو لوگ دانتوں تلے انگلیاں دبا کر حیرت سے دیکھا کرتے تھے۔ اور جب وہ اینٹوں کی برستی ہوئی بارش میں چھاتی تان کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ تو کفر و ظلمات کے چھائے ہوئے بادل آن کی آن میں پھٹ جاتے تھے۔ ایک ہاتھ سے وہ بیواؤں اور یتیموں کے آنسو پونچھتا تھا۔ تو دوسرے ہاتھ سے اچھوتوں کو اوپر اٹھانے کے لئے سہارا دیتا تھا۔ وہ سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا تھا۔ بے شک اس کے یاد میں ایک جگر تھا۔ مگر اس جگر میں مخالفین کے تمام منصوبے چکرا رہے تھے۔ اس کی بے خوفی کا ایک زمانہ قائل تھا۔ دلاوری کے دعویدار مردانگی کے سورما جیوت بھی اس کا لوہا مان گئے تھے زمانہ کے کانوں میں اس کی وہ آواز اب تک گونج رہی ہے اور شاید قیامت کے دن تک بھی گونجتی رہے گی۔ جب کہ رشی نے دیکھا مہارانا جسونت سنگھ ننھی جان دیشا کو آغوش میں لئے بیٹھا ہے۔ تب برہم شکتی کا جوش روکے سے نہ رُک سکا۔ اور گرج کر مہاراج سے کہا۔

"شیر کی گود میں کتیا کا کیا کام ہے راجن؟"

......سارے کا سارا دربار تھرا اٹھا تھا۔ اور سب کے دلوں میں پرسرامی قہر و غضب کا خوف چھا گیا تھا ــــ اور جب پھر اس نے کہا:۔

"بھارت ورش کبھی کا ناش ہو جاتا۔ پر ستو کل دنتیوں اور ستونتیوں کے دھرم سے بچا ہے"

تب مہاراجہ نے رشی کے چرنوں میں جھک جانا ہی اپنا دھرم سمجھا۔

اس وقت سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم کا ڈنکہ بج چکا تھا۔ بڑے بڑے راج نیتا رشی کے درشنوں سے جیون کرتارتھ کر چکے تھے۔ خاص کر پنجاب میں آریہ سماج کا دھارمک جیون سودیہ پرکاش کی طرح ہر خاص و عام کو مستفیض کر رہا تھا۔ اور آج تک بھی کر رہا ہے۔

(۴)

رشی کی تپسیا کو بھنگ کرنے کے لئے کام دیو کی دلیشیا نے ہزاروں جتن کئے۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ آخر جمراج کی مدد کا سہارا لئے ہوئے رشی کی زندگی کا خاتمہ ہی کر دینے کی ٹھان لی۔ تب ــــ تب وہی ہوا۔ جو وہ چاہتی تھی۔ موت ایک بہانے کی شکل اختیار کر کے زہر کے روپ میں پرگٹ ہوئی......... جسے رشی نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا۔

دیوالی کی رات جب بھارت ورش کے ہر گھر میں چراغ روشن ہو رہے تھے۔ اور چراغوں کی روشنی اپنی ہی جیوتی میں جل جل کر اپنا خاتمہ کر رہی تھی۔ اس سمے رشی نے انتم سواس کے ساتھ کہا۔

"پربھو تیری اچھیا پورن ہو"

لوگوں نے دیکھا۔ بھارت ماتا کی گود سونی ہو گئی ہے۔ گنگا جمنا کی لہریں چھاتی پیٹ پیٹ کر ماتم کر رہی ہیں۔ ہمالہ کی برف جیسی سفید آنکھوں سے آنسوؤں کی دھاریں ندیاں بن بن کر بہہ رہی ہیں۔ آکاش میں آہوں نے ایک ہاہاکار مچا رکھی ہے۔ اور آج تک سب دیکھتے ہیں۔ بھارت ماتا کی گود اسی رشی کے ماتم سے آنسوؤں۔ دکھوں آفتوں نت نئی گھٹاؤں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۸)

کے کرنے کی پوران ہدایت کریں۔ سو ہر روز عبادت کے بعد اس کے کرنے کو لازمی قرار دیں۔ کیسا اندھیر ہے۔ جس قوم کو قمار بازی جیسا گناہ عظیم دھرم یا لازمی فرض بتلا کر سکھلایا جانے لگا۔ اس قوم کے بیڑہ غرق ہونے میں کیا دیر تھی۔ ایسے پورانوں کو اگر آریہ لوگ دور سے ہی نمستے کریں۔ تو اپنی اولاد کو قمار باز بنا کر تباہ کر دیویں۔ اسی لئے رشی دیانند نے پورانوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ زہر آلودہ آنجہا

پورانک دہرم اور قمار بازی

(از قلم شریمان مہاشہ دیوید اس جی آریہ ڈسکوی)

تمام گناہوں کی بنیاد قمار بازی ہے۔ یہ ایک بہایت مذموم فعل ہے۔ جس کے کرنے کی کبھی بھی مذہب میں اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ وید مقدس میں اس کی بابت ارشاد ہے:-

यथा मांसं यथा सुरा यथाक्षा
अधिदेवने यथा ते पुंसो
वृषण्यतः स्त्रिया निहन्यते
मनः

(اتھروید ۶ - ۷ - ۷۱)

(ترجمہ) جیسے گوشت۔ شراب۔ قمار بازی۔ زناکاری انسانوں کو تکلیف دیتا ہے۔ وغیرہ۔

अक्षैर्मा दीव्यः कृषिमित्
कृषस्व वित्ते रमस्व बहु
मन्यमानः तत्र गावः कितव तत्र
जाया तन्मे वि चष्टे सवितायमर्यः

(رگوید منڈل ۱۰ انوواک ۳ سوکت ۳۴ منتر ۱۳)

(ترجمہ) اے مست کھیلنے۔ کھیتی کر۔ کھیتی سے حاصل شدہ دولت پر صابر ہو کر خوشی سے رہو۔ اسی میں تمہیں گائے وغیرہ حیوان اور عورت بھی ملے گی۔ اس بات کو ایشور کہتا ہے:-

اس منتر میں قمار بازی جیسے مذموم فعل کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ اس کے آگے قمار بازی کا نتیجہ بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے:-

अन्ये जायां परि मृशन्त्यस्य
यस्यागृधद्वेदने वाज्यक्षः पिता
माता भ्रातर एनमाहुर्न जानीमो
नयता बद्धमेतम् ॥ ४ ॥

(ترجمہ) جو جوا کھیلتا ہے۔ اس کی عورت کو دوسرا آدمی لے لیتا ہے۔ اور سرکاری آدمی جب اس کو باندھ کر لے جاتے ہیں۔ تب والدین اور بھائی اس کو اپنا نہیں بتلاتے یعنی اس کی امداد نہیں کرتے یہ بات دنیا میں مشہور ہے۔

नीचा वर्तन्त उपरि स्फुरन्त्यहस्तासो
हस्तवन्तं सहन्ते। दिव्या
अङ्गारा इरिणे न्युप्ताः शीताः सन्तो
हृदयं निर्दहन्ति ॥ ६ ॥

(ترجمہ) قمار بازی میں نیچ آدمی اونچے بن جاتے ہیں۔ اور دولت و طاقت کھو کر نیچوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور قمار بازی کے ...... انگار بن کر آہستہ آہستہ دل کو جلاتے رہتے ہیں:-

जाया तप्यते कितवस्य हीना
माता पुत्रस्य चरतः क्व स्वित्
ऋणावा बिभ्यद्धनमिच्छमानो
अन्येषामस्तमुप नक्तमेति ॥ १० ॥

(ترجمہ) قمار باز کی عورت غریب ہو کر تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور اس کی ماں اس کو دیکھ کر ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔ قمار باز جوئے میں ہار کھا کر ڈرتا ڈرتا قرضہ لینے کو جاتا ہے۔ نہ ملنے پر رات کو دوسروں کے مکان میں گھستا ہے۔

مگر ایک پورانک دہرم ہے۔ جو قمار بازی کی کھلی اجازت دیتا ہے۔ دیکھئے۔ نرنے سندھو دوسرا پریچھید کارتک شکلا پرتی پد نرنے میں بھاودی برہم کا پران لکھا ہے۔ (حوالہ)

तस्मिन्द्यूतं प्रकर्तव्यं प्रभाते
तत्र मानवैः।
तस्मिन्द्यूते जयो यस्य तस्य
संवत्सरं जयः॥
पराजयो विरुद्धश्च तत्रानाशकरो भवेत्।
इति भिन्नं सहितैर्नेया
सा च मैव नित्या इति ॥

(ترجمہ) علی الصبح جوا کھیلے۔ اس جوئے میں جس کی جیت ہو۔ سال بھر جیت رہے گی۔ ہارنے والے کی ہار رہے گی۔ عورتوں کے ساتھ رات گزارے وہاں ہی سکند پوران کا حوالہ

प्रतिपद्विद्ध्वनं पूज्य द्यूतं चापि
समाचरेत्।

(ترجمہ) علی الصبح گوردہن کی پوجا (عبادت) کر کے جوا بھی کھیلے۔

گویا پورانک دہرم میں ہر روز عبادت کے بعد جوا کھیلنا لازمی ہے۔ حوالجات مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عوام الناس کو جوا کھیلنا پوران سکھلاتے ہیں۔ جس سے عام طور پر پورانوں کے ماننے والے بعد عبادت دیوالی جوا کھیلنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ اور نہ کھیلنے والے کو برا خیال کرتے ہیں۔ خواہ گھر اپنی عورت اور بچوں کے ساتھ کھیلے مگر کھیلے ضرور۔ اس سے یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کیسا رہے گا۔ جس جوئے نے راجہ نل کو برباد کیا۔ یدھشٹر جیسے راجہ دروپدی رانی کو بھرے اجلاس میں ننگا کرنے کی نوبت آئی۔ کئی خاندانوں کو برباد کر دیا۔ خودکشی تک نوبت پہنچی۔ افسوس ایسے مذموم فعل

(باقی دیکھو صفحہ ۶)

کتاب آسمانی اور گائے کی قربانی

(از قلم شریمان پنڈت ساد ہو رام جی شاستری بی۔ اے۔ مولوی فاضل منشی فاضل پاپتی پربھاکر ویدانت ...)

پچھلے دنوں آریہ دیر کے پاٹھکوں کے سامنے قرآن مجید کی آیتیں پیش کر کے میں نے یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ قرآن مجید میں کہیں بھی پانچ وقت کی نماز کا ذکر نہیں۔ بلکہ سب جگہ دو کال کی سندھیا کا ہی دوھان ہے۔ ہمیں پورا یقین تھا۔ کہ اگر مسلمان علماء کو ہمارے اس مضمون کے خلاف کوئی بھی نص مل گئی تو وہ ضرور ہم پر برس پڑیں گے۔ یہ مضمون متعدد چار قسطوں میں نکلتا رہا۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے میرے کسی مسلمان دوست کی یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ میری پیش کردہ ایک بھی آیت کے خلاف کچھ منہ سے نکال سکے۔ یا اپنی طرف سے ہی کوئی نئی آیت پیش کر کے پانچ وقت کی نماز کا ودھان ثابت کر سکے۔ آخر کار جب میں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ علمائے اسلام طوعاً و کرہاً میرے اس مضمون سے متفق ہیں۔ تو پھر کسی وقت میں مزید روشنی ڈالنے کے لئے اس مضمون کو بیچ میں ہی بند کر دیا۔

چند روز ہوئے لاہور کے بوچڑ خانے کے جھگڑے نے تمام ہندوستان کے اندر ایک ہیجان سا پیدا کر دیا۔ معدودے چند خود لیڈر اور خود غرض لوگوں کے سوا باقی سارا ہندوستان اس سکیم کے خلاف نظر آتا تھا۔ کئی مسلمان دوستوں نے بھی اقتصادی نقطہ نگاہ سے سکیم مذکور کا پورا پورا کھنڈن کیا۔ اسی وقت سے ہمارا خیال تھا۔ کہ ڈاکٹری لحاظ سے گائے کے گوشت کے حسن و قبح پر پوری روشنی ڈالی جائے۔ تاکہ بھولے بھالے بھائیوں کو اپنی خوراک کے بارے میں صحیح علم ہو سکے۔ ساتھ ہی مذہب کی آڑ میں اس گناہ کبیرہ کے مرتکبوں کو بھی صحیح حالات سے واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ جس سے مذہب کے نادان دوستوں کی دال ہمیشہ کے لئے گلنی بند ہو جائے۔ اور عام مسلمان قرآن مجید کے احکام سے بخوبی آگاہ ہو جائیں۔

آج اپنے مہربان دوستوں کی فرمائش پر اس مضمون کو لکھنا آرمبھ ہی کر دیا۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ پہلے مذہبی نقطہ نگاہ سے ہی اس مضمون پر بحث کی جائے۔ تمام قرآن مجید کی ورق گردانی کی لیکن بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمیں تمام قرآن مجید میں ایسی ایک بھی نص نہ ملی۔ جس سے ہم خلوص دل کے ساتھ اپنے مسلمان دوستوں کو گائے کی قربانی میں حق بجانب قرار دے سکیں۔ میں ان آیتوں کو جو گائے کی قربانی کے بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔ لکھ کر ان کی اصلیت کو آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اور ساتھ ہی علماء اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مذہبی تعصب کو بالائے طاق رکھ کر ہماری رائے کو بنظر تعمق دیکھیں۔ اگر کوئی اختلاف ہو تو عالمانہ طریقہ پر بذریعہ تحریر یا تقریر اس کا فیصلہ کیا جائے۔ اگر ہماری رائے برحق ہو تو اس کی تقلید کی تبلیغ کی جائے۔ تاکہ جاء الحق وزهق الباطل (سچ ظاہر ہو گیا۔ اور جھوٹ کا ناش ہو گیا) کی مثال صادق آ جائے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٴٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

(سورۃ بقر آیت ۶۷ تا ۷۱ پارہ اول)

ترجمہ:- اور جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو تم ایک گائے۔ کہا انہوں نے کیا پکڑتا ہے تو ہم کو ٹھٹھا کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے یہ کہ ہوؤں میں جاہلوں میں سے۔ کہا انہوں نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے۔ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل۔ کہا تحقیق وہ کہتا ہے۔ تحقیق وہ بیل ہے۔ نہیں بوڑھا اور نہ بچہ جوان ہے درمیان میں اس کے پس کرو جو کچھ حکم کئے جاتے ہو۔ کہا انہوں نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے۔ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اس کا۔ کہا تحقیق وہ کہتا ہے۔ تحقیق وہ بیل ہے۔ زرد گوڑھا ہے رنگ اس کا۔ خوش کرتا ہے دیکھنے والوں کو۔ کہا انہوں نے دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل۔ تحقیق وہ بیل مل گیا ہے اوپر ہمارے اور ہم اگر چاہا اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہیں۔ کہا تحقیق وہ کہتا ہے۔ تحقیق وہ بیل ہے نہ جوتا ہوا کہ پھاڑے زمین کو اور نہ پانی پلاتا ہے کھیتی کو۔ تندرست ہے نہیں ہے داغ بیچ اس کے۔ کہا انہوں نے اب لایا تو سچ۔ پس ذبح کیا انہوں نے اس کو۔ اور نہ نزدیک تھے کہ کریں۔ (از شاہ رفیع الدین صاحب) (باقی پھر)

ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں اور آریوں پر مظالم

کیا ریاست حیدرآباد کے آریوں کی طاقت کی پھر آزمائش ہو رہی ہے

(ایک حیدرآبادی آریہ کے قلم سے)

ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں پر اور آریہ سماجیوں پر ظلم و ستم کی درد بھری کہانی ایک داستان ہے۔ بقول کسی کے ؎

تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ناظرین کرام سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ شریمان پنڈت چندر جی دہلوی جیسے محتاط اور شیریں سخن لیکچرار پر توہین مذہب کا بے بنیاد الزام لگا کر ضلع بیدر کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ سچ ہے ہمیشہ فتح صداقت کی ہوتی ہے۔ مقدمہ چلانے والوں کو سرنیچا کرنا پڑا۔ اور پولیس کی کارستانیوں و مفسدہ پردازیوں کو دیکھ کر حضور نظام کو اپنے ایک اعلان کے ذریعہ مقدمہ واپس لینا پڑا۔ اور ساتھ ہی پنڈت جی کا داخلہ راجیہ ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ جو پنڈت جی کی نسبت جو کچھ آریہ جگت میں ہوا۔ اس سے دنیا کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ آریہ سماج ایک شکتی شالی جماعت ہے جو اپنی آتم رکھشا کے لئے کشٹ اٹھانے کے لئے ہر وقت سینہ سپر ہے۔

آریہ سماج کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات ہو گذرے ہیں۔ اور دنیا اس کی شکتی کا راز پا چکی ہے اگر کسی جماعت کو اس کی طاقت کی آزمائش ہی مقصود ہے۔ تو انہیں ان واقعات سے سبق لینا چاہیئے۔ ان آزمائشوں میں سے آریہ سماج ہنستے ہنستے گذر گئے!! ان میں سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کچھ واقعات یہاں درج کرتے ہیں۔ جب بنارس میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کا ویاکھیان روک دیا گیا تھا اس وقت اخبار "پاؤنیر" کے ایڈیٹر مشہور تھیوسوفسٹ مسٹر سنیٹ نے جو رشی کے بھگت تھے۔ وائسرائے اور گورنمنٹ ہند پر ظاہر کیا۔ کہ مذہبی تقاریر پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنا حضور ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کے خلاف ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑا۔

ریاست پٹیالہ کے عہدہ داروں نے مذہبی تعصب کے زعم میں آریہ سماجیوں کو جیل میں بھیج دیا اور ان کے خلاف مقدمہ چلا کر دیکھ لیا۔ کہ آریہ سماج کے مجنون کسی دباؤ میں آ کر اپنے جائز حقوق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور ان کی ڈکشنری میں "دباؤ" شبد ہی نہیں ہے۔

کیا ان آزمائشوں پر بھی آریہ سماج کی کامیاب زندگی ہنگامہ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں!! اس دن کی یاد پر ہر محب وطن کی مایوس نگاہوں کے آگے امید کی تیز کرنیں دمکنے لگتی ہیں۔ جب کہ گورنمنٹ نے کوتاہ اندیشی اور کم فہمی کی وجہ سے آریہ سماج کو سیاسی جماعت قرار دے کر کے ملک کے طول و عرض میں ایک ہلچل مچا دی تھی۔ اس وقت پرانتہ وندنیہ شہید اعظم سوامی شردھانند جی نے جو کتاب شائع کی تھی۔ اس کا ہوم لندن میں بھی مچ گئی تھی۔ اور آج تک اس کی مانگ مارکٹ میں ہے۔ کیا یہ واقعات آریہ سماج کی زندگی کے ضامن نہیں۔ ان واقعات کی موجودگی میں اگر آریہ سماجیوں کو کوئی آزمائش کی کسوٹی پر کس کر دیکھنا چاہتا ہو۔ تو آریہ سماج کا ایک ننھا سا بچہ بھی اس آزمائش کے لئے تیار اور مستعد ہے۔

آئے دن نت حیدرآباد راجیہ کی پولیس ایک نہ ایک واقعہ گھڑ کر آریہ سماجیوں کو پریشان کر رہی ہے مانک نگر کا جھوٹا مقدمہ تیار کر کے یہاں کے کاریہ کرتاؤں کو پریشان کیا گیا۔ لیکن عدالت سے سب ملزمین بری کر دیئے گئے۔

(۱)

آریہ سماج مارڈی کے ہفتہ واری ستسنگ کو روکنے کی سعی کی گئی۔ پولیس پٹیل کو معطل کر دیا گیا ازاں بعد پولیس پٹیل مقامی سماج کے منتری کو منتظم پولیس نے طلب کر کے ہتھکڑی ڈال کر ڈرایا دھمکایا۔

لوہار سے دو ڈھائی سو مسلمانوں کو طلب کیا گیا۔ اور ہندوؤں کی جائداد لوٹنے کی ان کو ترغیب و تحریص دی۔ مگر تحصیلدار صاحب کی آمد سے شرارت کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ پولیس پٹیل سے مثل جرائم پیشہ آریہ اخبارات رکھنے والوں کی فہرست طلب کی گئی۔ اور ۶ امرداد ۱۳۴۶ف کو پولیس نے ایک گھنٹہ تک پولیس پٹیل کو تحویل میں رکھا۔ منتری سماج کو جبراً چاوڑی میں روک رکھا۔ سیکرٹری پرتی ندھی سبھا کے خلاف بھی ناجائز کلمات استعمال کئے۔

اور اب سبھا ؤ کے لئے سخت دفعات ۱۲۱ ضمن (۲) و ۱۲۲ تعزیرات کارروائی کی گئی ہے

(۲)

آریہ سماج اودسہ۔ مقامی منتری جب کہ راستہ سے گذر رہے تھے۔ تو ایک شخص نے گالی گلوچ کی۔ اور دس بارہ اشخاص کے ہمراہ ان پر حملہ کر دیا۔ پولیس میں امین کے پاس فریاد کی گئی۔ تو جواب ملا۔ "جاؤ میں سب کچھ سمجھتا ہوں۔ کچھ نہیں ہوا!" اصرار کرنے پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس کے بعد خورشید علی خاں منتظم پولیس اودسہ نے ہفتہ وار کی میٹنگ میں ہوان کرنے سے منع کیا۔ اور پولیس پٹیل کو نگرانی رکھنے کی تاکید کی۔

بتاریخ ۶ امرداد ۱۳۴۶ف پھول چند کو سمیان غلام احمد توندھ پولیس محمد قاسم کانسٹیبل نے "تو آریہ ہے" کہہ کر پیٹا۔ اس کے بعد وشنو اور اس کے بھائی سے واقعات دریافت کئے۔ تو ان کو بھی مار پیٹ کی گئی اور ڈاکٹر منشی لال کو بھی زد و کوب کیا گیا۔ اطلاع پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بلکہ محرر پولیس عابد حسین نے نہ صرف کارروائی کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ اس نے بھی زد و کوب کیا۔ اس کے بعد حال ہی میں تاریخ ۰۰۰۰ کو دوسرے منتظم پولیس محرر کانسٹیبلوں نے (۲۰۰) مسلمانوں کو جمع کیا۔ اور دین دین کے نعرے بلند کئے گئے۔ چنانچہ اسی حالت کی تصویر بھی کھینچ لی گئی ہے۔ اکثر مقدمات آریہ سماجیوں کے خلاف چلائے جا رہے ہیں۔

(۳)

اودا دشاہ پہانی ۔۔۔۔ میں مسلمانوں نے ہریجنوں کے بھجوں پر بری طرح حملہ کر دیا کئی ہریجن بچوں کے سر پھوٹ گئے۔ مکانوں میں داخل ہو کر ہریجن عورتوں کو مار پیٹ کی گئی۔ شرارتاً اور بہ نیت ایذا رسانی پٹھ خانہ میں گائے ذبح کی گئی۔

(۴)

آریہ سماج سودرم مین میں مسلمانوں کی جانب سے شر و فساد عمل میں آیا۔ مگر جناب تعلقدار صاحب نے ۱۳ امرداد ۱۳۴۶ف کو صلح قرار دی لیکن اس کے بعد ہی شریر النفس اشخاص اپنی حرکات سے باز نہ رہے۔ چنانچہ بابیا حلوائی کے مکان پر پیش امام صاحب وغیرہ نے ایک ۔۔۔ روز دنگہ کرا دیا تھا۔ اور منتظم پولیس کی موجودگی میں ہفتہ وار میٹنگ میں سنگباری کی گئی۔ سرکاری چشموں سے پانی لینے میں مزاحمت کی جانے لگی۔ غنڈوں میں عوام میں یہ کہا کہ "مسلمانو! کافروں کو بکرے کی طرح ذبح کر دو" اس کی اطلاع پولیس مقامی کو دینے پر جواب ملا کہ تم خاموش رہو۔ بتاریخ ۱۵ امرداد ۱۳۴۶ف پریم ناتھ کی برات پر مسلمانوں کی جانب سے سنگباری کی گئی۔ ۵-۶ اشخاص زخمی ہوئے اسی روز سنگرولو کو محبوب نے زد و کوب کیا۔ ۲۰ امرداد ۱۳۴۶ف کو خلاف ورزی گشتی باجہ نوازی کے تحت فرضی مقدمہ تیار کیا گیا ہے۔

آریہ سماج ساکول تعلقہ نلنگہ کو منتظم صاحب پولیس مقامی نے بتاریخ ۲۲ خورداد ۱۳۴۶ف نوٹس دیا کہ آریہ سماج کس کی اجازت سے قائم کیا گیا۔ کس نے قائم کیا۔ ہون کنڈ کیوں بنایا گیا۔ اور کس کے حکم سے بہرحال اسی طرح غیر ضروری اور بے ضابطہ امور دریافت کئے گئے۔ مقامی آریہ سماج کو ہون کرنے سے روکا گیا۔ اور مرعوب کرنے کی سعی کی گئی۔ جمعدار پولیس سخت متعصب اور فرقہ وارانہ ذہنیت کا حامل ہے۔ جس نے مسلمانوں کو اکسایا ہے۔ اور اس کی ترغیب پر مسلمانوں نے ایک لڑکے کے جسم پر سے زیورات جبراً اتار لئے ہنوز کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

پولیس کی زیادتیوں سے تنگ آ کر حیدرآباد کے ہندو ترک وطن پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ کاروبار بند کر کے دوسرے مقامات پر جانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ غرض یہ کہ بقول کسی شاعر کے ؎

ہر قدم پر تیر ہے ہر سانس پر تلوار ہے

ان واقعات اور حالات کی موجودگی میں دل گواہی دے رہا ہے۔ کہ اورنگ زیب اور اس زمانے میں کوئی فرق باقی نہیں رہا ہے۔ دن دہاڑے ہندو عورتوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ سماج مندر میں مذہبی فرائض ادا کرنے سے روکے جا رہے ہیں۔ ایک عورت کے مسلمان ہو جانے پر اس کے خاوند کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ عورت کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا۔

بہادر یار جنگ جیسے لوگ آزادی اور بے باکی کے ساتھ اعلانیہ عہدہ داروں کی مدد حاصل کر کے اچھوتوں کو لالچ اور مکر و فریب سے حکومت کا رعب ڈال کر مسلمان بنا رہے ہیں۔ لیکن آج تک ان سے کوئی جواب طلب نہیں کیا گیا۔ بد امنی کے الزام میں دفعہ ۔۔۔ کے تحت پابند ضمانت و مچلکہ نہیں لیا گیا لیکن الہ منشی لال جی وکیل منتری سبھا اور دیگر ان کے رفقا کار اور منتری آریہ سماج دہول پیٹھ شریمان امراؤ سنگھ جی وغیرہ سے دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک ہزار روپیہ کا مچلکہ اور ضمانت اس لئے طلب کی جا رہی ہے۔ کہ وہ ہولا کا بدلہ غریب۔ بے کس اور معصوم مسلمانوں سے لینے والے ہیں۔ بد امنی کا دیوتا تو آزادی کے ساتھ دار السلطنت میں گھوم سکتا ہے۔ اور ہر امداد کا مستحق ہو سکتا ہے۔ لیکن امن کا حامی۔ التفات کا طالب۔ ہمدردی کا پتلا۔ جس کے دل میں خلق خدا کی خدمت کا جذبہ ہے۔ وہ پابند ضمانت کیا جاتا ہے۔ افسوس! یہ انصاف اس زمانہ میں جیسے روشن زمانہ میں کیا جاتا ہے۔ ان مظالم کے ہوتے ہوئے حیدرآباد کے بعض مسلم معاصر یعنی رہبر دکن۔ صبح دکن۔ یہ کہتے نہیں شرماتے۔ کہ حیدرآباد میں ہندوؤں پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا ہے۔ چشم بصیرت رکھنے والے حضرات اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے ہندوؤں کے ساتھ کسی طرح کا برتاؤ روا رکھا جا رہا ہے:-

ظلم کی انتہا ہو چکی ہے۔ اب مظلوموں کی آواز دبانے سے دب نہیں سکتی۔ وقت قریب آ چکا ہے۔ کہ حقوق والوں کو ان کے جائز حقوق دیئے جاویں۔ اکثریت کو اقلیت کے مفاد پر اب قربان نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہم ریاست حیدرآباد کے ذی مقتدر عہدہ داروں سے اخیر میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ریاست میں اکثریت رکھنے والی قوم کا خیال رکھ

مولانا شوکت علی اور گوسائیں گنیش دت

بھائی پرمانند جی کے اخبار روزانہ "ہندو" میں مولانا شوکت علی اور گوسائیں گنیش دت کے عنوان سے ایک مضمون آتش کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ جس میں دونوں کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ آریہ ویر کے پاٹھکوں کی ضیافت طبع کے لئے اسے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

آج میں دو دلچسپ ہستیوں کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں مولانا شوکت علی خادم کعبہ ہے۔ اور گوسائیں گنیش دت نقلی سناتن دھرم کا ناگ مورتی۔ ظاہرہ شکل سے دونو دیش کے بھگت معلوم ہوتے ہیں۔ دیہاتی لوگ غریبی کے باعث کھدر پہنتے ہیں۔ یہ اپنے ہم مذہبوں کو دکھانے کے لئے کھدر پہنتے ہیں۔ اندر سے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ لیکن باہر سے دیکھنے پر ایک فرق معلوم ہوتا ہے۔ جہاں پر مولانا کے گرد کئی تھان لپیٹ جاتے ہیں۔ وہاں پر گوسائیں کا کام تھان کے چوتھائی حصے سے ہی بن جاتا ہے۔ دونوں کی اگر کشتی ہو جائے۔ تو اسے دیکھنے کے لئے گاما۔ حمیدا اور رنجا بھی اپنے اپنے گھر سے نکل پڑیں گے۔ گنیش دت مولانا سے ٹکر ضرور لے گا۔ اس نے اپنے چیلوں کو یہ کہہ رکھا ہے۔ کہ میں کراماتی ہوں۔ قدرتی طور پر جب مولانا کے شکم شریر کے نیچے گوسائیں کا بھرتہ ہو رہا ہو گا۔ تو اس کی چیلیاں مفتیں مانگیں گی۔ اگر مولانا ان اپاؤں پر ترس کھا کر گوسائیں کو چھوڑ دے۔ تو یہ اپنی چیلیوں کو جا کر یہی کہے گا۔ کہ دیکھو یہ میری کرامات ہے۔ کہ گرا ہوا ہونے کے باعث جیت گیا ہوں۔

پچھلے ۲۰ سال کی پولیٹیکل جدوجہد میں کئی دیش بھگت پھانسی پر چڑھے۔ کئی کالے پانی گئے۔ سولی پر ٹنگ گئے۔ بعض دیویوں نے بھی اپنے آپ قربانی کے لئے پیش کیا۔ لیکن مولانا جیل جا کر سوکھ گیا۔ اور گوسائیں دیا بھون جیسے عیش و عشرت کے مقام میں رنگ رلیاں منا کر موٹا ہو گیا۔

مولانا جب کبھی باہر جاتا ہے۔ تو ہوٹل میں ٹھہرتا ہے۔ کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے کی آزادی پسند ہے۔ کانگڑی پہلوان جب لاہور آتا ہے۔ تو لال کوٹھی ٹھہرتا ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے دونوں ٹکر کے ہیں۔ اپنے آپ کو صرف خادم کعبہ لکھتا ہے۔ مگر عالم فاضل ہونے کی ڈینگیں نہیں ہانکتا۔ دوسرے کے دماغ پر وہم سوار ہے۔ کہ وہ بہت بڑا پنڈت ہے۔ اس معاملے کا اکثر بھید اس برابر والا ہے گنیش دت کئی سال تک وشارد کے امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ سکھو کو منڈی کو بہتیرا رگڑا۔ لیکن گھوٹا کام نہ آیا۔ کبھی کبھی لائلپور کے لوگ اس کی ہمت کی داد دیتے ہیں۔ تو لائلپور کے اسی چٹان کی طرح کھڑا رہا۔ مقامی پرچیوں نے خوب پتھر مارے۔ لیکن گوسائیں ٹس سے مس نہ ہوا۔ جو بل جلنے سے زمین جنبد نہ جنبد گل محمد کہتے ہیں۔ یہ دیکھ کر یونیورسٹی کو جھکنا پڑا۔ اتنی بار فیل ہونے والے امیدوار کو اس نے پاس قرار دے دیا۔

مولانا انگریزی کھانا پسند کرتا ہے۔ انگریزی طریقہ کا پجاری ہے۔ لیکن گنیش دت پتھر کے پیالے میں دنیا کے سبھی اتم پداارتھوں سے شکم سیر کرتا ہے۔ جہاں مولانا ایک ہوٹل کے کئی پرکار کے کھانوں سے پیٹ پوجا کرتا ہے۔ وہاں پر گنیش دت آٹھ گھروں سے انواع و اقسام کے کھانے منگوا کر اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ ایک کو لیمنیڈ اور دودھ سے پریم ہے۔ دوسرے کے گلے میں پھلوں کے رس کے سوا اور کچھ اترتا ہی نہیں۔ غریبوں کا یہ غمخوار گوسائیں پانی اس لئے نہیں پیتا۔ کہ غریب دیہاتیوں کو مٹھاس سے مل سکے۔

جہاں پر مولانا نظام اور نوابوں کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے۔ اور وہاں سے پنشن اور وظیفہ پاتا ہے۔ وہاں پر گنیش دت راجے مہاراجوں۔ راجوں اور مہاراجوں کے دروازے توڑتا ہے۔ اور وہاں سے دان دکشنا لے کر ہی ٹلتا ہے۔ اسلام کے مطابق روپیہ سے پیار کرنا جائز ہو۔ لیکن ہندو دھرم شاستروں کے مطابق سنیاسیوں کے لئے دھات کو چھونا پاپ ہے۔ چنانچہ گنیش دت پیسے روپے کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ لیتا ہے۔ تو صرف کرنسی نوٹ یا چیک۔

جہاں پر پہلا اسلام کی دہائی دیتا ہوا کانگرسی امیدوار کی مخالفت کرتا ہے۔ وہاں پر دوسرا اپنے ٹکٹ کے لئے اپنی "اصول پرستی" بگھارتا ہے۔ گوسائیں کی ڈکشنری میں "اصول پرستی" کے معنی دولت۔ دھرم ہیں۔ چنانچہ پچھلے الیکشن میں گوسائیں نے ایک جگہ ایک کانگرسی امیدوار کی حمایت کی۔ دوسری جگہ دوسرے کانگرسی امیدوار کی مخالفت۔

ایک انٹر کلاس میں ریل کا سفر کرتا ہے۔ اور دوسرا پہلوان سیکنڈ کلاس میں۔ یہ ہم گنیش دت اپنے چیلے چیلیوں کو خوش کرنے کیلئے ہی کرتا ہے۔ اب تو گوسائیں نے اپنے عزیزوں کے ساتھ ہو اخبار کے لئے ایک موٹر بھی لے لی ہے۔

موقعہ آنے پر مولانا کچھ کر دکھاتے ہیں۔ لیکن گوسائیں ایسے موقعہ پر دم دبا کر نو دو گیارہ ہو جاتا ہے۔ وہاں پردہ دری کا دھین کرتا رہتا ہے۔ اس عملی جواب سے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تو پھر لال کوٹھی کا رخ کرتا ہے۔ لاہور میں شہید گنج مسجد کی تحریک کے وقت گوسائیں کے چیلوں نے بہتیرا واویلا کیا۔ لیکن وہ دیا میں الیاس رہا۔ کہ گوسائیں نے گنگا کا نام نہ لیا۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ایک ودیارتھی کی اپوروویرتا

استریوں کے ایمان کرنے والے مسلمان گنڈوں سے ناک رگڑوا کر معافی منگوائی

شریمان ڈاکٹر ہرنام سنگھ جی کی دھرم پتنی جی لکھتی ہیں:-

لاہور ۲۰ ستمبر:- لاہور کے منٹو پارک میں کل ۵ بجے صبح ایک ہندو دیوی اپنی ماں کے ساتھ سیر کرنے آئی تھی۔ چونکہ بہت استری پرش وہاں سیر کرنے آتے ہیں۔ میں بھی اپنے پتی ڈاکٹر ہرنام سنگھ جی کے ساتھ وہاں آئی تھی۔ ہم نے اپنی کار وہاں کھڑی کی۔ اور گھاس پر چلنے لگے۔ کوئی دو گز کے فاصلہ پر لگ بھگ دس مسلمان کسرت کر رہے تھے۔ جب ان کے پاس وہ ہندو بڑھیا اپنی سپتری سمیت پہنچی۔ تو ان مسلمانوں میں سے ایک نے اسے چھیڑتے ہوئے ہنسی کرنی شروع کی۔ وہ بیچاری ماں بیٹی چلی ہی گئیں۔ انہیں جاتے دیکھ کر اس غنڈے نے اس یووتی کے اوپر کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ اور کپڑے کو زمین پر پھینک دیا۔ یووتی نے شور کیا جس کو دیکھ کر گنڈوں نے ان دونوں ماں بیٹی پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ شور کو سن کر بھیڑ اکٹھی ہو گئی۔ وہاں پر سارے وہ مسلمان ہی تھے۔ کسی نے انہیں ایسا کرنے سے نہ روکا۔

اچانک ایک نوجوان یووک دوڑتا ہوا ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے آیا۔ اور آتے ہی گنڈوں پر لاٹھی سے وار کر دیا۔ اس نوجوان یووک نے ایسی لاٹھی چلائی۔ کہ تمام گنڈوں کو بھاگنے کی بھی فرصت نہ ملی۔ ان گنڈوں میں ایک بھی آدمی ایسا نہ تھا۔ جسے لاٹھی کی چوٹ نہ آئی ہو۔ اس نوجوان نے ان دونوں ماں سپتری کو دھیرج دیتے ہوئے آواز دی کہ کوئی پولیس کو خبر تک نہ کرے جب تک میں انہیں ٹھیک نہ کر دوں۔ آج میں انہیں گنڈے پن کا مزا چکھائے بغیر نہیں جانے دونگا۔ اور اس نے اپنی لاٹھی سے گنڈوں کی پگڑی توڑ دی اس نے بھیڑ کو ہٹ جانے کو کہا۔ بھیڑ ہٹ گئی۔ پھر اس یووک نے گنڈوں سے زور سے کپڑا لے کر اس یووتی کو دیا۔ لیکن اس کپڑے کا لینا پسند نہ سمجھ کر اپنے دو کپڑے دیئے۔ گنڈوں نے اس یووک سے ناک رگڑ کر معافی مانگی۔ آدمیوں کے کہنے سے گنڈوں کو اس شرط پر چھوڑا۔ کہ آگے کو وہ کسی دیوی سے چھیڑ خوانی نہیں کریں گے۔

جب جھگڑا ختم ہوا۔ تو یووک سے میرے سوامی ڈاکٹر ہرنام سنگھ جی نے بات چیت کرتے ہوئے اس کا دھنیہ واد کیا۔ اور دس روپیہ کا نوٹ بھی دینا چاہا لیکن یووک نے یہ کہہ کر نہیں لیا۔ کہ دیش کی سیوا کرنا ہی میرا دھرم ہے۔ جب یووک سے اپنا نام اس کا استھان اور نام پوچھا۔ تو اپنا نام اس نے سبھاش چندر بتلایا اور کہا۔ کہ میں دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور میں پڑھتا ہوں۔ اس باغ میں گھومنے کے لئے آتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے ۲۷ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ مگر سبھاش نے یہ کہتے ہوئے نہ لئے کہ میں آپ سے یا کسی مہاشے سے روپے لینے نہیں آیا اگر آپ کو دان دینا ہے۔ تو میرے آچاریہ جی کو اپدیشک ودیالیہ میں بھیج دیجئے۔ میں تو اپنے کام کو کر رہا ہوں۔ میں اپنی دیویوں کا اپمان نہیں دیکھ سکتا۔

آریہ سماج رڑکی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج رڑکی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا جلسہ پر شریمان سوامی سروانند جی۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ پنڈت شو شرما جی۔ پنڈت بہاری لال جی۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری۔ پنڈت مہندر پرتاپ جی شاستری آدی مہانو بھاؤ پدھاریں گے۔

(رام چندر منتری)

تلسی اور اس کے فوائد

ہمارے بھارت ورش میں شائد ہی کوئی ایسا آدمی ہوگا۔ جو کہ تلسی کے پودے کو نہ جانتا ہو۔ یہ چرپری۔ کڑوی۔ ہاضمہ کو بڑھانے والی۔ دل کو مضبوط کرنے والی اور گرم ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے سوزاک خرابی خون درد پسلی اور وایو کو دور کرتی ہے۔ وئید دں نے اس کی پانچ قسمیں بتائی ہیں لیکن عام طور پر دو قسم کی ملتی ہے۔ ایک سفید دوسری سیاہ۔ دونوں کے خواص قریب قریب ایک ہی جیسے ہیں۔ یہ بہت سے عوارض کو دور کرنے کے علاوہ ہوا کو بھی صاف کرتی ہے۔ سنسکرت کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ جتنی دور اس کی خوشبو جاتی ہے اتنی دور کی ہوا صاف ہوتی ہے وہاں کبھی بیماری نہیں آتی۔ کیونکہ اس میں بہت سی بیماریوں کے جرم مارنے کی عجیب و غریب طاقت ہے

تلسی کا عرق بدن پر ملنے سے مچھر پاس نہیں آتے۔ جہاں پر تلسی کا پودا ہوتا ہے۔ وہاں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ ملیریا بخار کا اندیشہ نہیں رہتا جو لوگ غریب ہیں اور مچھر دانی وغیرہ نہیں لگا سکتے ان کے لئے تو یہ انمول چیز ہے۔

ملیریا بخار میں:۔ ملیریا بخار میں کونین سے بڑھ کر فائدہ پہنچاتی ہے۔ تلسی کے پتے ۱۰ تولے کالی مرچ ۲½ تولے دونوں کو خوب باریک کر کے کھرل کر کے پانی سے چنے برابر گولی بنا کر بخار چڑھنے سے پہلے ایک۔ ایک گھنٹہ بعد ایک ایک گولی کر کے تین گولیاں تازے پانی کے ساتھ دیویں۔ دو تین روز میں بخار ضرور اتر جائے گا۔

چیچک میں:۔ جب کہ دانے نہ نکلتے ہوں اور مریض کی حالت خراب ہو۔ اس وقت تلسی کے تازے پتوں کا رس اور گائے کے تازہ گوبر کا رس دونوں برابر لیکر ۶ ماشے دن میں چار بار دینے سے دو دن میں دانے نکل آئیں گے۔

درد پسلی میں:۔ تلسی کے پتوں کا رس ایک تولہ کالی مرچ کا چورن ایک ماشہ ملا کر دن میں دو تین بار پلائیں۔

داد کھجلی وغیرہ کے لئے:۔ تلسی کی چاروں چیزوں کا یعنی جڑ۔ ٹہنی۔ پتے۔ پھول سب کا سفوف کر کے لیموں کے رس میں ملا کر مالش کرنے سے داد کھجلی دور ہوتی ہے۔ اس سفوف کو آتشک کے زخموں پر چھڑکنے سے تمام زہریلے جرم مر جاتے ہیں۔

تلسی کا عرق:۔ تلسی کا عرق منہ پر ملنے سے منہ کے مہاسے کیل وغیرہ دور ہو جاتے ہیں سوزاک وغیرہ جسم پر پھر جانے سے جو زخم ہو جاتے ہیں۔ وہ اس عرق کے ملنے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔

سفید کوڑھ جو کھال کی جڑ چھوڑ کر مانس ہڈی تک پہنچ گیا ہو۔ اس کو یہ معمولی سا پودا دور کر دیتا ہے۔

نزلے کھانسی بخار میں تلسی بہت فائدہ کرتی ہے۔ تلسی کے پتے ۱۰ یا ۲۰ لیکر اس میں پانی ڈال کر خوب پکا لو۔ بعد میں تھوڑا دودھ اور میٹھا ڈال کر پی لو۔ پسینہ آکر بخار دور ہو جائے گا۔ یہ دماغ کو بھی تراوٹ پہنچاتی ہے۔

ملیریا ناشک عرق ناشک۔ ایک سیر تلسی کے پتے مع ٹہنیوں کے کچل کر ۵ سیر پانی میں ایک رات دن بھگوئے رکھیں۔ پھر اس کا عرق کشید کر کے ملیریا کے دنوں میں دو تولہ عرق دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد پینے سے ملیریا ہرگز پاس نہیں آئے گا۔ اور بدہضمی دور کر کے بھوک خوب لگیگی

بچوں کو یہ عرق ایک ماشہ سے ۶ ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

ہیضہ کے دنوں میں تلسی کے چار یا پانچ پتے کھانے سے آدمی اس سے بچا رہتا ہے۔

سردی و گرمی کے بخار میں تلسی ادرک کالی مرچ کی گولیاں بہت فائدہ کرتی ہیں۔

آریہ سماج فورٹ منٹگمری کا جلسہ

یکم ستمبر کی شام کو کے وقت سارے شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ ایک موٹر لاری خوب سجائی گئی جس پر دو ادوم کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ آگے آگے بھجن منڈلی بھجن گاتی جا رہی تھی۔ چوہدری ٹھاکر سنگھ جی بھجنیک اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو آنند کرتے تھے۔ ۲-۳-۴ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں صبح اور شام دونوں وقت جلسہ کی کاروائی ہوتی رہی۔ پنڈت ساون مل جی کے عالمانہ دیاکھیانوں کا جنتا پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ پرچارک پنڈت دیا دھرم جی نے ولولہ انگیز تقریریں کیں۔ چوہدری ٹھاکر سنگھ جی کے اس بھجن پر دوسرے ادھیا چندرجس دا نام نسی دیانند جی پر ڈگ وجد میں آکر جھوم رہے تھے۔ جلسہ کے بعد بھی پنڈت دیا دھرم کے دیاکھیان روزانہ رات کے وقت ہوتے رہے۔ دو دن استری سماج جلسہ ہوتا رہا۔

(برج لال شاد منتری)

آریہ سماج خوشاب کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج خوشاب کا گیارہواں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے اپدیشکوں اور بھجنیکوں نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ کنور سکھ لال بھی پدھاریں گے۔ (جیا رام منتری)

منٹگمری میں سوامی گنگاگری کا لیکچر

منٹگمری ۲۳ ستمبر:- منٹگمری میں سوامی گنگاگری جی آچاریہ گوروکل مہاودیالیہ رامے کوٹ کا "دنیا میں بے چینی کیوں بڑھ رہی ہے" پر ایک عالمانہ لیکچر ہوا جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ آج کل دنیا مادہ پرستی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ضروریات زندگی روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ انگریزی تعلیم عام ہو جانے کی وجہ سے سرکاری ملازمتیں کمیاب ہو گئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنے ملک میں دیسی صنعتوں کو اچھی طرح ترقی نہیں دے رہے۔ اس وجہ سے بیکاری بڑھ رہی ہے۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں فیشن پرستی اور مادہ پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ملک میں آتم ہتیا کی وارداتیں زور پکڑ رہی ہیں۔ امریکہ جیسے دولت مند ملک کے اندر ہر

چھبیس منٹ میں ایک خودکشی کی واردات ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہر ایک ملک اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسرے ممالک کو اپنے قبضہ میں لانا چاہتا ہے۔ تمام حکومتیں زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ پچھلے سال اٹلی نے لیگ آف

نیشنز کے احکام کی پابندی کے برخلاف ایبے سینیا کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اب جاپان چین میں تاخت تاراج کر رہا ہے۔ نہ جانے کچھ عرصہ بعد ان جنگی تیاریوں کا کونسا خطرناک انجام پیدا ہو۔ آج کل دنیا میں آتم گیان یا اصلاحیت پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم دنیا میں کسی طرح بھی شانتی کا راج نہیں دیکھ سکتے۔ عوام نے رشیوں کے اصول "سادہ رہو اور اونچے خیالات رکھو" کو قطعاً فراموش کر دیا ہے۔ سادگی اور پاکیزہ خیالات ہی ہماری زندگی کا اصل سرمایہ تھے۔ اس کے بغیر جنتا نت نئی آفتوں میں گرفتار ہو رہی ہے۔

اے منشو۔ آپ مادہ پرستی کو چھوڑ کر پربھو کی گود میں آکر روحانیت کی لہر میں اپنے آپ کو مست بناؤ۔ ورنہ آپ کی قدیم عزت عظمت و شوکت جس کا تمام زمانہ معترف اور مداح ہے۔ مٹی میں مل جائے گی۔

کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مہابھارت کے یدھ کے وقت وید و شاستروں کے عالم و فاضل بھیشم پتامہ۔ گورو درونا چاریہ اور مہاتما ودر جیسے ودوان موجود تھے۔ لیکن وہ اس یدھ کو بند نہ کرا سکے۔ ان کی عظمت کو ہم کیسے تسلیم کریں۔ لیکن آپ سب جانتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانے میں بڑے بڑے

ودوانوں اور عالموں کی موجودگی میں یورپ کی عظیم الشان جنگ وقوع پذیر ہوئی۔ اور کوئی عالم اس کو بند نہ کرا سکا۔ اور اب بھی تمام ملک اپنی جنگی طاقت کو دوسروں سے بڑھانے کی فکر میں ہے۔ جو کہ ایک عظیم الشان یدھ کا پیش خیمہ ہے۔ اب دیکھنا چاہئے۔ کہ امن پسند عالمان اس کے لئے کیا پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ یہ تو مادہ پرستی اور

آتمک شکتی کا مقابلہ ہے۔ جب تک مادہ پرستی دور نہ ہوگی۔ تب تک دنیا میں شانتی نہیں پھیل سکتی اس لئے ایشور کی شرن میں آکر آتمک بل یا روحانی طاقت پیدا کرو۔

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اپدیشی ٹریکٹوں کا سلسلہ

پورانکوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی مصر جی کی زبانی (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱/ سینکڑہ للعہ
ستیہ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ سناتن دھرم ویدوں پر ستیارتھ پرکاش کا جواب ۱/ سینکڑہ للعہ
سینکڑوں کو نکام یادگار دت کی درگت۔ بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی) ۸/ سینکڑہ ۴/
آریہ سماج اور مورتی پوجا۔ (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۲/ سینکڑہ عہ
شنکر کون ہے (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی صدر) ۲/ سینکڑہ عہ
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۲/ سینکڑہ عہ
وید اور پورانک دھرم (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۲/ سینکڑہ عہ
سناتن دھرم اور یوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) ۸/ سینکڑہ ۴/
آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی صدر) ۲/ سینکڑہ عہ
سناتن دھرم یوں پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی رحیم) ۱/ سینکڑہ للعہ
ہتیا کا کارن شراپ یا بھوگ (از بہاری لال جی پورانک سبھا سکرڈ ونگہ) ۸/ سینکڑہ ۴/
مہابھارت اور یوگ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) ۲/ سینکڑہ عہ
شردھ اور پتر شانتی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) ۱۲/
سناتن دھرم اور رام مارگ (از پریتم جی امرت سری) ۱۲/
پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۱۲/
سناتن دھرم کی وجہ (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۱۲/

مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوک ناتھ جی آریہ اپدیشک) قیمت ۱/ سینکڑہ ۱۲/
شرادھ بیوستھا۔ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) ۱۲/
مرتک شرادھ (از شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج) ۱۲/
شاستراتھ رد پڑ یعنی رد پڑ میں پورانکوں کے شاستراتھ کے حالات) ۱۲/
ویدک دھرم سناتن دھرم ہے (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ۱۲/
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۱۲/
مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی) ۱۲/
سناتن دھرم یا سماجیت دھرم (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) ۱۲/
ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں۔ (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اپدیشک) ۱۲/

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

ویدک دھرم اور اسلام کے عقائد کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی آریہ اپدیشک) قیمت ۱/ سینکڑہ عہ
مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی) ۱۲/

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو:- (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) قیمت - سینکڑہ ۱۲/
رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی احمانی راولپنڈی) ۱۲/

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

آریہ سماج کیا ہے (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری) قیمت - سینکڑہ ۱۲/
راہ نجات۔ (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) ۸/ سینکڑہ ۴/
سورگ نرک کیا ہے؟ ڈیڑھ ہزار۔ (از پنڈت مکتی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار) ۲/ سینکڑہ عہ

تھا

مہاشہ اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ - لاہور

اخبار کی بہار

...س کی جاپان کو دھمکی

...سکو۔ ۲۷ ستمبر۔ روسی گورنمنٹ نے کل ...ی گورنمنٹ کو ٹوکیو میں ایک وارننگ دی ہے ...ن پر بمباری کے سلسلہ میں اگر روسی ...رت خانے کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری ...پر ہوگی۔ اور ان خلاف قانون اعمال کے ...خوفناک ہوں گے۔

...ن کی طرف سے لیگ کا بائیکاٹ

...کیو۔ ۲۵ ستمبر۔ جاپان وزارت کے ایک ...جلاس میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ لیگ ...نز کی اس کمیٹی میں جس میں جاپانی چینی ...پر بحث ہوگی۔ جاپان اپنا نمایندہ نہیں ...گا۔

...آف ونڈسر واپس انگلینڈ جائینگے

...ڈن۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ڈیوک آف ونڈسر ...کے ہمراہ ان دنوں کرینیتھا کے مقام پر شادمانی ...ت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ...کی جاتی ہے کہ آیندہ نومبر یا مارچ میں واپس ...ینڈ جائیں گے۔ ان کے بھائی ڈیوک آف ... انگلینڈ کو واپس جاتے ہوئے راستہ میں ...سے ملاقات کریں گے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ...یوک آف ونڈسر ان دنوں ایک کتاب لکھ رہی

...ھڑک سنگھ کو ایک سال قید سخت

ہوشیار پور۔ ۲۷ ستمبر۔ موضع بیالہ میں قابل ...اض تقریر کرنے کے جرم کی پاداش میں ...سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ کو زیر دفعہ ۱۲۴ ...تعزیرات ہند آج مقامی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ...ریٹ نے ایک سال قید سخت کی سزا دی ...فیصلہ کے وقت عدالت کے باہر ۵ ہزار ...یوں کا ہجوم ہو گیا۔ باباجی نے لوگوں کو مخاطب ...تقریر کی جس میں انہیں پُرامن رہنے اور ...کی آزادی کی جدوجہد رکھنے کی تلقین کی۔ ...ں نے یہ بھی کہا۔ کہ آج جن فقرات کی بنا پر ...سزا دی گئی ہے۔ میں انہیں ایک سال بعد ...سے رہا ہونے کے بعد پھر دہراؤں گا

یو پی میں تعلیم ہندوستانی میں

لکھنؤ۔ ۲۵ ستمبر۔ کہ وزارت تعلیم نے تمام ...ریس سکولوں کے نام ہدایات جاری کر دی ...ں۔ کہ طلبا کو تعلیم دینے کا ذریعہ ہندوستانی ...ن ہو۔ یعنی کسی پر یہ پابندی نہیں ہونی چاہیے ...ضرور انگریزی میں تعلیم دی جائے۔ کل اسمبلی

مہاراجہ کشمیر کا شاہی اعلان تمام قیدی رہا جرمانے معاف

گئو کشی کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی رنبیر کوڈ کا دفعہ قائم ہے

ہائیکورٹ جموں کا قابل اعتراض فیصلہ دوسری عدالتوں پر حاوی نہیں ہوگا

سرینگر۔ ۲۷ ستمبر۔ کشمیر اسمبلی میں آج وزیر اعظم نے مہاراجہ کشمیر کا شاہی اعلان پڑھ کر سنایا۔

"گو ایسا کرنا ضروری نہیں۔ لیکن میں اپنی پیاری رعایا کے تمام افراد کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ میری ریاست میں کسی بھی دھرم یا مذہب پر کوئی پابندی نہیں۔ اور ہر شخص آزادی سے اپنے مذہبی اصولوں پر عمل کر سکتا ہے۔ ہائیکورٹ کے جس فیصلے کے خلاف اعتراض کیا گیا ہے۔ میں نے اسے غور سے پڑھا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سے رنبیر پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۸ کے صاف معنے بلاواسطہ یا بالواسطہ نہیں بدلے۔ ججوں نے یہ کہیں نہیں کہا۔ کہ جرم کے ارتکاب کے لئے کسی خاص ارادے کا پایا جانا ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی شخص رات کے وقت گئو قتل کرتا ہے تو اسے بری کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ ہائیکورٹ کو قانون میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ پرجا سبھا کے ممبر اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کوئی قانون بدل نہیں سکتا۔ جب تک آپ (ممبر) پاس نہ کریں۔ اور میں منظور نہ کروں۔ میری گورنمنٹ نے اعلان بھی کر دیا تھا۔ کہ وہ اس دفعہ کو بدلنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ہائیکورٹ کے فیصلے کا اثر:۔ ہائیکورٹ کے ججوں نے اپنے فیصلے میں جو رائے دی ہے وہ صرف اس مقدمہ کے متعلق ہے۔ جو ان کے زیر نظر تھا۔ اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں۔ کہ اسے خود ہائیکورٹ یا دوسری ماتحت عدالتیں رولنگ کے طور پر استعمال کریں۔ کیونکہ سزا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مجرم کی اصلاح کی جائے۔ نہ کہ اس سے انتقام لیا جائے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس سلسلہ میں میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ میں مزید اعلان کرتا ہوں کہ (۱) جموں ایجی ٹیشن یا سری نگر ایجی ٹیشن کے سلسلے میں سزا یافتہ تمام پولٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

(۲) ان کے جرمانے معاف کر دیئے جائیں۔

(۳) جو پابندیاں کسی پر ہیں وہ بھی منسوخ کر دی جائیں۔ اور (۴) جو مقدمات ابھی عدالتوں میں ہیں وہ واپس لے لئے جائیں۔"

مہاراجہ نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ پرجا سبھا کا جنرل انتخاب اب اگلے سال ماہ مئی اور جون میں ہوگا۔ اس بیان پر مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

میں جب یہ سوال اٹھایا گیا۔ تو پنڈت پیارے لال شرما وزیر تعلیم نے بھی اعلان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ذریعہ تعلیم مادری زبان ہو۔ چنانچہ اس قسم کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

جنڈیالہ شیر خاں کے فساد کے مقدمات

شیخوپورہ۔ ۲۵ ستمبر۔ جنڈیالہ شیر خاں کے سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں جسقدر گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ ان کی تعداد ۶۲ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ۲۷ مسلمان ہیں۔ اور ۳۵ ہندو سکھ ان میں سے ۹ کے خلاف قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائیگا۔

صوبہ بمبئی کا مستقل دارالخلافہ پونا میں

بمبئی۔ ۲۶ ستمبر۔ اخبار سنڈے سٹینڈرڈ میں یہ خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ پونا کو صوبہ بمبئی کا مستقل دارالخلافہ بنایا جائے گا۔ اور وہاں ہی لیجسلیچر کے اجلاس ہوا کریں گے۔

کلکتہ میں مولانا ظفر علی کی دُر افشانی

کلکتہ۔ ۲۶ ستمبر۔ مولانا ظفر علی خاں ممبر اسمبلی (مرکزی) نے آج یہاں مسلم لیگ کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین کوئی باعزت سمجھوتہ ہونے کے بغیر امن قایم نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو کانگریس میں لانے کی جو تحریک شروع ہوئی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی موت ہو جائے گی۔

پنجاب کے مندروں کیلئے قانون

لاہور ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے جس کی غرض یہ ہوگی۔ کہ پنجاب کے مندروں کا سدھار کیا جائے۔ اور ان مندروں میں چڑھاوا وغیرہ کی صورت میں جو آمدنی ہوتی ہے۔ اسکا استعمال صحیح ہو سکے۔

آریہ جگت

اکیسواں سندھ آریہ سمیلن

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کی طرف سے ہر سال ایک جلسے کے روپ میں سندھ کے آریہ سماجیوں کا ایک سمیلن کیا جاتا ہے۔ جس میں سندھ کی آریہ سماج سمبندھی سمسیاؤں پر وچار کیا جاتا ہے۔ اس سمیلن کا ساتھ ہی سنگ چناؤ بھی کیا جائے۔ اس دفعہ یہ سمیلن آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی کے موقع پر کیا گیا۔ اس کے پردھان شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی۔ اے ویدک مشنری تھے۔ سب سے پہلے لالہ روپ لال جی پردھان سبھا تھا پردھان سواگت کارنی نے اپنا ایڈریس پڑھا۔ بعد ازاں پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے کاریہ کرتاؤں کا انہیں پردھان نیت کرنے پر دھنیواد کیا۔ اور جنتا سے اپیل کی۔ کہ وہ بعد میں ہونے والی کاروائی میں دلچسپی لیں۔ اور سبھا کو اپنا سہیوگ دیں۔ جس سے سبھا مضبوط ہو۔

سمیلن نے چھ پرستاؤ پاس کئے۔ پہلے پرستاؤ میں پنڈت چموپتی جی جیسے آریہ ودوان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ دوسرے پرستاؤ میں سندھ کے پرسدھ سیٹھ آسومل جی شاہ پور چاکر نواسی کے خوفناک اور ظالمانہ قتل پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ تیسرے پرستاؤ میں اُن تمام بھائیوں کے سمبندھیوں کے ساتھ جن کا گزشتہ مسلم فسادات میں مدہ شاہ ہے۔ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ چوتھے پرستاؤ میں درمیان لڑکوں اور لڑکیوں کی سمپلت پڑھائی کو نقصان دہ قرار دیا گیا۔ اور سندھ نیتاؤں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اس وشئے پر گمبھیرتا سے وچار کریں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ سکول کھولے جائیں۔ پانچویں پرستاؤ میں سندھ پرانت کی سرکار کی درمیان نیتی پر دکھ پرگٹ کیا گیا۔ جس کے دوارہ وہ ہندی سکولوں کو مدرسوں کے نام سے پکارتی ہے۔ اور ہندی سکولوں کو گرانٹ نہیں دیتی۔ اور اردو کے سکولوں کو دیتی ہے۔ چھٹے پرستاؤ میں جو پردھان جی کی طرف سے پیش ہوا۔ سندھ سرکار سے آگرہ کیا گیا۔ کہ وہ دادو کا آریہ سماج مندر جس کو ضبط کیا گیا ہے۔ اور جس کی ضبطی کو ایک عدالت نے خلاف قانون قرار دیا ہے۔ آریہ سماج دادو کو واپس دیا جائے۔

انت میں شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے ودوتا پورن بھاشن کے بعد کاروائی سمیلن سماپت ہوئی۔

(پرکاش سروپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا سالانہ چناؤ سرو سمتی سے حسب ذیل ہوا ہے۔

پردھان:- شریمان چودھری بنول رام جی رئیس

اعظم۔ اُپ پردھان:- شریمان مہاشہ مول چند جی اپدیشک۔ وید پرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخان۔ منتری:- کویراج ڈاکٹر گوبند لال جی۔ اُپ منتری شریمان سادھو رام جی۔ خزانچی۔ شریمان مہاشہ وادھا رام جی۔ لائبریرین۔ شریمان سندر داس جی۔ آڈیٹر:- شریمان برہمچاری لکشمن دیو جی

(کویراج ڈاکٹر گوبند لال منتری)

آریہ کمار سبھا سنت نگر لاہور کے سماچار

(۱) مورخہ ۹/۳۷-۱۱ کو سنیچر وار رات کے سات بجے آریہ سماج مندر سنت نگر لاہور میں آریہ کماروں کی ایک جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں آریہ کمار سبھا جو چند ماہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ دوبارہ قائم کی گئی۔ مندرجہ ذیل چناؤ۔

پردھان:- ڈاکٹر گوپی چند جی سنت نگر۔
اُپ پردھان:- شری ستیہ اوم پرکاش جی
منتری:- کندن لال جی۔
اُپ منتری:- مہاشہ فقیر چند جی۔
خزانچی:- مہاشہ اوم پرکاش ذرتا

(۲) مورخہ ۹/۳۷-۱۲ کو آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کی طرف سے مہاشہ دیو پرکاش جی شاستری اور پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر کے "آریہ سماج کیا تھی۔ اور آریہ سماج کیا ہے۔" اس وشئے پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔

(۳) ۹/۳۷-۱۸ کو آریہ کمار سبھا کے زیر اہتمام "کیا مانس کھانا شاریرک اور آتمک اُنتی کے لئے اچھا ہے یا نہیں؟" کے مضمون پر بحث ہوئی۔ جس میں دونوں طرف کے بولنے والے بھائیوں نے اپنے پکش کا اچھی طرح سمرتھن کیا۔ مانس بھکشن شاریرک اور آتمک اُنتی کے لئے اچھا نہیں۔ اس پکش والوں کا پلڑا بھاری تھا۔ دوسرے بھائیوں کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگلے ہفتہ ۹/۳۷-۲۶ کے لئے بحث کا مضمون "کیا ایشور پرمان سے سدھ ہو سکتا ہے"۔

(کندن لال منتری آریہ کمار سبھا سنت نگر لاہور)

گوگا میڑی پرچار

۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کو گوگا میڑی جو کہ سرسہ سے بیس کوس کی دوری پر ریاست بیکانیر میں واقع ہے۔ یہاں ہر سال بھادوں شدی ۷-۸ اور نومی کو میلہ لگتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار کے قریب استری

پرش آتے ہیں۔ آریہ سماج سرسہ بھی اپنے کیمپ لگا کر ہر سال پرچار کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی کیمپ لگا کر ۱۴ ستمبر کو صبح سے بابو رام نرائن جی کے زیر صدارت پرچار کاریہ شروع ہوا۔ اور دو روز تک مندرجہ ذیل لکھے اپدیشکوں کے لیکچر اور بھجن ہوتے رہے۔

(۱) شریمان پنڈت ہرپال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔

(۲) پنڈت امر سنگھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

(۳) " شری رام " " " " سماج سرسہ

(۴) " سانگ رام " بھجنیک " پرتی ندھی سبھا پنجاب

(۵) مہاشہ ستیہ نرائن " " تر کانوالی

(۶) سوامی سومیشور آنند " " حاکما ڈل کے اپدیشک وغیرہ سب مندرجہ بالا نے بھاؤں سے پرچار کیا۔ اور سنہ سر ریاست بیکانیر سے شری کھیا دیو جی نے آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر منوہر بھجن سنائے۔ جس میں تینوں اپدیشکوں اور پنڈت سالگرام جی کے پرچار نے جنتا پر بہت ہی گہرا پربھاؤ ڈالا۔ اور اس میں لاہور بوچڑ خانے کے بند کرنے کے لئے بڑی حاضری میں پنڈت شری رام جی نے سب گاؤں اور شہروں میں اندولن کرنے کے لئے پرینا کی۔ جنتا نے ہاتھ اٹھا کر بوچڑ خانے کا گھور ورودھ کیا۔ مہاراجہ شری گنگا سنگھ جی والئے بیکانیر کو گئو رکھشا کے متعلق دھنیواد دیا گیا۔ ان کی ریاست میں گئو بدھ نہیں ہوتا۔ اور وہ گئو رکھشا میں بہت سہائتا دیتے ہیں۔ اس سال میلے میں چند دیسی بچے پویت سنسکار ہوئے اور ایک جنم کے مسلمان کی شدھی ہوئی۔ اس پرچار کا پربھاؤ بہت ہی اچھا پڑا۔ اب بھی آریہ سماج ستھاپت رہا

چٹنی

ماں۔ میں نے تمہیں کئی مرتبہ شریر لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے منع کیا ہے۔ مگر تم مطلق نہیں آتے۔

بچہ۔ اماں جان۔ میں کیا کروں۔ جسطرح مجھے شریر لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے منع کرتی ہیں۔ اسیطرح دوسرے لڑکوں کی مائیں میرے ساتھ کھیلنے سے منع کرتی ہیں۔

ایک چور چوری کا اسباب بازار میں فروخت کرنے کے لئے گیا۔ اُس اسباب کو کسی یار شاطر نے غائب کر لیا۔ گھر آیا تو لوگوں نے پوچھا۔ کہ مال کتنے کو فروخت ہُوا۔ تو چور نے جواب دیا۔ کہ جتنے میں خریدا تھا۔

خریدار۔ کیا یہ جوتیاں مضبوط ہیں۔
دوکاندار۔ جی ہاں۔ بہت چلتی ہیں۔
خریدار۔ بہت چلتی ہیں۔ اسکا ثبوت؟
دوکاندار۔ آجتک جو گاہک بھی جوتیاں خرید کرلے گیا۔ وہ دوبارہ دوکان پر نہیں آیا۔

مجربات طب

پوشٹک چورن

ببول کی کچی پھلی۔ ستاور۔ موچرس۔ سب برابر لے کر پاؤڈر کریں۔ سب کے برابر کھانڈ ملا کر تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ کھائیں۔ بہت پوشٹک اور قوتِ باہ بڑھانے والا چورن ہے۔

پھلبہری کی دوا

زرد چمبیلی۔ ہیرا کسیس۔ واوڈنگ۔ منجل ہڑتال گوروچن اور سیندھا نمک۔ یہ چھ ادویہ مساوی لے کر گوموتر میں پیس کر لیپ کرنے سے پھلبہری کو آرام ہوجاتا ہے۔

آنکھ کا لیپ

ہرڑ۔ سیندھا نمک۔ گیرو اور رسوت یہ چار دوائیاں برابر لے کر پانی میں پیسکر آنکھوں کے بیرونی پردہ پر لیپ کریں۔ آنکھوں کے تمام امراض دور ہوجاتے ہیں۔

دھتورے کا نشہ اتارنا

اگر کوئی آدمی دھتورہ کے بیج یا پھول یا پتے کھا کر بے ہوش ہو گیا ہو۔ تو اس کو بنولے کی جڑ یا بنولے کا بیج یا پھول کھلا دیں۔ آرام ہو جاوے گا۔

صنعت و حرفت

فوراً دہی جمانا

دودھ میں تھوڑا سا ٹارٹرک ایسڈ ملا دیں۔ چند ہی منٹ میں پتھر کی طرح کا دہی بن جائے گا یہ دہی کھانے میں مفید نہیں۔ صرف مالش کرنے یا سر دھونے کے کام آسکتا ہے۔

دودھ کا سفوف بنانا

دودھ تازہ دو سیر لے کر آگ پر خوب گاڑھا کریں پھر اُس میں سوڈا بائی کارب ڈال کر حسب ضرورت کھانڈ ملا کر ذرا اور آنچ دیں۔ بعدازاں دھوپ میں خشک کریں اور بوتل میں بھر لیں۔ یہ دودھ کا سفوف ایک تولہ پاؤ بھر گرم پانی میں ڈالنے سے خالص دودھ بن جائے گا۔ خصوصاً بچوں کے لئے یہ دودھ بہت مفید ہے۔

نیلی سیاہی کا نسخہ

ماجو دس تولہ۔ کسیس چار تولہ۔ ببول کی گوند اڑھائی تولہ۔ کھانڈ دو تولہ۔ سب کو پیس کر رکھ لو۔ ایک تولہ سفوف کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان لو۔ عمدہ سیاہی بنے گی۔

کالابتی کا مرہم

رال ایک تولہ۔ بہروزہ ایک تولہ۔ السی کا تیل ۲ تولہ۔ تینوں چیزوں کو ایک ساتھ ملا کر پکانا چاہیئے۔

انعامی معمہ

میں سات حرف کا لفظ ایک رشی کا نام ہوں میرا پہلا دوسرا حرف ملا کر زہر۔ پہلا۔ دوسرا تیسرا دُنیا۔ اور پانچواں چھٹا ساتواں دوست کے معنے دیتا ہے۔ بتاؤ میرا نام کیا ہے۔

اس معمہ کا صحیح حل بھیجکر آریہ ویر کے ایک سال کے لئے خریدار بننے والے اصحاب کو عالی شان ضخیم کتاب سوراجیہ پتھ پردرشک المعروف پرابھتا پسیہ مصنفہ شریمان لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی۔ جسکی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ اور آریہ ویر کے چھ خاص نمبر۔ مادھا سوامی نمبر۔ پورانک سناتن دھرم نمبر۔ آریہ سماج نمبر۔ سناتن دھرم نمبر۔ اوتار واد نمبر۔ اور شرادھ نمبر قیمتی بارہ آنے یعنی کل دو روپیہ آٹھ آنہ کا انعام بھینٹ کیا جائے گا۔

محصول ڈاک پانچ آنہ بذمہ خریدار ہوگا منی آرڈر تین روپیہ پانچ آنے کا کریں۔

(مینیجر آریہ ویر لاہور)

جلد آرڈر بھیجیں

سب آریہ اخبارات کے رشی نمبروں کو مات کرنیوالا

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر

جلد آرڈر بھیجیں

"آریہ ویر" لاہور کا رشی نمبر دیپ مالا کی تقریب میں ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بڑی آب وتاب سے شائع ہوگا۔ نمبر مذکور کو آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں۔ لیڈروں۔ وِدوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ لیکھوں اور چیدہ شعرا کی بھڑکتی ہوئی نظموں کا ایسا شاندار مرقع ہوگا۔ کہ پاٹھک دیکھ کر عش عش کر اٹھیں گے۔ اس کے علاوہ دیش کے مشہور کانگرسی ہندو مسلم۔ سکھ۔ سناتن دھرمی لیڈروں اور ودوانوں کے رشی دیانند کے سمبندھ میں مضامین کا خاص سنگرہ اس نمبر میں ہوگا۔ شاندار سہ رنگی اور دیگر تصاویر بھی دی جائینگی۔ غرضیکہ یہ رشی نمبر ہر لحاظ سے نہ صرف پہلے رشی نمبروں سے ہی شاندار ہوگا۔ بلکہ اس سال نکلنے والے تمام آریہ اخبارات کے رشی نمبروں کو مات کرنے والا ہوگا۔ آریہ ویر اس اعلان دوارا دیگر رشی نمبر نکالنے والے اخبارات کو کھلا چیلنج دیتا ہے۔ کہ آریہ ویر کے رشی نمبر جیسا شاندار اور پرچار کیلئے اپیوگی نمبر اتنی ہی قیمت رکھ کر نکال کر دکھائیں۔ کس کا نمبر شاندار اور پرچار کے لئے بہترین بھینٹ ہے۔ اس کا فیصلہ آریہ جنتا خود کرے گی:۔

قیمت رشی نمبر کی پرچار کی خاطر صرف دو آنہ رکھی گئی ہے۔ ایک پرچہ کے لئے ۲۔ کے ٹکٹ

آریہ سماجیں۔ آریہ یووک سماجیں۔ آریہ کمار سبھائیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ اور قیمت بھی دو آنے فی پرچہ کے حساب آرڈر کے ساتھ ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ نمبر دیوالی سے پہلے ہی سب جگہ پہنچ جائے۔ وی۔ پی منگوانے سے جہاں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں دیر سے ملنے اور ختم ہوجانے پر محروم رہنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اس لئے جلد آرڈر بمع قیمت کے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیئے جاویں:۔

اخبارات کے ایجنٹ صاحبان آریہ ویر کے خاص نمبر بھاری تعداد میں منگوا کر فروخت کیا کرتے ہیں۔ یہ رشی نمبر پہلے سب نمبروں سے شاندار اور ہاتھوں ہاتھ لگنے والا ہوگا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ پرچوں کے آرڈر پہلے ہی بھیجدیں۔ کیونکہ مانگ بہت زیادہ ہوگی۔ دوبارہ تعمیل کرنی بہت مشکل ہوگی۔ پہلے آرڈر میں ہی زیادہ سے زیادہ آرڈر بھیجدیویں:۔

اشتہار دہندگان کیلئے سنہری موقعہ ہے

اشتہار دہندگان کے لئے اس نمبر میں اشتہار دینے کا سنہری موقعہ ہے۔ یہ نمبر عام اشاعت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں رشی اُتسو کے موقع پر آریہ سماجوں میں بانٹا جائیگا۔ ہر شہر وقصبہ میں ایجنٹ بھاری تعداد میں منگوا کر اسے فروخت کرینگے۔ دانی آریہ پرش۔ پرچار ارتھ منگوا کر دہریوں میں بانٹیں گے۔ لاکھوں انسانوں کی نظروں سے یہ نمبر گذریگا۔ اسلئے اسمیں اشتہار دینا کتنا مفید ہے۔ اسکا اندازہ اشتہار دہندگان خود لگالیں۔ اور جلد از جلد اپنا اشتہار معہ اُجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرالیں۔ ریٹ رعایتی حسب ذیل ہیں:۔

صفحہ ٹائیٹل کا آخری ۴۰ روپیہ۔ عام صفحہ ۔/۳۵ = ½ صفحہ ۔/۱۸ ¼ صفحہ ۔/۱۰ ⅛ کالم ۵/۸

مینجر آریہ ویر ــــــــ لاہور

ARYA VIR LAHORE
ہفتہ وار
اخبار
آریہ ویر لاہور
قیمت فی پرچہ ۲ پیسہ
ایڈیٹر
مہر چند شرما
پتہ - آریہ ویر لاہور
چندہ
غیر ممالک سے
جلد (۱۳)
...بر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴/۳۱ - اسوج سمت ۱۹۹۴ دیانند ابد ۱۱۳
نمبر (۹) ۱۵۱

داد کی خواہش اگر ہے طالبِ بیداد رہ

تو ازل سے لے کے آیا تھا پیامِ حریت
آہ و زاری سے بھی لگتی ہے کبھی پنجرہ میں جونک
توڑ دے! اپنے قفس کی تیلیوں کو توڑ دے
حوصلہ افزائیاں، مایوسیوں کے بعد ہیں!
زندگی کا لطف کچھ سوز و گدازِ دل سے ہے
تیرا خوابیدہ عمل ہے مائلِ رازِ سکوں!
دشتِ غفلت میں یونہی کب تک بھٹکتا جائیگا
خار بن کر چشمِ عالم میں کھٹکتا جائیگا

تو قفس کی تیلیوں میں رہ کے بھی آزاد رہ
واقفِ صیاد رہ، ناواقفِ فریاد رہ
تو گرفتارِ بلا نا محرمِ امداد رہ
داد کی خواہش اگر ہے طالبِ بیداد رہ
خامشی چاہے تو پھر یوں مائلِ افتاد رہ
طالبِ راحت! یہاں کچھ کام کر اور شاد رہ

منشی ہیرا لال [illegible] بی اے ایل ایل بی
(علیپوری)

رگ وید بھاشیہ

(بھاشیہ کار شریمان سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج)

ओ ३ म । वाय उव थेभिर्जरन्ते

त्वामच्छा जरितारः सुतसोमा अहर्विदः॥

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۲ منتر ۲)

اے وایو۔ سوم تیار کرنے والے۔ دنوں کو جاننے والے عابد اچھی اچھی ستیتوں کے ذریعہ یا دید منتروں کے ذریعے اچھی طرح تیری تعریف کرتے ہیں۔

بھاشیہ:۔

منتر میں مستعمل सुतसोमाः شبد قابل غور ہے۔ اس کے معنی ہیں "تیار کیا ہے سوم جنہوں نے ایسے لوگ" "یا جنہوں نے سوم کو پریرنا کی ہے"۔

بلا شبہ سوم ایک نباتات کا نام بھی ہے۔ سنسکرت لٹریچر میں سوم شبد تیس سے زاید معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جو سارے کے سارے حادی ہیں۔ رگوید کے منڈل ۹ میں ایک جگہ مذکور ہے۔ کہ "جس سوم کو براہمن پرمیشور کے بھگت لوگ پیتے ہیں۔ اس کو معمولی انسان نہیں پیتے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوم شبد محض سوم کی بوٹی وغیرہ کا ہی نام نہیں۔ بلکہ ایشور ایشور بھگتی بھی نام ہے۔ معمولی آدمی تو سوم کی بوٹی کوٹ چھان کر پیتا ہے لیکن ایشور کا بھگت تو برہمانند رس کا پان کرتا ہے۔

سوم شبد کا ایک اور ارتھ بھی ہے۔ جو اُما کے ساتھ رہے اور اُما شبد کے معنی ہیں۔ نیتی نیتی گیان۔ ایک جگیاسو دریافت کرتا ہے۔ کیا چندر پرمیشور ہے؟ گرو جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ پھر وہ پوچھتا ہے۔ کیا سورج پرمیشور ہے؟ جواب ملتا ہے۔ نہیں۔ کیا زمین یا انترکش یا دیولوک وغیرہ میں سے کوئی پرمیشور ہے۔ گرو سب کا جواب نفی میں دیتا جاتا ہے۔ کیا پرمیشور آنکھ سے جانا جا سکتا ہے؟ کیا بھگوان کو ہم سونگھ سکتے ہیں؟ کیا اس کو زبان سے چکھ سکتے ہیں؟ کیا زبان سے اسکا بیان ہو سکتا ہے؟ وغیرہ۔ ایسے سوالوں کا جواب بھی انکاری صورت میں ملتا ہے۔ تب کیا پرمیشور نہیں ہے؟ جواب ملتا ہے نہیں؟ وہ ہے ان سب میں ہے ان سب سے علیحدہ ہے۔ ان سب کی ہستی کا موجب ہے۔ اس قسم کے برہم گیان کو نیتی نیتی नेति नेति گیان کہتے ہیں۔ جس کے متعلق یہ گیان ہوتا ہے۔ اور جسکو یہ گیان ہوتا ہے۔ ان دونوں کو سوم सोम کہتے ہیں۔ اس روشنی سے "ست سوما" सुत सोमा شبد کا ارتھ بنا۔ جنہوں نے برہم کو یا برہم گیانی کو پریرنا کر کے اپنی طرف مائل کیا۔

"سوم" کے معنے پچھلے منتر کے بھاشیہ میں ہم نے "پیدا شدہ اشیاء" کئے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے सत सोमाः شبد کا ارتھ ہوتا ہے۔ جو پیدا شدہ اشیاء کو حرکت دیتے ہیں۔ جو پیدا شدہ اشیاء کو تیار کرتے ہیں۔ جو پیدا شدہ اشیاء پر حکومت کرتے ہیں وغیرہ۔ اور جو شانتی پیدا کرتے ہیں۔

منتر میں ایک شبد قابل غور ہے۔ وہ ہے- अहर्विदः - 'अहः' کا ارتھ ہوتا ہے دن- विद کا ارتھ ہے- جاننا- ہونا- حاصل کرنا و چارنا۔

پہلے سوکت کا بھاشیہ کرتے ہوئے ہم نے ابھیدھا अभिधा، لکشنا लक्षणा ویجنا- व्यञ्जना اور تاتپریہ तात्पर्य شکتیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور وہاں یہ بھی بیان کر دیا ہے۔ کہ کیول ابھیدھا شکتی سے کسی بھی گرنتھ کی ویاکھیا نہیں کی جا سکتی۔ ہم اپنی روزمرہ کی بول چال ان ساری شکتیوں سے کام لیتے ہیں۔ تو وید کا ویاکھیان کرتے ہوئے کیوں ان کا استعمال نہ کریں۔ یہاں 'अहः' شبد کا ارتھ اگرچہ ابھیدھا شکتی سے "دن" ہے۔ لیکن ہم یہاں پرکاش یا روشنی کریں گے۔ دن روشنی کا مظہر ہے۔

(سوال) بھگوان نے یہاں ज्योति یا प्रकाश شبد کیوں نہ استعمال کیا۔ کیول अहः شبد کا استعمال کیا؟ جس سے ہم کو مکھیہ ارتھ چھوڑنا پڑا۔ اور لکشنا شکتی کا آشرے لینا پڑا۔

(جواب) اگر پرکاش یا جیوتی یا اس کا کوئی اور ہم معنی لفظ استعمال کرتے تو وہ مطلب حاصل نہ ہوتا جو اس अहः شبد سے حاصل ہوتا ہے۔ अहः کے معنے دن ہیں۔ جتنی دیر سورج ہمارے سامنے رہتا ہے۔ اس کو دن کہتے ہیں۔ سرشٹی جتنی دیر رہتی ہے۔ اس کو بھی دن کہتے ہیں۔ اس حساب سے کسی کی زندگی کو بھی دن کہہ سکتے ہیں۔ اسی واسطے شکل پکش کو جن دنوں چاند بڑھ رہا ہوتا ہے۔ بھی دن کہتے ہیں۔ سال کے جن چھ مہینوں میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان کو بھی دن کہتے ہیں۔ اس: अहर्विदः کا ارتھ جاننے والے۔ دن کو حاصل کرنے والے، دن یا دنوں کا وچار کرنیوالے۔ دن میں ہونے والے۔ زندگی کو جاننے والے۔ حاصل کرنے والے اور وچار کرنے والے وغیرہ۔

اب (۱) ایشور پکش میں ارتھ ہوتے ہیں۔

اے سب سے بلوان شکتیمان۔ سب کو حرکت دینے والے سب کاریوں کو جلدی سدھ [کرنے والے] بھگوان۔ برہم گیانیوں کو پریرنا کرنیوالے۔ پیدا شدہ اشیاء کو تیار کرنے والے۔ جگت کو قابو میں رکھنے [والے] دن اور دن کے متعلق تمام رموز کو جاننے والے۔ تیری حمد و ثنا کرنے والے لوگ اچھی طرح سے تیری [تعریف] کرتے ہیں۔

جس نے بھگوان کو جان لیا۔ بھگوان کی شکتیوں کو جان لیا۔ بھگوان کے کاریوں کو جان لیا۔ [دن] رات اور ان کے بھید کو پہچان لیا۔ روشنی اور ظلمت میں جسے تمیز کرنا آگیا۔ وہی ٹھیک ٹھیک بھگو[ان کی] تعریف، ستائش، حمد و ثنا کر سکتا ہے۔

بھگوان کی تلاش کرتا ہوا جگیاسو دنیا کی تمام اشیاء پر نگاہِ تخیل ڈالتا ہے۔ وہ ان کو کم[زور اور دوسروں] کے ادھین محسوس کرتا ہے۔ وہ تو سب سے بلوان کی تلاش میں ہے۔ اس کا سبب ہے۔ اگ[یان] ہے۔ مدرک بالذات ہے۔ اور مادی اشیاء غیر مدرک جڑھ ہیں۔ لیکن اگیان کا پربھاؤ کہئے یا ج[ہالت کا] کرشمہ کہئے۔ وہ ان مادی اشیاء کے زیر ہو رہا ہے۔ ان کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ لیکن مادی اش[یاء ...] برادری۔ اندریاں جیو کو پھر مادی اشیاء کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ اب اس کمزوری کا احسا[س کر کے وہ] ایک زبردست ممد (سہایک) کی تلاش میں ہے۔ وہ دنیادی اشیا میں سے ایک ایک کی پڑتال [کرتا ہے] وہ ان سب کو کمزور اور مخالف پاتا ہے۔ لگاتار تجسس اور تحقیق سے وہ ان سب کے اندر [رہ] کے سنچالن کرنے والے سب سے بلوان بھگوان کو پا لیتا ہے۔

جس کو اتنی منازل طے کرنی پڑی ہوں وہ تو خواہ مخواہ अहर्विद् اور सुतसोम [ہوگا] ایسا آدمی لگاتار اتم وچنوں سے یا وید وچنوں سے بھگوان کی ستائش ہی کرے گا۔

جب بڑے بڑے گیانی اور دھنی مانی بھگوان کی استتی کرتے ہوں تو سادھارن لو[گوں کو بھی] ہی کرنی چاہیئے۔

۲۔ جیو پکش:۔

اے وایو جیو۔ روشنی کے۔ زندگی کے راز جاننے والے اور अहर्विद् لوگ تیری ٹھیک ٹھیک تعریف بیان کر سکتے ہیں۔

جان دار اشیاء اور بے جان میں کیا فرق ہے۔ اس فرق کا کارن کیا ہے۔ معمو[لی] آدمی اس راز کو نہیں جانتے۔ زندگی کس طرح شروع ہوتی ہے۔ آیا جڑ اشیا میں کیمیائی [عمل] سے زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا زندگی کا سبب کوئی اور ہے؟ آتم گیانی لوگ بتلاتے ہیں کہ [جیو] اور غیر مدرکوں میں جیو آتما کے سبب سے بھید ہے۔ وہ بتلاتے ہیں کہ مادی اشیاء میں ج[ب چیتنا] ہے ہی نہیں تو ان سے چیتنا اور اک کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ جیو کے سروپ کو جان کر [اس کی] ماہیت کو صحیح طور سے سمجھا سکتے ہیں۔ کٹھ اپنشد میں مذکور ہوا ہے۔ معمولی آدمی لیکچر [سے] اس کا علم نہیں کرا سکتا۔ کسی چیز کی ماہیت۔ اصلیت تو وہی سمجھا سکتا ہے جس نے اس [کا] مفہوم اور رہسیہ سمجھ لیا ہو۔

مطلب یہ کہ آتما اور پرماتما کا ٹھیک ٹھیک علم ان لوگوں سے حاصل ہو سکتا ہے [جنہوں نے ان کے] رموز سے کما حقہ واقفیت ہو۔ محض واقفیت ہی کافی نہیں۔ بلکہ جنہوں نے ان کا درشن کیا ہو۔ [آتما] کی طاقتوں کا اندازہ معمولی آدمی کیا لگا سکتا ہے۔ آج انسان نے محنت اور کھوج سے [قدرت کے] بہت سے پردے کھول دیئے ہیں۔ آج بجلی ہوا۔ پانی وغیرہ پر انسان کا کافی قبضہ ہو چکا ہے۔ [یہ سب کچھ] کچھ چیتنا کا نتیجہ ہے۔ محسوس نہ کرنے والا نہ سمجھنے والا۔ غیر ذی روح مادہ یہ سب کچھ کی[سے کر سکتا] ہے۔ آتما کی ان طاقتوں کا جائزہ کیا بادی آدمی لے سکیگا۔ اسی واسطے وید میں آتما کی طاقتو[ں کے بارے میں] ارشاد ہے۔ کہ اس میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں طاقتیں ہیں۔ ان سب کا پتہ لگانا اور ان سے کا[م لینا]

ہفتہ وار

اخبار **آریہ ویر** لاہور

9/16 اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء

روگ اور اس کا علاج

آج کے پرچہ میں شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کا ایک لیکھ آریہ سماج کا بھوشیہ اُجول کیسے بنے' کے عنوان سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے روگ کا انہوں نے صحیح ندان کرتے ہوئے اس کا علاج بتایا ہے۔ روگ مہاتما جی کے شبدوں میں یہ ہے۔ کہ "آریہ سماج کا کاریہ کھشیتر بدل گیا۔ آریہ سماج نے پرچار کاریہ کو شتھل کر کے اپنے آپ کو سنستھاؤں کے کیچڑ میں پھنسا لیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ سماج میں ایسے نرناریوں کا سماویش ہو گیا۔ جو آریہ سماج کے نکتہ خیال سے دھرم بھاؤ نہیں رکھتے تھے۔ لیکن سنستھاؤں کا کام چلانے کے لئے ان کی ایک حد تک اپیوگتا تھی۔ ان نئے آنے والے لوگوں نے اپنا مہتو پرگٹ کر کے اپنا ادھیکار قایم کرنے کے لئے پارٹیاں بنائیں جھگڑے کئے مقدمے بازی کی اور ہر پرکار سے آریہ سماج کے گورو اور مہتو کو نشٹ کیا"۔ روگ کی تشخیص مہاتما جی کی سولہ آنے ٹھیک ہے۔ آریہ سماج میں آج جو شتھلتا انوبھو کی جا رہی ہے۔ اسکا کارن محض یہی ہے۔ جو مہاتما جی نے بتایا ہے۔ اپنے لیکھ کے شروع میں انہوں نے اس شتھلتا کے متعلق ذکر کرتے ہوئے خود بھی لکھا ہے۔ کہ آریہ سماج سست چال سے تو نہیں۔ لیکن اصلی کھشیتر میں کام کم کر کے ایک دوسرے بہتے ہوئے کھشیتر میں تیزی سے کام کر رہا ہے۔ اور چونکہ اس کے اصل کھشیتر میں کام کم ہو گیا۔ اسلئے اُسکی چال سُست معلوم ہونے لگی ہے۔ آپنے یہ مثال دی ہے کہ جب آریہ سماج زور کے ساتھ پرچار کاریہ کر رہا تھا۔ اور جگہ جگہ سناتن والوں سے اُس کے شاستراتھ ہوا کرتے تھے۔ تو کچھ سمپردائک لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ آریہ سماجی بڑے جھگڑالو ہیں۔ کسی نہ کسی سے اُن کا ہمیشہ جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ اب جب آریہ سماج نے پرچار کاریہ کچھ شتھل کر کے شاستراتھ کرنا بند یا کم کر دیئے۔ اُنہیں لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ آریہ سماج اب دھیمی چال چلنے لگا ہے۔

مہاتما جی کے ان اپرکت شبدوں میں آریہ سماج کی شتھلتا اور کاریہ کا مرم چھپا ہوا ہے۔ آریہ سماج میں کئی بھائی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا کام پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ اور شتھلتا کی مہارنی فضول رٹی جاتی ہے۔ آریہ سماج بڑے زور شور سے کام کر رہا ہے۔ مگر ان کے مقابلہ میں سچے دل سے رشی دیانند کی سپرٹ اور مشن کے لئے درد رکھنے والے آریہ آریہ سماج کی ورتمان اوستھا کو دیکھ کر یہی انوبھو کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے۔ سو ان دونوں کا درشٹی کون مہاتما جی کے اُوپرکت شبدوں میں آجاتا ہے۔ آریہ سماج کے کام کو پہلے سے بڑھا اور تیزی سے بتانے والے سجن جھوٹے نہیں۔ واقعی آریہ سماجی آج بڑی بڑی بھاری سنستھائیں چلا رہے ہیں۔ لاکھوں روپے سالانہ چندے کر کے ان سنستھاؤں پر خرچ کر رہے ہیں۔ آریہ سماج سوشل سدھار۔ دلت ادھار۔ اناتھ رکھشا۔ ودھواؤں کے ادھار اور پراپکار کے دوسرے کاموں میں لاکھوں روپے چندہ جمع کر کے بڑے بڑے مشن اور سنگھ بنا کر کام کر رہا ہے۔ اسلئے ایسے سجنوں کو جو آریہ سماج کے مشن اور کاریہ کو ان چیزوں میں ہی سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج کا کاریہ بڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر آریہ سماج جس ویدک دھرم پرچار کے مشن کی پورتی کے لئے رشی دیانند نے ستھاپت کیا تھا۔ وہ کاریہ آج اُس اُتساہ سے نہیں ہو رہا۔ جیسے آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں ہوتا تھا۔ اُسوقت آریہ سماج نے اپنا لکھشیہ اُدیش دُنیا کو آریہ بنانا۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کرنا سمجھ رکھا تھا۔ آریوں کی ساری شکتیاں اس کام میں لگی ہوئی تھیں۔ جگہ جگہ آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچی ہوتی تھی۔ ستھان ستھان پر دھرم چرچا اور شاستراتھ متوادیوں سے ہو رہے تھے۔ جن میں آریہ سماج کی سر دتو جے ہوتی تھی۔ اور دھڑا دھڑ متوادی آریہ سماج کی شرن میں آ رہے تھے۔ اُسوقت آریہ ویر خواب لیتے تھے۔ مکے اور مدینے اور یروشلم میں اوم کے جھنڈے گاڑنے اور آریہ مندر بنانے کے۔ آج وہ اوستھا نہیں۔ اس پرچار یگ کی جگہ سنستھا یگ نے لے لی ہے۔ کاریہ کھشیتر بدل گیا ہے۔ سنستھاؤں کی

آریہ ویر کا اگلا پرچہ رشی نمبر ہوگا

"آریہ ویر" کا اگلا پرچہ ۲۴ اکتوبر کو رشی نمبر کے روپ میں شایع ہوگا۔ پاٹھکوں نے آجتک کتنے اخبار کے رشی نمبر پڑھے ہوں گے۔ لیکن "آریہ ویر" کے اس سال کے رشی نمبر کو پڑھ کر وُہ اُنہیں پھیکے معلوم ہونے لگیں گے۔ اس سال بھی کئی آریہ اخبار رشی نمبر نکال رہے ہیں۔ لیکن آریہ ویر کا رشی نمبر پڑھ کر پاٹھک خود کہنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ آریہ ویر کا یہ رشی نمبر ہی حقیقی معنوں میں رشی نمبر کہے جانے کا ادھیکار ہے۔ اور دیپ مالا پر رشی اُتسو کے اپلکشش میں پرچار نمتھ بانٹنے کے لئے بہترین بھینٹ ہے۔ اس نمبر میں آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں لیڈروں ودوانوں لیکھکوں کے لیکھوں اور چیدہ آریہ شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کے علاوہ دیش کے مشہور کانگریسی ہندو مسلم، سکھ سناتن دھرمی لیڈروں اور ودوانوں اور غیر آریہ سماجی شعرا کی شاندار نظموں کا ایسا شاندار سنگرہ ہوگا۔ کہ آریہ بھائی پڑھ کر عش عش کر اٹھیں گے۔ اس لیکھ میں اس سے زیادہ میں اور نمبر کی تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اس نمبر کی پرچار کے لئے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جہاں آریہ ویر کا اتنا شاندار نمبر رشی اُتسو پر بہترین بھینٹ کے روپ میں نکالا جا رہا ہے۔ جس میں رشی دیانند پر کم از کم پانچ درجن مضامین اور تین درجن کے قریب نظمیں۔ ایک سہ رنگی تصویر رشی دیانند کی ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود دوسرے رشی نمبروں سے کم لاگت مات صرف دو آنہ محض پرچار کی خاطر رکھی جا رہی ہے۔ تاکہ رشی اُتسو کے پرشاد روپ میں زیادہ سے زیادہ منگوا کر بانٹا جا سکے۔ تو آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کا بھی دھرم ہے کہ وُہ اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں رشی اُتسو پر پرشاد روپ میں بانٹیں۔ مجھے پوری آشا ہے کہ جسطرح رشی نمبر کو رشی اُتسو پر پرچار کے لئے بہترین بھینٹ کے روپ میں آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کے پیش کرنے کے لئے میں یتن کر رہا ہوں۔ اسی طرح وُہ بھی اپنا کرتویہ پالن کریں گے۔ اور اس نمبر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اس کی دھوم مچا دیں گے۔ اور یہ نمبر دوسرے رشی نمبروں سے اشاعت کے لحاظ کئی گُنا بڑھ چڑھ کر ہوگا۔

وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ بواپسی ڈاک زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیج دیں۔ تاکہ نمبر وقت پر مل سکیں۔ مانگ زیادہ ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آرڈر دیر سے نہ آنے پر ختم ہو جانے پر محروم رہنا پڑے۔ وی پی منگوانے کے لئے بھی آرڈر دینے سے گریز کیا جائے۔ کیونکہ اس حالت میں خرچ بھی زیادہ آتا ہے۔ پرچے بھی دیر سے ملتے ہیں۔ اور ختم ہو جانے پر ختم بھی رہنا پڑتا ہے۔ اصل طریقہ جلد از جلد اور لازمی طور پر نمبر حاصل کرنے کا یہی ہے۔ کہ جلد از جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بمع قیمت فی پرچہ دو آنہ کے حساب سے منی آرڈر کر کے بھیجدیویں۔

(مہر چند شرما)

کرپا سے ایسے آدمی آریہ سماجوں میں آگئے ہیں جنہیں آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرچار کی لگن ہی نہیں بلکہ جن میں کئی تو اُن کے وشواشی بھی نہیں۔ ان بھدر پرشوں نے اپنی سنستھاؤں کے چلانے کے لئے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے تاکہ چندے وصول ہوں۔ اور سنستھائیں چلیں۔ آریہ سماج سے رشی دیانند کی اصلی پرچار کی سپرٹ کو کچلا۔ اور آج کی اوستھا لا دی۔ اس اوستھا کو دیکھ کر رشی دیانند اور آریہ کے اصلی مشن کے لئے تڑپ رکھنے والے آریہ ویر محسوس کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے۔ اور اسمیں بالکل راستی پر ہیں۔

ان سنستھاؤں کی بدولت ہی آریہ سماج جو آجتک بھارت ورش ہی نہیں دُنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا ہوتا۔ جسکے متعلق چند سالوں میں ہی یورپ اور امریکہ کے مدبروں نے کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ سنسار کا آیندہ دھرم آریہ سماج کا ویدک دھرم ہوگا۔ جسکے سمبندھ میں پادری اینڈریو جیکسن نے لکھا کہ دیانند نے آریہ سماج کی بھٹی میں جو آگ روشن کی ہے۔ اُسے۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی سب بجھانے کے لئے دوڑ رہے اور زور لگا رہے ہیں۔ لیکن اس آگ کے شعلے ان کی کوششوں کے باوجود بڑھتے رہے ہیں۔ بڑھ رہے ہیں۔ اور مجھے یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ یہ آگ کے شعلے سارے سنسار میں پھیلیں گے۔ دنیا سے سب پاپوں اور کلیشوں کا ناش کر کے ویدک دھرم کا سامراجیہ ستھاپت کر دیں گے۔ سچ ہے اسوقت جس سپرٹ سے کام ہو رہا تھا۔ وُہ آجتک ہوتا رہتا تو دنیا کا نقشہ بدل گیا ہوتا۔ مگر سنستھا واد کا روگ آریہ سماج کو چمٹ گیا۔ اس نامراد روگ نے آریوں کو جنکے سامنے کرنونتو وشوم آریم لکھش تھا۔ جنکے گورو مہرشی دیانند نے لاکھوں کی گدیوں کو ٹھکرا دیا تھا۔ اتنا گرا دیا۔ کہ ان سنستھاؤں کی خاطر ویدک دھرم پرچار کے کام کو پس پُشت پھینک دیا۔ اور ساری شکتیاں ان پر ضایع کی جانے لگیں۔ دن رات بھکاریوں کی طرح مانگ مانگ کر لاکھوں روپے ان پر لگائے جانے لگے۔ ظاہر یہی کیا گیا کہ ویدک دھرم پرچار کے لئے یہ سنستھائیں کھولی جا رہی ہیں۔ ان سے گوتم۔ کپل۔ کناد نکلیں گے۔

ویدک دھرم کا دُنیا میں ڈنکہ بجاویں گے۔ چوٹی اور جنیؤ ہین کورے ناستک سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ان سنتھاؤں نے آریہ سماج کو دیدیئے اور دھڑا دیکھا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کی سنتھائیں گورو کل ہوں یا کالج یا کوئی اور آریہ سماج کے پرچار کے لئے اپیوگی ثابت نہیں ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی ان پر لاکھوں روپے برباد کئے جا رہے ہیں۔ وُہ لوگ جو آریہ نہیں جنہیں آریہ سماج کے سدھانتوں پر وشواش نہیں۔ جن کے آچار ویوہار آریوں کے نہیں۔ اِس سنتھاواد کے روگ کے کارن آریہ سماج میں چودھری بنے بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ اپنی خود غرضیوں کے لئے آریہ سماج میں جھگڑے بڑھاتے ہیں۔ پارٹیاں بناتے ہیں۔ پرچار نہیں ہونے دیتے کھنڈن نہ کیا جائے۔ شاسترارتھ بند ہونے چاہئیں راگ اکثر ایسے لوگ ہی الاپتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ دل سے آریہ نہیں ہوتے۔ ویدک دھرم پرچار کے لئے ان کے دل میں شردھا نہیں ہوتی۔ اگر کچھ آریہ ہوتے بھی ہیں۔ تو وُہ سنستھاؤں کے چندے کی خاطر کہ لوگ ناراض نہ ہو جائیں۔ پرچار کھنڈن منڈن اور شاستراارتھ وغیرہ کا ورودھ کرتے ہیں۔ اور اس کا پرنیام ہے۔ کہ آریہ سماج کا وُہ کرانتی کاری پرچار کا پروگرام جس نے اُتھل پتھل مچا رکھی تھی۔ اور جس کے کارن دھڑا دھڑ متوادی آریہ سماج کی طرف کھچے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ دُک سا رہا ہے۔ آریہ سماج میں نیا داخلہ بند ہو رہا ہے۔

آریہ سماج کے پرچار سے اویدک مت متانتروں کی ہستی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ وُہ کچھ دنوں کے مہمان نظر آنے لگے تھے۔ مگر آریہ سماج کے کاریہ کھشیتر کے بدل جانے سے وُہ پھر اب خُوب تقویت پکڑ رہے ہیں۔ اور یہی نہیں نئے نئے رادھا سوامی مت آدی مت زور پکڑ کر لاکھوں منشیوں کو قعرِ ضلالت میں گرا رہے ہیں مگر آریہ سماج خاموش بیٹھا ہے۔ ہمارے سنتھاواد کے روگ میں گرہست لیڈر۔ اور چودھری ٹکٹکی دیدم دم نہ کشیدم بنے ہوئے ہیں۔ رشی دیانند کے مشن کے لئے درد رکھنے والے آریہ ویروں کے دلوں پر یہ حالت دیکھ کر چھریاں چلتی ہیں۔ مگر کون سُنتا ہے۔ جلسوں میں اُپدیشکوں تک کو اُلٹا سنتھاؤں کے پوجاری اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ کھنڈن نہ کرنا۔ ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔ سناتن دھرمی ہمیں چندہ دیتے ہیں۔ ہم اُنہیں۔ کتنی گراوٹ ہے۔ کیا پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لہرانے والے رشی دیانند کبھی خواب میں بھی خیال کر سکتا ہو گا۔ کہ اس کے پرتی ندھی آریہ سماج اُس کے دیہانت کے بعد نصف صدی میں ہی اتنی گر جائے گی۔

روگ کے ندان کے بعد پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی نے اس کا علاج اس تبدیل ہوئی آدرستھا کو دور کر کے آریہ سماج کو اصلی لائن پر لانے اور آریہ سماج کا پھر گورو ستھاپت کرنے آریہ سماج کے کاریہ پرنالی میں مولک پریورتن کرنے کی ضرورت بتائی ہے۔ اور اس کا کچھ دورن بھی دیا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے انترگت سنتھاؤں کے پربندھ کے لئے علیحدہ ٹرسٹ بنانے۔ چناؤ کی پرتھا بند کر کے تین سجنوں کی اُپ سبھا دوارا چناؤ کرانے۔ پرانتک اور سارودیشک سبھا میں صرف پردھان کا نرواچن کر کے باقی منتری منڈل پردھان دوارا چُنے جانے۔ آریہ سبھاسد نیموں اور اُپ نیموں کے دوارا بنائے جانے۔ مندروں کی پوترتا قایم رکھنے اور اُن میں روزانہ کتھا سوادھیائے کرانے کی یوجنائیں کی ہیں۔ یہ سب اچھی چیزیں ہیں۔ مگر روگ کا اصلی علاج صرف اور صرف آریہ سماج کو اصلی لائین پر لانا ہے۔ کانٹا غلط بدل گیا۔ اس کا نتیجہ ہم نے دیکھ لیا۔ اب آریہ سماج کا بچاؤ اسی میں ہے۔ کہ پھر اسے اصلی لائن پر لایا جائے۔ اب سنتھاواد کے بینیا کو چھوڑ کر ویدک دھرم کا پرچار ہمارا لکھش بننا چاہیئے۔ سنتھائیں رہیں یا ٹوٹیں اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمارا کام رشی دیانند کی سپرٹ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ اسے ہمیں کسی حالت میں چھوڑنا نہ چاہیئے۔ اور نہ ہی اُس میں شتھلتا ہونے دینی چاہیئے۔

دنیا ویدک دھرم کا سندیش سننے کے لئے تیار ہے۔ جرمنی۔ اٹلی۔ ٹرکی۔ امریکہ۔ جاپان سب ممالک میں ویدک دھرم پرچار کے لئے فضا پیدا ہو چکی ہے۔ مگر ہم اپنے پاؤں میں سنتھاؤں کے پتھر باندھ کر مست بیٹھے ہیں۔ وید پرچار مکھیہ ادیش تھا۔ ہم نے اُسے گون بنا دیا ہے۔ سنتھاؤں کو سادھن رُوپ بنایا تھا۔ لیکن وُہ مکھیہ بن چکی ہیں۔ آج وید پرچار کے لئے چند ہزار روپے جمع نہیں ہو سکتے لیکن سنتھاؤں پر لاکھوں روپے نشٹ کئے جا رہے ہیں اگر یہی روپے اور شکتی جو سنتھاؤں پر ضایع ہو رہی ہے۔ پرچار کے کام میں لگے۔ تو آریہ سماج کی کایا دنوں میں پلٹ جا سکتی ہے اور پھر سب طرف اس کی دگوجے پتاکا لہرانی نظر آنے لگ سکتی ہے مہاتما نارائن سوامی اور آریہ سماج کے دوسرے برگزیدہ سنیاسی مہاتماؤں اور آریہ لیڈروں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کو سنتھاواد کے روگ سے بچا کر اصلی لائن پر لانے کے لئے سرگرمی سے رہنمائی کریں۔ رشی دیانند کے حقیقی مشن کے فدائی آریہ ویروں کو بھی سنتھاواد کے روگ سے آریہ سماج کو چھڑا کر پھر پرچار یگ لانے کے لئے کٹی بدھ ہو کر کاریہ کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔

(مہر چند شرما)

پردھان جی آریہ سماج کراچی کی چھٹی مضمون کا جواب

آریہ ویر کے اس پرچہ میں کراچی میں سوامی ستیانند جی کا لیکچر نہ ہونے کے متعلق کراچی آریہ سماج کے پردھان شریمان لالہ روپ لال جی کی چٹھی دمضمون چھپ رہا ہے۔ جس میں انہوں نے اردھ شتابدی کی کامیابی کی بڑی وجہ سوامی ستیانند جی کی ۱۵ دن کی کتھا کو بھی بتایا ہے۔ اور اُن کے لیکچر نہ ہونے کے متعلق لکھا ہے۔ کہ سوامی جی کا واپسی ٹکٹ کی میعاد ۷ ستمبر تک تھی۔ اس کا ہمیں پتہ نہ تھا۔ نہیں تو اُن کا لیکچر ۵ ستمبر کو ہی کرایا جاتا۔ پردھان جی نے انترنگ سبھا میں سرو سمتی سے کتھا پاس کرانے اور سب حاضر ممبروں سے پوچھنے کے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ سب نے یک زبان ہو کر مستعدی سے رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں پردھان جی کی سب باتیں مان لیتا ہوں مگر سوامی جی کا واپسی ٹکٹ کی خاطر لیکچر دے کر نہ جانا سمجھ میں نہیں آتا۔ اور یہ کہنا۔ کہ کراچی میں کوئی ورودھ ہی نہیں تھا۔ یہ بھی میں مان نہیں سکتا۔ میں پردھان جی کا کہنا ٹھیک مان لیتا ہوں کہ انہوں نے انترنگ سبھا کے سب حاضر ممبروں سے پوچھا ہو گا۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کراچی میں سوامی جی کے کافی ورودھی تھے۔ انہوں نے اگر ورودھ نہ کیا۔ تو محض اس لئے کہ اردھ شتابدی میں وگھن نہ پڑے۔ سوامی جی کے لیکچر نہ ہونے کے متعلق پردھان جی کی بات ٹھیک مان لینے پر بھی مجھے کوئی آپتی نہیں۔ اگر سوامی جی اُن کے لکھنے کے مطابق ٹکٹ کی واپسی کی میعاد ختم ہونے کے کارن ہی چلے گئے ہوں گے۔ میرے لئے تو کتھا ہونی اور لیکچر ہونا دونوں ایک ہی باتیں ہیں۔ میں نے سوامی ستیانند جی سے نویدن کے عنوان میں لکھا تھا۔ کہ اُن کا بغیر اپنی پوزیشن ٹھیک کئے آریہ سماج کی ویدی پر کتھائیں کرنا دیکچر دینا جھگڑے کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے۔ اُنہیں اپنی پوزیشن پر غور کر لینا چاہیئے۔ وغیرہ۔

آریہ سماج کراچی کے پردھان جی کراچی آریہ سماج کی اردھ شتابدی کا یہاں کی وجہ سوامی ستیانند جی کی کتھا کو بھی بتائیں۔ لیکن میں تو اسے سدھانت درشٹی سے کچھ اور ہی سمجھتا ہوں۔ جب سوامی ستیانند جی نے آریہ جگت کے متفقہ مطالبہ کے باوجود اُنک رام نام دکھشا کا پری تیاگ نہیں کیا جس کے کارن یو۔ پی۔ سی۔ پی بنگال بہار راجستھان بمبئی آدی پرتی ندھی سبھاؤں نے اُن کی ویدی بند کی۔ اور پنجاب میں اتنا زبردست سدھانت کُھنانہ دلن ہوا۔ جس پر سوامی جی خود ہی آریہ سماج سے ریٹائرڈ ہو گئے۔ تو پھر اُن کی پوزیشن آریہ سماج کے انکول ہوئے بغیر ان کی کتھائیں و لیکچر کرانے کیا معنے رکھتے ہیں۔ پردھان جی خود سوچ لیں۔ میں اس پر زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ میں نے اُن کی چٹھی و مضمون جوں کا توں چھاپ دیا ہے۔ اور اپنی پوزیشن بھی واضح کر دی ہے۔

(مہر چند شرما)

لاہور کی آریہ سماجوں کے جلسے

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۳۔ نومبر سے ۲۸۔ نومبر کو سُنایا جانا نشچت ہوا ہے۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے جلسہ کی تیاریاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ انارکلی لاہور کے جلسہ کی تاریخوں کا اعلان نہیں ہوا۔ لیکن حسب معمول وہ بھی انہیں دنوں میں ہی ہو گا۔ لاہور کے آریہ سماجیوں کا ہی بلکہ پنجاب بھر کے آریوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ ان جلسوں کی سپھلتا کے ابھی سے یتن کرنا شروع کر دیں۔ یہ جلسے لاہور کے نہیں، بلکہ ایک طرح سے پنجاب کی آریہ سماجوں کے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اور پنجاب کے کونہ کونہ سے بھاری تعداد میں آریہ نرناری ان میں سملت ہوا کرتے ہیں۔ اس سال کوشش کی جانی چاہیئے۔ کہ یہ جلسے پچھلے سالوں سے بھی بڑھ چڑھ کر کامیاب ہوں۔

شریمان رائے بہادر مکھن لال جی کا دیہانت

شریمان رائے بہادر سکھ لال جی ریٹائرڈ چیف انجینئر ریاست جموں کا ۳۰۔ ستمبر کو دیہانت ہو گیا۔ آپ کی عمر اس وقت ۷۲ سال تھی۔ بچپن سے لے کر انتم سمے تک یہ عمر آپ نے آریہ سماج کی سیوا میں گزاری۔ اعلےٰ عہدہ پر ملازمت کے دوران میں بھی آپ نے آریہ سماج کی سیوا کو کبھی نہیں بھولا۔ اور بطور وردھ آریہ سماجی کے کام کرتے رہے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد انہوں نے آریہ سماج کی سیوا اور بھی سرگرمی سے کی۔ برسوں وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپ پردھان کی حیثیت میں کاریہ کرتے رہے۔ آپ بہت ہی حلیم الطبع، خلیق آریہ پُرش تھے۔ آپ کی مرتیو سے آریہ سماج سے ایک برگزیدہ ہستی اُٹھ گئی ہے۔ ہمیں اس موقع پر اُن کے پریوار سے ہاردک سہانو بھوتی ہے۔ پرماتما رائے بہادر کے آتما کی سدگتی کریں۔ اور اُن کے پریوار کے دلوں کو شانتی دیں۔

متھرا سے بوچڑ خانہ ہٹایا جائے

گوپال کرشن کی جنم بھومی متھرا میں گؤ ہتیا آریہ ہندو ماتر کے ناقابل برداشت ہے۔ متھرا کے بوچڑ خانہ کے خلاف زبردست ناراضگی جذبات تھے۔

اور ستیہ آگرہ تک کی تیاریاں کی گئی تھیں۔ یو۔ پی کی کانگریس وزارت بننے کے بعد پوری امید تھی۔ کہ متھرا سے بوچڑ خانہ ہٹا دیا جائے گا۔ مگر اب تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ہم یو۔ پی کے وزیر اعظم منتری پنڈت گوبند بلبھ پنت جی سے نویدن کرتے ہیں کہ متھرا سے بوچڑ خانہ ہٹا کر کروڑوں آریہ ہندوؤں کے جذبات کو شانت کریں۔

پانی پت کے آریہ ویروں کو مبارکباد

آریہ سماج پانی پت کا نگر کیرتن یکم اکتوبر کو تھا۔ حکام کی طرف سے جلوس پر عائد کردہ پابندیوں کی بنا پر یہ سماج اپنا نگر کیرتن کا جلوس کئی سالوں سے نہیں نکال رہا تھا۔ آواز اُٹھائی گئی۔ پروٹسٹ کیا گیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس پر اس سال پانی پت کے آریہ ویروں نے اپنے دھارمک ادھیکار کی رکھشا کے لئے ستیہ آگرہ کر کے جلوس نکالنے کا نشچے کیا۔ اُس روز دہلی سے پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ دیش بندھو گپتا آدی اِجن اور بہت سے آریہ ویر پہنچ گئے۔ ارد گرد کی سماجوں سے بھاری تعداد میں آریہ ویروں کی منڈلیاں آ گئیں۔ ستیہ آگرہ کا مورچہ لگنے کو ہی تھا۔ کہ حکام کی عقل آ گئی اور اُنہوں نے بغیر کسی پابندی کے نگر کیرتن کا جلوس نکل جانے دیا۔ ہم اس وجے کیلئے پانی پت کے آریہ ویروں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ویرتا سے اپنے جائز دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کر کے دکھا دی ہے۔ اور اس بات کو مثال پیش کر دی ہے کہ پروٹسٹ کے ریزولیوشنوں کی کوئی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ سُنی اُن کی ہی جاتی ہے۔ جو اپنے جائز ادھیکاروں کے لئے قربانی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آریہ لیڈر اور باہر سے بہت سے آریہ ویر اُن کی سہایتا کے لئے پہنچ گئے لیکن یہ تب ہی ہو سکا جب وہ ویرتا سے اپنے دھارمک ادھیکار کی رکھشا کیلئے تیار ہو گئے۔ وہ اس ویرتا کیلئے پورے طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

آریہ ویر رعایتی فنڈ

آریہ ویر نے ودیارتھیوں اور مستحق غریب اصحاب کے لئے جو پورا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ رعایتی فنڈ کھولا ہوا ہے جس سے اُس کے عام رعایتی چندہ میں "آریہ ویر جاری کیا جاتا ہے۔ اس فنڈ میں مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماج پھلودن کے پراپت ہوئے ہیں۔ پانچ اصحاب اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اور تین روپیہ کی بجائے دو روپیہ سالانہ چندہ بھیج کر اخبار اپنے نام جاری کرا سکتے ہیں۔ ہم آریہ سماج پھلودن کی آریہ ویر کی اس سرپرستی کے لئے مشکور ہیں۔

سیٹھ ہوتچند جی کو صدمہ

ہمیں یہ سُن کر بہت دُکھ ہؤا ہے۔ کہ آریہ سماج کے انینہ شیدائی اور آریہ ویر کے پریمی شریمان سیٹھ ہوتچند جی پردھان آریہ سماج کیماڑی کی بہن کی اکال مرتیو ہو گئی ہے۔ سیٹھ جی کی ایک ہی بہن تھی۔ نہ کوئی دوسرا بھائی ہے نہ بہن۔ ہمیں اس صدمہ میں سیٹھ جی سے دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما مرتک بہن جی کی آتما کی سدگتی کریں اور سیٹھ جی و دوسرے سمبندھیوں کو یہ صدمہ سہن کرنے کی شکتی دیں۔

پنجاب دلت اُدھار کانفرنس دہلی

آریہ سماج بازار سیتا رام دہلی کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہونے والی دلت اُدھار کانفرنس کی تاریخیں ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء اور یکم و ۲ جنوری ۱۹۳۸ء مقرر ہوتی ہیں۔ مورخہ ۱۵ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک سوامی کیولانند جی مہاراج کی کتھا ہوگی اور مورخہ ۲۲ سے ۲۹ دسمبر تک یووک سمیلن۔ کوی سمیلن۔ سنگیت سمیلن سواستھیہ سمیلن۔ سرود ہرم سمیلن۔ شکھشا سمیلن اور میجک لینٹرن سے لیکچر وغیرہ ہونگے۔ دہلی کے گرد و نواح کے اضلاع و علاقوں کے ہندو بھائیوں کو کانفرنس کا ڈیلیگیٹ بن کر استقبالیہ کمیٹی کی امداد کرنی چاہئے اور ہزاروں کی تعداد میں کانفرنس کے موقعہ پر دہلی پہنچکر کانفرنس کو کامیاب بنانا چاہئے۔

دیو ورت دھرمیندو (سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی)

آریہ سماج پھلودن کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پھلودن کا سالانہ جلسہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس اوسر پر شریمان سوامی نجانند جی۔ پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ پنڈت دلیپتی جی شاستری۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ اُپدیشکان اور مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ دلیپ راج اور مہاشہ ارجن دیو جی کھنیک پدھارے۔ ۸ ستمبر کو نگر کیرتن بڑی کامیابی سے ہوا۔ ۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو دو دن ویاکھیان اور بھجنوں دوارا خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ حاضری دن کو بھی کافی ہوتی تھی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اور ساری منڈی میں اس سے آریہ سماج کے پرچار کی دھوم مچ گئی۔ (نامہ نگار)

آریہ نوجوان سے خطاب

(نتیجہ فکر اشعر الناس جی۔ ایم کیفا جرنلسٹ۔ لاہور)

جہاں بھر میں ڈنکا بجا دینے والے! ۔۔۔ او سوتا زمانہ جگا دینے والے!
تغافل کا پردہ اُٹھا دینے والے! ۔۔۔ اے بگڑی ہوئی کے بنا دینے والے!

ذرا جاگ غافل کہاں سو رہا ہے
جگا دے کہ ہندوستاں سو رہا ہے

نہ کر دیر اب کچھ تو کر کے دکھا دے! ۔۔۔ گرا قعرِ پستی میں بھارت اُٹھا دے
ہؤا ہے یہ مایوس ڈھارس بندھا دے! ۔۔۔ تو بن ناخدا پار ناؤ لگا دے!

لے اُٹھ باندھ لے کمر ہمت جوانمرد
حوادث سے ڈرتے ہیں غافل! کہاں مرد

جو بھولے ہیں اُن کیلئے راہنما بن! ۔۔۔ تو خستہ دلوں کی جہاں میں دوا بن!
نہ ہرگز اسیرِ کمندِ ہوا بن! ۔۔۔ دیانند ہو جا سراپا دیا بن!

اگر میری باتوں کا عامل بنے گا
تو دُنیا میں لاریب کامل بنے گا

تو غفلت کا پُتلا بنا ہے سراپا ۔۔۔ دِکھاتا ہے اہلِ جہاں کو تماشا!
نصیحت تجھے کر رہا ہے یہ کیفا ۔۔۔ ذرا ہوش میں آ۔ ذرا ہوش میں آ

ترقی پہ ہے دیکھ! سارا زمانہ
مگر سو رہا ہے تو ہی غافلانہ

ویدپرچارنی سبھا سندھ کا کام

ویدپرچارنی سبھا سندھ کی طرف سے شری موہن لال اور مہاشہ راجپال نے۔ سکھر۔ حیدرآباد کراچی اور شکارپور میں خوب پرچار کیا۔ پنڈت برہم دت جی اباورہ۔ گھوٹکی۔ شمیر پور۔ کدکوٹ۔ کشمور۔ جیکب آباد اور کراچی میں پرچار کیا۔ سبھا کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ سبھا کے پرنسپل پرنسپل رام سہائے جی اور پنڈت گورودت جی خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ شکارپور کا جلسہ بڑی کامیابی سے ہؤا۔ آریہ یووک سماج کا پنچ دیواگ کراچی کا جلسہ شان و شوکت سے ہؤا۔ شری لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی اور کنور سکھ لال جی کی زبردست تقریریں ہوئیں۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج کا بھوشیہ اُجوّل کیسے بنے؟

(لیکھک :- شریمان پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی)

ایک سجن کی جو آریہ سماج سے مہانو بھوتی رکھتے ہیں۔ اور آریہ سماج سے بھن ایک کھشیتر کے مشہور کاریہ کرتا ہیں۔ کچھ دن ہوئے مجھ سے آریہ سماج کے سمبندھ میں بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کئی باتوں کے اپرانت سوال کیا۔ کہ کیا آریہ سماج پہلے کی نسبت کچھ سست چال سے نہیں چل رہا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ سست چال سے تو نہیں لیکن اپنے اصلی کھشیتر میں کام کم کرکے ایک دوسرے بھنّ ہوئے کھشیتر میں تیزی سے کام کرتا ہے۔ اور چونکہ اصلی کھشیتر میں اُس کا کام دھیما ہو گیا اس لئے چال دھیمی معلوم ہونے لگی۔ اس سلسلہ میں ایک بات کی طرف میں نے ان کی توجہ دلائی کہ جب آریہ سماج زور کے ساتھ پرچار کاریہ کر رہا اور جگہ جگہ مت متانتر والوں سے اس کے شاستر ارتھ ہوا کرتے تھے۔ تو کچھ سمپردائک لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ آریہ سماجی بڑے جھگڑالو ہیں۔ کسی نہ کسی سے ان کا ہمیشہ جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ اب جب آریہ سماج نے پرچار کاریہ کچھ شتھل کرکے شاستر ارتھ کرنا بند یا کم کر دئے اور ایسا کرنے سے جو چہل پہل رہا کرتی تھی۔ کم ہو گئی۔ تو انہیں لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ آریہ سماج کچھ دھیمی چال سے چلنے لگا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا یہ سچائی نہیں ہے؟ تو انہوں نے سویکار کیا۔ کہ ایک درجہ تک اس میں سچائی ہے۔

استو — بات اصلی یہی ہے۔ کہ آریہ سماج کا کاریہ کھشیتر انایاس بنا کسی سوچ وچار کے بدل گیا۔ اور آریہ سماج نے پرچار کاریہ استعمل کرکے اپنے آپ کو سنستھاؤں کے کیچڑ میں پھنسا لیا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا۔ کہ آریہ سماج میں ایسے نر ناریوں کا بہتات سے سماویش (داخلہ) ہو گیا۔ جو آریہ سماج کے ڈرشٹی خیال سے دھرم بھاؤ نہیں رکھتے تھے۔ لیکن سنستھاؤں کے کام کے لئے ایک درجہ تک ان کی اپیوگتا تھی۔

ان نئے آنے والے لوگوں نے اپنا جتھو پرگٹ کرکے اپنا ادھیکار قائم کرنے وغیرہ کے لئے پارٹیاں بنائیں۔ جھگڑے کئے مقدمے بازی کی اور ہر پرکار سے آریہ سماج کے گورو اور مہتو کو نشٹ کیا۔ چھوٹے موٹے دوسرے بھی کارن ہیں مگر۔ لیکن مکھیہ بات یہی ہے اس تبدیلی ہونی اوستھا کو دور کرکے آریہ سماج کو اصلی لائن پر لانے۔ اور آریہ سماج کا یہ گورو ستھاپت کرنے کے لئے آریہ سماج کی کاریہ پرنالی میں مولک پریورتن کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا کچھ درشن یہاں دیا جاتا ہے۔

(۱) آریہ سماج کے انترگت سنستھاؤں کا علیحدہ ٹرسٹ بنا دیا جائے۔ اور وہی ٹرسٹ کمیٹی سنستھاؤں کا پربندھ کرے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا صرف پرچار کا کام کرے۔ جس میں تقریری اور تحریری دونوں طرح کے پرچار شامل ہوں۔

نوٹ :- ٹرسٹ اس پرکار کا بنایا جا سکتا ہے جس میں آریہ سماج کے ادھیکار تو سنستھاؤں سے علیحدہ نہ ہوں۔ لیکن پربندھ اوشیہ پرتھک ہوتا رہے۔

(۲) آریہ سماجوں میں عام طور سے نرواچن (چناؤ) کی پرتھا بند کر دی جائے۔ ہر ایک سماج کا نرواچن تین آدمیوں کی ایک اُپ سبھا کر دیا کرے اس اُپ سبھا میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا ایک پرتی ندھی۔ ایک سماج کا اور ایک دوان اپدیشک یا ... ہو۔

(۳) پرانتک درسار و دیشک سبھاؤں میں صرف پردھان کا نرواچن ہوا کرے۔ باقی منتری منڈل آدی کو پردھان خود بنایا کرے

(۴) آریہ سبھاسد ٹھیک ٹھیک اُپ نیموں کے انکول بنائے جایا کریں۔ اُن کی سنکھیا چاہے کتنی ہی کم کیوں نہ ہو جائے۔

(۵) آریہ سماج کے مندروں کا گورو بڑھانے کے لئے ان میں برات آدی کا ٹھہرنا بند کر دیا جاوے۔ ان میں نیم پوربک ہر روز یا ہر دوسرے دن کتھا سوادھیائے اور سدھانتوں کی ویچنا ہوا کرے۔

(۶) آریوں میں پرسپر سہ بھوج اور وواہ کی پرتھا گن کرم انوسار جاری کی جاوے۔

(۷) پریواروں میں آریہ جیون کو لانے کا پورا پورا پربندھ کیا جاوے۔

اور بھی کچھ باتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان کو ہی کاریہ روپ میں لانے سے آریہ سماج کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے۔

پوجیہ ماسٹر آتما رام جی سے نویدن

ایک لاکھ ناگری مول ستیارتھ پرکاش سنسکرن کے متعلق غلط فہمی

از قلم شریمان متھرا پرشاد جی شیوہرے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ (اجمیر)

پوجیہ ماسٹر جی! آپکا لیکھ جو پتے آریہ ویر مورخہ ۱۶ ستمبر میں پڑھا! آپ نے بجا لکھا ہے کہ مجھ سے کوئی شاستر ارتھ کرنے نہ جاوے گا۔ اور اگر ستیارتھ پرکاش میں حسب منشا چند اصحاب بھاشا وغیرہ میں تبدیلی کی گئی۔ تو اپدیشکوں وغیرہ کو شاستر ارتھ کرنے میں بہت دقت پیش آویگی۔

میں آپ سے حرف بحرف متفق ہوں۔

میں دوبار ۲۵۰۲۵ ہزار ستیارتھ پرکاش چھاپ کر چار چار آنہ میں فروخت کر چکا ہوں اور میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی۔ کی طرف سے ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش پرکاشت کرنے کی گھوشنا کی ہے۔ لیکن ماسٹر جی و نیز ساری آریہ جنتا کو وشواس دلاتا ہوں۔ کہ میں جو بھی سنسکرن سوامی جی کرت گرنتھوں کے نکال رہا ہوں۔ انہیں سے کسی میں بھی ایک حرف کی تبدیلی نہیں کر رہا۔ میں تو ایسے خیالات کا سخت مخالف ہوں۔ ہاں میں یہ ضرور کر رہا ہوں۔ کہ جہاں جہاں وید منتر شلوک با حوالے غلط درج ہیں۔ انہیں ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

کچھ آریہ وِدوان ضرور اس خیال کے پائے جاتے ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی ہندی آجکل کی ہندی کے مطابق درست کی جاوے کہیں کہیں کوئی بات صاف نہیں ہے۔ اُسے خلاصہ کیا جاوے۔ ایسا کرنے سے ضرور نقصان ہوگا۔ کیونکہ بھاشا میں سمے سمے پر تبدیلی ہوا کرتی ہے۔ مگر جو ہندی آج ہے۔ ممکن ہے کچھ دن بعد اور تبدیلی ہو۔ لکھاوٹ میں بھی بھاری تبدیلی کی جا رہی ہے۔ بہت سے حروف ہٹانے اور بہت سے نئے حروف ایجاد کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ لفظ بھی نئے نئے گھٹ بڑھ رہے ہیں۔ لہذا بھاشا کی تبدیلی ہرگز مناسب نہ ہوگی۔

ابتک جو ستیارتھ میں نے پرکاشت کئے ہیں وہ بالکل اُس ستیارتھ پرکاش سے کاپی لئے گئے ہیں۔ جو متھرا شتابدی کے وقت سوامی جی کے ہست لکھت ستیارتھ پرکاش سے ملا کرا کر میں نے ویدک یتنترالیہ سے پرکاشت کیا تھا۔ ہست لکھت ستیارتھ پرکاش شریمتی پراپکارنی سبھا کے پاس ہے۔ اُس میں اور ویدک یتنترالیہ کے چھپے ستیارتھ پرکاش میں کہیں کہیں لفظوں میں جو تبدیلی ہیں۔ وہ مہرشی کی آگیا کے موافق سبھا نے کرایا ہے اور اس لئے اس کی ذمہ داری شریمتی پروپکارنی سبھا پر ہے۔ آریہ ساہتیہ منڈل اپنے پرکاشت ستیارتھ پرکاش یا سوامی جی کرت گرنتھوں میں کبھی کوئی تبدیلی نہ کرے گا۔ اس بات کا میں ماسٹر جی اور سارے آریوں کو وشواس دلاتا ہوں۔ آریہ ساہتیہ منڈل سوامی جی کرت گرنتھوں کو سستے سے سستا کرکے گھر گھر پرچار کرنے کی خاطر ہی پرکاشت کر رہا ہے۔ اس کے سوائے اس کی اور دوسری کوئی غرض نہیں ہے۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کی انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس ورش آریہ سماج کا اٹھواں سالانہ جلسہ نومبر کے آخری سپتاہ میں ۲۳ سے ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء تک منایا جاوے۔ سو سب بھائیوں بہنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ ان تاریخوں کو نوٹ کر لیویں۔ اور اسمیں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔ کیونکہ اس دفعہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ آریہ جگت کے بڑے بڑے ودوانوں کو نمنترت کیا جاوے۔ اگر کسی بھائی نے جلسہ کے متعلق کوئی نئی تجویز بھیجنی ہو تو بھیجنے کی کرپا کریں

(دیو سارام منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

کتاب آسمانی اور گائے کی قربانی

نمبر ۲

از قلم شریمان پنڈت سادھو رام جی شاستری بی۔ اے مولوی فاضل منشی فاضل ... پامند برہم ودیالیہ ہوشیارپور

آریہ ویر کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے ...آیتیں شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کے ساتھ ...یش کی تھیں۔ شاہ صاحب کا ترجمہ لفظی ترجمہ ...حیثیت سے بالکل بے عیب تھا۔ لیکن شاہ صاحب کے ترجمہ سے کسی نتیجہ کا نکالنا بالکل دشوار ...اصل بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید میں کئی جگہ ...یل میں آئی ہوئی گھٹناؤں کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کسی جگہ محمد صاحب کے زمانہ کی گھٹناؤں کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے کہیں تو شان نزول کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور کہیں بائبل وغیرہ سابقہ کتابوں سے مدد لینا از بس ضروری ہو جاتا ہے۔ آج کل کچھ لوگ (جن میں کچھ ...مد بھی ہیں) یہ کہنے لگ پڑے ہیں کہ قرآن مجید کی آیتوں کا مطلب تفاسیر و احادیث وغیرہ کی مدد کے بغیر کرنا چاہئے۔ ان لوگوں ...بطور تنبیہ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ شان نزول وغیرہ باتوں کا پتہ بغیر تفاسیر و احادیث نہیں لگ سکتا اور جب تک شان نزول کا پتہ نہ لگ جائے تب تک قرآن شریف کی ہزاروں آیتوں کا مطلب بالکل مبہم ہو جاتا ہے۔ گذشتہ اشاعت میں پیش کی ہوئی ہماری آیتیں بھی اسی درجہ کی ہیں۔ اگر باہر کی مدد کے بغیر ان آیتوں کا ترجمہ کیا جائے۔ تو مبہم ہی نہیں بلکہ بالکل مہمل ہو جائیگا۔ اسلئے اب ہم بائیبل سے کچھ عبارت نقل کر کے قرآن مجید کی آیتوں کے ترجمہ کی طرف توجہ دینگے بائبل کی عبارت کو نقل کرنے سے پیشتر اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آیات مذکورہ میں بائبل کے کس حکم کی طرف اشارہ ہے ٹھیک ٹھیک جاننا نہایت دشوار ہے۔ ...بھی عوام کی رائے سے بائبل کے مندرجہ ذیل بیان کی طرف قرآن مجید کی گذشتہ آیتوں کا اشارہ ہے۔ وھو ہذا:۔

...یدی اس دیش کے میدان میں جو تیرا پرمیشور یہوواہ تجھے دیتا ہے۔ کسی مارے ہوئے کی لوتھ پڑی ہوئی ہے اور اس کو ...س نے مار ڈالا ہے۔ یہ جان نہ پڑے تو تیرے ...ندے اور منصف نکل کر اس لوتھ سے ...روں اور کے ایک نگر تک ناپیں۔ تب ...نگر اس لوتھ کے سب سے نکٹ ٹھہرے اس ...نگر کے بنئے (باشندے) ایک ایسی کاور (جوان گائے) لے رکھیں جس سے کچھ کام نہ لیا گیا ہو۔ اور جس پر جوا کبھی رکھا نہ گیا ہو۔ تب اس نگر کے پرنیتے اس کاور کو ایک بارہ ماسی ندی کی ایسی ترائی میں جو نہ جوتی نہ بوئی گئی ہو لے جائیں۔ اور اسی ترائی میں اس کاور کا گلا توڑ دیں اور سوی یاجک (قربانی کرنے والے) بھی نکٹ آئیں۔ کیونکہ تیرے پرمیشور یہوواہ نے ان کو چن لیا ہے۔۔۔

پھر جو نگر اس لوتھ کے سب سے نکٹ ٹھہرے، اس کے سب پرنیتے اس کاور کے اوپر جس کا گلہ ترائی میں توڑا گیا ہو۔ اپنے اپنے ہاتھ دھو کر کہیں "یہ خون ہم سے نہیں کیا گیا اور نہ ہماری آنکھوں کا دیکھا ہوا کام ہے۔ سو ہے یہوواہ اپنی چھڑائی ہوئی اسرائیلی پرجا کا پاپ ڈھانپ، کر نردوش کے خون کا پاپ اپنی اسرائیلی پرجا کے سر پر سے اتار۔" تب اس خون کا دوش ان کے سر سے ڈھانپا جائے گا۔

بائیبل دیوستھا وولان ادھیائے ۱۹۔

ہم نے بائیبل کی اصل عبارت پیش کر دی جس کے ساتھ قرآن مجید کی مذکورہ آیتوں کا تعلق جوڑا جاتا ہے۔ اگر آپ بائبل کے اس پرکرن سے پہلے ہی واقف نہ ہوں تو ذرا دھیان پوروک پڑھئے سرسری نظر سے آپ کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔

آپکی واقفیت کے لئے ہم بائبل کے بیان کو ذرا سرل کر دینا چاہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا تھا کہ اگر کسی مقتول کے قاتل کا پتہ نہ چلے تو ایک جوان گائے کو ذبح کر کے۔ جہاں مردہ کی لاش پڑی ہو اس سے قریب ترین گاؤں کے سب لوگوں کو اکٹھا کر کے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں کو اس مردہ گائے کے جسم پر دھلوا کر یہ قسم دلائی جاتی تھی کہ ہم نے اس آدمی کو نہ تو مارا اور نہ کسی کو مارتے دیکھا۔ گویا یہ ایک قسم کا پرائشچت تھا۔ قرآن مجید کے بعض مفسرین نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا۔ کہ اگر قاتل کا پتہ نہ چلے تو ایک جوان گائے (بیل) کو جسے ہل وغیرہ میں نہ چلایا گیا ہو ذبح کر کے اس کے تمام اعضاء کو مقتول کے اعضا پر لگایا جائے اس طرح وہ مقتول پھر دوبارہ زندہ ہو جائے گا اور اپنے ...ل کا پتہ دیکر مر جائے گا۔ بعض جگہ یوں بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا تھا اور قاتل کا پتہ نہیں لگا تھا۔ اس وقت یہ مذکورہ عمل کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم ان سب روایات کو سچ مان لیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی گائے کی قربانی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) کیا اس گائے کو ایک خاص موقع پر ذبح کیا گیا تھا۔ یا اس کا حکم عام دیدیا گیا تھا۔ یعنی کیا عورت مذکور کے قاتل کا پتہ چلانے کے لئے ہی اس عمل کرنے کا حکم ہوا تھا یا ہر ایک مقتول کے قاتل کا پتہ لگانے کے لئے یہ حکم عام ہے۔

(۲) اگر یہ حکم خاص تھا جیسا کہ بعض تفاسیر سے پتہ چلتا ہے۔ تو اس کا عام اطلاق ناموزوں ہے۔ اگر حکم عام ہے تو دیکھنا یہ ہے کیا اس کی غرض و غایت بھی پوری ہو جاتی ہے یا نہیں۔ کیا مذکورہ عمل کرنے سے مقتول زندہ ہو کر اپنے قاتل کو بتا دیتا ہے۔ اگر زندہ ہو کر قاتل کا پتہ دیدے تو اتنے بڑے اہم کام کے لئے ایک گائے کو قربان کر دینا کوئی گھاٹے کا سودا نہیں

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۰

پراچین بھارت

(از قلم مہاشہ کشمیری لال جی گپتا۔ ڈاکخانہ ٹوٹو شملہ ہلز)

تمکو سناؤں متروکیا کیا کمال اپنا
گردش سے اب فلک کی بگڑا ہے حال اپنا

شاگرد تھے ہمارے دنیا کے سب بہادر
اوج فلک پہ روشن جب تھا جلال اپنا

بھیشم سے برہمچاری ارجن سے تیر افگن
بھارت سپوت اک اک تھا لا مثال اپنا

دنیا کے عالموں کو علم و ہنر سکھایا
احسان مانتے تھے اہل کمال اپنا

گوتم کپل منو جی گودی میں اپنی کھیلے
تھا کلپ برکش گویا ہر نونہال اپنا

پیر و جواں یہاں کے دیدونکے شیفتہ تھے
اور دام دام گاتا تھا بال بال اپنا

دھن مانگتا تھا کوئی اور دودھ پوت کوئی
ہو دیش کی ترقی یہ تھا سوال اپنا

وہ کوہ نور ہیرا بھارت نے ہی تھا اگلا
انگلینڈ میں دکھاتا جو ہے جلال اپنا

صنعت گری ہماری دل چھینتی تھی سبکا
امریکہ اور یورپ لیتے تھے مال اپنا

اک وقت تھا کہ دنیا شاگرد تھی ہماری
سنتا نہیں ہے کوئی اب تو مقال اپنا

افسوس جب سے قسمت منہ موڑنے لگی ہے
صدموں سے ہو گیا ہے بھارت نڈھال اپنا

پھندے میں ہیں پھنساتے تجکو اب ہمارے
عیسائی اور مسلماں پھیلا کے جال اپنا

بھارت لوا سیو اب ماتا پہ وار دو جاں
گپتا غلام ہو پھر جاہ و جلال اپنا

آریہ سماجی (ویدک دھرمی) رام

(از قلم شری مان مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں)

ناظرین مضمون کی سرخی کو دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ مَیں نے سوچ سمجھ کر یہی عنوان دینا ہی مناسب سمجھا ہے خالی سمجھا ہی نہیں۔ بلکہ اب اس کو چند سطروں میں ثابت بھی کرونگا۔ ذرا صبر کیجیئے۔

ساری بالمیکی رامائن کو پڑھ جانے پر بھگوان رام کے سمبندھ میں کوئی پورانک بھاونا تو مجھے معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ موٹے طور پر تین چار سدھانت ہی ایسے ہیں۔ جن میں پورانک دھرم اور آریہ سماج کا مت بھید ہے۔ وہ یہ ہیں۔
(۱) اوتار واد (۲) مورتی پوجا (۳) مرتک شرادھ (۴) ورن دیوستھا۔ آیئے ذرا پڑتال کریں۔ کہ مریادا پرشوتم رام کے جیون سے کیا ثابت ہوتا ہے۔

(۱) ہر ایک جگہ پر جہاں شری رام پر مصیبت کے بادل چھائے ہیں۔ وہاں وہ آخیر میں اپنے کرموں کا پھل مان کر اپنے کو اور مِتروں کو شانت کرتے ہیں۔ لکشمن کے غصہ کا خیال تو کیجیئے۔ جب وہ اپنا سارا غصہ کیکئی اور دشرتھ پر نکالا چاہتے تھے۔ مہاراج بھرت کے آجانے پر جو اُپ شبد بھرت اپنی ماتا کیکئی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ تحمل پڑھنے کے قابل ہیں۔ شری رام وہاں ڈھارس بندھاتے ہوئے کہتے ہیں۔ "بھائی نہ کیکئی کا دوش ہے۔ اور نہ ہی کسی اور کا۔ یہ میرے اپنے کرموں کا پھل ہے۔ ناظرین انصاف فرمائیے اوتار واد کہاں رہا۔

(۲) مورتی پوجا کیا کرتے ہم تب تو مورتی پوجا کا رواج ہی نہیں پڑا تھا۔ بھولے بھائی [illegible] پل باندھنے والی جگہ کا ذکر کرتے ہوئے مہادیو (महादेव) کا شبد پیش کر دیتے ہیں بھائی سارا پرکرن پڑھ کر اندازہ لگایئے۔ وہاں مہادیو شبد ایشور واچی ہے۔ دیوتاؤں کا دیوتا ہونے سے پرمیشور کا نام مہادیو (महादेव) بھی ہے۔ بتلایئے مورتی پوجا کا حشر۔

(۳) اگر جنم سے ورن بیوستھا مانتے ہوتے۔ تو راون جیسے برہمن کل میں پیدا ہوئے پنڈت اور پُلست منی کے پوتے کی ایسی مٹی پلید نہ کرتے۔ ڈنڈ نہ دیتے۔ بلکہ اُس کے پاؤں پڑتے اور برہمن بھگتی ظاہر کرتے۔ مگر نہیں وہ گن کرم کے پوجاری تھے۔ نہ کہ جنم ماتر کے۔

(۴) مرتک شرادھ کی تو بالمیکی میں بوتک نہیں آتی۔ آنے بھی کیوں۔ جبکہ شری رام ویدک دھرم کے انویائی تھے۔ وہاں تو دشرتھ کے انتیشٹی سنسکار اور اس کی ہون سامگری کا ذکر ہے۔ نہ کہ مرتک شرادھ کا۔

موٹے طور پر مَیں نے چاروں سدھانتوں کی پڑتال کر لی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھگوان رام پورانک سدھانتوں کے قائل نہ تھے۔ اب کچھ وہ گن بھی لکھ دوں جو انہیں ویدک دھرمی (آریہ سماجی) ثابت کریں گے۔

(۱) ایک استری سے وواہ کرنا۔ اور سپنے میں بھی دوسری کا خیال تک نہ لانا۔
(۲) روزانہ سندھیا ہون نتیہ کرموں کا کرنا۔
(۳) آریہ ہونے میں خوشی کا اظہار کرنا۔ کیونکہ شری سیتا جی انہیں "آریہ پُتر رام" کہہ کر سمبودھن کرتی ہیں۔
(۴) آپس میں ملتے جلتے ہوئے نمستے شبد کا پریوگ۔
(۵) سوئمبر کی ریتی سے وواہ کرنا۔
(۶) کھشتری ورن کے مطابق دشٹوں کو ڈنڈ دینا۔ چاہے وہ کتنے شکتی شالی کیوں نہ ہوں۔ سرشٹیوں ورشیوں غبیوں کی رکھشا کرنا۔
(۷) یگیہ کی رکھشا میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا۔ لگاتار کئی راتیں جاگتے رہنا۔
(۸) دُشٹوں کو ڈنڈ دینے کے بعد راجیہ کا لوبھ نہ کرنا۔ اور وہی ان کا راجیہ ان کے سمبندھیوں کو دے دینا۔ کوئی اپنا وائسرائے بھیج کر انہیں غلام نہ بنانا۔ کشکندھا اور لنکا کا راجیہ سگریو اور وبھیشن کو دے دینا وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین والا تمکین! ان واقعات کی تیز روشنی میں مَیں ایسا لکھنے میں حق بجانب ہوں یا کہ نہیں کہ شری رام (ویدک دھرمی) آریہ سماجی تھے۔ بلا ہچک اور بلا جھجک فیصلہ صادر فرمایئے نہ! دیری کیوں؟ (ادم شم)

آریہ سماج گورو کل سکشن شملہ کا چناؤ

آریہ سماج گورو کل سکشن شملہ کا چناؤ ہو گیا ہے۔ لالہ شنکر ناتھ پردہان۔ رائے بہادر لالہ حکومت رائے اور لالہ جینتی رام وکیل اُپ پردھان لالہ ہری کرشن سیکرٹری اور لالہ بھگوانداس خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ (نامہ نگار)

رگ وید بھاشیہ

بقیہ مضمون ——— از صفحہ ۲

۳ - وایو پکش:-

وایو۔ بھوتک وایو۔ مادی ہوا کی طاقتوں کا اندازہ کتنا مشکل ہے؟ ہوا جہاں زندگی کی موجب ہے وہاں طوفاں وغیرہ کی حالت میں ہزارہا جانداروں کی موت کا باعث بھی ہو جایا کرتی ہے۔ سنسار کے ہر پدارتھ میں وایو کی ستا ہے۔ پیدا شدہ اشیاء میں وایو کتنی مقدار میں ہونی چاہیئے۔ اس کو सतसोमा: سائنس داں۔ وگیان وان لوگ جان سکتے ہیں۔ دن کے وقت ہوا اور طرح کی ہوتی ہے رات کے وقت اور طرح کی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت ہلکی ہلکی ہوا ضرور چلتی ہے جیون ودیا کے جاننے والوں کا کہنا ہے۔ کہ وہ صحت اور بقائے زندگی کے لئے نہایت ضروری اور فائدہ مند ہے۔ دل اور دماغ ہر دو کو تروتازگی بخشتی ہے کس طرح وایو کا پریوگ جیون بڑھانے والا ہوتا ہے۔ اس راز کو سائنس دان اور جیون ودیا کے پنڈت ہی بتلا سکتے ہیں۔

"अइर्विदः" شبد سے ایک اور بات بھی اشارتاً کہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہوا اور دن کا آپس میں کوئی خاص تعلق ہے۔

۴ - پران:-

ایک فارسی کے شاعر نے کہا ہے۔

"خواب چیست مرگِ سبک
مرگ چیست خواب گراں"

خواب کیا ہے؟ ہلکی سی موت۔ اور موت کیا ہے؟ بھاری خواب" مطلب یہ کہ خواب اور موت میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ جو غافل اور مدہوش ہو کر سوتے ہیں۔ خواب غفلت میں زندگی گنوا دیتے ہیں۔ انکو اصل میں زندگی کا لُطف حاصل نہیں ہوتا۔ ہوشیار لوگ خواب کو موت کا بھائی سمجھ کر اس سے بچتے ہیں۔

دن اور رات کا کیا بھید ہے۔ دن میں ہمارے سارے قوا حرکت میں رہتے ہیں۔ رات میں سب پر نیند کا غلبہ طاری ہوتا ہے لیکن اسوقت بھی سانس چل رہے ہوتے ہیں۔ صاحب فہم پرانوں کے اس نیم کو دیکھ کر اس کوشش میں لگتے ہیں کہ ان کے باقی قوام اگر پرانوں کی طرح ہوشیار نہ ہو سکیں تو نہ سہی۔ لیکن ان کا آتما جو موجودہ حالت میں خواب غفلت میں مدہوش پڑا ہے۔ جاگ اُٹھے۔ آتما کی اس غفلت کا سبب ہے سنسار کے پدارتھوں کا آکرشن دنیاوی اشیاء کی کشش۔ تو وہ آتما کے لئے اس سے زیادہ کشش والے۔ زیادہ مرغوب سامان کی تیاری کرتے ہیں۔

وگیان کی مدد سے اب یہ ممکن ہو گیا ہے۔ جب اور جہاں جتنی ہوا کی ضرورت ہو۔ بہم پہنچائی جا سکتی ہے کیونکہ دنیا کی تمام اشیا کی زندگی کا انحصار ہوا پر ہے اسیطرح جسم کی زندگی کا دارومدار پران پر ہے۔ وگیانی اس راز کو سمجھ کر تمام جسم کو ٹھیک حالت میں رکھنے کے لئے پران پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ پران پر قابو حاصل کر کے جسم کے جس حصے میں جتنے پران کی ضرورت ہوتی ہے۔ اتنا پران وہاں پونہچا دیتا ہے۔ انتہائی تھکاوٹ کی حالت میں وہ اس پران ودیا کے سہارے آرام بھی لے لیتا ہے۔

پران ودیا کے سہارے وہ تمام جسمانی بیماریوں اور روحانی کلفتوں سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔

پران کی طاقتوں کا مفصل تو کیا مختصر بیان بھی یہاں کرنا مشکل ہے۔ سارا سنسار پران کے قابو میں ہے۔ مہاتما لوگ بتلاتے ہیں۔ جب کبھی انہیں کسی مشکل مسئلہ کا حل معمولی غور و خوض سے نہیں ہو سکا تو پران کی مدد سے انہیں اسکا حل آسانی سے معلوم ہو سکا ہے۔

خیال کا پران کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ خیالات پر قابو پانے کے لئے پران کو قابو میں کرنا چاہیئے۔ ایک پریشان خاطر اور گھبراتے ہوئے انسان کے پران تیزی سے چلتے ہیں۔ برخلاف اس کے ایک شانت اور سکون قلب والے منشیہ کے پران نہایت آہستہ سے چلتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پران اور وچار کا یا من کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ خیالات کو درست کرنے میں پران ودیا سے بہت بھاری مدد مل سکتی ہے۔

پران کی اس ماہیت کو جان کر رموز زندگی سے واقف مقتدر اصحاب اور شانت اور متحمل مزاج لوگ پران کی تعریف کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس ودیا کا راز معلوم ہو جاتے۔

نوٹ:- (۱) پہلے سوکت میں پہلے منتر میں اگنی کے صفات بیان کر کے دوسرے میں اس کو قابل ستائش قرار دیا گیا ہے۔ یہاں بھی پہلے منتر میں وایو کا بیان کر کے دوسرے میں اسکی بڑے بڑے وِدوانوں سے سُتتی کئے جانے کا بیان کیا ہے۔ یہ بات اچانک نہیں ہو گئی یہ خاص بات کی طرف اشارہ ہے۔ اس نرکت اور وگیان کے مطابق اگنی کا ستھان پرتھوی ہے۔ اور وایو کا ستھان انترکش یا مدھیہ لوک ہے۔ ہم پرتھوی پر رہتے ہیں اسوا سطے پہلے پرتھوی پر رہنے والے پدارتھ کا ورنن ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد انترکش ستھان میں رہنے والے پدارتھوں کا بیان واجب ہے۔

کہاں تک بیان کریں۔ وید منتروں اور ان کے سلسلہ میں بہت باریکیاں ہیں۔ بڑے بڑے عالم فاضل رشی مہرشی بھی انگشت بدنداں ہیں تو ہم کیا بیان کر سکتے ہیں۔ ادم شم

کیا بھگوان رام ایشور کے اوتار تھے؟

(از قلم شری مہاشہ رام لال جی آریہ سیوک لال کرتی راولپنڈی)

پاٹھک گن - یجر وید - ادھیائے ۴۰ کا آٹھواں ... ہمیں ڈنکے کی چوٹ بتا رہا ہے - کہ وُہ پرم پتا ... آتما پرکاش سروپ - شُدھ پوتر - پاپوں سے ... ت - تمام برہمانڈ میں دیاپک - اجنما - جنم نہ لینے ... - اپنی پرجا کو اُسکے کرم پھل دینے والا ہے - ... وید کے آدیش کو پڑھتے اور سُنتے ہوئے پھر ... کیسے مان لیں کہ وُہ پرم پتا پرماتما بھی ہماری ... ح اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھگتنے کے ... جنم لیتا ہے - اور کرم پھل بھوگ کر اس دُنیا ... رخصت ہو جاتا ہے - جیسا کہ ہمارے پورانک ... بھائی اور دیا دوپی پٹی باندھے ہوئے ... وید کے پوتر آدیش کو نہ دیکھتے ہوئے یہ ... لگائے جاتے رہے ہیں - کہ وہ پرماتما بھگتوں ... رکشا کے لئے اوتار دھارن کرتا ہے - یہاں ... کا ہوتی ہے - کہ جو اوتار دھارن کر دوسروں ... محتاج ہو - وہ بھگتوں کی رکشا کیا کرے گا - ... کہ اس مضمون میں میں اور اوتاروں کو چھوڑ ... صرف بھگوان رام چندر جی کے متعلق ہی ... کرنت رامائن سے ثابت کروں گا - کہ وُہ ... نہیں تھے - اگر ایشور تھے - تو دوسروں ... محتاج کیوں ہوئے -

اعتراض - ۱ - اگر بھگوان رام ایشور تھے ... راون کا بھیجا ہُوا مصنوعی ہرن اُن کی نظروں ... سامنے سے گذرا - اور بھگوتی سیتا نے کہا ... سے پکڑ لاؤ - تو انہیں اسکا گیان ہونا چاہئے ... کہ وُہ اس کے پیچھے نہ جاتے اور نہ اتنا کشٹ ... اُٹھانا پڑتا -

اعتراض - ۲ - جب بھگوان رام ہرن کو مار ... کر واپس آئے - اور کٹیا میں سیتا کو نہ پایا - تب ... ہو کر ولاپ کرتے ہیں - اور درختوں - ... یوں - پتوں اور مرگوں آدی سے پوچھتے ہیں ... کیا آپ نے سیتا کو نہیں دیکھا - لچھمن سمجھاتا ... جیسا کہ رامائن بتا رہی ہے -

یا گن کھانی جانکی سیتا -
رُوپ شیل برت نیم نیتا
لچھمن سمجھاتے بہو بھانتی
پوچھت چلے لتا تر دیانتی
ہے کھگ مرگ ہے مدھوکر سرینی
تم دیکھی سیتا مرگ نینی

... اگر رام ایشور ہوتے تو ایسا کیوں کرتے -

اعتراض - ۳ - جب بھگوان رام سیتا کی تلاش کرتے ہوئے رشیہ موک پربت کے پاس پہنچے - تو مہاراج سگریو کے منتری شری ہنومان جی نے آ کر پوچھا - کہ آپ کون ہیں - کہاں سے آتے ہیں - اور کس مصیبت میں ہیں - ہنومان جی پوچھتے ہیں -

کو تم شیامل گور شریرا
کھشتریہ روپ پھر دبن ویرا
مردل منوہر سُندر گاتا
سہت دسہہ بن آیت داتا
سُنی بولے رگھوبر نش کمارا
ودھی کر لکھا کو میٹن ہارا
کوشلیش دشرتھ کے جائے
ہم پتو وچن مان بن آئے
نام رام لکھشمن دوؤ بھائی
سنگ ناری سکماری سُہائی
یہاں ہری نشچر ویدیہی
کھوجت وِپر پھریں ہم تیہی

اے میرے پورانک دھرمی بھائیو! ان چوپائیوں پر ذرا غور کرو - کہ خود رام اپنے منہ سے کہہ رہے ہیں - کہ ہم دونوں بھائی - نام رام لکشمن کوشلیا و دسرتھ کے بیٹے ہیں - اور پتا کی آگیا مان کر بن آئے ہیں - ہمارے ساتھ ایک استری تھی - جس کو یہاں نشاچر نے ہر لیا ہے - اُس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں - ودھاتا نے جو لکھ دیا ہے اُسکو کون مٹا سکتا ہے - یہاں شنکا ہوتی ہے - کہ اگر رام پرماتما کا اوتار ہوتے - تو جھٹ ہنومان کے دریافت کرنے پر کہہ دیتے کہ میں ایشور کا اوتار ہوں - لیکن ایسا نہیں کہا - اس سے صاف ثابت ہُوا کہ رام ایشور نہیں بلکہ منشیہ تھے -

اعتراض - ۴ - جب سگریو رام کے کہنے پر بالی سے لڑنے گیا - اور بالی سے مار کھا کر واپس آ کر اُس نے رام سے کہا کہ مہاراج آپ مجھے بالی سے مروانا چاہتے تھے - تو رام جواب دیتے ہیں

ایک روپ تم بھراتا دوؤ
تیہی بھرم تیں نہیں ماریوں سوؤ
سیہی کنٹھ سُمن کے مالا
پٹھوا پنی بل دیئی دِسالا

کہ اے سگریو! تم دونوں بھراتا ایک روپ تھے - اس بھرم سے میں نے بان نہ مارا کہ بالی کی جگہ تو نہ مارا جائے - سُگریو کو مالا پہنا کر دوبارہ بھیجا - کہ اب پھر لڑنے جاؤ - یہاں شنکا ہوتی ہے کہ اگر رام پرماتما تھے - تو اُن کو بھرم کیوں ہُوا - کیا وُہ انتریامی نہیں تھے؟ اگر انتریامی تھے - تو دوبارہ مالا پہنوا کر اُس کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی - اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ رام پرماتما نہیں بلکہ منشیہ تھے -

اعتراض - ۵ - لکشمن کو برچھی لگتی ہے - تو رام ورلاپ کیوں کرتے اور دکھی ہوتے ہیں - جیسا کہ رامائن بتا رہی ہے -

جا ہوں اودھ کون منہ لائی
ناری ہیتو پریہ بھائی گنوائی
مردوں اپ جس سہ تیوں جگ ماہیں
ناری ہانی وسیس چھتی ناہیں
نج جننی کے ایک کمارا
تات تاسو تم پران ادھارا
سونپیں موہی تمہیں گہی پانی
سب ودھی سکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہوں تیہی جائی
اُٹھی کن موہی سکھا ہو بھائی
بہو ودھی سوچت سوچ دموچن

ان چوپائیوں سے صاف ثابت ہوتا ہے - کہ رام ایشور نہیں تھے - کیونکہ ایشور تو ست چت آنند ہے - اسلئے وہ ورلاپ نہیں کر سکتا - پرماتما تو کوئی کرم نہیں کرتا - جس کا اُسے پھل بھگتنا پڑے جیسے کہ تلسی داس جی کہتے ہیں -

آنن رہت سکل رس بھوگی
بن بانی وکتا بڑ یوگی

پاٹھک گن! مضمون کے لمبا ہو جانے کے خوف سے اور پرمان نہیں دیئے گئے - مجھے پوری آشا ہے - جو سجن اس پرم پتا پرماتما کا اوتار مانتے ہیں وُہ اس لیکھ پر وچار کرتے ہوئے اسّت مارگ کو چھوڑ کر ست مارگ کی طرف آنے کا یتن کرینگے

(اوم شم)

ایشور سے من جوڑ رے پرانی ایشور سے من جوڑ

(از مہاشہ کرشن چندر جی خورشید علی پوری)

موہ مایا کو تج دے بندے — تج سنساری جھوٹے دھندے
کُٹنی ترشنا ڈالے پھندے — ان پھندوں کو توڑ رے پرانی
ایشور سے من جوڑ رے پرانی ....

کرودھی کا تو سنگ تیاگ — لوبھی سے سو یوجن بھاگ
ہے اہنکاری کالا ناگ — مُکھ اُس سے موڑ رے پرانی
ایشور سے من جوڑ رے پرانی ....

کام ہے بھراتا دُکھ کی کھان — موہ سے نرکا روپ ہو مان
بدیا سے کر دُور اگیان — مرتیو کا بھے چھوڑ رے پرانی
ایشور سے من جوڑ رے پرانی ....

ایشور کو کر تن من ارپن — ڈھونڈ نہ اُس کو باہر بن بن
ایشور کی ہے ٹھور ترا من — پاپ کا بھانڈا پھوڑ رے پرانی
ایشور سے من جوڑ رے پرانی ....

پنڈت دین دیال شرما کی علالت

دہلی - ۱۰ اکتوبر - دہلی سے اطلاع ملی ہے - کہ مشہور سناتنی لیڈر پنڈت دین دیال جی شرما ویاکھیان واچسپتی دہلی میں سخت بیمار ہو گئے ہیں - یہاں وہ اپنے لڑکے پنڈت مولی چند شرما کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے -

رامائن کی شکشا اور موجودہ ہندو

(از قلم مہاشہ سیتا دیوی جی ودیار تھنی دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

ہر ایک ہندو رامائن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے دھرم گرنتھ کا درجہ تک حاصل ہے۔ خاص کر آج کل دسہرہ کے موقع پر رام لیلا رچائی جاتی ہے۔ اور رامائن کی کتھا کی جاتی ہے۔ پرنتو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود رامائن سے محبت ہونے کے کہ ہندو اس کی کتھا بھی کرتے اور سنتے ہیں۔ رام لیلا بھی رچاتے ہیں۔ اس سے جو ہمیں کیا تعلیم ملتی ہے۔ اس طرف کبھی دھیان نہیں دیتے۔ حالانکہ ضروری چیز یہ ہے کہ رامائن سے ہمیں کیا شکشائیں ملتی ہیں۔ ان پر غور کر کے انہیں عملی جامہ پہنایا جاوے۔ اس لیکھ میں رامائن کی شکشائیں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) رامائن سے پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ پرانے زمانہ میں سنتان کی خواہش رکھنے والے ودوان رشی منیوں کو بلا کر اپنے گھر یگیہ ہون کیا کرتے تھے۔ لیکن آج اس کے برخلاف ہندوستان کے لئے پیروں کو بلاتا ہے۔ مسجدوں میں جاتا ہے۔ دھاگے ڈورے کئے جاتے ہیں۔ اور کہیں قبرستان میں جا کر مردہ کی کھوپڑی میں کھانا کھانے سے ہی سنتان کی امید کی جاتی ہے۔ اگر سنتان ہو گئی۔ تو پیر اور قبروں کا معجزہ خیال کیا جاتا ہے اور اگر نہ ہوئی۔ تو ایشور کی مرضی اور قسمت کی بدنصیبی خیال کی جاتی ہے۔ اگر ہم درحقیقت رامائن کو پڑھتے ہیں۔ تو ہمیں لازم ہے۔ کہ اس کے مطابق ہی ہم بھی عمل کریں۔

(۲) دوئم ہم رامائن میں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ جب غریب سے لے کر شہزادوں تک گوروکل میں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ رام چندر جی نے وشوامتر جی سے جنگل میں جا کر دھنر وید کی تعلیم حاصل کی۔ وہاں غریب و امیر کی کوئی تمیز نہ تھی۔ لیکن آج کل غریب کے لئے تو تعلیم کا دروازہ ہی بند ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم تعلیم کو اس قدر سستا کر دیں۔ کہ ہر ایک امیر اور غریب آسانی سے تعلیمیافتہ ہو سکے۔

(۳) تیسری چیز جو ہمیں رامائن سے مل سکتی ہے۔ وہ ہے۔ راجاؤں کا ودوان سداچاری برہمن کی آگیا کا پالن کرنا جس وقت وشوامتر جی رام لچھمن کو لینے آئے ہیں۔ تو مہاراج دشرتھ ان کی آگیا کے مطابق اپنے پیارے نور نظر دونوں بھائیوں کو ان کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم بھی ودوان برہمنوں کی عزت کرنا سیکھیں۔

(۴) چوتھی چیز جو رامائن بتلاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ دو کنیا کا اپنی مرضی سے سویمبر کے طریقہ پر دوا کرنا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ تا حیات پتی اور پتنی میں کبھی لڑائی اور جھگڑا نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت سیتا کا چودہ ورش تک تکالیف کی پرواہ نہ کر کے بھی اپنے پتی کے ساتھ بن میں گذارنا ہے

لیکن آج رامائن کے ہی پڑھنے والے چھوٹے چھوٹے بچوں کی شادی ہی نہیں بلکہ بوڑھے آدمی سے چھوٹی چھوٹی کنیاؤں کا دواہ کر کے انیائے کر رہے ہیں۔ اور جو بعد میں ودھوا ہو جاتی ہیں۔ اور جن کی سرد آہوں سے آج ہندو جاتی رساتل کی طرف جا رہی ہے۔

(۵) پانچویں چیز ہے "درجن کا سنگ" درجن کے سنگ سے ہمیشہ انسان کو مشکلات کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور سنسار میں تباہی بھی ہوتی ہے جس طرح کیکئی کو منتھرا کے ساتھ رہنے سے اٹھانی پڑی۔

(۶) چھٹی چیز یہ ہے۔ کہ انسان اول تو پرتگیا نہ کرے۔ اور اگر کرے تو اسے پورا کرے۔ لیکن پرتگیا کرنے سے پہلے خوب سوچ وچار لے۔ تاکہ بعد میں دست افسوس نہ ملنا پڑے۔

(۷) ساتویں شکشا رامائن یہ دیتی ہے۔ کہ ہر ایک اپنے والدین کی آگیا کا پالن کرنے والا ہو۔ اس میں چاہے کتنے ہی کشٹ کیوں نہ آئیں۔ رام چندر جی نے اپنے پتا کی آگیا کا پالن کیا۔ چودہ سال جنگل میں رہے۔ لیکن کبھی ان کی پیشانی پر شکن نہ آیا۔ اگر وہ چاہتے تو بن نہ جاتے۔ کیونکہ ساری پرجا ان کے بن جانے کے خلاف تھی۔ لیکن انہوں نے پتا کی آگیا پالن کرنا سب سے مقدم سمجھا ہوا تھا اور وہ تخت و تاج کی نسبت حکم کو ترجیح دیتے تھے ہمارے نوجوان اس سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنے والدین کے فرمانبردار بنیں۔

(۸) آٹھویں بات جو ہم رامائن میں دیکھتے ہیں۔ وہ ہے۔ بھائیوں میں آپس کا پریم۔ مثال کے طور پر رام چندر جی بن جاتے ہیں۔ اور لچھمن راج پاٹ کو لات مار کر بھائی کے ساتھ جنگل کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ادھر بھرت کو جیوں ہی ایودھیا پہنچ کر اپنے بھائی کے متعلق معلوم ہوا ان کو واپس لانے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن جب کامیاب نہ ہوئے۔ تو رام چندر جی کی کھڑاؤں تخت پر رکھ کر صرف ایک منتظم کے طور پر دیکھ بھال کرتے رہے۔ رامچندر جی کی جدائی کا صدمہ اس قدر تھا۔ کہ جب رام چندر جی ہزار کوششوں کے باوجود بھی نہ آئے اور بھرت کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔ تو انہوں نے رام چندر جی سے عرض کیا۔ کہ اگر ان کو ایک دن کی بھی دیر ہوئی۔ تو وہ خودکشی کر لیں گے لیکن آج ہماری بدقسمت ہندو جاتی میں عموماً سی بات پر ہی بھائی بھائی کا خون بہانے کو تیار ہو جاتا ہے۔

(۹) نویں شکشا رامائن میں پتی اور پتنی کا آدرش پریم ہے جس وقت سیتا کو راون چرا کر لے گیا۔ اور رام چندر جی ان کو جنگل میں تلاش کر رہے تھے۔ تو کبھی درختوں سے اس کا پتہ دریافت کرتے اور کبھی پہاڑوں سے پوچھتے۔ جنگل جاتے ہوئے رامچندر جی کے بارہا منع کرنے پر بھی سیتا جی ان کی خدمت اور سکھ دکھ میں ساتھ دینے کو ان کے ساتھ جنگل میں چل دیں۔ جس وقت سیتا جی کا پتہ نہیں ملتا۔ تو رامچندر جی لچھمن سے کہتے ہیں۔ کہ بھائی تو ایودھیا میں جا کیونکہ میں بغیر سیتا کے سورگ میں رہنا بھی پسند نہیں کروں گا۔ لیکن پتہ نہیں رامائن کے پڑھنے والے ان باتوں سے کیوں اس قدر بے خبر ہو گئے۔ ورنہ روزانہ گھر میں دن رات مہابھارت کی جنگ ہرگز نہیں ہو سکتی تھی۔

(۱۰) دسویں چیز رامائن کی باہمی نفاق کے خلاف گواہی دینا ہے۔ اسی نفاق نے آج ہمارے ملک اور قوم کو تباہ کر دیا۔ بالی اور سگریو کے نفاق نے بالی کی جان لی۔ راون کی بھی اسی نفاق کی وجہ سے جو حالت ہوئی۔ وہ رامائن کے پڑھنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لئے کہاوت مشہور ہے۔ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"

(۱۱) سب سے بڑی چیز جو ہم رامائن میں دیکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کبھی کسی دوسرے کی ماتا بہن یا استری پر نظر بد نہ ڈالیں ورنہ وہی حالت ہو گی۔ جو ہر سال دسہرہ پر راون کی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھیں۔ کہ استری جاتی کی عزت کی حفاظت کرنا۔ اپنا فرض خیال کریں۔ صرف سیتا ماتا کے ایمان سے تمام لنکا کو خاک میں ملا دیا گیا۔ لیکن آج روزانہ نہ جانے کتنی ماتا اور بہنیں غنڈوں کے ذریعہ بے عزت ہوتی ہیں ہم نے اس کی طرف کبھی خیال نہیں کیا۔

جب تک ہم ان باتوں کی دھیان نہیں دیتے ہمارا رام لیلا رچانا فضول ہے۔ اگر درحقیقت ہم رامائن پڑھتے ہیں۔ اس کی عزت کرتے ہیں۔ تو ہمیں لازمی طور پر اس کی تعلیم پر دھیان دینا ہو گا۔

میں رامائن کے پریمیوں سے پرارتھنا کروں گا کہ وہ جتنا وقت رام لیلا رچانے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس سے کم وقت ہی خلوت میں بیٹھ کر اگر رامائن کی تعلیم کا بغور مطالعہ کریں۔ اور اس کے مطابق زندگی میں تبدیلی پیدا کریں۔ تو بھارت کا اور ہندو جاتی کا بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔

بقیہ از صفحہ ۷

لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے۔

(۳) اگر کسی طرح اس بات کو سچ بھی مان لیا جائے۔ تو مقتول کے قاتل کا پتہ لگانے کے لئے ہی گائے کو ذبح کرنا چاہیئے نہ کہ کسی دوسری غرض سے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قاتل کا پتہ لگانے کے لئے ایک بھی گائے ذبح نہیں کی جاتی۔

(۴) بعض تفاسیر میں جو لکھا ہے کہ اس قسم کی گائے صرف ایک جوان کے پاس ملی تھی جو کہ گائے کی کھال بھر سونا ادا کر کے لی گئی تھی۔ اس کا آپ نے کیا مطلب سمجھا ہے؟ (ہم آگے چل کر اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے)

(۵) جس قسم کی گائے کے ذبح کرنے کا حکم قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیتوں میں دیا گیا ہے۔ کیا سارے ہندوستان میں ایک بھی ایسی گائے مل سکتی ہے۔ اگر مل سکتی ہے تو بتائیے کس کے پاس ایسی گائے ہے۔ اگر مل ہی نہیں سکتی تو شرائط کے خلاف گائے کا ذبح کرنا قرآنی حکم کی نافرمانی نہیں تو کیا ہے۔

(۶) قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیتوں میں گائے کے ذبح کرنے کا ذکر ہے یا بیل کے سوچ کر بتانا۔

ان سوالات کا جواب دینا ناممکن

اس لئے مذکورہ بالا آیتوں سے گائے کی قربانی ثابت نہیں ہوتی۔ ہم مذکورہ آیتوں کا ارتھ کیا سمجھتے ہیں اور بعض مفسرین کی بھرانتی کے کیا کارن ہیں یہ اگلے پرچہ میں آپکی خدمت میں لکھا جاوے گا۔ (باقی)

آریہ ویدک سبھا راجن پور کا سالانہ جلسہ

آریہ ویدک سبھا راجن پور کا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ پوجیہ پاد سوامی سرودانند جی مہاراج پنڈت بدھ دیو جی۔ شریمت کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ اور پنڈت رام جی نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ علاوہ اور بھی بڑے بڑے ودوان پدھاریں گے۔ آریہ ویدک سبھا نے جلسہ کی تیاریاں بڑی سرگرمی سے شروع کر دی ہیں۔

(چھکن لال منتری آریہ ویدک سبھا راجن پور)

انتیشٹی کرم اتھوا شریر کے انت کا سنسکار

(ایکمک منتری جان پنڈت وزیر چند جی شرما مالک ویدک پستکالیہ لاہور)

سماجک شتھلتا کے سمبندھ میں میرے سماجک منتروں میں چھپ چکے شتھلتا کا ایک بڑا کارن میں نے یہ لکھا تھا کہ بنیہ کرموں۔ پاکستاب بگیوں سنسکاروں پر شیش دھیان نہیں ہے۔ سب سنسکار ابھی تک اسرت بھی نہیں ہوئے ہیں۔ جو پرسدھ سنسکار پرچلت ہیں اُن کے کرانے میں بھی پورا دھیان نہیں دیا جاتا ہے اور میں چھپوایا جاتا ہے پورن ویدک ہوا۔ تانو جھیڑھ لکھا ایک ساھارن سمجھی جاتی ہے میرا وچار ہے کہ سب سنسکاروں کے سمبندھ میں کبھی کبھی لکھ دیا کروں جس سے آریہ جنتا کا اس اور جھن ہو۔ آج انتیشٹی کرم کے سمبندھ لکھتا ہوں۔

اگر انتیشٹی کرم اس کو کہتے ہیں کہ جو شریر کا سنسکار ہے۔ جس کے آگے شریر کے لئے کوئی بھی ابنیہ سنسکار ہے اسی کو نرمیدھ۔ پرش میدھ۔ پرشیاگ بھی کہتے ہیں۔

भस्मान्त ँ शरीरम्॥ यजु०
४०। मं-१५॥

निषेका दि श्मशानान्तो
यस्यो दितो विधि॥ मनु०

اس میں شریر کا سنسکار جسمانتم ارتھات ... پرینت ہے (۲) شریر کا آرنبھ ... اور انت میں شمشان ارتھات ... کرم ہے۔

(...) جو گرڑ پوران آدمی ہیں وہ شش ایکادشاہ۔ دوادشاہ۔ سپنڈی ... سک۔ دارتک۔ گیا شرادھ ... کریا لکھی ہے۔ کیا وہ سب آسنہ ہے ... ادھیہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ ویدوں میں ... کا ورنان نہیں ہے۔ اس لئے ... ہے اور مرتک جیو کا سمبندھ پورو ... جیوں کے ساتھ کچھ بھی نہیں رہتا ... جیتے ہوئے سمبندھیوں کا۔ وہ جیو ... کرم کے انوسار جنم پاتا ہے۔
... مرن کے پیچھے جیو کہاں جاتا ہے؟

(اُتر) ہمالیہ کو (پرشن) ہمالیہ کس کو کہتے ہیں؟ (اُتر) داہوالیہ کو (پرشن) داہوالیہ کس کو کہتے ہیں؟ (اُتر) انتریکش کو جو کہ یہ پول ہے (پرشن) کیا گرڑ پوران آدمی میں یم لوک لکھا ہے وہ جھوٹھا ہے؟ (اُتر) اوشیہ متھیا ہے (پرشن) پنہ سنسار کیوں مانتا ہے؟ (اُتر) وید کے اگیان اور اپدیش کے نہ ہونے سے جو یم کی کتھا لکھ رکھی ہے وہ سب متھیا ہے کیونکہ یم اتنے پدارتھوں کا نام ہے۔

वाइधमा ऋषयो देवजा इति॥
ऋ०म-१। सू-१६४। म-१५॥

शकेम वाजितो यमम्॥ ऋ०
ज-२। सू-५-मं-१॥

यमाय जुहुता हवि:। यमं ह
यज्ञो गच्छत्यग्नि दूतो अरंकृत:
॥ ऋ- मं०१०। सू० १४। मं०१३॥

यम: सूयमानो विष्णु
साम्भ्रयमाणो वायु:
पय मान:॥ यजु० अ० ८। मं-५७॥

वाजि तं यमम्॥ ऋ- मं- ८॥
सू-१४ मं- २२॥

यमं मातरि श्वा तमाहु:॥
ऋ- मं-१। सू १६४। मं- ४६॥

۱۔ یہاں رتوؤں کا نام یم ہے۔ ۲۔ یہاں پرمیشور کا نام۔ ۳۔ یہاں اگنی کا نام ۴۔ یہاں وایو۔ ودیت۔ سوریہ کے یم نام ہیں۔ ۵۔ یہاں بھی ویگ والا ہونے سے وایو کا نام یم ہے۔ ۶۔ یہاں پرمیشور کا نام یم ہے۔ انیادی پدارتھوں کا نام یم ہے انیادی پدارتھوں کا نام یم ہے اس لئے پوران آدمی کی سب کلپنا جھوٹھی ہے۔ جب کوئی مر جاوے تب بیدی پرش اور ستری ہو تو سنتریاں اسکو سنان کرادیں چندن آدی سگندھ لیپن اور نوین وستر دھارن کرادیں۔ جتنا اُس کے شریر کا بھار ہو اتنا گھرت بیدی ادھک سامگری بھی ہو تو ادھک لیویں۔ اور جو بہادر درجہ کا ہو کہ جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اسکو کوئی شریمان دیں جن کے آدھ من سے کم گھی نہ دیویں۔

اور شریمان لوگ شریر کے برابر تول کے چندن۔ سیر بھر گھی میں ایک رتی کستوری ایک ماشہ کیسر۔ ایک ایک من گھی کے ساتھ سیر سیر بھر اگر تگر اور گھرت میں چندن کا چورا بھی بنیا شکتی ڈال کپور پلاش آدی کے پورن کا شٹھ۔ شریر کے بھار سے دونی سامگری شمشان میں پہنچاوے تت پشچات مرتک کو وہاں شمشان میں لیجاوے۔ بیدی پراچین ویدی بنی ہوئی نہ ہو تو نویں ویدی بھومی میں کھودے۔ وہ شمشان کا ستھان بستی سے دکشن تھا آگنیہ (پورو دکشن) اتھوا نیرریتیہ (پشچم دکشن) کون میں ہو۔ وہاں بھومی کو کھود مرتک کے پگ دکشن۔ نیرریتیہ اتھوا آگنیہ کون میں رہیں۔ شر اُترہ ایشان (پور اُتر) وا وایو یہ (پشچم اُتر) کون میں رہے۔ مرتک کے پگ کی اور ویدی کے تلے میں نیچا اور شر کی اور تھوڑا اونچا رہے۔ اُس ویدی کا پرمان پرش کھڑا ہو کر اوپر کو ہاتھ اٹھا دے اتنی لمبی اور دونوں ہاتھوں کو لمبے اُتر دکشن پارشوں میں کرنے سے جتنا پرمان ہو ارتھات مرتک کے ساڑھے تین ہاتھ اتھوا تین ہاتھ سے اوپر چوڑی ہووے اور چھاتی کے برابر گہری ہووے اور نیچے آدھ ہاتھ ارتھات ایک بنیا بھر رہے۔ اُس ویدی میں تھوڑا تھوڑا جل چھڑکا دے بیدی لگائے کا گوبر

(اگو میہ) اُس ستھت ہو تو بیس بھی کردے اُس میں نیچے سے آدھی ویدی تک لکڑیاں چنے جیسے کہ بھتی (دیوار) میں اینٹیں چنی جاتی ہیں ارتھات برابر جاکر لکڑیاں دھرے لکڑیوں کے بیچ میں تھوڑا تھوڑا انپور تھوڑی تھوڑی دور پر رکھے اُس کے اوپر مدھیہ میں مرتک کو رکھے ارتھات چاروں اور ویدی برابر خالی رہے اور پشچات چاروں اور اوپر چندن تتھا پلاش آدی کے کاشٹ برابر چنے۔ ویدی سے اوپر ایک بنیا بھر (آدھ ہاتھ) لکڑیاں چنے۔ جب تک یہ کریا ہووے تب تک الگ چولہا بنا اگنی جلا گھرت تپا اور چھان کر پاتروں میں رکھے اُس میں کستوری آدی سب پدارتھ ملا دے۔ لمبی لمبی لکڑیوں میں چار چمسوں (چمچوں) کو چاہے وہ لکڑی کے ہوں وا چاندی سونے کے اتھوا لوہے کے ہوں۔ جس چمسا میں ایک چھٹانک بھر سے ادھک اور آدھی چھٹانک بھر سے نیون گھرت نہ آوے خوب دڑھ بندھنوں سے ڈنڈوں کے ساتھ باندھے۔ پشچات گھرت کا دیپک کرکے کپور میں لگا کر

شر سے آرمبھ کر پگ پرینت مدھیہ مدھیہ میں اگنی پرویش کرادے اگنی پرویش کرائے سنسکار ودھی میں لکھے منتروں

خاک کا انجام

(نتیجہ فکر مہاشہ یوگ دہیان جی پاس بی۔ اے۔ خوشاب)

اوم پرمیشور کا پیارا نام ہے — سکھ کا ہے بھنڈار امرت دھام ہے
تین اکشر میں ہیں لاکھوں برکتیں — کیا ہی یہ اُتم رسیلا نام ہے
کیوں یہ کہتے ہو کہ ہم نادار ہیں — اُس کے بن جاؤ تو سب کچھ عام ہے
قوم کے بیروں میں کیا اب بھی کوئی — کرشن ہے ارجن ہے تھوا ہی رام ہے؟

دیش یا جاتی کی سیوا میں لگے
خاک ورنہ خاک کا انجام ہے

کو پڑھ کر آہوتی ڈالتے جاویں۔ سب آہوتیاں ۱۲۱ ہیں۔ ۴ جنوں کی مل کے ۴۸۴ اور جو دو چنے آہوتی دیویں تو ۲۴۲ بدی گھرت وشیش ہو تو پتہ انہیں ۱۲۱ منتروں سے آہوتی دیتے جاویں۔ یاوت شریر بھسم نہ ہو جائے تاوت دیویں جب شریر بھسم ہو جائے پتہ سب جنے وستر پرکشالن۔ سنان کر کے جس کے گھر میں مرتیو ہوا ہو اُس کے گھر کی مارجن۔ لیپن پرکشالنادی سے شدھی کر کے سوستی واچن شانتی پرکرن کا پاٹھ اور ایشور ستتی پرارتھنا اپاسنا کے آٹھ منتروں دوارا پرارتھنا آدی کر کے انہیں سوستی واچن اور شانتی پرکرن کے منتروں سے جہاں انک ارتھات منتر پورا ہو وہاں سواہا شبد کا اُچارن کر کے سگندھ آدی ملے ہوئے گھرت کی آہوتی گھر میں دیوے کہ جس سے مرتک کا وایو گھر سے نکل جائے اور شدھ وایو گھر میں پرویش کرے اور سب کا چت پرسن رہے۔ یدی اُس دن رات ہی ہو جائے تو تھوڑی سی دیکر دوسرے دن پراتہ کال اُسی پرکار سوستی واچن اور شانتی پرکرن کے منتروں سے آہوتی دیوے۔ تت پشچات جب تیسرا دن ہو تب مرتک کا کوئی سمبندھی شمشان میں جا کر چتا سے استھی اٹھا کے اُس شمشان بھومی میں کہیں پرتھک رکھ دیوے۔ بس اس کے آگے مرتک کے لئے کچھ بھی کرم کرتویہ نہیں ہے۔ کیونکہ پوروُ

भस्मान्त ँ शरीरम

یجروید کے منتر کے پرمان سے سپشٹ ہو چکا کہ داہ کرم اور استھی سنچین سے پرتھک مرتک کے لئے دوسرا کوئی بھی کرم کرتویہ نہیں ہے۔ ہاں یدی وہ سمپن ہو تو وہ اپنے جیتے جی دیرے پیچھے اس کے سمبندھی وید ودیا۔ وید وکت کرم کا پرچار اناتھ پالن۔ وید وکت دھرم اپدیشک پرورتی کے لئے چاہے جتنا دھن پردان کریں بہت اچھی بات ہے۔

اپر وکت ودھی مہرشی دیانند لکھت سنسکار ودھی کے انوسار ہے۔ اب وچارنا یہ ہے کہ اس کا انوکرن بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ لاہور آریہ سماجوں کا کیندر استھان ہے مجھے یہاں رہتے ہوئے لگ بھگ ۱۳ ورش ہو چکے ہیں اور کئی ورشوں تک نرنتر سب سماجوں میں پر یاپت انتیشٹی کرم کرانے کے درشن ملتے رہے۔ اُس سمہ سماجوں میں پردھت نہیں ہوتے تھے۔ اب بھی پرایہ جانا ہی پڑتا ہے۔ ۱ ننے ورشوں میں کیول پنڈت بھگودت جی کی بہن کا انتیشٹی کرم پورنتیا کرانے کا مجھے اوسر ملا تھا۔ پنڈت جی نے مجھے کہدیا تھا کہ سنسکار ودھی کے انوسار سب کچھ کرایا جاوے مرتک کے شریر کا بھار ایک من نشچت کر کے ایک من گھرت۔ ایک من صندل سفید۔ دو من ہون سامگری اور کیسر۔ کستوری۔ اگر تگر ی آدی سب کچھ شمشان میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اب بھی کبھی انتیشٹی کرم پریاپت گھرت آدی ڈالکر کرائے گئے۔ اُن دنوں میں ساتھیوں میں بھی اس پرکار انتیشٹی کرم کرانے لئے تنترتا اُتپن ہونے لگی تھی کیونکہ انتیشٹی کرم اس پرکار ساتھیوں نے کرائے بھی تھے۔ اس سمہ تو نام ماتر والی بات رہ گئی ہے۔ مہرشی دیانند کا نام آگے رکھ کر من مانے کاریہ کئے جاتے ہیں۔ تھوڑے سے تھوڑا گھرت اور ہون سامگری سے انتیشٹی کرم کئے جاتے ہیں اور پھر جو تھے اور کریا آدی کرموں کی ریتیاں بھی پرچلت ہو چکی ہیں۔ مانو ایسا خرچ سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے پھر ساتھیوں کے۔ شرادھ۔ جو برکہ آدی کے کھنڈن کا کیا پربھاو پڑ سکتا ہے وہ لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ آریہ سماجی روپیہ کی بچت کرکے پیو کا کھنڈن ہی کرنا چاہتے ہیں اور ناستک بنتے چلے جاتے ہیں۔ شمشان بھومی لاہور میں پکی کھدی ہوئی وید یاں چار ہیں اور پکی کیول ایک ہی ہے وہ بھی سنسکار ودھی کو دیکھ کر پورا وید پڑھ کر نہیں بنائی گئی ہے۔ ۶۰ ورشوں کے لگ بھگ سماجوں کو ستھاپت ہوئے ہو چکے ہیں اور پرتی ندھی سبھا۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا دوا یدیشک ودیالے۔ کالج ایک درجن کے لگ بھگ آریہ سماجیں یہاں ہیں۔ اور بڑے بڑے دھناڈیہ آریہ سماجی بھی ہیں پرنتو کوئی بھی انتیشٹی کرم آجتک پورن ریتی سے نہیں کیا گیا جیسے ایک کے جسکا ورنن ہو چکا ہے نہ ہی کوئی اچھی ویدی بنی ہے۔ ہاں یہ اوشیہ ورودھی ہوتی ہے کہ جو تھے۔ کریا آدی کی ریتیاں پرچلت ہو رہی ہیں جسکا مہرشی دیانند نے کہیں بھی ورنن نہیں کیا ہے۔ نیتا لوگ اس اور دھیان دیویں اور جنتا کو مہرشی دیانند کے مارگ پر پورنتیا چلانے کا یتن کریں۔

آریہ ویر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ ویر کا کرتویہ ہے۔

دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور

آریہ بھائیوں کو یہ تو معلوم ہی ہے۔ کہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور کا جنم ویدک دھرم پرچار تتھا اس یگ کے ادوتیہ آچاریہ مہرشی دیانند جی کے سدھانتوں کے وستار کے لئے ہوا ہے۔ یہ جانکر انہیں خاص پرسنتا ہوگی۔ کہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کی پربندھ کرتری سبھا کی سرپرستی میں یہ مہاودیالیہ دن بدن اپنے دھیئے کو پورا کرنے میں اگرسر ہو رہا ہے۔ رشی دیانند کے اُدیش کو پورا کرنے کے لئے سبھا نے پاٹھ پرنالی میں نئے سنشودھن کیے ہیں۔

مہاودیالیہ کے اُدیش نمن لکھت ہوں گے۔

۱۔ گرام پرچارک تتھا گرام ویدیہ بنانا۔

۲۔ بھجنیک تتھا کتھا واچک پیدا کرنا۔

۳۔ سنسکرت گیتا پنڈت پیدا کرنا۔ جو اپدیشک تتھا سکولوں میں سنسکرت ادھیاپکوں کا کاریہ کر سکیں۔

۴۔ سنسکرت تتھا ویدک وگیان میں پرم دُہرندر اور سب وشیوں میں پروین۔ شاستراتھ کرنے میں نپن۔ ودوانوں کو بنانا جو ویدوں کے پرچار میں آتم آہوتی دے سکیں۔

۵۔ سنسکرت تتھا انگریزی کے وِدوان جو بھارت تتھا ودیشوں میں پرچار کا کاریہ کر سکیں۔

اس پرکار کے ودوان تپسوی پرچارکوں کو پیدا کرنے کے لئے مہاودیالیہ کوشش کر رہا ہے۔ ان سب وبھاگوں میں (DEPARTMENTS) میں پاتر پروشٹ کرنے کے لئے بھن بھن یوگیتا کے چھاتر لئے جاتے ہیں۔ اُن کو مناسب وظیفے بھی دیتے جاتے ہیں۔ عام طور پر داخل ہونے کے لئے یوگیتا میٹرک سنسکرت کے ساتھ یا پراگیہ کی ہے۔ عمر ۱۷ سال سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ پرچارک شرینی کا کورس دو سال کا ہے۔ اُوچیہ کوٹی کی یوگیتا کے لئے چار سال کا کورس ہے۔ ہمارے ہاں ایسے ودیارتھی بھی لئے جاتے ہیں۔ جو ایم۔ اے دسنسکرت یا شاستری ہوں۔ ان کے لئے ایک سال کا کورس ہے۔ ان چھاتروں کو تیس روپیہ ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد مناسب تنخواہ پر پرچار کاریہ میں لگایا جاتا ہے۔

مہاودیالیہ کا اُدیش آریہ سدھانتوں کا پرچار تتھا رشی دیانند کے مارگ پر چلنے والے تپسوی پرچارک پیدا کرنا ہے۔

آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ودیالیہ کے اس پوتر کاریہ میں سہایتا کریں۔ اور ایسے اُتساہی ہونہار آریہ بالکوں کو ہمارے ودیالیہ میں داخل کرانے کے لئے بھیجیں۔ جو کہ رشی دیانند کے مشن کو پورا کر سکیں

(ونیدک پرمانند شاستری ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل آچاریہ دیانند برہم مہاودیالیہ لاہور)

گورکل دھام جہلم کی بھکشا منڈلی دانی سجنوں سے نویدن

آریہ جنتا اور گورکل شکھشا پریمی آریہ مہان جگت کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ گورکل ہذا کی طرف سے شری پنڈت سوریہ دیو جی آریہ اپدیشک اور شری پنڈت آنند سوروپ جی بھکشا کے لئے بھرمن کر رہے ہیں۔ اس گورکل کی وشیشتا یہ ہے۔ کہ اس میں بہت سے نردھن کے بالک سکشا پراپت کر رہے ہیں۔ دوسرے ایک خالص مسلم پرانت میں شدھ آریہ سنسکرتی کا پرچار کرتا ہوا پرتی دن اُنتی کر رہا ہے۔ ان حالات یہ گورکل سہایتا کا وشیش روپ سے ہے۔ اس لئے دانی مہانو بھاوں کو اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے ادارتا پوروک ان سجنوں دان آدی سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے پوتر کام میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

نویدک:- رام دیو بھکشو مکھیہ ادھشٹاتا گورکل دھام جہلم۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں شوک سبھا

اتوار۔ بتاریخ ۳۔ اکتوبر کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کے مندر میں دو نمبر ... کی طرف سے سورگیہ شری رائے بہادر لالہ لچھمن لال ریٹائرڈ چیف انجینئر کشمیر گورنمنٹ کی مرتیو کے سمبندھ میں ایک شوک سبھا ہوئی۔ پردھان آنریبل شری مسٹر جسٹس جے لال ہائیکورٹ لاہور تھے۔ اسمیں پرورد تقریروں کے بعد نمن لکھت پرستاو سرو سمتی سے کھڑے ہو کر پاس کیا

یہ سبھا سورگیہ شری رائے بہادر لالہ لچھمن لال جی ریٹائرڈ چیف انجینئر جموں و کشمیر سٹیٹ و اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے

آریہ سماج کی شتھلتا اور گورانگ مہاپربھو سمپردائے

(از قلم شریمان بھگت منگت رام جی سنگیت آچاریہ جالندھر شہر)

آریہ سماج کا جنم ہندو سماج سے اودیا کے ناش اور شدھ ویدک دیو ستھا ستھاپت کرنے کے لئے ہوا تھا۔ آریہ سماج کے بانی شری ۱۰۸ سوامی دیانند جی سرسوتی نے جب دیکھا۔ کہ لوگ سچے پربھو کو بھول کر جڑ کی پوجا میں سنلگن ہیں۔ تو اُن کے ہردیہ پر چوٹ لگی۔ اور انہوں نے توہم پرستی دُور کرنے کے لئے اپنے جیون کی بازی لگا دی۔ اور انہیں بھاری کامیابی ہوئی یہ سوچ کر کہ اُن کے جیون کے بعد یہ کام کہیں ڈھیلا نہ پڑ جائے۔ اُنہوں نے آریہ سماج کو جنم دیا۔ آریہ سماج نے بھی اُس اُدیش کی پورتی کے لئے سر توڑ کوشش کی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو سماج ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے بھی روشن ضمیر اصحاب اس کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے آریہ سماج بجا طور پر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اُس نے دُنیا کو جگا دیا۔ مگر انتی کے شکھر پر پہنچ کر آریہ سماج نے دم توڑ دیا۔ اور یہ خانہ جنگی کا شکار ہو کر اس غفلت کی نیند سویا کہ اُس کو اپنے دھرم کا خیال بھی بھول گیا۔ چنانچہ آریہ سماج کو غافل پا کر خود غرض لوگوں نے اپنا کام از سر نو شروع کر دیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر "رادھا سوامی جیسا مت ظہور میں آیا۔ اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج نے اس کی مخالفت کی۔ مگر یہ وثوق سے کہا نہیں جا سکتا کہ اُسے پوری کامیابی بھی ہوئی۔

کی بیخ کنی ہوئی ہی نہ تھی۔ کہ ایک دیگر فرقہ جسے میں رادھا سوامی فرقہ سے خطرناک سمجھتا ہوں۔ وجود میں آیا۔ اس فرقے کا نام ہے "گورانگ مہاپربھو سمپردائے"۔ اس فرقہ کے لوگ بھگوان کرشن کے اپاسک ہیں۔ بھگت لوگ کسی مندر یا اور استھان پر جمع ہوتے ہیں۔ اور بھگوان کرشن کی مورتی اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ پھر اُسی پر پھول چڑھاتے ہیں۔ اور ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ بھگتوں کے ہاتھوں میں ہارمونیم ڈھولک اور کھڑتالیں وغیرہ ساز ہوتے ہیں۔ ان بھگتوں کے ارد گرد بھاری کثرت میں مرد زن بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک بھگت بھجن گانا شروع کر دیتا ہے دیگر بھگت۔ اُس کے پیچھے اُس بھجن کو دُہراتے ہیں۔ اور ساز بھی بڑے زور سے بجاتے ہیں۔ بھجن کے اختتام پر ایک بھگت کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور گوبند گوبند رادھے رادھے پکارنا شروع کر دیتا ہے۔ کئی دیگر بھگت بھی اس کی تقلید کرتے ہیں۔ پھر دوسرا بھگت اپنا گیت شروع کر دیتا ہے۔ اور اُسی طرح بھگت لوگ اسے دہراتے ہیں "جے ہو" "میں بلہار" کے نعرے بھی بلند کئے جاتے ہیں۔ اس طرح جب خوب بھجن ہو چکتے ہیں تو کوئی بھگت اُٹھ کر ناچنا شروع کر دیتا ہے کبھی کبھی تو ناچتا ناچتا گر بھی پڑتا ہے۔ اس پر بھگت کہتے ہیں۔ یہ بہت وجد میں آ گیا تھا کوئی کوئی تو رونا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سنکیرتن لگ بھگ آدھی رات تک جاری رہتا ہے۔ کبھی کبھی ساری رات بھی۔ یہ صرف مردوں تک ہی محدود نہیں۔ عورتوں نے بھی علیحدہ سنکیرتن جاری کر رکھا ہے۔ دوپہر کو روٹی وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کسی ایک بھگتنی کے گھر مورتی رکھ کر اسی طرح بھجن گائے جاتے ہیں۔ آگے عورتیں ناچا نہیں کرتی تھیں۔ مگر اب انہوں نے ناچنا شروع کر دیا ہے۔ کیرتن میں سرگرم حصہ لینے کی وجہ سے لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ پرایشچت کر رہی ہیں۔ میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ کہ وہ پرایشچت کر رہی ہیں یا کچھ اور۔ اب میں آپ کے سامنے گاتے جانے والے بھجنوں کا نمونہ پیش کرتا ہوں۔

(۱) ٹیک: نی میں کِکن مناواں میرا شام رُسیا
(انترا) توں چھڈ گیوں مینوں سمجھ نمانی۔
پریم میرے دی قدر نہ جانی۔
نی میں رو رو دھوکاں ماراں۔ میرا شام رُسیا
(۲) ٹیک۔ شاماں اپنے پریمی نوں ستانا نہیں چاہیدا
ہکی ہکی گلوں رُس جانا نہیں چاہیدا
انترا۔ تیری خاطر چھڈیا گھر تے باہر نوں۔
جنا بہانے آ تیاں تیرے دیدار نوں۔
در در اساں نوں رُلانا نہیں چاہیدا

وغیرہ۔ وغیرہ۔

اس طرح کے دیگر بھجن بھی ہیں۔ جنکا ذکر کر کے مضمون کو محض طویل کر لینا نہیں چاہتا سوال درپیش ہے۔ کہ کیا یہ بھجن بھگتی رس کے ہیں۔ کیا اس قسم کے بھجنوں کے گانے سے کسی کے دل میں ایشور بھگتی اُتپن ہو سکتی ہے؟ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان بھجنوں میں بھگوان کرشن کو پریمی اور اپنے آپ کو ایک پریمکا کے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ یعنی جس بات کا مہرشی سوامی دیانند نے کھنڈن کیا تھا۔ اور بھگوان کرشن کو ایسے لانچھنوں سے بچا کر یوگیراج پد پر پہنچایا تھا۔ یہ بھگت منڈلی اُس یوگیراج کرشن کو پھر اسی گڑھے میں دھکیلنا چاہتی ہے جب کنواری لڑکیاں اس قسم کے بھجن گاتی ہوں گی۔ تو اُن کے دل میں کیا بھاؤ اُتپن ہوتے ہونگے۔ میرا ان سطور کے لکھنے کا مقصد کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں۔ میں تو صرف ان بھگتوں کی بھگتی کی حقیقت مہذب دُنیا کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ یہ فرقہ ہر طرح سے وید ورُدھ ہے۔ چند خود غرض لوگوں نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے بھولے بھالے لوگوں کو پھنسانا شروع کر رکھا ہے۔ اور چونکہ اس کی بنیاد جعلی بھگتی اور سنگیت پر کھڑی ہے۔ اس لئے یہ فرقہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ سنگیت سہج ہی آکرشک ہے۔ اس لئے جنتا کا بھاری تعداد میں شامل ہونا لازمی ہے۔ میرا نویدن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی موجودگی میں اس قسم کا مت روز بروز بڑھتا جاتے۔ اور آریہ سماج کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے۔ اس لئے بڑا آریہ سماج کی غفلت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کے اپدیشکوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جہاں جہاں بھی جائیں۔ اس سمپردائے کا گھور کھنڈن کریں۔ اور جنتا پر اچھی طرح واضح کریں۔ کہ اس قسم کی بھگتی سے موکش پراپت نہیں ہو سکتی۔ تاکہ یہ مذہب آگے نہ بڑھنے پائے۔ اگر آریہ سماج نے لاپرواہی کا ثبوت دیا اور اس مذہب کے خلاف فوری جہاد شروع نہ کیا تو یہ مذہب دیہات تک پہنچ جائے گا۔ پھر اسکا روکنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے میرا آریہ سماجی بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس طرف دھیان دے کر ہندو سماج کو اس آنے والی مصیبت سے بچائیں۔

مہرشی دیانند کے آنے سے پہلے کی حالت

(از مہتہ دوارکا ناتھ جی شرما۔ ملوٹ ضلع جہلم)

مزارِ شیخ رسید کی بتانِ سنگِ مرمر کی
بہت کچھ کی عبادت ہم نے لیکن خاک پتھر کی

ہوئے اوام مارگ کی بدولت خانۂ دل میں
اُڑی خاکِ جہالت اور پھوٹی آنکھ رہبر کی

پورانوں نے مقید کر دیا تھا ہمکو بھاڑ میں
خبر کچھ بھی نہ تھی اس چار دیواری سے باہر کی

کبھی آب و غذا ہم پارسل کرتے تھے مُردوں کو
برنگِ تارِ برقی تھی عجب تاثیر منتر کی!

کوئی بیت المقدس کی بزرگی کا ثنا خواں تھا
بڑائی میں کوئی سرگرم رامیشور کے مندر کی

ظہورِ مہرشی جسم ہوا از بس ضرورت تھی
دھرم کے پیرہن صد چاک کو ایسے رفوگر کی

مرضِ باطل پرستی کا مٹا ڈالا زمانے سے
حکیمِ پاک باطن نے دوا بہتر سے بہتر کی

برنگِ بلبلِ تصویر سرگرم خاموشی ہیں
پورانوں کے کتھکڑ جو اُڑا جاتے تھے بے پر کی

ہوئے شیدا مخالف بھی صداقت دیکھ کر شرما
کرامت ہو گئی روشن رشی کے ظلِ برتر کی

متعدد یتیم خانوں پر چھاپے

لاہور۔ ۶۔ اکتوبر۔ پولیس نے لاہور ملتان امرتسر وغیرہ کے کئی یتیم خانوں پر چھاپے مار کر ارکان کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر نابالغ بچوں کے اغوا کا الزام ہے۔

کراچی میں سوامی سیتانندجی کا لیکچر نہ ہونے کے متعلق

پردھان جی آریہ سماج کراچی کی چھٹی و مضمون

شری مان مانیہ ور ایڈیٹر آریہ ویر جی نمستے۔

آپ کے ۲۳۔ ستمبر کے پرچہ میں آپ کے مینجر صاحب نے اردھ شتابدی کراچی پر مضمون لکھ کر ہمارے کارکنان کی حوصلہ افزائی کی ہے جس کے لئے میں سماج کی جانب سے مینجر صاحب کا اور آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ پرنتو شری پوجیہ سوامی سیتانندجی مہاراج کے سمبندھ میں کچھ ایسی سطور تحریر کی گئی ہیں۔ جو کہ واقعات پر مبنی نہیں ہیں۔ چونکہ ان سطور کے چھاپے جانے پر سخت غلط فہمی اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے آپ کرپا کر کے میرا جواب جو کہ نتھی کیا گیا ہے۔ جو کہ انترنگ سبھا میں پاس ہوا ہے آپ اپنے اخبار میں جلدی سے جلدی چھاپ کر کے مشکور فرمائیں۔

نقل ریزولیوشن جو کہ آریہ سماج کراچی کی انترنگ سبھا منعقدہ ۲۷۔ ستمبر میں پاس ہوا۔ درج کی جاتی ہے۔ پرستاؤ نمبر۴ مورخہ ۲۷۔ ستمبر ۱۹۳۷ء۔ آریہ سماج کراچی۔

"آریہ ویر سماچار پتر کے مضمون کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اور اس کے اُتر میں پردھان جی نے جوابی مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو کہ سرو سمتی سے پاس کیا گیا۔" ساتھ ہی یہ نشچے کیا گیا۔ کہ یہ مضمون چھپنے کے لئے آریہ ویر اخبار میں بھیجا جائے۔

آپ کا خیر اندیش

روپ لال پردھان۔ آریہ سماج کراچی

مضمون حسب ذیل ہے:۔

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی کے متعلق اخبارات میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن میں آریہ پبلک کو یہ جتانا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے میں میری سماج کے تمام کرم چاریوں نے مل کر پوری مردانگی سے اردھ شتابدی کا کام کیا۔ اور اردھ شتابدی مہوتسو کو ہر پہلو سے کامیاب بنایا۔ وہاں کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اگر پوجیہ شری سوامی سیتانندجی مہاراج کراچی آریہ سماج کی پرارتھنا کو سویکار کر کے اردھ شتابدی سے ۱۵ دن پہلے کراچی کی پبلک کو اُپنشدوں کی کتھا کے ذریعہ اُپدیش امرت پان نہ کراتے۔ تو اردھ شتابدی کو اتنی کامیابی کبھی بھی نصیب نہ ہوتی لیکن آریہ ویر کے ۲۳۔ ستمبر کے پرچہ میں "سوامی سیتانندجی سے نویدن"۔ اس عنوان کے نوٹ میں "سوامی سیتانندجی کو اپنی پوزیشن پر اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے۔ سدھانت پریم کی اگنی آریہ سماج میں بجھی نہیں ہے۔ ویسے ہی پرچنڈ ہے۔ اور کراچی میں بھی اس اگنی کا اُبھاؤ نہیں ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سال کتھا کے بعد اردھ شتابدی کے پروگرام میں آپ کا لیکچر رکھا ہونے کے باوجود نہ ہوا۔ اور آپ بغیر لیکچر دیئے وہاں سے چلے آئے" متذکرہ بالا سطور پڑھ کر مجھے اور میری انترنگ سبھا کو نہایت سخت رنج و افسوس ہوا۔ کہ آریہ ویر کے نامہ نگار نے اصل واقعات کو کیوں نظر انداز کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ اردھ شتابدی پر پوجیہ شری سوامی سیتانندجی مہاراج کو نمنترن دینا آریہ سماج کراچی کی انترنگ سبھا نے سرو سمتی سے سویکار کیا تھا۔ اور میں نے سال گزشتہ کے مضامین کی بنا پر جو کہ پوجیہ سوامی جی کی کتھا کے بارہ میں نکلتے رہے تھے۔ خاص طور پر انترنگ سبھا کے ہر ایک ممبر سے جو اس وقت موجود تھا۔ فرداً فرداً دریافت کیا تھا۔ جس پر سب نے یک زبان ہو کر سوامی جی مہاراج کو اردھ شتابدی پر نمنترن دینے کے لئے مستعدی سے رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ تب انترنگ سبھا کے متفقہ فیصلہ کے مطابق سوامی جی مہاراج سے پرارتھنا کی گئی۔ جسے انہوں نے کئی سجنوں کے بار بار پریرنا کرنے پر بڑی کٹھنتا سے سویکار کیا۔ اور کراچی پدھار کر کتھا کے ذریعہ اردھ شتابدی کامیاب بنانے میں بڑا بھاگ لیا۔ یہ درست نہیں ہے۔ کہ سدھانت پریم کی اگنی کے پرچنڈ ہونے کے باعث پوجیہ شری سوامی سیتانند جی مہاراج کا لیکچر نہیں کروایا گیا۔ دراصل سوامی جی مہاراج کی واپسی ٹکٹ کی میعاد ۶۔ ستمبر تک تھی۔ جس کا ہمیں کوئی علم نہ تھا۔ نہیں تو آپ کا لیکچر ۵۔ ستمبر کو کرایا جاتا۔ اس لئے سوامی جی مہاراج ۶۔ ستمبر کی رات کو چلے گئے۔ سوامی جی مہاراج کی آریہ سماج کی طرف سے کتھا ہوئی۔ ان کو اردھ شتابدی کے دھرم سمیلن کا پردھان بنایا گیا۔ جس کی کارروائی بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام پائی۔ تو پھر لیکچر کے لئے کیا مشکل تھی؟ لیکچر نہ ہونے کی وجہ اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

کراچی کی جنتا کو سوامی جی مہاراج کے ۶ ستمبر ۶ کو چلے جانے کا بڑا رنج ہوا جسے ابھی تک محسوس کیا جا رہا ہے۔ میں نے اور میری انترنگ سبھا نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ آریہ ویر میں شائع شدہ مضامین کی تردید کی جائے۔ آریہ سماج کراچی شری سوامی سیتانندجی مہاراج کا ان کی کرپا کے لئے بہت مشکور ہے۔　　روپ لال

(پردھان آریہ سماج کراچی)

برہم ودیالیہ گوروکل لاڈوہ (کرنال)

لاڈوہ (کرنال) میں عرصہ سے ایک برہم ودیالیہ گوروکل کھلا ہوا ہے۔ جس میں رشی دیانند کی پرنالی کے اتیرکت یونیورسٹی کی پریکشاؤں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس سال بھی کچھ برہم چاری یونیورسٹی کی سنسکرت پریکشائیں دیں گے۔ گروکل کے لئے دانی مہانو بھاؤں کی کرپا سے ۵۰ بیگھے زمین مل گئی ہے۔ نئی بھومی میں بھون نرمان کا کام شروع ہو گیا ہے۔ شری پنڈت پورنانندجی شاستری اس گوروکل کے سوبھاگیہ سے مکھیہ ادھشٹھاتا پد پر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ بڑے وِدوان تیاگی پر بھاوشالی مہانو بھاؤ ہیں۔ آپ کے نیترتو میں یہ سنستھا دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گی گوروکل میں مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ دانی مہانو بھاؤں کو خاص خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

(سوامی کرونانند سرسوتی گوروکل لاڈوہ کرنال)

ضلع گجرات کی دو زندہ آریہ سماجیں

ڈنگہ و منڈی بہاؤالدین میں میں نے کیا دیکھا

آریہ سماج ڈنگہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ڈنگہ و منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کی دو زندہ آریہ سماجیں ہیں۔ آریہ سماج ڈنگہ کا سالانہ جلسہ ۱-۲-۳ اکتوبر کو تھا۔ میں ۳۰ ستمبر کی رات کو گاڑی پر لاہور سے چل کر صبح ڈنگہ پہنچا آریہ سماج مندر میں اس وقت آریہ ویر بڑی لگن سے پنڈال کو آراستہ کر رہے تھے۔ جہاں بعد دوپہر استری سماج کا وارشک اُتسو ہوا۔ یہاں کی دیویوں آریہ سماج کی کافی سردھا ہے اور بھاری تعداد میں وہ استری سماج کے جلسہ میں شامل ہوئیں آریہ سماج کی شاندار پُتری پاٹھشالہ بھی ہے۔ جس سے آریہ سماج کا کافی پرچار ہو رہا ہے۔

آریہ سماج کے جلسہ کے اپلکش میں یکم اکتوبر کو ۳ بجے شام کو آریہ سماج مندر سے شروع ہوا۔ سب سے آگے آریہ کمار سبھا کے کمار بھاری تعداد میں تھے۔ انکے پیچھے بینڈ پھر آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کے آریہ ویروں کی بھجن منڈلی بڑے جوش و خروش سے بھجن گا رہی اور نعرے لگا رہی تھی۔ مہاشہ چندر بھان و مہاشہ رگھبیر چند بڑے جوش سے آگے آگے بھجن بولتے تھے۔ اور بعد میں دوسرے آریہ ویر بولتے تھے۔ اسکے بعد ہیلاں کے آریہ ویروں کی بھجن منڈلی تھی۔ ہیلاں سے بھی بھاری تعداد میں آریہ ویر آئے ہوئے تھے۔ ہیلاں آریہ سماج کے روح رواں مہاشہ نندلال جی بھی پدھارے ہوئے تھے۔ ہیلاں سماج کی منڈلی کے بعد ڈنگہ کے آریہ ویر بھجن گاتے ہوئے جاتے تھے۔ ان کے پیچھے ڈنگہ کی استریاں اور لڑکیاں بڑی سنکھیا میں تھیں۔ سب سے آخر مہاشہ سنت رام جی بھجنو پدیشک کی بھجن منڈلی تھی۔ جلوس بڑا شاندار تھا۔ اور اسکا پربھاؤ ڈنگہ نواسیوں پر بھی بہت پڑا۔ پورانک جلوس کی شان کو دیکھ کر جل گئے۔ اور طرح طرح کے کمینہ طریقوں سے دگھن ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ اور جلوس بڑی سپھلتا سے رات کے دس بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔

۲-۳ اکتوبر پنڈال میں آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں شریمان سوامی سردانند جی مہاراج۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مناظر کے پربھاؤ شالی منوہر دیا کھیانوں اور مہاشہ سنت رام جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے بھجنوں دوارا خوب پرچار ہوا دو روز تک خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ چندہ بھی پچھلے سالوں سے زیادہ ہوا۔ باہر سے آئے ہوئے آریہ ویروں کے بھوجن کے لئے ڈنگہ آریہ سماج کی طرف سے بڑے اچھے پیمانہ پر لنگر کھلا ہوا تھا جس میں سینکڑوں لوگ روزانہ بھوجن کرتے تھے۔

ڈنگہ آریہ سماج شری سوامی ویدانند جی کا پچھلے کئی سالوں سے ہیڈ کوارٹر ہے۔ سوامی جی کے قیام سے یہاں آریہ سماج کے پرچار کو بہت تقویت پہنچی ہے۔ اور آج ڈنگہ سماج میں جو اتنا پرچار ہے۔ وہ سب سوامی جی کی کرپا کا ہی پرنیام ہے۔ سوامی جی آریہ سماج کے ادوتیہ ودوانوں میں سے ہیں۔ یہاں آپ کے پاس کافی ودیارتھی سنسکرت اور وید آدی شاستروں کا ادھین کرتے ہیں۔ ڈنگہ سماج میں دوسرے شہروں کی طرح کوئی پارٹی بازی یا جھگڑا نہیں۔ سب آریہ بھائی پریم پوروک مل کر کام کرتے ہیں۔ آریہ سماج آریہ سماج کے سابق پردھان شریمان پنڈت بھگت رام جی اب بردھ ہیں اور زیادہ کام نہیں کر سکتے۔ مگر آپ نے ڈنگہ میں آریہ سماج کا پہلے سالہا کام کیا ہے۔ آپ بڑے ودوان بھی ہیں۔ ڈنگہ میں کام کے علاوہ آپ باہر دوسرے شہروں میں بھی جا کر پرچار کرتے رہتے تھے۔ آپکی زندگی آریہ سماج کی سیوا میں گذری ہے۔ سماج کے موجودہ پردھان شریمان لالہ لاہوری مل چڈھا گو عمر میں نوجوان نہیں مگر نوجوانوں سے بڑھ کر کام کرنے والے ہیں۔ آپ کے دل میں آریہ سماج کے لئے بڑا پریم اور لگن ہے۔ جلسہ میں شردھا پوروک انہیں خود آریہ ویروں کے ساتھ ہر ایک کام سنکوچ کرتے ہوئے دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی تھی۔

مہاشہ جے دیو منتری اور مہاشہ رام لال جی اُپ منتری دونوں آریہ سماج کے شیدائی آریہ ویر اور روح رواں ہیں۔ اُن کے دلوں میں رشی بھگتی اور آریہ سماج کا پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جلسہ میں آپ دیوانوں کی طرح کام کرتے ہوئے نظر آتے تھے لالہ بشمبر ناتھ جی وکیل۔ لالہ ہری چند جی خزانچی۔ لالہ بہاری لال جی لائبریرین۔ مہاشہ گوردا س رام جی۔ اس سماج کے رتن اور کاریہ کرتا ہیں۔

آریہ یووکوں میں بڑا اُتساہ دیکھا گیا۔ خاصکر مہاشہ مہیپال جی۔ مہاشہ بہاری لال پوران بھاسکر مہاشہ دیسراج۔ مہاشہ ستیانند۔ مہاشہ مدن موہن لال جی۔ مہاشہ درگا داس جی وغیرہ بڑی لگن اور پرشارتھ سے کام کرنے والے آریہ سماج ڈنگہ کی شکتی ہیں۔ ان اپرکت مہانو بھاؤں وا دیووکوں کے پرشارتھ سے ہی ڈنگہ کا آریہ سماج جیتا جاگتا سماج ہے۔ مجھے جلسہ کی کامیابی کے ساتھ ہی ڈنگہ کے آریہ بھائیوں اور آریہ ویروں کا جوش اور آریہ سماج کا پریم دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ جسکے لئے میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا شاندار کاریہ

آریہ سماج ڈنگہ کے سالانہ جلسہ کے بعد میں ۵ اکتوبر کو منڈی بہاؤالدین گیا۔ اس سماج کا جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو ہونے والا ہے۔ یہ سماج زندگی۔ شکتی اور اُتساہ اور پربھاؤ کے لحاظ سے ضلع گجرات کی سب سماجوں سے بڑھ کر کہی جا سکتی ہے۔ اور بڑا شاندار کاریہ کر رہی ہے۔ آریہ سماج مندر شہر کے بارونق حصہ میں بنا ہوا ہے دس بارہ سال پہلے یہاں آریہ سماج کا پرچار نہ ہونے کے برابر تھا۔ مگر اب دھوم مچی ہوئی ہے۔ سماج مندر کی سفیدہ زمین ۵۰ ہزار روپیہ کی ہے۔ اور ۲۵ ہزار روپیہ بلڈنگ پر لگ چکا ہے۔ اور ہر سال دو چار نئے کمرے بنوا دیئے جاتے ہیں۔ مندر ایسا خوبصورت بنا ہوا ہے۔ کہ ضلع گجرات میں تو کیا پنجاب میں تھوڑے مندر ہی اس سے شاندار ہوں گے۔

آریہ سماج مندر میں ریڈنگ روم و لائبریری کھلی ہوئی ہے۔ جس میں بھاری تعداد میں انگریزی اُردو۔ ہندی اخبار آتے ہیں۔ صبح ۶ بجے سے رات کے دس بجے تک لائبریری کھلی رہتی ہے اور جنتا بھاری تعداد میں فائدہ اُٹھاتی ہے ایسی لائبریری ساری منڈی میں اور کسی سبھا سوسائٹی کی نہیں ہے۔

آریہ سماج مندر میں لوگوں کے نہانے کے لئے کنواں بنا ہوا ہے۔ جس میں روزانہ سینکڑوں بھائی اشنان کرتے ہیں۔ مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے بھی یہاں بڑا عمدہ پربندھ ہے۔ چارپائی اور بستر کے علاوہ بھوجن کا بھی پربندھ کر دیا جاتا ہے۔ مسافروں کی لسٹ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۹/۳۶-۲۵ سے لے کر ۹/۳۷-۳۰ تک ۱۲۵۰ مسافر اس سماج میں ٹھہرے۔ آریہ سماج مندر کی ۱۲ دوکانیں ہیں۔ جنکا کافی کرایہ اس سماج کو ملتا ہے۔ سماج میں روزانہ ست سنگ لگتا ہے سنسکار وغیرہ بھی کافی ویدک ریتی سے ہوتے ہیں پنڈت سادھو رام جی شاستری بڑی خوبی سے سنسکار کراتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بھجنوں دوارا اچھا پرچار بھی کرتے ہیں۔ اب یہاں کی کمیٹی سکول میں ادھیاپک ہیں ہر ایک سبھا سد کے گھر میں ماسک ست سنگ باری باری ہوتا ہے۔ آریہ سماج کے ۱۰۰ ممبر ہیں۔ آریہ یووک سماج کے ۷۰ اور بال سماج کے بھی ۷۰ ہی ممبر ہیں۔ استری سماج بھی قایم ہے۔ اور بڑا اچھا کام کر رہی ہیں۔ اس کی ۶۰ سے زیادہ دیویاں ممبر ہیں۔ آریہ پُتری پاٹھشالہ کھلی ہوئی ہے۔ جو بڑی کامیابی سے چل رہی ہے منڈی بہاؤالدین آریہ سماج آریہ ویروں کا سماج ہے۔ یہاں کے آریہ ویروں نے یہاں پر ہی سماج کے پرچار کی دھوم نہیں مچائی۔ بلکہ ارد گرد کے دیہات میں بھی کافی کام کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔ سماج کے منتری مہاشہ سدارنگ جی ہیں۔ آپ بڑی لگن اور اُتساہ سے کام کرتے ہیں۔ اُپ منتری مہاشہ چندر بھان جی ہیں۔ آپ آریہ سماج کے رنگ میں رنگے ہوئے آریہ ویر ہیں پچھلے جلسہ پر آپ نے سروپانندیوں کے متعلق ایک ٹریکٹ چکوڑی پنتھ کا جال لکھ کر چھپوایا تھا۔ شریمان گوڈڑ مل جی صراف یہاں کی آریہ سماج کے خاص رتن ہیں۔ آپ کے دل میں آریہ سماج کے لئے شردھا اور بھگتی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آپ منڈی میں اچھے دھنا ڈیہ اور اثر و رسوخ والے شالی مہانو بھاؤ ہیں۔ لیکن بالکل سادہ رہتے ہیں۔ کھدر کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور بڑے ہنس مکھ ہیں۔ آپ کا سارا گھرانہ آریہ سماجی ہے۔ آپ کے عزیز پرشوتم لال بھی آریہ سماج کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مہاشہ گوڈڑ مل جی آریہ ویر کے بڑے پریمی ہیں۔ آریہ ویر آپ کے پریم کا ہی پرنیام ہے۔ کہ منڈی میں جہاں ایک پرچہ جاتا تھا۔ آج ایک درجن سے زیادہ پرچے آریہ ویر کے جا رہے ہیں۔ جو سب آپ نے جاری کرائے ہیں آپ کا جیون بڑا پوتر اور اونچا ہے۔ آپ پہلے آریہ سماج کے منتری رہ چکے ہیں۔ آجکل خزانچی کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔

آریہ سماج کے پردھان لالہ لال چند جی آڑھتی ہیں۔ آپ بھی بڑا کام کرنے والے سرل سوبھاؤ کے ہنس مکھ منڈی کے پربھاؤ شالی آریہ سجن ہیں۔ آپ کے پردھانتو میں آریہ سماج نے بڑی ترقی کی ہے۔ یہاں کے آریہ سماج میں پارٹی بازی کا نام و نشان تک نہیں۔ سب آریہ ویر بڑے پریم اور شردھا سے کام کرتے ہیں۔ پھر یہ آریہ سماج ترقی کیوں نہ کرے۔ جب اسمیں لالہ لال چند جی۔ مہاشہ گوڈڑ مل جی۔ مہاشہ سنت رام جی۔ مہاشہ سدارنگ جی۔ مہاشہ چندر بھان جی مہاشہ رام سرن داس جی وکیل۔ مہاشہ رگھبیر چند جی۔ مہاشہ پران ناتھ جی۔ گوردا س مل جی۔ مہاشہ لچھمن داس جی جیسے آریہ سماج کے شیدائی ہیں۔

آریہ سماج کے علاوہ یہاں کی آریہ یووک سماج بھی بہت زبردست ہے۔ یووک سماج کے منتری

بقیہ صفحہ ۱۸ پر دیکھو

پوجیہ مہتہ جیمنی جی کو اپنے نوجوان سپتر مہتہ ہرمیال بی۔ ایس۔ سی کی بیماری کے کارن تقریباً دو ماہ برائے علاج کوہ مری میں قیام کرنا پڑا۔

جب سے انہوں نے بان پرست آشرم میں پرویش کیا ان کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک گھر میں ٹھہرے رہتے۔ نوجوان بیٹے کی مرتیو کے کارن انہیں کمالیہ میں جانا پڑا۔ آپ نے اس بردھ اوستھا میں نوجوان بیٹے کی موت کے صدمہ کو بڑی شانتی اور سنتوش سے برداشت کیا اور ایک آنسو تک آنکھ سے نہ بہا کر ادفعی ایک آدرش بان پرستی ہونے کا ثبوت دیا۔ دھرم پرچار کی لگن آریہ سماج کے کام کے لئے ولولے امنگیں اور جوش اس شوک کے طوفان کے سامنے خس و خاک کی طرح بہہ نہیں گئے۔ نہ ہی پست ہمت ہوئے چنانچہ رسم دستار بندی کے دوسرے ہی دن جو دہرم سمائی تو نا ہیا والہ آریہ سماج کی راہ لی۔ ۱۷-۱۸ اگست کو وہاں پرچار کیا۔ اس سماج کی سرگرمیاں بھی سرد مہریوں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ سچ ہے سماجیں بڑی دھوم دھام سے جلسہ کر کے ایک سال کے لئے بڑے مزے سے آرام کرتی ہیں۔ اس سماج کا ست سنگ بالکل پھیکا ہوتا ہے۔ کوئی سماج کی طرف رخ نہیں کرتا۔ سالانہ جلسہ میں آریہ سماج کے کام کا معیار رہ گیا ہے وہاں سے بذریعہ موٹر شر قپور آریہ سماج میں آئے۔ یہاں آپ نے تین روز تک پرچار کیا۔ لوگ بہت کم سماج کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ کبھی کبھی سماج کے منتری مہاشے یوں ہی کی تاریک گھٹاؤں میں گھبرا کر آریہ سماج کو بند کر دینے کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ اس لئے پرتی ندہبی سبھاؤں

مہتہ جیمنی جی کا ویدک دھرم پرچار

(از شری مہاشہ روشن لال، جی آریہ سکانہ نواسی)

کو اپدیشکوں دوارا لیکچر۔ کتھائیں اور کوئی ٹھوس کام کرانا چاہئے۔ جس سے آریہ سماجیوں کا دوسرے لیڈروں سے امتیاز ہو سکے۔ تاکہ لوگوں کو آریہ سماج کے ٹیس شردھا بھگتی کے بھاؤ پیدا ہوں۔ اور وہ پروانہ وار آریہ سماج پر گریں۔

۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ اگست کو آریہ سماج شاہدرہ میں پرچار کیا یہ نئی سماج بنی ہے۔ کارکنان بڑی شردھا اور جوش سے کام کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی مقامی سماج کا ممبر نہیں آیا نہ ہی ابھی تک سماج مندر بنا ہے ممبران اس کے لئے زمین خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح شاہدرہ شہر کی سماج کے پاس بھی مندر نہیں۔ کرایہ پر ایک مکان لیکر ست سنگ لگاتے تھے۔ لیکن اس سماج میں اب کوئی جان نہیں۔ یہ ہے لاہور شہر کے بالکل قریب کی سماجوں کا حال جو لب دم ہیں۔ تو دور دراز کی سماجوں کا مستقبل میں کیا حشر ہوگا افسوس لاہور کے قریب کے لوگ تو اس چشمہ کے پانی سے بالکل محروم ہیں لیکن دور لوگ تربیت ہو رہے ہیں۔ لاہور کی پرتی ندہبی سبھاؤں کو اپنے گرد و نواح کے گاؤں اور شہروں کو بلحاظ مذہبی و سیاسی طاقت کے مضبوط کر کے اپنے دائرہ میں لانا چاہئے تاکہ مستقبل کی کشمکش اور انقلابات میں اپنی ہستی کو قائم رکھ سکیں۔ اول خویش بعد درویش کی ضرب المثل کو پڑھ لیں۔

پھر آپ گجرات تشریف لائے اور ۲۵ سے ۲۷ اگست تک وہاں پرچار کیا۔ یہاں کی آریہ کنیا پاٹھشالہ ہر پہلو سے ترقی پر ہے۔ مہاشے پربھدیال جو نابینا عالم ضعیفی میں ہو گئے ہیں وہ ایک دڑھ آریہ سماجی ہیں سنسکار ودھی حفظ ہے۔ غضب کی سمرن شکتی۔ ایمانداری لیاقت اور سماج سیوا کے مالک ہیں۔ اگر ایسے آدرش پرش ہر سماج میں پیدا ہو جائیں تو سماجیں کام کرنے میں غافل نہ ہوں۔ گجرات سے بذریعہ لاری بھمبر پہنچے یہ ریاست کشمیر میں ہے۔ گئو رکھشا کے سلسلے میں ہڑتال بھی سناتن دھرمیوں اور سکھوں نے اپنے مندر اور گوردوارے میں آپکے ویاکھیان کروائے۔ لوگ کافی مقدار میں سننے کے لئے آتے رہے وہاں میں نے بھی گئو رکھشا پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہاں بھی دو روز پرچار ہوا۔ چونکہ پہاڑی سفر تھا اور راستہ دشوار گزار ہے۔ چڑھائی بھی غضب کی ہے۔ مہتہ جی گھوڑ سوار ہو کر کڑکتی دھوپ میں ۸ گھنٹے کے بعد نوشہرہ پہنچے۔ یہاں بھی سماج کا معمولی سا مندر ہے۔ خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا۔ صرف مہاشے بوٹا رام جی کام کرتے ہیں۔ ۳۰۔ ۳۱ اگست کو اس پڑاؤ میں رہے۔

یکم ستمبر کو نوشہرہ سے صبح تین بجے اٹھکر سفر شروع کیا اور ۱/۲ ۱ بجے راجوری پہنچے اور آپکے یہاں پانچ لیکچر ہوئے۔ یہاں لوگ بڑی دلچسپی سے سننے کے لئے آتے تھے۔ یہاں بھی گئو رکھشا کے سلسلے میں ہڑتال تھی۔ میرا بھی ایک لیکچر گئو رکھشا کے سلسلہ میں ہوا۔ واپسی پر دوپہر کی کڑکتی دھوپ میں سفر کیا جس سے مہتہ جی کو بہت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ ٹٹو بہت سست چلتا تھا۔ اس لئے انہیں ایسی بردھ اوستھا میں انتہائی پیدل چلنا پڑا جس سے کئی دفعہ آپ پر بیہوشی طاری ہونے لگی کئی دفعہ آپ پیاس سے گھبرا گئے۔ اس لئے یہ سفر بجائے ۸ گھنٹے کے ۱۲ گھنٹے میں طے ہوا۔ ۱۰ ستمبر کو ڈونگہ پہنچکر تین روز کے لئے آپ نے پرچار کیا۔ اگرچہ یہاں سناتن دھرمیوں اور آریہ سماجیوں کے حالات کشیدہ تھے لیکن آپکے لیکچروں میں سناتن دھرمی بھی بڑے شوق سے سننے کے لئے چلے آتے تھے اور سماج مندر کا صحن لوگوں سے بھر جاتا تھا۔ یہاں سماج کا صبح کو روزمرہ ست سنگ ہوتا ہے یہ استھان سوامی ویدانند جی مہاراج کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ انکے پاس کئی ودیارتھی سنسکرت اور آریہ سدھانتوں کی شکشا پا رہے ہیں۔ مہتہ جی نے یہاں تین روز میں چھ لیکچر دئے۔

آریہ ویر دل دھرمسالہ کا سالانہ جلسہ

آریہ ویر دل دھرمسالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں بڑے بڑے مہاتما۔ سنیاسی اپدیشک پدھاریں گے۔ اور ان کے علاوہ لالہ ہردیال جی بی۔ اے ڈپٹی آل پنجاب آریہ ویر دل بھی پدھاریں گے۔
(نارائن داس سہگل سیکرٹری آریہ ویر دل دھرمسالہ)

(سبق آموز افسانہ)

یوگی سے پُتر

(از شریمان مہاشہ سنت رام جی اجمانی صدر بازار راولپنڈی)

"پُورے دس سال"۔

لکشمی ان الفاظ کو سُن کر چونک اُٹھی۔ لیکن ...پا نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ہاں ...ہی پورے دس سال تک میرے کوئی اولاد نہیں ...ئی جب وقت ننھے ننھے بچے کیچڑ میں ... ت پٹ بھاگتے ...ر سے اپنی اپنی ماؤں کی گودمیں آ بیٹھتے تھے۔ تو ...وقت میری چھاتی پر سانپ لوٹ جاتا تھا۔ ع

گھر قبر سے بدتر ہے جو فرزند نہیں ہے

ہنومان جی کالال لنگوٹ۔ اور سوا من کا روٹ ...یا یا۔ کتنے ہی منگلوار کا برت رکھا۔ کالی ماتا کے ...بکرا چڑھایا۔ بھیروں ماتا کی پوجا کی۔ تیروں اور ...درگاہوں کی زیارت کی۔ پیروں اور فقیروں کی ...نیں مانیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہُوا۔ ایک نجومی ...نے تعویزات لکھ کر دیئے۔ وُہ گھول کر پیئے۔ مگر ...سود۔ ایک جوتشی نے بتایا کہ گرہ پڑے ہیں ...ومان۔ کالی اور بھیروں اس کو دور کرنے میں ...مرتھ ہیں۔ خاص انوشٹھان میں وہ گرہ دُور ہو ...مراد پوری ہو سکتی ہے۔ انوشٹھان کے لئے ...ری سامگری اس کو دی۔ مگر وہی ڈھاک کے ...پات۔ آخر میں پرماتما کی کرپا سے مجھے یوگی ...مہاراج کے درشن ہوئے اور یہ لڑکا مجھے پرماتما ...دیا۔ اس کی عمر اسوقت چھ سال کی ہے۔ اور ...ماتما کی دیا سے راضی خوشی ہے۔

...لکشمی کا اشتیاق اب بڑھ گیا۔ اور وُہ چمپا ...ذرا اور نزدیک ہو کر پوچھنے لگی۔ بہن وہ یوگی ...مہاراج کہاں رہتے ہیں؟

...چمپا ایک فاتح جرنیل کی طرح خوشی سے بولی ...ر سے باہر صرف ڈیڑھ میل کی دوری پر جو جنگل ...ہے۔ وہیں پر وہ رہتے ہیں۔ یوگی جی مہاراج کی ...یا ہے۔ سوائے اُن استریوں کے کہ جنکے اولاد ...نہیں ہوتی۔ اور کسی کو انکا بھید یا پتہ نہ بتایا جائے ...نے تم کو غمگین دیکھ کر اُن کی آگیا پالن کرتے ...ئے اُن کا پتہ بتا دیا ہے۔ اب کسی اور کو یہ بھید ...معلوم ہو۔ رات کے وقت سولہ سنگار کر کے اور ...سب حیثیت اچھی بھینٹ لے کر وہاں جانا ہوتا ...ہے۔ اور آجتک کوئی استری بھی یوگی جی مہاراج ...نگاہ کرم سے محروم نہیں رہی۔ اگر رات کو ...میں ڈر معلوم ہو تو گھر کے دروازہ پر تیار رہنا میں تیرے ساتھ چلوں گی۔

(۲)

لکشمی اب سوچ میں پڑ گئی۔ بابو جی آریہ سماجی خیالات کے ہیں۔ شاید وُہ اجازت دیں یا نہ دیں۔ وُہ کہتے ہیں۔ کہ یہ نجومی جوتشی۔ اور یہ یوگی سب پاکھنڈ ہے۔ اور آجکل ہی لوگ سادھوؤں کے بھیس میں رہتے اور سادھوی استریوں کے دھرم کو بھرشٹ کرتے پھرتے ہیں۔ لیکن پھر اس کو خیال آیا کہ دنیا میں صرف ایک آریہ ہی دانا رہ گئے ہیں۔ کیا سوامی دیانند کو چھوڑ ساری دنیا بے وقوف ہے۔ جو وُہ سادھو اور یوگی لوگوں کو مانتے ہیں۔ اس کا تجربہ تو کر کے دیکھنا چاہیئے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ "وہ پُتر نہ دے گا تو کیا عورت بھی چھین لے گا"۔ جہاں اور حکیموں اور ڈاکٹروں پر سینکڑوں روپیہ صرف کیا ہے وہاں یہ بھی تجربہ کر کے دیکھ لینا چاہیئے۔ اس نے یوگی کے پاس بابو جی سے چھپ کر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ روئی کے غلہ کو دہی سمجھ کر کھانے کا فیصلہ کر لیا۔

(۳)

ایتوار کا دن تھا۔ بابو چمن لال جی سماج کے سپتاہک سنگ میں جانے کے لئے تیار ہوئے لکشمی نے کہا بڑی بہن بیمار ہے۔ اسکو دیکھنے جاؤں گی۔ رات کو شاید دیر ہو جاوے۔ اسلئے وہاں ہی سو جاؤں گی۔ چمن لال نے اچھا کہا اور چلا گیا۔

لکشمی نے اشنان کیا۔ بالوں کو تیل لگایا شیشہ میں مُنہ دیکھا۔ ایک ایک کر کے زیور نکالے سارے پہن لئے۔ اچھا قیمتی سوٹ نکالا۔ اور زیب تن کیا۔ ٹرنک میں سے پانچسو کے نوٹ نکالے اور ریشمی رومال میں اُن کو گورو دکشنا کے طور پر باندھ لیا۔ اور چمپا کے انتظار میں نیچے آ کر کھڑی ہو گئی۔ گیارہ بجے کے قریب چمپا آ گئی اور دونوں سہیلیاں چل پڑیں۔ اس جنگل کے درمیان جہاں شاید دن میں بھی لکشمی جانے سے گھبرا جاتی۔ آج وُہ سولہ سنگار کئے ہوئے بے خوف و خطر جا رہی ہے۔ پُتر کی خواہش نے اس کو اندھا بنا دیا۔ بکرا آنکھیں بند کر

مقتل کی طرف جا رہا ہے۔ اسی اشتیاق میں وُہ ڈیڑھ میل کی بجائے تین چار کوس جنگل میں نکل آئی ہے۔ رات اندھیری میں ہاتھ کو ہاتھ نہیں دیتا ہے۔ آنکھیں کام نہیں کرتیں۔ لیکن لکشمی کے پاؤں اپنا راستہ خود تلاش کرتے جا رہے ہیں۔ یوگی کی کٹیا کا چراغ نظر آیا لکشمی کا چہرہ گلاب کی طرح کھل گیا۔ اس کے قدم اور تیز ہو گئے۔ کٹیا کا دروازہ آگیا۔ چمپا نے لکشمی کو اندر جانے کے سب آداب بتائے لکشمی اندر داخل ہُوئی۔ کٹیا کا دروازہ بند ہوا۔ چمپا باہر ٹہلنے لگی۔

(۴)

جمال الدین! دیکھو یہ کون ہے؟ نزدیکی گاؤں سے تفتیش سے واپس آتے ہوئے تھانیدار نے کہا تھانیدار کے الفاظ سُن کر جمال الدین نے گھوڑے کا رُخ ادھر کیا۔ جدھر کوئی چیز چلتی پھرتی نظر آ رہی تھی۔ تھانیدار تھکا ہوا تھا۔ وُہ درخت کے نیچے اس خیال سے بیٹھ گیا۔ کہ دوسرے ساتھی بھی آلیں۔ دوسرے ساتھی بھی آگئے۔ اور جمال الدین ایک عورت کو پکڑے ہوئے آیا۔ اور کہنے لگا کہ جناب یہی وُہ چیز ہے۔ جو اندھیرے میں چلتی نظر آ رہی تھی۔ تھانیدار نے اُس عورت سے پوچھا۔ کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عورت بولی "چمپا"۔ تھانیدار نے پوچھا کہ شہر کے چار کوس دور اس سنسان جنگل میں کیا کر رہی ہو؟ چمپا جواب دینے ہی لگی تھی کہ دور سے چیخ کی آواز آئی۔ یہ چیخ سن کر دو سپاہی وہاں چھوڑ کر تھانیدار اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔ دروازہ بند تھا۔ جسکو توڑا گیا۔ ایک عورت بے ہوش پڑی تھی۔ سات آٹھ ہٹے کٹے جوان غُصّہ میں بھرے ہُوئے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن تھانیدار نے پستول دکھا کر اپنی حراست میں لے لیا۔ عورت کو چارپائی پر ڈال دیا گیا اور آدمیوں کو معہ یوگی کے زیر حراست تھانہ میں لایا گیا۔

(۵)

جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی۔ لوگ جوق درجوق تھانہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ بابو چمن لال کو پہلے تو اس بات پر یقین نہ آیا۔ لیکن جس وقت تھانہ پہونچا تو اس کو ہزار بچھوؤں کے ڈنگ سے بھی زیادہ تکلیف ہُوئی۔ پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ دل کا غبار آنکھوں کی راہ نکلا۔ لکشمی سر نیچا کئے رو رہی تھی۔ اور منہ نہ اٹھاتی تھی۔

چمن لال روتے ہُوئے چلا کر بولا "لکشمی اب بتا دیانند سچا ہے یا ساری دنیا۔ مُٹھی بھر آریے ٹھیک کہتے ہیں۔ یا سارا جہاں"۔ لکشمی کے پاس سوائے رونے کے کوئی جواب نہ تھا۔

مقدمہ عدالت میں گیا۔ جہاں پتہ لگا۔ کہ یہ باقاعدہ ایک گروہ ہے۔ اور اولاد دینے کے بہانے سے شریف اور انجان استریوں کو چمپا کے ذریعہ سے اپنے جال میں پھنساتا ہے۔ اور اُن کی عزت اور دھن کو لوٹ کر عیش کرتا ہے۔ چمپا نے اپنے گُناہ کا اقبال کیا۔ یوگی اور اس کے ساتھی مجرم ٹھیرائے گئے۔ کالے پانی کی سزا اُن کو ہو گئی۔ لکشمی چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہ کر شرم سے ہی مر گئی۔

بابو چمن لال کو پانچسو کے نوٹ اور زیورات عدالت نے واپس دلا دیئے۔ لیکن اپنی عزت اور استری دونوں کو کھو بیٹھا۔

ضلع گجرات کی دو زندہ آریہ سماجیں

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۵

مہاشہ نانک چند جی ہیں۔ آپ آریہ سماج کے دیوانے ہیں۔ اور اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت آریہ سماج کی دھن میں مست رہتے ہیں۔ آپ کے بھائی مہاشہ راجہ رام لائبریرین ہیں۔ وُہ بھی آریہ سماج کے رنگ میں رنگے ہُوئے ہیں۔ پردھان لالہ ہری چند ہیں۔ آپ بھی آریہ سماج کے کام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ سابق پردھان آریہ یووک سماج مہاشہ رام سرنداس جی وکیل تھے۔ آپ نے ہی اسے جنم دیا۔ اور اس حالت میں پہنچایا۔ استری سماج کے بانی بھی آپ ہیں۔ ان کے علاوہ مہاشہ گھبیر چند بھی جوشیلے آریہ ویر آریہ یووک سماج کے کاریہ کرتا ہیں۔ آریہ سماج کے کرمچاری مہاشہ بودھراج ہیں۔ جو کہ آریہ سماج اور آریہ یووک سماج دونوں کا بہت کام کرتے ہیں باہر سے آنے والوں کی خاطر مدارات کا پورے طور پر خیال رکھتے ہیں۔

یہ ہے مختصر ساوِرتانت آریہ سماج منڈی بہاؤالدین میں آریہ سماج کے شاندار کاریہ اور وہاں کے آریہ ویروں اور آریہ یووکوں کے پرشارتھ کا۔ میں انہیں اس شاندار کام کے لئے مبارکباد دیتا ہُوں۔ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو سماج ہذا کا جلسہ ہو رہا ہے۔ تیاریاں زوروں سے ہو رہی ہیں۔ پوری آشا ہے۔ یہ جلسہ پچھلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہو گا۔

(اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر لاہور)

مسٹر منی لال کوٹھاری کی موت

احمد آباد - ۱۱ - اکتوبر - مشہور کانگریسی ورکر مسٹر منی لال کوٹھاری ۸ ماہ کی علالت کے بعد آج انتقال کر گئے ہیں۔

آریہ سماج کبیروالہ کا تیسرا سالانہ جلسہ

وِشواش گھاتی پورانکوں کا کمینہ پن

آریہ سماج کبیروالہ ضلع ملتان کو قایم ہوتے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر درودھیوں کے سینہ سے دویش کی آگ ابھی تک شانت نہیں ہُوئی۔ یہ جانتے ہوتے بھی کہ آریہ سماج کے سیوک دڑھ سنکلپ کر کے ویدک ناد کو گونجا رہے ہیں پورانک لوگ اسکو جڑ سے اکھیڑنے کے خواب لیتے رہتے ہیں۔ پورانکوں نے آریہ سماج کے سیوکوں کو ایک نام نہاد سمجھوتہ کی شرائط میں جکڑ کر چاہا۔ کہ اب آریہ سماجی لوگ پرچار نہ کر سکیں گے۔ یا ان شرائط کا النگھن کر کے عوام کی نظروں میں گر جائینگے مگر اس اکھنڈ برہمچاری کے چیلوں نے سمجھوتہ کی شرائط کو نباہتے ہوئے پورانکوں سے ہولی کے جلوس کی رکھشا کی۔ مقامی سناتن دھرم کے جلسہ پر منتری سناتن دھرم کے نمنترن آنے پر اُن کے نگر کیرتن میں شامل ہو کر نگر کیرتن کی شوبھا کو بڑھایا مگر ادھر آریہ سبھا اور آریہ مہاپرشوں و پوروجوں کے جیون کو کلنکت کرنے والے پاکھنڈیوں کے وشواش گھاتی گروہ نے بجائے کسی قسم کی امداد دینے یا آریہ سماج کے نگر کیرتن میں شامل ہونے کے الٹا اندر ہی اندر سازش کر کے جس جگہ پر آریہ سماج کا جلسہ تین سال سے ہوتا رہتا تھا انکار کرا دی۔ اور خود رام لیلا کا ڈھونگ رچا کر اُس جگہ پر رات کے وقت چوروں کی طرح قابض ہو گئے۔ اور آریہ سماجیوں کے شامیانے وغیرہ مرنے مارنے کی دھمکیاں دے کر اکھڑوا دیئے۔ اسقدر اشتعال انگیزی کے باوجود بھی آریہ سماج کے سیوکوں نے سمے کی نزاکت کو دیکھ کر شانتی کو دھارن کئے رکھا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے شریمان سردار بلبیر سنگھ جی نے جلسہ کے لئے اپنی ایک دشال حویلی اور ایک مسلمان بھائی شیخ کریم بخش جی نے اپنا ایک کرایہ پر لیا ہُوا مکان بھوجن شالہ کے لئے عنایت کیا۔

جلسہ مورخہ یکم لغایت تین اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ یکم اکتوبر کو نگر کیرتن میں ڈی-اے-وی سکول خانیوال کی بینڈ پارٹی اور بھجن منڈلی، دسیوا سمتی خانیوال کے ممبروں نے باوردی شامل ہو کر نگر کیرتن کی شان کو چار چاند لگا دیئے اس کے بعد دو اور تین اکتوبر کو اگرچہ سبھا نے حسب وعدہ اپدیشک مہانو بھاؤں کو نہیں بھیجا۔ مگر پھر بھی شری پنڈت منیشور دیو جی کے پربھاوشالی ویاکھیانوں نے عوام کے دلوں پر آریہ سدھانتوں کی صداقت کا سکہ جما دیا۔ اور مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک و مہاشہ کبیر چند جی بھجنیک و مہاشہ پیارا لال جی بھجنیک و پنڈت سریندر ناتھ جی ودیہ ہست و پرچارک وید پرچار منڈل خانیوال کبیروالہ نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔ جلسہ سوائے دھن کی اکثرتا کے ہر لحاظ سے کامیاب و ترد گھن سماپت ہُوا یہ تمام تر کامیابی شریمان لالہ پنڈی داس جی بی-اے ایل-ایل-بی پلیڈر پردھان آریہ سماج خانیوال و شریمان بابا کاہن سنگھ جی اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے سہیوگ سے ہُوئی

میں آریہ سماج کبیروالہ کی اور سے اُکت مہانو بھاؤں کے علاوہ اور دیگر کی تمام آریہ سماجوں اور سیوا سمتی خانیوال کے کاریہ کرتاؤں و آریہ بھائیوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں کہ جنہوں نے تن من دھن کی آہوتی دے کر اس یگیہ کو سمپورن کرنے میں ...

اخبار کی بہار

یوپی کا عارضی گورنر کنور جگدیش پرشاد

شملہ - ۱۱ - اکتوبر - یقین کیا جا رہا ہے کہ کنور سر جگدیش پرشاد کو یوپی کا عارضی گورنر مسٹر ہیری ہیگ کے رخصت جانے پر مقرر کیا جائے گا -

کانگریس پارٹی میں شمولیت

گرگھ دیوالہ - ۱۱ - اکتوبر - آج پولیٹیکل کانفرنس کے کھلے اجلاس میں جب پنڈت جواہر لال نہرو تقریر کرنے اٹھے - تو سردار اجیت سنگھ اور پنڈت بھگت رام ممبر پنجاب اسمبلی نے جو انڈیپنڈنٹ ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے - اعلان کیا کہ ہم اب کانگریس پارٹی میں شامل ہوتے ہیں - اور اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے قواعد و ضوابط کی پابندی کریں گے -

گورنر پنجاب کے عہدہ میں توسیع

شملہ - ۱۱ - اکتوبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ گورنر پنجاب کے عہدہ کی - جو میعاد ۲۳ - اپریل ۱۹۳۷ء کو ختم ہونیوالی تھی اُس میں ملک معظم نے اسی دن سے دو سال کی توسیع کر دی ہے -

دہلی اور بمبئی کے مابین ہوائی سروس

گوالیار - ۱۱ - اکتوبر - معلوم ہوا ہے - کہ بمبئی اور دہلی کے درمیان ہوائی سروس کا جو سلسلہ جاری ہونے والا ہے - اس میں گوالیار بھوپال اور اندور بھی شامل ہونگے - یہ سروس اس موسم سرما میں شروع ہو جاویگی -

سندھ میں چیف کورٹ

کراچی - ۱۰ - اکتوبر - معلوم ہوا ہے - سندھ گورنمنٹ جوڈیشل کمشنر کی موجودہ عدالت کو سندھ کی چیف کورٹ میں منتقل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے - یہ سندھ کی سب سے بڑی عدالت ہوگی -

پنجاب کے ہریجنوں میں عیسائیوں کی تبلیغ

لاہور - ۱۱ - اکتوبر - عیسائی مشنریوں نے اضلاع ہوشیارپور - گورداسپور - جالندھر اور لاہور میں منظم تبلیغ مراکز قائم کر دیئے ہیں تاکہ ضلع گورداسپور اور ضلع سیالکوٹ میں تو کئی ہریجنوں کو عیسائی بنا بھی لیا گیا ہے - کسی مرکزی مقام میں ایک عیسائی نوآبادی بنانے کی بھی تیاریاں کی جا رہی ہیں -

سرگودھا میں بھگت کی سیلیپروں سے مرمت

سرگودھا - ۱۰ - اکتوبر - پرسوں صبح سناتن دھرم مندر کے قریب ایک بوڑھی عورت کے ہمراہ ایک نوجوان لڑکی بھی تھی جب یہ دونوں مندر سے باہر نکلیں - تو اُس بگلا بھگت نے لڑکی سے چھیڑ خانی کرنی چاہی - جس پر اُس بوڑھی عورت نے اس کی مرمت شروع کر دی - اتنے میں ہاں کافی آدمی جمع ہو گئے - اور بھگت صاحب نے بھاگ کر جان بچائی -

کانگریس کا آیندہ اجلاس پنجاب میں بلایا جائے

گرگھ دیوالہ - ۱۰ - اکتوبر - پراونشل کانگریس کی سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا - کہ انڈین نیشنل کانگریس کا آیندہ سالانہ اجلاس پنجاب میں منعقد کیا جائے -

برما میں گاندھی کی تین فلموں کی نمائش

رنگون - ۹ - اکتوبر - برما گورنمنٹ نے مہاتما گاندھی کی سرگرمیوں کے متعلق تین فلموں کی نمائش پر سے پابندیاں ہٹا لی ہیں

جاپانی مال کی درآمد گھٹ گئی

شملہ - ۱۱ - اکتوبر - چین جاپان جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں جاپانی مال کی درآمد کم ہو گئی ہے - اس لئے اب ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو جاپانی ارزاں فروشی کے خلاف تحفظ کی ضرورت نہ رہیگی -

اٹلی اور جرمنی جاپان کو مدد دیں گے

ٹوکیو - ۹ - اکتوبر - اخبار اساہی شمبن کے نامہ نگار مقیم روم نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے - کہ اگر جنگ چین نے جاپان کے خلاف جہاد کی صورت اختیار کر لی - تو اٹلی جاپان کی جنگی امداد دینے سے پہلوتہی نہیں کریگا - سارا اٹلی جاپان کی حمایت پر ہے - جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے بھی اس امر پر زور دیا ہے - کہ وہ چین میں جرمن حقوق کو قربان کر کے بھی جاپان کی حمایت کرے گا -

پنڈت جواہر لال کی وائسرائے سے ملاقات

الہ آباد - ۹ - اکتوبر - پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے اس اطلاع کے متعلق کہ وہ عنقریب وائسرائے سے ملاقات کرنے والے ہیں - ایک انٹرویو کے دوران میں کہا - کہ یہ اطلاع غلط ہے - میں وائسرائے سے ملنے کا ارادہ نہیں رکھتا -

...ت جواہر لال کا طوفانی دورہ

...ہور - ۱۲ - اکتوبر - انڈین نیشنل کانگریس ...انی پریزیڈنٹ پنڈت جواہر لال ...وبر شام کو دہلی سے روانہ ہو کر صوبہ ...یں داخل ہوئے - اور دوسرے ...ن ۱۱ - اکتوبر کو مشرقی پنجاب کے کئی ...ں اور قصبوں میں آندھی کی طرح ...ر بگولے کی طرح گئے کہ بمصداق متعدد ...یں کیں - صبح جالندھر پہنچے - وہاں ...وں کے مجمع میں تقریر کی - وہاں ...ھ دیوالہ پولیٹیکل کانفرنس میں تقریر ...) سے روانہ ہو کر ہوشیارپور - ...ر یار پور ہوتے ہوئے جنڈیالہ گورو سے ...ہ تمام لاہور پہنچے - ایک دن میں ...قریریں کیں - ۱۲ - اکتوبر کو سرگودھا ...یہ اسد ملک وال بھائی پھیرو ...سرگودھا وغیرہ کئی مقاموں پر ...ا کریں گے - ۱۳ - اکتوبر کو لاہور ...یکچر ہوگا -

...دیوالہ میں شاندار پولیٹیکل کانفرنس

...دیوالہ پنجاب پراونشل کانگریس ...اجلاس سردار سردول سنگھ کویشر ...وم دھام سے ہوا - ایک لاکھ سے ...شخاص شامل ہوئے - پنڈت جواہر لال ...امل ہوئے - اور آپکی زبردست ...ئی کانفرنس میں بڑا جوش و خروش ...ھا - کئی اہم ریزولیوشن پاس ...میں سے ایک یونینسٹ گورنمنٹ ...رانہ پالیسی کی مذمت اور وائسرائے ...کے دربار کے بائیکاٹ کا بھی ہے -

...رائے کی لاہور میں آمد

...۱۱ - اکتوبر - لاہور میں وائسرائے ...اس میں تیاریاں زور شور سے ...یں - تقریباً ۱۲ صد سرکاری افسر ...نگی دربار میں شامل ہونگے - ...ن روڈ - برانڈرتھ روڈ ...ر - راوی روڈ پر بڑے بڑے ...صب کئے جا دیں گے - بجلی کا ...ام کیا جا رہا ہے - چند ہوائی ...پرواز کر کے پہرہ دیں گے -

ایک مشہور شہر پر جاپانی قبضہ

...۱۰ اکتوبر - جاپانی فوجی ہیڈ ...علان کیا گیا ہے - کہ چینی فوجوں ...اری ہے - اور ایک مشہور ...ب پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے ...اظ سے بہت اہمیت رکھتا تھا -

آریہ جگت

آریہ سماج جوگندر نگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جوگندر نگر کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۴-۲۵-۲۶ ستمبر کو نردگھن سماپت ہوا۔ نگر کیرتن بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ جس میں مشہور بھجنوپدیشک مہاشہ سنت رام جی مہاشہ ستیہ پال جی۔ اور مہاشہ ہری چند جی کے بھجنوں نے تمام پرانے ریکارڈ کو مات کر دیا۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا۔ اور اس کے بعد بینڈ تھا۔ نگر کیرتن کا انتظام سبھا کے اودھیکاریوں کے علاوہ سکاؤٹوں کے سپرد تھا جلسہ میں پنڈت بدھ دیو جی میرپوری پنڈت دیا رام جی ایم۔ اے وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور۔ پنڈت گنگا شرن جی۔ سوامی کیشوانند جی۔ پنڈت سکھانند جی مہاشہ سنت رام جی بھجنوپدیشک۔ مہاشہ ستیہ پال جی اور مہاشہ ہری چند جی شامل ہوئے اور اپنے اپدیشوں اور بھجنوں سے ویدک دھرم کے سدھانتوں کا پرچار کیا۔ حاضری غیر معمولی ہوتی تھی۔ اور ہال کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ جنتا سننے کے لئے اتنی بیتاب رہتی تھی۔ کہ ٹھیک وقت پر کارروائی شروع ہو جاتی تھی۔ اور لوگ ہال کے باہر بھی کھڑے ہو کر سنتے تھے۔

آخری لیکچر پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا پھلت جوتش اور اوتار واد کے وشے پر ہوا جسکو جنتا نے از حد پسند کیا۔ اس وشے کی ویاکھیا مہاشہ سنت رام جی نے اپنے بھجنوں دوارا اس ڈھنگ پر کی کہ سب نر ناری عش عش کر اٹھے۔

سناتن دھرم سبھا کی طرف سے شنکا سمادھان کے لئے سمے مانگا گیا۔ جو دیدیا گیا اور شنکاؤں کا اتر پنڈت بدھ دیو جی نے نہایت قابلیت سے دیا۔ جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا جلسہ سے ۳ دن پہلے رات کو دھرم پرچار ہوتا رہا۔ جس میں کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ پنڈت گنگا شرن جی و پنڈت دیا رام جی ایم۔ اے۔ وائس پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیارپور نے اپنے لیکچروں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔ (منتری آریہ سماج جوگندر نگر)

آریہ سماج گنگوہ کے سماچار

۱۔ آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور کا سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ نومبر ۱۹۳۷ء کو کیا جائے گا۔

۲۔ آریہ سماج گنگوہ کا چناؤ حسب ذیل ہوا۔ مہاشہ شمبر چند جی پردھان ویرتی ندھی سبھاسد مہاشہ سیری لال منتری۔ مہاشہ اوم پرکاش [illegible]۔ مہاشہ نوبت رائے جی پستکادھیکش۔ رام مینجر کنیا پاٹھشالہ۔ (منتری آریہ سماج گنگوہ [illegible]

آریہ ویر دل لائل پور کی ستھاپنا

آریہ ویر دل لائل پور کی ستھاپنا زیر نگرانی آریہ سماج گورو کل وبھاگ مورخہ ۲۷-۹-۳۷ کو ہوئی۔ جسکے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے۔ آریہ ویر دل کا ادیش۔ آریہ سماج کی سیوا اور سوشل سدھار کے کاموں میں سہیوگ دینا ہوگا۔

سرپرست ماسٹر گوردتہ رام جی۔ پردھان سیٹھ رام نارائن جی سیکرٹری لالہ تلوک چند جی اسسٹنٹ سیکرٹری بابو گنپت رائے جی۔ کپتان لالہ سہدیو جی۔ خزانچی۔ لالہ گورداس رام جی۔

(منتری آریہ سماج گورو کل وبھاگ لائل پور)

آریہ سماج دولتا نگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دولتا نگر ضلع گجرات کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر کو بڑے سمارہ سے ہوا یکم ستمبر سے سارا ماہ ہر روز کیرتن ہوا کرتا تھا جس میں آریہ بالکوں اور آریہ کنیاؤں اور آریہ دیویوں نے بھی حصہ لیا۔ اور ہون یگیہ بھی روزانہ ہوتا رہا۔ پنڈت بالمکند جی اور پنڈت بلراج جی کئی دن تک گیان کی کتھا کرتے رہے۔ نگر کیرتن ۲۸ ستمبر کو بڑا شاندار ہوا۔

۲۹۔ ۳۰ ستمبر کو پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر ٹھاکر امر سنگھ جی۔ پنڈت بھودیو جی۔ شری پنڈت گنگا شرن جی۔ پنڈت بالمکند جی۔ چنا بھجن منڈلی۔ مہاشہ سنت رام جی۔ مہاشہ میلا رام جی بھجن اپدیشک۔ مہاشہ مہر چند جی۔ مہاشہ کشمیر سنگھ جی نے اپنے اپدیشوں اور بھجنوں دوارا خوب امرت ورشا کی اپیل پر پونے دو سو روپیہ چندہ اکٹھا ہوا

(منشی گوپال سنگھ سیکرٹری)

آریہ سماج کھڈیاں کے سماچار

مورخہ ۲۳ ستمبر کو ایک مسلمان نوجوان مسمی محمد حسین ولد محمد الدین راجپوت ساکن راجہ جنگ حال کھڈیاں کو اسکی درخواست پر قصور آریہ سماج میں شدھ کیا گیا۔ اور اس کا نام جگدیش چندر رکھا گیا۔ پرسوں جب اس کے بھائی کو معلوم ہوا تو وہ اس کو زبردستی نا معلوم کہاں لیگیا ہے

(دلیا رام سبھاسد آریہ سماج کھڈیاں)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے سنکیرتن کیا جاتا رہا۔ ۱۴-۱۵-۱۶ ستمبر پنڈت پریتم چند اور پنڈت دیوان چند ویدک کے لیکچر ہوئے۔ ۱۷ ستمبر کو نگر کیرتن بڑا شاندار نکلا۔ جسمیں مہاشہ گیان چند۔ مہاشہ مہر چند۔ مہاشہ بلدیو کرشن۔ مہاشہ دھنپت رام۔ مہاشہ آنند سروپ مہاشہ ہنسراج بھجنیک شامل ہوئے۔ آریہ بھائیوں کی کئی منڈلیاں تھیں۔ ۱۸-۱۹ ستمبر کو سوامی دھیرانند جی پنڈت دلیتی جی پنڈت پریتم چند جی آدی کے ویاکھیان اور بھجنیکوں کے بھجن ہوئے دلت ادھار کانفرنس زیر صدارت پنڈت دلیتی جی ہوئی۔ جس میں دلتوں کے متعلق کئی پرستاؤ پاس کئے گئے۔ جلسہ پچھلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر کامیاب رہا۔

(راجپال منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار

۱۔ موضع علی پور میں جو کہ گوجرہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ سالانہ جلسہ پر لائلپور سے شری پنڈت سوم دیو جی معہ پنڈت ہری چند جی مشہور بھجنوپدیشک پرادیشک سبھا پدھارے پنڈت نرنجن دیو جی پروہت آریہ سماج تاندلیانوالہ اور گوجرہ سے مہاشہ چمن لال جی اپ منتری تتھا پرچارک بابو رام گئے تھے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے پنڈت سریندر پال جی پروہت بھی پدھارے تھے اپدیش اور بھجنوں دوارہ جنتا کو خوب آنندت کیا گیا۔ مہاشہ کرپا رام پہلے سے ہی وہاں تھے۔

۲۔ دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور سے پنڈت پچھمنداس جی اپدیشک یہاں پدھارے ایت وار کے ست سنگ کے پشچات کرم چاری سائیندا اس کے ہمراہ پنڈت جی گئوشالہ۔ کچہ گوجرہ میں مہاشہ بھائیوں میں پرچار کے لئے رات کو جاتے رہے۔ پنڈت جی کے اپدیش اور سائیندس کے بھجن ہوتے رہے۔ ہر ایک کو گایتری منتر سکھایا گیا۔ اور آریہ سماج کے نیم بتائے گئے۔ اور سدھانتوں کی واقفیت بھی پنڈت جی نے بھلی پرکار دلائی۔

۳۔ ۲۰-۱ اسوج کو موضع گھنیا سکھاں میں مہاشہ سیتا رام کی لڑکی کے وواہ پر مہاشہ چمن لال جی جو ایک ان تھک پرچارک ہیں۔ معہ بابو رام اور کرمچاری سائیندا اس کے گئے۔ وواہ کی کارروائی رات کے ۳ بجے شروع کر کے ۵ بجے سماپت ہر ایک منتر کی ویاکھیا مہاشہ چمن لال جی نہایت سرل طریقہ سے جنتا کو سمجھاتے رہے۔ پورن ویدک ریتی سے مہاشہ چمن لال جی۔ وواہ دو دھوکپش کی طرف سے تین روپیہ آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ سوا روپیہ مہاشہ چمن لال جی کو پروہت دکھشنا ملی۔ جو کہ انہوں نے کو دان کر دی۔ جس کے لئے آریہ سماج ان کا دھنیواد کرتا ہے۔

۴۔ ۲۱ اسوج کو پراتہ کال ۷ بجے آریہ مندر میں نہال چند نو مسلم کو شدھ کر کے پھر ویدک دھرمی بنایا گیا۔ اس خوشی میں اس کے پتا نے ایک روپیہ آریہ سماج کو اور ایک روپیہ پتری پاٹھشالہ کو دان دیا۔ بعد ازاں بوندی تقسیم کی گئی۔

۵۔ گرد و نواح میں جہاں جہاں مہاشے رہتے ہیں۔ سماج کی اور سے کرمچاری اور پرچار کے لئے جاتا رہتا ہے۔

(بابو رام منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج دہوری کا دوسرا

آریہ سماج دہوری ریاست پٹیالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۲ تا ۱۵ اکتوبر بڑی شان و شوکت دھوم دھام سے منایا جس میں سوامی کیولانند و پنڈت بدری جی دویا النکار۔ شریمتی شبھو دیوی شریمتی لیکھوتی جی۔ پنڈت منالال ویدک تیرتھ۔ پنڈت بشال جی۔ گیان چند جی بی۔ اے۔ لالہ رام لال جی ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ پنڈت ماتھر شرما۔ مہاشہ شنو نرائن اور مہاشہ بھگت بھجنیک پدھار رہے گئے۔ نگر کیرتن [illegible] کو ہوگا۔ جھلکیاں [illegible] اکتوبر کو ہونگی۔ آریہ سمیلن [illegible] کانفرنس بھی ہونگی

(سادھو رام منتری آریہ سماج)

اجمیر میں دو عیسائیوں کی

اجمیر۔ ۵ اکتوبر۔ کل نگر آریہ سماج محکمہ ڈاک کے عیسائی انسپکٹر مسٹر اور ایک عیسائی لڑکی مس بادامی بائی ریتی سے شدھ کر کے ویدک دھرم گیا۔ مسٹر ایچ۔ ورتھ کا ہندو نام گیا ہے۔ اور مس بادامی بائی کا گیا۔ شام کو دونوں کی شادی ویدک سر انجام پائی۔ شہر کے معززین دونوں میں شامل ہوئے۔ (نامہ نگار)

جگادھری کا سالانہ جلسہ

جگادھری کا سالانہ جلسہ ۵-۶-
پایا ہے۔ تیاریاں بڑے زور شور سے

اج جگادھری کے ممبران میں باہمی
تھی۔ وہ دور ہو گئی ہے۔ اور نیا
لالہ دوارکا پرشاد پردھان چودھری
منتری اور لالہ مادھو پرشاد خزانچی

(منتری)

جتوئی کے سماچار

۲۳ ستمبر کو راتری کے ۹ بجے سے
آریہ سماج جتوئی میں شری مہتہ
سر گنگا رام و دھوا آشرم
لیکچر دوارا اتی پربھاوشالی
کا احاطہ حاضرین سے کھچا کھچ

ستمبر راتری کے وقت شریمان لالہ
منتری آریہ سماج جتوئی کی ادھکشتا
سماج جتوئی کا چناؤ نمن پرکار ہوا
پدر بھان جی پردھان - ۲ - مہاشہ
پردھان - ۳ - مہاشہ ٹیک چند
مہاشہ لچھمی ترائن اپ منتری
بدری کو شادھکش - ۶ - مہاشہ
رلو ہستکادھکش۔
۳ - اکتوبر کو اتوار آریہ سماج
ست سنگ میں شریمان رائے بہادر
لالہ لال جی ایم - ایل - اے - نے
کی - جسمیں انہوں نے بیان کیا
کے کارن آریہ سماج کمزور ہو رہا
مضبوط بنانے کی ضرورت ہے
منتری آریہ سماج جتوئی)

کیماڑی میں شوک سبھا

پراتہ کال آریہ سماج کیماڑی
بعد شوک سبھا منعقد ہوئی
ذیل شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔
ج کیماڑی کے پردھان شریمان
ہن کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک
اور ان کے سمبندھیوں سے
کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا
ہوت چند جی کو اور ان کے ما
کے سہنے کی شکتی دیں۔ اور
گتی کریں۔
منتری آریہ سماج کیماڑی - کراچی)

گاہلڑی ضلع گورداسپور میں آریہ سماج کی بنیاد

شریمان مانیور پوجیہ پنڈت لبھو رام جی آریہ اپدیشک دیانند سالویشن مشن بہرام پور سدھارے ہوئے تھے۔ ان کو پرارتھنا کر کے گاہلڑی لایا گیا۔ ان کے لیکچروں کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یہاں بھی ان کے تین لیکچر ہوئے اور پنڈت جی مہاراج کے پرشارتھ اور پربھاؤ سے یہاں آریہ سماج قائم ہو گئی ہے۔ پنڈت جی نے ۱۵ ممبر بھرتی کئے اور خوب شنکا سمادھان کیا گیا۔ سماج کے مندرجہ ذیل ادھیکاری منتخب کئے گئے۔

پردھان - شری لالہ دینا ناتھ جی۔ سیکرٹری ناظر سنگھ - خزانچی - شریمان گیان سنگھ جی پستکادھیکش - لالہ بابو رام صاحب

ممبر اور بھی بنیں گے۔ نیز پنڈت جی نے ۵ یگیوپویت سنسکار بھی کرائے۔ ہم سب شریمان مانیہ ور پنڈت لبھو رام جی و دیانند سالویشن مشن کے از حد مشکور ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی ویراد لیشک پرتی ندھی وا اور سبھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے اپدیشک اور بھجنیک ادھر دیہات میں بھیجتے رہا کریں۔

(منتری آریہ سماج گاہلڑی - ضلع گورداسپور)

مہاتما کالی کملی والا رسالپور میں

رسالپور - ۳ - اکتوبر - مہاتما کالی کملی والے کے یہاں آنے پر ۳ روز تک آریہ سماج میں بہت رونق رہی - ان کے ساتھ - دھنر ودیا کے ماہر پنڈت دیرندر کمار بھی آئے ہوئے تھے۔ ۳۰ ستمبر سے ۲ اکتوبر تک روزانہ راتری کے ۸ بجے مہاتما جی کے اتی پربھاوک ویاکھیان ہوتے - اور پھر دھنر ودیا کے کرتب دکھائے جاتے - لوگ بہت تعداد میں آتے رہے - ۳ اکتوبر اتوار کو پراتا ۸½ بجے مہاتما جی نے پریوارک ہون سندھیا، پر بہت موثر ویاکھیان دیا۔"

(جسونت رائے منتری آریہ سماج رسالپور)

للہ آریہ سماج کے سماچار

یہاں پر عرصہ ایک سال سے آریہ سماج باقاعدہ چل رہا ہے۔ ہفتہ میں دو دفعہ ست سنگ ہوا کرتا ہے۔ ہون اور سندھیا وغیرہ باقاعدہ ودھی پوروک کئے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں بابو امرت لال جی سکھوجہ شہر۔ لالہ دیا رام جی سکھوجہ وارنٹ آفیسر کوئٹہ سے اور ماسٹر ملوک چند جی سکھوجہ انگلش ٹیچر شہر۔ منشی رام بھایا مل جی سکھوجہ میانی سے گرمی کی چھٹیوں پر پدھارے ہوئے تھے۔ ہر دو صاحبان گاہے بگاہے جنتا کو اپنے اپدیشوں دوارہ کرتارتھ کرتے رہے۔ جس کے لئے ہیں ان ہر دو صاحبان کا دھنیواد

کرتا ہوں۔

۳ - اکتوبر کو مہاشہ برہمانند جی پردھان کمار سبھا میانوالی خوشاب سے ہوتے ہوئے آئے۔ انہوں نے یہاں پر دو لیکچر گئو رکھشا پر دیئے۔ جن کو پبلک نے بہت حساب کیا۔

(اچرج رام سکھوجہ منتری آریہ سماج للہ ضلع جہلم)

چک نمبر ۱۹ ملتان میں آریوں کا شاندار دیوان

مورخہ ۲۳ ستمبر کو چک نمبر ۱۹ ضلع ملتان میں رات کے نو بجے زیر صدارت سردار بھگت سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ایک خاص دیوان ہوا۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھجنوپدیشک پیارے لال جی داجل نواسی کا عالمانہ پرچار دو گھنٹے ہوا۔ جس میں انہوں نے سب مذاہب پر ویدک دھرم کی فوقیت بتاتے ہوئے آریہ سماج کے نیموں اور سندھیا کے ارتھ دیا کھیا سہت جنتا کے سامنے رکھے تمام حاضرین جسمیں سکھ اور مسلمان بھی بھاری تعداد میں تھے - مہاشہ جی نے پرجوش اور میٹھے شبدوں کو نہایت پریم اور شانتی سے استعمال کر کے پرچار کیا۔ پرچار کے خاتمہ پر مہاشہ جی نے شنکا سمادھان کا موقع دیا۔ کہا کہ کسی کو اعتراض ہو۔ تو شنکا نوارن کر سکتا ہے۔ مگر لوگوں نے تحسین اور شکریہ کی تالیاں بجائیں۔ انت میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور مستقبل کے لئے خواہش ظاہر کی گئی۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً اپدیشک و بھجنیک بھیجتی رہا کرے گی۔

(پرکاش ناتھ منتری آریہ سماج چک نمبر ۱۹)

شوک پرستاؤ

آریہ کمار سبھا بھلوال کی جنرل سبھا کی میٹنگ مہاشہ شوچند رلال پردھان آریہ کمار سبھا کی بہن کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے پریوار اور مہاشہ جی سے اظہار ہمدردی کرتی ہوئی ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ شریمتی جی کے آتما کو شانتی پردان کرے۔

(تلک راج سچدیو سیکرٹری آریہ کمار سبھا)

آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی کے سماچار

آریہ سماج مندر میں روزانہ ہون سندھیا کے علاوہ سایتاہک ست سنگ روزانہ ہوتے ہیں - مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بھجنیک تین ہفتوں سے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور خوب پرچار کر رہے ہیں۔

۲ - یہاں پر مدت سے عیسائی لوگ ہر چھٹیوں میں پرچار کر رہے ہیں۔ ان دنوں عیسائیوں نے دو تین مہاون میں پرچار کیا۔ انکے پرچار کو روکنے کے لئے میں نے اپنی یوگتا انوسار وید اور بائبل پر تین لیکچر دیئے۔ اور عیسائی پادریوں کو چیلنج بھی دیا۔ لیکن ابھی تک کوئی پادری سامنے نہیں آیا۔ اور نہ آنے کی امید ہے۔

۳ - یہاں پر لاہور چھاؤنی کے بوچڑ خانہ بند ہو جانے کی خوشی میں آریہ ویردل اور ویدک سماج نے آریہ سماج مندر میں ایک بڑا بھاری یگیہ کیا۔ جس میں تمام چھاؤنی کے تقریباً چند سو ہریجنوں کو بھوجن کھلایا گیا۔ پورانکوں نے ورودھ کیا۔ مگر پیش نہ گئی۔

۴ - آریہ سماج مندر میں کوئی پستکالیہ نہ تھا۔ اب لیکھرام آریہ پستکالیہ جلد کھولا جانے والا ہے پستکیں اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

۵ - مورخہ ۳۶-۱۰-۲ کو رات کے وقت بالمیک مندر لال کرتی بازار میں تمام چھاؤنی کے بالمیک بھائیوں کا بھاری جلسہ شری لالہ دیوانچند جی ہوس پروپرائیٹر کی پردھانتا میں ہوا۔ جس میں مہاشہ پرتاپ سنگھ و شریمتی پریم وتی جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ میں نے وید اور بائبل پر لیکچر دیا۔ عیسائیوں کو شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا گیا لیکن کوئی عیسائی سامنے نہ آیا۔

آریہ ویردل اور بالمیک سیوا دل نے کافی سیوا کی اور آخر رات کے گیارہ بجے کے بعد شانتی پاٹھ شالہ کے بعد بالمیک بھائیوں کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی - اور کارروائی سماپت ہوئی۔

(مہاشہ رام لال منتری آریہ سماج)

آریہ سماج رسالپور میں پراتہ ست سنگ

آریہ سماج مندر رسالپور میں روزانہ پراتہ کال ست سنگ ہوتا ہے - صبح ½ ۶ بجے ہون ہوتا ہے۔ اور آریہ پرش نہایت اچھے سور سے مل کر سندھیا پٹھنا کرتے ہیں۔ اور بھجن بولتے ہیں۔ روی وار کا ست سنگ بڑے سماروہ سے منایا جاتا ہے۔ حاضری بہت ہوتی ہے۔ (جسونت رائے منتری آریہ سماج رسالپور)

آریہ ویردل روپڑ کا سالانہ جلسہ

آریہ ویردل روپڑ ضلع انبالہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۲ تا ۱۴ نومبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸-۲۹ کارتک سمت ۱۹۹۴ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ نہایت دھوم دھام و شان و شوکت سے منائے جانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ ابھی سے بڑے زور شور سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ بڑے بڑے مہانو بھاؤ اور سنیاسی مہاتما پدھاریں گے۔ باقی پروگرام سے پھر آگاہ کیا جائے گا۔

(ڈاکٹر کرشن آریہ کیپٹن آریہ ویردل روپڑ)

ضروری نویدن

پچھلے ہفتہ یعنی ۹ اکتوبر کا پرچہ دو دن لیٹ ہو جانے اور رشی نمبر کے سلسلہ میں مصروفیت کے کارن یہ پرچہ ۹/۱۶ اکتوبر کا اکٹھا شائع ہو رہا ہے کاپیاں اس پرچہ کی بڑھا دی گئی ہیں۔ اب اگلا پرچہ رشی نمبر ۲۳ اکتوبر کو آب و تاب سے نکلیگا

(ایڈیٹر)

چٹنی

ایک افیونی صاحب افیون کے نشے میں کوٹھے سے گر پڑے۔ نوکر کو آواز دی
"ابے ذرا دیکھنا۔ کوٹھے سے کون گر پڑا ہے"۔
نوکر نے جواب دیا۔ حضور آپ ہی گرے ہیں"
افیونی نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔ پھر تو بہت بڑی چوٹ آئی ہوگی۔

باپ۔ کیا تمہارا استاد تم سے خوش ہے؟
بیٹا۔ جی ہاں بہت زیادہ
باپ۔ کیا اس نے کبھی ایسا ظاہر کیا ہے؟
بیٹا۔ ہاں۔ ابھی کل انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر سب لڑکے میری طرح ذہین ہوتے تو فوراً مدرسہ کو بند کر دیتا۔

ڈاکٹر۔ اب جبکہ تم اپنی بیوی کی حرارت کا اندازہ لگاؤ۔ تو اُسے چاہیئے کہ وُہ تھرمامیٹر کو اپنی زبان کے نیچے رکھ کر دو منٹ تک اپنا مُنہ بند رکھے۔
شوہر۔ (ڈاکٹر سے) کیا آپ کے پاس کوئی ایسا بھی تھرمامیٹر ہے۔ جس سے زیادہ دیر لگے۔ اور اُسے زیادہ دیر چُپ رہنا پڑے

مُجرباتِ طِب

ہیضہ کی گولیاں

پانچوں نمک ۲½ تولہ۔ زیرہ سفید ایک تولہ سونٹھ ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ۲ تولہ۔ تمھاں ۲ تولہ۔ دانہ الائچی خورد آدھ تولہ۔ لونگ آدھ تولہ۔ آک کا پھول پھٹکڑی پاؤ بھر۔ سب کو ملا کر دانہ چنا کے برابر گولی باندھیں۔ علاوہ ہیضہ کے یہ گولیاں پیٹ درد دمہ۔ ضعف معدہ اور کھانسی بلغمی کو بھی مفید ہیں۔

منہ کے چھالوں کا علاج

منہ میں گھاؤ و چھالے ہوں۔ تو کباب چینی اور مصری مُنہ میں رکھنے اور اُن کا رس چُوسنے سے آرام ہوتا ہے۔

رتوندھا کی دوا

کریلے کے پتے کے رس میں کالی مرچ گھس کر آنکھ میں انجن ڈالنے سے تین دن میں رتوندھا اچھا ہوتا ہے۔

بچوں کی کھانسی

منقے۔ پپل اور سونٹھ ان کو برابر برابر لیکر چورن بنا کر شہد میں ملا کر رات کو چٹانے سے بچوں کی سب طرح کی کھانسی دور ہوتی ہے۔

صنعت وحرفت

نوشادر کا تیل بنانا

ایک بڑا مارو بینگن لے کر اسمیں نوشادر کو بھر دو۔ اور سرد جگہ پہ رکھ دو۔ چوتھے دن نوشادر کا تیل بن جاوے گا۔ بینگن کو سیدھا رکھنا چاہیئے تاکہ تیل گر نہ جاوے۔ یہ تیل نکال کر شیشی میں ڈال کر کام میں لاویں۔

دیمک دور کرنے کا علاج

جس جگہ میں یا جس درخت پہ دیمک لگ جائے وہاں قدرے ہینگ کو تیل میں ملا کر چھڑکنے سے دیمک بھاگ جاتی ہے۔

سیاہ وارنش بنانا

السی کے تیل کو آگ پر خوب جوش دیکر اسمیں قدرے مُردا سنگ باریک کر کے ڈال دو پھر اس میں کاجل ملا کر کے رکھ دو۔ جس چمڑے کے جوتے پر لگاؤ گے۔ وُہ خوب چمکدار ہو جاویگا۔

سیندور بنانا

مُردہ سنگ کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر نیچے آگ جلا دیں۔ تیز آگ لگنے سے سیندور بن جاوے گا۔

انعامی معمہ

میں آٹھ حرفوں کا لفظ ہندوستان کے شہر کا نام ہوں۔ میرا پہلا۔ دوسرا ... حرف مل کر قسمت۔ دوسرا تیسرا ... شکست۔ چوتھا۔ ساتواں۔ آٹھواں ... آٹھواں تیسرا چوتھا۔ گانے کے ... پہلا۔ پانچواں۔ ساتواں۔ آٹھواں ... بلور بن جاتا ہے۔ چھٹا۔ دوسرا تیسرا ... مل کر ہولی میں کھیلنے والی ایک چیز ... ہے۔ بتاؤ میرا نام کیا ہے۔

اس معمہ کا صحیح حل بھیجکر آ... ایک سال کے لئے نئے خریدار بننے ... کو عالمانہ ضخیم کتاب سوراجیہ پتھ ... المعروف پرادھنا ہیہ مصنف شر... گنیش داس جی آنند سیالکوٹی ... ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ اور آریہ ... خاص نمبر۔ رادھا سوامی نمبر۔ پورانک نمبر۔ آریہ سماج نمبر۔ سناتن دھرم نمبر اور شرادھ نمبر قیمتی بارہ آنہ یعنی ... روپے کا انعام پیش کیا جائے ... بذمہ خریدار ہوگا۔ منی آرڈر تین ...

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پرچار کیلئے بہترین اپدیشک ٹریکٹ

پورانکوں میں پرچار کیلئے ٹریکٹ

پورانوں کی کہانی مصر جی کی زبانی (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج) قیمت ۱۰ روپیہ سینکڑہ
ستیہ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ پورانک پنڈت کالو رام کے ٹریکٹ بناوٹی وید ستیارتھ پرکاش کا جواب ۔ ۔ ۔
مینڈکی کو زکام یادگار دت کی درگت۔ بجواب کیا سوامی دیانند پنڈت تھے (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی) ۔ ۔ ۔
آریہ سماج اور مورتی پوجا (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔
دیونندک کون ہے (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) ۔ ۔ ۔
شیو پوران کی پڑتال :۔ (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔
نیوگ اور پورانک دھرمی (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۔ ۔ ۔
سناتن دھرم اور نیوگ (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۔
آریہ سماج اور پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی صدر) ۔ ۔ ۔
پورانک پول پرکاش (از مہاشہ رام لبھایا جی سرجیعہ) ۔ ۔ ۔
اوتار کا کار انتاب بھوگ (از بہاری لال جی پورانک بھاسکر ڈنگہ) ۔ ۔ ۔
مہابھارت اور نیوگ (از پنڈت مکتی رام جی اچاریہ گورو کل پوٹھوہار) ۔ ۔ ۔
شرادھ پرشنا ولی (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور) ۔ ۔ ۱۲
پورانک دھرم اور رام مارگ (از پریتم جی امرتسری) ۔ ۔ ۱۲
پورانک ایشور کی پڑتال (از پنڈت بدھ دیو جی میرپوری) ۔ ۔ ۱۲
ویدک دھرم کی وجے (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک) ۔ ۔ ۱۲

	قیمت
مورتی پوجا کھنڈن (از پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک)	۔
شرادھ بیوستھا۔ (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج)	۔
مرتک شرادھ :۔ (از شری سوامی درشنانند جی مہاراج)	۔
شاستر ارتھ رپورٹ یعنی رپورٹ میں پورانکوں کے شاستر ارتھ کے حالات	۔
ویدک دھرم سناتن دھرم ہے۔ (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی)	۔
بھوشیہ پوران کی پڑتال (از پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک)	۔
مورتی پوجا کی پڑتال (از لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی)	۔
سناتن دھرم یا سماجیت دھرم (از پنڈت مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور)	۔
ہم پوران کے کیوں مخالف ہیں۔ (از ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ اپدیشک)	۔

اسلام میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

ویدک دھرم اور اسلام کے عقاید کا مقابلہ (از سوامی درشنانند جی آریہ اپدیشک)	۔
مرزا غلام احمد کی شدھی (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی)	۔

رادھا سوامیوں میں پرچار کے لئے ٹریکٹ

رادھا سوامی مت کا فوٹو (از پنڈت مہاشہ مہر چند جی شرما ایڈیٹر آریہ ویر لاہور)	۔
رادھا سوامی پوران (از مہاشہ سنت رام جی اجمانی راولپنڈی)	۔

آریہ سماج کی مہانتا و منڈن کے ٹریکٹ

	قیمت
آریہ سماج کیا ہے۔ (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)	۔
راہ نجات (از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی)	۔
سورگ لوک کے پانچ ڈیوڑھی بان (از پنڈت مکتی رام جی اچاریہ گورو کل پوٹھوہار)	۔

اوم پرکاش شرما مینجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ اندرون لوہاری گیٹ ـــ لاہور

آریہ سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کرنے والا

زبردست شاندار اور پرچار کے لئے بہترین اپدیشی لٹریچر

آریہ سدھانتوں کے منڈن کی پستکیں

دیانند گرنتھ مالا	ہندی	للعہ/۴
آتم درشن	″	۴عہ/
سوم سرودر	″	۸عہ/
تیاگ کی بھاونا	″	۸/
برہمن کی گئو	″	۸/
یوگیشور کرشن	″	۸عا/
چاروں ویدوں کے شتک	″	۱۵/
شٹ درشن سموچیہ	″	۸/
گیتا بھاشیہ پنڈت تلسی رام جی		۴عہ/
دیو یگیہ پرکاش	ہندی	۴/
برہم یگیہ	″	۶/
سورگ	″	۶/
وید امرت	″	۸عظ/
اپنشد پرکاش	″	۱۲عہ/
ویدک دھرم	″	۱۲/
وید میں اتہاس نہیں ہے	″	۱۲/
نو اپنشد سار	″	۴/
بھگتی درپن	″	۱۰/
بھگتی درشن	″	۱۰/
کرتویہ درشن	″	۱۰/
کرتویہ درپن	″	۸/
آنند سنگرہ	″	۴عہ/
امرت ورشا	″	۱۳/
[illegible]	″	۸/
سندھیا رہسیہ	″	۶/
[illegible] اپدیش مالا	″	۱۰/
[illegible] ابھیاس	″	۶/
برہمچریہ	″	۲/
ستیارتھ پرکاش بھاشیہ حصہ اول		۶/
″ ″ ″ دوسرا		۴/
آریہ سماج کیا ہے	ہندی	۵/
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا	″	۶/
سنسکار ودھی		۳/
ستیارتھ پرکاش		۵/
اپدیش منجری		۱۴/
ستیہ اپدیش مالا		عہ/

آتم درشن	ہندی	۴عہ/
گرہستھ جیون	″	عہ/
آنند سنگرہ	اردو	عہ/
آنند اپدیش مالا	″	۱۰/
راہ راست	″	۴/
بھارت میں بھول	″	۴/
پرماتما کے درشن	″	۵/
گلدستہ دھرم	″	۴/
پراچین گلدستہ دھرم	″	۴/
ویدک ڈپلوما	″	۴/
بھگتی درپن	″	۱۰/
برہمچریہ	″	۲/
یوگ کے آسن	″	۴عہ/
یوگ درشن	″	عہ/
آریہ سماج کیا ہے	″	۴/
سوراجیہ پتھ پردرشک	″	۱۲/
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	″	عہ/
بالکوں کی دھرم شکشا حصہ اول	اردو	۳/
″ ″ ″ ″ دوئم	″	۵/
ودیشوں میں آریہ سماج کا اتہاس	″	عہ/
ویدانت درشن	″	۴عہ/
آئینہ جاپان	″	۸/
آتم چکتسا		۱۲/

پورانک مت کھنڈن کی پستکیں

پورانک مت لوچن	ہندی	۔ے/
لنگ پوران آلوچنا	″	۸/
دراہ ″ ″	″	۷/
کورم ″ ″	″	۱۰/
نیوگ پرمان	″	۶/
اکھلانند کی شرارت	″	۳/
پوران اور وام مارگ	″	۳/
بھوشیہ پوران کی پریکھشا	″	۴/
پورانک مت کھنڈن	″	۴/
امورت سدھانت	″	۳/
بھوشیہ پوران آلوچنا	اردو	۱۰/
پوران پول پرکاش	″	۸/
شاستر ارتھ درپن		۸/

نشکلنک دیانند	اردو	عہ/
شریمد بھاگوت سار	″	۴/
مرتک شرادھ کھنڈن	″	۳/
نیوگ فلاسفی	″	۶/
مورتی پوجا کھنڈن		۲/

اسلام و مرزائیت کے کھنڈن کی پستکیں

کلیات آریہ مسافر	اردو	للعہ/
رشی کا بول بالا	″	۱۲/
جواہر جاوید	″	۱۰/
بابا نانک اور دین اسلام	″	۳/
قادیانی مسیح کا کچا چٹھا	″	۸/
چور اور چتر	″	۲/
شرک و بدعت اسلام	″	۲/
وید اور قرآن	″	۲/
مسلم آریہ ملاپ حصہ اول	″	۱/
″ ″ ″ دوئم	″	۱/
ویدک دھرم اور دین اسلام	″	۲/
قرآن کی چھان بین	″	۳/
سرگزشت قرآن	″	۶/
منہ توڑ	″	۸/
مغز پھوڑ	″	۴/
مرزائی دام فریب	″	۸/
مباحثہ آگرہ	″	۲/
اسلام میں جلوہ وید	″	۲/
عقائد اسلام پر نظر	″	۴/
شاستر ارتھ درپن		۸/

رادھا سوامی مت کے کھنڈن کی پستکیں

رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم	ہندی	عہ/
″ ″ ″ ″	اردو	۱۲/
یتھارتھ پرکاش کی حقیقت	″	۱۱/
رادھا سوامی مت آلوچنا	ہندی	۶/
رادھا سوامی مت وچار	″	۴/
رادھا سوامی ہوائی محل	″	۱/
″ ″ پوران	″	۱/
″ ″ مت کا فوٹو	″	۱/
اپدیشک یتھارتھ پرکاش	[illegible]	۸/
رادھا سوامی نمبر		۲/

متفرق کھنڈن کی پستکیں

نشکتی رہسیہ	ہندی	۸/
گورو ست سار	اردو	۱/
گورو بانی میں ویدک دھرم	″	۱/
آریہ خالصہ ملاپ	″	۲/
گورمکھ یا منمکھ	″	۲/
عیسائیت میں جلوہ وید	″	۲/
وید اور بائبل	″	۵/
اجتماع ضدین (عیسائیت میں)	″	۶/
کرشچین مت درپن	″	۵/
انجیل میں اختلافات	″	۶/
انجیل کلام الٰہی نہیں	″	۱/
مردہ ضرور جلانا چاہیے	″	۱/
نمستے کی تحقیقات	″	۱/
آج کل کے سادھوؤں کی کرتوت	ہندی	۲/
پاکھنڈ مت کٹھار	″	۳/
پرتمانتو پرکاش	″	۳/

ان کے علاوہ

ہر قسم کی آریہ سماجک اردو ہندی پستکیں آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں اور خاص کر آریہ ویر کے خریداروں کو پستکیں منگواتے وقت اس پستکالیہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

آریہ سماجوں اور آریہ ویر کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

یہ پستکالیہ شہید پنڈت لیکھرام جی کی آخری وصیت آریہ سماج سے تحریری کام بند نہ ہو کی تکمیل کو پیش نظر رکھ کر کھولا گیا ہے :-

ملنے کا پتہ

اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر پستکالیہ اندرون لوہاری گیٹ — لاہور

واپسی ڈاک آرڈر بھیجیں

دیپ مالا کی تقریب میں رشی اُتسو پر بانٹنے کیلئے بہترین بھینٹ

سب رشی نمبروں کو مات کرنے والا۔ بڑھیا۔ سستا۔ شاندار اور پرچار کے لئے اپیوگی

آریہ ویر لاہور کا رشی نمبر

"آریہ ویر" لاہور کا رشی نمبر دیپ مالا کی تقریب میں ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو جائے گا۔ آریہ ویر کے خاص نمبر کتنے شاندار ہوتے ہیں۔ وہ آریہ بھائی بخوبی جانتے ہیں۔ اس سال کا یہ رشی نمبر پہلے سب نمبروں سے بڑھ چڑھ کر اور تمام آریہ اخبارات کے رشی نمبروں کو مات کرنے والا۔ بڑھیا۔ سستا شاندار اور پرچار کے لئے اپیوگی ہوگا۔ اس نمبر کی خاص خوبی یہ ہوگی۔ کہ اس میں سب مضامین اور نظمیں رشی دیانند پر ہی دی جائیں گی۔ دوسرے اخباروں کے رشی نمبروں کی طرح یہ نمبر کھچڑی مضامین و نظموں سے بھرپور نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے ٹھوس رشی دیانند مضامین رشی دیانند کی مہانتا اُن کے پوتر ادچیہ جیون مشن۔ کاریوں اُپکاروں وغیرہ کا سکہ دلوں پر بٹھانے والے ہوں گے۔ اور سب نظمیں بھی نہایت شاندار ہوں گی۔ کم از کم پانچ درجن کے قریب مضامین اور تین درجن کے قریب نظمیں اس نمبر میں دی جائیں گی۔ غرضیکہ آریہ سماج کے پرسدھ لیڈروں۔ ودوانوں لیکھکوں مشہور کانگرسی اور ہندو مسلم۔ سکھ لیڈروں و عالموں کے رشی دیانند سمبندھی لیکھوں اور چیدہ آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی شعراء کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا یہ نمبر ایسا اپور وسنگرہ ہوگا۔ کہ پاٹھک پڑھ کر عش عش کر اُٹھیں گے۔ اور تسلیم کریں گے کہ واقعی آریہ ویر کا یہ رشی نمبر اُتسو پر پرچار ارتھ بانٹنے کے لئے بہترین بھینٹ ہے۔

قیمت فی پرچہ صرف دو آنہ۔ ایک پرچہ کے ۲/۰ کے ٹکٹ

اتنے شاندار رشی نمبر کی جس میں دیدہ زیب سہ رنگی تصویر بھی دی جائے گی قیمت پرچار کی خاطر لاگت ماتر صرف دو آنہ اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ منگوا کر بانٹا جا سکے۔ آریہ سماجیں۔ آریہ یووک سماجیں۔ آریہ کمار سبھائیں اور آریہ بھائی بواپسی ڈاک زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ اور قیمت بھی جتنے پرچوں کا آرڈر ہو۔ دو آنہ فی پرچہ کے حساب آرڈر کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیویں۔ تاکہ نمبر دیوالی سے پہلے مل سکیں۔ وی۔ پی منگوانے سے جہاں خرچ زیادہ آتا ہے۔ وہاں دیر سے ملنے اور ختم ہو جانے پر محروم رہنے کا امکان ہی ہوتا ہے پچھلے سال کئی آرڈروں کی تعمیل نمبر ختم ہو جانے کے باعث نہ ہی جا سکی تھی۔ اس لئے بواپسی ڈاک آرڈر بمعہ قیمت کے منی آرڈر کے بھیجدیویں۔

اخبارات کے ایجنٹ آریہ ویر کے خاص نمبر بھاری تعداد میں فروخت کیا کرتے ہیں۔ یہ رشی نمبر پہلے سب رشی نمبروں سے شاندار اور ہاتھوں ہاتھ بکنے والا ہوگا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ پرچوں کے آرڈر پہلے ہی بھیجدیں۔ کیونکہ مانگ بہت زیادہ ہوگی۔ دوبارہ تعمیل کرنی بہت مشکل ہوگی۔ پہلے آرڈر میں ہی زیادہ آرڈر بھیجدیویں۔

اشتہار دہندگان جلدی جگہ ریزرو کرلیں

اشتہار دہندگان کیلئے اس نمبر میں اشتہار دینے کا سنہری موقعہ ہے۔ یہ نمبر عام اشاعت کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں رشی اُتسو کے موقع پر آریہ سماجوں میں بانٹا جائیگا۔ ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹ بھاری تعداد میں منگوا کر اُسے فروخت کرینگے۔ دانی آریہ پرش۔ پرچار ارتھ منگوا کر دوھرمیوں میں بانٹیں گے۔ لاکھوں انسانوں کی نظروں سے یہ نمبر گذرے گا اسلئے اسمیں اشتہار دینا کتنا مفید ہے۔ اس کا اندازہ اشتہار دہندگان خود لگالیں۔ اور جلد از جلد اپنا اشتہار بمعہ اُجرت بھیج کر جگہ ریزرو کرالیں۔ ریٹ رعایتی حسب ذیل ہیں

صفحہ ٹائیٹل کا آخری ۴۰ روپیہ۔ عام صفحہ ۳۵/- = ½ صفحہ ۱۸/- ¼ صفحہ ۱۰/- ⅛ کالم ۵/۸

مینیجر آریہ ویر لاہور

WHITE PRINTING.

XX

SIZE

18 X22

WEIGHT

12

2-207

28

12

28
16
---
34 8